صحیح بخاری شریف

تصنیف

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل الجعفی بخاری

سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

مترجم

علامہ ابو التراب
محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

جلد دوم

بار اول .... نومبر 2016
پرنٹرز .... آر۔آر پرنٹرز
سرورق .... النافع گرافکس
تعداد 1100/-
ناشر .... چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول
میاں شہزاد رسول
قیمت .... /= روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو
۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941
0323-8836776

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

فہرست

عنوانات	صفحہ
52- کِتَابُ الشَّهَادَاتِ	
اس کے متعلق کہ گواہ پیش کرنا مدعی کا ذمہ ہے	37
جب کوئی کسی کی حمایت کرتے ہوئے کہے کہ ہم تو اسے اچھا جانتے ہیں یا میں تو اس میں بھلا ہی ہی دیکھتا ہوں	38
چھپے ہوئے آدمی کی گواہی	39
گواہ گواہی دے اور دوسرے کہیں کہ ہمیں تو معلوم نہیں، ان حالات میں گواہ کے کہنے پر فیصلہ صادر کیا جائے گا	40
انصاف پسند لوگوں کی گواہی	41
پارسائی کب ثابت ہوتی ہے؟	42
نسب، رضاعت، مستفیض اور پُرانی موت کی گواہی دینا	43
تہمت لگانے والے، چور اور زانی کی گواہی	44
ظلم وجور پر اگر گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دے	46
جھوٹی گواہی کے بارے میں	47
اندھے کا گواہی دینا یا اُس کا حکم دینا اور اپنا نکاح کرنا یا کسی کا نکاح کروانا یا اُس کا خرید وفروخت کرنا یا اذان وغیرہ اُن چیزوں کا قبول کرنا جو آواز سے پہچانی جاتی ہیں	48
عورتوں کی گواہی	50
لونڈیوں اور غلاموں کی گواہی	51
دُودھ پلانے والی کی گواہی	51
عورتوں کا ایک دوسری کی عدالت بیان کرنا	52
جب ایک شخص کسی کی پاکی بیان کرے تو کافی ہے	59
تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے	60
جو جانتا ہو وہی کہنا چاہیے	60
بچوں کا بالغ ہونا اور اُن کی گواہی	60
حاکم کا قسم سے پہلے مدعی سے پوچھنا کہ تمہارے پاس گواہ ہیں؟	61

عنوانات	صفحہ
اموال اور حدود میں قسم مدعی علیہ پر ہے	62
جھوٹی قسم کا وبال	63
جب کوئی دعویٰ کرے یا تہمت لگائے تو گواہ تلاش کرنا اور گواہوں کے لیے بھاگ دوڑ کرنا اُس پر ہے	64
عصر کے بعد قسم کھانا	64
مدعیٰ علیہ جہاں قسم دے وہیں قسم لے جائے اور اُسے دوسری نہیں لے جانا چاہیے	65
جب قسم کھانے میں لوگ ایک دوسرے پر سبقت کریں	66
جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں	66
قسم کس طرح لی جائے	67
جو قسم کے بعد گواہ پیش کرے	68
جو وعدہ پورا کرنے کا حکم دے	69
مشرکین سے گواہی وغیرہ کے بارے میں نہ پوچھا جائے	70
دشواری میں قرعہ ڈالنا	71

53۔ کِتَابُ الصُّلْحِ

عنوانات	صفحہ
لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے بارے میں	75
لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا جھوٹا نہیں ہے	77
امام کا اپنے ساتھیوں سے کہنا کہ ہمارے ساتھ چلو تاکہ صلح کرائیں	77
ارشادِ ربانی ہے کہ اگر وہ دونوں آپس میں صلح کرلیں اور صلح بہتر ہے	78
اگر لوگ ظلم کی صلح پر متفق ہو جائیں تو ایسی صلح مردود ہے	78
کس طرح لکھا جائے کہ یہ صلح نامہ ہے فلاں اور فلاں کے درمیان اگرچہ اُن کے قبیلے اور نسب کی طرف منسوب نہ کیا جائے	79
مشرکین سے صلح	81
دِیت میں صلح کرنا	83
حضور ﷺ نے امام حسن بن علی کے بارے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے دو عظیم گروہوں میں صلح کروادے گا	83
کیا امام صلح کا اشارہ کرسکتا ہے	85
لوگوں کے درمیان صلح کرانے اور انصاف کرنے کی فضیلت	86

عنوانات	صفحہ
امام صلح کا اشارہ کرے اور وہ انکار کرے تو واضح حکم کے مطابق فیصلہ کر دے	86
قرض خواہوں اور میراث والوں میں صلح کرانا اور اندازے سے دینا	87
قرض اور نقد مال کے ذریعے صلح کرنا	88

54۔ كِتَابُ الشُّرُوطِ

عنوانات	صفحہ
اسلام، احکام اور تجارت میں کون سی شرطیں جائز ہیں	89
جب کوئی پیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت بیچے	90
بیع میں شرائط رکھنا	91
جب فروخت کرنے والا ایک خاص مقام تک جانور پر سواری کرنے کی شرط رکھے تو جائز ہے	91
معاملات میں شرائط کرنا	93
نکاح کے وقت مہر میں شرائط رکھنا	93
مزارعت میں شرائط رکھنا	94
جو شرائط نکاح میں جائز نہیں ہیں	94
جو شرائط حدود میں جائز نہیں ہیں	95
مکاتب کے ساتھ کون سی شرائط جائز ہیں جبکہ وہ آزاد ہونے کی شرط پر بکنے کے لیے رضامند ہو	96
طلاق میں شرائط رکھنا	97
لوگوں سے زبانی کلامی شرطیں طے کرنا	97
آزاد کردہ غلام کی میراث کے لیے شرط معین کرنا	98
مزارعت میں یہ شرط عائد کرنا کہ جب چاہوں بے دخل کر دوں	99
حربی کافروں کے ساتھ جہاد اور مصالحت کی شرطیں مقرر کرنا اور شرائط کا لکھنا	101
قرض میں شرط عائد کرنا	112
مکاتب پر ناجائز شرائط عائد کرنا جو قرآن کے خلاف ہیں	113
جائز شرطیں لگانا اور اقرار اور شرائط میں استثناء، متعارف شرائط اور جب کوئی کہے کہ ایک یا دو سے سو اسو درہم	113
وقف میں شرائط عائد کرنا	114

55۔ كِتَابُ الوَصَايَا

عنوانات	صفحہ
وصیت کے بارے میں اللہ اور رسول کی ہدایات، حدیث میں ہے کہ آدمی کے پاس وصیت لکھی ہوئی ہونی چاہیے	116
وارثوں کو مالدار چھوڑنا بہتر ہے اس بات سے کہ انہیں لوگوں کے رحم و کرم پر چھوڑا جائے	118

عنوانات	صفحہ
تہائی کی وصیت کرنا	118
موصی کا وصی سے کہنا کہ میری اولاد کی اعانت کرنا اور وصی کو کیسا دعویٰ کرنا جائز ہے	119
مریض اپنے سر سے کوئی واضح اشارہ کرے تو قابل اعتبار ہوگا	120
وارث کے لیے وصیت نہیں	120
مرتے وقت کی خیرات	121
ارشاد خداوندی ہے: وصیت اور قرض کی ادائیگی کے بعد حصے تقسیم کیے جائیں گے	121
ارشاد باری تعالیٰ: مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ کی تاویل	123
عزیز و اقرباء کے لیے وقف یا وصیت کرنا اور یہ کہ عزیز و اقرباء کون ہیں؟	125
کیا اقارب میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں	126
کیا وقف کی ہوئی چیز سے وقف کرنے والا فائدہ لے سکتا ہے	127
اگر وقف کرنے والا اس مال کو دوسرے کے حوالے نہ کرے تب بھی جائز ہے	128
جب کوئی کہے کہ میرا گھر اللہ کے لیے صدقہ ہے اور یہ بیان نہ کرے کہ غریبوں یا دوسروں کے لیے ہے، تب بھی جائز ہے اور وہ رشتہ داروں کو دیدے یا جس کو دینے کا ارادہ ہو	128
جب کوئی یہ کہے کہ میری زمین یا میرا باغ میری والدہ کی طرف سے صدقہ ہے، تو جائز ہے اگرچہ یہ بیان نہ کرے کہ کس کے لیے وقف کر رہا ہے	129
مال، لونڈی، غلام یا جانور صدقہ یا وقف کرنا	129
اپنے وکیل کو صدقہ دینا پھر	130
وکیل کا اُسے واپس کر دینا	130
اللہ تعالیٰ کے فرمان: ترجمہ کنزالایمان: پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں تو اس میں سے انہیں بھی کچھ دو (پ ۴، النسآء ۸) کے بارے میں	131
میت کی جانب سے خیرات کرنے اور اس کی نذر پوری کرنے کا استحباب	131
وقف اور صدقہ پر گواہ بنانا	132
اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں	132
اللہ تعالیٰ کا فرمان:	134
وصی کو یتیم کے مال سے محنت کے مطابق کھانا جائز	

عنوانات	صفحہ
ہے	134
ترجمہ کنزالایمان: وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دام جاتا ہے کہ بھڑ کتے دھڑے میں جائیں گے	135
ارشاد باری تعالیٰ ہے:	136
یتیم سے خدمت لینا اور اس پر نظر رکھنا خواہ سفر ہو یا حضر اور مقصود جبکہ اس کی بھلائی ہو	137
زمین وقف یا صدقہ کی اور حدیں نہ بتائیں	137
اجتماعی طور پر مشترک زمین کو وقف کرنا بھی جائز ہے	138
وقف کی رسید کس طرح لکھی جائے؟	139
غنی، فقیر اور مہمان پر وقف کرنا	139
مسجد کے لیے زمین وقف کرنا	140
جانور، گھوڑے، سامان اور نقدی یا سونا چاندی وقف کرنا	140
وقف کی ہوئی جائیداد سے نگران کی اجرت	141
وقف کی چیز سے خود بھی نفع اٹھانا جائز ہے	141
فی سبیل اللہ وقف کرنا جائز ہے	142
ارشاد باری تعالیٰ ہے:	143
ورثہ کی غیر موجودگی میں بھی وصی میت کا قرضہ ادا کر سکتا ہے	144

56- كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

عنوانات	صفحہ
جہاد اور سیرت رسول عربی	146
افضل وہ مومن مجاہد ہے جو اپنی جان اور مال سے راہِ خدا میں جہاد کرے	148
جہاد کے لیے مردوں اور عورتوں کا دُعا کرنا	149
اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے درجات (عربی میں) هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ اور هٰذَا سَبِيْلِيْ دونوں طرح بولنا درست ہے	150
صبح وشام اللہ کی راہ میں نکلنا اور جنت میں کمان کے برابر جگہ مل جانا	152
حورعین کیا ہیں اور ان کی صفات، انہیں دیکھ کر آنکھ حیران ہو جائے گی، ان کی آنکھوں کی سیاہی بہت تیز ہوگی اور اسی طرح سفیدی بھی	152
شہادت کی تمنا کرنا	153
جہاد میں گھوڑے سے گر کر مرنے والا بھی شہید اور مجاہدین میں شمار ہے	154
راہِ خدا میں کسی عضو کو تکلیف پہنچنا	155
اللہ کی راہِ میں زخمی ہونا	157

عنوانات	صفحہ
ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: "تم ہم پر کس چیز کا انتظار کرتے ہو مگر دو خوبیوں میں سے ایک کا،، اور جنگ ڈول کی طرح ہوتی ہے	157
فرمانِ الٰہی ہے: ترجمہ کنزالایمان: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بدلے	158
جنگ سے قبل نیک عمل کرنا	159
نامعلوم آدمی کا تیر لگنے سے مر جانا	160
کلمۂ حق کی سربلندی کے لیے جہاد کرنا	161
جس کے قدم راہِ خدا میں گرد آلود ہوں	161
اللہ کی راہِ میں غبار آلودہ ہونے والے کے سر کو پونچھنا	162
جنگ اور گرد آلودہ ہونے کے بعد غسل کرنا	162
ارشاد باری تعالیٰ ہے:	163
شہید پر فرشتے سایہ کرتے ہیں	164
شہید دنیا میں واپس جانے کی تمنا کرتا ہے	164
جنت تلواروں کی چمک کے نیچے ہے	165
جہاد کے لیے اولاد کی دعا کرنا	165
جنگ میں بہادری اور بزدلی دکھانا	166
بزدلی سے پناہ مانگنا	167
اپنی جنگی کارکردگی بیان کرنا	167
جہاد کے لیے نکلنا واجب ہے اور نیّت نیک ہو	168
کافر مسلمانوں سے قتال کرے، پھر مسلمان ہو کر کفار کے ہاتھوں قتل ہو جائے	169
روزے پر جہاد کو ترجیح دینا	170
قتل کے سوا شہادت کی سات صورتیں اور ہیں	170
ارشاد باری تعالیٰ ہے:	171
جنگ کے وقت صبر سے کام لینا	172
جہاد کی ترغیب	172
خندق کھودنا	173
جو جہاد میں کسی عذر کے سبب شریک نہ ہوا	174
راہِ خدا میں روزہ رکھنا	175
اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت	175
غازی کا سامان تیار کرنا اور اس کے گھر بار کی خبر گیری کرنا	176
جنگ کے وقت خوشبو لگانا	177
جاسوسی کے دستوں کی فضیلت	177

عنوانات	صفحہ
کیا ایک شخص کو جاسوسی کے لیے بھیجا جا سکتا ہے	178
دو کا مل کر سفر کرنا	178
گھوڑوں کی پیشانیوں پر قیامت تک کے لیے بھلائی رکھ دی گئی	178
جہاد جاری رہنا چاہیے	179
امیر خواہ نیک ہو یا بد	179
جو اللہ کی راہ میں گھوڑے کو پالے	180
گھوڑے اور گدھے کا نام رکھنا	180
بعض گھوڑے منحوس ہوتے ہیں	182
گھوڑے کے تین مقاصد	182
جہاد میں دوسرے کے جانور کو مارنا	183
شریر جانور اور نر گھوڑے پر سواری کرنا	184
مالِ غنیمت میں گھوڑے کا حصہ	185
میدانِ جنگ سے دوسرے کے جانور کو لے جانا	185
جانور کے رکاب تسمے	186
گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سواری کرنا	186
سست رفتار گھوڑا	186
گھوڑوں کی دوڑ کرانا	186
دوڑ جیتنے کے لیے گھوڑا سدھانا	187
گھڑ دوڑ کی حد مقرر کرنا	187
نبی کریم ﷺ کی اونٹنی (قَصواُ) کا ذکر	188
خچر پر غزوہ کا باب	189
نبی کریم ﷺ کا سفید خچر	189
عورتوں کا جہاد	189
عورتوں کا بحری جہاز	190
دوسری بیوی کو چھوڑ کر ایک کو جہاد میں ساتھ لے جانا	191
عورتوں کا مردوں کے ساتھ مل کر جہاد کرنا	191
جہاد میں عورتوں کا مردوں کے لیے مشکیں بھر کر لانا	192
جہاد میں عورتوں کا زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا	192
	193
عورتوں کا زخمیوں اور مقتول لوگوں کو اٹھا کر مدینہ منورہ لے جانا	193
جسم سے تیر نکالنا	193
جہاد میں نگرانی کرنا	193
جہاد میں مجاہدین کی خدمت و فضیلت	195
سفر میں ساتھی کا سامان اٹھانے کی فضیلت	196
جہاد میں ایک دن کی نگرانی کا درجہ	196
خدمت کے لیے جہاد میں کسی لڑکے کو لے جانا	197

عنوانات	صفحہ
سمندری سفر	198
لڑائی میں کمزوروں اور نیکوں کی معاونت	199
یہ نہ کہو کہ فلاں شہید	200
تیراندازی کی رغبت دلانا	202
نیزہ بازی کرنا	202
ساتھی کی ڈھال سے کام لینا	203
ڈھال سے کھیلنا	204
گردن میں تلوار لٹکانا	205
تلوار پر کام	206
سفر میں قیلولہ کے وقت تلوار درخت سے لٹکانا	206
خود پہننا	207
موت کے وقت ہتھیار توڑ دینے جائز نہیں	207
قیلولہ کے وقت لوگوں کا امام سے جُدا ہو جانا اور درخت کے سائے میں ہو جانا	207
نیزہ بازی کے متعلق	208
رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ اور جنگی قمیص	209
سفر اور لڑائی میں جُبّہ پہننا	211
جنگ میں ریشمی کپڑا پہننا	211
چھری کا ذکر	212

عنوانات	صفحہ
رومیوں سے قتال	212
یہود سے قتال	213
ترکوں سے قتال	213
بالوں کے جوتے پہننے والوں سے قتال	214
ہزیمت کے وقت صف بندی کرنا اور سواری سے اُتر کر اللہ سے مدد مانگنا	215
مشرکوں کے لیے ہزیمت اور زلزلے کی دعا کرنا	215
اہل کتاب کو اسلام کی دعوت اور قرآن کریم کی تعلیم دینا	217
تالیف کی غرض سے مشرکین کے لیے ہدایت کی دعا	218
یہود و نصاریٰ کو دعوتِ اسلام اور ان سے کیوں قتال کیا جائے، اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر و کسریٰ کو قتال سے قبل اسلام کی دعوت دی	218
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام و نبوت کی دعوت دینا اور یہ کہ اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں	219
جنگ کا مقام ظاہر نہ کرنا اور جمعرات کو سفر کرنا	227
ظہر کے بعد سفر شروع کرنا	228
مہینے کے آخر میں سفر کرنا	228
رمضان شریف میں نکلنا	229

عنوانات	صفحہ
الوداع کہنا	229
امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا	230
امام کے پیچھے لڑنا اور اس کے ذریعے پناہ مانگنا	230
جنگ سے فرار نہ ہونے کی بیعت کرنا اور بعض کا قول ہے کہ مرجانے تک کی بیعت کرنا	231
امام کا لوگوں پر طاقت کے مطابق بوجھ ڈالنا	233
نبی ﷺ اگر صبح کے وقت جہاد نہ کرتے تو دن ڈھلنے سے پہلے آغاز نہ فرماتے	233
امام سے اجازت مانگنا	234
دولہا کا جہاد میں شامل ہونا جس کی ابھی شادی ہوئی ہے	236
جہاد میں شب زفاف گزار کر جانا چاہیے	236
خطرے کے وقت امام کی چستی	236
خطرے کے وقت گھوڑے کو تیز دوڑانا اور ایڑ لگانا	237
خوف کی حالت میں اکیلے نکل جانے کا بیان	237
اللہ کی راہ میں اجرت اور ہبہ کئے ہوئے جانور کا باب	237
مزدوری کا باب	239
نبی کریم ﷺ کا پرچم	239
فرمان رسالت کہ ایک ماہ کی مسافت تک کے رعب سے میری مدد فرمائی گئی	241
جہاد میں زادِ راہ لے جانا	242
گردنوں پر زادِ راہ اٹھانا	243
عورت کا اپنے بھائی کے پیچھے سوار ہونا	244
جہاد اور حج میں ایک سواری پر دو آمیوں کا بیٹھنا	244
کسی کو گدھے پر پیچھے سوار کرنا	245
رکاب وغیرہ تھامنا	246
قرآن پاک لے کر دشمنوں کے ملک میں سفر	246
لڑائی کے وقت تکبیر کہنا	246
تکبیر میں زیادہ آواز اونچی کرنا مکروہ ہے	247
وادی میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا	248
بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہنا	248
مسافر کی عبادت اقامت کی عبادت کے مثل لکھی جاتی ہے	249
تنہا چلنا پھرنا	249
چلنے میں تیزی	250
جہاد کے لیے گھوڑا صدقہ دینا پھر اسے فروخت ہوتا ہوا دیکھنا	251
والدین کی اجازت سے جہاد کرنا	252

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
اونٹ کی گردن میں گھنٹی وغیرہ باندھنا	252	سوئے ہوئے مشرک کو قتل کرنا	261
مجاہدوں میں نام لکھوانے کے بعد کسی عذر کا آجانا	253	دشمن سے ٹکرانے کی آرزو نہ کرو	263
جاسوس	253	جنگ میں چالبازی	264
قیدیوں کو لباس پہنانا	255	جنگ میں جھوٹ بولنا	265
جس کے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہوا اس شخص کی فضیلت	255	حربی کافر کو دھوکے سے قتل کرنا	265
قیدیوں کو زنجیروں میں جکڑنا	256	دشمن کے شر سے بچنے کے لیے حیلہ کرنا	266
اہلِ کتاب میں سے مسلمان ہو جانے والے اہل کتاب کی فضیلت	256	جنگ میں رجز پڑھنا اور خندق کھودتے وقت بلند آواز سے حمد و نعت پڑھنا	266
حملے کے وقت سوئے ہوئے بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا کیسا؟	257	جو گھوڑے پر جم کر سواری نہ کر سکے	267
جنگ میں بچوں کو قتل کرنا	257	زخمیوں کے لیے فوری امداد، ٹاٹ کر جلا کر زخموں میں اس کی راکھ بھرنا، عورت کا اپنے والد کے چہرے سے خون دھونا اور زخموں کو دھونے کے لیے ڈھال میں پانی بھر بھر کر لانا	267
جنگ میں عورتوں کو قتل کرنا	258	جنگ میں آپس کا تنازعہ و اختلاف پسندیدہ نہیں اور امام کی نافرمانی کا وبال	268
اللہ تعالیٰ کی طرح عذاب نہیں دینا چاہیے	258	جب رات کو خطرہ محسوس ہو	270
احسان کر کے یا فدیہ لے کر قیدی رہا کرنا	259	دشمن کو دیکھ کر اپنوں کو خبردار کرنا جیسے بلند آواز سے پکارنا: ''اے ساتھیوں'' حتیٰ کہ لوگ سن لیں	271
مسلمان قیدی قید کرنے والے کافروں کو قتل کر کے یا دھوکا دے کر رہائی حاصل کر سکتا ہے	259	آباؤاجداد پر فخر کرنا	272
مشرک اگر مسلمان کو جلا دیں تو	259		
کسی بھی جاندار کو جلانا	260		
مکانات اور باغات کو آگ لگانا	260		

عنوانات	صفحہ
کسی کے کہنے پر دشمن کا نیچے آنا	272
قیدی کو قتل کرنا اور کھڑا کر کے نشانہ بنانا	273
خود کو گرفتار کروانا یا نہ کروانا اور قتل ہونے سے پہلے دوگانہ پڑھنا	273
قیدی کو رہا کرنا	276
مشرکین کا فدیہ	277
حربی جب بغیر اجازت دارالاسلام میں داخل ہو	278
ذمیوں کے لیے لڑنا اور انہیں غلام نہ بنانا	278
قاصد کو انعام دینا	278
کیا ذمیوں کی سفارش کی جائے اور ان کے ساتھ سلوک	279
وفود کو دکھانے کے لیے آرائش کرنا	279
بچوں پر اسلام پیش کرنے کی کیفیت	280
یہود کو دعوت اسلام، نبی کریم ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا کہ اسلام لے آؤ سلامتی پاؤ گے	282
حربی مسلمان ہو جائیں تو اپنے مال اور جائیداد کے مالک رہیں گے	282
امام کا مردم شماری کروانا	284
اللہ تعالیٰ فاجر سے بھی دین کی مدد لیتا ہے	284

عنوانات	صفحہ
جنگ میں دشمن کے شر سے بچنے کے لیے بغیر بنائے امیر بننا	285
افرادی مدد	286
دشمن پر فتح پانے کے بعد تین دن ان کے میدان میں ٹھہرنا	286
جہاد یا سفر کے دوران مال غنیمت کی تقسیم	287
مشرک مسلمانوں کا مال لوٹیں، پھر وہ مسلمانوں کے ہاتھ آجائے	287
فارسی یا غیر عربی کوئی زبان بولنا	288
مال غنیمت میں خیانت کرنا	290
مال غنیمت سے تھوڑی سی چیز لینا	291
مال غنیمت کے اونٹوں اور بکریوں سے ذبح کرنا مکروہ ہے	291
فتح کی بشارت دینا	292
بشارت دینے والے کو انعام دینا	293
فتح مکہ پر ہجرت ختم ہوگئی	293
جو ذمی اور نافرمان مسلمان عورت کو برہنہ دیکھنے پر مجبور ہو جائے	294
غازیوں کا استقبال کرنا	295

عنوانات	صفحہ
جب جہاد سے واپس لوٹے تو کیا کہے	295
سفر سے واپسی پر نماز پڑھے	297
سفر سے واپسی پر لوگوں کو کھانا کھلانا	298

57- كِتَابُ فَرْضِ الْخُمُسِ

عنوانات	صفحہ
خمس کی فرضیت	299
خمس ادا کرنا دین کا حصہ ہے	305
رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد ازواج مطہرات کا خرچہ	306
ازواج مطہرات کے مکانات کی جگہ اور وہ ان کی جانب ہی منسوب ہوتے تھے	307
نبی کریم ﷺ کے تبرکات: یعنی آپ کی زرہ، عصا، تلوار، پیالہ اور انگوٹھی، جن کو بعد میں آپ کے خلفاء نے استعمال کیا اور انہیں تقسیم نہیں کیا گیا، اور آپ کے موئے مبارک، نعلین مبارک اور برتنوں کو آپ کی وفات کے بعد صحابہ کرام اور دوسری نے تبرکات قرار دے کر ان سے برکت حاصل کی	309
اس کی دلیل کہ خمس نبی کریم ﷺ اور مساکین کے لیے ہے	312
خمس کا اللہ کے لیے ہونا بھی رسول کے لیے ہونا ہے	313
نبی کریم کا فرمان ہے کہ غنیمت تمہارے لیے حلال فرما دی گئی ہے	315
غنیمت اس کے لیے ہے جو جہاد میں موجود ہو	318
جو مال غنیمت کے لیے جہاد کرے اس کے ثواب میں کمی آجاتی ہے	318
امام کا غنیمت تقسیم کرنا اور غائب وغیر حاضر کے لیے بچا کر رکھنا	319
بنو قریظہ اور بنو نضیر کے اموال کی تقسیم اور نبی کریم ﷺ کا اپنی حاجت میں خرچ کرنا	319
زندگی میں اور بعد وفات غازیوں کی برکتیں	320
جب امام کسی کو قاصد بنائے یا کسی جگہ ٹھہرائے تو اس کا حصہ	323
خمس مسلمانوں کی حاجات کے لیے ہے	323
رسول خدا ﷺ کا قیدیوں پر احسان اور خمس نہ لینا	329
خمس امام کا حق ہے	329
مقتول کے بدن پر جو سامان ہو وہ قاتل کا ہے، اس میں خمس بھی نہیں، اور اس کے متعلق امام کا حکم	330
تالیف قلوب کے لیے رسول خدا ﷺ کا خمس وغیرہ سے خرچ کرنا	332

عنوانات	صفحہ

دار الحرب میں غذائی اشیاء ملنے کا حکم 338

58۔ کِتَابُ الْجِزْيَةِ

حربی کافروں سے جزیہ لینا اور اس کا وعدہ کروانا 340
امام کا کسی بادشاہ سے عہد و پیمان 343
تمام لوگوں کی طرف سے ہے 343
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امان میں آنے والوں سے حسن سلوک 343
فے اور جزیہ کا مال کن کے درمیان تقسیم کیا جائے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین میں جاگیریں دیں اور بحرین کے مال اور جزیہ سے وعدے فرمائے 344
جرم کے بغیر معاہد کے قتل کرنے کا گناہ 346
یہود کو جزیرۂ عرب سے نکالنے کا حکم 346
کیا مسلمانوں کو دھوکا دینے والے مشرکوں کو معاف کر دیا جائے 347
امام کا معاہدہ توڑنے والوں کے لیے ہلاکت کی دعا 348
عورتوں کو امان اور پناہ دینے کا بیان 349
مسلمان کا ذمہ لینا دینا گویا ایک بات ہے، ہر مسلمان اس کا لحاظ کرے 350
کافروں کا یُحْسِنُوا یا اَسْلَمْنَا کی جگہ صَبَانَا کہنے کا بیان 350
کافروں سے مال کے عوض معاہدہ یا مصالحت کرنا اور معاہدہ پورا نہ کرنے کا گناہ 351
ایفائے عہد کی فضیلت 351
ذمی اگر جادو کرے تو کیا اسے معاف کر دیا جائے 352
معاہدہ توڑنے سے بچنا چاہیے 352
معاہدہ کس طرح فسخ کیا جا سکتا ہے 353
معاہدہ کرکے توڑنے کا گناہ 354
کافروں سے صلح 355
تین دن یا کسی معینہ مدت تک مصالحت کرنا 357
غیر مقررہ مدت کے لیے معاہدہ 358
مشرکین کی لاشیں کنوئیں میں پھینکنے کی اجرت نہ لینا 358
نیک اور فاجر کو دھوکا دینے کا گناہ 358

59۔ کِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: 361
ترجمہ کنز الایمان: اور وہی ہے کہ اوّل بناتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا 361
سات زمینوں کا بیان 363
ستاروں کے بارے میں 365

عنوانات	صفحہ
سورج و چاند اور ان کی گردش کا بیان	366
ہواؤں کا بیان جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور وہی ہے کہ ہوائیں بھیجتا ہے اس کی رحمت کے آگے مژدہ سناتی	369
فرشتوں کا بیان	370
آمین کہنے میں فرشتوں کی موافقت جب تم میں سے کوئی آمین کہے اور فرشتے آسمان میں کہیں، تو جس کی آمین کی ان سے موافقت ہوگئی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے	380
جنت کی خوبیاں اور وہ پیدا ہو چکی ہے	386
جنت کے دروازوں کا بیان	392
دوزخ کا بیان اور وہ پیدا کی جا چکی ہے	393
ابلیس اور اس کے لشکر کا بیان	397
جنات اور ان کے ثواب و سزا کا بیان	408
اور اللہ عزوجل کا ارشاد:	409
ارشاد باری تعالٰی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے	409
مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہیں جنہیں لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھرے	410

عنوانات	صفحہ
پانچ جانور فاسق ہیں وہ حرم میں بھی مار دیے جائیں	414
اگر مکھی کسی کے پینے کی چیز میں گر جائے اس صورت میں اسے غوطہ دے لینا چاہیے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے	416

60- كِتَابُ أَحَادِيثِ الأَنْبِيَاءِ

عنوانات	صفحہ
حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی تخلیق	419
روحیں لشکر کی طرح جمع ہیں	425
ارشاد باری تعالٰی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا	425
ارشاد باری تعالٰی ہے: ترجمہ کنزالایمان: بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ ان کو ڈرا اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آئے (پ ۲۹، نوح ۱) تا آخر سورۂ نوح	426
ارشادِ باری تعالٰی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور عاد کی طرف ان کی برادری سے ھود کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو (پ ۸، الاعراف ۶۵) اور ارشاد باری تعالٰی ترجمہ کنزالایمان: اور یاد کرو عاد کے ہم قوم ـــــ تا ـــــ ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں مجرموں کو (پ ۲۶، الاحقاف ۲۵)	429

عنوانات	صفحہ
حضرت ادریس علیہ السلام	430
ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور عاد کی طرف ان کی برادری سے ھود کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو	432
ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور رہے عاد وہ ہلاک کئے گئے نہایت سخت گرجتی آندھی سے (پ ۲۹، الحاقہ ۶)	433
یاجوج ماجوج اور ذوالقرنین	435
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا	437
تیز چلنا	444
باب	455
ارشادِ ربانی ہے:	457
ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور کتاب میں اسماعیل کو یاد کرو بیشک وہ وعدے کا سچا تھا	458
حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام	458
ترجمہ کنز الایمان: جب یعقوب کو موت آئی۔۔۔۔۔ تا۔۔۔ ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں	459
حضرت لوط علیہ السلام	459
تو جب لوط کے گھر فرشتے آئے، کہا تم تو کچھ بیگانہ لوگ ہو (سورۂ الحجر، آیت:۶۱)	460
ارشاد باری تعالیٰ ہے، ترجمہ کنز الایمان: اور ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح کو	460
ترجمہ کنز الایمان: بلکہ تم میں کے خود موجود تھے جب یعقوب کو موت آئی (پ ۱، البقرۃ ۱۳۳)	462
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: بیشک یوسف اور اس کے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں	463
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:	467
باب	468
ترجمہ کنز الایمان: اور بولا فرعون والوں میں سے ایک مرد مسلمان۔۔۔۔ تا۔۔۔۔ بڑا جھوٹا ہو	468
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور کچھ تمہیں موسیٰ کی خبر آئی جب اس نے ایک آگ دیکھی۔۔۔ تا۔۔ پاک جنگل طوی میں ہے (پ ۱۶، طٰہٰ ۹۔۱۲)	469
باب	470
باب	471
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:	473

عنوانات	صفحہ
طوفان اور دیگر عذاب	474
حضرت خضر اور موسیٰ علیہما السلام	474
بنی اسرائیل کے اعمال	480
ترجمہ کنزالایمان: اپنے بتوں کے آگے آسن مارے تھے	481
ترجمہ کنزالایمان: اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو	482
حضرت موسیٰ کا وصال اور اس کے بعد کے حالات	482
ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ مسلمانوں کی مثال بیان فرماتا ہے فرعون کی بی بی ۔۔۔تا۔۔۔اور فرمانبرداروں میں ہوئی (پ ۹، الاعراف ۱۳۸)	484
ترجمہ کنزالایمان: بیشک قارون موسیٰ کی قوم سے تھا	485
ترجمہ کنزالایمان: اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو	485
ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک یونس پیغمبروں سے ہے۔۔۔تا۔۔۔وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا (پ ۲۳، الصافات ۱۴۲)	486
ارشادِ ربانی ہے:	488
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور داؤد کو زبور عطا فرمائی	488
نمازِ داؤدی اور صومِ داؤدی اللہ تعالیٰ کو سب سے پسند ہے اور روزہ اللہ تعالیٰ کو تمام نمازوں سے پسند ہے، وہ آدھی رات تک سوتے، پھر تہائی رات قیام کرتے اس کے بعد باقی چھٹا حصہ بھی سوتے، وہ ایک روز روزہ رکھتے اور ایک روز چھوڑ دیا کرتے	490
ترجمہ کنزالایمان: اور ہمارے بندے داؤد نعمتوں والے کو یاد کرو بیشک وہ بڑا رجوع کرنے والا ہے فَصْلَ الْخِطَابِ تک	491
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: "اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا فرمایا کیا اچھا بندہ بیشک وہ بہت رجوع لانے والا، لَوٹنے والا، رجوع کرنے والا	492
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر کر ۔۔۔تا۔۔۔کوئی اِتراتا فخر کرتا (پ ۲۱، لقمان ۱۲۔۱۸)	495
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: ان کے لیے گاؤں والوں کی مثال بیان کرو	496
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: یہ مذکور ہے	

عنوانات	صفحہ
تیرے رب کی اس رحمت کا جو اس نے اپنے بندہ زکریا پر کی جب اس نے اپنے رب کو آہستہ پکارا عرض کی اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہوگئی اور سر سے بڑھاپے کا بھبھوکا پھوٹا۔۔۔تا۔۔۔ہم نے اس نام کا کوئی نہ کیا (پ ۱۶، مریم ۷)	497
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور کتاب میں مریم کو یاد کرو جب اپنے گھر والوں سے پورب کی طرف ایک جگہ الگ گئی	498
باب	499
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:	500
ارشادِ ربانی ہے:	501
ترجمہ کنز الایمان: اور کتاب میں مریم کو یاد کرو جب اپنے گھر والوں سے پورب کی طرف ایک جگہ الگ گئی	502
حضرت عیسیٰ کا آسمان سے نزول	508
بنی اسرائیل کا ذکر	509
بنی اسرائیل کے کوڑھی، اندھے اور گنجے کا واقعہ	513
ترجمہ کنز الایمان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے غار کا واقعہ	516
بعض حالات و واقعات	518

61- كِتَابُ الْمَنَاقِبِ

عنوانات	صفحہ
ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے	528
قرابت اور کچھ اچھی بُری چیزوں کا بیان	530
قریش کے مناقب	531
قرآن قریش کی زبان میں نازل کیا گیا ہے	534
یمن کی نسبت حضرت اسماعیل کی جانب ہے	534
نسب بدلنا گناہ ہے	535
اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے قبائل کا ذکر	537
قبیلہ قحطان کا ذکر	538
دورِ جاہلیت کی طرح بلانے کی ممانعت	539
قبیلہ خزاعہ کا ذکر	540
ابوذر کے اسلام لانے کا واقعہ	541
آبِ زمزم کا واقعہ	541
زمزم کا واقعہ اور اہلِ عرب کی جہالت	543

عنوانات	صفحہ
زمزم کا واقعہ اور اہلِ عرب کی جہالت	543
زمانۂ اسلام یا جاہلیت میں اپنے آباؤ اجداد کی طرف منسوب ہونا	544
بھانجا اور آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے	545
حبشیوں کا ذکر اور رسولِ خدا ﷺ کا انہیں بنی ارفدہ فرمانا	545
جو یہ چاہتا ہے کہ اس کے نسب کو بُرا نہ کہا جائے	546
رسولِ خدا ﷺ کے اسمائے گرامی	546
رسولِ اللہ ﷺ کا آخری نبی ہونا	547
رسولِ اللہ ﷺ کی عمر مبارک	548
رسولِ اللہ ﷺ کی کنیت	548
رسولِ اللہ ﷺ کی دعا کی تاثیر	549
مُہرِ نبوت کا ذکر	549
رسولِ خدا ﷺ کے اوصافِ عالیہ کا ذکر	550
رسولِ خدا کی آنکھیں سوتی تھیں دل نہیں سوتا تھا	558
اسلام میں علاماتِ نبوت	559
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں	592
شق القمر کا معجزہ، مشرکین نے نبی کریم ﷺ سے معجزے کا مطالبہ کیا تو آپ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دکھائے	593
نبی کریم ﷺ کے دیگر معجزات	595

62- كِتَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عنوانات	صفحہ
مہاجرین کے فضائل و مناقب	601
فرمانِ رسول ﷺ ہے کہ تمام دروازے بند کر دو سوائے درِ ابوبکر کے	604
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تمام صحابہ سے افضل ہیں	605
اگر نبی کریم ﷺ کسی کو خلیل بناتے تو ابوبکر کو بناتے	605
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دیگر فضائل	606
حضرت عمر بن خطاب ابو حفص قرشی عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	617
حضرت عثمان بن عفان ابو عمرو قرشی رضی اللہ عنہ ہے	626
حضرت عثمان بن عفان کی بیعت اور اس پر اتفاق اور حضرت عمر بن خطاب کی شہادت کے بارے میں	630
حضرت علی بن ابو طالب قرشی ہاشمی ابو الحسن رضی اللہ	

عنوانات	صفحہ
تعالیٰ عنہ	636
حضرت جعفر بن ابو طالب ہاشمی رضی اللہ عنہ کے مناقب	640
حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر	641
رسول اللہ کی قرابت کے فضائل اور نبی کریم ﷺ کی لختِ جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب	642
حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے مناقب	644
حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے مناقب	646
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب	646
رسولِ خدا ﷺ کے نسبتی فرزندوں کا ذکر، ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے ایک ہیں	648
حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مناقب	649
حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر	649
حضرت محمد بن اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر	650
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب	652
حضرت عمار اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب	653
حضرت ابو عُبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب	655
مصعب بن عمیر کا ذکر	655
امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب	655
حضرت بلال بن رباح مولیٰ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب	658
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر	658
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مناقب	658
حضرت سالم مولیٰ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہما کے مناقب	659
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مناقِب	659
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر	661
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب	662
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت	663

63-بَابُ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ

عنوانات	صفحہ
انصار کے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے ہوتا	667
مہاجرین و انصار کی بھائی چارہ قائم فرمانا	668
انصار کی محبت	670
رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: مجھے انصار سب لوگوں سے	

عنوانات	صفحہ
۔۔ارے ہیں	670
انصار کی اتباع کا بیان	671
انصار کے گھرانوں کی فضیلت	672
رسول اللہ ﷺ کا انصار سے کلام: صبر کرو، حتیٰ کہ حوض پر مجھ سے ملاقات کرو	673
رسول اللہ ﷺ کی دعا: اے اللہ! انصار اور مہاجرین کی حالت درست فرما	674
آیت وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ کا بیان	675
انصار کی نیکیاں قبول کرو اور خطاؤں سے درگزر کرو	676
حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب	678
حضرت اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما کے مناقب	679
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب	680
حضرت سعد بن عُبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت	680
حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب	680
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب	681
حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے مناقب	682
حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب	682
رسول اللہ ﷺ کا حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کرنا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت	684
حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر	687
حضرت حُذیفہ بن یمان عبسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر	688
حضرت ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کا ذکر	688
زید بن عمرو بن نفیل کا بیان	689
تعمیر کعبہ	691
جاہلیت کا عہد	692
دور جاہلیت کی قسامت	696
رسول خدا ﷺ کی بعثت کا بیان	700
مشرکین مکہ کا رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ سے سلوک	701
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام	704
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبولِ اسلام	704
جنات کا ذکر	704
حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام لانا	705

عنوانات	صفحہ
حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام قبول کرنا	707
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبولِ اسلام	708
معجزہ شق القمر	710
ہجرتِ حبشہ	711
نجاشی کی وفات	716
مشرکین کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت پر قسمیں کھانا	717
قصہ ابوطالب	717
معراج شریف	719
انصار کے وفود کی آمد اور بیعت عقبہ	724
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح اور مدینہ میں رخصتی	727
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا مدینہ کی طرف ہجرت	728
رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ سمیت مدینہ منورہ میں تشریف آوری	750
حج ادا کرنے کے بعد مہاجرین کا مکہ مکرمہ میں ٹھہرنا	756
اسلامی سن واقعہ ہجرت سے شمار کیا جاتا ہے	756
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے صحابی کے لیے دعائے مغفرت	756
رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں کس طرح اخوت قائم فرمائی	758
باب	759
رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہود کا آنا یعنی جب آپ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی	761
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبولِ اسلام	762

64۔ کِتَابُ الْمَغَازِی

عنوانات	صفحہ
غزوۂ عُشیرہ یا عُسیرہ	764
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے مقتولینِ بدر کا ذکر	764
غزوۂ بدر کا بیان	766
آیت اذ تستغیثون ربکم کا بیان	767
بدری اور غیر بدری صحابہ برابر نہیں	769
اصحابِ بدر کی تعداد	769
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سردارانِ قریش کی ہلاکت کے لیے دعا کرنا اور وہ شیبہ، عتبہ، ولید اور ابوجہل بن	

عنوانات	صفحہ
ہشام وغیرہ ہیں	770
ابوجہل کا قتل	771
اصحابِ بدر کی فضیلت	779
جنگ بدر کے متعلق ضروری باتیں	781
غزوۂ بدر میں فرشتوں کا آنا	786
غزوۂ بدر کے بعد کی باتیں	788
شرکائے بدر کے اسمائے گرامی	801
بنی نضیر کا بیان	802
کعب بن اشرف کا قتل	809
ابورافع عبداللہ بن ابوحقیق کا قتل	811
غزوہ اُحد کا بیان	816
آیت اِذْھمت طائفتانِ منکم کا بیان	823
آیت: اِنَّ الذین تولوا منکم کا بیان	828
آیت: اِذ تصعدون والا تلوون کا بیان	830
آیت: من بعدِ الغم اَمنۃ کا بیان	830
آیت لَیس لک من الامر شیٔ کا بیان	831
اُمِ سُلیط کا ذکر	832
حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت	833
رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غزوۂ احد میں زخمی ہونا	835
باب	836
آیت: الذین استجابو اللہ والرسول کا بیان	837
شہیدانِ احد کا بیان	837
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان کہ اُحد پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے	840
غزوۂ رجیع اور رعل، ذکوان، بئر معونہ کا بیان ہے نیز عضل، قارہ اور عاصم بن ثابت حبیب اور ان کے ساتھیوں کا واقعہ	841
غزوۂ خندق یا غزوۂ احزاب	851
غزوہ خندق سے فراغت اور بنی قریظہ کا محاصرہ کرنا	860
غزوۂ ذات الرقاع کا بیان	864
غزوہ بنی مصطلق کا بیان، بنی مصطلق بھی خزامہ کی شاخ ہیں اور اسے غزوہ مریسیع کہتے ہیں	870
غزوۂ انمار کا بیان	871
بہتان تراشی کا واقعہ	871
غزوہ حدیبیہ (اور بیعتِ رضوان)	885
عُکل اور عُرینہ قبائل کا واقعہ	903
غزوۂ ذات القرد	905

عنوانات	صفحہ
غزوۂ خیبر	906
رسولِ خدا ﷺ کا اہلِ خیبر پر عامل مقرر کرنا	929
نبی کریم ﷺ کا اہلِ خیبر سے معاملہ	930
خیبر میں نبی کریم ﷺ کو زہر آلودہ گوشت کھلایا گیا	931
غزوۂ زید بن حارثہ	931
عُمرۃ القضاء کا ذکر	931
سرزمینِ شام میں غزوۂ موتہ	936
حرقات قوم کے لیے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعین، یہ لوگ قبیلہ جُہینہ والے تھے	939
فتح مکہ کا بیان	940
غزوہ فتح مکہ جو ماہ رمضان میں ہوا	942
فتح مکّہ کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ نے جھنڈا کہاں نصب فرمایا؟	944
نبی کریم ﷺ کا مکہ میں بالائی طرف سے داخلہ	949
فتح کے دن نبی کریم ﷺ کی قیام گاہ	950
فتح مکّہ نبی کریم ﷺ کے وصال کی خبر تھی	951
فتح مکّہ کے وقت نبی کریم ﷺ کی قیام گاہ	954
فتح مکّہ کے اثرات	954
غزوۂ حُنین کا بیان	961
غزوۂ اَوطاس	966
غزوۂ طائف کا بیان	968
نجد کی طرف سریہ بھیجنا	977
بنی جذیمہ کا خالد بن ولید کو بھیجنا	977
سریہ عبداللہ بن حذافہ، حضرت علقمہ بھی اس میں شامل تھے اور اسے سریۂ انصار بھی کہتے ہیں	978
ابو موسیٰ اور معاذ کو حجۃ الوداع سے پہلے یمن کی طرف بھیجنا	979
حضرت علی اور حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حجۃ الوداع سے پہلے یمن کی طرف روانہ کرنا	983
غزوۂ ذی الخلصہ کا بیان	987
غزوۂ ذات السلاسل کا بیان	989
حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یمن کی جانب روانگی	990
غزوۂ سیف البحر کا بیان، یہ قافلہ قریش کی تاک میں تھا اور اس کے امیر لشکر ابوعبیدہ تھے	991
حضرت ابوبکر نے لوگوں کے ساتھ ۹ھ میں حج کیا	993
بنی تمیم کے وفد کا بیان	994
بنوعنبر پر شب حملے کا بیان	994

عنوانات	صفحہ
عبدالقیس کے وفد کا بیان	995
بنی حنیفہ کا وفد اور ثمامہ بن اثال کا ذکر	999
اسود عنسی کا قصہ	1002
اہل نجران کا قصہ	1003
عمان اور بحرین کا قصہ	1004
اشعریوں اور اہل یمن کی حاضری	1006
دوس اور طفیل بن عمرو دوسی کا قصہ	1009
قبیلہ طے اور عدی بن حاتم کا بیان	1010
حجۃ الوداع	1011
غزوۂ تبوک یا غزوۂ عسرت	1020
حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا واقعہ	1023
رسولِ خدا ﷺ کا مقامِ حجر میں قیام فرما ہونا	1033
باب	1033
نبی کریم ﷺ کے قیصر اور کسریٰ کے نام مکتوب	1035
نبی کریم ﷺ کی علالت اور وصال	1036
نبی کریم ﷺ کا آخری کلام	1050
نبی کریم ﷺ کا وصال	1051
وصال کے وقت نبی کریم ﷺ کی زرہ رہن رکھی ہوئی تھی	1052
نبی کریم ﷺ کا مرضِ وصال میں اسامہ بن زید کو امیر لشکر بنانا	1052
وصال کے بعد ایک واقعہ	1053
نبی کریم ﷺ کے غزوات کے تعداد	1053

65- کِتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ

عنوانات	صفحہ
سورۂ فاتحہ کی تفسیر	1055
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا بیان	1056

سورۃ البقرہ

عنوانات	صفحہ
وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا کی تفسیر	1056
سورۂ البقرہ کے بعض الفاظ کا مفہوم	1058
فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ کی تفسیر	1059
وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ کی تفسیر	1060
وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا ----- کی تفسیر	1060
قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ کی تفسیر	1061
مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا ----- کی تفسیر	1062
وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ کی تفسیر	1063
وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى کی تفسیر	1063
وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ ----- کی تفسیر	1064

عنوانات	صفحہ
قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا کی تفسیر	1065
سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ کی تفسیر	1065
وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا کی تفسیر	1066
وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَآ کی تفسیر	1067
قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ کی تفسیر	1068
مَا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ کی تفسیر	1068
اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ۔۔کی تفسیر	1069
لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا کی تفسیر	1069
فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کی تفسیر	1070
وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ کی تفسیر	1070
اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ کی تفسیر	1071
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا کی تفسیر	1072
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ کی تفسیر	1073
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ کی تفسیر	1074
اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ كَانَ کی تفسیر	1076
فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ کی تفسیر	1077
اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ کی تفسیر	1077
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ کی تفسیر	1078
لَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا۔۔۔۔۔کی تفسیر	1079
قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ۔۔کی تفسیر	1080
وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ۔۔۔۔۔کی تفسیر	1082
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ کی تفسیر	1082
فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ کی تفسیر	1083
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ کی تفسیر	1083
ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ کی تفسیر	1084
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا کی تفسیر	1085
وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ کی تفسیر	1085
وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ کی تفسیر	1085
نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ کی تفسیر	1086
مطلّقہ کا پہلے خاوند سے نکاح	1087
وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ کی تفسیر	1088
قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ کی تفسیر، قانتین مطیع	1091
نمازِ خوف کا بیان	1092
وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا	

عنوانات	صفحہ
کی تفسیر	1093
وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى کی تفسیر	1094
اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ کی تفسیر	1094
لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا کی تفسیر	1095
اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا کی تفسیر	1096
يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا کی تفسیر، یمحق مٹانا	1096
فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ کی تفسیر، فَاْذَنُوْا سے مراد آگاہ ہوجاؤ	1096
وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ کی تفسیر	1097
وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ کی تفسیر	1097
وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ کی تفسیر	1097
اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ کی تفسیر	1098
سورۂ آل عمران	
مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ کی تفسیر	1099
وَاِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کی تفسیر	1100
اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ ۔۔۔۔کی تفسیر	1101
يَا اَهْلَ الْكِتٰبِ ۔۔۔۔کی تفسیر	1103
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ ۔۔۔۔کی تفسیر	1107
قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ ۔۔۔۔کی تفسیر	1109
كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ ۔۔۔۔کی تفسیر	1110
اِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا کی تفسیر	1110
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ کی تفسیر	1111
وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْ اُخْرٰىكُمْ کی تفسیر	1112
اَمَنَةً نُّعَاسًا کی تفسیر	1112
اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا ۔۔۔۔کی تفسیر	1112
اِنَّ النَّاسَ ۔۔۔۔کی تفسیر	1113
باب	1113
باب	1114
لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا کی تفسیر	1117
اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تفسیر	1118
اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ ۔۔۔۔کی تفسیر	1119
رَبَّنَا اِنَّكَ ۔۔۔۔کی تفسیر	1120
ترجمہ کنز الایمان: اے رب ہمارے ہم نے ایک منادی کو سنا کہ ایمان کے لئے ندا فرماتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ (پ ۴ آل عمران ۱۹۳)؛ کی تفسیر	1121

عنوانات	صفحہ
سورۃ النساء	
وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی کی تفسیر	1122
مَنْ کَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْکُلْ بِالْمَعْرُوْفِ کی تفسیر	1124
ترجمہ کنز الایمان: پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں (پ ۴ النسآء ۸) کی تفسیر	1124
یُوْصِیْکُمُ اللّٰهُ کی تفسیر	1125
وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ کی تفسیر	1125
لَا يَحِلُّ لَكُمْ ------ کی تفسیر	1126
لِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ ------ کی تفسیر	1127
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ کی تفسیر	1128
فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا ------ کی تفسیر	1130
اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰی ------ کی تفسیر	1130
اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ کی تفسیر	1131
فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی يُحَكِّمُوْكَ کی تفسیر	1132
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ ------ کی تفسیر	1132
وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ کی تفسیر	1133
ترجمہ کنز الایمان: تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہوگئے اور اللہ نے انہیں اوندھا کردیا (پ ۵ النسآء ۸۸) کی تفسیر	1134
وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ ------ کی تفسیر	1134
وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ کی تفسیر	1135
ترجمہ کنز الایمان: اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں (پ ۵ النسآء ۹۴) کی تفسیر	1135
لَا يَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ کی تفسیر	1136
اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ ---- کی تفسیر	1138
اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ ------ کی تفسیر	1139
عَسَی اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ کی تفسیر	1139
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ------ کی تفسیر	1140
وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَآءِ کی تفسیر	1140
ترجمہ کنز الایمان: اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے (پ ۵ النسآء ۱۲۸) کی تفسیر	1141
اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ کی تفسیر	1141
اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:	1142
يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ کی تفسیر	1143
سورۃ المائدہ	
حُرُمٌ کا واحد حَرَامٌ ہے	1143

عنوانات	صفحہ
اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کی تفسیر	1144
فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا کی تفسیر	1145
فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ کی تفسیر	1146
باب	1147
وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ کی تفسیر	1149
يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ کی تفسیر	1149
لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ کی تفسیر	1150
لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ کی تفسیر	1150
اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ کی تفسیر	1151
لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کی تفسیر	1152
لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ کی تفسیر	1153
مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ کی تفسیر	1154
وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا کی تفسیر	1156
اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ کی تفسیر	1157
سورۃ الانعام	
وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ کی تفسیر	1159
قُلْ هُوَ الْقَادِرُ کی تفسیر	1159
وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ کی تفسیر	1160
ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی (پ۷ الانعام ۸۶) کی تفسیر	1160
فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ کی تفسیر	1161
وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا کی تفسیر	1161
وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ کی تفسیر	1162
وَكِيْلٌ یہاں حَفِيْظٌ اور مُحِيْطٌ کے معنی میں ہے	1163
هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمْ کی تفسیر	1163
لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا کی تفسیر	1163
سورۃ الاعراف	
قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ کی تفسیر	1166
وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا کی تفسیر	1167
اَلْمَنَّ وَالسَّلْوٰى کی تفسیر	1168
اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ کی تفسیر	1168
وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ کی تفسیر	1169
ترجمہ کنز الایمان: اور جاہلوں سے منہ پھیر لو (پ	

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
(۱۹۹ الاعراف) کی تفسیر	1170	يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا کی تفسیر	1183
سورۃ الانفال		اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ کی تفسیر	1184
يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ کی تفسیر	1171	ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِي الْغَارِ کی تفسیر	1184
اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ کی تفسیر	1172	وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ کی تفسیر	1187
اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ کی تفسیر	1172	اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ کی تفسیر	1187
فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً کی تفسیر	1173	اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ کی تفسیر	1188
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيعذبهم کی تفسیر	1174	وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ کی تفسیر	1190
وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ		سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ کی تفسیر	1191
كُلُّهٗ لِلّٰهِ کی تفسیر	1175	وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا کی تفسیر	1192
حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ کی تفسیر	1177	اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ کی تفسیر	1192
اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ کی تفسیر	1178	لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ کی تفسیر	1193
سورۃ التوبہ		وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ کی تفسیر	1194
بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ کی تفسیر	1179	وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کی تفسیر	1196
فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ کی تفسیر	1180	لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ کی تفسیر	1197
وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کی تفسیر	1181	سورۃ یونس	
اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ کی تفسیر	1182	باب	1199
فَقَاتِلُوْا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَا اَيْمَانَ لَهُمْ کی		وَجَاوَزْنَا بِبَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ کی تفسیر	1200
تفسیر	1182	سورۃ ھود	
وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ کی تفسیر	1183	باب	

عنوانات	صفحہ
وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ کی تفسیر	1202
باب	1203
وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ کی تفسیر	1204
وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ کی تفسیر	1205
وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ کی تفسیر	1206
سورۂ یوسف	
وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ کی تفسیر	1208
لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ کی تفسیر	1208
بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ کی تفسیر	1209
وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا کی تفسیر	1211
فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ کی تفسیر	1213
حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ کی تفسیر	1213
سورۂ الرعد	
اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کی تفسیر	1216
سورۂ ابراھیم	
كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا کی تفسیر	1217
يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کی تفسیر	1218
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ کی تفسیر	1219

عنوانات	صفحہ
سورۂ الحجر	
إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِيْنٌ کی تفسیر	1220
وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ کی تفسیر	1222
وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا کی تفسیر	1222
اَلَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ کی تفسیر	1223
وَاعْبُدْ رَبَّكَ کی تفسیر	1224
سورۂ النحل	
وَمِنْكُمْ مَنْ يُّرَدُّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ کی تفسیر	1225
سورۂ بنی اسرائیل	
باب	1226
باب	1226
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ معراج	1227
وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ اٰدَمَ کی تفسیر	1228
وَاِذَا اَرَدْنَا اَنْ نُّهْلِكَ کی تفسیر	1229
ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ کی تفسیر	1229
اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور داؤد کو زبور عطا فرمائی (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۵۵) کی	

عنوانات	صفحہ
تفسیر	1233
ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا گمان کرتے ہو تو وہ اختیار نہیں رکھتے تم سے تکلیف دور کرنے اور نہ پھیر دینے کا (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۵۶) کی تفسیر	1234
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ کی تفسیر	1234
وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي کی تفسیر	1235
إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ کی تفسیر	1235
عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ کی تفسیر	1236
وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ کی تفسیر	1237
وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ کی تفسیر	1237
وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ کی تفسیر	1238
سورۃ الکھف	
ترجمہ کنز الایمان: "اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے" کی تفسیر	1240
وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ کی تفسیر	1241
فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا کی تفسیر	1245
فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ کی تفسیر	1250
قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا کی تفسیر	1254
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا کی تفسیر	1254
سورۂ مریم	
ترجمہ کنز الایمان: "اور انہیں ڈر سناؤ پچھتاوے کے دن کا" کی تفسیر	1256
وَمَا نَتَنَزَّلُ کی تفسیر	1256
أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ کی تفسیر	1257
أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ کی تفسیر	1257
كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ کی تفسیر	1258
وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ کی تفسیر	1259
سورۂ طٰہٰ	
ترجمہ کنز الایمان: اور میں نے تجھے خاص اپنے لئے بنایا (پ ۱۶ طٰہٰ ۴۱) کی تفسیر	1261
وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ کی تفسیر	1262
فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ کی تفسیر	1262
سورۃ الانبیاء	
باب	1263
ترجمہ کنز الایمان: جیسے پہلے اسے بنایا تھا (پ ۱۷ الانبیاء ۱۰۴) کی تفسیر	1264

عنوانات	صفحہ
سورۃ الحج	
وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى کی تفسیر	1266
وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعبدُ الله کی تفسیر	1267
ترجمہ کنزالایمان: یہ دو فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے (پ ۱۷، الحج ۱۹) کی تفسیر	1268
سورۃ المومنون	
سورۃ النور	
وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ کی تفسیر	1271
وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ کی تفسیر	1272
وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ کی تفسیر	1273
وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللهِ کی تفسیر	1275
إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ کی تفسیر	1275
لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ کی تفسیر	1275
وَلَوْلَا فَضْلُ اللهِ عَلَيْكُمْ کی تفسیر	1286
إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ کی تفسیر	1286
وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ کی تفسیر	1286
يَعِظُكُمُ اللهُ أَنْ تَعُودُوا کی تفسیر	1287
وَيُبَيِّنُ اللهُ لَكُمُ الْآيَاتِ کی تفسیر	1288
إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ کی تفسیر	1288
ترجمہ کنزالایمان: "اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں"	1294
سورۃ الفرقان	
الَّذِينَ يُحْشَرُونَ کی تفسیر	1295
وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ کی تفسیر	1296
يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ کی تفسیر	1297
إِلَّا مَنْ تَابَ کی تفسیر	1298
فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا کی تفسیر	1299
سورۃ الشعراء	
وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ کی تفسیر	1300
سورۃ النمل	
سورۃ القصص	
إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ کی تفسیر	1303
ترجمہ کنزالایمان: "بیشک جس نے تم پر قرآن فرض کیا" کی تفسیر	1305
سورۃ العنکبوت	
سورۃ الروم	
ترجمہ کنزالایمان: اللہ کی بنائی چیز نہ بدلنا (پ ۲۱، الروم ۳۰) کی تفسیر	1307

عنوانات	صفحہ
سورۂ لقمان	
باب	1308
ترجمہ کنز الایمان: "بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم" کی تفسیر	1308
سورۂ حم سجدہ	
فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ کی تفسیر	1310
سورۂ الاحزاب	
ترجمہ کنز الایمان: "یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے" کی تفسیر	1311
اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ کی تفسیر	1312
فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ کی تفسیر	1312
قُلْ لِأَزْوَاجِكَ کی تفسیر	1313
وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ کی تفسیر	1314
وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ کی تفسیر	1315
تُرْجِئُ مَنْ تَشَاءُ کی تفسیر	1316
اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:	1317
إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا کی تفسیر	1322
إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ کی تفسیر	1323
لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ کی تفسیر	1324
سورۂ سبا	
حَتّٰى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ کی تفسیر	1326
إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ کی تفسیر	1327
سورۂ فاطر کی تفسیر	
سورۂ یٰس کی تفسیر	
وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ کی تفسیر	1328
سورۂ الصافات	
وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ کی تفسیر	1330
سورۂ ص کی تفسیر	
باب	1331
هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي کی تفسیر	1332
وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ کی تفسیر	1333
سورۂ الزمر کی تفسیر	
يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا کی تفسیر	1335
وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ کی تفسیر	1336
وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ کی تفسیر	1336
وَنُفِخَ فِي الصُّورِ کی تفسیر	1337
سورۂ المؤمن کی تفسیر	
سورۂ حم السجدۃ کی تفسیر	
وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ کی تفسیر	1343
باب	1343
باب	1344

بسم الله الرحمن الرحيم

52- كِتَابُ الشَّهَادَاتِ

1-بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَيِّنَةِ عَلَى الْمُدَّعِي

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ، وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ، وَلاَ يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ، فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ، وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ، وَلاَ يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا، فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ، وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ، فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ، فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ، أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى، وَلاَ يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا، وَلاَ تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَى أَجَلِهِ، ذَلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَى أَنْ لاَ تَرْتَابُوا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ، فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ لاَ تَكْتُبُوهَا، وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ، وَلاَ يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلاَ شَهِيدٌ، وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ، وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ، وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ) وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ، وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا، فَاللَّهُ أَوْلَى بِهِمَا فَلاَ تَتَّبِعُوا الْهَوَى، أَنْ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

گواہی کا بیان

اس کے متعلق کہ گواہ پیش کرنا مدعی کا ذمہ ہے

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! جب تم ایک مقررہ مدت تک کسی قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو اور چاہیے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک ٹھاک لکھے اور لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے تو اسے لکھ دینا چاہیے اور جس پر حق آتا ہے لکھا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے۔ پھر جس پر حق آتا ہے اگر بے عقل یا ناتوان ہو یا نہ لکھا سکے تو اس کا ولی انصاف سے لکھائے اور دو گواہ کرلو اپنے مردوں میں سے۔ پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں، ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں سے ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلائے اور گواہ جب بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں اور اسے بھاری نہ جانیں کہ قرض چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد تک لکھت کرلو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے۔ اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے مگر یہ کہ کوئی سردست کا سودا دست بدست ہو تو اس کے نہ لکھنے کا تم پر گناہ نہیں اور جب خرید وفروخت کرو تو گواہ کرلو اور نہ کسی لکھنے والے کو ضرر دیا جائے نہ گواہ کو (یا نہ لکھنے والا ضرر دے اور نہ گواہ) اور جو تم ایسا کرو گے تو یہ تمہارے فسق ہوگا اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا

تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا، فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا) (النساء: 135)

ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔'' (سورۂ البقرہ، آیت ۲۸۲)
نیز ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: ''اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ، اللہ کے لئے گواہی دیتے، چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ یا رشتہ داروں کا جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو۔ بہرحال تو اللہ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے تو خواہش کے پیچھے نہ جاؤ کہ حق سے الگ پڑو اور اگر تم ہیر پھیر کرو یا منہ پھیرو تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔'' (سورۂ النساء آیت ۱۳۵)

2- بَابُ إِذَا عَدَّلَ رَجُلٌ أَحَدًا فَقَالَ: لاَ نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا، أَوْ قَالَ: مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا

جب کوئی کسی کی حمایت کرتے ہوئے کہے کہ ہم تو اسے اچھا جانتے ہیں یا میں تو اس میں بھلا ہی ہی دیکھتا ہوں

2637 - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، وَقَالَ: اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَابْنُ الْمُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا حِينَ - قَالَ لَهَا أَهْلُ الإِفْكِ: مَا قَالُوا: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا، وَأُسَامَةَ حِينَ اسْتَلْبَثَ الوَحْيُ يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، فَأَمَّا أُسَامَةُ فَقَالَ: أَهْلُكَ وَلاَ نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا، وَقَالَتْ بَرِيرَةُ: إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ، تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ، فَتَأْكُلُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ نے حدیث عائشہ کے متعلق بتایا کہ ان میں سے بعض کا بیان دوسرے بعض کی تصدیق کرتا ہے۔ جبکہ افترا پردازوں نے ان پر تہمت لگائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور حضرت اسامہ کو بلایا کیونکہ وحی کے آنے میں تاخیر ہوگئی تھی اور آپ اپنی بیوی کو جدا کردینے کے بارے میں مشورہ کرنا چاہتے تھے۔ حضرت اسامہ نے عرض کی کہ ہم تو بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں جانتے بریرہ نے کہا کہ میں نے تو اس کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا کہ وہ لڑکی ہیں، کم سن ہیں، آٹا گوندھ کر سوجاتی ہیں اور بکری آکر اسے کھا جاتی ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بارے میں کون میری مدد کرتا ہے جس نے میری بیوی کے معاملے میں مجھے

2637- راجع الحدیث: 2593' صحیح مسلم: 6952,6951

يَعْذِرُنَا فِي رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي، فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْ أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا

تکلیف پہنچائی ہے؟ خدا کی قسم، میں اپنی بیوی میں اچھائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا اور انہوں نے ایسے فرد کے بارے میں یہ کہا جس کو میں اچھا ہی جانتا ہوں۔

3- بَابُ شَهَادَةِ الْمُخْتَبِي

چھپے ہوئے آدمی کی گواہی

وَأَجَازَهُ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: وَكَذَلِكَ يُفْعَلُ بِالْكَاذِبِ الفَاجِرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ، وَابْنُ سِيرِينَ، وَعَطَاءٌ، وَقَتَادَةُ: السَّمْعُ شَهَادَةٌ وَكَانَ الحَسَنُ يَقُولُ: لَمْ يُشْهِدُونِي عَلَى شَيْءٍ، وَإِنِّي سَمِعْتُ كَذَا وَكَذَا

عمرو بن حویث نے اسے جائز رکھا اور کہا کہ جھوٹے اور دغاباز کے ساتھ ایسا ہی کیا جاتا ہے۔ شعبی، ابن سیرین، علاء اور قتادہ کا قول ہے کہ سن لینا بھی گواہی ہے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ وہ کہے کہ میں نے دیکھا تو کچھ نہیں لیکن ایسا سنا ہے۔

2638 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ سَالِمٌ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ - أَوْ زَمْزَمَةٌ - فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: أَيْ صَافِ، هَذَا مُحَمَّدٌ، فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ

سالم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابی بن کعب انصاری اس باغ کے ارادے سے روانہ ہوئے جس کے اندر ابن صیاد رہتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے تو آپ کھجور کے تنوں کی آڑ لے کر چلتے رہے کہ ابن صیاد کو آپ کی آمد کا معلوم نہ ہو۔ اس سے پہلے کہ آپ اسے دیکھیں۔ ابن صیاد اپنے بستر پر چادر تان کر لیٹا ہوا گنگنا رہا تھا۔ ابن صیاد کی والدہ نے کھجوروں کی آڑ میں چھپتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا تو اس نے ابن صیاد سے کہا: اے صیاد! یہ محمد ہیں پس ابن صیاد خاموش ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ اسی حال پر چھوڑے رکھتی تو کچھ ظاہر ہوتا۔

2639 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

زہری نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی نے

2638- راجع الحديث: 1355

2639- انظر الحديث: 6084,5825,5792,5317,5265,5261,5260، صحیح مسلم: 3512، سنن ترمذی: 1118، سنن ابن ماجہ: 193

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: جَاءَتْ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ. فَطَلَّقَنِي، فَأَبَتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ إِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ، فَقَالَ: أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؛ لَا، حَتّٰى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ ، وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَهُ، وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ. فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى هٰذِهِ مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں رفاعہ کے پاس تھی تو انہوں نے مجھے طلاق دے دی جب مجھے طلاق ہوگئی تو میں نے عبدالرحمٰن بن زُبیر سے شادی کرلی اور اُن کے پاس کپڑے کے پُھند نے کی طرح ہے فرمایا کہ شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو لیکن یہ اُس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک تم اُس کا اور وہ تمہارا مذہ نہ چکھ لے۔ حضرت ابوبکر اُس وقت آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت خالد بن سعید دروازے پر اجازت کا انتظار کر رہے تھے چنانچہ انہوں نے کہا کہ اے ابوبکر! کیا آپ اس عورت کی بات نہیں سُن رہے ہیں جو نبی کریم کے حضور آواز بلند کر رہی ہے۔

4- بَابُ إِذَا شَهِدَ شَاهِدٌ، أَوْ شُهُودٌ بِشَيْءٍ، وَقَالَ آخَرُونَ: مَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ، يُحْكَمُ بِقَوْلِ مَنْ شَهِدَ

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: هٰذَا كَمَا أَخْبَرَ بِلَالٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَّى فِي الْكَعْبَةِ ، وَقَالَ الْفَضْلُ: لَمْ يُصَلِّ فَأَخَذَ النَّاسُ بِشَهَادَةِ بِلَالٍ " كَذٰلِكَ إِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ أَنَّ لِفُلَانٍ عَلَى فُلَانٍ أَلْفَ دِرْهَمٍ، وَشَهِدَ آخَرَانِ بِأَلْفٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ يُقْضَى بِالزِّيَادَةِ"

گواہ گواہی دے اور دوسرے کہیں کہ ہمیں تو معلوم نہیں، ان حالات میں گواہ کے کہنے پر فیصلہ صادر کیا جائے گا

حُمیدی نے کہا کہ یہ اُسی طرح ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے اور فضل نے کہا کہ نہیں پڑھی، لوگوں نے حضرت بلال کی گواہی تسلیم کی۔ اسی طرح دو گواہوں نے گواہی دی کہ فلاں کے فلاں شخص پر ہزار درہم ہیں اور دوسرے حضرات نے گواہی دی کہ ایک ہزار پانچ سو درہم ہیں تو فیصلہ زیادہ پر کیا جائے گا۔

2640 - حَدَّثَنَا حِبَّانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عُزَيْزٍ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ

عبداللہ بن ابی مُلیکہ نے عقبہ بن حارث سے مروی کی ہے کہ انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا۔ پس اُن کے پاس ایک عورت آئی اور اُس نے کہا کہ میں نے عُقبہ کو دودھ پلایا ہے اور اُسے

2640- راجع الحديث:88

فَقَالَتْ: قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ، وَالَّتِي تَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي، وَلاَ أَخْبَرْتِنِي، فَأَرْسَلَ إِلَى آلِ أَبِي إِهَابٍ يَسْأَلُهُمْ، فَقَالُوا: مَا عَلِمْنَا أَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا، فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ، فَفَارَقَهَا وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ

بھی جس سے شادی کی گئی ہے۔ حضرت عقبہ نے اُس سے کہا کہ مجھے تو آپ کے دودھ پلانے کا معلوم نہیں اور نہ کبھی آپ نے مجھے بتایا پھر انہوں نے ابواہاب والوں کے پاس ایک شخص صورتِ حال جاننے کے لیے بھیجا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں اُس کے دودھ پلانے کا معلوم نہیں۔ پس ایک سوار کو مدینہ منورہ کی طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں روانہ کیا گیا اور اُس نے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب یہ کہا گیا تو نکاح کیسا؟ پس اُس عورت کو جُدا کر دیا گیا اور اُس نے دوسرے شخص سے شادی کر لی۔

5- بَابُ الشُّهَدَاءِ العُدُولِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ) (الطلاق: 2) وَ (مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ) (البقرة: 282)

2641 - حَدَّثَنَا الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُتْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: "إِنَّ أُنَاسًا كَانُوا يُؤْخَذُونَ بِالوَحْيِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ الوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ، وَإِنَّمَا نَأْخُذُكُمُ الآنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ، فَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا، أَمِنَّاهُ، وَقَرَّبْنَاهُ، وَلَيْسَ إِلَيْنَا مِنْ سَرِيرَتِهِ شَيْءٌ اللَّهُ يُحَاسِبُهُ فِي سَرِيرَتِهِ، وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوءًا لَمْ نَأْمَنْهُ، وَلَمْ نُصَدِّقْهُ، وَإِنْ قَالَ: إِنَّ سَرِيرَتَهُ حَسَنَةٌ"

انصاف پسند لوگوں کی گواہی

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے میں دو ثقہ کو گواہ کر لو (پارہ ۲۸، الطلاق: ۲) اور ترجمہ کنز الایمان: ایسے گواہ جن کو پسند کرو (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۸۲)۔

عبداللہ بن عُتبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں لوگوں کا مواخذہ وحی کے ذریعے ہوتا تھا اور وحی کا سلسلہ اب ختم ہو گیا ہے اور اب تمہارے اعمال کا جو ظاہر ہوں گے ہم تمہارا مواخذہ کریں گے۔ چنانچہ جس سے ہمیں اچھائی ظاہر ہوگی تو اُس کو امن دیں گے اور اپنے قریب کر لیں گے اور ہمیں کسی کے باطن سے کوئی غرض نہیں ہے کیونکہ دلوں کا حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے اور جس سے ہمیں بُرائی ظاہر ہوئی تو اُسے ہم امن نہیں دیں گے اور نہ ہم اُس کی تصدیق کریں گے اور اگرچہ وہ کہے کہ اُس کا باطن اچھا ہے۔

6-بَابُ تَعْدِيلِ كَمْ يَجُوزُ؟

2642 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا - أَوْ قَالَ: غَيْرَ ذَلِكَ - فَقَالَ: وَجَبَتْ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قُلْتَ لِهَذَا وَجَبَتْ، وَلِهَذَا وَجَبَتْ، قَالَ: شَهَادَةُ القَوْمِ المُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الأَرْضِ

پارسائی کب ثابت ہوتی ہے؟

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اُس کا اچھائی کے ساتھ تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اُس کا ذکر بُرائی کے ساتھ کیا، یا اس کے علاوہ کچھ اور کہا تو فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پس لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اِس کے لیے کیا چیز واجب ہوگئی اور اُس کے لیے کیا چیز واجب ہوگئی؟ فرمایا کہ اہلِ ایمان کی گواہی جو زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

2643 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الفُرَاتِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ، قَالَ: أَتَيْتُ المَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ وَهُمْ يَمُوتُونَ مَوْتًا ذَرِيعًا، فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ، فَأُثْنِيَ خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى، فَأُثْنِيَ خَيْرًا، فَقَالَ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ، فَأُثْنِيَ شَرًّا، فَقَالَ: وَجَبَتْ، فَقُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الجَنَّةَ، قُلْنَا: وَثَلاَثَةٌ، قَالَ: وَثَلاَثَةٌ، قُلْتُ: وَاثْنَانِ، قَالَ: وَاثْنَانِ، ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الوَاحِدِ

عبداللہ بن بُریدہ کا بیان ہے کہ ابوالاسود نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ گیا تو وہاں وبا پھیلی ہوئی تھی اور لوگ جلدی جلدی مر رہے تھے۔ پس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اُس کی تعریف کی۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے تعریف کی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا اور لوگوں نے اُس کی بدگوئی کی تو فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ میں عرض کی کہ اے امیر المومنین! کیا چیز واجب ہوگئی؟ فرمایا کہ میں وہی کہہ رہا ہوں جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس مسلمان کے بارے میں چار مسلمان بھی اچھی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ اُس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہم نے عرض کی کہ اگر تین ہوں؟ فرمایا کہ تین پر بھی۔ میں نے عرض کی کہ اگر دو ہوں؟ فرمایا کہ دو پر بھی۔ پھر ہم نے آپ سے ایک کے بارے میں معلوم نہیں کیا۔

2642- راجع الحدیث: 1368 صحیح مسلم: 2198 سنن ابن ماجہ: 1491

2643- راجع الحدیث: 1368

7- بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الأَنْسَابِ، وَالرَّضَاعِ الْمُسْتَفِيضِ، وَالْمَوْتِ الْقَدِيمِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ وَالتَّثَبُّتِ فِيهِ

2644- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ، فَلَمْ آذَنْ لَهُ، فَقَالَ: أَتَحْتَجِبِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمُّكِ، فَقُلْتُ: وَكَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي بِلَبَنِ أَخِي، فَقَالَتْ: سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: صَدَقَ أَفْلَحُ ائْذَنِي لَهُ

2645- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِنْتِ حَمْزَةَ: لاَ تَحِلُّ لِي، يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ، هِيَ بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ

2646- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهَا: أَنَّ رَسُولَ

نسب، رضاعت، مستفیض اور پُرانی موت کی گواہی دینا

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اور ابوسلمہ کو ثُویبہ نے دودھ پلایا اور اس کا ثبوت دینا۔

عُروہ بن زُبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ افلح نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو میں نے اُنہیں اجازت نہ دی۔ فرمایا کہ کیا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو حالانکہ میں تمہارا چچا ہوں۔ میں نے کہا کہ یہ کیسے؟ کہا کہ تمہیں میری بھاوج نے میرے بھائی کے دودھ سے پلایا۔ پس انہوں نے کہا کہ میں کے متعلق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھوں گی۔ آپ نے فرمایا کہ افلح نے سچ کہا، اُسے اجازت دے دینا۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حمزہ کی صاحبزادی کے بارے میں فرمایا کہ وہ میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہوجاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ اُنہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے پاس تھے کہ انہوں نے ایک شخص کی آواز سُنی جو حضرت حفصہ کے

2644- انظر الحدیث: 6156,5239,5111,5103,4796، صحیح مسلم: 3564، سنن نسائی: 3318,3301

2645- انظر الحدیث: 5100، صحیح مسلم: 3569,3568، سنن نسائی: 3306,3305، سنن ابن ماجہ: 1938

2646- انظر الحدیث: 5099,3105، صحیح مسلم: 3553، سنن نسائی: 3313

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا، وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا - لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ - دَخَلَ عَلَيَّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الوِلَادَةِ

دروازے پر اندر آنے کی اجازت مانگتا تھا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا، میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ تو آپ کے گھر میں آنے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے خیال میں فلاں ہے جو حفصہ کا رضاعی چچا ہے۔ پھر حضرت عائشہ نے عرض کی کہ اگر فلاں زندہ ہوتا جو میرا رضاعی چچا تھا تو وہ میرے پاس آتا؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ بیشک رضاعت بھی اُن رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

2647 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ، قَالَ: يَا عَائِشَةُ مَنْ هٰذَا؟، قُلْتُ: أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، قَالَ: يَا عَائِشَةُ، انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ، فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ المَجَاعَةِ. تَابَعَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک تھا۔ فرمایا کہ اے عائشہ! یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی کہ میرا رضاعی بھائی۔ فرمایا کہ اے عائشہ! غور سے دیکھ لیا کرو کہ تمہارا بھائی کون ہے۔ کیونکہ رضاعت تو بچپن کے دودھ سے ثابت ہوتی ہے۔ اِسی طرح ابنِ مہدی نے سفیان سے مروی کی ہے۔

8-بَابُ شَهَادَةِ القَاذِفِ وَالسَّارِقِ وَالزَّانِي

تہمت لگانے والے، چور اور زانی کی گواہی

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا، وَأُولٰئِكَ هُمُ الفَاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا) (النور: 5) وَجَلَدَ عُمَرُ، أَبَا بَكْرَةَ، وَشِبْلَ بْنَ مَعْبَدٍ، وَنَافِعًا بِقَذْفِ المُغِيرَةِ، ثُمَّ اسْتَتَابَهُمْ، وَقَالَ: مَنْ تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَأَجَازَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کر لیں (پارہ ۱۸، النور: ۴-۵) اور حضرت عمر نے ابوبکرہ، شبل بن معبد اور نافع پر حد جاری کی جنھوں نے مغیرہ پر تہمت لگائی تھی اور فرمایا کہ جو توبہ کرے تو میں اُس کی گواہی قبول کر لوں گا۔ اور اسے عبداللہ بن

2647- انظر الحدیث: 5102 صحیح مسلم: 3591 سنن ابو داؤد: 2059 سنن نسائی: 2312 سنن ابن ماجہ: 1945

وَطَاوُسٌ، وَمُجَاهِدٌ، وَالشَّعْبِيُّ، وَعِكْرِمَةُ، وَالزُّهْرِيُّ، وَمُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ، وَشُرَيْحٌ، وَمُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ: الأَمْرُ عِنْدَنَا بِالْمَدِينَةِ إِذَا رَجَعَ القَاذِفُ عَنْ قَوْلِهِ، فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ، قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ، وَقَتَادَةُ: إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ جُلِدَ، وَقُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: "إِذَا جُلِدَ العَبْدُ ثُمَّ أُعْتِقَ جَازَتْ شَهَادَتُهُ، وَإِنِ اسْتُقْضِيَ المَحْدُودُ فَقَضَايَاهُ جَائِزَةٌ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: "لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ القَاذِفِ وَإِنْ تَابَ، ثُمَّ قَالَ: لاَ يَجُوزُ نِكَاحٌ بِغَيْرِ شَاهِدَيْنِ، فَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ مَحْدُودَيْنِ جَازَ، وَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ عَبْدَيْنِ لَمْ يَجُزْ، وَأَجَازَ شَهَادَةَ المَحْدُودِ وَالعَبْدِ وَالأَمَةِ لِرُؤْيَةِ هِلاَلِ رَمَضَانَ وَكَيْفَ تُعْرَفُ تَوْبَتُهُ وَقَدْ نَفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّانِيَ سَنَةً وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ: كَلاَمِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ حَتَّى مَضَى خَمْسُونَ لَيْلَةً

عتبہ، عمر بن العزیز، سعید بن جُبیر، طاؤس، مجاہد، شعبی، عکرمہ، زُہری، محارب بن دثار، شُریح اور معاویہ بن قُرّہ نے جائز شمار کیا ہے۔ ابوالزِّناد کا قول ہے کہ ہمارے نزدیک مدینہ منورہ میں یہ ہے کہ تہمت لگانے والا اگر اپنے بیان سے مکر جائے اور اپنے رب کے حضور توبہ کرلے تو اُس کی شہادت قبول کی جائے گی۔ شعبہ اور قتادہ کا قول ہے کہ جب کوئی اپنے آپ کو جھٹلائے تو اُسے کوڑے مارے جائیں گے اور اُس کی گواہی قبول کی جائے گی۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ جب غلام کو کوڑے مارے گئے، پھر آزاد کردیا گیا تو اُس کی گواہی جائز ہے اور اگر محدود سزا یافتہ کو قاضی بنا دیا جائے تو اُس کا فیصلہ کرنا جائز ہے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ تہمت لگانے والے کی گواہی جائز نہیں ہے اگرچہ توبہ کرے اور پھر کہا کہ دو گواہوں کے بغیر نکاح جائز نہیں ہے لیکن محدود سزا یافتہ لوگوں کی گواہی سے نکاح کیا تو جائز ہے اور اگر دو غلاموں کی گواہی سے شادی کی تو جائز نہیں ہے اور محدود سزا یافتہ، غلام اور لونڈی کی شہادت کو رمضان کا چاند دیکھنے میں جائز رکھا ہے اور کسی کی توبہ کا کیسے علم ہوگا اور نبی کریم ﷺ نے غیر شادی شدہ زانی کو ایک سال کے لیے جلاوطن کیا اور نبی کریم ﷺ نے حضرت کعب بن مالک اور اُن کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کلام کرنے سے ممانعت فرمادی تھی، حتیٰ کہ پچاس دن گزر گئے۔

2648- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ

ابنِ شہاب نے عروہ بن زبیر سے مروی کی ہے کہ ایک عورت نے فتح مکّہ کے دنوں میں چوری کی تو اُسے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا۔ پھر

2648- انظر الحدیث: 6800,6788,6787,4304,3733,3732,3475، صحیح مسلم: 4387، سنن ابو داؤد: 4396، سنن نسائی: 4918,4917

امْرَأَةٌ سَرَقَتْ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ، فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا، فَقُطِعَتْ يَدُهَا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا، وَتَزَوَّجَتْ، وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ، فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2649 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ أَمَرَ فِيمَنْ زَنَى، وَلَمْ يُحْصَنْ بِجَلْدِ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبِ عَامٍ

9- بَابٌ: لاَ يَشْهَدُ عَلَى شَهَادَةِ جَوْرٍ إِذَا أُشْهِدَ

2650 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَأَلَتْ أُمِّي أَبِي بَعْضَ المَوْهِبَةِ لِي مِنْ مَالِهِ، ثُمَّ بَدَا لَهُ فَوَهَبَهَا لِي، فَقَالَتْ: لاَ أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَ بِيَدِي وَأَنَا غُلاَمٌ، فَأَتَى بِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أُمَّهُ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَأَلَتْنِي بَعْضَ المَوْهِبَةِ لِهَذَا، قَالَ: أَلَكَ وَلَدٌ سِوَاهُ؟ ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأُرَاهُ، قَالَ: لاَ تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ وَقَالَ أَبُو حَرِيزٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، لاَ أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ

آپ نے حکم فرمایا تو اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اُس نے خوب توبہ نبھائی اور شادی کرلی۔ اِس کے بعد جب وہ عورت میرے پاس آتی تو میں اُس کی ضرورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کردیا کرتی تھی۔

عُبید اللہ بن عبداللہ نے حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیر شادی شدہ زانی کے بارے میں حکم فرمایا کہ اُسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے۔

ظلم و جور پر اگر گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دے

شعبی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ میری والدہ ماجدہ نے میرے والدِ محترم سے اُن کے مال میں سے میرے لیے کوئی چیز ہبہ کرنے کو کہا۔ چنانچہ جب اُن کے دل میں آیا تو ایک چیز مجھے ہبہ کردی۔ والدہ محترمہ نے کہا کہ میں اُس وقت تک راضی نہیں ہوں جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گواہ نہ بنا لیا جائے۔ پس انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا کیونکہ میں لڑکا تھا اور مجھے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اس کی والدہ یعنی بنت رواحہ مجھ سے کہتے ہیں کہ کوئی چیز اس کو ہبہ کردوں۔ فرمایا کہ اِس کے سوا کیا تمہارا کوئی اور بھی بیٹا ہے؟ کی ہوئے کہ ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے یہ فرمایا کہ مجھے ظلم پر گواہ نہ بناؤ۔

2649- راجع الحدیث:2314

2650- راجع الحدیث:2587,2586

2651 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ - قَالَ عِمْرَانُ: لاَ أَدْرِي أَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةً - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَخُونُونَ وَلاَ يُؤْتَمَنُونَ، وَيَشْهَدُونَ وَلاَ يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَنْذِرُونَ وَلاَ يَفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ

2652 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَانُوا يَضْرِبُونَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ، وَالعَهْدِ

10-بَابُ مَا قِيلَ فِي شَهَادَةِ الزُّورِ

لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَالَّذِينَ لاَ يَشْهَدُونَ الزُّورَ) (الفرقان: 72) وَكِتْمَانِ الشَّهَادَةِ لِقَوْلِهِ: (وَلاَ تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ، وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ) (البقرة: 283) تَلْوُوا أَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ

ابوحریز نے شعبی سے مروی کی ہے کہ میں ظلم پر گواہی نہیں دیتا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، پھر جو اِن کے نزدیک ہوں گے۔ حضرت عمران نے فرمایا کہ مجھے یہ علم نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے بعد دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین کا۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے بعد ایسی قوم ہے کہ وہ خیانت کریں گے اور امانتدار نہیں ہوں گے۔ وہ گواہی دیں گے حالانکہ انہیں گواہ بنایا نہیں جائے گا۔ منت مانیں گے لیکن اُسے پوری نہیں کریں گے۔ اُن کے جسموں سے موٹاپا ظاہر ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر جو لوگ ان کے نزدیک ہیں، پھر جو لوگ اُن کے نزدیک ہیں اور پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ اُن کی گواہی اُن کی قسم سے آگے بڑھے گی اور اُن کی قسم اُن کی گواہی سے۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ گواہی اور عہد پر ہمیں پیٹا جاتا تھا۔

جھوٹی گواہی کے بارے میں

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے (پارہ ۱۹، الفرقان: ۷۲) اور گواہی چھپانے کے بارے میں فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: اور گواہی نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا دل گنہگار ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو

2651- انظر الحدیث: 6695,628,3650، صحیح مسلم: 6423,6422

2652- انظر الحدیث: 6658,6429,3651، صحیح مسلم: 6416، سنن ترمذی: 3859، سنن ابن ماجہ: 2362

جانتا ہے(پارہ ۳، البقرۃ: ۲۸۳) کے وقت اپنی زبانوں کو مروڑتے ہو۔

2653- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ وَهْبَ بْنَ جَرِيرٍ، وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَبَائِرِ، قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ، وَأَبُو عَامِرٍ، وَبَهْزٌ، وَعَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ شُعْبَةَ

عُبید اللہ بن ابوبکر بن انس کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ اسی طرح غندر، ابوعامر، بہز، عبدالصمد نے شعبہ سے مروی کی ہے۔

2654 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ ثَلَاثًا، قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ - وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ - أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ، قَالَ: فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تین سب سے بڑے کبیرہ گناہ نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ پھر بیٹھ گئے حالانکہ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ پھر فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ جھوٹ بولنا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ بار بار یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ ہم نے کہا، کاش آپ خاموش ہو جائیں۔ اسمٰعیل بن ابراہیم، جُریری نے عبدالرحمٰن سے اسی طرح مروی کی ہے۔

11- بَابُ شَهَادَةِ الْأَعْمَى وَأَمْرِهِ وَنِكَاحِهِ وَإِنْكَاحِهِ وَمُبَايَعَتِهِ وَقَبُولِهِ فِي التَّأْذِينِ وَغَيْرِهِ، وَمَا

اندھے کا گواہی دینا یا اُس کا حکم دینا اور اپنا نکاح کرنا یا کسی کا نکاح کروانا یا اُس کا خرید وفروخت کرنا یا اذان وغیرہ اُن چیزوں

2653- انظر الحدیث: 6871,5977، صحیح مسلم: 257,256، سنن ترمذی: 3018,1207، سنن نسائی: 4882,4021

2654- انظر الحدیث: 6919,6274,6273,5976، صحیح مسلم: 2559

يُعْرَفُ بِالْأَصْوَاتِ

کا قبول کرنا جو آواز سے پہچانی جاتی ہیں

وَأَجَازَ شَهَادَتَهُ قَاسِمٌ، وَالحَسَنُ، وَابْنُ سِيرِينَ، وَالزُّهْرِيُّ، وَعَطَاءٌ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: تَجُوزُ شَهَادَتُهُ إِذَا كَانَ عَاقِلًا وَقَالَ الحَكَمُ: رُبَّ شَيْءٍ تَجُوزُ فِيهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: أَرَأَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ لَوْ شَهِدَ عَلَى شَهَادَةٍ أَكُنْتَ تَرُدُّهُ؟ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَبْعَثُ رَجُلًا إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ، وَيَسْأَلُ عَنِ الفَجْرِ، فَإِذَا قِيلَ لَهُ طَلَعَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَعَرَفَتْ صَوْتِي، قَالَتْ: سُلَيْمَانُ ادْخُلْ، فَإِنَّكَ مَمْلُوكٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ وَأَجَازَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ شَهَادَةَ امْرَأَةٍ مُنْتَقِبَةٍ

قاسم، حسن، ابنِ سیرین، زہری اور عطاء نے اُس کی شہادت کو جائز کہا ہے۔ شعبی کا قول ہے کہ اُس کی شہادت جائز ہوگی جبکہ عاقل ہو۔ حکم کا قول ہے کہ بعض باتوں میں جائز ہوگی۔ زُہری کا قول ہے کہ اگر تم حضرت ابنِ عباس کو دیکھو کہ وہ کسی بات کی گواہی دے رہے ہیں تو کیا اُسے رد کردو گے؟ اور ابنِ عباس ایک شخص کو بھیجا کرتے، جب سُورج غروب ہوجاتا تو افطار کرتے اور جب اُن سے کہا جاتا کہ فجر طلوع ہوگئی تو دو رکعت پڑھا کرتے۔ سلیمان بن یسار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے میری آواز پہچان کر فرمایا کہ سلیمان اندر آجاؤ کیونکہ تم میرے غلام ہو جب تک تمہارے ذمے کچھ بھی باقی ہے۔ عمر بن جندب نے نقاب والی (پردہ پوش) عورت کی گواہی کو جائز قرار دیا ہے۔

2655- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي المَسْجِدِ، فَقَالَ: رَحِمَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً، أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا وَزَادَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، تَهَجَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، فَسَمِعَ صَوْتَ عَبَّادٍ يُصَلِّي فِي المَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَصَوْتُ عَبَّادٍ هَذَا؟، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو مسجد میں قرآنِ کریم پڑھتے ہوئے سُنا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اِس پر رحم فرمائے کہ اِس نے فلاں فلاں سورت کی فلاں فلاں آیتیں مجھے یاد کروا دیں جو میرے ذہن سے محو ہوگئی تھیں۔ عباد بن عبداللہ نے حضرت عائشہ سے جو مروی کی اُس میں یہ اضافہ ہے نبی کریم ﷺ میرے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے عباد کی آواز سُنی جو مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ پس فرمایا کہ اے عائشہ! کیا یہ عباد کی آواز ہے؟ میں نے عرض کی کہ ہاں۔ کہا کہ اے اللہ! عباد پر رحم فرما۔

2655- انظر الحدیث: 6335,5042,5038,5037

2656- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بِلاَلًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ - أَوْ قَالَ حَتَّى تَسْمَعُوا أَذَانَ - ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ رَجُلًا أَعْمَى، لاَ يُؤَذِّنُ حَتَّى يَقُولَ لَهُ النَّاسُ: أَصْبَحْتَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال تو رات میں اذان پڑھتا ہے لہٰذا تم کھاتے پیتے رہا کرو، حتیٰ کہ اذان ہو یا فرمایا کہ حتیٰ کہ تم ابنِ اُمِ مکتوم کی اذان سنو اور حضرت ابنِ اُمِ مکتوم نابینا تھے لہٰذا اُس وقت تک اذان نہیں پڑھا کرتے تھے جب تک لوگ یہ بتا نہ دیں کہ صبح ہو گئی ہے۔

2657- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ، فَقَالَ لِي أَبِي مَخْرَمَةُ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ، عَسَى أَنْ يُعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئًا، فَقَامَ أَبِي عَلَى البَابِ، فَتَكَلَّمَ، فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ وَهُوَ يُرِيهِ مَحَاسِنَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: خَبَأْتُ هَذَا لَكَ خَبَأْتُ، هَذَا لَكَ

عبداللہ بن ابی مُلیکہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند قبائیں آئیں تو مجھ سے میرے والدِ محترم حضرت مخرمہ نے فرمایا کہ میرے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو شاید آپ اُن میں سے ہمیں بھی عطا فرما دیں۔ میرے والدِ ماجد دروازے پر جا کھڑے ہوئے اور باتیں کرنے لگے۔ پس نبی کریم نے اُن کی آواز کو پہچان لیا، لہٰذا آپ باہر تشریف لے آئے اور آپ کے ساتھ ایک قبا تھی۔ چنانچہ آپ نے اُس کی خوبیاں دکھائیں اور پھر فرماتے ہیں۔ یہ تمہارے لیے رکھ چھوڑی تھی، یہ تمہارے لیے رکھ چھوڑی تھی۔

12- بَابُ شَهَادَةِ النِّسَاءِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ) (البقرة: 282)

عورتوں کی گواہی

ارشادِ ربانی ہے: ''ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۸۲)''۔

2658- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ

عیاض بن عبداللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی

2656- راجع الحديث: 617

2657- راجع الحديث: 2599

2658- راجع الحديث: 2658,304

بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ؟ ، قُلْنَ: بَلَى، قَالَ: فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا

اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی کے نصف جیسی نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ اُس کی عقل کی کمی کے سبب ہے۔

13- بَابُ شَهَادَةِ الْإِمَاءِ وَالْعَبِيدِ

لونڈیوں اور غلاموں کی گواہی

وَقَالَ أَنَسٌ: شَهَادَةُ الْعَبْدِ جَائِزَةٌ إِذَا كَانَ عَدْلًا وَأَجَازَهُ شُرَيْحٌ وَزُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: شَهَادَتُهُ جَائِزَةٌ إِلَّا الْعَبْدَ لِسَيِّدِهِ وَأَجَازَهُ الْحَسَنُ، وَإِبْرَاهِيمُ فِي الشَّيْءِ التَّافِهِ وَقَالَ شُرَيْحٌ: كُلُّكُمْ بَنُو عَبِيدٍ وَإِمَاءٍ

حضرت انس نے فرمایا کہ غلام کی گواہی جائز ہے جبکہ عادل ہو اور شریح و زرارہ بن اوفیٰ نے اس کو جائز رکھا ہے۔ ابنِ سیرین کا قول ہے کہ اُس کی گواہی جائز ہے، سوائے اِس کے کہ غلام اپنے آقا کی گواہی دے۔ حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے اس کو معمولی باتوں میں جائز کہا ہے۔ شریح کا قول ہے کہ تم سب لونڈی غلام کی اولاد ہو۔

2659- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ، أَوْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ، قَالَ: فَجَاءَتْ أَمَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ: قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْرَضَ عَنِّي، قَالَ: فَتَنَحَّيْتُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، قَالَ: وَكَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ أَنْ قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا فَنَهَاهُ عَنْهَا

ابنِ اُبی ملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی یا میں نے اُن سے سُنا کہ اُنہوں نے اُمِ یحییٰ بنت ابی اہاب سے شادی کی۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک سیاہ فام لونڈی آئی اور اُس نے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے پس اس بات کا نبی کریم ﷺ سے میں نے ذکر کیا تو آپ نے میری جانب سے منہ پھیر لیا۔ میں دوسری طرف سے آیا اور پھر عرض کی۔ فرمایا کہ یہ نکاح کیسے ہوسکتا ہے جبکہ وہ تم دونوں کو دودھ پلانے کا دعویٰ کرتی ہے۔ چنانچہ آپ نے اُسے رکھنے سے منع فرمادیا۔

14- بَابُ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ

دُودھ پلانے والی کی گواہی

2660 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ

ابن ابی مُلیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عقبہ بن

2659- راجع الحدیث:88

2660- راجع الحدیث:88

سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الحَارِثِ، قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً، فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَكَيْفَ وَقَدْ قِيلَ، دَعْهَا عَنْكَ أَوْ نَحْوَهُ

حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے ایک عورت سے شادی کی۔ چنانچہ ایک عورت آئی اور اُس نے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پس میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ فرمایا کہ کیونکر ہو جبکہ یہ کہا جاتا ہے اُسے اپنے سے جُدا کر دو یا ایسے ہی الفاظ فرمائے۔

15- بَابُ تَعْدِيلِ النِّسَاءِ بَعْضِهِنَّ بَعْضًا

عورتوں کا ایک دوسری کی عدالت بیان کرنا

2661- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، وَأَفْهَمَنِي بَعْضَهُ أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ، وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الإِفْكِ مَا قَالُوا، فَبَرَّأَهَا اللَّهُ مِنْهُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا، وَبَعْضُهُمْ أَوْعَى مِنْ بَعْضٍ، وَأَثْبَتُ لَهُ اقْتِصَاصًا، وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ، وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا زَعَمُوا أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا، خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا، فَخَرَجَ سَهْمِي، فَخَرَجْتُ مَعَهُ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الحِجَابُ، فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجٍ وَأُنْزَلُ فِيهِ، فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ المَدِينَةِ آذَنَ

زُہری نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیّب، علقمہ بن وقاص اور عُبید اللہ بن عبد اللہ بن عُتبہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ کے بارے میں مروی کی ہے جبکہ افترا پردازوں نے اُن پر تہمت لگائی اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اُس سے بری فرمایا۔ زُہری کا بیان ہے کہ ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے اور بعض اُن میں سے دوسرے کی نسبت زیادہ یاد رکھنے والا اور بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ قابلِ اعتبار ہے اور میں نے اُن میں سے ہر ایک کی بیان کردہ حدیث کو یاد رکھا ہے جو انہوں نے حضرت عائشہ سے مروی کی ہے اور اُن کے بیانات ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں۔ اُن کا گمان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر نکلنے کا قصد فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے، لہٰذا جس کا نام نکل آتا تو آپ اُسے اپنے ساتھ لے جاتے۔ چنانچہ کوچ کے دن آپ نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا اور آپ کے ساتھ روانہ ہوئی اور یہ حکم پردہ سے بعد کی بات ہے۔ مجھے ہودج میں بٹھا کر سوار کیا جاتا اور اُسی میں اُتارا

لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ، فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ، فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ، فَلَمَسْتُ صَدْرِي، فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ أَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ، فَرَجَعْتُ، فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي، فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ، فَأَقْبَلَ الَّذِينَ يَرْحَلُونَ لِي، فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي، فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ، وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَثْقُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ، وَإِنَّمَا يَأْكُلْنَ العُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ القَوْمُ حِينَ رَفَعُوهُ ثِقَلَ الهَوْدَجِ فَاحْتَمَلُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ، فَبَعَثُوا الجَمَلَ وَسَارُوا، فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الجَيْشُ، فَجِئْتُ مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ، فَأَمَمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونَنِي، فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِي عَيْنَايَ، فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ المُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الجَيْشِ، فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي، فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ، فَأَتَانِي وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ الحِجَابِ، فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ يَدَهَا، فَرَكِبْتُهَا، فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُعَرِّسِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الإِفْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، فَقَدِمْنَا المَدِينَةَ، فَاشْتَكَيْتُ بِهَا شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ الإِفْكِ، وَيَرِيبُنِي فِي وَجَعِي، أَنِّي لاَ أَرَى مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَمْرَضُ، إِنَّمَا يَدْخُلُ

جاتا۔ ہم روانہ ہوگئے، حتیٰ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اِس غزوہ سے فارغ ہوگئے اور ہم واپس مدینہ منورہ کے قریب آپہنچے تو ایک رات جب کوچ کا حکم دیا گیا تو میں اُٹھی اور لشکر سے ایک طرف چلی گئی۔ جب میں رفع حاجت سے بعد اپنی جگہ واپس آئی اور اپنے سینے پر ہاتھ پھیرا تو دیکھا کہ میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا ہے جو اظفار کے ٹکڑوں کا تھا۔ پس میں اپنے ہار کو ڈھونڈنے لگی تو اُس کی تلاش نے مجھے روکے رکھا پس وہ لوگ آئے جو مجھے سوار کیا کرتے تھے اور انہوں نے میرے ہودج کو اُٹھا کر اُونٹ پر رکھ دیا، جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی۔ وہ سمجھے کہ میں اُس کے اندر موجود ہوں اور اُن دنوں عورتیں کم وزن ہوا کرتی تھیں۔ نہ بھاری ہوتیں اور نہ اُن پر گوشت چڑھتا کیونکہ خوراک بہت کم کھاتی تھیں۔ لہٰذا جب اُن لوگوں نے ہودج کو اُٹھایا تو اُنہیں بوجھ کی کمی کا احساس نہ ہوا، پس انہوں نے ہودج اُٹھا کر رکھ دیا اور اُن دنوں میں نوعمر لڑکی تھی، پس وہ اُونٹ کو اُٹھا کر روانہ ہوگئے مجھے ہار اُس وقت مِلا جب لشکر روانہ ہوگیا۔ میں اُن کی منزل پر آئی تو وہاں کوئی بھی نہ تھا میں نے اپنی اُسی جگہ کا ارادہ کیا جہاں میں تھی۔ میرا گمان تھا کہ جب وہ مجھے نہیں پائیں گے تو میری تلاش میں واپس لوٹیں گے۔ میں بیٹھی ہوئی تھی کہ نیند مجھ پر غالب ہوئی اور میں سوگئی۔ اور حضرت صفوان بن معطل سلمی پھر ذکوانی لشکر کے پیچھے تھے۔ وہ صبح کے وقت میری جگہ کے پاس آئے اور سوئے ہوئے انسان کی سیاہی دیکھی تو میرے قریب آئے اور اُنہوں نے پردے کے حکم سے پہلے مجھے دیکھا تھا اُن کے إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہنے سے میں بیدار ہوگئی۔ انہوں نے اپنے اُونٹ کو بٹھایا اور اُس کا پیر دبائے رکھا

فَيُسَلِّمُ، ثُمَّ يَقُولُ: كَيْفَ تِيكُمْ ، لاَ اَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى نَقَهْتُ، فَخَرَجْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ مُتَبَرَّزُنَا لاَ نَخْرُجُ اِلَّا لَيْلًا اِلَى لَيْلٍ، وَذَلِكَ قَبْلَ اَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا، وَاَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ اَوْ فِي التَّنَزُّهِ، فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ بِنْتُ اَبِي رُهْمٍ نَمْشِي، فَعَثَرَتْ فِي مِرْطِهَا، فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ، اَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا، فَقَالَتْ: يَا هَنْتَاهُ، اَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالُوا؟ فَاَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ اَهْلِ الْاِفْكِ، فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي، فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمَ فَقَالَ: كَيْفَ تِيكُمْ ، فَقُلْتُ: ائْذَنْ لِي اِلَى اَبَوَيَّ، قَالَتْ: وَاَنَا حِينَئِذٍ اُرِيدُ اَنْ اَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا، فَاَذِنَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْتُ اَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِاُمِّي: مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ؟ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَى نَفْسِكِ الشَّاْنَ، فَوَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ، اِلَّا اَكْثَرْنَ عَلَيْهَا، فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَلَقَدْ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِهَذَا، قَالَتْ: فَبِتُّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى اَصْبَحْتُ لاَ يَرْقَاُ لِي دَمْعٌ، وَلاَ اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، ثُمَّ اَصْبَحْتُ، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ، يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ اَهْلِهِ، فَاَمَّا اُسَامَةُ، فَاَشَارَ عَلَيْهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ لَهُمْ، فَقَالَ اُسَامَةُ: اَهْلُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَلاَ نَعْلَمُ وَاللّٰهِ اِلَّا خَيْرًا، وَاَمَّا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ،

تو میں سوار ہوگئی۔ بس وہ سواری کی مُہار پکڑ کر چلتے رہے حتیٰ کہ لشکر تک پہنچ گئے جبکہ لوگ عین ظہر کے وقت پڑاؤ کر چکے تھے۔ پس جس کو ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا اور بہتان لگانے والوں کی سرپرستی عبداللہ بن اُبی بن سلول کر رہا تھا۔ پس ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے اور میں ایک ماہ تک بیمار رہی۔ تہمت لگانے والوں کی بات پھیلتی رہی اور مجھے علالت کے دورانِ شک گزرتا تھا کیونکہ نبی کریم ﷺ کا مجھ پر لطف و کرم حسبِ معمول نہ رہا تھا۔ آپ اندر تشریف لاتے، سلام کرتے اور فرماتے کہ تمہارا کیا حال ہے۔ باقی مجھے اِس بارے میں کچھ علم نہ تھا۔ میں کمزوری کی حالت میں اُمِ مسطح کے ساتھ باہر نکلی اور ہم رات کے وقت ہی رفع حاجت کے لیے نکلا کرتی تھیں کیونکہ ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں ہوتے تھے اور قدیم اہلِ عرب کے مطابق ہی پاکیزگی کی خاطر ہم میں یہی دستور تھا۔ پس میں اور اُمِ مسطح بنت ابو رُہم جا رہی تھیں تو وہ اپنی چادر میں اُلجھ کر گر پڑیں تو انہوں نے کہا: مسطح کا بُرا ہو۔ میں نے اُن سے کہا کہ آپ نے بری بات کہی، کیا آپ اُس شخص کو بُرا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک ہوا تھا انہوں نے کہا کہ محترم! کیا تم نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا؟ پھر انہوں نے مجھے تہمت لگانے والوں کی بات بتائی۔ چنانچہ میری بیماری مزید بڑھ گئی۔ جب میں گھر کے اندر داخل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، سلام کیا اور فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی کہ مجھے میرے والدین کے پاس جانے کی اجازت دے دیجئے میرا ارادہ اُس وقت یہ تھا کہ اُن کے سامنے اس خبر کی تصدیق کر دوں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت عطا

لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ، وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ، فَقَالَ: يَا بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ فِيهَا شَيْئًا يَرِيبُكِ؟ . فَقَالَتْ بَرِيرَةُ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، إِنْ رَأَيْتُ مِنْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا قَطُّ، أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ، تَنَامُ عَنِ الْعَجِينِ، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ، فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَعْذُرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي، فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا وَاللّٰهِ أَعْذُرُكَ مِنْهُ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ، وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا، فَفَعَلْنَا فِيهِ أَمْرَكَ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ - وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ، وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ - فَقَالَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ، لَا تَقْتُلُهُ، وَلَا تَقْدِرُ عَلَى ذَلِكَ، فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ فَقَالَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهُ، فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ، فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ، وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَنَزَلَ، فَخَفَّضَهُمْ حَتَّى سَكَتُوا، وَسَكَتَ وَبَكَيْتُ يَوْمِي لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ، وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، فَأَصْبَحَ عِنْدِي أَبَوَايَ، وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا حَتَّى أَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي، قَالَتْ: فَبَيْنَا هُمَا جَالِسَانِ

فرمادی تو میں اپنے والدین کے پاس گئی۔ میں نے اپنی والدۂ ماجدہ سے کہا کہ لوگ کیا کہتے پھر رہے ہیں؟ فرمایا کہ بیٹی! ا باتوں کی پروا نہ کرو۔ خدا کی قسم، کوئی حسینہ ہو، خاوند بھی اُسے چاہے اور اُس کی سوکنیں ہوں تو اکثر ایسا ہوتا ہے۔ میں نے کہا: سُبْحَانَ اللہِ، لوگ ایسی بات کہتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ وہ رات میں نے ایسے گزاری کہ آنسو رکتے نہ تھے اور نیند قریب نہ آتی تھی جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ابن ابوطالب اور حضرت اُسامہ بن زید کو بُلایا جبکہ وحی آنے میں دیر ہوگئی تھی۔ اُن سے اپنی بیوی کو جُدا کردینے کے بارے میں مشورہ کرتا تھا۔ حضرت اُسامہ نے ایسا اشارہ کیا جو ازواجِ مطہرات سے حضور ﷺ کی محبت کا علم ہونے کی بنا پر تھا۔ چنانچہ حضرت اُسامہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ کی زوجۂ مطہرہ میں خدا کی قسم ہم اچھائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتے۔ رہے حضرت علی بن ابوطالب تو انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر نہیں دشواری کرے گا اور عورتیں اِن کے سوا بھی بہت ہیں، باقی یہ لونڈی آپ کو حقیقت بتائے گی پھر رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو بُلایا اور فرمایا: اے بریرہ! کیا تو نے عائشہ میں ایسی بات دیکھی ہے جو تجھے شُبہ میں ڈالے؟ بریرہ نے عرض کی کہ قسم ہے اُس بات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں نے اِن میں کوئی بات ایسی نہیں دیکھی جس کو چھپاؤں۔ بات صرف اتنی ہے کہ یہ نوعمر لڑکی ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آکر اُسے کھا جاتی ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُس دن عبداللہ بن اُبی بن سلول کے مقابلے میں مدد طلب کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو

عِنْدِي، وَأَنَا أَبْكِي، إِذِ اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَأَذِنْتُ لَهَا، فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مِنْ يَوْمِ قِيلَ فِيَّ مَا قِيلَ قَبْلَهَا، وَقَدْ مَكَثَ شَهْرًا لاَ يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي شَيْءٌ، قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، فَإِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا، فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً، فَسَيُبَرِّئُكِ اللَّهُ، وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ، فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ العَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ، ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ، قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً، وَقُلْتُ لِأَبِي: أَجِبْ عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِأُمِّي: أَجِيبِي عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ، قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ، لاَ أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ القُرْآنِ، فَقُلْتُ: إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ، وَوَقَرَ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ، وَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَبَرِيئَةٌ لاَ تُصَدِّقُونِي بِذَلِكَ، وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي، وَاللَّهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا، إِلَّا أَبَا يُوسُفَ إِذْ قَالَ: (فَصَبْرٌ جَمِيلٌ، وَاللَّهُ المُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ) (يوسف: 18)، ثُمَّ تَحَوَّلْتُ عَلَى فِرَاشِي وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُبَرِّئَنِي اللَّهُ، وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا ظَنَنْتُ أَنْ يُنْزِلَ فِي شَأْنِي وَحْيًا، وَلَأَنَا أَحْقَرُ فِي

اُس شخص کے مقابلے پر میری مدد کرتا ہے جس نے مجھے میری بیوی کے بارے میں تکلیف پہنچائی ہے؟ خدا کی قسم، میں اپنی بیوی میں اچھائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا اور جس شخص کا ذکر کرتے ہیں میں اُس میں بھی اچھائی ہی دیکھتا ہوں اور وہ میرے گھر میں داخل نہیں ہوتا مگر میرے ساتھ۔ پس حضرت سعد بن معاذ نے کھڑے ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! اُس کے مقابلے پر میں آپ کی مدد کرتا ہوں۔ اگر وہ اوس سے ہے تو ہم اُس کی گردن اُڑا دیں گے اور اگر وہ ہمارے خزرجی بھائیوں سے ہے تو آپ ہمیں جو حکم فرمائیں ہم آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے پس حضرت سعد بن عُبادہ کھڑے ہوگئے جو خزرج کے سردار تھے اور اِس سے پہلے وہ نیک شخص تھے لیکن قبائلی حمیّت نے اُنہیں اُبھارا اور کہنے لگے کہ تم غلط کہتے ہو، خدا کی قسم، تم اُسے قتل نہیں کرسکتے اور نہ اس بات پر قدرت رکھتے ہو۔ پس حضرت اُسید بن حضیر کھڑے ہوکر کہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہم اُسے ضرور قتل کریں گے، معلوم ہوتا ہے کہ تم بھی منافق ہو اِسی لیے منافقوں کی طرف سے جھگڑتے ہو۔ پس اوس اور خزرج کے دونوں قبیلے بھڑک اُٹھے اور بھڑنے کو تیار ہوگئے اور رسول اللہ ﷺ منبر سے اُتر آئے اور اُنہیں چُپ کرانے لگے، حتیٰ کہ وہ چُپ ہو گئے اور آپ بھی خاموش ہوگئے۔ پھر اُس دن بھی میں روتی رہی کہ نہ آنسو رکتے تھے اور نہ نیند آتی تھی۔ صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس آئے اور مجھے روتے ہوئے دو راتیں اور ایک دن گزر گیا تھا، میں حتیٰ خیال کرتی تھی کہ رونے سے میرا جگر پھٹ جائیگا انہوں نے فرمایا کہ وہ دونوں میرے پاس تشریف فرما تھے اور میں رو رہی تھی کہ انصار کی ایک عورت نے اندر آنے کی

نَفْسِي مِنْ أَنْ يُتَكَلَّمَ بِالْقُرْآنِ فِي أَمْرِي، وَلٰكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ، فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ، حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي يَوْمٍ شَاتٍ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا، أَنْ قَالَ لِي: يَا عَائِشَةُ احْمَدِي اللّٰهَ، فَقَدْ بَرَّأَكِ اللّٰهُ، فَقَالَتْ لِي أُمِّي: قُومِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ، لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ) الْآيَاتِ، فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِي بَرَاءَتِي، قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ: وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ مَا قَالَ لِعَائِشَةَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: (وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا) إِلَى قَوْلِهِ (غَفُورٌ رَحِيمٌ) (البقرة: 173) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلَى وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ الَّذِي كَانَ يُجْرِي عَلَيْهِ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي، فَقَالَ: يَا زَيْنَبُ، مَا عَلِمْتِ مَا رَأَيْتِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي، وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا خَيْرًا، قَالَتْ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي، فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ قَالَ: وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا

اجازت مانگی۔ میں نے اُس کو اجازت دے دی تو وہ بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور بیٹھ گئے جبکہ بہتان کے دن سے لے کر آج تک میرے پاس اس سے پہلے بیٹھے نہیں تھے نیز ایک ماہ گزر گیا تھا کہ آپ کی جانب اس بارے میں کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ پھر آپ نے تشہد پڑھ کر فرمایا: اے عائشہ! مجھے تیرے بارے میں یہ خبر پہنچی ہے۔ اگر تم سے غلطی ہوگئی ہے تو اللہ سے مغفرت چاہو اور اُس کی طرف تائب ہو جاؤ کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کرے، پھر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ اپنی گفتگو ختم کر چکے تو اچانک میرے آنسو رک گئے اور ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا۔ میں نے اپنے والدِ ماجد سے عرض کی کہ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیجئے۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کیا کہوں وہ فرماتی ہیں کہ میں کم سن لڑکی تھی اور قرآنِ کریم کا زیادہ حصہ بھی نہیں پڑھا تھا۔ پس میں نے عرض کی کہ خدا کی قسم مجھے علم ہوگیا ہے کہ آپ نے وہ بات سُن لی ہے جو لوگ بیان کرتے پھرتے ہیں اور وہ آپ کے دلوں میں سما گئی ہے اور آپ حضرات نے اُس خبر کو سچی جان لیا ہے۔ اس حالات اگر میں آپ سے کہوں کہ میں اِس سے بری ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں ضرور بری ہوں تو آپ اس بارے میں میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اس بات کا آپ سے اعتراف کرلوں اور یہ خدا جانتا ہے کہ میں ضرور اِس سے بری ہوں تو آپ ضرور میری تصدیق کردیں گے۔ خدا کی قسم، میں اپنی اور آپ کی مثال نہیں پاتی

فُلَيْحٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مِثْلَهُ

مگر حضرت یوسف کے والدِ محترم والی جبکہ انہوں نے کہا تھا: ترجمہ کنز الایمان: تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتارہے ہو (پارہ ۱۲، یوسف: ۱۸)'' پھر میں نے بستر پر کروٹ بدل لی اور میں اُمید رکھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا لیکن خدا کی قسم، میں یہ گمان بھی نہیں کرسکتی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری فرمادے گا لیکن خدا کی قسم، میں یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ میرے بارے میں وحی نازل ہوگی کیونکہ میں اس سے اپنے آپ کو بہت کمتر سمجھتی تھی کہ میرے بارے میں قرآن کی زبان میں کلام فرمایا جائے۔ ہاں مجھے یہ اُمید تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو نیند کی حالت میں ایسا خواب دکھا دیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری فرمادے گا۔ پس خدا کی قسم آپ نے اُس جگہ سے حرکت بھی نہ کی تھی اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر نکلا تھا کہ آپ پر وحی کا نزول شروع ہوگیا اور آپ پر وہی حالت طاری ہوگئی جو نزولِ وحی کے وقت ہوا کرتی تھی کہ سردی کے دنوں میں بھی چہرۂ انور سے موتیوں کی طرح مبارک پسینہ ٹپکنے لگتا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ اُس کیفیت سے باہر ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے پس پہلا کلمہ جو آپ سے صادر ہوا یعنی مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ! خدا کا شکر ادا کرو کہ اُس نے تمہیں بری فرمایا دیا ہے۔ میری والدۂ ماجدہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کھڑی ہوجاؤ۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم، میں اِن کے لیے کھڑی نہیں ہوں گی اور نہ کسی کا شکر ادا کروں گی سوائے خدا کے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے (پارہ ۱۸، النور: ۱۱) جب اللہ تعالیٰ نے میری براٗت میں یہ وحی نازل فرمادی

تو حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا جو مسطح بن اثاثہ کو اُن کے ساتھ اپنی قرابت کے تعاون مالی کیا کرتے تھے، خدا کی قسم، اب میں کبھی مسطح کی مالی مدد نہیں دُوں گا، اِس کے بعد کہ اُس نے عائشہ کے لیے ایسا کہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں (پارہ ۱۸، النور: ۲۲) پس حضرت ابوبکر نے کہا: کیوں نہیں، میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمادے۔ پس جو وظیفہ یہ مسطح کو دیا کرتے تھے وہ جاری کردیا اور رسول اللہ ﷺ زینب بنت جحش سے بھی میرے بارے میں پوچھا کرتے۔ چنانچہ فرمایا کہ اے زینب! تم کیا جانتی ہو اور تم نے کیا دیکھا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اپنی سماعت و بصارت کو محفوظ رکھتی ہوں، میں تو اُن میں اچھائی ہی دیکھتی ہوں۔ حضرت صدیقہ صدیقہ نے فرمایا کہ وہی میری ہم عمر تھیں لیکن اُن تقوی کے سبب اللہ تعالیٰ نے اُنہیں بچالیا۔ فلیح، ہشام بن عروہ حضرت عائشہ سے اور عبداللہ بن زُبیر نے اسی کے مثل مروی کی ہے۔ فلیح، ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن اور یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد بن ابوبکر سے اِسی طرح مروی کی۔

16-بَابٌ: إِذَا زَكَّى رَجُلٌ رَجُلًا كَفَاهُ

وَقَالَ أَبُو جَمِيلَةَ، وَجَدْتُ مَنْبُوذًا فَلَمَّا رَآنِي عُمَرُ، قَالَ: عَسَى الغُوَيْرُ أَبْؤُسًا كَأَنَّهُ يَتَّهِمُنِي، قَالَ عَرِيفِي: إِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ قَالَ: كَذَاكَ اذْهَبْ وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهُ

جب ایک شخص کسی کی پاکی بیان کرے تو کافی ہے

ابوجمیلہ کا بیان ہے کہ مجھے پڑا ہوا ایک لڑکا ملا جب مجھے حضرت عمر نے دیکھا تو فرمایا کہ کہیں یہ مصیبت نہ بن جائے، گویا مجھے متہم ٹھہراتے تھے۔ عریفی نے کہا کہ یہ تو نیک آدمی ہیں۔ فرمایا یہ بات ہے تو لے

2662- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أُثْنِيَ رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ، قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لاَ مَحَالَةَ، فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلاَنًا، وَاللَّهُ حَسِيبُهُ، وَلاَ أُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ كَذَا وَكَذَا، إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ مِنْهُ

جاؤ اور اس کا خرچ ہمارے ذمہ ہے۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے حضور دوسرے آدمی کی تعریف کی تو فرمایا کہ تمہاری خرابی ہو، تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی، یہی متعدد بار فرمایا پھر ارشاد ہوا کہ اگر تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی تعریف کرنی ہی پڑ جائے تو کہنا چاہیے کہ میرے خیال میں فلاں ایسا ہے اور اللہ اُس کا حساب لینے والا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا۔ اگر اُس کے بارے میں کچھ جانتا ہو تو کہے کہ میرے خیال میں وہ ایسا ایسا ہے۔

17- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الإِطْنَابِ فِي المَدْحِ، وَلْيَقُلْ مَا يَعْلَمُ

تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے جو جانتا ہو وہی کہنا چاہیے

2663- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي مَدْحِهِ، فَقَالَ: أَهْلَكْتُمْ - أَوْ قَطَعْتُمْ - ظَهْرَ الرَّجُلِ

بُرید بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے سُنا کہ ایک شخص دوسرے کی تعریف میں مبالغہ کر رہا ہے تو فرمایا کہ ہلاک کر دیا تم نے اُس آدمی کی کمر توڑ کر رکھ دی۔

18- بَابُ بُلُوغِ الصِّبْيَانِ وَشَهَادَتِهِمْ

بچوں کا بالغ ہونا اور اُن کی گواہی

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَإِذَا بَلَغَ الأَطْفَالُ مِنْكُمُ الحُلُمَ، فَلْيَسْتَأْذِنُوا) (النور: 59) وَقَالَ مُغِيرَةُ: احْتَلَمْتُ وَأَنَا ابْنُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَبُلُوغُ النِّسَاءِ فِي الحَيْضِ، لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ المَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''ترجمہ کنز الایمان: اور جب تم میں لڑکے جوانی کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اذن مانگیں (پارہ۱۸، النور:۵۹)'' اور مغیرہ نے کہا کہ جب مجھے احتلام ہونا شروع ہوا تو میری عمر بارہ سال تھی اور عورتوں کا بالغ ہونا حیض سے ہے جیسا کہ اللہ عزوجل کا

2662- انظر الحدیث: 6061، 6162، صحیح مسلم: 7426، 7427، سنن ابوداؤد: 4805، سنن ابن ماجہ: 3744

2663- انظر الحدیث: 6060، صحیح مسلم: 7429

(الطلاق: 4) إِلَى قَوْلِهِ (أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) (الطلاق: 4) وَقَالَ الحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ: أَدْرَكْتُ جَارَةً لَنَا جَدَّةً بِنْتَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ سَنَةً

ارشاد ہے: ''ترجمہ کنز الایمان: اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جَن لیں (پارہ ۲۸، الطلاق:۴)'' حسن بن صالح کا بیان ہے کہ میں نے اپنی ایک پڑوسن کو دیکھا کہ اکیس سال کی عمر میں نانی یا دادی ہو گئی تھی۔

2664- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَلَمْ يُجِزْنِي ثُمَّ عَرَضَنِي يَوْمَ الخَنْدَقِ، وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَأَجَازَنِي . قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ العَزِيزِ وَهُوَ خَلِيفَةٌ، فَحَدَّثْتُهُ هَذَا الحَدِيثَ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالكَبِيرِ، وَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَفْرِضُوا لِمَنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ

نافع نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور غزوۂ اُحد کے وقت خود کو پیش کیا جبکہ وہ چودہ برس کے تھے تو مجھے اجازت نہ دی پھر میں نے اپنے آپ کو غزوۂ خندق کے وقت پیش کیا جبکہ میں پندرہ سال کا تھا، تو مجھے اجازت عطا فرما دی۔ نافع کا بیان ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا جبکہ وہ خلیفہ تھے اور اُن سے یہ حدیث بیان کی تو فرمایا کہ یہ نابالغ اور بالغ کے درمیان حد ہے اور اپنے عُمّال کے لیے لکھ بھیجا کہ جو پندرہ سال کا ہو جائے اُسے فوج میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

2665- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: غُسْلُ يَوْمِ الجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ اُن تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا: جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ کے لیے ضروری ہے۔

19- بَابُ سُؤَالِ الحَاكِمِ المُدَّعِيَ: هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ؟ قَبْلَ اليَمِينِ

حاکم کا قسم سے پہلے مدعی سے پوچھنا کہ تمہارے پاس گواہ ہیں؟

2664- انظر الحدیث: 4097، صحیح مسلم: 4814، سنن ابن ماجہ: 2543

2665- راجع الحدیث: 895،858

2667 و 2666 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ، قَالَ: فَقَالَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ: فِيَّ وَاللَّهِ كَانَ ذَلِكَ، كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ اليَهُودِ أَرْضٌ، فَجَحَدَنِي، فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَكَ بَيِّنَةٌ ، قَالَ: قُلْتُ: لاَ، قَالَ: فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ: احْلِفْ ،قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذًا يَحْلِفَ وَيَذْهَبَ بِمَالِي، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) إِلَى آخِرِ الآيَةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قسم کھائے اور اُس قسم میں جھوٹا ہوتا کہ اُس کے ذریعے ایک مسلمان کا مال ہڑپ کرے تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ اِس پر حضرت اشعث بن قیس نے کہا کہ خدا کی قسم، یہ تو میرے بارے میں ہے کیونکہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان زمین کے بارے میں تنازمہ تھا۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ آپ نے یہودی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا جائے گا اور میرا مال جاتا رہے گا۔ اُن کا بیان ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ''ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے (پارہ ۳، آل عمران: ۷۷)''۔

20- بَابٌ: اليَمِينُ عَلَى المُدَّعَى عَلَيْهِ فِي الأَمْوَالِ وَالحُدُودِ

اموال اور حدود میں قسم مدعیٰ علیہ پر ہے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، كَلَّمَنِي أَبُو الزِّنَادِ فِي شَهَادَةِ الشَّاهِدِ وَيَمِينِ المُدَّعِي، فَقُلْتُ: قَالَ اللَّهُ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے گواہ ہوں ورنہ اُس کی قسم ہوگی۔ قتیبہ، سفیان، ابنِ شبرمہ کا بیان ہے کہ ابوالزناد نے مجھ سے گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کے بارے میں بات کی تو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا

2666,2667- راجع الحدیث: 2357,2356

تَعَالَى: (وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى) ، قُلْتُ: إِذَا كَانَ يُكْتَفَى بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَيَمِينِ المُدَّعِي، فَمَا تَحْتَاجُ أَنْ تُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى مَا كَانَ يَصْنَعُ بِذِكْرِ هَذِهِ الأُخْرَى

ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور دو گواہ کر لو اپنے مردوں میں سے پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلا دے (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۸۲) میں نے کہا کہ جب گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کفایت کرتی ہے تو اس بات کی کیا حاجت رہ جاتی ہے کہ ایک عورت دوسری کو یاد دلائے؟ اصد دوسری عورت کو یاد دلانے کا کیا بنایا جائے گا؟

2668 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِاليَمِينِ عَلَى المُدَّعَى عَلَيْهِ

ابن ابی مُلیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے لکھا کہ نبی کریم ﷺ نے مدعیٰ علیہ کی قسم پر فیصلہ فرمایا۔

000- باب

جھوٹی قسم کا وبال

2669 و 2670 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ) (آل عمران: 77) إِلَى (عَذَابٌ أَلِيمٌ) (آل عمران: 77) ، ثُمَّ إِنَّ الأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا، فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا قَالَ: فَقَالَ صَدَقَ، لَفِيَّ أُنْزِلَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي شَيْءٍ، فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُ إِذًا يَحْلِفُ وَلَا يُبَالِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو مال کھا جانے کے لیے قسم اُٹھا جائے، وہ اللہ تعالیٰ سے اِس حال میں ملے گا کہ وہ اُس پر ناراض ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے (پارہ ۳، آل عمران: ۷۷) پھر حضرت اشعث بن قیس ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ ابو عبدالرحمٰن تم سے کیا بیان کر رہے تھے؟ پس ہم نے بیان کر دیا جو انہوں نے فرمایا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ

2668- راجع الحديث: 2514,1514

2669,2670- راجع الحديث: 2357,2356

حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا، وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ ثُمَّ اقْتَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ

سچ کہا، یہ آیت ہمارے متعلق نازل ہوئی کہ میرے اور ایک شخص درمیان کسی چیز پر تنازعہ تھا تو ہم اپنے جھگڑے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ پس فرمایا کہ تمہارے دو گواہ ہوں یا وہ قسم کھائے گا۔ میں نے عرض کی کہ اُسے تو قسم کھانے میں کوئی جھجک نہ ہوگی۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھا کر اپنے آپ کو مال کا حقدار بنائے اور وہ اُس قسم میں جھوٹا ہو، تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اُس پر ناراض ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تصدیق فرمائی اور پھر اس آیت کو پڑھا۔

21- بَابُ إِذَا ادَّعَى أَوْ قَذَفَ، فَلَهُ أَنْ يَلْتَمِسَ الْبَيِّنَةَ، وَيَنْطَلِقَ لِطَلَبِ الْبَيِّنَةِ

2671 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَيِّنَةُ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا، يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ؟ فَجَعَلَ يَقُولُ: الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَذَكَرَ حَدِيثَ اللِّعَانِ

جب کوئی دعویٰ کرے یا تہمت لگائے تو گواہ تلاش کرنا اور گواہوں کے لیے بھاگ دوڑ کرنا اُس پر ہے

عکرمہ نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ہلال بن اُمیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنی بیوی پر شریک بن سحما کے ساتھ تہمت لگائی۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ پیش کرو یا تمہاری پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی۔ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے تو کیا وہ گواہ تلاش کرنے کے لیے جائے؟ آپ متواتر یہی فرماتے رہے کہ گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد قائم کی جائے گی۔ پھر لعان کی حدیث بیان فرمائی۔

22- بَابُ الْيَمِينِ بَعْدَ الْعَصْرِ

2672 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

عصر کے بعد قسم کھانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

2671- انظر الحدیث: 5307,4747 سنن ابو داؤد: 2254 سنن ترمذی: 3179 سنن ابن ماجہ: 2076

2672- انظر الحدیث: 2358 صحیح مسلم: 294 سنن ابو داؤد: 3475 سنن نسائی: 4474

جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الحَمِيدِ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ، وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلاَ يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِطَرِيقٍ، يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا لاَ يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا، فَإِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ وَإِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ، وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ العَصْرِ، فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا كَذَا وَكَذَا فَأَخَذَهَا "

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ نہ اللہ تعالیٰ اُن سے کلام فرمائے، نہ اُن کی طرف دیکھے اور نہ اُنہیں پاک فرمائے گا اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں اضافی پانی ہو اور وہ اُس کی مسافروں کے لیے ممانعت کردے۔ دوسرا وہ شخص جو کسی کے ہاتھ پر بعیت کرتا ہے تو صرف دنیا کے لیے۔ اگر وہ اُسے دیتا ہے تو یہ وعدے پر قائم رہتا ہے ورنہ اُسے پورا نہیں کرتا۔ تیسرا وہ شخص جو عصر کے بعد اپنی کسی چیز کا سودا کرے اور اللہ کی قسم کھائے کہ اُسے اتنی قیمت میں مل رہی ہے تاکہ وہ اُس خریدے۔

23- بَابُ يَحْلِفُ المُدَّعَى عَلَيْهِ حَيْثُمَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ اليَمِينُ، وَلاَ يُصْرَفُ مِنْ مَوْضِعٍ إِلَى غَيْرِهِ

مدعیٰ علیہ جہاں قسم دے وہیں قسم لے جائے اور اُسے دوسری نہیں لے جانا چاہیے

قَضَى مَرْوَانُ بِاليَمِينِ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَى المِنْبَرِ، فَقَالَ: أَحْلِفُ لَهُ مَكَانِي فَجَعَلَ زَيْدٌ يَحْلِفُ وَأَبَى أَنْ يَحْلِفَ عَلَى المِنْبَرِ، فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَعْجَبُ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ فَلَمْ يَخُصَّ مَكَانًا دُونَ مَكَانٍ"

مروان نے حضرت زید بن ثابت کو منبر پر قسم کھانے کا حکم دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں تو اِس کی اپنے مکان پر قسم کھاؤں گا۔ چنانچہ حضرت زید وہیں قسم کھانے لگے اور منبر پر جانے سے انکار کردیا۔ پس مروان اس بات پر تعجب کرنے لگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دو گواہ ہوں یا وہ قسم کھائے گا۔ اس میں کسی جگہ کو خاص نہیں فرمایا ہے۔

2673- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ

ابو وائل نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو ایسی قسم کھائے کہ اُس کے ذریعے کسی کا مال ہضم کرے تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اِس پر ناراض ہوگا۔

2673- راجع الحدیث: 2357,1515

24-بَابُ إِذَا تَسَارَعَ قَوْمٌ فِي اليَمِينِ

2674-حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَى قَوْمٍ اليَمِينَ، فَأَسْرَعُوا فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي اليَمِينِ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ

جب قسم کھانے میں لوگ ایک دوسرے پر سبقت کریں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ لوگوں سے قسم کھانے کے لیے کہا تو وہ ایک دوسرے پر جلدی کرنے لگے لہٰذا آپ نے قرعہ اندازی کا حکم فرمایا کہ کون اُن میں سے قسم کھائے گا۔

25-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77)

2675 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا العَوَّامُ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ السَّكْسَكِيُّ، سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: أَقَامَ رَجُلٌ سِلْعَتَهُ، فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِهَا، فَنَزَلَتْ: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى: النَّاجِشُ آكِلُ رِبًا خَائِنٌ

جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں

ابو اسمٰعیل سکسکی کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ایک شخص نے بازو میں اپنا سامان لگایا اور اُس نے اللہ کی قسم کھائی کہ اُس نے اتنے کی لی ہے حالانکہ اُتنے کی لی نہ تھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''بیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔'' حضرت ابنِ ابی اوفی نے فرمایا کہ دلالی کھانے والا سود خور اور خائن ہے۔

2676و2677 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ حَلَفَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے جھوٹی قسم کھائی تا کہ کسی شخص کا مال ہضم کر جائے یا یہ فرمایا کہ اپنے بھائی کا، تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا

2674- سنن ابو داؤد: 3617

2675- راجع الحدیث: 2088

2676,2677- راجع الحدیث: 2357,2356

عَلَى يَمِينٍ كَاذِبًا لِيَقْتَطِعَ مَالَ رَجُلٍ - أَوْ قَالَ: أَخِيهِ - لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ" وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي القُرْآنِ: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77)- الآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ: - (عَذَابٌ أَلِيمٌ) (آل عمران: 77)، فَلَقِيَنِي الأَشْعَثُ، فَقَالَ: مَا حَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ اليَوْمَ؟ قُلْتُ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فِيَّ أُنْزِلَتْ

کہ وہ اُس پر ناراض ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس کی تصدیق نازل فرمائی: ''بیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں'' (۷۷) پھر حضرت اشعث سے میری ملاقات ہوئی تو فرمایا کہ آج عبداللہ تم سے کیا بیان کررہے تھے؟ میں نے عرض کردیا کہ یہ کچھ۔ فرمایا کہ یہ تو میرے متعلق نازل ہوئی ہے۔

26- بَابٌ: كَيْفَ يُسْتَحْلَفُ

قسم کس طرح لی جائے

قَالَ تَعَالَى: (يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ) (التوبة: 62)، وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: (ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا)، (وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ) (التوبة: 56) وَ (يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ) (التوبة: 62)، (فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا) (المائدة: 107) يُقَالُ بِاللَّهِ وَتَاللَّهِ وَوَاللَّهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَرَجُلٌ حَلَفَ بِاللَّهِ كَاذِبًا بَعْدَ العَصْرِ وَلاَ يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللَّهِ"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں۔'' نیز ارشاد ہے: ''پھر اے محبوب! تمہارے حضور ﷺ حاضر ہوں، اللہ کی قسم کھاتے ہوئے کہ ہمارا مقصود تو بھلائی اور میل محبت ہی تھا۔'' کہا جاتا ہے بِاللهِ وَتَاللهِ وَوَاللهِ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے۔ اور خدا کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے۔

2678- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُهُ عَنِ الإِسْلاَمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي اليَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لاَ، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت طلحہ بن عُبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص پیچھے سے آکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ اسلام کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ نمازیں روزانہ رات دن میں۔ عرض کی کہ کیا اِس کے علاوہ بھی مجھ پر نماز فرض ہے؟ فرمایا نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے پڑھو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان کے روزے عرض گزار ہوا کہ کیا اِن کے علاوہ

2678- راجع الحديث:46

وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ ، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لاَ، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لاَ، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ . فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لاَ أَزِيدُ عَلَى هَذَا، وَلاَ أَنْقُصُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ

بھی مجھ پر روزے ہیں؟ فرمایا نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے رکھو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ عرض کی کہ کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر زکوٰۃ ہے؟ فرمایا نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے دو۔ پھر وہ آدمی پیٹھ پھیر کر جانے لگا اور کہہ رہا تھا کہ خدا کی قسم، نہ میں اِس میں زیادتی کروں گا اور نہ ان میں سے کم کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ سچا ہے تو نجات پا گیا۔

2679- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، قَالَ: ذَكَرَ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ حَالِفًا، فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ

حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے قسم کھانی ہو تو اللہ کی قسم کھائے یا چاہیے کہ خاموش رہے۔

27- بَابُ مَنْ أَقَامَ البَيِّنَةَ بَعْدَ اليَمِينِ

جو قسم کے بعد گواہ پیش کرے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَقَالَ طَاوُسٌ، وَإِبْرَاهِيمُ، وَشُرَيْحٌ: البَيِّنَةُ العَادِلَةُ أَحَقُّ مِنَ اليَمِينِ الفَاجِرَةِ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ تم میں ایک دوسرے کی نسبت دلیل کو اچھے طریقے سے پیش کرتا ہو۔ طاؤس، ابراہیم نخعی، شُریح کا قول ہے کہ سچی گواہی قبول کئے جانے کی جھوٹی قسم سے زیادہ حقدار ہے۔

2680 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا، بِقَوْلِهِ: فَإِنَّمَا أَقْطَعُ

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میرے پاس جمع ہوتے ہو تو شاید تم میں سے ایک دلیل پیش کرنے کے معاملے میں دوسرے سے زیادہ مستعد ہو، لہٰذا اُس کی بات پر اگر میں کسی کے حق میں اُس کے بھائی کی چیز کا فیصلہ کردوں تو اُسے نہ لے کیونکہ میں آگ کا ٹکڑا دے

2679- انظر الحديث: 6648,6646,6108,3836

2680- راجع الحديث: 2458

لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذْهَا"

رہا ہوں گا۔

28- بَابُ مَنْ أَمَرَ بِإِنْجَازِ الوَعْدِ

جو وعدہ پورا کرنے کا حکم دے

وَفَعَلَهُ الحَسَنُ وَذَكَرَ إِسْمَاعِيلَ: (إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الوَعْدِ) (مریم: 54) وَقَضَى ابْنُ الأَشْوَعِ بِالوَعْدِ وَذَكَرَ ذَلِكَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَقَالَ المِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَهُ، قَالَ: وَعَدَنِي فَوَفَى لِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَرَأَيْتُ إِسْحَاقَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يَحْتَجُّ بِحَدِيثِ ابْنِ أَشْوَعَ

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل کا ذکر فرمایا کہ وہ وعدے کے سچے تھے اور ابن الاشوع نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا اور حضرت مسور بن مخزمہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سُنا کہ اپنے ایک داماد کا ذکر فرمایا کہ اُس نے مجھ سے جو وعدہ کیا اُسے پورا کیا۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ میں نے اسحاق بن ابراہیم کو دیکھا کہ ابن اشوع کی حدیث سے دلیل پکڑتے تھے۔

2681- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ، أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ: سَأَلْتُكَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ؟ فَزَعَمْتَ: أَنَّهُ أَمَرَكُمْ بِالصَّلاَةِ، وَالصِّدْقِ، وَالعَفَافِ، وَالوَفَاءِ بِالعَهْدِ، وَأَدَاءِ الأَمَانَةِ، قَالَ: وَهَذِهِ صِفَةُ نَبِيٍّ

عبید اللہ بن عبد اللہ کو حضرت عبد ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا اور فرمایا کہ مجھے حضرت ابوسفیان نے بتایا کہ ہرقل نے اُن سے کہا کہ میں تم سے پوچھتا ہوں کہ وہ (نبی) تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ تم نے بتایا کہ وہ تمہیں نماز، سچ بولنے، پاک دامن رہنے، وعدہ پورا کرنے اور امانت ادا کرنے کا حکم فرماتا ہے۔ اُس نے کہا کہ نبی کی صفت یہی ہوتی ہے۔

2682- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " آيَةُ المُنَافِقِ ثَلاَثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ"

نافع بن مالک بن ابوعامر نے اپنے والدِ ماجد سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین علامات ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب امانت اُس کے حوالے کی جائے تو خیانت کرے اور جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔

2683- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ

2681- راجع الحديث: 51،7

2682- راجع الحديث: 33

2683- راجع الحديث: 2296

هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ العَلاَءِ بْنِ الحَضْرَمِيِّ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ، فَلْيَأْتِنَا، قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ: وَعَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطِيَنِي هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا، فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، قَالَ جَابِرٌ: فَعَدَّ فِي يَدِي خَمْسَ مِائَةٍ، ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ، ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے وصال فرمایا تو حضرت ابوبکر کے پاس حضرت علاء بن الحضرمی کے پاس سے مال آیا۔ پس حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ جس کا نبی کریم ﷺ پر قرض ہو یا جس سے حضور ﷺ نے کوئی وعدہ فرمایا ہو تو وہ ہمارے پاس آجائے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ تمہیں اتنا مال دوں گا چنانچہ انہوں نے تین دفعہ اپنے ہاتھ پھیلائے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ انہوں نے میرے ہاتھوں میں پانچ سو اشرفیاں دیں، پھر پانچ سو، پھر پانچ سو۔

2684 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ، عَنْ سَالِمٍ الأَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَأَلَنِي يَهُودِيٌّ مِنْ أَهْلِ الحِيرَةِ أَيَّ الأَجَلَيْنِ قَضَى مُوسَى، قُلْتُ: لاَ أَدْرِي، حَتَّى أَقْدَمَ عَلَى حَبْرِ العَرَبِ فَأَسْأَلَهُ، فَقَدِمْتُ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: قَضَى أَكْثَرَهُمَا، وَأَطْيَبَهُمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ فَعَلَ

سعید بن جُبیر کا بیان ہے کہ مجھ سے حیرہ کے ایک یہودی نے پوچھا کہ حضرت موسیٰ نے کون سی مدت پوری کی تھی؟ مجھے تو علم نہیں حتیٰ کہ علامہ عرب کی خدمت میں پہنچ کر اُن سے پوچھ نہ لوں۔ میں نے جا کر حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ انہوں نے طویل اور پاکیزہ مدت پوری کی تھی کیونکہ اللہ کے رسول جو فرماتے ہیں وہی کرتے ہیں۔

29- بَابُ لاَ يُسْأَلُ أَهْلُ الشِّرْكِ عَنِ الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا

مشرکین سے گواہی وغیرہ کے بارے میں نہ پوچھا جائے

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ المِلَلِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ العَدَاوَةَ وَالبَغْضَاءَ) (المائدة: 14) وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لاَ تُصَدِّقُوا أَهْلَ الكِتَابِ وَلاَ تُكَذِّبُوهُمْ، وَقُولُوا: (آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ) (البقرة: 136) الآيَةَ"

شعبی کا قول ہے کہ ایک مذہب والوں کی گواہی دوسرے مذہب والوں کے متعلق جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: تو ہم نے اُن کے آپس میں قیامت کے دن تک بیر اور بغض ڈال دیا (پارہ ۶، المائدہ: ۱۴) حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ

تکذیب بلکہ یوں کہو ترجمہ کنز الایمان: کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا (پارہ ۱، البقرۃ: ۱۳۶)۔

2685 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " يَا مَعْشَرَ المُسْلِمِينَ، كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الكِتَابِ، وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ الأَخْبَارِ بِاللَّهِ، تَقْرَءُونَهُ لَمْ يُشَبْ، وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللَّهُ أَنَّ أَهْلَ الكِتَابِ بَدَّلُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ وَغَيَّرُوا بِأَيْدِيهِمُ الكِتَابَ، فَقَالُوا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا، أَفَلاَ يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ العِلْمِ عَنْ مُسَاءَلَتِهِمْ، وَلاَ وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا قَطُّ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ "

عُبید اللہ بن عبد اللہ بن عُتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اے مسلمانو! تم اہلِ کتاب سے کس طرح پوچھتے ہو جبکہ تمہاری کتاب وہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی خبروں میں سب سے نئی ہے جس کو تم پڑھتے ہو اور ملاوٹ سے پاک ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بتادیا کہ اہلِ کتاب نے اللہ کے لکھے میں تبدیلی کردی اور کتاب کو اپنے ہاتھوں سے بدل دیا اور کہا کہ یہی اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اُن کے ذریعے ذلیل پونجی خریدیں۔ کیا جو علم تمہارے پاس آیا ہے اُس میں تمہیں اُن سے پوچھنے سے منع نہیں فرمایا گیا؟ خدا کی قسم، ہم نے تو ہرگز اُن میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ جو تم پر نازل ہوا اُس کے بارے میں پوچھتا ہو۔

30- بَابُ القُرْعَةِ فِي المُشْكِلاَتِ

دشواری میں قرعہ ڈالنا

وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (إِذْ يُلْقُونَ أَقْلاَمَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ) (آل عمران: 44) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " اقْتَرَعُوا فَجَرَتِ الأَقْلاَمُ مَعَ الجِرْيَةِ، وَعَالَ قَلَمُ زَكَرِيَّاءَ الجِرْيَةَ، فَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ وَقَوْلِهِ: (فَسَاهَمَ) (الصافات: 141): أَقْرَعَ، (فَكَانَ مِنَ المُدْحَضِينَ) (الصافات: 141): مِنَ المَسْهُومِينَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: " عَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ اليَمِينَ

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہیں (پارہ ۳، آل عمران: ۷۷) حضرت ابنِ عباس کا بیان ہے کہ سب کے قلم بہاؤ میں بہہ گئے اور حضرت زکریا کا قلم بہاؤ میں رُکا رہا۔ پس حضرت زکریا نے اُن کی پرورش فرمائی۔ ترجمہ کنز الایمان: تو قرعہ ڈالا تو ڈھکیلے ہوؤں میں ہوا (پارہ ۲۳، الصافات: ۱۴۱)۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں سے قسم

2685- انظر الحدیث: 7523,7522,7363

فَأَسْرَعُوا، فَأَمَرَ أَنْ يُسْهِمَ بَيْنَهُمْ: أَيُّهُمْ يَحْلِفُ"

کے لیے فرمایا تو اُن میں سے ہر ایک سبقت کرنے لگا۔ پس آپ نے فرمایا کہ ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے کہ قسم کون کھائے گا۔

2686 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلُ المُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللَّهِ، وَالوَاقِعِ فِيهَا، مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً، فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلاَهَا، فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّونَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلاَهَا، فَتَأَذَّوْا بِهِ، فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ، فَأَتَوْهُ فَقَالُوا: مَا لَكَ، قَالَ: تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلاَ بُدَّ لِي مِنَ المَاءِ، فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ، وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی حدود کے بارے میں نرمی برتنے والے اور اُن میں مبتلا ہونے والے کی مثال اُن لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے کشتی کے بارے میں قرعہ ڈالا تو بعض کے حصے میں نیچے والا حصہ آیا اور بعض کے حصے میں اُوپر والا۔ پس نیچے والوں کو پانی کے لیے اُوپر والوں کے پاس جانا ہوتا تھا، تو انہوں نے اِسے مشقت شمار کرتے ہوئے ایک بسولہ لیا اور کشتی کے نچلے حصے میں ایک آدمی سوراخ کرنے لگا۔ تو وہ اُس کے پاس آئے اور کہا کہ تجھے کیا ہوگیا ہے؟ کہا کہ تمہیں میرے سبب سے تکلیف ہوتی تھی اور پانی کے بغیر گزارہ نہیں۔ پس اگر اُنہوں نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا تو اُسے بچا لیا اور خود بھی بچ جائیں گے اور اگر اُسے چھوڑے رکھا تو اُسے ہلاک کریں گے اور اپنی جانوں کو بھی ہلاک کریں گے۔

2687 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ الأَنْصَارِيُّ، أَنَّ أُمَّ العَلاَءِ - امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ - قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَهُ سَهْمُهُ فِي السُّكْنَى، حِينَ أَقْرَعَتِ الأَنْصَارُ سُكْنَى المُهَاجِرِينَ، قَالَتْ أُمُّ العَلاَءِ: فَسَكَنَ عِنْدَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ، فَاشْتَكَى، فَمَرَّضْنَاهُ حَتَّى إِذَا تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي ثِيَابِهِ، دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

زُہری نے زید بن خارجہ انصاری سے مروی کی ہے کہ حضرت اُمّ العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُنہیں بتایا جو اُن کی رشتہ کی عورتوں سے تھیں اور جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی کہ جب انصار نے مہاجرین کی رہائش کے بارے میں قرعہ ڈالا گیا کی تو حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصے میں آئے۔ چنانچہ حضرت ام العلاء فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون ہمارے پاس رہنے لگے اور وہ بیمار ہوگئے تو ہم اُن کی تیمارداری کرتے رہے حتیٰ کہ جب اُن کی وفات

2686- راجع الحديث:2493

وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ، فَقُلْتُ: لاَ أَدْرِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا عُثْمَانُ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللَّهِ اليَقِينُ، وَإِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الخَيْرَ، وَاللَّهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يُفْعَلُ بِهِ، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ لاَ أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا، وَأَحْزَنَنِي ذَلِكَ، قَالَتْ: فَنِمْتُ، فَأُرِيتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِي، فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ذَاكِ عَمَلُهُ

ہوگئی تو ہم نے اُن کے کپڑوں کا انہیں کفن دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے میں نے کہا کہ اے ابو سائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تمہیں کیسے علم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اِن پر کرم فرمایا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ! میں تو نہیں جانتی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم، عثمان کی تو وفات ہوگئی اور میں اُن کے لیے بھلائی کی اُمید رکھتا ہوں لیکن میں بھی خود سے نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ اُن کے ساتھ کیا ہوگا؟ انہوں نے عرض کی کہ خدا کی قسم، اس کے بعد میں کبھی کسی کی پاکیزگی بیان نہیں کروں گی اور اس حادثہ سے مجھ رنج پہنچا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں سوگئی تو میں نے حضرت عثمان کے لیے ایک چشمہ دیکھا جو جاری ہے۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ کو بتایا تو فرمایا کہ یہ اُن کا عمل ہے۔

2688 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَبْتَغِي بِذَلِكَ رِضَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عُروہ بن زُبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا قصد فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالا کرتے۔ پس جس کا اُن میں سے نام نکل آتا اُس کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے اور آپ نے اپنی ہر زوجہ کے لیے ایک رات دن کی باری تقسیم فرمائی ہوئی تھی ماسوائے حضرت سودہ بنت زمعہ کے کہ انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے رکھی تھی اور اس سے اُن کا مقصود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی حاصل کرنا تھا۔

2688- راجع الحديث:2593

2689 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لاَسْتَهَمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لاَسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي العَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو علم ہوتا کہ اذان اور پہلی صف کا ثواب کیا ہے تو قرعہ اندازی کے بغیر اور کوئی طریقہ نہ پاتے اور قرعہ اندازی کرنا پڑتی اگر انہیں علم ہوتا کہ نماز کے لیے پہلے آنے میں کتنا ثواب ہے تو ایک دوسرے پر جلدی کرتے اور اگر جانتے کہ عشاء اور فجر کی جماعت میں کتنا ثواب ہے تو اُن میں ضرور شامل ہوتے خواہ گھٹنوں کے بل جانا پڑتا۔

☆☆☆☆☆

2689- راجع الحدیث:915,615

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

53- كِتَابُ الصُّلْحِ

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي الإِصْلاَحِ بَيْنَ النَّاسِ "إِذَا تَفَاسَدُوا"

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (لاَ خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ، أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلاَحٍ بَيْنَ النَّاسِ، وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا)، وَخُرُوجِ الإِمَامِ إِلَى المَوَاضِعِ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ بِأَصْحَابِهِ"

2690- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ أُنَاسًا مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ، وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِلاَلٌ، فَأَذَّنَ بِلاَلٌ بِالصَّلاَةِ، وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِسَ وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلاَةُ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتَ، فَأَقَامَ الصَّلاَةَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الأَوَّلِ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ حَتَّى أَكْثَرُوا، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لاَ يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِي الصَّلاَةِ،

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

صُلح کا بیان

لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے بارے میں

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اُن کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا اور جو اللہ کی رضا چاہنے کو ایسا کرے اسے عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے (پارہ ۵، البقرۃ: ۱۱۴) اور امام کا اپنے ساتھیوں سمیت صلح کروانے کے لیے لڑائی کی جگہوں پر جانا۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ بنی عمرو بن عوف کے لوگوں کا آپس میں تنازعہ ہو گیا تو نبی کریم ﷺ اپنے چند صحابہ کو لے کر اُن کی طرف تشریف لے گئے چنانچہ نماز کا وقت ہو گیا اور نبی کریم ﷺ ابھی پہنچے نہیں تھے اور حضرت بلال آ گئے تھے تو حضرت بلال نے نماز کے لیے اذان کہی چونکہ نبی کریم ﷺ تشریف فرما نہیں ہوئے تھے تو انہوں نے حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ نبی کریم ﷺ کو کسی چیز نے روک لیا اور نماز کا وقت ہو گیا ہے تو کیا آپ لوگوں کی امامت فرمائیں گے؟ فرمایا کہ ہاں اگر تم چاہتے ہو۔ پس نماز کھڑی ہوئی اور حضرت ابوبکر آگے ہو گئے۔ پھر نبی کریم ﷺ آ گئے اور آپ صفوں میں سے گزرتے ہوئے پہلی صف میں آ کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تالیاں بجائیں، حتیٰ کہ جب زیادہ بجانے لگے مگر

2690- انظر الحديث: 684

فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ كَمَا هُوَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ رَجَعَ القَهْقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلاَتِكُمْ أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيحِ، إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ، مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلاَتِهِ، فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَإِنَّهُ لاَ يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا التَفَتَ، يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ لَمْ تُصَلِّ بِالنَّاسِ". فَقَالَ: مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوبکر نماز میں اِدھر اُدھر دیکھا نہیں کرتے تھے لیکن انہوں نے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے پیچھے تھے چنانچہ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اُنہیں اُسی طرح نماز پڑھاتے رہنے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابوبکر نے اپنا ہاتھ اُٹھایا، اللہ کا شکر ادا کیا اور پھر الٹے پاؤں پیچھے آ گئے، حتیٰ کہ صف میں آملے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگے بڑھ کر لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپ فارغ ہو گئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! جب نماز میں کوئی بات آ جائے تو تم تالیاں بجانے لگتے ہو حالانکہ تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے جو نماز میں کوئی بات دیکھے تو چاہیے کہ سُبحان اللہ کہے کیونکہ جو اُسے سُنے گا وہ متوجہ ہو جائے گا۔ اے ابوبکر! تمہیں لوگوں کو نماز پڑھانے سے کس چیز نے روکا جبکہ میں نے اشارہ کر دیا تھا؟ عرض کی کہ ابن ابی قحافہ کی یہ مجال نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے ہو کر نماز پڑھائے۔

2691- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ حِمَارًا، فَانْطَلَقَ المُسْلِمُونَ يَمْشُونَ مَعَهُ وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ، فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِلَيْكَ عَنِّي، وَاللّٰهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ مِنْهُمْ: وَاللّٰهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ، فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ، فَشَتَمَهُ، فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ، فَكَانَ بَيْنَهُمَا ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَالأَيْدِي وَالنِّعَالِ،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا کہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ عبداللہ بن اُبی کے پاس تشریف لے جاتے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہو کر اُس کی جانب روانہ ہو گئے اور کتنے ہی مسلمان بھی آپ کے ساتھ چل دیئے اور وہ زمین شور تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے نزدیک پہنچے تو اُس نے کہا کہ دُور رہیئے۔ خدا کی قسم آپ کے گدھے کی بدبو نے مجھے ازیت پہنچائی ہے۔ ایک انصاری نے جواب دیا کہ خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گدھے کی بُو تم سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ عبداللہ کی قوم کا ایک شخص اس پر مشتعل اٹھا اور دونوں کی آپس میں بدکلامی ہونے لگی۔ پھر دونوں کے ساتھی اُن

2691- صحیح مسلم: 4637

فَبَلَغَنَا أَنَّهَا أُنْزِلَتْ: (وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا) (الحجرات: 9)

کی حمایت میں اشتعال میں آ گئے اور وہ ڈنڈوں، ہاتھوں اور جوتوں سے ایک دوسرے کو مارنے لگے۔ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ (پارہ ۲۶، الحجرات: ۹)۔

2- بَابٌ: لَيْسَ الْكَاذِبُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ

لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا جھوٹا نہیں ہے

2692 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، فَيَنْمِي خَيْرًا، أَوْ يَقُولُ خَيْرًا

حُمید بن عبدالرحمٰن کو اُن کی والدۂ ماجدہ حضرت اُمِّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ لوگوں میں صُلح کروانے والا جھوٹا نہیں ہے۔ اُس کی نیت اچھی ہے، یا وہ اچھی بات کہتا ہے۔

3- بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ لِأَصْحَابِهِ: اذْهَبُوا بِنَا نُصْلِحُ

امام کا اپنے ساتھیوں سے کہنا کہ ہمارے ساتھ چلو تاکہ صلح کرائیں

2693 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأُوَيْسِيُّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَهْلَ قُبَاءٍ اقْتَتَلُوا حَتَّى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ، فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ، فَقَالَ: اذْهَبُوا بِنَا نُصْلِحُ بَيْنَهُمْ

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ اہلِ قبا آپس میں جھگڑنے لگے، حتیٰ کہ ایک دوسرے پر پتھر برسانے لگے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی تو فرمایا کہ ہمارے ساتھ چلو تاکہ اُن میں صُلح کروائیں۔

4- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (أَنْ يَصَّالَحَا

ارشادِ ربانی ہے کہ اگر وہ

2692- صحیح مسلم: 6578,6577,6576، سنن ابو داؤد: 4920، سنن ترمذی: 1938

2693- راجع الحدیث: 684

بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ

2694 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: (وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا) (النساء : 128)، قَالَتْ: هُوَ الرَّجُلُ يَرَى مِنَ امْرَأَتِهِ مَا لاَ يُعْجِبُهُ، كِبَرًا أَوْ غَيْرَهُ، فَيُرِيدُ فِرَاقَهَا، فَتَقُولُ: أَمْسِكْنِي وَاقْسِمْ لِي مَا شِئْتَ، قَالَتْ: فَلاَ بَأْسَ إِذَا تَرَاضَيَا

دونوں آپس میں صلح کر لیں اور صلح بہتر ہے

عروہ بن زُبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے (پارہ ۵، النسآء: ۱۲۸) کی تفسیر میں فرمایا کہ اگر وہ شخص اپنی بیوی میں ایسی بات دیکھے جس کو وہ پسند نہ کرے یعنی تکبر وغرور وغیرہ اور اُسے جُدا کرنا چاہے تو عورت اُس سے کہتی ہو اور جو میری چیز آپ چاہیں تقسیم کر دیں حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ اگر دونوں رضامند ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

5-بَابُ إِذَا اصْطَلَحُوا عَلَى صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُودٌ

2695 و2696 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالاَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَقَالُوا لِي: عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ، فَفَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ العِلْمِ، فَقَالُوا: إِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ عَامٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا

اگر لوگ ظلم کی صلح پر متفق ہو جائیں تو ایسی صلح مردود ہے

عُبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے اُس کے مخالف نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ سچ کہا، ہمارے مابین اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ فرمائیے۔ پھر دوسرے اعرابی نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا تو اُس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ مجھ سے لوگوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے اپنے بیٹے کا فدیہ ایک سو بکریاں اور لونڈی کی صورت میں ادا کر دیا۔ پھر میں نے اہلِ علم سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو

2694- انظر الحدیث:2450

2695,2696- راجع الحدیث:3315,3314

الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ لِرَجُلٍ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا، فَارْجُمْهَا ، فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا

سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کی جلاوطنی ہوگی۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تمہیں واپس دی جائیں گی اور تمہارے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اے اُنیس! تم کل اِس آدمی کی بیوی کے پاس جانا اور اُسے سنگسار کر دینا۔ چنانچہ دوسرے دن حضرت اُنیس اُس کے پاس گئے اور اُسے سنگسار کر دیا۔

2697 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ، فَهُوَ رَدٌّ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ہمارے اِس دین میں کوئی ایسی جدید بات پیدا کرے جو اس میں نہ ہو تو وہ رد ہے۔ اِسے عبداللہ بن جعفر مخزمی اور عبدالواحد ابنِ عون نے سعد بن ابراہیم سے مروی کیا ہے۔

6- بَابٌ: كَيْفَ يُكْتَبُ هَذَا: مَا صَالَحَ فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ، وَفُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ، وَإِنْ لَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى قَبِيلَتِهِ أَوْ نَسَبِهِ

کس طرح لکھا جائے کہ یہ صلح نامہ ہے فلاں اور فلاں کے درمیان اگرچہ اُن کے قبیلے اور نسب کی طرف منسوب نہ کیا جائے

2698 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ، كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بَيْنَهُمْ كِتَابًا،

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ والوں سے صلح کی تو حضرت علی نے اُن کے درمیان صلح نامہ لکھا۔ چنانچہ لکھا کہ محمد رسول اللہ ﷺ تو مشرکوں نے کہا کہ محمد رسول اللہ ﷺ نہ لکھو اگر

2697- صحیح مسلم: 4468,4467 سنن ابو داؤد: 4606 سنن ابن ماجہ: 14

2698- راجع الحدیث: 1781 صحیح مسلم: 4606,4605 سنن ابو داؤد: 1832

فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: لاَ تَكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، لَوْ كُنْتَ رَسُولًا لَمْ نُقَاتِلْكَ، فَقَالَ لِعَلِيٍّ: امْحُهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا اَنَا بِالَّذِي اَمْحَاهُ، فَمَحَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، وَصَالَحَهُمْ عَلَى اَنْ يَدْخُلَ هُوَ وَاَصْحَابُهُ ثَلاَثَةَ اَيَّامٍ، وَلاَ يَدْخُلُوهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلاَحِ، فَسَاَلُوهُ مَا جُلُبَّانُ السِّلاَحِ؟ فَقَالَ: الْقِرَابُ بِمَا فِيهِ

آپ رسول ہوتے تو ہم آپ سے کیوں لڑتے؟ آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ اِسے مٹادو۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے کہ میں تو اسے کس طرح مٹا سکتا ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے اِسے مٹا دیا اور اُن سے اِس بات پر صلح کرلی کہ وہ اور اُن کے صحابہ تین روز کے لیے (مکّہ مکرمہ میں) داخل ہوسکتے ہیں اور اُس میں داخل نہیں ہوں گے مگر ہتھیار چھپا کر۔ پس اُن سے پوچھا گیا کہ جُلُبَّانُ السِّلَاحِ کا مطلب کیا ہے فرمایا کہ چمڑے کا تھیلا اور جو اُس میں ہو۔

2699 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، فَاَبَى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى اَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلاَثَةَ اَيَّامٍ، فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ، كَتَبُوا هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، فَقَالُوا: لاَ نُقِرُّ بِهَا، فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ، لَكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَنَا رَسُولُ اللّٰهِ، وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ: امْحُ رَسُولُ اللّٰهِ، قَالَ: لاَ وَاللّٰهِ لاَ اَمْحُوكَ اَبَدًا، فَاَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ، فَكَتَبَ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، لاَ يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلاَحٌ اِلَّا فِي الْقِرَابِ، وَاَنْ لاَ يَخْرُجَ مِنْ اَهْلِهَا بِاَحَدٍ، اِنْ اَرَادَ اَنْ يَتَّبِعَهُ، وَاَنْ لاَ يَمْنَعَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهِ اَرَادَ اَنْ يُقِيمَ بِهَا، فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الاَجَلُ، اَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا: قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ

ابواسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذوالقعدہ میں عمرے کا قصد فرمایا تو آپ کے مکّہ مکرمہ میں داخلے سے اہلِ مکہ رکاوٹ بنے حتیٰ کہ اُن کے ساتھ فیصلہ ہوا کہ اُس میں صرف تین روز ٹھہریں۔ جب معاہدہ لکھا جارہا تھا تو لکھا کہ یہ وہ ہے جس کا اللہ کے رسول محمد نے فیصلہ کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم اسے نہیں مانتے کرتے کیونکہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول سمجھتے تو روکتے کیوں؟ بلکہ آپ تو محمد بن عبداللہ ہیں۔ فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں اور میں محمد بن عبداللہ ہوں۔ پھر آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مٹادو۔ عرض کی کہ کس طرح؟ خدا کی قسم میں تو آپ کو کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاہدے کو لے لیا اور لکھ دیا کہ یہ وہ ہے جو محمد بن عبداللہ نے فیصلہ کیا کہ مکّہ مکرمہ میں ہتھیار لے کر داخل نہیں ہوں گے مگر تھیلے میں چھپا کر اور اگر یہاں کا کوئی آدمی ان کے ساتھ جانا چاہے تو نہیں جائے گا اور اگر ان

2699- راجع الحديث: 1844

عَنَّا. فَقَدْ مَضَى الأَجَلُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَبِعَتْهُمُ ابْنَةُ حَمْزَةَ: يَا عَمِّ يَا عَمِّ، فَتَنَاوَلَهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَخَذَ بِيَدِهَا، وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ: دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ، حَمَلَتْهَا، فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ، وَزَيْدٌ، وَجَعْفَرٌ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَحَقُّ بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي، وَقَالَ جَعْفَرٌ: ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي، وَقَالَ زَيْدٌ: ابْنَةُ أَخِي، فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا، وَقَالَ: الخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الأُمِّ، وَقَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ، وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي، وَقَالَ لِزَيْدٍ: أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلاَنَا

کے ساتھیوں میں سے کوئی یہاں رہنا چاہے تو اُسے روکا نہیں جائے گا۔ جب وہ اُس میں داخل ہوئے اور معین مدت گزر گئی تو حضرت علی کے پاس آکر کہنے لگے کہ اپنے صاحب سے کہیے کہ ہمارے پاس سے چلے جائیں کیونکہ مدت ختم ہوگئی ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نکل آئے اور حضرت حمزہ کی صاحبزادی اے چچا، اے چچا! کہتی ہوئی پیچھے آرہی تھی۔ تو حضرت علی نے لے کر اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو لے لو۔ تو انہوں نے اُسے سواری پر بٹھا لیا۔ اُس کے متعلق حضرت علی، حضرت زید اور حضرت جعفر میں تنازعہ ہوا۔ حضرت علی نے کہا کہ میں زیادہ مستحق ہوں کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفر نے کہا کہ میری بھتیجی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے۔ حضرت زید نے کہا کہ یہ میری بھتیجی ہے پس نبی کریم ﷺ نے اُس کا خالہ کے حق میں فیصلہ کیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کی جگہ ہے اور حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے اور میں تم سے ہوں اور حضرت جعفر کے لیے فرمایا کہ تم صورت اور سیرت میں سب سے زیادہ میرے ساتھ مماثلت رکھتے ہو اور حضرت زید سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی ہمارے مددگار ہو۔

7- بَابُ الصُّلْحِ مَعَ المُشْرِكِينَ

فِيهِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تَكُونُ هُدْنَةٌ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الأَصْفَرِ وَفِيهِ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ، وَأَسْمَاءُ، وَالمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مشرکین سے صلح

اس بارے میں حضرت ابوسفیان سے مروی ہے۔ حضرت عوف بن مالک نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ پھر تمہارے اور بنی صفر (رومیوں) کے درمیان صلح ہوجائے گی اور اس سلسلے میں حضرت سہل بن حنیف، حضرت اسماء اور حضرت مسور نے حضور ﷺ سے مروی کی۔

2700 - وَقَالَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَلاَثَةِ أَشْيَاءَ: عَلَى أَنَّ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ، وَمَنْ أَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّوهُ، وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمَ بِهَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، وَلاَ يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلاَحِ السَّيْفِ وَالقَوْسِ وَنَحْوِهِ، فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِي قُيُودِهِ، فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ، عَنْ سُفْيَانَ: أَبَا جَنْدَلٍ، وَقَالَ: إِلَّا بِجُلُبِّ السِّلاَحِ"

موسیٰ بن مسعود، سفیان بن سعید، ابواسحاق، حضرت براء بن عازب نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حدیبیہ کے دن مشرکین سے تین باتوں پر صلح کی کہ مشرکین سے جو آئے گا اُسے اُن کی جانب واپس لوٹایا جائے اور مسلمانوں میں سے جو آئے گا اُسے لوٹایا نہیں جائے گا اور مکہ مکرمہ میں آئندہ سال داخل ہوں گے، اُس میں تین دن ٹھہرو کرو گے اور اُس میں کوئی داخل نہیں ہوگا مگر ہتھیاروں کو تھیلے میں ڈال کر، جیسے تلوار، کمان وغیرہ۔ پس حضرت ابو جندل اپنی بیڑیوں میں لڑکھڑاتے ہوئے آ گئے تو انہیں اُن کی جانب واپس لوٹایا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ مؤمل نے سفیان سے ابوجندل کا ذکر نہیں کیا اور اِلَّا بِجُلُبِّ السِّلَاحِ کہا۔

2701 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ البَيْتِ، فَنَحَرَ هَدْيَهُ، وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالحُدَيْبِيَةِ، وَقَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَعْتَمِرَ العَامَ المُقْبِلَ، وَلاَ يَحْمِلَ سِلاَحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سُيُوفًا وَلاَ يُقِيمَ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا، فَاعْتَمَرَ مِنَ العَامِ المُقْبِلِ، فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ، فَلَمَّا أَقَامَ بِهَا ثَلاَثًا أَمَرُوهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عمرہ کے قصد سے نکلے تو کفار قریش اُن کے اور بیت اللہ کے درمیان مانع ہو گئے، تو آپ نے حدیبیہ کے مقام پر قربانی ذبح کی، سرمنڈوالیا اور اُن کے ساتھ فیصلہ کیا کہ اگلے سال عمرہ کیا جائے گا اور تلوار کے سوا کوئی دوسرا ہتھیار لے کر نہیں آئیں گے اور اُس میں قیام نہیں گے مگر جتنے دن کفار چاہیں۔ چنانچہ اگلے سال عمرہ کیا اور معاہدے کے مطابق اُس کے اندر داخل ہوئے۔ جب تین دن گزر گئے تو انہیں نے چلے جانے کے لیے کہا لہٰذا چلے آئے۔

2702 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ، حَدَّثَنَا

بشیر بن یسار نے حضرت سہل بن حثمہ رضی اللہ

-2700 انظر الحدیث: 1781

-2701 انظر الحدیث: 4252

-2702 انظر الحدیث: 7192,6898,6143,3173' صحیح مسلم: 4320,4319,4318' سنن ابوداؤد: 4523,4521,4520' سنن ترمذی: 1422' سنن نسائی: 4733,4725,4724' سنن ابن ماجہ: 2677

يَحْيَى، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ: انْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ، وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ

تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر کی جانب گئے اور اُن کے ساتھ صلح تھی۔

8-بَابُ الصُّلْحِ فِي الدِّيَةِ

دِیت میں صلح کرنا

2703 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُمْ: أَنَّ الرُّبَيِّعَ وَهِيَ ابْنَةُ النَّضْرِ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ، فَطَلَبُوا الأَرْشَ، وَطَلَبُوا العَفْوَ، فَأَبَوْا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهُمْ بِالقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ: أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لاَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، لاَ تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا، فَقَالَ: يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ القِصَاصُ، فَرَضِيَ القَوْمُ وَعَفَوْا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ زَادَ الفَزَارِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، فَرَضِيَ القَوْمُ وَقَبِلُوا الأَرْشَ

حُمید کا بیان ہے کہ حضرت انس نے انہیں بتایا کہ حضرت رُبیع بنت نضر نے ایک لڑکی کے سامنے والے دانت توڑ دیئے تو انہوں نے دِیت کا مطالبہ کیا۔ یہ معافی کے عرض گزار ہوئے تو انہوں نے انکار کردیا پس وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے قصاص کا حکم فرمایا۔ حضرت انس بن نضر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا رُبیع کے دانت توڑے جائیں گے؟ نہیں، قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ فرمایا کہ اے انس! اللہ کی کتاب قصاص کہتی ہے۔ پس وہ لوگ راضی ہو گئے اور معاف کردیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں سے وہ بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھالیں تو اللہ اُسے سچا کر دیتا ہے۔ فزاری، حمید، حضرت انس۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ لوگ دیت لینے پر راضی ہو گئے۔

9-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ

وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: (فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا)

حضور ﷺ نے امام حسن بن علی کے بارے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے دو عظیم گروہوں میں صلح کروادے گا

اور ارشادِ ربانی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: تو ان

2703- انظر الحدیث: 6894,4611,4500,4499,2806

(الحجرات: 9)"

2704 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: سَمِعْتُ الحَسَنَ، يَقُولُ: اسْتَقْبَلَ وَاللَّهِ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكَتَائِبَ أَمْثَالِ الجِبَالِ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ العَاصِ: إِنِّي لَأَرَى كَتَائِبَ لاَ تُوَلِّي حَتَّى تَقْتُلَ أَقْرَانَهَا، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ وَاللَّهِ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ: أَيْ عَمْرُو إِنْ قَتَلَ هَؤُلاَءِ هَؤُلاَءِ، وَهَؤُلاَءِ هَؤُلاَءِ مَنْ لِي بِأُمُورِ النَّاسِ مَنْ لِي بِنِسَائِهِمْ مَنْ لِي بِضَيْعَتِهِمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ: عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ، فَقَالَ: اذْهَبَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ، فَاعْرِضَا عَلَيْهِ، وَقُولاَ لَهُ: وَاطْلُبَا إِلَيْهِ، فَأَتَيَاهُ، فَدَخَلاَ عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا، وَقَالاَ لَهُ: فَطَلَبَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمَا الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: إِنَّا بَنُو عَبْدِ المُطَّلِبِ، قَدْ أَصَبْنَا مِنْ هَذَا المَالِ، وَإِنَّ هَذِهِ الأُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِي دِمَائِهَا، قَالاَ: فَإِنَّهُ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا، وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَيَسْأَلُكَ قَالَ: فَمَنْ لِي بِهَذَا، قَالاَ: نَحْنُ لَكَ بِهِ، فَمَا سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالاَ: نَحْنُ لَكَ بِهِ، فَصَالَحَهُ، فَقَالَ الحَسَنُ: وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى المِنْبَرِ وَالحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ، وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً، وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ المُسْلِمِينَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: إِنَّمَا ثَبَتَ لَنَا سَمَاعُ الحَسَنِ مِنْ أَبِي بَكْرَةَ، بِهَذَا الحَدِيثِ "

میں صلح کراؤ (پارہ ۲۶، الحجرات: ۹)۔

ابوموسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام حسن بصری کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام حسن بن علی پہاڑوں کی طرح فوجیں لے کر حضرت معاویہ کے مقابلے پر آئے تو حضرت عمرو بن العاص نے کہا کہ میں اُن کے ساتھ ایسے لشکر دیکھتا ہوں کہ اُس وقت تک پیٹھ نہیں پھیریں گے جب تک اپنے مدِّ مقابل کا قلع قمع نہ کردیں۔ تو حضرت معاویہ نے اُن سے فرمایا اور خدا کی قسم وہ اُن دونوں میں سے بہتر تھے یعنی حضرت عمرو سے، کہ اگر انہوں نے اُن کو اور انہوں نے ان کو قتل کر دیا تو لوگوں میں سے اِن کی بیویوں اور جائیدادوں کا والی وارث کون بنے گا؟ لہٰذا اُن کی جانب سے قریش کے بنو عبدِ شمس سے دو شخص عبدالرحمٰن بن سمرہ اور عبداللہ بن عامر بن کُریز بھیجے۔ پس اُن سے کہا کہ دونوں امام حسن کے پاس جاؤ اور اُنہیں صلح پر رضامند کرو اور اُن سے بات چیت کر کے اِس طرف مائل کرو۔ دونوں آئے، اِن کے پاس پہنچے اور بات چیت کر کے صُلح کے طلبگار ہوئے۔ حضرت حسن بن علی نے فرمایا کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد ہیں۔ یہ مال ہم نے پایا ہے اور یہ اُمّت اپنے خون میں لتھڑی ہوئی ہے۔ اُن دونوں نے کہا کہ وہ آپ کے سامنے صلح پیش کرتے ہیں اور آپ سے یہی طلب کرتے اور چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ اِس کا ذمہ دار کون ہوگا؟ دونوں نے کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں جب بھی انہوں نے ذمہ داری کے لیے فرمایا تو انہوں نے کہا کہ ہم ذمہ دار ہیں۔ پس انہوں نے اُس سے صُلح کرلی۔ حسن بصری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکرہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور حسن بن علی اُن کے پہلو

میں تھے چنانچہ حضور ﷺ کبھی لوگوں کی جانب توجہ فرماتے اور کبھی انہیں دیکھتے اور فرماتے ہیں کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو بہت بڑی جماعتوں میں صلح کروا دے گا۔ مجھ سے علی بن عبداللہ نے کہا کہ ہمارے لیے امام حسن کا حضرت ابوبکرہ سے سماع اسی حدیث سے ثابت ہوا۔

10- بَابٌ: هَلْ يُشِيرُ الإِمَامُ بِالصُّلْحِ

کیا امام صلح کا اشارہ کرسکتا ہے

2705 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أُمَّهُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ عَالِيَةٍ أَصْوَاتُهُمَا، وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الآخَرَ، وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ، وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لاَ أَفْعَلُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَيْنَ المُتَأَلِّي عَلَى اللَّهِ، لاَ يَفْعَلُ المَعْرُوفَ؟ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَهُ أَيُّ ذَلِكَ أَحَبَّ.

عمرہ بنت عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دروازے پر جھگڑنے کی آواز سنی، آواز بہت اونچی تھی۔ جبکہ ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ کچھ قرض معاف کر دے اور دوسرا کہہ رہا تھا کہ خدا کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا۔ پس رسول اللہ ﷺ اُن کی جانب نکلے اور فرمایا کہ وہ قسم کھانے والا کہاں ہے جو کہہ رہا تھا کہ میں نیکی نہیں کروں گا؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں ہوں اور جو وہ چاہے اُسے دیتا ہوں۔

2706 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الأَعْرَجِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الأَسْلَمِيِّ مَالٌ، فَلَقِيَهُ، فَلَزِمَهُ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ:

عبداللہ بن کعب بن مالک نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ اُن کا کچھ قرض عبداللہ بن ابو حدرد اسلمی پر تھا جب یہ انہیں ملے تو انہوں نے انہیں الزام دیا حتیٰ کہ دونوں کی آوازیں اونچی ہوگئیں۔ پس نبی کریم ﷺ اُن کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اے کعب! پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا گویا نصف کے لیے فرما رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں

2705- صحیح مسلم:3960

2706- راجع الحدیث:457

النِّصْفَ، فَأَخَذَ نِصْفَ مَا لَهُ عَلَيْهِ، وَتَرَكَ نِصْفًا

نے نصف قرض لے لیا اور نصف چھوڑ دیا۔

11- بَابُ فَضْلِ الإِصْلاَحِ بَيْنَ النَّاسِ، وَالعَدْلِ بَيْنَهُمْ

لوگوں کے درمیان صلح کرانے اور انصاف کرنے کی فضیلت

2707 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ سُلاَمَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سورج طلوع ہوتے ہی آدمی کے لیے اپنے ہر جوڑ کا صدقہ دینا ضروری ہو جاتا ہے اور لوگوں کے درمیان انصاف کرنا بھی صدقہ ہے۔

12- بَابُ إِذَا أَشَارَ الإِمَامُ بِالصُّلْحِ فَأَبَى، حَكَمَ عَلَيْهِ بِالحُكْمِ البَيِّنِ

امام صلح کا اشارہ کرے اور وہ انکار کرے تو واضح حکم کے مطابق فیصلہ کر دے

2708 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ الزُّبَيْرَ، كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجٍ مِنَ الحَرَّةِ، كَانَا يَسْقِيَانِ بِهِ كِلاَهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ: اسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ، فَغَضِبَ الأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، آنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اسْقِ، ثُمَّ احْبِسْ حَتَّى يَبْلُغَ الجَدْرَ. فَاسْتَوْعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ حَقَّهُ لِلزُّبَيْرِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذَلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيٍ سَعَةٍ لَهُ وَلِلْأَنْصَارِيِّ، فَلَمَّا أَحْفَظَ

عُروہ بن زُبیر کا بیان ہے کہ حضرت زُبیر فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک انصاری کے ساتھ جھگڑا کیا جو غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے شریک ہوا تھا۔ ایک پتھریلی زمین کی نالی پر جھگڑا تھا جس سے دونوں پانی پلایا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زبیر سے فرمایا کہ اے زُبیر! تم پانی پلالو، پھر اپنے پڑوسی کی جانب بھیج دو۔ پس انصاری نے ناراض ہوکر کہا: یا رسول اللہ! وہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کا رنگ متغیر گیا اور فرمایا کہ پانی پلا لینا اور پھر روک لینا اور پھر روک لینا، حتیٰ کہ منڈیروں تک بھر ہو جائے پس اس مرتبہ اور پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زُبیر کو پورا حق دلوایا اور پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زُبیر کو ایثار کا حکم دیا تھا، جس میں ان کی اور انصاری کی رعایت تھی۔

-2707 انظر الحديث: 2989,2891، صحيح مسلم: 2332

-2708 راجع الحديث: 2362

الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اسْتَوْعَى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ، قَالَ عُرْوَةُ: قَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللّٰهِ مَا أَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ إِلَّا فِي ذَلِكَ: (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ) (النساء: 65) الْآيَةَ

جب انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کر دیا تو آپ نے صریح حکم کے ذریعے حضرت زُبیر کو اُن کا پورا حق دلوایا۔ عُروہ کا بیان ہے کہ حضرت زُبیر نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ آیت اِسی کے متعلق نازل ہوئی ہے: ''تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم، وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں۔'' (النسآء ٦٥)

13- بَابُ الصُّلْحِ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ وَأَصْحَابِ الْمِيرَاثِ وَالْمُجَازَفَةِ فِي ذَلِكَ

قرض خواہوں اور میراث والوں میں صلح کرانا اور اندازے سے دینا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا بَأْسَ أَنْ يَتَخَارَجَ الشَّرِيكَانِ، فَيَأْخُذَ هَذَا دَيْنًا وَهَذَا عَيْنًا، فَإِنْ تَوِيَ لِأَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ اگر دو دیکوں میں سے ایک قرض اور دوسرا مال لے کر فیصلہ کر لیں تو کوئی حرج نہیں۔ اگر ایک ساتھی کا دیوالیہ ہو جائے تو اُسے اپنے ساتھی سے مطالبے کا حق نہیں ہے۔

2709- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تُوُفِّيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ، فَأَبَوْا وَلَمْ يَرَوْا أَنَّ فِيهِ وَفَاءً، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: إِذَا جَدَدْتَهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِرْبَدِ آذَنْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، فَجَلَسَ عَلَيْهِ، وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ غُرَمَاءَكَ، فَأَوْفِهِمْ، فَمَا تَرَكْتُ أَحَدًا لَهُ عَلَى أَبِي دَيْنٌ إِلَّا قَضَيْتُهُ، وَفَضَلَ

وہب بن کیسان کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میرے والدِ ماجد نے وفات پائی اور اُن پر قرض تھا تو میں نے قرض خواہوں سے کہا کہ لگا ہوا پھل لے لیں تو انہوں نے انکار کیا کیونکہ انہیں قرض کے برابر نظر نہ آیا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ تم پھل توڑ کر کھلیان میں رکھنا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو آپ تشریف لے آئے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر و حضرت عمر تھے۔ آپ اُس پر بیٹھ گئے اور برکت کی دعا کی، پھر فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ۔ پس میں نے انہیں پورا حق دیا

2709- راجع الحدیث: 2396,2127

ثَلَاثَةَ عَشَرَ، وَسْقًا سَبْعَةٌ عَجْوَةٌ وَسِتَّةٌ لَوْنٌ - أَوْ سِتَّةٌ عَجْوَةٌ وَسَبْعَةٌ لَوْنٌ - فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَضَحِكَ، فَقَالَ: ائْتِ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، فَأَخْبِرْهُمَا. فَقَالاَ: لَقَدْ عَلِمْنَا إِذْ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ أَنْ سَيَكُونُ ذَلِكَ، وَقَالَ هِشَامٌ، عَنْ وَهْبٍ، عَنْ جَابِرٍ: صَلاَةَ العَصْرِ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا بَكْرٍ وَلاَ ضَحِكَ، وَقَالَ: وَتَرَكَ أَبِي عَلَيْهِ ثَلاَثِينَ وَسْقًا دَيْنًا، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ وَهْبٍ، عَنْ جَابِرٍ صَلاَةَ الظُّهْرِ

کہ اُن کا میرے والد پر کوئی قرض نہ رہا بلکہ میں نے سب ادا کر دیا اور تیرہ وسق کھجوریں باقی بچ رہیں جن میں سات عجوہ اور چھ لون یا چھ عجوہ اور سات لون تھیں۔ پس میں مغرب کے وقت رسول اللہ ﷺ سے ملا اور یہ بات آپ کو بتائی تو آپ ہنس پڑے اور فرمایا کہ جا کر ابوبکر و عمر کو بھی بتا دو۔ دونوں نے کہا کہ ہم تو اُسی وقت جان گئے تھے جب رسول اللہ ﷺ نے دُعا کی تھی کہ جلد یہی ہوگا۔ ہشام، وہب نے حضرت جابر سے نمازِ عصر مروی کی ہے۔ نیز حضرت جابر سے نمازِ عصر مروی کی ہے اور حضرت ابوبکر اور ہنسنے کا ذکر نہیں کیا اور فرمایا کہ میرے والدِ ماجد نے تیس وسق قرضہ چھوڑا تھا ابنِ اسحاق، وہب نے حضرت جابر سے نمازِ ظہر مروی کی ہے۔

14- بَابُ الصُّلْحِ بِالدَّيْنِ وَالعَيْنِ

قرض اور نقد مال کے ذریعے صلح کرنا

2710 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ، أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي بَيْتٍ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمَا، حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ، فَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ: فَقَالَ يَا كَعْبُ، فَقَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ، فَقَالَ كَعْبٌ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ فَاقْضِهِ

عبداللہ بن ابوکعب کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنہیں بتایا کہ انہوں نے ابنِ حدرد سے مسجد میں قرض کا تقاضہ کیا جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں اُن پر تھا۔ پس اُن دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں، حتیٰ رسول اللہ ﷺ نے اُسے سُنا اور آپ در دولت میں رونق افروز تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ اُن کے پاس باہر تشریف لے آئے، حتیٰ کہ آپ کے حجرے کا پردہ ہٹ گیا۔ پس کعب بن مالک کو آواز دیتے ہوئے فرمایا کہ اے کعب! انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ چنانچہ آپ نے دستِ مبارک سے ارشارہ فرمایا کہ نصف معاف کر دو۔ حضرت کعب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے ایسا ہی کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور ادا کر دو۔

2710- راجع الحديث: 457

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

54- كِتَابُ الشُّرُوطِ

شرطوں کا بیان

1- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي الإِسْلاَمِ وَالأَحْكَامِ وَالمُبَايَعَةِ

اسلام، احکام اور تجارت میں کون سی شرطیں جائز ہیں

2711,2712 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ، وَالمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُخْبِرَانِ، عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَمَّا كَاتَبَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو يَوْمَئِذٍ كَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ لاَ يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا، وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ، فَكَرِهَ المُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَامْتَعَضُوا مِنْهُ وَأَبَى سُهَيْلٌ إِلَّا ذَلِكَ، فَكَاتَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذَلِكَ، فَرَدَّ يَوْمَئِذٍ أَبَا جَنْدَلٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، وَلَمْ يَأْتِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ المُدَّةِ، وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا، وَجَاءَتِ المُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ، وَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ، وَهِيَ عَاتِقٌ، فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ، فَلَمْ يُرْجِعْهَا إِلَيْهِمْ، لِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِنَّ: (إِذَا جَاءَكُمُ المُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ، فَامْتَحِنُوهُنَّ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ) (الممتحنة:

عُروہ بن زُبیر نے مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے مروی کرتے ہیں۔ فرمایا کہ جس دن سُہیل بن عمرو نے معاہدہ لکھوایا اور سُہیل بن عمرو نے نبی کریم ﷺ کے سامنے یہ شرط رکھی تھی کہ ہمارا کوئی آدمی تمہارے پاس نہیں جائے گا، خواہ وہ تمہارے دین پر کیوں نہ ہو مگر اُسے ہماری جانب واپس لوٹانا ہوگا اور ہمارے اور اُس کے درمیان منع نہیں ہوگے مسلمانوں کو یہ شرط ناگوار گزر رہی تھی اور وہ ناراض ہوئے اور سُہیل نے اِس کے بغیر صلح سے انکار کر دیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اِسی وجہ سے اُس دن حضرت ابوجندل کو اُس کے باپ سُہیل بن عمرو کی جانب واپس لوٹا دیا تھا اور آدمیوں میں سے اِس مدت کے اندر کوئی نہیں آیا مگر اُسے لوٹا دیا گیا، خواہ وہ مسلمان ہو کر آیا اور جو مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آتیں اور حضرت اُمِ کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بھی انہیں میں سے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی جانب آئیں اور وہ نوجوان تھیں۔ پس اُن کے اہل آئے اور نبی کریم ﷺ سے اُن کی واپسی کا مطالبہ کیا لیکن انہیں اُن کی جانب نہیں لوٹایا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں حکم نازل فرمایا تھا کہ جب مسلمان عورتیں تمہارے پاس ہجرت کر کے

2711,2712-راجع الحدیث: 1695,1694

10) إِلَى قَوْلِهِ: (وَلاَ هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ) (الممتحنة: 10).

آئیں تو اُن کا امتحان لے لیا کرو اور اللہ اُن کے ایمان کو خوب جانتا ہے۔

2713 - قَالَ عُرْوَةُ: فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهَذِهِ الآيَةِ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ) (الممتحنة: 10) إِلَى (غَفُورٌ رَحِيمٌ) (البقرة: 173). قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ، قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ بَايَعْتُكِ كَلاَمًا يُكَلِّمُهَا بِهِ، وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ، وَمَا بَايَعَهُنَّ إِلَّا بِقَوْلِهِ

عُروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اس آیت کے سبب اُن کا امتحان لیا کرتے۔ عُروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اُن سے اس شرط کا اقرار لیا جاتا اور رسول اللہ ﷺ زبانی کلامی اُس سے فرمادیتے کہ میں نے تمہیں بیعت کرلیا اور خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک نے بوقتِ بیعت ہرگز کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا اور انہیں بیعت نہیں کیا جاتا تھا مگر زبانی۔

2714 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَرَطَ عَلَيَّ: وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

زیاد بن علاقہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کئی شرطوں پر بیعت کیا جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہر مسلمان خیر خواہ رہوں۔

2715 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

2- بَابُ إِذَا بَاعَ نَخْلاً قَدْ أُبِّرَتْ وَلَمْ يَشْتَرِطِ الثَّمَرَةَ

جب کوئی پیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت بیچے

2716 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

-2713 انظر الحديث: 7214,5288,4891,4182,2733، راجع الحديث: 2711

-2714 راجع الحديث: 58,57

-2715 راجع الحديث: 57

-2716 راجع الحديث: 2204,2203

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ، فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ المُبْتَاعُ

مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے پیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت بیچا تو اُس کا پھل بائع کا ہوگا مگر یہ کہ خریدار کوئی اور شرط رکھے۔

3-بَابُ الشُّرُوطِ فِي البُيُوعِ

بیع میں شرائط رکھنا

2717- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا، وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا، قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ، فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلاَؤُكِ لِي فَعَلْتُ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا، وَقَالُوا: إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ، فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ لَنَا وَلاَؤُكِ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا: ابْتَاعِي، فَأَعْتِقِي، فَإِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

عُروہ بن زُبیر کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ اُن کے پاس بُریرہ اپنی مکاتبت میں معاونت حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوئی اور اُس نے اپنی کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ نے اُس سے فرمایا کہ اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اور اُن سے کہو کہ میں تمہاری کتابت ادا کر دیتی ہوں لیکن تمہاری ولاء میرے لیے ہوگی۔ پس بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر وہ ثواب کے لیے ایسا کرنا چاہیں تو کر لیں لیکن تیری ولاء ہماری لیے ہوگی۔ پس انہوں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اُسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اُس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

4-بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ البَائِعُ ظَهْرَ الدَّابَّةِ إِلَى مَكَانٍ مُسَمًّى جَازَ

جب فروخت کرنے والا ایک خاص مقام تک جانور پر سواری کرنے کی شرط رکھے تو جائز ہے

2718- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا، يَقُولُ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَعْيَا، فَمَرَّ

عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں اپنے اُونٹ پر سوار ہو کر سفر کر رہا تھا جو تھک گیا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ

2717- راجع الحدیث: 2561

2718- راجع الحدیث: 443، صحیح مسلم: 4078,4077,3627، سنن نسائی: 4655,4653، سنن ابن ماجہ: 2205

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَضَرَبَهُ فَدَعَا لَهُ فَسَارَ بِسَيْرٍ لَيْسَ يَسِيرُ مِثْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: بِعْنِيهِ بِوَقِيَّةٍ، قُلْتُ: لاَ، ثُمَّ قَالَ: بِعْنِيهِ بِوَقِيَّةٍ، فَبِعْتُهُ، فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلاَنَهُ إِلَى أَهْلِي، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَأَرْسَلَ عَلَى إِثْرِي، قَالَ: مَا كُنْتُ لِآخُذَ جَمَلَكَ، فَخُذْ جَمَلَكَ ذَلِكَ، فَهُوَ مَالُكَ . قَالَ شُعْبَةُ: عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَابِرٍ: أَفْقَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى المَدِينَةِ، وَقَالَ إِسْحَاقُ: عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ: فَبِعْتُهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ المَدِينَةَ، وَقَالَ عَطَاءٌ، وَغَيْرُهُ: لَكَ ظَهْرُهُ إِلَى المَدِينَةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ: شَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى المَدِينَةِ، وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ: عَنْ جَابِرٍ: وَلَكَ ظَهْرُهُ حَتَّى تَرْجِعَ، وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ جَابِرٍ: أَفْقَرْنَاكَ ظَهْرَهُ إِلَى المَدِينَةِ، وَقَالَ الأَعْمَشُ: عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ: تَبَلَّغْ عَلَيْهِ إِلَى أَهْلِكَ، وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ، وَابْنُ إِسْحَاقَ: عَنْ وَهْبٍ، عَنْ جَابِرٍ: اشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَقِيَّةٍ، وَتَابَعَهُ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ جَابِرٍ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنْ عَطَاءٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ جَابِرٍ: أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ، وَهَذَا يَكُونُ وَقِيَّةً عَلَى حِسَابِ الدِّينَارِ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الثَّمَنَ . مُغِيرَةُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، وَابْنُ المُنْكَدِرِ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، وَقَالَ الأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ: وَقِيَّةُ ذَهَبٍ، وَقَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ: بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ، وَقَالَ دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرٍ: اشْتَرَاهُ بِطَرِيقِ تَبُوكَ، أَحْسِبُهُ قَالَ:

گزرے، اُسے مارا، پھر اُس کے لیے دُعا کی تو وہ ایسا تیز چلنے لگا کہ کبھی نہ چلا تھا۔ پھر فرمایا کہ کیا اِسے ایک وقیہ میں فروخت کرتے ہو؟ میں نے انکار کر دیا۔ پھر فرمایا کہ ایک اوقیہ میں فروخت ہو؟ پس میں نے اُسے فروخت کر دیا اور اپنے گھر والوں تک اُس پر سوار ہو کر پہنچنے کی شرط رکھی۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے تو میں اُونٹ لے کر حاضر ہو گیا اور آپ نے مجھے قیمت ادا فرما دی۔ جب میں واپس لوٹ آیا تو آپ نے میرے پیچھے ایک شخص بُلانے کے لیے بھیجا۔ فرمایا کہ ہم تمہارا اُونٹ نہیں لیتے، لہٰذا اپنا اُونٹ لے لو کیونکہ وہ تمہارا مال ہے۔ شعبہ، مغیرہ، عامر، حضرت جابر سے مروی کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس کی پیٹھ پر مجھے مدینہ منورہ تک اجازت دی۔ اسحاق، جریر نے مغیرہ سے مروی کی ہے کہ پھر میں نے اُس کو فروخت کر دیا، اس شرط پر کہ مدینہ منورہ پہنچنے تک اس کی پیٹھ پر سوار رہوں گا۔ عطاء وغیرہ نے نقل کیا کہ تیرے لیے اس کی پیٹھ مدینہ منورہ تک ہے۔ زید بن اسلم نے حضرت جابر سے مروی کی کہ واپس پہنچنے تک اِس کی پیٹھ تمہارے لیے ہے۔ ابوالزبیر نے حضرت جابر سے مروی کی کہ تم مدینہ منورہ تک اس کی پیٹھ پر سواری کرو۔ اعمش، سالم، حضرت جابر سے مروی کی کہ اس پر تم اپنے گھر والوں تک پہنچو۔ عبید اللہ اور ابنِ اسحاق، وہب، حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اُسے ایک اوقیہ میں خرید لیا۔ اسی طرح زید بن اسلم نے حضرت جابر سے مروی کی ہے۔ ابن جُریج اور عطاء وغیرہ نے حضرت جابر سے مروی کی کہ آپ نے مجھ سے اُسے چار دینار میں خرید لیا اور یہ دینار کے حساب سے ایک اوقیہ کے برابر ہے جبکہ ایک دینار دس درہم کا ہو۔ مغیرہ، شعبی،

بِأَرْبَعِ أَوَاقٍ، وَقَالَ أَبُو نَضْرَةَ: عَنْ جَابِرٍ: اشْتَرَاهُ بِعِشْرِينَ دِينَارًا " وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ: بِوَقِيَّةٍ أَكْثَرُ الِاشْتِرَاطُ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ عِنْدِي " قَالَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

حضرت جابر۔ اس مروی میں قیمت مذکور نہیں اور ابن المنکدر اور ابوالزبیر نے حضرت جابر سے مروی کی۔ اعمش، سالم نے حضرت جابر سے مروی کی کہ ایک اوقیہ سونا۔ ابواسحاق، سالم، حضرت جابر کی مروی میں دو سو درہم ہیں۔ داؤد بن قیس، عُبید اللہ بن مقسم، حضرت جابر فرماتے ہیں کہ اُسے مجھ سے تبوک کے راستے میں خریدا۔ شعبی کے بیان کے مطابق ایک اوقیہ ہی زیادہ روایتوں میں ہے۔ اسی طرح شرط لگانا بھی زیادہ روایتوں سے ثابت ہے اور میرے نزدیک صحیح بھی یہی ہے، یہ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا۔

5-بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمُعَامَلَةِ

معاملات میں شرائط کرنا

2719 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ، قَالَ: لاَ ، فَقَالَ: تَكْفُونَا الْمَئُونَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ، قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

اعرج سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انصار نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے درمیان کھجور کے درخت تقسیم فرما دیجئے۔ آپ نے انکار فرما دیا۔ انصار نے مہاجرین سے کہا کہ آپ محنت کی ذمہ داری لے لیں اور ہم آپ کو پھلوں میں شریک کر لیتے ہیں۔ مہاجرین نے کہا: ہمیں آپ کی بات قبول ہے۔

2720 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا، وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا

نافع سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو زمین دی کہ اُس میں کام اور کھیتی باڑی کریں، جس کے بدلہ پیداوار کا نصف حصہ اُن کے لیے ہوگا۔

6-بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمَهْرِ

نکاح کے وقت مہر میں

2719- راجع الحدیث: 2325

2720- راجع الحدیث: 2285

عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

وَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ مَقَاطِعَ الحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ وَلَكَ مَا شَرَطْتَ وَقَالَ المِسْوَرُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ، فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ، فَأَحْسَنَ قَالَ: حَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي

2721- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الفُرُوجَ

شرائط رکھنا

حضرت عمر نے فرمایا کہ حقوق شرائط کے لحاظ سے ہوتے ہیں اور تمہیں وہی ملے گا جس کی تم نے شرط رکھی ہوگی اور حضرت مسور کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے ایک داماد کا ذکر فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے اُن کی رشتہ داری کی تعریف فرمائی۔ فرمایا کہ اُس نے مجھ سے جو بات کی اُسے سچ کر دکھایا اور جو مجھ سے وعدہ کیا اُسے میرے ساتھ نبھایا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شرائط پوری کی جانے کی سب سے زیادہ مستحق ہیں جن کے ذریعے تم عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال سمجھتے ہو۔

7- بَابُ الشُّرُوطِ فِي المُزَارَعَةِ

2722- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كُنَّا أَكْثَرَ الأَنْصَارِ حَقْلًا، فَكُنَّا نُكْرِي الأَرْضَ، فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ، وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ، فَنُهِينَا عَنْ ذَلِكَ وَلَمْ نُنْهَ عَنِ الوَرِقِ"

مزارعت میں شرائط رکھنا

حنظلہ زرقی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انصار میں سب سے زیادہ زمین ہمارے پاس تھی تو ہم اُسے کرائے پر دیا کرتے تھے تو ایسا کبھی نہیں ہوا کہ اس زمین سے پیداوار حاصل ہوئی اور اُس سے نہ ہوئی، پس ہمیں اُس سے روکا گیا ہو اور نہ سکّوں سے منع کیا گیا۔

8- بَابُ مَا لاَ يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ

2723- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

جو شرائط نکاح میں جائز نہیں ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

2721- انظر الحديث: 5151، صحيح مسلم: 3457، سنن ابوداؤد: 2139، سنن ترمذی: 1127، سنن نسائی: 3282,3281، سنن ابن ماجه: 1954

2722- راجع الحديث: 2327

2723- انظر الحديث: 2140، صحيح مسلم: 3446، سنن نسائی: 4519,4514

زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَزِيدَنَّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبَنَّ عَلَى خِطْبَتِهِ، وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَكْفِئَ إِنَاءَهَا

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی شہری دیہاتی کے لیے فروخت نہ کرے اور نہ دلالی کھاؤ اور نہ اپنے بھائی کے سودے پر بڑھا کر سودا کرو اور نہ اُس کی منگنی پر منگنی کرو اور نہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق چاہے تاکہ اُس کے برتن کو بھی خود وہ سنبھالے۔

9- بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي الْحُدُودِ

جو شرائط حدود میں جائز نہیں ہیں

2725 و 2724 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُمَا قَالَا: إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ: وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَأْذَنْ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ، قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ، وَوَلِيدَةٍ، فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ عَامٍ، اغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا، فَإِنِ

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ اللہ کی کتاب کے مطابق میرا فیصلہ فرما دیجئے۔ دوسرے فریق نے عرض کی جو اُس سے زیادہ عقلمند تھا کہ ہاں، اللہ کی کتاب کے مطابق ہمارے درمیان فیصلہ فرمائیے اور مجھے اجازت دیجئے۔ ل چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کہو۔ عرض کی کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا تو اُس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا اور مجھے بتایا گیا کہ تمہارے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی دے کر چھڑا لیا۔ پھر میں نے اہلِ علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اُس عورت کو سنگسار کیا جائیگا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق ہی کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تمہیں واپس

2724,2725- راجع الحدیث: 2315,2314

اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا. قَالَ: فَغَدَا عَلَيْهَا، فَاعْتَرَفَتْ، فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرُجِمَتْ

ملیں گی اور تمہارے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اے اُنیس! صبح تم اُس عورت کے پاس جانا۔ اگر وہ اعتراف کر لے تو اُسے سنگسار کر دینا۔ راوی کا بیان ہے کہ صبح کو یہ اُس کے پاس گئے تو عورت نے اعتراف کر لیا۔ پس رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اُسے سنگسار کر دیا گیا۔

10- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمُكَاتَبِ إِذَا رَضِيَ بِالْبَيْعِ عَلَى أَنْ يُعْتَقَ

مکاتب کے ساتھ کون سی شرائط جائز ہیں جبکہ وہ آزاد ہونے کی شرط پر بکنے کے لیے رضامند ہو

2726- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ الْمَكِّيُّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ، فَقَالَتْ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ اشْتَرِينِي، فَإِنَّ أَهْلِي يَبِيعُونِي، فَأَعْتِقِينِي قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: إِنَّ أَهْلِي لَا يَبِيعُونِي حَتَّى يَشْتَرِطُوا وَلَائِي، قَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِي فِيكِ، فَسَمِعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ بَلَغَهُ - فَقَالَ: مَا شَأْنُ بَرِيرَةَ؟ فَقَالَ: اشْتَرِيهَا، فَأَعْتِقِيهَا وَلْيَشْتَرِطُوا مَا شَاءُوا، قَالَتْ: فَاشْتَرَيْتُهَا، فَأَعْتَقْتُهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، وَإِنِ اشْتَرَطُوا مِائَةَ شَرْطٍ

عبدالواحد بن ایمن مکّی کے والدِ ماجد نے فرمایا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس بریرہ آئی جو مکاتبہ تھی اور اُس نے کہا کہ اے اُمّ المومنین! مجھے خرید کر آزاد فرما دیجئے کیونکہ میرے مالک مجھے فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ہاں کر لی تو اُس نے کہا کہ میرے مالک مجھے اُس وقت تک فروخت نہیں کریں گے جب تک میری ولاء کی شرط اپنے لیے نہ رکھیں۔ فرمایا کہ پھر مجھے تمہاری کیا فروخت ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے یہ بات سُن لی یا کسی نے آپ تک پہنچائی تو فرمایا کہ بریرہ کا کیا قصہ ہے پھر فرمایا کہ اُسے خرید کر آزاد کر دو اگرچہ وہ لوگ جو چاہیں شرائط رکھیں۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ پھر میں نے اُسے خرید کر آزاد کر دیا جبکہ اُس کے مالکوں نے اُس کی ولاء کی شرط رکھی تھی۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ولاء تو اُس کے لیے ہے جو آزاد کرے، اگرچہ کوئی سو شرطیں رکھتا پھرے۔

2726- راجع الحدیث: 2565,456

11- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الطَّلَاقِ

وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ، وَالْحَسَنُ، وَعَطَاءٌ: إِنْ بَدَا بِالطَّلَاقِ، أَوْ أَخَّرَ فَهُوَ أَحَقُّ بِشَرْطِهِ

2727 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّي، وَأَنْ يَبْتَاعَ المُهَاجِرُ لِلْأَعْرَابِيِّ، وَأَنْ تَشْتَرِطَ المَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا، وَأَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ، وَنَهَى عَنِ النَّجْشِ، وَعَنِ التَّصْرِيَةِ تَابَعَهُ مُعَاذٌ، وَعَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ شُعْبَةَ، وَقَالَ غُنْدَرٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ: نُهِيَ، وَقَالَ آدَمُ: نُهِينَا، وَقَالَ النَّضْرُ، وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: نَهَى

طلاق میں شرائط رکھنا

ابنِ مسیب، حسن بصری، عطاء کا بیان ہے کہ طلاق کا لفظ شروع میں کہا یا بعد میں لیکن نفاذ شرط کے مطابق ہوگا۔

ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قافلے والوں سے جا کر ملنے اور شہری کا دیہاتی کے لیے بیع کرنے سے ممانعت فرمائی ہے اور اس سے کہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط رکھے اور یہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے نیز دلالی لینے اور جانور کو بیچنے کے لیے تھنوں میں دودھ چھوڑنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح مُعاذ، عبدالصمد نے شعبہ سے مروی کی ہے۔ غُندَر اور عبدالرحمٰن نے کہا کہ منع فرمایا گیا ہے۔ آدم نے کہا کہ ہمیں ممانعت فرمائی گئی ہے۔ نضر اور حجاج بن نہال نے کہا کہ ممانعت فرمائی گئی ہے۔

12- بَابُ الشُّرُوطِ مَعَ النَّاسِ بِالْقَوْلِ

2728 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، - يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ - وَغَيْرُهُمَا، قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: إِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

لوگوں سے زبانی کلامی شرطیں طے کرنا

سعید بن جُبیر، حضرت ابن عباس اور حضرت اُبّی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (حضرت خضر سے ملاقات کرنے والے) اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے۔ پھر یہ واقعہ بیان فرمایا (جبکہ حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا ترجمہ کنزالایمان: میں نہ کہتا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے(

2727- راجع الحدیث: 2140، صحیح مسلم: 3796,3795، سنن نسائی: 4503

2728- راجع الحدیث: 74

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مُوسَى رَسُولُ اللّٰهِ - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ - (قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا) (الكهف: 72) . كَانَتِ الأُولَى نِسْيَانًا، وَالوُسْطَى شَرْطًا، وَالثَّالِثَةُ عَمْدًا، (قَالَ: لاَ تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلاَ تُرْهِقْنِي مِنْ اَمْرِي عُسْرًا) (الكهف: 73) . (لَقِيَا غُلاَمًا فَقَتَلَهُ) (الكهف: 74)، فَانْطَلَقَا، فَوَجَدَا (جِدَارًا يُرِيدُ اَنْ يَنْقَضَّ، فَاَقَامَهُ) (الكهف: 77) " قَرَاَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ

پ ۱۵، الکھف ۷۲) (درحقیقت موسیٰ علیہ السلام) انہوں نے پہلی مرتبہ بھول کے سبب اعتراض کیا تھا۔ دوسری دفعہ بطور شرط اور تیسری مرتبہ دانستہ اعتراض کیا تھا۔ اِسی لیے تو انھوں نے کہا تھا کہ میری بھول پر مواخذہ نہ کریں اور میرے (اِس ملاقات کے) کام میں دشواری نہ کریں۔ (پھر) دونوں کو ایک لڑکا ملا جسے حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا۔ پھر دونوں چلے حتیٰ کہ ایک دیوار پائی جو گرنے کے قریب تھی، تو حضرت خضر نے اسے درست حالت میں کھڑا کر دیا۔ حضرت ابن عباس کی قرأت میں (وَرَاءَ هُمْ مَلِكٌ کی جگہ) اَمَامَهُمْ مَلِكٌ ہے۔ (سورۃ الکھف، آیت ۶۰ تا ۸۲)

13-بَابُ الشُّرُوطِ فِي الوَلاَءِ

2729 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ: كَاتَبْتُ اَهْلِي عَلَى تِسْعِ اَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ، اُوقِيَّةٌ، فَاَعِينِينِي، فَقَالَتْ: اِنْ اَحَبُّوا اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُونَ وَلاَؤُكِ لِي، فَعَلْتُ، فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ اِلَى اَهْلِهَا، فَقَالَتْ لَهُمْ: فَاَبَوْا عَلَيْهَا، فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَقَالَتْ: اِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكِ عَلَيْهِمْ، فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَكُونَ الوَلاَءُ لَهُمْ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الوَلاَءَ،

آزاد کردہ غلام کی میراث کے لیے شرط معیّن کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، انھوں نے فرمایا: میرے پاس بریرہ آئیں اور کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے اس طرح نو اوقیہ پر آزاد ہونے کا معاہدہ کیا ہے کہ ہر سال ایک اوقیہ ادا کیا کروں گی تو آپ اس تعلق سے میری مدد فرمائیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اگر وہ لوگ راضی ہو جائیں تو میں اس شرط پر تمہاری پوری قیمت ہاتھوں ہاتھ ادا کردوں کہ تمہاری میراث میرے لئے ہو۔ پس بریرہ نے اپنے مالکوں کے پاس جا کر یہ بات کہی تو وہ راضی نہ ہوئے یہ واپس حضرت صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہاں رونق افروز تھے۔ انھوں نے بتایا کہ میں نے آپ کی کہی ہوئی بات

2729- راجع الحدیث: 2168,456

فَإِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ. فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ، وَإِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

مالکوں سے کہی تو وہ میراث کی شرط ماننے پر راضی نہیں ہوئے۔ چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات سن لی۔ اس لئے حضرت عائشہ صدیقہ نے پورا واقعہ آپ کی خدمت میں عرض کر دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم بریرہ کو خود خرید لو اور ولاء کی شرط ان کے لئے ہی رہنے دو اس لیے کہ ولاء تو اُسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔ پس حضرت عائشہ صدیقہ نے اسی طرح کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے کہ آزاد کردہ غلام کی میراث کے بارے میں وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں، حالانکہ جو شرط اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں وہ باطل ہے، خواہ سو شرطیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بہت سچا اور اللہ تعالیٰ کی شرط بہت قوی ہے۔ پس آزاد کردہ غلام کی میراث اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

14- بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ فِي المُزَارَعَةِ إِذَا شِئْتُ أَخْرَجْتُكَ

مزارعت میں یہ شرط عائد کرنا کہ جب چاہوں بے دخل کر دوں

2730 - حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مَرَّارُ بْنُ حَمُّويَهْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو غَسَّانَ الكِنَانِيُّ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا فَدَعَ أَهْلُ خَيْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، قَامَ عُمَرُ خَطِيبًا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ، وَقَالَ: نُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللَّهُ وَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى مَالِهِ هُنَاكَ، فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَفُدِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلاَهُ، وَلَيْسَ لَنَا هُنَاكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب اہلِ خیبر نے حضرت عبداللہ بن عمر کے ہاتھ پاؤں موڑ ڈالے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے ان کے اموال کے متعلق ایک معاہدہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ ہم تمہیں ان پر قائم رکھیں گے جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر قائم رکھے گا۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تو اپنی اس زمین پر گئے تھے جو وہاں تھی تو رات میں ان پر یہ ظلم توڑا گیا

2730- سنن ابو داؤد: 3007

عَدُوٌّ غَيْرَهُمْ، هُمْ عَدُوُّنَا وَتُهْمَتُنَا وَقَدْ رَأَيْتُ إِجْلاَءَهُمْ، فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذَلِكَ أَتَاهُ أَحَدُ بَنِي أَبِي الحُقَيْقِ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، أَتُخْرِجُنَا وَقَدْ أَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَامَلَنَا عَلَى الأَمْوَالِ وَشَرَطَ ذَلِكَ لَنَا، فَقَالَ عُمَرُ: أَظَنَنْتَ أَنِّي نَسِيتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: كَانَتْ هَذِهِ هُزَيْلَةً مِنْ أَبِي القَاسِمِ، قَالَ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ، فَأَجْلاَهُمْ عُمَرُ، وَأَعْطَاهُمْ قِيمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ، مَالًا وَإِبِلًا، وَعُرُوضًا مِنْ أَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَحْسِبُهُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصَرَهُ

کہ ان کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں موڑ دیے گئے۔ اور وہاں یہودیوں کے علاوہ اور کوئی ہمارا دشمن نہیں ہے جس پر شک کریں، چنانچہ میں انہیں جلا وطن کرنا چاہتا ہوں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کا پختہ ارادہ کر لیا تو ابو حقیق یہودی کے خاندان سے کسی شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ اے امیر المومنین! آپ ہمیں کیوں نکال رہے ہیں جبکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں برقرار رکھا تھا اور یہاں کی زمینوں کے متعلق ہم سے معاہدہ کیا تھا اور یہ ہمارے لیے شرط تھی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان بھول گیا ہوں جبکہ انہوں نے تم سے فرمایا تھا کہ اُس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تو خیبر سے نکالا جائے گا اور تیرا اونٹ تجھے لیے ہوئے رات رات بھر گھومے گا۔ وہ کہنے لگا، یہ تو ابوالقاسم (رسولِ خدا) نے ازراہِ تمسخر کہا تھا۔ فرمایا، اے خدا کے دشمن! تم نے جھوٹ کہا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں جلا وطن کر دیا اور ان کے میوہ جات، اونٹوں، زرعی آلات، عماریوں اور رسیّوں وغیرہ چیزوں کی قیمت ادا کر دی گئی۔ اس کی حماد بن مسلمہ نے عبید اللہ سے بھی روایت کی ہے۔ میرا گمان ہے کہ انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر سے، انہوں نے حضرت عمر سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختصراً اس کی روایت کی ہے۔

15- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الجِهَادِ وَالمُصَالَحَةِ مَعَ أَهْلِ الحَرْبِ

حربی کافروں کے ساتھ جہاد اور مصالحت کی شرطیں مقرر

وَ كِتَابَةِ الشُّرُوطِ

کرنا اور شرائط کا لکھنا

2732و2731 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ، يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيثَ صَاحِبِهِ، قَالاَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الحُدَيْبِيَةِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ خَالِدَ بْنَ الوَلِيدِ بِالْغَمِيمِ فِي خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيعَةٌ، فَخُذُوا ذَاتَ اليَمِينِ فَوَاللَّهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ حَتَّى إِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ الجَيْشِ، فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيرًا لِقُرَيْشٍ، وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ، فَقَالَ النَّاسُ: حَلْ حَلْ فَأَلَحَّتْ، فَقَالُوا: خَلَأَتِ القَصْوَاءُ، خَلَأَتِ القَصْوَاءُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا خَلَأَتِ القَصْوَاءُ، وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ، وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الفِيلِ ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لاَ يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ، ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ، قَالَ: فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَمَدٍ قَلِيلِ المَاءِ، يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا، فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوهُ وَشُكِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ العَطَشُ، فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ، فَوَاللَّهِ مَا زَالَ يَجِيشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان سے مروی ہے دونوں نے ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی راستے میں تھے تو آپ نے فرمایا کہ غمیم کے مقام پر خالد بن ولید غمیم کے مقام پر افواج قریش کے مقدمۃ الجیش میں ہیں، تم دائیں طرف سے چلو کیونکہ خدا کی قسم خالد کو تمہارے آنے کا کچھ پتہ نہیں حتیٰ کہ انہیں ہمارے لشکر کا غبار خبر دے۔ پس ایک شخص قریش کو خوفزدہ کرنے کے لیے چل پڑا، اور نبی کریم آگے چلتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ اس پہاڑی پر پہنچے جس سے ہو کر لوگ مکہ مکرمہ جاتے ہیں تو اس پر آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ لوگوں نے اسے اٹھانے اور چلانے کی کوشش کی لیکن وہ زمین پکڑ گئی۔ صحابہ کرام میں قصوا کے بیٹھے کا چرچہ ہونے لگا تو نبی کریم نے فرمایا: قصوا ازخود نہیں بیٹھی۔ اور نہ یہ اس کی عادت ہے بلکہ اسے اس ذات نے روکا ہے جس نے (ابرہہ کے) ہاتھی کو روکا تھا۔ پھر فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے۔ وہ (کفار مکہ) کسی بھی ایسی بات کا مجھ سے مطالبہ کریں جس میں وہ اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی چیزوں کا احترام کریں گے تو میں ان کا ایسا مطالبہ پورا کر دوں گا۔ پھر آپ نے اسے (قصوا کو) للکارا تو وہ اچھل کر پہلے کی طرح چل پڑی۔ حتیٰ کہ حدیبیہ کے بالکل نزدیک ایک ایسے گڑھے کے کنارے بیٹھ گئی جس میں تھوڑا سا پانی تھا، لوگوں نے اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لیا تھا۔ کہ وہ ختم ہوگیا۔

2732,2731- راجع الحدیث: 2711,1695,1694

حَتَّى صَدَرُوا عَنْهُ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الخُزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ خُزَاعَةَ، وَكَانُوا عَيْبَةَ نُصْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ تِهَامَةَ، فَقَالَ: إِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ، وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ نَزَلُوا أَعْدَادَ مِيَاهِ الحُدَيْبِيَةِ، وَمَعَهُمُ العُوذُ المَطَافِيلُ، وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ عَنِ البَيْتِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ أَحَدٍ، وَلَكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِينَ، وَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهِكَتْهُمُ الحَرْبُ، وَأَضَرَّتْ بِهِمْ، فَإِنْ شَاءُوا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً، وَيُخَلُّوا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ، فَإِنْ أَظْهَرْ: فَإِنْ شَاءُوا أَنْ يَدْخُلُوا فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا، وَإِلَّا فَقَدْ جَمُّوا، وَإِنْ هُمْ أَبَوْا، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأُقَاتِلَنَّهُمْ عَلَى أَمْرِي هَذَا حَتَّى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي، وَلَيُنْفِذَنَّ اللَّهُ أَمْرَهُ"، فَقَالَ بُدَيْلٌ: سَأُبَلِّغُهُمْ مَا تَقُولُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى قُرَيْشًا، قَالَ: إِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ قَوْلًا، فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ نَعْرِضَهُ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا، فَقَالَ سُفَهَاؤُهُمْ: لاَ حَاجَةَ لَنَا أَنْ تُخْبِرَنَا عَنْهُ بِشَيْءٍ، وَقَالَ ذَوُو الرَّأْيِ مِنْهُمْ: هَاتِ مَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا، فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ، أَلَسْتُمْ بِالوَالِدِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَوَلَسْتُ بِالوَلَدِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَهَلْ تَتَّهِمُونِي؟ قَالُوا: لاَ، قَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي اسْتَنْفَرْتُ أَهْلَ عُكَاظَ، فَلَمَّا بَلَّحُوا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ بِأَهْلِي وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَإِنَّ هَذَا قَدْ

لوگوں نے بارگاہِ نبوت میں پیاس کی عرض کی تو آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر انہیں دیتے ہوئے فرمایا کہ اسے اس گڑھے میں ڈال دو۔ پس قسم ہے خدا کی کہ پانی فوراً ابلنے لگا اور تمام لوگ سیراب ہو گئے اسی دوران بدیل بن ورقا خزاعی اپنی قوم خزاعہ کے کچھ ایسے اشخاص کو لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہو، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہی خواہ اور اہل تہامہ تھے۔ اس نے عرض کی۔ کہ میں نے کعب بن لؤی اور عامر بن لوی کو حدیبیہ کے گہرے چشموں پر پڑاؤ ڈالے ہوئے دیکھا، اور ان کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیاں اور کافی زیادہ سامان ہے۔ وہ آپ سے قتال کرنے اور آپ کو خدا کے گھر سے روکنے کے لیے، (وہاں) ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جواباً) فرمایا کہ ہم کسی سے لڑنے کے لیے تو نہیں آئے بلکہ ہم تو عمرہ کرنے آئے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ قریش کو جنگ وقتال ہی نے کمزور کیا اور نقصان پہنچایا ہے اگر وہ چاہتے ہوں تو میں ان کے ساتھ کوئی مدت مقرر کرنے کے لیے تیار ہوں کہ وہ میرے اور دوسرے لوگوں کے درمیان میں نہ آئیں۔ اگر میں غالب آ جاؤں اور وہ چاہیں تو اس دین میں داخل ہو جائیں جس میں دوسرے لوگ داخل ہوئے ہیں، اور دوسری صورت میں اپنی جگہ ڈٹے رہیں اور اگر وہ اس بات سے انکار کریں تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں اپنے اس امر (دین) کے بارے میں برابر ان سے لڑتا رہوں گا خواہ مجھے قتل ہی کیوں نہ کر دیا جائے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے امر کو باقی رکھے گا۔ بدیل نے کہا جو کچھ آپ نے فرمایا ہے میں اسے جلد ان لوگوں تک پہنچا دوں گا، پھر وہ چلا گیا اور قریش کے پاس پہنچ کر کہا کہ ہم اس

عَرَضَ لَكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ، اقْبَلُوهَا وَدَعُونِي آتِيهِ، قَالُوا: ائْتِهِ، فَأَتَاهُ، فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ قَوْلِهِ لِبُدَيْلٍ، فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذَلِكَ: أَيْ مُحَمَّدُ أَرَأَيْتَ إِنِ اسْتَأْصَلْتَ أَمْرَ قَوْمِكَ، هَلْ سَمِعْتَ بِأَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ اجْتَاحَ أَهْلَهُ قَبْلَكَ، وَإِنْ تَكُنِ الأُخْرَى، فَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَرَى وُجُوهًا، وَإِنِّي لَأَرَى أَوْشَابًا مِنَ النَّاسِ خَلِيقًا أَنْ يَفِرُّوا وَيَدَعُوكَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: امْصُصْ بِبَظْرِ اللَّاتِ، أَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهُ؟ فَقَالَ: مَنْ ذَا؟ قَالُوا: أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْلاَ يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِي لَمْ أَجْزِكَ بِهَا لَأَجَبْتُكَ، قَالَ: وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكُلَّمَا تَكَلَّمَ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ، وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ، فَكُلَّمَا أَهْوَى عُرْوَةُ بِيَدِهِ إِلَى لِحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ، وَقَالَ لَهُ: أَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهُ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَقَالَ: أَيْ غُدَرُ، أَلَسْتُ أَسْعَى فِي غَدْرَتِكَ؟ وَكَانَ الْمُغِيرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ، وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ، ثُمَّ جَاءَ فَأَسْلَمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا الإِسْلاَمَ فَأَقْبَلُ، وَأَمَّا الْمَالَ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ، ثُمَّ إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ، قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً

شخص کے پاس سے تمہارے یہاں آئے ہیں اور اس سے کوئی بات سنی ہے اگر تم چاہو تو ہم اسے تمہارے سامنے بیان کر دیں۔ ان میں سے کچھ احمق کہنے لگے کہ ہمیں ان کی کسی بات کو سننے کی حاجت نہیں لیکن معاملہ شناس لوگوں نے کہا کہ جو ان کے منہ سے سنا ہے وہ بیان کر دو (بدیل نے، کہا کہ اس نے فلاں فلاں بات کہی ہے، پس وہ سب کچھ کہہ کے بیان کر دیا جو نبی کریم نے فرمایا تھا۔ عروہ بن مسعود کھڑا ہو گیا اور کہا، اے لوگو! کیا تم میرے لئے اولاد کی مانند نہیں ہو؟ لوگوں نے کہا، کیوں نہیں، عروہ نے پھر پوچھا۔ کیا میں تمہارے لیے باپ جیسا نہیں ہوں؟ جواب ملا کیوں نہیں، کہا کیا تمہیں مجھ پر کسی قسم کی بدگمانی ہے لوگوں نے نفی میں جواب دیا، کہا کیا تم کو یہ نہیں معلوم کہ جب میں نے اہل عکاظ کو تمہاری مدد کے لئے بلایا اور انھوں نے میری بات نہ مانی تو میں اپنے اطاعت گزار اہل وعیال کو لے کر تمہارے پاس لے گیا تھا۔ لوگوں نے جواب دیا، ہاں ایسا ہی کیا تھا۔ اس نے کہا تو میری یہ بات مان لو کہ اس شخص نے تمہارے سامنے نفع بخش بات رکھی ہے، لہٰذا تم اسے مان لو اور مجھے اس کے پاس جانے کی اجازت دو، لوگوں نے کہا جایئے وہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر نبی کریم سے بات کرنے لگا، نبی کریم نے وہی ارشاد دہرایا جو بدیل سے فرمایا تھا۔ اس پر عروہ نے کہا، اے محمد! اگر بالفرض تم اپنی قوم کی جڑیں کھوکھلی بھی کر ڈالو تو کیا تم نے اپنی ذات سے پہلے کسی عربی کے بارے میں یہ دیکھا ہے کہ اس نے اپنی قوم کا استیصال کیا ہو؟ اور اگر معاملہ برخلاف ہوا، جبکہ خدا کی قسم میں اسی کی علامات دیکھ رہا ہوں کیونکہ مجھے تمہارے ارد گرد بھانت بھانت کے لوگ نظر آتے ہیں

إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ، فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ، وَاللَّهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى المُلُوكِ، وَوَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ، وَكِسْرَى، وَالنَّجَاشِيِّ، وَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا، وَاللَّهِ إِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ: دَعُونِي آتِيهِ، فَقَالُوا: ائْتِهِ، فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا فُلاَنٌ، وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ البُدْنَ، فَابْعَثُوهَا لَهُ فَبُعِثَتْ لَهُ، وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ يُلَبُّونَ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، مَا يَنْبَغِي لِهَؤُلاَءِ أَنْ يُصَدُّوا عَنِ البَيْتِ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ، قَالَ: رَأَيْتُ البُدْنَ قَدْ قُلِّدَتْ وَأُشْعِرَتْ، فَمَا أَرَى أَنْ يُصَدُّوا عَنِ البَيْتِ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ، فَقَالَ: دَعُونِي آتِيهِ، فَقَالُوا: ائْتِهِ، فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا مِكْرَزٌ، وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ، فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ

تو تمہیں تنہا چھوڑ کر فرار ہو جائیں گے۔ اس پر حضرت ابوبکر نے درشت الفاظ میں اسے ردکتے ہوئے فرمایا، کیا ہم ان کے پاس سے بھاگ جائیں گے اور انہیں اکیلا چھوڑ دیں گے؟ اس (عروہ) نے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا، یہ حضرت ابوبکر ہیں۔ وہ کہنے لگا اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا جس کا ابھی تک میں نے بدلہ نہیں چکایا ہے۔ تو میں تمہیں ضرور جواب دیتا۔ راوی فرماتے ہیں کہ پھر وہ نبی کریم سے باتیں کرنے لگا۔ لیکن جب وہ کوئی بات کہتا تو آپ کی ریش مبارک کو ہاتھ لگاتا، حضرت مغیرہ بن شعبہ اس وقت نبی کریم کے قریب ہی حاضر تھے اور ان کے ہاتھ میں تلوار اور سر پر خود تھا۔ پس جب عروہ نے اپنا ہاتھ نبی کریم کی ریش مبارک سے لگایا تو مغیرہ کا ہاتھ تلوار کے قبضے پر پہنچا اور فرمایا، عروہ! اپنا ہاتھ رسول اللہ! کی ریش مبارک سے دور کرلے، عروہ نے نگاہیں اوپر اٹھا کر دیکھا، پوچھا، یہ کون ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا یہ حضرت مغیرہ بن شعبہ ہیں اس نے کہا اے دھوکے باز! کیا تیرا یہ خیال ہے کہ میں تیری غداری کا بدلہ لینے میں کوشاں نہیں ہوں، حضرت مغیرہ نے دورِ جاہلیت میں بعض لوگوں سے دوستانہ تعلقات پیدا کر لئے تھے، پھر انہیں قتل کر کے ان کا مال لوٹ لیا تھا، پھر بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا تھا تو اس پر نبی کریم نے فرمایا تیرا اسلام تو میں قبول کرتا ہوں لیکن تیرے اس مال سے مجھے کوئی مطلب نہیں، پھر عروہ اصحاب رسول کو بغور دیکھنے لگا، راوی کا بیان ہے کہ یہ دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ تھوکتے تو وہ کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ میں آتا، جس کو وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا تھا۔ جب آپ کسی بات کا حکم دیتے تو اس کی فوراً تعمیل کی جاتی تھی، جب

عَمْرٍو، قَالَ مَعْمَرٌ: فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ
أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ سَهُلَ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ قَالَ
مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ: فَجَاءَ سُهَيْلُ بْنُ
عَمْرٍو فَقَالَ: هَاتِ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا
فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الكَاتِبَ، فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ ، قَالَ سُهَيْلٌ: أَمَّا الرَّحْمَنُ، فَوَاللَّهِ مَا
أَدْرِي مَا هُوَ وَلَكِنِ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ كَمَا
كُنْتَ تَكْتُبُ، فَقَالَ المُسْلِمُونَ: وَاللَّهِ لاَ نَكْتُبُهَا
إِلَّا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ثُمَّ
قَالَ: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ،
فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَاللَّهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ
مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ البَيْتِ، وَلاَ قَاتَلْنَاكَ، وَلَكِنِ
اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللَّهِ، وَإِنْ
كَذَّبْتُمُونِي، اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ
الزُّهْرِيُّ: وَذَلِكَ لِقَوْلِهِ: لاَ يَسْأَلُونِي خُطَّةً
يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا -
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى أَنْ
تُخَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ البَيْتِ، فَنَطُوفَ بِهِ ، فَقَالَ
سُهَيْلٌ: وَاللَّهِ لاَ تَتَحَدَّثُ العَرَبُ أَنَّا أُخِذْنَا ضُغْطَةً،
وَلَكِنْ ذَلِكَ مِنَ العَامِ المُقْبِلِ، فَكَتَبَ، فَقَالَ
سُهَيْلٌ: وَعَلَى أَنَّهُ لاَ يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ
عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا. قَالَ المُسْلِمُونَ:
سُبْحَانَ اللَّهِ، كَيْفَ يُرَدُّ إِلَى المُشْرِكِينَ وَقَدْ جَاءَ
مُسْلِمًا؟ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ

آپ وضو فرماتے تو لوگ آپ کے مستعمل پانی کو حاصل
کرنے کے لئے جھپٹ پڑتے تھے اور ایک دوسرے
پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے، ہر ایک اس
بات پر کوشاں رہتا کہ یہ پانی میں حاصل کروں، جب
لوگ آپ کی خدمتمیں عرض کرتے تو اپنی آوازوں کو
پست رکھتے تھے اور انتہائی تعظیم کے سبب آپ کی
جانب نظر جما کر نہیں دیکھتے تھے، اس کے بعد عروہ
اپنے ساتھیوں کی طرف واپس لوٹ گیا اور ان سے کہنے
لگا: اے قوم! واللہ! میں بادشاہوں کے درباروں میں
وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار
میں حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی قسم میں نے کوئی بادشاہ
ایسا نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس طرح تعظیم کرتے
ہوں جیسے محمد ﷺ کے ساتھی ان کی تعظیم کرتے ہیں؛
خدا کی قسم جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا لعاب دہن کسی نہ
کسی آدمی کی ہتھیلی پر ہی گرتا ہے، جسے وہ اپنے چہرے
اور بدن پر مل لیتا ہے جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً
ان کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے، جب وہ وضو فرماتے ہیں تو
یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ لوگ وضو کا مستعمل پانی
حاصل کرنے پر ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے مرنے
پر آمادہ ہو جائیں گے، وہ ان کی بارگاہ میں اپنی
آوازوں کو پست رکھتے ہیں اور انتہائی تعظیم کے سبب وہ
ان کی طرف نگاہ بھر کر دیکھ نہیں سکتے، انہوں نے
تمہارے سامنے اچھی تجویز رکھی ہے پس اُسے قبول کر
لو، پھر بنی کنانہ کے ایک شخص نے کہا کہ مجھے بھی ان کے
پاس جانے کی اجازت دیجیے، لوگوں نے کہا جایئے،
جب وہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کے
قریب پہنچا تو رسولِ خدا نے فرمایا: یہ فلاں آدمی ہے اور
اس قوم سے ہے جو قربانی کے اونٹوں کی تعظیم کرتے

سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو يَرْسُفُ فِي قُيُودِهِ، وَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ حَتَّى رَمَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: هَذَا يَا مُحَمَّدُ أَوَّلُ مَا أُقَاضِيكَ عَلَيْهِ أَنْ تَرُدَّهُ إِلَيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ، قَالَ: فَوَاللَّهِ إِذًا لَمْ أُصَالِحْكَ عَلَى شَيْءٍ أَبَدًا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَجِزْهُ لِي، قَالَ: مَا أَنَا بِمُجِيزِهِ لَكَ، قَالَ: بَلَى فَافْعَلْ، قَالَ: مَا أَنَا بِفَاعِلٍ، قَالَ مِكْرَزٌ: بَلْ قَدْ أَجَزْنَاهُ لَكَ، قَالَ أَبُو جَنْدَلٍ: أَيْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، أُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا، أَلاَ تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيتُ؟ وَكَانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا شَدِيدًا فِي اللَّهِ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: أَلَسْتَ نَبِيَّ اللَّهِ حَقًّا، قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ، وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ، قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذًا؟ قَالَ: إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ، وَلَسْتُ أَعْصِيهِ، وَهُوَ نَاصِرِي، قُلْتُ: أَوَلَيْسَ كُنْتَ تُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ فَنَطُوفُ بِهِ؟ قَالَ: بَلَى، فَأَخْبَرْتُكَ أَنَّا نَأْتِيهِ الْعَامَ، قَالَ: قُلْتُ: لاَ، قَالَ: فَإِنَّكَ آتِيهِ وَمُطَّوِّفٌ بِهِ، قَالَ: فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَيْسَ هَذَا نَبِيَّ اللَّهِ حَقًّا؟ قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ؟ قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذًا؟ قَالَ: أَيُّهَا الرَّجُلُ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَيْسَ يَعْصِي رَبَّهُ، وَهُوَ نَاصِرُهُ، فَاسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهِ، فَوَاللَّهِ إِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ، قُلْتُ: أَلَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ وَنَطُوفُ

ہیں، لہٰذا قربانی کے جانور اس کے سامنے سے گزارو، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور جب لوگوں کو اس نے لبیک کہتے ہوئے سُنا تو کہا سبحان اللہ ایسے لوگوں کو بیت الحرام سے روکنا مناسب نہیں ہے، پھر ان میں سے ایک شخص مکرز بن حفص نامی کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ مجھے بھی ان کے پاس جانے کی اجازت دیجیے، لوگوں نے کہا، جایئے، جب وہ نزدیک پہنچا تو نبی کریم نے فرمایا کہ یہ مکرز ہے، جو بدکار آدمی ہے پھر وہ نبی کریم سے بات کرنے لگا تو اسی دوران سہیل بن عمر آ گیا۔ معمر فرماتے ہیں کہ مجھے ایوب نے عکرمہ کے واسطہ سے خبر دی کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو آپ نے فرمایا کہ اب تمہارا کام آسان ہو گیا، معمر فرماتے ہیں کہ زہری نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو اس نے کہا کہ ہمارے اور اپنے درمیان ایک معاہدہ لکھ لو، پس نبی کریم نے ایک کاتب کو طلب فرمایا اور اسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کا حکم دیا۔ سہیل نے کہا، خدا کی قسم ہمیں نہیں معلوم کہ رحمٰن کون ہے؟ آپ بِاسْمِكَ اللّٰهم لکھیں جیسے آپ پہلے لکھا کرتے تھے، صحابہ کرام علیہم الرضوا نکہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہی لکھیں گے مگر نبی کریم نے فرمایا بِاسْمِكَ اللّٰهم ہی لکھ دو، پھر آپ نے فرمایا: یہ وہ فیصلہ ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا۔ سہیل نے کہا: خدا کی قسم اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول جانتے تو بیت الحرام سے کیوں روکتے اور آپ کے ساتھ جنگ و قتال کیوں کرتے، پس اس جگہ محمد بن عبداللہ لکھیے، اس پر نبی کریم نے فرمایا: خدا کی قسم میں ضرور اللہ کا رسول ہوں، اگرچہ تم مجھے جھٹلاتے ہو محمد بن عبداللہ ہی لکھ دو۔ زہری کا قول ہے کہ یہ باتیں آپ نے اس لیے منظور فرمائیں کہ آپ پہلے ہی فرما چکے تھے

بِهِ؟ قَالَ: بَلَى، أَفَأَخْبَرَكَ أَنَّكَ تَأْتِيهِ العَامَ؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ: فَإِنَّكَ آتِيهِ وَمُطَّوِّفٌ بِهِ. - قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ عُمَرُ -: فَعَمِلْتُ لِذَلِكَ أَعْمَالًا، قَالَ: فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الكِتَابِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا . قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتَّى قَالَ ذَلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَتُحِبُّ ذَلِكَ، اخْرُجْ ثُمَّ لاَ تُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً، حَتَّى تَنْحَرَ بُدْنَكَ، وَتَدْعُوَ حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ، فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ نَحَرَ بُدْنَهُ، وَدَعَا حَالِقَهُ فَحَلَقَهُ، فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ قَامُوا، فَنَحَرُوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا، ثُمَّ جَاءَهُ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ المُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ} (الممتحنة: 10) حَتَّى بَلَغَ بِعِصَمِ الكَوَافِرِ فَطَلَّقَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ امْرَأَتَيْنِ، كَانَتَا لَهُ فِي الشِّرْكِ فَتَزَوَّجَ إِحْدَاهُمَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، وَالأُخْرَى صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ، ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى المَدِينَةِ، فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ، فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ، فَقَالُوا: العَهْدَ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا، فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ، فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى بَلَغَا ذَا الحُلَيْفَةِ، فَنَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ، فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فُلاَنُ جَيِّدًا، فَاسْتَلَّهُ الآخَرُ، فَقَالَ: أَجَلْ، وَاللَّهِ

کہ میں ان کی ہر وہ بات قبول کرلونگا جس میں اللہ کی حرام فرمائی ہوئی چیزوں کی تعظیم کریں۔ اس کے بعد نبی کریم نے فرمایا کہ یہ اس لیے ہے کہ تم ہمارے اور بیت الحرام کے درمیان راستہ صاف کر دو کہ ہم اس کا طواف کرلیں تو سہیل نے کہا، خدا کی قسم ہم اہل عرب کو یہ کہنے کا موقع نہیں دیں گے کہ قریش مجبور ہو چکے ہیں، ہاں یہ کام آئندہ سال پر رکھ لو، پس یہی لکھ لیا گیا پھر سہیل نے کہا کہ جو بھی آدمی ہم میں سے تمہارے پاس آئے گا خواہ اس نے تمہارا دین قبول کر لیا ہو، لیکن تمہیں وہ ہماری طرف واپس لوٹانا ہوگا، اس پر اہل اسلام بول اٹھے، سبحان اللہ! بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ جو شخص مسلمان ہو کر آئے اسے مشرکوں کی طرف واپس لوٹا دیا جائے۔ اسی بات چیت کے دوران ابوجندل بن سہیل بن عمرو قید سے بھاگ کر بیڑیوں کو کے ساتھ مکہ مکرمہ کی ڈھلان کی طرف سے آکر مسلمانوں کے درمیان آپہنچے۔ سہیل نے کہا، اے محمد! ہماری اس صلح کی سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ تم اُسے ہمارے حوالے کرو، نبی کریم نے فرمایا کہ ابھی تک صلحنامہ مکمل نہیں ہوا اور وہ مکمل ہو جانے پر نافذ العمل ہوتا ہے۔ اس (سہیل) نے کہا، تو ہم کسی بھی بات پر آپ سے ہرگز صلح نہیں کرتے۔ نبی کریم نے فرمایا۔ اچھا اس ایک کی مجھے اجازت دے دو، اس نے جواب دیا، میں آپ کو اس کی اجازت نہیں دیتا، آپ نے فرمایا کہ ایسا ہی کرلو، اس نے جواب دے دیا میں ایسا نہیں کرونگا، مکرز نے کہا، میں آپ کو اس کی اجازت دیتا ہوں، ابوجندل رضی اللہ عنہ نے صدالگائی اے صحابِ رسول! کیا تم مجھے مشرکوں کی جانب واپس لوٹا دو گے حالانکہ میں مسلمان ہو کر آیا ہوں؟ کیا تم نہیں دیکھتے کہ مجھ پر کیا

إِنَّهُ لَجَيِّدٌ، لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ، ثُمَّ جَرَّبْتُ، فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ: أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ، فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ، فَضَرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ، وَفَرَّ الآخَرُ حَتَّى أَتَى المَدِينَةَ، فَدَخَلَ المَسْجِدَ يَعْدُو، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُ: لَقَدْ رَأَى هَذَا ذُعْرًا فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُتِلَ وَاللَّهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ، فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَدْ وَاللَّهِ أَوْفَى اللَّهُ ذِمَّتَكَ، قَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ، ثُمَّ أَنْجَانِي اللَّهُ مِنْهُمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ، لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سِيفَ البَحْرِ قَالَ: وَيَنْفَلِتُ مِنْهُمْ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلٍ، فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ، فَجَعَلَ لاَ يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ، حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ، فَوَاللَّهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّأْمِ إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا، فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ، فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ بِاللَّهِ وَالرَّحِمِ، لَمَّا أَرْسَلَ، فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ) (الفتح: 24) حَتَّى بَلَغَ (الحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الجَاهِلِيَّةِ) (الفتح: 26) وَكَانَتْ حَمِيَّتُهُمْ أَنَّهُمْ لَمْ يُقِرُّوا أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ، وَلَمْ يُقِرُّوا بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، وَحَالُوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ البَيْتِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "مَعَرَّةٌ العُرُّ: الجَرَبُ، تَزَيَّلُوا: تَمَيَّزُوا، وَحَمَيْتُ القَوْمَ: مَنَعْتُهُمْ حِمَايَةً،

گزری ہے اور راہ خدا میں مجھے کیسی کیسی مصیبتیں اور رنج و آلام پہنچے ہیں؟ پس حضرت عمر بن خطاب نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ برحق نبی نہیں ہیں؟ فرمایا کیوں نہیں، عرض کی، کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ فرمایا کیوں نہیں عرض کی، پھر ہمیں اپنے دینی معاملات میں مغلوب ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں، اس کے حکم زرا روگردانی نہیں کرتا اور وہ میرا مددگار رہے۔ انہوں نے عرض کی، کیا آپ نے ہم سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم جلد بیت اللہ شریف جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ فرمایا ہاں کیوں نہیں لیکن کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اسی سال جائیں گے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو نہیں فرمایا تھا۔ فرمایا پھر تم خانہ کعبہ جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے، وہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے صدیق اکبر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، اے ابوبکر! کیا یہ اللہ کے سچے نبی نہیں؟ فرمایا کیوں نہیں، میں نے کہا پھر ہمیں اپنے دینی معاملات میں مغلوب ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا اے اللہ کے بندے وہ اللہ کے رسول ہیں اور اپنے رب کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ ان کا مددگار ہے پس ان کی اطاعت پر پختگی سے قائم رہو، کیونکہ خدا کی قسم وہ حق پر ہیں، میں نے عرض کی، کیا انہوں نے ہم سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم جلد بیت الحرام جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ فرمایا کیوں نہیں مگر یہ تو نہیں فرمایا تھا کہ اسی سال جائیں گے، میں نے عرض کیا ہاں یہ تو نہیں فرمایا تھا، صدیق اکبر نے فرمایا کہ یقین رکھو تم ضرور جاؤ گے اور طواف کرو گے، زہری کا قول ہے کہ حضرت عمر فاروق نے فرمایا مجھے اس عمل کے کفارے

وَأَحْمَيْتُ الْحِمَى: جَعَلْتُهُ حِمًى لَا يُدْخَلُ، وَأَحْمَيْتُ الْحَدِيدَ وَأَحْمَيْتُ الرَّجُلَ: إِذَا أَغْضَبْتَهُ إِحْمَاءً"

میں بہت کچھ کرنا پڑا ہے، راوی کا بیان ہے کہ صلح نامے سے فارغ ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اٹھو اور قربانیاں پیش کر کے اپنے سر منڈاؤ، راوی کا بیان ہے کہ ایک بھی نہ اٹھ پایا حالانکہ آپ نے خدا کی قسم تین دفعہ فرمایا تھا، جب کوئی نہ اٹھا تو آپ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور مسلمانوں کی یہ حالت ذکر فرمائی، انہوں نے عرض کیا یا نبی اللہ! اگر آپ پسند فرمائیں تو ایسا کریں کہ باہر تشریف لے جائیں اور ان میں سے کسی سے بھی کچھ نہ کہیں، حتیٰ کہ اپنی قربانی کے اونٹ ذبح کر لیے جائیں اور حجام کو بلا کر اپنا سر منڈوا لیا جائے۔ پس آپ باہر تشریف لے گئے اور کسی ایک سے بھی بات نہ کی حتیٰ کہ اپنے جانوروں کی قربانی دے دی اور حجامت کرنے والے کو بلا کر سر منڈا لیا جب مسلمانوں نے یہ دیکھا تو وہ کھڑے ہوئے، قربانیاں دیں اور ایک دوسرے کا سر مونڈنے کے لیے یوں بھگدڑ مچی کہ آپس میں لڑائی جھگڑے کا خدشہ ہونے لگا اس کے بعد کچھ مسلمان عورتیں آئیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اے مسلمانو! جب تمہارے پاس ایمان لانے والیاں حاضر ہوں تو ان کا امتحان لے لیا کرو تاکہ غلط فہمی میں کہیں کافروں کی عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ رکھ بیٹھو، پس اسی دن حضرت عمر فاروق نے ایسی دو عورتوں کو طلاق دے دی جو ان کے نکاح میں تھیں اور انہیں شرک میں مبتلا پایا گیا ان میں سے ایک کو معاویہ بن ابوسفیان اور دوسری کو صفوان بن امیہ نے اپنی زوجیت میں لے لیا، اس کے بعد نبی کریم مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہو گئے پس قریش میں سے ایک شخص ابوبصیر نامی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور وہ

مسلمان ہو گیا تھا، کفار مکہ نے اس کے پیچھے دو شخص روانہ کئے تھے اور پیغام بھیجا تھا کہ معاہدے کی رو سے اسے ان آدمیوں کے ساتھ واپس کر دیا جائے تو وہ اس کو لے کر نکلے اور جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو وہاں قیام کیا اور اپنی کھجوریں کھانے لگے، ابوبصیر نے ان میں سے ایک شخص سے کہا، خدا کی قسم میں دیکھتا ہوں کہ تمہاری تلوار تو بہت بہترین ہے تو اس نے نیام سے نکالی اور کہا کہ خدا کی قسم واقعی یہ بہت بہترین ہے میں نے کئی بار اس کا تجربہ کیا ہے پس ابوبصیر نے فرمایا، ذرا دکھاؤ تو سہی، میں بھی تو اسے دیکھوں تو اس نے تلوار دے دی پس انہوں نے اسے ایک ہی وار میں موت کی نیند سلا دیا، اور دوسرا ساتھی فرار ہو گیا، حتیٰ کہ مدینہ منورہ پہنچ کر دوڑتا ہوا مسجد نبوی میں داخل ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اسے دیکھا تو فرمایا یہ کچھ خوفزدہ دکھائی دیتا ہے۔ وہ نبی کریم کے قریب پہنچ کر عرض گزار ہوا، حضور! خدا کی قسم میرا ساتھی تو قتل کر دیا گیا اور میں بھی قتل ہو چکا ہوتا، پس ابوبصیر بھی آ پہنچے اور عرض گزار کی، یا نبی اللہ! خدا کی قسم آپ نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی اور مجھے ان (کفار مکہ) کی طرف واپس لوٹا دیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے ان (کے شر) سے بچا لیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر اس کے ساتھ کوئی اور بھی ہوتا تو تمہاری اس حرکت سے جنگ کی آگ بھڑک اٹھی، جب انہوں نے یہ ارشادِ گرامی سنا تو جان گئے کہ کفار کی جانب پھر واپس لوٹایا جاؤنگا، پس وہ یہاں سے نکل کر دریا کے کنارے چلے گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ ادھر ابوجندل بن سہیل بھی کفار کی قید سے بھاگ کر ابوبصیر سے آ ملے۔ اب یوں ہوتا کہ قریش کا جو آدمی بھی اسلام قبول کر کے وہاں

(مکہ مکرمہ) سے بھاگتا وہ ابوبصیر سے آملتا، حتیٰ کہ ان کے ساتھیوں کی اچھی خاصی جماعت بن گئی۔ پس خدا کی قسم، جب بھی وہ سنتے کہ قریش کا کوئی قافلہ شام کی طرف جانے والا ہے تو اس کی گھات میں بیٹھ جاتے، لوگوں کو قتل کر دیتے اور ان کا مال لوٹ لیا کرتے تھے۔ پس قریش نے ایک اپنا نمائندہ نبی کریم کی بارگاہ میں بھیجا، اللہ تعالیٰ اور قربت داری کا واسطہ دیا کہ اسے روکا جائے اور جو مسلمان ہو کر یہاں سے چلا جائے گا وہ ہماری جانب سے دامن دیا گیا ہے۔ پس نبی کریم نے ان کو پیغام بھیج دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، (وہی ذات ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے مکہ کی سرزمین میں روک دیئے۔) حتیٰ کہ ان کا تعصب محض بے جا تعصب بن کر رہ گیا اور یہ بے جا تعصب ہی تو تھا کہ وہ آپ کے نبی اللہ ہونے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے پر راضی نہ ہوئے اور مسلمانوں اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوئے۔

2733 - وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ عُرْوَةُ: فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ وَبَلَغَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: أَنْ يَرُدُّوا إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ، وَحَكَمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ لاَ يُمَسِّكُوا بِعِصَمِ الكَوَافِرِ، أَنَّ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَيْنِ، قَرِيبَةَ بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ، وَابْنَةَ جَرْوَلٍ الخُزَاعِيِّ، فَتَزَوَّجَ قَرِيبَةَ مُعَاوِيَةُ، وَتَزَوَّجَ الأُخْرَى أَبُو جَهْمٍ، فَلَمَّا أَبَى الكُفَّارُ أَنْ يُقِرُّوا بِأَدَاءِ مَا أَنْفَقَ المُسْلِمُونَ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ، أَنْزَلَ

اور عقیل نے زہری سے روایت کی کہ عروہ فرماتے تھے کہ مجھے حضرت عائشہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسی عورتوں کا امتحان لیا کرتے تھے اور ہمیں یہ خبر بھی پہنچی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ مشرکین مکہ کی جو عورتیں مسلمان ہو کر ہجرت کر کے تمہارے پاس آ جائیں تو ان پر جو مشرکین کا خرچ ہوا تھا وہ ادا کر دیا کرو نیز مسلمانوں کو یہ حکم بھی دیا کہ کافروں کی عورتوں کو اپنے پاس نہ روکنا، اس لیے حضرت عمر فاروق نے اپنی ایسی دو بیویوں کو طلاق دے دی تھی ایک قریبہ بنت ابوامیہ اور دوسری جرول

2733- انظر الحديث:2713

اللّٰهُ تَعَالَی: (وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ) (الممتحنة: 11) وَالعَقْبُ مَا يُؤَدِّي الْمُسْلِمُونَ إِلَى مَنْ هَاجَرَتِ امْرَأَتُهُ مِنَ الْكُفَّارِ، فَأَمَرَ أَنْ يُعْطَى مَنْ ذَهَبَ لَهُ زَوْجٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَا أَنْفَقَ مِنْ صَدَاقِ نِسَاءِ الْكُفَّارِ اللَّائِي هَاجَرْنَ، وَمَا نَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ ارْتَدَّتْ بَعْدَ إِيمَانِهَا، وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَصِيرِ بْنَ أَسِيدٍ الثَّقَفِيَّ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا مُهَاجِرًا فِي الْمُدَّةِ، فَكَتَبَ الأَخْنَسُ بْنُ شَرِيقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ أَبَا بَصِيرٍ، فَذَكَرَ الحَدِيثَ

خزاعی کی بیٹی۔ قریبہ سے تو عاویہ نے شادی کر لی اور دوسری سے ابوجہم نے۔ جب کافروں نے اس بات کا انکار کیا کہ مسلمانوں کی جو عورتیں ان کے پاس چلی جائیں گی ان کا خرچ مسلمانوں کے حوالے کرنا ہوگا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اگر تمہاری بیویاں کافروں کے پاس چلی جائیں تو تم بھی معاوضہ لے لیا کرو، معاوضہ یہ تھا کہ کافروں کی جو عورت ہجرت کر کے مسلمانوں کے پاس آجاتی تو مسلمان اس کا خرچ ادا کر دیتے تھے۔ اب یہ حکم دیا کہ کافروں کی ان عورتوں کا جو ہجرت کر کے اہل اسلام کے پاس آئیں تو ان کا جو خرچ ادا کرنا ہے وہ ایسے مسلمانوں کو دے دیا جائے جن کی بیویاں کافروں کے پاس چلی گئی ہیں اور امام بخاری فرماتے ہیں کہ ہم ایسی ایک بھی عورت کو نہیں جانتے جو ایمان لانے کے بعد مرتد ہو کر کافروں کے پاس گئی ہو، اور ہمیں یہ بھی بات پہنچی ہے کہ ابوبصیر بن اسید الثقفی نے جب اسلام قبول کیا تو ہجرت کر کے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گئے تو ان دونوں اخنس بن شریق نے نبی کریم سے ابوبصیرہ کی واپسی کا تحریری مطالبہ کیا تھا پھر پوری حدیث بیان کی۔

16- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْقَرْضِ

2734 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ

قرض میں شرط عائد کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے شخص کا ذکر فرمایا جس نے بنی اسرائیل کے کسی فرد سے ایک مقررہ مدت کے لیے ایک ہزار دینار قرض لیے تھے۔ حضرت ابن عمر اور عطاء کا قول ہے کہ قرض میں مدّت معیّن کرنا جائز

2734- راجع الحدیث: 1498

إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَعَطَاءٌ: إِذَا أَجَّلَهُ فِي الْقَرْضِ جَازَ

ہے۔

17- بَابُ الْمُكَاتَبِ وَمَا لَا يَحِلُّ مِنَ الشُّرُوطِ الَّتِي تُخَالِفُ كِتَابَ اللَّهِ

وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي الْمُكَاتَبِ: شُرُوطُهُمْ بَيْنَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ، أَوْ عُمَرُ: كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ كِتَابَ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَيُقَالُ عَنْ كِلَيْهِمَا عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ

مکاتب پر ناجائز شرائط عائد کرنا جو قرآن کے خلاف ہیں

حضرت جابر بن عبداللہ کا قول ہے کہ مکاتب کے لیے شرائط ہیں جو آپس میں طے کی جاتی ہیں، حضرت ابن عمر اور حضرت عمر نے فرمایا جو شرط خلاف قرآن ہو وہ باطل ہے خواہ سو شرطیں ہوں، امام بخاری فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عمر دونوں نے یہ فرمایا ہے۔

2735 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَتْهَا بَرِيرَةُ تَسْأَلُهَا فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ: إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتُ أَهْلَكِ وَيَكُونُ الوَلَاءُ لِي، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَّرْتُهُ ذَلِكَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَاعِيهَا، فَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّمَا الوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى المِنْبَرِ، فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بریرہ میرے پاس اپنی کتابت میں مدد لینے آئی، انہوں نے فرمایا، میں اس شرط پر تمہاری پوری قیمت ادا کر دیتی ہوں کہ تمہاری میراث میرا حق ہوگی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ سے اس کا ذکر ہوا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے خرید کر آزاد کردو، کیونکہ ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر رونق افروز ہو کر فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے وہ ایسی شرائط عائد کرتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں۔ جو ایسی شرط عائد کرے کہ وہ کتاب اللہ میں نہیں تو اسے کچھ نہیں ملے گا خواہ وہ سو شرطیں عائد کرے۔

18- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الِاشْتِرَاطِ وَالثُّنْيَا فِي الإِقْرَارِ، وَالشُّرُوطِ الَّتِي يَتَعَارَفُهَا النَّاسُ بَيْنَهُمْ، وَإِذَا قَالَ:

جائز شرطیں لگانا اور اقرار اور شرائط میں استثناء، متعارف شرائط اور جب کوئی کہے کہ ایک یا دو سے

2735- راجع الحدیث: 2818,456

مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ رَجُلٌ لِكَرِيِّهِ: أَرْحِلْ رِكَابَكَ، فَإِنْ لَمْ أَرْحَلْ مَعَكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَلَكَ مِائَةُ دِرْهَمٍ. فَلَمْ يَخْرُجْ فَقَالَ شُرَيْحٌ: مَنْ شَرَطَ عَلَى نَفْسِهِ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فَهُوَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَيُّوبُ: عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: إِنَّ رَجُلًا بَاعَ طَعَامًا، وَقَالَ: إِنْ لَمْ آتِكَ الأَرْبِعَاءَ فَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بَيْعٌ، فَلَمْ يَجِئْ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: لِلْمُشْتَرِي أَنْتَ أَخْلَفْتَ فَقَضَى عَلَيْهِ

سوا سو درہم

ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے کرایہ دار سے کہا کہ سفر پر روانہ ہو جاؤ اگر میں فلاں اور فلاں تمہارے ساتھ نہ چل سکا تو تمہیں سو درہم دوں گا، وہ اس دن نہ گیا۔ شریح نے فرمایا۔ جو آدمی بغیر کسی جبر کے بخوشی کوئی شرط اپنے اوپر عائد کرے، وہ نافذ العمل ہے، ایوب، ابن سیرین سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے غلہ فروخت کیا مشتری کہنے لگا، اگر میں بدھ کے دن تمہارے پاس نہ آیا تو ہمارا سودا منسوخ ہوگا۔ وہ بدھ کے دن نہ آیا۔ قاضی شریح نے مشتری سے کہا، تم نے وعدہ خلافی کی ہے، پھر اس کے خلاف فیصلہ دیا۔

2736 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الجَنَّةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو، جس نے انہیں یاد کرلیا وہ جنت میں داخل ہوا۔

19- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الوَقْفِ

وقف میں شرائط عائد کرنا

2737 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: أَنْبَأَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ، فَمَا تَأْمُرُ بِهِ؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کو خیبر میں کچھ زمین مل گئی تو وہ مشورہ لینے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یارسول اللہ! مجھے خیبر میں زمین ملی ہے کہ اس سے اچھی میرے پاس کوئی زمین نہیں، آپ کا اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ فرمایا چاہو تو اس کے درخت اپنے پاس رکھ لو اور پھل صدقہ کر دو، راوی کا بیان ہے

2736- انظر الحدیث: 7392,6410' سنن ابو داؤد: 3507

2737- راجع الحدیث: 2313' صحیح مسلم: 4200' سنن ابو داؤد: 2878' سنن ترمذی: 1375' سنن نسائی: 3601 تا 3603' سنن ابن ماجہ: 2396

قَالَ: إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا، وَتَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ، أَنَّهُ لاَ يُبَاعُ وَلاَ يُوهَبُ وَلاَ يُورَثُ، وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ، وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَابْنِ السَّبِيلِ، وَالضَّيْفِ لاَ جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ، وَيُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ سِيرِينَ، فَقَالَ: غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالاً

کہ حضرت عمر نے پھل اس شرط پر صدقہ کر دیئے کہ انہیں فروخت کرنا، ہبہ کرنا، ورثے میں دینا ممنوع ہے۔ یہ فقیروں، قرابت داروں، گردن چھڑانے والوں، مسافروں اور مہمانوں کے لیے وقف ہیں۔ متولی کے لیے ممنوع نہیں جب کہ وہ حسب ضرورت کھائے اور غرباء کو کھلائے۔ راوی نے ابن سیرین کو یہ حدیث سنائی تو کہنے لگے متولی مال سمیٹنے والا نہ ہو۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

55- کِتَابُ الوَصَایَا

1- بَابُ الوَصَایَا وَقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: وَصِیَّۃُ الرَّجُلِ مَکْتُوبَۃٌ عِنْدَہُ

وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالَی: (کُتِبَ عَلَیْکُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَکُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَکَ خَیْرًا، الْوَصِیَّۃُ لِلْوَالِدَیْنِ وَالْأَقْرَبِینَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِینَ، فَمَنْ بَدَّلَہُ بَعْدَ مَا سَمِعَہُ فَإِنَّمَا إِثْمُہُ عَلَی الَّذِینَ یُبَدِّلُونَہُ، إِنَّ اللّٰہَ سَمِیعٌ عَلِیمٌ، فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا، فَأَصْلَحَ بَیْنَہُمْ، فَلَا إِثْمَ عَلَیْہِ، إِنَّ اللّٰہَ غَفُورٌ رَحِیمٌ) " جَنَفًا: مَیْلًا مُتَجَانِفٌ مَائِلٌ"

2738 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِکٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَہُ شَیْءٌ یُوصِی فِیہِ، یَبِیتُ لَیْلَتَیْنِ إِلَّا وَوَصِیَّتُہُ مَکْتُوبَۃٌ عِنْدَہُ تَابَعَہُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

2739 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیمُ بْنُ الْحَارِثِ،

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وصیتوں کا بیان

وصیت کے بارے میں اللہ اور رسول کی ہدایات، حدیث میں ہے کہ آدمی کے پاس وصیت لکھی ہوئی ہونی چاہیے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: تم پر فرض ہوا کہ جب تم میں کسی کو موت آئے اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لئے موافق دستور یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر تو جو وصیت کو سن سنا کر بدل دے اس کا گناہ انہیں بدلنے والوں پر ہے بیشک اللہ سنتا جانتا ہے پھر جسے اندیشہ ہوا کہ وصیت کرنے والے نے کچھ بے انصافی یا گناہ کیا تو اس نے ان میں صلح کرادی اس پر کچھ گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۲، البقرۃ ۱۸۲) جَنَفًا سے کسی کی طرف طبعی میلان رکھنا اور متجانف کسی کی طرف مائل ہونے والے کو کہتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے یہ روا نہیں ہے کہ اس کے پاس قابلِ وصیت مال ہو اور وہ دو راتیں بھی گزارے مگر یہ کہ اس کے پاس لکھی ہوئی وصیت موجود ہو۔ حضرت عمرو اور حضرت ابن عمر سے محمد بن مسلم نے اس کی روایت کی، اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

2738- سنن نسائی: 3718

2739- انظر الحدیث: 4461,3098,2912,2873، سنن نسائی: 3598,3597,3596

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الحَارِثِ خَتَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخِي جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الحَارِثِ، قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَلاَ دِينَارًا وَلاَ عَبْدًا وَلاَ أَمَةً وَلاَ شَيْئًا، إِلَّا بَغْلَتَهُ البَيْضَاءَ، وَسِلاَحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً

مروی ہے۔ جو رسول اللہ ﷺ کے برادر نسبتی یعنی حضرت جویریہ بنت حارث کے بھائی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ وقتِ وصال رسول اللہ ﷺ نے ترکہ میں درہم دینار، اور لونڈی غلام وغیرہ قسم کی کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔ ماسوائے اپنے سفید خچر، اپنے جنگی ہتھیاروں اور ایک قطعۂ زمین کے، جو آپ نے صدقہ فرمائی ہوئی تھی۔

2740- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى؟ فَقَالَ: لاَ، فَقُلْتُ: كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِالوَصِيَّةِ؟ قَالَ: أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ

طلحہ بن مصرف سے مروی ہے، انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے (اپنے مال میں) وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ میں نے پوچھا، پھر وصیت کرنا لوگوں پر کیسے فرض ہوا، یا انہیں وصیت کرنے کا زبانی حکم دیا گیا تھا؟ فرمایا، آپ نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔

2741 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ وَصِيًّا، فَقَالَتْ: "مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ، وَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلَى صَدْرِي؟ - أَوْ قَالَتْ: حَجْرِي - فَدَعَا بِالطَّسْتِ، فَلَقَدْ انْخَنَثَ فِي حَجْرِي، فَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ، فَمَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ"

بعض لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے ذکر کیا کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو وصیت فرمائی اس پر حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ انہیں کب وصیت کی گئی، حالانکہ آپ کو میں نے اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا یا یہ فرمایا کہ اپنی گود میں لیا ہوا تھا۔ پس آپ نے طشت طلب فرمایا لیکن اس وقت آپ میری گود ہی میں ڈھلک گئے۔ جبکہ مجھے علم نہ ہوسکا کہ آپ وفات پا چکے ہیں۔ ان حالات میں انہیں وصیت کب فرمائی؟

2-بَابُ أَنْ يَتْرُكَ وَرَثَتَهُ

وارثوں کو مالدار چھوڑنا بہتر ہے اس

2740- انظر الحدیث: 5022,4460' صحیح مسلم: 4203' سنن ترمذی: 2119' سنن نسائی: 3622' سنن ابن ماجہ: 2696

2741- انظر الحدیث: 4459' صحیح مسلم: 4207' سنن نسائی: 3625,3624' سنن ابن ماجہ: 1626

اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَتَكَفَّفُوا النَّاسَ

2742 - حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَاَنَا بِمَكَّةَ، وَهُوَ يَكْرَهُ اَنْ يَمُوتَ بِالْاَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا، قَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ ابْنَ عَفْرَاءَ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَالشَّطْرُ. قَالَ: لَا. قُلْتُ: الثُّلُثُ، قَالَ: فَالثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، اِنَّكَ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي اَيْدِيهِمْ، وَاِنَّكَ مَهْمَا اَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ، فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ، حَتَّى اللُّقْمَةُ الَّتِي تَرْفَعُهَا اِلَى فِي امْرَاَتِكَ، وَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَرْفَعَكَ، فَيَنْتَفِعَ بِكَ نَاسٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ يَوْمَئِذٍ اِلَّا ابْنَةٌ

بات سے کہ انہیں لوگوں کے رحم وکرم پر چھوڑا جائے

عامر بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے، اور اس وقت میں مکہ مکرمہ میں تھا، آپ اس جگہ فوت ہونا، ناپسند فرماتے ہیں جہاں سے ہجرت کی ہو، اسی لیے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن عفراء پر رحم فرمائے، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کردوں؟ فرمایا نہیں، عرض کیا، نصف کی؟ ارشاد فرمایا، نہیں، میں نے کہا، تہائی کی، فرمایا تہائی کا خوف نہیں، مگر تہائی انتہائی وصیت ہے۔ اگر تم اپنی وارثوں کو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ انہیں مفلس چھوڑنے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔ اور جو کچھ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو، وہ صدقہ ہے، حتیٰ کہ جو لقمہ اٹھا کر تم اپنی بیوی کے منہ میں دو، وہ بھی صدقہ ہے۔ جلد اللہ تعالیٰ تمہیں بلندی کردے گا، تو کتنے ہی لوگ تم سے نفع لینگے جبکہ کچھ لوگ نقصان پائیں گے ان دنوں اُن کی صرف ایک ہی بیٹی تھی۔

3- بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا يَجُوزُ لِلذِّمِّيِّ وَصِيَّةٌ اِلَّا الثُّلُثَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: (وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ) (المائدة: 49)

تہائی کی وصیت کرنا

امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ ذمی کے لیے بھی تہائی مال تک ہی وصیت کرنا جائز ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: اور یہ کہ اے مسلمان اللہ کے اتارے پر حکم کر (پ ۶، المائدہ ۴۹)

2743 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

عروہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

2742- راجع الحديث: 56، صحيح مسلم: 4187، سنن نسائی: 3630,3629

2743- صحيح مسلم: 4194، سنن نسائی: 3636، سنن ابن ماجه: 2711

سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَوْ غَضَّ النَّاسُ إِلَى الرُّبْعِ، لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ

فرمایا: کاش! وصیت کے معاملے میں لوگ چوتھائی مال تک جاتے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تہائی تک کی اجازت عطا فرمائی لیکن تہائی کو کثیر یا کبیر بتایا ہے۔

2744 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرِضْتُ، فَعَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ لاَ يَرُدَّنِي عَلَى عَقِبِي، قَالَ: لَعَلَّ اللَّهَ يَرْفَعُكَ وَيَنْفَعُ بِكَ نَاسًا. قُلْتُ: أُرِيدُ أَنْ أُوصِيَ، وَإِنَّمَا لِي ابْنَةٌ، قُلْتُ: أُوصِي بِالنِّصْفِ؟ قَالَ: النِّصْفُ كَثِيرٌ. قُلْتُ: فَالثُّلُثِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ. قَالَ: فَأَوْصَى النَّاسُ بِالثُّلُثِ، وَجَازَ ذَلِكَ لَهُمْ

عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک دفعہ میں بیمار پڑا تو نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! دعا فرمایئے، اللہ تعالیٰ مجھے میری ایڑیوں پر نہ لوٹائے، آپ نے زبان حق ترجمان سے فرمایا، شاید اللہ تعالیٰ تمہیں ایسی سرفرازی عطا فرمائے کہ تمہاری ذات سے کتنے ہی لوگوں کو بھلا ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی: میرا ارادہ وصیت کرنے کا ہے جبکہ میری صرف ایک لڑکی ہے کیا میں نصف مال کی وصیت کردوں؟ فرمایا نصف تو زیادہ ہے، عرض کیا تو تہائی مال کی وصیت کردوں؟ فرمایا تہائی مال کی کردو اگرچہ تہائی بھی کثیر یا کبیر ہے، پس تہائی مال تک وصیت کرنے لگے اور یہی ان کے لیے جائز ہو گیا۔

4- بَابُ قَوْلِ الْمُوصِي لِوَصِيِّهِ: تَعَاهَدْ وَلَدِي، وَمَا يَجُوزُ لِلْوَصِيِّ مِنَ الدَّعْوَى

موصی کا وصی سے کہنا کہ میری اولاد کی اعانت کرنا اور وصی کو کیسا دعویٰ کرنا جائز ہے

2745 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي، فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامُ الفَتْحِ،

عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرا ہے۔ تم اسے اپنی تحویل میں رکھنا، جب مکہ مکرمہ فتح ہوا، تو حضرت سعد نے لڑکے کو لیا، اور

2744- راجع الحدیث:56

2745- راجع الحدیث:2053

أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ: ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ: أَخِي، وَابْنُ أَمَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَتَسَاوَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ابْنُ أَخِي كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، الوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ

فرمایا یہ میرا بھتیجا ہے۔ اس کے بارے میں مجھ سے عہد لیا گیا ہے۔ یہ سن کر عبد بن زمعہ کھڑے ہو گئے اور کہا یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد کی لونڈی کا لڑکا ہے جو ان کی تحویل میں تھی۔ دونوں حضرات اس معاملے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ حضرت سعد نے بیان کیا، کہ یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اور اس کے بارے میں انہوں نے مجھ سے عہد لیا تھا۔ عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبد زمعہ! یہ تمہارا ہے کیونکہ بستر والے کے لیے بیٹا اور بدکار کے لیے پتھر ہیں، پھر آپ نے ام المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرو کیونکہ آپ نے اس لڑکے کی عقبہ سے مشابہت ملاحظہ فرمائی تھی پس اس لڑکے نے حضرت ام المومنین کو آخری وقت تک نہیں دیکھا۔

5-بَابُ إِذَا أَوْمَأَ المَرِيضُ بِرَأْسِهِ إِشَارَةً بَيِّنَةً جَازَتْ

مریض اپنے سر سے کوئی واضح اشارہ کرے تو قابل اعتبار ہوگا

2746- حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ، فَقِيلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكِ، أَفُلاَنٌ أَوْ فُلاَنٌ، حَتَّى سُمِّيَ اليَهُودِيُّ، فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا، فَجِيءَ بِهِ، فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى اعْتَرَفَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالحِجَارَةِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے کسی لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان میں رکھ کر کچل دیا۔ اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا ہے؟ فلاں نے؟ حتیٰ کہ جب اس یہودی کا نام لیا گیا تو لڑکی نے اپنے سر کے ساتھ اثبات کا اشارہ کیا۔ اس یہودی کو لایا گیا اور پوچھنے پر اس نے اقرار کر لیا، نبی کریم نے حکم فرمایا کہ اس کا سر بھی پتھر سے کچل دیا جائے۔

2746- راجع الحديث: 2413، صحيح مسلم: 4341، سنن ابوداؤد: 4535,4527، سنن ترمذی: 1394، سنن نسائی: 4756، سنن ابن ماجه: 2665

6-بَابٌ: لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

وارث کے لیے وصیت نہیں

2747-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ المَالُ لِلْوَلَدِ، وَكَانَتِ الوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ، فَنَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ، فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ، وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ، وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ، وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مال اولاد کا حق ہوتا تھا اور والدین کے لیے وصیت کی جاتی تھی، پس اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جو چاہا منسوخ فرما دیا اور ایک مرد کا دو عورتوں کے برابر حصہ معیّن فرما دیا، اور ماں باپ میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ دلایا بیوی کا حق آٹھواں حصہ اور (اولاد نہ ہونے کی صورت میں) چوتھائی بتایا، جبکہ خاوند کا نصف اور (اولاد ہونے کی صورت میں) چوتھائی معیّن فرمایا۔

7-بَابُ الصَّدَقَةِ عِنْدَ المَوْتِ

مرتے وقت کی خیرات

2748-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ حَرِيصٌ، تَأْمُلُ الغِنَى، وَتَخْشَى الفَقْرَ، وَلاَ تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الحُلْقُومَ، قُلْتَ لِفُلاَنٍ كَذَا، وَلِفُلاَنٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلاَنٍ

ابی زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، یا رسول اللہ! کونسی خیرات افضل ہے؟ فرمایا اس وقت کی جب تو تندرست ہو، مال جمع کرنے کی حرص ہو، مالدار ہونے کی خواہش ہو اور مفلسی سے ڈرتا ہو اور اتنی تاخیر نہ کر کہ جان حلق میں پہنچے اور پھر تو کہے کہ اتنا مال فلاں کے لیے اور اتنا فلاں کے لیے وہ تو فلاں فلاں کا خود ہو چکا۔

8-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ) (النساء: 11)

ارشاد خداوندی ہے: وصیت اور قرض کی ادائیگی کے بعد حصے تقسیم کیے جائیں گے

وَيُذْكَرُ أَنَّ شُرَيْحًا، وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ العَزِيزِ، وَطَاوُسًا، وَعَطَاءً، وَابْنَ أُذَيْنَةَ: أَجَازُوا إِقْرَارَ المَرِيضِ بِدَيْنٍ وَقَالَ الحَسَنُ: أَحَقُّ مَا تَصَدَّقَ بِهِ

اور ذکر کیا گیا ہے کہ شریح، عمر بن عبدالعزیز، طاؤس، عطاء اور ابن اونیز نے اس بات کو جائز کہا ہے کہ مریض قرض کا اقرار کرے۔ امام حسن بصری نے

2747- انظر الحدیث:6739,4578

2748- راجع الحدیث:2747

الرَّجُلُ آخِرَ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا، وَأَوَّلَ يَوْمٍ مِنَ الآخِرَةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَالحَكَمُ: إِذَا أَبْرَأَ الوَارِثَ مِنَ الدَّيْنِ بَرِئَ وَأَوْصَى رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ: أَنْ لاَ تُكْشَفَ امْرَأَتُهُ الفَزَارِيَّةُ عَمَّا أُغْلِقَ عَلَيْهِ بَابُهَا وَقَالَ الحَسَنُ: " إِذَا قَالَ لِمَمْلُوكِهِ عِنْدَ المَوْتِ: كُنْتُ أَعْتَقْتُكَ، جَازَ " وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: " إِذَا قَالَتِ المَرْأَةُ عِنْدَ مَوْتِهَا: إِنَّ زَوْجِي قَضَانِي وَقَبَضْتُ مِنْهُ جَازَ " وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لاَ يَجُوزُ إِقْرَارُهُ لِسُوءِ الظَّنِّ بِهِ لِلْوَرَثَةِ، ثُمَّ اسْتَحْسَنَ، فَقَالَ: يَجُوزُ إِقْرَارُهُ بِالوَدِيعَةِ وَالبِضَاعَةِ وَالمُضَارَبَةِ " وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الحَدِيثِ وَلاَ يَحِلُّ مَالُ المُسْلِمِينَ " لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " آيَةُ المُنَافِقِ: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ " وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا) (النساء: 58) فَلَمْ يَخُصَّ وَارِثًا وَلاَ غَيْرَهُ فِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمایا ہے کہ آدمی کو سب سے زیادہ سچا اس وقت سمجھنا چاہیے جب دنیا میں اس کا آخری اور آخرت کا سب سے پہلا دن ہو، اور ابراہیم (نخعی) (حکم ابن عتیبہ) نے فرمایا ہے کہ جب وارث کسی کو قرض سے بری قرار دے تو اسے بری شمار کیا جائے گا اور حضرت رافع بن خدیج نے یہ وصیت فرمائی کہ ان کی بیوی فزاریہ کا (مال لینے) دروازہ نہ کھولا جائے اور امام حسن بصری نے فرمایا ہے کہ کوئی آقا مرتے وقت اپنے غلام سے کہے کہ میں نے تجھے آزاد کیا تو جائز ہے اور شعبی نے فرمایا ہے کہ جب کوئی عورت موت کے وقت یہ کہے کہ میرا خاوند مجھے مہر دے چکا ہے اور میں لے چکی ہوں تو جائز ہے اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس کا اقرار جائز نہیں ہوگا کیونکہ یہ وارثوں کی بدگمانی کا سبب ہوگا۔ پھر وہ اسے پسند کرتے ہوئے یہ بھی کہتے ہیں کہ وویعت، بضاعت، اور مضاربت کا (کوئی بیمار) اقرار کرے تو وہ جائز ہوگا۔ اور نبی کریم نے فرمایا ہے کہ بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی بہت ہی جھوٹی بات ہے اور مسلمان کا مال (ناحق کھانا) حلال نہیں ہے جیسا کہ نبی کریم نے فرمایا ہے کہ منافق کی یہ علامت ہے کہ اسے جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے گا اور ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو (پ ۵، النسآء ۵۸) اس حکم میں وارث اور دوسرے کی تخصیص نہیں ہے۔ اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

2749- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ

حضرت ابوہریرہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ منافق کی تین علامات ہیں۔ (۱) جب

2749- راجع الحديث: 33

مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " آيَةُ المُنَافِقِ ثَلاَثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ "

بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) جب امانت اس کے پاس رکھی جائے تو خیانت کرے۔ (۳) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔

9-بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ) (النساء: 11)

وَيُذْكَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الوَصِيَّةِ وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا) (النساء: 58) فَأَدَاءُ الأَمَانَةِ أَحَقُّ مِنْ تَطَوُّعِ الوَصِيَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لاَ يُوصِي العَبْدُ إِلَّا بِإِذْنِ أَهْلِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: العَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ

ارشاد باری تعالیٰ: مِنْ م بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ کی تاویل

اور ذکر کیا گیا ہے کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ وصیت پر عمل کرنے سے پہلے قرض ادا کرو، اور ارشاد خداوندی ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو (پ ۵، النسآء ۵۸) پس امانت کی ادائیگی وصیت (مقابلے میں) بہت ہی اہم ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ مالدار ہونے کی حالت میں ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر وصیت نہ کرے اور نبی کریم نے فرمایا ہے کہ غلام اپنے سردار کے مال کی حفاظت کرنے والا ہے۔

2750 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ، فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ لِي: يَا حَكِيمُ، إِنَّ هَذَا المَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ، بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ، لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلاَ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مال مانگا۔ آپ نے مجھے مرحمت فرمایا میں نے آپ سے پھر مانگا تو پھر آپ نے عطا فرمایا، اس کے بعد ارشاد فرمایا: اے حکیم! بیشک مال دیکھنے میں دلکش اور ذائقے میں میٹھا ہے، جو کوئی اس کو نفس کی بے رغبتی سے حاصل کرے تو اس کے لیے اس میں برکت ہوتی ہے، اور جو اس کو نفس کے لالچ کے سبب لے گا، اس کے لیے اس میں برکت

2750- راجع الحديث:1472

يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى. قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لاَ أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ العَطَاءَ، فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ، فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَهُ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ المُسْلِمِينَ، إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ، الَّذِي قَسَمَ اللَّهُ لَهُ مِنْ هَذَا الفَيْءِ، فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ، فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوُفِّيَ رَحِمَهُ اللهُ

نہیں رکھی جائے گی اور وہ اس آدمی کی طرح ہوگا جو کھاتا چلا جائے اور اس کا پیٹ نہ بھرے اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیم فرماتے ہیں، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کے بعد میں کسی سے سوال نہیں کروں گا حتیٰ کہ دنیا سے چلا جاؤں۔ حضرت ابوبکر صدیق نے اپنے زمانہ خلافت میں انہیں سالانہ وظیفہ دینے کے لیے بلایا، تب بھی انکار ہی کیا، حضرت عمر نے اعلان فرمایا، اے مسلمانو! گواہ رہنا کہ اللہ تعالیٰ نے مال غنیمت میں جو حضرت حکیم کا حصہ مقرر فرمایا ہے، میں انہیں ان کا حصہ دے رہا ہوں لیکن اپنا حصہ لینے سے وہ خود ہی انکار کر رہے ہیں، غرض حضرت حکیم نے نبی کریم کے بعد کسی بھی شخص سے مال کا لینا منظور نہ کیا، حتیٰ کہ فوت ہو گئے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

2751 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّخْتِيَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. قَالَ: وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ: وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ

سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور جو اس کے ماتحت ہیں ان کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا۔ امام بھی نگران ہے اور مقتدیوں کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا، ہر شخص اپنے گھر والوں کا نگران ہے، اور ان لوگوں کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا، عورت اپنے خاوند کے گھر میں نگران ہے اور اس سے اپنے ماتحت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور جو چیزیں اس کے قبضے میں ہیں ان کے بارے میں پوچھا جائے گا، راوی کا بیان ہے کہ غالباً

2751- راجع الحدیث:893

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے۔

10- بَابُ إِذَا وَقَفَ أَوْ أَوْصَى لِأَقَارِبِهِ وَمَنِ الْأَقَارِبُ

عزیز واقرباء کے لیے وقف یا وصیت کرنا اور یہ کہ عزیز واقرباء کون ہیں؟

وَقَالَ ثَابِتٌ: عَنْ أَنَسٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ: اجْعَلْهَا لِفُقَرَاءِ أَقَارِبِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ، مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ، قَالَ: اجْعَلْهَا لِفُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ، قَالَ أَنَسٌ: فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَا أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنِّي وَكَانَ قَرَابَةُ حَسَّانَ، وَأُبَيٍّ مِنْ أَبِي طَلْحَةَ وَاسْمُهُ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ، فَيَجْتَمِعَانِ إِلَى حَرَامٍ وَهُوَ الْأَبُ الثَّالِثُ، وَحَرَامُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، فَهُوَ يُجَامِعُ حَسَّانَ، وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا إِلَى سِتَّةِ آبَاءٍ، إِلَى عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، فَعَمْرُو بْنُ مَالِكٍ يَجْمَعُ حَسَّانَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِذَا أَوْصَى لِقَرَابَتِهِ فَهُوَ إِلَى آبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ "

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، یہ (باغ) اپنے نادار اقرباء کو دے دو، پس انہوں نے وہ حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دے دیا اور انصاری ان کے والد ثمامہ سے حضرت انس سے حدیث ثابت کی مثل روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: یہ (باغ) اپنے مفلس اقرباء کو دے دو، حضرت انس فرماتے ہیں کہ انہوں نے وہ حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب کو دے دیا جو میری نسبت ان کے زیادہ قریبی تھے۔ اور حضرت حسان اور حضرت ابی کی قرابت حضرت ابوطلحہ سے یوں تھی کہ ان کا نام زید ہے (نسب یوں ہے) زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمر بن مالک بن نجار۔ اور حسان بن ثابت بن منذر بن حرام۔ پس یہ دونوں (ابوطلحہ اور حسان) حرام پر جاکر مل جاتے ہیں۔ جو ان کے تیسرے باپ ہیں اور حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار۔ پس حضرت حسان، حضرت ابوطلحہ اور حضرت ابی تینوں اپنے چھٹے باپ عمرو بن مالک پر جمع ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا نسب یوں ہے: ابی بن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار۔ پس عمرو بن مالک ایسے ہیں جو حضرت حسان، حضرت طلحہ اور حضرت ابی کو جمع کر دیتے ہیں، بعض

حضرات نے فرمایا ہے کہ جب قرابت داری کے لیے وصیت کی جائے تو ان کے مسلمان باپ دادا خود بخود اس میں شامل ہوں گے۔

2752 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ: أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الأَقْرَبِينَ ، قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ، وَبَنِي عَمِّهِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمَّا نَزَلَتْ: (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ) (الشعراء : 214) ، جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي: يَا بَنِي فِهْرٍ، يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ) (الشعراء : 214)، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: میرے خیال میں تم اِسے (اپنے باغ کو) اپنے اقرباء کو دے دو، حضرت ابوطلحہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ایسا ہی کروں گا، پس ابوطلحہ نے وہ اپنے اقرباء اور چچا زاد بھائیوں میں بانٹ کر دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری: ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (پ ۱۹، الشعراء ۲۱۴) تو نبی کریم نے قریش کی شاخوں میں سے بنی فہر اور بنی عدی کو پکارا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (پ ۱۹، الشعراء ۲۱۴) (اُتری) تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے قریش کے گروہ!

11- بَابٌ: هَلْ يَدْخُلُ النِّسَاءُ وَالْوَلَدُ فِي الأَقَارِبِ؟

کیا اقارب میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں

2753 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ) (الشعراء : 214)، قَالَ: يَا

ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آیت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (سورۃ الشعراء، آیت ۲۱۴) نازل فرمائی، تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے گروہ قریش! یا اسی طرح کا کوئی اور لفظ ادا فرمایا، تم اپنی جانوں کو بچاؤ، میں اللہ تعالیٰ

2752- راجع الحديث: 1461 صحیح مسلم: 2312

2753- انظر الحديث: 4771,3527 صحیح مسلم: 503 سنن نسائی: 3648

مَعْشَرَ قُرَيْشٍ - أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ، لاَ أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لاَ أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ المُطَّلِبِ لاَ أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ لاَ أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي لاَ أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا تَابَعَهُ أَصْبَغُ، عَنْ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

کے مقابلے میں تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا، اے بنی عبد مناف! میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ کے مقابلے آپ کے کچھ کام نہیں آسکتا۔ اے رسولِ خدا کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں آپ کے کچھ کام نہیں آسکتا، اے محمد کی بیٹی! میرے مال میں سے جو چاہے مانگ لے لیکن اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تیرے کچھ کام نہیں آسکتا۔ اس حدیث کو اصبغ ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے بھی روایت کیا ہے۔

12- بَابٌ: هَلْ يَنْتَفِعُ الوَاقِفُ بِوَقْفِهِ؟

کیا وقف کی ہوئی چیز سے وقف کرنے والا فائدہ لے سکتا ہے

وَقَدْ اشْتَرَطَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لاَ جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا وَقَدْ يَلِي الوَاقِفُ وَغَيْرُهُ، وَ كَذَلِكَ كُلُّ مَنْ جَعَلَ بَدَنَةً أَوْ شَيْئًا لِلَّهِ، فَلَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا كَمَا يَنْتَفِعُ غَيْرُهُ، وَإِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ "

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شرط عائد کی کہ جو انتظام کرے تو اس کے لیے اس میں سے کھانے میں کوئی حرج نہیں جبکہ کبھی وقف کرنے والا ہی انتظام کرتا ہے اور کبھی کوئی دوسرا شخص انتظام کرتا ہے، جو اونٹ یا کوئی دوسری چیز اللہ کی راہ میں وقف کرے تو وہ بھی دوسروں کی طرح نفع اٹھا سکتا ہے اگرچہ شرط عائد نہ کرے۔

2754- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ لَهُ: ارْكَبْهَا . فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ أَوْ وَيْحَكَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا جو اپنے اونٹ کو ہانک کر لے جارہا تھا، آپ نے اس سے فرمایا، سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کی۔ یارسول اللہ یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا، سوار ہو جا تیرے لیے خرابی ہے یا تجھ پر افسوس ہے۔

2755 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ،

اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

-2754 سنن ترمذی: 911

-2755 راجع الحدیث: 1689

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: ارْكَبْهَا. قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ

مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا جو قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جارہا تھا، آپ نے فرمایا سوار ہو جا، اس نے جواب دیا، یا رسول اللہ! یہ تو قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری دفعہ فرمایا، سوار ہو جا تیرے لیے خرابی ہے۔

13- بَابُ إِذَا وَقَفَ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى غَيْرِهِ فَهُوَ جَائِزٌ

اگر وقف کرنے والا اس مال کو دوسرے کے حوالے نہ کرے تب بھی جائز ہے

لِأَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوْقَفَ، وَقَالَ: لاَ جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ، وَلَمْ يَخُصَّ إِنْ وَلِيَهُ عُمَرُ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ: أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الأَقْرَبِينَ فَقَالَ: أَفْعَلُ، فَقَسَمَهَا فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ

کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک چیز وقف کی اور فرمایا کہ متولی پر اس چیز میں سے کھانے کا کوئی خوف نہیں اور اس کی تخصیص بھی نہیں کہ اس کا متولی عمر ہو یا کوئی دوسرا، نبی کریم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: میرے خیال میں تم یہ اپنے اقرباء میں بانٹ دو، انہوں نے عرض کی اسی طرح کرونگا۔ پس اسے اپنے اقرباء اور چچا زاد بھائیوں میں بانٹ دیا۔

14- بَابُ إِذَا قَالَ: دَارِي صَدَقَةٌ لِلَّهِ، وَلَمْ يُبَيِّنْ لِلْفُقَرَاءِ أَوْ غَيْرِهِمْ، فَهُوَ جَائِزٌ، وَيَضَعُهَا فِي الأَقْرَبِينَ أَوْ حَيْثُ أَرَادَ

جب کوئی کہے کہ میرا گھر اللہ کے لیے صدقہ ہے اور یہ بیان نہ کرے کہ غریبوں یا دوسروں کے لیے ہے، تب بھی جائز ہے اور وہ رشتہ داروں کو دیدے یا جس کو دینے کا ارادہ ہو

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ حِينَ قَالَ: أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ، فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ يَجُوزُ حَتَّى يُبَيِّنَ لِمَنْ وَالأَوَّلُ أَصَحُّ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا، جب انہوں نے بارگاہِ نبوت میں یہ عرض کیا تھا کہ مجھے اپنے اموال سے بیرحاء باغ زیادہ محبوب ہے اور وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے پس نبی کریم نے انہیں اس کی اجازت مرحمت فرمائی اور بعض حضرات کا قول ہے کہ وقف جائز نہیں جب تک بیان نہ کیا جائے کہ کس

15-بَابُ إِذَا قَالَ: أَرْضِي أَوْ بُسْتَانِي صَدَقَةٌ لِلّٰهِ عَنْ أُمِّي فَهُوَ جَائِزٌ، وَإِنْ لَمْ يُبَيِّنْ لِمَنْ ذٰلِكَ

2756-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى، أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، يَقُولُ: أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا، أَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِيَ المِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا

16-بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ، أَوْ أَوْقَفَ بَعْضَ مَالِهِ، أَوْ بَعْضَ رَقِيقِهِ، أَوْ دَوَابِّهِ، فَهُوَ جَائِزٌ

2757 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ، وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ،

کے لیے وقف کر رہا ہے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

جب کوئی یہ کہے کہ میری زمین یا میرا باغ میری والدہ کی طرف سے صدقہ ہے، تو جائز ہے اگرچہ یہ بیان نہ کرے کہ کس کے لیے وقف کر رہا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ وفات پا گئیں اور وہ اس وقت موجود نہ تھے انہوں نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی، یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہوگئی ہیں اور میں اس وقت موجود نہ تھا اگر میں ان کی طرف سے کوئی خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب پہنچے گا؟ فرمایا ہاں، عرض کی پس میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا مخراف نامی باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

مال، لونڈی، غلام یا جانور صدقہ یا وقف کرنا

عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے (اپنے والد) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہ نبوت میں یہ عرض کرتے ہوئے سنا یا رسول اللہ! میری جانب سے توبہ قبول ہونے کا شکریہ یہ ہے کہ راہِ خدا میں اور اس کے رسول کی راہ میں اپنے سارے مال کو خیرات کر کے اس سے الگ ہو جاؤں آپ نے ارشاد فرمایا کچھ مال اپنے پاس روک لو تو

2756- راجع الحدیث:2770,2762' انظر الحدیث:6279

2757- صحیح مسلم:6948,6947' سنن ابو داؤد:2202' سنن نسائی:2423

فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ . قُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ

تمہارے لیے بہتر ہے، عرض کی، تو خیبر کی زمین والا حصہ رکھ لیتا ہوں۔

17- بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ إِلَى وَكِيلِهِ ثُمَّ رَدَّ الوَكِيلُ إِلَيْهِ

اپنے وکیل کو صدقہ دینا پھر وکیل کا اُسے واپس کر دینا

2758 - وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لاَ أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (آل عمران: 92) جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كِتَابِهِ: (لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (آل عمران: 92) وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، قَالَ: - وَكَانَتْ حَدِيقَةٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا، وَيَسْتَظِلُّ بِهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا - فَهِيَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرْجُو بِرَّهُ وَذُخْرَهُ، فَضَعْهَا أَيْ رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَخْ يَا أَبَا طَلْحَةَ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ قَبِلْنَاهُ مِنْكَ، وَرَدَدْنَاهُ عَلَيْكَ، فَاجْعَلْهُ فِي الأَقْرَبِينَ ،فَتَصَدَّقَ بِهِ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى ذَوِي رَحِمِهِ، قَالَ: وَكَانَ مِنْهُمْ أُبَيٌّ وَحَسَّانُ، قَالَ: وَبَاعَ حَسَّانُ حِصَّتَهُ مِنْهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ، فَقِيلَ لَهُ: تَبِيعُ صَدَقَةَ أَبِي طَلْحَةَ، فَقَالَ: أَلاَ أَبِيعُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ بِصَاعٍ مِنْ دَرَاهِمَ، قَالَ: وَكَانَتْ تِلْكَ الحَدِيقَةُ فِي مَوْضِعِ قَصْرِ بَنِي حُدَيْلَةَ الَّذِي بَنَاهُ مُعَاوِيَةُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ نازل ہوئی، تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ اور مجھے اپنے تمام اموال میں بیرحا، سب سے زیادہ محبوب ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ ایک باغ تھا جس میں رسول اللہ ﷺ بھی رونق افروز ہو کر سائے میں بیٹھا کرتے اور اس کا پانی نوش فرمایا کرتے تھے، پس میں اپنے اس باغ کو اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کے لیے پیش کرتا ہوں، میں اس کے اجر و ثواب کی آخرت میں امید رکھتا ہوں، پس اسے آپ جہاں چاہیں خرچ کریں، جس طرح اللہ نے آپ کو حکم فرمایا ہو۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوطلحہ! یہ تو نفع دینے والا مال ہے، ہم نے تمہاری جانب سے اسے قبول کیا اور اپنی طرف سے تمہیں دیتے ہیں کہ اسے تم اپنے اقرباء میں بانٹ دو، پس ابوطلحہ نے اسے اپنے اقرباء میں بانٹ دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ان میں حضرت ابی اور حضرت حسان بھی ہیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت حسان نے اس میں سے اپنا حصہ حضرت معاویہ کو بیچ کر دیا، ان سے کہا گیا کہ کیا تم حضرت ابوطلحہ کے صدقے کو فروخت کر رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں ایک صاع کھجوروں کو ایک صاع دراہم کے بدلے

کیوں نہ فروخت کروں؟ راوی کا بیان ہے کہ وہ باغ قصرِ بنی حدیلہ کے برابر تھا جس کو حضرت معاویہ نے تعمیر کروایا تھا۔

18-بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَى، وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ)

اللہ تعالیٰ کے فرمان: ترجمہ کنز الایمان: پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں تو اس میں سے انہیں بھی کچھ دو (پ ۴، النسآء ۸) کے بارے میں

2759 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الفَضْلِ أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ هَذِهِ الآيَةَ نُسِخَتْ، وَلاَ وَاللّٰهِ مَا نُسِخَتْ، وَلَكِنَّهَا مِمَّا تَهَاوَنَ النَّاسُ، هُمَا وَالِيَانِ، وَالٍ يَرِثُ وَذَاكَ الَّذِي يَرْزُقُ، وَوَالٍ لاَ يَرِثُ، فَذَاكَ الَّذِي يَقُولُ بِالْمَعْرُوفِ، يَقُولُ: لاَ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ أُعْطِيَكَ "

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اس آیت (سورۃ النساء، آیت: ۸) کا حکم منسوخ ہو گیا ہے، حالانکہ خدا کی قسم یہ حکم منسوخ نہیں ہوا بلکہ وہ لوگ اس پر عمل کرنے میں سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں، اصل بات یہ ہے کہ عزیز دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو وارث ہوں یہی وہ ہیں جنہیں ان کا حق ملنا چاہیے، اور دوسرے وہ جو وارث نہیں ہیں اور ان کے بارے میں حکمِ ربانی ہے کہ ان سے مناسب بات کرو تو ان سے کہہ دینا چاہیے کہ تمہیں کچھ دینے کا مجھے اختیار نہیں ہے۔

19-بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ تُوُفِّيَ فُجَاءَةً أَنْ يَتَصَدَّقُوا عَنْهُ، وَقَضَاءِ النُّذُورِ عَنِ المَيِّتِ

میت کی جانب سے خیرات کرنے اور اس کی نذر پوری کرنے کا استحباب

2760 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بارگاہ نبوت میں عرض کی کہ میری والدہ اچانک فوت ہو گئیں، اگر انہیں کچھ کہتیں

2759- انظر الحدیث: 4576

2760- راجع الحدیث: 1388، سنن نسائی: 3651

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ تَصَدَّقْ عَنْهَا

تو خیرات کا کہتیں۔ پس کیا میں ان کی طرف سے خیرات کرسکتا ہوں فرمایا، ہاں ان کی طرف سے خیرات کرو۔

2761 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ، فَقَالَ: اقْضِهِ عَنْهَا

عبید اللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا اور عرض کی کہ میری والدہ محترمہ فوت ہوگئیں ہیں اور ان کے ذمے ایک منت کا پورا کرنا باقی ہے۔ ارشاد فرمایا، تم ان کی جانب سے پوری کرو۔

20-بَابُ الإِشْهَادِ فِي الوَقْفِ وَالصَّدَقَةِ

وقف اور صدقہ پر گواہ بنانا

2762 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى، أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَخَا بَنِي سَاعِدَةَ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا، فَهَلْ يَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِي المِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا

عکرمہ مولی ابن عباس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو بنی ساعدہ کی برادری سے تھے۔ جب ان کی والدہ فوت ہوئیں تو یہ ان کے پاس موجود نہ تھے۔ انہوں نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میری والدہ میری غیر موجودگی میں وفات پا گئی ہیں۔ اگر میں ان کی طرف سے کچھ صدقہ خیرات کروں تو کیا انہیں کوئی نفع پہنچے گا؟ ارشاد فرمایا، ہاں عرض کی تو میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا مخراف نامی باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

21-بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى:

(وَآتُوا اليَتَامَى أَمْوَالَهُمْ، وَلاَ تَتَبَدَّلُوا

اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں

ترجمہ کنز الایمان: "اور یتیموں کو اُن کے مال دو

2761- انظر الحدیث: 6959,6698' صحیح مسلم: 4212,4211' سنن ابو داؤد: 3307' سنن ترمذی: 1546' سنن نسائی: 3828,3827,3826,3665,3664,3662,3661' سنن ابن ماجہ: 2132

2762- راجع الحدیث: 2756

الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ، وَلاَ تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا، وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) (النساء: 3)

2763 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: (وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) (النساء: 3)، قَالَتْ: هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا، فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا، وَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا، فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ، إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ) (النساء: 127)، قَالَتْ: "فَبَيَّنَ اللَّهُ فِي هَذِهِ الآيَةِ: أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ، وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا، وَلَمْ يُلْحِقُوهَا بِسُنَّتِهَا بِإِكْمَالِ الصَّدَاقِ، فَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَالْتَمَسُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ"، قَالَ: فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا، فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا، إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا الأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا

اور ستھرے کے بدلے گندا نہ لو اور ان کے مال اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ بے شک یہ بڑا گناہ ہے اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں''۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حکم خداوندی ''اور اگر تمہیں خدشہ ہو کہ یتیموں میں انصاف نہ ہو سکے گا تو ان میں سے اپنی پسند کی عورتوں سے نکاح کر لو (سورۃ النساء، آیت ۳) کے متعلق دریافت کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ یہ اس یتیم لڑکیوں کے متعلق ہے جو اپنے ولی کے زیر سرپرستی ہو لیکن اس کے حسن و جمال اور مال کے سبب ولی کو اس سے نکاح کرنے کی رغبت ہو لیکن دوسری عورتوں سے کم مہر ادا کرنا چاہے۔ تو اس سے نکاح ممنوع کر دیا گیا لیکن یہ کہ انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے ورنہ اس کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کرنے کا حکم دیا گیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق عرض کیا تو اللہ عزوجل نے دوسری آیت قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ (سورۃ النساء، آیت ۱۲۷) نازل فرمائی، حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ یتیم لڑکی اگر جمال اور مال والی ہو اور ولی کو اس سے نکاح کرنے کی خواہش ہو، لیکن ناانصافی سے اس کی خاندانی عورتوں کے برابر مہر نہ دینا چاہے، حالانکہ اسی کے پاس اگر مال اور جمال کی کمی ہوتی تو اس کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نکاح کرتے۔ فرمایا جب راغب کرنے والی چیزوں کی غیر موجودگی کے باعث اُسے چھوڑ دیتے ہیں تو رغبت دلانے والی چیزوں

-2763 راجع الحديث: 2494

کی موجودگی میں بھی اس سے نکاح نہیں کرسکتے ماسوائے اس کے کہ اس کا پورا مہر انصاف کے ساتھ ادا کریں جو اس کا حق ہے۔

22- بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى:

(وَابْتَلُوا الْيَتَامَى حَتَّى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ، فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ، وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا، وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ، فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَى بِاللّٰهِ حَسِيبًا، لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ، وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا) (النساء: 7) (حَسِيبًا) (النساء: 6) يَعْنِي كَافِيًا.

اللہ تعالیٰ کا فرمان:

ترجمہ کنزالایمان: اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی سمجھ ٹھیک دیکھو تو ان کے مال انہیں سپرد کر دو اور انہیں نہ کھاؤ حد سے بڑھ کر اور اس جلدی میں کہ کہیں بڑے نہ ہوجائیں اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے پھر جب تم ان کے مال انہیں سپرد کرو تو ان پر گواہ کرلو اور اللہ کافی ہے حساب لینے کو مردوں کے لئے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے اور عورتوں کے لئے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے ترکہ تھوڑا ہو یا بہت حصہ ہے اندازہ باندھا ہوا (پ ۴، النسآء ۶۔۷) یہاں حسیباً سے کافی مراد ہے۔

000- بَابُ وَمَا لِلْوَصِيِّ أَنْ يَعْمَلَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ، وَمَا يَأْكُلُ مِنْهُ بِقَدْرِ عُمَالَتِهِ

وصی کو یتیم کے مال سے محنت کے مطابق کھانا جائز ہے

2764- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ الْأَشْعَثِ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ يُقَالُ لَهُ ثَمْغٌ وَكَانَ نَخْلًا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي اسْتَفَدْتُ مَالًا وَهُوَ

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمانہ رسالت میں اپنی ایک زمین وقف کر دی تھی جس کو ثمغ کہتے تھے اور اس میں کھجور کے درخت تھے۔ اور یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہ نبوت میں عرض کی، یارسول اللہ! مجھے ایک زمین ملی ہے

-2764 راجع الحديث: 2313

عِنْدِي نَفِيسٌ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ، لاَ يُبَاعُ وَلاَ يُوهَبُ وَلاَ يُورَثُ، وَلَكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ، فَتَصَدَّقَ بِهِ عُمَرُ، فَصَدَقَتُهُ تِلْكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي الرِّقَابِ وَالمَسَاكِينِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِذِي القُرْبَى، وَلاَ جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ، أَوْ يُوكِلَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ بِهِ

جو بڑی عمدہ ہے میں وہ صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔ نبی کریم نے فرمایا: اصل زمین کو صدقہ کر دو، تاکہ نہ وہ فروخت کی جا سکے، نہ ہبہ ہو اور نہ ورثہ بن سکے۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے صدقہ کر دیا اور آپ کا یہ صدقہ، گردن چھڑانے والوں، مساکین، مہمانوں، مسافروں اور اقرباء کے لیے تھا نگہبانی کرنے والا بھی اگر رواج کے مطابق وقف میں سے کھائے تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ یا اپنے کسی ایسے دوست کو کھلائے۔ جو مالدار نہ ہو۔

2765- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: (وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ، وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ) (النساء: 6). قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِي وَالِي اليَتِيمِ أَنْ يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ

ہشام کے والد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حکم ربانی: ترجمہ کنزالایمان: اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے (پ ۴، النسآء ۶) کے بارے میں وہ فرماتی ہیں کہ یہ یتیم کے والی کے بارے میں آیت نازل ہوئی ہے یعنی اگر وہ محتاج ہو تو بقدر ضرورت مال میں سے لے سکتا ہے۔

23- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ اليَتَامَى ظُلْمًا، إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا) (النساء: 10)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نِری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دام جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے میں جائیں گے

2766- حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ المَدَنِيِّ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ المُوبِقَاتِ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ

ابوالغیث، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ سات ہلاکت خیز گناہوں سے بچتے رہو، لوگوں نے عرض کیکہ یا رسول اللہ! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ نے فرمایا: (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا (۲) جادو کرنا (۳) اس جان

2765- راجع الحدیث: 2212، صحیح مسلم: 7450

2766- انظر الحدیث: 6857,5764، صحیح مسلم: 258، سنن ابو داؤد: 2874، سنن نسائی: 3673

النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ اليَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ المُحْصَنَاتِ المُؤْمِنَاتِ الغَافِلاَتِ

کو قتل کرنا جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے (۴) سود خوری (۵) یتیم کا مال کھانا (۶) کافروں کے مقابلے کے دن پیٹھ پھیرنا (۷) پکدامن اور مسلمان عورت پر کی تہمت لگانا۔

24- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ اليَتَامَى، قُلْ إِصْلاَحٌ لَهُمْ خَيْرٌ، وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ المُفْسِدَ مِنَ المُصْلِحِ، وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ) (البقرة: 220) "لَأَعْنَتَكُمْ: لَأَحْرَجَكُمْ وَضَيَّقَ، وَعَنَتِ: خَضَعَتْ"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا ان کا خرچ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے اور اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈالتا بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے(پ ۲، البقرة ۲۲۰) اس آیت میں لَأَعْنَتَكُمْ سے مراد یہ ہے کہ تمہیں حرج اور مشقت میں ڈال دیتا اور لفظ عَنَتْ اسی سے ہے جس کا مطلب ہے جھک گئے۔

2767- وَقَالَ لَنَا سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: مَا رَدَّ ابْنُ عُمَرَ عَلَى أَحَدٍ وَصِيَّةً وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ أَحَبَّ الأَشْيَاءِ إِلَيْهِ فِي مَالِ اليَتِيمِ أَنْ يَجْتَمِعَ إِلَيْهِ نُصَحَاؤُهُ وَأَوْلِيَاؤُهُ، فَيَنْظُرُوا الَّذِي هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَكَانَ طَاوُسٌ: "إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ اليَتَامَى قَرَأَ (وَاللَّهُ يَعْلَمُ المُفْسِدَ مِنَ المُصْلِحِ) (البقرة: 220) وَقَالَ عَطَاءٌ فِي يَتَامَى الصَّغِيرِ وَالكَبِيرِ: يُنْفِقُ الوَلِيُّ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ بِقَدْرِهِ مِنْ حِصَّتِهِ

امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ سلیمان، حماد، ایوب، نافع سے راوی ہیں کہ حضرت ابن عمر کو اگر کوئی وصی بناتا تو بالکل انکار نہ فرماتے اور امام محمد بن سیرین کو یہ بات بڑی پسند تھی کہ یتیم کے مال کا بندوبست کرنے کے لیے اس کے خیر خواہ اور دلی اکٹھے ہوں اور اس کی بہتری کے لیے غور وفکر کریں۔ اور طاؤس سے جب کوئی یتیموں کے متعلق پوچھتا تو وہ یہی آیت وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُفْسِدُمِنَ الْمُصْلِحِ پڑھ دیتے، عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ یتیم عمر کے لحاظ سے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا لیکن ان کا ولی ہر ایک پر اس کے حصے کے مطابق خرچ کرے۔

25- بَابُ اسْتِخْدَامِ اليَتِيمِ فِي السَّفَرِ وَالحَضَرِ، إِذَا كَانَ صَلاَحًا لَهُ،

یتیم سے خدمت لینا اور اس پر نظر رکھنا خواہ سفر ہو یا حضر اور مقصود

وَنَظَرِ الأُمِّ وَزَوْجِهَا لِلْيَتِيمِ

2768 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ، فَأَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي، فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَنَسًا غُلاَمٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ، قَالَ: فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالحَضَرِ، مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا؟ وَلاَ لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هَكَذَا؟

جبکہ اس کی بھلائی ہو

عبدالعزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے کوئی خادم نہیں رکھا ہوا تھا حضرت ابوطلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور لے کر مجھے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گئے، پھر عرض کی، یا رسول اللہ! انس سمجھ دار لڑکا ہے پس یہ آپ کی خدمت کی سعادت حاصل کرے گا۔ وہ فرماتے ہیں کہ سفر اور حضر میں آپ کی خدمت کا شرف میں نے حاصل کیا لیکن جو کام بھی میں نے کیا اس کے متعلق کبھی آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ کیوں کیا؟ اور جو کام میں نے نہ کیا اس کے متعلق کبھی یہ نہیں فرمایا کہ یہ کیوں نہیں کیا۔

26- بَابُ إِذَا وَقَفَ أَرْضًا وَلَمْ يُبَيِّنِ الحُدُودَ فَهُوَ جَائِزٌ، وَكَذَلِكَ الصَّدَقَةُ

2769 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ، أَحَبُّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، مُسْتَقْبِلَةَ المَسْجِدِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ: (لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (آل عمران: 92)، قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: (لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا

زمین وقف یا صدقہ کی اور حدیں نہ بتائیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے سنا گیا کہ مدینہ منورہ کے اندر انصار میں سے، کھجوروں کا مال حضرت ابوطلحہ کے پاس سب سے زیادہ تھا اور اپنا بیرحاء باغ انہیں بہت پسند تھا، جو مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا، نبی کریم وقتاً فوقتاً اس میں تشریف لے جاتے، اور اس کا بہترین پانی بھی نوش فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔ (پ ۴، آل عمران ۹۲) تو حضرت ابوطلحہ نے کھڑے ہو کر عرض

2768- انظر الحديث: 6911,6038، صحيح مسلم: 5968

2769- راجع الحديث: 1461، صحيح مسلم: 2312، سنن نسائی: 723

مِمَّا تُحِبُّونَ) (آل عمران: 92) وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ، فَضَعْهَا حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ، فَقَالَ: بَخٍ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ أَوْ رَايِحٌ - شَكَّ ابْنُ مَسْلَمَةَ - وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الأَقْرَبِينَ، قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ، وَفِي بَنِي عَمِّهِ.

کی، یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔ (پ ۴، آل عمران ۹۲) اور یہ حقیقت ہے کہ مجھے اپنے تمام اموال میں بیرحاء باغ سب سے محبوب ہے اور یہ اللہ کے لیے صدقہ ہے، مجھے بارگاہِ الٰہی سے اس سے خیر اور توشہ آخرت کی امید ہے جہاں مناسب ہو آپ اسے خرچ فرمائیں۔ آپ نے ان کے اس اقدام کی تعریف فرمائی اور فرمایا کہ یہ تو بہت نفع بخش مال ہے یہ پھلنے پھولنے والا مال ہے اس میں ابن مسلمہ راوی کو شک ہے جو تم نے کہا وہ میں نے سن لیا، میری رائے یہ ہے کہ تم اپنے اقرباء میں یہ باغ تقسیم کر دو، عرض کی، یارسول اللہ ایسا ہی کروں گا، پھر ابوطلحہ نے اسے اپنے اقرباء اور چچازاد بھائیوں میں بانٹ دیا

2769م - وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى: عَنْ مَالِكٍ: رَايِحٌ

امام مالک سے مروی ہے کہ آپ نے لفظ رائح فرمایا تھا۔

2770 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمَّهُ تُوُفِّيَتْ أَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّ لِي مِخْرَافًا وَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا

عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ ایک آدمی نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی کہ ان کی والدہ وفات پا گئی ہیں، اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو کیا انہیں کوئی نفع پہنچے گا؟ ارشاد فرمایا، ہاں عرض کی، تو میرا مخراف نامی باغ ہے جو میں آپ کو گواہ بنا کر ان کی جانب سے خیرات کرتا ہوں۔

27- بَابُ إِذَا أَوْقَفَ جَمَاعَةٌ أَرْضًا مُشَاعًا فَهُوَ جَائِزٌ

اجتماعی طور پر مشترک زمین کو وقف کرنا بھی جائز ہے

2771 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

2770- انظر الحديث: 2756 'سنن ابو داؤد: 2882 'سنن ترمذی: 669 'سنن نسائی: 3657,3656

2771- راجع الحديث: 2314,428

الْوَارِثِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا . قَالُوا: لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ

نبی کریم ﷺ نے (مسجد نبوی) کی تعمیر کا حکم فرمایا، اور ارشاد فرمایا: اے بنی نجار! تم اپنے باغ کا سودا کر کے مجھ سے قیمت لے لو، انہوں نے عرض کی، بخدا! اس کی قیمت ہم نہیں لیں گے مگر اللہ تعالیٰ سے۔

28- بَابُ الْوَقْفِ كَيْفَ يُكْتَبُ؟

وقف کی رسید کس طرح لکھی جائے؟

2772 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَصَابَ عُمَرُ بِخَيْبَرَ أَرْضًا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ، فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ؟ قَالَ: إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا . فَتَصَدَّقَ عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ فِي الْفُقَرَاءِ، وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ، أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں زمین کا ایک قطعۂ زمین حاصل ہوا۔ یہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مجھے ایک ایسی زمین ملی ہے کہ ایسا اچھا مال مجھے کبھی حاصل نہیں ہوا۔ آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں، ارشاد فرمایا، اگر تم چاہو تو زمین اپنی ملکیت رکھو اور اس کا نفع صدقہ کرو۔ تو انہوں نے اسی طرح اسے صدقہ کر دیا کہ اصل زمین نہ فروخت ہوگی نہ کسی کو ہبہ ہوگی اور نہ کسی کو میراث میں ملے گی اور اس کی آمدنی مفلسوں، اقرباء، گردن چھڑانے والوں، مسافروں اور مہمانوں کے لیے ہے۔ انتظام کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ بھی بقدر ضرورت کھالے یا اپنے کسی نادار دوست کو کھلائے۔

29- بَابُ الْوَقْفِ لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَالضَّيْفِ

غنی، فقیر اور مہمان پر وقف کرنا

2773- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَدَ مَالًا بِخَيْبَرَ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ قَالَ: إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا . فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَذِي الْقُرْبَى

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں ایک زمین حاصل ہوئی وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا ذکر کیا، آپ نے ارشاد فرمایا: اگر چاہو تو اسے فقرا مساکین، رشتہ داروں اور مہمانوں پر وقف

2772- انظر الحدیث: 2737,2313

2773- راجع الحدیث: 2737,231

وَالضَّيْفِ

کردو۔

30- بَابُ وَقْفِ الْأَرْضِ لِلْمَسْجِدِ

مسجد کے لیے زمین وقف کرنا

2774- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ أَمَرَ بِبِنَاءِ المَسْجِدِ، وَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا قَالُوا: لاَ وَاللَّهِ لاَ نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ

ابوالتیاح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے مسجد کی تعمیر کا حکم فرمایا اور بنی نجار سے فرمایا کہ مجھ سے اپنے اس باغ کی قیمت لے لو، انہوں نے عرض کی، خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا ہم اس کی قیمت خدا کے سوا کسی سے نہیں لیں گے۔

31- بَابُ وَقْفِ الدَّوَابِّ وَالكُرَاعِ وَالعُرُوضِ وَالصَّامِتِ

جانور، گھوڑے، سامان اور نقدی یا سونا چاندی وقف کرنا

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: فِيمَنْ جَعَلَ أَلْفَ دِينَارٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدَفَعَهَا إِلَى غُلاَمٍ لَهُ تَاجِرٍ يَتْجِرُ بِهَا، وَجَعَلَ رِبْحَهُ صَدَقَةً لِلْمَسَاكِينِ وَالأَقْرَبِينَ، هَلْ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ رِبْحِ ذَلِكَ الأَلْفِ شَيْئًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جَعَلَ رِبْحَهَا صَدَقَةً فِي المَسَاكِينِ، قَالَ: لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا

زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے ہزار اشرفیاں اللہ کی راہ میں وقف کیں اور اپنے غلام کے حوالے کر دیں جو تجارت کرتا ہے اور اسے بتا دیا کہ ان کا نفع محتاجوں اور قرابت داروں کے لیے صدقہ ہے کیا وقف کرنے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ ان ہزار اشرفیوں کے منافع سے خود بھی کھا لے اور خواہ اس نے منافع کو مساکین کے لیے وقف نہ کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ اس سے کھانے کا حق نہیں رکھتا۔

2775- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَعْطَاهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْمِلَ عَلَيْهَا رَجُلًا، فَأُخْبِرَ عُمَرُ أَنَّهُ قَدْ وَقَفَهَا يَبِيعُهَا، فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی سواری کا گھوڑا اللہ کی راہ میں رسول اللہ ﷺ کی نذر کر دیا تھا تا کہ اس پر کوئی آدمی سوار ہو سکے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر ملی کہ جس گھوڑے کو انہوں نے وقف کیا تھا وہ بازار میں فروخت ہو رہا ہے۔ انہوں نے رسول

2774- راجع الحدیث: 428,334

2775- راجع الحدیث: 1489، صحیح مسلم: 4144

أَنْ يَبْتَاعَهَا، فَقَالَ: لاَ تَبْتَعْهَا، وَلاَ تَرْجِعَنَّ فِي صَدَقَتِكَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں اسے خرید سکتا ہوں؟ ارشاد فرمایا، نہ خریدو اور اپنے صدقے کو واپس نہ لوٹاؤ۔

32-بَابُ نَفَقَةِ الْقَيِّمِ لِلْوَقْفِ

وقف کی ہوئی جائیداد سے نگران کی اجرت

2776- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا وَلاَ دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي، وَمَئُونَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ

اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے وارث دینار وغیرہ تقسیم نہ کریں، بلکہ جو کچھ میں چھوڑوں وہ میری ازواجِ مطہرات کے اخراجات اور خدمت گزاروں کی اجرت کے بعد صدقہ ہے۔

2777- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ اشْتَرَطَ فِي وَقْفِهِ، أَنْ يَأْكُلَ مَنْ وَلِيَهُ، وَيُؤْكِلَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے وقف میں یہ شرط عائد کی تھی کہ اس کا منتظم خود بھی اس میں سے کھا سکتا ہے۔ اور اپنے غریب دوست کو بھی کھلا سکتا ہے۔

33-بَابُ إِذَا وَقَفَ أَرْضًا أَوْ بِئْرًا، وَاشْتَرَطَ لِنَفْسِهِ مِثْلَ دِلاَءِ الْمُسْلِمِينَ

وقف کی چیز سے خود بھی نفع اٹھانا جائز ہے

وَأَوْقَفَ أَنَسٌ دَارًا، فَكَانَ إِذَا قَدِمَهَا نَزَلَهَا وَتَصَدَّقَ الزُّبَيْرُ بِدُورِهِ، وَقَالَ: لِلْمَرْدُودَةِ مِنْ بَنَاتِهِ أَنْ تَسْكُنَ غَيْرَ مُضِرَّةٍ وَلاَ مُضَرٍّ بِهَا، فَإِنِ اسْتَغْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَيْسَ لَهَا حَقٌّ وَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ نَصِيبَهُ مِنْ دَارِ عُمَرَ سُكْنَى لِذَوِي الحَاجَةِ مِنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مکان وقف کر دیا تھا مگر جب وہ مدینہ منورہ آتے تو اس میں قیام کرتے تھے، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر وقف کر دیئے تھے۔ اور اپنی مطلقہ صاحبزادیوں سے فرمایا تھا کہ ان میں رہیں لیکن نقصان نہ پہنچائیں اور خود تکلیف نہ اٹھائیں۔ اگر کوئی

2776- انظر الحدیث: 6729,3096 صحیح مسلم: 4558 سنن ابو داؤد: 2974

2777- انظر الحدیث: 2313

شوہر کے سبب مستغنی ہو جائے تو اسے ان میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا حصہ اپنی ضرورت مند اولاد کو رہنے کے لیے دے دیا تھا۔

2778 - وَقَالَ عَبْدَانُ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ حُوصِرَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ، وَلاَ أَنْشُدُ إِلَّا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَفَرَ رُومَةَ فَلَهُ الجَنَّةُ؟ فَحَفَرْتُهَا، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ العُسْرَةِ فَلَهُ الجَنَّةُ؟ فَجَهَّزْتُهُمْ، قَالَ: فَصَدَّقُوهُ بِمَا قَالَ وَقَالَ عُمَرُ فِي وَقْفِهِ: لاَ جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَقَدْ يَلِيهِ الوَاقِفُ وَغَيْرُهُ فَهُوَ وَاسِعٌ لِكُلٍّ

ابوعبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عثمان ذوالنورین جب محصور کیے گئے تو آپ بالاخانے پر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو رومہ کے کنوئیں کو خریدے وہ جنتی ہے تو وہ کنواں میں نے خریدا۔ کیا آپ کو اس بات کا علم نہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جو تنگی والے لشکر کے لیے سامان فراہم کر دے وہ جنتی ہے تو میں نے اسے ساز و سامان سے بے فکر کر دیا۔ راوی کا بیان ہے تمام اصحاب نے آپ کی تصدیق کی حضرت عمر نے اپنے وقف میں یہ شرط رہ دی کہ اس کے متولی پر کوئی گناہ نہیں جبکہ وہ بھی اس میں سے کھائے، متولی کبھی خود وقف کرنے والا ہوتا ہے اور کبھی دوسرا، اس میں سب کو اجازت ہے۔

34- بَابُ إِذَا قَالَ الوَاقِفُ: لاَ نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ فَهُوَ جَائِزٌ

فی سبیل اللہ وقف کرنا جائز ہے

2779 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ ، قَالُوا: لاَ نَطْلُبُ

ابوالتیاح، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے بنی نجار! تم اپنے باغ کی مجھ سے قیمت لے لو۔ انہوں نے عرض کی، ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ ہی سے لینا چاہتے

2778- سنن ترمذی: 3699، سنن نسائی: 3612

2779- راجع الحدیث: 428,334

ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ

ہیں۔

35- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ، إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ، أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ، فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ، فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا، وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى، وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَمِنَ الْآثِمِينَ، فَإِنْ عُثِرَ عَلَى أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا، فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ، فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا، وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ، ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلَى وَجْهِهَا، أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ، وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاسْمَعُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ) (الْأَوْلَيَانِ) (المائدة: 107) وَاحِدُهُمَا أَوْلَى وَمِنْهُ أَوْلَى بِهِ، عُثِرَ: أُظْهِرَ (أَعْثَرْنَا) (الكهف: 21) أَظْهَرْنَا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والوتمہاری آپس کی گواہی جب تم میں کسی کوموت آئے وصیّت کرتے وقت تم میں کے دومعتبر شخص ہیں یا غیروں میں کے دو جب تم مُلک میں سفر کو جاؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پہنچے ان دونوں کو نماز کے بعد روکو وہ اللہ کی قسم کھائیں اگر تمہیں کچھ شک پڑے ہم حلف کے بدلے کچھ مال نہ خریدیں گے اگر چہ قریب کا رشتہ دار ہو اور اللہ کی گواہی نہ چھپائیں گے ایسا کریں تو ہم ضرور گنہگاروں میں ہیں پھر اگر پتہ چلے کہ وہ کسی گناہ کے سزاوار ہوئے تو ان کی جگہ دو اور کھڑے ہوں ان میں سے کہ اس گناہ یعنی جھوٹی گواہی نے ان کا حق لے کر ان کو نقصان پہونچایا جو میت سے زیادہ قریب ہوں تو اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی زیادہ ٹھیک ہے ان دو کی گواہی سے اور ہم حد سے نہ بڑھے ایسا ہو تو ہم ظالموں میں ہوں یہ قریب تر ہے اس سے کہ گواہی جیسی چاہئے ادا کریں یا ڈریں کہ کچھ قسمیں رد کردی جائیں ان کی قسموں کے بعد اور اللہ سے ڈرو اور حکم سنو اور اللہ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا (پ ۷، المائدہ ۱۰۶۔۱۰۸)

2780 - وَقَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ، فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ بنی سہم کا ایک شخص تمیم داری اور عدی بن بدا کے ساتھ سفر کو نکلا۔ پس ایسے ملک میں سہمی فوت ہوگیا جہاں مسلمان کوئی نہ تھا۔ جب وہ اس کے سامان کو لے کر واپس لوٹے تو سامان میں چاندی کا وہ پیالہ نہ تھا جس پر سنہری نقش و نگار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

2780- سنن ابو داؤد: 3606، سنن ترمذی: 3060

مُسْلِمٌ، فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ، فَقَدُوا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا مِنْ ذَهَبٍ، فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم، ثُمَّ وُجِدَ الجَامُ بِمَكَّةَ، فَقَالُوا: ابْتَعْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ، فَقَامَ رَجُلاَنِ مِنْ أَوْلِيَائِهِ، فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا، وَإِنَّ الجَامَ لِصَاحِبِهِمْ، قَالَ: وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ المَوْتُ) (المائدة: 106)

ان دونوں سے قسم لی اس کے بعد مکہ مکرمہ سے وہ پیالہ مل گیا اور مالکوں نے بتایا کہ ہم نے اسے تمیم داری اور عدی بن بدا سے خریدا تھا، بس میت کے اولیاء سے دو شخص کھڑے ہوئے اور انہوں نے قسم کھائی کہ ہماری گواہی پہلے دونوں شخصوں کی گواہی سے زیادہ درست ہے اور بیشک یہ پیالہ ہمارے عزیز کا ہے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ آیت شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ ان کے متعلق نازل ہوئی۔

36- بَابُ قَضَاءِ الوَصِيِّ دُيُونَ المَيِّتِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِنَ الوَرَثَةِ

ورثہ کی غیر موجودگی میں بھی وصی میت کا قرضہ ادا کرسکتا ہے

2781- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، أَوِ الفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، عَنْهُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، قَالَ: قَالَ الشَّعْبِيُّ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، فَلَمَّا حَضَرَ جِدَادُ النَّخْلِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا كَثِيرًا، وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الغُرَمَاءُ، قَالَ: اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَتِهِ، فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ، فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ، فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ أَصْحَابَكَ، فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي، وَأَنَا وَاللَّهِ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد غزوۂ احد میں شہید ہوگئے، انہوں نے اپنے پیچھے چھ لڑکیاں چھوڑیں۔ اور ان کے اوپر کچھ قرض تھا، جب کھجوریں توڑنے کے دن آئے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو خوب علم ہے کہ میرے والد غزوۂ احد میں شہید ہوگئے تھے، اور انہوں نے کافی قرضہ پیچھے چھوڑا ہے، میری خواہش ہے کہ آپ کھجوروں کے پاس تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ آپ کو دیکھ کر کچھ کمی کر دیں گے۔ فرمایا تم جاؤ، اور ہر قسم کی کھجوروں کی علیحدہ ڈھیری لگادو، میں ارشاد کی تعمیل کرکے آپ کو بلایا۔ قرض خواہ آپ کو دیکھ کر اور بھی سختی سے مطالبہ کرنے لگے۔ آپ نے جب ان کا یہ رویہ ملاحظہ فرمایا تو بڑے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے اور اس کے اوپر تشریف فرما ہوگئے اور مجھے حکم دیا کہ

2781- راجع الحديث: 2127

رَاضٍ أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي، وَلاَ أَرْجِعَ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ، فَسَلِمَ وَاللَّهِ البَيَادِرُ كُلُّهَا حَتَّى أَنِّي أَنْظُرُ إِلَى البَيْدَرِ الَّذِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " أُغْرُوا بِي: يَعْنِي هِيجُوا بِي، (فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ العَدَاوَةَ وَالبَغْضَاءَ) (المائدة: 14) "

اپنے قرض خواہوں کو بلا لو۔ تو آپ خود پیانہ بھر بھر کر انہیں دیتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے میرے والد کا سارا قرضہ ادا کر دیا جبکہ خدا کی قسم میں تو یہ چاہتا تھا کہ سارا قرضہ ادا ہو جائے خواہ میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی لے کر نہ جاسکوں پس خدا کی قسم، نبی مصطفیٰ کے صدقے تمام ڈھیریاں اسی طرح باقی بچ رہیں حتیٰ کہ میں دیکھتا ہوں کہ جس ڈھیر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرماتھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس میں سے گویا ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی ہے۔

☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

56- كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

1- بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ، بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ، وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ وَالقُرْآنِ، وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ) (التوبة: 111) إِلَى قَوْلِهِ (وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ) (البقرة: 223) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الحُدُودُ الطَّاعَةُ

2782 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الوَلِيدَ بْنَ العَيْزَارِ، ذَكَرَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ العَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلاَةُ عَلَى مِيقَاتِهَا. قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الوَالِدَيْنِ. قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الجِهَادُ فِي

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جہاد اور سیرت

رسول عربی

جہاد اور سیرت رسول عربی

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں اور مریں اس کے ذمہ کرم پر سچا وعدہ توریت اور انجیل اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ قول کا پورا کون تو خوشیاں مناؤ اپنے سودے کی جو تم نے اس سے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے توبہ والے عبادت والے سراہنے والے روزے والے رکوع والے سجدہ والے بھلائی کے بتانے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدیں نگاہ رکھنے والے اور خوشی سناؤ مسلمانوں کو (پ ۱۱، التوبۃ ۱۱۲) ابن عباس نے فرمایا حدود طاعت سے ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے ارشاد فرمایا، نماز کا وقت پر پڑھنا، میں نے عرض کی پھر کونسا؟ فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا، پھر عرض کی کہ اس کے بعد ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، اس کے بعد میں خاموش ہوگیا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید عرض کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور امور بھی بیان فرماتے۔

2782- راجع الحدیث: 527

سَبِيلِ اللَّهِ فَسَكَتُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي

فائدہ: جہاد بنا ہے جهدٌ سے جهد جیم کے پیش سے یا فتحہ سے بمعنی مشقت ہے۔شریعت میں جہاد بالکسر کے معنی ہیں کفار کے مقابلہ میں مشقت کرنا یا تلوار سے لڑ کر غازیوں کی مدد کر کے مال سے یا رائے سے یا ان کے ساتھ جا کر ان کی جماعت بڑھا کر۔ جہاد کا درجہ اسلام میں بہت بڑا ہے عام مؤمن اپنا مال، وقت یا کوشش اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، مجاہد اپنی جان سے دین اسلام کی خدمت کرتا ہے، جان بڑی پیاری چیز ہے اس لیے مجاہد خدا کو بڑا پیارا ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ عبادات الہیہ پر ہمیشگی کرنا بھی جہاد اعظم ہے بلکہ نماز کی پابندی جہاد سے افضل ہے کہ جہاد تو نماز قائم کرنے کے لیے ہی کیا جاتا ہے۔ جہاد حسن لغیرہ ہے اور نماز حسن بعینہ ہے۔ (مرقات) حق یہ ہے کہ عام حالات میں نماز جہاد سے افضل ہے مگر بعض خصوصی حالات میں جہاد نماز سے افضل ہوتا ہے، اسی وجہ سے بعض احادیث میں نماز کو جہاد پر مقدم فرمایا گیا ہے اور بعض احادیث میں جہاد کو نماز پر مقدم فرمایا گیا۔ اس جگہ اشعۃ اللمعات میں فرمایا ہے کہ عام مردوں کی روح ملک الموت قبض کرتے ہیں اور شہیدوں کی روح کو خود رب تعالیٰ براہ راست قبض فرماتا ہے۔ (اشعہ)

(مراۃ المناجیح ج ۵ ص ۲۸۳)

2783- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الفَتْحِ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ فتح ہو جانے کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی۔ ہاں اب جہاد اور اعلائے کلمۃ الحق کی نیت سے پس جب تمہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو فوراً نکل کر کھڑے ہو جایا کرو۔

2784 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تُرَى الجِهَادَ أَفْضَلَ العَمَلِ، أَفَلاَ نُجَاهِدُ؟ قَالَ: لَكِنَّ أَفْضَلَ الجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم جہاد کو سارے اعمال سے افضل سمجھتے ہیں، پھر ہم بھی کیوں نہ جہاد کریں؟ ارشاد فرمایا مگر افضل جہاد تو حج مبرور ہے۔

2785- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

2783- راجع الحدیث: 1349

2784- راجع الحدیث: 1520

2785- سنن نسائی: 3128

قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو حَصِينٍ، أَنَّ ذَكْوَانَ، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الجِهَادَ؟ قَالَ: لاَ أَجِدُهُ قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ المُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلاَ تَفْتُرَ، وَتَصُومَ وَلاَ تُفْطِرَ؟ قَالَ: وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ؟، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنَّ فَرَسَ المُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِي طِوَلِهِ، فَيُكْتَبُ لَهُ حَسَنَاتٍ

ہو کر عرض کیکہ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو جہاد کے برابر ہو۔ آپ نے فرمایا مجھے تو ایسا کوئی عمل نظر نہیں آتا، پھر ارشاد فرمایا، کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ مجاہد جب جہاد کے لیے نکلے تو تم اپنی مسجد میں برابر نماز پڑھتے رہو۔ اور ذرا نہ ٹھہرو نہ لو، اور برابر روزے رکھتے رہو اور بالکل افطار نہ کرو؟ انہوں نے عرض کی کہ حضور! یہ کون کرسکتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجاہد کا گھوڑا اپنی رسی سے بندھا ہوا چرنے کے لیے جتنے قدم اٹھاتا ہے تو ہر قدم پر نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

2-بَابٌ: أَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ مُجَاهِدٌ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

افضل وہ مومن مجاہد ہے جو اپنی جان اور مال سے راہِ خدا میں جہاد کرے

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا، هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ، تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ، ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ، يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ، وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الأَنْهَارُ، وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ، ذَلِكَ الفَوْزُ العَظِيمُ} (الصف: 11)

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو کیا میں بتادوں وہ تجارت جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں اور پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغوں میں ہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

2786 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، قَالُوا: ثُمَّ مَنْ؟

عطا بن یزید لیثی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں، ان کا بیان ہے کہ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! سب لوگوں میں افضل کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ مومن جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ راہِ خدا میں جہاد کرے، لوگوں نے پھر عرض کی۔ اس کے بعد کون افضل ہے؟ ارشاد فرمایا،

2786- انظر الحدیث: 6494

قَالَ: مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللَّهَ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ

وہ مومن جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کسی پہاڑ کی گھاٹی میں رہتا رہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

2787 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ، كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ، وَتَوَكَّلَ اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِهِ، بِأَنْ يَتَوَفَّاهُ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ يَرْجِعَهُ سَالِمًا مَعَ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ

سعید بن المسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے، ایسی مثال ہے، جیسے کوئی ہمیشہ دن کو روزے رکھے اور راتوں کو قیام کرے، اور اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کا ذمہ لے رکھا ہے، کہ اگر شہید ہوگیا، تو جنت میں داخل ہوگا اور اگر زندہ واپس لوٹا تو پورا ثواب اور مالِ غنیمت لے کر لوٹے گا۔

3- بَابُ الدُّعَاءِ بِالْجِهَادِ وَالشَّهَادَةِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

جہاد کے لیے مردوں اور عورتوں کا دُعا کرنا

وَقَالَ عُمَرُ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي بَلَدِ رَسُولِكَ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا کرتے تھے، اے اللہ! مجھے اپنے رسول کے شہر میں شہادت نصیب فرما۔

2789 و 2788 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ - وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امّ حرام بنت ملحان کے گھر تشریف لے جاتے تو وہ آپ کی خدمت میں کھانا پیش کرتیں اور حضرت امّ حرام حضرت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر رونق افروز ہوئے اور انہوں نے

2787- راجع الحدیث: 36 سنن نسائی: 3124

2789 ,2788 - انظر الحدیث: 2877, 2894, 2878, 2895, 2924, 6282, 6283, 7001, 7002, 2799, 2800 صحیح مسلم: 4911 سنن ابو داؤد: 2941, 2942 سنن ترمذی: 1645 سنن نسائی: 3171

فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: " نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا البَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الأَسِرَّةِ، أَوْ: مِثْلَ المُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ "، شَكَّ إِسْحَاقُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ - كَمَا قَالَ فِي الأَوَّلِ - قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: أَنْتِ مِنَ الأَوَّلِينَ، فَرَكِبَتِ البَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ البَحْرِ، فَهَلَكَتْ

کھانا کھلایا اور آپ کا سر مبارک سہلانے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ کو نیند آ گئی۔ پھر ہنستے ہوئے آپ بیدار ہوئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! کس بات نے آپ کو ہنسایا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کئے گئے، جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے اس سمندر کے سینے پر اس طرح سوار ہونگے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھتے ہیں۔ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ ہے۔ یا اَلْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ اس میں اسحاق راوی کو شک ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجیے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرمالے۔ تو ان کے لیے رسول اللہ ﷺ نے دُعا کی۔ اس کے بعد پھر آپ سو گئے اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ پس میں نے کہا کہ یارسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا مجھ پر میری امت کے کچھ اور لوگ پیش کئے گئے جو پہلے والوں کی طرح اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے سمندر کے سینے پر سوار ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجیے کہ مجھے ان میں شامل فرما دے۔ ارشاد فرمایا، تم پہلے گروہ میں شامل ہو چکی ہو یہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان کے زمانہ میں جہاد پر سوار ہوئیں اور سمندر سے نکلنے کے بعد اپنی سواری کے جانور سے گر پڑی اور جاں بحق ہو گئیں۔

4- بَابُ دَرَجَاتِ المُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يُقَالُ: هَذِهِ سَبِيلِي وَهَذَا

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے درجات (عربی میں) هٰذِهٖ سَبِيْلِیْ اور هٰذَا سَبِيْلِیْ دونوں طرح بولنا

سَبِيلِى

2790- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ، وَأَقَامَ الصَّلاَةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الجَنَّةَ، جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلاَ نُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: إِنَّ فِي الجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ، أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ، فَاسْأَلُوهُ الفِرْدَوْسَ، فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الجَنَّةِ وَأَعْلَى الجَنَّةِ - أُرَاهُ - فَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الجَنَّةِ

درست ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، نماز قائم کرے، رمضان کے روزے رکھے، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر یہ حق ٹھہرالیا ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ خواہ اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا یا اسی جگہ بیٹھا رہا جہاں پیدا ہوا، لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! کیا ہم دوسرے لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دیں؟ ارشاد فرمایا جنت میں سو درجات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں کے لیے تیار فرمائے ہیں۔ ایک درجے سے دوسرے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے جب تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو تو فردوس کا سوال کرنا، کیونکہ یہ جنت کا درمیانی حصہ اور اعلیٰ درجہ ہے۔ اس کے اوپر عرش الٰہی ہے اور جنت کی نہریں اسی سے نکلتی ہیں۔

2790م - قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ: وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ

محمد بن فلیح اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ اس کے اوپر عرش الٰہی ہے۔

2791- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي، فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلاَنِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ، لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، قَالاَ: أَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ "

ابو رجاء، حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آج رات میں نے دو شخصوں کو دیکھا، جو میرے پاس آئے، پھر مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے پھر ایک گھر میں داخل ہوئے کہ جس سے خوبصورت اور اعلیٰ گھر میں نے دیکھا نہیں ہے۔ دونوں نے کہا، یہ شہیدوں کا گھر ہے۔

2790- انظر الحديث: 7423

2791- انظر الحديث: 845

5-بَابُ الغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَقَابِ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الجَنَّةِ

صبح وشام اللہ کی راہ میں نکلنا اور جنت میں کمان کے برابر جگہ مل جانا

2792 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں صبح سے دوپہر تک یا دوپہر سے شام تک نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

2793 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقَابُ قَوْسٍ فِي الجَنَّةِ، خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ وَقَالَ: لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں کمان کے برابر جگہ دنیا کی ان تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ اور فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو نکلنا بھی ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

2794 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّوْحَةُ وَالغَدْوَةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں کچھ دیر صبح یا شام کو نکلنا دنیا و مافیہا سے افضل ہے۔

6-بَابُ الحُورِ العِينِ، وَصِفَتِهِنَّ يُحَارُ فِيهَا الطَّرْفُ، شَدِيدَةُ سَوَادِ العَيْنِ، شَدِيدَةُ

حور عین کیا ہیں اور ان کی صفات، انہیں دیکھ کر آنکھ حیران ہو جائے گی، ان کی آنکھوں کی سیاہی بہت تیز ہوگی اور اسی

2792- انظر الحدیث:6568,2796

2793- انظر الحدیث:3253

2794- انظر الحدیث:6415,3250,2892 صحیح مسلم:852 سنن نسائی:3118

بَيَاضِ الْعَيْنِ

(وَزَوَّجْنَاهُمْ) (الدخان:54) بِحُورٍ: أَنْكَحْنَاهُمْ

2795 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ، لَهُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ، يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا، وَأَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، إِلَّا الشَّهِيدَ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ، فَإِنَّهُ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا، فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى

2796 - قَالَ: وَسَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ غَدْوَةٌ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الجَنَّةِ، أَوْ مَوْضِعُ قِيدٍ - يَعْنِي سَوْطَهُ - خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَأَتْهُ رِيحًا، وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

7- بَابُ تَمَنِّي الشَّهَادَةِ

2797 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ

طرح سفیدی بھی

اُن کے بارے میں جو قرآن کریم میں زوجناھم کا لفظ آیا ہے اس سے مراد انکحناھم ہے یعنی ہم نے ان کا نکاح کر دیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں جسے موت کے بعد اللہ تعالیٰ کے پاس اچھی جگہ ملے اور پھر بھی دنیا میں واپس لوٹنا پسند کرے، خواہ اسے دنیا و مافیہا سب کچھ دے دیا جائے، سوائے شہید کے کیونکہ وہ شہادت کی فضیلت دیکھ چکا ہے۔ لہٰذا وہ چاہتا ہے کہ دنیا میں واپس جائے اور راہِ خدا میں دوبارہ قتل ہو۔

میں نے حضرت انس بن مالک سے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ صبح یا شام کو اللہ کی راہ میں کچھ دیر نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور تم میں سے کسی کو کمان کے برابر یا اتنی جگہ مل جائے جس میں کوڑا رکھا جا سکے۔ تو وہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اگر جنت کی کوئی عورت اہل زمین کی طرف جھانکے تو زمین و آسمان کی درمیانی فضا روشن ہو جائے اور خوشبو سے بس جائے اور حورعین کے سر کا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

شہادت کی تمنا کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مسلمان اس بات

2795- انظر الحدیث: 2817

2796- راجع الحدیث: 2792

2797- راجع الحدیث: 36 سنن نسائی: 3152

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلاَ أَنَّ رِجَالًا مِنَ المُؤْمِنِينَ لاَ تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي، وَلاَ أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ

کو ناپسند نہ کرتے کہ میں جہاد میں چلا جاؤں اور وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں اور یہ مجھ سے نہ ہو سکے کہ ساتھ رکھنے کی خاطر سب کو سوار کردوں میں کسی سریہ سے پیچھے نہ رہتا اور متواتر راہِ خدا میں جہاد کرتا رہتا کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میری تو یہی ہے کہ میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں۔

2798- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الوَلِيدِ عَنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ، وَقَالَ: مَا يَسُرُّنَا أَنَّهُمْ عِنْدَنَا قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ: مَا يَسُرُّهُمْ أَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: جھنڈا زید نے سنبھالا تو انہیں شہید کر دیا گیا۔ پھر جعفر نے سنبھالا تو انہیں شہید کر دیا گیا۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے سنبھالا تو انہیں شہید کر دیا گیا۔ ان کے بعد خالد بن ولید نے بغیر اس کے کہ انہیں امیر لشکر بنایا جھنڈا سنبھال لیا، تو وہ فتح سے سرفراز ہوئے، اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا ہم اس بات پر خوش نہ تھے کہ وہ ہمارے پاس رہتے۔ ایوب فرماتے ہیں یا آپ نے یہ فرمایا: کیا یہ بات ان کے لیے باعث خوشی نہ تھی کہ وہ ہمارے پاس رہتے آپ کی چشمانِ مبارک اشک بار تھیں۔

8- بَابُ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَاتَ فَهُوَ مِنْهُمْ

جہاد میں گھوڑے سے گر کر مرنے والا بھی شہید اور مجاہدین میں شمار ہے

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، ثُمَّ يُدْرِكْهُ المَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ) (النساء: 100) "وَقَعَ: وَجَبَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر

2798- راجع الحدیث: 1246

2800و 2799 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ، قَالَتْ: نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ، فَقُلْتُ: مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ هَذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قَالَتْ: فَادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ، فَفَعَلَ مِثْلَهَا، فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا، فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا فَقَالَتْ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ ، فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِينَ، فَنَزَلُوا الشَّامَ، فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا، فَصَرَعَتْهَا، فَمَاتَتْ

ہو گیا (پ ۵، النساء ۱۰۰) یہاں وَقَعَ سے وَجَبَ مراد ہے۔ یعنی واجب ہو گا۔

حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک دن میرے نزدیک ہی سو رہے تھے، پھر آپ تبسم فرماتے ہوئے بیدار ہوئے میں نے عرض کی کہ آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا، مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کئے گئے جو اس سمندر پر اس طرح سوار ہیں۔ جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر۔ انہوں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کیجیے کہ مجھے ان میں شامل فرمالے۔ آپ نے دعا کر دی اور پھر دوبارہ سو گئے۔ اس مرتبہ بھی پچھلے واقعہ کی طرح نظر آیا اور سوال و جواب ہوا۔ انہوں نے عرض کی کہ بارگاہِ الٰہی میں دعا کیجیے مجھے اس گروہ میں شمار فرمالے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، تم پہلے گروہ میں ہو۔ پس یہ اپنے شوہر حضرت عبادہ بن صامت کے ساتھ جہاد کے لیے نکلیں جبکہ حضرت معاویہ کے ساتھ مسلمانوں نے پہلی مرتبہ سمندری سفر کیا جب وہ اپنے جہاد سے فارغ ہو کر قافلوں کی صورت میں واپس لوٹے تو ملک شام میں اترے۔ امّ حرام کی سواری کے لیے ایک جانور لایا گیا پھر یہ اس سے گر کر جاں بحق ہو گئیں۔

9- بَابُ مَنْ يُنْكَبُ فِي سَبِيلِ اللهِ

2801 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْوَامًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ إِلَى بَنِي عَامِرٍ فِي سَبْعِينَ، فَلَمَّا قَدِمُوا قَالَ لَهُمْ خَالِي: أَتَقَدَّمُكُمْ فَإِنْ

راہِ خدا میں کسی عضو کو تکلیف پہنچنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بنو سلیم کے کچھ لوگوں کو قبیلہ عامر کی جانب روانہ فرمایا جن کی تعداد ستر تھی، جب وہ وہاں پہنچے تو میرے ماموں نے کہا پہلے میں نزدیک جاتا ہوں، اگر انہوں نے مجھے امان دی تو انہیں رسول خدا کا

2799,2800- صحیح مسلم: 4913,4912، سنن نسائی: 3172

2801- راجع الحدیث: 1001

أَمِّنُونِي حَتَّى أُبَلِّغَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِلَّا كُنْتُمْ مِنِّي قَرِيبًا، فَتَقَدَّمَ فَأَمَّنُوهُ فَبَيْنَمَا يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَوْمَئُوا إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَطَعَنَهُ، فَأَنْفَذَهُ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، فُزْتُ وَرَبِّ الكَعْبَةِ، ثُمَّ مَالُوا عَلَى بَقِيَّةِ أَصْحَابِهِ، فَقَتَلُوهُمْ إِلَّا رَجُلًا أَعْرَجَ صَعِدَ الجَبَلَ، قَالَ هَمَّامٌ: فَأُرَاهُ آخَرَ مَعَهُ، فَأَخْبَرَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُمْ قَدْ لَقُوا رَبَّهُمْ، فَرَضِيَ عَنْهُمْ، وَأَرْضَاهُمْ. فَكُنَّا نَقْرَأُ: أَنْ بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا، وَأَرْضَانَا ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ، فَدَعَا عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لَحْيَانَ وَبَنِي عُصَيَّةَ الَّذِينَ عَصَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پیغام پہنچا دوں گا ورنہ تم میرے نزدیک رہنا اور موقع کی مناسبت اقدام کرنا۔ پس ان لوگوں نے انہیں امان دے دی۔ اسی دوران کہ وہ انہیں نبی کریم کا پیغام دے رہے تھے تو انہوں نے ایک آدمی کی طرف اشارہ کر دیا، جس نے نیزے کا ایسا وار کیا کہ ان کے سینے سے پار کر دیا۔ ان کی زبان مبارک سے فوراً نکلا: اللہ اکبر، رب کعبہ کی قسم میں نے اپنی مراد پالی، اس کے بعد وہ باقی حضرات پر ٹوٹ پڑے اور انہیں بھی شہید کر دیا۔ صرف ایک بزرگ ان میں سے بچے جو ٹانگ سے معذور تھے اور پہاڑی پر چڑھ گئے تھے، ہمام راوی فرماتے ہیں کہ میری رائے میں ان کے ساتھ ایک صاحب اور بھی تھے۔ پس حضرت جبرئیل نے اس واقعہ کی خبر نبی کریم کو پہنچائی کہ اپنے رب سے جا ملے ہیں، اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اپنے رب سے راضی ہیں۔ پس ایک عرصہ تک ہم یہ آیت پڑھتے رہے کہ ہماری قوم کو خبر دے دو کہ ہم اپنے رب کے ہاں پہنچ گئے ہیں ہم اس سے اور وہ ہم سے راضی ہو گیا ہے۔ پھر اس کی تلاوت منسوخ ہو گئی۔ نبی ﷺ نے چالیس دن تک قبیلہ رعل، ذکوان، بنی لحیان اور بنی عصیہ کے ان لوگوں کی ہلاکت کے لیے دعا مانگی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

2802- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ المَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهُ، فَقَالَ: هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کسی جہاد میں تھے کہ آپ کی ایک انگشت مبارک خون آلود ہو گئی۔ اس پر آپ نے فرمایا: تو ایک انگلی ہے، جو خون سے آلود ہوئی۔ اور تو نے جو پایا اللہ کی راہ میں پایا ہے۔

2802- انظر الحدیث: 6146، صحیح مسلم: 4631،4630، سنن ترمذی: 3345

10- بَابُ مَنْ يُجْرَحُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ کی راہ میں زخمی ہونا

2803 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالرِّيحُ رِيحُ المِسْكِ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کوئی شخص راہِ خدا میں زخمی نہیں ہوتا اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں راہ میں زخمی ہوا ہے، مگر وہ قیامت کے دن یوں بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوگا۔ اور اس کا خون کا رنگ بالکل خون جیسا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک جیسی۔

11- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الحُسْنَيَيْنِ) (التوبة: 52) وَالحَرْبُ سِجَالٌ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: "تم ہم پر کس چیز کا انتظار کرتے ہو مگر دو خوبیوں میں سے ایک کا" اور جنگ ڈول کی طرح ہوتی ہے

2804 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ: سَأَلْتُكَ كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ، فَزَعَمْتَ أَنَّ الحَرْبَ سِجَالٌ وَدُوَلٌ، فَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ العَاقِبَةُ

عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے خبر دی کہ ابوسفیان نے مجھے بتایا کہ ہرقل نے ان سے کہا: میں نے تم سے پوچھا کہ اس (رسول خدا) کے ساتھ لڑائی میں تمہاری کیا کیفیت رہتی ہے۔ تم نے بتایا کہ لڑائی چرس اور ڈول کی طرح ہے پس رسولوں کی اسی طرح آزمائش ہوتی ہے۔ لیکن آخر کار کامیابی ان کے لیے ہوتی ہے۔

12- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (مِنَ المُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا

فرمانِ الٰہی ہے: ترجمہ کنز الایمان: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں

2803- راجع الحدیث: 237

2804- راجع الحدیث: 51

اللَّهَ عَلَيْهِ، فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا) (الاحزاب: 23)

نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بدلے

2805 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا قَالَ: ح وحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، حَدَّثَنَا زِيَادٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ المُشْرِكِينَ، لَئِنِ اللَّهُ أَشْهَدَنِي قِتَالَ المُشْرِكِينَ لَيَرَيَنَّ اللَّهُ مَا أَصْنَعُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ، وَانْكَشَفَ المُسْلِمُونَ، قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلاَءِ - يَعْنِي أَصْحَابَهُ - وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلاَءِ، - يَعْنِي المُشْرِكِينَ - ثُمَّ تَقَدَّمَ، فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَقَالَ: يَا سَعْدُ بْنَ مُعَاذٍ، الجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ، قَالَ سَعْدٌ: فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَنَعَ، قَالَ أَنَسٌ: فَوَجَدْنَا بِهِ بِضْعًا وَثَمَانِينَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ، أَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَقَدْ مَثَّلَ بِهِ المُشْرِكُونَ، فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتُهُ بِبَنَانِهِ قَالَ أَنَسٌ: "كُنَّا نُرَى أَوْ نَظُنُّ أَنَّ هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ: (مِنَ المُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ) (الاحزاب: 23) إِلَى آخِرِ الآيَةِ"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میرے چچا حضرت انس بن نضر غزوۂ بدر کے وقت موجود نہ تھے۔ انہوں نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی، یا رسول اللہ! میں اس پہلی جنگ کے وقت جو آپ نے مشرکین سے لڑی تھی موجود تھا۔ اگر اللہ نے مشرکین سے جنگ آزمائی کا پھر کوئی موقع عطا فرمایا تو اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور دکھائے گا کہ یہ مشرکوں کے ساتھ کیا کرتا ہے۔ جب احد کی جنگ کا دن آیا اور کچھ مسلمان میدانِ جنگ میں ٹھہر نہ سکے تو انہوں نے بارگاہ الٰہی میں دُعا کی! الٰہی میں اس حرکت سے بری ہوں جو ہمارے بعض ساتھیوں سے سرزد ہوئی ہے اور اس عملسے بیزار ہوں، جس کے یہ مشرکین مرتکب ہوئے ہیں، پھر انہوں نے پیش قدمی فرمائی، تو حضرت سعد بن معاذ سے ملاقات ہوگئی، فرمایا اے سعد بن معاذ! نضر کے رب کی قسم، جنت مجھے احد کے اس طرف سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے، حضرت سعد بارگاہ نبوت میں بیان کرتے تھے کہ یا رسول اللہ! جو جوانمردی انہوں نے دکھائی وہ میری استطاعت سے باہر ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب ہم نے انہیں شہید ہوتے ہوئے پایا تو ان کے جسم پر اسی سے زیادہ تلواروں، تیروں اور نیزوں کے زخم تھے، مشرکین نے ان کے کان، ناک وغیرہ کاٹ لیے تھے جس کے سبب کوئی انہیں پہچان نہ سکا جبکہ صرف ان کی بہن نے انگلیوں کے پوروں سے

2805- انظر الحديث: 4783,4048

پہچانا، حضرت انس فرماتے ہیں ہمارا خیال اور گمان ہے کہ آیت رِجَالٌ صَدَقُوا الخ ان کے متعلق اور ان جیسے حضرات ہی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

2806 - وَقَالَ إِنَّ أُخْتَهُ وَهِيَ تُسَمَّى الرُّبَيِّعَ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ لاَ تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا، فَرَضُوا بِالأَرْشِ، وَتَرَكُوا القِصَاصَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ

حضرت انس یہ بھی فرماتے ہیں کہ ان کی ہمشیرہ نے جن کا نام ربیع تھا، ایک عورت کے سامنے والے دانت توڑ دیئے تھے، رسول خدا نے قصاص کا حکم دیا، حضرت انس بن نضر نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی: یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میری بہن کے دانت نہیں توڑے جائیں گے ایسا ہی ہوا کہ مدعی دیت پر راضی ہو گئے اور انہوں نے قصاص کا مطالبہ ترک کر دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ انہیں سچا کر دکھاتا ہے۔

2807 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، أُرَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَسَخْتُ الصُّحُفَ فِي المَصَاحِفِ، فَفَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا، فَلَمْ أَجِدْهَا إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ، وَهُوَ قَوْلُهُ: (مِنَ المُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ) (الاحزاب: 23)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، جب مختلف صحائف سے نقل کر کے قرآن مجید ایک جگہ جمع کیا گیا تو مجھے سورۂ الاحزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تھا۔ مجھے وہ آیت حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے سوا اور کسی کے پاس نہ ملی، جن کی گواہی کو اللہ کے رسول نے دو شخصوں کی گواہی کے برابر قرار دیا تھا اور وہ آیت یہ ہے: ترجمہ کنزالایمان: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا (پ ۲۱، احزاب ۲۳)

2806- راجع الحدیث: 2805,2703

2807- انظر الحدیث: 7425,7191,4989,4988,4986,4784,4679,4049

13- بَابٌ: عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ القِتَالِ

وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: إِنَّمَا تُقَاتِلُونَ بِأَعْمَالِكُمْ وَقَوْلُهُ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لاَ تَفْعَلُونَ. كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لاَ تَفْعَلُونَ. إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا، كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ) (الصف: 3)

جنگ سے قبل نیک عمل کرنا

حضرت ابودرداً رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جہاد میں تم اپنے اعمال کے مطابق کارکردگی دکھاؤ گے اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو بیشک اللہ دوست رکھتا ہے انہیں جو اس کی راہ میں لڑتے ہیں پرا باندھ کر گویا وہ عمارت ہیں رانگا پلائی (پ ۲۸، احزاب ۲۔۴)

2808 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالحَدِيدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُقَاتِلُ أَوْ أُسْلِمُ؟ قَالَ: أَسْلِمْ، ثُمَّ قَاتِلْ، فَأَسْلَمَ، ثُمَّ قَاتَلَ، فَقُتِلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَمِلَ قَلِيلًا وَأُجِرَ كَثِيرًا

حضرت براً بن عازِب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مسلح شخص نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! میں جہاد کروں یا اسلام قبول کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: پہلے اسلام قبول کرو، اس کے بعد جہاد کرنا، پس وہ مسلمان ہو گیا پھر کافروں سے لڑا اور جام شہادت نوش کر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص نے عمل تو کم کئے ہیں لیکن ثواب بہت زیادہ پایا۔

14- بَابُ مَنْ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ

نامعلوم آدمی کا تیر لگنے سے مرجانا

2809 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ البَرَاءِ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَلاَ تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ، وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ، فَإِنْ كَانَ فِي الجَنَّةِ صَبَرْتُ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حارثہ بن سراقہ کی والدۂ محترمہ حضرت امّ الربیع بنت براً نے دربارِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی یا نبی اللہ! مجھے حارثہ کا حال بتایئے جو بدر کی لڑائی میں قتل کیا گیا تھا، جبکہ اسے نامعلوم تیر لگا تھا۔ اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر سے کام لوں۔ اگر معاملہ اس کے خلاف ہے تو میں دل کھول کر اس پر گریہ وزاری

2808- سنن ترمذی: 3104

2809- انظر الحدیث: 6567,6550,3982

ذَلِكَ، اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ، قَالَ: يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى

کروں؟ ارشاد فرمایا: اے امِ حادثہ! وہ جنت کے باغوں میں ہے اور بے شک تیرے بیٹے نے فردوسِ اعلیٰ پائی ہے۔

15-بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا

کلمۂ حق کی سربلندی کے لیے جہاد کرنا

2810 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ، فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ کوئی مالِ غنیمت کے لیے لڑتا ہے، کوئی اپنی شہرت کے لیے، کوئی اپنی دلیری دکھانے کے لیے، پس ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا وہ ہے جو کلمۂ حق کی سربلندی کے لیے لڑتا ہے۔

16-بَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جس کے قدم راہِ خدا میں گرد آلود ہوں

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ) (التوبة: 120) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّ اللَّهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ) (التوبة:120)

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: مدینہ والوں اور ان کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ سے پیچھے بیٹھ رہیں اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں یہ اس لئے کہ انہیں جو پیاس یا تکلیف یا بھوک اللہ کی راہ میں پہنچتی ہے اور جہاں ایسی جگہ قدم رکھتے ہیں جس سے کافروں کو غیظ آئے اور جو کچھ کسی دشمن کا بگاڑتے ہیں اس سب کے بدلے ان کے لئے نیک عمل لکھا جاتا ہے بیشک اللہ نیکوں کا نیگ ضائع نہیں کرتا (پ ۱۱، التوبۃ ۱۲۰)

2811 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

اسحاق، محمد بن مبارک، یحییٰ بن حمزہ، یزید بن

2810- راجع الحدیث:123، صحیح مسلم:4897,4896، سنن ابو داؤد:2518,2517، سنن ترمذی:1646، سنن نسائی:3136، سنن ابن ماجہ:2783

2811- راجع الحدیث:907

الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْسٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَبْرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ

ابومریم، عُبایہ بن رافع، حضرت ابوعبس ابوالرحمٰن بن جبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی کے پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں گرد آلود ہوں اور پھر اسے جہنم کی آگ چھوئے۔

17- بَابُ مَسْحِ الْغُبَارِ عَنِ الرَّأْسِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اللہ کی راہ میں غبار آلودہ ہونے والے کے سر کو پونچھنا

2812- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ لَهُ وَلِعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ائْتِيَا أَبَا سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ، فَأَتَيْنَاهُ وَهُوَ وَأَخُوهُ فِي حَائِطٍ لَهُمَا يَسْقِيَانِهِ، فَلَمَّا رَآنَا جَاءَ، فَاحْتَبَى وَجَلَسَ، فَقَالَ: كُنَّا نَنْقُلُ لَبِنَ الْمَسْجِدِ لَبِنَةً لَبِنَةً، وَكَانَ عَمَّارٌ يَنْقُلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ، فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَسَحَ عَنْ رَأْسِهِ الْغُبَارَ، وَقَالَ: وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، عَمَّارٌ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ، وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے عکرمہ اور علی بن عبداللہ سے فرمایا کہ دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے حدیث کا سماع کرو۔ پس ہم دونوں ان کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ باغ کو پانی دے رہے تھے۔ جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو ہمارے پاس تشریف لے آئے اور احتبا کی صورت میں تشریف فرما ہوگئے۔ پھر فرمایا کہ جب مسجد نبوی تعمیر ہورہی تھی تو ہم ایک ایک اینٹ اٹھا کر لاتے تھے لیکن حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو دو اینٹیں لاتے تھے جب نبی کریم ان کے پاس سے گزرے تو ان کے سر پر سے گرد جھاڑتے ہوئے فرمایا: عمار کے اس حال پر افسوس ہے کہ ان کو باغیوں کا ایک گروہ قتل کرے گا یہ انہیں اللہ کی طرف بلائیں گے اور وہ ان کو جہنم کی جانب۔

18- بَابُ الْغَسْلِ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْغُبَارِ

جنگ اور گرد آلودہ ہونے کے بعد غسل کرنا

2813- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

2812- راجع الحديث:447

2813- راجع الحديث:463

عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلاَحَ، وَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارُ، فَقَالَ: وَضَعْتَ السِّلاَحَ فَوَاللَّهِ مَا وَضَعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَيْنَ قَالَ هَا هُنَا، وَأَوْمَأَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ قَالَتْ: فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ جنگِ خندق سے واپس لوٹے تو آپ نے ہتھیار اتار دیئے اور غسل فرما لیا۔ فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور ان کا سر گرد سے اٹا ہوا تھا۔ پھر عرض کی کہ آپ نے تو ہتھیار اتار دیئے حالانکہ میں نے ابھی نہیں اتارے پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اب کہاں کا قصد ہے؟ عرض کی، ادھر کا اور بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنی قریظہ کی جانب تشریف لے گئے۔

19- بَابُ فَضْلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ) (آل عمران: 170)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں شاد ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہ ملے کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم خوشیاں مناتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل کی اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا اجر مسلمانوں کا۔

2814- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بِئْرِ مَعُونَةَ ثَلاَثِينَ غَدَاةً، عَلَى رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، قَالَ أَنَسٌ: أُنْزِلَ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنٌ قَرَأْنَاهُ، ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جن لوگوں نے بئر معونہ والوں کو شہید کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے ان کی ہلاکت کے لیے تیس دن تک دعا کی۔ وہ قبیلہ رِعل، ذکوان اور عصیّہ کے لوگ تھے، جنہوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی تھی، حضرت انس فرماتے ہیں کہ شہداء بئرِ معونہ کے بارے میں قرآنِ کریم کی آیت نازل ہوئی تھی، جس کی ہم تلاوت کیا کرتے تھے، پھر بعد میں وہ منسوخ ہوگئی۔ وہ

2814- صحیح مسلم: 1543

لَقِينَا رَبَّنَا، فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ

آیت یہ ہے: بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ۔

2815 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: اصْطَبَحَ نَاسٌ الخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ، فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: مِنْ آخِرِ ذَلِكَ اليَوْمِ؟ قَالَ: لَيْسَ هَذَا فِيهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ بعض حضرات نے غزوۂ احد کے دن صبح کے وقت شراب پی تھی، پھر شہید کر دیئے گئے۔ سفیان سے پوچھا گیا، کیا اس روز دن کے آخری حصے میں بھی پی تھی؟ فرمایا، یہ بات اس حدیث میں نہیں ہے۔

20- بَابُ ظِلِّ المَلاَئِكَةِ عَلَى الشَّهِيدِ

شہید پر فرشتے سایہ کرتے ہیں

2816 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ المُنْكَدِرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ: جِيءَ بِأَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ، وَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ، فَنَهَانِي قَوْمِي فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ، فَقِيلَ: ابْنَةُ عَمْرٍو - أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو - فَقَالَ: لِمَ تَبْكِي - أَوْ لاَ تَبْكِي - مَا زَالَتِ المَلاَئِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا قُلْتُ لِصَدَقَةَ: أَفِيهِ حَتَّى رُفِعَ قَالَ: رُبَّمَا قَالَهُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا گیا کہ میرے والد محترم کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا، جن کا مُثلہ کر دیا گیا تھا وہ آپ کے سامنے رکھ دیئے گئے، میں آگے بڑھ کر ان کا چہرہ دیکھنے لگا، تو میری قوم نے مجھے روکا، اس کے بعد رونے کی آواز سنی گئی تو بتایا گیا کہ یہ عمرو کی بیٹی یا بہن ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو م کیوں روتی ہو حالانکہ فرشتے تو ان پر اپنے پروں سے سایہ کر رہے ہیں۔ میں (امام بخاری) نے جناب صدقہ سے پوچھا کہ اس روایت میں کیا حَتّٰی رُفِعَ بھی ہے؟ فرمایا کبھی کبھی (حضرت جابر) یہ بھی فرمایا کرتے تھے۔

21- بَابُ تَمَنِّي المُجَاهِدِ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا

شہید دنیا میں واپس جانے کی تمنا کرتا ہے

2817 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، قَالَ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: کوئی ایسا

-2815 انظر الحدیث: 4618,4044

-2816 راجع الحدیث: 1293,1244

-2817 صحیح مسلم: 4845، سنن ترمذی: 1662

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا، وَلَهُ مَا عَلَى الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ، يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا، فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ

نہیں جو جنت میں داخل ہو اور دنیا میں واپس جانے کی آرزو کرے، خواہ اسے دنیا کا سارا مال و متاع دے دیا جائے، ماسوائے شہید کے۔ وہ تمنا کرتا ہے کہ دنیا کی جانب واپس لوٹے پھر دس مرتبہ قتل کیا جائے کیونکہ وہ شہادت کا درجہ دیکھ چکا ہے۔

22-بَابٌ: الْجَنَّةُ تَحْتَ بَارِقَةِ السُّيُوفِ

جنت تلواروں کی چمک کے نیچے ہے

وَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا: مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ، وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: بَلَى

اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنے رب کے بتانے سے ہمارے نبی کریم ﷺ نے ہمیں خبر دی ہے کہ جو ہم میں سے قتل ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی، کیا ہمارے مقتول جنت میں اور کفار جہنم میں نہیں جائیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کیوں نہیں۔

2818 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ - وَكَانَ كَاتِبَهُ - قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ. تَابَعَهُ الأُوَيْسِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ

سالم ابوالنضر مولیٰ عمر بن عبیداللہ، جو ان کے کاتب بھی تھے، فرماتے ہیں کہ ان کے لیے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: بے شک جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ اس کی متابعت اُویسی، ابوالزناد موسیٰ بن عقبہ کے واسطے سے کرتے ہیں۔

23-بَابُ مَنْ طَلَبَ الْوَلَدَ لِلْجِهَادِ

جہاد کے لیے اولاد کی دعا کرنا

2819 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، قَالَ: سَمِعْتُ

حضرت ابوہریرہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیٰ نبینا

2818- راجع الحدیث:2735

2819- انظر الحدیث:7469,6720,6639,5242,3424

أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى مِائَةِ امْرَأَةٍ أَوْ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ كُلُّهُنَّ يَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ، جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ، لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ "

وعلیہما الصلوٰۃ والسلام۔ نے ایک روز فرمایا: آج رات میں اپنی سَو یا ننانویں، ساری ہی بیویوں کے پاس جاؤں گا تاکہ ایسے شہسوار پیدا ہوں جنہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں ان کے ایک ساتھی نے انشاء اللہ کہا لیکن انہوں نے انشاء اللہ نہ کہا۔ پس ان میں سے ایک کے سوا کوئی بھی حاملہ نہ ہوئی اور اس نے بھی پورا بچہ نہ جنا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر وہ انشاء اللہ کہتے گھوڑوں پر سوار ہو کر سب کے سب اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

24- بَابُ الشَّجَاعَةِ فِي الحَرْبِ وَالجُبْنِ

جنگ میں بہادری اور بزدلی دکھانا

2820 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ المَدِينَةِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَهُمْ عَلَى فَرَسٍ، وَقَالَ: وَجَدْنَاهُ بَحْرًا

حماد بن زید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سب سے حسین، بہادر اور سخی تھے۔ ایک دفعہ اہلِ مدینہ کو کچھ خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم ﷺ گھوڑے پر سوار ہو کر سب سے گئے اور فرمایا: ہم نے اس گھوڑے کو دریا کی طرح تیز رفتار پایا ہے۔

2821 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ: أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ، فَعَلِقَهُ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ، فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ، فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

محمد بن جُبَیر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت جُبَیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ غزوۂ حنین سے واپسی پر وہ رسول اللہ ﷺ کی رکاب میں تھے اور دوسرے حضرات بھی ساتھ تھے۔ پس کچھ لوگ آپ سے لپٹ کر سوال کرنے لگے، حتیٰ کہ آپ کو کھینچتے ہوئے ایک درخت کے نیچے لے گئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے آپ کی چادر مبارک بھی کھینچ لی۔ نبی کریم ﷺ نے

2820- انظر الحدیث:2627، صحیح مسلم:5961، سنن ترمذی:1687، سنن ابن ماجہ:2772

2821- انظر الحدیث:3148

وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَعْطُونِي رِدَائِي، لَوْ كَانَ لِي عَدَدُ هَذِهِ العِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لاَ تَجِدُونِي بَخِيلًا، وَلاَ كَذُوبًا، وَلاَ جَبَانًا

وہاں ٹھہر کر فرمایا: میری چادر مجھے دے دو۔ اگر میرے پاس ان کانٹوں کے برابر بھی بھیڑ بکریاں ہوتیں تو میں ضرور تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور تم مجھے بخیل، جھوٹا یا بزدل ہرگز نہ پاتے۔

25- بَابُ مَا يُتَعَوَّذُ مِنَ الجُبْنِ

بزدلی سے پناہ مانگنا

2822- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ الأَوْدِيَّ، قَالَ: كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هَؤُلاَءِ الكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ المُعَلِّمُ الغِلْمَانَ الكِتَابَةَ وَيَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلاَةِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ العُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ. فَحَدَّثْتُ بِهِ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ

عمرو بن میمون الاودی فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے صاحبزادوں کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جیسے مُعلّم بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں کہ ذلت کی زندگی کی طرف واپس لوٹایا جاؤں اور تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عذابِ قبر سے جب میں نے یہ حدیث حضرت مصعب بن سعد کے سامنے بیان کی تو انہوں نے تصدیق فرمائی۔

2823- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ العَجْزِ وَالكَسَلِ، وَالجُبْنِ وَالهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ المَحْيَا وَالمَمَاتِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ

مُعتمر کے والد، حضرت انس بن مالک سے راوی ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں مجبوری، سستی، بزدلی اور بڑھاپے سے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عذابِ قبر سے۔

26- بَابُ مَنْ حَدَّثَ بِمَشَاهِدِهِ فِي الحَرْبِ

قَالَهُ أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ سَعْدٍ

اپنی جنگی کارکردگی بیان کرنا

ابوعثمان نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بارے میں روایت کی ہے۔

2822- انظر الحدیث: 6390,6374,6370,6365 سنن ترمذی: 3567 سنن نسائی: 5462

2823- صحیح مسلم: 6814,6812 سنن ابوداؤد: 1540 سنن نسائی: 5467

2824 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: صَحِبْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَسَعْدًا، وَالمِقْدَادَ بْنَ الأَسْوَدِ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت مقداد بن الاسود اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صحبت پائی ہے لیکن ان میں سے کسی کو رسول اللہ ﷺ سے جنگی حالات روایت کرتے نہیں سنا، سوائے اس کے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جنگِ اُحد کے بارے میں اپنا مشاہدہ بیان کرتے۔

27- بَابُ وُجُوبِ النَّفِيرِ، وَمَا يَجِبُ مِنَ الجِهَادِ وَالنِّيَّةِ

جہاد کے لیے نکلنا واجب ہے اور نیّت نیک ہو

وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا، وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ، لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا، وَسَفَرًا قَاصِدًا لاَتَّبَعُوكَ، وَلَكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ) (التوبة: 42) الآيَةَ وَقَوْلِهِ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الأَرْضِ، أَرَضِيتُمْ بِالحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الآخِرَةِ) (التوبة: 38) إِلَى قَوْلِهِ (عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) (البقرة: 20) يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: (انْفِرُوا ثُبَاتٍ) سَرَايَا مُتَفَرِّقِينَ " يُقَالُ: أَحَدُ الثُّبَاتِ ثُبَةٌ "

چنانچہ ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے اور اللہ کی راہ میں لڑو اپنے مال اور جان سے یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر جانو اگر کوئی قریب مال یا متوسط سفر ہوتا تو ضرور تمہارے ساتھ جاتے مگر ان پر تو مشقت کا راستہ دور پڑ گیا اور اب اللہ کی قسم کھائیں گے (پ۱۰، التوبۃ ۴۲-۴۱) نیز فرمایا ہے ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والوں تمہیں کیا ہوا جب تم سے کہا جائے کہ خدا کی راہ میں کوچ کرو تو بوجھ کے مارے زمین پر بیٹھ جاتے ہو کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کر لی اور جیتی دنیا کا اسباب آخرت کے سامنے نہیں مگر تھوڑا اگر نہ کوچ کرو گے تو تمہیں سخت سزا دے گا اور تمہاری جگہ اور لوگ لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے (پ۱۰، التوبۃ ۳۸-۳۹) حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ اِنْفِرُوْا ثُبَاتٍ سے متفرق طور پر چھوٹے چھوٹے دستوں میں نکلنا مراد ہے کہتے ہیں کہ ثُبَاتٌ کا واحد ثُبَةٌ ہے۔

2824- انظر الحدیث:4062

2825 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الفَتْحِ: لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ اس فتح کے بعد ہجرت نہیں، ہاں جہاد اور نیک نیتی موجود ہے۔ پس جب جہاد کے لیے بلائے جاؤ تو فوراً نکل آیا کرو۔

28- بَابُ الكَافِرِ يَقْتُلُ المُسْلِمَ، ثُمَّ يُسْلِمُ، فَيُسَدِّدُ بَعْدُ وَيُقْتَلُ

کافر مسلمانوں سے قتال کرے، پھر مسلمان ہو کر کفار کے ہاتھوں قتل ہو جائے

2826 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الآخَرَ يَدْخُلاَنِ الجَنَّةَ: يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى القَاتِلِ، فَيُسْتَشْهَدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دو شخصوں کو دیکھ کر (اپنی شان کے مطابق) ہنستا ہے حالانکہ انہوں نے ایک دوسرے سے قتال کیا ہوگا اور دونوں جنت میں جائیں گے۔ ایک ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑ کر قتل ہوا ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قاتل کو توبہ کی توفیق بخش دی اور شہادت پا گیا۔

2827 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحُوهَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَسْهِمْ لِي، فَقَالَ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ العَاصِ: لاَ تُسْهِمْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ، فَقَالَ ابْنُ سَعِيدِ بْنِ العَاصِ: وَاعَجَبًا لِوَبْرٍ، تَدَلَّى عَلَيْنَا مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ، يَنْعَى عَلَيَّ قَتْلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں خیبر کے مقام پر حاضر ہوا جبکہ مسلمان اسے فتح کر چکے تھے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! مالِ غنیمت میں میرا حصہ بھی مقرر فرمائیے۔ اس پر سعید بن العاص کے بیٹوں میں سے کوئی بولا کہ یا رسول اللہ! انہیں حصہ نہ دیا جائے، میں نے کہا، یہ تو ابن توقل کا قاتل ہے۔ سعید بن العاص کے بیٹے نے جواب دیا، اس چوپائے پر تعجب ہے جو ابھی ضان پہاڑی کی

2825- راجع الحدیث:1349

2826- سنن نسائی:3166

2827- سنن ابو داؤد:2724,2723

رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللَّهُ عَلَى يَدَيَّ، وَلَمْ يُهِنِّي عَلَى يَدَيْهِ، قَالَ: فَلاَ أَدْرِي أَسْهَمَ لَهُ أَمْ لَمْ يُسْهِمْ لَهُ.

چوٹی سے اترا ہے اور مجھ پر ایک مسلمان کو قتل کرنے کا الزام لگاتا ہے حالانکہ میرے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے اسے شہادت سے سرفراز کیا اور مجھے اس کے ہاتھوں ذلیل نہ کیا۔ عنبسہ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں کہ انہیں غنیمت سے حصہ ملا یا نہ ملا۔

2827م - قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنِيهِ السَّعِيدِيُّ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ السَّعِيدِيُّ هُوَ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ العَاصِ

سفیان فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مجھ سے سعیدی کا نام ونسب سعیدی عمرو بن بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص ہے۔

29- بَابُ مَنِ اخْتَارَ الغَزْوَ عَلَى الصَّوْمِ

روزے پر جہاد کو ترجیح دینا

2828- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ البُنَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ لاَ يَصُومُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ الغَزْوِ، فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَرَهُ مُفْطِرًا إِلَّا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ غزوات کے دوران روزہ نہیں رکھا کرتے تھے۔ جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے انہیں ایام عیدین کے سوا کبھی روزہ چھوڑتے نہیں دیکھا۔

30- بَابٌ: الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى القَتْلِ

قتل کے سوا شہادت کی سات صورتیں اور ہیں

2829- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: المَطْعُونُ، وَالمَبْطُونُ، وَالغَرِقُ، وَصَاحِبُ الهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید پانچ ہیں، (۱) طاعون سے مرنے والا (۲) پیٹ کی بیماری سے مرنے والا (۳) پانی میں ڈوب جانے والا (۴) دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا (۵) راہِ خدا میں شہید ہونے والا۔

2827م- انظر الحدیث: 4239,4238,4237

2829- راجع الحدیث: 653

2830 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

بشر بن محمد، عبداللہ، عاصم، حفصہ بنت سیرین، حضرت انس بن مالک سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: طاعون سے مرنے والے ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

31- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(لاَ يَسْتَوِي القَاعِدُونَ مِنَ المُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ، وَالمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ، فَضَّلَ اللَّهُ المُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى القَاعِدِينَ دَرَجَةً، وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الحُسْنَى، وَفَضَّلَ اللَّهُ المُجَاهِدِينَ عَلَى القَاعِدِينَ) (النساء : 95) إِلَى قَوْلِهِ (غَفُورًا رَحِيمًا) (النساء: 23)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنزالایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں- اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا کیا اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور اللہ نے جہاد والوں کو بیٹھنے والوں پر بڑے ثواب سے فضیلت دی ہے (پ ۵، النسآء ۹۵-۹۶)

2831 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَتْ: (لاَ يَسْتَوِي القَاعِدُونَ) (النساء : 95) مِنَ المُؤْمِنِينَ " دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا، فَجَاءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا، وَشَكَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ، فَنَزَلَتْ: (لاَ يَسْتَوِي القَاعِدُونَ مِنَ المُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ) (النساء: 95)"

حضرت براابن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت: لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن ثابت کو طلب فرمایا۔ وہ کندھے کی ایک ہڈی لے کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو گئے اور اس آیت کو لکھ لیا اور حضرت ابنِ امِ مکتوب نے اپنے نابینا ہونے کی شکایت کا عذر کیا تھا تو یہ آیت اتری: ترجمہ کنزالایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں (پ ۵، النسآء ۹۵)

2832 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا، میں سامنے گیا اور ان کے برابر میں جا کر

2830- انظر الحدیث: 5732، صحیح مسلم: 4922,4921

2831- انظر الحدیث: 4990,4594، صحیح مسلم: 4888

2832- انظر الحدیث: 4592، سنن نسائی: 3100,3099، سنن ترمذی: 3033

سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الحَكَمِ جَالِسًا فِي المَسْجِدِ، فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ: (لاَ يَسْتَوِي القَاعِدُونَ مِنَ المُؤْمِنِينَ) (النساء: 95) (وَالمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ) (النساء: 95) "، قَالَ: فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَسْتَطِيعُ الجِهَادَ لَجَاهَدْتُ - وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى - فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي، فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ تُرَضَّ فَخِذِي، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ) (النساء: 95)

بیٹھ گیا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ان سے آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ کی کتابت کروا رہے تھے۔ اس آیت کو لکھنے کے دوران حضرت ابنِ امّ مکتوم رضی اللہ عنہ بھی حاضرِ خدمت اقدس ہو گئے اور بارگاہ نبوت میں عرض کی یا رسول اللہ! اگر میں استطاعت رکھتا تو ضرور جہاد کرتا۔ یہ بینائی سے محروم تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل فرمائی اور آپ کا زانوئے مبارک اس وقت میرے زانو پر تھا۔ میں نے اتنا بوجھ محسوس کیا کہ زانو پھٹ جانے کا خدشہ ہونے لگا۔ پھر بوجھ ہلکا ہوگیا جب اللہ تعالیٰ نے غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ کا نزول فرمایا۔

32- بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ القِتَالِ

جنگ کے وقت صبر سے کام لینا

2833 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى، كَتَبَ فَقَرَأْتُهُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خط لکھا، جس کو میں نے بھی پڑھا، اس میں تحریر تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تمہارا کفار سے مقابلہ ہو تو صبر سے کام لو۔"

33- بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى القِتَالِ

جہاد کی ترغیب

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (حَرِّضِ المُؤْمِنِينَ عَلَى القِتَالِ) (الانفال: 65)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو (پ۱۰، الانفال ۶۵)

2834 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: خَرَجَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خندق کی طرف تشریف لے گئے تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ صبح سویرے سخت سردی میں

-2833 راجع الحديث: 2735,2818

-2834 انظر الحديث: 7201,6413,4100,4099,3796,3795,2961,2835

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الخَنْدَقِ، فَإِذَا المُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ، فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ، فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالجُوعِ، قَالَ: " اللَّهُمَّ إِنَّ العَيْشَ عَيْشُ الآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالمُهَاجِرَهْ، فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا ... عَلَى الجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

مہاجرین و انصار خندق کھودنے میں مشغول ہیں۔ ان کے پاس غلام بھی موجود نہیں جو یہ کام کرتے۔ جب آپ نے ان کی محنت اور بھوک ملاحظہ فرمائی تو زبانِ مبارک پر یہ الفاظ جاری ہو گئے۔ "اے اللہ! آرام و سکون راحت تو آخرت کا آرام و سکون ہے۔ بس میرے انصار و مہاجرین کی مدد فرما۔" یہ سن کر کر صحابہ کرام نے جواباً عرض کیا: جس کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ہے کہ ہمیشہ جہاد کرتے رہیں گے۔

34- بَابُ حَفْرِ الخَنْدَقِ

خندق کھودنا

2835 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَعَلَ المُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الخَنْدَقَ حَوْلَ المَدِينَةِ، وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ، وَيَقُولُونَ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا ... عَلَى الإِسْلاَمِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُهُمْ وَيَقُولُ:

اللَّهُمَّ إِنَّهُ لاَ خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الآخِرَهْ ... فَبَارِكْ فِي الأَنْصَارِ وَالمُهَاجِرَهْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین و انصار مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودنے میں مشغول تھے اور اپنی پشت پر مٹی لے جاتے وقت یہ شعر پڑھتے تھے: ہیں ہم محمد مصطفیٰ کے ہاتھ پر بک چکے ہیں، اب یہ زندگی ان کی غلامی کے لیے ہے۔ یہ سماعت فرما کر نبی کریم کی زبانِ مبارک پر اپنے صحابہ کے لیے یہ الفاظ جاری ہو گئے: "اے اللہ! بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔ پس انصار و مہاجرین میں برکت فرما۔"

2836 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ، وَيَقُولُ: لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی مٹی اٹھا کر لے جاتے اور زبانِ مبارک پر یہ الفاظ ہوتے: لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا۔

2835- راجع الحديث: 2834

2836- انظر الحديث: 7236,6620,4106,4104,3034,2837 صحيح مسلم: 4647,4646

2837 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الأَحْزَابِ يَنْقُلُ التُّرَابَ، وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا، وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا، فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا، وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا، إِنَّ الأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خود بھی مٹی اٹھاتے دیکھا اور مٹی کے غبار کے سبب آپ کے شکم مبارک کی سفید رنگت بھی دکھائی نہ دیتی تھی۔ اس وقت آپ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے: اے اللہ! اگر تو ہدایت نہ دیتا تو ہم راہِ ہدایت نہ پاسکتے۔ نہ صدقہ خیرات کرسکتے تھے اور نہ نمازیں پڑھتے۔ پس ہم پر سکینہ نازل فرما اور جب دشمن سے مقابلے کے وقت ہمیں ثابت قدمی عطا فرمانا۔ یہ لوگ ہم پر بلا سبب زیادتی کرتے ہیں۔ جب وہ ہمیں فتنہ کی طرف بلاتے ہیں تو ہم ان کی بات نہیں مانتے۔

35- بَابُ مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ الْغَزْوِ

جو جہاد میں کسی عذر کے سبب شریک نہ ہوا

2838 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُمْ قَالَ: رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم غزوہ تبوک سے نبی کریم ﷺ کی معیت میں واپس لوٹے۔

2839 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزَاةٍ، فَقَالَ: إِنَّ أَقْوَامًا بِالْمَدِينَةِ خَلْفَنَا، مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلاَ وَادِيًا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا فِيهِ، حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ،

نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی غزوہ میں تھے تو آپ نے فرمایا: کچھ لوگ ہمیں چھوڑ کر مدینہ میں رہ گئے ہیں، حالانکہ وہ کسی گھاٹی یا وادی میں ہمارا ساتھ چھوڑنے والے نہیں، کسی عذر نے ہی انہیں روکا ہے۔

2839م - وَقَالَ مُوسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ

موسیٰ سے یہ روایت اس سند کے ساتھ بیان کی:

2837- راجع الحدیث:2836

2838- انظر الحدیث:4423,2839

2839- راجع الحدیث:2838، سنن ابوداؤد:2508

حُمَيْدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: الأَوَّلُ أَصَحُّ

موسیٰ بن انس کے والد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلی سند زیادہ صحیح ہے۔

36- بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

راہِ خدا میں روزہ رکھنا

2840- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَسُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، بَعَّدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: راہ خدا میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ستر برس کی مسافت کے برابر جہنم سے دور کردے گا۔

37- بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت

2841 - حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، دَعَاهُ خَزَنَةُ الجَنَّةِ، كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ: أَيْ فُلُ هَلُمَّ". قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذَاكَ الَّذِي لاَ تَوَى عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں کسی چیز کی جوڑی خرچ کرے تو جنت کے ہر دروازے کا دربان اسے جنت میں داخل ہونے کے لیے اپنے دروازے کی جانب بلائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! پھر اس شخص کو تو کوئی اندیشہ نہیں ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے پوری امید ہے کہ تم بھی ان لوگوں میں شامل ہو۔

2842 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، حَدَّثَنَا هِلاَلٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى المِنْبَرِ، فَقَالَ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر رونق افروز ہو کر فرمایا: بیشک میں تمہارے بارے میں خوفزدہ ہوں کہ میرے بعد زمین کی برکتیں تمہیں حاصل نہیں ہونگی۔

2840- صحیح مسلم: 2704، سنن ترمذی: 1623، سنن نسائی: 2252،2247، سنن ابن ماجہ: 1717

2841- راجع الحدیث: 1897، صحیح مسلم: 2370

2842- راجع الحدیث: 1465

إِنَّمَا أَخْشَى عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الأَرْضِ، ثُمَّ ذَكَرَ زَهْرَةَ الدُّنْيَا، فَبَدَأَ بِإِحْدَاهُمَا، وَثَنَّى بِالأُخْرَى، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوَيَأْتِي الخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَا: يُوحَى إِلَيْهِ، وَسَكَتَ النَّاسُ كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرَ، ثُمَّ إِنَّهُ مَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ الرُّحَضَاءَ، فَقَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا، أَوَخَيْرٌ هُوَ - ثَلاَثًا - إِنَّ الخَيْرَ لاَ يَأْتِي إِلَّا بِالخَيْرِ، وَإِنَّهُ كُلَّمَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الخَضِرِ، كُلَّمَا أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا، اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ، فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ، ثُمَّ رَتَعَتْ، وَإِنَّ هَذَا المَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَنِعْمَ صَاحِبُ المُسْلِمِ لِمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ، فَجَعَلَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَاليَتَامَى وَالمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ، وَمَنْ لَمْ يَأْخُذْهُ بِحَقِّهِ فَهُوَ كَالْآكِلِ الَّذِي لاَ يَشْبَعُ، وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ القِيَامَةِ

پھر آپ نے دنیا کی نعمتوں کو ایک کے بعد ایک ذکر فرمایا، تو ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا خیر کے ذریعے شر آئے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔ ہم نے (ایک دوسرے سے) کہا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ پس تمام حاضرین اس طرح خاموش ہوگئے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ پھر آپ نے چہرۂ مبارک سے پسینہ پونچھا، پھر فرمایا، جس شخص نے ابھی ابھی سوال کیا تھا وہ کہا ہے! ''کیا وہ مال خیر ہے''؟ یہ تین دفعہ فرمایا۔ (پھر فرمایا، جو مال خیر ہوتا ہے وہ اپنے ساتھ بھلائی ہی لاتا ہے۔ جیسے موسم بہار کا سبزہ جو بعض اوقات جانور کو ہلاک کر دیتا یا موت کے نزدیک کر دیتا ہے سوائے رچتا پچتا کھانے والے کے یعنی چرے لیکن جب کوکھ ابھر آئیں تو دھوپ میں چلا جائے۔ جگالی کرے، گوبر اور پیشاب کرنے کے بعد پھر چرنے لگے۔ بیشک یہ دنیا کا مال میٹھا سبزہ ہے لیکن اچھا مالدار وہ مسلمان ہے جو مال کو حق کے ساتھ حاصل کرتا ہے۔ پھر اسے اللہ کی راہ میں یتیموں اور مسکینوں پر بھی خرچ کرتا ہے اور جو مال کو حق کے ساتھ حاصل نہیں کرتا، وہ اس کھانے والے کی طرح ہے جو سیر ہی نہیں ہوتا اور اس کا مال بروز قیامت اس کے خلاف گواہی دے گا۔

38- بَابُ فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ خَلَفَهُ بِخَيْرٍ

غازی کا سامان تیار کرنا اور اس کے گھر بار کی خبر گیری کرنا

2843 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا الحُسَيْنُ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو راہ خدا میں لڑنے والے کے لیے سامان فراہم کر دے تو گویا اس

2843- صحیح مسلم: 4880,4879، سنن ابوداؤد: 2509، سنن ترمذی: 1631,1628، سنن نسائی: 3181,3180

سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا

نے خود جہاد کیا اور جس نے راہ خدا میں لڑنے والے کے گھر بار کی اچھی نیت سے خبر گیری کی تو وہ بھی خود جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔

2844 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِينَةِ غَيْرَ بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ، فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ: إِنِّي أَرْحَمُهَا قُتِلَ أَخُوهَا مَعِي

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت ام سلیم اور اپنی ازواجِ مطہرات کے سوا اور کسی کے گھر تشریف نہیں لے جاتے تھے۔ پوچھنے پر آپ نے فرمایا کہ مجھے اس پر رحم آتا ہے کیونکہ اس کا بھائی قتل ہو گیا ہے جو میرے ہمراہ تھا۔

39- بَابُ التَّحَنُّطِ عِنْدَ القِتَالِ

جنگ کے وقت خوشبو لگانا

2845 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، قَالَ: - وَذَكَرَ يَوْمَ اليَمَامَةِ - قَالَ: أَتَى أَنَسٌ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَيْهِ وَهُوَ يَتَحَنَّطُ، فَقَالَ: يَا عَمِّ، مَا يَحْبِسُكَ أَنْ لاَ تَجِيءَ؟ قَالَ: الآنَ يَا ابْنَ أَخِي، وَجَعَلَ يَتَحَنَّطُ - يَعْنِي مِنَ الحَنُوطِ - ثُمَّ جَاءَ، فَجَلَسَ، فَذَكَرَ فِي الحَدِيثِ انْكِشَافًا مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ: هَكَذَا عَنْ وُجُوهِنَا حَتَّى نُضَارِبَ القَوْمَ، مَا هَكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِئْسَ مَا عَوَّدْتُمْ أَقْرَانَكُمْ . رَوَاهُ حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ

موسیٰ بن انس رضی اللہ عنہ نے جنگ یمامہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ اپنی رانیں کھولے ہوئے خوشبو مل رہے تھے۔ حضرت انس نے کہا، چچا جان! کیا چیز آپ کو ہمارے ساتھ جانے سے مانع ہے؟ فرمایا، اے بھتیجے! ابھی چلتا ہوں اور وہ حنوط کی خوشبو مل رہے تھے۔ پھر وہ جا کر مجاہدین میں بیٹھ گئے اور لوگوں کی حالت کا انکشاف کرتے ہوئے فرمایا کہ جب دشمن ہمارے سامنے ہوتا تو ہم ڈٹ کر اس سے مقابلہ و قتال کرتے لیکن ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اس طرح تو نہیں لڑتے تھے تم نے تو دشمنوں کو بُری عادت ڈال دی ہے اس حضرت انس سے بھی روایت کیا گیا ہے۔

40- بَابُ فَضْلِ الطَّلِيعَةِ

جاسوسی کے دستوں کی فضیلت

2846 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی

2844- صحیح مسلم: 6269

2846- انظر الحدیث: 7261,4113,3719,2997,2847' صحیح مسلم: 6194' سنن ترمذی: 3745' سنن ابن ماجہ: 122

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ القَوْمِ يَوْمَ الأَحْزَابِ؟ قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ القَوْمِ؟، قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ

کریم ﷺ نے جنگِ احزاب سے کچھ پہلے فرمایا: میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر نے عرض کی آقا، یہ غلام۔ پھر فرمایا: میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ پھر حضرت زبیر نے عرض کی، آقا! یہ غلام۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

41- بَابٌ: هَلْ يُبْعَثُ الطَّلِيعَةُ وَحْدَهُ؟

کیا ایک شخص کو جاسوسی کے لیے بھیجا جاسکتا ہے

2847- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ المُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ - قَالَ صَدَقَةُ: أَظُنُّهُ يَوْمَ الخَنْدَقِ - فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ العَوَّامِ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں سے دریافت فرمایا راوی فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ جنگِ خندق کی بات ہے، تو حضرت زبیر نے لبیک کہا۔ آپ نے لوگوں سے پھر دریافت فرمایا تو حضرت زبیر نے ہی لبیک کہا۔ آپ نے تیسری مرتبہ دریافت فرمایا تو حضرت زبیر ہی لبیک کہنے والے تھے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر بن عوام ہے۔

42- بَابُ سَفَرِ الِاثْنَيْنِ

دو کا مل کر سفر کرنا

2848- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ خَالِدٍ الحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الحُوَيْرِثِ، قَالَ: انْصَرَفْتُ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَنَا أَنَا وَصَاحِبٍ لِي: أَذِّنَا، وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میں نبی کریم ﷺ کے پاس سے واپس لوٹنے لگا تو آپ نے مجھ سے اور میرے ساتھی سے فرمایا: اذان دینا، تکبیر کہنا اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

43- بَابٌ: الخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا

گھوڑوں کی پیشانیوں پر قیامت تک

2847- راجع الحدیث:2846، صحیح مسلم:6193

2848- راجع الحدیث:628

الخَيْرُ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ

کے لیے بھلائی رکھ دی گئی

2849- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الخَيْرُ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک خیر رہے گی۔

2850 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، وَابْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الجَعْدِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الخَيْرُ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ،

حضرت عروہ بن الجعد، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت کے لیے برکت رکھی دی گئی

2850م - قَالَ سُلَيْمَانُ: عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، تَابَعَهُ مُسَدَّدٌ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الجَعْدِ

اسے سلیمان نے بھی شعبہ، حضرت عروہ بن ابوالجعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت عروہ بن ابوالجعد سے اس کی روایت کی گئی ہے۔

2851 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: البَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الخَيْلِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

44-بَابٌ: الجِهَادُ مَاضٍ مَعَ البَرِّ وَالفَاجِرِ

جہاد جاری رہنا چاہیے امیر خواہ نیک ہو یا بد

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الخَيْرُ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ برکت گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک کے لیے رکھ دی گئی ہے۔

2849- صحیح مسلم:4822

2850- صحیح مسلم:4830,4826، سنن نسائی:3579,3576، سنن ابن ماجہ:2786

2851- انظر الحدیث:3645، صحیح مسلم:4831، سنن نسائی:3573

2852 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا عُرْوَةُ البَارِقِيُّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الخَيْرُ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ: الأَجْرُ وَالمَغْنَمُ

حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں پر بھلائی قیامت تک کے لیے رکھ دی گئی ہے اور ثواب اور مالِ غنیمت۔

45- بَابُ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جو اللہ کی راہ میں گھوڑے کو پالے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَمِنْ رِبَاطِ الخَيْلِ) (الانفال:60)

اللہ تعالیٰ کا فرمان: ترجمہ کنزالایمان: اور جتنے گھوڑے باندھ سکو (پ ۱۰، الانفال ۶۰)۔

2853 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ المُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدًا المَقْبُرِيَّ، يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِيمَانًا بِاللَّهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ، فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے راہ خدا میں جہاد کرنے کے لیے گھوڑا رکھا اور یہ اللہ پر ایمان رکھنے اور اپنے وعدے کو سچا کر دکھانے کی نیت سے ہو، تو اس کا کھانا، پینا، لید اور پیشاب کرنا، قیامت کے دن اس کے میزانِ عمل میں ہوں گے۔

46- بَابُ اسْمِ الفَرَسِ وَالحِمَارِ

گھوڑے اور گدھے کا نام رکھنا

2854 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَخَلَّفَ أَبُو قَتَادَةَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكُوهُ حَتَّى رَآهُ أَبُو قَتَادَةَ، فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ يُقَالُ لَهُ الجَرَادَةُ، فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا،

عبداللہ بن ابوقتادہ، اپنے والدِ محترم سے راوی ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے اور ابوقتادہ اپنے کچھ ساتھیوں سمیت پیچھے رہ گئے، جو احرام باندھے ہوئے تھے اور یہ غیر محرم تھے تو ان کے دیکھنے سے پہلے ساتھیوں نے ایک گورخر دیکھا لیکن اس سے کچھ نہ کہا۔ جب ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو گھوڑے پر سوار ہوئے، جس کا نام جرادہ تھا اور اپنے ساتھیوں سے کوڑا مانگا۔ انہوں نے انکار کیا، آخر

2852- راجع الحدیث:2850

2853- سنن نسائی:3584

2854- راجع الحدیث:2570,1831

فَتَنَاوَلَهُ فَحَمَلَ فَعَقَرَهُ، ثُمَّ أَكَلَ، فَأَكَلُوا فَنَدِمُوا، فَلَمَّا أَدْرَكُوهُ قَالَ: هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟ ، قَالَ: مَعَنَا رِجْلُهُ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا

کا رانہوں نے خود لیا اور اس پر حملہ آور ہوئے تو اس کی کونچیں کاٹ دیں۔ پھر ان میں سے انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے کھایا اور آگے چل پڑے۔ جب وہ آپ تک جا پہنچے تو سرکارِ مدینہ نے فرمایا، کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ باقی بچا ہے؟ عرض کی کہ ہمارے پاس اس کی ایک ران ہے پس نبی کریم نے وہ ان سے لے کر تناول فرمائی۔

2855 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطِنَا فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ اللُّحَيْفُ ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اللُّخَيْفُ "

ابوابن عباس ابن سہل، یہ اپنے والدِ ماجد سے، وہ اپنے والد محترم سے ہیں، ان کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک گھوڑا ہمارے باغ میں تھا اور اس کا نام لُحَیف تھا۔

2856 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ يَحْيَى بْنَ آدَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، هَلْ تَدْرِي حَقَّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ، وَمَا حَقُّ العِبَادِ عَلَى اللَّهِ؟ ، قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى العِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلاَ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقَّ العِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لاَ يُعَذِّبَ مَنْ لاَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلاَ أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: لاَ تُبَشِّرْهُمْ، فَيَتَّكِلُوا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار ہوا، جس کو عُفَیر کہتے تھے۔ آپ نے فرمایا، اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی، اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان میں جو شرک نہ کرتا ہو اسے عذاب نہ دے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دوں؟ فرمایا، یہ خوشخبری نہ سناؤ ورنہ اسی پر بھروسہ کر لیں گے۔

2857 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

2856- انظر الحدیث:7373,6500,6267,5967' صحیح مسلم:143

2857- راجع الحدیث:2627

غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ، فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ، فَقَالَ: مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

مروی ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ کچھ خطرہ محسوس ہوا۔ نبی اکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گھوڑا مستعار لیا جس کو مندوب کہتے تھے۔ (واپسی پر، ایک نے فرمایا کہ ہمیں تو کوئی خطرہ نظر نہیں آیا اور ہم نے اس کو دریا کی طرح (تیز رفتار) پایا ہے۔

47- بَابُ مَا يُذْكَرُ مِنْ شُؤْمِ الْفَرَسِ

بعض گھوڑے منحوس ہوتے ہیں

2858 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلاَثَةٍ: فِي الْفَرَسِ، وَالْمَرْأَةِ، وَالدَّارِ "

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: تین چیزوں میں نحوست ہوتی ہے۔ گھوڑا، عورت اور گھر۔

2859 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ، فَفِي الْمَرْأَةِ، وَالْفَرَسِ، وَالْمَسْكَنِ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو وہ عورت، گھوڑا، اور گھر ہے۔

48- بَابٌ: الْخَيْلُ لِثَلاَثَةٍ

گھوڑے کے تین مقاصد

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: (وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لاَ تَعْلَمُونَ) (النحل: 8)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لئے (پ ۱۴، النحل ۸)

2860 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑے تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ جن میں آدمی کے لیے ثواب ہے۔

2858- انظر الحديث: 2099- صحيح مسلم: 5770,5767

2859- انظر الحديث: 5095، صحيح مسلم: 5771، سنن ابن ماجه: 1994

2860- راجع الحديث: 2371

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الخَيْلُ لِثَلاَثَةٍ: لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ: فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ مِنَ المَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَرْوَاثُهَا وَآثَارُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ، فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِئَاءً، وَنِوَاءً لِأَهْلِ الإِسْلاَمِ فَهِيَ وِزْرٌ عَلَى ذَلِكَ " وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الحُمُرِ، فَقَالَ: مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الآيَةُ الجَامِعَةُ الفَاذَّةُ: (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ. وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) (الزلزلة:8)

دوسرے وہ جن میں آدمی کی پردہ پوشی ہے۔ تیسرے وہ، جو آدمی پر بوجھ ہیں۔ وہ گھوڑا آدمی کے لیے باعثِ ثواب ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے رکھا ہو، پھر کسی چراگاہ یا باغ میں چرنے کے لیے لمبی سی رسی سے باندھ دیا گیا ہو، پس اس چراگاہ یا باغ میں جہاں تک وہ رسی پہنچے گی اس کے حساب سے مالک کو نیکیاں ملیں گی۔ اگر وہ اپنی رسّی توڑ کر ایک دو ٹیلے پرے چلا جائے تو اس کی لید اور قدموں کے مطابق سے گھوڑے والے کو نیکیاں ملیں گی۔ اگر وہ کسی نہر یا دریا کے پاس سے گزرے اور اس کا پانی پی لے، اگرچہ مالک کا ارادہ پانی پلانے کا نہ ہو، تب بھی یہ اس کی نیکیوں میں شمار ہوگا۔ جو آدمی غرور یا ریاکاری کے سبب گھوڑا رکھے یا مسلمانوں کی دشمنی میں، تو ایسا گھوڑا اپنے مالک پر بوجھ ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ سے گدھے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس بارے میں کوئی حکم نازل نہیں ہوا ہے لیکن یہ آیت: ترجمہ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا (پ ۳۰، الزلزلۃ ۷۔۸) یہ اس حکم کی جامع ہے۔

49- بَابُ مَنْ ضَرَبَ دَابَّةَ غَيْرِهِ فِي الغَزْوِ

جہاد میں دوسرے کے جانور کو مارنا

2861 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو المُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ، قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيَّ، فَقُلْتُ لَهُ: حَدِّثْنِي بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَافَرْتُ مَعَهُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ - قَالَ أَبُو

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کسی سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ ابو عقیل فرماتے ہیں کہ پتہ نہیں وہ سفر غزوہ کے لیے تھا یا عمرہ کے لیے۔ جب ہم واپس لوٹے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اپنے اہل و عیال کے پاس

2861- انظر الحديث:443، راجع الحديث:2470

عَقِيلٍ: لَا أَدْرِي غَزْوَةً أَوْ عُمْرَةً - فَلَمَّا أَنْ أَقْبَلْنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَعَجَّلَ إِلَى أَهْلِهِ فَلْيُعَجِّلْ، قَالَ جَابِرٌ: فَأَقْبَلْنَا وَأَنَا عَلَى جَمَلٍ لِي أَرْمَكَ لَيْسَ فِيهِ شِيَةٌ، وَالنَّاسُ خَلْفِي، فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ قَامَ عَلَيَّ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا جَابِرُ اسْتَمْسِكْ، فَضَرَبَهُ بِسَوْطِهِ ضَرْبَةً، فَوَثَبَ البَعِيرُ مَكَانَهُ، فَقَالَ: أَتَبِيعُ الجَمَلَ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، فَلَمَّا قَدِمْنَا المَدِينَةَ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَسْجِدَ فِي طَوَائِفِ أَصْحَابِهِ، فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ البَلاَطِ، فَقُلْتُ لَهُ: هَذَا جَمَلُكَ، فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ وَيَقُولُ: الجَمَلُ جَمَلُنَا، فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: أَعْطُوهَا جَابِرًا ثُمَّ قَالَ: اسْتَوْفَيْتَ الثَّمَنَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: الثَّمَنُ وَالجَمَلُ لَكَ

جلدی پہنچنا چاہتا ہے تو اسے جلدی کرنا چاہیے، حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم واپس لوٹنے لگے اور میں اپنے سیاہی مائل سرخ اونٹ پر سوار تھا، جس کے جسم پر کوئی داغ نہ تھا۔ لوگ مجھ سے پیچھے رہ گئے اور میں آگے آگے جارہا تھا کہ میرا اونٹ کھڑا ہوگیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے جابر! اسے مضبوطی سے پکڑ لو، پھر آپ نے اس کے جسم پر ایک کوڑا مارا، تو اونٹ اچھل کر چل پڑا۔ پھر فرمایا، کیا تمہیں یہ اونٹ فروخت کرنا ہے۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو نبی کریم اپنے اصحاب کے ساتھ میں مسجد نبوی کے اندر داخل ہوئے۔ میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اونٹ کو میں نے بلاط کے ایک گوشے میں بندھ دیا۔ پھر میں نے عرض کی کہ اب یہ اونٹ آپ کا ہے۔ آپ باہر تشریف لائے اور اونٹ کے گرد پھرتے ہوئے فرمایا: یہ ہمارا اونٹ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے بعد چند اوقیہ سونا میرے پاس بھیجا اور فرمایا کہ یہ جابر کو دے دینا۔ پھر مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں پوری قیمت مل گئی ہے؟ میں نے عرض کیا، ہاں۔ فرمایا، قیمت اور اونٹ دونوں تمہیں دئے۔

50- بَابُ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ الصَّعْبَةِ وَالفُحُولَةِ مِنَ الخَيْلِ

شریر جانور اور نر گھوڑے پر سواری کرنا

وَقَالَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ: "كَانَ السَّلَفُ يَسْتَحِبُّونَ الفُحُولَةَ، لِأَنَّهَا أَجْرَى وَأَجْسَرُ"

راشد بن سعد فرماتے ہیں کہ ہمارے اسلاف نر جانور پر سواری کرنا زیادہ پسند کرتے تھے کیونکہ وہ زیادہ نڈر اور دلیر ہوتا ہے۔

2862 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں خوف محسوس ہوا تو نبی کریم ﷺ

2862- راجع الحديث: 2627

مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ، فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ، يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ، فَرَكِبَهُ وَقَالَ: مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے گھوڑا مستعار لیا، جسے مندوب کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ فرمایا: ہمیں تو کوئی خطرہ نظر نہیں آیا اور اس گھوڑے کو ہم نے دریا کی طرح (تیز رفتار) پایا۔

51- بَابُ سِهَامِ الْفَرَسِ

مالِ غنیمت میں گھوڑے کا حصہ

2863- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا، وَقَالَ مَالِكٌ: "يُسْهَمُ لِلْخَيْلِ وَالبَرَاذِينِ مِنْهَا، لِقَوْلِهِ: (وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا) (النحل: 8)، وَلاَ يُسْهَمُ لِأَكْثَرَ مِنْ فَرَسٍ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت میں گھوڑے کے دو حصے اور اس کے سوار کے لیے ایک حصہ مقرر فرمایا: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ غنیمت میں گھوڑوں کو حصہ ملے گا خواہ عربی گھوڑے ہوں یا ترکی کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو (پ ۱۴، النحل ۸) اور ایک سے زیادہ گھوڑوں کا حصہ نہیں لگایا جائے گا۔

52- بَابُ مَنْ قَادَ دَابَّةَ غَيْرِهِ فِي الْحَرْبِ

میدانِ جنگ سے دوسرے کے جانور کو لے جانا

2864- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ إِنَّ هَوَازِنَ كَانُوا قَوْمًا رُمَاةً، وَإِنَّا لَمَّا لَقِينَاهُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ، فَانْهَزَمُوا فَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْغَنَائِمِ، وَاسْتَقْبَلُونَا بِالسِّهَامِ، فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَفِرَّ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَإِنَّهُ لَعَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَإِنَّ أَبَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جنگِ حنین میں کیا آپ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر چلے گئے تھے؟ جواب دیا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں گئے تھے۔ قبیلہ ہوازن کے لوگ اگرچہ بڑے تیرانداز تھے لیکن جب ہم ان پر حملہ آور ہوئے تو وہ بھاگ نکلے۔ اب مسلمان مالِ غنیمت پر ٹوٹ پڑے تو انہوں نے تیروں سے ہمارے سینوں کو چھلنی کرنا شروع کر دیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں دوڑے اور بے شک میں نے انہیں دیکھا کہ اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور بیشک ابوسفیان بن حارث نے اس

2863- انظر الحدیث: 4228

2864- انظر الحدیث: 4317,4316,4315,3042,2930,2874 صحیح مسلم: 4593

سُفْيَانَ آخِذٌ بِلِجَامِهَا، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ المُطَّلِبْ

کی لگام پکڑ رکھی تھی۔ نبی کریم ﷺ فرمارہے تھے کہ میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب جیسے سردار کا بیٹا ہوں۔

53- بَابُ الرِّكَابِ وَالغَرْزِ لِلدَّابَّةِ

جانور کے رکاب تسمے

2865- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الغَرْزِ، وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً، أَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الحُلَيْفَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے قدم مبارک اونٹنی کی رکاب میں رکھتے اور وہ سیدھی کھڑی ہو جاتی تو ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے آپ احرام باندھتے۔

54- بَابُ رُكُوبِ الفَرَسِ العُرْيِ

گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سواری کرنا

2866- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ لوگوں کو اس حالت میں ملے کہ آپ گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے، جس پر زین بھی نہ تھی اور تلوار آپ کی گردن میں لٹک رہی تھی۔

55- بَابُ الفَرَسِ القَطُوفِ

سست رفتار گھوڑا

2867- حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَهْلَ المَدِينَةِ فَزِعُوا مَرَّةً، فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ كَانَ يَقْطِفُ - أَوْ كَانَ فِيهِ قِطَافٌ - فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هَذَا بَحْرًا، فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لاَ يُجَارَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا۔ تو نبی کریم ﷺ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست رفتار تھا، یا اس میں سستی تھی۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو فرمایا: ہم نے تو تمہارے گھوڑے کو دریا (کی طرح تیز رفتار) پایا ہے۔ پس اس کے بعد سے اس گھوڑے سے کوئی آگے نہ جاسکا۔

2865- انظر الحدیث: 166

2866- راجع الحدیث: 2627

2867- راجع الحدیث: 2627

56-بَابُ السَّبْقِ بَيْنَ الْخَيْلِ

2868 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَجْرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضُمِّرَ مِنَ الخَيْلِ مِنَ الحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الوَدَاعِ، وَأَجْرَى مَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرَى، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ، قَالَ سُفْيَانُ: بَيْنَ الحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الوَدَاعِ خَمْسَةُ أَمْيَالٍ أَوْ سِتَّةٌ، وَبَيْنَ ثَنِيَّةَ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ مِيلٌ

گھوڑوں کی دوڑ کرانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تربیت کیے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ تو الحفیاء سے ثنیۃ الوداع تک کروائی اور بغیر سدھائے گھوڑوں کی دوڑ ثنیہ سے زریق تک۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ گھوڑے دوڑانے والوں میں سے ایک میں ہوں۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حفیاء اور ثنیہ کے درمیان پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے جبکہ ثنیہ اور زریق کا فاصلہ ایک میل ہے۔

57-بَابُ إِضْمَارِ الخَيْلِ لِلسَّبْقِ

2869 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ، وَكَانَ أَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ سَابَقَ بِهَا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أَمَدًا: غَايَةً "، (فَطَالَ عَلَيْهِمُ الأَمَدُ) (الحدید: 16)

دوڑ جیتنے کے لیے گھوڑا سدھانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر سدھائے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ ثنیہ سے نبی زریق کی مسجد تک کروائی اور حضرت عبداللہ بن عمر نے بھی اس گھڑ دوڑ میں حصہ لیا تھا، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امدا سے مراد غایت، انتہا اور آخری حد ہے، جیسا کہ سورۂ احقاف میں طَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ آیا ہے یعنی ان پر انتہا ہوگی۔

58-بَابُ غَايَةِ السَّبْقِ لِلْخَيْلِ الْمُضَمَّرَةِ

2870 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ،

گھڑ دوڑ کی حد مقرر کرنا

نافع، حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سدھائے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ

2868- انظر الحدیث:420

2869- راجع الحدیث:420، صحیح مسلم:4821، سنن نسائی:3585

2870- راجع الحدیث:2869

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " سَابَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ، فَأَرْسَلَهَا مِنَ الحَفْيَاءِ، وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الوَدَاعِ - فَقُلْتُ لِمُوسَى: فَكَمْ كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ؟ قَالَ: سِتَّةُ أَمْيَالٍ أَوْ سَبْعَةٌ - وَسَابَقَ بَيْنَ الخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ، فَأَرْسَلَهَا مِنْ ثَنِيَّةِ الوَدَاعِ وَكَانَ أَمَدُهَا مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ " قُلْتُ: فَكَمْ بَيْنَ ذَلِكَ؟ قَالَ: مِيلٌ أَوْ نَحْوُهُ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ مِمَّنْ سَابَقَ فِيهَا

کروائی۔ ان کے روانہ ہونے کا مقام حفیاً تھا اور پہنچنے کی جگہ ثنیۃ الوداع تھی۔ میں نے موسیٰ سے پوچھا کہ ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا چھ یا سات میل اور پھر بغیر سدھائے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ بھی کروائی گئی جو ثنیۃ الوداع سے روانہ کیے گئے اور ان کے پہنچنے کی جگہ بنی زُرَیق کی مسجد تھی۔ میں نے دریافت کیا کہ ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا: کم وبیش ایک میل۔ حضرت ابنِ عمر نے اس دوڑ میں حصہ لیا تھا۔

59- بَابُ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی (قصواء) کا ذکر

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَى القَصْوَاءِ وَقَالَ المِسْوَرُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا خَلَأَتِ القَصْوَاءُ

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ قصواء پر سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے بٹھایا۔ حضرت مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا: قصواء اپنی مرضی سے نہیں بیٹھتی۔

2871 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهَا العَضْبَاءُ

حمید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک ناقہ کا نام عضباء تھا۔

2872 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى العَضْبَاءَ، لاَ تُسْبَقُ - قَالَ حُمَيْدٌ: أَوْ لاَ تَكَادُ تُسْبَقُ - فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى المُسْلِمِينَ حَتَّى عَرَفَهُ، فَقَالَ: حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لاَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناقہ عضباء سے کوئی اونٹنی آگے نہیں نکلتی تھی، حمید راوی فرماتی ہیں کہ سبقت لے جانے کے قریب بھی نہ پھٹکتی تھی۔ پس کوئی ناقہ سوار اعرابی آیا اور اپنی اونٹنی عضباء سے آگے نکال لی۔ مسلمانوں پر یہ حرکت بڑی ناگوار گزری۔ یہاں تک کہ آپ کو بھی ان

2871- انظر الحدیث: 2872' سنن ابو داؤد: 4802

2872- راجع الحدیث: 2871

يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ طَوَّلَهُ مُوسَى، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی ناراضگی کا علم ہوا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ جب وہ دنیا میں کسی کو بلندی دیتا ہے تو پھر اسے نیچے بھی گراتا ہے حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے اس حدیث کو تفصیلاً بھی روایت کیا ہے۔

60- بَابُ الْغَزْوِ عَلَى الْحَمِيرِ

61- بَابُ بَغْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءِ

خچر پر غزوہ کا باب

نبی کریم ﷺ کا سفید خچر

قَالَهُ أَنَسٌ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: أَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ

اس کی حضرت انس نے روایت کی ہے اور ابوحمید فرماتے ہیں کہ ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم ﷺ کو ایک سفید خچر بطور تحفہ دیا تھا۔

2873- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ، قَالَ: مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا تھا ماسوائے ایک سفید خچر، ہتھیار اور کچھ زمین کے اور انہیں بطور صدقہ چھوڑا تھا۔

2874- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عُمَارَةَ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لَا، وَاللَّهِ مَا وَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَكِنْ وَلَّى سَرَعَانُ النَّاسِ، فَلَقِيَهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے کسی شخص نے پوچھا، اے ابوعمارہ! کیا جنگ حنین میں آپ حضرات نے پیٹھ پھیری؟ انہوں نے جواب دیا، خدا کی قسم نہیں۔ نبی کریم ﷺ نہ گئے، ہاں بعض جلد باز لوگ بھاگے تو اہلِ ہوازن نے انہیں تیروں پر رکھ لیا۔ اپنے سفید خچر پر آپ تھے، جس کی لگام حضرت ابوسفیان بن الحارث نے تھام رکھی تھی اور آپ کی زبان مبارک سے بار بار یہ الفاظ ادا ہو رہے تھے: میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب جیسے سردار کا بیٹا ہوں۔

2873- انظر الحدیث: 2739

2874- انظر الحدیث: 2864، صحیح مسلم: 4594، سنن ترمذی: 1688

62-بَابُ جِهَادِ النِّسَاءِ

عورتوں کا جہاد

2875 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ، فَقَالَ: جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ

امّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جہاد کی اجازت کی عرض کی تو آپ نے فرمایا، تمہارا جہاد حج ہے۔

2875م - وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهَذَا

عبداللہ بن الولید، سفیان، معاویہ نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

2875م - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، بِهَذَا،

قبیصہ، سفیان، معاویہ نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

2876 - وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَأَلَهُ نِسَاؤُهُ عَنِ الْجِهَادِ، فَقَالَ: نِعْمَ الْجِهَادُ الْحَجُّ

امّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کے جہاد کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا، عورتوں کے لیے بہترین جہاد حج ہے۔

63-بَابُ غَزْوِ الْمَرْأَةِ فِي الْبَحْرِ

عورتوں کا بحری جہاز

2877 و2878 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ هُوَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَةِ مِلْحَانَ، فَاتَّكَأَ عِنْدَهَا، ثُمَّ ضَحِكَ فَقَالَتْ: لِمَ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَثَلُهُمْ مَثَلُ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ، فَقَالَتْ: يَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنتِ ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر رونق افروز ہوئے تو ٹیک لگائی اور سو گئے پھر ہنسے تو انہوں نے دریافت کیا، یارسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا ہے؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ راہِ خدا میں اس سبز سمندر پر سواری کر رہے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھتے ہیں۔ عرض کی، یارسول اللہ! دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ آپ نے دعا کی، اے اللہ! اسے ان میں شامل فرما

2875- راجع الحدیث:1520

2876- راجع الحدیث:1520

2877,2878-انظر الحدیث:2799

رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ، ثُمَّ عَادَ فَضَحِكَ، فَقَالَتْ لَهُ مِثْلَ - أَوْ مِمَّ - ذَلِكَ، فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: أَنْتِ مِنَ الأَوَّلِينَ، وَلَسْتِ مِنَ الآخِرِينَ، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: فَتَزَوَّجَتْ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَرَكِبَتِ البَحْرَ مَعَ بِنْتِ قَرَظَةَ، فَلَمَّا قَفَلَتْ: رَكِبَتْ دَابَّتَهَا، فَوَقَصَتْ بِهَا، فَسَقَطَتْ عَنْهَا، فَمَاتَتْ

لے۔ آپ پھر سو گئے اور پھر ہنسے اور پھر اسی طرح عرض کی گئی، تو آپ نے پہلے کی طرح جواب ارشاد فرمایا۔ انہوں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے، مجھے اس جماعت میں شمار فرمالے۔ فرمایا، تمہارا شمار پہلی جماعت میں ہے نہ کہ دوسرے میں۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس کے بعد انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت سے نکاح کر لیا۔ پھر یہ بنت قرظہ کے ساتھ بحری سفر پر روانہ ہوئیں۔ جب واپس لوٹیں تو اپنے جانور پر سوار ہونے لگیں، لیکن اس سے گر پڑیں اور جاں بحق ہو گئیں۔

64- بَابُ حَمْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِي الغَزْوِ دُونَ بَعْضِ نِسَائِهِ

دوسری بیوی کو چھوڑ کر ایک کو جہاد میں ساتھ لے جانا

2879 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ، كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الحَدِيثِ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ يَخْرُجُ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا، فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي، فَخَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الحِجَابُ

عُروہ بن زبیر، سعید بن مسیب و علقمہ بن وقاص و عبید اللہ بن عبد اللہ، نے حدیثِ عائشہ بیان کی یعنی ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب سفر کے لیے نکلنے کا قصد فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ جس کا نام نکل آتا۔ اس کو ہمراہ لے جاتے۔ ایک غزوہ میں جاتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا پس میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ نکلی اور یہ پردے کا حکم آجانے کے بعد کی بات ہے۔

65- بَابُ غَزْوِ النِّسَاءِ

عورتوں کا مردوں کے

2879- راجع الحديث: 2637

وَقِتَالِهِنَّ مَعَ الرِّجَالِ

ساتھ مل کر جہاد کرنا

2880 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ، أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُزَانِ القِرَبَ، وَقَالَ غَيْرُهُ: تَنْقُلاَنِ القِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا، ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ القَوْمِ، ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا، ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهَا فِي أَفْوَاهِ القَوْمِ "

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب جنگِ اُحد میں لوگ نبی کریم ﷺ سے دور ہو گئے تو میں نے حضرت عائشہ بنت ابوبکر اور حضرت امِ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ دونوں اپنی ساقوں پر سے کپڑا سمیٹے ہوئے ہیں اور میں ان کے پیروں کی پازیب دیکھ رہا تھا۔ دونوں اپنی پیٹھ پر پانی کی مشک لاتیں اور پیاسے مسلمانوں کو پلاتی تھیں۔ پھر لوٹ جاتیں اور مشکیزے بھر کر لاتیں اور پیاسے مسلمانوں کو پلاتیں۔

66- بَابُ حَمْلِ النِّسَاءِ القِرَبَ إِلَى النَّاسِ فِي الغَزْوِ

جہاد میں عورتوں کا مردوں کے لیے مشکیں بھر کر لانا

2881 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ المَدِينَةِ، فَبَقِيَ مِرْطٌ جَيِّدٌ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، أَعْطِ هَذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ، يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ، فَقَالَ عُمَرُ: أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ، وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الأَنْصَارِ، مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ: فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا القِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " تَزْفِرُ: تَخِيطُ "

ثعلبہ بن ابومالک راوی ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی خواتین میں کچھ چادریں تقسیم کی تھیں۔ ایک عمدہ چادر باقی بچ گئی۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا، اے امیر المومنین! یہ رسول اللہ ﷺ کی ان صاحبزادی کو دے دیجیے جو آپ کے حرم میں ہیں۔ ان کی مراد امِ کلثوم بنت علی سے تھی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ امِ سلیط زیادہ حقدار ہیں اور امِ سلیط انصار کی ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی اور یہ اس لیے بھی زیادہ حق دار ہیں کہ جنگِ اُحد میں ہمارے لیے مشک بھر بھر کر لاتی تھیں۔ امام بخاری نے فرمایا کہ یہاں تَزْفِرُ سے سینا مراد ہے۔

2880- انظر الحديث: 4064,3811,2902، صحیح مسلم: 4660

2881- انظر الحديث: 4071

67- بَابُ مُدَاوَاةِ النِّسَاءِ الْجَرْحَى فِي الْغَزْوِ

جہاد میں عورتوں کا زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا

2882- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ، قَالَتْ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِي وَنُدَاوِي الْجَرْحَى، وَنَرُدُّ الْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ

رُبیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پیاسوں کو پانی پلاتے، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے اور شہداء کو اٹھا کر مدینہ منورہ میں پہنچاتے تھے۔

68- بَابُ رَدِّ النِّسَاءِ الْجَرْحَى وَالْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ

عورتوں کا زخمیوں اور مقتول لوگوں کو اٹھا کر مدینہ منورہ لے جانا

2883- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَسْقِي الْقَوْمَ، وَنَخْدُمُهُمْ، وَنَرُدُّ الْجَرْحَى وَالْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ

حضرت ربیع بنت مُعوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں جاتے تھے۔ قوم کو پانی پلاتے، ان کی خدمت کرتے نیز زخمیوں اور قتل ہو جانے والوں کو مدینہ منورہ پہنچاتے تھے۔

69- بَابُ نَزْعِ السَّهْمِ مِنَ الْبَدَنِ

جسم سے تیر نکالنا

2884- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، قَالَ: انْزِعْ هَذَا السَّهْمَ، فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ، فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوعامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھٹنے میں تیر لگا۔ انہوں نے مجھ سے تیر نکالنے کے لیے کہا۔ میں نے تیر نکالا تو اس سے خون بہنا شروع ہو گیا۔ پس میں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر صورتِ حال عرض کی، تو آپ نے دعا فرمائی، اے اللہ! اپنے بندے ابوعامر کی مغفرت فرما۔

70- بَابُ الْحِرَاسَةِ فِي الْغَزْوِ

جہاد میں

2882- انظر الحدیث: 5679,2883

2883- انظر الحدیث: 2882

2884- صحیح مسلم: 6356

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

2885- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، تَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ المَدِينَةَ، قَالَ: لَيْتَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِي صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ، إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلاَحٍ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ، وَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نگرانی کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ (ایک سفر میں) جاگتے رہے تھے، پس جب مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو فرمایا، کاش! آج میرا کوئی اچھا ساتھی رات کو میرے لیے پہرہ دے۔ جب آپ نے ہتھیاروں کی آواز سماعت فرمائی تو دریافت کیا، کون ہے؟ جواب ملا، میں سعد بن ابووقاص ہوں، آپ کی بارگاہ کے لیے پہرا دینے آیا ہوں۔ پس نبی کریم ﷺ سو گئے۔

2886- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمِ، وَالقَطِيفَةِ، وَالخَمِيصَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ، لَمْ يَرْفَعْهُ إِسْرَائِيلُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: درہم و دینار کا بندہ برباد ہوا اور چادر کمبل کا بندہ برباد ہوا۔ اگر انہیں یہ چیزیں مل جائیں تو راضی ورنہ ناراض ہو جائیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اسرائیل اور محمد بن جُحادہ نے ابوحُصین سے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا ہے۔

2887- وَزَادَنَا عَمْرٌو، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ، وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ، وَعَبْدُ الخَمِيصَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ، تَعِسَ وَانْتَكَسَ، وَإِذَا شِيكَ فَلاَ انْتَقَشَ، طُوبَى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: درہم و دینار کا بندہ برباد ہوا اور چادر کمبل کا بندہ برباد ہوا۔ اگر انہیں یہ چیزیں مل جائیں تو راضی ورنہ ناراض ہو جائیں۔ ایسا برباد اور پست ہوا۔ جبکہ اسے کانٹا چبھے تو نہ نکلے۔ مژدہ ہے اس بندے کے لیے جس نے اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑی ہوئی ہے، بال بکھرے اور قدم

2885- انظر الحديث: 7231، صحیح مسلم: 6182,6180، سنن ترمذی: 3756

2886- انظر الحديث: 6435,2887، سنن ابن ماجہ: 4136

2887- راجع الحديث: 2886

اللَّهِ، أَشْعَثَ رَأْسُهُ، مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ، إِنْ كَانَ فِي الحِرَاسَةِ، كَانَ فِي الحِرَاسَةِ، وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ، إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ ، وَقَالَ فَتَعْسًا: كَأَنَّهُ يَقُولُ: فَأَتْعَسَهُمُ اللَّهُ، طُوبَى: فُعْلَى مِنْ كُلِّ شَيْءٍ طَيِّبٍ، وَهِيَ يَاءٌ حُوِّلَتْ إِلَى الوَاوِ وَهِيَ مِنْ يَطِيبُ"

غبار آلود ہیں۔ اگر اسے پہرے پر لگایا جاتا ہے تو پہرہ دیتا ہے، اگر فوج کے پیچھے رکھا جاتا ہے تو پیچھے ہی رہتا ہے، اگر اندر آنا چاہے تو اجازت نہ ملے، اگر وہ کسی کی سفارش کرے تو سفارش نہ مانی جائے۔ تعساً کا مطلب یہ ہے گویا فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کر دیا۔ طُوبیٰ فُعلیٰ کے وزن پر ہر پاکیزہ چیز کو کہتے ہیں اور اس کی یاء یہاں واو سے بدل گئی ہے اور یہ يَطِيبُ سے مشق ہے۔

71- بَابُ فَضْلِ الخِدْمَةِ فِي الغَزْوِ

جہاد میں مجاہدین کی خدمت وفضیلت

2888 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ البُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَحِبْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، فَكَانَ يَخْدُمُنِي وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ جَرِيرٌ: إِنِّي رَأَيْتُ الأَنْصَارَ يَصْنَعُونَ شَيْئًا، لاَ أَجِدُ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا أَكْرَمْتُهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت میں رہا، تو وہ میری خدمت کرتے تھے حالانکہ وہ عمر میں انس سے بڑے تھے حضرت جریر نے فرمایا کہ میں نے انصار کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے تو میں بھی جس کسی کو دیکھتا ہوں اس کا اکرام کرتا ہوں۔

2889 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، مَوْلَى المُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَى خَيْبَرَ أَخْدُمُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَاجِعًا وَبَدَا لَهُ أُحُدٌ، قَالَ: هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى المَدِينَةِ، قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا، كَتَحْرِيمِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں خیبر کی جانب روانہ ہوا، تاکہ آپ کی خدمت کرتا رہوں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے واپس لوٹے اور اُحد پہاڑ آپ کو نظر آیا، تو فرمایا، یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت رکھتے ہیں۔ پھر اپنے دست مبارک سے مدینہ منورہ کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا اے اللہ! میں اس کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان والی جگہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

2888- صحیح مسلم:6375

2889- راجع الحدیث:371، صحیح مسلم:3308، سنن ترمذی:3922

لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا

مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا۔ اے اللہ ہمیں ہمارے صاع اور مُد میں برکت عطا فرما۔

2890- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكَرِيَّاءَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ مُوَرِّقٍ العِجْلِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَكْثَرُنَا ظِلًّا الَّذِي يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهِ، وَأَمَّا الَّذِينَ صَامُوا فَلَمْ يَعْمَلُوا شَيْئًا، وَأَمَّا الَّذِينَ أَفْطَرُوا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوا وَعَالَجُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَهَبَ المُفْطِرُونَ اليَوْمَ بِالأَجْرِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے کی ہمراہی میں تھے، تو ہم میں سے زیادہ سایہ اس کے اوپر تھا جو اپنی چادر کا سایہ کئے ہوئے تھا۔ (ہم میں سے) جن حضرات کا روزہ تھا انہوں نے کوئی کام نہ کیا اور جن کا روزہ نہیں تھا انہوں نے اونٹوں کو اٹھایا، انہیں کھلایا پلایا اور ہر خدمت کی۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج تو افطار کرنے والے بڑا ثواب کما کر لے گئے۔

72- بَابُ فَضْلِ مَنْ حَمَلَ مَتَاعَ صَاحِبِهِ فِي السَّفَرِ

سفر میں ساتھی کا سامان اٹھانے کی فضیلت

2891- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُلُّ سُلاَمَى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ يَوْمٍ، يُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ، يُحَامِلُهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ، وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلاَةِ صَدَقَةٌ، وَدَلُّ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے ہر جوڑ کا صدقہ ضروری ہے جو کسی کو سوار ہونے میں مدد دے تو یہ بھی صدقہ ہے یا اس کا سامان اٹھوا کر سواری پر رکھوا دے تو یہ بھی صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا نیز نماز کے لیے جتنے قدم اٹھائے جائیں یہ بھی صدقہ ہیں اور کسی کو راستہ بتا دینا بھی صدقہ ہے۔

73- بَابُ فَضْلِ رِبَاطِ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جہاد میں ایک دن کی نگرانی کا درجہ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ} (آل عمران: 200)

اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو (پ ۴، آل عمران

2890- صحیح مسلم: 2617، سنن نسائی: 2282

2891- راجع الحدیث: 2707

2892 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا

(۲۰۰

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں ایک دن نگہبانی کرنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے اور جنت میں کسی کو ایک کوڑا رکھنے کی جگہ بھی مل جانا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور شام یا صبح کے وقت اگر کوئی اللہ کی راہ میں نکلے تو یہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

74- بَابُ مَنْ غَزَا بِصَبِيٍّ لِلْخِدْمَةِ

خدمت کے لیے جہاد میں کسی لڑکے کو لے جانا

2893 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِأَبِي طَلْحَةَ: الْتَمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي حَتَّى أَخْرُجَ إِلَى خَيْبَرَ فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ مُرْدِفِي، وَأَنَا غُلَامٌ رَاهَقْتُ الْحُلُمَ، فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا نَزَلَ، فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ثُمَّ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ، ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ، وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا، وَكَانَتْ عَرُوسًا، فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میری خدمت کے لیے اپنے لڑکوں میں سے کسی ایک لڑکے کو مقرر کر دو جب آپ خیبر کی طرف نکلے تو حضرت ابوطلحہ مجھے ساتھ لے گئے اور میں قریب البلوغ تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ کی خدمت گزاری کی سعادت مجھے حاصل ہوئی جب آپ کسی جگہ فروکش ہوتے تو میں آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنتا: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں غم و ملال، عاجزی، سستی، بخل، نامردی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے۔ پھر ہم خیبر پہنچ گئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس قلعہ کو فتح کروا دیا تو بارگاہ نبوت میں صفیہ بنت حیی بن اخطب کے حسن و جمال کا ذکر ہوا، جن کا خاوند اس

2892- راجع الحديث:2794

2893- راجع الحديث:2235

وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ، فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ، حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا، ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ. فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ، ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ، فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ، فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ، فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ نَظَرَ إِلَى أُحُدٍ فَقَالَ: هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا بِمِثْلِ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ

جنگ میں مارا گیا تھا اور وہ حالتِ عروسی میں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنی زوجیت کے لیے پسند فرمایا۔ پس انہیں لے کر مقام صہباء میں پہنچے تو وہ حیض سے پاک ہوگئیں اور آپ نے انہیں ہم بستری کی سعادت بخشی۔ پھر ایک چھوٹے سے دسترخوان پر حیس رکھا گیا اور رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جو لوگ تمہارے اطراف میں ہوں انہیں کھانے کے لیے بلالاؤ۔ رسول خدا نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا یہی ولیمہ کیا تھا۔ پھر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ انہیں اپنی چادر مبارک اڑھادیتے، پھر اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ جاتے تو حضرت صفیہ آپ کے بارے میں گھٹنے پر پیر رکھ کر سوار ہوجاتیں۔ ہم متواتر چلتے رہے، حتیٰ کہ جب مدینہ منورہ کے نزدیک آپہنچے تو آپ نے کوہِ اُحد کی جانب دیکھا اور فرمایا: ''یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔'' پھر مدینہ منورہ کی جانب دیکھا اور کہا: ''اے اللہ! میں اس کے دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا۔ اے اللہ! ان کے مدّ اور صاع میں برکت فرما۔''

75- بَابُ رُكُوبِ الْبَحْرِ

سمندری سفر

2895و2894- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَرَامٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا فِي بَيْتِهَا، فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت امِّ حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے بتایا: ایک دن نبی کریم ﷺ ان کے گھر جلوہ افروز ہوکر سوگئے۔ پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ انہوں نے پوچھا، یارسول اللہ! کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ فرمایا،

2894,2895- راجع الحدیث: 2799

يَضْحَكُ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُضْحِكُكَ؟ قَالَ: عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَنْتِ مِنْهُمْ، ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَيَقُولُ: أَنْتِ مِنَ الأَوَّلِينَ، فَتَزَوَّجَ بِهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، فَخَرَجَ بِهَا إِلَى الغَزْوِ، فَلَمَّا رَجَعَتْ قُرِّبَتْ دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا، فَوَقَعَتْ، فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا

میں اپنی امت کی ایک جماعت کو دیکھ کر حیران ہوا، جو سمندر پر اس طرح سواری کر رہے ہیں جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھے ہوں۔ پس میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے ان لوگوں میں شمار فرمالے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، تم ان لوگوں کے ساتھ ہو۔ آپ پھر سو گئے اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے آپ نے دو یا تین دفعہ اسی طرح بتایا میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! بارگاہِ الٰہی میں دعا کیجیے کہ مجھے اس جماعت میں شامل فرمالے۔ آپ نے فرمایا تم پہلی جماعت میں شامل ہو۔ پھر انہیں حضرت عبادہ بن صامت نے اپنے نکاح میں لے لیا۔ پھر وہ انہیں ساتھ لے کر ایک جہاد میں گئے۔ جب واپس لوٹیں اور سوار ہونے کے لیے اپنی سواری کے نزدیک ہوئیں تو گر پڑیں اور ان کی گردن کچل ہو گئی۔

76- بَابُ مَنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ وَالصَّالِحِينَ فِي الحَرْبِ

لڑائی میں کمزوروں اور نیکوں کی معاونت

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ، "قَالَ لِي قَيْصَرُ سَأَلْتُكَ: أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ، فَزَعَمْتَ ضُعَفَاءَهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوسفیان نے بتایا کہ مجھے قیصرِ روم نے کہا، میں تم سے یہ بات پوچھتا ہوں کہ قوم کے سردار اس کے ساتھ ہیں یا غریب لوگ؟ تم نے بتایا کہ غریب غربا۔ تو رسولوں کے پیروکار غریب لوگ ہی ہوتے ہیں۔

2896- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: رَأَى سَعْدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے دل میں گمان ہوا کہ انہیں ان لوگوں پر فضیلت ہے جو مالی طور پر کمزور ہیں، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ یاد رکھو،

2896- سنن نسائی: 3178

هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ

تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔

2897 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرًا، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَأْتِي زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ، فَيُقَالُ: فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ، ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ: فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا جب لوگ جوق در جوق جہاد کریں گے۔ ان سے پوچھا جائیگا کہ کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا آدمی ہے جو نبی کریم ﷺ کی صحبت بابرکت سے مشرف ہوا ہو؟ جواب اثبات میں ہوگا، پس وہ دشمنوں پر فتح پائیں گے۔ پھر ایک وقت ایسا آئے گا جب لوگوں سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی صحبت پائی ہو؟ جب انہیں بھی اثبات میں جواب ملے گا تو یہ بھی فتح یاب ہوں گے۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب پوچھا جائے گا کہ تمہارے ساتھ کوئی ایسا آدمی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت بابرکت پانے والوں کی صحبت پائی ہو؟ کہا جائے گا، ہاں پس یہ بھی فتح یاب ہو جائیں گے۔

77- بَابُ لَا يَقُولُ فُلَانٌ شَهِيدٌ

یہ نہ کہو کہ فلاں شہید

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس نے اس کی راہ میں جہاد کیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون راہِ خدا میں زخمی ہوا ہے۔

2898 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور مشرکین کا مقابلہ ہوا اور جنگ و قتال کا بازار گرم ہوا تو رسول

2897- انظر الحدیث: 3649,3594، صحیح مسلم: 6415,6414

2898- انظر الحدیث: 6607,6493,4207,4202، صحیح مسلم: 302

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، التَقَى هُوَ وَالمُشْرِكُونَ، فَاقْتَتَلُوا، فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ، وَمَالَ الآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ، وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، لاَ يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلاَ فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ، فَقَالَ: مَا أَجْزَأَ مِنَّا اليَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلاَنٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ: أَنَا صَاحِبُهُ، قَالَ: فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ، وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ، قَالَ: فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا، فَاسْتَعْجَلَ المَوْتَ، فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالأَرْضِ، وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ، فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: أَنَا لَكُمْ بِهِ، فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ، ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا، فَاسْتَعْجَلَ المَوْتَ، فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الجَنَّةِ، فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ، فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لشکر کا معائنہ فرمایا اور دوسروں نے اپنی فوج کا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو کسی بھاگتے ہوئے مشرک کو زندہ نہ چھوڑتا بلکہ اس کا پیچھا کر کے اسے تلوار سے موت کی نیند سلا دیتا تھا۔ حضرت سہل نے کہا، آج فلاں کے برابر ہم میں سے کسی نے کام نہ دکھایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مگر وہ تو جہنمی ہے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کہا، میں اس کے ساتھ رہوں گا۔ اس شخص کا بیان ہے کہ میں اس کے ساتھ رہا وہ جہاں کھڑا ہوتا تو میں بھی اسی جگہ کھڑا ہو جاتا، جب وہ دوڑتا تو میں بھی اس کے ساتھ دوڑنے لگتا۔ بتایا کہ اس شخص کو شدید زخم آیا تو اس نے مرنے کے لیے عجلت کی یعنی اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا اور اس کی نوک پر اپنا سینہ رکھ کر تلوار پر اپنا سارا وزن ڈال دیا اور اس طرح خودکشی کر لی۔ پھر وہ واپس خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟ اس نے عرض کی کہ آپ نے ابھی ابھی فلاں آدمی کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے تو لوگوں کو یہ بات بڑی عجیب معلوم ہوئی تھی۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ میں تمہیں اس کی حقیقت بتاؤں گا۔ پس میں اس کی جانچ کے لیے نکلا تو وہ شدید زخمی ہوا، تو اس نے مرنے کے لیے عجلت کی یعنی اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا اور نوک اپنے بیچ سینے سے لگا کر اس پر اپنا سارا وزن ڈال دیا اور یوں خودکشی کر لی۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک ایک شخص لوگوں کی نظروں میں تو جنتیوں جیسے عمل کرتا ہے لیکن درحقیقت وہ دوزخی ہوتا ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ بظاہر وہ دوزخیوں جیسے عمل کرتا ہے

لیکن ہوتا وہ جنتی ہے۔

78- بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى الرَّمْيِ

تیر اندازی کی رغبت دلانا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾ (الانفال: 60)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور ان کے لئے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے اور جتنے گھوڑے باندھ سکو کہ ان سے ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں (پ۱۰، الانفال ۶۰)

2899- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ، فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوا، وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلاَنٍ قَالَ: فَأَمْسَكَ أَحَدُ الفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكُمْ لاَ تَرْمُونَ؟، قَالُوا: كَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْمُوا فَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزر قبیلہ اسلم کے کچھ افراد کے پاس سے ہوا جو تیر اندازی کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا، اے بنی اسمٰعیل! تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارے والا (حضرت اسماعیل) تیر انداز تھے۔ اور میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ ایک فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا جو تیر اندازی نہیں کرتے؟ عرض کی ہم کس طرح تیر اندازی کریں جبکہ آپ دوسرے فریق کے ساتھ ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اچھا تو اب میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

2900 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الغَسِيلِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ، حِينَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوا لَنَا: إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ

حمزہ بن ابو اُسید، اپنے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ بدر کے دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جبکہ ہم قریش کے خلاف صفیں بنا لیں اور وہ بھی ہمارے خلاف صفیں سیدھی کر لیں، پھر دشمن تمہارے قریب آ جائے تو تیر اندازی شروع کر دینا۔

79- بَابُ اللَّهْوِ بِالحِرَابِ وَنَحْوِهَا

نیزہ بازی کرنا

2899- انظر الحدیث: 3507,3373

2900- انظر الحدیث: 3985,3984

2901 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ، دَخَلَ عُمَرُ فَأَهْوَى إِلَى الْحَصَى فَحَصَبَهُمْ بِهَا، فَقَالَ: دَعْهُمْ يَا عُمَرُ ، وَزَادَ عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ: فِي الْمَسْجِدِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ حبشی اپنی برچھیوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے سامنے کھیل رہے تھے۔ حضرت عمر آئے تو کنکریوں کی طرف جھکے اور اٹھا کر انہیں کنکریاں ماریں۔ آپ نے فرمایا: اے عمر! انہیں رہنے دو۔ عبدالرزاق کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ مسجد میں تھے۔

80- بَابُ الْمِجَنِّ وَمَنْ يَتَّرِسُ بِتُرْسِ صَاحِبِهِ

ساتھی کی ڈھال سے کام لینا

2902 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ، فَكَانَ إِذَا رَمَى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْضِعِ نَبْلِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک ہی ڈھال سے کام لیتے تھے اور حضرت ابوطلحہ بہت اچھے تیر انداز تھے۔ جب یہ تیر چلاتے تو نبی کریم ﷺ سر مبارک کو اٹھا کر اس کا ہدف دیکھا کرتے۔

2903 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: "لَمَّا كُسِرَتْ بَيْضَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ، وَأُدْمِيَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ، وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمِجَنِّ، وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُهُ، فَلَمَّا رَأَتِ الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً، عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِهِ، فَرَقَأَ الدَّمُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کا خود آپ کے سر مبارک پر توڑ دیا گیا، آپ کا چہرۂ پُرنور خون آلود ہو گیا اور سامنے کے دو (دندانِ مبارک زخمی کر دیے گئے تو حضرت علی اپنی ڈھال میں پانی بھر بھر کر لاتے تھے اور حضرت فاطمہ دھو رہی تھیں۔ جب دیکھا کہ دھونے سے خون اور زیادہ بہنے لگا ہے تو انہوں نے بوریے کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ زخم پر لگا دی تو خون بند ہو گیا۔

2901- صحیح مسلم:2066

2902- راجع الحدیث:2880

2903- راجع الحدیث:243

2904 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الحَدَثَانِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِمَّا لَمْ يُوجِفِ المُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ، وَلاَ رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً، وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلاَحِ وَالكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی نضیر کا مال ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ نے جنگ کے بغیر ہی اپنے رسول کو عطا فرما دیا، جس کے لیے مسلمانوں نے نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ ہی جنگ کی۔ پس وہ مال خاص رسول اللہ ﷺ کا حق ہوا۔ آپ اس میں سے اپنے اہلِ وعیال کو ایک سال کا خرچ عطا فرما دیتے۔ پھر بقیہ مال کو ہتھیاروں، گھوڑوں وغیرہ سامانِ جہاد پر صرف فرماتے۔

2905 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَلِيٍّ، ح

عبداللہ بن شداد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

2905م - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ، قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: میں نے نہیں دیکھا کہ حضرت سعد کے علاوہ کسی شخص پر قربان ہونے کے لیے رسولِ خدا نے فرمایا ہو۔ ان کے لیے میں نے فرماتے سنا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان، تیر اندازی کر۔

81- بَابُ الدَّرَقِ

ڈھال سے کھیلنا

2906 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: عَمْرٌو، حَدَّثَنِي أَبُو الأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ، فَاضْطَجَعَ عَلَى الفِرَاشِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میرے پاس دو لڑکیاں تھیں جو جنگ بعاث کے واقعات گا رہی تھیں۔ آپ بستر پر لیٹ گئے اور رخ پھیر لیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ آئے تو انہوں

2904- انظر الحدیث: 7305,6728,5358,5357,4885,4033,3094

2905- صحیح مسلم: 6184,6183 سنن ترمذی: 3754 سنن ابن ماجہ: 129

2905م- انظر الحدیث: 6184,4059,4058

2906- راجع الحدیث: 949

وَحَوَّلَ وَجْهَهُ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ، فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ: مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دَعْهُمَا ، فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا، فَخَرَجَتَا،

2907 - قَالَتْ: وَكَانَ يَوْمُ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالحِرَابِ، فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِمَّا قَالَ: تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ ، فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ، خَدِّي عَلَى خَدِّهِ، وَيَقُولُ: دُونَكُمْ بَنِي أَرْفِدَةَ ، حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ، قَالَ: حَسْبُكِ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاذْهَبِي ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ أَحْمَدُ، عَنْ ابْنِ وَهْبٍ: فَلَمَّا غَفَلَ

نے مجھے ڈانٹ کر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے شیطانی باجہ کیسا؟ تو نبی کریم نے ان کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا، اس بات کو چھوڑو۔ جب آپ دوسرے کام میں مشغول ہو گئے تو میں نے انہیں اشارہ کر دیا پس دونوں لڑکیاں باہر نکل گئیں۔

آپ فرماتی ہیں کہ یہ ان کی عید کا دن تھا، اس دن حبشی ڈھال اور برچھی وغیرہ سے کھیلتے ہیں۔ مجھے یاد نہیں رہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا آپ نے مجھ سے فرمایا، کیا تم ان کے کرتب دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ تو آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میرا رخسار آپ کے مبارک رخسار مبارک پر تھا۔ آپ ان سے فرماتے تھے: بنی ارفدہ کھیلتے جاؤ، جب میں کھڑے کھڑے تھک گئی تو فرمایا: کیا تمہارے لیے اتنا کافی ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں فرمایا تو چلی جاؤ۔ احمد نے ابن وہب سے جو روایت کی ہے اس میں فَلَمَّا عَمِلَ کی جگہ فَلَمَّا غَفَلَ ہے۔

82- بَابُ الحَمَائِلِ وَتَعْلِيقِ السَّيْفِ بِالعُنُقِ

گردن میں تلوار لٹکانا

2908 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ المَدِينَةِ لَيْلَةً، فَخَرَجُوا نَحْوَ الصَّوْتِ، فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اسْتَبْرَأَ الخَبَرَ، وَهُوَ عَلَى

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سب لوگوں سے حسین و جمیل اور دلیر تھے۔ ایک رات اہلِ مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا، تو لوگ آواز کی جانب دوڑے تو آپ لوگوں کو واپس آتے ہوئے ملے کہ صورتِ حال کی خبر بھی لے آئے۔ اس وقت نبی کریم ﷺ حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے کی ننگی

2907- راجع الحديث: 949,454

2908- راجع الحديث: 2820,2627

فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ، وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ، وَهُوَ يَقُولُ: لَمْ تُرَاعُوا، لَمْ تُرَاعُوا ثُمَّ قَالَ: وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ قَالَ: إِنَّهُ لَبَحْرٌ

پیٹھ پر سوار تھے اور تلوار آپ کی گردن مبارک میں لٹک رہی تھی۔ آپ لوگوں سے فرما رہے تھے: ''خوف کی کوئی بات نہیں ہے'' پھر ارشاد فرمایا: ''ہم نے اسے (گھوڑے کو) دریا کی طرح تیز رفتار) پایا ہے۔'' یا یہ فرمایا: ''تو دریا (کی طرح تیز رفتار) ہے۔''

83- بَابُ مَا جَاءَ فِي حِلْيَةِ السُّيُوفِ

تلوار پر کام

2909- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ، يَقُولُ: لَقَدْ فَتَحَ الفُتُوحَ قَوْمٌ، مَا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوفِهِمُ الذَّهَبَ وَلاَ الفِضَّةَ، إِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتُهُمُ العَلاَبِيَّ وَالآنُكَ وَالحَدِيدَ

سلیمان بن حبیب راوی ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: اہلِ اسلام فتوحات پاتے رہے جب تک اپنی تلواروں پر سونے چاندی کا کام نہیں کرواتے تھے۔ ان کی تلواروں میں چمڑہ، رانگ اور لوہا ہوتا تھا۔

84- بَابُ مَنْ عَلَّقَ سَيْفَهُ بِالشَّجَرِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ القَائِلَةِ

سفر میں قیلولہ کے وقت تلوار درخت سے لٹکانا

2910- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَ: أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ، فَأَدْرَكَتْهُمُ القَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ العِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ وَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ، وَنِمْنَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نجد کی طرف جہاد کے لیے سفر کیا۔ جب نبی کریم واپس لوٹے تو یہ بھی واپس ہوئے۔ پس ہم نے دوپہر ایسے جنگل میں گزاری جس میں گھنے درخت تھے رسول اللہ ﷺ ٹھہر گئے اور دیگر حضرات درختوں کے سائے میں اِدھر اُدھر پھیل گئے۔ نبی کریم ایک درخت کے نیچے جلوہ افروز ہوئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی۔ ابھی ہم کچھ ہی دیر ہی سوئے تھے کہ آپ نے ہمیں طلب فرمایا جبکہ آپ کے پاس ایک

2909- سنن ابن ماجہ: 2807

2910- انظر الحدیث: 4136,4135,4134,2913 صحیح مسلم: 5910,5909

نَوْمَةً، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا، وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: " إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي، وَأَنَا نَائِمٌ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا، فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ فَقُلْتُ: اللَّهُ، - ثَلاَثًا - "وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ

اعرابی موجود تھا۔ فرمایا، جب میں سو رہا تھا تو اس نے میری تلوار کھینچی تھی۔ میں بیدار ہوا تو وہ اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے مجھ سے پوچھا۔ اب کون تمہیں مجھ سے بچائے گا؟ میں نے تین مرتبہ جواب دیا: اللہ آپ نے اس سے بدلہ نہیں لیا اور وہ بیٹھ گیا۔

85- بَابُ لُبْسِ البَيْضَةِ

خود پہننا

2911 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: جُرِحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ، وَهُشِمَتِ البَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ، فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ، تَغْسِلُ الدَّمَ وَعَلِيٌّ يُمْسِكُ، فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لاَ يَزِيدُ إِلَّا كَثْرَةً، أَخَذَتْ حَصِيرًا فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رَمَادًا، ثُمَّ أَلْزَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ اُحد میں نبی کریم ﷺ کے زخمی ہونے سے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ کا چہرۂ انور زخمی کر دیا گیا تھا اور آپ کے سامنے کے دندانِ مبارک مجروح کر دئے گئے تھے اور خود آپ کے سر مبارک پر توڑ دیا گیا تھا تو حضرت فاطمہ خاتونِ جنت نے خون دھویا اور حضرت علی شیر خدا پانی ڈالتے تھے۔ جب دیکھا کہ خون تو مزید بہہ رہا ہے تو ٹاٹ کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا گیا۔ جب اس کی راکھ ہوگئی تو اسے زخم میں بھر دیا گیا اور خون بہنا بند ہو گیا۔

86- بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ كَسْرَ السِّلاَحِ عِنْدَ المَوْتِ

موت کے وقت ہتھیار توڑ دینے جائز نہیں

2912 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الحَارِثِ، قَالَ: مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلاَحَهُ، وَبَغْلَةً بَيْضَاءَ، وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا ماسوائے اپنے ہتھیاروں کے، ایک خچر سفید اور کچھ زمین کے جسے صدقہ فرما دیا تھا۔

87- بَابُ تَفَرُّقِ النَّاسِ عَنِ الإِمَامِ

قیلولہ کے وقت لوگوں کا امام سے جُدا ہو

2911- راجع الحدیث: 243

2912- راجع الحدیث: 2739

عِنْدَ القَائِلَةِ، وَالِاسْتِظْلاَلِ بِالشَّجَرِ

2913 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ، وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرًا، أَخْبَرَهُ ح

2913م - وحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَدْرَكَتْهُمُ القَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ العِضَاهِ، فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي العِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ، ثُمَّ نَامَ، فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي، فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ؟ قُلْتُ: اللَّهُ، فَشَامَ السَّيْفَ، فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ "، ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ

جانا اور درخت کے سائے میں ہوجانا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ روایت ہے کہ کسی غزوہ میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں تھے، تو ایک ایسی وادی میں قیلولہ کا وقت ہوگیا جس میں گھنے درخت تھے۔ لوگ درختوں کے سائے میں متفرق ہوگئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے رونق افروز ہوگئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی اور سو گئے۔ جب آپ بیدار ہوئے تو ایک اجنبی شخص کو اپنے پاس دیکھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اس نے میری تلوار تان لی اور کہنے لگا: اب تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا: اللہ! تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی اور وہ یہ بیٹھا ہے لیکن آپ نے اس سے بدلہ نہیں لیا۔

88- بَابُ مَا قِيلَ فِي الرِّمَاحِ

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي، وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي

نیزہ بازی کے متعلق

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا رزق میرے نیزے کے سائے میں مقرر فرمایا گیا ہے اور ذلت و رسوائی اس کا مقدر کر دی گئی ہے جو میری مخالفت کرے۔

2914 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں تھے حتیٰ کہ مکہ معظمہ کے کسی راستے پر چلتے ہوئے آپ بعض ساتھیوں سمیت پیچھے رہ گئے۔ ساتھیوں میں بعض احرام میں

2913م- انظر الحديث:2910

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ، تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ، وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا، فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ، فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ، فَأَبَوْا، فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا، فَأَخَذَهُ، ثُمَّ شَدَّ عَلَى الحِمَارِ، فَقَتَلَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَى بَعْضٌ، فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ، قَالَ: إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ

تھے اور بعض بغیر احرام کے۔ اسی دوران میں ہم نے ایک گورخر دیکھا، تو میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے ساتھیوں سے اپنا کوڑا مانگا، تو انہوں نے منع کر دیا، جب اپنا نیزہ مانگا، تب بھی انہوں نے منع کر دیا، تو میں نے خود یہ چیزیں لیں اور گورخر پر حملہ کر کے اسے شکار کر لیا۔ رسولِ اللہ کے صحابہ میں سے بعض حضرات نے اس کا گوشت کھایا اور بعض نے کھانے سے منع کر دیا۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ گئے تو اس کے متعلق میں آپ سے عرض کی گئی۔ ارشاد فرمایا کہ بیشک یہ تو کھانے کی چیز ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے کھلائی ہے۔

2914م - وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: فِي الحِمَارِ الوَحْشِيِّ، مِثْلُ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ: هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ؟

زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابو قتادہ سے بھی گورخر کے متعلق آپ نے ارشاد فرمایا: کیا اس کے گوشت میں سے بچا ہوا کچھ تمہارے پاس ہے؟''

89- بَابُ مَا قِيلَ فِي دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالقَمِيصِ فِي الحَرْبِ

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ اور جنگی قمیص

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: خالد نے تو اپنی زرہیں اللہ کی راہ میں وقف کر رکھی ہیں۔

2915 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي قُبَّةٍ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ اليَوْمِ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: حَسْبُكَ يَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا، جبکہ آپ ایک قُبہ میں رونق افروز تھے، اے اللہ! میں تیرے حضور، تیرا عہد اور تیرا وعدہ عرض کر رہا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا دستِ مبارک تھام کر عرض کی۔ یا رسول اللہ!

2914م- راجع الحديث: 1821

2915- انظر الحديث: 4877,4875,3953

رَسُولَ اللَّهِ، فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ: (سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ، وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ) (القمر: 46). وَقَالَ وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَوْمَ بَدْرٍ

آپ کے لیے کافی ہے۔ آپ اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی التجا پیش کر چکے ہیں۔ پس آپ زرہ پہنے ہوئے باہر تشریف لائے اور فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور وہ پیٹھیں پھیردیں گے بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے اور قیامت نہایت کڑی اور سخت کڑوی (پ ۲۷، القمر ۴۵-۴۶) وھیب کا قول ہے کہ حضرت خالد نے ہمیں بتایا کہ یہ یوم بدر کی بات ہے۔

2916 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ، بِثَلاَثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بوقتِ وصال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس سیر جَو کے بدلے گروی رکھی ہوئی تھی۔

2916م - وَقَالَ يَعْلَى، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ: دِرْعٌ مِنْ حَدِيدٍ وَقَالَ مُعَلًّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، وَقَالَ: رَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ

یعلیٰ نے کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ زرہ لوہے کی تھی۔ مُعلّیٰ نے کہا کہ ہم نے عبدالواحد اور ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ آپ نے لوہے کی زرہ رہن رکھی تھی۔

2917- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَثَلُ البَخِيلِ وَالمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَكُلَّمَا هَمَّ المُتَصَدِّقُ بِصَدَقَتِهِ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تُعَفِّيَ أَثَرَهُ وَكُلَّمَا هَمَّ البَخِيلُ بِالصَّدَقَةِ انْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلَى صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ، وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ إِلَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل اور سخی کی مثال ان دو شخصوں جیسی ہے جن کے بدن پر لوہے کے تنگ جبّے ہوں، جن کے سبب ان کے ہاتھ گردن کی طرف کھینچے گئے ہوں۔ پس سخی جب صدقہ کرنے کا ارادہ کرے تو جبّہ اس کے جسم پر اتنا ڈھیلا ہو جاتا ہے کہ نیچے گھسٹنے لگتا ہے اور بخیل جب صدقہ کرنے کا ارادہ کرے تو جبّہ اور تنگ ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ اس کا ہر حلقہ ساتھ والے سے مل کر اور تنگی پیدا کر دیتا ہے اور اس کے

2916م- راجع الحدیث: 2068

2917- راجع الحدیث: 1443

تَرَاقِيهِ . فَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فَيَجْتَهِدُ أَنْ يُوَسِّعَهَا فَلاَ تَتَّسِعُ

دونوں ہاتھ بالکل گردن سے لگ جاتے ہیں۔ پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سوئے سنا کہ وہ شخص کوشش کرتا ہے کہ جُبّہ کھل جائے لیکن نہیں کھلتا۔

90- بَابُ الْجُبَّةِ فِي السَّفَرِ وَالْحَرْبِ

سفر اور لڑائی میں جُبّہ پہننا

2918- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي الضُّحَى مُسْلِمٍ هُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ، فَلَقِيتُهُ بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَأْمِيَّةٌ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ، فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ، فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ، فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتُ، فَغَسَلَهُمَا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَعَلَى خُفَّيْهِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے جب واپس لوٹے تو میں نے خدمتِ اقدس میں پانی پیش کیا۔ اس وقت آپ نے شامی جُبّہ زیب تن کر رکھا تھا۔ آپ نے کلّی کی، ناک میں پانی لیا، چہرۂ مبارک دھویا، پھر اپنے دستِ مبارک آستینوں سے باہر نکالنے چاہے تو تنگ ہونے کے سبب ایسا نہ ہوا اور آپ نے نیچے سے نکال کر دونوں بازو دھوئے نیز اپنے سر مبارک اور موزوں پر مسح فرمایا۔

91- بَابُ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ

جنگ میں ریشمی کپڑا پہننا

2919- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَالزُّبَيْرِ فِي قَمِيصٍ مِنْ حَرِيرٍ، مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ریشمی قمیص پہننے کی رخصت عطا فرما دی تھی کیونکہ ان دونوں حضرات کے جسم پر خارش تھی۔

2920- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، ح حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، وَالزُّبَيْرَ شَكَوَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْنِي الْقَمْلَ -

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ اور حضرت انس نے حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے روایت کی ہے کہ ان دونوں حضرات نے بارگاہِ رسالت میں جوؤں کی شکایت کی، تو دونوں کو ریشمی کپڑا پہننے کی رخصت مل

2918- راجع الحدیث: 363,182

2919- انظر الحدیث: 5839,2922,2921,2920 صحیح مسلم: 5397,5396

2920- راجع الحدیث: 2919 صحیح مسلم: 5400 سنن ترمذی: 1722

فَأَرْخَصَ لَهُمَا فِي الْحَرِيرِ، فَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا فِي غَزَاةٍ

گئی۔ ایک غزوہ میں دونوں حضرات کو میں نے ریشمی کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔

2921 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ، أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُمْ قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَالزُّبَيْرِ بْنِ العَوَّامِ فِي حَرِيرٍ،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن عوف اور حضرت زبیر عوام رضی اللہ عنہما کو ریشمی کپڑے کی رخصت عطا فرمائی۔

2922 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: رَخَّصَ أَوْ رُخِّصَ لَهُمَا لِحِكَّةٍ بِهِمَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رخصت دی گئی یا خارش کی وجہ سے رخصت دیے گئے۔

92- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي السِّكِّينِ

چھری کا ذکر

2923 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْ كَتِفٍ يَحْتَزُّ مِنْهَا، ثُمَّ دُعِيَ إِلَى الصَّلاَةِ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ،

جعفر بن عمرو بن اُمیّہ کے والد محترم نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ شانے کے گوشت میں سے کاٹ کر تناول فرما رہے تھے۔ اس کے بعد آپ کو نماز کے لیے بُلایا گیا تو آپ نے نماز پڑھائی اور تازہ وضو نہ فرمایا۔

2923م - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَزَادَ فَأَلْقَى السِّكِّينَ

ابوالیمان، شعیب، زہری کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ آپ نے چھری رکھ دی۔

93- بَابُ مَا قِيلَ فِي قِتَالِ الرُّومِ

رومیوں سے قتال

2924 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الأَسْوَدِ العَنْسِيَّ، حَدَّثَهُ - أَنَّهُ أَتَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحَةِ حِمْصَ وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ، وَمَعَهُ أُمُّ

عمیر بن اسود عنسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ ساحل حمص پر اپنے مکان میں قیام فرما تھے نیز اُمِ حرام رضی اللہ عنہا ان کے پاس تھیں۔ حضرت عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت اُمِ حرام کا بیان ہے

2921- راجع الحدیث:2919 صحیح مسلم:5398

2922- راجع الحدیث:2921,2919

2923- راجع الحدیث:208

حَرَامٍ - قَالَ: عُمَيْرٌ، فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ البَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا ،قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا فِيهِمْ؟ قَالَ: أَنْتِ فِيهِمْ ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ ، فَقُلْتُ: أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لاَ

کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ میری امت میں سے جو گروہ سب سے پہلے سمندری جہاد کرے گا، ان کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ حضرت امِ حرام نے عرض کی، یارسول اللہ! کیا میں بھی ان میں شامل ہوں؟ فرمایا، ہاں تم ان میں ہو۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کا وہ پہلا لشکر جو قیصرِ روم کے شہر میں جنگ کرے گا اس کی مغفرت فرما دی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا میں ان میں شامل ہوں؟ فرمایا، نہیں۔

94- بَابُ قِتَالِ اليَهُودِ

یہود سے قتال

2925 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الفَرْوِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " تُقَاتِلُونَ اليَهُودَ، حَتَّى يَخْتَبِيَ أَحَدُهُمْ وَرَاءَ الحَجَرِ، فَيَقُولُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي، فَاقْتُلْهُ "

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک وقت تم یہود سے قتال کرو گے حتیٰ کہ اگر ان میں سے کوئی کسی پتھر کے پیچھے بھی چھپے گا تو پتھر بولے گا، اے اللہ کے بندے میرے پیچھے یہودی ہے اسے قتل کردو۔

2926 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ القَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا اليَهُودَ، حَتَّى يَقُولَ الحَجَرُ وَرَاءَهُ اليَهُودِيُّ: يَا مُسْلِمُ، هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت جب تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم یہود سے قتال نہ کرلو۔ یہاں تک کہ جس پتھر کے پیچھے یہودی ہوگا وہ پتھر بھی بولے گا، اے مسلم! یہ میرے پیچھے یہودی ہے اسے قتل کردو۔

95- بَابُ قِتَالِ التُّرْكِ

ترکوں سے قتال

2927 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الحَسَنَ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کی علامات

2925- راجع الحديث:3593

2927- انظر الحديث:3592، سنن ابن ماجه:4098

عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ نِعَالَ الشَّعَرِ، وَإِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عِرَاضَ الوُجُوهِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقَةُ

میں سے ہے کہ تم ایسی قوم سے لڑو گے جن کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہوں گے۔

2928 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الأَعْرَجِ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ، صِغَارَ الأَعْيُنِ، حُمْرَ الوُجُوهِ، ذُلْفَ الأُنُوفِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقَةُ، وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ترکوں سے قتال نہ کرلو، ان کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ اور ناک چپٹی ہے۔ گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہیں اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے نہ لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

96- بَابُ قِتَالِ الَّذِينَ يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ

بالوں کے جوتے پہننے والوں سے قتال

2929 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ، وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم ایسی قوم سے جنگ نہ کرلو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایسے لوگوں سے لڑائی نہ کرو جن کے چہرے چوڑی ڈھالوں کی طرح ہونگے۔

2929م- قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيهِ أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً: صِغَارَ الأَعْيُنِ، ذُلْفَ الأُنُوفِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمْ، المَجَانُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ ان کی آنکھیں چھوٹی، ناک چپٹی اور گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھال کی

2929- صحیح مسلم: 7241,7239' سنن ابو داؤد: 304' سنن ترمذی: 4097,4096

2929م- راجع الحدیث: 2928

الْمُطْرَقَةُ

طرح ہیں۔

97- بَابُ مَنْ صَفَّ أَصْحَابَهُ عِنْدَ الْهَزِيمَةِ، وَنَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ وَاسْتَنْصَرَ

2930 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَا أَبَا عُمَارَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لاَ وَاللَّهِ، مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ، وَأَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ بِسِلاَحٍ، فَأَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً، جَمْعَ هَوَازِنَ، وَبَنِي نَصْرٍ، مَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ، فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ، فَأَقْبَلُوا هُنَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ البَيْضَاءِ، وَابْنُ عَمِّهِ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الحَارِثِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ، فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ، ثُمَّ قَالَ: أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ المُطَّلِبْ، ثُمَّ صَفَّ أَصْحَابَهُ

ہزیمت کے وقت صف بندی کرنا اور سواری سے اُتر کر اللہ سے مدد مانگنا

حضرت براُبن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا، اے ابوعُمارہ! کیا آپ نے جنگِ حُنین سے پیٹھ پھیری تھی؟ جواب دیا، خدا کی قسم نہیں رسول اللہ ﷺ نے ایسا نہ کیا تھا، ہاں آپ کے ساتھیوں میں سے بعض نوعمر اور کمزور دل لوگ جن کے پاس ہتھیار نہ تھے۔ وہ ایسے تیرانداز لوگوں کے مقابل آ گئے تھے جنہیں ہوازن اور بنی نصر نے انہیں اکٹھا کر لیا تھا اور جن کا نشانہ خطا نہیں کھاتا تھا۔ تو انہوں نے انہیں خطا نہ کھانے والے تیروں کی زد میں لے لیا، پس وہ نبی کریم ﷺ کی جانب دوڑ آئے اور آپ اپنے سفید خچر پر رونق افروز تھے اور آپ کے چچا زاد بھائی حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے۔ آپ نیچے اترے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی پھر فرمایا، میں نبی ہوں، اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب جیسے سردار کا بیٹا ہوں۔ پھر آپ نے اپنے اصحاب کی صف بندی فرمائی۔

98- بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى المُشْرِكِينَ بِالهَزِيمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ

2931 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عِيسَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الأَحْزَابِ

مشرکوں کے لیے ہزیمت اور زلزلے کی دعا کرنا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب جنگِ احزاب کا دن آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ

2930- راجع الحدیث: 2864، صحیح مسلم: 4591

2931- انظر الحدیث: 4111، 4533، 6396، صحیح مسلم: 1419، 1421، سنن ابوداؤد: 409، سنن ترمذی: 2984، سنن نسائی: 472

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا، شَغَلُونَا عَنِ الصَّلاَةِ الوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ

سے بھر دے جنہوں نے ہمیں عصر کی نماز تک کا موقع نہ دیا حتیٰ کہ سورج ڈوب ہو گیا۔

2932 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي القُنُوتِ اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الوَلِيدَ بْنَ الوَلِيدِ، اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللَّهُمَّ أَنْجِ المُسْتَضْعَفِينَ مِنَ المُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ قنوت میں دعا مانگا کرتے تھے، اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن الولید کو نجات دے۔ اے اللہ! عیاش بن ابو ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مُضر کے کافروں پر سختی فرما اور ان کے لیے حضرت یوسف علیہ السلام کے دور جیسی قحط سالی نازل کر دے۔

2933 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الأَحْزَابِ عَلَى المُشْرِكِينَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الكِتَابِ، سَرِيعَ الحِسَابِ، اللَّهُمَّ اهْزِمِ الأَحْزَابَ، اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے لیے دعا مانگی، اے اللہ! کتاب نازل فرمانے والے، جلد حساب لینے والے اے اللہ! کافروں کے گروہوں کو تتر بتر کر دے۔ اے اللہ! انہیں ہزیمت سے دوچار فرما اور ان کے قدم اُکھاڑ دے۔

2934 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ظِلِّ الكَعْبَةِ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: وَنَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ، وَنُحِرَتْ جَزُورٌ بِنَاحِيَةِ مَكَّةَ، فَأَرْسَلُوا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ خانۂ کعبہ کے سایے میں نماز ادا فرما رہے تھے تو ابوجہل اور قریش کے کچھ اور لوگوں نے کہا کہ مکہ مکرمہ کے باہر ایک اونٹنی ذبح کی گئی ہے۔ پس ایک شخص بھیجا جو اس کی اوجھری سے لے آیا اور وہ آپ کے اوپر ڈال دی گئی۔ حضرت فاطمہ رضی

2932- راجع الحدیث:797

2933- انظر الحدیث:7489,6392,4115,3025,2965' صحیح مسلم:4520,4518' سنن ابو داؤد:1678' سنن ابن ماجہ:2796

2934- راجع الحدیث:240

فَجَاءُوا مِنْ سَلَاهَا وَطَرَحُوهُ عَلَيْهِ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَأَلْقَتْهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ لِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ فِي قَلِيبِ بَدْرٍ قَتْلَى، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَنَسِيتُ السَّابِعَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ يُوسُفُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ، وَقَالَ شُعْبَةُ: أُمَيَّةُ أَوْ أُبَيٌّ وَالصَّحِيحُ أُمَيَّةُ

اللہ تعالیٰ عنہا آئیں اور اسے اوپر سے ہٹایا۔ پھر آپ نے دعا مانگی، اے اللہ! قریش کی گرفت فرما۔ اے اللہ! قریش کی گرفت فرما۔ اے اللہ! قریش کی گرفت فرما ابوجہل بن ہشام، عُتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عُتبہ، ابی بن خلف، عقبہ بن ابی معیط کی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں بدر کے کنوئیں میں قتل شدہ پڑا ہوا پایا، ابواسحاق فرماتے ہیں کہ ساتویں شخص کا میں نام مجھے یاد نہ رہا۔ یوسف بن ابواسحاق اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اُمیہ بن خلف ہے۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ اُمیہ یا اُبی، لیکن صحیح اُمیہ ہے۔

2935 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ اليَهُودَ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، فَلَعَنْتُهُمْ، فَقَالَ: مَا لَكِ قُلْتُ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: فَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ کچھ یہودی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور کہا: تم پر موت ہو۔ میں ان پر لعنت کرنے لگی۔ آپ نے فرمایا، تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی، کیا آپ نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا۔ آپ نے فرمایا، کیا تم نے نہیں سُنا کہ میں نے کہہ دیا تھا اور یہ تم پر ہو۔

99- بَابٌ: هَلْ يُرْشِدُ المُسْلِمُ أَهْلَ الكِتَابِ، أَوْ يُعَلِّمُهُمُ الكِتَابَ

اہل کتاب کو اسلام کی دعوت اور قرآن کریم کی تعلیم دینا

2936 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ وَقَالَ: فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عقبہ بن مسعود کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے قیصر روم کے لیے لکھا اور فرمایا کہ اگر تم منہ پھیرو گے تو رعایا کا وبال بھی تمہارے اوپر ہوگا۔

-2935 انظر الحدیث:6927,6401,6395,6256,6030,6024

-2936 انظر الحدیث:2940

إِثْمَ الأَرِيسِيِّينَ

100- بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ بِالهُدَى لِيَتَأَلَّفَهُمْ

تالیف کی غرض سے مشرکین کے لیے ہدایت کی دعا

2937- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ وَأَصْحَابُهُ، عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَأَبَتْ، فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا، فَقِيلَ: هَلَكَتْ دَوْسٌ، قَالَ: اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت طفیل بن عامر الدّوسی اپنے ساتھیوں کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونے اور عرض کی، یا رسول اللہ! قبیلہ دوس والوں نے نافرمانی کی اور حق سے منہ موڑا تو ان کی ہلاکت کے لیے دعا کیجیے۔ آپ نے فرمایا، اے اللہ! دَوس کو ہدایت فرما اور انہیں ہدایت پر لا۔

101- بَابُ دَعْوَةِ اليَهُودِ وَالنَّصَارَى، وَعَلَى مَا يُقَاتَلُونَ عَلَيْهِ، وَمَا كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كِسْرَى، وَقَيْصَرَ، وَالدَّعْوَةِ قَبْلَ القِتَالِ

یہود و نصاریٰ کو دعوتِ اسلام اور ان سے کیوں قتال کیا جائے، اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیصر و کسریٰ کو قتال سے قبل اسلام کی دعوت دی

2938- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ، قِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لاَ يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَخْتُومًا، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ، وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیصر روم کے لیے مکتوبِ گرامی لکھوانے کا ارادہ فرمایا! تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ وہ لوگ ایسے خط کو نہیں پڑھتے جس پر مہر نہ ہو۔ تو آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ آپ کے دستِ مبارک میں اب بھی جگمگا رہی ہے۔ اس پر یہ الفاظ نقش کروائے تھے۔ محمد رسول اللہ۔

2937- انظر الحدیث: 6397،4392

2938- راجع الحدیث: 65

2939- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى، فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ البَحْرَيْنِ، يَدْفَعُهُ عَظِيمُ البَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى حَرَّقَهُ، - فَحَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ قَالَ -: فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ کے لیے مکتوب گرامی روانہ فرمایا تو حکم فرمایا کہ یہ بحرین کے حاکم تک پہنچا دیا جائے اور حاکم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے۔ جب کسریٰ نے اسے پڑھا تو پھاڑ ڈالا۔ میرا خیال ہے کہ سعید بن المسیب نے فرمایا کہ اس پر نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کے لیے دعا کی کہ وہ مکمل طور پر ٹکڑے ٹکڑے کر دئے جائیں۔

102- بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَى الإِسْلاَمِ وَالنُّبُوَّةِ، وَأَنْ لاَ يَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الكِتَابَ) (آل عمران: 79) إِلَى آخِرِ الآيَةِ

رسول اللہ ﷺ کا اسلام ونبوت کی دعوت دینا اور یہ کہ اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم وپیغمبری دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو (پ ۳، آل عمران ۷۹)

2940- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قیصر کے لیے مکتوب گرامی روانہ فرمایا اور اسے اسلام کی دعوت دی اور وہ گرامی نامہ دحیہ کلبی کے ہاتھوں روانہ فرمایا اور آپ نے انہیں حکم فرمایا کہ یہ حاکم بصرہ کے حوالے کر دیں تا کہ وہ

2939- راجع الحديث: 64

2940- راجع الحديث: 2936

كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ إِلَى الإِسْلَامِ، وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ مَعَ دِحْيَةَ الكَلْبِيِّ، وَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ، وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ جُنُودَ فَارِسَ، مَشَى مِنْ حِمْصَ إِلَى إِيلِيَاءَ شُكْرًا لِمَا أَبْلاَهُ اللَّهُ، فَلَمَّا جَاءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ حِينَ قَرَأَهُ: التَمِسُوا لِي هَا هُنَا أَحَدًا مِنْ قَوْمِهِ، لِأَسْأَلَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

اسے قیصر تک پہنچا دیں۔ ان دنوں چونکہ قیصر کو اللہ تعالیٰ نے ایرانی لشکر پر فتح دی تھی تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے حمص سے ایلیا گیا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ کا مکتوبِ گرامی قیصر کو موصول ہوا تو پڑھ کر کہنے لگا کہ ان کی قوم کے کسی شخص کو تلاش کر کے لاؤ تا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق اس سے کچھ معلوم کروں۔

2941 - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَأَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ أَنَّهُ كَانَ بِالشَّأْمِ فِي رِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدِمُوا تِجَارًا فِي المُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ، فَوَجَدَنَا رَسُولُ قَيْصَرَ بِبَعْضِ الشَّأْمِ، فَانْطَلَقَ بِي وَبِأَصْحَابِي، حَتَّى قَدِمْنَا إِيلِيَاءَ، فَأُدْخِلْنَا عَلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي مَجْلِسِ مُلْكِهِ، وَعَلَيْهِ التَّاجُ، وَإِذَا حَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ، فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: سَلْهُمْ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ إِلَيْهِ نَسَبًا، قَالَ: مَا قَرَابَةُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ؟ فَقُلْتُ: هُوَ ابْنُ عَمِّي، وَلَيْسَ فِي الرَّكْبِ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ غَيْرِي، فَقَالَ قَيْصَرُ: أَدْنُوهُ، وَأَمَرَ بِأَصْحَابِي، فَجُعِلُوا خَلْفَ ظَهْرِي عِنْدَ كَتِفِي، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لِأَصْحَابِهِ: إِنِّي سَائِلٌ هَذَا الرَّجُلَ عَنِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَإِنْ كَذَبَ فَكَذِّبُوهُ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَاللَّهِ لَوْلاَ الحَيَاءُ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے ابوسفیان نے بتایا کہ ان دنوں وہ قریش کے چند لوگوں کے ساتھ ملک شام میں بغرض تجارت موجود تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ ﷺ اور کفارِ قریش کے درمیان صلح کی مدت معیّن ہوئی تھی۔ ابوسفیان نے بتایا کہ ہمیں قیصر کے قاصد نے ملک شام کے کسی مقام پر پایا۔ پس وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ایلیا لے گیا۔ جب ہم قیصر کے پاس پہنچے تو وہ اپنے دربار میں تاج پہن کر بیٹھا تھا اور روم کے بڑے بڑے سردار اس کے اطراف میں موجود تھے اس نے اپنے مترجم سے کہا کہ ان سے پوچھو کہ ان سب میں نسب کے لحاظ سے کون مدعی نبوت کے زیادہ نزدیک ہے؟ ابوسفیان نے بتایا کہ میں نے کہا، میں نسب کے لحاظ سے اوروں کی نسبت اس کے زیادہ نزدیک ہوں۔ پوچھا، تمہارے اور ان کے درمیان کیا رشتہ ہے؟ میں نے جواب دیا، وہ میرا چچا زاد بھائی ہے کیونکہ ہماری اس جماعت میں بنی عبد مناف میں سے میرے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ تو قیصر نے کہا کہ میرے قریب آ جاؤ اور

2941- راجع الحدیث: 57,7

يَأْثُرَ أَصْحَابِي عَلَيَّ الْكَذِبَ، لَكَذَبْتُهُ حِينَ سَأَلَنِي عَنْهُ، وَلَكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ أَنْ يَأْثُرُوا الْكَذِبَ عَلَيَّ، فَصَدَقْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُ كَيْفَ نَسَبُ هَذَا الرَّجُلِ فِيكُمْ؟ قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ، قَالَ: فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لاَ، فَقَالَ: كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ عَلَى الْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ؟ قُلْتُ: لاَ، قَالَ: فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ، قَالَ: فَيَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ؟ قُلْتُ: بَلْ يَزِيدُونَ، قَالَ: فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ: لاَ، وَنَحْنُ الآنَ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ، نَحْنُ نَخَافُ أَنْ يَغْدِرَ. -قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَلَمْ يُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا أَنْتَقِصُهُ بِهِ، لاَ أَخَافُ أَنْ تُؤْثَرَ عَنِّي غَيْرُهَا. -قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ أَوْ قَاتَلَكُمْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَيْفَ كَانَتْ حَرْبُهُ وَحَرْبُكُمْ؟ قُلْتُ: كَانَتْ دُوَلًا وَسِجَالًا، يُدَالُ عَلَيْنَا الْمَرَّةَ، وَنُدَالُ عَلَيْهِ الأُخْرَى، قَالَ: فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ؟ قَالَ: يَأْمُرُنَا أَنْ نَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَهُ لاَ نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَيَنْهَانَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلاَةِ، وَالصَّدَقَةِ، وَالْعَفَافِ، وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ، وَأَدَاءِ الأَمَانَةِ، فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهِ حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ لَهُ: قُلْ لَهُ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فِيكُمْ، فَزَعَمْتَ أَنَّهُ ذُو نَسَبٍ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ، فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ، قُلْتُ رَجُلٌ

میرے ساتھیوں سے کہا کہ وہ میرے پیچھے کھڑے ہو جائیں۔ پھر قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس کے ساتھیوں سے کہہ دو کہ میں مدعی نبوت کے بارے میں کچھ معلوم کرنے لگا ہوں اگر یہ (ابوسفیان) جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کر دینا۔ ابوسفیان کا کہنا ہے کہ خدا کی قسم اس دن اگر یہ حیا رکاوٹ نہ بنتی کہ ساتھی میری تکذیب کریں گے اگر میں سوالات کے وقت غلط بیانی کروں گا، تو میں ضرور جھوٹ بولتا، لیکن مجھے اس بات سے حیا آئی کہ لوگ مجھے جھوٹا سمجھیں۔ پس میں نے اس سے سچ سچ بیان کر دیا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا، اس سے پوچھو کہ تمہارے درمیان اس شخص کا نسب کیسا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ وہ ہم میں عالی نسب ہے۔ پوچھا کیا اس سے پہلے تم میں سے کسی اور نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ پوچھا کیا نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے تم نے اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں۔ پوچھا، کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ پوچھا کیا اس پیروکار قوم کے سردار ہیں یا کمزور لوگ؟ میں نے جواب دیا، وہ تو کمزور لوگ ہیں۔ پوچھا، ان کی تعداد بڑھ رہی ہے یا کم ہو رہی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ وہ بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ پوچھا، کیا کوئی شخص اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد ناراض ہو کر واپس اپنے دین میں لوٹا ہے؟ میں نے جواب دیا، کوئی نہیں۔ پوچھا، کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں اور ہماری ان کے جنگ نہ کرنے کی ایک مدت معیّن ہے لیکن ہمیں وعدہ خلافی کا اندیشہ ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ اس کلمے کے علاوہ میرے لیے ایک

يَأْتَمُّ بِقَوْلٍ قَدْ قِيلَ قَبْلَهُ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ، فَزَعَمْتَ أَنْ لَا. فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللهِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ، فَزَعَمْتَ أَنْ لَا. فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ، قُلْتُ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ، وَسَأَلْتُكَ: أَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ، فَزَعَمْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ اتَّبَعُوهُ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ، فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ، فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تَخْلِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ، لَا يَسْخَطُهُ أَحَدٌ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ، فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا يَغْدِرُونَ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ وَقَاتَلَكُمْ، فَزَعَمْتَ أَنْ قَدْ فَعَلَ، وَأَنَّ حَرْبَكُمْ وَحَرْبَهُ تَكُونُ دُوَلًا، وَيُدَالُ عَلَيْكُمُ الْمَرَّةَ وَتُدَالُونَ عَلَيْهِ الْأُخْرَى، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى وَتَكُونُ لَهَا الْعَاقِبَةُ، وَسَأَلْتُكَ: بِمَاذَا يَأْمُرُكُمْ، فَزَعَمْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَيَنْهَاكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ، وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ، وَالصَّدَقَةِ، وَالْعَفَافِ، وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ، وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ، قَالَ: وَهَذِهِ صِفَةُ النَّبِيِّ، قَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَكِنْ لَمْ أَظُنَّ أَنَّهُ مِنْكُمْ، وَإِنْ يَكُ مَا قُلْتَ حَقًّا، فَيُوشِكُ أَنْ يَمْلِكَ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَلَوْ أَرْجُو أَنْ أَخْلُصَ إِلَيْهِ، لَتَجَشَّمْتُ لُقِيَّهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ قَدَمَيْهِ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: ثُمَّ دَعَا

جھوٹا کلمہ بھی شامل کرنا ممکن نہ ہوا کیونکہ خوف تھا کہ ساتھی مجھے جھوٹا کردیں گے۔ پوچھا؟ کیا کبھی تم نے اس سے یا اس نے تم سے جنگ کی ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ پوچھا تو تمہاری اور اس کی جنگ کا نتیجہ کیا ہوتا تھا؟ میں نے جواب دیا، لڑائی تو ڈول کی طرح ہے، پس کبھی وہ ہم پر غالب ہوجاتے ہیں کبھی ہم ان پر۔ پوچھا، وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ میں نے جواب دیا، وہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم صرف ایک خدا کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ ہم کسی کو شریک نہ کریں اور جن کو ہمارے آباؤ اجداد پوجتے تھے ان کی پرستش سے ہمیں منع کرتا ہے اور ہمیں نماز پڑھنے، صدقہ دینے، پرہیزگاری، وعدہ پورا کرنے اور امانت ادا کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ میرے یہ سب بیان کردینے کے بعد اس نے اپنے ترجمان سے کہا، کہ اس سے کہو: ”میں نے تم سے اس کے نسب کے متعلق پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ ہم میں عالی نسب ہے اور ہر رسول اپنی قوم کے ایسے ہی نسب میں مبعوث ہوا۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس سے قبل بھی تم میں سے کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ (اگر ایسا ہوتا) میں کہہ دیتا کہ وہ اس بات میں اپنے آگے والے کی پیروی کررہا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے قبل کیا تم نے اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے؟ اس کا تم نے جواب دیا کہ نہیں تو میں نے جان لیا کہ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ کوئی لوگوں سے جھوٹ بولنا تو چھوڑ دے لیکن اللہ پر جھوٹ باندھے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ تو تم نے جواب دیا کہ نہیں پس میں نے (اپنے دل میں) کہا، اگر اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو میں کہہ دیتا

بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُرِءَ فَإِذَا فِيهِ: "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلاَمٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الهُدَى، أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الإِسْلاَمِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الأَرِيسِيِّينَ وَ: {يَا أَهْلَ الكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ، أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَلاَ يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ، فَإِنْ تَوَلَّوْا، فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ} (آل عمران: 64) ". قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَلَمَّا أَنْ قَضَى مَقَالَتَهُ عَلَتْ أَصْوَاتُ الَّذِينَ حَوْلَهُ مِنْ عُظَمَاءِ الرُّومِ، وَكَثُرَ لَغَطُهُمْ، فَلاَ أَدْرِي مَاذَا قَالُوا، وَأُمِرَ بِنَا، فَأُخْرِجْنَا، فَلَمَّا أَنْ خَرَجْتُ مَعَ أَصْحَابِي وَخَلَوْتُ بِهِمْ قُلْتُ لَهُمْ: لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، هَذَا مَلِكُ بَنِي الأَصْفَرِ يَخَافُهُ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَاللَّهِ مَا زِلْتُ ذَلِيلًا مُسْتَيْقِنًا بِأَنَّ أَمْرَهُ سَيَظْهَرُ، حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ قَلْبِي الإِسْلاَمَ وَأَنَا كَارِهٌ

کہ وہ اس طرح سے اپنے بڑوں کی بادشاہت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے پیروکار امیر لوگ ہیں یا غریب؟ تو تم نے بتایا کہ اس کی پیروی کرنے والے غریب لوگ ہیں اور رسولوں کے پیروی کرنے والے غریب ہی ہوئے ہیں۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے ساتھی بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ تو تم نے بتایا کہ وہ بڑھ رہے ہیں اور ایمان کا خاصہ یہی ہوتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کوئی اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس کے دین سے ناراض ہو کر لوٹا ہے؟ تو تم نے نفی میں جواب دیا۔ پس ایمان کی خاصیت یہی ہے کہ جب وہ دلوں میں سما جاتا ہے تو اس سے کوئی ناخوش نہیں ہوتا۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟ تم نے جواب دیا کہ نہیں اور رسول ایسے ہی ہوتے ہیں۔ وہ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم نے اس سے اور اس نے تم سے جنگ کی؟ تو تم نے بتایا کہ ایسا ہوا ہے اور تمہاری اور اس کی جنگ ڈول کی طرح رہی ہے، ایک بار وہ تم پر غلبہ پاتا ہے اور دوسری بار تم غلبہ پاتے ہو۔ رسولوں کی اسی طرح آزمائش ہوتی رہی ہے لیکن آخرکار انہیں کامیابی ملتی ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ کن باتوں کا تمہیں حکم دیتا ہے؟ تم نے بتایا، وہ تمہیں یہی حکم دیتا ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور تمہیں ان سے روکتا ہے جن کی عبادت تمہارے آباؤ اجداد کرتے تھے اور تمہیں نماز، صدقہ، پرہیزگاری، وعدہ پورا کرنے اور امانت کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے۔ اور یہی تو نبوت کی صفت ہے۔ مجھے بخوبی علم تھا کہ نبی ظاہر ہونے والا ہے لیکن مجھے یہ خیال بھی نہ تھا

کہ وہ تم میں سے ہوگا۔ اور جو کچھ تم نے بیان کیا ہے اگر یہ درست ہے تو جلد وہ میرے قدموں کی اس جگہ کے بھی مالک ہوں گے۔ اگر مجھے امید ہوتی کہ میں ان کی بارگاہ تک پہنچ پاؤں گا تو حاضری کی سعادت ضرور حاصل کرتا۔ اگر میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے مبارک قدموں کو دھوتا۔ ابوسفیان نے کہا کہ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرامی نامے کو منگوایا۔ وہ پڑھا گیا۔ اس میں لکھا تھا: ''اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی جانب سے ہرقل شاہِ روم کی طرف ہے۔ سلام اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اس کے بعد میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ مسلمان ہو جاؤ سلامت رہو گے۔ اسلام قبول کرلو تو اللہ تعالیٰ تمہیں دگنا اجر رحمت فرمائے گا۔ اگر تم اس بات سے روگردانی کرو تو رعایا کا وبال بھی تمہارے سر ہوگا اور اے اہل کتاب: ایک کلمے کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور آپس میں ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں۔ اللہ کو چھوڑ کر۔ پس اگر اس بات سے پھریں تو کہہ دو، گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔ ابوسفیان نے فرمایا کہ جب وہ اپنی گفتگو ختم کر چکا تو اس کے اطراف میں جو رومی سردار تھے ان کی آوازیں اونچی ہوگئیں اور بڑا شوروغل ہوا۔ لیکن مجھے معلوم نہ ہوسکا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ ہمیں باہر نکل جانے کا حکم دیا گیا تو ہم باہر نکل آئے۔ جب میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ باہر نکلا اور ہمیں خلوت ملی تو میں نے ساتھیوں سے کہا کہ ابی کبشہ کے بیٹے (رسول خدا) کا درجہ کتنا بلند ہوگیا ہے کہ بنی اصفر (رومیوں) کا بادشاہ

اس سے خوفزدہ ہے۔ ابوسفیان فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اس دن سے ذلت محسوس کرنے لگا اور مجھے یقین ہوگیا کہ اس کا دین جلد غالب آکر رہے گا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کو داخل فرما دیا حالانکہ میں اسے ناپسند کرتا تھا۔

2942 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، فَقَامُوا يَرْجُونَ لِذَلِكَ أَيُّهُمْ يُعْطَى، فَغَدَوْا وَكُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَى، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ؟، فَقِيلَ: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، فَأَمَرَ، فَدُعِيَ لَهُ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ، فَبَرَأَ مَكَانَهُ حَتَّى كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ شَيْءٌ، فَقَالَ: نُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: عَلَى رِسْلِكَ، حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يُهْدَى بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ

عبدالعزیز بن ابوحازم کے والد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ انھوں نے جنگِ خیبر کے وقت نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا: یہ جھنڈا اب میں اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ لوگ کھڑے ہو گئے اس امید میں کہ دیکھیں جھنڈا کس کو ملتا ہے۔ صبح ہوئی تو ہر ایک جھنڈا ملنے کی امید رکھتا تھا۔ آپ نے فرمایا، علی کہاں ہے؟ عرض کی گئی، ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ آپ کے حکم پر انہیں بلایا گیا تو آپ نے اپنا لعابِ دہن ان کی آنکھوں میں لگا دیا، تو وہ بالکل ٹھیک ہو گئے گویا انہیں کوئی شکایت ہوئی ہی نہیں تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم ان سے اس لیے لڑتے ہیں کہ وہ ہماری طرح ہو جائیں۔ پس جب تم آہستگی سے ان کے میدان میں جا پہنچو تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور بتانا کہ خدا کی طرف سے ان پر کیا فرض عائد ہوتا ہے۔ پس خدا کی قسم اگر تمہاری وجہ سے ایک شخص کو بھی ہدایت مل گئی تو یہ قیمتی دولت سے بھی تمہارے لیے بہتر ہے۔

2943 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم سے لڑتے تو اس وقت تک جنگ کی ابتداء نہ کرتے جب تک صبح نہ ہو جاتی۔ اگر آپ اذان کی آواز سنتے تو ٹھہر جاتے اور اگر اذان کی

2942- انظر الحدیث: 4210,3701,3009، صحیح مسلم: 6173

2943- راجع الحدیث: 371

يُغِرْ حَتَّى يُصْبِحَ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ، وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ، فَنَزَلْنَا خَيْبَرَ لَيْلًا،

آواز نہ آتی تو جہاد شروع فرما دیتے۔ اگر صبح ہو گئی ہو۔ ہم خیبر میں رات کے وقت ہی پہنچے تھے۔

2944- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ساتھ لے کر جہاد فرمایا۔

2945- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ، فَجَاءَهَا لَيْلًا، وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لاَ يُغِيرُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالخَمِيسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ، فَسَاءَ صَبَاحُ المُنْذَرِينَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر کی طرف روانہ ہوئے تو وہاں رات کے وقت پہنچے اور آپ جب رات کے وقت کسی قوم کے پاس پہنچتے تو صبح ہونے سے پہلے ان سے جہاد نہیں فرماتے تھے۔ صبح ہوئی تو بعض یہودی کسّیاں اور ٹوکرے لے کر باہر نکلے۔ جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو چلائے محمد، خدا کی قسم محمد اور لشکر ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کی صدا بلند فرمائی اور فرمایا، خیبر تباہ ہو گیا کیونکہ ہم جس قوم کے میدان میں اترتے ہیں اس کی صبح افسردہ شام میں بدل جاتی ہے۔

2946- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَمَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ، إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ " رَوَاهُ عُمَرُ، وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم ملا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک قتال کروں جب تک وہ یہ نہ کہہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں۔ پس جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا اس نے اپنی جان اور اپنے مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا، مگر حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔ اس کو حضرت عمر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

2944- راجع الحدیث: 371

2945- راجع الحدیث: 610

2946- راجع الحدیث: 371، سنن نسائی: 3984

103- بَابُ مَنْ أَرَادَ غَزْوَةً فَوَرَّى بِغَيْرِهَا، وَمَنْ أَحَبَّ الْخُرُوجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ

جنگ کا مقام ظاہر نہ کرنا اور جمعرات کو سفر کرنا

2947 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ: قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں حضرت عبداللہ بن کعب کے گروہ سردار تھے انہوں نے حضرت کعب بن مالک کی زبانی سنا جب وہ رسولِ خدا سے پیچھے رہ گئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے خلاف جہاد کا قصہ فرماتے تو اپنے اصل ہدف کا اظہار نہیں فرمایا کرتے تھے۔

2948- وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُرِيدُ غَزْوَةً يَغْزُوهَا إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا، حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ، فَغَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا، وَاسْتَقْبَلَ غَزْوَ عَدُوٍّ كَثِيرٍ، فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ، لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ، وَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جہاد کا قصہ فرماتے تو مصلحتاً دوسرا مقام ظاہر فرماتے۔ یہاں تک کہ غزوۂ تبوک کا جب موقع آیا تو رسول اللہ ﷺ نے شدید گرمی میں یہ لمبا سفر اختیار فرمایا، حالانکہ راستے میں جنگلات اور آگے دشمنوں کی بڑی تعداد تھی۔ تو آپ نے مسلمانوں کو اس سے باخبر کر دیا تھا تاکہ وہ صورتِ حال کے تحت تیاری کر لیں اور اپنا ہدف بھی بتا دیا۔

2949 - وَعَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ: لَقَلَّمَا

یونس، زہری، عبدالرحمن بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد محترم سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جمعرات کے دن غزوہ تبوک کے لیے

2947- راجع الحديث: 2757

2949- راجع الحديث: 2757

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ، إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الخَمِيسِ

روانہ ہوئے اور آپ جمعرات کے دن سفر پر نکلنا پسند فرماتے تھے۔

2950 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الخَمِيسِ

عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، عبدالرحمن بن کعب ملک اپنے والد محترم سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے روز غزوۂ تبوک کے لیے روانہ ہوئے تھے اور آپ جمعرات کے دن سفر پر نکلنا پسند فرماتے تھے۔

104-بَابُ الخُرُوجِ بَعْدَ الظُّهْرِ

ظہر کے بعد سفر شروع کرنا

2951 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا، وَالعَصْرَ بِذِي الحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے نماز ظہر کی چار رکعتیں مدینہ منورہ میں ادا فرمائیں اور عصر کی دو رکعتیں ذوالحلیفہ میں ادا کیں اور میں نے سنا کہ وہ دونوں کا تلبیہ پکار کر ادا کر رہے ہیں۔

105-بَابُ الخُرُوجِ آخِرَ الشَّهْرِ

مہینے کے آخر میں سفر کرنا

وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ المَدِينَةِ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي القَعْدَةِ، وَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الحِجَّةِ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ذی القعدہ کی پچیس تاریخ کو نکلے اور ہمارا ارادہ صرف حج کرنا تھا۔

2952 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ذی القعدہ کی پچیس تاریخ کو نکلے اور ہمارا ارادہ صرف حج کرنا تھا۔ جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو رسول خدا نے

2950- راجع الحدیث:1089

2951- راجع الحدیث:2757,1547

2952- راجع الحدیث:1709,294

وَسَلَّمَ، لِخَمْسِ لَيَالٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، وَلاَ نُرَى إِلَّا الْحَجَّ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا، وَالْمَرْوَةِ، أَنْ يَحِلَّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ ، قَالَ يَحْيَى: فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، فَقَالَ: أَتَتْكَ وَاللَّهِ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ

فرمایا کہ جس شخص کے پاس قربانی نہ ہو لیکن وہ کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کر چکا ہو، تو احرام کھول دے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ قربانی کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ رسولِ خدا نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی ہے۔ یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت قاسم بن محمد کو سنائی تو فرمایا خدا کی قسم، انہوں نے تم سے یہ حدیث ٹھیک بیان کی ہے۔

106-بَابُ الْخُرُوجِ فِي رَمَضَانَ

رمضان شریف میں نکلنا

2953 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الكَدِيدَ أَفْطَرَ ، قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَسَاقَ الحَدِيثَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: هَذَا قَوْلُ الزُّهْرِيِّ وَإِنَّمَا يُقَالُ بِالْآخِرِ، مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ رمضان شریف میں سفر پر روانہ ہوئے مگر آپ نے روزہ رکھا اور کدید کے مقام پر پہنچ کر افطار فرمایا۔ سفیان، زہری، عبیداللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ پوری حدیث روایت کرتے ہیں۔

107-بَابُ التَّوْدِيعِ

الوداع کہنا

2954 - وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ وَقَالَ لَنَا: إِنْ لَقِيتُمْ فُلاَنًا وَفُلاَنًا - لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُمَا - فَحَرِّقُوهُمَا

اور ابن وہب کا قول ہے سلیمان بن یسار۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک مشن پر روانہ کیا کہ اگر تم قریش کے فلاں فلاں دو شخصوں کو پاؤ تو انہیں پکڑ کر زندہ آگ میں جلا دینا۔ جب ہم نے جانے کا قصد کیا تو

2953- راجع الحدیث:1944

2954- انظر الحدیث:3016 سنن ترمذی:1571 سنن ابو داؤد:2674

بِالنَّارِ قَالَ: ثُمَّ أَتَيْنَاهُ نُوَدِّعُهُ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحَرِّقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ، وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ، فَإِنْ أَخَذْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا

آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ ہمیں رخصت فرمائیں، تو ارشاد فرمایا: میں نے تم سے کہا تھا کہ فلاں فلاں کو آگ سے جلا دینا لیکن آگ کا عذاب اللہ تعالیٰ ہی دے گا، لہٰذا اگر تم انہیں پاؤ تو قتل کر دینا۔

108- بَابُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ

امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا

2955 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِالْمَعْصِيَةِ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ، فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ

نافع، حضرت ابن عمر، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا، عبیداللہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا ضروری ہے جب تک وہ نافرمانی کا حکم نہ دے۔ اگر وہ کسی نافرمانی کا حکم دے تو نہ اس کی بات سنو اور نہ اس بات کو مانو۔

109- بَابُ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَاءِ الْإِمَامِ وَيُتَّقَى بِهِ

امام کے پیچھے لڑنا اور اس کے ذریعے پناہ مانگنا

2956 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، أَنَّ الْأَعْرَجَ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ، سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ

اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں۔ انہوں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم سب میں آخری اور سب سے آگے ہیں۔''

2957 - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ يُطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ

اور اسی سند کے ساتھ ہے کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے

2955- صحیح مسلم: 4741، سنن ابوداؤد: 2626

2956- راجع الحدیث: 238-

2957- انظر الحدیث: 7137، سنن نسائی: 4207

عَصَانِي، وَإِنَّمَا الإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ، فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدَلَ، فَإِنَّ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ

امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور بیشک امام تو ڈھال کی طرح ہے کہ اس کے پیچھے لڑتے ہیں اور اس کی پناہ لیتے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے کوئی حکم دے اور انصاف کرے تو اس کا اُسے اجر ملے گا اور اگر اس کے برخلاف کرے گا تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔

110- بَابُ البَيْعَةِ فِي الحَرْبِ أَنْ لاَ يَفِرُّوا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَلَى المَوْتِ

جنگ سے فرار نہ ہونے کی بیعت کرنا اور بعض کا قول ہے کہ مرجانے تک کی بیعت کرنا

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ المُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ) (الفتح: 18)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے (پ۲۶، الفتح ۱۸)

2958- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: رَجَعْنَا مِنَ العَامِ المُقْبِلِ فَمَا اجْتَمَعَ مِنَّا اثْنَانِ عَلَى الشَّجَرَةِ الَّتِي بَايَعْنَا تَحْتَهَا، كَانَتْ رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ، فَسَأَلْتُ نَافِعًا: عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعَهُمْ، عَلَى المَوْتِ؟ قَالَ: لاَ، بَلْ بَايَعَهُمْ عَلَى الصَّبْرِ

نافع راوی کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ پچھلے سال ہم (حدیبیہ سے) واپس لوٹے۔ ہم میں سے کوئی دو شخص بھی اس بات پر متفق نہ ہوئے کہ وہ کونسا درخت ہے جس کے نیچے ہم نے بیعت کی تھی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندہ پر رحمت تھی۔ پس میں نے نافع سے پوچھا کہ کیا موت کی بیعت کی تھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا اور فرمایا کہ صبر و استقلال کی بیعت کی تھی۔

2959- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " لَمَّا كَانَ زَمَنُ الحَرَّةِ أَتَاهُ آتٍ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ ابْنَ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى المَوْتِ، فَقَالَ: لاَ أُبَايِعُ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانۂ حرۃ میں ایک شخص نے میرے پاس آکر کہا کہ حضرت عبداللہ بن حنظلہ لوگوں سے مرنے پر بیعت لے رہے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اس امر میں تو کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔

2959- انظر الحدیث: 4167، صحیح مسلم: 4801

عَلَى هَذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

2960 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى ظِلِّ الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ: يَا ابْنَ الأَكْوَعِ أَلاَ تُبَايِعُ؟ قَالَ: قُلْتُ: قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: وَأَيْضًا فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُبَايِعُونَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: عَلَى المَوْتِ

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کر لی۔ پھر میں ایک اور درخت کے سائے میں چلا گیا۔ جب بھیڑ کم ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابن اکوع! کیا تم بیعت نہیں کرتے؟ اُن کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں تو بیعت کر چکا ہوں۔ فرمایا، پھر دوبارہ سہی۔ پس میں نے دوسری مرتبہ بھی بیعت کر لی۔ پس میں نے پوچھا، اے ابومسلم! آپ حضرات نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ فرمایا موت پر۔

2961 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَتِ الأَنْصَارُ يَوْمَ الخَنْدَقِ تَقُولُ:

(البحر)

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا ... عَلَى الجِهَادِ مَا حَيِينَا أَبَدَا،

فَأَجَابَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

اللَّهُمَّ لاَ عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَهْ ... فَأَكْرِمِ الأَنْصَارَ، وَالمُهَاجِرَهْ

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا جنگِ خندق کے وقت انصار یہ کہتے ہوئے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے۔ ہم محمد ﷺ کے ہاتھ بک چکے * اب ابد تک جاری رہے گا اپنا یہ وعدہ جہاد * نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک پر ان کے جواب میں یہ الفاظ جاری ہوئے: ''اے اللہ! اول آرام تو آخرت کا آرام ہے۔ پس میرے انصار و مہاجرین پر کرم فرما۔

2962و2963 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ مُجَاشِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ

حضرت مجاشع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بھائی کو لے کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ ہم سے ہجرت پر بیعت لے لیجیے۔

2960- انظر الحدیث: 7208,7206,4169' صحیح مسلم: 4800,4799' سنن ترمذی: 1592' سنن نسائی: 4170

2961- انظر الحدیث: 2834

2962,2963- انظر الحدیث: 4308,4307,4306,4305,3079,3078' صحیح مسلم: 4803

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَخِي، فَقُلْتُ: بَايِعْنَا عَلَى الهِجْرَةِ فَقَالَ: مَضَتِ الهِجْرَةُ لِأَهْلِهَا. فَقُلْتُ: عَلَامَ تُبَايِعُنَا؛ قَالَ: عَلَى الإِسْلَامِ وَالجِهَادِ

فرمایا، دورِ ہجرت کو ختم ہو چکا ہے۔ میں نے عرض کی، پھر ہم کس چیز پر آپ سے بیعت کریں؟ فرمایا، اسلام اور جہاد پر۔

111-بَابُ عَزْمِ الإِمَامِ عَلَى النَّاسِ فِيمَا يُطِيقُونَ

امام کا لوگوں پر طاقت کے مطابق بوجھ ڈالنا

2964-حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَقَدْ أَتَانِي اليَوْمَ رَجُلٌ، فَسَأَلَنِي عَنْ أَمْرٍ مَا دَرَيْتُ مَا أَرُدُّ عَلَيْهِ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا مُؤْدِيًا نَشِيطًا، يَخْرُجُ مَعَ أُمَرَائِنَا فِي المَغَازِي، فَيَعْزِمُ عَلَيْنَا فِي أَشْيَاءَ لاَ نُحْصِيهَا؛ فَقُلْتُ لَهُ: وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لَكَ، إِلَّا أَنَّا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَسَى أَنْ لاَ يَعْزِمَ عَلَيْنَا فِي أَمْرٍ إِلَّا مَرَّةً حَتَّى نَفْعَلَهُ، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَنْ يَزَالَ بِخَيْرٍ مَا اتَّقَى اللّٰهَ، وَإِذَا شَكَّ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَجُلًا، فَشَفَاهُ مِنْهُ، وَأَوْشَكَ أَنْ لاَ تَجِدُوهُ، وَالَّذِي لاَ إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا أَذْكُرُ مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا كَالثَّغْبِ شُرِبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ كَدَرُهُ

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن کسی آدمی نے آکر مجھ سے ایسا سوال کیا جس کا میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا وہ کہنے لگا کہ دیکھیں تو سہی کہ ایک شخص مسلح ہو کر اپنی رضا و رغبت سے اپنے امراء کے ساتھ جہاد کے لیے نکلتا ہے۔ پس حاکم ہم پر اتنا بوجھ رکھنے لگے جس کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو۔ میں نے اس سے کہا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تو آپ ہمیں جس کام کا حکم دیتے تو صرف ایک مرتبہ فرماتے، حتیٰ کہ ہم اسے پورا کر چکے ہوتے۔ تم میں سے ہر وہ شخص بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔ جب تم میں سے کسی کے دل میں شبہہ پیدا ہو جائے تو متعلقہ آدمی سے بلاواسطہ بات چیت کرے اور وہ اس کو مطمئن کر دے اور جلد تم اس طرح مطمئن کر دینے والوں کو ترس جاؤ گے قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ دنیا اس حوض کی مثل رہ جائے گی جس کا صاف پانی تو پیا جا چکا اور کیچڑ باقی رہ گئی ہو۔

112-بَابٌ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَخَّرَ القِتَالَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر صبح کے وقت جہاد نہ کرتے تو دن ڈھلنے سے پہلے آغاز نہ فرماتے

2965-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

سالم ابو النضر مولیٰ عمر بن عبیداللہ اور اُن کے منشی

2965- راجع الحدیث: 2735,2933

مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَرَأْتُهُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا، انْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ،

فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے لیے مکتوب بھیجا، جس میں تحریر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ دورانِ جہاد ایک روز انتظار فرماتے رہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔

2966 - ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ خَطِيبًا قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، لاَ تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ العَدُوِّ، وَسَلُوا اللَّهَ العَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الجَنَّةَ تَحْتَ ظِلاَلِ السُّيُوفِ . ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الأَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ

پھر آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اے لوگو! دشمن سے سامنا کرنے کی تمنا نہ کیا کرو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو اور جب سامنا ہو جائے تو جمے رہو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ پھر زبانِ مبارک پر یہ الفاظ جاری ہوئے'' اے اللہ! کتاب نازل فرمانے والے، بادلوں کو چلانے والے اور لشکروں کو شکست دینے والے ہمارے دشمنوں کو شکست دے اور ہمیں ان پر فتح عنایت فرما۔

113- بَابُ اسْتِئْذَانِ الرَّجُلِ الإِمَامَ

لِقَوْلِهِ: {إِنَّمَا المُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ} (النور: 62) إِلَى آخِرِ الآيَةِ

امام سے اجازت مانگنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لائے اور جب رسول کے پاس ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں جس کے لئے جمع کئے گئے ہوں تو نہ جائیں جب تک ان سے اجازت نہ لے لیں وہ جو تم سے اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر جب وہ تم سے اجازت مانگیں اپنے کسی کام کے لئے تو ان میں جسے تم چاہو اجازت دے دو اور ان کے لئے اللہ سے معافی مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۸، النور ۶۲)

-2966 راجع الحدیث: 2735,2818

2967 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَتَلاَحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَنَا، قَدْ أَعْيَا فَلاَ يَكَادُ يَسِيرُ، فَقَالَ لِي: مَا لِبَعِيرِكَ؟، قَالَ: قُلْتُ: عَيِيَ، قَالَ: فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ، فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ، فَقَالَ لِي: كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ؟، قَالَ: قُلْتُ: بِخَيْرٍ، قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ، قَالَ: أَفَتَبِيعُنِيهِ؟ قَالَ: فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَبِعْنِيهِ، فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ المَدِينَةَ قَالَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَرُوسٌ، فَاسْتَأْذَنْتُهُ، فَأَذِنَ لِي، فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى المَدِينَةِ حَتَّى أَتَيْتُ المَدِينَةَ، فَلَقِيَنِي خَالِي، فَسَأَلَنِي عَنِ البَعِيرِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ، فَلاَمَنِي قَالَ: وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ: هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟، فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا، فَقَالَ: هَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تُوُفِّيَ وَالِدِي أَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِي أَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ مِثْلَهُنَّ، فَلاَ تُؤَدِّبُهُنَّ، وَلاَ تَقُومُ عَلَيْهِنَّ، فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ، فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ قَالَ المُغِيرَةُ هَذَا فِي

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اتفاقاً میں نبی کریم کے روبرو ہو گیا۔ میں اپنے پانی ڈھونے والے اونٹ پر سوار تھا جو تھکن کے سبب چل نہیں پا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا، تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی، یہ تھک گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے کی طرف آئے، اونٹ کو ڈانٹا اور اس کے لیے دعا کی۔ تو وہ بہ آسانی دوسرے اونٹوں کے آگے چلنے لگا۔ پھر فرمایا، اب تم اونٹ کو کیسا دیکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا اب تو بہتر ہے اسے آپ کی برکت حاصل ہو گئی ہے۔ فرمایا کیا تم اسے بیچنا چاہتے؟ میں نے شرم محسوس کی کیونکہ اس کے علاوہ میرے پاس کوئی دوسرا اونٹ تھا بھی نہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر بھی میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا تم اسے فروخت کر دو۔ تو میں نے اس شرط پر فروخت کر دیا کہ مدینہ منورہ تک یہ میری سواری میں رہے گا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے بارگاہِ اقدس میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! میری ابھی شادی ہوئی ہے جس کے سبب میں آپ سے جلد واپسی کی اجازت کا عرض گزار ہوں تو آپ نے اجازت عطا فرمائی۔ لوگوں کے ساتھ میں بھی منورہ منورہ کی طرف چل پڑا، حتیٰ کہ مدینہ منورہ میں پہنچ گیا۔ سب سے پہلے مجھے میرے ماموں ملے انہوں نے اونٹ کے متعلق بھی پوچھا تو میں نے جو بات تھی بتا دی۔ تو انہوں نے مجھے ملامت کی حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دیتے وقت مجھ سے پوچھا کہ تم نے کنوری عورت سے شادی کی ہے۔ یا شادی شدہ سے؟ میں نے

2967- راجع الحدیث: 2385

قَضَائِنَا حَسَنٌ لَا نَرَى بِهِ بَأْسًا

عرض کیا شادی شدہ سے۔ فرمایا تم کنواری سے شادی کرتے تو دونوں چار دن کھیلتے۔ میں نے عرض کی کہ میرے والد محترم کا انتقال ہو گیا یعنی انہیں شہید کر دیا گیا ہے جبکہ میری چھوٹی بہنیں ہیں۔ پس میں نے اُن جیسی کنواری لڑکی سے شادی کرنا ناپسند کیا کہ وہ انہیں ادب آداب نہ سکھا سکے گی اور نہ اُن کی نگہداشت کر سکے گی۔ اس سبب سے میں نے ثیبہ سے شادی کی ہے تاکہ وہ ان کی دیکھ بھال کرے اور آداب سکھائے۔ جب نبی کریم مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو دوسرے دن میں وہ اونٹ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ نے مجھے قیمت عطا فرما دی پھر اونٹ بھی مجھے واپس عنایت فرما دیا۔ حضرت مغیرہ کا قول ہے کہ تجارت میں ایسا کرنا بہت اچھا ہے اور ہمیں اس میں کوئی حرج نظر نہیں آتا۔

114- بَابُ مَنْ غَزَا وَهُوَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسِهِ

فِيهِ جَابِرٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دولہا کا جہاد میں شامل ہونا جس کی ابھی شادی ہوئی ہے

اس سلسلے میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔

115- بَابُ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ بَعْدَ الْبِنَاءِ

فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جہاد میں شبِ زفاف گزار کر جانا چاہیے

اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔

116- بَابُ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْفَزَعِ

خطرے کے وقت امام کی چستی

2968 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

2968- راجع الحديث: 2627

شُعْبَةُ، حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ، فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ، فَقَالَ: مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ایک دفعہ خطرہ محسوس ہوا تو رسول اللہ ﷺ حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر خطرے کی طرف گئے۔ فرمایا، ہمیں کوئی خطرہ نظر نہیں آیا اور ہم نے گھوڑے کو دریا جیسا (تیز رفتار) پایا ہے۔

117- بَابُ السُّرْعَةِ وَالرَّكْضِ فِي الفَزَعِ

خطرے کے وقت گھوڑے کو تیز دوڑانا اور ایڑ لگانا

2969- حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: فَزِعَ النَّاسُ، فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ بَطِيئًا، ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُ وَحْدَهُ، فَرَكِبَ النَّاسُ يَرْكُضُونَ خَلْفَهُ، فَقَالَ: لَمْ تُرَاعُوا، إِنَّهُ لَبَحْرٌ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذَلِكَ اليَوْمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو خطرہ محسوس ہوا تو رسول اللہ ﷺ حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور گھوڑے کو ایڑ لگاتے ہوئے تنہا اُدھر تشریف لے گئے۔ آپ کے بعد دوسرے لوگ بھی گھوڑوں پر سوار ہو کر معلوم کرنے کے لیے نکلے تو واپس لوٹتے ہوئے آپ نے ان سے فرمایا! خطرے کی کوئی بات نہیں ہے اور یہ گھوڑا تو دریا کی طرح (تیز رفتار) ہے اس دن کے بعد سے کوئی گھوڑا اس گھوڑے سے آگے نہ نکل سکا۔

118- بَابُ الخُرُوجِ فِي الفَزَعِ وَحْدَهُ

خوف کی حالت میں اکیلے نکل جانے کا بیان

119- بَابُ الجَعَائِلِ وَالحُمْلاَنِ فِي السَّبِيلِ

اللہ کی راہ میں اجرت اور ہبہ کیے ہوئے جانور کا باب

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: الغَزْوَ، قَالَ: إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُعِينَكَ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِي، قُلْتُ: أَوْسَعَ اللَّهُ عَلَيَّ، قَالَ: إِنَّ غِنَاكَ لَكَ، وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مِنْ مَالِي فِي هَذَا الوَجْهِ وَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ نَاسًا يَأْخُذُونَ مِنْ هَذَا المَالِ لِيُجَاهِدُوا، ثُمَّ لاَ

مجاہد کا قول ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنے جہاد میں جانے کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: میں اپنے کچھ مال سے تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے روزی میں وسعت عطا فرمائی ہے۔ انہوں نے فرمایا، تمہاری

2969- راجع الحدیث: 2627

يُجَاهِدُونَ، فَمَنْ فَعَلَهُ، فَنَحْنُ أَحَقُّ بِمَالِهِ حَتَّى نَأْخُذَ مِنْهُ مَا أَخَذَ وَقَالَ طَاوُسٌ، وَمُجَاهِدٌ: إِذَا دُفِعَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَخْرُجُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ، وَضَعْهُ عِنْدَ أَهْلِكَ

وسعت ہو گی لیکن میری خواہش ہے کہ راہِ خدا میں اپنا کچھ مال خرچ کروں۔ حضرت عمر کا قول ہے کہ جو لوگ جہاد کے لیے امدادی مال لیں اور پھر جہاد نہ کریں تو اس مال کے ہم زیادہ حقدار ہیں کہ جو مال انہوں نے لیا ہے وہ ان سے لے لیں۔ طاؤس اور مجاہد کا قول ہے کہ جب تمہیں راہِ خدا میں جہاد کرنے کی خاطر کچھ مال دیا جائے تو اُسے جہاں چاہو خرچ کرو یا اپنے اہل وعیال کو دے دو۔

2970 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ، فَقَالَ زَيْدٌ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آشْتَرِيهِ؟ فَقَالَ: لاَ تَشْتَرِهِ، وَلاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زید بن اسلم سے دریافت کیا گیا تو حضرت زید نے فرمایا کہ میں نے اپنے والدِ محترم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک گھوڑا راہِ خدا میں کسی کو دیا۔ پھر اُسے فروخت ہوتے دیکھا تو نبی کریم سے اُسے خرید لینے کے بارے میں معلوم کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لوٹاؤ۔

2971 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَوَجَدَهُ يُبَاعُ، فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لاَ تَبْتَعْهُ، وَلاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا راہ خدا میں کسی کو دیا۔ پھر اسے فروخت ہوتے دیکھا تو خریدنے کا قصہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا: اسے نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لوٹاؤ۔

2972 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے احساس نہ ہوتا کہ یہ کام میرے اصحاب پر دشوار ہوگا تو میں کسی سریہ کے موقع پر پیچھے نہ رہتا۔ ایک طرف یہ کہ

2970- راجع الحدیث:1490

2971- راجع الحدیث:1489' صحیح مسلم:4143' سنن ابو داؤد:1593

2972- راجع الحدیث:36' سنن نسائی:3151' صحیح مسلم:4842

يُجَاهِدُونَ، فَمَنْ فَعَلَهُ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِمَالِهِ حَتَّى نَأْخُذَ مِنْهُ مَا أَخَذَ وَقَالَ طَاوُسٌ، وَمُجَاهِدٌ: إِذَا دُفِعَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَخْرُجُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ، وَضَعْهُ عِنْدَ أَهْلِكَ

وسعت ہوگی لیکن میری خواہش ہے کہ راہِ خدا میں اپنا کچھ مال خرچ کروں۔ حضرت عمر کا قول ہے کہ جو لوگ جہاد کے لیے امدادی مال لیں اور پھر جہاد نہ کریں تو اس مال کے ہم زیادہ حقدار ہیں کہ جو مال انہوں نے لیا ہے وہ ان سے لے لیں۔ طاؤس اور مجاہد کا قول ہے کہ جب تمہیں راہِ خدا میں جہاد کرنے کی خاطر کچھ مال دیا جائے تو اُسے جہاں چاہو خرچ کرو یا اپنے اہل و عیال کو دے دو۔

2970 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ، فَقَالَ زَيْدٌ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آشْتَرِيهِ؟ فَقَالَ: لاَ تَشْتَرِهِ، وَلاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زید بن اسلم سے دریافت کیا گیا تو حضرت زید نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد محترم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک گھوڑا راہِ خدا میں کسی کو دیا۔ پھر اُسے فروخت ہوتے دیکھا تو نبی کریم سے اُسے خرید لینے کے بارے میں معلوم کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لوٹاؤ۔

2971 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَوَجَدَهُ يُبَاعُ، فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لاَ تَبْتَعْهُ، وَلاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا راہ خدا میں کسی کو دیا۔ پھر اسے فروخت ہوتے دیکھا تو خریدنے کا قصہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا: اسے نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لوٹاؤ۔

2972 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھے احساس نہ ہوتا کہ یہ کام میرے اصحاب پر دشوار ہوگا تو میں کسی سریہ کے موقع پر پیچھے نہ رہتا۔ ایک طرف یہ کہ

2970- راجع الحدیث:1490

2971- راجع الحدیث:1489' صحیح مسلم:4143' سنن ابو داؤد:1593

2972- راجع الحدیث:36' سنن نسائی:3151' صحیح مسلم:4842

وَسَلَّمَ: لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ، وَلَكِنْ لاَ أَجِدُ حَمُولَةً، وَلاَ أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ، وَيَشُقُّ عَلَيَّ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي، وَلَوَدِدْتُ أَنِّي قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقُتِلْتُ، ثُمَّ أُحْيِيتُ ثُمَّ قُتِلْتُ، ثُمَّ أُحْيِيتُ

میرے پاس اتنی سواریاں بھی نہیں کہ میں سب کو سوار کر کے لے چلوں۔ دوسری طرف یہ بات مجھ پر دشوار گزرتی ہے کہ میں انہیں پیچھے چھوڑ جاؤں، ورنہ میری تو خواہش ہے کہ خدا کی راہ میں لڑوں اور قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں اور جام شہادت نوش کروں، پھر زندہ کیا جاؤں۔

120- بَابُ الأَجِيرِ

وَقَالَ الحَسَنُ، وَابْنُ سِيرِينَ: يُقْسَمُ لِلأَجِيرِ مِنَ المَغْنَمِ وَأَخَذَ عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ فَرَسًا عَلَى النِّصْفِ، فَبَلَغَ سَهْمُ الفَرَسِ أَرْبَعَ مِائَةِ دِينَارٍ، فَأَخَذَ مِائَتَيْنِ وَأَعْطَى صَاحِبَهُ مِائَتَيْنِ

مزدوری کا باب

حضرت حسن بصری اور امام سیرین نے فرمایا اجیر کو مال غنیمت میں سے دیا جائے گا اور عطیہ بن قیس نے ایک گھوڑا نصف (غنیمت) پر لیا پس ان کے گھوڑے کا حصہ چار سو دینار پہنچا تو انہوں نے دو سو اپنے لئے رکھے اور دو سو اپنے ساتھی کے لئے۔

2973 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَحَمَلْتُ عَلَى بَكْرٍ، فَهُوَ أَوْثَقُ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي، فَاسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا، فَقَاتَلَ رَجُلًا، فَعَضَّ أَحَدُهُمَا الآخَرَ، فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ، وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَهَا، فَقَالَ: أَيَدْفَعُ يَدَهُ إِلَيْكَ، فَتَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الفَحْلُ

یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غزوۂ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں تھا۔ میں نے ایک آدمی کو جوان اونٹ سواری کے لیے دیا اور میرے نزدیک یہ عمل اپنے اعمال میں سے سب سے زیادہ قابل وثوق تھا۔ پھر میں نے ایک شخص کو اجرت پر جہاد میں شامل کیا اس نے جس آدمی سے لڑائی کی ان دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ کاٹ لیے۔ اس شخص نے اپنا ہاتھ دوسرے کے منہ سے نکالا اور اس کے سامنے والے دانت توڑ ڈالے دوسرا آدمی بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر بدلے کا طلب گار ہوا۔ آپ نے فرمایا: کیا یہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں ہی رہنا دیتا تاکہ تم اس طرح چبا لیتے جیسے اونٹ گھاس کو چبا لیتا ہے۔

121- بَابُ مَا قِيلَ فِي لِوَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

2973- راجع الحديث: 2265,1848

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2974 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ القُرَظِيُّ، أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ الأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ صَاحِبَ لِوَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرَادَ الحَجَّ، فَرَجَّلَ"

پرچم

ثعلبہ بن ابو مالک قرظی فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن قیس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اٹھانے والے تھے جب انہوں نے حج کا قصد کیا تو سر میں کنگھی کی۔

2975 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا فِي صَبَاحِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ - أَوْ قَالَ: لَيَأْخُذَنَّ - غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ "، فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ، فَقَالُوا: هَذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ خیبر کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے کیونکہ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گیا تھا۔ پھر حضرت علی روانہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے جب اس رات کی شام آئی جس کی صبح کو خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جھنڈا اس کو دیا جائے گا یا یہ فرمایا کہ صبح یہ جھنڈا وہ شخص پکڑے گا جس سے اللہ اور رسول محبت کرتے ہیں یا یہ فرمایا کہ وہ اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔ پھر حضرت علی ہم سے آملے اور ہمیں اس بات کی امید نہ تھی۔ لوگوں نے کہا یہ حضرت علی ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جھنڈا عنایت فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے فتح عنایت فرمائی۔

2976 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ العَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: هَا هُنَا أَمَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

نافع بن جبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اس جگہ جھنڈا نصب کرنے کا حکم فرمایا تھا۔

-2975 انظر الحدیث: 4209,3702، صحیح مسلم: 6174

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ.

122- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ

وَقَوْلِهِ جَلَّ وَعَزَّ: (سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ) (آل عمران: 151) قَالَهُ جَابِرٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمانِ رسالت کہ ایک ماہ کی مسافت تک کے رعب سے میری مدد فرمائی گئی

نیز اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ترجمہ کنز الایمان: کوئی دم جاتا ہے کہ ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈالیں گے کہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا (پ ۴، آل عمران ۱۵۱) اس سلسلے میں حضرت جابر نے بھی نبی کریم سے روایت کی ہے۔

2977 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، فَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، فَوُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا

سعید بن المسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جوامع الکلم دے کر مبعوث فرمایا گیا ہے اور رعب کے ساتھ میری مدد فرمائی گئی ہے۔ ایک دن جبکہ میں سو رہا تھا تو میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں دے دی گئیں حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تو چلے گئے اور اُن خزانوں کی دولت تم نکال رہے ہو۔

2978 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ، ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ، فَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ، وَأُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ أُخْرِجْنَا: لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ

عبید اللہ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے خبر دی کہ انہیں حضرت ابوسفیان نے بتایا کہ ہرقل نے مجھے بلانے کے لیے چند آدمی بھیجے جبکہ وہ ایلیا کے مقام پر تھا۔ پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا مکتوب گرامی منگوایا۔ جب نامۂ مبارک کو پڑھ کر فارغ ہوا تو اس کے پاس بڑا شور و غوغا ہوا اور آوازیں اونچی ہونے لگیں تو ہم باہر نکل آئے۔ جب ہم باہر نکل رہے تھے تو میں نے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ ابن ابو کبشہ کا مقام کتنا بلند ہو گیا ہے جبکہ بنی

2977- انظر الحدیث: 7273,7013,6998

2978- راجع الحدیث: 2978,7

اصفر کا بادشاہ ان سے ڈرتا ہے۔

123- بَابُ حَمْلِ الزَّادِ فِي الغَزْوِ

جہاد میں زادِ راہ لے جانا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى) (البقرة: 197)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے (پ ۲، البقرۃ ۱۹۷)

2979- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، وَحَدَّثَتْنِي أَيْضًا فَاطِمَةُ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صَنَعْتُ سُفْرَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ، حِينَ أَرَادَ أَنْ يُهَاجِرَ إِلَى المَدِينَةِ، قَالَتْ: فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهِ، وَلاَ لِسِقَائِهِ مَا نَرْبِطُهُمَا بِهِ، فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: وَاللَّهِ مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُ بِهِ إِلَّا نِطَاقِي، قَالَ: فَشُقِّيهِ بِاثْنَيْنِ، فَارْبِطِيهِ: بِوَاحِدٍ السِّقَاءَ، وَبِالْآخَرِ السُّفْرَةَ، فَفَعَلْتُ، فَلِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ہجرت مدینہ کے وقت میں نے (اپنے والد) حضرت ابوبکر کے گھر سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے توشہ تیار کیا۔ لیکن توشہ اور پانی کا مشکیزہ باندھنے کے لیے مجھے کوئی چیز نہیں ملی تھی میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ خدا کی قسم! اسے باندھنے کے لیے مجھے اپنے کمر بند کے سوا کوئی چیز نہیں ملتی۔ انہوں نے فرمایا کہ کمر بند کے دو حصّے کرلو۔ ایک کے ساتھ توشہ باندھ دو اور دوسرے سے مشکیزہ کا منہ۔ میں نے ایسا کیا، اِسی سبب سے میرا نام دو کمر بندوں والی پڑ گیا۔

2980 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى المَدِينَةِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم قربانی کا گوشت زادِ راہ کے طور پر مدینہ منورہ تک لے جایا کرتے تھے۔

2981 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ وہ فتح خیبر کے سال نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہی میں سفر پر نکلے جب مقامِ صہباء میں پہنچے جو خیبر کے قریب اس کا حصہ ہے۔ تو ہم نے عصر کی نماز وہاں ادا

2979- انظر الحديث: 5388،3907

2980- راجع الحديث: 1719، صحيح مسلم: 5080

2981- راجع الحديث: 209

وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ، وَهِيَ أَدْنَى خَيْبَرَ، فَصَلَّوُا الْعَصْرَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالأَطْعِمَةِ، فَلَمْ يُؤْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِسَوِيقٍ، فَلُكْنَا، فَأَكَلْنَا وَشَرِبْنَا، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَضْمَضَ، وَمَضْمَضْنَا وَصَلَّيْنَا

کی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے کھانا طلب فرمایا تو آپ کی خدمت میں ستو پیش کیے گئے آپ نے تناول فرمائے۔ پھر ہم نے بھی کھائے پیئے، اس کے بعد آپ نے کلی فرمائی تو ہم نے بھی کلیاں کیں اور اس کے بعد نماز پڑھی۔

2982 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَفَّتْ أَزْوَادُ النَّاسِ وَأَمْلَقُوا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ؟ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَادِ فِي النَّاسِ يَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ، فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتَّى فَرَغُوا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوگوں کا زادراہ ختم ہوگیا اور وہ کچھ پاس نہ رہا تو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ وہ اپنے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت حاصل کریں۔ آپ نے اجازت عطا فرمائی۔ اس کے بعد حضرت عمر آئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اپنے اونٹ ذبح کرنے کے بعد زندہ کس طرح رہینگے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، لوگوں میں اعلان کردو کہ اپنا بچا ہوا زادراہ پیش کریں۔ پھر آپ نے اس پر برکت کی دعا کی، پھر لوگوں سے فرمایا کہ اپنے اپنے برتن بھر کر لے جائیں۔ لوگوں نے بھرنے شروع کیے حتیٰ کہ ان کے تمام برتن بھر گئے، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

124- بَابُ حَمْلِ الزَّادِ عَلَى الرِّقَابِ

گردنوں پر زادراہ اٹھانا

2983 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلاَثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا، فَفَنِيَ زَادُنَا حَتَّى كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَأْكُلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً،

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم راہِ خدا میں تین سو افراد نکلے۔ ہم نے اپنا اپنا زادراہ گردنوں پر اٹھایا ہوا تھا۔ ہمارا توشہ ختم ہوگیا، حتیٰ کہ ایک شخص روزانہ ایک کھجور پر گزارا کرنے لگا۔ ایک ساتھی نے کہا: اے ابوعبداللہ آدمی کو ایک کھجور سے کیا

2983- راجع الحديث: 2483

قَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، وَأَيْنَ كَانَتِ التَّمْرَةُ تَقَعُ مِنَ الرَّجُلِ؟ قَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَقَدْنَاهَا، حَتَّى أَتَيْنَا البَحْرَ، فَإِذَا حُوتٌ قَدْ قَذَفَهُ البَحْرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا أَحْبَبْنَا

تقویت مل سکتی ہے؟ فرماتے ہیں ہمیں ایک ایک کھجور کی قدر اس وقت معلوم ہوئی جب ساری کھجوریں ختم ہوگئیں۔ ہم دریا کے کنارے پہنچے تو اس نے اچانک ایک بہت بڑی مچھلی ہماری طرف اچھال دی۔ پس ہم اپنی اپنی خواہش کے مطابق اٹھارہ روز تک اس مچھلی کا گوشت کھاتے رہے۔

125- بَابُ إِرْدَافِ المَرْأَةِ خَلْفَ أَخِيهَا

عورت کا اپنے بھائی کے پیچھے سوار ہونا

2984 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَرْجِعُ أَصْحَابُكَ بِأَجْرِ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ، وَلَمْ أَزِدْ عَلَى الحَجِّ؟ فَقَالَ لَهَا: اذْهَبِي، وَلْيُرْدِفْكِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَنْ يُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ، فَانْتَظَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ حَتَّى جَاءَتْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ بارگاہ اقدس میں عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! آپ کے اصحاب تو حج وعمرہ دونوں کا ثواب حاصل کر کے واپس لوٹ رہے ہیں جبکہ میں حج کے سوا اور کچھ نہ کر سکی، آپ نے فرمایا جاؤ عبدالرحمن تمہیں اپنے پیچھے بٹھالیں گے پھر آپ نے حضرت عبدالرحمٰن کو حکم دیا کہ انہیں مقامِ تنعیم سے عمرہ کروا لائیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم واپس لوٹنے تک مکہ معظمہ کے ایک بلند مقام پر ان کا انتظار فرماتے رہے۔

2985 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُرْدِفَ عَائِشَةَ، وَأُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا تھا کہ حضرت عائشہ کو اپنے پیچھے بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروا لاؤں۔

126- بَابُ الِارْتِدَافِ فِي الغَزْوِ وَالحَجِّ

جہاد اور حج میں ایک سواری پر دو آمیوں کا بیٹھنا

2986 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

2984- راجع الحدیث:294

2985- راجع الحدیث:1784

2986- راجع الحدیث:1547,1089

عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّهُمْ لَيَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا الحَجِّ وَالعُمْرَةِ

سواری پر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے بیٹھا تھا اور لوگ حج و عمرہ دونوں کا تلبیہ بلند آواز میں کہہ رہے تھے۔

127- بَابُ الرِّدْفِ عَلَى الحِمَارِ

کسی کو گدھے پر پیچھے سوار کرنا

2987- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گدھے پر سوار ہوئے، جس کے پالان پر چادر پڑی ہوئی تھی۔ اور آپ نے اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

2988 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ يُونُسُ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُرْدِفًا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَمَعَهُ بِلاَلٌ، وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الحَجَبَةِ، حَتَّى أَنَاخَ فِي المَسْجِدِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ البَيْتِ فَفَتَحَ، وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أُسَامَةُ، وَبِلاَلٌ، وَعُثْمَانُ، فَمَكَثَ فِيهَا نَهَارًا طَوِيلًا، ثُمَّ خَرَجَ، فَاسْتَبَقَ النَّاسُ، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ، فَوَجَدَ بِلاَلًا وَرَاءَ البَابِ قَائِمًا، فَسَأَلَهُ " أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَأَشَارَ لَهُ إِلَى المَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى مِنْ سَجْدَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ میں بلندی کی جانب سے داخل ہوئے اور آپ نے سواری پر حضرت اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے اور کعبہ کے کلید بردار حضرت عثمان بن طلحہ بھی ساتھ تھے۔ آپ مسجد میں تشریف لائے اور خانہ کعبہ کی کنجیاں لانے کا حکم فرمایا۔ پھر خانہ کعبہ کھولا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر داخل ہوئے۔ حضرت اسامہ، حضرت بلال اور حضرت عثمان آپ کے ساتھ تھے۔ آپ اس میں کافی دیر رونق افروز رہے، پھر باہر تشریف لائے تو لوگ آپ کی طرف بڑھے۔ آپ کی خدمت میں سب سے پہلے حاضر ہونے والے حضرت عبداللہ بن عمر تھے۔ انہوں نے حضرت بلال کو دروازے کے پیچھے کھڑا دیکھا تو پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس جگہ نماز پڑھی؟ تو انہوں

2987- انظر الحدیث: 6207,5964,5663,4566 صحیح مسلم: 4635

2988- راجع الحدیث: 397

نے اس مقام کی طرف اشارہ کیا جہاں آپ نے نماز ادا فرمائی تھی، حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ مجھے یہ پوچھنا یاد ہی نہ رہا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

128-بَابُ مَنْ أَخَذَ بِالرِّكَابِ وَنَحْوِهِ

رکاب وغیرہ تھامنا

2989- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ سُلاَمَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ، يَعْدِلُ بَيْنَ الاثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا، أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلاَةِ صَدَقَةٌ، وَيُمِيطُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ واجب ہو جاتا ہے، سورج نکلتے ہیں۔ دو شخصوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دینا صدقہ ہے۔ کسی شخص کو سوار ہونے میں مدد دینا یا اس کا سامان سواری پر رکھوا دینا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کہہ دینا بھی صدقہ ہے۔ نماز کے لیے اٹھایا جانے والا ہر قدم بھی صدقہ ہے اور تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

129-بَابُ السَّفَرِ بِالْمَصَاحِفِ إِلَى أَرْضِ العَدُوِّ

قرآن پاک لے کر دشمنوں کے ملک میں سفر

وَكَذَلِكَ يُرْوَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِي أَرْضِ العَدُوِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ القُرْآنَ

اس کے متعلق حضرت ابن عمر، نبی کریم ﷺ نے روایت کرتے ہیں اور ایسے ہی ابن اسحاق، نافع، حضرت ابن عمر، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کے ساتھ دشمن کی زمین میں بھی سفر کیا اور وہ قرآن کریم کو جانتے تھے۔

2990 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ العَدُوِّ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید لے کر کفار کے ملک میں سفر کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

2989- راجع الحدیث:2707

2990- صحیح مسلم:4816' سنن ابو داؤد:2610' سنن ابن ماجہ:2879

130-بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الحَرْبِ

2991 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَبَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ، وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: هَذَا مُحَمَّدٌ، وَالخَمِيسُ مُحَمَّدٌ، وَالخَمِيسُ، فَلَجَئُوا إِلَى الحِصْنِ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ، فَسَاءَ صَبَاحُ المُنْذَرِينَ ، وَأَصَبْنَا حُمُرًا، فَطَبَخْنَاهَا، فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ، فَأُكْفِئَتْ القُدُورُ بِمَا فِيهَا تَابَعَهُ عَلِيٌّ، عَنْ سُفْيَانَ، رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ

لڑائی کے وقت تکبیر کہنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح کے وقت خیبر پہنچے جبکہ وہ لوگ اپنے کھیتی باڑی کے سامان کو گردنوں پر اٹھائے ہوئے باہر نکلے۔ تو کہنے لگے، محمد اور ان کا لشکر، محمد اور ان کا لشکر، محمد اور ان کا لشکر، پس وہ لوگ قلعہ میں بند ہو گئے تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا خیبر برباد ہوگیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو جن کافروں کو ڈرایا گیا ان کی بری صبحیں آجاتی ہیں۔ اور ہم نے چند گدھے پکڑ کر ان کا گوشت پکایا تو نبی کریم ﷺ کی طرف سے ایک منادی نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تمہیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرماتے ہیں، تو جو کچھ ہانڈیوں میں تھا وہ اُلٹ دیا گیا، اس حدیث کی متابعت علی بن مدینی نے سفیان سے کی کہ نبی کریم نے اپنا دستِ مبارک بلند فرمایا۔

131-بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيرِ

2992 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكُنَّا إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى وَادٍ، هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ

تکبیر میں زیادہ آواز اونچی کرنا مکروہ ہے

ابوعثمان، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے پس جب ہم کسی وادی میں پہنچے تو بلند آواز سے لاالٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہا کرتے۔ پس نبی کریم نے فرمایا: اے لوگو! اپنی جانوں پر ترس کھاؤ کیونکہ تم بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے وہ تو تمہارے ساتھ ہے

2991- راجع الحدیث: 371، سنن نسائی: 4352,69، سنن ابن ماجہ: 3196

2992- انظر الحدیث: 7386,6610,6409,6384,4205، سنن ابو داؤد: 1528,1526، سنن ترمذی: 3461، سنن ابن ماجہ: 3824

ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لاَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلاَ غَائِبًا، إِنَّهُ مَعَكُمْ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ، تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالَى جَدُّهُ

اور سننے والا، قریب رہنے والا ہے۔ اس کا نام بہت برکت والا اور اس کی شان بہت ارفع واعلیٰ ہے۔

132-بَابُ التَّسْبِيحِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا

وادی میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا

2993 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا، وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، کہ جب ہم بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے، اور جب ہم ڈھلان کی جانب اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

133-بَابُ التَّكْبِيرِ إِذَا عَلاَ شَرَفًا

بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہنا

2994 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا، وَإِذَا تَصَوَّبْنَا سَبَّحْنَا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم بلندی کی جانب چڑھتے تو تکبیر (اللہ اکبر) کہتے، اور جب نیچے کی طرف اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

2995 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الحَجِّ أَوِ العُمْرَةِ - وَلاَ أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الغَزْوِ - يَقُولُ كُلَّمَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ: كَبَّرَ ثَلاَثًا، ثُمَّ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے اور میرا گمان ہے کہ شاید انہوں نے غزوہ فرمایا اور وہ فرماتے ہیں کہ جب آپ کسی بلندی کی جانب تشریف لے جاتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے، پھر فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اور حمد اسی کے لیے ہے اور اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم توبہ کرنے والے، عبادت گزار، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے بن کر اس کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں

2993- انظر الحديث:2994

2994- راجع الحديث:2993

2995- راجع الحديث:1797

الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ. قَالَ صَالِحٌ فَقُلْتُ لَهُ: أَلَمْ يَقُلْ عَبْدُ اللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ؟ قَالَ: لَا

اس کا وعدہ سچا ہے اور اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور لشکروں کو شکست دی۔ حضرت صالح فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے انشاء اللہ کہا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔

134- بَابُ يُكْتَبُ لِلْمُسَافِرِ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي الْإِقَامَةِ

2996 - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ السَّكْسَكِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ، وَاصْطَحَبَ هُوَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ فِي سَفَرٍ، فَكَانَ يَزِيدُ يَصُومُ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مِرَارًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَرِضَ العَبْدُ، أَوْ سَافَرَ، كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا

مسافر کی عبادت اقامت کی عبادت کے مثل لکھی جاتی ہے

ابراہیم، ابواسمٰعیل السکسکی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک مرتبہ یزید بن ابوکبشہ اور وہ ہم سفر تھے۔ پس حضرت یزید سفر میں بھی روزہ رکھتے تھے تو ان سے حضرت ابوبردہ نے کہا کہ میں نے کافی دفعہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جب کوئی شخص بیمار ہوجائے یا سفر کرے تو اس کے لیے اتنی عبادت ہی لکھی جاتی ہے جتنی وہ اقامت اور صحت میں کرتا تھا۔

135- بَابُ السَّيْرِ وَحْدَهُ

2997 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الخَنْدَقِ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ قَالَ سُفْيَانُ: الحَوَارِيُّ: النَّاصِرُ

تنہا چلنا پھرنا

محمد بن المنکدر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا کہ جنگ خندق میں رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو آواز دی تو حضرت زبیر حاضر خدمت ہوئے پھر دوسری دفعہ پکارا، تو حضرت زبیر نے لبیک کہا، تیسری دفعہ بلایا تب بھی حضرت زبیر ہی حاضر خدمت ہوئے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے جبکہ میرا حواری زبیر ہے۔ سفیان کا قول ہے کہ حواری سے مددگار مراد ہے۔

2996- سنن ابوداؤد: 3091

2997- راجع الحدیث: 2747,2846

2998- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

2998م- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ، مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگوں کو اگر علم ہوتا کہ تنہائی میں کیا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ پھر کوئی آدمی رات کو تنہا سفر نہ کرتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ تنہائی میں کیا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ کوئی سوار رات کو تنہا سفر نہ کرتا۔

136- بَابُ السُّرْعَةِ فِي السَّيْرِ

چلنے میں تیزی

قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى المَدِينَةِ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيُعَجِّلْ

ابوحمید نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں جلد از جلد مدینہ منورہ پہنچنا چاہتا ہوں پس جو شخص میرے ساتھ جلدی جانا چاہے اسے چاہیے کہ جلدی تیار ہو جائے۔

2999- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - كَانَ يَحْيَى يَقُولُ وَأَنَا أَسْمَعُ فَسَقَطَ عَنِّي - عَنْ مَسِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ، قَالَ: فَكَانَ يَسِيرُ العَنَقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ العَنَقِ

ہشام کے والد، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، نیز یحییٰ بن عروہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عروہ کو فرماتے سنا لیکن نبی کریم ﷺ کی حجۃ الوداع میں رفتار کا حال میرے ذہن میں نہیں رہا فرماتے ہیں کہ آپ میانہ چال سے چلتے اور جب کسی میدان سے گزرتے تو رفتار تیز فرما دیتے۔ عنق درمیانی رفتار اور نص تیز رفتار کو کہتے ہیں جو عنق سے اوپر ہے۔

3000- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ،

زید بن اسلم اپنے والد سے راوی ہیں کہ میں مکہ مکرمہ کے سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ

2998م- سنن ابن ماجہ: 3768، سنن ترمذی: 1673

2999- راجع الحدیث: 1666، صحیح مسلم: 3095,3094، سنن ابو داؤد: 1923، سنن نسائی: 3051,3023، سنن ابن ماجہ: 3017

3000- انظر الحدیث: 1091

عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بِطَرِيقِ مَكَّةَ، فَبَلَغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ، فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ، ثُمَّ نَزَلَ، فَصَلَّى المَغْرِبَ وَالعَتَمَةَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا، وَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ المَغْرِبَ، وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا

عنہما کے ساتھ تھا انہیں اپنی زوجہ محترمہ حضرت صفیہ بنت ابوعبید کے بارے میں اطلاع پہنچی کہ وہ شدید علیل ہیں۔ انہوں نے رفتار تیز کر دی اور مغرب کے بعد جب شفق غائب ہوگئی تو سواری سے اترے اور مغرب کی نماز ادا کر کے نماز عشا بھی اس کے ساتھ ملا کر پڑھ لی اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر طے کرنے میں جلدی ہوتی تو مغرب میں دیر کر کے مغرب وعشاء کو جمع فرما لیتے۔

3001 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ العَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ، فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ، فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ

حضرت عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سمی مولیٰ ابوبکر، صالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تمہیں سونے، کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے جب کسی کو کوئی حاجت سفر پر مجبور کر دے تو اپنے اہل وعیال میں جلد پہنچنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

137- بَابُ إِذَا حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فَرَآهَا تُبَاعُ

جہاد کے لیے گھوڑا صدقہ دینا پھر اسے فروخت ہوتا ہوا دیکھنا

3002 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَوَجَدَهُ يُبَاعُ، فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لاَ تَبْتَعْهُ، وَلاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ کی راہ میں کسی کو ایک گھوڑا دیا، پھر اسے فروخت ہوا دیکھا، تو اسے خریدنے کا ارادہ ہوا۔ جب اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے خریدنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے صدقے کو واپس نہ لوٹاؤ۔

3003 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ،

زید بن اسلم کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے

3001- راجع الحديث: 1804

3002- راجع الحديث: 2971,1489

3003- راجع الحديث: 1490

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَابْتَاعَهُ أَوْ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لاَ تَشْتَرِهِ وَإِنْ بِدِرْهَمٍ، فَإِنَّ العَائِدَ فِي هِبَتِهِ كَالكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے ایک گھوڑا راہ خدا میں دیا پھر میں نے اُسے بکتے ہوئے دیکھا یا جس کے پاس تھا اس نے اسے خراب کر دیا تو میرا خود خریدنے کا ارادہ ہوا اور میرا یہ خیال بھی تھا کہ وہ کم داموں بیچ دے گا۔ میں نے نبی کریم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا، اسے نہ خریدو خواہ ایک درہم میں بھی ملے کیونکہ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لوٹانے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے خود کھا لیتا ہے۔

138-بَابُ الجِهَادِ بِإِذْنِ الأَبَوَيْنِ

والدین کی اجازت سے جہاد کرنا

3004 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا العَبَّاسِ الشَّاعِرَ، وَكَانَ - لاَ يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِهِ - قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الجِهَادِ، فَقَالَ: أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟ ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ

آدم، ابوالعباس شاعر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور جہاد کی اجازت طلب کی۔ دریافت فرمایا، کیا تمہارے والدین حیات ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: ان کی خدمت کرو یہی تمہارا جہاد ہے۔

139-بَابُ مَا قِيلَ فِي الجَرَسِ وَنَحْوِهِ فِي أَعْنَاقِ الإِبِلِ

اونٹ کی گردن میں گھنٹی وغیرہ باندھنا

3005 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: حَسِبْتُ

عباد بن تمیم فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت ابوالبشیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ کسی سفر میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ عبداللہ بن یوسف فرماتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب لوگ اپنے بستروں میں تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

3004- انظر الحدیث: 5972' صحیح مسلم: 6453,6451' سنن ابو داؤد: 2529' سنن ترمذی: 1671' سنن نسائی: 3103

3005- صحیح مسلم: 5515' سنن ابو داؤد: 2552

أَنَّهُ قَالَ: وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَسُولًا أَنْ: لَا يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ، أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ

ایک قاصد کے ذریعے حکم بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت وغیرہ سے لٹکائی ہوئی کوئی چیز نہ ہو اور اگر ہے تو کاٹ دی جائے۔

140- بَابُ مَنِ اكْتُتِبَ فِي جَيْشٍ فَخَرَجَتِ امْرَأَتُهُ حَاجَّةً، أَوْ كَانَ لَهُ عُذْرٌ، هَلْ يُؤْذَنُ لَهُ

مجاہدوں میں نام لکھوانے کے بعد کسی عذر کا آ جانا

3006 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً، قَالَ: اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے اور کوئی عورت سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرا نام اس جہاد میں جانے والوں میں لکھ لیا گیا ہے اور میری بیوی حج کا ارادہ رکھتی ہے فرمایا جاؤ۔

141- بَابُ الجَاسُوسِ

جاسوس

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ) (الممتحنة: 1) "التَّجَسُّسُ: التَّبَحُّثُ"

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ (پ ۲۸، الممتحنۃ ۱) تجسس سے مراد تفتیش ہے۔

3007 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ، وَالمِقْدَادَ بْنَ الأَسْوَدِ، قَالَ: انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَإِنَّ بِهَا

عبیداللہ بن ابورافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد بن الاسود کو مقرر کر کے فرمایا کہ چلتے رہنا حتیٰ کہ تم روضۂ خاخ تک جا پہنچو۔ وہاں تمہیں ایک بوڑھی عورت ملے گی، جس کے پاس ایک خط ہے، وہ خط اس سے لے آؤ، ہم روانہ ہو گئے اور اس طرح کہ ہمارے گھوڑے ہوا سے باتیں کرتے

3006- راجع الحدیث: 1862

3007- صحیح مسلم: 6351، سنن ابو داؤد: 2650، سنن ترمذی: 3305

ظَعِينَةً، وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا . فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ، فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ، فَقُلْنَا أَخْرِجِي الكِتَابَ، فَقَالَتْ: مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ، فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ المُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَاطِبُ مَا هَذَا؟، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لاَ تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ، وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا، وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ المُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ، أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي، وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلاَ ارْتِدَادًا، وَلاَ رِضًا بِالكُفْرِ بَعْدَ الإِسْلاَمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ صَدَقَكُمْ، قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا المُنَافِقِ، قَالَ: "إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَكُونَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ". - قَالَ سُفْيَانُ: وَأَيُّ إِسْنَادٍ هَذَا-

تھے، حتیٰ کہ ہم اس روضہ تک پہنچ گئے اور دیکھا تو واقعی وہاں ایک بڑی بی موجود ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو۔ وہ کہنے لگی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا کہ خط نکالو ورنہ ہم تمہارے کپڑے بھی اتار دیں گے۔ بالآخر اس نے اپنے جوڑے سے خط نکالا، پس ہم اس سے خط لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔ جب اسے دیکھا گیا تو وہ حضرت حاطب بن ابو البلعتہ کی طرف سے مکہ مکرمہ والے بعض مشرکین کے نام تھا، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض حالات کی انہیں خبر دی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے حاطبؓ یہ کیا ہے؟ عرض کی یا رسول اللہ! میرے معاملے میں جلدی نہ کیجیے۔ میں ایک ایسا شخص ہوں کہ قریش میں آکر رہنے لگا لیکن قریشی نہیں ہو۔ حضور کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی اہلِ مکہ سے رشتہ داریاں ہیں جن کے سبب ان کے اہل وعیال اور مال و دولت محفوظ ہیں۔ پس میں نے چاہا کہ میرا ان سے نسبی تعلق تو ہے نہیں، کیوں نہ ان پر کوئی احسان کروں، جس کے سبب میرے رشتہ دار بھی محفوظ رہیں اور میں نے یہ حرکت کفر یا ارتداد کے سبب نہیں کی اور نہ مسلمان ہونے کے بعد میں کفر سے راضی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! حکم فرمایئے کہ میں اس منافق کی گردن ماردوں، فرمایا، یہ تو غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے اور کیا تمہیں علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کے حالات سے باخبر ہوتے ہوئے فرمایا کہ اب تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ حضرت سفیان نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند کیا خوب ہے۔

142- بَابُ الكِسْوَةِ لِلأُسَارَى

3008 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ أُتِيَ بِأُسَارَى، وَأُتِيَ بِالعَبَّاسِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ، فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ قَمِيصًا، فَوَجَدُوا قَمِيصَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ يَقْدُرُ عَلَيْهِ، فَكَسَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ، فَلِذَلِكَ نَزَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ الَّذِي أَلْبَسَهُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يُكَافِئَهُ

قیدیوں کو لباس پہنانا

عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ جب جنگ بدر ہوئی تو بعض لوگ قیدی بنا کر لائے گئے جن میں عباس بھی تھے اور ان کے جسم پر کپڑا نہ تھا۔ پس نبی کریم ﷺ ان کے لیے قمیص تلاش کرنے لگے۔ لوگوں نے عبداللہ بن اُبی کی قمیص تلاش کر کے پیش کی جو ان کے جسم پر پوری آئی۔ نبی کریم ﷺ نے وہی قمیص انہیں پہنائی اور یہ اس لیے تھا کہ عبداللہ بن اُبی کو یہ اپنی قمیص نبی کریم ﷺ ہی نے پہنائی تھی۔ حضرت ابنِ عینیہ کا قول ہے کہ اس کا نبی کریم ﷺ پر کوئی احسان تھا جس کا یوں بدلہ دیا گیا۔

143- بَابُ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ رَجُلٌ

3009 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدٍ القَارِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَهْلٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُفْتَحُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَى، فَغَدَوْا كُلُّهُمْ يَرْجُوهُ، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ؟ ، فَقِيلَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ فَقَالَ: أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟

جس کے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہوا اس شخص کی فضیلت

ابوحازم فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ جنگِ خیبر کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی۔ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ و رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ رات بھر لوگ اسی انتظار میں رہے کہ دیکھیں جھنڈا کس کو عطا فرمایا جاتا ہے۔ دوسرے دن ہر ایک اس کا خواہشمند تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا، علی کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیکہ ان کی آنکھیں دُکھتی ہیں۔ تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعابِ دہن لگایا اور ان کے لیے دعا کی تو وہ اس طرح ٹھیک ہو گئے جیسے انہیں

3008- راجع الحدیث:1270

3009- راجع الحدیث:2942 صحیح مسلم:6173

فَقَالَ: انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

تکلیف تھی ہی نہیں۔ پھر انہیں علم عطا فرما دیا۔ انہوں نے عرض کی کہ میں اس وقت تک ان سے قتال کرتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ خاموشی سے جاؤ اور جب ان کے میدان میں پہنچ جاؤ تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور بتانا کہ ان پر کیا واجب ہے۔ خدا کی قسم اگر تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

144- بَابُ الأُسَارَى فِي السَّلاَسِلِ

قیدیوں کو زنجیروں میں جکڑنا

3010 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عَجِبَ اللَّهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الجَنَّةَ فِي السَّلاَسِلِ

محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا معاملہ کیسا عجیب بنایا جو زنجیروں کے ساتھ جنت میں داخل ہوتے ہیں۔

145- بَابُ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الكِتَابَيْنِ

اہلِ کتاب میں سے مسلمان ہو جانے والے اہل کتاب کی فضیلت

3011 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ أَبُو حَسَنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " ثَلاَثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ: الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الأَمَةُ، فَيُعَلِّمُهَا فَيُحْسِنُ تَعْلِيمَهَا، وَيُؤَدِّبُهَا فَيُحْسِنُ أَدَبَهَا، ثُمَّ يُعْتِقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا فَلَهُ أَجْرَانِ، وَمُؤْمِنُ أَهْلِ الكِتَابِ،

حضرت ابو بردہ نے اپنے والد محترم سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں جنہیں دُگنا اجر ملے گا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس لونڈی ہو، پس اسے تعلیم دے اور اچھی تعلیم دے۔ پھر اسے اچھا ادب سکھائے، پھر آزاد کر کے اسے زوجیت میں لے تو اس کے لیے دُگنا اجر ہے۔ دوسرا اہل کتاب میں سے وہ مومن جو پہلے بھی مومن تھا اور اب نبی کریم ﷺ پر ایمان لے آیا تو اس کے لیے بھی دوہرا اجر ہے اور تیسرا

3010- انظر الحديث:4557

3011- راجع الحديث:97

الَّذِي كَانَ مُؤْمِنًا، ثُمَّ آمَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَالعَبْدُ الَّذِي يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ، وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ ". ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ: وَأَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِي أَهْوَنَ مِنْهَا إِلَى المَدِينَةِ

آدمی وہ غلام ہے جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے آقا کا خیر خواہ بھی ہے۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث بغیر کسی صلہ کے تمہیں بتا دی حالانکہ اس سے مختصر حدیث کے لیے لوگ مدینہ منورہ تک کا سفر کرتے تھے۔

146- بَابُ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ، فَيُصَابُ الوِلْدَانُ وَالذَّرَارِيُّ

(بَيَاتًا) (الأعراف: 4) : لَيْلًا ، (لَنُبَيِّتَنَّهُ) (النمل: 49) : لَيْلًا ، يُبَيِّتُ: لَيْلًا

حملے کے وقت سوئے ہوئے بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا کیسا؟

یہاں لِيُبَيِّتُنَّهُ لَيْلًا کا مطلب یہاں يُبَيِّتُ لَيْلًا یعنی رات گزارنا ہے۔

3012 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالأَبْوَاءِ، أَوْ بِوَدَّانَ، وَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ مِنَ المُشْرِكِينَ، فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ: هُمْ مِنْهُمْ ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لاَ حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ابواء یا بودّان کے مقام پر میرے پاس سے گزر ہوا تو آپ سے ان مشرکوں کے بچوں اور عورتوں کے متعلق دریافت کیا گیا جو رات کو اپنے گھروں میں سوئے ہوئے ہیں اور قتل کر دیئے جاتے ہیں۔ فرمایا، وہ بھی تو ان میں سے ہیں۔ اور آپ کو یہ بھی فرماتے سنا گیا کہ چراگاہیں صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ملکیت ہیں۔

3013 - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا الصَّعْبُ فِي الذَّرَارِيِّ كَانَ عَمْرٌو، يُحَدِّثُنَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ قَالَ: هُمْ مِنْهُمْ ، وَلَمْ يَقُلْ كَمَا قَالَ عَمْرٌو هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ

اور زہری، عبیداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں۔ مشرکین کے اہلِ وعیال کے متعلق عمرو، ابنِ شہاب، نبی کریم ﷺ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ زہری، عبیداللہ، حضرت ابنِ عباس، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ وہ ان میں سے ہیں اور عمرو کی طرح یہ نہیں فرمایا کہ وہ اپنے آباؤ اجداد میں سے ہیں۔

3012- صحیح مسلم: 4526,4525، سنن ابو داؤد: 2672، سنن ترمذی: 1570، سنن ابن ماجہ: 2839

3013- راجع الحدیث: 2370

147- بَابُ قَتْلِ الصِّبْيَانِ فِي الحَرْبِ

3014 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً، فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

جنگ میں بچوں کو قتل کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے کسی غزوۂ میں ایک عورت کو پایا گیا، جو قتل کر دی گئی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت فرما دی۔

148- بَابُ قَتْلِ النِّسَاءِ فِي الحَرْبِ

3015 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ، حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

جنگ میں عورتوں کو قتل کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کسی غزوہ میں ایک عورت کو مقتول پایا گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا۔

149- بَابٌ: لاَ يُعَذَّبُ بِعَذَابِ اللَّهِ

3016 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ: إِنْ وَجَدْتُمْ فُلاَنًا وَفُلاَنًا فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَدْنَا الخُرُوجَ: إِنِّي أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوا فُلاَنًا وَفُلاَنًا، وَإِنَّ النَّارَ لاَ يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ، فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا

اللہ تعالیٰ کی طرح عذاب نہیں دینا چاہیے

سلیمان بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک طرف روانہ فرمایا اور فرمایا کہ اگر فلاں فلاں کو پاؤ تو ان دونوں کو آگ میں جلا دینا۔ جب ہم نے روانہ ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں کو آگ میں جلا دینا لیکن آگ کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ ہی عذاب دیتا ہے، پس اگر تم ان دونوں کو پاؤ تو انہیں قتل کر دینا۔

3017 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ

3014- صحیح مسلم: 4522، سنن ابو داؤد: 2668، سنن ترمذی: 1569

3015- راجع الحدیث: 3014، صحیح مسلم: 4523

3016- راجع الحدیث: 2954

3017- انظر الحدیث: 6922، سنن ابو داؤد: 4351، سنن ترمذی: 1458، سنن نسائی: 4071، سنن ابن ماجہ: 2525

سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَرَّقَ قَوْمًا، فَبَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحَرِّقْهُمْ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ

عنہ نے کچھ لوگوں کو جلا دیا۔ جب یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تک پہنچی تو فرمایا: اگر ان کی جگہ میں ہوتا تو انہیں بالکل نہ جلاتا کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرح کسی کو عذاب نہ دو، لیکن انہیں قتل ضرور کرنا، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جو اپنا دین بدلے اسے قتل کر دو۔

150-بَابُ (فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً) (محمد: 4)

احسان کر کے یا فدیہ لے کر قیدی رہا کرنا

فِيهِ حَدِيثُ ثُمَامَةَ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ تَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الأَرْضِ) " يَعْنِي: يَغْلِبَ فِي الأَرْضِ "، (تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا) (الأنفال: 67) الآيَةَ

اس کے متعلق حدیثِ ثمامہ موجود ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک زمین میں ان کا خون خوب نہ بہائے تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو اور اللہ آخرت چاہتا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے (پ ۱۰، الانفال ۶۷)

151-بَابٌ: هَلْ لِلأَسِيرِ أَنْ يَقْتُلَ وَيَخْدَعَ الَّذِينَ أَسَرُوهُ حَتَّى يَنْجُوَ مِنَ الكَفَرَةِ

مسلمان قیدی قید کرنے والے کافروں کو قتل کر کے یا دھوکا دے کر رہائی حاصل کر سکتا ہے

فِيهِ المِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس سلسلے میں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

152-بَابٌ: إِذَا حَرَّقَ المُشْرِكُ المُسْلِمَ هَلْ يُحَرَّقُ

مشرک اگر مسلمان کو جلا دیں تو

3018 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ، ثَمَانِيَةً، قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

ابوقلابہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ قبیلۂ عکل کے آٹھ شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے۔ وہ مدینہ منورہ کی آب و ہوا کو موافق نہ دیکھ کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں چند

3018- راجع الحديث: 233

فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْغِنَا رِسْلًا، قَالَ: مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِالذَّوْدِ، فَانْطَلَقُوا، فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، حَتَّى صَحُّوا وَسَمِنُوا، وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ، فَأَتَى الصَّرِيخُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ الطَّلَبَ، فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أُتِيَ بِهِمْ، فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، ثُمَّ أَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا، وَطَرَحَهُمْ بِالحَرَّةِ، يَسْتَسْقُونَ فَمَا يُسْقَوْنَ، حَتَّى مَاتُوا، قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: قَتَلُوا وَسَرَقُوا وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَعَوْا فِي الأَرْضِ فَسَادًا

اونٹ عطا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا، تمہارے لیے یہ تو میں نہیں کرسکتا، ہاں تم چراگاہ میں جا کر رہنے لگو۔ وہ چلے گئے اور وہاں اونٹوں کا پیشاب اور دوست پی پی کر تندرست اور فربہ ہو گئے۔ پھر انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا، اونٹوں کو بھگا لے گئے اور مسلمان ہونے کے بعد پھر کفر کی جانب پھر گئے۔ جب اس کی فریاد بارگاہِ رسالت میں پیش ہوئی تو ان کی تلاش میں چند لوگ روانہ کئے گئے، جو دن چڑھنے سے قبل انہیں پکڑ کر لے آئے۔ پس ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے۔ پھر حکم دیا گیا کہ سلاخیں گرم کر کے ان کی آنکھوں میں پھیرو۔ اس کے بعد انہیں جنگل میں ڈال دیا گیا۔ وہاں وہ پانی کے لیے چلاتے رہے لیکن مرتے دم تک پانی نہ پی سکے۔ حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے قتل کیا، چوری کی، اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑے اور زمین میں فساد کی کوشش کی۔

153- بَابٌ

کسی بھی جاندار کو جلانا

3019 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الأَنْبِيَاءِ، فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ، فَأُحْرِقَتْ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الأُمَمِ تُسَبِّحُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں میں سے کسی نبی کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تو انہوں نے چیونٹیوں کے رہنے کی جگہ کو آگ لگا کر سب کو جلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ تمہیں ایک چیونٹی نے کاٹا لیکن تم نے ان کی پوری قوم ہی کو جلا کر رکھ دیا، حالانکہ وہ تسبیح بیان کرتی تھیں۔

154- بَابُ حَرْقِ الدُّورِ وَالنَّخِيلِ

مکانات اور باغات کو آگ لگانا

3020 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

3019- انظر الحدیث:3319'صحیح مسلم:5810'سنن ابو داؤد:5266'سنن نسائی:4369'سنن ابن ماجہ:3225

3020- صحیح مسلم:6317,6316,6315'سنن ابو داؤد:2772

إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: قَالَ لِي جَرِيرٌ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلاَ تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى كَعْبَةَ اليَمَانِيَةِ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ، وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ، قَالَ: وَكُنْتُ لاَ أَثْبُتُ عَلَى الخَيْلِ، فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا ، فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا، ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ، فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْوَفُ أَوْ أَجْرَبُ، قَالَ: فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ، وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم مجھے ذالخلصہ کے کانٹے کو نکال کر راحت کیوں نہیں پہنچاتے اور وہ قبیلہ خثعم میں ایک گھر تھا، جسے کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں بنی اَحمسِ کے ڈیڑھ سو افراد کو لے کر روانہ ہوگیا جو سارے ہی گھوڑوں پر سوار تھے اور میں گھوڑے پر جم نہیں سکتا تھا۔ آپ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر مارا، حتیٰ کہ آپ کی انگشتِ مبارک کے نشانات میں نے اپنے سینے پر دیکھے اور دعا فرمائی، اے اللہ! اسے ثابت قدمی عطا فرما اور ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ فرمادے۔ پس ہم اس کی طرف روانہ ہوگئے اور اسے توڑ کر جلا دیا۔ پھر بارگاہ رسالت میں اپنے اس کام کی خبر دینے کے لیے آدمی روانہ کر دیا۔ حضرت جریر کے قاصد نے عرض کی: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں آپ کی طرف اس وقت روانہ ہوا جب وہ کھوکھلے اور خارش والے اونٹ کی طرح ہوگیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر آپ نے قبیلہ اَحمسِ کے سواروں کے حق میں پانچ مرتبہ دعائے برکت کی۔

3021 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنونضیر کے کھجور کے درخت جلا دیئے تھے۔

155- بَابُ قَتْلِ المُشْرِكِ النَّائِمِ

سوئے ہوئے مشرک کو قتل کرنا

3022 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک جماعت کو ابورافع کو قتل کرنے کے لیے روانہ فرمایا۔ ان میں سے

3021- انظر الحدیث:2326،صحیح مسلم:4528

3022- انظر الحدیث:3023،4038،4039،4040

قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ لِيَقْتُلُوهُ، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَدَخَلَ حِصْنَهُمْ، قَالَ: فَدَخَلْتُ فِي مَرْبِطِ دَوَابَّ لَهُمْ، قَالَ: وَأَغْلَقُوا بَابَ الحِصْنِ، ثُمَّ إِنَّهُمْ فَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ، فَخَرَجُوا يَطْلُبُونَهُ، فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ أُرِيهِمْ أَنَّنِي أَطْلُبُهُ مَعَهُمْ، فَوَجَدُوا الحِمَارَ، فَدَخَلُوا وَدَخَلْتُ وَأَغْلَقُوا بَابَ الحِصْنِ لَيْلًا، فَوَضَعُوا المَفَاتِيحَ فِي كَوَّةٍ حَيْثُ أَرَاهَا، فَلَمَّا نَامُوا أَخَذْتُ المَفَاتِيحَ، فَفَتَحْتُ بَابَ الحِصْنِ، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعٍ، فَأَجَابَنِي، فَتَعَمَّدْتُ الصَّوْتَ فَضَرَبْتُهُ، فَصَاحَ، فَخَرَجْتُ، ثُمَّ جِئْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ كَأَنِّي مُغِيثٌ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعٍ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي، فَقَالَ: مَا لَكَ لِأُمِّكَ الوَيْلُ، قُلْتُ: مَا شَأْنُكَ؟، قَالَ: لاَ أَدْرِي مَنْ دَخَلَ عَلَيَّ، فَضَرَبَنِي، قَالَ: فَوَضَعْتُ سَيْفِي فِي بَطْنِهِ، ثُمَّ تَحَامَلْتُ عَلَيْهِ حَتَّى قَرَعَ العَظْمَ، ثُمَّ خَرَجْتُ وَأَنَا دَهِشٌ، فَأَتَيْتُ سُلَّمًا لَهُمْ لِأَنْزِلَ مِنْهُ، فَوَقَعْتُ فَوُثِئَتْ رِجْلِي، فَخَرَجْتُ إِلَى أَصْحَابِي، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِبَارِحٍ حَتَّى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ، فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى سَمِعْتُ نَعَايَا أَبِي رَافِعٍ تَاجِرِ أَهْلِ الحِجَازِ، قَالَ: فَقُمْتُ وَمَا بِي قَلَبَةٌ حَتَّى أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْنَاهُ

ایک شخص جا کر اس کے قلعہ میں داخل ہوگیا۔ اس کا بیان ہے کہ میں ان کے اصطبل میں جا گھسا۔ پھر انہوں نے قلعہ کا دروازہ بند کر لیا۔ اس کے بعد انہوں نے دیکھا کہ ان کا ایک گدھا گم ہوگیا ہے تو وہ اسے تلاش کرنے باہر نکلے۔ پس میں بھی ان میں شامل ہوگیا اور انہیں یوں ظاہر کیا کہ گویا گدھا تلاش کرنے میں ان کا ساتھی ہوں۔ پس انہیں گدھا مل گیا تو اندر داخل ہوئے اور میں بھی اندر آ گیا۔ انہوں نے رات ہونے کے سبب سے قلعے کا دروازہ بند کر دیا اور چابیاں ایک سوراخ میں رکھ دیں، جسے میں نے دیکھ لیا۔ جب وہ سو گئے تو میں چابیاں لے کر قلعے کا دروازہ کھول دیا۔ پھر اس کے پاس پہنچ کر میں نے اآواز دی، اے ابورافع! اس نے جواب دیا تو میں آواز کی جانب لپکا اور اس پر کاری ضرب لگائی۔ وہ چیخا تو میں باہر نکل گیا۔ پھر اندر آیا اور اس طرح ظاہر کیا کہ گویا اس کا مددگار ہوں اور آواز بدل کر میں نے کہا، اے ابورافع! تو اس نے کہا، تیری ماں کی خرابی ہو تجھے کیا۔ میں نے پوچھا، تیرا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا، مجھے نہیں پتہ کہ کون اندر گھس آیا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ پر رکھ کر اوپر سے اتنا بوجھ ڈالا کہ اس کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ پھر میں باہر نکلا لیکن وحشت طاری تھی۔ پھر میں سیڑھی کے پاس آیا تا کہ اس کے ذریعے اتر جاؤں، لیکن میں گر پڑا اور میرے پیر میں چوٹ لگ گئی۔ پھر میں اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا اور ان سے کہا، میں اس وقت تک یہاں سے جاؤں گا نہیں جب تک رونے والی عورتوں کی آواز نہ سن لوں۔ چنانچہ وہاں سے نہ گیا جب تک اہلِ حجاز کے تاجر ابورافع پر رونے کی آواز نہ سن لی۔ ان کا بیان ہے کہ میں کھڑا ہوا

3023 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا فَقَتَلَهُ وَهُوَ نَائِمٌ

156- بَابٌ: لاَ تَمَنَّوْا لِقَاءَ العَدُوِّ

3024 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ اليَرْبُوعِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الفَزَارِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، كُنْتُ كَاتِبًا لَهُ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى، حِينَ خَرَجَ إِلَى الحَرُورِيَّةِ، فَقَرَأْتُهُ، فَإِذَا فِيهِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا العَدُوَّ، انْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، لاَ تَمَنَّوْا لِقَاءَ العَدُوِّ، وَسَلُوا اللَّهَ العَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الجَنَّةَ تَحْتَ ظِلاَلِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الأَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ

اور مجھے درد محسوس ہی نہ ہوا، حتیٰ کہ ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے اور آپ کے حضور سارا واقعہ عرض کر دیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک جماعت کو ابورافع کی طرف روانہ فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے اور اس حالت میں اسے قتل کیا کہ وہ سویا ہوا تھا۔

دشمن سے ٹکرانے کی آرزو نہ کرو

موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے سالم ابو النضر نے بیان کیا کہ میں عمر بن عبید اللہ کا کاتب تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے لوگو! دشمن سے لڑائی بھڑائی کی تمنا نہ کرو' بلکہ اللہ سے سلامتی مانگو۔ ہاں! جب جنگ چھڑ جائے تو پھر صبر کئے رہو اور ڈٹ کر مقابلہ کرو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ پھر آپ نے یوں دعا کی 'اے اللہ! کتاب (قرآن) کے نازل فرمانے والے' اے بادلوں کے چلانے والے! اے احزاب (یعنی کافروں کی جماعتوں کو غزوہ خندق کے موقع پر) شکست دینے والے! ہمارے دشمن کو شکست دے اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔

3023- راجع الحدیث:3022

3024- راجع الحدیث:2818

3025 - وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ، كُنْتُ كَاتِبًا لِعُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ فَأَتَاهُ كِتَابُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَمَنَّوْا لِقَاءَ العَدُوِّ

موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے سالم ابو النضر نے بیان کیا کہ میں عمر بن عبیداللہ کا کاتب تھا۔ ان کے پاس حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما کا خط آیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا دشمن سے لڑائی لڑنے کی تمنا نہ کرو۔

3026 - وَقَالَ أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَمَنَّوْا لِقَاءَ العَدُوِّ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! دشمن سے (لڑائی) ملاقات کی آرزو مت کرو اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی کی آرزو کرو۔ (لیکن) جب آمنا سامنا ہو جائے تو صبر سے کام لو۔

157- بَابٌ: الحَرْبُ خَدْعَةٌ

جنگ میں چالبازی

3027 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَلَكَ كِسْرَى، ثُمَّ لاَ يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَقَيْصَرٌ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لاَ يَكُونُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ، وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسریٰ ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جلد قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا اور تم ان کے خزانوں کو راہِ خدا میں تقسیم کرو گے۔

3028 - وَسَمَّى الحَرْبَ خَدْعَةً

اور جنگ کو چالبازی کا نام دیا گیا ہے۔

3029 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بُورُ بْنُ أَصْرَمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الحَرْبَ خَدْعَةً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ کا نام چال بازی رکھا۔

3025- راجع الحدیث: 3024

3026- صحیح مسلم: 4516

3027- انظر الحدیث: 6630,3618,3120 صحیح مسلم: 7258

3028- انظر الحدیث: 3029

3029- راجع الحدیث: 3028 صحیح مسلم: 4515

3030 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الحَرْبُ خَدْعَةٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنگ چالبازی ہے۔

158- بَابُ الكَذِبِ فِي الحَرْبِ

جنگ میں جھوٹ بولنا

3031 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ، فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَتَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ هَذَا - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَدْ عَنَّانَا وَسَأَلَنَا الصَّدَقَةَ، قَالَ: وَأَيْضًا، وَاللَّهِ لَتَمَلُّنَّهُ، قَالَ: فَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَنَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ، حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى مَا يَصِيرُ أَمْرُهُ، قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتَّى اسْتَمْكَنَ مِنْهُ فَقَتَلَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کعب بن اشرف کے لیے کون ہے کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچائی ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں؟ فرمایا: ہاں ان کا بیان ہے کہ میں اس کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اس نبی نے تو ہمیں تنگ کیا ہوا ہے اور وہ ہم سے صدقہ مانگتا ہے۔ اس نے کہا، خدا کی قسم تم بھی اسے تنگ کرو۔ جواب دیا چونکہ ہم اس کے پیروکار ہیں، اس لیے یہ بات ٹھیک نہیں لگتی کہ اچانک اسے چھوڑ دیں ہم تو صرف اس کے انجام کا انتظار کر رہے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں اسی طرح باتیں کرتا رہا، حتیٰ کہ قابو پا کر اسے قتل کر دیا۔

159- بَابُ الفَتْكِ بِأَهْلِ الحَرْبِ

حربی کافر کو دھوکے سے قتل کرنا

3032 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأْذَنْ لِي، فَأَقُولَ قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کعب بن اشرف کے لیے کون ہے؟ حضرت محمد بن مسلمہ نے عرض کی، کیا میں اسے قتل کر دوں۔ فرمایا، ہاں۔ عرض کی، پھر مجھے اجازت عنایت ہو کہ اس سے جو بات کرنا چاہوں وہ کروں۔

3031- راجع الحدیث: 2510

3032- راجع الحدیث: 2510,343

160- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الِاحْتِيَالِ وَالحَذَرِ، مَعَ مَنْ يَخْشَى مَعَرَّتَهُ

3033 - قَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ، فَحُدِّثَ بِهِ فِي نَخْلٍ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ، طَفِقَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، وَابْنُ صَيَّادٍ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا صَافِ هَذَا مُحَمَّدٌ، فَوَثَبَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ

161- بَابُ الرَّجَزِ فِي الحَرْبِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِي حَفْرِ الخَنْدَقِ

فِيهِ سَهْلٌ وَأَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ

3034 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الخَنْدَقِ وَهُوَ يَنْقُلُ التُّرَابَ حَتَّى وَارَى التُّرَابُ شَعَرَ صَدْرِهِ، وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ الشَّعَرِ،

فرمایا، کرلو۔

دشمن کے شر سے بچنے کے لیے حیلہ کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنِ صیاد کی طرف روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ آپ کو بتایا گیا کہ وہ اپنے باغ میں موجود ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچے تو درختوں کی آڑ میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ ابنِ صیاد اس وقت چادر تان کر پڑا ہوا کچھ گنگنا رہا تھا۔ اچانک ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا تو پکاری! اے صیاد! یہ محمد مصطفیٰ تشریف لے آئے۔ چنانچہ ابن صیاد اٹھ بیٹھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ اسے اس کے حال پر رہنے دیتی تو حقیت کھل جاتی۔

جنگ میں رجز پڑھنا اور خندق کھودتے وقت بلند آواز سے حمد و نعت پڑھنا

حضرت سہل، حضرت انس نے اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور یزید نے بھی سلمہ سے روایت کی ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودتے وقت میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بھی اینٹیں اٹھا رہے تھے حتیٰ کہ مٹی نے سینۂ بے کینہ کے بال مبارک چھپا لیے تھے اور آپ کے جسم اطہر پر بال مبارک کثرت سے تھے اور آپ

3033- انظر الحدیث:1355

3034- انظر الحدیث:2836

وَهُوَ يَرْتَجِزُ بِرَجَزِ عَبْدِ اللّٰهِ"

(البحر الرجز)

اللّٰهُمَّ لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ... وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا

فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا ... وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا

إِنَّ الأَعْدَاءَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ... إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ

عبداللہ بن رواحہ کے لفظوں میں یوں رجز پڑھ رہے تھے۔

اگر رب ہمیں ہدایت نہ فرماتا: تو ہم کیونکر نماز و زکوٰۃ ادا کر پاتے۔ اے رب ہم پر سکینہ نازل فرما: کافروں کے مقابلے میں ہمیں ثابت قدم رکھ۔ دشمن ہم پر ظلم ڈھاتے حملہ آور ہوئے: ہم فتنہ پردازوں کی بات ہرگز نہ مانیں گے۔ یہ آپ بلند آواز سے پڑھ رہے تھے۔

162- بَابُ مَنْ لاَ يَثْبُتُ عَلَى الخَيْلِ

جو گھوڑے پر جم کر سواری نہ کر سکے

3035- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلاَ رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي،

3036- وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ إِنِّي لاَ أَثْبُتُ عَلَى الخَيْلِ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں اسلام میں داخل ہوا ہوں اس وقت سے نبی کریم ﷺ نے مجھ سے کسی قسم کا کوئی حجاب نہیں رکھا۔ جب بھی آپ مجھے دیکھتے تو چہرۂ انور پر تبسم پھیل جاتا۔

اور مجھے یہ عذر تھی کہ میں جم کر گھوڑے پر سواری نہیں کر سکتا تھا۔ تو آپ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر مارا اور دعا فرمائی۔ اے اللہ! اسے جما دے اور اسے ایسا بنا دے کہ یہ ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ ہو۔

163- بَابُ دَوَاءِ الجُرْحِ بِإِحْرَاقِ الحَصِيرِ، وَغَسْلِ المَرْأَةِ عَنْ أَبِيهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ،

زخمیوں کے لیے فوری امداد، ٹاٹ کر جلا کر زخموں میں اس کی راکھ بھرنا، عورت کا اپنے والد کے چہرے سے خون دھونا اور

3035- انظر الحدیث: 6090,3822، صحیح مسلم: 6314,6313، سنن ترمذی: 3821,3820، سنن ابن ماجہ: 159

3036- راجع الحدیث: 3035,3020

وَحَمْلِ المَاءِ فِي التُّرْسِ

زخموں کو دھونے کے لیے ڈھال میں پانی بھر بھر کر لانا

3037 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، قَالَ: سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِالْمَاءِ فِي تُرْسِهِ، وَكَانَتْ - يَعْنِي فَاطِمَةَ - تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ، ثُمَّ حُشِيَ بِهِ جُرْحُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم پر کون سی دوا لگائی گئی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس بات کا اب مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی موجود نہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ڈھال میں پانی بھر کر لاتے تھے اور خاتون جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چہرۂ مبارک سے خون دھو رہی تھیں۔ پھر ٹاٹ کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم میں بھری گئی تھی۔

164- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَازُعِ وَالِاخْتِلَافِ فِي الحَرْبِ، وَعُقُوبَةِ مَنْ عَصَى إِمَامَهُ

جنگ میں آپس کا تنازعہ واختلاف پسندیدہ نہیں اور امام کی نافرمانی کا وبال

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {وَلاَ تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ} (الأنفال: 46) قَالَ قَتَادَةُ: "الرِّيحُ: الحَرْبُ"

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی (پ ۱۰، الانفال ۴۶) قتادہ فرماتے ہیں کہ ریح سے جنگی طاقت مراد ہے۔

3038 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَ مُعَاذًا وَأَبَا مُوسَى إِلَى اليَمَنِ قَالَ: يَسِّرَا وَلاَ تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلاَ تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا وَلاَ تَخْتَلِفَا

سعید بن ابو بردہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یمن کے حاکم بنا کر روانہ کرتے وقت ہدایت فرمائی کہ لوگوں کو آسانی دو اور انہیں مشکل میں نہ ڈالو۔ انہیں خوشی دو اور متنفر نہ کرو۔ ان میں اتحاد پیدا کرنا اور ان میں پھوٹ نہ ڈالنا۔

3037- راجع الحدیث: 243

3038- راجع الحدیث: 2264،2261 صحیح مسلم: 4502،4501،5184،5182 سنن ابو داؤد: 4356 سنن نسائی: 5611 سنن ابن ماجہ: 3391

3039 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يُحَدِّثُ قَالَ: جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ، وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلاَ تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ، هَذَا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ، وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ، فَلاَ تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ، فَهَزَمُوهُمْ، قَالَ: فَأَنَا وَاللَّهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ، قَدْ بَدَتْ خَلاَخِلُهُنَّ وَأَسْوُقُهُنَّ، رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ، فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ: الْغَنِيمَةَ أَيْ قَوْمِ الْغَنِيمَةَ، ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ: أَنَسِيتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوا: وَاللَّهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ، فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ، فَلَمَّا أَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ، فَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ، فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ، فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً، سَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجِيبُوهُ، ثُمَّ قَالَ: أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ؟ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ؟ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَمَّا هَؤُلاَءِ، فَقَدْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اُحد کے وقت پچاس با پیادہ آدمیوں پر حضرت عبداللہ بن جُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر مقرر کر کے فرمایا: اگر تم یہ دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت نوچ رہے ہیں تب بھی اپنی جگہ نہ چھوڑنا، حتیٰ کہ میں تمہیں واپس بلالوں اور اگر تم یہ دیکھ دکہ ہم نے کافروں کو مار بھگایا اور انہیں کچل کر رکھ دیا ہے تب بھی اپنی جگہ سے حرکت نہ کرنا، جب تک میں تمہیں واپس نہ بلالوں۔ اس کے بعد دشمنوں کو شکست ہوگئی۔ میں نے دیکھا کہ ان کی عورتیں بھی بے تحاشا بھاگ رہی تھیں، جس کے ان کی پنڈلیاں کھل گئی تھیں، جھانجنیں بج رہی تھیں اور انہوں نے اپنے کپڑے سمیٹے ہوئے تھے، پس حضرت عبداللہ بن جُبیر کے ساتھی کہنے لگے۔ مالِ غنیمت، اے ساتھیو! مالِ غنیمت، تمہارے ساتھی تو غالب آ گئے، اب تم کس چیز کے منتظر ہو؟ حضرت عبداللہ بن جبیر نے کہا، کیا تم بھول گئے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا، خدا کی قسم ہم تو جائیں گے اور مالِ غنیمت لوٹیں گے۔ جب یہ حضرات آ گئے تو یکا یک جنگ کا نقشہ پلٹ گیا۔ جو بھاگے جا رہے تھے وہ سامنے آ گئے۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ''جب رسول انہیں دوسری جانب سے پکار رہے تھے۔'' پس اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اطراف صرف چند اصحاب رہ گئے۔ اس کے سبب ہم میں سے ستر حضرات نے جام شہادت نوش کیا۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ہاتھوں مشرکین کے ایک سو چالیس افراد پر اس جنگِ بدر میں آفت ٹوٹ پڑی تھی، کیونکہ ان کے ستر قید ہوئے اور

3039- انظر الحدیث: 4561,4067,4043,3986، سنن ابو داؤد: 2662

قُتِلُوا، فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهُ فَقَالَ: كَذَبْتَ وَاللَّهِ يَا عَدُوَّ اللَّهِ، إِنَّ الَّذِينَ عَدَدْتَ لَأَحْيَاءٌ كُلُّهُمْ، وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوءُكَ. قَالَ: يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ، وَالحَرْبُ سِجَالٌ، إِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ فِي القَوْمِ مُثْلَةً، لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي، ثُمَّ أَخَذَ يَرْتَجِزُ: أُعْلُ هُبَلْ، أُعْلُ هُبَلْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلاَ تُجِيبُوا لَهُ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا نَقُولُ؟ قَالَ: "قُولُوا: اللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ". قَالَ: إِنَّ لَنَا العُزَّى وَلاَ عُزَّى لَكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلاَ تُجِيبُوا لَهُ؟ . قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا نَقُولُ؟ قَالَ: قُولُوا اللَّهُ مَوْلاَنَا، وَلاَ مَوْلَى لَكُمْ

ستر کو قتل کر دیا گیا تھا۔ ابوسفیان نے تین دفعہ آواز دی، کیا مسلمانوں میں محمد ہے؟ نبی کریم ﷺ نے اس کا جواب دینے سے منع فرما دیا۔ اس نے تین مرتبہ پھر آواز دی، کیا مسلمانوں میں ابوقحافہ (حضرت ابوبکر) ہے؟ پھر تین دفعہ پکارا، کیا تم میں ابن خطاب ہے وہ اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا، یہ سب مارے جا چکے ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکے اور جواب دیا، اے اللہ کے دشمن! اللہ کی قسم تم نے غلط کہا ہے۔ جن کے تم نے نام لیے ہیں وہ سب سلامت ہیں اور جو تمہیں کھٹکتا ہے وہ تمہارے لیے باقی ہے۔ وہ کہنے لگا، آج جنگ بدر کا بدلہ لے لیا اور جنگ ڈول ہے۔ جلد تم اپنے ساتھیوں کو پاؤ گے کہ ان کا مثلہ کر دیا گیا ہے۔ اگر چہ اس بات کا میں نے حکم نہیں دیا لیکن منع بھی نہیں۔ پھر وہ رجز پڑھنے لگا کہ ہبل سربلند ہوا، ہبل سربلند ہوا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تم اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ عرض کی، یا رسول اللہ! کیا جواب دیا جائے؟ فرمایا، یوں جواب دو کہ اللہ سب سے بلند اور بزرگ و برتر ہے۔ اس نے کہا، بے شک ہمارا عُزّیٰ ہے اور تمہارا کوئی عُزّیٰ نہیں۔ وہ حضرات فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ ان کا بیان ہے کہ اصحابِ رسول نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم کیا جواب دیں؟ فرمایا، تم یہ کہہ دو کہ اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا مددگار کوئی نہیں۔

165- بَابُ إِذَا فَزِعُوا بِاللَّيْلِ

3040- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:

جب رات کو خطرہ محسوس ہو

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے حسین، سخی اور بہادر

3040- راجع الحديث: 2820,2627

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، قَالَ: وَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً سَمِعُوا صَوْتًا، قَالَ: فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ، وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ، فَقَالَ: لَمْ تُرَاعُوا، لَمْ تُرَاعُوا . ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَدْتُهُ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ

تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک رات کے وقت اہلِ مدینہ منورہ کو خطرہ محسوس ہوا کہ کچھ خطرے والی آواز سنی تو رسول اللہ ﷺ حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہو کر اُدھر تشریف لے گئے اور اپنی تلوار گردن کے ساتھ لٹکائی ہوئی تھی۔ لوگوں سے فرمایا: نہ ڈرو، نہ ڈرو، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا کی طرح رواں پایا ہے۔

166- بَابُ مَنْ رَأَى العَدُوَّ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا صَبَاحَاهُ، حَتَّى يُسْمِعَ النَّاسَ

دشمن کو دیکھ کر اپنوں کو خبر دار کرنا جیسے بلند آواز سے پکارنا: ''اے ساتھیوں'' حتیٰ کہ لوگ سن لیں

3041 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ: خَرَجْتُ مِنَ المَدِينَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الغَابَةِ، حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الغَابَةِ، لَقِيَنِي غُلاَمٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قُلْتُ: وَيْحَكَ مَا بِكَ؟ قَالَ: أُخِذَتْ لِقَاحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ: غَطَفَانُ، وَفَزَارَةُ فَصَرَخْتُ ثَلاَثَ صَرَخَاتٍ أَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا: يَا صَبَاحَاهْ يَا صَبَاحَاهْ، ثُمَّ انْدَفَعْتُ حَتَّى أَلْقَاهُمْ، وَقَدْ أَخَذُوهَا، فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ، وَأَقُولُ:

أَنَا ابْنُ الأَكْوَعِ... وَاليَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعْ

فَاسْتَنْقَذْتُهَا مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبُوا، فَأَقْبَلْتُ بِهَا أَسُوقُهَا، فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ القَوْمَ عِطَاشٌ، وَإِنِّي أَعْجَلْتُهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا سِقْيَهُمْ، فَابْعَثْ فِي إِثْرِهِمْ، فَقَالَ: " يَا ابْنَ الأَكْوَعِ:

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ سے غابہ کی طرف جارہا تھا۔ جب غابہ کی پہاڑی پر پہنچا تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک غلام ملا۔ میں نے کہا، تیری خرابی ہو، تو یہاں کیسے آیا؟ اس نے جواب دیا، نبی کریم ﷺ کی دودھ دینے والی اونٹنی پکڑلی گئی ہے، میں نے پوچھا کس نے پکڑی ہے؟ جواب دیا، قبیلہ غطفان اور فزارہ کے لوگ لے گئے ہیں۔ پھر میں تین دفعہ یا صباحاہ لفظ کے ساتھ زور سے پکارا کہ مدینہ منورہ کے ہر گوشے والے سن لیں۔ پھر میں نے دوڑ لگائی، یہاں تک کہ ان لوگوں کو پالیا۔ پس میں ان کی طرف تیر پھینکتا اور کہتا: میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے۔ پس میں نے ان سے وہ اونٹنی چھین لی اور وہ اس کا دودھ بھی نہ پی سکے میں اسے لے کر واپس لوٹا تو رسول اللہ ﷺ جلوہ فرما ہوئے۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! وہ لوگ پیاسے تھے اور میں

3041- انظر الحديث: 4194، صحیح مسلم: 4653

مَلَكْتَ، فَأَسْجِحْ إِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِي قَوْمِهِمْ"

نے اس کا دودھ پینے سے پہلے اونٹنی ان سے چھین لی۔ ان کے پیچھے کسی کو روانہ فرمایا جائے۔ ارشاد فرمایا اے ابن اکوع! تو نے ان پر غلبہ پایا اب درگزر کر، ان کی قوم انہیں نواز رہی ہوگی۔

167- بَابُ مَنْ قَالَ: خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ فُلاَنٍ

وَقَالَ سَلَمَةُ: خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الأَكْوَعِ"

آباؤ اجداد پر فخر کرنا

اگر کوئی کہے اسے پکڑ میں فلاں کا بیٹا ہوں اور حضرت سلمہ نے فرمایا کہ اسے پکڑ میں اکوع کا بیٹا ہوں۔

3042 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا أَبَا عُمَارَةَ، أَوَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ البَرَاءُ، وَأَنَا أَسْمَعُ: أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوَلِّ يَوْمَئِذٍ، كَانَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الحَارِثِ آخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهِ، فَلَمَّا غَشِيَهُ المُشْرِكُونَ نَزَلَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ المُطَّلِبْ، قَالَ: فَمَا رُئِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مِنْهُ

ایک شخص نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، اے ابوعمارہ! کیا جنگِ حنین میں آپ حضرات نے پیٹھ پھیر لی تھی؟ حضرت براء نے فرمایا: جسے میں سن رہا تھا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دن پیٹھ نہیں پھیری تھی۔ حضرت ابوسفیان بن حارث نے آپ کے خچر کی باگ تھام رکھی تھی۔ جب مشرکین نے آپ کو گھیر لیا تو آپ سواری سے نیچے تشریف لے آئے اور فرماتے جاتے تھے: میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں۔ اس دن کوئی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ بہادر نظر نہیں آیا۔

168- بَابُ إِذَا نَزَلَ العَدُوُّ عَلَى حُكْمِ رَجُلٍ

کسی کے کہنے پر دشمن کا نیچے آنا

3043 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ هُوَ ابْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعید بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر بنو قریظہ نیچے اتر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

3042- راجع الحديث:2864

3043- صحيح مسلم:4572,4571 سنن ابو داؤد:5216,5215

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ هُوَ ابْنُ مُعَاذٍ، بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ، فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ فَجَاءَ، فَجَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ هَؤُلاَءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ، قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ، وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ، قَالَ: لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ

انہیں بلانے کے لیے ایک شخص کو بھیجا۔ وہ نزدیک ہی رہتے تھے۔ پس وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: اپنے سردار کے لیے تعظیماً کھڑے ہو۔ جب وہ آکر خدمت اقدس میں بیٹھ گئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ تمہارے حکم پر اپنے قلعے سے اتر آئے ہیں۔ انہوں نے عرض کی کہ میں حکم دیتا ہوں، جوان میں لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور باقی اہلِ وعیال کو قید کر لیا جائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے ان کے بارے میں فرشتے کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

169- بَابُ قَتْلِ الأَسِيرِ، وَقَتْلِ الصَّبْرِ

قیدی کو قتل کرنا اور کھڑا کر کے نشانہ بنانا

3044 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَامَ الفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ المِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الكَعْبَةِ فَقَالَ: اقْتُلُوهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فتح کے سال جب رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سرِ اقدس پر خود تھا۔ جب آپ نے اسے اتارا تو ایک شخص نے آکر عرض کی کہ ابنِ خطل کعبہ کے پردے کو پکڑ کر کھڑا ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔

170- بَابٌ: هَلْ يَسْتَأْسِرُ الرَّجُلُ وَمَنْ لَمْ يَسْتَأْسِرْ، وَمَنْ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ القَتْلِ

خود کو گرفتار کروانا یا نہ کروانا اور قتل ہونے سے پہلے دوگانہ پڑھنا

3045 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ، وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ روانہ فرمایا جو دس افراد پر مشتمل تھا اور حضرت

3044- راجع الحدیث:1846

3045- انظر الحدیث:7402,4086,3989' سنن ابو داؤد:266

زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ رَهْطٍ سَرِيَّةً عَيْنًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالهَدَأَةِ، وَهُوَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ، ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ، يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لَحْيَانَ، فَنَفَرُوا لَهُمْ قَرِيبًا مِنْ مِائَتَيْ رَجُلٍ كُلُّهُمْ رَامٍ، فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتَّى وَجَدُوا مَأْكَلَهُمْ تَمْرًا تَزَوَّدُوهُ مِنَ المَدِينَةِ، فَقَالُوا: هَذَا تَمْرُ يَثْرِبَ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ، فَلَمَّا رَآهُمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَئُوا إِلَى فَدْفَدٍ وَأَحَاطَ بِهِمُ القَوْمُ، فَقَالُوا لَهُمْ: انْزِلُوا وَأَعْطُونَا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمُ العَهْدُ وَالمِيثَاقُ، وَلاَ نَقْتُلُ مِنْكُمْ أَحَدًا، قَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ أَمِيرُ السَّرِيَّةِ: أَمَّا أَنَا فَوَاللَّهِ لاَ أَنْزِلُ اليَوْمَ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ، اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ، فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةٍ، فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلاَثَةُ رَهْطٍ بِالعَهْدِ وَالمِيثَاقِ، مِنْهُمْ خُبَيْبٌ الأَنْصَارِيُّ، وَابْنُ دَثِنَةَ، وَرَجُلٌ آخَرُ، فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَأَوْثَقُوهُمْ، فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ: هَذَا أَوَّلُ الغَدْرِ، وَاللَّهِ لاَ أَصْحَبُكُمْ إِنَّ لِي فِي هَؤُلاَءِ لَأُسْوَةً يُرِيدُ القَتْلَى، فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَأَبَى فَقَتَلُوهُ، فَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ، وَابْنِ دَثِنَةَ حَتَّى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فَابْتَاعَ خُبَيْبًا بَنُو الحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ، فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا، فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَاضٍ،

عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان پر امیر مقرر فرمایا، جو عاصم بن عمر کے جدِ امجد ہیں۔ وہ چل پڑے، حتیٰ کہ جب وہ مقامِ ہداۃ پر پہنچے جو عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان ہے تو بنو ہذیل کے قبیلہ لحیان کو ان کا معلوم ہوگیا۔ انھوں نے ان حضرات کے لیے تقریباً دو سو افراد روانہ کیے جو سارے تیر انداز تھے۔ وہ ان حضرات کے قدموں کے نشانات پر چلتے رہے، حتیٰ کہ انہوں نے جو کھجوریں کھائی تھیں، جن کو یہ مدینہ منورہ سے زادِ راہ کے طور پر لائے تھے، ان کی گٹھلیاں دیکھ کر کہنے لگے، یہ تو یثرب کی کھجور ہے۔ وہ نشانات کو دیکھ کر چلتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں کو دیکھ لیا۔ پس یہ حضرات پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے۔ ان لوگوں نے انہیں گھیرے میں لے لیا اور کہنے لگے کہ نیچے اتر آؤ اور ہمارے ہاتھ میں ہاتھ دیدو۔ ہم تمہارے ساتھ پکا وعدہ کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی ہم قتل نہیں کریں گے۔ امیرِ سریہ حضرت عاصم بن ثابت نے فرمایا، لیکن خدا کی قسم میں تو آج کسی کافر کے کہنے پر نہیں اتروں گا، اے اللہ! ہماری خبر اپنے نبی تک پہنچا دے۔ پھر انہوں نے تیروں کی بوچھاڑ شروع کر دی اور سات حضرات کو شہید کر دیا، جن میں حضرت عاصم بھی تھے۔ باقی تین حضرات ان کے وعدے پر یقین کر کے نیچے اتر آئے، جن میں حضرت خبیب انصاری، ابنِ دثِنہ اور ایک شخص اور جب یہ حضرات کفار کے قبضے میں آ گئے تو انہوں نے انہیں کمانوں کی تانت سے باندھ لیا۔ تیسرے صاحب فرمانے لگے کہ یہ وعدہ خلافیکی ابتدا ہے لہٰذا میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتا، میں اپنے ساتھیوں کی پیروی کروں گا جو جامِ شہادت نوش فرما گئے ہیں۔ کافر

أَنَّ بِنْتَ الحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسًى يَسْتَحِدُّ بِهَا، فَأَعَارَتْهُ، فَأَخَذَ ابْنًا لِي وَأَنَا غَافِلَةٌ حِينَ أَتَاهُ قَالَتْ: فَوَجَدْتُهُ مُجْلِسَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَالمُوسَى بِيَدِهِ، فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فِي وَجْهِي، فَقَالَ: تَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ، وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، وَاللَّهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ فِي يَدِهِ، وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الحَدِيدِ، وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرٍ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّهُ لَرِزْقٌ مِنَ اللَّهِ رَزَقَهُ خُبَيْبًا، فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الحِلِّ، قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: ذَرُونِي أَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، فَتَرَكُوهُ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: لَوْلاَ أَنْ تَظُنُّوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَطَوَّلْتُهَا، اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا،

(البحر الطويل)

مَا أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا ... عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي

وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ ... يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

فَقَتَلَهُ ابْنُ الحَارِثِ، فَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ لِكُلِّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا، فَاسْتَجَابَ اللَّهُ لِعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ يَوْمَ أُصِيبَ، فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ، وَمَا أُصِيبُوا، وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمٍ حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ، لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ، وَكَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ، فَبُعِثَ عَلَى عَاصِمٍ مِثْلُ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ، فَحَمَتْهُ مِنْ رَسُولِهِمْ، فَلَمْ

انہیں اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کر رہے تھے اور یہ جانے پر تیار نہیں ہوتے تھے۔ آخرکار انہیں شہید کر دیا گیا۔ پھر وہ حضرت خبیب اور حضرت ابنِ دثنہ کو ساتھ لے گئے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ میں لے جا کر فروخت کر دیا۔ یہ واقعہ غزوۂ بدر کے بعد پیش آیا۔ پس حضرت خبیب کو حارث بن عامر کے بیٹے نے خرید لیا کیونکہ انہوں نے حارث کو جنگ بدر میں قتل کیا تھا پس خبیب ان کی قید میں تھے۔ مجھے عبیداللہ بن عیاض نے خبر دی، کہ زینب بنت حارث نے انہیں بتایا کہ جب لوگ خبیب کو قتل کرنے کے لیے جمع ہونے لگے تو انہوں نے مجھ سے استرا مانگا تاکہ ناپاکی دور کرے۔ میں نے انہیں دے دیا۔ پھر میرے ایک بچے کو پکڑ لیا اور میں بے خبر تھی۔ جب میں ان (خبیب) کے پاس گئی تو دیکھا کہ انہوں نے اپنی ران پر بٹھایا ہوا ہے اور استرا ہاتھ میں ہے۔ میرے اوسان خطا ہو گئے تو خبیب نے میرے چہرے سے دلی کی حالت جان لی فرمایا تم اس لیے خوفزدہ ہو کہ میں بچے کو قتل کر دوں گا میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ خدا کی قسم میں نے خبیب سے اچھا قیدی نہیں دیکھا۔ ایک دن میں نے انہیں دیکھا کہ کھا رہے ہیں اور انگوروں کا گچھا ان کے ہاتھ میں ہے حالانکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ مکرمہ میں اس وقت یہ پھل میسر نہیں تھا۔ وہ کہتی تھی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے خبیب کے لیے روزی بھیجی گئی تھی۔ جب وہ لوگ قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر لے گئے تو خبیب نے ان سے کہا کہ مجھے اتنی دیر کے لیے چھوڑ دو کہ دو رکعت نماز ادا کر لوں پھر فرمایا، تم کہنے لگتے کہ موت سے ڈر کر ایسا کر رہا ہے ورنہ میں نماز کو طول دیتا۔ اے اللہ! انہیں چن چن کر مارنا۔ پھر حارث کے بیٹے

يَقْدِرُوا عَلَى أَنْ يَقْطَعَ مِنْ لَحْمِهِ شَيْئًا

نے انہیں قتل کر دیا۔ خبیب ہی وہ شخص ہیں جنہوں نے ہر اس مسلمان قیدی مرد کے لیے جسے قتل کیا جائے، یہ اچھی رسم جاری فرمائی کہ پہلے دوگانہ پڑھ لے۔ ادھر حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا بھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی جو انہوں نے شہادت کے دن مانگی تھی۔ پس نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو سب کچھ بتا دیا جو ان پر گزری۔ کفارِ قریش کو جب حضرت عاصم کے قتل ہو جانے کی خبر ہوئی تو انہوں نے چند شخص بھیجے تاکہ عاصم کے جسم کا کوئی حصہ لے کر آئیں جس سے اس قتل پر مطمئن ہوں۔ یہ نفرت اس لیے تھی کہ انہوں نے قریش کے سرداروں میں سے ایک شخص کو جنگِ بدر میں موت کے گھاٹ اتارا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کے پاس بھڑوں کو مقرر فرما دیا۔ جنہوں نے قریش کے بھیجے ہوئے لوگوں سے انہیں محفوظ رکھا اور وہ ان کے جسم کا کوئی ٹکڑا کاٹنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

171- بَابُ فَكَاكِ الأَسِيرِ

قیدی کو رہا کرنا

فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

3046 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فُكُّوا العَانِيَ، يَعْنِي: الأَسِيرَ، وَأَطْعِمُوا الجَائِعَ، وَعُودُوا المَرِيضَ "

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیدی کو رہا کرو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو۔

3047 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

3046- انظر الحدیث: 7173,5649,5373,5174 سنن ابو داؤد: 3105

3047- راجع الحدیث: 111

زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، أَنَّ عَامِرًا، حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِنَ الوَحْيِ إِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ قَالَ: لاَ وَالَّذِي فَلَقَ الحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللَّهُ رَجُلًا فِي القُرْآنِ، وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ، قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: العَقْلُ، وَفَكَاكُ الأَسِيرِ، وَأَنْ لاَ يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کیا قرآن کریم کے سوا اور بھی کوئی چیز آپ کے پاس ایسی ہے جو بذریعہ وحی ملی ہو؟ انہوں نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو چیرا اور اس نے درخت نکالا، میرے علم میں ایسی کوئی چیز نہیں ماسوائے اس فہم قرآن کے جو اللہ تعالیٰ کسی شخص کو عطا فرمائے ور جو اس صحیفے میں ہے میں نے پوچھا کہ اس صحیفے میں کیا ہے؟ فرمایا: دِیَت کے بارے میں ہدایات، قیدیوں کی رہائی کا بیان اور یہ کہ کافر کے بدلے میں کوئی مسلمان قتل نہ کیا جائے۔

172- بَابُ فِدَاءِ المُشْرِكِينَ

مشرکین کا فدیہ

3048 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رِجَالًا مِنَ الأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ائْذَنْ فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ، فَقَالَ: لاَ تَدَعُونَ مِنْهَا دِرْهَمًا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی، انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہمیں اجازت عنایت فرمایئے کہ ہم اپنے بھانجے عباس کا فدیہ معاف کر دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان پر ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔

3049 - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ البَحْرَيْنِ فَجَاءَهُ العَبَّاسُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعْطِنِي فَإِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا فَقَالَ: خُذْ، فَأَعْطَاهُ فِي ثَوْبِهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بحرین سے مال آیا۔ تو حضرت عباس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے کچھ عنایت فرمایئے کیونکہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ ادا کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا، لو اور ان کے کپڑے میں ڈال دیا۔

3048- راجع الحدیث: 2537

3049- راجع الحدیث: 421

3050- حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ جَاءَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ

حضرت جُبَیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں غزوۂ بدر کے قیدیوں میں سے تھا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ نماز مغرب میں آپ نے سورۂ الطور تلاوت فرمائی۔

173- بَابُ الْحَرْبِيِّ إِذَا دَخَلَ دَارَ الْإِسْلَامِ بِغَيْرِ أَمَانٍ

حربی جب بغیر اجازت دارالاسلام میں داخل ہو

3051 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ، فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ، ثُمَّ انْفَتَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اطْلُبُوهُ وَاقْتُلُوهُ. فَقَتَلَهُ، فَنَفَّلَهُ سَلَبَهُ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ حالت سفر میں تھے کہ آپ کے پاس مشرکوں کا ایک جاسوس آ گیا اور آپ کے صحابہ سے بات چیت کرنے لگا۔ جب وہ چلا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے تلاش کرو اور قتل کر ڈالو۔ چنانچہ وہ قتل کر دیا گیا اور اس کا سامان قتل کرنے والے کو دیا گیا۔

174- بَابٌ: يُقَاتَلُ عَنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَلَا يُسْتَرَقُّونَ

ذمیوں کے لیے لڑنا اور انہیں غلام نہ بنانا

3052- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللَّهِ، وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ، وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاقَتَهُمْ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں وصیت کرتا ہوں کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے اور جس کا اس کے رسول ﷺ نے ذمہ لیا ہے ان کے ساتھ وعدہ پورا کیا جائے اور تو ان کے لیے لڑنے سے بھی گریز نہ کرے اور ان سے کام نہ لے مگر ان کی طاقت کے مطابق۔

175- بَابُ جَوَائِزِ الْوَفْدِ

قاصد کو انعام دینا

3050- راجع الحدیث: 765

3051- سنن ابو داؤد: 2653

3052- راجع الحدیث: 1392

176- بَابٌ: هَلْ يُسْتَشْفَعُ إِلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ وَمُعَامَلَتِهِمْ؟

3053- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَالَ: يَوْمُ الخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الخَمِيسِ؟ ثُمَّ بَكَى حَتَّى خَضَبَ دَمْعُهُ الحَصْبَاءَ، فَقَالَ: اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ يَوْمَ الخَمِيسِ، فَقَالَ: ائْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا، فَتَنَازَعُوا، وَلاَ يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ، فَقَالُوا: هَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَعُونِي، فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ، وَأَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ بِثَلاَثٍ: أَخْرِجُوا المُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ العَرَبِ، وَأَجِيزُوا الوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ، وَنَسِيتُ الثَّالِثَةَ، وَقَالَ يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ، سَأَلْتُ المُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَزِيرَةِ العَرَبِ: فَقَالَ مَكَّةُ، وَالمَدِينَةُ، وَاليَمَامَةُ، وَاليَمَنُ، وَقَالَ يَعْقُوبُ وَالعَرْجُ أَوَّلُ تِهَامَةَ"

کیا ذمیوں کی سفارش کی جائے اور ان کے ساتھ سلوک

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا، جمعرات کا دن اور جمعرات کا دن کیا ہے؟ پھر اتنا روئے کہ ان کے آنسوؤں سے سنگریزے بھی بھیگ ہوگئے۔ پھر فرمایا کہ جمعرات ہی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض نے شدت پکڑی تھی۔ تو آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے کوئی لکھنے کی چیز لا کر دو تا کہ میں تمہیں کچھ ایسی ہدایات لکھ دوں جن کی وجہ سے تم کبھی گمراہ نہیں ہوگے لوگوں کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہوگیا حالانکہ خدمت اقدس میں اختلاف نہیں ہونا چاہیے تھا، پس لوگ کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارادہ چھوڑ دیا ہے۔ فرمایا مجھے میرے حال پر چھوڑ دو، کیونکہ میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم دعوت دیتے ہو اور اپنے وصال کے وقت تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ (۱) مشرکین کو جزیرۂ عرب سے باہر نکال دینا۔ (۲) قاصدوں کو اسی طرح انعامات دیا کرنا جیسے میں دیا کرتا تھا۔ (۳) تیسری بات بھول گیا۔ حضرت مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے جزیرۂ عرب کے متعلق پوچھا گیا تو بتایا کہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ یمامہ اور یمن۔ یعقوب کا قول ہے کہ عرب کی ابتداء تہامہ سے ہوتی ہے۔

177- بَابُ التَّجَمُّلِ لِلْوُفُودِ

3054 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ

وفود کو دکھانے کے لیے آرائش کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موٹے

3053- صحیح مسلم: 4208، سنن ابوداؤد: 2029

3054- انظر الحدیث: 886

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وَجَدَ عُمَرُ حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ، فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتَعْ هَذِهِ الحُلَّةَ، فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَلِلْوُفُودِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ، أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قُلْتَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ، ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ، فَقَالَ: تَبِيعُهَا أَوْ تُصِيبُ بِهَا بَعْضَ حَاجَتِكَ

ریشم کا ایک چوغہ بازار میں بکتے ہوئے دیکھا تو اسے لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے۔ یارسول اللہ! اسے آپ خرید فرمائیں اور جب عید کے روز اور جب آپ کی بارگاہ میں وفد آئیں تو اسے زیب تن فرمایا کیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا لباس ان لوگوں کے لیے ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا اور بیشک انہیں وہ پہنتا ہے جن کا آخرت میں حصہ نہیں، کچھ روز بعد اللہ کے چاہنے سے نبی کریم ﷺ نے دیباج کا ایک جبہ ان کے لیے بھیجا۔ حضرت عمر اسے لے کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ! آپ نے تو فرمایا تھا کہ یہ ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہیں ہوتا اور بیشک ایسے کپڑے وہ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں حصہ نہیں۔ اس کے باوجود آپ نے اسے میرے لے بھیجا، پس ارشاد فرمایا، اسے بیچ دو یا اپنی کسی اور حاجت میں صرف کرلو۔

178- بَابٌ: كَيْفَ يُعْرَضُ الإِسْلاَمُ عَلَى الصَّبِيِّ

بچوں پر اسلام پیش کرنے کی کیفیت

3055 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ، حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الغِلْمَانِ، عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ صَيَّادٍ يَحْتَلِمُ، فَلَمْ يَشْعُرْ بِشَيْءٍ حَتَّى

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر کسی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی ہمراہی میں ابن صیاد کی طرف روانہ ہوئے۔ حتیٰ کہ اسے بنو مغالہ کے ٹیلوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا، حالانکہ وہ بچہ نہیں تھا بلکہ بالغ ہو چکا تھا۔ اس نے کسی کو نہیں پہچانا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے اس کی پیٹھ بھی تھپتھپائی۔ پھر رسول

3055- راجع الحديث: 1354

ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الأُمِّيِّينَ، فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاذَا تَرَى؟ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُلِطَ عَلَيْكَ الأَمْرُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا ، قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ ، قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ يَكُنْهُ، فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ، فَلاَ خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ،

اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپ کو دیکھا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں واقعی آپ امیّوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے نبی کریم سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ نبی کریم نے اس سے فرمایا: میں تو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا ہوں۔ پھر نبی کریم نے اس سے دریافت فرمایا۔ تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟ وہ کہنے لگا، میرے پاس سچی خبر بھی آتی ہے اور جھوٹی بھی۔ نبی کریم نے ارشاد فرمایا۔ پھر تو تیرا کام خلط ملط ہو گیا۔ پھر نبی کریم نے فرمایا، میں تیرے لیے ایک بات اپنے دل میں چھپاتا ہوں۔ وہ بتا۔ ابن صیاد نے جواب دیا وہ الدُّخ ہے۔ نبی کریم نے فرمایا، دور ہٹ جاؤ، تم اپنی حد سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ حضرت عمر نے عرض کی، یا رسول اللہ! اجازت عطا فرمائیے کہ اس کی گردن مار دوں۔ نبی کریم نے فرمایا اگر یہ دجال ہے تو تم اس پر غلبہ نہیں پا سکتے۔ اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کے قتل میں تمہارے لیے اچھائی نہیں ہے۔

3056- قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَأْتِيَانِ النَّخْلَ الَّذِي فِيهِ ابْنُ صَيَّادٍ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ النَّخْلَ طَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، وَهُوَ يَخْتِلُ ابْنَ صَيَّادٍ أَنْ يَسْمَعَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: أَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهُ، فَثَارَ

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم اور حضرت ابی بن کعب دونوں اس باغ میں گئے جس میں ابن صیاد تھا حتیٰ کہ باغ میں داخل ہوئے تو نبی کریم درختوں کے تنوں کی آڑ لینے لگے اور آپ چاہتے تھے کہ ابن صیاد کو خبر نہ ہو۔ تاکہ آپ اس کی کوئی بات سن سکیں، اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھ لے۔ ابن صیاد چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا تھا اور ایک گنگناہٹ سی سنائی دیتی تھی تو ابن صیاد کی ماں نے نبی کریم کو دیکھ لیا۔ جبکہ آپ کھجوروں کی آڑ میں کھڑے ہوئے تھے۔ اس کی ماں نے ابن صیاد سے

3056- راجع الحدیث: 3055,1355

ابْنُ صَيَّادٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ،

کہا، اے صاف! اور یہ اس کا نام تھا۔ پس ابن صیاد اٹھ بیٹھا۔ پس نبی کریم نے فرمایا: اگر یہ عورت اسے اسی حالت میں رہنے دیتی تو صورت حال سامنے آجاتی۔

3057 - وَقَالَ سَالِمٌ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلَكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ، تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ، وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ

سالم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ پھر نبی کریم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جو اس کی شایانِ شان ہے۔ پھر آپ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں، اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ بیشک حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا۔ لیکن میں اس کے بارے میں تم سے ایسی بات بھی کہتا ہوں جو کسی نے نہیں کہی وہ یہ کہ جان لو کہ دجال کانا ہوگا اور اللہ یک چشم نہیں ہے۔

179- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُودِ: أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا

قَالَهُ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

یہود کو دعوت اسلام، نبی کریم ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا کہ اسلام لے آؤ سلامتی پاؤ گے

مقبری نے حضرت ابو ہریرہ سے اس کی راویت کی ہے۔

180- بَابُ إِذَا أَسْلَمَ قَوْمٌ فِي دَارِ الْحَرْبِ، وَلَهُمْ مَالٌ وَأَرَضُونَ، فَهِيَ لَهُمْ

حربی مسلمان ہو جائیں تو اپنے مال اور جائیداد کے مالک رہیں گے

3058 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر بارگاہ نبوت میں عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کہاں قیام فرما

3057- انظر الحدیث: 7408,7127,7123,6175,4402,3439,3337، راجع الحدیث: 3055

3058- راجع الحدیث: 1588

قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ؟ قَالَ: وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا؟ ، ثُمَّ قَالَ: نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ المُحَصَّبِ، حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الكُفْرِ ،وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ، أَنْ لاَ يُبَايِعُوهُمْ، وَلاَ يُؤْوُوهُمْ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالخَيْفُ: الوَادِي

ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ہمارے لیے عقیل نے کوئی مکان ہی نہ چھوڑا۔ پھر فرمایا ہم کل خیف بنی کنانہ میں محصب کے مقام پر ٹھہریں گے جہاں قریش نے کفر پر قائم رہنے کی قسم کھائی تھی۔ اور یہ اس سبب سے تھا کہ بنی کنانہ نے قریش سے بنی ہاشم کے خلاف قسم لی تھی کہ نہ ان کے ہاتھ پر کوئی چیز فروخت کی جائے۔ اور نہ انہیں رہنے کو جگہ دی جائے۔ زہری کا قول ہے کہ خیف چٹیل میدان کو کہتے ہیں۔

3059 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَهُ يُدْعَى هُنَيًّا عَلَى الحِمَى، فَقَالَ: "يَا هُنَيُّ اضْمُمْ جَنَاحَكَ عَنِ المُسْلِمِينَ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ المَظْلُومِ، فَإِنَّ دَعْوَةَ المَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ، وَأَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ، وَرَبَّ الغُنَيْمَةِ، وَإِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنِ عَوْفٍ، وَنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ، فَإِنَّهُمَا إِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَرْجِعَا إِلَى نَخْلٍ وَزَرْعٍ، وَإِنَّ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ، وَرَبَّ الغُنَيْمَةِ: إِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا، يَأْتِنِي بِبَنِيهِ". فَيَقُولُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ؟ أَفَتَارِكُهُمْ أَنَا لاَ أَبَا لَكَ، فَالْمَاءُ وَالكَلَأُ أَيْسَرُ عَلَيَّ مِنَ الذَّهَبِ وَالوَرِقِ، وَايْمُ اللَّهِ إِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ أَنِّي قَدْ ظَلَمْتُهُمْ، إِنَّهَا لَبِلاَدُهُمْ فَقَاتَلُوا عَلَيْهَا فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَأَسْلَمُوا عَلَيْهَا فِي الإِسْلاَمِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلاَ المَالُ الَّذِي أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا حَمَيْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ بِلاَدِهِمْ شِبْرًا

زید بن اسلم اپنے والد سے راوی ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آزاد کردہ غلام ہنّی کو ایک چراگاہ کا ناظم بناتے ہوئے فرمایا: اے ہنّی! مسلمانوں سے بڑی انکساری والا برتاؤ کرنا۔ مظلوم کی بدعا سے بچنا کیونکہ مظلوم کی دعا فوراً قبول ہوتی ہے، تھوڑے اونٹوں اور تھوڑی بکریوں والے کو اس میں آنے کی اجازت دے دینا، لیکن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت عثمان بن عفان کے جانوروں کو اس میں آنے نہ دینا، کیونکہ اگر ان دونوں حضرات کے جانور ہلاک بھی ہو جائیں تو یہ اپنے باغ اور کھیتی باڑی سے کام نکال سکتے ہیں اگر تھوڑے اونٹ یا تھوڑی بکریاں والے کے جانور ہلاک ہو جائیں تو وہ اپنے اہل وعیال کو میرے پاس لاکر فریاد کریں گے۔ اے امیرالمومنین تیرا باپ نہ رہے۔ کیا اس وقت میں انہیں چھوڑ دوں گا؟ پس پانی اور گھاس دینا میرے لیے سونے اور نوٹوں کے دینے سے آسان ہے اور خدا کی قسم! (اگر انہیں روکا گیا) تو وہ یہی خیال کریں گے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے کیونکہ یہ شہر ان کے ہیں جو دور جاہلیت میں وہ ان کے لیے لڑے ہیں اور زمانۂ اسلام میں ان کے اندر اسلام لائے ہیں۔ قسم ہے اس ذات

کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر میرے پاس ایسے جانور نہ ہوتے جن پر میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو سوار کرتا ہوں تو میں ان کے شہروں کی ایک بالشت کی جگہ کو بھی چراگاہ بنانا گوارا نہ کرتا۔

181- بَابُ كِتَابَةِ الإِمَامِ النَّاسَ

امام کا مردم شماری کروانا

3060 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبُوا لِي مَنْ تَلَفَّظَ بِالإِسْلاَمِ مِنَ النَّاسِ، فَكَتَبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةِ رَجُلٍ، فَقُلْنَا: نَخَافُ وَنَحْنُ أَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا ابْتُلِينَا، حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي وَحْدَهُ وَهُوَ خَائِفٌ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ داخلِ اسلام ہو گئے ہیں۔ ان کے نام لکھ کر میرے پاس لاؤ۔ تو ہم نے ایک ہزار پانچ سو افراد کے نام لکھ لیے۔ پس ہم نے کہا کہ ہم تا حال خوفزدہ ہیں۔ حالانکہ ہم ایک ہزار پانچ سو ہیں اور ہم خود کو دیکھتے ہیں کہ فتنے میں مبتلا ہیں اور حتیٰ کہ جب آدمی تنہا نماز پڑھتا ہے تو ڈرتا ہے۔

3060م - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ فَوَجَدْنَاهُمْ خَمْسَ مِائَةٍ. قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: مَا بَيْنَ سِتِّ مِائَةٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ

اعمش سے مروی ہے کہ ہم نے انہیں تعداد میں پانچ سو پایا۔ ابو معاویہ کا قول ہے۔ کہ چھ سو سے سات سو تک تھے۔

3061 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي كُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، وَامْرَأَتِي حَاجَّةٌ، قَالَ: ارْجِعْ، فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک آدمی نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! میرا نام فلاں فلاں غزوہ میں لکھ لیا گیا ہے اور میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے، آپ نے ارشاد فرمایا تم واپس چلے جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

182- بَابُ إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الفَاجِرِ

اللہ تعالیٰ فاجر سے بھی دین کی مدد لیتا ہے

3062 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

3060- صحیح مسلم: 375، سنن ابن ماجہ: 429

3061- راجع الحدیث: 3060

3062- انظر الحدیث: 6606,4204,4203، صحیح مسلم: 301

عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وحَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدَّعِي الإِسْلاَمَ: هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا حَضَرَ القِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الَّذِي قُلْتَ لَهُ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَإِنَّهُ قَدْ قَاتَلَ اليَوْمَ قِتَالًا شَدِيدًا وَقَدْ مَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَى النَّارِ، قَالَ: فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ أَنْ يَرْتَابَ، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ، إِذْ قِيلَ: إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ، وَلَكِنَّ بِهِ جِرَاحًا شَدِيدًا، فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ أَمَرَ بِلاَلًا فَنَادَى بِالنَّاسِ: إِنَّهُ لاَ يَدْخُلُ الجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الفَاجِرِ

کہ ہم بارگاہِ نبوت میں حاضر تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کے متعلق جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا، فرمایا کہ یہ دوزخی ہے۔ جب قتال زور پر ہوا تو اس آدمی نے قتل و قتال میں آگے بڑھ بڑھ کر کارکردگی دکھائی۔ پس وہ زخمی ہو گیا۔ بارگاہِ نبوت میں عرض کی گئی کہ جس آدمی کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے، آج کافروں سے جان ہتھیلی پر رکھ کر لڑا لیکن مر چکا ہے نبی کریم نے فرمایا کہ جہنم میں گیا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اس فرمان سے کچھ لوگوں کا شبہات میں پڑ جانے کا خدشہ تھا۔ اسی دوران کسی نے کہا کہ وہ مرا نہیں۔ بلکہ اسے شدید زخم آیا ہے۔ جب رات ہوئی تو وہ زخم پر صبر نہ کر سکا اور خودکشی کر لی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب یہ صورتِ حال عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا: اللہ اکبر، میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے حضرت بلال کو لوگوں میں یہ اعلان کرانے کا حکم فرمایا کہ جنت میں مسلمانوں کے سوا کوئی داخل نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ فاسق و فاجر شخص کے ذریعے بھی اس دین کی مدد فرماتا ہے۔

183- بَابُ مَنْ تَأَمَّرَ فِي الحَرْبِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ إِذَا خَافَ العَدُوَّ

جنگ میں دشمن کے شر سے بچنے کے لیے بغیر بنائے امیر بننا

3063 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، لشکر اسلام کا جھنڈا زید بن حارثہ نے اٹھایا مگر وہ شہید ہو گئے، پھر اسے جعفر بن ابوطالب نے سنبھالا تو انہیں بھی شہید کر دیا گیا پھر عبداللہ بن رواحہ نے یہ جھنڈا

3063- راجع الحديث: 1246

ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ عَلَيْهِ، وَمَا يَسُرُّنِي أَوْ قَالَ: مَا يَسُرُّهُمْ، أَنَّهُمْ عِنْدَنَا". وَقَالَ وَإِنَّ عَيْنَيْهِ لَتَذْرِفَانِ

بلند کیا تو انہیں بھی جام شہادت نوش کرنا پڑا، پھر یہ علم خالد بن ولید نے لہرایا، حالانکہ انہیں امیر لشکر بنایا نہیں گیا تھا تو ان کے ذریعے فتح یاب ہو گئے۔ مجھے راحت نہیں ہے یا یہ فرمایا کہ میں اس پر فرحاں نہیں ہوں کیونکہ وہ ہمارے پاس تھے، حضرت انس کا بیان ہے کہ یہ فرماتے وقت آپ کی چشمانِ مبارک سے آنسو جاری تھے۔

184- بَابُ الْعَوْنِ بِالْمَدَدِ

افرادی مدد

3064- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ رِعْلٌ، وَذَكْوَانُ، وَعُصَيَّةُ، وَبَنُو لَحْيَانَ، فَزَعَمُوا أَنَّهُمْ قَدْ أَسْلَمُوا، وَاسْتَمَدُّوهُ عَلَى قَوْمِهِمْ، فَأَمَدَّهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِينَ مِنَ الأَنْصَارِ، قَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نُسَمِّيهِمُ القُرَّاءَ، يَحْطِبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ، فَانْطَلَقُوا بِهِمْ، حَتَّى بَلَغُوا بِئْرَ مَعُونَةَ، غَدَرُوا بِهِمْ وَقَتَلُوهُمْ، فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَبَنِي لَحْيَانَ، قَالَ قَتَادَةُ: وَحَدَّثَنَا أَنَسٌ: أَنَّهُمْ قَرَءُوا بِهِمْ قُرْآنًا: أَلاَ بَلِّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا، بِأَنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا، فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا، ثُمَّ رُفِعَ ذَلِكَ بَعْدُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں رِعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان کے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے دعویٰ کیا کہ وہ مسلمان ہو چکے ہیں اور اپنی قوم کے لیے مدد طلب کی۔ پس نبی کریم نے مدد کی خاطر ستر انصار کو ان کے ساتھ روانہ فرمایا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم ان میں سے ہر ایک کو قاری کہا کرتے تھے، پس یہ ان کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ حتیٰ کہ جب بئر معونہ پر پہنچے تو انھوں نے دھوکہ دیا اور ان سب کو شہید کر دیا۔ تو ایک ماہ تک قنوت میں رعل، ذکوان اور بنولحیان کی ہلاکت کے لیے دعا کی گئی، قتادہ کا قول ہے کہ حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ ایک مدت تک قرآن میں ہم ان کے بارے میں پڑھتے رہے۔ کاش! ہماری طرف سے کوئی ہماری قوم کو یہ اطلاع پہنچا دے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے ہیں، پس وہ ہم سے راضی ہے اور ہمیں خوش کر دیا ہے، پھر بعد میں اس کی تلاوت منسوخ ہو گئی۔

185- بَابُ مَنْ غَلَبَ العَدُوَّ فَأَقَامَ

دشمن پر فتح پانے کے بعد تین دن ان

3064- راجع الحدیث: 1001

عَلَى عَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا

3065 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَابَعَهُ مُعَاذٌ، وَعَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے میدان میں ٹھہرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کسی قوم پر فتح پاتے تو تین راتیں ان کے میدان میں گزارتے تھے۔ اس حدیث کی متابعت کی ہے معاذ اور عبدالاعلیٰ نے۔ سعید، قتادہ، حضرت انس، حضرت ابوطلحہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

186- بَابُ مَنْ قَسَمَ الغَنِيمَةَ فِي غَزْوِهِ وَسَفَرِهِ

وَقَالَ رَافِعٌ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الحُلَيْفَةِ، فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَإِبِلًا، فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الغَنَمِ بِبَعِيرٍ

جہاد یا سفر کے دوران مالِ غنیمت کی تقسیم

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ذوالحلیفہ میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ وہاں ہمیں بکریاں اور اونٹ عنایت فرمائے گئے۔ آپ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے مماثل قرار دیا تھا۔

3066 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسًا، أَخْبَرَهُ قَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الجِعْرَانَةِ، حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جعرانہ کے مقام سے عمرہ کیا جہاں آپ نے غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم فرمایا تھا۔

187- بَابُ إِذَا غَنِمَ المُشْرِكُونَ مَالَ المُسْلِمِ ثُمَّ وَجَدَهُ المُسْلِمُ

مشرک مسلمانوں کا مال لوٹیں، پھر وہ مسلمانوں کے ہاتھ آجائے

3067- قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ذَهَبَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ان کا ایک گھوڑا چلا گیا جس کو دشمنوں نے پکڑ لیا پھر

3065- انظر الحدیث: 3976' صحیح مسلم: 7153' سنن ابو داؤد: 2695' سنن ترمذی: 1551

3066- راجع الحدیث: 1778

3067- انظر الحدیث: 3069,3068' سنن ابو داؤد: 2699' سنن ابن ماجہ: 2847

فَرَسٌ لَهُ، فَأَخَذَهُ العَدُوُّ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ المُسْلِمُونَ، فَرُدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِالرُّومِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ المُسْلِمُونَ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسلمانوں نے غلبہ پایا اور انہوں نے اسے ان سے چھین کر میری جانب واپس لوٹا دیا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک کی بات ہے۔ نیز ان کا ایک غلام بھاگ کر رومیوں میں جاملا تھا جب مسلمانوں نے رومیوں پر فتح پائی تو حضرت خالد بن ولید نے وہ غلام انہیں واپس لا کر دے دیا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے بعد کا واقعہ ہے۔

3068- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدًا لِابْنِ عُمَرَ أَبَقَ فَلَحِقَ بِالرُّومِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الوَلِيدِ، فَرَدَّهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ، وَأَنَّ فَرَسًا لِابْنِ عُمَرَ عَارَ فَلَحِقَ بِالرُّومِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ، فَرَدُّوهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: عَارَ مُشْتَقٌّ مِنَ العَيْرِ، وَهُوَ حِمَارُ وَحْشٍ أَيْ هَرَبَ

حضرت عبداللہ بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام بھاگ کر رومیوں میں جاملا۔ پس حضرت خالد بن ولید کو ان پر فتح حاصل ہوئی تو انہوں نے وہ غلام حضرت عبداللہ کو واپس دے دیا، نیز ان کا ایک گھوڑا بھی بھاگ گیا تھا جو رومیوں کے ہتھے چڑھ گیا تھا جب اللہ نے حضرت خالد کو ان پر غالب کیا تو وہ گھوڑا بھی انہوں نے حضرت عبداللہ کو لا کر دے دیا تھا۔

3069 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ عَلَى فَرَسٍ يَوْمَ لَقِيَ المُسْلِمُونَ، وَأَمِيرُ المُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الوَلِيدِ بَعَثَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَأَخَذَهُ العَدُوُّ فَلَمَّا هُزِمَ العَدُوُّ رَدَّ خَالِدٌ فَرَسَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ وہ گھوڑے پر سوار تھے جس دن مسلمانوں کی رومیوں سے سامنا ہوا تھا اور جس دن حضرت خالد بن ولید امیر لشکر تھے۔ جن کو حضرت ابوبکر صدیق نے مقرر فرمایا تھا، تو وہ گھوڑا دشمن کے ہاتھ لگ گیا، جب دشمن کو شکست ہوئی تو حضرت خالد نے وہ گھوڑا انہیں لا کر دے دیا۔

188- بَابُ مَنْ تَكَلَّمَ بِالفَارِسِيَّةِ وَالرَّطَانَةِ

فارسی یا غیر عربی کوئی زبان بولنا

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَاخْتِلاَفُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ) (الروم: 22)، (وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ

چنانچہ اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا

3068- راجع الحديث:3067

3069- راجع الحديث:3067

رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ (ابراھیم: 4)

3070 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا، وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ، فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا أَهْلَ الخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا، فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ

3071 - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَنَهْ سَنَهْ - قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَهِيَ بِالحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ -، قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ، فَزَبَرَنِي أَبِي، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْلِي وَأَخْلِفِي ثُمَّ، أَبْلِي وَأَخْلِفِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِفِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَبَقِيَتْ حَتَّى ذَكَرَ

3072 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ الحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، أَخَذَ

اختلاف (پ ۲۱، الروم ۲۲) اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا (پ ۱۳، ابراھیم ۴)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خدمت اقدس میں عرض کی، یا رسول اللہ! میں نے ایک چھوٹا سا بکرا ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا پسوایا ہے۔ پس چند افراد کو لے کر کھانے کے لیے تشریف لے چلیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا: اے خندق کھودنے والو! جابر نے تمہاری دعوت کا اہتمام کیا ہے۔ یہ تمہارے لیے کیسی راحت کی بات ہے۔

حضرت ام خالد بنتِ خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے والد محترم کے ساتھ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئی اور میں نے زرد رنگ کی قمیص پہنی ہوئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سَنَہ، سَنَہ۔ حضرت عبداللہ بن مبارک کا قول ہے کہ حبشی زبان میں حَسَنَہ یعنی اچھی کو سَنَہ کہتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں مہر نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے والد ماجد نے مجھے ڈانٹا۔ اس پر نبی کریم نے فرمایا: اسے کھیلنے دو۔ اس کے بعد نبی کریم نے فرمایا: لباس پرانا کر اور پھاڑ، پھر پرانا کر اور پھاڑ، پھر پرانا کر اور پھاڑ۔ حضرت عبداللہ بن مبارک کا قول ہے کہ ان کی درازی عمر کا لوگوں میں چرچا ہوتا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال

3070- صحیح مسلم: 5283

3071- انظر الحدیث: 5993,5845,5823,3874، سنن ابو داؤد: 4024

3072- انظر الحدیث: 1485، راجع الحدیث: 1491,1485

تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالفَارِسِيَّةِ: كِخْ كِخْ، أَمَا تَعْرِفُ أَنَّا لاَ نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ

لی۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فارسی میں فرمایا، کخ، کخ (یعنی تھو تھو) کیا تمہیں نہیں معلوم کہ ہم صدقے کا مال نہیں کھاتے۔

189- بَابُ الغُلُولِ

مال غنیمت میں خیانت کرنا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ) (آل عمران: 161)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز لے کر آئے گا (پ ۴، آل عمران ۱۶۱)

3073- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ، قَالَ: " لاَ أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ، عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، وَعَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ، وَعَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي، فَأَقُولُ لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ، أَوْ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ " وَقَالَ أَيُّوبُ: عَنْ أَبِي حَيَّانَ: فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اسے بہت بڑا جرم قرار دیا اور فرمایا کہ قیامت میں تم میں سے کسی کو میں اس حالت میں دیکھنا پسند نہیں کرتا کہ اس کی گردن پر بکری سوار ہو کہ ممیا رہی ہو، یا گھوڑا سوار ہو کر ہنہنا رہا ہو، اس وقت وہ کہے کہ یا رسول اللہ ﷺ میری مدد فرمایئے اس وقت میں جواب دوں کہ اب میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا۔ میں نے خدا کا حکم تمہیں پہنچا دیا تھا۔ یا اس کی گردن پر اونٹ سوار ہو کہ بلبلا رہا ہو، اور اس وقت کہے یا رسول اللہ! میری مدد فرمایئے۔ پس میں جواب دوں کہ اب میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا۔ میں نے خدا کا حکم تم لوگوں تک پہنچا دیا تھا یا اس کی گردن پر مال و دولت سوار ہو اور وہ کہے، یا رسول اللہ! میری مدد فرمایئے تو میں جواب دوں، آج تمہارا مجھے کوئی اختیار نہیں ہے میں نے خدا کا حکم تم تک پہنچا دیا تھا۔ یا اس کی گردن پر کپڑے ہوں، جو اڑ رہے ہوں اور وہ کہے، یا رسول اللہ! میری مدد فرمایئے، تو میں جواب دوں کہ تمہارے لیے میرے پاس کوئی اختیار نہیں۔ میں نے خدا کا حکم

3073- راجع الحدیث: 1402 صحیح مسلم: 4714,4711

190-بَابُ القَلِيلِ مِنَ الغُلُولِ

وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَرَّقَ مَتَاعَهُ، وَهَذَا أَصَحُّ

3074 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ، فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ فِي النَّارِ، فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَوَجَدُوا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " قَالَ ابْنُ سَلاَمٍ: كَرْكَرَةُ يَعْنِي بِفَتْحِ الكَافِ: وَهُوَ مَضْبُوطٌ كَذَا "

191-بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الإِبِلِ وَالغَنَمِ فِي المَغَانِمِ

3075-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الحُلَيْفَةِ، فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ، وَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ، فَعَجِلُوا فَنَصَبُوا القُدُورَ، فَأَمَرَ بِالقُدُورِ، فَأُكْفِئَتْ، ثُمَّ قَسَمَ، فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الغَنَمِ بِبَعِيرٍ، فَنَدَّ مِنْهَا

تمہیں پہنچا دیا تھا۔ ایوب کا قول ہے کہ فَرَسٌ لَّهُ حَمْحَمَةٌ ابوسفیان کی روایت میں ہے۔

مالِ غنیمت سے تھوڑی سی چیز لینا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے کوئی ایسی روایت نہیں کی کہ آپ نے ایسے شخص کا مال جلایا ہو اور زیادہ صحیح یہی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کرکرہ نامی ایک شخص نبی کریم ﷺ کے سامان کی حفاظت پر مامور تھا۔ جب اس کا انتقال ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دوزخی ہے۔ لوگ اس کا سبب تلاش کرنے لگے۔ تو اس کے سامان میں ایک عبا پائی جو اس نے مالِ غنیمت سے چھپا کر رکھ لی تھی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابنِ سلام کے قول کے مطابق کرکرہ کاف کے زبر کے ساتھ ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

مالِ غنیمت کے اونٹوں اور بکریوں سے ذبح کرنا مکروہ ہے

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ذوالحلیفہ میں ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں تھے۔ پس لوگوں کو بھوک لگی تو کچھ اونٹ اور بکریاں اور ان کے ہاتھ لگ گئیں اور نبی کریم لوگوں سے پیچھے تھے۔ تو انہوں نے پکانے میں جلدی کی اور ہانڈیاں چڑھا دیں۔ آپ نے حکم فرمایا کہ تمام ہانڈیاں اوندھا دی جائیں۔ لہٰذا فوراً حکم کی تعمیل کی گئی پھر آپ نے مالِ غنیمت تقسیم فرمایا اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر

3074- سنن ابن ماجہ:2849

3075- راجع الحدیث:2488

بَعِيرٌ، وَفِي القَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ، فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ، فَقَالَ: هَذِهِ البَهَائِمُ لَهَا أَوَابِدُ كَأَوَابِدِ الوَحْشِ، فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ، فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا . فَقَالَ جَدِّي: إِنَّا نَرْجُو، أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى العَدُوَّ غَدًا، وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى، أَفَنَذْبَحُ بِالقَصَبِ؟ فَقَالَ: "مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الحَبَشَةِ"

قرار دیا۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ لوگ اسے پکڑنے کے لیے دوڑے لیکن تھک ہار کر رہ گئے ایک شخص نے اس کو تیر کا نشانہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ٹھہرا دیا۔ ارشاد فرمایا ان چوپایوں میں بھی بعض وحشی جانوروں کی طرح ہوتے ہیں پس جو سرکشی کرے تو تم بھی اس کے ساتھ اسی طرح سلوک کرو۔ میرے جد امجد نے بارگاہ نبوت میں عرض کی کہ ہم امید رکھتے یا ڈرتے ہیں کہ کل ہمارا دشمن کے ساتھ مقابلہ ہوگا اور ہمارے پاس چاقو نہیں ہے تو کیا ہم پھانسی کے ساتھ ذبح کر سکتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو چیز خون بہارے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا تو، اس میں سے کھاؤ، ماسوائے دانت اور ناخن کے۔ میں ان کا سبب بتا دیتا ہوں تو سنو دانت تو ہڈی ہے اور ناخن سے درندے پھاڑتے ہیں۔

192- بَابُ البِشَارَةِ فِي الفُتُوحِ

3076 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، قَالَ: قَالَ لِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلاَ تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الخَلَصَةِ، وَكَانَ بَيْتًا فِيهِ خَثْعَمُ، يُسَمَّى كَعْبَةَ اليَمَانِيَةِ، فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةٍ مِنْ أَحْمَسَ، وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ، فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي لاَ أَثْبُتُ عَلَى الخَيْلِ، فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي، فَقَالَ: اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا . فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا، فَكَسَرَهَا

فتح کی بشارت دینا

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا، کیا تم ذوالخلصہ کے متعلق میرے دل کو راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ یہ ایک گھر تھا جس میں بنو خثعم آباد تھے اور اسے کعبہ یمانیہ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ میں ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ اس کی جانب روانہ ہونے لگا تو بارگاہ نبوت میں عرض کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ نے میرے سینے پر اپنا دستِ اقدس مارا جس کے نشانات میں نے اپنے سینے پر دیکھے۔ آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ جاری ہونے لگے، اے اللہ! اسے جما دے اور ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا

3076- راجع الحديث:3020

وَحَرَّقَهَا، فَأَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ. فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ لِرَسُولِ اللَّهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ. فَبَارَكَ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ. قَالَ مُسَدَّدٌ: بَيْتٌ فِي خَثْعَمَ

دے۔ پھر میں اس کی جانب روانہ ہوگیا اور اُسے توڑ پھوڑ کر جلا دیا۔ پھر خوشخبری سنانے کے لیے ایک شخص کو بارگاہِ رسالت میں بھیج دیا۔ حضرت جریر کے قاصد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں نے روانہ ہوتے وقت اسے اس حالت میں چھوڑا جیسے خارش والا اونٹ۔ پس آپ نے بنو احمش کے سواروں کے حق میں پانچ دفعہ برکت کی دعا کی۔ مسدد کا قول ہے کہ وہ گھر بنو خشعم کا بت خانہ تھا۔

193- بَابُ مَا يُعْطَى الْبَشِيرُ

بشارت دینے والے کو انعام دینا

وَأَعْطَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ثَوْبَيْنِ حِينَ بُشِّرَ بِالتَّوْبَةِ

حضرت کعب بن مالک نے قبولیتِ توبہ کی خوشخبری دینے والے کو دو کپڑے دیئے۔

194- بَابُ لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

فتح مکہ پر ہجرت ختم ہوگئی

3077- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: لاَ هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: اب ہجرت نہیں رہی، ہاں جہاد اور نیک نیتی ہے تو جب جہاد کے لیے بلایا جائے، پس فوراً نکلو۔

3078و3079- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: جَاءَ مُجَاشِعٌ بِأَخِيهِ مُجَالِدِ بْنِ مَسْعُودٍ، إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَذَا مُجَالِدٌ يُبَايِعُكَ عَلَى الهِجْرَةِ، فَقَالَ: لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَلَكِنْ أُبَايِعُهُ عَلَى الإِسْلاَمِ

حضرت مجاشع بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بھائی حضرت مجالد بن مسعود کو ساتھ لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یہ مجالد ہیں جو ہجرت پر آپ سے بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: مکہ فتح مکہ کے بعد ہجرت ختم ہوگئی، ہاں میں ان سے اسلام پر بیعت لے لیتا ہوں۔

3077- راجع الحدیث:1349

3078,3079- راجع الحدیث:2963,2962

3080 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: وَابْنُ جُرَيْجٍ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يَقُولُ: ذَهَبْتُ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ بِثَبِيرٍ - فَقَالَتْ لَنَا: انْقَطَعَتِ الهِجْرَةُ مُنْذُ فَتَحَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

حضرت عطا بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، جو کوہِ ثبیر پر مزدلفہ کے نزدیک رہائش پذیر تھیں۔ انھوں نے ہم سے فرمایا ہجرت اس وقت ختم ہوگئی جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں مکہ فتح فرمایا۔

195 - بَابُ إِذَا اضْطَرَّ الرَّجُلُ إِلَى النَّظَرِ فِي شُعُورِ أَهْلِ الذِّمَّةِ، وَالمُؤْمِنَاتِ إِذَا عَصَيْنَ اللَّهَ، وَتَجْرِيدِهِنَّ

جو ذمی اور نافرمان مسلمان عورت کو برہنہ دیکھنے پر مجبور ہو جائے

3081 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، - وَكَانَ عُثْمَانِيًّا فَقَالَ لِابْنِ عَطِيَّةَ: وَكَانَ عَلَوِيًّا - إِنِّي لَأَعْلَمُ مَا الَّذِي جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ، فَقَالَ: ائْتُوا رَوْضَةَ كَذَا، وَتَجِدُونَ بِهَا امْرَأَةً، أَعْطَاهَا حَاطِبٌ كِتَابًا، فَأَتَيْنَا الرَّوْضَةَ: فَقُلْنَا: الكِتَابَ، قَالَتْ: لَمْ يُعْطِنِي، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ، فَأَخْرَجَتْ مِنْ حُجْزَتِهَا، فَأَرْسَلَ إِلَى حَاطِبٍ، فَقَالَ: لاَ تَعْجَلْ، وَاللَّهِ مَا كَفَرْتُ وَلاَ ازْدَدْتُ لِلْإِسْلاَمِ إِلَّا حُبًّا، وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا وَلَهُ بِمَكَّةَ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لِي أَحَدٌ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا، فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابو عبدالرحمٰن نے جو حضرت عثمان کو حضرت علی سے افضل جانتے تھے، ابن عطیہ سے کہا، جو حضرت علی کو حضرت عثمان سے افضل جانتے تھے۔ کہ میں جانتا ہوں کس چیز نے تمہارے صاحب کو خونریزی پر دلیر بنا دیا ہے۔ میں نے انہیں فرماتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اور حضرت زبیر کو روضۂ خاخ کی جانب روانہ کرتے ہوئے فرمایا اس باغ میں جاؤ، وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی، جس کو حاطب نے ایک خط دیا ہے ہم اس باغ میں گئے اور اس سے خط مانگا۔ اس نے انکار کر دیا تو ہم نے کہا کہ نکال کر دے دو ورنہ ہم تمہیں بے لباس کرنے میں بھی تامل نہیں کریں گے۔ اس نے اپنے جوڑے سے وہ خط نکال دیا۔ پھر حاطب کو بلایا گیا تو انہوں نے عرض کی۔ میرے بارے میں جلدی نہ کیجئے، میں نے کفر نہیں کیا اور اسلام کے ساتھ میری محبت میں زیادتی ہی ہوئی ہے، حقیقت یہ ہے کہ آپ

3080- انظر الحدیث: 4312،3900

3081- راجع الحدیث: 3983

وَسَلَّمَ، قَالَ عُمَرُ: دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَإِنَّهُ قَدْ نَافَقَ، فَقَالَ: " مَا يُدْرِيكَ، لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ". فَهَذَا الَّذِي جَرَّأَهُ

کے اصحاب میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جس کا مکہ مکرمہ میں کوئی نہ ہو، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس کے جان و مال کی حفاظت فرماتا ہے جبکہ میرا وہاں کوئی بھی نہیں ہے میں نے چاہا کہ ان پر احسان کردوں۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے بیان کی تصدیق فرمائی۔ حضرت عمر نے عرض کی، مجھے اجازت عطا دیجیے کہ اس کی گردن مار دوں، کیونکہ اس نے منافقت کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو اہل بدر کے حالات خوب جانتا ہے، تو اسی نے ان سے فرمایا کہ جو چاہو عمل کرو۔ پس اسی بشارت نے اسے دلیر کر دیا ہے۔

196- بَابُ اسْتِقْبَالِ الغُزَاةِ

غازیوں کا استقبال کرنا

3082 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، وَحُمَيْدُ بْنُ الأَسْوَدِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: ابْنُ الزُّبَيْرِ لِابْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ

ابن ابوملیکہ سے مروی ہے کہ ابن زبیر نے ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دریافت کیا تھا کہ تمہیں یاد ہے جب ہم نے رسول اللہ ﷺ کا استقبال کیا تھا اور اس وقت میں، اور تم اور ابن عباس تھے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں! پس آپ نے ہمیں اپنے ساتھ سوار کر لیا اور تمہیں چھوڑ دیا تھا۔

3083 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ذَهَبْنَا نَتَلَقَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصِّبْيَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الوَدَاعِ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کا استقبال کرنے کے لیے بچوں کو لے کر ثنیۃ الوداع تک گئے تھے۔

197- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الغَزْوِ؟

جب جہاد سے واپس لوٹے تو کیا کہے

3084 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

3082- صحیح مسلم: 6217,6216

3083- انظر الحدیث: 4427,4426، سنن ابو داؤد: 2779، سنن ترمذی: 1718

3084- راجع الحدیث: 1797

جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " كَانَ إِذَا قَفَلَ كَبَّرَ ثَلاَثًا، قَالَ: آيِبُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَائِبُونَ، عَابِدُونَ حَامِدُونَ، لِرَبِّنَا سَاجِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ

مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب جہاد سے واپس آتے تو تین دفعہ تکبیر کہتے اور فرماتے ہم انشاء اللہ اس حال میں آئے ہیں کہ توبہ کرنیوالے، عبادت کرنے والے، حمد بیان کرنے والے اور اپنے رب کے لیے سجدہ کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندوں کی مدد فرمائی اور کافروں کے لشکر کو شکست دے کر بکھیر دیا۔

3085 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُولُ اللَّهِ صلّى الله عليه وسلم عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَقَدْ أَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، فَعَثَرَتْ نَاقَتُهُ، فَصُرِعَا جَمِيعًا، فَاقْتَحَمَ أَبُو طَلْحَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ، قَالَ: عَلَيْكَ المَرْأَةَ ، فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلَى وَجْهِهِ، وَأَتَاهَا، فَأَلْقَاهُ عَلَيْهَا، وَأَصْلَحَ لَهُمَا مَرْكَبَهُمَا، فَرَكِبَا وَاكْتَنَفْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَشْرَفْنَا عَلَى المَدِينَةِ قَالَ: آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى دَخَلَ المَدِينَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عسفان سے واپس لوٹتے وقت ہم نبی کریم ﷺ کے معیت میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور اپنے پیچھے آپ نے حضرت صفیہ بنت حیّ کو بٹھایا ہوا تھا۔ آپ کی اونٹنی کا پیر پھسلا اور سب زمین پر تشریف لے آئے۔ حضرت ابوطلحہ اپنی سواری سے کود کر لپکے اور عرض کی، یا رسول اللہ! میں آپ پر قربان۔ آپ نے فرمایا، تم عورت کی خبر لو۔ میں اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر ان کے قریب گیا۔ کپڑا ان کے اوپر ڈال دیا اور دونوں کے لیے سواری کو ٹھیک کر دیا۔ تو آپ دونوں سوار ہو گئے اور ہم نے آپ ﷺ کو اپنے درمیان میں لے لیا۔ اسی طرح جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا: ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ آپ متواتر یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ مدینہ منورہ میں جلوہ فرما ہو گئے۔

3086 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ المُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کی معیت میں تھے اور نبی کریم کے ساتھ

3085- راجع الحديث:371

3086- راجع الحديث:371

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفَهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ، فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمَرْأَةُ، وَإِنَّ أَبَا طَلْحَةَ - قَالَ: أَحْسِبُ قَالَ: - اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ: لاَ، وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ. فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ. فَقَصَدَ قَصْدَهَا. فَأَلْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا. فَقَامَتِ المَرْأَةُ. فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا. فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ المَدِينَةِ - أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى المَدِينَةِ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ المَدِينَةَ

آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں جنہیں آپ نے سواری پر پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ کسی جگہ راستے میں اونٹنی کا پاؤں پھسلا اور نبی کریم اپنی زوجہ کے ساتھ زمین پر تشریف لے آئے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت ابوطلحہ فوراً اپنے اونٹ سے کود پڑے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر عرض کی۔ یا نبی اللہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کردے، آپ کو کوئی چوٹ تو نہیں لگی؟ فرمایا نہیں لیکن تمہیں عورت حضرت صفیہ کی خبر لینا ضروری ہے پس حضرت ابوطلحہ نے اپنے چہرے پر کپڑا ڈال لیا اور حضرت صفیہ کی طرف بڑھے۔ ان کے اوپر کپڑا ڈال دیا تو وہ کھڑی ہوگئیں۔ پھر انھوں نے آپ کی سواری کے بند وغیرہ کس دیئے اور آپ دونوں سوار ہوگئے، حتیٰ کہ مدینہ منورہ کے میدان میں پہنچ گئے یا فرمایا کہ مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گئے، تو نبی کریم نے فرمایا: ہم واپس لوٹنے والے توبہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ آپ برابر یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوگئے۔

198- بَابُ الصَّلاَةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

سفر سے واپسی پر نماز پڑھے

3087 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا المَدِينَةَ قَالَ لِي: ادْخُلِ المَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا جب ہم مدینہ منورہ میں واپس آ پہنچے تو مجھ سے ارشاد فرمایا: مسجد میں جاؤ، اور دو رکعت نماز پڑھو۔

3087- راجع الحديث:443

3088- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، ضُحًى دَخَلَ المَسْجِدَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب اپنے والد اور اپنے چچا حضرت عبیداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی سفر سے واپس لوٹتے اور دوپہر سے پہلے کا وقت ہوتا تو آپ مسجد میں داخل ہوتے، دو رکعتیں پڑھتے اس سے پہلے کہ لوگوں کی مجلس میں بیٹھیں۔

199- بَابُ الطَّعَامِ عِنْدَ القُدُومِ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفْطِرُ لِمَنْ يَغْشَاهُ

سفر سے واپسی پر لوگوں کو کھانا کھلانا

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر اس مسافر کو کھانا کھلاتے جسے رات پڑ گئی ہو۔

3089 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ المَدِينَةَ نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے تو آپ نے اونٹ یا گائے ذبح فرمائی۔

3089م- زَادَ مُعَاذٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَارِبٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ اشْتَرَى مِنِّي النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بَعِيرًا بِوَقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ، فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ بِبَقَرَةٍ، فَذُبِحَتْ فَأَكَلُوا مِنْهَا، فَلَمَّا قَدِمَ المَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ المَسْجِدَ، فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِي ثَمَنَ البَعِيرِ

معاذ عن شعبہ عن محارب کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ مجھ سے ایک اونٹ دو اوقیہ اور ایک یا دو درہم کا خریدا اور جب صرار کے مقام پر قدم رنجہ ہوئے تو گائے ذبح کرنے کا حکم فرمایا اور لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔ جب آپ مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے تو مجھے حکم فرمایا کہ مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کروں اور اونٹ کی قیمت آپ نے مجھے تول کر عنایت فرمائی تھی۔

3090 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَدِمْتُ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ، "صِرَارٌ: مَوْضِعٌ نَاحِيَةً بِالْمَدِينَةِ"

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب میں ایک سفر میں واپس لوٹا تو نبی کریم ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھنے کے لیے فرمایا۔ صرار مضافاتِ مدینہ منورہ سے ایک گاؤں ہے۔

3088- راجع الحدیث: 2757 صحیح مسلم: 1656 سنن ابو داؤد: 2773 سنن نسائی: 730

3089م- راجع الحدیث: 443 سنن ابو داؤد: 3747

3090- راجع الحدیث: 443

بسم اللہ الرحمن الرحیم

57- كِتَابُ فَرْضِ الْخُمُسِ

1- بَابُ فَرْضِ الْخُمُسِ

3091 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الحُسَيْنِ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ المَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الخُمُسِ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ، فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ الصَّوَّاغِينَ، وَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي، فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الأَقْتَابِ، وَالغَرَائِرِ، وَالحِبَالِ، وَشَارِفَايَ مُنَاخَتَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ، رَجَعْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ، فَإِذَا شَارِفَايَ قَدْ اجْتُبَّ أَسْنِمَتُهُمَا، وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ المَنْظَرَ مِنْهُمَا، فَقُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ فَقَالُوا: فَعَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا البَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

خمس کی فرضیت

خمس کی فرضیت

حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے حصے میں بدر کے مالِ غنیمت سے ایک اونٹنی آئی تھی اور خمس میں سے ایک اونٹنی مجھے نبی کریم ﷺ نے عنایت فرمائی تھی۔ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی شہزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شبِ زفاف کا قصد کیا تو میں نے بنو قینقاع کے ایک سنار کو تیار کرلیا کہ میرے ساتھ چلے تاکہ اذخر لے آئیں۔ میرا ارادہ تھا کہ اسے فروخت کر کے میں اپنی شادی کے ولیمہ کا انتظام کروں۔ اسی دوران جبکہ میں سامان یعنی کجاوہ، گھاس باندھنے کا جال اور رسی وغیرہ فراہم کرتا رہا تھا تو میری مذکورہ دونوں اونٹنیاں ایک انصاری کی کوٹھڑی کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں جب میں حاصل شدہ سامان پہنچا کر واپس لوٹا تو دیکھا کہ میری دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹ لیے گئے ہیں۔ ان کے کولہے توڑ دیے گئے ہیں اور ان کی کلیجیاں نکال لی گئیں ہیں جب میں نے ان دونوں کا یہ حال دیکھا تو اپنے آنسوؤں کو قابو میں نہ رکھ سکا میں نے پوچھا کہ یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حمزہ بن عبدالمطلب نے اور وہ اس گھر میں بعض انصار کے ساتھ شراب پی رہے ہیں۔ میں وہاں سے چلا گیا اور بارگاہِ رسالت میں

3091- راجع الحدیث:2089

وَجْهِي الَّذِي لَقِيتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكَ؟، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ، عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتَيَّ، فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا، وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ، فَارْتَدَى، ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ البَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ، فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنُوا لَهُمْ، فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ، فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ، مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ، فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ، فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتِهِ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ، فَنَظَرَ إِلَى سُرَّتِهِ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ، فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي؟ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ ثَمِلَ، فَنَكَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقِبَيْهِ القَهْقَرَى، وَخَرَجْنَا مَعَهُ

حاضر ہو گیا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ حاضر تھے۔ نبی کریم ﷺ نے میری پریشانی کو میرے چہرے ہی سے جان لیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ آج جیسا دن میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ حضرت حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم کیا ہے کہ ان کے کوہان کاٹ لیے، کولہے توڑ دیئے اور وہ ایک گھر میں بیٹھے شراب پی رہے ہیں۔ رسول اللہ نے اپنی چادر منگوا کر اوپر لی اور چل پڑے۔ میں اور حضرت زید بن حارثہ آپ کے پیچھے تھے حتیٰ کہ اس گھر میں پہنچے جس میں حضرت حمزہ تھے، گھر میں اندر جانے کی اجازت مانگی گئی تو ان لوگوں نے اجازت دے دی، دیکھا تو شراب کا دور چل رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ کو ان کی حرکت پر ملامت فرمائی، مگر حضرت حمزہ اس وقت نشہ کی حالت میں تھے اور ان کی آنکھوں میں سرخی آئی ہوئی تھی۔ حضرت حمزہ نے رسول اللہ ﷺ کو نظر اٹھا کر گھٹنوں تک دیکھا۔ پھر نظر اٹھا کر آپ کو ناف تک دیکھا، پھر نظر اٹھائی اور چہرۂ انور کو دیکھ کر حضرت حمزہ کہنے لگے، کیا تم میرے باپ کے غلام ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے دیکھ لیا کہ ان پر نشہ سوار ہے تو آپ واپس لوٹ آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ واپس چلے آئے۔

3092 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ المُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ - عَلَيْهَا السَّلاَمُ - ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی شہزادی حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد میراث سے اپنے حصے کا سوال کیا اور جو

3092- انظر الحدیث: 6725,4240,4035,3711

وَسَلَّمَ، سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا، مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مال سے چھوڑا۔ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بطور مالِ فے عنایت فرمایا تھا۔

3093 - فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ. فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ، فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ، وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، قَالَتْ: وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ، وَفَدَكٍ، وَصَدَقَتَهُ بِالْمَدِينَةِ، فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ، وَقَالَ: لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ، فَإِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ، وَعَبَّاسٍ، وَأَمَّا خَيْبَرُ، وَفَدَكٌ، فَأَمْسَكَهَا عُمَرُ، وَقَالَ: هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ، وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِيَ الأَمْرَ، قَالَ: فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى اليَوْمِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: اعْتَرَاكَ افْتَعَلْتَ مِنْ عَرَوْتُهُ، فَأَصَبْتُهُ وَمِنْهُ يَعْرُوهُ وَاعْتَرَانِي

حضرت ابوبکر صدیق نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ ہم میراث نہیں چھوڑتے بلکہ ہم جو مال چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے۔ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوش آیا اور پھر خاموشی اختیار فرمائی۔ اور اپنی وفات تک خلیفہ اوّل سے خاموشی اختیار رکھی۔ یہ رسولِ اللہ کے وصال کے بعد چھ ماہ حیات رہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ زہرا نے حضرت ابوبکر سے اس مال کا حصہ مانگا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر وفدک میں چھوڑا اور بصورت صدقہ مدینہ منورہ میں موجود تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا میں اس میں سے کسی بات کو چھوڑنے کا مختار نہیں ہوں۔ جو آپ کرتے تھے میں وہی کروں گا کیونکہ مجھے خوف ہے کہ اگر میں نے ان میں سے کوئی بات چھوڑی تو حق سے بھٹک جاؤں گا۔ اور آپ کا وہ مال صدقہ جو مدینہ منورہ میں تھا وہ حضرت عمر نے حضرت علی اور حضرت عباس کے سپرد کر دیا تھا لیکن مالِ خیبر اور فدک کو روکے رکھا اور فرمایا یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہیں یہ ان اخراجات کے لئے ہیں جو آپ کو پیش آتے رہتے تھے اور نائبین کو پیش آئیں گے پس یہ حاکم وقت کی تحویل میں رہیں گے۔ چنانچہ یہ دونوں آج کی تاریخ تک اسی طرح چلتے

3093- راجع الحديث:3092

3094 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الحَدَثَانِ، وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ، - ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ ذَلِكَ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ الحَدِيثِ، فَقَالَ مَالِكٌ - بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي أَهْلِي حِينَ مَتَعَ النَّهَارُ، إِذَا رَسُولُ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ يَأْتِينِي، فَقَالَ: أَجِبْ أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى رِمَالِ سَرِيرٍ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ، مُتَّكِئٌ عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ، فَقَالَ: يَا مَالِ، إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ، وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضْخٍ، فَاقْبِضْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، لَوْ أَمَرْتَ بِهِ غَيْرِي، قَالَ: اقْبِضْهُ أَيُّهَا المَرْءُ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا، فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَالزُّبَيْرِ، وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَسْتَأْذِنُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ، فَدَخَلُوا، فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا، ثُمَّ جَلَسَ يَرْفَا يَسِيرًا، ثُمَّ قَالَ: هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ، وَعَبَّاسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمَا، فَدَخَلاَ، فَسَلَّمَا فَجَلَسَا، فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا، وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَالِ بَنِي النَّضِيرِ، فَقَالَ الرَّهْطُ، عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا، وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الآخَرِ، قَالَ عُمَرُ: تَيْدَكُمْ

آئے ہیں۔

مالک ابن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن اپنے گھر کے اندر بیٹھا ہوا تھا کہ دن چڑھ گیا تو حضرت عمر فاروق کا قاصد آیا کہ امیر المومنین بلاتے ہیں، میں اس کے ساتھ چلا گیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ حضرت عمر اس وقت کھجور کی بنی ہوئی چار پائی پر تشریف فرما تھے جس پر کوئی کپڑا بچھایا ہوا نہیں تھا اور چمڑے کے تکیہ سے آپ نے ٹیک لگا رکھی تھی، میں نے انہیں سلام کیا اور بیٹھ گیا، فرمایا، اے مالک! میرے پاس تمہاری قوم کے بعض لوگ آئے تھے میں نے انہیں کچھ مال دینے کا حکم دیا ہے پس تم وہ مال لے لو اور ان کے درمیان تقسیم کر دو۔ میں نے عرض کی، اے امیر المومنین میرے سوا کسی اور کو حکم فرمائیں تو بہتر ہے۔ فرمایا: تم ہی لے جاؤ۔ اسی دوران کہ میں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، کہ یرفا دربان نے آکر عرض کی: کیا آپ کی اجازت ہے کہ حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص ملاقات کے خواہشمند ہیں۔ فرمایا ہاں لے آؤ، دربان نے انہیں بتا دیا، پس وہ اندر داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ ابھی یرفا تھوڑی دیر بیٹھا تھا کہ آکر عرض کی۔ کیا حضرت علی اور حضرت عباس کو اندر آنے کی اجازت ہے؟ فرمایا، ہاں تو انہیں اجازت دے دی۔ وہ دونوں آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت عباس نے فرمایا کہ اے امیر المومنین! میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دیجیے۔ ان دونوں حضرات کا اس مال کے بارے میں نزع تھا۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بنی نضیر کی دولت سے عطا فرمایا تھا۔ اس

3094- راجع الحدیث: 2904' صحیح مسلم: 4553' سنن ابو داؤد: 2963' سنن ترمذی: 1610' سنن نسائی: 4159

أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ؟ قَالَ الرَّهْطُ: قَدْ قَالَ: ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ، وَعَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا اللَّهَ، أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالاَ: قَدْ قَالَ ذَلِكَ، قَالَ عُمَرُ: فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الأَمْرِ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، ثُمَّ قَرَأَ: (وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ) (الحشر: 6)- إِلَى قَوْلِهِ - (قَدِيرٌ) (الحشر: 6)، فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللَّهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ، وَلاَ اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، قَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ، حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا المَالُ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هَذَا المَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ، فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ، فَعَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ حَيَاتَهُ، أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ، وَعَبَّاسٍ، أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالَ عُمَرُ: ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ، فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ: إِنَّهُ فِيهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، فَكُنْتُ أَنَا وَلِيَّ أَبِي بَكْرٍ، فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي، أَعْمَلُ

پر حضرت عثمان کے ساتھیوں اور ان کے ساتھیوں نے کہا، اے امیر المومنین! ان کا فیصلہ فرما دیجیے اور دونوں کو ایک دوسرے سے مطمئن کر دیجیے۔ حضرت عمر نے فرمایا، ٹھہریئے میں آپ کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ کیا آپ کو علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا وارث کوئی نہیں۔ بلکہ جو مال ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بارے میں فرمایا ہے۔ حضرت عثمان کے ساتھیوں نے کہا۔ واقعی یہی فرمایا ہے۔ حضرت عمر اب اس کے بعد حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا، میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات فرمائی ہے؟ دونوں حضرات نے جواب دیا واقعی انہوں نے یہ فرمایا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا، اب میں آپ کے ساتھ اس نزع میں بات کرتا ہوں بیشک اللہ تعالیٰ نے فے کے مال کو خاص اپنے رسول کا حق قرار دیا تھا اور دوسرے کو اس میں سے ایک چیز بھی نہیں دی۔ پھر آپ نے (سورۂ الحشر، آیت:۶) پوری تلاوت فرمائی پس یہ (مال فے) خاص رسول اللہ ﷺ کے لیے ہے۔ اللہ کی قسم، انہوں نے تمہیں محروم بھی نہیں رکھا اور تم پر کسی کو ترجیح دے کر کسی ایک کو عطا بھی نہیں فرمایا، وہ تمہارے درمیان تقسیم فرماتے رہتے تھے، حتیٰکہ اس میں سے یہی مال باقی رہ گیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ اس سے اپنے اہل و عیال کا سال بھر کا خرچ رکھ لیتے، پھر باقی کو لے کر صدقے کی مال کی طرح راہِ خدا میں صرف فرما دیتے۔ رسولِ خدا کا آخر تک یہی معمول رہا، میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا یہ آپ کو معلوم ہے؟ لوگوں نے

فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ: إِنِّي فِيهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي تُكَلِّمَانِي، وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ، وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ، جِئْتَنِي يَا عَبَّاسُ، تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ، وَجَاءَنِي هٰذَا - يُرِيدُ عَلِيًّا - يُرِيدُ نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، فَقُلْتُ لَكُمَا: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ. فَلَمَّا بَدَا لِي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا، قُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا، عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيثَاقَهُ: لَتَعْمَلاَنِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبِمَا عَمِلْتُ فِيهَا مُنْذُ وَلِيتُهَا، فَقُلْتُمَا: ادْفَعْهَا إِلَيْنَا، فَبِذٰلِكَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا، فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ، هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذٰلِكَ؟ قَالَ الرَّهْطُ: نَعَمْ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ، وَعَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ، هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ؟ قَالاَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ، فَوَاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ، لاَ أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ، فَإِنِّي أَكْفِيكُمَاهَا

اثبات میں جواب دیا۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس سے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ دونوں کو یہ بات معلوم ہے؟ حضرت عمر نے فرمایا، پھر رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوگیا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں رسول خدا کا جانشین ہوں تو یہ انہوں نے اپنی تحویل میں رکھا اور حضرت ابوبکر نے اسے اسی طرح خرچ کیا جس طرح رسول خدا خرچ فرمایا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اس معاملے میں یقیناً سچے تھے اور نیکو کار، راہِ ہدایت پر چلنے والے اور حق و انصاف پر کاربند تھے، پھر حضرت ابوبکر کا وصال ہوگیا تو حضرت ابوبکر کا جانشین میں ہوں، دو سال سے میں نے اسے اپنی تحویل میں رکھا ہوا ہے اور اسے اسی طرح خرچ کرتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ خرچ فرمایا کرتے تھے اور پھر جس طرح حضرت ابوبکر نے خرچ فرمایا اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس معاملے میں سچا نیکو کار، ہدایت پر اور حق کا تابع ہوں۔ پھر آپ میرے پاس آئے ہیں اور اس سلسلے میں مجھ سے بات چیت کر رہے ہیں۔ حالانکہ آپ دونوں حضرات کا مقصد ایک اور بات بھی ہے۔ یعنی اے عباس! آپ اپنے بھتیجے کے مال میں سے اپنا حق مانگتے ہیں اور اسی لیے میرے پاس آئے ہیں۔ اور حضرت علی اپنے خسر کے مال میں سے اپنا حق چاہتے ہیں تو میں آپ حضرات کے سامنے بیان کر چکا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں، جو مال ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ پھر جب مجھے مناسب نظر آیا تو میں نے اسے آپ کی تحویل میں دے دیا لیکن اس شرط پر کہ اللہ کے عہد و پیمان کو پیش نظر رکھیں گے اور اس کی آمدنی کو اسی طرح خرچ کرو گے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے

خرچ فرمائی اور جس طرح حضرت ابوبکر نے صرف کی اور جس طرح آپ کی تحویل میں دینے سے پہلے میں خرچ کرتا رہا۔ آپ حضرات نے جواب دیا کہ ہمیں دے دیجیے۔ ہم ایسا ہی کریں گے تو میں نے وہ آپ کی تحویل میں دے دیا۔ پس میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا میں نے اسی شرط پر آپ کے سپرد کیا تھا جماعت نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس دونوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا میں نے اسی شرط پر آپ کے سپرد کیا تھا؟ دونوں نے جواب دیا، ہاں، فرمایا جب اس بات پر فیصلہ ہو چکا ہے تو مجھ سے اس سے ہٹ کر فیصلہ کیوں چاہتے ہو؟ اس خدا کی قسم، جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، میں اس کے متعلق اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کروں گا۔ اگر آپ اس کی نگرانی سے عاجز آگئے ہیں تو مجھے واپس دے دیجیے میں اس کی نگرانی کے لیے تنہا کافی ہوں۔

2 - بَابٌ: أَدَاءُ الْخُمُسِ مِنَ الدِّينِ

3095 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ القَيْسِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا هَذَا الحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ، بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، فَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الحَرَامِ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُ بِهِ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا، قَالَ: "آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، الإِيمَانِ بِاللَّهِ: شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، - وَعَقَدَ بِيَدِهِ - وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ،

خمس ادا کرنا دین کا حصہ ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ عبدالقیس کے وفد نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہم ربیعہ قبیلے میں رہتے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان کفارانِ مضر آباد ہیں جن کی وجہ سے ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں۔ آپ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جس کی ہم اپنے قبیلے کے باقی لوگوں کو دعوت دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں، اور چار چیزوں سے منع کرتا

3095- راجع الحدیث:3095,53

وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُؤَدُّوا لِلَّهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهَاكُمْ: عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالنَّقِيرِ، وَالحَنْتَمِ، وَالمُزَفَّتِ"

ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنے اور گواہی دینے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں کے بعد نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، روزے رکھنا اور مالِ غنیمت سے خمس ادا کرنا۔ اور تمہیں کدو کے تونبے، کریدی ہوئی لکڑی کے برتن، ٹھلیا اور روغنی برتن سے منع کرتا ہوں۔

3 - بَابُ نَفَقَةِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهِ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ازواج مطہرات کا خرچہ

3096 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَئُونَةِ عَامِلِي، فَهُوَ صَدَقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے وارثوں میں کوئی دینار تقسیم نہ کیا جائے کیونکہ جو مال میں چھوڑوں وہ میری ازواج مطہرات اور خدمت گزاروں کے خرچ کے لیے ہے اور جو باقی بچے وہ صدقہ ہے۔

3097 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ، إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي، فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ، فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو اس وقت میرے گھر میں کوئی ایسی چیز موجود نہ تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکتا مگر تھوڑے سے جو جنہیں میں نے ایک برنی میں ڈال رکھا تھا۔ ایک عرصہ تک اس میں سے کھاتی رہی تھی، لیکن ایک دن انہیں ناپ لیا تو وہ ختم ہو گئے۔

3098 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الحَارِثِ، قَالَ: مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلاَحَهُ وَبَغْلَتَهُ البَيْضَاءَ،

حضرت عمر بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہتھیاروں اور سفید خچر کے سوا اور کچھ نہیں چھوڑا تھا۔ ایک قطعہ زمین تھا جو صدقہ کیا ہوا تھا۔

3096- راجع الحديث:2776

3097- انظر الحديث:6451، صحيح مسلم:7377، سنن ابن ماجه:3345

3098- راجع الحديث:2739

وَأَرْضَاتِرَكَهَا صَدَقَةٌ

4 - بَابُ مَا جَاءَ فِي بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا نُسِبَ مِنَ البُيُوتِ إِلَيْهِنَّ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ) (الأحزاب: 33) وَ(لاَ تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ) (الأحزاب: 53)

ازواج مطہرات کے مکانات کی جگہ اور وہ ان کی جانب ہی منسوب ہوتے تھے

اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو (پ ۲۲، الاحزاب ۳۳) نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ (پ ۲۲، الاحزاب ۵۳)۔

3099 - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، وَمُحَمَّدٌ، قَالاَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَيُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا مرض میں اضافہ ہوا تو مرض کی حالت میں میرے گھر میں رہنے کی آپ نے اپنی دوسری ازواجِ مطہرات سے اجازت طلب فرمائی تو انہوں نے آپ کو اجازت دے دی۔

3100 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، وَفِي نَوْبَتِي، وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ "، قَالَتْ: دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِسِوَاكٍ فَضَعُفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ، فَأَخَذْتُهُ، فَمَضَغْتُهُ، ثُمَّ سَنَنْتُهُ بِهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میرے گھر میں وصال فرمایا تھا، باری میری تھی اور اس وقت میں نے آپ کو اپنے سینے اور گردن سے لگایا ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے اس وقت میرے اور ان کے لعابِ دہن کو ملا دیا تھا۔ ہوا یوں کہ حضرت عبدالرحمٰن آپ کے لیے ایک مسواک لے کر حاضر ہوئے تھے۔ لیکن آپ اسے چبا نہ سکے تو میں نے آپ سے لے کر اسے چبا دیا تو اس کے ساتھ آپ نے مسواک فرمائی۔

3101 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ:

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے

3099- راجع الحديث:198

3100- راجع الحديث:890

3101- راجع الحديث:2035

حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، أَنَّ صَفِيَّةَ - زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ، وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي المَسْجِدِ، فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ، فَقَامَ مَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ قَرِيبًا مِنْ بَابِ المَسْجِدِ، عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ بِهِمَا رَجُلاَنِ مِنَ الأَنْصَارِ، فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَفَذَا، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكُمَا، قَالاَ: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا

ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے انہیں خبر دی کہ میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئی جبکہ آپ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مسجد کے اندر معتکف تھے۔ جب وہ واپس جانے کے لیے کھڑی ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ بھی ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ دروازۂ مسجد کے قریب جا پہنچے اور اس کے ساتھ ہی حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کا کاشانہ تھا۔ پس آپ کے پاس سے دو شخص انصار میں سے گزرے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا اور آگے جانے لگے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا، ذرا ٹھہرو، یہ میری زوجہ مطہرہ ہیں۔ ان دونوں نے عرض کی، سبحان اللہ، یارسول اللہ ﷺ اور وہ اس بات پر بڑے ہی شرمسار ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے پس مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دلوں میں کوئی شک نہ ڈال دے۔

3102 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ القِبْلَةِ، مُسْتَقْبِلَ الشَّأْمِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن میں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ رفع حاجت فرما رہے ہیں۔ آپ نے قبلہ کی جانب پیٹ اور شام کی طرف رخ فرمایا ہوا تھا۔

3103 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ،

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز عصر ادا فرما رہے تھے۔ اور

3102- راجع الحديث:145

3103- راجع الحديث:522

أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي العَصْرَ، وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا

دھوپ ابھی ان کے حجرے سے باہر نکلی نہیں تھی۔

3104- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا، فَأَشَارَ نَحْوَ مَسْكَنِ عَائِشَةَ، فَقَالَ: هُنَا الفِتْنَةُ - ثَلاَثًا - مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرۂ مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اِدھر کی طرف فتنہ ہے۔ تین دفعہ یہ بات دہرائی۔ ادھر نجد وغیرہ سے شیطان سیرت لوگ نکلیں گے۔

3105- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ - زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَخْبَرَتْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا، وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ إِنْسَانٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرَاهُ فُلاَنًا - لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ - الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الوِلاَدَةُ

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف فرما تھے تو ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کاشانہ پر کسی شخص کی آواز سنی گئی جو اندر آنے کی اجازت مانگتا تھا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کون ہے جو آپ کے کاشانہ میں آنے کی اجازت مانگتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ حفصہ کے رضاعی چچا ہیں۔ رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جن کو ولادت حرام کرتی ہے۔

5 - بَابُ مَا ذُكِرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَصَاهُ، وَسَيْفِهِ وَقَدَحِهِ، وَخَاتَمِهِ، وَمَا اسْتَعْمَلَ الخُلَفَاءُ بَعْدَهُ مِنْ ذَلِكَ مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ قِسْمَتُهُ، وَمِنْ شَعَرِهِ،

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات: یعنی آپ کی زرہ، عصا، تلوار، پیالہ اور انگوٹھی، جن کو بعد میں آپ کے خلفاء نے استعمال کیا اور انہیں تقسیم نہیں کیا گیا، اور آپ کے موئے مبارک، نعلین مبارک اور

3104- انظر الحدیث: 7093,7092,5296,3511,3279

3105- راجع الحدیث: 2646

وَنَعْلِهِ، وَآنِيَتِهِ مِمَّا يَتَبَرَّكُ أَصْحَابُهُ وَغَيْرُهُمْ بَعْدَ وَفَاتِهِ

برتنوں کو آپ کی وفات کے بعد صحابہ کرام اور دوسری نے تبرکات قرار دے کر ان سے برکت حاصل کی

3106 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ بَعَثَهُ إِلَى البَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هَذَا الكِتَابَ وَخَتَمَهُ بِخَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ نَقْشُ الخَاتَمِ ثَلاَثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُولُ سَطْرٌ، وَاللَّهِ سَطْرٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے مجھے بحرین کی طرف روانہ فرمایا اور ایک مکتوب لکھا جس پر مہر لگا دی، جس پر تین سطریں کندہ تھیں، پہلی سطر لفظ محمد، دوسری میں رسول اور تیسری میں اللہ۔

3107 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ، قَالَ: أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسٌ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالاَنِ، فَحَدَّثَنِي ثَابِتٌ البُنَانِيُّ بَعْدُ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُمَا نَعْلاَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عیسیٰ بن طہمان سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں دو جوتے دکھائے، جن میں سے ہر ایک میں دو تسمے تھے، ثابت بنانی نے مجھے بتایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا تھا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک ہیں۔

3108 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: "أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا، وَقَالَتْ: فِي هَذَا نُزِعَ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ". وَزَادَ سُلَيْمَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ: إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِاليَمَنِ، وَكِسَاءً مِنْ هَذِهِ الَّتِي يَدْعُونَهَا المُلَبَّدَةَ

حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہمیں ایک موٹی چادر دکھائی جسے ملبدّا کہتے ہیں۔ اور بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اندر وصال فرمایا تھا۔ ان کی دوسری روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے یمن کی بنی ہوئی موٹی اِزار اور اسی طرح کی ایک چادر دکھائی جس کو ملبدّا کہا جاتا ہے۔

3106- راجع الحدیث: 1448، سنن ترمذی: 1748,1747

3107- انظر الحدیث: 5858,5857

3108- انظر الحدیث: 5818، صحیح مسلم: 5411,5409، سنن ترمذی: 2733، سنن ابن ماجہ: 3551

3109 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَسَرَ، فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِنْ فِضَّةٍ قَالَ عَاصِمٌ: رَأَيْتُ القَدَحَ وَشَرِبْتُ فِيهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ نے دراڑ والی جگہ پر چاندی کا پترا لگوا دیا تھا۔ عاصم راوی فرماتے ہیں کہ میں نے اس مبارک پیالے کو دیکھا اور اس میں پانی پیا ہے۔

3110 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الجَرْمِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، أَنَّ الوَلِيدَ بْنَ كَثِيرٍ، حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ، حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ، حَدَّثَهُ: أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا المَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ، لَقِيَهُ المِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا؟ فَقُلْتُ لَهُ: لاَ، فَقَالَ لَهُ: فَهَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ القَوْمُ عَلَيْهِ، وَايْمُ اللَّهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ، لاَ يُخْلَصُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتَّى تُبْلَغَ نَفْسِي، إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ، فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ، فَقَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي، وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا، ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي، فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي، وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلاَلًا، وَلاَ أُحِلُّ حَرَامًا، وَلَكِنْ وَاللَّهِ لاَ تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب آپ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کے بعد یزید بن معاویہ کے پاس سے مدینہ منورہ واپس پہنچے تو حضرت مسور بن مخرمہ نے ان سے ملاقات کی اور کہا، اگر آپ کی مجھ سے کوئی ضرورت ہو تو حکم فرمایئے۔ میں نے جواب دیا، کوئی نہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار عنایت فرما دیں گے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں قوم آپ سے زبردستی چھین نہ لے۔ اگر آپ مجھے عطا فرما دیں تو جب تک میرے جسم میں جان ہے مجھ سے کوئی بھی اسے لے نہیں سکے گا۔ بیشک جب حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں ابوجہل کی بیٹی سے منگنی کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سن کر منبر پر رونق افروز ہوئے، لوگوں کو خطبہ دیا اور ان دنوں میں بالغ تھا۔ فرمایا، فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھے خوف ہے کہ اس کا دین کسی فتنہ میں نہ پڑ جائے۔ پھر آپ نے بنو عبد شمس والے اپنے فرزند نسبتی کا ذکر فرمایا، پھر ان کی رشتہ داری کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا، انہوں نے جو بات کی اسے نبھایا اور جو وعدہ کیا اسے پورا کیا۔ اگرچہ میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں کرتا، لیکن خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی

3109- انظر الحدیث:5638

3110- راجع الحدیث:926

وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ أَبَدًا

کا عدو اللہ (ابوجہل) کی بیٹی ایک جگہ کبھی بھی جمع نہیں ہو سکیں گی۔

3111 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ مُنْذِرٍ، عَنِ ابْنِ الحَنَفِيَّةِ، قَالَ: لَوْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ذَاكِرًا عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ذَكَرَهُ يَوْمَ جَاءَهُ نَاسٌ فَشَكَوْا سُعَاةَ عُثْمَانَ، فَقَالَ لِي عَلِيٌّ: "اذْهَبْ إِلَى عُثْمَانَ فَأَخْبِرْهُ: أَنَّهَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" فَمُرْ سُعَاتَكَ يَعْمَلُونَ فِيهَا، فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَقَالَ: أَغْنِهَا عَنَّا، فَأَتَيْتُ بِهَا عَلِيًّا، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ضَعْهَا حَيْثُ أَخَذْتَهَا

امام محمد بن حنفیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کو حضرت عثمان سے اگر ذرا بھی کدورت ہوتی تو اس کے اظہار کا موقع اس دن تھا جب کچھ لوگ آپ کے پاس حضرت عثمان کے گورنروں کی شکایات لے کر حاضر ہوئے تھے۔ تو حضرت علی نے مجھ سے فرمایا تھا کہ حضرت عثمان کے پاس جاؤ اور انہیں بتاؤ کہ یہ مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فرمایا تھا۔ پس اپنے گورنروں کو حکم فرمایئے کہ اسے صدقہ کی طرح خرچ کریں۔ میں وہ کتاب لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو انہوں نے جواب دیا، اس کی حاجت نہیں ہے میں اسے لے کر حضرت علی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور انہیں سارا ماجرا سنا دیا، آپ نے فرمایا جہاں سے یہ اٹھایا تھا اسی جگہ رکھ دو۔

3112 - قَالَ الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُنْذِرًا الثَّوْرِيَّ، عَنِ ابْنِ الحَنَفِيَّةِ، قَالَ: أَرْسَلَنِي أَبِي، خُذْ هَذَا الكِتَابَ، فَاذْهَبْ بِهِ إِلَى عُثْمَانَ، فَإِنَّ فِيهِ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ

دوسری روایت میں امام محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم نے مجھ سے فرمایا کہ یہ کتاب لے لو اور اسے لے کر حضرت عثمان کے پاس جاؤ، کیونکہ اس میں صدقہ کے بارے میں نبی کریم کے احکامات ہیں۔

6- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الخُمُسَ لِنَوَائِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمَسَاكِينِ

اس کی دلیل کہ خمس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مساکین کے لیے ہے

وَإِيثَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الصُّفَّةِ وَالأَرَامِلَ، حِينَ سَأَلَتْهُ فَاطِمَةُ، وَشَكَتْ إِلَيْهِ الطَّحْنَ وَالرَّحَى: أَنْ يُخْدِمَهَا مِنَ السَّبْيِ،

اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل صفہ اور بیواؤں پر ایثار فرمایا اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ نے آٹا گوندھنے اور چکی پیسنے کی تکلیف

3112- راجع الحدیث: 3111

فَوَكَّلَهَا إِلَى اللَّهِ

عرض کرتے ہوئے خادمہ کا سوال کیا تو اُن کی حاجت کو اللہ کے سپرد کر دیا۔

3113 - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ المُحَبَّرِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الحَكَمُ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى، حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى مِمَّا تَطْحَنُ، فَبَلَغَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِسَبْيٍ، فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا، فَلَمْ تُوَافِقْهُ، فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ لَهُ، فَأَتَانَا، وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ، فَقَالَ: عَلَى مَكَانِكُمَا. حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي، فَقَالَ: أَلاَ أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ، إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلاَثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَسَبِّحَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پیسنے سے تکلیف ہوتی تھی، پس انہیں خبر ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لونڈیاں آئی ہیں تو یہ خادمہ کا سوال کرنے خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں لیکن نبی کریم موجود نہ تھے تو یہ حضرت عائشہ سے ذکر کر آئیں۔ جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے وہ بات عرض کر دی۔ آپ ہمارے غریب خانہ میں تشریف لائے اور خوابگاہ تک آپہنچے۔ ہم آپ کی تعظیم میں کوکھڑے ہونے لگے تو فرمایا: اپنی اپنی جگہ رہو حتیٰ کہ میں نے آپ کے مبارک قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی پھر فرمایا، جو چیز تم دونوں مانگ رہے ہو کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ جب تم سونے لگو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو تینتیس مرتبہ الحمد اللہ کہو اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ۔ یہ تمہارے لیے اس چیز سے بہتر ہے جس کا تم دونوں سوال کر رہے ہو۔

7-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ) (الأنفال: 41)

خمس کا اللہ کے لیے ہونا بھی رسول کے لیے ہونا ہے

يَعْنِي: لِلرَّسُولِ قَسْمَ ذَلِكَ " قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللَّهُ يُعْطِي

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ (کے لئے ہے) (پ ۱۰، الانفال ۴۱) یعنی رسول کے لیے جو اسے تقسیم فرمائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک میں تقسیم کرنے والا، خازن ہوں اور اللہ عطا فرماتا ہے۔

3113- انظر الحدیث: 6318,5362,5361,3705 صحیح مسلم: 6854,6853,6852 سنن ابو داؤد: 5062

3114 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، وَمَنْصُورٍ، وَقَتَادَةَ، سَمِعُوا سَالِمَ بْنَ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا مِنَ الأَنْصَارِ غُلاَمٌ، فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا، - قَالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيثِ مَنْصُورٍ: إِنَّ الأَنْصَارِيَّ قَالَ: حَمَلْتُهُ عَلَى عُنُقِي، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ، وُلِدَ لَهُ غُلاَمٌ، فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا - قَالَ: سَمُّوا بِاسْمِي، وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي، فَإِنِّي إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ، وَقَالَ حُصَيْنٌ: بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ، قَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا، عَنْ جَابِرٍ، أَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ القَاسِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کسی انصاری کے گھر لڑکے کی ولادت ہوئی۔ تو ارادہ کیا کہ اس کا نام محمد رکھ دیا جائے۔ شعبہ نے منصور کی روایت میں کہا ہے کہ انصاری نے بتایا: میں اس لڑکے کو اپنی گود میں لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا۔ سلیمان کی روایت میں ہے کہ اس کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو ارادہ کیا کہ اس کا نام محمد رکھ دیں۔ سید عالم نے فرمایا، میرا نام رکھ لو۔ لیکن میری کنیت نہ رکھنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی نعمتیں تم میں تقسیم کرنے کے لیے قاسم بنایا ہے۔ حصین کی روایت میں ہے کہ: مجھے اللہ تعالیٰ نے تم میں اپنی نعمتیں تقسیم کرنے کے لیے قاسم بنا کر مبعوث فرمایا ہے: حضرت جابر کی دوسری روایت میں یہ ہے کہ: کہ ان کا ارادہ ہوا کہ بچے کا نام قاسم رکھ لیں تو نبی کریم نے فرمایا کہ میرا نام رکھ لو لیکن میری کنیت نہ رکھنا۔

3115 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيِّ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلاَمٌ فَسَمَّاهُ القَاسِمَ، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ لاَ نَكْنِيكَ أَبَا القَاسِمِ، وَلاَ نُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وُلِدَ لِي غُلاَمٌ، فَسَمَّيْتُهُ القَاسِمَ فَقَالَتِ الأَنْصَارُ: لاَ نَكْنِيكَ أَبَا القَاسِمِ، وَلاَ نُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْسَنَتِ الأَنْصَارُ، سَمُّوا بِاسْمِي وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي، فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں ایک شخص کے گھر لڑکے کی ولادت ہوئی تو اس کا نام قاسم رکھا گیا تو دوسرے انصار کہنے لگے کہ ہم آپ کو ابوالقاسم کنیت نہیں رکھنے دیں گے اور اس سے آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈک نہیں پہنچے گی۔ وہ شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے اور اس کا نام میں نے قاسم رکھا ہے تو انصار مجھ سے کہتے ہیں کہ تو ابوالقاسم کنیت نہ رکھ اور اس کے ساتھ اپنی آنکھیں ٹھنڈی نہ کر۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، انصار نے اچھا کیا ہے میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر

3114- انظر الحدیث: 6196,6189,6187,6186,3538,3115 صحیح مسلم: 5559,5553

3115- راجع الحدیث: 3114

3116 - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَاللَّهُ المُعْطِي وَأَنَا القَاسِمُ، وَلاَ تَزَالُ هَذِهِ الأُمَّةُ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ، وَهُمْ ظَاهِرُونَ

3117 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، حَدَّثَنَا هِلاَلٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أُعْطِيكُمْ وَلاَ أَمْنَعُكُمْ، إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ

3118 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَيَّاشٍ وَاسْمُهُ نُعْمَانُ عَنْ خَوْلَةَ الأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللَّهِ بِغَيْرِ حَقٍّ، فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ القِيَامَةِ

کنیت نہ رکھو، کیونکہ قاسم صرف میں ہوں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔ اور عطا کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے لیکن تقسیم کرنے والا میں ہوں۔ اور یہ امت ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گی حتیٰ کہ قیامت آجائے اور وہ غالب ہی رہیں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے ذاتی طور پر نہ تمہیں کچھ دیتا ہوں اور نہ کوئی چیز لینے سے تمہیں روکتا ہوں۔ بلکہ میں تو تقسیم کرنے والا ہوں۔ جہاں جو چیز رکھنے کا حکم ہوتا ہے وہاں رکھ دیتا ہوں۔

حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مال میں ناجائز تصرف کرتے ہیں تو قیامت کے دن وہ دوزخ میں جائیں گے۔

8- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُحِلَّتْ لَكُمُ الغَنَائِمُ

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا، فَعَجَّلَ لَكُمْ هَذِهِ) (الفتح: 20) وَهِيَ لِلْعَامَّةِ حَتَّى يُبَيِّنَهُ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم کا فرمان ہے کہ: غنیمت تمہارے لیے حلال فرمادی گئی ہے

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے" ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ نے تم سے وعدہ کیا ہے بہت سی غنیمتوں کا کہ تم لو گے تو تمہیں یہ جلد عطا فرمادی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور اس لئے کہ ایمان والوں کے لئے نشانی

3116- راجع الحديث: 71

ہو اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے (پ ۲۶، الفتح ۲۰) نبی کریم نے بیان فرمایا کہ یہ سب کے لیے ہے۔

3119 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ البَارِقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الخَيْرُ الأَجْرُ، وَالمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ

حضرت عامر بن عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک بھلائی، اجر اور غنیمت کو وابستہ کر دیا گیا ہے۔

3120 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلاَ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلاَ قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہوجائیگا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہوجائیگا تو اس کے بعد قیصر بھی کوئی نہ ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں صرف کروگے۔

3121 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، سَمِعَ جَرِيرًا، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلاَ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلاَ قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہوجائیگا تو اس کے بعد کسریٰ کوئی نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد قیصر بھی کوئی نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کروگے۔

3122 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ الفَقِيرُ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُحِلَّتْ لِي الغَنَائِمُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال فرما دیا گیا ہے۔

3119- راجع الحدیث:285

3120- راجع الحدیث:3027

3121- انظر الحدیث:6629,3619 صحیح مسلم:7259

3122- راجع الحدیث:335

3123 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَكَفَّلَ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، لاَ يُخْرِجُهُ إِلَّا الجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ، وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الجَنَّةَ، أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ، مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ

- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جہاد کرتا ہو۔ اسے اللہ کی راہ میں نکالا ہو اور اللہ کے حکموں کی تصدیق نے، تو یہ اس بات کے لیے کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر دے یا اجر اور غنیمت دے کر اسے اس کی رہائش گاہ پر واپس لوٹا دے۔

3124 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا ابْنُ المُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لاَ يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ، وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا؛ وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا، وَلاَ أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا، وَلاَ أَحَدٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلاَدَهَا، فَغَزَا فَدَنَا مِنَ القَرْيَةِ صَلاَةَ العَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ: إِنَّكِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللَّهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا، فَحُبِسَتْ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَجَمَعَ الغَنَائِمَ، فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَأْكُلَهَا، فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ: إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا، فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: فِيكُمُ الغُلُولُ، فَلْيُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: فِيكُمُ الغُلُولُ، فَجَاءُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ، فَوَضَعُوهَا، فَجَاءَتِ النَّارُ، فَأَكَلَتْهَا ثُمَّ أَحَلَّ اللَّهُ لَنَا الغَنَائِمَ رَأَى ضَعْفَنَا، وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی نبی نے جہاد کا قصد کیا تو اپنی قوم سے فرمایا: میرے ساتھ جہاد پر وہ شخص نہ جائے جس نے ابھی شادی کی ہو اور عورت سے ہم بستر نہیں ہوا اور وہ مجامعت کرنا چاہتا ہے، نیز جس شخص نے مکان بنایا لیکن چھت ابھی نہیں ڈالی ہے اور جس نے اونٹنیاں اور بکریاں وغیرہ خریدیں اور انتظار میں ہے کہ وہ بچے جنیں۔ پس وہ جہاد کے لیے روانہ ہو گئے اور عصر کے وقت اس گاؤں کے قریب جا پہنچے۔ تو انہوں نے سورج کو مخاطب کر کے فرمایا، تو بھی خدا کا محکوم ہے اور میں بھی۔ اے اللہ! اس کو ہمارے لیے روک دے۔ وہ روک دیا گیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عنایت فرما دی۔ پس مالِ غنیمت جمع کر لیا گیا، تو اسے جلانے کے لیے ایک آگ نمودار ہوئی لیکن جلا نہ سکی۔ تو اس نبی نے فرمایا: تمہارے درمیان کوئی خائن ہے چنانچہ ہر قبیلے سے ایک شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ تو ان میں سے ایک شخص کا ہاتھ اس نبی کے ہاتھ سے چپک گیا۔ نبی نے فرمایا: خائن تمہارا آدمی ہے، پس تمہارے قبیلے کا ہر شخص میرے ہاتھ پر بیعت

3123- راجع الحدیث:36، سنن نسائی:3422,3122

3124- راجع الحدیث:1757، صحیح مسلم:4530

کرے، تو ان میں سے دو یا تین افراد کے ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گئے۔ پس وہ گائے کے سر کے برابر سونا لائے اور ان کے حضور رکھ دیا۔ پھر ایک آگ آئی اور اسے جلا گئی۔ اس کے بعد اللہ نے ان کے لیے غنیمت حلال فرما دی اور ہماری کمزوری و مجبوری کو دیکھتے ہوئے یہ پہلے ہی ہمارے لیے حلال فرما دی ہے۔

9-بَابٌ: الغَنِيمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الوَقْعَةَ

غنیمت اس کے لیے ہے جو جہاد میں موجود ہو

3125- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَوْلاَ آخِرُ المُسْلِمِينَ، مَا فَتَحْتُ قَرْيَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا، كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ

زید بن اسلم اپنے والد محترم سے راوی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر دوسرے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو جو بستی میں فتح کرتا اسے فتح کرنے والوں میں تقسیم کر دیا کرتا جس طرح نبی کریم ﷺ نے خیبر کو تقسیم فرما دیا تھا۔

10-بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِلْمَغْنَمِ، هَلْ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ؟

جو مال غنیمت کے لیے جہاد کرے اس کے ثواب میں کمی آجاتی ہے

3126 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَعْرَابِيٌّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ، وَيُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ، مَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ فَقَالَ: مَنْ قَاتَلَ، لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ العُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ ایک شخص غنیمت کے لیے لڑتا ہے، دوسرا شہرت کے لیے، تیسرا اپنی جواں مردی کے جوہر دکھانے کے لیے، تو ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ فرمایا جو اللہ کا کلمہ بلند کرنے کی نیت سے لڑے پس اللہ کی راہ میں لڑنے والا وہی ہے۔

11-بَابُ قِسْمَةِ الإِمَامِ مَا يَقْدَمُ

امام کا غنیمت تقسیم کرنا

3125- راجع الحديث:2334

3126- راجع الحديث:2810

عَلَيْهِ، وَيُخْبَأُ لِمَنْ لَمْ يَحْضُرْهُ أَوْ غَابَ عَنْهُ

3127 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ، فَقَسَمَهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنُهُ المِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، فَقَامَ عَلَى البَابِ، فَقَالَ: ادْعُهُ لِي، فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ، فَأَخَذَ قَبَاءً، فَتَلَقَّاهُ بِهِ، وَاسْتَقْبَلَهُ بِأَزْرَارِهِ، فَقَالَ: يَا أَبَا المِسْوَرِ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ، يَا أَبَا المِسْوَرِ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ، وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شِدَّةٌ.

اور غائب و غیر حاضر کے لیے بچا کر رکھنا

حضرت عبداللہ بن ابی مُلَیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ کچھ قبائیں پیش کی گئیں جن میں سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ آپ نے وہ اپنے اصحاب میں تقسیم فرما دیں۔ ان میں سے ایک چادر آپ نے مخرمہ بن نوفل کے لیے اٹھا کر رکھ لی۔ جب وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو ان کے ساتھ مسور بن مخرمہ بھی تھے۔ انہوں نے اپنے حاضر ہونے کی اطلاع کرنے کو کہا، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آواز سن لی اور اسے اٹھا کر ان کے پاس گئے اور قبا ان کے سامنے رکھ کر فرمایا: اے ابوالمسور! یہ میں نے تمہارے لئے اٹھا رکھی تھی۔ اے ابوالمسور! یہ میں نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی۔ تکرار اس لیے فرمائی کہ ان کے مزاج میں سختی تھی۔

3127م- وَرَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ، تَابَعَهُ اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ

حضرت مِسْوَر بن مخرمہ سے مروی ہے کہ یہ قبائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے پیش کی گئی تھیں۔ لیث نے بھی ان ابی ملیکہ سے اس کی متابعت کی ہے۔

بَابٌ: كَيْفَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْظَةَ، وَالنَّضِيرَ وَمَا أَعْطَى مِنْ ذَلِكَ فِي نَوَائِبِهِ

3128 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ،

بنو قریظہ اور بنو نضیر کے اموال کی تقسیم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی حاجت میں خرچ کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

3127م- راجع الحدیث: 2599

3128- انظر الحدیث: 2630، صحیح مسلم: 4579

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ، حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ، وَالنَّضِيرَ، فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ

مروی ہے کہ ایک شخص نے کھجوروں کے کچھ درخت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیے۔ جب بنو قریظہ اور بنو نضیر فتح ہو گئے تو آپ نے وہ درخت واپس لوٹا دیئے۔

13-بَابُ بَرَكَةِ الغَازِي فِي مَالِهِ حَيًّا وَمَيِّتًا، مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلَاةِ الأَمْرِ

زندگی میں اور بعد وفات غازیوں کی برکتیں

3129- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ، أَحَدَّثَكُمْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الجَمَلِ دَعَانِي، فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ: "يَا بُنَيِّ، إِنَّهُ لاَ يُقْتَلُ اليَوْمَ إِلَّا ظَالِمٌ أَوْ مَظْلُومٌ، وَإِنِّي لاَ أُرَانِي إِلَّا سَأُقْتَلُ اليَوْمَ مَظْلُومًا، وَإِنَّ مِنْ أَكْبَرِ هَمِّي لَدَيْنِي، أَفَتُرَى يُبْقِي دَيْنُنَا مِنْ مَالِنَا شَيْئًا؟ فَقَالَ: يَا بُنَيِّ بِعْ مَالَنَا، فَاقْضِ دَيْنِي، وَأَوْصَى بِالثُّلُثِ، وَثُلُثِهِ لِبَنِيهِ - يَعْنِي بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ - يَقُولُ: ثُلُثُ الثُّلُثِ، فَإِنْ فَضَلَ مِنْ مَالِنَا فَضْلٌ بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ شَيْءٌ، فَثُلُثُهُ لِوَلَدِكَ". - قَالَ هِشَامٌ: وَكَانَ بَعْضُ وَلَدِ عَبْدِ اللَّهِ، قَدْ وَازَى بَعْضَ بَنِي الزُّبَيْرِ، خُبَيْبٌ، وَعَبَّادٌ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ بَنِينَ، وَتِسْعُ بَنَاتٍ - قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَجَعَلَ يُوصِينِي بِدَيْنِهِ، وَيَقُولُ: يَا بُنَيِّ إِنْ عَجَزْتَ عَنْهُ فِي شَيْءٍ، فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَوْلاَيَ، قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا دَرَيْتُ مَا أَرَادَ حَتَّى قُلْتُ: يَا أَبَةِ مَنْ مَوْلاَكَ؟ قَالَ: اللَّهُ، قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا وَقَعْتُ فِي كُرْبَةٍ مِنْ دَيْنِهِ، إِلَّا قُلْتُ: يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ اقْضِ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ جمل کے لیے کھڑے ہوئے تو انہوں نے مجھے بلایا۔ میں آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہوگیا۔ فرمایا، اے میرے بیٹے! آج قتل نہیں ہوگا مگر ظالم یا مظلوم اور مجھے نظر آرہا ہے کہ جلد میں مظلومی کی حالت میں قتل کر دیا جاؤں گا۔ مجھے سب سے زیادہ تشویش اپنے قرضے کی ہے۔ کیا میرا قرضہ ادا کر کے میرے مال میں سے بچ سکتا ہے؟ پھر فرمایا، بیٹے! میرا مال فروخت کر کے میرا قرضہ ادا کردو۔ انہوں نے تہائی مال کی میرے لیے وصیت فرمائی اور اس کے تہائی کی حضرت عبداللہ بن زبیر کے صاحبزادوں کے لیے۔ وہ فرماتے ہیں تہائی کا تہائی، پس اگر قرضہ ادا کرنے کے بعد ہمارے مال میں سے کچھ بچ جائے تو اس کا ایک تہائی تمہاری اولاد کے لیے۔ ہشام کا قول ہے کہ حضرت عبداللہ کے بعض صاحبزادے حضرت زبیر کے صاحبزادوں کے ہم عمر تھے جیسے خُبیب اور عباد اور ان کے اس وقت نو صاحبزادے اور سات صاحبزادیاں تھیں۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ آپ برابر مجھے قرضہ ادا کرنے کی

عَنْهُ دَيْنَهُ، فَيَقْضِيهِ، فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَلَمْ يَدَعْ دِينَارًا وَلاَ دِرْهَمًا إِلَّا أَرَضِينَ، مِنْهَا الغَابَةُ، وَإِحْدَى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ، وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ، وَدَارًا بِالْكُوفَةِ، وَدَارًا بِمِصْرَ. قَالَ: وَإِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِي عَلَيْهِ، أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيهِ بِالْمَالِ، فَيَسْتَوْدِعُهُ إِيَّاهُ، فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ: لاَ وَلَكِنَّهُ سَلَفٌ، فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ، وَمَا وَلِيَ إِمَارَةً قَطُّ وَلاَ جِبَايَةَ خَرَاجٍ وَلاَ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي غَزْوَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ: فَحَسَبْتُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ فَوَجَدْتُهُ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ، قَالَ: فَلَقِيَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، كَمْ عَلَى أَخِي مِنَ الدَّيْنِ فَكَتَمَهُ؟ فَقَالَ: مِائَةُ أَلْفٍ، فَقَالَ حَكِيمٌ: وَاللَّهِ مَا أُرَى أَمْوَالَكُمْ تَسَعُ لِهَذِهِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: أَفَرَأَيْتَكَ إِنْ كَانَتْ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ؟ قَالَ: مَا أُرَاكُمْ تُطِيقُونَ هَذَا، فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِينُوا بِي، قَالَ: وَكَانَ الزُّبَيْرُ اشْتَرَى الغَابَةَ بِسَبْعِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ، فَبَاعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بِأَلْفِ أَلْفٍ وَسِتِّ مِائَةِ أَلْفٍ، ثُمَّ قَامَ: فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ حَقٌّ، فَلْيُوَافِنَا بِالْغَابَةِ، فَأَتَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ أَرْبَعُ مِائَةِ أَلْفٍ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ: إِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَا لَكُمْ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لاَ، قَالَ: فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوهَا فِيمَا تُؤَخِّرُونَ إِنْ أَخَّرْتُمْ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لاَ، قَالَ: قَالَ: فَاقْطَعُوا لِي قِطْعَةً، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَكَ مِنْ هَاهُنَا إِلَى هَاهُنَا، قَالَ: فَبَاعَ مِنْهَا

وصیت فرماتے رہے اور فرمایا، اے بیٹے! اگر تو کسی طرح اس سے عاجز آ جائے تو میرے مولیٰ سے مدد لینا۔ میں نے عرض کی، ابا جان! آپ کا مولیٰ کون ہے؟ فرمایا، اللہ عزوجل۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم جب بھی ان کے قرضے کے مجھے کوئی تکلیف پہنچتی تو میں کہتا، اے حضرت زبیر کے مولیٰ! ان کا قرض ادا فرما دے، تو ادا ہو جاتا۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے اور انہوں نے پیچھے کوئی درہم و دینار نہ چھوڑا، سوائے زمین کے جن میں سے ایک غابہ ہے نیز گیارہ مکان مدینہ منورہ میں، دو بصرہ میں، ایک کوفہ میں اور ایک مصر میں ان پر اتنا قرضہ اس لیے چڑھ گیا تھا کہ اگر کوئی آدمی امانت کے طور پر رکھنے کے لیے ان کے پاس مال لاتا تو حضرت زبیر فرماتے اسے قرضہ سمجھو، کیونکہ مجھے اس کے ضائع ہو جانے کا خوف ہے۔ انہوں نے کبھی گورنری قبول نہیں فرمائی اور نہ خراج وصول کرنے پر مامور ہوئے، نہ کسی اور عہدے پر۔ ہاں یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں غزوات میں شریک ہوتے رہے اور پھر حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے قرضے کا حساب کیا تو دو کروڑ اور دو لاکھ پایا۔ عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ پھر مجھ سے حضرت حکیم بن حزام ملے اور فرمایا: اے بھتیجے! میرے بھائی پر کتنا قرض ہے؟ تو میں نے چھپاتے ہوئے جواب دیا، ایک لاکھ حضرت حکیم نے فرمایا، مجھے تو تمہارے مال میں اتنی کشادگی نظر نہیں آتی۔ کہ تم ادا کر سکو حضرت عبداللہ نے جواب دیا اگر آپ دیکھتے کہ یہ دو کروڑ دو لاکھ ہے۔ تو فرمایا میں تو نہیں دیکھتا کہ تم اسے ادا کر سکو۔ پس اگر تم اس کی

فَقَضَى دَيْنَهُ فَأَوْفَاهُ، وَبَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ، فَقَدِمَ عَلَى مُعَاوِيَةَ، وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، وَالْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَابْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: كَمْ قُوِّمَتِ الغَابَةُ؟ قَالَ: كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ أَلْفٍ، قَالَ: كَمْ بَقِيَ؟ قَالَ: أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ، قَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ: قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ، قَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ، وَقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ: قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: كَمْ بَقِيَ؟ فَقَالَ: سَهْمٌ وَنِصْفٌ، قَالَ: قَدْ أَخَذْتُهُ بِخَمْسِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ، قَالَ: وَبَاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَصِيبَهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ بِسِتِّ مِائَةِ أَلْفٍ، فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهِ، قَالَ بَنُو الزُّبَيْرِ: اقْسِمْ بَيْنَنَا مِيرَاثَنَا، قَالَ: لاَ، وَاللَّهِ لاَ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتَّى أُنَادِيَ بِالْمَوْسِمِ أَرْبَعَ سِنِينَ: أَلاَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَلْنَقْضِهِ، قَالَ: فَجَعَلَ كُلَّ سَنَةٍ يُنَادِي بِالْمَوْسِمِ، فَلَمَّا مَضَى أَرْبَعُ سِنِينَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ، قَالَ: فَكَانَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ، وَرَفَعَ الثُّلُثَ، فَأَصَابَ كُلَّ امْرَأَةٍ أَلْفُ أَلْفٍ وَمِائَتَا أَلْفٍ، فَجَمِيعُ مَالِهِ خَمْسُونَ أَلْفَ أَلْفٍ، وَمِائَتَا أَلْفٍ

ادائیگی سے عاجز آجاؤ تو مجھ سے مدد لے لینا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر نے اپنی غابہ والی زمین ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدی تھی۔ حضرت عبداللہ نے اسے سولہ لاکھ میں فروخت کر دیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اعلان فرمایا کہ جس کا حضرت زبیر پر قرضہ ہو وہ ہم سے وصول کرنے غابہ میں آجائے تو حضرت عبداللہ بن جعفر پہنچ گئے اور ان کے حضرت زبیر پر چار لاکھ تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں قرضہ چھوڑ دوں انہوں نے جواب دیا نہیں۔ پھر انہوں نے کہا، اچھا میرے قرضے کو سب سے آخر میں رکھ لو۔ عبداللہ بن زبیر نے جواب دیا، نہیں، تو انہوں نے کہا، مجھے اس زمین کا ایک حصہ دے دو۔ اس پر عبداللہ بن زبیر نے جواب دیا کہ اچھا یہاں سے وہاں تک یہ زمین تمہاری ہوگئی غابہ کی زمین سے یہ فروخت کر کے ان کا قرض ادا کیا۔ جب یہ پورا ادا ہوگیا تو ان کے اس زمین سے ساڑھے چار حصے باقی بچے۔ پھر یہ حضرت معاویہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے پاس عمرو بن عثمان، مُنذر بن زبیر اور ابن زمعہ موجود تھے۔ حضرت معاویہ نے پوچھا، غابہ کی کتنی قیمت لگی؟ جواب دیا، ہر حصے کے ایک لاکھ۔ دریافت کیا، کتنے حصے باقی رہ گئے ہیں؟ جواب دیا ساڑھے چار، مُنذر بن زبیر کہنے لگے کہ ایک لاکھ میں ایک حصہ میں نے لے لیا۔ عمرو بن عثمان گویا ہوئے، ایک حصہ میں نے ایک لاکھ میں لے لیا۔ ابن زمعہ بولے، ایک لاکھ میں ایک حصہ میرا ہوگیا۔ حضرت معاویہ نے دریافت کیا کہ اب کتنے حصے بچے؟ انہوں نے جواب دیا، ڈیڑھ۔ انہوں نے فرمایا میں نے یہ حصہ ڈیڑھ میں خرید لیا عبداللہ بن زبیر

فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر نے اپنا حصہ چھ لاکھ میں حضرت معاویہ کو فروخت کر دیا۔ عبداللہ بن زبیر جب قرضے کی ادائیگی سے فارغ ہو گئے تو حضرت زبیر کے دوسرے صاحبزادے میراث کی تقسیم کا مطالبہ کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا کہ میں اسے فی الحال تمہارے درمیان تقسیم نہیں کروں گا، حتیٰ کہ متواتر چار سال حج کے موقعہ پر اعلان کرلوں کہ جس کا حضرت زبیر پر قرضہ ہو تو وہ ہمارے پاس آئے تا کہ ہم اس کا قرضہ چکا دیں، پس وہ حج کے موقع پر چار سال تک متواتر منادی کرتے رہے۔ جب چار سال گزر گئے تو انہوں نے حصہ داروں میں مال تقسیم کر دیا۔ حضرت زبیر کی چار بیویاں تھیں، ایک تہائی حصہ تقسیم سے علیحدہ رہ گیا۔ وصیت کے مطابق تو ان کی ہر ایک بیوی کو دو لاکھ دس ہزار ملے۔ یوں زبیر کا سارا مال پانچ کروڑ اور دو لاکھ کا ہوا۔

14- بَابُ إِذَا بَعَثَ الإِمَامُ رَسُولًا فِي حَاجَةٍ، أَوْ أَمَرَهُ بِالْمُقَامِ هَلْ يُسْهَمُ لَهُ

جب امام کسی کو قاصد بنائے یا کسی جگہ ٹھہرائے تو اس کا حصہ

3130 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَوْهَبٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ، فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اہلیہ محترمہ کی سخت بیماری کے سبب جنگِ بدر میں شامل نہ ہو سکتے تھے، جو رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہارے لیے جنگ بدر میں شامل ہونے والے کے برابر اجر ہے اور حصہ بھی۔

15- بَابٌ: وَمِنَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ

خمس مسلمانوں کی

3130- انظر الحديث: 7095،4651،4650،4514،4513،4066،3704،3698

الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ الْمُسْلِمِينَ

مَا سَأَلَ هَوَازِنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَضَاعِهِ فِيهِمْ فَتَحَلَّلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِدُ النَّاسَ أَنْ يُعْطِيَهُمْ مِنَ الفَيْءِ وَالأَنْفَالِ مِنَ الخُمُسِ وَمَا أَعْطَى الأَنْصَارَ وَمَا أَعْطَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ تَمْرَ خَيْبَرَ

3131,3132 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: وَزَعَمَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الحَكَمِ، وَمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ: فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَبُّ الحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ، إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا المَالَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَ آخِرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المُسْلِمِينَ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلاَءِ قَدْ جَاءُونَا تَائِبِينَ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ

حاجات کے لیے ہے

اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ جو قبیلہ ہوازن والوں نے آپ کی رضاعت وہاں ہونے کے سبب نبی کریم ﷺ سے کیا اور آپ نے مسلمانوں سے ان کا حق معاف کروایا اور اسی کے دلائل سے تو ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فَے، غنیمت اور خمس سے لوگوں کو مال عطا فرمایا اور جو انصار کو عطیات دیئے اور حضرت جابر بن عبداللہ کو خیبر کی کھجوریں عنایت فرمائیں۔

مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب قبیلہ ہوازن کے مسلمانوں کا وفد حاضر ہوا اور انہوں نے اپنے مال اور قیدیوں کا سوال کیا تو سول اللہ نے ان سے فرمایا: میرے نزدیک سب سے پسندیدہ بات یہ ہے کہ دو میں سے ایک چیز اختیار کر لو، چاہے اپنے قیدی آزاد کروالو یا اپنا مال لے لو میں نے اسی وجہ سے تقسیم میں تاخیر کی ہے اور رسول اللہ ﷺ دس سے زیادہ راتوں تک ان کے جواب کا انتظار فرماتے رہے حتیٰ کہ آپ طائف سے بھی واپس لوٹ آئے۔ جب ان لوگوں پر اچھی طرح کھل گیا کہ رسول اللہ ﷺ ان کو دو میں سے ایک ہی چیز واپس لوٹائیں گے تو انہوں نے عرض کی ہم اپنے قیدی آزاد کروانا چاہتے ہیں۔ پس آپ نے اپنے صحابہ کے میں جلوہ افروز ہوئے، پھر اللہ تعالیٰ کی شایان شان حمد وثنا بیان کر کے فرمایا: تمہارے یہ بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں اور میں نے ارادہ کیا کہ ان کے قیدی واپس کر دوں ،تو جو تم میں سے اپنے حصے کے قیدی کو بہ رضا و رغبت

3131,3132- انظر الحدیث: 2308,2307، صحیح مسلم: 4533، سنن ابو داؤد: 2744

سَبْيَهُمْ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَيِّبَ، فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ؟ . فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا لاَ نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ ، فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا، فَهَذَا الَّذِي بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ

آزاد کرنا چاہے تو ضرور کردے اور جو اپنے حصے پر قائم رہنا چاہے تو اسے اتنا مال دے دیں گے، جب بھی اللہ تعالیٰ ہمیں فے کا مال عنایت فرمائے، پس وہ اس طرح آزاد کردے۔ تمام حضرات نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم بخوشی آزاد کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معلوم نہیں تم میں سے کس نے اجازت دی اور کس نے نہیں دی۔ تم سب واپس لوٹ جاؤ اور ہمارے پاس اپنے ان بڑوں کو بھیجو جو تمہارے امراء ہیں۔ لوگ واپس چلے گئے اور انہوں نے اپنے اپنے امراء کو صورتِ حال بتائی تو ان کے سردار بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے ، اور آپ کو بتایا کہ لوگ بخوشی اجازت دے رہے ہیں۔ پس آپ نے انہیں آزاد کر دینے کی اجازت عطا فرمائی قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کے متعلق یہ بات ہم تک پہنچی ہے۔

3133 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي القَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ الكُلَيْبِيُّ، - وَأَنَا لِحَدِيثِ القَاسِمِ أَحْفَظُ - عَنْ زَهْدَمٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى، فَأُتِيَ - ذَكَرَ دَجَاجَةً -، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِنَ المَوَالِي، فَدَعَاهُ لِلطَّعَامِ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ، فَحَلَفْتُ لاَ آكُلُ، فَقَالَ: هَلُمَّ فَلْأُحَدِّثْكُمْ عَنْ ذَاكَ، إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لاَ أَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ ، وَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ، فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ: أَيْنَ النَّفَرُ الأَشْعَرِيُّونَ؟ ، فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ

حضرت زہدم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر تھے کہ آپ کی خدمت میں بھنا ہوا مرغ پیش کیا گیا اس وقت ان کے پاس بنی تیم کا ایک سرخ رنگ والا شخص بھی موجود تھا گویا وہ ان کا آزاد کردہ غلام تھا۔ آپ نے اسے بھی کھانے کے لیے فرمایا تو اس نے جواب دیا: میں نے مرغ کو گندگی کھاتے دیکھا تو مجھے کراہیت ہوئی اس لیے میں نے قسم کھالی ہے کہ نہیں کھاؤں گا، آپ نے فرمایا، آؤ میں اس کے متعلق تمہیں حدیث سناتا ہوں۔ میں بارگاہِ اقدس میں چند اشعریوں کے ساتھ حاضر ہوا، تو انہوں نے آپ سے سواریوں کا مطالبہ کیا۔ آپ نے فرمایا، خدا کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دوں گا، کیونکہ میرے پاس سواری

3133- صحیح مسلم: 4246,4241 سنن ترمذی: 1827,1826 سنن نسائی: 3788,4358,4357

الذُّرَى، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا: مَا صَنَعْنَا؟ لاَ يُبَارَكُ لَنَا، فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ، فَقُلْنَا: إِنَّا سَأَلْنَاكَ أَنْ تَحْمِلَنَا، فَحَلَفْتَ أَنْ لاَ تَحْمِلَنَا، أَفَنَسِيتَ؟ قَالَ: لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ، وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ - إِنْ شَاءَ اللَّهُ - لاَ أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَتَحَلَّلْتُهَا

ہی کوئی نہیں، اسی دوران بارگاہ اقدس میں کئی اونٹ پیش کئے گئے تو آپ نے لوگوں سے پوچھا، اشعریوں کا گروہ کہاں ہے؟ پھر آپ نے حکم فرمایا کہ پانچ اونٹ سفید کوہان والے انہیں دیئے جائیں، جب ہم چل پڑے تو آپس میں کہنے لگے کہ ہم نے اچھا نہیں کیا، اس میں ہمیں برکت نہیں ہوگی۔ ہم نے واپس آ کر آپ کی خدمت میں عرض کی۔ ہم نے سواریوں کا آپ سے سوال کیا تھا تو آپ نے قسم کھائی کہ میں سواری نہیں دوں گا۔ کیا آپ قسم کو بھول گئے؟ فرمایا میں نے تمہیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہیں، اور بے شک خدا کی قسم اگر میں کسی بات پر بھی قسم کھا لوں اور اس کے خلاف میں اچھائی دیکھوں تو اچھے پہلو کو اختیار کر کے قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔

3134 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قِبَلَ نَجْدٍ، فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً، فَكَانَتْ سِهَامُهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا، أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ایک سریہ روانہ فرمایا جس میں حضرت عبداللہ بن عمر بھی تھے۔ مالِ غنیمت میں بہت سے اونٹ ہاتھ لگے۔ پس ہر مجاہد کے حصے میں بارہ یا گیارہ اونٹ آئے اور ہر ایک کو ایک ایک اونٹ اور عنایت فرما دیا تھا۔

3135 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً، سِوَى قِسْمِ عَامَّةِ الجَيْشِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سریہ میں بھیجے ہوئے حضرات میں سے بعض کو عام مجاہد کے حصے کے علاوہ اپنی طرف سے بھی کچھ عنایت فرما دیا کرتے تھے۔

3136 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو

حضرت ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری سے

3134- انظر الحدیث: 4338، راجع الحدیث: 3131

3135- صحیح مسلم: 4540، سنن ابو داؤد: 2746

3136- انظر الحدیث: 3876,4230,4233، صحیح مسلم: 6360

أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ، فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ، أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ، أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ، وَالآخَرُ أَبُو رُهْمٍ - إِمَّا قَالَ: فِي بِضْعٍ، وَإِمَّا قَالَ: فِي ثَلاَثَةٍ وَخَمْسِينَ، أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي -. فَرَكِبْنَا سَفِينَةً، فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالحَبَشَةِ، وَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابَهُ عِنْدَهُ، فَقَالَ جَعْفَرٌ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا هَاهُنَا، وَأَمَرَنَا بِالإِقَامَةِ، فَأَقِيمُوا مَعَنَا، فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا، فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، فَأَسْهَمَ لَنَا، أَوْ قَالَ: فَأَعْطَانَا مِنْهَا، وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا، إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ، إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ، قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ

روایت کرتے ہیں، کہ جب نبی کریم ﷺ کے تشریف جانے کی خبر ملی تو اس وقت ہم یمن میں تھے۔ ہم بھی آپ کی طرف ہجرت کرنے نکلے، میں اور میرے بھائی۔ میں اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا۔ ایک کا نام ابو بردہ اور دوسرے کا ابو رہم تھا۔ آگے شاید یہ کہا کہ ہم اپنی قوم کے بہت سے افراد تھے۔ یا یہ بتایا تھا کہ ترپین یا باون افراد تھے۔ پس ہم کشتی میں سوار ہو گئے لیکن کشتی نے ہمیں حبشہ میں نجاشی کے پاس پہنچا دیا۔ ہماری ملاقات حضرت جعفر بن ابوطالب اور ان کے ساتھیوں سے ہوئی، تو حضرت جعفر نے ہمیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حبشہ میں بھیجا اور یہاں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے، پس آپ حضرات بھی ہمارے پاس رک جائیں۔ ہم ان کے پاس رک گئے۔ حتیٰ کہ ہم سب مل کر اس وقت بارگاہِ رسالت میں پہنچے۔ جب آپ خیبر فتح فرما چکے تھے تو ہمیں بھی آپ نے حصہ دیا، یا یہ فرمایا کہ ہمیں بھی حصہ عطا فرمایا حالانکہ جو فتح خیبر میں شامل نہیں تھا ایسے کسی ایک شخص کو آپ نے حصہ نہیں دیا، ماسوائے ہماری کشتی والوں کے اور حضرت جعفر اور ان کے ساتھیوں کے، آپ نے ان سب کو مجاہدین کے ساتھ حصہ عنایت فرمایا۔

3137- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَدْ جَاءَنِي مَالُ البَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا، فَلَمْ يَجِئْ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ مَالُ البَحْرَيْنِ، أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا،

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال غنیمت آجائے تو میں تمہیں اتنا دوں گا، اتنا دوں گا، اتنا دوں گا۔ لیکن مال آنے سے پہلے ہی نبی کریم ﷺ کا ظاہری وصال ہو گیا۔ جب بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان کروا دیا کہ جس کا رسول اللہ ﷺ پر قرضہ ہو یا جس سے انہوں نے کوئی وعدہ فرمایا ہو، تو وہ ہمارے پاس آجائے، میں ان کی

فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا، فَحَثَا لِي ثَلاَثًا. - وَجَعَلَ سُفْيَانُ يَحْثُو بِكَفَّيْهِ جَمِيعًا، ثُمَّ قَالَ لَنَا: هَكَذَا قَالَ لَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ -

خدمت میں حاضر ہوا اور بتا دیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا۔ آپ نے مجھے تین لپ بھر کر عطا فرمائیں۔ سفیان راوی نے اپنی ہتھیلیوں کو جوڑ کر بتایا کہ یوں ابن منکدر نے بتایا۔

3137م- وَقَالَ مَرَّةً فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ، فَسَأَلْتُ، فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ: سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِي، وَإِمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّي قَالَ: قُلْتَ: تَبْخَلُ عَنِّي؟ مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ،

حضرت جابر نے فرمایا کہ میں نے پہلی بار حضرت ابوبکر کی خدمت میں جا کر سوال کیا تو انہوں نے کچھ نہ دیا۔ پھر دوسری بار گیا، لیکن کچھ نہ دیا۔ پھر تیسری مرتبہ گیا اور میں نے کہا کہ پہلی مرتبہ آپ سے سوال کیا تو کچھ نہ دیا۔ دوسری دفعہ سوال کیا تب بھی کچھ نہ دیا۔ اب تیسری مرتبہ سوال کیا لیکن آپ نے کچھ بھی نہیں دیا۔ فرمایئے کچھ عطا فرمانے کا ارادہ ہے یا میرے بارے میں بخل سے کام لینا ہے؟ فرمایا، آپ نے کہا ہے کہ میرے بارے میں بخل سے کام لے رہے ہیں۔ حالانکہ میں نے ایک دفعہ بھی انکار نہیں کیا، اور میں تو آپ کو مال دینا چاہتا ہوں۔

قَالَ سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرٍ، فَحَثَا لِي حَثْيَةً وَقَالَ: عُدَّهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَ مِائَةٍ، قَالَ: فَخُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ، وَقَالَ يَعْنِي ابْنَ الْمُنْكَدِرِ: وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ

سفیان، عمرو، محمد بن علی، حضرت جابر سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر نے لپ بھر کر سکے دیئے۔ فرمایا، انہیں گنو، گنے تو پانچ سو نکلے۔ فرمایا اتنے اتنے دو دفعہ اور لیجیے۔ ابن منکدر کا قول ہے کہ بخل سے زیادہ اور کون سی بیماری خطرناک ہے۔

3138- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيمَةً بِالْجِعْرَانَةِ، إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: اعْدِلْ، فَقَالَ لَهُ: لَقَدْ شَقِيتُ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب جعرانہ کے مقام پر رسول اللہ ﷺ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ایک آدمی نے کہا، انصاف سے کام لیجیے، آپ نے اس سے فرمایا، اگر میں انصاف نہ کروں تو شقی ہو جاؤں گا۔

3137م- راجع الحدیث: 2296

16- بَابُ مَا مَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الأُسَارَى مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمِّسَ

3139 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ: لَوْ كَانَ المُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا، ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلاَءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ

رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قیدیوں پر احسان اور خمس نہ لینا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسیرانِ بدر کے قیدیوں کے بارے میں فرمایا اگر مطعم بن عدی آج زندہ ہوتا اور وہ مجھ سے ان بدبختوں کی رہائی کے بارے میں کہتا، تو میں اس کی سفارش پر انہیں چھوڑ دیتا۔

17- بَابٌ: وَمِنَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الخُمُسَ لِلْإِمَامِ

وَأَنَّهُ يُعْطِي بَعْضَ قَرَابَتِهِ دُونَ بَعْضٍ مَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي المُطَّلِبِ، وَبَنِي هَاشِمٍ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ

قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ: "لَمْ يَعُمَّهُمْ بِذَلِكَ، وَلَمْ يَخُصَّ قَرِيبًا دُونَ مَنْ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ، وَإِنْ كَانَ الَّذِي أَعْطَى لِمَا يَشْكُو إِلَيْهِ مِنَ الحَاجَةِ، وَلِمَا مَسَّتْهُمْ فِي جَنْبِهِ مِنْ قَوْمِهِمْ وَحُلَفَائِهِمْ

خمس امام کا حق ہے

وہ اپنے جس رشتہ دار کو چاہے دے اور جس کو چاہے نہ دے، اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے خمس میں سے تمام بنو مطلب یا تمام بنو ہاشم کو مال عنایت نہیں فرمایا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں۔ کہ نہ آپ نے اسے ہر ایک کے لیے عام کیا اور نہ حاجت کے بغیر قرابت والوں کے لیے خاص فرمایا۔ آپ نے جس کو عطا فرمایا تو اس نے اپنی حاجت کی اس سے شکایت کی ہوگی یا آپ کا ساتھ دینے کے سبب انہیں اپنی قوم اور اپنے حلیفوں سے نقصان اٹھانا پڑا ہوگا۔

3140 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا

حضرت جبیر مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! آپ

3139- انظر الحدیث: 4024، سنن ابوداؤد: 2689

3140- انظر الحدیث: 4229,3502، سنن ابوداؤد: 2978، سنن نسائی: 4147، سنن ابن ماجہ: 2881

وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا، وَنَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ، وَبَنُو هَاشِمٍ شَيْءٌ وَاحِدٌ

نے بنو عبد المطلب کو مال عطا فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا، حالانکہ آپ کی نظر میں ہم اور وہ ایک جیسے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی ہیں۔

3140م- قَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، وَزَادَ، قَالَ جُبَيْرٌ: وَلَمْ يَقْسِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، وَلاَ لِبَنِي نَوْفَلٍ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: عَبْدُ شَمْسٍ، وَهَاشِمٌ وَالمُطَّلِبُ إِخْوَةٌ لِأُمٍّ، وَأُمُّهُمْ عَاتِكَةُ بِنْتُ مُرَّةَ، وَكَانَ نَوْفَلٌ أَخَاهُمْ لِأَبِيهِمْ

دوسری روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ حضرت جبیر نے بارگاہ رسالت میں عرض کی کہ آپ نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو حصہ نہیں دیا۔ ابن اسحاق کا بیان ہے کہ عبد شمس، ہاشم اور مطلب تینوں سگے بھائی تھے۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ بنت مرّہ تھا اور نوفل ان کا باپ کی جانب سے بھائی تھا۔

18- بَابُ مَنْ لَمْ يُخَمِّسِ الأَسْلاَبَ، وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمِّسَ، وَحُكْمِ الإِمَامِ فِيهِ

مقتول کے بدن پر جو سامان ہو وہ قاتل کا ہے، اس میں خمس بھی نہیں، اور اس کے متعلق امام کا حکم

3141 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ، فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، فَإِذَا أَنَا بِغُلاَمَيْنِ مِنَ الأَنْصَارِ - حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا، تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا - فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ: يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي؟ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَئِنْ رَأَيْتُهُ لاَ

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ بدر کے دوران میں صف میں ذرا دیر بیٹھ گیا تھا۔ اپنے دائیں بائیں طرف دیکھا تو دو کم سن انصاری لڑکے نظر آئے۔ دل میں گمان گزرا کہ کاش میں جوانوں کے درمیان ہوتا۔ ان میں سے ایک لڑکا مجھ سے کہنے لگا، چچا جان! آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں۔ میں نے جواب دیا، ہاں لیکن اے بھتیجے! تمہیں اس سے کیا کام ہے لڑکے نے جواب دیا، مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا تھا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر میں

3141- انظر الحدیث: 3988,3964، صحیح مسلم: 4544

يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الأَعْجَلُ مِنَّا، فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ، فَغَمَزَنِي الآخَرُ، فَقَالَ لِي مِثْلَهَا، فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ، قُلْتُ: أَلاَ إِنَّ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَانِي، فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا، فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلاَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ: أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟، قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: أَنَا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ: هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟، قَالاَ: لاَ، فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ، فَقَالَ: كِلاَكُمَا قَتَلَهُ، سَلَبُهُ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الجَمُوحِ، وَكَانَا مُعَاذَ ابْنَ عَفْرَاءَ، وَمُعَاذَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الجَمُوحِ"

اسے دیکھ لوں تو میرا جسم اس وقت تک اس کے جسم سے الگ نہیں ہوگا جب تک ہم میں سے کسی ایک کو موت نہ آجائے۔ میں اس کی بات سن کر ششدر رہ گیا۔ دوسرے لڑکے نے بھی مجھ سے ایسی ہی بات کی۔ کچھ دیر نہ گزری کہ ابوجہل لوگوں میں گھومتا نظر آیا۔ میں نے کہا، جسے تم پوچھتے ہو، تمہارا نشانہ وہ شخص ہے۔ دونوں لڑکے اپنی تلواریں لے کر اس پر ٹوٹ پڑے، اور پے در پے وار کر کے اسے پچھاڑ دیا۔ پھر دونوں بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اور اس واقعہ کی آپ کو خبر دی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ دونوں میں سے ہر ایک نے کہا، میں نے قتل کیا ہے۔ فرمایا، کیا تم نے اپنی خون آلودہ تلواریں صاف کر لی ہیں، دونوں نے عرض کی جی نہیں، آپ نے تلواریں ملاحظہ کر کے فرمایا: تم دونوں نے اسے قتل کیا، لیکن اس کے جسم کا سامان معاذ بن عمرو بن جموع کو ملے گا۔ دونوں لڑکے معاذ بن عفرا اور معاذ بن عمرو بن جموع تھے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

3142 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا التَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ المُشْرِكِينَ عَلاَ رَجُلًا مِنَ المُسْلِمِينَ، فَاسْتَدَرْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ حَتَّى ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ، فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ المَوْتِ، ثُمَّ أَدْرَكَهُ المَوْتُ، فَأَرْسَلَنِي،

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ حنین کے لیے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ پر قربان ہونے کے لیے نکلے۔ جب ہمارا مقابلہ ہوا، تو مسلمانوں پر آزمائش آگئی، میں نے ایک مشرک کو دیکھا، کہ اس نے ایک مسلمان کو دبوچا ہوا ہے۔ میں گھوم کر اس کے پیچھے پہنچا۔ اور اس کے کندھے پر تلوار کی بھرپور ضرب لگائی۔ وہ پلٹ کر میرے مقابلہ پر ڈٹ گیا۔ ہم دونوں میں خوب زور آزمائی ہوئی اور مجھے اپنی جان نکلتی نظر آنے لگی لیکن وہ اچانک مر گیا۔ اور میری جان چھوٹی۔ حضرت عمر بن خطاب سے میری

3142- راجع الحديث:2100

فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمْرُ اللَّهِ، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا، وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ . فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي، ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ . فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي، ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ مِثْلَهُ، فَقُمْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ؟ . فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ: صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَسَلَبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ عَنِّي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَاهَا اللَّهِ، إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسُدِ اللَّهِ، يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُعْطِيكَ سَلَبَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ . فَأَعْطَاهُ، فَبِعْتُ الدِّرْعَ، فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ، فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الإِسْلَامِ

ملاقات ہوئی تو لوگوں کا حال پوچھا، فرمایا، جو اللہ کا حکم ہے۔ جب جنگ ختم ہوئی لوگ واپس لوٹے، تو نبی کریم ﷺ نے اجلاس فرمایا اور ارشاد ہوا، کہ جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو اور ثبوت اس کے پاس موجود ہو تو مقتول کا سامان اسی کو ملے گا۔ پس میں کھڑا ہو گیا۔ پھر یہ سوچ کر بیٹھ گیا کہ میری گواہی کون دے گا؟ جب آپ نے تیسری دفعہ بھی یہی فرمایا، تو ایک شخص نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ آپ نے درست فرمایا ہے۔ اس اس کافر کا سامان میرے پاس ہے۔ آپ انہیں مجھ سے راضی کر دیں۔ حضرت ابو بکر صدیق نے اس شخص سے فرمایا: نہیں خدا کی قسم یہ تو نہیں ہوگا کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے لڑے، اور اس کا مال آپ کو دے دیا جائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے۔ پس اس شخص نے وہ سامان مجھے دے دیا۔ میں نے اس میں سے ایک زرہ بیچ کر بنو سلمہ کا ایک باغ خرید لیا۔ یہ اسلام کے شروع زمانہ کا مال ہے جو مجھے سب سے پہلے حاصل ہوا۔

19- بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ وَغَيْرَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ وَنَحْوِهِ

تالیفِ قلوب کے لیے رسولِ خدا ﷺ کا خمس وغیرہ سے خرچ کرنا

رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق حضرت عبداللہ بن زید نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

3143 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے عطا فرما دیا۔ پھر آپ سے مال طلب کیا تو پھر عطا

3143- راجع الحدیث: 2542,1472

عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا حَكِيمُ، إِنَّ هَذَا المَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلاَ يَشْبَعُ، وَاليَدُ العُلْيَا خَيْرٌ مِنَ اليَدِ السُّفْلَى. قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، لاَ أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ العَطَاءَ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ المُسْلِمِينَ إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِي قَسَمَ اللَّهُ لَهُ مِنْ هَذَا الفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ، فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ شَيْئًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوُفِّيَ

فرما دیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: اے حکیم! یہ دنیا کا مال ہریالہ اور شیریں ہے۔ جو اسے نفس کی سخاوت کے ساتھ لے گا تو اس کے لیے اس میں برکت ہوگی اور خواہش نفس کے تحت لے گا تو کسی قسم کی برکت نہ ہوگی، اور اس کی مثال ایسی ہو جائے گی جیسے کوئی کھاتا جائے اور سیر نہ ہو۔ یاد رکھو، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیم بن حزام نے عرض کی، یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کے بعد میں کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاؤں گا۔ حتیٰ کہ دنیا سے چلا جاؤں۔ پھر حضرت ابوبکر نے انہیں مال عطا کرنے کی غرض سے بُلایا تو انہوں نے مال لینے سے صاف انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمر نے انہیں مال عطا کرنے کی غرض سے بلایا۔ تب بھی انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ پس حضرت عمر نے فرمایا: اے مسلمانو! میں فَے کے مال سے ان کا وہ حق انہیں دے رہا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے لیکن وہ خود لینے سے انکار کر رہے ہیں۔ اسی طرح حضرت حکیم نے کسی سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آخری سانس تک کوئی چیز قبول کی۔

3144 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ كَانَ عَلَيَّ اعْتِكَافُ يَوْمٍ فِي الجَاهِلِيَّةِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَفِيَ بِهِ، قَالَ: وَأَصَابَ عُمَرُ جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ، فَوَضَعَهُمَا فِي بَعْضِ بُيُوتِ مَكَّةَ، قَالَ: فَمَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَبْيِ حُنَيْنٍ، فَجَعَلُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، انْظُرْ مَا هَذَا؟ فَقَالَ: مَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ نبوت میں عرض کی: یا رسول اللہ! دور جاہلیت کا مجھ پر ایک دن کا اعتکاف ہے۔ پس آپ نے اسے پورا کرنے کا حکم دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر کو حنین کے قیدیوں سے دو لونڈیاں ملیں انہوں نے انہیں مکہ مکرمہ میں کسی کے گھر چھوڑ دیا۔ روای کہتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے قیدی آزاد فرما دیئے تو وہ گلی کوچوں میں بھاگنے دوڑنے لگے حضرت عمر نے فرمایا، اے عبداللہ! دیکھو یہ کیسا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّبْيِ ، قَالَ: اذْهَبْ فَأَرْسِلِ الجَارِيَتَيْنِ، قَالَ نَافِعٌ: وَلَمْ يَعْتَمِرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الجِعْرَانَةِ وَلَوِ اعْتَمَرَ لَمْ يَخْفَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ

شور وغل ﷺ عرض کیکہ رسول اللہ ﷺ نے حنین کے قیدیوں پر احسان فرمایا ہے۔ فرمایا تم جا کر ان دونوں لونڈیوں کو بھی واپس بھیج دو۔ نافع کا قول ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے جعرانہ سے عمرہ نہیں فرمایا۔ اگر آپ عمرہ کرتے تو عبداللہ سے یہ بات مخفی نہ رہتی۔

3144م-وَزَادَ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: مِنَ الخُمُسِ، وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: فِي النَّذْرِ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمٍ

نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ (وہ دونوں لونڈیاں) خمس سے ملی تھیں۔ نافع نے ابن عمر سے جو روایت کی ہے۔ اس میں نذر کا لفظ اور دن کا کوئی ذکر نہیں۔

3145-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا الحَسَنُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا وَمَنَعَ آخَرِينَ، فَكَأَنَّهُمْ عَتَبُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ: إِنِّي أُعْطِي قَوْمًا أَخَافُ ظَلَعَهُمْ وَجَزَعَهُمْ، وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الخَيْرِ وَالغِنَى، مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ: مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ،

حضرت عمر بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض لوگوں کو مال عنایت فرمایا اور کچھ حضرات کو نہ دیا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان پر عتاب فرمایا ہے۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں بعض لوگوں کو ان کی کمزوری اور بے صبری کے سبب مال دیتا ہوں، اور بعض لوگوں کو چھوڑ دیتا ہوں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے بھلائی اور استغناء سے بھر کر دیا ہے۔ ایسے ہی لوگوں میں سے عمرو بن تغلب ہے۔ حضرت عمرو بن تغلب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کلمہ میرے بارے میں ارشاد فرمایا یہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔

3145م- وَزَادَ أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الحَسَنَ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَالٍ أَوْ بِسَبْيٍ فَقَسَمَهُ بِهَذَا

عمرو بن تغلب سے دوسرے حضرات نے روایت کی ہے۔ اس میں اتنا اضافہ ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مال یا قیدی پیش ہوئے تھے تو آپ نے انہیں اس طرح تقسیم فرمایا۔

3146 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

3144م- راجع الحدیث:2032' صحیح مسلم:4272,4270' سنن نسائی:3830

3145م- انظر الحدیث:923' راجع الحدیث:923

3146- انظر الحدیث: 7441,6762,5860,4337,4334,4333,4332,4331,3793,3778,

3147: 3528' راجع الحدیث:3528

عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَتَأَلَّفُهُمْ، لِأَنَّهُمْ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ

میں قریش کو اس لیے مال عطا کرتا ہوں، کہ ان کا دورِ جاہلیت ابھی ابھی گزرا ہے۔

3147 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ نَاسًا مِنَ الأَنْصَارِ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ، فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ المِائَةَ مِنَ الإِبِلِ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا، وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، قَالَ أَنَسٌ: فَحُدِّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ، فَأَرْسَلَ إِلَى الأَنْصَارِ، فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ، وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا كَانَ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ . قَالَ لَهُ فُقَهَاؤُهُمْ: أَمَّا ذَوُو آرَائِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، وَأَمَّا أُنَاسٌ مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُعْطِي قُرَيْشًا، وَيَتْرُكُ الأَنْصَارَ، وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالأَمْوَالِ، وَتَرْجِعُوا إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَاللَّهِ مَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ ، قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ رَضِينَا، فَقَالَ لَهُمْ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کے کچھ افراد نے رسول اللہ ﷺ کے اس سلوک پر جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہوازن کی دولت مفت عطا فرمائی، تو آپ نے قریش کے کچھ افراد کو سو سو اونٹ تک عنایت فرما دیئے تو یہ کہنے لگے کہ اللہ اپنے رسول کو معاف فرمائے جو قریش کو مالا مال کرتے ہیں اور ہم پر نظر عنایت نہیں کرتے حالانکہ کفار کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں۔ کہ بارگاہِ نبوت میں کسی نے اس بات کا ذکر کر دیا۔ تو آپ نے انصار کو بلایا، اور انہیں ایک چمڑے کے خیمے میں اکٹھا فرمایا، اور ان کے ساتھ دوسرے کسی ایک شخص کو بھی نہیں بلایا۔ جب وہ اکٹھا ہو چکے، تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: کیا یہ اچھی بات ہے جو تمہاری جانب سے مجھ تک پہنچی ہے؟ ان میں سے سمجھ دار حضرات نے عرض کی، یا رسول اللہ! جو ہم میں سے سوجھ بوجھ والے ہیں انہوں نے ہرگز ایک لفظ بھی نہیں کہا لیکن جو ہم میں کم عمر ہیں انہوں نے کہا ہے کہ اللہ اپنے رسول کو معاف فرمائے وہ قریش کو تو مالا مال کر دیتے ہیں لیکن انصار پر نظر عنایت نہیں کرتے ہیں۔ حالانکہ کفار کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جن لوگوں کو مال دیتا ہوں ان کا زمانۂ کفر زیادہ دور نہیں، کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ دوسرے لوگ مال لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے

3147- راجع الحدیث:3146

إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً شَدِيدَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الحَوْضِ قَالَ أَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ

رسول کو لے جاؤ، خدا کی قسم، جو کچھ تم لے کر اپنے گھروں کو لوٹتے ہو وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے کر اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں۔ سب انصار نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیوں نہیں؟ یقیناً ہم اس پر راضی ہیں، پھر آپ نے فرمایا: بیشک میرے بعد تم جلد اپنے ساتھ بڑی ناانصافی دیکھو گے لیکن اس پر صبر کرنا حتیٰ کہ حوض کوثر پر اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے ملاقات کرو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم سے صبر نہ ہوسکا۔

3148 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ، أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ، مُقْبِلًا مِنْ حُنَيْنٍ، عَلِقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ، فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ، فَوَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعْطُونِي رِدَائِي، فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هَذِهِ العِضَاهِ نَعَمًا، لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لاَ تَجِدُونِي بَخِيلًا، وَلاَ كَذُوبًا، وَلاَ جَبَانًا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حنین سے واپس آرہے تھے کہ چند اعرابی آپ کو آکر لپٹ گئے۔ اور وہ آپ سے مال طلب کرتے تھے اور آپ کو مجبور کرتے ہوئے کیکر کے درخت تک لے گئے اور آپ کی چادر مبارک بھی لے لی آپ نے فرمایا: میری چادر دے دو، اگر میرے پاس ان درختوں کے برابر بھی مویشی ہوتے، تو میں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور تم مجھے بخیل جھوٹا یا بزدل نہ پاؤ گے۔

3149 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَذَبَهُ جَذْبَةً شَدِيدَةً، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہا تھا۔ آپ چوڑے حاشیے والی ایک نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ ایک اعرابی ملا تو اس نے بڑے زور سے آپ کی چادر کو کھینچا۔ حتیٰ کہ میں نے زور سے کھینچنے کے سبب چادر کے کنارے کی رگڑ کا نشان آپ کی مبارک

3148- راجع الحديث: 2821

3149- انظر الحديث: 6088,5809، صحيح مسلم: 426، سنن ابن ماجه: 3553

أَثَّرَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ. فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ

گردن پر دیکھا۔ پھر وہ کہنے لگا، آپ کے پاس جو اللہ کا مال ہے مجھے اس میں سے عطا فرمائیے، آپ نے اس کی جانب توجہ فرمائی اور تبسم فرماتے ہوئے اسے مال عطا کرنے کا حکم فرمایا۔

3150- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ، آثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنَاسًا فِي القِسْمَةِ، فَأَعْطَى الأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الإِبِلِ، وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَأَعْطَى أُنَاسًا مِنْ أَشْرَافِ العَرَبِ فَآثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي القِسْمَةِ، قَالَ رَجُلٌ: وَاللَّهِ إِنَّ هَذِهِ القِسْمَةَ مَا عُدِلَ فِيهَا، وَمَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْتُهُ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، رَحِمَ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کا مال تقسیم فرمایا، تو کچھ حضرات کو تقسیم میں ترجیح عطا فرمائی مثلاً اقرع بن حابس کو سو اونٹ عنایت فرمائیے اور اتنے ہی عیینہ کو عطا کئے۔ اور عرب کے کچھ سرداروں کو بھی اس دن تقسیم میں ترجیح دی گئی، اس پر ایک شخص نے کہا: خدا کی قسم اس تقسیم میں انصاف کو سامنے نہیں رکھا گیا اور اس میں رضائے الٰہی مطلوب نہیں رہی۔ میں نے کہا: یہ بات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش گزار کرتا ہوں۔ پس میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا: اگر اللہ اور اس کا رسول ہی انصاف نہ کریں تو انصاف اور کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

3151- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي، وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ وَقَالَ أَبُو ضَمْرَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو جو قطعہ زمین عنایت فرمایا تھا، وہاں سے میں کھجوروں کی گٹھلیوں کی گٹھڑی اپنے سر پر اٹھا لایا کرتی تھی یہ جگہ ہم سے تین فرسخ کے فاصلے پر تھی۔ دوسری روایت میں ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو جو قطعہ زمین عطا فرمایا وہ بنو نضیر کی زمین تھی۔

3150- انظر الحدیث: 6336,6291,6100,6059,4336,4335,3405 صحیح مسلم: 2444

3151- انظر الحدیث: 5224 صحیح مسلم: 5656

الزُّبَيْرَ أَرْضًا مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ

3152 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ، أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ الْيَهُودَ مِنْهَا، وَكَانَتِ الْأَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلْيَهُودِ وَلِلرَّسُولِ وَلِلْمُسْلِمِينَ، فَسَأَلَ الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتْرُكَهُمْ عَلَى أَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نُقِرُّكُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا، فَأُقِرُّوا حَتَّى أَجْلاَهُمْ عُمَرُ فِي إِمَارَتِهِ إِلَى تَيْمَاءَ، وَأَرِيحَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے یہود و نصاریٰ کے وجود سے حجاز مقدس کی سرزمین کو پاک کر دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے جب خیبر والوں پر فتح حاصل کی تو یہود کو وہاں سے نکال دینے کا قصہ فرمایا، کیونکہ یہودیوں کی زمین پر رسول اللہ کے رسول اور مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا تھا۔ یہود نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی کہ انہیں اس شرط پر آباد رہنا دیا جائے کہ وہ محنت کریں اور اس کے صلے میں پیداوار سے آدھی بٹائی پائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چلئے اس شرط پر ہم تمہیں ٹھہرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن ہم جب تک چاہیں۔ پس انہیں ٹھہرا لیا گیا حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق نے اپنے زمانہ خلافت میں تیما اور اریحا کی طرف جلاوطن کر دیا تھا۔

20-بَابُ مَا يُصِيبُ مِنَ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ

دارالحرب میں غذائی اشیاء ملنے کا حکم

3153 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ، فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ، فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ، فَالْتَفَتُّ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے قلعۂ خیبر کا محاصرہ کیا ہوا تھا پس کسی یہودی نے چربی سے بھری ہوئی ایک کپی باہر پھینک دی تو میں اسے لینے کے لیے لپکا، لیکن جب پاس ہی نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو میں اپنی حرکت پر بہت نادم ہوا۔

3154 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نُصِيبُ فِي مَغَازِينَا الْعَسَلَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، کہ جب ہمیں کسی جہاد کے دوران شہد اور انگور ملتے تو انہیں کھا لیا کرتے تھے لیکن انہیں دوسرے وقت کے

3152- راجع الحدیث:2338

3153- انظر الحدیث:5508,4224، صحیح مسلم:4581,4580، سنن ابوداؤد:2703، سنن نسائی:4447

وَالعِنَبَ، فَنَأْكُلُهُ وَلاَ نَرْفَعُهُ

3155- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ، فَانْتَحَرْنَاهَا، فَلَمَّا غَلَتِ القُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْفِئُوا القُدُورَ، فَلاَ تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الحُمُرِ شَيْئًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَقُلْنَا: إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ قَالَ: وَقَالَ آخَرُونَ: حَرَّمَهَا أَلْبَتَّةَ وَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ: حَرَّمَهَا أَلْبَتَّةَ

لیے بچا کر نہیں رکھتے تھے۔

حضرت ابن ابی وفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جنگِ خیبر کے دوران فتح خیبر کے دن ہمیں شدید بھوک لگی تو ہمیں پالتو گدھے مل گئے۔ ہم نے انہیں ذبح کر لیا۔ جب ہانڈیوں میں جوش آنے لگا تو رسول اللہ کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں اُلٹ دو اور گدھے کا گوشت مطلقاً نہ کھانا۔ عبداللہ بن ابی اوفی فرماتے ہیں: ہم کہنے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شاید اس سبب سے منع فرمایا ہے کہ ان کا خمس ادا نہیں کیا گیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ دوسرے حضرات کی رائے میں گدھے کا گوشت مطلقاً حرام قرار دے دیا گیا۔ شیبانی نے سعید بن جبیر سے اس کے متعلق پوچھا تو بتایا کہ مطلقاً حرام فرما دیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆

3155- انظر الحدیث: 4220,4222,4224,5526، صحیح مسلم: 4986,4987، سنن نسائی: 4350، سنن ابن ماجہ: 3192
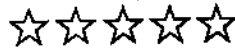
بسم الله الرحمن الرحيم

58- كِتَابُ الجِزْيَةِ

1-بَابُ الجِزْيَةِ وَالمُوَادَعَةِ مَعَ أَهْلِ الحَرْبِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (قَاتِلُوا الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ وَلاَ يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلاَ يَدِينُونَ دِينَ الحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ) (التوبة: 29) " يَعْنِي: أَذِلَّاءُ، (وَالمَسْكَنَةُ) (البقرة: 61) مَصْدَرُ المِسْكِينِ، فُلاَنٌ أَسْكَنُ مِنْ فُلاَنٍ: أَحْوَجُ مِنْهُ، وَلَمْ يَذْهَبْ إِلَى السُّكُونِ وَمَا جَاءَ فِي أَخْذِ الجِزْيَةِ مِنَ اليَهُودِ، وَالنَّصَارَى، وَالمَجُوسِ وَالعَجَمِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قُلْتُ: لِمُجَاهِدٍ، مَا شَأْنُ أَهْلِ الشَّأْمِ، عَلَيْهِمْ أَرْبَعَةُ دَنَانِيرَ، وَأَهْلُ اليَمَنِ عَلَيْهِمْ دِينَارٌ، قَالَ: جُعِلَ ذَلِكَ مِنْ قِبَلِ اليَسَارِ

3156 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرًا، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، وَعَمْرِو بْنِ أَوْسٍ فَحَدَّثَهُمَا بَجَالَةُ، -سَنَةَ سَبْعِينَ، عَامَ حَجَّ مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ بِأَهْلِ البَصْرَةِ عِنْدَ دَرَجِ زَمْزَمَ - قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَمِّ الأَحْنَفِ، فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ، فَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ المَجُوسِ، وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الجِزْيَةَ مِنَ المَجُوسِ،

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حربی کافروں سے جزیہ لینا

حربی کافروں سے جزیہ لینا اور اس کا وعدہ کروانا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیے گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہوکر (پ ۱۰، التوبۃ ۲۹) وہ ذلیل ہیں، اسی لیے یہود و نصاریٰ اور مجوسی اور عجمی کافروں سے جزیہ لینے کا حکم ہے۔ مجاہد کا قول یوں نقل ہے کہ اہلِ شام سے چار دینار فی کس، اہلِ یمن سے ایک دینار، یہ ان کی آسانی کے لیے مالی حالت کے پیشِ نظر ہے۔

عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ میں جابر بن زید اور عمرو بن اوس کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ بجالہ نے زم زم کی سیڑھیوں کے پاس بیان کیا کہ سن ھجری ۷۰ھ جس سال کہ حضرت مصعب بن زبیر نے اہلِ بصرہ کے ساتھ حج کیا تھا، کہ میں احنف کے چچا جزر بن معاویہ کے پاس منشی تھا تو ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب کا مکتوب گرامی ان کی وفات سے ایک سال قبل آیا کہ جس مجوسی نے ذی محرم عورت سے شادی کی ہوئی ہو انہیں الگ کردو اور حضرت عمر نے مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیا تھا،

3156- سنن ابو داؤد: 3043، سنن ترمذی: 1587,1586

3157- حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ"

حتیٰ کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔

3158- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ الأَنْصَارِيَّ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الجَرَّاحِ إِلَى البَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ البَحْرَيْنِ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ العَلاَءَ بْنَ الحَضْرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ البَحْرَيْنِ، فَسَمِعَتِ الأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ، فَوَافَتْ صَلاَةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الفَجْرَ انْصَرَفَ، فَتَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ، وَقَالَ: أَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ؟، قَالُوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللَّهِ لاَ الفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ

حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی عامر بن لؤی کے حلیف اور غزوہ بدر میں شریک تھے۔ ان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کو بحرین کی جانب جزیہ لانے کے لیے روانہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اہلِ بحرین سے صلح کر کے حضرت علا بن الحضرمی کو ان پر حاکم مقرر فرما دیا تھا۔ جب حضرت ابوعبیدہ مال لے کر بحرین سے واپس لوٹے تو انصار نے ان کے آنے کی خبر سنی اور صبح کی نماز میں سارے ہی نبی کریم ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ جب آپ ان کے ساتھ نماز فجر ادا فرما کر جانے لگے تو وہ آپ کے سامنے ہو گئے رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھ کر تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: میرے خیال میں تم نے یہ سن لیا ہے کہ ابوعبیدہ مال لے کر آ گئے ہیں؟ عرض کی، جیسا رسول اللہ! یہی بات ہے۔ فرمایا: تو خوش ہو جاؤ اور اس بات کی امید رکھو جو تمہیں خوش کر دے۔ پس خدا کی قسم، مجھے تمہارے مفلس ہو جانے کا خوف نہیں، مجھے تو خوف اس بات کا ہے کہ دنیا تم پر وسیع نہ ہو جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی۔ پھر تم ایک دوسرے سے جلن رکھو جیسے اگلے لوگ جلن رکھتے تھے اور یہ تمہیں ہلاک کر دے جیسے انہیں ہلاک کیا۔

3159- حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا

حضرت جبیر بن حیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

3157- راجع الحدیث: 3156

3158- انظر الحدیث: 6425،4015 صحیح مسلم: 7351 سنن ترمذی: 2462 سنن ابن ماجہ: 3997

3159- انظر الحدیث: 7530

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا المُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ المُزَنِيُّ، وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، قَالَ: بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ فِي أَفْنَاءِ الأَمْصَارِ، يُقَاتِلُونَ المُشْرِكِينَ، فَأَسْلَمَ الهُرْمُزَانُ، فَقَالَ: إِنِّي مُسْتَشِيرُكَ فِي مَغَازِيَّ هَذِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ مَثَلُهَا وَمَثَلُ مَنْ فِيهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ المُسْلِمِينَ مَثَلُ طَائِرٍ لَهُ رَأْسٌ وَلَهُ جَنَاحَانِ وَلَهُ رِجْلاَنِ، فَإِنْ كُسِرَ أَحَدُ الجَنَاحَيْنِ نَهَضَتِ الرِّجْلاَنِ بِجَنَاحٍ وَالرَّأْسُ، فَإِنْ كُسِرَ الجَنَاحُ الآخَرُ نَهَضَتِ الرِّجْلاَنِ وَالرَّأْسُ، وَإِنْ شُدِخَ الرَّأْسُ ذَهَبَتِ الرِّجْلاَنِ وَالجَنَاحَانِ وَالرَّأْسُ، فَالرَّأْسُ كِسْرَى، وَالجَنَاحُ قَيْصَرُ، وَالجَنَاحُ الآخَرُ فَارِسُ، فَمُرِ المُسْلِمِينَ، فَلْيَنْفِرُوا إِلَى كِسْرَى - وَقَالَ بَكْرٌ، وَزِيَادٌ جَمِيعًا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ - قَالَ: فَنَدَبَنَا عُمَرُ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَرْضِ العَدُوِّ، وَخَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلُ كِسْرَى فِي أَرْبَعِينَ أَلْفًا، فَقَامَ تَرْجُمَانٌ، فَقَالَ: لِيُكَلِّمْنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ، فَقَالَ المُغِيرَةُ: سَلْ عَمَّا شِئْتَ؟ قَالَ: مَا أَنْتُمْ؟ قَالَ: نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ العَرَبِ، كُنَّا فِي شَقَاءٍ شَدِيدٍ وَبَلاَءٍ شَدِيدٍ، نَمَصُّ الجِلْدَ وَالنَّوَى مِنَ الجُوعِ، وَنَلْبَسُ الوَبَرَ وَالشَّعَرَ، وَنَعْبُدُ الشَّجَرَ وَالحَجَرَ، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الأَرَضِينَ - تَعَالَى ذِكْرُهُ وَجَلَّتْ عَظَمَتُهُ - إِلَيْنَا نَبِيًّا مِنْ أَنْفُسِنَا نَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ، فَأَمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُولُ رَبِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُقَاتِلَكُمْ حَتَّى تَعْبُدُوا اللّٰهَ

ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ حضرات کو مشرکوں سے قتال کے لیے بڑے شہروں کی طرف روانہ فرمایا۔ جب ہُرمزان نے اسلام قبول کرلیا تو آپ نے ان سے فرمایا: میں اس لڑائی کے بارے میں تم سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے جواب دیا بہت اچھا اس کی مثال اور جو مسلمانوں کے خلاف لڑ رہے ہیں ان کی مثال پرندے جیسی ہے جس کا ایک سر، دو پر اور دو ٹانگیں ہوتی ہیں۔ اگر اس کا ایک پر توڑ دیا جائے تو وہ دونوں ٹانگوں پر ایک پر اور سر کے ساتھ کھڑا رہ سکتا ہے۔ اگر دوسرا پر بھی نوچ لیا جائے تو دونوں ٹانگوں پر سر کے ساتھ کھڑا رہے گا اور اگر اس کا سر کچل دیا جائے تو دونوں ٹانگیں اور پر ہوتے ہوئے بھی بے کار ہو جائیں گے۔ پس سر تو کسریٰ ہے، ایک پر قیصر اور دوسرا پر ایران ہے۔ آپ مسلمانوں کو کسریٰ کی طرف بھیجنے کا حکم صادر فرمائیں بکر اور زیادہ دونوں جُبیر بن حیہ سے راوی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ پھر حضرت عمر نے نعمان بن مقرن کو ہمارا امیر لشکر بنا کر ہمیں روانہ فرما دیا۔ جب ہم دشمن کی سرزمین پر پہنچے تو کسریٰ نے ترجمان کھڑا کیا جس نے کہا کہ حضرات میں سے کوئی میرے ساتھ بات کرے، حضرت مغیرہ نے فرمایا، پوچھیے آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ پوچھا، تو تم کون ہو؟ جواب دیا، ہم عرب کے رہنے والے ہیں۔ ہم بدبختی اور بڑی بلا میں مبتلا تھے، بھوک کے سبب چھلکے اور گٹھلیاں بھی کھا جاتے تھے، چمڑے اور بالوں کا لباس پہنتے تھے۔ درختوں اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے، اس وقت جب ہم اس پستی میں تھے تو آسمانوں اور زمینوں کے رب نے، جس کا ذکر اعلیٰ اور عظمت والا ہے، ہمارے اندر ایک نبی مبعوث فرمایا جو ہم میں سے

وَحْدَهُ أَوْ تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ، وَأَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا، أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي نَعِيمٍ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَطُّ، وَمَنْ بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ.

ہے، ہم اس کے والدین کو جانتے ہیں، پس ہمارے اس نبی اور اللہ کے رسول نے ہمیں یہ حکم فرمایا کہ ہم کافروں سے قتال کریں حتیٰ کہ وہ ایک خدا کی عبادت کرنے لگ جائیں یا پھر جزیہ ادا کریں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کی طرف سے ہمیں بتایا کہ جو ہم میں سے قتل ہو جائے گا۔ وہ جنت میں آرام وسکون کے اندر جائے گا، جس کی مثال ہرگز کسی نے نہیں دیکھی اور جو ہم میں سے زندہ رہے گا وہ آپ لوگوں کی گردنوں کا مالک بن کر رہے گا۔

3160 - فَقَالَ النُّعْمَانُ: رُبَّمَا أَشْهَدَكَ اللَّهُ مِثْلَهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يُنَدِّمْكَ، وَلَمْ يُخْزِكَ، وَلَكِنِّي شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ، انْتَظَرَ حَتَّى تَهُبَّ الْأَرْوَاحُ، وَتَحْضُرَ الصَّلَوَاتُ

حضرت نعمان بن مقرن نے کہا، آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمراہی میں اللہ تعالیٰ نے بارہا قتال کا موقع عطا فرمایا، جس میں آپ کو کسی پچھتاوے یا رسوائی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ جبکہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمراہی میں جنگیں لڑی ہیں، پس جب آپ صبح سویرے جنگ شروع نہ فرماتے حتیٰ کہ خوشگوار ہواؤں اور اوقاتِ نماز کا انتظار فرماتے رہتے۔

2-بَابٌ: إِذَا وَادَعَ الْإِمَامُ مَلِكَ الْقَرْيَةِ، هَلْ يَكُونُ ذَلِكَ لِبَقِيَّتِهِمْ؟

امام کا کسی بادشاہ سے عہد و پیمان تمام لوگوں کی طرف سے ہے

3161 - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ وَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، وَكَسَاهُ بُرْدًا، وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے تو ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایک سفید خچر اور ایک چادر کا تحفہ بھیجا، تو آپ نے اس کا ملک اسی کے لیے لکھ دیا۔

3-بَابُ الْوَصَاةِ بِأَهْلِ ذِمَّةِ رَسُولِ اللَّهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امان میں

3160- راجع الحديث: 3159

3161- راجع الحديث: 1872,1862,1481

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "
وَالذِّمَّةُ: العَهْدُ، وَالإِلُّ: القَرَابَةُ "

3162 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جُوَيْرِيَةَ بْنَ قُدَامَةَ التَّمِيمِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قُلْنَا: أَوْصِنَا يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، قَالَ: أُوصِيكُمْ بِذِمَّةِ اللّٰهِ، فَإِنَّهُ ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ، وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ

آنے والوں سے حسن سلوک
ذِمّہ سے مراد عہد ہے اور اِلّ قرابت کو کہتے ہیں۔

جُوَیریہ بن قدامہ تمیمی فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہمارے ساتھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے اے امیر المومنین! ہمیں وصیت فرمائیے۔ فرمایا، میں تمہیں یہ وصیّت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا عہد نبھانا کیونکہ وہ تمہارے نبی کا عہد ہے اور تمہارے اہل وعیال کا رزق ہے۔

4- بَابُ مَا أَقْطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ البَحْرَيْنِ، وَمَا وَعَدَ مِنْ مَالِ البَحْرَيْنِ وَالجِزْيَةِ، وَلِمَنْ يُقْسَمُ الفَيْءُ وَالجِزْيَةُ

3163 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَنْصَارَ لِيَكْتُبَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ، فَقَالُوا: لاَ وَاللّٰهِ حَتَّى تَكْتُبَ لِإِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا، فَقَالَ: ذَاكَ لَهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ عَلَى ذَلِكَ، يَقُولُونَ لَهُ، قَالَ: فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الحَوْضِ

فَے اور جزیہ کا مال کن کے درمیان تقسیم کیا جائے جو نبی کریم ﷺ نے بحرین میں جاگیریں دیں اور بحرین کے مال اور جزیہ سے وعدے فرمائے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کو بلایا تاکہ ان کے نام بحرین کی جاگیریں لکھ دی جائیں۔ انصار نے عرض کی، خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا جب تک آپ ہمارے قریشی بھائیوں کے لیے بھی یہی کچھ نہ لکھ دیں۔ فرمایا، اگر اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا تو ان کے لیے بھی لکھ دیا جائے گا، لیکن وہ اسی بات پر قائم رہے۔ فرمایا جلد تم میرے بعد ضرور ناگوار تقسیم دیکھو گے تو مجھ سے ملنے تک صبر کرنا۔

3164 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي رَوْحُ بْنُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اگر

3162- راجع الحديث:1392

3163- راجع الحديث:2376

3164- راجع الحديث:2296

الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي: لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا . فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ قَالَ لِي لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَأَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَقَالَ لِي: احْثُهْ. فَحَثَوْتُ حَثْيَةً فَقَالَ لِي: عُدَّهَا. فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ، فَأَعْطَانِي أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ.

بحرین کا مال آ گیا تو میں تمہیں اتنا مال دوں گا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور بحران کا مال آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس کسی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کا وعدہ فرمایا ہو وہ میرے پاس آ جائے، میں اتنا مال دوں گا۔ میں نے عرض کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اتنے مال کا وعدہ فرمایا کہ جب بحرین سے آ جائے تو تجھے ضرور دوں گا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا لپ بھر لو۔ میں نے لپ بھر لی۔ فرمایا انہیں گنو۔ میں نے انہیں شمار کیا تو پانچ سو سکے تھے۔ پس آپ نے مجھے پندرہ سو سکے عنایت فرمائے۔

3165 - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالَ: انْثُرُوهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعْطِنِي إِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا، قَالَ: خُذْ . فَحَثَا فِي ثَوْبِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَقَالَ: اؤْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ إِلَيَّ، قَالَ: لاَ قَالَ: فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ، قَالَ: لاَ . فَنَثَرَ مِنْهُ، ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَرْفَعْهُ، فَقَالَ: فَمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَيَّ، قَالَ: لاَ . قَالَ: فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ، قَالَ: لاَ . فَنَثَرَ مِنْهُ، ثُمَّ احْتَمَلَهُ عَلَى كَاهِلِهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا، عَجَبًا مِنْ حِرْصِهِ، فَمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ خدمت اقدس میں جب بحرین کا مال پیش ہوا تو آپ نے فرمایا، اسے مسجد میں پھیلا دو۔ آج تک بارگاہِ نبوت میں جتنی مرتبہ مال پیش ہوا یہ ان سب سے زیادہ تھا۔ اس وقت حضرت عباس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے مال عطا فرمایئے کیونکہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ ادا کرنا ہے۔ فرمایا، لے لو۔ انہوں نے اپنے کپڑے میں اتنا مال سمیٹ لیا کہ اٹھا بھی نہ سکے۔ عرض کی، کسی کو اٹھوانے کا حکم فرمایئے۔ فرمایا، نہیں۔ عرض کی، تو خود اٹھوا دیجئے، فرمایا! نہیں۔ تو انہوں نے اتنا مال کم کر دیا کہ باقی کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور لے کر چلے گئے۔ ان کی حرص پر حیران ہوئے نبی کریم کی نگاہیں اس وقت تک ان کا پیچھا کرتی رہیں جب تک وہ ہماری نگاہوں سے اوجھل نہ ہوئے۔ الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ تشریف فرما رہے حتیٰ

کہ ایک درہم بھی باقی نہ رہا۔

5-بَابُ إِثْمِ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ

3166 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا

جرم کے بغیر معاہد کے قتل کرنے کا گناہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی معاہد کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا حالانکہ اس کی خوشبو چالیس برس کی مسافت تک محسوس ہوتی ہے۔

6-بَابُ إِخْرَاجِ اليَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ العَرَبِ

وَقَالَ عُمَرُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللَّهُ بِهِ

3167 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ المَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي المَسْجِدِ، خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ، فَخَرَجْنَا حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ المِدْرَاسِ فَقَالَ: أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الأَرْضِ، فَمَنْ يَجِدْ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ، وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ

یہود کو جزیرۂ عرب سے نکالنے کا حکم

حضرت عمر، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: جب تک اللہ عزوجل تمہیں ٹھہرائے رکھے ہم بھی تمہیں ٹھہرائے رکھیں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مسجد میں تھے کہ نبی کریم ﷺ مسجد سے باہر تشریف لے گئے اور ہم سے فرمایا، یہود کی جانب چلو۔ پس ہم چل پڑے حتیٰ کہ بیتِ مدراس پہنچے۔ پس آپ نے فرمایا، اسلام لے آؤ، سلامتی پاؤ گے، ورنہ اچھی طرح جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور بیشک میں تمہیں اس جگہ سے نکال دینا چاہتا ہوں، پس جس کے پاس مال ہے وہ اسے فروخت کر دے۔ ورنہ جان لو بے شک زمین اللہ کی اور اس کے رسول کی ہے۔

3166- انظر الحدیث: 6914' سنن ابن ماجہ: 2686

3167- انظر الحدیث: 7348,6944' صحیح مسلم: 4566' سنن ابو داؤد: 3003

3168 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الأَحْوَلِ، سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: يَوْمُ الخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الخَمِيسِ، ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ دَمْعُهُ الحَصَى، قُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ: مَا يَوْمُ الخَمِيسِ؟ قَالَ: اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ، فَقَالَ: ائْتُونِي بِكَتِفٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لاَ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا، فَتَنَازَعُوا، وَلاَ يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ، فَقَالُوا: مَا لَهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ؟ فَقَالَ: ذَرُونِي، فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ، فَأَمَرَهُمْ بِثَلاَثٍ، قَالَ: أَخْرِجُوا المُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ العَرَبِ، وَأَجِيزُوا الوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَالثَّالِثَةُ خَيْرٌ، إِمَّا أَنْ سَكَتَ عَنْهَا، وَإِمَّا أَنْ قَالَهَا فَنَسِيتُهَا، قَالَ سُفْيَانُ: هَذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ فرماتے سنا گیا، جمعرات کا دن اور کیا ہے جمعرات کا دن پھر اتنا روئے کہ سنگریزے بھی بھیگ گئے۔ پوچھا گیا، اے ابوعباس! کیسا جمعرات کا دن؟ فرمایا، اس دن رسول اللہ ﷺ کے مرض نے شدت اختیار کیا تھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا، مجھے کوئی چیز لاکر دو تاکہ میں کچھ لکھ دوں تاکہ میرے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوسکو۔ لوگوں کی رائے میں اس بارے میں اختلاف ہوگیا حالانکہ نبی کی بارگاہ میں اختلاف مناسب نہیں۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا دنیا کو چھوڑ رہے ہیں؟ فرمایا مجھے میرے حال پر چھوڑ دو کیونکہ جس کی طرف تم بلاتے ہو میں اس سے بہتر حالت میں ہوں۔ پھر آپ نے تین باتوں کا حکم فرمایا: (۱) مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا (۲) وفد آئیں تو انہیں اس طرح انعامات دیتے رہنا جیسے میں دیا کرتا ہوں۔ (۳) تیسری بات بھی خوب تھی لیکن یاد نہیں کہ آپ نے خاموشی اختیار فرمائی تھی یا میں بھول گیا ہوں۔ سفیان فرماتے ہیں کہ یہ سلیمان راوی کا قول ہے۔

7- بَابُ إِذَا غَدَرَ المُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ، هَلْ يُعْفَى عَنْهُمْ

کیا مسلمانوں کو دھوکا دینے والے مشرکوں کو معاف کر دیا جائے

3169 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو بارگاہِ رسالت میں پکا ہوا بکری کا گوشت بطور ہدیہ پیش کیا گیا، جس میں زہر ملا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جتنے یہودی یہاں موجود ہیں انہیں میرے پاس بلاؤ۔ انہیں بلالیا گیا۔ پس آپ

3168- راجع الحدیث:114

3169- انظر الحدیث:5777,4249

وَسَلَّمَ: اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ يَهُودَ فَجُمِعُوا لَهُ، فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ، فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ؟، فَقَالُوا: نَعَمْ، قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَبُوكُمْ؟، قَالُوا: فُلاَنٌ، فَقَالَ: كَذَبْتُمْ، بَلْ أَبُوكُمْ فُلاَنٌ، قَالُوا: صَدَقْتَ، قَالَ: فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ؟، فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا القَاسِمِ، وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا، فَقَالَ لَهُمْ: مَنْ أَهْلُ النَّارِ؟، قَالُوا: نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا، ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْسَئُوا فِيهَا، وَاللَّهِ لاَ نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا، ثُمَّ قَالَ: هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟، فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا القَاسِمِ، قَالَ: هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا؟، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ؟، قَالُوا: أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيحُ، وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ

نے ان سے فرمایا۔ میں تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں، کیا تم سچ بتا دو گے؟ انہوں نے ہاں میں جواب دیا تو نبی کریم ﷺ نے پوچھا، تمہارا جدِ اعلیٰ کون ہے؟ جواب دیا، فلاں۔ آپ نے فرمایا، تم جھوٹ بول رہے ہو، تمہارے جدِ اعلیٰ کا نام تو فلاں ہے۔ وہ کہنے لگے، آپ نے سچ فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو سچ بتا دو گے؟ جواب دیا، ہاں اے ابوالقاسم۔ اگر ہم نے غلط بیانی سے کام لیا تو آپ ہمارے جھوٹ پر اسی طرح جان جائیں گے جیسے ہمارے جدِ اعلیٰ کے متعلق آپ نے جان لیا۔ آپ نے فرمایا، جہنمی کون ہیں، جواب دیا، تھوڑے سے دن تو ہم دوزخ میں رہیں گے اور پھر ہمارے بعد آپ کے اس میں رہیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ ہی اس میں ذلت اٹھاتے رہو گے اور خدا کی قسم ہم تو کبھی بھی اس میں تمہارے جانشین نہیں بنیں گے۔ پھر فرمایا، اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو سچ بتا دو گے؟ کہنے لگے، اے ابوالقاسم! ہاں فرمایا، کیا تم نے بکری کے اس گوشت میں زہر ملایا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ فرمایا تمہیں اس بات پر کس چیز نے مائل کیا؟ جواب دیا، اس سے ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہماری آپ سے گلوخلاصی ہو جائے گی اور اگر آپ سچے نبی ہیں تو زہر آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

8- بَابُ دُعَاءِ الإِمَامِ عَلَى مَنْ نَكَثَ عَهْدًا

امام کا معاہدہ توڑنے والوں کے لیے ہلاکت کی دعا

3170- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعائے قنوت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ رکوع

3170- راجع الحدیث: 1002,1001

اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ القُنُوتِ، قَالَ: قَبْلَ الرُّكُوعِ، فَقُلْتُ: إِنَّ فُلَانًا يَزْعُمُ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ، فَقَالَ: كَذَبَ، ثُمَّ حَدَّثَنَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ، يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ، قَالَ: بَعَثَ أَرْبَعِينَ - أَوْ سَبْعِينَ يَشُكُّ فِيهِ - مِنَ القُرَّاءِ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ المُشْرِكِينَ، فَعَرَضَ لَهُمْ هَؤُلَاءِ فَقَتَلُوهُمْ، وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ، فَمَا رَأَيْتُهُ وَجَدَ عَلَى أَحَدٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ

سے پہلے پڑھی جاتی ہے، میں نے عرض کی کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد پڑھنے کے لیے فرمایا ہے، تو آپ نے فرمایا، وہ جھوٹ بولتا ہے۔ پھر آپ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت پڑھی اور قبائل بنو سلیم کی ہلاکت کے لیے دعا کی۔ فرمایا، آپ نے چالیس یا ستر قاریوں کو، جن کی تعداد میں شبہہ ہے مشرکین کی طرف بھیجا تو انہوں نے معاہدہ توڑ دیا اور انہیں قتل کر دیا، حالانکہ ان کے اور نبی کریم ﷺ کے درمیان معاہدہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ اس واقعے کا آپ کو اتنا صدمہ ہوا کہ اتنا کسی اور موقع پر نہیں ہوا تھا۔

9- بَابُ أَمَانِ النِّسَاءِ وَجِوَارِهِنَّ

عورتوں کو امان اور پناہ دینے کا بیان

3171 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، أَنَّ أَبَا مُرَّةَ، مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ، تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ، قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيٌّ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ، قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: وَذَلِكَ ضُحًى

حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں فرماتی ہیں۔ میں نے دیکھا کہ آپ غسل فرما رہے ہیں اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پردہ تھام رکھا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا، کون ہے؟ عرض کی، میں ام ہانی بنت ابو طالب ہوں۔ آپ نے فرمایا، مرحبا ام ہانی! جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعت نماز ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے ادا فرمائی۔ پھر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں ہبیرہ کے فلاں بیٹے کو پناہ دے چکی ہوں اور میرے ماں جائے برادرِ محترم، حضرت علی اس کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے ام ہانی جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی۔ حضرت ام ہانی

3171- راجع الحدیث:357,280

کا بیان ہے کہ وہ چاشت کا وقت تھا۔

10-بَابٌ: ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَجِوَارُهُمْ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ

3172 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ: مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ تَعَالَى، وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ، فَقَالَ: فِيهَا الجِرَاحَاتُ وَأَسْنَانُ الإِبِلِ: وَالمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى فِيهَا مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلاَ عَدْلٌ، وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ، وَذِمَّةُ المُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ

مسلمان کا ذمہ لینا دینا گویا ایک بات ہے، ہر مسلمان اس کا لحاظ کرے

ابراہیم تیمی کے والد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے پاس کوئی ایسی کتاب نہیں جس کو ہم پڑھیں، سوائے کتاب اللہ اور اس صحیفے کے۔ پھر فرمایا کہ اس میں زخموں کے احکام اور اونٹوں کی عمروں کا بیان ہے اور یہ کہ مدینہ منورہ کوہِ عیر سے لے کر فلاں جگہ تک حرم ہے۔ جو اس جگہ کوئی نیا کام کرتے یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اس کا نہ کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفلی عبادت۔ اور جو کوئی اپنے آقا کے سوائے کسی دوسرے سے دوستی کرے گا تو اس کے لیے بھی یہی کچھ۔ اور سب مسلمانوں کی ذمہ داری ایک ہے۔ پس جو کوئی مسلمان کو ذلیل کرتا ہے اس کے لیے بھی یہی وعید ہے۔

11-بَابٌ إِذَا قَالُوا صَبَأْنَا وَلَمْ يُحْسِنُوا أَسْلَمْنَا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ وَقَالَ عُمَرُ: إِذَا قَالَ مَتْرَسْ فَقَدْ آمَنَهُ، إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ الأَلْسِنَةَ كُلَّهَا، وَقَالَ: تَكَلَّمْ لاَ بَأْسَ

کافروں کا یُحْسِنُوا یا اَسْلَمْنَا کی جگہ صَبَانَا کہنے کا بیان

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت خالد نے ایسا کہنے والوں کو قتل کیا تو رسول اللہ ﷺ نے کہا: اے اللہ! جو خالد نے کیا میں تیری بارگاہ میں اس سے بری ہوں۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ جب کسی نے کہہ دیا کہ "خوف نہ کر" تو اس نے اسے امان دے دی۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب زبانوں کا عالم ہے۔ جس زبان میں چاہے بولے کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

3172- راجع الحديث: 1870,111

12- بَابُ الْمُوَادَعَةِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ بِالْمَالِ وَغَيْرِهِ، وَإِثْمِ مَنْ لَمْ يَفِ بِالْعَهْدِ

کافروں سے مال کے عوض معاہدہ یا مصالحت کرنا اور معاہدہ پورا نہ کرنے کا گناہ

وَقَوْلِهِ: (وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) (الأنفال: 61) الآيَةَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھکو (پ ۱۰، الانفال ۶۱)۔

3173 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، قَالَ: انْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ، وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ، إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ، فَتَفَرَّقَا فَأَتَى مُحَيِّصَةُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَمَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا، فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ، وَمُحَيِّصَةُ، وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ: كَبِّرْ كَبِّرْ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ، فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا، فَقَالَ: تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ، أَوْ صَاحِبَكُمْ، قَالُوا: وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ؟ قَالَ: فَتُبْرِيكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ، فَقَالُوا: كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ، فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ

سہل بن ابی حثمہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ وہ زمانہ ہے جب خیبر والوں سے صلح تھی۔ یہ دوران سفر کچھ دیر کے لیے جدا ہوئے عبداللہ بن سہل کے پاس محیصہ کی لاش اس حالت میں لائی گئی کہ وہ خون میں لتھڑے ہوئے تھے، پس انہوں نے انہیں دفن کر دیا۔ پھر مدینہ منورہ آ گئے۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن بن سہل اور مسعود کے دونوں صاحبزادے محیصہ اور حویصہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عبدالرحمٰن بات چیت کرنے لگے تو آپ نے فرمایا: بڑے کو بات کرنے دو۔ چونکہ وہ سب سے چھوٹے تھے اس سبب سے خاموش ہو گئے۔ پس وہ دونوں گفتگو کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم قسم کھا کر قاتل پر اپنا حق ثابت کرو گے؟ عرض کی، ہم کس طرح قسم کھائیں جبکہ نہ ہم حاضر تھے اور نہ ہم نے کچھ دیکھا۔ فرمایا، یہودی تو پچاس قسمیں کھا کر تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے۔ عرض کیکہ ہم کافر لوگوں کی قسموں پر اعتماد کس طرح کر لیں؟ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنے پاس سے دیت ادا کر دی۔

3173- راجع الحديث: 2702

13-بَابُ فَضْلِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

3174 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبِ بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا تِجَارًا بِالشَّأْمِ، فِي الْمُدَّةِ الَّتِي مَادَّ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا سُفْيَانَ فِي كُفَّارِ قُرَيْشٍ

ایفائے عہد کی فضیلت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابوسفیان نے انہیں خبر دی کہ ہرقل شاہِ روم نے انہیں دوسرے بعض قریشی حضرات کے ساتھ طلب کیا جبکہ وہ شام میں تجارت کی غرض سے گئے ہوئے تھے، یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ ﷺ اور کفارِ قریش سے ابوسفیان کے درمیان معاہدہ ہو چکا تھا۔

14-بَابٌ: هَلْ يُعْفَى عَنِ الذِّمِّيِّ إِذَا سَحَرَ

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، سُئِلَ: أَعَلَى مَنْ سَحَرَ مِنْ أَهْلِ العَهْدِ قَتْلٌ؟ قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صُنِعَ لَهُ ذَلِكَ فَلَمْ يَقْتُلْ مَنْ صَنَعَهُ، وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ

3175 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ، حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ صَنَعَ شَيْئًا وَلَمْ يَصْنَعْهُ

ذمّی اگر جادو کرے تو کیا اسے معاف کر دیا جائے

وہب فرماتے ہیں کہ مجھے یونس نے خبر دی کہ ابن شہاب سے دریافت کیا گیا کہ ذمی اگر جادو کرے تو کیا اسے قتل کر دیا جائے؟ انھوں نے جواب دیا کہ مجھے یہ معلوم ہے کہ رسول اللہ پر جادو کیا گیا تھا لیکن آپ نے اس کے قتل کا حکم نہیں دیا حالانکہ وہ اہلِ کتاب سے تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ پر جادو کیا گیا، جس کے سبب آپ کی یہ حالت ہوگئی کہ بعض اوقات یہ خیال ہوتا کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے حالانکہ وہ کیا نہیں ہوتا تھا۔

15-بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنَ الغَدْرِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ} (الأنفال: 62) إِلَى قَوْلِهِ {عَزِيزٌ حَكِيمٌ} (البقرة:

معاہدہ توڑنے سے بچنا چاہیے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور اگر وہ تمہیں فریب دیا چاہیں تو بیشک اللہ تمہیں کافی ہے (پ ۱۰، الانفال ۶۲)

3174- راجع الحدیث: 51

3175- انظر الحدیث: 6391,6063,5766,5765,5763,3268

(209

3176- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ، فَقَالَ: "اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: مَوْتِي، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ مُوتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ، فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا"

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ چمڑے کے ایک خیمے میں رونق افروز تھے۔ ارشاد فرمایا: قیامت آنے سے پہلے چھ باتوں کو شمار کر لینا (۱) میرا وصال (۲) بیت المقدس کی فتح (۳) مرگی کی بیماری تم میں ایسے پھیلے گی جیسے بکریوں میں پھیل جاتی ہے (۴) مال کی زیادتی کہ اگر کسی کو سو دینار دیے جائیں تو اسے کوئی خوشی نہ ہوگی (۵) فتنہ کہ اہلِ عرب کے گھر میں گھس جائے گا۔ (۶) پھر تمہارے اور بنی اصفر کے درمیان صلح ہوگی لیکن وہ معاہدہ توڑ کر تم سے لڑنے آئیں گے۔ ان کی فوج میں اسی (۸۰) جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد کا کثیر لشکر۔

16- بَابٌ: كَيْفَ يُنْبَذُ إِلَى أَهْلِ الْعَهْدِ

معاہدہ کس طرح فسخ کیا جا سکتا ہے

وَقَوْلِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ: (وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ) (الأنفال: 58) الآيَةَ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم کسی قوم سے دغا کا اندیشہ کرو تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو برابری پر بیشک دغا والے اللہ کو پسند نہیں (پ ۱۰، الانفال ۵۸)

3177- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِيمَنْ يُؤَذِّنُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى: لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَيَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ، وَإِنَّمَا قِيلَ الْأَكْبَرُ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ النَّاسِ: الْحَجُّ الْأَصْغَرُ، فَنَبَذَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قربانی کے دن مجھے ان لوگوں کے ساتھ روانہ کیا جنہوں نے منیٰ میں جا کر یہ اعلان کیا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی خانۂ کعبہ کا برہنہ ہو کر طواف نہ کرے اور حج اکبر کا دن وہی ہے جو قربانی کا دن ہے اور حج اکبر اس لیے فرمایا کہ بعض لوگ عمرہ کو حجِ اصغر کہا

3176- راجع الحدیث: 111، سنن ابو داؤد: 5000، سنن ابن ماجہ: 4095

3177- راجع الحدیث: 369

النَّاسِ فِي ذَلِكَ العَامِ، فَلَمْ يَحُجَّ عَامَ حَجَّةِ الوَدَاعِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْرِكٌ

کرتے تھے۔ اس سال حضرت ابوبکر صدیق نے لوگوں کا معاہدہ انہیں واپس کر دیا، تو حجۃ الوداع کے سال جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تھا، کوئی مشرک حج کرنے نہیں آیا۔

17- بَابُ إِثْمِ مَنْ عَاهَدَ ثُمَّ غَدَرَ

معاہدہ کر کے توڑنے کا گناہ

وَقَوْلِ اللَّهِ (الَّذِينَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لاَ يَتَّقُونَ) (الأنفال:56)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: وہ جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا پھر ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور ڈرتے نہیں (پ ۱۰، الانفال ۵۶)

3178 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَرْبَعُ خِلاَلٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا: مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں یہ چار عادتیں ہوں وہ خالص منافق ہے۔ (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے (۳) جب معاہدہ کرے تو اسے توڑ دے (۴) جب جھگڑے تو گالیاں دے۔ اگر کسی کے اندر ان میں سے ایک عادت پائی جائے تو اس کے اندر نفاق کا حصہ موجود ہے، حتیٰ کہ اسے ترک کر دے۔

3179 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا كَتَبْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا القُرْآنَ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: المَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلاَ صَرْفٌ، وَذِمَّةُ المُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، يَسْعَى بِهَا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں لکھا سوائے قرآن کریم کے اور اس صحیفے کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ فلاں مقام سے کوہِ عیر تک حرم ہے۔ جو یہاں دین میں نئی بات نکالے یا بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ! فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اس کا کوئی فرض یا نفل اللہ کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوگا۔ کسی ایک مسلمان کا ذمہ لینا گویا سب کا ذمہ لینا ہے، جس کا نبھانا سب کے لیے ضروری ہے۔ جو کسی مسلمان کو ذلیل

3178- راجع الحديث:34

3179- راجع الحديث:1870

أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلاَ عَدْلٌ، وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلاَ عَدْلٌ،

کرے اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے اور اس کا کوئی فرض یا نفل قبول نہیں ہوتا اور جو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے دوستی کرے اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

3180 - قَالَ أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ القَاسِمِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ تَجْتَبُوا دِينَارًا وَلاَ دِرْهَمًا؟ فَقِيلَ لَهُ: وَكَيْفَ تَرَى ذَلِكَ كَائِنًا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: إِي وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ، عَنْ قَوْلِ الصَّادِقِ المَصْدُوقِ، قَالُوا: عَمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللَّهِ، وَذِمَّةُ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَشُدُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلُوبَ أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَيَمْنَعُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ تمہیں جزیہ کا ایک دینار بلکہ ایک درہم بھی نہیں ملے گا۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ آئندہ کی بات آپ کو کس طرح معلوم ہوگئی؟ فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں ابوہریرہ کی جان ہے مجھے صادق و مصدوق ﷺ نے بتایا: لوگوں نے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہوگا؟ فرمایا، اس وقت تم اللہ کا ذِمّہ اور رسولِ اللہ کا ذِمّہ توڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ کافروں کے دِلوں کو سخت کر دے گا۔ لہٰذا وہ اپنے مال میں سے تمہیں کچھ بھی نہیں دیں گے۔

18-بَابٌ

کافروں سے صلح

3181 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الأَعْمَشَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ - شَهِدْتَ صِفِّينَ؟ قَالَ: نَعَمْ - فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ، يَقُولُ: اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ، رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ، وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ، وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُفْظِعُنَا، إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرِ أَمْرِنَا هَذَا

حضرت ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ جنگِ صفین میں شریک تھے؟ فرمایا، ہاں۔ میں نے حضرت سہل بن حنیف کو فرماتے سنا کہ اپنی رائے پر الزام رکھو۔ میں نے ابوجندل والے دن دیکھا کہ اگر مجھ میں نبی کریم ﷺ کے حکم کو رد کی طاقت ہوتی تو رد کر دیتا لیکن میں نے ایک دشوار کام کے لیے اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر رکھ لیں جس کی وجہ سے وہ بات بالکل سہل ہوگئی جسے ہم انہونی سمجھتے تھے۔

3182 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

حضرت ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

3181- انظر الحدیث: 7308,4844,4189,3182، صحیح مسلم: 4611,4609

3182- راجع الحدیث: 3181

يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو وَائِلٍ، قَالَ: كُنَّا بِصِفِّينَ، فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ، فَإِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ، وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَسْنَا عَلَى الحَقِّ وَهُمْ عَلَى البَاطِلِ؟ فَقَالَ: بَلَى . فَقَالَ: أَلَيْسَ قَتْلاَنَا فِي الجَنَّةِ وَقَتْلاَهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: بَلَى ، قَالَ: فَعَلاَمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا، أَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ الخَطَّابِ، إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ، وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا ، فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ، وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا، فَنَزَلَتْ سُورَةُ الفَتْحِ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُمَرَ إِلَى آخِرِهَا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوَفَتْحٌ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ

کہ ہم جنگِ صفین میں شریک تھے تو حضرت سہل بن حنیف نے فرمایا: تم اپنی رائے کا حرج سمجھو، صلح حدیبیہ کے وقت ہم بارگاہِ نبوت میں حاضر تھے، اگر جنگ کی ضرورت دکھائی دیتی تو ہم جنگ کرنے بھی دیر نہ کرتے۔ بلکہ اسی دوران حضرت عمر بن خطاب نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ فرمایا، کیوں نہیں۔ عرض کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے جہنم میں نہیں ہیں؟ فرمایا، کیوں نہیں۔ عرض کی، پھر ہم دین کے متعلق ان کمزوریوں کو کیوں قبول کریں اور کیوں دبیں، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ فرما دے۔ ارشاد فرمایا: اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں، وہ مجھے کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ پھر حضرت عمر وہاں سے حضرت ابوبکر کی خدمت میں پہنچے اور ان سے بھی وہی کچھ کہا جو بارگاہِ رسالت میں عرض کر چکے تھے۔ انہوں نے فرمایا: بے شک وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ اس کے بعد سورۂ الفتح نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ساری سورت حضرت عمر کو پڑھ کر سنائی۔ حضرت عمر نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا فتح ہے؟ ارشاد فرمایا ہاں۔

3183 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ، إِذْ عَاهَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدَّتِهِمْ مَعَ أَبِيهَا، فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ

حضرت اسما بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میری والدہ اپنے والد کو لے کر اس مدت کے دوران میرے پاس آئیں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کے ساتھ معاہدہ کر رکھا تھا اور وہ مشرکہ تھیں۔ میں نے اس کا حکم رسول ﷺ سے پوچھنے کی غرض سے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میری والدہ میرے پاس آئی ہیں اور وہ اسلام کی جانب مائل بھی ہیں، اس

3183- راجع الحديث:2620

إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُهَا، قَالَ: نَعَمْ صِلِيهَا

صورت میں کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرسکتی ہوں؟ فرمایا، ہاں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

19- بَابُ الْمُصَالَحَةِ عَلَى ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ، أَوْ وَقْتٍ مَعْلُومٍ

تین دن یا کسی معینہ مدت تک مصالحت کرنا

3184 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي البَرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَعْتَمِرَ أَرْسَلَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يَسْتَأْذِنُهُمْ لِيَدْخُلَ مَكَّةَ، فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لاَ يُقِيمَ بِهَا إِلَّا ثَلاَثَ لَيَالٍ، وَلاَ يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلاَحِ، وَلاَ يَدْعُوَ مِنْهُمْ أَحَدًا، قَالَ: فَأَخَذَ يَكْتُبُ الشَّرْطَ بَيْنَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَكَتَبَ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالُوا: لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ نَمْنَعْكَ وَلَبَايَعْنَاكَ، وَلَكِنِ اكْتُبْ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ: أَنَا وَاللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَأَنَا وَاللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ: وَكَانَ لاَ يَكْتُبُ، قَالَ: فَقَالَ لِعَلِيٍّ: امْحَ رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ عَلِيٌّ: وَاللَّهِ لاَ أَمْحَاهُ أَبَدًا، قَالَ: فَأَرِنِيهِ، قَالَ: فَأَرَاهُ إِيَّاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ وَمَضَتِ الأَيَّامُ، أَتَوْا عَلِيًّا، فَقَالُوا: مُرْ صَاحِبَكَ فَلْيَرْتَحِلْ، فَذَكَرَ ذَلِكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: نَعَمْ ثُمَّ ارْتَحَلَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرہ کا قصد فرمایا تو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی اہلِ مکہ سے اجازت لینے کے لیے ایک شخص بھیجا۔ انہوں نے شرط عائد کی کہ تین رات سے زیادہ مکہ میں ٹھہرنا نہیں ہوگا۔ ہتھیاروں کو غلاف میں ڈال کر رکھنا ہوگا اور کسی اہلِ مکہ کو بلایا نہیں جائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ شرائط نامہ حضرت علی بن ابوطالب لکھ رہے تھے۔ انہوں نے لکھا کہ یہ ہیں وہ شرائط جن پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ کیا ہے۔ کفار کہنے لگے، اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے تو روکتے کیوں اور آپ سے بیعت نہ کر لیتے۔ لہٰذا یوں لکھیے کہ ان باتوں پر محمد بن عبداللہ نے فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم، میں محمد بن عبداللہ ہی ہوں اور خدا کی قسم، میں اللہ کا رسول بھی ہوں۔ راوی کا بیان ہے، چونکہ آپ خود نہیں لکھ رہے تھے اس لیے حضرت علی سے فرمایا: محمد رسول اللہ، کو مٹا دو۔ حضرت علی نے عرض کی، خدا کی قسم، میں تو اسے کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ فرمایا اچھا یہ الفاظ مجھے دکھاؤ۔ انھوں نے دکھا دیئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنے دستِ مبارک سے مٹا دیا۔ پھر آپ شہر میں داخل ہو گئے۔ جب تین روز گزر گئے تو وہ لوگ حضرت علی کے پاس آکر کہنے لگے کہ اپنے سردار سے جانے کے لیے کہیے۔ انہوں نے رسول

3184- راجع الحديث: 1781

20-بَابُ الْمُوَادَعَةِ مِنْ غَيْرِ وَقْتٍ
وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُقِرُّكُمْ عَلَى مَا أَقَرَّكُمُ اللَّهُ بِهِ

21-بَابُ طَرْحِ جِيَفِ الْمُشْرِكِينَ فِي الْبِئْرِ، وَلاَ يُؤْخَذُ لَهُمْ ثَمَنٌ

3185 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَى جَزُورٍ، فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ حَتَّى جَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ، فَأَخَذَتْ مِنْ ظَهْرِهِ، وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ المَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ، وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ، أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ . فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ، فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ أُمَيَّةَ، أَوْ أُبَيٍّ فَإِنَّهُ كَانَ رَجُلاً ضَخْمًا، فَلَمَّا جَرُّوهُ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ قَبْلَ أَنْ يُلْقَى فِي الْبِئْرِ

22-بَابُ إِثْمِ الْغَادِرِ

اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، ہاں چلنا چاہیے اور روانہ ہو گئے۔

غیر مقررہ مدت کے لیے معاہدہ

جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے (اہلِ خیبر سے) فرمایا کہ ہم تمہیں اس وقت تک رہنے دیں گے جب تک اللہ رکھے گا۔

مشرکین کا لاشیں کنوئیں میں پھینکنے کی اجرت نہ لینا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ سجدے میں تھے اور آپ کے گرد مشرک جمع ہو گئے جبکہ عقبہ بن ابی مُعَیط نے اونٹنی کی اوجھڑی لاکر آپ کی پشت مبارک پر رکھ دی۔ آپ نے سر نہ اٹھایا، حتیٰکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور اسے پشت مبارک سے ہٹایا اور جس نے ایسا کیا اس کے خلاف دعا فرمائی۔ پس نبی کریم ﷺ نے دعا مانگی، اے اللہ! سردارانِ قریش کو سنبھال لے۔ اے اللہ! ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط، اُمیہ بن خلف اور اُبَی بن خلف کو سنبھال۔ پس میں نے ان کی لاشوں کو میدانِ بدر میں پڑے ہوئے دیکھا تو انہیں ایک کنویں میں ڈال دیا گیا ماسوائے امیہ بن خلف یا اُبی بن خلف کے کہ اس کی لاش بہت پھول گئی تھی اور جب کھینچا گیا تو کنوئیں میں ڈالنے سے پہلے ہی اس کے جوڑ کھل گئے۔

نیک اور فاجر کو دھوکا

3185- راجع الحدیث:240

لِلْبَرِّ وَالفَاجِرِ

دینے کا گناہ

3186,3187 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، وَعَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ القِيَامَةِ، قَالَ أَحَدُهُمَا: يُنْصَبُ، وَقَالَ الآخَرُ: يُرَى يَوْمَ القِيَامَةِ، يُعْرَفُ بِهِ"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ہر دھوکے باز کا جھنڈا ہوگا۔ دونوں میں سے ایک راوی کا بیان ہے کہ وہ جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ دوسرے راوی کا بیان ہے کہ وہ جھنڈا اس کی پہچان کے لیے ہوگا۔

3188 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يُنْصَبُ بِغَدْرَتِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر دھوکے باز کے لیے اس کا دھوکا بازی کے مطابق جھنڈا نصب کیا جائے گا۔

3189 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: لاَ هِجْرَةَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ، فَانْفِرُوا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: إِنَّ هَذَا البَلَدَ حَرَّمَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ القِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ، لاَ يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلاَ يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا، وَلاَ يُخْتَلَى خَلاَهُ فَقَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب ہجرت نہیں رہی بلکہ جہاد اور نیک نیت باقی ہے۔ جب اللہ کی راہ میں نکلنے کے لیے کہا جائے تو نکل پڑو اور فتح مکہ کے دن آپ نے فرمایا کہ اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش کے وقت ہی حرمت والا قرار دے دیا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے بنانے سے قیامت تک کے لیے حرمت والا ہے اور بے شک اس میں کسی کے لیے مجھ سے پہلے قتل و قتال حلال نہیں ہوا اور میرے لیے بھی تھوڑی سی دیر کے لیے حلال ہوا پھر وہ اسی طرح قیامت تک حرمت والا ہے۔ یہاں کا نٹا تک نہیں توڑا جائے گا، نہ اس میں جانور کو بدکایا جائے گا

3186,3187- صحیح مسلم: 4511

3188- انظر الحدیث: 7111,6966,6178,6177، راجع الحدیث: 3187,3186

3189- راجع الحدیث: 1349

الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ. قَالَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ

اور نہ گری ہوئی چیز اٹھائی جائے گی مگر جو شناخت کرے اور نہ اس کی گھاس کاٹی جائے گی۔ حضرت عباس نے عرض کی یا رسول اللہ! اذخر کے سوا، کیونکہ یہ ہمارے سناروں اور گھروں کے کام آتے ہیں۔ فرمایا، اذخر کے سوا۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

59- كِتَابُ بَدْءِ الخَلْقِ

1-بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ) (الروم: 27)

قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ، وَالحَسَنُ: كُلٌّ عَلَيْهِ هَيِّنٌ هَيْنٌ وَهَيِّنٌ مِثْلُ لَيْنٍ وَلَيِّنٍ، وَمَيْتٍ وَمَيِّتٍ، وَضَيْقٍ وَضَيِّقٍ " (أَفَعَيِينَا) (ق: 15) : أَفَأَعْيَا عَلَيْنَا حِينَ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ . (لُغُوبٌ) (فاطر: 35) النَّصَبُ، (أَطْوَارًا) (نوح: 14) طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا، عَدَا طَوْرَهُ أَيْ قَدْرَهُ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مخلوق کی پیدائش کا بیان

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور وہی ہے کہ اوّل بناتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا

ربیع بن خثیم اور امام حسن بصری نے فرمایا کہ سب کچھ آسان ہے هَيْنٌ هَيِّنٌ۔ اس کی مثال لَيْنٌ و لَيِّنٌ اور مَيْت و مَيِّت اور ضَيق و ضَيِّق جیسی ہے۔ اَفَعَيِينَا سے مراد ہے ہم پر دشوار نہیں، جب تمہیں اور دوسری مخلوق کو پیدا کیا۔ لُغُوبٌ سے تکان مراد ہے۔ اَطْوَارًا کا مطلب ہے کبھی کسی حالت میں اور کبھی کسی حالت میں عَدَا طَوْرَهُ سے مراد ہے کہ وہ اپنے مقام سے گر گیا۔

3190 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا بَنِي تَمِيمٍ أَبْشِرُوا قَالُوا: بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا، فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ، فَجَاءَهُ أَهْلُ اليَمَنِ، فَقَالَ: يَا أَهْلَ اليَمَنِ، اقْبَلُوا البُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ ، قَالُوا: قَبِلْنَا، فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بَدْءَ الخَلْقِ وَالعَرْشِ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا عِمْرَانُ رَاحِلَتُكَ تَفَلَّتَتْ، لَيْتَنِي لَمْ أَقُمْ

حضرت عمران بن حُصَین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بنی تمیم کے کچھ لوگ حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے بنو تمیم! بشارت قبول کرو۔ عرض کی کہ آپ نے ہمیں بشارت تو دی، اب کچھ عطا فرمائیے۔ اس پر آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہوگیا۔ پھر اہلِ یمن حاضر ہوئے تو فرمایا: اے اہلِ یمن بشارت کو قبول کرو جبکہ بنو تمیم نے اسے قبول نہیں کیا، عرض کی، ہم نے قبول کی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخلوق اور عرش کی پیدائش کا ذکر شروع کر دیا، تو ایک شخص نے آکر کہا، اے عمران! آپ کی سواری بھاگ گئی ہے، وہ کہتے تھے کاش! مجھے اٹھنا نہ پڑتا۔

3190- انظر الحدیث: 7418,4386,4365,3191

3191 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَقَلْتُ نَاقَتِي بِالْبَابِ، فَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ: اقْبَلُوا البُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ، قَالُوا: قَدْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا، مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ اليَمَنِ، فَقَالَ: اقْبَلُوا البُشْرَى يَا أَهْلَ اليَمَنِ، إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ، قَالُوا: قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالُوا: جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ هَذَا الأَمْرِ؟ قَالَ: كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى المَاءِ، وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ، وَخَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ فَنَادَى مُنَادٍ: ذَهَبَتْ نَاقَتُكَ يَا ابْنَ الحُصَيْنِ، فَانْطَلَقْتُ، فَإِذَا هِيَ يَقْطَعُ دُونَهَا السَّرَابُ، فَوَاللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ تَرَكْتُهَا.

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں دروازے پر اپنی اونٹنی کو باندھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو بنی تمیم کے کچھ افراد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے بنو تمیم! بشارت قبول کرو۔ انہوں نے دو دفعہ کہا کہ آپ نے بشارت تو دی اب کچھ عطا فرمایئے۔ پھر اہلِ یمن سے کچھ لوگ حاضرِ خدمت ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے اہلِ یمن! بشارت قبول کرو جبکہ بنو تمیم نے اسے قبول نہیں کیا ہے۔ عرض کی، یا رسول اللہ! ہم نے قبول کی۔ پھر عرض کی کہ ہم آپ کی خدمت میں دین کی غرض سے حاضر ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بس ایک خدا کی ذات تھی اور اس کے سوا کچھ نہ تھا اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس نے لوحِ محفوظ میں ہر چیز کے بارے میں لکھ لیا تھا اور آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا۔ اس وقت اس پکارنے والے نے آواز دی، اے حصین! آپ کی اونٹنی بھاگ گئی ہے۔ میں گیا تو وہ سراب سے بھی دور چلی گئی تھی۔ پس خدا کی قسم، میں نے چاہا کہ اس کو چھوڑ ہی دیتا۔

3192 - وَرَوَى عِيسَى، عَنْ رَقَبَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا، فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الخَلْقِ، حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ، وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ، حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تو آپ نے مخلوق کی پیدائش کا ابتدا سے ذکر فرمانا شروع کیا حتیٰ کہ جنتی اپنے مقام پر پہنچ گئے اور جہنمی اپنے پر۔ پس اسے یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا اسے جو بھول گیا۔

3193 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

3191- راجع الحدیث:3190

3193- انظر الحدیث:4975,4974

أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أُرَاهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يَشْتِمُنِي ابْنُ آدَمَ، وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَشْتِمَنِي، وَيُكَذِّبُنِي وَمَا يَنْبَغِي لَهُ، أَمَّا شَتْمُهُ فَقَوْلُهُ: إِنَّ لِي وَلَدًا، وَأَمَّا تَكْذِيبُهُ فَقَوْلُهُ: لَيْسَ يُعِيدُنِي كَمَا بَدَأَنِي"

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کی اولاد مجھے سب شتم کرتی ہے حالانکہ ایسا کرنا اس کے لیے درست نہیں ہے اور وہ میری تکذیب کرتی ہے جبکہ یہ بھی اس کے لیے درست نہیں۔ ان کا گالی دینا تو یہ ہے کہ میرے لیے اولاد ٹھہراتے ہیں اور میری تکذیب کرنا یہ ہے جبکہ وہ کہتا ہے کہ وہ دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جیسے کہ پہلے مجھے پیدا فرمایا۔

3194 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ القُرَشِيُّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا قَضَى اللَّهُ الخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ العَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا فرما چکا تو لوحِ محفوظ میں جو اس کے پاس عرش کے اوپر ہے، لکھ لیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آگئی۔

2- بَابُ مَا جَاءَ فِي سَبْعِ أَرَضِينَ

سات زمینوں کا بیان

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ وَمِنَ الأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا) (وَالسَّقْفِ المَرْفُوعِ) (الطور: 5): السَّمَاءُ، (سَمْكَهَا) (النازعات: 28): بِنَاءَهَا، (الحُبُكُ) (الذاريات: 7): اسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا، (وَأَذِنَتْ) (الانشقاق: 2): سَمِعَتْ وَأَطَاعَتْ، (وَأَلْقَتْ) (الانشقاق: 4) أَخْرَجَتْ، (مَا فِيهَا) (الانشقاق: 4) مِنَ المَوْتَى، (وَتَخَلَّتْ) (الانشقاق: 4): عَنْهُمْ، (طَحَاهَا) (الشمس: 6) دَحَاهَا، (بِالسَّاهِرَةِ) (النازعات: 14): وَجْهُ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اللہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کی برابر زمینیں حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے (پ ۲۸، الطلاق ۱۲) السَّقْفُ الْمَرْفُوْعُ سے آسمان مراد ہے سَمْكَهَا سے مراد تعمیر کی جس میں جاندار رہتے ہیں۔ الْحُبُكِ کا مطلب برابر ہونا اور خوبصورت ہونا أَذِنَتْ سے مراد سننا اور حکم ماننا ہے۔ أَلْقَتْ سے یہ مراد ہے کہ زمین میں جتنے مردے ہیں سب کو باہر نکال دے گی اور ان سے خالی ہو جائے گی۔ طَحَاهَا کا مطلب اسے بچھایا۔ السَّاهِرَةُ کا مطلب زمین کی سطح

3194- انظر الحدیث: 7554,7553,7453,7422,7404، صحیح مسلم: 6903

الْأَرْضِ، كَانَ فِيهَا الْحَيَوَانُ نَوْمُهُمْ وَسَهَرُهُمْ

ہے جس میں جاندار سوتے اور جاگتے ہیں۔

3195 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَكَانَتْ، بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُومَةٌ فِي أَرْضٍ، فَدَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ لَهَا ذَلِكَ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا سَلَمَةَ، اجْتَنِبِ الْأَرْضَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ان کا کچھ افراد سے زمین کے بارے میں تنازعہ تھا، تو یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا: اے ابوسلمہ! زمین سے بچو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو بالشت بھر زمین بھی ناجائز دبائے گا بروز قیامت سات زمینوں سے طوق بنا کر اس کی گردن میں پہنایا جائے گا۔

3196 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ، خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ

سالم بن عبداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے تھوڑی زمین بھی بغیر حق کے حاصل کی تو بروز قیامت اسے ساتوں زمینوں میں دھنسایا جائے گا۔

3197 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلاَثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ، الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ"

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ اسی حالت پر چل رہا ہے جس پر آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت تھا۔ سال کے بارہ مہینے ہیں، جن میں سے چار حرمت والے ہیں۔ تین مہینے ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم تو ساتھ ساتھ ہیں اور رجب، جس کا قبیلہ مضر کے لوگ بڑا احترام کرتے ہیں، وہ جمادی الآخریٰ اور شعبان کے درمیان میں ہے۔

3198 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ

3195- راجع الحدیث:2453

3196- انظر الحدیث:2454

3197- راجع الحدیث:67

3198- راجع الحدیث:2452 صحیح مسلم:4111,4110

أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، أَنَّهُ خَاصَمَتْهُ أَرْوَى فِي حَقٍّ زَعَمَتْ أَنَّهُ انْتَقَصَهُ لَهَا إِلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا أَنْتَقِصُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الأَرْضِ ظُلْمًا، فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اروی نامی عورت نے مجھ سے جھگڑا کر کے ایک قطعۂ زمین پر اپنا حق جتایا مروان کے پاس دعویٰ دائر کر دیا حضرت سعید نے مروان کے سامنے فرمایا: میں اس کے حق میں کس طرح کچھ کم کر سکتا ہوں جبکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو کسی کی ایک بالشت زمین بھی زبردستی دبائے گا تو بروز قیامت ساتوں زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ڈالا جائے گا۔ حضرت سعید بن زید فرماتے ہیں کہ میں خود نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تھا۔

3- بَابٌ فِي النُّجُومِ

وَقَالَ قَتَادَةُ: (وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ) (الملك: 5) خَلَقَ هَذِهِ النُّجُومَ لِثَلاَثٍ: جَعَلَهَا زِينَةً لِلسَّمَاءِ، وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ، وَعَلاَمَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا، فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا بِغَيْرِ ذَلِكَ أَخْطَأَ، وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ، وَتَكَلَّفَ مَا لاَ عِلْمَ لَهُ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (هَشِيمًا) (الكهف: 45) : مُتَغَيِّرًا، وَالأَبُّ مَا يَأْكُلُ الأَنْعَامُ وَالأَنَامُ: الخَلْقُ (بَرْزَخٌ) (المؤمنون: 100) : حَاجِبٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (أَلْفَافًا) (النبأ: 16) : مُلْتَفَّةً، وَالغُلْبُ: المُلْتَفَّةُ (فِرَاشًا) (البقرة: 22) : مِهَادًا: كَقَوْلِهِ (وَلَكُمْ فِي الأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ) (البقرة: 36)، (نَكِدًا) (الأعراف: 58): قَلِيلًا

ستاروں کے بارے میں

حضرت قتادہ کا قول ہے کہ ارشادِ ربانی: ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا (پ ۲۹، الملک ۵) تو ان ستاروں کو تین وجہ سے پیدا فرمایا گیا ہے۔ انہیں آسمان کی زینت بنایا گیا (۲) شیاطین کو مارنے کے لیے (۳) راستہ معلوم کرنے کی نشانیاں۔ جو ان تین کے سوا کوئی اور وجہ بتائے وہ غلطی پر ہے۔ اپنا حصہ ضائع کرتا ہے اور اس چیز میں جھک مارتا ہے جس کا اسے علم نہیں دیا گیا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ هَشِيْمًا سے متغیر، بدلہ ہوا مراد ہے۔ اَلْاَبُّ وہ چارہ ہے جس کو جانور کھاتے ہیں۔ اَلْاَنَام سے مخلوق مراد ہے۔ بَرْزَخٌ کا مطلب پردہ ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ اَلْفَافًا سے مراد ہے لپٹے ہوئے اور اَلْغُلْبُ کا مطلب لپٹا ہوا ہے۔ فِرَاشًا کا مطلب بستر ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور تمہیں ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا (پ ۱، البقرۃ ۳۶) نَكِدًا

کا مطلب تھوڑی دیر ہے۔

4- بَابُ صِفَةِ الشَّمْسِ وَالقَمَرِ بِحُسْبَانٍ

قَالَ مُجَاهِدٌ: كَحُسْبَانِ الرَّحَى وَقَالَ غَيْرُهُ: بِحِسَابٍ وَمَنَازِلَ لاَ يَعْدُوَانِهَا، "حُسْبَانٌ: جَمَاعَةُ حِسَابٍ، مِثْلُ شِهَابٍ وَشُهْبَانٍ" (ضُحَاهَا) (النازعات: 29) : ضَوْءُهَا ، (أَنْ تُدْرِكَ القَمَرَ) (يس: 40) لاَ يَسْتُرُ ضَوْءُ أَحَدِهِمَا ضَوْءَ الآخَرِ، وَلاَ يَنْبَغِي لَهُمَا ذَلِكَ (سَابِقُ النَّهَارِ) (يس: 40) : يَتَطَالَبَانِ، حَثِيثَيْنِ، (نَسْلَخُ) (يس: 37) : نُخْرِجُ أَحَدَهُمَا مِنَ الآخَرِ وَنُجْرِي كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ، (وَاهِيَةٌ) (الحاقة: 16) : وَهْيُهَا تَشَقُّقُهَا ، (أَرْجَائِهَا) (الحاقة: 17) : "مَا لَمْ يَنْشَقَّ مِنْهَا، فَهُمْ عَلَى حَافَتَيْهَا، كَقَوْلِكَ: عَلَى أَرْجَاءِ البِئْرِ"، (أَغْطَشَ) (النازعات: 29) وَ (جَنَّ) (الأنعام: 76) : أَظْلَمَ وَقَالَ الحَسَنُ: (كُوِّرَتْ) (التكوير: 1) : تُكَوَّرُ حَتَّى يَذْهَبَ ضَوْءُهَا ، (وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ) (الانشقاق: 17) : جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ، (اتَّسَقَ) (الانشقاق: 18) : اسْتَوَى ، (بُرُوجًا) (الحجر: 16) : مَنَازِلَ الشَّمْسِ وَالقَمَرِ ، (الحَرُورُ) (فاطر: 21) : بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَرُؤْبَةُ: الحَرُورُ بِاللَّيْلِ، وَالسَّمُومُ بِالنَّهَارِ يُقَالُ: (يُولِجُ) (الحج: 61) : يُكَوِّرُ ، (وَلِيجَةً) (التوبة: 16) كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ

سورج و چاند اور ان کی گردش کا بیان

مجاہد کا قول ہے کہ حُسْبَانٍ سے چکی جیسی گردش مراد ہے دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ وہ حساب اور منازل جن سے دونوں باہر نہ نکل سکیں۔ حُسْبَانٌ حساب کی جمع ہے جیسے شُهْبَانٌ شہاب کی جمع ہے۔ ضُحَاهَا اس کی روشنی، اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ سے مراد ہے کہ ایک کی روشنی دوسرے کی روشنی کو اپنے اندر سمو نہیں سکتی، یہ دونوں میں سے کسی کے بھی بس میں نہیں۔ سَابِقُ النَّهَارَ کا مطلب ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے طالب ہو کر لپک رہے ہیں۔ نَسْلَخُ سے مراد ہے ہم ایک کو دوسرے سے نکال رہے ہیں اور ایک کو دوسرے کے پیچھے دوڑا رہے ہیں۔ وَاهِيَةٌ کا مطلب پھٹ جانا ہے۔ اَرْجَآئِهَا سے وہ حصہ مراد ہے جو پھٹا نہ ہو اور وہ کناروں پر ہوسکتا ہے جیسا کہ کہتے ہیں، کنوئیں کے کنارے پر۔ اَغْطَشَ وَجَنَّ تاریک ہو جانا ہے۔ امام حسن بصری نے فرمایا کہ كُوِّرَتْ سے مراد ہے اس طرح لپیٹ دینا کہ تاریک ہو جائے۔ رات کے متعلق جو وَمَا وَسَقَ آیا ہے، اس سے مراد جانوروں کو اکٹھا کر دینا ہے۔ اِتَّسَقَ سیدھا یا برابر ہونا ہے۔ بُرُوجًا چاند اور سورج کی منزلوں کو کہتے ہیں۔ اَلْحَرُوْرُ دن میں سورج کے ساتھ ہوتی ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ حَرُوْرُ رات میں اور سَمُوْمُ دن میں ہوتی ہے۔ کہا گیا ہے کہ لپیٹ دینے کو يُكَوِّرُ کہا جاتا ہے۔ وَلِيجَةً سے ہر وہ چیز مراد ہے جس کے اندر دوسری چیز داخل کر دی جائے۔

3199 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِأَبِي ذَرٍّ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ: أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ؟ ، قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: "فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ العَرْشِ، فَتَسْتَأْذِنَ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ، فَلاَ يُقْبَلَ مِنْهَا، وَتَسْتَأْذِنَ فَلاَ يُؤْذَنَ لَهَا يُقَالُ لَهَا: ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: (وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ العَزِيزِ العَلِيمِ) (يس: 38)"

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آفتاب غروب ہونے کے وقت نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بھی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا، بیشک یہ جا کر عرشِ الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا ہے۔ پھر طلوع ہونے کی اجازت مانگتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے۔ جلد ایسا وقت بھی آئے گا کہ وہ سجدہ کرے گا لیکن قبول نہ ہوگا، پھر طلوع ہونے کی اجازت طلب کرے گا لیکن نہیں ملے گی۔ اس سے کہا جائے گا کہ جدھر سے آیا ہے اُدھر ہی لوٹ جا، تو وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے یہ حکم ہے زبردست علم والے کا (پ ۲۳، یٰس ۳۸)۔

3200 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ المُخْتَارِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الدَّانَاجُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الشَّمْسُ وَالقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ القِيَامَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بروز قیامت کے چاند اور سورج دونوں لپیٹ دیے جائیں گے۔

3201 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ القَاسِمِ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی کے سبب گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں تو اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ جب تم ان میں گرہن لگا ہوا دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

3199- انظر الحدیث: 7433,7424,4803,4802، صحیح مسلم: 397-400، سنن ابو داؤد: 4002، سنن ترمذی: 3227,2186

3201- راجع الحدیث: 1042

آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا

3202 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دونشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت یا زندگی کے سبب گرہن نہیں لگتا۔ جب تم گرہن دیکھوتو اللہ کا ذکر کیا کرو۔

3203 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ، قَامَ فَكَبَّرَ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَقَامَ كَمَا هُوَ، فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، وَهِيَ أَدْنَى مِنَ القِرَاءَةِ الأُولَى، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الرَّكْعَةِ الأُولَى، ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالقَمَرِ: إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلاَةِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ پس تکبیر کہی اور قرأت بہت طویل پڑھی، پھر کافی دیر رکوع میں رہے، پھر سر مبارک کو اٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا بعدہٗ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اور کافی لمبی قرأت پڑھی لیکن یہ پہلی قرأت سے کم تھی۔ پھر لمبا رکوع کیا لیکن یہ پہلی رکعت کے رکوع سے کم تھا۔ اس کے بعد لمبا سجدہ کیا۔ پھر آخری رکعت میں بھی اسی طرح کیا اور سلام پھیر دیا۔ اس وقت سورج صاف ہو چکا تھا۔ پس لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: سورج اور چاند کے گہن اللہ کی نشانیوں میں سے دونشانیاں ہیں۔ ان دونوں کو کسی کی موت یا زندگی کے سبب گہن نہیں لگتا۔ پس جب تم ان کو گہن لگا دیکھوتو نماز کی طرف رجوع کرو۔

3204 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنْ أَبِي

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی

3202- راجع الحدیث: 29

3203- راجع الحدیث: 1044

3204- راجع الحدیث: 1041

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا

کی موت یا زندگی کے سبب گہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں جب تم انہیں گہنائے ہوئے دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

5- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ: (وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ نُشُرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ)

ہواؤں کا بیان جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور وہی ہے کہ ہوائیں بھیجتا ہے اس کی رحمت کے آگے مژدہ سناتی

(قَاصِفًا) (الإسراء: 69): تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ (لَوَاقِحَ) (الحجر: 22): مَلاَقِحَ مُلْقِحَةً، (إِعْصَارٌ) (البقرة: 266): رِيحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ كَعَمُودٍ فِيهِ نَارٌ، (صِرٌّ) (آل عمران: 117): بَرْدٌ، (نُشُرًا): مُتَفَرِّقَةً

قاصِفاً سے مراد ہر چیز کو توڑ دینے والی لَوَاقِحَ بمعنی مَلاَقِحَ ہے، جو مُلْقِحَه کی جمع ہے یعنی حاملہ، اِعْصَارٌ تیز ہوا کا بگولہ جو عمودی شکل میں زمین سے آسمان تک اٹھتا ہے اور اس میں آگ ہوتی ہے۔ صِرٌّ سے مراد ٹھنڈک اور نُشُراً کا مطلب ہے جدا جدا۔

3205 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری مدد بادِ صبا کے ساتھ فرمائی گئی ہے اور عاد قوم کو گرم ہوا سے ہلاک کیا گیا۔

3206 - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا رَأَى مَخِيلَةً فِي السَّمَاءِ، أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ، وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ، فَإِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ عَنْهُ، فَعَرَّفَتْهُ عَائِشَةُ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ: (فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ) (الأحقاف:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب آسمان میں ابر کا ٹکڑا دیکھتے تو بے قرار ہو کر کبھی آگے جاتے، کبھی پیچھے ہٹتے۔ کبھی اندر جاتے، کبھی باہر نکلتے اور آپ کے چہرۂ انور کا رنگ متغیر ہو جاتا۔ جب آسمان سے بارانِ رحمت کا نزول ہونے لگتا تو اس وقت آپ کو اطمینان۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے اس کا ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کیا خبر شاید یہ اسی طرح ہو جیسا قوم عاد نے دیکھا کہ ترجمہ

3205- راجع الحديث:1035

3206- انظر الحديث:4829

24) الآيَةَ

کنزالایمان: پھر جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا ان کی وادیوں کی طرف آتا (پ ۲۶، الاحقاف ۲۴)

6-بَابُ ذِكْرِ المَلاَئِكَةِ

فرشتوں کا بیان

وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، عَدُوُّ اليَهُودِ مِنَ المَلاَئِكَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَنَحْنُ الصَّافُّونَ المَلاَئِكَةُ

حضرت انس اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ یہودی فرشتوں سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ سے فرشتے مراد ہے۔

3207 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، ح وقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، وَهِشَامٌ، قَالاَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " بَيْنَا أَنَا عِنْدَ البَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ، وَاليَقْظَانِ -وَذَكَرَ: يَعْنِي رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ - فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ، مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِّ البَطْنِ، ثُمَّ غُسِلَ البَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، وَأُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ، دُونَ البَغْلِ وَفَوْقَ الحِمَارِ: البُرَاقُ، فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ جِبْرِيلُ: قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، وَلَنِعْمَ المَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ عَلَى آدَمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنَ ابْنٍ وَنَبِيٍّ، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، قِيلَ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ

حضرت انس بن مالک، حضرت مالک بن صعصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں خانہ کعبہ کے نزدیک خواب اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا، اور دو آدمیوں کا ذکر فرمایا جو میرے پاس سونے کا تھال لے کر آئے اور وہ ایمان و حکمت سے لبالب تھا۔ پھر گلے سے لے کر پیٹ کے نیچے تک شق کیا گیا۔ پھر پیٹ کو آبِ زمزم سے دھویا گیا، پھر ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا اور میرے قریب ایک سفید جانور لایا گیا یعنی بُراق، جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا۔ میں حضرت جبرئیل کے ساتھ چل پڑا۔ حتیٰ کہ آسمانِ دنیا تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد ﷺ۔ دریافت کیا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا گیا، ان کو مرحبا، کیا بہترین آنے والے نے کی تشریف آوری ہوئی ہے۔ میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا، ایسے بیٹے اور نبی کو مرحبا۔ پھر ہم

مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ قِيلَ: أُرْسِلَ إِلَيْهِ، قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ عَلَى عِيسَى، وَيَحْيَى فَقَالَا: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قِيلَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ عَلَى يُوسُفَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قِيلَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ عَلَى إِدْرِيسَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْنَا عَلَى هَارُونَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ، فَأَتَيْنَا عَلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قِيلَ جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ، فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكَى، فَقِيلَ: مَا أَبْكَاكَ: قَالَ: يَا رَبِّ هَذَا الْغُلَامُ الَّذِي بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ، قِيلَ مَنْ هَذَا؟ قِيلَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ، مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ،

دوسرے آسمان تک پہنچے۔ پوچھا گیا، کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل۔ پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد ﷺ ہیں، پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہاں ان کو مرحبا! کیا بہترین آنے والے کی تشریف آوری ہوئی ہے۔ میں حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ کے پاس پہنچا۔ دونوں حضرات نے فرمایا: ایسے بھائی اور نبی کو مرحبا۔ پھر ہم تیسرے آسمان تک پہنچے۔ پوچھا گیا کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، ان کو مرحبا! کیا بہترین آنے والے نے کی تشریف آوری ہوئی۔ وہاں میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، آپ کے لیے مرحبا اے بھائی اور نبی۔ پھر ہم چوتھے آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جواب دیا، جبرائیل۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا۔ محمد ﷺ ہیں۔ دریافت کیا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا۔ ہاں۔ کہا، ان کو مرحبا! کیا بہترین آنے والے کی تشریف آوری ہوئی ہے۔ میں حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، ایسے بھائی اور نبی کو مرحبا۔ پھر ہم پانچویں آسمان تک پہنچے۔ وہاں دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد ﷺ۔ دریافت، کیا گیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا ہاں۔ کہا، ان کو مرحبا! کیا ہی بہترین آنے والے کی تشریف آوری ہوئی ہے۔ پھر میں حضرت ہارون کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں

فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنَ ابْنٍ وَنَبِيٍّ، فَرُفِعَ لِي البَيْتُ المَعْمُورُ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ، فَقَالَ: هَذَا البَيْتُ المَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ، وَرُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ المُنْتَهَى، فَإِذَا نَبِقُهَا كَأَنَّهُ قِلاَلُ هَجَرَ وَوَرَقُهَا، كَأَنَّهُ آذَانُ الفُيُولِ فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ، وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ، فَقَالَ: أَمَّا البَاطِنَانِ: فَفِي الجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ: النِّيلُ وَالفُرَاتُ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلاَةً، فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جِئْتُ مُوسَى، فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلاَةً، قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ، عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ المُعَالَجَةِ، وَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَسَلْهُ، فَرَجَعْتُ، فَسَأَلْتُهُ، فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ، ثُمَّ مِثْلَهُ، ثُمَّ ثَلاَثِينَ، ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عِشْرِينَ، ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عَشْرًا، فَأَتَيْتُ مُوسَى، فَقَالَ: مِثْلَهُ، فَجَعَلَهَا خَمْسًا، فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا، فَقَالَ مِثْلَهُ، قُلْتُ: سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ، فَنُودِيَ إِنِّي قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي، وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي، وَأَجْزِي الحَسَنَةَ عَشْرًا،

نے فرمایا، مرحبا اے بھائی اور نبی۔ پھر ہم چھٹے آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا۔ محمد ﷺ ہیں۔ دریافت کیا گیا، انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، کیا ہی بہترین آنے والے کی تشریف آوری ہوئی ہے۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، مرحبا ہے ایسے بھائی اور نبی کے لیے۔ جب میں آگے بڑھنے لگا تو وہ رو پڑے ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس چیز نے رُلایا ہے؟ انہوں نے عرض کی، اے رب! یہ نوجوان جو میرے بعد مبعوث فرمایا گیا ہے، جنت کے داخلے میں اس کی امت میری امت سے بہت بڑھ جائے گی۔ پھر ہم ساتویں آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جواب دیا۔ جبرئیل۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد ﷺ ہیں۔ دریافت کیا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں کہا ان کو مرحبا کیا ہی بہترین آنے والے کی تشریف آوری ہوئی ہے۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، مرحبا ہے ایسے بیٹے اور نبی کو۔ پھر میرے لیے بیت المعمور ظاہر فرمایا گیا۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا یہ بیت المعمور ہے، اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں، جب وہ پڑھ کر نکل جاتے ہیں تو ان کی پھر دوبارہ کبھی باری نہیں آتی۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا اس پر بیر اتنے بڑے لگے ہوئے ہیں جیسے ہجر کے مٹکے اور پتے ہاتھی کے کانوں جیسے ہیں۔ اس کی جڑ سے چار نہریں نکلتی ہیں۔ دو نہریں باطنی ہیں اور دو ظاہری۔ میں نے حضرت جبرئیل سے پوچھا تو بتایا کہ

باطنی نہریں جنت میں جاتی ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض فرمائی گئیں۔ پھر میں واپس لوٹا، حتیٰ کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے دریافت کیا، کیا بنا؟ میں نے جواب دیا، مجھ پر پچاس نمازیں فرض فرمائی گئی ہیں۔ کہا، میں لوگوں کو زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے بنی اسرائیل کو بہت بار آزمایا ہے، آپ کی امت سے یہ نہیں ہو سکے گا، واپس جا کر اپنے رب سے تخفیف کا سوال کیجیے۔ میں واپس گیا اور تخفیف کا سوال کیا تو چالیس کر دی گئیں۔ پھر یہی کیا تو تیس مقرر کر دی گئیں۔ پھر ایسا ہی کیا تو بیس متعین ہوئیں۔ پھر یونہی کیا تو دس کر دیں۔ پھر حضرت موسیٰ کے پاس آیا۔ انہوں نے پوچھا کیا بنا؟ میں نے جواب دیا، پانچ مقرر کر دیگئی ہیں۔ انہوں نے حسب سابق کہا۔ میں نے جواب دیا کہ انہیں میں نے بھلائی کے ساتھ قبول کر لیا ہے۔ پھر ندا آئی کہ میں نے اپنا فرض نافذ کر دیا، اپنے بندوں پر سہل کر دیا اور ایک نیکی کا بدلہ دس گنا عطا فرماؤں گا۔

3207م- وَقَالَ هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي البَيْتِ المَعْمُورِ

ہمام، قتادہ، حسن، ابوہریرہ، نبی کریم سے جو روایت کرتے ہیں اس میں فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ کے الفاظ ہیں۔

3208 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ المَصْدُوقُ، قَالَ: " إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کا مادہ پیدائش اپنی والدہ کے بطن میں جمع رہتا ہے پھر چالیس دن خون کی بوند رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں تک مضغہ (گوشت کا

3207م- انظر الحدیث: 3887،3430،3393

3208- انظر الحدیث: 7454،6594،3332، صحیح مسلم: 6666،6665، سنن ابو داؤد: 4708، سنن ترمذی: 2137، سنن ابن ماجہ: 76

ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، وَيُقَالُ لَهُ: اكْتُبْ عَمَلَهُ، وَرِزْقَهُ، وَأَجَلَهُ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الجَنَّةِ"

لوتھڑا) کی شکل میں رہتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اور چار باتوں کا حکم دیتا ہے یعنی اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کا عمل، رزق، موت اور شقی ہے۔ یا سعید، یہ چار باتیں لکھ دے۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ پس کوئی تم میں سے نیک عمل کرتا ہے، حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر کا لکھا اس پر غالب آجاتا ہے اور وہ جہنمیوں جیسے کام کرنے شروع کر دیتا ہے اور کوئی جہنمیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ اس کے اور جہنم کے درمیان صرف ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن قسمت کا لکھا اس پر غالب آجاتا ہے اور وہ جنتیوں جیسے عمل کرنے شروع کر دیتا ہے۔

فائدہ: چونکہ مسئلہ تقدیر بہت نازک ہے اور اس میں جبریہ اور قدریہ کے بہت اختلافات رہے ہیں اور یہ مسئلہ عوام کی عقل سے ورا ہے اسی لئے اس کا علیحدہ باب باندھا گیا۔ تقدیر کے لغوی معنیٰ اندازہ لگانا ہیں۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: "كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ" کبھی بمعنیٰ قضاء اور فیصلہ بھی آتی ہے۔ اصطلاح میں اس اندازے اور فیصلہ کا نام تقدیر ہے جو رب کی طرف سے اپنی مخلوق کے متعلق تحریر میں آچکا۔ تقدیر تین قسم کی ہے: (۱) مبرم، (۲) مشابہ مبرم، (۳) معلق۔ پہلی قسم میں تبدیلی ناممکن ہے، دوسری خاص محبوبوں کی دعا سے بدل جاتی ہے اور تیسری عام دعاؤں اور نیک اعمال سے بدلتی رہتی ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے: "يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتٰبِ" ابراہیم علیہ السلام کو قوم لوط کیلئے دعا کرنے سے روک دیا گیا کیونکہ ان پر دنیوی عذاب کا فیصلہ مبرم ہو چکا تھا۔ آدم علیہ السلام کی دعا سے داؤد علیہ السلام کی عمر بجائے ساٹھ کے سو سال ہو گئی، وہ قضاء مبرم تھی یہ معلق۔ خیال رہے کہ تقدیر کی وجہ سے انسان پتھر کی طرح مجبور نہ ہو گیا ورنہ قاتل پھانسی نہ پاتا اور چور کے ہاتھ نہ کٹتے کیونکہ رب تعالیٰ کے علم میں یہ آچکا کہ فلاں اپنے اختیار سے یہ حرکت کرے گا، دعائیں، دوائیں، ہماری تدبیریں اور اختیارات سب تقدیر میں داخل ہیں۔ اس کی پوری تحقیق ہماری "تفسیر نعیمی" پارہ سوم میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۷۷)

3209 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

3209م- وَتَابَعَهُ أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ العَبْدَ نَادَى جِبْرِيلَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلاَنًا فَأَحْبِبْهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلاَنًا فَأَحِبُّوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ القَبُولُ فِي الأَرْضِ "

اور اس کی متابعت ابو عاصم، ابنِ جُریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابوہریرہ نے کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ندا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس حضرت جبرئیل اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل آسمانی مخلوق میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس اہل آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر اہل زمین والوں میں اس کی مقبولیت ڈال دی جاتی ہے۔

3210- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " إِنَّ المَلاَئِكَةَ تَنْزِلُ فِي العَنَانِ: وَهُوَ السَّحَابُ، فَتَذْكُرُ الأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ، فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ، فَتُوحِيهِ إِلَى الكُهَّانِ، فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ "

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے، انہوں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے جماعت کی شکل میں یوں اترتے ہیں جیسے بادل، پھر وہ آپس میں اس بات کا ذکر کرتے ہیں جس کا آسمان پر فیصلہ ہوا ہے۔ پس شیاطین کے کانوں میں اگر کچھ بات بھی پڑ گئی تو اسے کاہنوں کو بتانے کے لیے لے دوڑتے ہیں۔ کاہن اس کے ساتھ بہت جھوٹ اپنے پاس سے ملا دیتے ہیں۔

3211 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَالأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب جمعۃ المبارک کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے آجاتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے کون آیا، پھر کون۔

3209م- انظر الحديث: 7485,6040

3210- انظر الحديث: 7561,7213,5762,3288

3211- راجع الحديث: 929

يَوْمُ الْجُمُعَةِ، كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ الْمَلَائِكَةُ، يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، فَإِذَا جَلَسَ الإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ، وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ

جب امام بیٹھ جاتا ہے تو یہ بھی رجسٹر بند کر کے ذکر الٰہی سننے اندر آ جاتے ہیں۔

3212 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: مَرَّ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُنْشِدُ فَقَالَ: كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِ، وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ، أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَجِبْ عَنِّي، اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ؟ قَالَ: نَعَمْ

سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کا مسجد سے گزر ہوا اور حضرت حسان اشعار پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے کہا، آپ مجھے شعر پڑھنے سے منع کرتے ہیں جبکہ اس کے اندر میں نے ان نبی کریم کے سامنے اشعار پڑھے ہیں جو آپ سے بہتر تھے پھر یہ حضرت ابوہریرہ کی جانب متوجہ ہوئے اور کہا: میں آپ کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: جو میری طرف سے جواب دے۔ اے اللہ! اس کی روح القدس سے مدد فرما۔ انہوں نے جواب دیا، ہاں۔

3213 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ: اهْجُهُمْ - أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسان سے فرمایا کہ تم ہجو کرنے والوں (مشرکینِ مکہ) کی ہجو کرو اور جبرئیل تمہارے ساتھ ہیں۔

3214 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، ح حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى غُبَارٍ سَاطِعٍ فِي سِكَّةِ بَنِي غَنْمٍ زَادَ مُوسَى، مَوْكِبَ جِبْرِيلَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا گویا میں اب بھی اس گرد کو دیکھ رہا ہوں جو بنو غنم کی گلی میں اڑ رہی تھا۔ موسیٰ راوی نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ حضرت جبرئیل کے لشکر کی گرد تھی۔

3215 - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

3212- راجع الحدیث: 453

3213- صحیح مسلم: 6338,6337

3215- راجع الحدیث: 2

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ الحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الوَحْيُ، قَالَ: كُلُّ ذَاكَ يَأْتِينِي المَلَكُ أَحْيَانًا فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّي، وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ، وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ، وَيَتَمَثَّلُ لِي المَلَكُ أَحْيَانًا رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي، فَأَعِي مَا يَقُولُ

مروی ہے کہ حضرت حارث بن ہشام نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ وحی آپ پر کس طرح آتی ہے؟ فرمایا، فرشتہ جب وحی لے کر میرے پاس آتا ہے تو گھنٹی کی مثل آواز آنے لگتی ہے۔ جب وہ مجھ سے الگ ہوتا ہے تو میں یاد کر چکا ہوتا ہوں جو کچھ اس نے کہا ہے اور یہ وحی مجھ پر بہت شدید ہوتی ہے۔ کبھی فرشتہ انسانی شکل میں میرے پاس آ کر کلام کرتا ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔

3216 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، دَعَتْهُ خَزَنَةُ الجَنَّةِ، أَيْ فُلُ هَلُمَّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: ذَاكَ الَّذِي لاَ تَوَى عَلَيْهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا۔ جو راہِ خدا میں (کسی چیز کا جوڑا) خرچ کرے اسے جنت کے دربان ہر دروازے سے بلائیں گے یعنی کہیں گے ادھر سے آؤ۔ حضرت ابوبکر صدیق نے کہا، پھر ایسے آدمی کو کیا غم ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم بھی ان لوگوں میں سے ہو۔

3217 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلاَمَ، فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لاَ أَرَى، تُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرئیل ہیں، جو تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا علیہ السلام و رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، یا نبی اللہ! آپ انہیں دیکھ رہے ہیں لیکن مجھے دکھائی نہیں دیتے۔

3218 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، قَالَ: ح حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام

3216- راجع الحديث: 2841,1897

3217- انظر الحديث: 6253,6249,6201,3768 ' صحيح مسلم: 6254 ' سنن ترمذی: 3881 ' سنن نسائی: 3964

3218- انظر الحديث: 7455,4731 ' سنن ترمذی: 3158

عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ: أَلاَ تَزُورُنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا، قَالَ: فَنَزَلَتْ: (وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا) (مریم: 64) الآيَةَ

سے فرمایا: جتنی مرتبہ تم ہمارے پاس آتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے؟ راوی کا بیان ہے کہ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: (اور جبریل نے محبوب سے عرض کی) ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں (پ ۱۶، مریم ۶۴)

3219 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ، فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے ایک ہی قرأت میں قرآنِ کریم پڑھایا تھا، میں متواتر ان سے زیادہ کا مطالبہ کرتا رہا، حتیٰ کہ سات قرأت تک بات پہنچ گئی۔

3220 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، فَيُدَارِسُهُ القُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ أَجْوَدُ بِالخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ المُرْسَلَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک میں جب حضرت جبرئیل حاضرِ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے تو آپ کی سخاوت اور زوروں پر آجاتی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک کی ہر رات میں آپ کے پاس آتے اور قرآن کریم کی دہرائی کرواتے رسول اللہ ﷺ جب حضرت جبرئیل کو دیکھتے تو بھلائی پہنچانے میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔

3220م- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ بِهَذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَرَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ، وَفَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ القُرْآنَ

عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معمر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے اور حضرت ابوہریرہ و حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایتوں میں اِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْاٰنَ

3219- انظر الحدیث: 4991، صحیح مسلم: 1899،1900

3220م- راجع الحدیث: 6

3221 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ العَزِيزِ أَخَّرَ العَصْرَ شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ قَالَ: سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ

کے الفاظ ہیں۔

ابنِ شہاب سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن عبدالعزیز نمازِ عصر میں کچھ تاخیر سے پہنچے۔ عُروہ نے ان سے کہا کہ بیشک حضرت جبرئیل آئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو امام بن کر نماز پڑھائی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اے عُروہ! غور تو فرمایئے، آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، میں نے بشیر بن ابومسعود سے سنا، انہوں نے ابومسعود سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جبرئیل آ کر میرے امام بنے، میں ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ وہ اپنی انگلیوں پر پانچ نمازیں شمار کرتے ہیں۔

3222 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ لِي جِبْرِيلُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لاَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الجَنَّةَ، أَوْ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ ، قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؛ قَالَ: وَإِنْ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جبرائیل نے کہا کہ آپ کی امت سے جو شخص اس حالت میں فوت ہو کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو، تو وہ جنت میں داخل ہوگا یا جہنم میں نہیں جائے گا بارگاہِ نبوت میں عرض کی گئی، خواہ زنا یا چوری کرے؟ فرمایا، خواہ۔

3223 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "المَلاَئِكَةُ يَتَعَاقَبُونَ مَلاَئِكَةٌ بِاللَّيْلِ، وَمَلاَئِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلاَةِ الفَجْرِ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتے باری باری آتے ہیں۔ کچھ رات کے فرشتے ہیں، کچھ دن کے فرشتے ہیں اور وہ نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے وقت جمع ہوتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے آسمان کی جانب چڑھ جاتے

3221- راجع الحديث:521

3222- راجع الحديث:2388,1237

3223- راجع الحديث:555

وَصَلاَةِ العَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ، فَيَقُولُ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي، فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ يُصَلُّونَ"

ہیں جنھوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے لوگوں کے بارے میں دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا حالانکہ وہ بہتر جانتا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں: جب ہم انہیں چھوڑ کر آئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی نماز پڑھ رہے تھے۔

7-بَابُ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ وَالمَلاَئِكَةُ فِي السَّمَاءِ، آمِينَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

آمین کہنے میں فرشتوں کی موافقت جب تم میں سے کوئی آمین کہے اور فرشتے آسمان میں کہیں، تو جس کی آمین کی ان سے موافقت ہوگئی اس کے پچھلے گناہ معاف کردیے گئے

3224 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ نَافِعًا، حَدَّثَهُ أَنَّ القَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: حَشَوْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةً فِيهَا تَمَاثِيلُ كَأَنَّهَا نُمْرُقَةٌ، فَجَاءَ فَقَامَ بَيْنَ البَابَيْنِ وَجَعَلَ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهُ، فَقُلْتُ: مَا لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: مَا بَالُ هَذِهِ الوِسَادَةِ؟ قَالَتْ: وِسَادَةٌ جَعَلْتُهَا لَكَ لِتَضْطَجِعَ عَلَيْهَا، قَالَ: "أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ المَلاَئِكَةَ لاَ تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ، وَأَنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّورَةَ يُعَذَّبُ يَوْمَ القِيَامَةِ يَقُولُ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے لیے ایک تکیہ بھرا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں گویا وہ چھپہوئی تھیں۔ آپ تشریف لائے تو دو دروازوں کے درمیان کھڑے ہوگئے اور رخِ انور کا رنگ متغیر ہوگیا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا ہم سے کوئی خطا سرزد ہوگئی؟ فرمایا، یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کی۔ یہ تکیہ میں نے آپ کے لیے تیار کیا ہے تاکہ اس پر سر مبارک رکھ کر آپ آرام فرمایا کریں۔ فرمایا، کیا تمہیں علم نہیں کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو اور جس نے تصویر بنائی قیامت کے روز اسے عذاب دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا تھا اس میں جان ڈالو۔

3225 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

-3224 راجع الحدیث: 2105

-3225 انظر الحدیث: 5958,5949,4002,3322,3226، صحیح مسلم: 5483,5482,5481، سنن ترمذی: 2804، سنن نسائی: 5363,5362,4293، سنن ابن ماجہ: 3649

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لاَ تَدْخُلُ المَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ، وَلاَ صُورَةُ تَمَاثِيلَ

کہ میں نے حضرت ابوطلحہ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا کسی جاندار کی تصویر ہو۔

3226 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الأَشَجِّ حَدَّثَهُ، أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الجُهَنِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ، وَمَعَ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عُبَيْدُ اللَّهِ الخَوْلاَنِيُّ الَّذِي كَانَ فِي حَجْرِ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَهُمَا زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَدْخُلُ المَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ: فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ، فَإِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ، فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ الخَوْلاَنِيِّ: أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيرِ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ قَالَ: إِلَّا رَقْمٌ فِي ثَوْبٍ أَلاَ سَمِعْتَهُ قُلْتُ لاَ، قَالَ: بَلَى قَدْ ذَكَرَهُ

بسر بن سعید نے حضرت زید بن خالد جُہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ بُسر بن سعید کے ساتھ عبیداللہ خولانی بھی تھے جو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کے زیرِ تربیت تھے۔ ان دونوں حضرات زید بن خالد نے بتایا کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔'' بُسر فرماتے ہیں کہ پھر حضرت زید بن خالد علیل ہوگئے۔ ہم نے ان کی عیادت کی تو دیکھا کہ ان کے گھر میں تصویروں والا ایک پردہ ہے۔ میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا، کیا انہوں نے تصویروں کے بارے میں ہم سے حدیث بیان نہیں کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا، کہا تھا کہ سوائے کپڑے کے نقوش کے کیا آپ نے یہ نہیں سنا تھا؟ میں نے جواب دیا، نہیں، کیا، کیوں نہیں، یہ بھی کہا تھا۔

3227 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنَّا لاَ نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلاَ كَلْبٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

3226- راجع الحدیث: 3225، صحیح مسلم: 5486,5485,5484، سنن ابوداؤد: 4155,4154، سنن نسائی: 5365

3227- انظر الحدیث: 5960، راجع الحدیث: 796

3228 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا قَالَ الإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الحَمْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ المَلاَئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب امام سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہا کرو، کیونکہ جس کا یہ قول فرشتوں کے قول سے موافقت کر گیا اس کے پچھلے گناہوں کی بخشش ہو جائے گی۔

3229 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ أَحَدَكُمْ فِي صَلاَةٍ مَا دَامَتِ الصَّلاَةُ تَحْبِسُهُ، وَالمَلاَئِكَةُ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ مَا لَمْ يَقُمْ مِنْ صَلاَتِهِ أَوْ يُحْدِثْ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص اس وقت تک نماز میں مشغول شمار کیا جاتا ہے جب تک نماز اسے دوسرے کاموں سے روکے رکھے اور جب تک وہ نماز کی جگہ سے نہ اُٹھ جائے یا اس کا وضو نہ ٹوٹ جائے اس وقت تک فرشتے یوں دعا کرتے رہتے ہیں: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما۔

3230 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى المِنْبَرِ {وَنَادَوْا يَا مَالِكُ} (الزخرف: 77) قَالَ: سُفْيَانُ: فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ وَنَادَوْا يَا مَالِ"

حضرت یَعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر وَنَادَوْا يَا مَالِكُ (سورۃ الزخرف، آیت: ۷۷) پڑھتے سنا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرأت میں وَنَادَوْا يَا مَالِ ہے۔

3231 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ أَتَى

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی۔ کیا آپ پر اُحد کے دن سے بھی سخت کوئی دن آیا ہے؟ فرمایا، مجھے تمہاری قوم سے بڑی اذیتیں پہنچی ہیں اور مجھ پر سب سے شدید دن یوم عقبہ آیا، جب میں نے خود کو

3228- راجع الحدیث:796

3230- انظر الحدیث:4819,3266 'صحیح مسلم:2008 'سنن ابوداؤد:3992 'سنن ترمذی:508

3231- انظر الحدیث:7389 'صحیح مسلم:4629

عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ، قَالَ: " لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ مَا لَقِيتُ، وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ العَقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلاَلٍ، فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي، فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ، فَنَادَانِي فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ، فَنَادَانِي مَلَكُ الجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ، ذَلِكَ فِيمَا شِئْتَ، إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الأَخْشَبَيْنِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلاَبِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لاَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا "

عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا تو اس نے میری بات نہ مانی۔ میں واپس چلا آیا اور پریشانی کے آثار میرے چہرے سے ظاہر تھے۔ جب ہوش میں آیا تو قرن الثعالب میں تھا۔ سر اٹھا کر دیکھا تو بادل کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ کیے ہوئے تھا۔ میں نے اس کے اندر جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا۔ انہوں نے مجھے پکارا، پھر کہا، بیشک اللہ نے آپ کی قوم سے گفتگو اور ان کا جواب سن لیا ہے، لہٰذا ملک الجبال کو آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، چنانچہ کافروں کے بارے میں آپ انہیں جو چاہیں حکم فرمائیں۔ پھر مجھے ملک الجبال نے پکارا اور سلام کیا، اس کے بعد کہا، یا رسول اللہ! آپ کی مرضی پر ہے، اگر آپ چاہیں تو میں کوہِ اخشبین کو اٹھا کر ان لوگوں کے اوپر رکھ دوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اصلاب سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا۔ جو خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

3232 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى. فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى) (النجم: 10) قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ: أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ، لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ

ابواسحاق شیبانی نے زر بن حبیش سے فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى ○ فَأَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهٖ مَا أَوْحٰى ○ (سورۃ النجم، آیت: ۹۔۱۰) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سے حضرت ابن مسعود نے حدیث بیان کی ہے کہ آپ نے حضرت جبرئیل کو دیکھا، ان کے چھ سو پر تھے۔

3233 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، (لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الكُبْرَى) (النجم: 18)، قَالَ: رَأَى رَفْرَفًا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ○ (سورۃ النجم، آیت: ۱۸) کے متعلق فرمایا کہ آپ نے ایک سبز بادل دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ رکھا تھا۔

3232- انظر الحدیث: 4857,4856، صحیح مسلم: 431

3233- انظر الحدیث: 4858

أَخْضَرَ سَدَّ أُفُقَ السَّمَاءِ

3234 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، أَنْبَأَنَا القَاسِمُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ، وَلَكِنْ قَدْ رَأَى جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ وَخَلْقُهُ سَادٌّ مَا بَيْنَ الأُفُقِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جس کا یہ گمان ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا اس نے بڑی خطا کی کیونکہ حقیقت میں آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ان کی صورت وخلقت میں دیکھا جنہوں نے آسمان کے کناروں کو بھر رکھا تھا۔

3235 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ ابْنِ الأَشْوَعِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَأَيْنَ قَوْلُهُ (ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى) (النجم: 9) قَالَتْ: ذَاكَ جِبْرِيلُ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ، وَإِنَّهُ أَتَاهُ هَذِهِ المَرَّةَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ الأُفُقَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشادِ باری تعالیٰ: ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝ کے بارے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ حضرت جبرئیل تھے جو آپ کی خدمت میں آدمی کی شکل حاضر ہوا کرتے تھے اور اس مرتبہ وہ اپنی اس صورت میں آئے جو حقیقی ہے، پس انہوں نے آسمان کے کناروں کو بھر رکھا تھا۔

3236 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي قَالاَ الَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ، وَأَنَا جِبْرِيلُ وَهَذَا مِيكَائِيلُ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے۔ دونوں نے کہا جو آگ جلاتا ہے اس فرشتے کا نام مالک ہے اور وہ جہنم کا داروغہ ہے اور میں جبرئیل ہوں، یہ میکائیل ہیں۔

3237 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو بستر پر بلاتا ہے اگر وہ انکار کر دے، پس آدمی نے اس سے ناراض ہو کر رات گزاری تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت بھیجے

3234- انظر الحدیث: 7531,7380,4855,4612,3235

3235- راجع الحدیث: 3234، صحیح مسلم: 441

3236- راجع الحدیث: 845

3237- انظر الحدیث: 5194,5193، صحیح مسلم: 3526، سنن ابوداؤد: 2141

فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا المَلاَئِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ تَابَعَهُ شُعْبَةُ، وَأَبُو حَمْزَةَ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ

رہتے ہیں۔ اس کی متابعت ابوحمزہ، ابن داؤد و ابومعاویہ نے اعمش سے کی ہے۔

3238 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الوَحْيُ فَتْرَةً، فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي، سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ، فَإِذَا المَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ، قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَجُئِثْتُ مِنْهُ، حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الأَرْضِ، فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى {يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ} (المدثر: 2) إِلَى قَوْلِهِ {وَالرُّجْزَ} (المدثر: 5) فَاهْجُرْ ". قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَالرِّجْزُ: الأَوْثَانُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ کچھ مدت کے لیے مجھ پر وحی کا آنا بند رہا۔ اسی دوران میں جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ میں نے آسمان کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ وہی فرشتہ جو غارِ حرا میں میرے پاس آیا تھا وہ زمین اور آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ پس میں خوفزدہ ہو گیا حتیٰ کہ زمین پر گرنے لگا، پھر میں اپنی اہلیہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کمبل اڑھاؤ، مجھے کمبل اڑھاؤ۔ پس اللہ تعالیٰ نے یَآاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ سے فَاهْجُرْ تک وحی نازل فرمائی۔ ابوسلمہ کا قول ہے کہ وَالرِّجْزُ سے بُت مراد ہیں۔

3239 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، ح وقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي العَالِيَةِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مُوسَى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلًا مَرْبُوعًا، مَرْبُوعَ الخَلْقِ إِلَى الحُمْرَةِ وَالبَيَاضِ، سَبِطَ الرَّأْسِ، وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ، وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللَّهُ إِيَّاهُ: {فَلاَ تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: معراج کی شب میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ گندمی رنگ، طویل قامت اور گھنگریالے بالوں والے ہیں۔ گویا کہ قبیلہ شنوٴہ کے ایک فرد ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ درمیانہ قد، درمیانہ جسم، سرخ و سفید رنگت والے اور سیدھے بالوں والے ہیں۔ پھر میں نے مالک داروغۂ جہنم اور دجال کو دیکھا۔ یہ ان نشانیوں میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھائیں۔ پس آپ کے دیکھنے پر تجھے شبہ نہیں ہونا چاہیے۔ ابوبکر نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ مدینہ

3239- انظر الحدیث:3396 صحیح مسلم:418,417

لِقَائِهِ) (السجدة: 23) ، قَالَ أَنَسٌ، وَأَبُو بَكْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَحْرُسُ المَلاَئِكَةُ المَدِينَةَ مِنَ الدَّجَّالِ

منورہ کی دجال سے فرشتے حفاظت کریں گے۔

8-بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الجَنَّةِ وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ

قَالَ أَبُو العَالِيَةِ: (مُطَهَّرَةٌ) (البقرة: 25) : مِنَ الحَيْضِ، وَالبَوْلِ، وَالبُزَاقِ ، (كُلَّمَا رُزِقُوا) (البقرة: 25) : أُتُوا بِشَيْءٍ ثُمَّ أُتُوا بِآخَرَ ، (قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ) (البقرة: 25) : أُتِينَا مِنْ قَبْلُ ، (وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا) (البقرة: 25) : يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا وَيَخْتَلِفُ فِي الطُّعُومِ (قُطُوفُهَا) (الحاقة: 23) : يَقْطِفُونَ كَيْفَ شَاءُوا (دَانِيَةٌ) (الأنعام: 99) : قَرِيبَةٌ (الأَرَائِكُ) (الكهف: 31) : السُّرُرُ وَقَالَ الحَسَنُ: النَّضْرَةُ فِي الوُجُوهِ وَالسُّرُورُ فِي القَلْبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (سَلْسَبِيلًا) (الإنسان: 18) : حَدِيدَةُ الجِرْيَةِ ، (غَوْلٌ) (الصافات: 47) : وَجَعُ البَطْنِ ، (يُنْزَفُونَ) (الصافات: 47) : لاَ تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (دِهَاقًا) (النبأ: 34) : مُمْتَلِئًا ، (كَوَاعِبَ) (النبأ: 33) : نَوَاهِدَ الرَّحِيقُ: الخَمْرُ التَّسْنِيمُ: يَعْلُو شَرَابَ أَهْلِ الجَنَّةِ ، (خِتَامُهُ) (المطففين: 26) : طِينُهُ (مِسْكٌ) (المطففين: 26) ، (نَضَّاخَتَانِ) (الرحمن: 66) : فَيَّاضَتَانِ ، يُقَالُ: (مَوْضُونَةٌ) (الواقعة: 15) : مَنْسُوجَةٌ، مِنْهُ وَضِينُ النَّاقَةِ، وَالكُوبُ: مَا لاَ أُذْنَ لَهُ وَلاَ عُرْوَةَ، وَالأَبَارِيقُ: ذَوَاتُ الآذَانِ وَالعُرَى. (عُرُبًا) (الواقعة: 37) : مُثَقَّلَةً ، وَاحِدُهَا عَرُوبٌ، مِثْلُ

جنت کی خوبیاں اور وہ پیدا ہو چکی ہے

ابوالعالیہ کا قول ہے کہ مُطَهَّرَةٌ یعنی حوریں، حیض، پیشاب اور تھوک سے پاک ہے۔ كُلَّمَا رُزِقُوْا جب انہیں ایک چیز کے بعد دوسری دی جائے گی تو کہیں گے هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ یعنی پہلے دی گئی۔ وَأُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا یعنی ایک دوسری سے ملتی جلتی ہوں گی لیکن ذائقہ مختلف ہوگا۔ قُطُوْفُهَا اس کے پھل جس طرح چاہیں توڑیں سے۔ دَانِيَةٌ سے قریب مراد ہے۔ اَلْاَرَائِكُ تخت بصورتِ جمع۔ امام حسن بصری کا قول ہے کہ النَّضْرَةُ چہرے کی تازگی اور السُّرُوْرُ دل کی خوشی کو کہتے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ سَلْسَبِيْلًا تیز بہنے والی نہر ہے۔ غَوْلٌ پیٹ کا درد۔ يُنْزَفُوْنَ یعنی عقل سے محروم نہیں ہوں گے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ دِهَاقًا سے مراد بھرا ہوا ہے۔ كَوَاعِبَ سے اُبھری ہوئی چھاتیاں مراد ہیں۔ الرَّحِيْقُ شراب۔ التَّسْنِيْمُ سے مراد اہلِ جنت کی شراب کے اوپر جو ملائی ہوگی۔ خِتَامُهٗ یعنی اس کی مٹی مُشک ہوگی۔ نَضَّاخَتَانِ یعنی چھلکتے ہوئے چشمے۔ مَوْضُوْنَةٌ بنی ہوئی کو کہتے ہیں اور وَضِيْنُ النَّاقَةِ یعنی اونٹنی کی جھول اسی سے ماخوذ ہے۔ اَلْكُوْبُ وہ برتن جس میں ٹونٹی اور دستہ نہ ہو الاَبَارِيْقُ ایسے برتن جن میں ٹونٹیاں اور دستے ہوں۔ عُرُبًا بھاری کو کہتے ہیں، اس کا واحد عَرُوْبٌ ہے جیسے صَبُوْرٌ کی جمع صُبُرٌ

صَبُورٍ وَصُبُرٍ، يُسَمِّيهَا أَهْلُ مَكَّةَ العَرِبَةَ، وَأَهْلُ المَدِينَةِ الغَنِجَةَ، وَأَهْلُ العِرَاقِ الشَّكِلَةَ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (رَوْحٌ) (يوسف: 87) : جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ، وَالرَّيْحَانُ: الرِّزْقُ، وَالمَنْضُودُ: المَوْزُ، وَالمَخْضُودُ: المُوقَرُ حَمْلًا، وَيُقَالُ أَيْضًا: لاَ شَوْكَ لَهُ، وَالعُرُبُ: المُحَبَّبَاتُ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ، وَيُقَالُ (مَسْكُوبٌ) (الواقعة: 31) : جَارٍ، (وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ) (الواقعة: 34) : بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ، (لَغْوًا) (مريم: 62) : بَاطِلًا، (تَأْثِيمًا) (الواقعة: 25) : كَذِبًا، (أَفْنَانٌ) (الرحمن: 48) : أَغْصَانٌ، (وَجَنَى الجَنَّتَيْنِ دَانٍ) (الرحمن: 54) : مَا يُجْتَنَى قَرِيبٌ، (مُدْهَامَّتَانِ) (الرحمن: 64) : سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ"

ہے۔ اہل مکہ اسے عَرِبَةَ، اہلِ مدینہ الْغَنِجَةُ اور اہلِ عراق الشَّكِلَةَ کہتے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ رَوْحٌ سے مراد جنت اور فراخ روزی ہے الرَّيْحَان رزق۔ الْمَنْضُوْدُ کیلا، کڑوا۔ المَخْضُوْدُ بوجھ سے بھرا ہوا اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جس میں کانٹا نہ ہو۔ الْعُرُبُ ایسی عورتیں جن کو خاوند پسند کریں۔ کہتے ہیں کہ مَسْكُوْبٌ سے مردا جاری ہے۔ فُرُشٍ مَرْفُوْعَةٍ یعنی اوپر نیچے بچھے ہوئے فرش۔ لَغْوًا باطل، بے کار تَأْثِيمًا جھوٹ سے۔ أَفْنَانٌ ٹہنیاں، شاخیں، جَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ یعنی جنت کے پھل بہت قریب ہوں گے۔ جو آسانی سے توڑے جاسکیں گے۔ مُدْهَامَّتَانِ جو زیادہ سبز ہونے کے سبب کالے معلوم ہوں۔

3240 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ، فَإِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالعَشِيِّ، فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، فَمِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی فوت ہوجاتا ہے تو صبح وشام اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے۔ اگر جنتی ہے تو جنت میں اس کی جگہ دکھائی جاتی ہے اور اگر جہنمی ہے تو جہنم میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔

3241- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اطَّلَعْتُ فِي الجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ

حضرت عمران بن حُصَین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے دیکھا کہ اس میں مفلس آدمی زیادہ ہیں اور دوزخ کو ملاحظہ کیا تو میں نے دیکھا کہ اس میں عورتیں زیادہ ہیں۔

3240- راجع الحدیث:1379، سنن نسائی:2069

3241- انظر الحدیث:6546,6449,5198، سنن ترمذی:2603

3242- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ قَالَ: "بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا القَصْرُ؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا، فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا: میں حالت خواب میں تھا کہ جنت میں ایک عورت کو دیکھا کہ ایک محل کے اندر وضو کر رہی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا: یہ محل کس کے لیے ہے؟ اس نے جواب دیا: حضرت عمر بن خطاب کے لیے۔ پس مجھے عمر کی غیرت یاد آ گئی تو میں واپس لوٹ آیا۔ حضرت عمر رونے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کرتا؟

3243- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ الجَوْنِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ الأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ ثَلاَثُونَ مِيلًا، فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا لِلْمُؤْمِنِ أَهْلٌ لاَ يَرَاهُمُ الآخَرُونَ قَالَ: أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ، وَالحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ سِتُّونَ مِيلًا

حضرت عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خیمہ ہے تراشیدہ موتی کا جس کی اونچائی آسمان میں تیس میل ہے۔ اس کے ہر گوشے میں مومن کے لیے ایسی عورتیں ہیں جنہیں دوسرے نہیں دیکھتے۔ ابو عبدالصمد، حارث بن عُبَید، ابوعمران کی روایت میں اونچائی ساٹھ میل ہے۔

3244- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ، وَلاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو کچھ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے تیار کر رکھا ہے انہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک آیا۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ ترجمہ کنزالایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے (پ۲۱، السجدۃ ۱۷)

-3242 انظر الحدیث: 3680,5227,7023,7025، سنن ابن ماجہ: 107

-3243 انظر الحدیث: 4879، صحیح مسلم: 7087,7089، سنن ترمذی: 2528

-3244 انظر الحدیث: 4779,4780,7498، صحیح مسلم: 7063، سنن ترمذی: 763

3245 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ، لاَ يَبْصُقُونَ فِيهَا، وَلاَ يَمْتَخِطُونَ، وَلاَ يَتَغَوَّطُونَ، آنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ، أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ، وَمَجَامِرُهُمُ الأَلُوَّةُ، وَرَشْحُهُمُ المِسْكُ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الحُسْنِ، لاَ اخْتِلاَفَ بَيْنَهُمْ وَلاَ تَبَاغُضَ، قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ، يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو گروہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مثل دمکتے ہوں گے۔ انھیں تھوکنے، ناک صاف کرنے اور رفع حاجت کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔ ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگے گا اور ان کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کو دو دو بیویاں ملیں گی، جن کی پنڈلی کا مغز ان کی پنڈلیوں کے آر پار سے نظر آئے گا، ایسی حسینہ ہوں گی۔ ان لوگوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوگا اور نہ ان کے دلوں میں ذرا بھی بغض ہوگا۔ ان کے دل ایک ہوں گے۔ وہ صبح و شام اللہ کی تسبیح سے لطف ولذت پائیں گے۔

3246 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ، وَالَّذِينَ عَلَى إِثْرِهِمْ كَأَشَدِّ كَوْكَبٍ إِضَاءَةً، قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، لاَ اخْتِلاَفَ بَيْنَهُمْ وَلاَ تَبَاغُضَ، لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا يُرَى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ لَحْمِهَا مِنَ الحُسْنِ، يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا، لاَ يَسْقَمُونَ، وَلاَ يَمْتَخِطُونَ، وَلاَ يَبْصُقُونَ، آنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالفِضَّةُ، وَأَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَوَقُودُ مَجَامِرِهِمُ الأَلُوَّةُ - قَالَ أَبُو اليَمَانِ: يَعْنِي العُودَ - وَرَشْحُهُمُ المِسْكُ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں جو گروہ سب سے پہلے داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور جو ان کے بعد داخل ہوں گے وہ روشن ستاروں کی طرح دمکتے ہوں گے۔ ان سب کے دل ایک ہوں گے۔ نہ ان کے درمیان کوئی اختلاف ہوگا نہ بغض۔ ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی۔ ہر عورت ایسی حسینہ ہوگی کہ پنڈلی کا مغز گوشت کے اندر سے نظر آتا ہوگا۔ وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہوں گے۔ نہ وہ ان میں بیمار پڑیں گے۔ نہ ناک صاف کرنے کی حاجت پیش آئے گی اور نہ تھوکیں گے۔ ان کے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے اور کنگھے سونے کے اور ان کی انگیٹھیوں

3245- انظر الحدیث: 3327,3254,3246

3246- راجع الحدیث: 3245 -

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الإِبْكَارُ: أَوَّلُ الفَجْرِ، وَالعَشِيُّ: مَيْلُ الشَّمْسِ إِلَى أَنْ - أُرَاهُ - تَغْرُبَ

میں عود سلگتا ہوگا۔ ابو الیمان نے عود مراد لیا ہے اور ان کا پسینہ مُشک اور اَلْعَشِیُّ سے سورج کا غروب ہونے کے لیے ڈھلنا۔

3247 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ المُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا، أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ، لاَ يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ، وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد داخل ہوں گے، ان سے پہلے کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ حتیٰ کہ جو ان کے بعد داخل ہوں گے ان کے چہرے بھی چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

3248 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ، وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں سُندس کا ایک جُبّہ بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔ چونکہ آپ ریشم سے منع فرماتے تھے اس لیے لوگ اس پر متعجب ہوا۔ آپ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جنّت میں سعد بن معاذ کے رُومال اس سے زیادہ خوبصورت ہوں گے۔

3249 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِثَوْبٍ مِنْ حَرِيرٍ فَجَعَلُوا يَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهِ وَلِينِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الجَنَّةِ أَفْضَلُ مِنْ هَذَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک ریشمی کپڑا پیش کیا گیا۔ لوگ اس کے خوبصورت اور ملائم ہونے پر حیران تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہوں گے۔

3247- انظر الحدیث: 6554,6543

3248- راجع الحدیث: 2615

3249- انظر الحدیث: 6640,5836,3802

3250 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک کوڑے کے رکھنے برابر کی جگہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔

3251 - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ المُؤْمِنِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ فِي الجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لاَ يَقْطَعُهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار سو سال تک اس کے سائے میں چلتا رہے تب بھی طے نہیں کر سکے گا۔

3252 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِنَّ فِي الجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ، وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ (وَظِلٍّ مَمْدُودٍ) (الواقعة:30)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سائے میں سو سال تک چلتا رہے گا۔ اگر تم چاہو تو ظِلٍّ مَّمْدُودٍ پڑھ لو۔

3253- وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ فِي الجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ "

جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ اس ساری دنیا سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

3254 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ هِلاَلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ، وَالَّذِينَ عَلَى آثَارِهِمْ كَأَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مثل دمکتے ہوں گے اور جو ان کے بعد داخل ہوں گے وہ چمکدار تاروں سے زیادہ چمکیلے اور حسین ہوں گے۔ ان کے دل ایک ہوں گے۔ آپس میں بُغض

3252- انظر الحديث:4881

3253- انظر الحديث:2793

3254- راجع الحديث:3245

السَّمَاءِ إِضَاءَةً، قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، لاَ تَبَاغُضَ بَيْنَهُمْ وَلاَ تَحَاسُدَ، لِكُلِّ امْرِءٍ زَوْجَتَانِ مِنَ الحُورِ العِينِ، يُرَى مُخُّ سُوقِهِنَّ مِنْ وَرَاءِ العَظْمِ وَاللَّحْمِ

وحسد کا نشان نہیں ہوگا۔ ہر شخص کی زوجیت میں دو حورعین ہوں گی۔ ان کی پنڈلیوں کا مغز ہڈی اور گوشت کے باہر سے نظر آئے گا۔

3255 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ: أَخْبَرَنِي قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ: إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الجَنَّةِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کے صاحبزدے حضرت ابراہیم کا وصال ہوا تو آپ نے فرمایا: بیشک جنت میں اس کی دودھ پلانے والی موجود ہے۔

3256 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ، كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الغَابِرَ فِي الأُفُقِ، مِنَ المَشْرِقِ أَوِ المَغْرِبِ، لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الأَنْبِيَاءِ لاَ يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ، قَالَ: بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، رِجَالٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا المُرْسَلِينَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک جنتی لوگ اپنے اوپر بالا خانے والوں کو ایسے دیکھیں گے جس طرح افق میں مشرق یا مغرب کی طرف کسی روشن ستارے کو دیکھتے ہوں، اس فرق کے سبب جو ان مقامات کے درمیان ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! وہ تو انبیائے کرام کی منزلیں ہیں دوسرے وہاں کیسے جاسکتے ہیں؟ فرمایا کیوں نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، وہ لوگ جاسکیں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔

9- بَابُ صِفَةِ أَبْوَابِ الجَنَّةِ

جنت کے دروازوں کا بیان

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الجَنَّةِ فِيهِ عُبَادَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو راہِ خدا میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرے اسے جنت کے ہر دروازے سے بلایا جائے گا۔ اس کی حضرت عبادہ نے روایت کی ہے۔

3255- راجع الحدیث: 1382

3256- انظر الحدیث: 6556، صحیح مسلم: 7073

3257- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ، فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ، لاَ يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں، جن میں سے ایک دروازے کا نام ریّان ہے، اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔

10- بَابُ صِفَةِ النَّارِ، وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ

دوزخ کا بیان اور وہ پیدا کی جا چکی ہے

(غَسَّاقًا) (النبأ: 25) يُقَالُ: غَسَقَتْ عَيْنُهُ وَيَغْسِقُ الجُرْحُ، وَكَأَنَّ الغَسَاقَ وَالغَسْقَ وَاحِدٌ، (غِسْلِينٌ) (الحاقة: 36) كُلُّ شَيْءٍ غَسَلْتَهُ فَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ فَهُوَ غِسْلِينٌ، فِعْلِينٌ مِنَ الغَسْلِ مِنَ الجُرْحِ وَالدَّبَرِ " وَقَالَ عِكْرِمَةُ: (حَصَبُ جَهَنَّمَ) (الأنبياء: 98): حَطَبُ بِالحَبَشِيَّةِ وَقَالَ غَيْرُهُ: (حَاصِبًا) (الإسراء: 68): الرِّيحُ العَاصِفُ، وَالحَاصِبُ مَا تَرْمِي بِهِ الرِّيحُ وَمِنْهُ (حَصَبُ جَهَنَّمَ) (الأنبياء: 98): يُرْمَى بِهِ فِي جَهَنَّمَ هُمْ حَصَبُهَا، وَيُقَالُ: حَصَبَ فِي الأَرْضِ ذَهَبَ، وَالحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنْ حَصْبَاءِ الحِجَارَةِ، (صَدِيدٌ) (إبراهيم: 16): قَيْحٌ وَدَمٌ، (خَبَتْ) (الإسراء: 97): طَفِئَتْ، (تُورُونَ) (الواقعة: 71): تَسْتَخْرِجُونَ، أَوْرَيْتُ أَوْقَدْتُ، (لِلْمُقْوِينَ) (الواقعة: 73): لِلْمُسَافِرِينَ، وَالقِيُّ القَفْرُ " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (صِرَاطُ الجَحِيمِ) (الصافات: 23): سَوَاءُ الجَحِيمِ وَوَسَطُ الجَحِيمِ، (لَشَوْبًا مِنْ حَمِيمٍ) (الصافات: 67): يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيُسَاطُ بِالحَمِيمِ، (زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ) (هود: 106): صَوْتٌ شَدِيدٌ، وَصَوْتٌ ضَعِيفٌ، (وِرْدًا) (مريم:

غَسَّاقًا دوزخیوں کے جسم سے نکلنے والی بدبودار پیپ کو کہتے ہیں، جیسے آنکھ اور زخم سے مادہ نکلتا ہے۔ شاید غَسَّاقَ اور غَسَقَ ایک ہیں۔ غِسْلِيْنٌ جو کسی چیز کو دھونے سے نکلتی ہے یعنی دھوون۔ بروزن فِعْلِيْنٌ اور غَسْلِ سے ہے جو زخموں سے نکلتا ہے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ حَصَبُ جَهَنَّمَ میں لفظ حَصَبُ حبشہ کی زبان کا ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ جسے تیز ہوا پھینکے۔ پس حَاصِبٌ وہ جس کو تیز ہوا نے پھینکا اور اسی سے حَصَبُ جَهَنَّمَ ہے کہ جو جہنم میں پھینکا جائے، جیسے کافر اس میں پھینکے جائیں گے۔ اور جانے کو حَصَبُ فِي الْأَرْضِ کہتے ہیں اور حَصَبُ حَصْبَاءَ الْحِجَارَةِ سے مشتق ہے۔ صَدِيْدٌ سے پیپ اور خون مراد ہے۔ خَبَتْ بجھ گئی۔ تُوْرُوْنَ تم نکالنا چاہتے ہو۔ أَوْرَيْتُ میں نے آگ روشن کی۔ لِلْمُقْوِيْنِ یعنی مسافروں کے لیے۔ الْقِيُّ میدان۔ ابن عباس کا قول ہے کہ صِرَاطُ الْجَحِيْمِ سے دوزخ کا درمیانی حصہ مراد ہے۔ لَشَوْبًا مِنْ حَمِيْمٍ یعنی ان کے کھانے میں گرم پانی ملایا جائے گا۔ زَفِيْرٌ و شَهِيْقٌ۔ اونچی آواز اور نیچی آواز۔ وِرْدًا پیاسے غَيًّا نقصان میں مجاہد کا قول ہے کہ يُسْجَرُوْنَ سے مراد ہے

3257- راجع الحدیث: 1896

86): عِطَاشًا . (غَيًّا) (مريم: 59): خُسْرَانًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ (يُسْجَرُونَ) (غافر: 72): تُوقَدُ بِهِمُ النَّارُ . (وَنُحَاسٌ) (الرحمن: 35): الصُّفْرُ، يُصَبُّ عَلَى رُءُوسِهِمْ . يُقَالُ (ذُوقُوا) (آل عمران: 181): بَاشِرُوا وَجَرِّبُوا، وَلَيْسَ هَذَا مِنْ ذَوْقِ الفَمِ . (مَارِجٌ) (الرحمن: 15): خَالِصٌ مِنَ النَّارِ، مَرَجَ الأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ إِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُو بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ . (مَرِيجٍ) (ق: 5): مُلْتَبِسٍ، مَرِجَ أَمْرُ النَّاسِ اخْتَلَطَ . (مَرَجَ البَحْرَيْنِ) (الفرقان: 53): مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا

کہ ان پر آگ بھڑکائی جائے گی۔ نُحَاسٌ سے مراد تانبا ہے جو گرم کر کے سروں پر ڈالا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ ذُوقُوا سے مراد ہے دیکھو اور آزماؤ۔ یہ منہ سے چکھنا نہیں ہے مَارِجٌ خالص آگ جیسا کہ مَرَجَ الْأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ کہتے ہیں جب کہ وہ ایک دوسرے پر ظلم کرنے کی کھلی چھٹی دے۔ مَرِيجٍ مخلوط، جیسا کہ کہتے ہیں مَرِجَ أَمْرُ النَّاسِ یعنی خلط ملط ہو گیا، جیسے مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ اور مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا بولتے ہیں۔

3258 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الحَسَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ: أَبْرِدْ ثُمَّ قَالَ: أَبْرِدْ حَتَّى فَاءَ الفَيْءُ، يَعْنِي لِلتُّلُولِ ثُمَّ قَالَ: أَبْرِدُوا بِالصَّلاَةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے و نمازِ ظہر کے لیے آپ نے فرمایا: دوپہر ٹھنڈی کر لو، حتیٰ کہ سایہ ٹیلوں سے اتر جائے۔ پھر آپ نے فرمایا: نماز کو ٹھنڈی کر کے پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی سختی جہنم کی شدت سے ہے۔

3259 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْرِدُوا بِالصَّلاَةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نماز کے وقت کو ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی سختی جہنم کی شدت سے ہوتی ہے۔

3260 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم نے اپنے رب کے حضور صورتِ حال بیان کرتے ہوئے عرض کی کہ

3258- راجع الحديث:535

3259- راجع الحديث:538

3260- راجع الحديث:537

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ: رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ: نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الحَرِّ، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ"

اے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے لہٰذا اسے دو سانس لینے کی اجازت عنایت فرمائی گئی، ایک سانس سردیوں میں ایک گرمیوں میں۔ اسی کے باعث تم گرمی اور سردی کی سختی دیکھتے ہو۔

3261 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ هُوَ العَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ، قَالَ: كُنْتُ أُجَالِسُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَكَّةَ فَأَخَذَتْنِي الحُمَّى، فَقَالَ أَبْرِدْهَا عَنْكَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ الحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ أَوْ قَالَ بِمَاءِ زَمْزَمَ - شَكَّ هَمَّامٌ -

حضرت ابو جمرہ ضبعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ کے اندر میں حضرت ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا کہ مجھے بخار ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: اسے آب زمزم سے ٹھنڈا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بخار جہنم کی تیزی سے ہے پس اسے پانی سے ٹھنڈا کرو یا فرمایا کہ آب زمزم سے ٹھنڈا کرو۔ یہ ہمام راوی کا شک ہے۔

3262 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، قَالَ أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الحُمَّى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بخار جہنم کے جوش سے ہے تو تم اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

3263 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار جہنم کی شدت سے ہوتا ہے تو تم اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔

3264 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار کی وجہ جہنم کی شدت ہے، پس تم اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

3262- انظر الحدیث: 5726، صحیح مسلم: 5724,5723، سنن ترمذی: 2073، سنن ابن ماجہ: 3473

3263- انظر الحدیث: 5725

3264- انظر الحدیث: 5723، صحیح مسلم: 5715

3265 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ. قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ: فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے، عرض کی گئی، یارسول اللہ! یہ آگ بھی کافی گرم ہے فرمایا: وہ اس سے انہتر حصہ زیادہ گرم ہے اور ہر حصہ میں اس کے برابر گرمی ہے۔

3266 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ عَطَاءً، يُخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى المِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ

حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ پڑھتے ہوئے سنا: وَنَادَوْا يَا مَالِكُ۔

3267 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ قِيلَ لِأُسَامَةَ لَوْ أَتَيْتَ فُلاَنًا فَكَلَّمْتَهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُرَوْنَ أَنِّي لاَ أُكَلِّمُهُ إِلَّا أُسْمِعُكُمْ، إِنِّي أُكَلِّمُهُ فِي السِّرِّ دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا لاَ أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ، وَلاَ أَقُولُ لِرَجُلٍ أَنْ كَانَ عَلَيَّ أَمِيرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ، بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: وَمَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ: قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: "يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ القِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ، فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ، فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الحِمَارُ بِرَحَاهُ، فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ: أَيْ فُلاَنُ مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ المُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلاَ آتِيهِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ المُنْكَرِ وَآتِيهِ" رَوَاهُ غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ

حضرت ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا کہ آپ فلاں کے پاس جا کر بات چیت کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا، آپ تو یہی دیکھتے ہیں کہ میں نے ان سے بات نہیں کی، کیا میں آپ کو سناتا؟ میں تنہائی میں ان سے باتیں کرتا ہوں تاکہ فتنے کا مزید دروازہ نہ کھلے اور کہیں مجھ سے ہی اس کی آغاز نہ ہو جائے۔ اور وہ تو ہمارے امیر اور سب لوگوں سے بہتر ہیں پھر بھلا میں کسی شخص سے ایسی بات کب کہہ سکتا ہوں جبکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں سن چکا ہوں۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے آقا کو کیا فرماتے ہوئے سنا؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا؟ بروز قیامت ایک شخص کو لایا جائے گا، پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ تو اس کی آنتیں آگ میں نکل پڑیں گی۔ وہ انہیں لے کر اس طرح گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد

3266- راجع الحدیث: 3230

3267- صحیح مسلم: 7409,7408

الْأَعْمَشِ

گھومتا ہے۔ دوسرے جہنمی اس کے گرد جمع ہو کر کہیں گے۔ تم اس حالت کو کیسے پہنچے؟ کیا تم ہمیں نیکیوں کا حکم نہیں دیتے تھے اور برائیوں سے منع نہیں کرتے تھے؟ وہ جواب دے گا، میں تمہیں نیکیوں کا حکم دیتا تھا لیکن خود نیکی نہیں کرتا تھا اور تمہیں برائیوں سے روکتا تھا لیکن خود ان میں مبتلا رہا کرتا تھا اس کی غندر، شعبہ، اعمش نے بھی روایت کی ہے۔

11-بَابُ صِفَةِ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (يُقْذَفُونَ) (سبأ: 53) يُرْمَوْنَ (دُحُورًا) (الصافات: 9) مَطْرُودِينَ (وَاصِبٌ) (الصافات: 9) دَائِمٌ " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَدْحُورًا مَطْرُودًا يُقَالُ (مَرِيدًا) (النساء: 117) مُتَمَرِّدًا، بَتَّكَهُ قَطَّعَهُ (وَاسْتَفْزِزْ) (الإسراء: 64) اسْتَخِفَّ (بِخَيْلِكَ) (الإسراء: 64) الْفُرْسَانُ، وَالرَّجْلُ الرَّجَّالَةُ، وَاحِدُهَا رَاجِلٌ، مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَتَاجِرٍ وَتَجْرٍ. (لَأَحْتَنِكَنَّ) (الإسراء: 62) لَأَسْتَأْصِلَنَّ (قَرِينٌ) (الصافات: 51) شَيْطَانٌ

ابلیس اور اس کے لشکر کا بیان

مجاہد کا قول ہے کہ يُقْذَفُوْنَ سے پھینک کر مارنا مراد ہے۔ دُحُوْرًا دھتکارے ہوئے۔ وَاصِبٌ دائمی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ مَدْحُوْرًا راندے ہوئے کو کہتے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ مَرِيْدًا سے سرکش مراد ہے۔ بَتَّكَهُ اسے کاٹ ڈالا۔ اِسْتَفْزِزْ ہلکا سمجھنا، خفیف جاننا بِخَيْلِكَ اپنے سواروں کے ساتھ۔ الرَّجْلُ پیادہ یا پیدل اس کا واحد رَاجِلٌ ہے جیسے صَاحِبٌ کی جمع صَحْبٌ ہے اور تَاجِرٌ کی تَجْرٌ۔ لَاَحْتَنِكَنَّ جڑ سے اکھاڑ پھینکنا قَرِيْنٌ سے شیطان مراد ہے۔

3268 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ اللَّيْثُ: كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ أَنَّهُ سَمِعَهُ وَوَعَاهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ، حَتَّى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا وَدَعَا، ثُمَّ قَالَ: " أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا فِيهِ شِفَائِي، أَتَانِي رَجُلاَنِ: فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ پر جادو کر دیا گیا تھا۔ لیث بن سعد کا بیان ہے کہ ہشام نے میرے لیے خط لکھا کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور خوب یاد رکھا اور انہیں حضرت عائشہ صدیقہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ پر جادو کیا گیا جس کے سبب آپ یہ گمان کرتے کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے، حالانکہ کیا نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ ایک دن آپ نے اس کے لیے بار بار دعا کی۔ پھر فرمایا، کیا تمہیں یہ علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا

3268- راجع الحدیث: 3175

وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ، قَالَ: فِيمَا ذَا، قَالَ: فِي مُشُطٍ وَمُشَاقَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ " فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِينَ رَجَعَ: نَخْلُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ فَقُلْتُ اسْتَخْرَجْتَهُ؟ فَقَالَ: لاَ، أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللَّهُ، وَخَشِيتُ أَنْ يُثِيرَ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا ثُمَّ دُفِنَتِ البِئْرُ

دی ہے جس میں میری شفا ہے؟ میرے پاس دو شخص آئے ایک میرے سر کے پاس آ کھڑا ہوا اور دوسرا پیروں کی جانب۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا۔ انہیں کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے جواب دیا، ان پر جادو کیا گیا ہے پہلے نے پوچھا جادو کس نے کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا، لبید بن اعصم نے۔ پہلے نے پوچھا، کس طرح کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا، کنگھی، روئی کے گالے اور نر کھجور کے اوپر والے چھلکے پر۔ پہلے نے سوال کیا، یہ چیزیں کہاں ہیں، دوسرے نے جواب دیا، زروان کے کنوئیں میں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں پر تشریف گئے اور واپس تشریف لے آئے۔ واپسی پر آپ نے حضرت عائشہ کو بتایا کہ وہاں کی کھجوریں ایسی ہیں جیسے شیاطین کے سر۔ حضرت صدیقہ نے سوال کیا، آپ نے کیا وہ چیزیں نکلوالیں؟ فرمایا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے شفایاب کر دیا ہے۔ مجھے خدشہ ہوا کہ انہیں نکلوانے سے لوگوں میں فتنہ برپا نہ ہو جائے۔ اس لیے کنواں ہی بند کروا دیا ہے۔

3269 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلاَثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ كُلُّهَا،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر پھونک مارتا ہے کہ ابھی کافی رات پڑی ہے، ابھی اور سوتے رہو۔ اگر آدمی اُٹھ بیٹھے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر نماز پڑھ لے تو ساری گرہیں کھل گئیں اور وہ آدمی ہشاش بشاش ہو کر بطیب خاطر صبح گزارتا ہے، ورنہ بددل اور سست رہتا ہے۔

-3269 راجع الحدیث: 1142

فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلاَنَ"

3270- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَهُ حَتَّى أَصْبَحَ، قَالَ: " ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ، أَوْ قَالَ: فِي أُذُنِهِ"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے حضور اس آدمی کا ذکر کیا گیا جو رات کو سوئے اور صبح تک سویا پڑا رہے فرمایا: ایسے شخص کے دونوں کانوں میں یا کان میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔

3271- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " أَمَا إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ، وَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَرُزِقَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے ہم بستر ہو اور کہے: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور جو تو ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے بچانا۔ تو انہیں جو بچہ عنایت فرمایا جائے گا شیطان اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

3272- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلاَةَ حَتَّى تَبْرُزَ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلاَةَ حَتَّى تَغِيبَ،

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سورج کا کنارا طلوع ہونے لگے تو نماز نہ پڑھو، حتیٰ کہ پوری طرح طلوع ہو جائے اور جب سورج کا کنارا غروب ہونا شروع ہو جائے تب بھی نماز نہ پڑھو، حتیٰ کہ پوری طرح غروب ہو جائے۔

3273- وَلاَ تَحَيَّنُوا بِصَلاَتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلاَ غُرُوبَهَا، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، أَوِ الشَّيْطَانِ لاَ أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ، قَالَ

پس سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت نماز ادا نہ کیا کرو، کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے یا شیاطین کے۔ عبدہ فرماتے ہیں

3270- راجع الحدیث:1144

3271- راجع الحدیث:141

3272- راجع الحدیث:582

3273- راجع الحدیث:582

هِشَامٌ -

کہ مجھے علم نہیں کہ ہشام نے ان دونوں میں کون سی بات کہی۔

3274 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ شَيْءٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَمْنَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيَمْنَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی اس کے سامنے سے گزرے تو اسے روک دینا چاہیے۔ اگر وہ بات نہ مانے تو پھر منع کرنا چاہیے۔ اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس سے لڑنا چاہیے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

3275 - وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ - فَقَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ، لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ

دوسری روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقۂ فطر کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ پس کوئی آیا اور کھانے کی چیزوں میں سے لپ بھر کر لے جانے لگا۔ پس میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ آگے باقی حدیث بیان کی۔ آخر کار چور نے کہا کہ جب تم بستر پر جانے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ متواتر تمہاری حفاظت فرماتا رہے گا۔ اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ (یہ سن کر) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے بات سچی کہی ہے حالانکہ خود جھوٹا ہے۔ وہ شیطان تھا۔

3276 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا، مَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے تو اس کے دل میں یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا اور فلاں کو کس نے؟ آخر کار دل میں یہ بات ڈالتا ہے کہ تمہارے رب

3274- راجع الحدیث: 509

3275- راجع الحدیث: 2311

3276- صحیح مسلم: 344,341، سنن ابو داؤد: 4721

خَلَقَ كَذَا، حَتَّى يَقُولَ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَنْتَهِ"

کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب بات یہاں تک پہنچے تو اللہ تعالیٰ کے جوارِ رحمت میں پناہ لینی چاہیے اور ایسے خیالات کو جھٹک دینا چاہیے۔

فائدہ: وسوسہ کے لغوی معنی ہیں نرم آواز۔ اصطلاح میں برے خیالات، فاسد فکر کو وسوسہ کہتے ہیں اور اچھے خیالات کو الہام۔ وسوسہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، الہام رب کی طرف سے۔ حق یہ ہے کہ غیر نبی کا الہام شرعی حجت نہیں کیونکہ شبہ ہے کہ وہ شیطانی وسوسہ ہو۔ (از مرقات واشعۃ اللمعات) (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۶۱)

3277 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ، مَوْلَى التَّيْمِيِّينَ أَنَّ أَبَاهُ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب رمضان المبارک شروع ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

3278 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " إِنَّ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا، (قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ)، وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ المَكَانَ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ"

حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ بیشک حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نوجوان ساتھی سے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا بولا بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا مذکور کروں (پ ۱۵، الکھف ۶۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تھکن اسی وقت ہوئی جب اس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا۔

3279 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ مشرق کی

3277- راجع الحدیث:1898

3278- انظر الحدیث:74

3279- راجع الحدیث:3104

عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ إِلَى المَشْرِقِ فَقَالَ: هَا إِنَّ الفِتْنَةَ هَا هُنَا، إِنَّ الفِتْنَةَ هَا هُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: بے شک فتنہ یہاں ہے، جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

3280- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلُ، أَوْ قَالَ: جُنْحُ اللَّيْلِ، فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ العِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ، وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا "

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اندھیرا پھیلنے لگے یا رات تاریک ہونے لگے تو اپنے بچوں کو باہر جانے سے روک لو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ جب عشا کی پہلی گھڑی گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے گھر کا دروازہ بند کرلو۔ اللہ کا نام لے کر اپنا چراغ بڑھادو۔ اللہ کا نام لے کر پانی کے برتن کا منہ بند کردو۔ اللہ کا نام لے کر برتنوں پر ڈھکنے رکھ دو، نہ ملیں تو کوئی چیز اوپر رکھ دو۔

3281- حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا، فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ، فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي، وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَمَرَّ رَجُلاَنِ مِنَ الأَنْصَارِ، فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالاَ سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: " إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا سُوءًا، أَوْ قَالَ:

حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ معتکف تھے، تو میں رات کے وقت آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئی۔ آپ نے مجھ سے بات چیت فرمائی، پھر میں کھڑی ہوئی اور واپس جانے لگی تو آپ بھی مجھے پہنچانے کے لیے میرے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ اس وقت آپ حضرت اسامہ بن زید کے مکان پر قیام فرما تھے۔ پس انصار میں سے دو شخص پاس سے گزرے۔ جب نبی کریم ﷺ کو انہوں نے دیکھا تو تیزی سے گزرنے لگے۔ تو آپ نے فرمایا، ذرا ٹھہرو! یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ دونوں نے کہا: سبحان اللہ یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔

3280- انظر الحدیث: 3304,3316,5623,5624,6295,6296 صحیح مسلم: 5218 سنن ابوداؤد: 3721

3281- راجع الحدیث: 2035

شَيْئًا"

مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دلوں میں کوئی برائی نہ ڈال دے یا فرمایا کوئی چیز نہ ڈال دے۔

3282- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلاَنِ يَسْتَبَّانِ، فَأَحَدُهُمَا احْمَرَّ وَجْهُهُ، وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ" فَقَالُوا لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَقَالَ: وَهَلْ بِي جُنُونٌ

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اور دو شخص آپس میں بدکلامی کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس کی رگیں پھول گئیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے ایسا کلمہ یاد ہے کہ اگر وہ منہ سے کہہ لیا جائے تو غصہ ختم ہو جائے۔ اگر کوئی اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کہے تو غصہ جاتا رہتا ہے۔ لوگوں نے اس آدمی سے کہا کہ تم اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھ لو۔ اس نے جواب دیا: کیا مجھے جنون ہے؟

3283- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ: جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِي، فَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ، وَلَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ" قَالَ: وَحَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو کہے، اے اللہ! مجھے شیطان سے بچا اور اس کو بھی شیطان سے بچانا جو تو ہمیں عنایت فرمائے۔ اگر ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو شیطان اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا اور نہ اس پر غالب آ سکتا ہے۔ اعمش، سالم، کریب، ابن عباس سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

3284- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلاَةً، فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي، فَشَدَّ عَلَيَّ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ عَلَيَّ فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نماز پڑھ رہا تھا کہ شیطان میرے سامنے آ گیا اور اس نے اپنا پورا زور لگایا کہ میں نماز توڑ دوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ عطا فرما دیا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

3282- انظر الحدیث: 6115,6048، صحیح مسلم: 6591,6589، سنن ابو داؤد: 4781

3283- راجع الحدیث: 141

3284- راجع الحدیث: 461

فَذَكَرَهُ

3285 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا نُودِيَ بِالصَّلاَةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ، فَإِذَا قُضِيَ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ، فَإِذَا قُضِيَ أَقْبَلَ، حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الإِنْسَانِ وَقَلْبِهِ، فَيَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا، حَتَّى لاَ يَدْرِيَ أَثَلاَثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا، فَإِذَا لَمْ يَدْرِ ثَلاَثًا صَلَّى أَوْ أَرْبَعًا، سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان بھاگ جاتا ہے اور اس کی ریح نکلتی جاتی ہے۔ جب اذان ختم ہو تو پھر آموجود ہوتا ہے۔ پھر جب تکبیر کہی جائے تو بھاگ جاتا ہے جب ختم ہو جائے تو پھر آدھمکتا ہے، حتیٰ کہ آدمیوں کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ فلاں بات یاد کر، فلاں بات یاد کر، حتیٰ کہ آدمی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ وہ تیسری رکعت پڑھ رہا ہے یا چوتھی۔ اس صورت میں بھول کے دو سجدے کرے۔ (سجدۂ سہو)

3286 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعُنُ الشَّيْطَانُ فِي جَنْبَيْهِ بِإِصْبَعِهِ حِينَ يُولَدُ، غَيْرَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، ذَهَبَ يَطْعُنُ فَطَعَنَ فِي الحِجَابِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب بھی کسی شخص کے گھر بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان کے کے پہلو میں انگلی چبھوتا ہے جبکہ اس کی ولادت ہوتی ہے ماسوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہ انگلی چبھونے گیا تھا لیکن صرف بردے پر انگلی مار سکا۔

3287 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنِ المُغِيرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَدِمْتُ الشَّأْمَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَا هُنَا؟ قَالُوا أَبُو الدَّرْدَاءِ، قَالَ: أَفِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

علقمہ سے مروی ہے کہ میں ملک شام گیا تو میں نے پوچھا کیا کہ یہاں کوئی صحابی ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ حضرت ابودرداء ہیں۔ انہوں نے پوچھا، کیا آپ حضرات میں کوئی ایسے صاحب بھی تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے کہنے پر شیطان سے محفوظ رکھا ہو؟

3287م- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُغِيرَةَ، وَقَالَ: الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَمَّارًا

مغیرہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے کہنے پر شیطان سے محفوظ رکھا وہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

3285- راجع الحدیث:608

3286- انظر الحدیث:4548,3431

3287م- انظر الحدیث:6278,4944,4943,3761,3743,3742

3288- قَالَ: وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلاَلٍ، أَنَّ أَبَا الأَسْوَدِ أَخْبَرَهُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "المَلاَئِكَةُ تَتَحَدَّثُ فِي العَنَانِ - وَالعَنَانُ: الغَمَامُ -، بِالأَمْرِ يَكُونُ فِي الأَرْضِ، فَتَسْمَعُ الشَّيَاطِينُ الكَلِمَةَ، فَتَقُرُّهَا فِي أُذُنِ الكَاهِنِ كَمَا تُقَرُّ القَارُورَةُ، فَيَزِيدُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتے جب دنیا میں واقع ہونے والے امور پر ابر میں چھپ کر گفتگو کرتے ہیں تو شیطان پورے غور سے سنتے ہیں۔ اور ایک آدھ کلمہ سننے میں آجائے تو اسے لے دوڑتے ہیں۔ پھر اسے کاہن کے کان میں یوں جا ڈالتے ہیں جیسے شیشی مین قارورہ (پیشاب) ڈالا جاتا ہے۔ پھر کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ اپنے پاس سے ملاتے ہیں۔

3289- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ: هَا، ضَحِكَ الشَّيْطَانُ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے روکنے کی پوری سعی کرے۔ جب جمائی لینے والا ہاہا کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

3290- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: هِشَامٌ أَخْبَرَنَا، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ هُزِمَ المُشْرِكُونَ، فَصَاحَ إِبْلِيسُ: أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولاَهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ، فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ اليَمَانِ، فَقَالَ: أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي، فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ: حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ، قَالَ عُرْوَةُ فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ غزوۂ احد میں جب مشرکوں کو شکست ہوگئی تو شیطان چیخا، ارے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کو سنبھالو۔ پس جو حضرات آگے تھے وہ غلط فہمی میں پیچھے والوں پر ٹوٹ پڑے۔ پیچھے والوں میں حضرت حذیفہ کے والد محترم حضرت یمان بھی تھے یہ پکارتے ہی رہ گئے کہ اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں، لیکن خدا کی قسم ہاتھ نہ رُکے اور انہیں قتل کر دیا گیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا، اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے، عُروہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ کو آخری وقت تک اس کا صدمہ رہا تھا

3288- راجع الحديث: 3210

3289- انظر الحديث: 6226,6223، سنن ابو داؤد: 5028، سنن ترمذی: 27747

3290- راجع الحديث: 751

کہ وہ مالک حقیقی سے جا ملے۔

3291 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلاَةِ فَقَالَ: هُوَ اخْتِلاَسٌ يَخْتَلِسُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلاَةِ أَحَدِكُمْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا! یہ اُچک لینا ہے اور شیطان اس طرح تمہاری نماز اُچکتا ہے۔

3292 - حَدَّثَنَا أَبُو المُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابومغیرہ، اوزاعی، یحییٰ، عبداللہ بن ابوقتادہ، ان کے والد محترم نے بھی نبی کریم ﷺ سے اگلی حدیث روایت کی ہے۔

3292م- حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلُمًا يَخَافُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا، فَإِنَّهَا لاَ تَضُرُّهُ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی جانب سے۔ جب تم میں سے کوئی بُرا خواب دیکھے اور ڈر جائے تو چاہئے کہ بائیں طرف تھتکار دے اور کہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا۔ پھر وہ خواب اسے کوئی ضرر نہیں پہنچائے گا۔

3293 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دن میں سو مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھے تو اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے، اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اس کی سو بُرائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس دن شام تک وہ شیطان

3291- راجع الحديث:752

3292م- انظر الحديث:7044,7005,6995,6986,6984,5747

3293- انظر الحديث:6403 'صحيح مسلم:6783 'سنن ابن ماجه:3798

عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ، إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ"

3294 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلاَءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ يَهَبْنَ، ثُمَّ قَالَ: أَيْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ، أَتَهَبْنَنِي وَلاَ تَهَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْنَ: نَعَمْ، أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ

سے محفوظ رہتا ہے۔ اس دن کوئی اس کے عمل سے بہتر عمل پیش نہیں کرسکتا مگر وہ شخص جو یہی کلمات اس سے زیادہ پڑھے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے حاضر ہونے کی اجازت چاہی، اس وقت آپ کی خدمت میں قریش کی چند عورتیں گفتگو کررہی تھیں اور بلند آواز سے بول رہی تھیں۔ جب حضرت عمر نے حاضر ہونے کی اجازت مانگی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردے میں چلی گئیں اور چھپ گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حاضر ہونے کی اجازت دے دی اور آپ تبسم فرماتے رہے۔ حضرت عمر نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ مسکراتا رکھے۔ ارشاد فرمایا، مجھے ان عورتوں پر حیرت ہے جو میرے پاس بیٹھی تھیں لیکن جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے میں جاکر چھپ گئیں۔ حضرت عمر نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ سب سے زیادہ حق دار ہیں کہ آپ سے ڈرا جائے۔ پھر ان عورتوں سے فرمایا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو لیکن رسول اللہ ﷺ سے کیوں نہیں ڈرتیں؟ انہوں نے جواب دیا، آپ رسول اللہ ﷺ سے سخت مزاج اور سخت دل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتا ہوا دیکھتا ہے تو وہ تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

3294- انظر الحديث: 6085,3683 صحيح مسلم: 6152

3295 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أُرَاهُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلاَثًا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیدار ہو تو اسے وضو کرنا چاہیے اور ناک میں تین مرتبہ پانی ڈال کر صاف کرے کیونکہ شیطان ان کی ناک کے بانسے میں رات بسر کرتا ہے۔

12-بَابُ ذِكْرِ الجِنِّ وَثَوَابِهِمْ وَعِقَابِهِمْ

لِقَوْلِهِ (يَا مَعْشَرَ الجِنِّ وَالإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي) (الأنعام: 130)- إِلَى قَوْلِهِ - (عَمَّا يَعْمَلُونَ) (البقرة: 144) (بَخْسًا) (الجن: 13): نَقْصًا قَالَ مُجَاهِدٌ: (وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الجِنَّةِ نَسَبًا) (الصافات: 158) قَالَ: " كُفَّارُ قُرَيْشٍ: المَلاَئِكَةُ بَنَاتُ اللَّهِ، وَأُمَّهَاتُهُنَّ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الجِنِّ ". قَالَ اللَّهُ: (وَلَقَدْ عَلِمَتِ الجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ) (الصافات: 158) : سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ. (جُنْدٌ مُحْضَرُونَ) (يس: 75): عِنْدَ الحِسَابِ

جنّات اور ان کے ثواب وسزا کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ کیا تمہارے پاس تم میں کے رسول نہ آئے تھے تم پر میری آیتیں پڑھتے اور تمہیں یہ دن دیکھنے سے ڈراتے کہیں گے ہم نے اپنی جانوں پر گواہی دی اور انہیں دنیا کی زندگی نے فریب دیا اور خود اپنی جانوں پر گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے یہ اس لئے کہ تیرا رب بستیوں کو ظلم سے تباہ نہیں کرتا کہ ان کے لوگ بے خبر ہوں (پ ۸، الکھف ۱۳۰۔۱۳۲) بَخْسًا سے نقصان مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ کافروں نے اللہ تعالیٰ اور جنات کے درمیان رشتہ داری قائم کر دی تھی۔ کفار قریش کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور فرشتوں کی ماں جنوں کے سردار کی بیٹیاں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بیشک جن جانتے ہیں کہ انہیں حاضر کیا جائے گا یعنی حساب کے لیے جُنْدٌ مُحْضَرُوْن سے حساب کے لیے حاضر ہونا مراد ہے۔

3296 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوصعصعہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے

3295- صحیح مسلم:563، سنن نسائی:90

صَعْصَعَةَ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ لَهُ: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الغَنَمَ وَالبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ، فَأَذَّنْتَ بِالصَّلاَةِ، فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ لاَ يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ المُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلاَ إِنْسٌ وَلاَ شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ القِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ آپ بکریاں لے کر جنگل میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ تو جب آپ بکریاں لے کر جنگل میں ہوں اور نماز کے لیے اذان کہیں تو خوب بلند آواز سے اذان کہیئے گا کیونکہ جہاں تک مؤذن کی آواز جاتی ہے وہاں تک کے جن، انسان اور ہر چیز قیامت کے دن اس کی گواہی دیں گے۔ پھر حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔

13- بَابُ قَوْلِهِ جَلَّ وَعَزَّ:

(وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الجِنِّ) (الأحقاف: 29)- إِلَى قَوْلِهِ - (أُولَئِكَ فِي ضَلاَلٍ مُبِينٍ) (الزمر: 22)(مَصْرِفًا) (الكهف: 53) : مَعْدِلًا ،(صَرَفْنَا)(الإسراء: 41): أَيْ وَجَّهْنَا

اور اللہ عزوجل کا ارشاد:

ترجمہ کنزالایمان: اور جب کہ ہم نے تمہاری طرف کتنے جن پھیرے۔۔۔۔۔۔ تا۔۔۔ وہ کھلی گمراہی میں ہیں (پ ۱۵، الاحقاف ۲۹۔۳۲) مَصْرِفًا لوٹنے کی جگہ۔ صَرَفْنَا متوجہ کرنا، رخ پھیرنا۔

14- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ) (البقرة: 164)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الثُّعْبَانُ الحَيَّةُ الذَّكَرُ مِنْهَا، يُقَالُ: الحَيَّاتُ أَجْنَاسٌ: الجَانُّ وَالأَفَاعِي، وَالأَسَاوِدُ (آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا) (هود: 56) : فِي مِلْكِهِ وَسُلْطَانِهِ .يُقَالُ: (صَافَّاتٍ)(النور: 41): بُسُطٌ أَجْنِحَتَهُنَّ (يَقْبِضْنَ) (الملك: 19) : يَضْرِبْنَ بِأَجْنِحَتِهِنَّ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ الثُّعْبَانُ سانپ کو کہتے ہیں۔ نر سانپ کو حَيَّاتٌ کہا جاتا ہے۔ سانپوں کی مختلف قسمیں ہیں جیسے پتلا سانپ، اژدہا، کالا ناگ وغیرہ۔ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا یعنی سب اس کے مُلک اور بادشاہی میں ہیں۔ صَافَّاتٌ اپنے پیروں کو پھیلائے ہوئے۔ يَقْبِضْنَ اپنے پروں کو مارنا۔ پھڑپھڑانا۔

3297 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دورانِ خطبہ منبر پر فرماتے سنا کہ سانپوں کو مار دیا کرو۔ خاص طور پر انہیں

3297- انظر الحديث: 4016,3312,3310

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى المِنْبَرِ يَقُولُ: اقْتُلُوا الحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالأَبْتَرَ، فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ البَصَرَ، وَيَسْتَسْقِطَانِ الحَبَلَ

جن کے سر پر دو نقطے ہوں اور چھوٹی دم والوں کو، کیونکہ ان کے کاٹنے سے بینائی چلی جاتی ہے اور حمل ساقط ہو جاتا ہے۔

3298- قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً لِأَقْتُلَهَا، فَنَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ: لاَ تَقْتُلْهَا، فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الحَيَّاتِ قَالَ: إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ البُيُوتِ، وَهِيَ العَوَامِرُ،

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں ایک سانپ کو مارنے کے لیے بل سے نکال رہا تھا تو حضرت ابولبابہ نے آواز دی کہ اسے نہ مارو۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو سانپوں کو مارنے کا حکم دیا ہے۔ کہا، اس کے بعد آپ نے عوامر نامی سانپوں کو مارنے سے منع فرما دیا تھا۔ جو گھروں میں رہتے ہیں۔

3299- وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، فَرَآنِي أَبُو لُبَابَةَ، أَوْ زَيْدُ بْنُ الخَطَّابِ وَتَابَعَهُ يُونُسُ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، وَإِسْحَاقُ الكَلْبِيُّ، وَالزُّبَيْدِيُّ، وَقَالَ صَالِحٌ، وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ، وَابْنُ مُجَمِّعٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَآنِي أَبُو لُبَابَةَ، وَزَيْدُ بْنُ الخَطَّابِ

عبدالرزاق نے معمر سے اس کی روایت کی اور مجھے ابولبابہ اور زید بن خطاب نے دیکھا۔ اس کی متابعت یونس، ابن عیینہ، اسحاق کلبی اور زبیدی نے کی۔ صالح، ابن ابوحفصہ، ابن مجمع، زہری، سالم، ابن عمر سے بھی مروی ہے۔ مجھے ابولبابہ اور زید بن خطاب نے دیکھا۔

15- بَابٌ: خَيْرُ مَالِ المُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الجِبَالِ

مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہیں جنہیں لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھرے

3300 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الرَّجُلِ غَنَمٌ، يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الجِبَالِ وَمَوَاقِعَ القَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الفِتَنِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ وقت نزدیک ہے جب مسلمانوں کا بہترین مال ان کی بکریاں ہوں گی جنھیں لے کر وہ پہاڑوں کے ٹیلوں اور برساتی مقامات پر رہے گا تا کہ اپنے دین کو فتنوں سے بچا سکے۔

3298- انظر الحدیث: 3313,3311

3300- راجع الحدیث: 19

3301 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأْسُ الكُفْرِ نَحْوَ المَشْرِقِ، وَالفَخْرُ وَالخُيَلاَءُ فِي أَهْلِ الخَيْلِ وَالإِبِلِ، وَالفَدَّادِينَ أَهْلِ الوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الغَنَمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کفر کا سر مشرق کی جانب ہے اور فخر وغرور گھوڑے اور اونٹ والوں میں ہے۔ کاشتکار گاؤں والوں میں ہیں اور سکون میں وہ ہیں جو بکریوں والے ہیں۔

3302 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: أَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ اليَمَنِ فَقَالَ الإِيمَانُ يَمَانٍ هَا هُنَا، أَلاَ إِنَّ القَسْوَةَ وَغِلَظَ القُلُوبِ فِي الفَدَّادِينَ، عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الإِبِلِ، حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ، وَمُضَرَ

حضرت عقبہ بن عمرو ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک یمن کی طرف اٹھا کر فرمایا: ایمان تو ادھر ہے۔ خبردار ہو جاؤ کہ سخت دلی کاشتکاروں میں ہے جو اونٹوں کی دُمیں پکڑ کر چلاتے رہتے ہیں۔ جہاں سے شیطان کے دو سینگ قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مُضر سے نکلیں گے۔

3303 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو کیونکہ اس نے فرشتہ دیکھا ہوتا ہے اور جب گدھے کو رینکتے ہوئے سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔

3304 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا رَوْحٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ، أَوْ أَمْسَيْتُمْ، فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات تاریک ہونے لگے یا فرمایا جب شام ہو جائے تو بچوں کو باہر جانے سے روک لو کیونکہ اور اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے

3301- انظر الحدیث: 4390,4389,4388,3499 'صحیح مسلم: 183

3302- انظر الحدیث: 5303,4387,3498 'صحیح مسلم: 183

3303- صحیح مسلم: 6857 'سنن ابو داؤد: 5102 'سنن ترمذی: 3459

حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ، وَأَغْلِقُوا الأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا

تو انہیں چھوڑ دو اور بسم اللہ پڑھ کر دروازہ بند کر لو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا۔

3304م- قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، نَحْوَ مَا أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، وَلَمْ يَذْكُرْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ

عمرو بن دینار بھی جابر بن عبداللہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں جیسے عطاء سے کی، ہاں اتنا فرق ہے کہ اس میں وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ نہیں ہے۔

3305- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لاَ يُدْرَى مَا فَعَلَتْ، وَإِنِّي لاَ أُرَاهَا إِلَّا الفَارَ، إِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ، وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ لِي مِرَارًا، فَقُلْتُ: أَفَأَقْرَأُ التَّوْرَاةَ؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی ایک جماعت گم ہو گئی تھی، پتہ نہیں ان کا کیا بنا اور میری رائے تو یہ ہے کہ یہ چوہے وہی ہیں، کیونکہ جب ان کے سامنے اونٹ کا دودھ رکھا جائے تو نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھا جائے تو پی لیتے ہیں۔ پھر میں نے یہ حدیث کعب احبار سے بیان کی تو انہوں نے پوچھا، کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کو ایسا فرماتے ہوئے خود سنا ہے۔ میں نے جواب دیا، ہاں۔ انہوں نے کئی بار یہی پوچھا تو میں نے جواب دیا: اور کیا میں نے توریت میں پڑھا ہے۔

3306- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لِلْوَزَغِ الفُوَيْسِقُ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ وَزَعَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گرگٹ کو فاسق فرمایا ہے لیکن اس کے مارنے کا میں نے آپ سے حکم نہیں سنا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص کا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اسے مارنے کا حکم دیا ہے۔

3307- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا

حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

3304م- راجع الحدیث: 3280

3305- صحیح مسلم: 7421

3306- راجع الحدیث: 1831، صحیح مسلم: 5806، سنن نسائی: 2886

3307- انظر الحدیث: 3359، صحیح مسلم: 5804,5803، سنن نسائی: 2885

ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الأَوْزَاغِ

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گرگٹ کو مارنے کا حکم فرمایا ہے۔

3308- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ، فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ البَصَرَ، وَيُصِيبُ الحَبَلَ

تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَبَا أُسَامَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو دھاریوں والے سانپ کو مار دیا کرو کیونکہ اس کے کاٹنے سے بینائی چلی جاتی ہے اور حمل گر جاتا ہے۔

حماد بن سلمہ ابو اسامہ نے اس کی متابعت کی ہے۔

3309- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الأَبْتَرِ وَقَالَ: إِنَّهُ يُصِيبُ البَصَرَ، وَيُذْهِبُ الحَبَلَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لنڈورے سانپ کو مارنے کا حکم دیا ہے کیونکہ اس کے ڈسنے سے بینائی چلی جاتی ہے اور حمل ساقط ہو جاتا ہے۔

3310- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ أَبِي يُونُسَ القُشَيْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقْتُلُ الحَيَّاتِ ثُمَّ نَهَى، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَمَ حَائِطًا لَهُ، فَوَجَدَ فِيهِ سِلْخَ حَيَّةٍ، فَقَالَ: انْظُرُوا أَيْنَ هُوَ فَنَظَرُوا، فَقَالَ: اقْتُلُوهُ فَكُنْتُ أَقْتُلُهَا لِذَلِكَ،

ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر پہلے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے پھر منع فرمانے لگے۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ایک دیوار گرائی جس میں سانپ کی کینچلی نکلی تو آپ نے فرمایا کہ سانپ کو دیکھو وہ کدھر ہے۔ لوگوں نے سانپ دیکھ لیا تو آپ نے فرمایا، اسے مار دو۔ تو اس لیے میں بھی انہیں مارنے لگا۔

3311- فَلَقِيتُ أَبَا لُبَابَةَ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تَقْتُلُوا الجِنَّانَ، إِلَّا

پھر میری حضرت ابولبابہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی مجھے بتایا کہ

3308- انظر الحدیث:3309

3309- راجع الحدیث:3308

3310- راجع الحدیث:3297، صحیح مسلم:5787,5786، سنن ابو داؤد:5255,5254,5253,5252

3311- راجع الحدیث:3310,3298

كُلَّ أَبْتَرَ ذِي طُفْيَتَيْنِ، فَإِنَّهُ يُسْقِطُ الوَلَدَ، وَيُذْهِبُ البَصَرَ فَاقْتُلُوهُ

لنڈورے اور دو دھاریوں والے کے سوا ہر سانپ کو نہ مارا کرو۔ چونکہ یہ حمل کو ساقط کرتا اور بینائی کو زائل کر دیتا ہے۔ لہٰذا اسے مار دیا کرو۔

3312- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الحَيَّاتِ،

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر پہلے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے۔

3313- فَحَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ البُيُوتِ، فَأَمْسَكَ عَنْهَا

پھر انہیں حضرت ابولبابہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں (عوامر) کو مارنے سے ممانعت فرمائی ہے، تو وہ اس سے رُک گئے۔

16- بَابٌ: خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ فَوَاسِقُ، يُقْتَلْنَ فِي الحَرَمِ

پانچ جانور فاسق ہیں وہ حرم میں بھی مار دیئے جائیں

3314 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " خَمْسٌ فَوَاسِقُ، يُقْتَلْنَ فِي الحَرَمِ: الفَأْرَةُ، وَالعَقْرَبُ، وَالحُدَيَّا، وَالغُرَابُ، وَالكَلْبُ العَقُورُ "

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں، انہیں حرم میں بھی مار دینا چاہیے: چوہا، بچھو، چیل، کوّا اور کاٹنے والا کتا۔

3315- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ، مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ: العَقْرَبُ، وَالفَأْرَةُ، وَالكَلْبُ العَقُورُ، وَالغُرَابُ، وَالحِدَأَةُ "

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں کہ اگر انہیں کوئی حالتِ احرام میں بھی مار ڈالے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، یعنی بچھو، چوہا، کاٹنے والا کتا، کوّا اور چیل۔

3312- راجع الحدیث:3297

3313- راجع الحدیث:3310,3298

3314- صحیح مسلم:2858,2857، سنن ترمذی:837، سنن نسائی:2890

3316 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، رَفَعَهُ، قَالَ خَمِّرُوا الآنِيَةَ، وَأَوْكُوا الأَسْقِيَةَ، وَأَجِيفُوا الأَبْوَابَ وَاكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ العِشَاءِ، فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً، وَأَطْفِئُوا المَصَابِيحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَإِنَّ الفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ البَيْتِ، قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَبِيبٌ، عَنْ عَطَاءٍ فَإِنَّ لِلشَّيَاطِينِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: برتنوں کو ڈھانپ دو، پانی کے برتنوں کے منہ بند کر دو۔ دروازوں کو بند کر لو اور اپنے بچوں کو عشا کے وقت باہر جانے سے روکو کیونکہ وہ جنات کے پھیل جانے اور ضرر دینے کا وقت ہے اور سوتے وقت چراغ بجھا دو، کیونکہ فاسق کبھی بتی کو کھینچ لیتا ہے اور گھر والے جل بھن جاتے ہیں۔ ابن جریج، حبیب، عطاء کی روایت میں (فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ کی جگہ) فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ ہے۔

3317 - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ، فَنَزَلَتْ (وَالمُرْسَلاَتِ عُرْفًا) (المرسلات: 1) فَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ، إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ مِنْ جُحْرِهَا، فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا، فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک غار کے اندر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو سورۃ المرسلات نازل ہوئی ہم اسے آپ کی زبان مبارک سے سیکھنے لگے، تو ایک سانپ اپنے بل سے نکلا ہم اسے مارنے کے لیے دوڑے لیکن وہ ہم سے آگے بڑھ کر اپنے بل میں گھس گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے شر سے بچ گیا، جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔

3317م- وَعَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ، قَالَ: وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً وَتَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، وَقَالَ: حَفْصٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

اسرائیل، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ بن مسعود سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ ہم آپ کی زبانِ مبارک سے تازگی سیکھ رہے تھے۔ ابوعوانہ، مغیرہ، حفص وابومعاویہ، سلیمان بن قرم، اعمش، ابراہیم، اسود نے عبداللہ بن مسعود سے یہ روایت کی ہے۔

3318 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے

3316- راجع الحدیث:3280، سنن ابوداؤد:3733، سنن ترمذی:2857

3317م- راجع الحدیث:1830

3318- راجع الحدیث:2365، صحیح مسلم:5814,6620

الأَعْلَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا، فَلَمْ تُطْعِمْهَا، وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الأَرْضِ

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک عورت بلّی کے سبب سے جہنم میں ڈالی گئی۔ اس نے وہ باندھ رکھی تھی لیکن نہ اسے کھانے کو دیتی تھی اور نہ ہی چھوڑتی تھی کہ وہ کیڑے مکوڑے ہی کھالیتی۔

3318م- قَالَ: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

عبید اللہ، سعید المقبری، ابوہریرہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے اس کے مثل روایت کی ہے۔

3319 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ، فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِبَيْتِهَا فَأُحْرِقَ بِالنَّارِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انبیائے کرام میں سے ایک نبی کسی درخت کے نیچے اترے تو انہیں کسی چیونٹی نے کاٹ کھایا۔ انہوں نے اس کے ٹھکانے کو تلاش کرنے کا حکم دیا تو لوگوں نے درخت کے نیچے ڈھونڈ نکالی۔ پھر انہوں نے حکم دیا تو ساری چیونٹیوں کو جلا دیا گیا۔ پس اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ سزا ایک ہی چیونٹی کو کیوں نہ دی۔

17- بَابُ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ، فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الأُخْرَى شِفَاءً

اگر مکھی کسی کے پینے کی چیز میں گر جائے اس صورت میں اسے غوطہ دے لینا چاہیے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے

3320 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے کر نکالنا چاہیے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔

3319- راجع الحدیث: 3019

3320- انظر الحدیث: 5782، سنن ابن ماجه: 3505

فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ، فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَالأُخْرَى شِفَاءً

3321 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُومِسَةٍ، مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ، قَالَ: كَادَ يَقْتُلُهُ العَطَشُ، فَنَزَعَتْ خُفَّهَا، فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا، فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ المَاءِ، فَغُفِرَ لَهَا بِذَلِكَ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک بدکار عورت کی محض اس لیے مغفرت فرما دی گئی کہ وہ ایک ایسے کتے کے پاس سے گزری جو ایک کنوئیں کی منڈیر کے پاس شدت پیاس کے سبب پڑا ہانپ رہا تھا۔ قریب تھا کہ پیاس سے مرجاتا۔ اس نے اپنا موزہ اتار کر دوپٹے سے باندھا اور پانی نکال کر اسے پلایا تو یہی اس کی مغفرت کا سبب ہو گیا۔

3322 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ كَمَا أَنَّكَ هَا هُنَا أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَدْخُلُ المَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلاَ صُورَةٌ

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

3323 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الكِلاَبِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کو مارنے کا حکم فرمایا ہے۔

3324 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کتا پالا ہوا ہو اس کی نیکیوں میں سے روزانہ ایک قیراط کے برابر کمی ہوتی رہتی ہے سوائے کھیتی باڑی یا مویشیوں کی حفاظت

3321- انظر الحدیث: 3467

3322- راجع الحدیث: 3225

3323- صحیح مسلم: 3992، سنن نسائی: 4288، سنن ابن ماجہ: 3202

3324- راجع الحدیث: 2323,2322

يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ، أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ

والے کتے کے۔

3325- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ، سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنَئِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا، لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ فَقَالَ السَّائِبُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِي وَرَبِّ هَذِهِ القِبْلَةِ

حضرت سفیان بن ابوزہیر شنئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اگر کوئی ایسا کتا پالے جو نہ کھیتی کی حفاظت کے کام آئے نہ ریوڑ کی رکھوالی کے تو اس کی نیکیوں سے روزانہ ایک قراط بھر کمی ہوتی رہے گی۔ سائب نے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات خود سنی ہے؟ جواب دیا، ہاں اس رب کعبہ کی قسم۔

☆☆☆☆☆

3325- راجع الحدیث: 2323

بسم الله الرحمن الرحیم

60- كِتَابُ أَحَادِيثِ الأَنْبِيَاءِ

1-بَابُ خَلْقِ آدَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَذُرِّيَّتِهِ

(صَلْصَالٍ) (الحجر: 26) : " طِينٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ، فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الفَخَّارُ، وَيُقَالُ: مُنْتِنٌ، يُرِيدُونَ بِهِ صَلَّ، كَمَا يُقَالُ: صَرَّ البَابُ وَصَرْصَرَ عِنْدَ الإِغْلاَقِ، مِثْلُ كَبْكَبْتُهُ يَعْنِي كَبَبْتُهُ ". فَمَرَّتْ بِهِ: اسْتَمَرَّ بِهَا الحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ، (أَلَّا تَسْجُدَ) (الأعراف: 12) : أَنْ تَسْجُدَ،

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلاَئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الأَرْضِ خَلِيفَةً) (البقرة: 30) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ) (الطارق: 4) : إِلَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ، (فِي كَبَدٍ) (البلد: 4) : فِي شِدَّةِ خَلْقٍ. (وَرِيَاشًا) : المَالُ " وَقَالَ غَيْرُهُ: الرِّيَاشُ وَالرِّيشُ وَاحِدٌ، وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ، (مَا تُمْنُونَ) (الواقعة: 58) : النُّطْفَةُ فِي أَرْحَامِ النِّسَاءِ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (إِنَّهُ عَلَى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ) (الطارق: 8) : النُّطْفَةُ فِي الإِحْلِيلِ، كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ، السَّمَاءُ شَفْعٌ، وَالوَتْرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، (فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ) (التين: 4) : فِي أَحْسَنِ خَلْقٍ، (أَسْفَلَ سَافِلِينَ) (التين: 5) : إِلَّا مَنْ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کا بیان

حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی تخلیق

صَلْصَالٌ اس گیلی مٹی کو کہتے ہیں جس میں ریت کی ملاوٹ ہو، پھر وہ ایسے بجے جیسے ٹھیکری بجتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس سے بدبودار مٹی مراد ہے۔ ان کے نزدیک یہ لفظ صَلَّ سے بنا ہے جیسے کہتے ہیں صَرَّ الْبَابُ یا کسی تربن کو الٹاتے وقت جو آواز نکلتی ہے تو صَرْ صَرَ کہتے ہیں۔ فَمَرَّتْ بِهٖ یعنی حضرت حوا کو برابر حمل ہوتا رہا اور وہ مدت پوری کرتی رہیں۔ اَنْ لَّا تَسْجُدَ مراد ہے سجدہ کروں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں (پ ۱، البقرۃ ۳۰) ابن عباس کا قول ہے کہ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ میں لَمَّا اِلَّا کے معنی میں ہے فِيْ كَبَدٍ سے مراد سخت پیدائش ہے۔ رِیَاشًا سے مال مراد ہے۔ دوسرے حضرات نے کہا ہے کہ الرِّيَاشُ وَالرِّيْشُ ہم معنی ہیں۔ یعنی ظاہری لباس۔ مَا تُمْنُوْنَ سے وہ نطفہ مراد ہے جو عورتوں کے ارحام میں ڈالا جاتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے: اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ۔ سے احلیل میں نطفے کا لوٹانا مراد ہے۔ جس سے ہر چیز پیدا ہوتی ہے۔ شَفْعٌ جفت کو کہتے ہیں۔ آسمان بھی جفت ہیں۔ اَلْوَتْرُ اللہ تعالیٰ

آمَنَ . (خُسْرٍ) (النساء : 119) : ضَلاَلٍ ثُمَّ اسْتَثْنَى إِلاَّ مَنْ آمَنَ . (لاَزِبٍ) (الصافات: 11) : لاَزِمٌ . (نُنْشِئَكُمْ) (الواقعة: 61) : فِي أَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ . (نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ) (البقرة: 30) : نُعَظِّمُكَ وَقَالَ أَبُو العَالِيَةِ (فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ) (البقرة: 37) : فَهُوَ قَوْلُهُ: (رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا) (الأعراف: 23) . (فَأَزَلَّهُمَا) (البقرة: 36) : فَاسْتَزَلَّهُمَا وَ (يَتَسَنَّهْ) (البقرة: 259) : يَتَغَيَّرْ . (آسِنٌ) (محمد: 15) : مُتَغَيِّرٌ، وَالمَسْنُونُ المُتَغَيِّرُ . (حَمَإٍ) (الحجر: 26) : جَمْعُ حَمْأَةٍ وَهُوَ الطِّينُ المُتَغَيِّرُ . (يَخْصِفَانِ) (الأعراف: 22) : أَخْذُ الخِصَافِ مِنْ وَرَقِ الجَنَّةِ، يُؤَلِّفَانِ الوَرَقَ وَيَخْصِفَانِ بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ . (سَوْآتُهُمَا) (طه: 121) : كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا . (وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ) (البقرة: 36) : هَا هُنَا إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ، الحِينُ عِنْدَ العَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لاَ يُحْصَى عَدَدُهُ (قَبِيلُهُ) (الأعراف: 27) : جِيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ

3326 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ مِنَ المَلاَئِكَةِ، فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ، تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَقَالَ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: السَّلاَمُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَزَادُوهُ: وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ، فَلَمْ يَزَلِ الخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الآنَ"

ہے۔ فِيْ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ سے عمدہ پیدائش مراد ہے اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ ہیں۔ سوائے اہلِ ایمان کے خُسْرٍ سے گمراہی مراد ہے لیکن اہلِ ایمان کا استثناء فرما دیا گیا ہے۔ لَازِبٍ چپکنے والی۔ نُنْشِئَكُمْ یعنی جس شکل میں ہم چاہیں پیدا فرما دیں۔ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ تیری عظمت بیان کرتے ہیں۔ ابوالعالیہ کا قول ہے کہ فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ سے قرآنی دعا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا مراد ہے۔ فَأَزَلَّهُمَا یعنی ان دونوں کو بہکا دیا۔ يَتَسَنَّهْ سے خراب ہو جانا مراد ہے۔ اٰسِنٌ متغیر ہونا۔ اَلْمَسْنُوْنُ تغیر پذیر۔ حَمَاٍ یہ حَمْأَةٍ کی جمع ہے اور وہ سڑی ہوئی مٹی ہے۔ يَخْصِفَانِ یعنی جنت کے پتے لے کر ایک کو دوسرے کے ساتھ جوڑا۔ سَوْاٰتِهِمَا یہ شرمگاہوں سے کنایہ ہے۔ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ یہ اس وقت سے لے کر قیامت تک ہے۔ اہلِ عرب حِيْنٍ اس ساعت کو بھی کہتے ہیں جس کو کوئی حد نہ ہو۔ قَبِيْلُهٗ وہ گروہ جس میں سے وہ آپ ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کا قد ساٹھ ذراع (میٹر) تھا۔ پھر فرمایا کہ ان فرشتوں کو جا کر سلام کرو اور ان کے جواب کو غور سے سننا کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ انہوں نے کہا: السلام علیکم۔ انہوں نے جواب دیا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی انہوں نے رحمۃ اللہ اضافی کہا پس جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا۔ اس وقت سے اب تک لوگوں کا قدر برابر گھٹتا آ رہا ہے۔

-3326 انظر الحدیث: 6227، صحیح مسلم: 7092

3327 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً، لاَ يَبُولُونَ وَلاَ يَتَغَوَّطُونَ، وَلاَ يَتْفِلُونَ وَلاَ يَمْتَخِطُونَ، أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَرَشْحُهُمُ المِسْكُ، وَمَجَامِرُهُمُ الأَلُوَّةُ الأَنْجُوجُ، عُودُ الطِّيبِ وَأَزْوَاجُهُمُ الحُورُ العِينُ، عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ، سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جو گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مثل دمکتے ہوں گے۔ پھر ان کے بعد داخل ہونے والے ان چمک دار تاروں کی طرح ہوں گے جو آسمان میں چمکتے ہیں۔ انہیں وہاں پیشاب کرنے، قضائے حاجت کے لیے جانے، تھوکنے اور ناک صاف کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ ان کے کنگھے سونے اور پسینہ مُشک کا ہوگا۔ ان کی انگیٹھیاں سلگتی ہوں گی جن سے عُود کی خوشبو آئے گی۔ ان کی بیویاں حورِعین ہوں گی۔ سارے ایک ہی شخص یعنی اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے۔ جن کا قد ساٹھ ذراع (میٹر) تھا۔

3328 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الحَقِّ فَهَلْ عَلَى المَرْأَةِ الغَسْلُ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا رَأَتِ المَاءَ فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ: تَحْتَلِمُ المَرْأَةُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَبِمَ يُشْبِهُ الوَلَدُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا پس اگر عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اس کے لیے غسل کرنا ضروری ہو جاتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ اس پر حضرت اُمِ سلمہ ہنس پڑیں اور کہنے لگیں، کیا عورتوں کو بھی احتلام ہو جاتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ نہ ہو تو اولاد میں ایک کی مشابہت کیوں ہوتی۔

3329 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا الفَزَارِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَلَغَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلاَمٍ مَقْدَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ فَأَتَاهُ، فَقَالَ: إِنِّي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب عبداللہ بن سلام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری کا معلوم ہوا تو بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی، میں آپ سے تین ایسی باتیں پوچھنا

3327- صحیح مسلم:7078، سنن ابن ماجہ:4333

3328- راجع الحديث:130

3329- انظر الحديث:4480,3938,3919

سَائِلُكَ عَنْ ثَلاَثٍ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ قَالَ: مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؛ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الجَنَّةِ؛ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ الوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ؛ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ إِلَى أَخْوَالِهِ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَّرَنِي بِهِنَّ آنِفًا جِبْرِيلُ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذَاكَ عَدُوُّ اليَهُودِ مِنَ المَلاَئِكَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ المَشْرِقِ إِلَى المَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ، وَأَمَّا الشَّبَهُ فِي الوَلَدِ: فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ المَرْأَةَ فَسَبَقَهَا مَاؤُهُ كَانَ الشَّبَهُ لَهُ، وَإِذَا سَبَقَ مَاؤُهَا كَانَ الشَّبَهُ لَهَا " قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اليَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ، إِنْ عَلِمُوا بِإِسْلاَمِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ بَهَتُونِي عِنْدَكَ، فَجَاءَتِ اليَهُودُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ البَيْتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ قَالُوا أَعْلَمُنَا، وَابْنُ أَعْلَمِنَا، وَأَخْيَرُنَا، وَابْنُ أَخْيَرِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ قَالُوا: أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالُوا: شَرُّنَا، وَابْنُ شَرِّنَا، وَوَقَعُوا فِيهِ

چاہتا ہوں جن کا نبی کے سوا کسی کو علم نہیں ہوتا۔ (۱) قیامت کی سب سے پہلی نشانی کون سی ہے؟ (۲) وہ کھانا کونسا ہے جس کو جنتی سب سے پہلے کھائیں گے؟ (۳) کس وجہ سے بچہ اپنے باپ کے مشابہ اور کس وجہ سے اپنے ماموں وغیرہ کے مشابہ ہوتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ باتیں تو مجھے جبرئیل ابھی بتا کر گئے ہیں۔ عبداللہ بن سلام کہنے لگے کہ سارے فرشتوں میں سے یہود کے یہی تو دشمن ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب میں لے جائے گی اور اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا مچھلی کی کلیجی کا نچلا حصہ ہوگا اور بچے کی مشابہت کا معاملہ یوں ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی سے ہم بستر ہوتا ہے تو آدمی کو پہلے انزال ہو جائے تو بچہ اس کے مشابہ ہوگا اور عورت کو اگر پہلے انزال ہوگا تو اس سے مشابہت رکھتا ہوگا۔ انہوں نے عرض کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں، پھر عرض کی، یا رسول اللہ! یہود بڑی بہتان تراش قوم ہے۔ اگر انہیں میرے اسلام لانے کے بارے میں علم ہوگیا، اس سے پہلے کہ آپ ان سے دریافت فرمائیں تو وہ مجھ پر الزام تراشی کریں گے، پس یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عبداللہ بن سلام گھر میں چھپ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ عبداللہ بن سلام تم میں کیسے شخص ہیں؟ یہودی کہنے لگے وہ ہمارے سب سے بڑے عالم اور سب سے بڑے عالم کے بیٹے ہیں وہ ہم میں سب سے بہتر اور سب سے بہتر آدمی کے بیٹے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم یہ دیکھو کہ عبداللہ مسلمان ہوگئے ہیں تو؟ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ

انہیں اس سے بچائے اس پر حضرت عبداللہ نکل کر ان کے پاس آ گئے اور کہنے لگے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ وہ کہنے لگے، وہ ہم میں بُرا آدمی ہے اور بُرے آدمی کا بیٹا ہے۔ پھر ان پر لعن طعن کرنے لگے۔

3330 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَهُ يَعْنِي لَوْلاَ بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلاَ حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر بنی اسرئیل نہ ہوتے تو گوست کبھی خراب نہ ہوتا اور اگر حضرت حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند کی خیانت نہ کرتی۔

3331 - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، وَمُوسَى بْنُ حِزَامٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَيْسَرَةَ الأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ، فَإِنَّ المَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلاَهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورتوں سے نیک سلوک کرو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی کو اوپر والا حصہ زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے اور اگر چھوڑ دو گے تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کرتے رہنا۔

3332 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ المَصْدُوقُ، إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک اپنی والدہ کے پیٹ میں چالیس دن اسی طرح رہتا ہے۔ پھر وہ چالیس دن تک جمے ہوئے خون کی صورت میں رہتا ہے۔ پھر وہ گوشت کی بوٹی بن کر تنے ہی دن رہتا ہے۔ پھر اللہ

3330- انظر الحدیث: 3399

3331- انظر الحدیث: 5186,5184، صحیح مسلم: 3632

3332- راجع الحدیث: 3208

يَبْعَثُ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، فَيُكْتَبُ عَمَلُهُ، وَأَجَلُهُ، وَرِزْقُهُ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الجَنَّةَ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الجَنَّةِ، حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، فَيَدْخُلُ النَّارَ

تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ چار باتیں لکھ آئے (۱) اس کا عمل (۲) اس کی موت (۳) اس کا رزق (۴) شقی ہے یا سعید۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ بعض اوقات آدمی جہنمیوں جیسے عمل کرتا ہے، حتیٰ کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک گز کا فیصلہ رہ جاتا ہے لیکن اس پر قسمت کا لکھا غالب آجاتا ہے کہ اہلِ جنت جیسے عمل کر کے جنت میں داخل ہوجاتا ہے اور اس طرح بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص اہل جنت جیسے کام کرتا ہے، حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن تقدیر کا لکھا نافذ ہوجاتا ہے اور وہ دوزخیوں جیسے عمل کر کے دوزخ میں داخل ہوجاتا ہے۔

3333 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ وَكَّلَ فِي الرَّحِمِ مَلَكًا، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ نُطْفَةٌ، يَا رَبِّ عَلَقَةٌ، يَا رَبِّ مُضْغَةٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهَا قَالَ: يَا رَبِّ أَذَكَرٌ، يَا رَبِّ أُنْثَى، يَا رَبِّ شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ، فَمَا الرِّزْقُ، فَمَا الأَجَلُ، فَيُكْتَبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر فرما رکھا ہوتا ہے۔ وہ عرض کرتا رہتا ہے کہ یا رب! یہ نطفہ ہے۔ یا رب! یہ جما ہوا خون ہے۔ یا رب! یہ گوشت کی بوٹی ہے۔ جب اس کی تخلیق کا وقت ہوتا ہے تو عرض کرتا ہے، یا رب! یہ مرد ہے یا عورت؟ یا رب! یہ شقی ہے یا سعید؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی عمر کتنی ہے؟ یہ سب کچھ لکھ دیا جاتا ہے حالانکہ وہ اپنی والدہ کے پیٹ میں ہوتا ہے۔

3334 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الجَوْنِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، يَرْفَعُهُ: "إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا: لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَقَدْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جہنمی سے فرمائے گا جس کو سب سے کم عذاب دیا جا رہا ہوگا کہ اگر تجھے دنیا کا سارا مال و متاع دے دیا جائے تو کیا تو عذاب سے بچنے کے لیے انہیں فدیہ میں دے دیگا۔ جواب دے گا، ہاں اللہ

3333- راجع الحديث:318

3334- انظر الحديث:6557,6538' صحیح مسلم:7015,7014

سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ، أَنْ لاَ تُشْرِكَ بِي، فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ"

تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھ سے اس کی نسبت بہت تھوڑا مطالبہ کیا تھا جبکہ تو آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تو شرک پر ہی ڈٹا رہا۔

3335 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا، إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا، لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ القَتْلَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی دنیا میں کوئی ناحق قتل کیا جاتا ہے تو اس قتل کے گناہ کا حصہ حضرت آدم علیہ السلام کے اس بیٹے کو بھی ملتا ہے جس نے سب سے قتل کی ابتدا کی۔

2- بَابٌ: الأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ

روحیں لشکر کی طرح جمع ہیں

3336 - قَالَ قَالَ اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ روحیں لشکر کی طرح جمع ہیں۔ جن میں دنیا میں آشنائی ہوگئی ان کے درمیان یہاں محبت ہوگی لیکن جو وہاں ایک دوسرے سے اجنبی رہیں وہ یہاں بھی نا آشنا رہیں گی۔ یحییٰ بن ایوب نے بھی یحییٰ بن سعید سے اس کی روایت کی ہے۔

3- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ) (هود: 25)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (بَادِئَ الرَّأْيِ): مَا ظَهَرَ لَنَا، (أَقْلِعِي) (هود: 44): أَمْسِكِي، (وَفَارَ التَّنُّورُ) (هود: 40): نَبَعَ المَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ: وَجْهُ

ابن عباس کا قول ہے کہ بَادِیَ الرَّائی سے مراد ہے جو ہمارے لیے ظاہر ہوا۔ أَقْلِعِي روک لے فَارَ التَّنُّورُ پانی کا پھوٹ پڑنا۔ عکرمہ کا قول ہے کہ

3335- انظر الحدیث: 7321،6867، صحیح مسلم: 4356،4355، سنن نسائی: 3996، سنن ابن ماجہ: 2616

3336- راجع الحدیث: 318

الأَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (الجُودِيُّ) (هود: 44): جَبَلٌ بِالْجَزِيرَةِ. (دَأْبٌ) (غافر: 31): مِثْلُ حَالٌ

تنور سے سطح زمین مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ جودی جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے۔ دَابٌ حالت۔

000-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ) (نوح: 1)- إِلَى آخِرِ السُّورَةِ-

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ ان کو ڈرا اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آئے (پ ۲۹، نوح ۱) تا آخر سورۂ نوح

(وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ) (یونس: 71)- إِلَى قَوْلِهِ - (مِنَ المُسْلِمِينَ) (یونس: 72)

نیز فرمان الٰہی: ترجمہ کنزالایمان: اور انہیں نوح کی خبر پڑھ کر سناؤ جب اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اگر تم پر شاق گزرا ہے میرا کھڑا ہونا اور اللہ کی نشانیاں یاد دلانا۔۔۔۔۔۔۔تا۔۔۔اور مجھے حکم ہے کہ میں مسلمانوں سے ہوں (پ ۱۱، یونس ۷۱-۷۲)

3337- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ سَالِمٌ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: "إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلَكِنِّي أَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ، وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان جلوہ فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جس کے وہ لائق ہے، پھر دجال کا ذکر فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور ہر ایک نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا اور حضرت نوح علیہ السلام نے بھی۔ لیکن میں تم سے ایک ایسی بات بھی کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی ہے۔ پس خبردار ہو جاؤ کہ دجّال کانا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے۔

3338- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں دجّال کے متعلق ایسی بات نہ بتادوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو

-3337 راجع الحدیث: 3057,1354

-3338 صحیح مسلم: 7298

وَسَلَّمَ: "أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا عَنِ الدَّجَّالِ، مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ: إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ بِمِثَالِ الجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الجَنَّةُ هِيَ النَّارُ، وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ"

نہیں بتائی۔ بیشک دجال کانا ہے اور وہ اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی مثل لائے گا لیکن جسے جنت کہے گا وہ دوزخ ہوگی۔ اور بیشک میں تمہیں اس کے جال میں پھنسنے سے ڈراتا ہوں جیسے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

3339- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَجِيءُ نُوحٌ وَأُمَّتُهُ، فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى، هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ، فَيَقُولُ لِأُمَّتِهِ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ لاَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَبِيٍّ، فَيَقُولُ لِنُوحٍ: مَنْ يَشْهَدُ لَكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتُهُ، فَنَشْهَدُ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ، وَهُوَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَالوَسَطُ العَدْلُ"

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب حضرت نوح علیہ السلام اپنی امت کو لے کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا، کیا تم نے میرے احکام پہنچا دیئے تھے؟ جواب دیں گے، ہاں اے رب! پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا، کیا تمہارے تک میرے احکام پہنچائے گئے؟ وہ جواب دیں گے کہ نہیں، بلکہ ہمارے پاس تو کوئی نبی آیا ہی نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام سے فرمائے گا، کیا تمہاری گواہی دینے والا کوئی ہے؟ عرض کریں گے، حضرت محمد ﷺ اور ان کی امت گواہ ہے۔ پس یہ گواہی دیں گے کہ انہوں نے احکام پہنچا دئے تھے اور یہی مطلب ہے اس ارشاد باری تعالیٰ کا: ترجمہ کنزالایمان: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل تم لوگوں پر گواہ ہو (پ ۲، البقرۃ ۱۴۳) اَلْوَسْطُ درمیانی، افضل۔

3340 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَعْوَةٍ، فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دعوت میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ کی خدمت میں بکری کی دستی کا گوشت پیش کیا گیا۔ یہ آپ کو بہت مرغوب تھا۔ آپ اس میں سے لے کر تناول فرمانے لگے اور ارشاد فرمایا، میں قیامت

3339- انظر الحدیث: 7349,4487 سنن ترمذی: 2960,2959 سنن ابن ماجہ: 4284

3340- انظر الحدیث: 4712,3361 صحیح مسلم: 479 سنن ترمذی: 1837,2434 سنن ابن ماجہ: 3307

وَقَالَ: " أَنَا سَيِّدُ القَوْمِ يَوْمَ القِيَامَةِ، هَلْ تَدْرُونَ بِمَ؟ يَجْمَعُ اللَّهُ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، فَيُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي، وَتَدْنُو مِنْهُمُ الشَّمْسُ، فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ: أَلاَ تَرَوْنَ إِلَى مَا أَنْتُمْ فِيهِ، إِلَى مَا بَلَغَكُمْ؟ أَلاَ تَنْظُرُونَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ، فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ: أَبُوكُمْ آدَمُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُونَ: يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو البَشَرِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ المَلاَئِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، وَأَسْكَنَكَ الجَنَّةَ، أَلاَ تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلاَ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ وَمَا بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ: رَبِّي غَضِبَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلاَ يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَنَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا، فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ، وَسَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا، أَمَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا بَلَغَنَا، أَلاَ تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّي غَضِبَ اليَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلاَ يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، نَفْسِي نَفْسِي، ائْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَأْتُونِي فَأَسْجُدُ تَحْتَ العَرْشِ، فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ " قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ: لاَ أَحْفَظُ سَائِرَهُ

کے روز تمام انسان کا سردار ہوں۔ تمہیں معلوم ہے کہ کیوں؟ اللہ تعالیٰ سب اگلے پچھلوں کو ایک صاف میدان میں جمع فرمائے گا تاکہ دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے اور پکارنے والا اپنی آواز سنا سکے اور سورج ان کے بالکل قریب آجائے گا۔ اس وقت کچھ لوگ کہیں گے کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ کس حال میں ہو، کس آفت میں پھنسے ہو۔ ایسے شخص کو کیوں نہیں ڈھونڈتے جو تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت کرے۔ کچھ لوگ کہیں گے، ہم سب کے باپ تو حضرت آدم علیہ السلام ہیں لہٰذا ان کی خدمت میں چلیں، عرض کریں گے، اے ابوالبشر! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ میں اپنی طرح کی روح پھونکی اور فرشتوں سے اس کے لیے سجدہ کروایا اور آپ کو جنت میں سکونت بخشی، کیا اپنے رب کے حضور آپ ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس آفت میں مبتلا ہیں،؟ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ فرمائیں گے، میرے رب کا آج ایسا اظہارِ غضب ہے کہ نہ ایسا پہلے کبھی ہوا، نہ آئندہ ایسا ہوگا اس نے مجھے ایک درخت سے منع فرمایا تھا تو مجھ سے اس کے حکم میں لغزش ہوئی لہٰذا مجھے اپنی جان کی فکر ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم حضرت نوح کے پاس چلے جاؤ۔ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے، اے نوح! آپ اہلِ زمین کے سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام عَبْدًا شَكُورًا رکھا۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس آفت کا شکار ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ کیا اپنے رب کے حضور اپنے ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ وہ فرمائیں گے کہ میرے رب کا آج ایسا اظہار ہے کہ

نہ پہلے ایسا ہوا اور نہ ایسا ہو گا۔ مجھے اپنی فکر ہے، مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ تم نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤ۔ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں عرش کے نیچے سجدہ کروں گا فرمایا جائے گا، اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھاؤ اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔ سوال کرو کہ تمہیں عطا کیا جائے گا۔ محمد بن عبید اللہ نے کہا کہ مجھے پوری حدیث یاد نہیں رہی۔

3341- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ مِثْلَ قِرَاءَةِ العَامَّةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آیت: فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ کو عام مشہور قرأت کے مطابق تلاوت فرمایا۔

4- بَابُ (وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ المُرْسَلِينَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلاَ تَتَّقُونَ أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الخَالِقِينَ) (الصافات: 124) (اللَّهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الأَوَّلِينَ) (فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ. إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ المُخْلَصِينَ. وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الآخِرِينَ) (الصافات: 127)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور عاد کی طرف ان کی برادری سے ھود کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو (پ ۸، الاعراف ٦٥) اور ارشاد باری تعالیٰ ترجمہ کنزالایمان: اور یاد کرو عاد کے ہم قوم ۔۔۔۔تا۔۔۔ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں مجرموں کو (پ ٢٦، الاحقاف ٢٥)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُذْكَرُ بِخَيْرٍ (سَلاَمٌ عَلَى آلِ يَاسِينَ إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي المُحْسِنِينَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا المُؤْمِنِينَ) يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ إِلْيَاسَ هُوَ إِدْرِيسُ

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ ذکر خیر کا یوں تذکرہ فرمایا گیا۔ ترجمہ کنزالایمان: سلام ہو الیاس پر بیشک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہے۔

-3341 انظر الحدیث: 4874,4973,4872,4871,4870,4869,3376,3345

5-بَابُ ذِكْرِ إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ

وَهُوَ جَدُّ أَبِي نُوحٍ، وَيُقَالُ جَدُّ نُوحٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ، وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا) (مريم: 57)

3342 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ، مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ، فَلَمَّا جَاءَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ: افْتَحْ، قَالَ مَنْ هَذَا؟ قَالَ هَذَا جِبْرِيلُ قَالَ: مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ: مَعِي مُحَمَّدٌ، قَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ فَافْتَحْ، فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ، فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ مَنْ هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا آدَمُ وَهَذِهِ الأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ، فَأَهْلُ اليَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الجَنَّةِ، وَالأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ، فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ

حضرت ادریس علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھالیا (پ١٦، مریم ٥٧)

عبدان، عبداللہ، یونس، زہری سے ان کے متعلق روایت ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے مکان کی چھت شق کی گئی اور میں مکہ مکرمہ میں تھا۔ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے میرا سینہ چاک کیا، پھر اسے آب زمزم سے دھویا، پھر ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت و ایمان سے بھرا ہوا تھا اور اسے میرے سینے میں انڈیل دیا اور پھر اسے سی دیا گیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی جانب چڑھنے لگے۔ جب آسمان دنیا کے پاس پہنچے تو جبرائیل نے آسمان کے خازن سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ اس نے پوچھا کون ہے؟ جواب دیا، میں تو جبرئیل ہوں۔ پوچھا، کیا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ جواب دیا، میرے ساتھ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب ہم آسمان پر چلے گئے تو ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے داہنی طرف آدمیوں کا ایک ہجوم ہے اور بائیں جانب بھی۔ جب وہ اپنے دائیں طرف دیکھتا ہے تو ہنستا ہے اور جب بائیں طرف دیکھتا ہے تو رونے لگتا ہے۔ پھر اس شخص نے کہا: صالح نبی اور صالح بیٹے مرحبا۔ میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل! یہ کون ہے؟ جواب دیا، یہ حضرت آدم علیہ

3342- راجع الحديث: 349,162

شِمَالِهِ بَكَى، ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ لِخَازِنِهَا: افْتَحْ، فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الأَوَّلُ فَفَتَحَ " قَالَ أَنَسٌ: فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَوَاتِ إِدْرِيسَ، وَمُوسَى، وَعِيسَى، وَإِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يُثْبِتْ لِي كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ، غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ ذَكَرَ: أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ. وَقَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِإِدْرِيسَ قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالأَخِ الصَّالِحِ، فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ، ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالأَخِ الصَّالِحِ، قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُوسَى، ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالأَخِ الصَّالِحِ، قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ عِيسَى، ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ مَنْ هَذَا، قَالَ: هَذَا إِبْرَاهِيمُ " قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا حَيَّةَ الأَنْصَارِيَّ، كَانَا يَقُولاَنِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ثُمَّ عُرِجَ بِي، حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ صَرِيفَ الأَقْلاَمِ ". قَالَ ابْنُ حَزْمٍ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَفَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلاَةً، فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَمُرَّ بِمُوسَى، فَقَالَ: مُوسَى مَا الَّذِي فَرَضَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلاَةً، قَالَ: فَرَاجِعْ رَبَّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذَلِكَ، فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّي فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ: فَذَكَرَ مِثْلَهُ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ

السلام ہیں اور ان کے دائیں بائیں ان کی اولاد کی روحیں ہیں۔ پس داہنی جانب والے جنتی ہیں اور بائیں طرف کا ہجوم جہنمیوں کا ہے۔ اسی لیے یہ دائیں جانب دیکھ کر ہنستے اور بائیں طرف دیکھ کر روئے تھے۔ پھر جبرئیل مجھے لے کر اوپر چڑھنے لگے، یہاں تک کہ دوسرے آسمان تک جا پہنچے۔ اس کے خازن سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا گیا تو پہلے کی طرح جواب و سوال ہوئے، حتیٰ کہ دروازہ کھول دیا گیا۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ پھر مجھ سے ذکر کیا کہ باقی آسمانوں میں حضرت ادریس، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم کو پایا اور یہ مجھ پر واضح نہیں کہ ان کے مقامات کہاں ہیں سوائے اس کے جو انہوں نے بیان کیا کہ حضرت آدم کو آسمانِ دنیا پر پایا اور حضرت ابراہیم کو چھٹے آسمان پر حضرت انس کا بیان ہے کہ جب جبرئیل کا گزر حضرت ادریس کے پاس سے ہوا، تو انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی مرحبا۔ میں نے پوچھا، یہ کون ہیں، جواب دیا یہ حضرت ادریس ہیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی مرحبا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جواب یہ حضرت موسیٰ ہیں، پھر میں حضرت عیسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا، صالح نبی اور صالح بھائی مرحبا۔ میں نے پوچھا، یہ کون ہیں؟ جواب دیا، یہ حضرت عیسیٰ ہیں۔ پھر میں حضرت ابراہیم کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بیٹے مرحبا۔ میں نے پوچھا، یہ کون ہیں؟ جواب دیا، یہ حضرت ابراہیم ہیں۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ ابوبکر بن حزم نے خبر دی کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابوحیہ انصاری دونوں سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: پھر مجھے لے کر

تُطِيقُ ذَلِكَ، فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّي، فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ، لاَ يُبَدَّلُ القَوْلُ لَدَيَّ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ، فَقُلْتُ: قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي، ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى أَتَى بِي السِّدْرَةَ المُنْتَهَى، فَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لاَ أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الجَنَّةَ، فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ، وَإِذَا تُرَابُهَا المِسْكُ"

اوپر چڑھے حتیٰ کہ مجھے ایک ہموار جگہ دکھائی دی، جہاں سے میں قلموں کے چلنے کی آواز سن رہا تھا۔ ابنِ حزم کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں۔ میں اس حکم کو لے کر واپس لوٹا تو میرا گزر حضرت موسیٰ کے پاس سے ہوا انہوں نے پوچھا، آپ کی امت پر کیا فرض کیا گیا ہے؟ میں نے جواب دیا، ان پر پچاس نمازیں فرض فرمائی گئی ہیں۔ کہا، اپنے رب کی طرف واپس لوٹیے کیونکہ آپ کی امت اتنا بوجھ نہیں اٹھا سکے گی۔ میں اپنے رب کی طرف واپس لوٹا تو ایک حصہ کم کر دیا گیا، پھر حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا، اپنے رب کی جانب واپس جایئے۔ پھر پہلے کی طرح واقعہ بیان کیا تو ایک حصہ اور کم کر دیا گیا۔ میں حضرت موسیٰ کی طرف واپس لوٹا اور انہیں خبر دی تو کہنے لگے۔ اپنے رب کے حضور واپس جایئے کیونکہ آپ کی امت میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ میں اپنے رب کی بارگاہ میں جاتا رہا تو یہ پانچ نمازیں رہ گئیں جو حقیقت میں پچاس ہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوتی۔ پھر میں حضرت موسیٰ کی جانب واپس لوٹا تو کہنے لگے، اپنے رب کے حضور فرمایئے۔ میں نے کہا: اب مجھے اپنے رب کے حضور جاتے ہوئے حیاء آتی ہے۔ پھر جبرئیل مجھے لے کر سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے۔ اسے ایسے رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا جنہیں میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا، تو دیکھا کہ موتی اس کے سنگریزے اور مُشک اس کی مٹی ہے۔

6-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَإِلَى

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ

عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ" (الأعراف: 65)

کنزالایمان: اور عاد کی طرف ان کی برادری سے ھود کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو۔

وَقَوْلِهِ: (إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالأَحْقَافِ) (الأحقاف: 21)- إِلَى قَوْلِهِ - (كَذَلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ) (يونس: 13) فِيهِ عَنْ عَطَاءٍ، وَسُلَيْمَانَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ارشاد باری تعالیٰ ترجمہ کنزالایمان: اور یاد کرو عاد کے ہم قوم ـــــ تاـــــ ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں مجرموں کو (پ۲۶،الاحقاف ۲۵) اس کے متعلق عطاء سلیمان، عائشہ صدیقہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

7-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ) (الحاقة: 6): شَدِيدَةٍ. (عَاتِيَةٍ) (الحاقة: 6)

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور رہے عاد وہ ہلاک کئے گئے نہایت سخت گرجتی آندھی سے (پ۲۹،الحاقہ ۶)

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: عَتَتْ عَلَى الْخُزَّانِ (سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا) (الحاقة: 7) مُتَتَابِعَةً (فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ) (الحاقة: 7) أُصُولُهَا (فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ) (الحاقة: 8) بَقِيَّةٍ

عَتَتْ یعنی اپنے منتظم کے قبضے سے باہر ہوگئی۔ وہ ان پر سات رات اور آٹھ دن برابر چلتی رہی۔ حُسُوْمًا سے مراد لگاتار چلنا ہے۔ اگر تو اس قوم کو دیکھتا تو کھجور کے کھوکھلے تنے معلوم ہوتے جڑ سے۔ پس کیا تو ان میں سے کسی کو باقی دیکھتا ہے بَقِيَّةٍ کا معنی ہے جو باقی بچا ہو۔

3343 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مدد مشرقی ہوا کے ساتھ فرمائی گئی ہے اور قوم عاد مغربی ہوا سے ہلاک کی گئی تھی۔

3344 - قَالَ: وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ، عَنْ سُفْيَانَ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

3343- انظر الحديث: 1035

3344- انظر الحديث: 3610، 4351، 4667، 5058، 6163، 6931، 6933، 7432، 7562 صحيح مسلم: 2448، 2451 سنن ابو داؤد: 4764 سنن نسائی: 2577، 4112

عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الأَرْبَعَةِ الأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الحَنْظَلِيِّ، ثُمَّ المُجَاشِعِيِّ، وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الفَزَارِيِّ، وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلاَثَةَ العَامِرِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلاَبٍ، فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ، وَالأَنْصَارُ، قَالُوا: يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا، قَالَ: إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ. فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ العَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الوَجْنَتَيْنِ، نَاتِئُ الجَبِينِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقٌ، فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ: مَنْ يُطِعِ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُ؟ أَيَأْمَنُنِي اللَّهُ عَلَى أَهْلِ الأَرْضِ فَلاَ تَأْمَنُونِي فَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ- أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الوَلِيدِ- فَمَنَعَهُ، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ: "إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا، أَوْ: فِي عَقِبِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ القُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَقْتُلُونَ أَهْلَ الإِسْلاَمِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الأَوْثَانِ، لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ"

مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا۔ آپ نے وہ چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا، یعنی اقرع بن حابس حنظلی، مجاشی، عیینہ بن بدر الفزاری، زید طائی جو بعد میں بنو نبہان میں شامل ہو گئے۔ علقمہ بن علاثہ عامری جو پھر بنو کلاب میں جا شامل ہوئے، کو عطا فرمایا۔ یہ بات قریش و انصار پر شاق گزری کہ نجد کے سرداروں کو مال دیا گیا اور ہمیں چھوڑ دیا گیا۔ آپ نے فرمایا: میں انہیں تسکین قلوب کے لیے دیتا ہوں۔ پھر ایک شخص آگے بڑھا، جس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں، رخسار لٹکے ہوئے تھے، پیشانی آگے نکلی ہوئی، داڑھی گھنی اور سر منڈا ہوا تھا کہنے لگا: اے محمد! اللہ سے ڈر۔ آپ نے فرمایا: اگر میں خدا کی نافرمانی کرتا ہوں تو اس کی اطاعت کون کر رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تو اہلِ زمین کی امانت میرے سپرد فرمائی ہے لیکن تم مجھے امین ہی نہیں سمجھتے۔ ایک شخص نے اسے قتل کر دینے کی اجازت طلب کی۔ میرا گمان ہے شاید وہ حضرت خالد بن ولید تھے۔ لیکن آپ نے منع فرما دیا۔ جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا اس کی نسل میں یا اس کے پیچھے ایسی جماعت ہے جو قرآن کریم کو خوب پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کیا کریں گے اور بت پرستوں سے صلح رکھیں گے۔ اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو قوم عاد کی طرح قتل کر دوں۔

3345 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کو فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھتے ہوئے سنا۔

3345- راجع الحدیث: 3341

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَقْرَأُ: (فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ) (القمر: 15) "

7-بَابُ قِصَّةِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: قَالُوا (يَا ذَا القَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الأَرْضِ) (الكهف: 94) قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي القَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا. إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا) (الكهف: 84) . (فَاتَّبَعَ سَبَبًا) - إِلَى قَوْلِهِ - (ائْتُونِي زُبَرَ الحَدِيدِ) : وَاحِدُهَا زُبْرَةٌ وَهِيَ القِطَعُ (حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ) (الكهف: 96) يُقَالُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: الجَبَلَيْنِ، وَالسُّدَّيْنِ الجَبَلَيْنِ (خَرْجًا) (الكهف: 94) : أَجْرًا ، (قَالَ انْفُخُوا حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا) (الكهف: 96) : " أَصْبُبْ عَلَيْهِ رَصَاصًا، وَيُقَالُ الحَدِيدُ، وَيُقَالُ: الصُّفْرُ " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: النُّحَاسُ (فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ) (الكهف: 97) " يَعْلُوهُ، اسْتَطَاعَ اسْتَفْعَلَ، مِنْ أَطَعْتُ لَهُ، فَلِذَلِكَ فُتِحَ أَسْطَاعَ يَسْطِيعُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اسْتَطَاعَ يَسْتَطِيعُ "، وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا. (قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكًّا) : أَلْزَقَهُ بِالأَرْضِ، وَنَاقَةٌ دَكَّاءُ لاَ سَنَامَ لَهَا، وَالدَّكْدَاكُ مِنَ الأَرْضِ مِثْلُهُ، حَتَّى صَلُبَ وَتَلَبَّدَ، (وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا. وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ) (الكهف: 98) (حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ) (الأنبياء: 96) قَالَ قَتَادَةُ: "

یاجوج ماجوج اور ذوالقرنین

قرآن کریم میں ہے: ترجمہ کنزالایمان: انہوں نے کہا اے ذوالقرنین بیشک یاجوج ماجوج زمین میں فساد مچاتے ہیں (پ ۱۶، الکھف ۹۴) ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے ذوالقرنین کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ میں تمہیں اس کا مذکور پڑھ کر سناتا ہوں بیشک ہم نے اسے زمین میں قابو دیا اور ہر چیز کا ایک سامان عطا فرمایا تو وہ ایک سامان کے پیچھے چلا ۔۔۔تا۔۔۔ اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ (پ ۱۶، الکھف ۸۳-۹۶) اس کا واحد زُبْرَۃٌ ہے یعنی ٹکڑا۔ یہاں تک کہ وہ جب دیوار دونوں پہاڑوں کے کناروں سے برابر کردی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ صَدَفَیْنِ اور سَدَّیْنِ سے دو پہاڑ مراد ہیں۔ خَرْجاً اجرت۔ قرآن کریم میں ہے: ترجمہ کنزالایمان: کہا دھونکو یہاں تک کہ جب اسے آگ کردیا کہا لاؤ میں اس پر گلا ہوا تانبا اُونڈیل دوں (پ ۱۶، الکھف ۹۶) قطر کا معنی بعض رانگ بتاتے ہیں بعض لوہا اور بعض پیتل۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اس سے تانبا مراد ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: تو یاجوج و ماجوج اس پر نہ چڑھ سکے (پ ۱۶، الکھف ۹۶) اِسْتَطَاعُوْا اَطَعْتُ لَہٗ کا باب استفعال ہے، اسی لیے مفتوح ہے یعنی اِسْطَاعَ یَسْطِیْعُ۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ اِسْتَطَاعَ یَسْتَطِیْعُ ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: اور نہ اس میں سوراخ کرسکے کہا یہ میرے رب کی رحمت ہے پھر جب میرے رب کا وعدہ آئے گا اسے پاش پاش کردے گا (پ ۱۶، الکھف ۹۷-۹۸) دَکًّا

حَدَبٌ: أَكَمَةٌ " قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ السَّدَّ مِثْلَ البُرْدِ المُحَبَّرِ، قَالَ: رَأَيْتَهُ

زمین سے ملنا اور دَكَّاءُ اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کا کوہان نہ ہو۔ اور دَكْدَاكٌ سے وہ زمین مراد ہے جو ہموار اور سخت ہو۔ ترجمہ کنزالایمان: اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے اور اس دن ہم انہیں چھوڑیں گے کہ ان کا ایک گروہ دوسرے پر ریلا آوے گا (پ ۱۶، الکھف ۹۸۔۹۹) یہاں تک کہ جب کھولے جائیں گے یاجوج و ماجوج اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے (پ ۱۷، الانبیآء:۹۶) قتادہ کا قول ہے کہ حَدَب سے مراد بلندی ہے۔ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میں نے وہ دیوار (سدِّ سکندری) دیکھی ہے، وہ دھاری دار چادر کی طرح ہے۔ فرمایا تم نے واقعی دیکھی ہے۔

3346 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ اليَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا، قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ: أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الخَبَثُ

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس گھبراہٹ کے عالم میں تشریف فرما ہوئے۔ آپ فرما رہے تھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، عرب کی خرابی ہے اس قریب آنے والے شر سے کہ یاجوج اور ماجوج نے آج دیوار میں اتنا سوراخ کر دیا ہے، پھر انگشتِ شہادت اور انگوٹھے سے حلقہ کر کے بتایا۔ حضرت زینب بنت جحش فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہم میں تو نیک لوگ بھی ہیں؟ فرمایا، ہاں جب خباثت بڑھ جائے گی۔

3347 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یاجوج و

3346- انظر الحديث: 7135,7059,3598 صحیح مسلم: 7167,7164 سنن ترمذی: 2187 سنن ابن ماجہ: 3953

3347- انظر الحديث: 7136 صحیح مسلم: 7168

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَتَحَ اللَّهُ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذَا وَعَقَدَ بِيَدِهِ تِسْعِينَ

ماجوج کی دیوار اتنی کھول دی ہے اور ہاتھ کے حلقے سے نوے کا ہندسہ بنایا۔

3348- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: "يَا آدَمُ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، فَيَقُولُ: أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، فَعِنْدَهُ يَشِيبُ الصَّغِيرُ، وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا، وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى، وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ " قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَأَيُّنَا ذَلِكَ الوَاحِدُ؟ قَالَ " أَبْشِرُوا، فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا. ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الجَنَّةِ " فَكَبَّرْنَا، فَقَالَ: أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا، فَقَالَ: أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا، فَقَالَ: مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعَرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضَ، أَوْ كَشَعَرَةٍ بَيْضَاءَ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَسْوَدَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ حاضر ہوں اور تیرا حکم ماننے کے لیے مستعد ہوں کیونکہ ہر قسم کی بھلائی تیرے ہی قبضہ وقدرت میں ہے۔ حکم ہوگا جہنمی جماعت کو دوسروں سے الگ کردو۔ عرض کریں گے، دوزخ کی جماعت کتنی نکالوں؟ حکم ہوگا، ہر ہزار میں سے نونو ناوے یہ سن کر بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور حاملہ کا حمل گر جائے گا۔ لوگ ایسے نظر آئیں گے جیسے نشہ میں ہوں حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! وہ ایک کون ہوگا؟ فرمایا تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ وہ ایک آدمی تم میں سے ہوگا اور ایک ہزار یاجوج و ماجوج سے پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم اس جنت کا چوتھائی ہوگے۔ پس ہم نے تکبیر کہی۔ پھر فرمایا، مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا تہائی ہوں گے۔ تو ہم نے تکبیر کہی۔ پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔ ہم نے پھر اس مرتبہ تکبیر کہی۔ پھر فرمایا تم لوگوں میں اس طرح ہو جیسے سفید بیل کے جسم پر کالے بال یا جیسے کالے بیل کے بدن پر سفید بال ہوتے ہیں۔

8- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَاتَّخَذَ اللَّهُ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان:

3348- انظر الحديث: 7483،6530،4741، صحيح مسلم: 532،531

إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا) (النساء: 125)

وَقَوْلِهِ: (إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ) (النحل: 120) : وَقَوْلِهِ: (إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ) (التوبة: 114) ، وَقَالَ أَبُو مَيْسَرَةَ: الرَّحِيمُ بِلِسَانِ الحَبَشَةِ

اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: بیشک ابراہیم ایک امام تھا اللہ کا فرمانبردار (پ ۵، النسآء ۱۲۵) بیشک ابراہیم ضرور بہت آہیں کرنے والا متحمل ہے (پ ۱۱، النسآء ۱۱۴) ابومیسرہ کہتے ہیں کہ اَوّاہٌ حبشہ کی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہے الرَّحِیۡمُ۔

3349 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا المُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، ثُمَّ قَرَأَ: (كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ) (الأنبياء: 104) ، وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ القِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، وَإِنَّ أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ أَصْحَابِي أَصْحَابِي، فَيَقُولُ: إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ العَبْدُ الصَّالِحُ ": (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي) (المائدة: 117)- إِلَى قَوْلِهِ - (العَزِيزُ الحَكِيمُ) (البقرة: 129)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا حشر برہنہ جسم اور بغیر ختنے کے ہوگا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کردیں گے یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ ہم کو اس کا ضرور کرنا (پ ۱۷، الانبیآء ۱۰۴) اور قیامت میں جن کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور میرے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں کو بائیں طرف لے جایا جارہا ہوگا۔ میں کہوں گا: یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ میرے ساتھی ہیں۔ تو کہا جائے گا کہ آپ جب ان سے جدا ہوئے یہ اپنی ایڑیوں پر پھر گئے اور ارتداد کو اختیار کیا۔ میں اسی طرح کہوں گا جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نیک بندے نے کہا: ترجمہ کنز الایمان: اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا۔۔۔۔تا۔۔۔۔تو بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا (پ ۷، المائدہ ۱۱۸)

3350- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَخِي عَبْدُ الحَمِيدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ (چچا) آزر سے

3349- انظر الحدیث: 3447،4625،4626،4740،6524،6525،6526، صحیح مسلم: 7130، سنن ترمذی: 2423،3167، سنن نسائی: 2081،2086

3350- انظر الحدیث: 4768،4769

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَعَلَى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ، فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لاَ تَعْصِنِي، فَيَقُولُ أَبُوهُ: فَاليَوْمَ لاَ أَعْصِيكَ، فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لاَ تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ، فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي الأَبْعَدِ؟ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: " إِنِّي حَرَّمْتُ الجَنَّةَ عَلَى الكَافِرِينَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا إِبْرَاهِيمُ، مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ؟ فَيَنْظُرُ، فَإِذَا هُوَ بِذِيخٍ مُلْتَطِخٍ، فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ "

ملیں گے اور آزر کے چہرے پر سیاہی اور گرد چھائی ہوئی ہوگی۔ حضرت ابراہیم فرمائیں گے: کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو۔ جواب دیا: آج میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت ابراہیم عرض گزار ہوں گے، اے رب! تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے دن تجھے رسوا نہیں کروں گا، حالانکہ بدبخت باپ کی ذلت سے بڑھ کر اور کون سی ذلت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں نے کافروں پر جنت حرام کی ہوئی ہے۔ پھر فرمایا جائے گا، اے ابراہیم! ذرا اپنے قدموں کے نیچے دیکھو کیا ہے؟ دیکھا تو ذبح شدہ جانور خون میں لتھڑا ہوا پڑا ہے۔ پس اسے ٹانگوں سے پکڑ کر دوزخ میں پھینک دیا گیا۔

فائدہ: فقیہ العصر، حضرت علامہ مولانا مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ علمائے اہلِ سنت کے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کے والد کا نام تارخ تھا اور آزر آپ علیہ السلام کے چچا کا نام تھا۔ (فتاویٰ فیض الرسول، ج۲، ص۵٦٨) نیز مفسّرِ شہیر، حکیم الأمّت، مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی اس فرمانِ باری تعالیٰ "وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ اٰزَرَ کے تحت تفسیر نعیمی میں تحریر فرماتے ہیں: (آزر) کون تھا؟ اس میں گفتگو ہے۔ امام جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے "مسالک الحنفاء" میں فرمایا اور "مفرداتِ امام راغب، تفسیرِ کبیر، تفسیرِ روح المعانی" وغیرہ میں ہے کہ آزر حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا چچا تھا، آزر بت پرست تھا۔ آپ (علیہ السلام) کے والد کا نام "تارخ" ہے، جو مؤمن موحِّد تھے۔ "تفسیر ابنِ کثیر" نے بھی یہی کہا۔ بعض نے فرمایا کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کوئی اور خاندانی بزرگ تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارخ ہے۔ (مزید فرماتے ہیں) خیال رہے کہ عربی میں "اب" اور "والد" دونوں کے معنی ہیں، باپ۔ مگر "اب" عام ہے کہ سگے باپ کو بھی "اب" کہتے ہیں اور سوتیلے باپ، دادا، چچا، بلکہ سارے اصولِ خاندان کو، بلکہ اُستاد کو، بلکہ شیخ کو، بلکہ "مُرَبّی" کو بھی "اب" کہہ دیتے ہیں۔ دیکھو! "لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ" یہاں "آباء" سے مراد سارے اصول ہیں۔ باپ، دادا، پردادا کہ ان سب کی منکوحہ بیویاں ہم پر حرام ہیں۔ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ یہاں "آباء" میں چچا بھی داخل ہیں۔ حضرت اسمٰعیل جناب یعقوب کے چچا تھے۔ "مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا" میں "آباء" سے مراد اُستاد بھی ہیں۔ سرکار (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) نے فرمایا: رُدُّوْا عَلَيَّ اَبِي (یعنی) میرے باپ عباس کو میرے پاس لاؤ۔ یہاں "اب" سے مراد چچا ہے۔ بہرحال "اب"

بہت عام ہے مگر "والد" اکثر سگے باپ کو کہتے ہیں، "وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا" یونہی لفظ عام ہے سگی ماں۔ سوتیلی ماں، دودھ کی ماں، دادی، نانی، چچی، ساس سب کو "اُمّ" کہہ دیتے ہیں۔ دیکھو! "اُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ" میں دائی دودھ پلانے والی کو "اُمّ" فرمایا۔ "حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ" میں سگی ماں، سوتیلی ماں، دادی، نانی کو "اُمّ" فرمایا۔ مگر والدہ کو عموماً سگی ماں کہتے ہیں۔ "وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ" یا جیسے "وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ۔" جب یہ سمجھ لیا تو سمجھو کہ قرآن کریم نے ہر جگہ آزر کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا "اب" فرمایا ہے، کہیں "والد" نہیں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ وہ آپ کا سگا باپ نہ تھا۔" (تفسیر نعیمی، ج ۷، ص ۴۹۵)

3351 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البَيْتَ، فَوَجَدَ فِيهِ صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ، وَصُورَةَ مَرْيَمَ، فَقَالَ أَمَا لَهُمْ، فَقَدْ سَمِعُوا أَنَّ المَلاَئِكَةَ لاَ تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ هَذَا إِبْرَاهِيمُ مُصَوَّرٌ، فَمَا لَهُ يَسْتَقْسِمُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس میں حضرت ابراہیم اور حضرت مریم کی تصویریں دیکھیں تو آپ نے فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جبکہ سن رکھا ہے کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ یہ حضرت ابراہیم کی تصویر پانسہ پھینکنے کے لیے ہی تو بنائی گئی ہے۔

3352 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى الصُّوَرَ فِي البَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتَّى أَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ، وَرَأَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ بِأَيْدِيهِمَا الأَزْلاَمُ، فَقَالَ: قَاتَلَهُمُ اللَّهُ، وَاللَّهِ إِنِ اسْتَقْسَمَا بِالأَزْلاَمِ قَطُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب بیت اللہ میں تصویریں دیکھیں تو اس میں جانا ترک کر دیا، یہاں حتیٰ کہ آپ کے حکم سے انہیں مٹا دیا گیا۔ اور آپ نے دیکھا کہ (تصویر میں) حضرت ابرہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کے ہاتھوں میں فال کے تیر ہیں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہلاک کرے خدا کی قسم ان بزرگوں نے تو کبھی تیر پھینک کر فال نہیں لیا۔

3353 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے معزز کون ہے؟ فرمایا جو سب سے زیادہ متقی ہو۔

3351- راجع الحديث: 398

3352- راجع الحديث: 398

3353- انظر الحديث: 4689,3490,3383,3374 صحيح مسلم: 6111

عَنْهُ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَتْقَاهُمْ فَقَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ، ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ، ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ، ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: فَعَنْ مَعَادِنِ العَرَبِ تَسْأَلُونَ؟ خِيَارُهُمْ فِي الجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الإِسْلاَمِ، إِذَا فَقُهُوا قَالَ: أَبُو أُسَامَةَ، وَمُعْتَمِرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عرض کی، ہم ان کے متعلق آپ سے نہیں پوچھ رہے۔ فرمایا: تو حضرت یوسف جو اللہ کے نبی ہیں، پھر اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں، وہ بھی اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں اور وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبیا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے عرض کی، ہم اس کے متعلق بھی آپ سے دریافت نہیں کر رہے۔ فرمایا تو تم قبائلِ عرب کے بارے میں پوچھتے ہو۔ جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہی ان میں سے زمانہ اسلام کے اندر بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں۔ اس کو دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا گیا ہے۔

3354 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا سَمُرَةُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ طَوِيلٍ، لاَ أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا، وَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کی شب میرے پاس دو آنے والے آئے۔ پھر ہم ایک دراز قد آدمی کے پاس پہنچے جن کا طوالت کے سبب میں سر نہیں دیکھ سکتا تھا۔ معلوم ہوا کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔

3355 - حَدَّثَنِي بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَذَكَرُوا لَهُ الدَّجَّالَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ، أَوْ ك ف ر، قَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ، وَلَكِنَّهُ قَالَ: أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ، وَأَمَّا مُوسَى فَجَعْدٌ آدَمُ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ انْحَدَرَ فِي الوَادِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میرے سامنے لوگ دجّال کا ذکر کر رہے تھے کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر یا ک ف ر لکھا ہوا ہوگا۔ کہا، میں نے تو یہ نہیں سنا، ہاں حضور سے یہ سنا ہے کہ اگر حضرت ابراہیم کو دیکھنا ہو تو مجھے دیکھ لو۔ اور حضرت موسیٰ تو ان کا رنگ گندمی ہے وہ سرخ اونٹ پر سوار ہیں جس کو کھجور کی چھال کی نکیل ڈالی ہوئی ہے۔ گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ وادی کی طرف اتر رہے ہیں۔

3356 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

3354- راجع الحدیث:845

3355- راجع الحدیث:1555

3356م- انظر الحدیث:6298' صحیح مسلم:6093

مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ القُرَشِيُّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالقَدُّومِ

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کی عمر میں بسوے سے اپنا ختنہ کیا تھا۔

3356م- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، وَقَالَ بِالقَدُومِ مُخَفَّفَةً. تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، تَابَعَهُ عَجْلاَنُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد نے لفظ اَلْقَدُوْمُ کو دال مشدّد کے ساتھ نہیں بلکہ مخفف سے روایت کیا ہے۔ اس کی متابعت عبدالرحمن بن اسحاق نے ابوالزناد سے کی۔ عجلان نے بھی ابوہریرہ سے متابعت کی اور محمد بن عمر نے ابوسلمہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

3357 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ الرُّعَيْنِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلاَثًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا سوائے تین مواقع کے۔

3358 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِلَّا ثَلاَثَ كَذَبَاتٍ، ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَوْلُهُ (إِنِّي سَقِيمٌ) (الصافات: 89). وَقَوْلُهُ: (بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا) (الأنبياء: 63). وَقَالَ: بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ، إِذْ أَتَى عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الجَبَابِرَةِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ هَا هُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: أُخْتِي، فَأَتَى سَارَةَ قَالَ: يَا سَارَةُ: لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: حضرت ابراہیم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا سوائے تین مواقع کے جو بظاہر کذب معلوم ہوتے ہیں۔ جن میں سے دو اللہ تعالیٰ کے بارے ہیں جبکہ آپ نے فرمایا (۱) میں بیمار ہوں۔ (۲) بلکہ یہ ان کے بڑے نے کیا ہوگا۔ تیسرے جب آپ حضرت سارہ کو لیے ملک چھوڑ کر جا رہے تھے تو ایک ظالم بادشاہ کے شہر سے آپ کا گزر ہوا۔ کسی نے اسے بتادیا کہ ایک ایسا شخص آیا ہوا ہے جس کے ساتھ ایسی عورت ہے جو بہت حسین ہے۔ اس نے آپ کو بلا بھیجا اور پوچھا کہ یہ عورت کون ہے؟ فرمایا، یہ میری

3357- انظر الحديث: 2217، راجع الحديث: 3356,2217

3358- راجع الحديث: 2217

مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرَكِ، وَإِنَّ هَذَا سَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّكِ أُخْتِي، فَلاَ تُكَذِّبِينِي، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ فَأُخِذَ، فَقَالَ: ادْعِي اللَّهَ لِي وَلاَ أَضُرُّكِ، فَدَعَتِ اللَّهَ فَأُطْلِقَ، ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ، فَقَالَ: ادْعِي اللَّهَ لِي وَلاَ أَضُرُّكِ، فَدَعَتْ فَأُطْلِقَ، فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَمْ تَأْتُونِي بِإِنْسَانٍ، إِنَّمَا أَتَيْتُمُونِي بِشَيْطَانٍ، فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ، فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ: مَهْيَا، قَالَتْ: رَدَّ اللَّهُ كَيْدَ الكَافِرِ، أَوِ الفَاجِرِ، فِي نَحْرِهِ، وَأَخْدَمَ هَاجَرَ " قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ

بہن ہے۔ پھر آپ حضرت سارہ کے پاس آکر کہنے لگے، اے سارہ! اس وقت روئے زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ اس نے مجھ سے پوچھا تو میں نے بتایا کہ تم میری بہن ہو۔ لہٰذا تم مجھے جھوٹا نہ کر دینا۔ بادشاہ نے حضرت سارہ کو بلا بھیجا۔ جب یہ اس کے پاس پہنچیں تو اس نے دست درازی کا ارادہ کیا تو خدا کی پکڑ میں آ گیا۔ کہنے لگا، میرے لیے دعا کرو اب میں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا۔ دوسری مرتبہ پھر دست درازی کا ارادہ کیا تو پھر پکڑا گیا، جیسے پہلے پکڑا گیا تھا بلکہ اس سے بھی سخت کہنے لگا، میرے لیے دعا کرو میں اب تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ انہوں نے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا۔ اس نے اپنے ایک دربان کو بلایا اور کہنے لگا: تم میرے پاس انسان کو نہیں لائے بلکہ شیطان کو لائے ہو۔ اس نے حضرت سارہ کی خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ دے دیں۔ پس یہ اس کے پاس پہنچیں تو وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے پوچھا کہ کیا گزری؟ جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اس کافر و فاجر کا فریب اسی کی طرف لوٹا دیا اور خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ دلوا دیں۔ حضرت ابو ہریرہ فرمایا کرتے: اے بنی ماء السماء! یہی تم سب کی ماں ہیں۔

3359 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، أَوْ ابْنُ سَلاَمٍ عَنْهُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، " أَمَرَ بِقَتْلِ الوَزَغِ، وَقَالَ: كَانَ يَنْفُخُ

حضرت اُمِّ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ کو مارنے کا حکم فرمایا ہے اور فرمایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں پھونکیں مارتا تھا۔

3359- راجع الحديث: 3307

عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ "

3360 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ (الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا) (الأنعام: 82) إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّنَا لاَ يَظْلِمُ نَفْسَهُ؟ قَالَ: " لَيْسَ كَمَا تَقُولُونَ (لَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) (الأنعام: 82) بِشِرْكٍ، أَوَلَمْ تَسْمَعُوا إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهِ يَابُنَيَّ لاَ تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ "

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی (پ ۷، الانعام ۸۲) یہاں ظلم سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو یہ نصیحت نہیں سنی: ترجمہ کنزالایمان: اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے (پ ۲۱، لقمان ۱۳)

9- بَابُ يَزِفُّونَ النَّسَلاَنُ فِي الْمَشْيِ

تیز چلنا

3361 - بَابٌ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِلَحْمٍ فَقَالَ: " إِنَّ اللَّهَ يَجْمَعُ يَوْمَ القِيَامَةِ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيُنْفِذُهُمُ البَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ، - فَذَكَرَ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ - فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنَ الأَرْضِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُولُ، فَذَكَرَ كَذَبَاتِهِ، نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى " تَابَعَهُ أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بروز قیامت سب اگلوں اور پچھلوں کو ایک ہی جگہ جمع فرمائے گا تاکہ وہ پکارنے والے کی آواز سن سکیں اور سب کو دیکھ سکیں اور سورج ان کے قریب کر دیا جائے گا۔ پھر حدیث شفاعت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے کہ آپ زمین میں اللہ کے نبی اور اس کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے۔ وہ اپنی بظاہر خلاف واقعہ باتوں کا ذکر کرکے فرمائیں گے، مجھے خود اپنی پڑی ہوئی ہے، مجھے اپنی پڑی ہوئی ہے، تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ حضرت انس سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

3360- راجع الحديث:32

3361- راجع الحديث:3340

3362- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ، لَوْلاَ أَنَّهَا عَجِلَتْ، لَكَانَ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ محترمہ پر رحم فرمائے اگر انہوں نے جلدی نہ فرمائی ہوتی تو زمزم ایک جاری چشمہ ہوتا۔

3363- قَالَ الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَمَّا كَثِيرُ بْنُ كَثِيرٍ، فَحَدَّثَنِي قَالَ: إِنِّي وَعُثْمَانَ بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ، جُلُوسٌ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: مَا هَكَذَا حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، وَلَكِنَّهُ قَالَ: أَقْبَلَ إِبْرَاهِيمُ بِإِسْمَاعِيلَ وَأُمِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ، وَهِيَ تُرْضِعُهُ مَعَهَا شَنَّةٌ لَمْ يَرْفَعْهُ ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ وَبِابْنِهَا إِسْمَاعِيلَ

انصاری کا بیان ہے کہ ہم سے ابن جُرَیج نے اسی طرح کہا۔ کثیر بن کثیر کا بیان ہے کہ میں اور عثمان بن ابوسلیمان دونوں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو حضرت ابن عباس سے ایسا نہیں سنا، ہاں یہ سنا ہے کہ حضرت ابراہیم اپنے ساتھ حضرت اسماعیل اور ان کی والدہ علیہم السلام کو لے کر آئے۔ وہ انہیں دودھ پلاتی تھیں اور ان کے ساتھ ایک مشکیزہ تھا۔ لیکن انہوں نے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔ پھر حضرت ابراہیم اپنے بیٹے حضرت اسماعیل کے ساتھ (مکہ مکرمہ کی جگہ پر) تشریف لائے۔

3364- وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ، يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الآخَرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَوَّلَ مَا اتَّخَذَ النِّسَاءُ المِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ أُمِّ إِسْمَاعِيلَ، اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لِتُعَفِّيَ أَثَرَهَا عَلَى سَارَةَ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ وَبِابْنِهَا إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُرْضِعُهُ، حَتَّى وَضَعَهُمَا عِنْدَ البَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ، فَوْقَ زَمْزَمَ فِي أَعْلَى المَسْجِدِ، وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ، وَلَيْسَ بِهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عورتوں نے سب سے پہلے جن سے کمر بند ڈالنا سیکھا وہ حضرت اسماعیل کی والدہ ماجدہ تھیں۔ انہوں نے حضرت سارہ سے اپنے نشانات چھپانے کی غرض سے کمر بند ڈالا تھا۔ پھر حضرت ابراہیم انہیں اور ان کے صاحبزادے حضرت اسماعیل کو لے آئے اور وہ انہیں دودھ پلاتی تھیں۔ ان دونوں کو بیت اللہ کے نزدیک، مسجد کی بالائی جانب زمزم کی جگہ چھوڑ گئے۔ اس وقت مکہ مکرمہ میں ایک بھی آدمی آباد نہ تھا اور ان کے قریب پانی بھی نہ تھا۔ ان دونوں کو ایسی جگہ چھوڑا گیا۔ ان کے

3363- راجع الحديث: 2368

3364- انظر الحديث: 2368، سنن ابو داؤد: 2027

مَاءٌ، فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ، وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيهِ تَمْرٌ، وَسِقَاءً فِيهِ مَاءٌ، ثُمَّ قَفَّى إِبْرَاهِيمُ مُنْطَلِقًا، فَتَبِعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ: يَا إِبْرَاهِيمُ، أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهَذَا الوَادِي، الَّذِي لَيْسَ فِيهِ إِنْسٌ وَلاَ شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ مِرَارًا، وَجَعَلَ لاَ يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا، فَقَالَتْ لَهُ: آللَّهُ الَّذِي أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَتْ: إِذَنْ لاَ يُضَيِّعُنَا، ثُمَّ رَجَعَتْ، فَانْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لاَ يَرَوْنَهُ، اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ البَيْتَ، ثُمَّ دَعَا بِهَؤُلاَءِ الكَلِمَاتِ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: رَبِّ (إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ المُحَرَّمِ) (إبراهيم: 37)- حَتَّى بَلَغَ - (يَشْكُرُونَ) (إبراهيم: 37) " وَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تُرْضِعُ إِسْمَاعِيلَ وَتَشْرَبُ مِنْ ذَلِكَ المَاءِ، حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَاءِ عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا، وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَلَوَّى، أَوْ قَالَ يَتَلَبَّطُ، فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَوَجَدَتِ الصَّفَا أَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الأَرْضِ يَلِيهَا، فَقَامَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا، فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الوَادِيَ رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا، ثُمَّ سَعَتْ سَعْيَ الإِنْسَانِ المَجْهُودِ حَتَّى جَاوَزَتِ الوَادِيَ، ثُمَّ أَتَتِ المَرْوَةَ فَقَامَتْ عَلَيْهَا وَنَظَرَتْ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَفَعَلَتْ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذَلِكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى المَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا، فَقَالَتْ صَهٍ - تُرِيدُ نَفْسَهَا -، ثُمَّ تَسَمَّعَتْ، فَسَمِعَتْ أَيْضًا،

پاس ایک تھیلے میں کھجوریں اور ایک مشکیزے میں پانی تھا۔ پھر حضرت ابراہیم واپس لوٹنے لگے تو حضرت اسماعیل کی والدہ ماجدہ نے ان کا پیچھا کیا اور کہنے لگیں، اے ابراہیم! آپ ایسی وادی میں ہمیں چھوڑ کر، جس کے اندر کوئی انسان یا چیز نہیں، کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے کئی دفعہ یہ الفاظ دہرائے، لیکن انہوں نے ان کی طرف مڑ کر نہیں دیکھا بلکہ صرف یہی فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے۔ کہنے لگیں، یہ بات ہے تو وہ ہمیں ضائع نہیں ہونے دے گا۔ حضرت ابراہیم لوٹ گئے اور چلتے رہے، حتیٰ کہ ثنیہ کے مقام پر پہنچے جہاں سے وہ انہیں دیکھ نہیں سکتے تھے تو بیت اللہ کی طرف رخ کر کے، دونوں ہاتھ اٹھا کر، ان الفاظ میں دعا کی: اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی ہے جس میں کھیتی نہیں ہوتی (سورۂ ابراہیم، آیت: ۳۷) حتیٰ کہ وہ شکر گزاری کو پہنچیں۔ حضرت اسماعیل کی والدہ انہیں دودھ پلاتی تھیں اور اسی پانی سے پیتی پلاتی رہیں، حتیٰ کہ مشکیزے کا پانی ختم ہو گیا، جس کے سبب انہیں اور ان کے فرزند کو پیاس محسوس ہوئی۔ انہوں نے دیکھا کہ بچہ پیاس سے بے قرار ہے یا فرمایا ایڑیاں رگڑ رہا ہے۔ وہ اس منظر کی تاب نہ لاتے ہوئے پانی کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئیں۔ نزدیک ہی صفا پہاڑ تھا اس پر چڑھ کر وادی کی طرف نگاہ دوڑائی کہ کوئی نظر آئے لیکن نظر کوئی نہ آیا۔ پس وہ صفا سے اتر آئیں اور وادی میں آ کر، دامن سمیٹ کر یوں دوڑیں جیسے کوئی سخت مصیبت زدہ شخص دوڑتا ہے، حتیٰ کہ وادی کو طے کر لیا اور مروہ پہاڑی پر پہنچیں تو اس پر کھڑے ہو کر نظر دوڑائی کہ کوئی نظر آئے لیکن نظر کوئی نہ آیا۔ پس یہی عمل انہوں نے سات دفعہ کیا۔ حضرت

فَقَالَتْ: قَدْ أَسْمَعْتَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غِوَاثٌ، فَإِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ، فَبَحَثَ بِعَقِبِهِ، أَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ، حَتَّى ظَهَرَ المَاءُ، فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ وَتَقُولُ بِيَدِهَا هَكَذَا، وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ المَاءِ فِي سِقَائِهَا وَهُوَ يَفُورُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَرْحَمُ اللهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ، لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ - أَوْ قَالَ: لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ المَاءِ - لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا " قَالَ: فَشَرِبَتْ وَأَرْضَعَتْ وَلَدَهَا، فَقَالَ لَهَا المَلَكُ: لاَ تَخَافُوا الضَّيْعَةَ، فَإِنَّ هَا هُنَا بَيْتَ اللهِ، يَبْنِي هَذَا الغُلاَمُ وَأَبُوهُ، وَإِنَّ اللهَ لاَ يُضِيعُ أَهْلَهُ، وَكَانَ البَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ، تَأْتِيهِ السُّيُولُ، فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ، فَكَانَتْ كَذَلِكَ حَتَّى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمَ، أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِنْ جُرْهُمَ، مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقِ كَدَاءٍ، فَنَزَلُوا فِي أَسْفَلِ مَكَّةَ فَرَأَوْا طَائِرًا عَائِفًا، فَقَالُوا: إِنَّ هَذَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ عَلَى مَاءٍ، لَعَهْدُنَا بِهَذَا الوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ، فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّيْنِ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ، فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهُمْ بِالْمَاءِ فَأَقْبَلُوا، قَالَ: وَأُمُّ إِسْمَاعِيلَ عِنْدَ المَاءِ، فَقَالُوا: أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، وَلَكِنْ لاَ حَقَّ لَكُمْ فِي المَاءِ، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَلْفَى ذَلِكَ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُحِبُّ الإِنْسَ فَنَزَلُوا وَأَرْسَلُوا إِلَى أَهْلِيهِمْ فَنَزَلُوا مَعَهُمْ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِهَا أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْهُمْ، وَشَبَّ الغُلاَمُ وَتَعَلَّمَ العَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ، وَأَنْفَسَهُمْ وَأَعْجَبَهُمْ حِينَ شَبَّ، فَلَمَّا أَدْرَكَ

ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسی لیے لوگوں کو ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان دوڑنا پڑتا ہے۔ جب یہ مروہ پہاڑی پر چڑھیں تو انہوں نے ایک آواز سنی اور ان کے دل میں خیال گزرا کہ اس کو سننا چاہیے۔ چنانچہ انہوں نے کان لگا کر سنا، پھر کہنے لگیں: تو نے آواز سنائی لیکن کاش! اس آڑے وقت میں کوئی مدد کرنے والا بھی ہوتا۔ اسی اثناء میں انہوں نے زمزم کے مقام پر ایک فرشتے کو دیکھا، تو اس نے اپنی ایڑی ماری یا فرمایا کہ پر مارا، حتیٰ کہ پانی نکلنے لگا۔ وہ حوض کی شکل بنا کر اسے روکنے لگیں اور پانی میں سے چلو بھر بھر کر اپنے مشکیزے میں ڈالنے لگیں۔ اس کے بعد پانی زمین سے ابلنے لگا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل کی والدہ پر رحم فرمائے، اگر انہوں نے زمزم کو کھلا چھوڑ دیا ہوتا یا فرمایا کہ چلو نہ بھرے ہوتے تو زمزم ایک جاری رہنے والا چشمہ ہوتا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے پانی پیا، بچے کو دودھ پلایا تو فرشتے نے کہا: اپنی ہلاکت کا گمان بھی نہ کرنا کیونکہ یہاں بیت اللہ ہے جس کو یہ نونہال اور ان کے والدِ محترم تعمیر کریں گے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ہلاک نہیں کیا کرتا۔ بیت اللہ شریف سطح زمین سے ٹیلہ کی مانند کچھ بلند تھا سیلاب آتے تو اس کے دائیں بائیں سے نکل جاتے تھے۔ حضرت ہاجرہ اسی تنہائی کی حالت میں وہاں آباد تھیں کہ قبیلہ جرہم کے کچھ لوگوں کا ان کے پاس سے گزر ہوا یا بنی جرہم کے کچھ افراد کدا کے راستے سے آتے ہوئے مکہ مکرمہ کے نیچے کی طرف آ کر اترے۔ انہوں نے پرندوں کو چکر لگاتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ پرندے ضرور پانی پر منڈلا رہے ہوں گے مگر اس وادی

زَوَّجُوهُ امْرَأَةً مِنْهُمْ، وَمَاتَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ، فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَمَا تَزَوَّجَ إِسْمَاعِيلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ، فَلَمْ يَجِدْ إِسْمَاعِيلَ، فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا، ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ، فَقَالَتْ نَحْنُ بِشَرٍّ، نَحْنُ فِي ضِيقٍ وَشِدَّةٍ، فَشَكَتْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلاَمَ، وَقُولِي لَهُ يُغَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِهِ، فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ كَأَنَّهُ آنَسَ شَيْئًا، فَقَالَ: هَلْ جَاءَكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، جَاءَنَا شَيْخٌ كَذَا وَكَذَا، فَسَأَلَنَا عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ، وَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا، فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا فِي جَهْدٍ وَشِدَّةٍ، قَالَ: فَهَلْ أَوْصَاكِ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلاَمَ، وَيَقُولُ غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ، قَالَ: ذَاكِ أَبِي، وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ أُفَارِقَكِ، الحَقِي بِأَهْلِكِ، فَطَلَّقَهَا، وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ أُخْرَى، فَلَبِثَ عَنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ يَجِدْهُ، فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ فَسَأَلَهَا عَنْهُ، فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا، قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ؟ وَسَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ، فَقَالَتْ: نَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ، وَأَثْنَتْ عَلَى اللَّهِ، فَقَالَ: مَا طَعَامُكُمْ؟ قَالَتِ اللَّحْمُ، قَالَ فَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتِ المَاءُ. قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالمَاءِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ، وَلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيهِ . قَالَ: فَهُمَا لاَ يَخْلُو عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ، قَالَ: فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلاَمَ، وَمُرِيهِ يُثْبِتُ عَتَبَةَ بَابِهِ، فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ قَالَ: هَلْ أَتَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ

سے ہم کئی بار گزرے لیکن کبھی یہاں پانی کا نشان نہیں پایا تھا۔ انہوں نے ایک یا دو آدمیوں کو پانی کا حال معلوم کرنے کے لیے بھیجا۔ انہوں نے پانی دیکھ کر اپنے ساتھیوں کو جا بتایا۔ وہ تمام افراد وہاں آئے اور پانی کے پاس بیٹھی ہوئی حضرت اسماعیل کی والدہ سے کہنے لگے: کیا آپ ہمیں یہاں اپنے پاس آباد ہونے کی اجازت دیتی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں اجازت ہے لیکن پانی پر تمہارا کوئی حق نہیں ہوگا۔ وہ کہنے لگے، بہت اچھا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پس حضرت اسماعیل کی والدہ ماجدہ نے اس بات کو غنیمت جانا اور انہیں ذاتی طور پر انسانوں سے محبت بھی تھی۔ پس وہ لوگ وہیں آباد ہو گئے اور انہوں نے پیغام بھیج کر اپنے اہل وعیال کو بھی اسی جگہ بلا لیا۔ جب ان کے چند گھر آباد ہو گئے اور حضرت اسماعیل لڑکپن کی عمر کو پہنچے تو انہوں نے ان سے عربی زبان سیکھی۔ حضرت اسماعیل انہیں عادت و اطوار کے لحاظ سے بڑے نفیس اور حیران کن نظر آئے تو جوان ہونے پر انہوں نے اپنی ایک لڑکی کا ان سے نکاح کر دیا۔ اس کے بعد حضرت اسماعیل کی والدہ محترمہ کا وصال ہو گیا۔ پس حضرت اسماعیل کے نکاح کر لینے کے بعد حضرت ابراہیم اپنے اِن گھر والوں کا حال معلوم کرنے کے لیے تشریف لائے، لیکن گھر پر حضرت اسماعیل کو نہ پایا۔ ان کی بیوی سے پوچھا تو اس نے بتایا: وہ ہمارے لیے روزی تلاش کرنے گئے ہوئے ہیں۔ پھر انہوں نے اس سے معاشی حالت کے بارے میں دریافت فرمایا تو اس نے جواب دیا: ہم پر بُرے دن آئے ہیں، اور بڑی غربت اور پریشانی میں زندگی گزر رہی ہے، اس نے ایک اجنبی سے اپنے گھر کی شکایت کی۔ آپ نے

الهَيْئَةِ، وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ، فَسَأَلَنِي عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا بِخَيْرٍ، قَالَ: فَأَوْصَاكِ بِشَيْءٍ، قَالَتْ: نَعَمْ، هُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلاَمَ، وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُثْبِتَ عَتَبَةَ بَابِكَ، قَالَ: ذَاكِ أَبِي وَأَنْتِ العَتَبَةُ، أَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَكِ، ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ، وَإِسْمَاعِيلُ يَبْرِي نَبْلًا لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ، فَلَمَّا رَآهُ قَامَ إِلَيْهِ، فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الوَالِدُ بِالوَلَدِ وَالوَلَدُ بِالوَالِدِ، ثُمَّ قَالَ يَا إِسْمَاعِيلُ، إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ، قَالَ: فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ، قَالَ: وَتُعِينُنِي؟ قَالَ: وَأُعِينُكَ، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ هَا هُنَا بَيْتًا، وَأَشَارَ إِلَى أَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا، قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ رَفَعَا القَوَاعِدَ مِنَ البَيْتِ، فَجَعَلَ إِسْمَاعِيلُ يَأْتِي بِالحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيمُ يَبْنِي، حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ البِنَاءُ، جَاءَ بِهَذَا الحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ، وَهُوَ يَبْنِي وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الحِجَارَةَ، وَهُمَا يَقُولاَنِ: (رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ العَلِيمُ) (البقرة: 127) ، قَالَ: فَجَعَلاَ يَبْنِيَانِ حَتَّى يَدُورَا حَوْلَ البَيْتِ وَهُمَا يَقُولاَنِ: (رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ العَلِيمُ) (البقرة: 127)

فرمایا: جب تمہارا خاوند آئے تو ان سے میرا سلام کہنا اور دروازے کی چوکھٹ بدلنے کے لیے کہہ دینا۔ جب حضرت اسماعیل واپس آئے تو آثار بھی حضرت خلیل اللہ کی تشریف آوری کی کو ظاہر کررہے تھے۔ بیوی سے پوچھا: کیا ہمارے گھر کوئی شخص آیا تھا؟ اس نے جواب دیا: ہاں ایک بوڑھے شخص اس شکل صورت کے آئے تھے۔ انہوں نے آپ کے بارے میں پوچھا تو میں نے بتا دیا۔ پھر انہوں نے ہماری معاشی حالات کے متعلق دریافت کیا تو میں نے بتا دیا کہ بہت تنگدستی اور پریشانی میں وقت گزر رہا ہے۔ دریافت فرمایا: کیا وہ تمہیں کچھ وصیت کر گئے تھے؟ جواب دیا: ہاں، انہوں نے کہا تھا کہ آپ کو سلام کہہ دوں اور یہ پیغام دوں کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دینا۔ فرمایا: وہ میرے والدِ محترم تھے، یہ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں خود سے جدا کر دوں، لہٰذا تم اپنے گھر چلی جاؤ۔ پھر آپ نے اسے طلاق دے دی اور ان میں ہی سے دوسری عورت سے شادی کر لی۔ حضرت ابراہیم ان سے دور رہے جب تک اللہ نے چاہا۔ جب اس کے بعد دوبارہ تشریف لائے تو اس دفعہ بھی اپنے بیٹے کو نہ پایا۔ ان کی اہلیہ کے پاس جا کر دریافت فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ وہ ہمارے لیے روزی تلاش کرنے گئے ہیں۔ دریافت فرمایا: تمہارا حال کیسا ہے اور ان کے معاشی حالات دریافت فرمائے۔ جواب دیا: ہم بڑی خیر و آرام سے وقت گزار رہے ہیں اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ دریافت فرمایا: تمہاری غذا کیا ہے؟ جواب دیا: گوشت، دریافت فرمایا: اور پیتے کیا ہو؟ جواب دیا، پانی۔ کہنے لگے۔ اے اللہ! انہیں گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا: ان دنوں وہاں غلہ نہیں ہوتا تھا، اگر ہوتا تو حضرت ابراہیم ان کے لیے اس میں بھی برکت کی دعا کر دیتے۔ پھر فرمایا: ان دونوں چیزوں پر مکہ مکرمہ کے سوا اور کسی جگہ گزارا نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ مزاج سے موافقت نہیں کریں گے۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا: جب تمہارے شوہر آئیں تو انہیں میرا سلام کہہ دینا اور انہیں میرا حکم پہنچانا کہ اپنے گھر کی چوکھٹ برقرار رکھیں۔ جب حضرت اسماعیل آئے تو دریافت فرمایا کیا کوئی آیا تھا؟ بیوی نے جواب دیا: ہاں ایک خوبصورت اور خوب سیرت بزرگ تشریف لائے تھے پھر ان کی بڑی تعریفیں کیں۔ انہوں نے آپ کے بارے میں دریافت فرمایا تو میں نے بتا دیا۔ پھر انہوں نے ہمارے معاشی حالات کے متعلق سوال کیا تو میں نے عرض کیا کہ ہم بڑی خیر و آرام سے وقت گزار رہے ہیں۔ دریافت فرمایا: کیا تمہیں کوئی وصیت بھی فرما گئے تھے؟ جواب دیا: ہاں وہ آپ کے لیے سلام کہتے تھے اور آپ کے لیے حکم دیتے تھے کہ اپنے گھر کی چوکھٹ برقرار رکھیں۔ فرمایا: وہ میرے والد محترم ہیں اور چوکھٹ تم ہو۔ گویا انہوں نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تمہیں اپنی زوجیت میں برقرار رکھوں۔ پھر حضرت ابراہیم ایک مدت ان سے دور رہے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ جب اس کے بعد تشریف لائے تو حضرت اسماعیل چارہ زمزم کے پاس ایک درخت کے نیچے تشریف فرما تھے اور تیر درست فرما رہے تھے۔ جب انہوں نے اپنے والد محترم کو دیکھا تو استقبال کے لیے فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور باپ نے بیٹے کے ساتھ شفقت کی اور بیٹے نے باپ کے ساتھ ادب و احترام کے ان تمام تقاضوں کو نبھایا جو ایسے باپ اور ایسے بیٹے کی شان

کے شایان تھے۔ فرمایا اے اسماعیل! مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک کام کا حکم فرمایا ہے۔ عرض کی، حضور! جس کام کا آپ کے رب نے حکم فرمایا ہے اسے ضرور کیجیے۔ فرمایا: مجھے تمہاری مدد چاہیے۔ عرض کیا، میں آپ کی مدد کے لیے تیار ہوں۔ فرمایا، مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس گھر کو تعمیر کروں۔ پھر اس ابھرے ہوئے ٹیلے اور اس کی حدود کی طرف اشارہ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر دونوں حضرات نے بیت اللہ کی بنیادیں اٹھانی شروع کر دیں۔ ہوا یوں کہ حضرت اسماعیل پتھر اٹھا کر لاتے اور حضرت ابراہیم تعمیر فرماتے۔ حتیٰ کہ جب بنیادیں زیادہ بلند ہو گئیں و حضرت اسماعیل اس پتھر کو اٹھا لائے اور دیوار کے ساتھ رکھ دیا تا کہ اس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم تعمیر کرتے رہیں۔ یہ تعمیر فرماتے اور حضرت اسماعیل برابر پتھر لاتے رہے اور دونوں حضرات یوں عرض کرتے رہے: ترجمہ کنز الایمان: اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا (پ ۱، البقرۃ ۱۲۷) راوی کا بیان ہے کہ دونوں حضرات تعمیر کرتے رہے، حتیٰ کہ بیت اللہ کے گرد پھرتے رہے اور بار بار یہی کہتے رہے: ترجمہ کنز الایمان: اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا (پ ۱، البقرۃ ۱۲۷)۔

3365- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ المَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا كَانَ بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ وَبَيْنَ أَهْلِهِ مَا كَانَ، خَرَجَ بِإِسْمَاعِيلَ وَأُمِّ إِسْمَاعِيلَ، وَمَعَهُمْ شَنَّةٌ فِيهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم اور ان کی اہلیہ محترمہ کے درمیان کچھ رنجش ہوئی تو یہ حضرت اسماعیل اور ان کی والدۂ ماجدہ کو لے کر نکل کھڑے ہوئے جن کے پاس پانی سے بھرا ہوا ایک مشکیزہ تھا۔ حضرت اسماعیل کی والدہ مشکیزے سے پانی پیتی رہیں

3365- راجع الحدیث:3362

مَاءٌ، فَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ، فَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا، حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ، ثُمَّ رَجَعَ إِبْرَاهِيمُ إِلَى أَهْلِهِ، فَاتَّبَعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ، حَتَّى لَمَّا بَلَغُوا كَدَاءً نَادَتْهُ مِنْ وَرَائِهِ: يَا إِبْرَاهِيمُ إِلَى مَنْ تَتْرُكُنَا؟ قَالَ: إِلَى اللَّهِ، قَالَتْ: رَضِيتُ بِاللَّهِ، قَالَ: فَرَجَعَتْ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا، حَتَّى لَمَّا فَنِيَ الْمَاءُ، قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّي أُحِسُّ أَحَدًا، قَالَ فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ، وَنَظَرَتْ هَلْ تُحِسُّ أَحَدًا، فَلَمْ تُحِسَّ أَحَدًا، فَلَمَّا بَلَغَتِ الْوَادِيَ سَعَتْ وَأَتَتِ الْمَرْوَةَ، فَفَعَلَتْ ذَلِكَ أَشْوَاطًا، ثُمَّ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ، تَعْنِي الصَّبِيَّ، فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَإِذَا هُوَ عَلَى حَالِهِ كَأَنَّهُ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ، فَلَمْ تُقِرَّهَا نَفْسُهَا، فَقَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ، لَعَلِّي أُحِسُّ أَحَدًا، فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا، فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ فَلَمْ تُحِسَّ أَحَدًا، حَتَّى أَتَمَّتْ سَبْعًا، ثُمَّ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ، فَإِذَا هِيَ بِصَوْتٍ، فَقَالَتْ: أَغِثْ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ، فَإِذَا جِبْرِيلُ، قَالَ: فَقَالَ بِعَقِبِهِ هَكَذَا، وَغَمَزَ عَقِبَهُ عَلَى الأَرْضِ، قَالَ: فَانْبَثَقَ الْمَاءُ، فَدَهَشَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ، فَجَعَلَتْ تَحْفِزُ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَكَتْهُ كَانَ الْمَاءُ ظَاهِرًا. قَالَ: فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الْمَاءِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا، قَالَ: فَمَرَّ نَاسٌ مِنْ جُرْهُمَ بِبَطْنِ الْوَادِي، فَإِذَا هُمْ بِطَيْرٍ، كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا ذَاكَ، وَقَالُوا: مَا يَكُونُ الطَّيْرُ إِلَّا عَلَى مَاءٍ، فَبَعَثُوا رَسُولَهُمْ فَنَظَرَ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ،

تو ان کے بچے کے لیے دودھ جاری ہوتا رہا۔ جب مکہ مکرمہ کی سرزمین میں پہنچے تو حضرت ابراہیم انہیں ایک درخت کے نیچے اتار کر اپنی زوجہ کی طرف واپس لوٹ آئے۔ حضرت اسماعیل کی والدۂ محترمہ ان کے پیچھے پیچھے گئیں اور مقام کدا پر پہنچ کر انہیں پیچھے سے آواز دی۔ اے ابراہیم! آپ ہمیں کس کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حوالے کر کے۔ انہوں نے جواب دیا: ہم اللہ پر راضی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ واپس لوٹ آئیں، مشکیزے کا پانی پیتی رہیں اور ان کے بچے کے لیے دودھ جاری ہوتا رہا۔ لیکن جب پانی ختم ہو گیا تو انہوں نے چاہا کہ کیوں نہ میں کسی اونچی جگہ پر جا کر دیکھوں تا کہ کوئی شخص نظر آئے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ گئیں اور صفا پہاڑی پر چڑھ گئیں۔ پھر انہوں نے بار بار اِدھر اُدھر دیکھا کہ کوئی آدمی نظر آ جائے لیکن کوئی ایک بھی تو نظر نہ آیا وہ وادی میں آ گئیں اور دوڑنے لگیں، حتیٰ کہ مروہ پہاڑی پر جا پہنچیں انہوں نے چند دفعہ اسی طرح چکر لگائے۔ پھر انہوں نے اپنے دل میں کہا: کیوں نہ میں جا کر دیکھوں کہ بچے کی حالت کیسی ہے؟ پس وہ گئیں اور دیکھا تو بچہ اسی حالت میں تھا گویا کھلبِ دم ہے۔ اس حالت میں اس کے دل کو بھلا کیسے چین آتا۔ پھر انہوں نے دل میں کہا، کیوں نہ میں جا کر دیکھوں شاید کوئی شخص نظر آ جائے۔ وہ جا کر صفا پہاڑی پر چڑھ گئیں۔ اِدھر اُدھر خوب نظر دوڑائی لیکن کوئی ایک بھی نظر نہ آیا، حتیٰ کہ پورے سات چکر لگا لیے۔ پھر انہوں نے اپنے دل میں کہا، میں جا کر بچے کا حال تو دیکھوں۔ اچانک انہوں نے ایک آواز سنی۔ کہنے لگیں اگر تیرے پاس بھلائی ہے تو ہماری مدد کر۔ جبرئیل علیہ السلام ان کے

فَأَتَاهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ. فَأَتَوْا إِلَيْهَا فَقَالُوا: يَا أُمَّ إِسْمَاعِيلَ، أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَكُونَ مَعَكِ، أَوْ نَسْكُنَ مَعَكِ، فَبَلَغَ ابْنُهَا فَنَكَحَ فِيهِمُ امْرَأَةً. قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي، قَالَ: فَجَاءَ فَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَيْنَ إِسْمَاعِيلُ؟ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: ذَهَبَ يَصِيدُ، قَالَ: قُولِي لَهُ إِذَا جَاءَ غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ. فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ، قَالَ: أَنْتِ ذَاكِ، فَاذْهَبِي إِلَى أَهْلِكِ، قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي، قَالَ: فَجَاءَ، فَقَالَ: أَيْنَ إِسْمَاعِيلُ؟ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: ذَهَبَ يَصِيدُ، فَقَالَتْ: أَلاَ تَنْزِلُ فَتَطْعَمَ وَتَشْرَبَ، فَقَالَ: وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتْ: طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا الْمَاءُ، قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَرَكَةٌ بِدَعْوَةِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي، فَجَاءَ فَوَافَقَ إِسْمَاعِيلَ مِنْ وَرَاءِ زَمْزَمَ يُصْلِحُ نَبْلًا لَهُ، فَقَالَ: يَا إِسْمَاعِيلُ، إِنَّ رَبَّكَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ لَهُ بَيْتًا، قَالَ: أَطِعْ رَبَّكَ، قَالَ: إِنَّهُ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ تُعِينَنِي عَلَيْهِ، قَالَ: إِذَنْ أَفْعَلَ، أَوْ كَمَا قَالَ: قَالَ فَقَامَا فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمُ يَبْنِي، وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولاَنِ: (رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) (البقرة: 127). قَالَ: حَتَّى ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ، وَضَعُفَ الشَّيْخُ عَنْ نَقْلِ الْحِجَارَةِ، فَقَامَ عَلَى حَجَرِ الْمَقَامِ، فَجَعَلَ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولاَنِ: (رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) (البقرة: 127)

سامنے آگئے۔ حضرت ابن عباس نے زمین پر ایڑی مار کر بتایا کہ حضرت جبرئیل نے اس طرح زمین پر ایڑی ماری تو چشمہ پھوٹ نکلا اُمِ اسماعیل کو اندیشہ ہوا کہ پانی زمین میں بہہ جائے گا، لہٰذا پانی کو روکنے لگیں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر پانی کو اس کے حال پر چھوڑا ہوتا تو زیادہ نکلتا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ پانی پیتی رہیں اور بچے کے لیے ان کا دودھ جاری ہوتا رہا۔ پھر قبیلہ جرہم کے کچھ لوگ اس وادی سے گزرے تو انہوں نے پرندے دیکھے تو تعجب میں پڑ گئے اور کہنے لگے کہ پرندے تو صرف پانی کے پاس ہوتے ہیں۔ ایک آدمی کو بھیجا، تو اس نے پانی دیکھ کر انہیں جا بتایا وہ ان کے پاس آئے اور اُمِ اسماعیل سے کہنے لگے، کیا آپ ہمیں اجازت دیتی ہیں کہ ہم آپ کے پاس رہیں یا آپ کے پاس رہائش اختیار کر لیں۔ پھر جب ان کا بچہ بلوغت کو پہنچا تو ان میں کی ایک عورت سے نکاح کر لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت ابراہیم کے دل میں کچھ خیال آیا تو اپنی بیوی سے کہنے لگے، میں جنہیں چھوڑ کر آیا تھا ان کا حال سے آگاہ ہونا چاہتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ پہنچے، سلام کیا اور پوچھا کہ اسماعیل کہاں ہے؟ ان کی بیوی نے جواب دیا کہ وہ شکار کھیلنے گئے ہیں، فرمایا، انہیں میری طرف سے کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دیں۔ جب وہ آئے تو بیوی نے انہیں یہ بات بتا دی۔ فرمایا: وہ چوکھٹ تم ہو، لہٰذا اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر جب حضرت ابراہیم کے دل میں خیال آیا تو اپنی بیوی سے کہنے لگے کہ میں جنہیں چھوڑ کر آیا تھا ان کا حال معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ یہ پہنچ گئے اور پوچھا کہ اسماعیل کہاں

ہے؟ ان کی بیوی نے جواب دیا کہ وہ شکار کے لیے گئے ہوئے ہیں۔ پھر عرض کیا کہ آپ نیچے تشریف کیوں نہیں لاتے تاکہ کچھ کھا پی سکیں۔ دریافت فرمایا: تم کیا کھاتے اور کیا پیتے ہو؟ جواب دیا ہم گوشت کھاتے اور پانی پیتے ہیں۔ دعا فرمائی، اے اللہ! انہیں ان کے کھانے اور پینے میں برکت عطا فرما۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہاں کی برکت حضرت ابراہیم کی دعا کی وجہ سے ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ پھر جب حضرت ابراہیم کے دل میں خیال آیا تو اپنی بیوی سے کہنے لگے، میں جنہیں چھوڑ آیا تھا ان کے حالات معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ وہ پہنچے تو حضرت اسماعیل کو زمزم کے پیچھے اپنے تیروں کو درست کرتے ہوئے پایا۔ فرمایا: اے اسماعیل! مجھے تمہارے رب نے حکم فرمایا ہے کہ میں اس کے لیے گھر تعمیر کروں۔ عرض کی کہ اپنے رب کا حکم مانیے۔ فرمایا، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس میں تم سے مدد لوں۔ عرض کیا، ایسا ہی کیجیے یا جو کچھ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر دونوں اپنے کام پر کمربستہ ہو گئے۔ حضرت ابراہیم تعمیر کرتے تھے اور حضرت اسماعیل انہیں پتھر لا کر دیتے تھے اور دونوں کہتے: ترجمہ کنزالایمان: اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا (پ ا، البقرۃ ۱۲۷) راوی کا بیان ہے کہ جب دیواریں اتنی بلند ہو گئیں کہ حضرت ابراہیم بڑھاپے کے باعث ان پر پتھر نہیں رکھ سکتے تھے تو اس پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیر کرنے لگے، جس کو مقامِ ابراہیم کہتے ہیں اور پتھر انہیں حضرت اسماعیل لا کر دیتے رہے۔ اور دونوں کہتے: ترجمہ کنزالایمان: اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا (پ ا، البقرۃ ۱۲۷)۔

10- بَاب

3366- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الأَرْضِ أَوَّلَ؟ قَالَ: المَسْجِدُ الحَرَامُ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ المَسْجِدُ الأَقْصَى قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً، ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلاَةُ بَعْدُ فَصَلِّهْ، فَإِنَّ الفَضْلَ فِيهِ

3367 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، مَوْلَى المُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ: هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3368 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ، أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَوُا الكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلاَ تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟ فَقَالَ: لَوْلاَ حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالكُفْرِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ:

باب

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا، بیت الحرام۔ انہوں نے پھر عرض کی، پھر اس کے بعد؟ فرمایا مسجد اقصیٰ۔ پھر عرض کی، ان کی تعمیر کے درمیان کتنا وقفہ ہے؟ فرمایا چالیس سال۔ لیکن تمہارے لیے جہاں وقت ہو جائے تم اسی جگہ نماز پڑھ لیا کرو، اسی میں تمہارے لیے فضیلت ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ نظر آیا تو آپ نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! بیشک حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پہاڑیوں کی درمیانی جگہ کو حرم بناتا ہوں۔ اس کو عبداللہ بن زید نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم زوجۂ رسولِ اللہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کو تعمیر کیا تو حضرت ابراہیم کی بنیادوں سے کم کر دیا ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اسے ابراہیمی بنیادوں پر کیوں تعمیر نہیں کروا دیتے۔ فرمایا ایسا کیا جاتا اگر تمہاری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہ گزرا ہوتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا، اگر یہ بات حضرت عائشہ نے واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو

3366- انظر الحدیث: 3425، صحیح مسلم: 1162,1161، سنن نسائی: 689، سنن ابن ماجہ: 753

3367- راجع الحدیث: 2889,271

3368- راجع الحدیث: 1583,126

لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا أُرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَرَكَ اسْتِلاَمَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الحِجْرَ، إِلَّا أَنَّ البَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ " وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

میرا گمان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں رکنوں کو جو حجرِ اسود کے قریب ہیں اسی سبب سے بوسہ نہیں دیا کہ بیت اللہ ابراہیمی بنیادوں پر مکمل نہیں بنایا گیا۔ اسماعیل کا قول ہے کہ عبداللہ بن محمد بن ابوبکر۔

3369 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ "

ابوحمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے دریافت کیا، یارسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یوں کہو: اے اللہ درود بھیج حضرت محمد اور ان کی ازواج و اولاد پر جیسے تُو نے درود بھیجی آلِ ابراہیم پر اور برکت ڈال حضرت محمد اور ان کی ازواج و اولاد میں جیسے تو نے برکت ڈالی آل ابراہیم میں بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

فائدہ: صلوۃ کے معنی ہیں رحمت یا طلب رحمت۔ جب اس کا فاعل رب ہو تو بمعنی رحمت ہوتی ہے اور فاعل جب بندے ہوں تو بمعنی طلب رحمت، درود شریف کے فضائل ہماری شمار سے باہر ہیں۔ حق یہ ہے کہ ہر مسلمان پر عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض اور ہر مجلس میں جہاں بار بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام شریف لیا جائے ایک بار واجب ہے اور ہر بار مستحب۔ نماز کے قعدے میں درود شریف امام شافعی کے ہاں فرض ہے، احناف اور دیگر آئمہ کے ہاں سنت مؤکدہ یا واجب، درود شریف صرف نبی یا فرشتوں پر ہوسکتا ہے غیر نبی پر نبی کے تابع ہو کر درود جائز بالاستقلال مکروہ۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۴۵)

3370 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ الهَمْدَانِيُّ،

حضرت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے کعب بن عُجرہ ملے تو میں نے کہا، کیا میں تمہیں ایسا تحفہ نہ دوں جو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

3369- انظر الحدیث: 6360، صحیح مسلم: 910، سنن ترمذی: 979، سنن نسائی: 188، سنن ابن ماجہ: 905

3370- انظر الحدیث: 6357,4797، صحیح مسلم: 909,907، سنن ابو داؤد: 977,976، سنن ابن ماجہ: 904

قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى، سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، فَقَالَ: أَلاَ أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: بَلَى، فَأَهْدِهَا لِي، فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ الصَّلاَةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ البَيْتِ، فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ؟ قَالَ: " قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ"

سے سُنا ہے۔ کہنے لگے، ضرور مجھے ایسا تحفہ دیجئے۔ فرمایا، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، یارسول اللہ! آپ پر اہلِ بیت سمیت ہم کیسے درود بھیجا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر سلام عرض کرنے کا طریقہ تو بتا دیا ہے۔ فرمایا، تم یوں کہا کرو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

3371 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ المِنْهَالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الحَسَنَ وَالحُسَيْنَ، وَيَقُولُ: " إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لاَمَّةٍ "

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین پر یہ کلمات پڑھ کر دم فرمایا کرتے اور فرماتے کہ تمہارے جدِّ امجد بھی حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق پر انہیں پڑھ کر دم کیا کرتے۔

11- بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ) (الحجر: 52) الآيَةَ لاَ تَوْجَلْ لاَ تَخَفْ، وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ (رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي المَوْتَى) (البقرة: 260) الآيَةَ

ارشادِ ربانی ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور انہیں احوال سناؤ ابراہیم کے مہمانوں کا۔ نیز فرمایا ترجمہ کنز الایمان: کہ میرے دل کو قرار آجائے (پ ۳، البقرۃ ۲۶۰)

3372 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم کی

3371- سنن ابو داؤد: 4737، سنن ترمذی: 2060، سنن ابن ماجہ: 3525

3372- انظر الحدیث: 3375، 3387، 4537، 4694، 6992، صحیح مسلم: 380، سنن ابن ماجہ: 4026

أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ: (رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي المَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي) (البقرة: 260) وَيَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا، لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ، وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ، لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ "

نسبت شک کرنے کے ہم زیادہ حقدار ہیں جبکہ انہوں نے کہا: ترجمہ کنز الایمان: اور جب عرض کی ابراہیم نے اے رب میرے مجھے دکھا دے تو کیونکر مردے جلائے گا فرمایا کیا تجھے یقین نہیں عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے (پ ۳، البقرۃ ۲۶۰) اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم فرمائے۔ وہ کسی مضبوط رکن کی پناہ لینا چاہتے تھے کہ اگر اتنے دن مجھے جیل میں رہنا پڑتا جتنی مدت حضرت یوسف رہے تو میں بلانے والے کی بات کو مان لیتا۔

12- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَاذْكُرْ فِي الكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الوَعْدِ) (مريم: 54)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور کتاب میں اسماعیل کو یاد کرو بیشک وہ وعدے کا سچا تھا

3373 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ، فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوا، وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلاَنٍ " قَالَ: فَأَمْسَكَ أَحَدُ الفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَا لَكُمْ لاَ تَرْمُونَ " . فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ، قَالَ: " ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ "

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بنو اسلم کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو تیر اندازی کر رہے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حضرت اسماعیل کی اولاد! تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارا باپ بھی تیر انداز تھا اور لو میں بھی تم میں سے فلاں گروہ کے ساتھ ہوں۔ تو ایک فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تیر اندازی کیوں نہیں کرتے؟ عرض کی، یا رسول اللہ! ہم کیسے تیر اندازی کریں جبکہ آپ مخالف فریق کے ساتھ ہیں۔ فرمایا: اچھا تیر اندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

13- بَابُ قِصَّةِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ

حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام

فِيهِ ابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

اس کے متعلق حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ

3373- راجع الحديث: 2899

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

14-بَابُ (أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ) (البقرة: 133) الآيَةَ

3374 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ أَكْرَمُهُمْ أَتْقَاهُمْ قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ، ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ، ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ، ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: فَعَنْ مَعَادِنِ العَرَبِ تَسْأَلُونِي قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَخِيَارُكُمْ فِي الجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الإِسْلاَمِ إِذَا فَقُهُوا

15-بَابُ

(وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ. أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ. فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ. فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الغَابِرِينَ. وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ") (النمل: 55)

نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

ترجمہ کنزالایمان: جب یعقوب کو موت آئی۔۔۔۔۔تا۔۔۔۔۔ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں معزز کون ہیں؟ فرمایا، ان میں زیادہ باعزت وہ ہیں جو زیادہ متقی ہیں۔ عرض کی گئی، یا نبی اللہ! ہم اس کے متعلق نہیں پوچھتے۔ فرمایا، تو پھر معزز حضرت یوسف ہیں جن کے والد نبی، دادا نبی، پڑدادا حضرت خلیل اللہ علیہم السلام ہیں۔ عرض کی کہ ہم نے اس بارے میں بھی نہیں پوچھا۔ فرمایا، تو تم مجھ سے قبائل عرب کے متعلق پوچھتے ہو؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا، تم میں جو قبیلہ دور جاہلیت میں بہتر تھا وہی دور اسلام میں بہتر ہے جبکہ وہ لوگ دین کی سمجھ حاصل کریں۔

حضرت لوط علیہ السلام

قرآن کریم میں ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور لوط کو جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا بے حیائی پر آتے ہو اور تم سوجھ رہے ہو کیا تم مردوں کے پاس مستی سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم جاہل لوگ ہو تو اس کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر یہ کہ بولے لوط کے گھرانے کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو ستھراپن چاہتے ہیں تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت کو ہم نے ٹھہرا دیا تھا کہ وہ رہ جانے والوں میں ہے اور ہم نے ان پر ایک برساؤ برسایا تو کیا ہی بُرا

3374- راجع الحدیث: 3353

برسا ؤ تھا ڈرائے ہوؤں کا۔

3375 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَغْفِرُ اللَّهُ لِلُوطٍ، إِنْ كَانَ لَيَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت لوط کی مغفرت فرمائے، وہ ایک زبردست طاقت کی پناہ لینا چاہتے تھے۔

16-بَابُ (فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ المُرْسَلُونَ، قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ) (الحجر: 62)

تو جب لوط کے گھر فرشتے آئے، کہا تم تو کچھ بیگانہ لوگ ہو (سورۂ الحجر، آیت ٦١)

(بِرُكْنِهِ) (الذاريات: 39): بِمَنْ مَعَهُ لِأَنَّهُمْ قُوَّتُهُ، (تَرْكَنُوا) (هود: 113): تَمِيلُوا فَأَنْكَرَهُمْ وَنَكِرَهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ، (يُهْرَعُونَ) (هود: 78): يُسْرِعُونَ، (دَابِرٌ) (الأنعام: 45): آخِرٌ، (صَيْحَةٌ) (يس: 29): هَلَكَةٌ، (لِلْمُتَوَسِّمِينَ) (الحجر: 75): لِلنَّاظِرِينَ، (لَبِسَبِيلٍ) (الحجر: 76): لَبِطَرِيقٍ

بِرُكْنِهِ وہ افراد جوان کے ساتھ اور دست و بازو تھے۔ تَرْكَنُوا تم مائل ہوئے ہو فَأَنْكَرَهُمْ، نَكِرَهُمْ، اِسْتَنْكَرَهُمْ کا ایک ہی معنی ہے يُهْرَعُونَ وہ دوڑیں۔ وَابِرٌ آخری۔ صَيْحَةٌ ہلاک کرنے والی لِلْمُتَوَسِّمِينَ دیکھنے والوں کے لیے لَبِسَبِيلٍ راستے میں۔

3376 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ) (القمر: 15)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھا۔

17-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا) (الأعراف: 73)

ارشاد باری تعالیٰ ہے، ترجمہ کنز الایمان: اور ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح کو

(كَذَّبَ أَصْحَابُ الحِجْرِ) (الحجر: 80) الحِجْرُ:

نیز فرمایا ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک حجر والوں

3375- راجع الحديث: 3372

3376- راجع الحديث: 3341

مَوْضِعُ ثَمُودَ وَأَمَّا (حَرْثٌ حِجْرٌ) (الأنعام: 138): حَرَامٌ، وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ حِجْرٌ مَحْجُورٌ، وَالحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهُ، وَمَا حَجَرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الأَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ، وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيمُ البَيْتِ حِجْرًا، كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُومٍ، مِثْلُ قَتِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ، وَيُقَالُ لِلْأُنْثَى مِنَ الخَيْلِ الحِجْرُ، وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَحِجًى، وَأَمَّا حَجْرُ اليَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ

نے رسولوں کو جھٹلایا (پ ۱۴، الحجر ۸۰) حِجر ثمود قوم کی جگہ کا نام ہے۔ حَرْثٌ حِجْرٌ کا معنی حرام ہے کیونکہ ہر ممنوع چیز حِجْرٌ مَحْجُوْرٌ ہے اور ہر وہ عمارت جو تم بناؤ اور جس کے ذریعے زمین گھیرو وہ حِجْرٌ ہے اسی لیے بیت اللہ کے حطیم نامی حصہ کو حِجْرًا بھی کہتے ہیں، گویا وہ مَحْطُوْمٌ سے مشتق ہے جیسے مَقْتُوْلٍ سے قَتِيْلٍ اور گھوڑی کو بھی حِجْرٌ اور حِجًى کہا جاتا ہے اور حَجْرُ الْيَمَامَةِ ایک منزل ہے۔

3377 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ، قَالَ: انْتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ ذُو عِزٍّ وَمَنَعَةٍ فِي قَوْمِهِ كَأَبِي زَمْعَةَ

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس آدمی کا ذکر سنا جس نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹی تھیں۔ آپ نے فرمایا: اونٹنی کے لیے وہ آدمی راضی ہوا تھا جو اپنی قوم میں باعزت اور افرادی قوت کے لحاظ سے طاقت ور تھا جیسے ابوزمعہ۔

3378 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ أَبُو الحَسَنِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ بْنِ حَيَّانَ أَبُو زَكَرِيَّاءَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا نَزَلَ الحِجْرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، أَمَرَهُمْ أَنْ لاَ يَشْرَبُوا مِنْ بِئْرِهَا، وَلاَ يَسْتَقُوا مِنْهَا، فَقَالُوا: قَدْ عَجَنَّا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَطْرَحُوا ذَلِكَ العَجِينَ، وَيُهَرِيقُوا ذَلِكَ المَاءَ، وَيُرْوَى عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، وَأَبِي الشُّمُوسِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِلْقَاءِ الطَّعَامِ، وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اعْتَجَنَ بِمَائِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوۂ تبوک کے موقع پر مقامِ حجر میں فروکش ہوئے تو آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ یہاں کے کنوئیں کا پانی نہ پینا اور نہ مشکوں میں بھرنا۔ لوگوں نے عرض کی کہ ہم نے تو اس سے آٹا گوندھ لیا اور مشکیں بھر لی ہیں۔ آپ نے حکم دیا کہ وہ آٹا پھینک دو اور وہ پانی بہا دو۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے انہیں کھانے پھینکنے کا حکم دیا۔ حضرت ابوذر نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ وہ آٹا جو اس پانی سے گوندھا ہے۔

3377- انظر الحدیث: 6042,5204,4942

3378- انظر الحدیث: 3379

3379 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَ ثَمُودَ الحِجْرَ، فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا، وَاعْتَجَنُوا بِهِ، فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُهَرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا، وَأَنْ يَعْلِفُوا الإِبِلَ العَجِينَ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ البِئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ تَابَعَهُ أُسَامَةُ، عَنْ نَافِعٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ لوگ جب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ قوم ثمود کی جگہ یعنی مقام حجر میں اترے تو وہاں کے کنوئیں سے لوگوں نے پانی بھر لیا اور اس سے آٹا بھی گوندھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ اس کے کنوئیں سے جو پانی بھرا ہے وہ بہا دو اور جو اس سے آٹا گوندھا ہے وہ اونٹوں کو کھلا دو اور آپ نے حکم دیا کہ اس کنوئیں سے پانی بھرو جس سے حضرت صالح کی اونٹنی پانی پیا کرتی تھی۔ اسامہ نے بھی نافع سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

3380 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالحِجْرِ قَالَ: لاَ تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِرِدَائِهِ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مقامِ حجر کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ظالموں کے مکانات میں داخل نہ ہونا مگر روتے ہوئے۔ ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب آ جائے جو ان پر آیا تھا۔ پھر سواری پر بیٹھے ہوئے آپ نے چہرۂ انور کے اُوپر چادر ڈال لی۔

3381 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، حَدَّثَنَا أَبِي، سَمِعْتُ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ، إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظالموں کی قیام گاہوں میں داخل نہ ہونا مگر روتے ہوئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جو عذب ان پر آیا تھا وہ تمہارے اوپر بھی آ جائے۔

18- بَابُ: (أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ المَوْتُ)

ترجمہ کنز الایمان: بلکہ تم میں کے خود موجود تھے جب یعقوب کو موت آئی

3379- راجع الحديث:3378

3381- راجع الحديث:433

(البقرة:133)

3382- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ ابْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ -عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ.

(پ ا، البقرۃ ۱۳۳)

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کریم بن کریم بن کریم حضرت یوسف ہیں، جن کے والد حضرت یعقوب، دادا حضرت اسحاق اور پڑدادا حضرت ابراہیم علیہم السلام ہیں۔

19- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ) (يوسف: 7)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: بیشک یوسف اور اس کے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں

3383- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَتْقَاهُمْ لِلَّهِ قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي؟ النَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الإِسْلاَمِ إِذَا فَقُهُوا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی کہ لوگوں میں سب سے باعزت کون ہے؟ فرمایا جو اللہ سے زیادہ ڈرتا ہے۔ عرض گزار ہوئے، ہم اس کے بارے میں آپ سے دریافت نہیں کر رہے۔ فرمایا تو لوگوں میں سب سے معزز حضرت یوسف ہیں جو خود نبی ہیں۔ نبی کے بیٹے ہیں، نبی کے پوتے ہیں اور خلیل اللہ کے پڑپوتے ہیں۔ عرض کی ہم اس بارے میں بھی نہیں پوچھ رہے۔ فرمایا تو پھر تم مجھ سے قبائل عرب کے بارے میں پوچھ رہے ہو۔ لوگ کانوں کی معدنیات کی طرح ہیں۔ جو دور جاہلیت میں بہتر تھے وہ دورہ اسلام میں بھی بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔

3383م- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبدہ، عبید اللہ، سعید، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی ہے۔

3382- انظر الحديث: 4688,3390

بِهَذَا

3384 - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ المُحَبَّرِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهَا: مُرِي أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ، قَالَتْ: إِنَّهُ رَجُلٌ أَسِيفٌ، مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ رَقَّ. فَعَادَ فَعَادَتْ. قَالَ شُعْبَةُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ انہوں نے عرض کی۔ بیشک وہ نرم دِل آدمی ہیں۔ کہیں آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں اور رقت طاری ہو جائے۔ آپ نے پھر یہی فرمایا اور انہوں نے پھر یہی جواب دیا۔ شعبہ راوی کا بیان ہے کہ تیسری یا چوتھی دفعہ آپ نے فرمایا کہ تم حضرت یوسف کی ساتھی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔

3385 - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى البَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ كَذَا، فَقَالَ مِثْلَهُ، فَقَالَتْ مِثْلَهُ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ فَأَمَّ أَبُو بَكْرٍ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ حُسَيْنٌ: عَنْ زَائِدَةَ: رَجُلٌ رَقِيقٌ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے تو فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ نے عرض کی کہ حضرت ابوبکر ایسے شخص ہیں۔ آپ نے پھر وہی فرمایا انہوں نے پھر یہی گزارش کی۔ فرمایا، ان سے کہو اور تم تو حضرت یوسف کی ساتھی عورتوں جیسی ہو۔ پس حضرت ابوبکر متواتر رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں نمازیں پڑھاتے رہے۔ حسین بن زائدہ کی روایت میں رَقِيقٌ کا لفظ آیا ہے یعنی نرم دل ہیں۔

3386 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الوَلِيدَ بْنَ الوَلِيدِ، اللَّهُمَّ أَنْجِ المُسْتَضْعَفِينَ مِنَ المُؤْمِنِينَ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! عیاش بن ابوربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات عطا فرما۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو رہائی مرحمت فرما۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو ان کے پنجے سے چھڑا۔ اے اللہ! قبیلہ مُضر پر اپنی

3384- راجع الحديث:198

3385- راجع الحديث:678

3386- راجع الحديث:797

اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ

گرفت سخت فرما لے۔ اے اللہ! ان پر ایسے تنگی کے سال بھیج جیسے حضرت یوسف کے دور میں بھیجے تھے۔

3387- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ هُوَ ابْنُ أَخِي جُوَيْرِيَةَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، وَأَبَا عُبَيْدٍ، أَخْبَرَاهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ، وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ، ثُمَّ أَتَانِي الدَّاعِي لَأَجَبْتُهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم فرمائے بیشک وہ کسی طاقتور رکن کی پناہ لینا چاہتے تھے اور اگر میں قید خانے میں اتنے دن رہتا جتنے دن حضرت یوسف رہے تو بلانے والے کی دعوت کو قبول کر لیتا۔

3388- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أُمَّ رُومَانَ، وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ، عَمَّا قِيلَ فِيهَا مَا قِيلَ، قَالَتْ: بَيْنَمَا أَنَا مَعَ عَائِشَةَ جَالِسَتَانِ، إِذْ وَلَجَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ، وَهِيَ تَقُولُ: فَعَلَ اللَّهُ بِفُلاَنٍ وَفَعَلَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: لِمَ؟ قَالَتْ: إِنَّهُ نَمَى ذِكْرَ الحَدِيثِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَيُّ حَدِيثٍ؟ فَأَخْبَرَتْهَا. قَالَتْ: فَسَمِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا، فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمَّى بِنَافِضٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا لِهَذِهِ قُلْتُ: حُمَّى أَخَذَتْهَا مِنْ أَجْلِ حَدِيثٍ تُحُدِّثَ بِهِ، فَقَعَدَتْ فَقَالَتْ: وَاللَّهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لاَ تُصَدِّقُونِي، وَلَئِنِ اعْتَذَرْتُ لاَ تَعْذِرُونِي، فَمَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ يَعْقُوبَ وَبَنِيهِ، فَاللَّهُ المُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ، فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ حضرت امِ رومان سے واقعہ افک کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں اور عائشہ دونوں بیٹھی ہوئی تھیں کہ ایک انصاری عورت ہمارے پاس آ کر کہنے لگی کہ فلاں پر اللہ کی لعنت ہو بلکہ ہو بھی چکی۔ اُمِ رومان نے کہا، تم ایسا کیوں کہتی ہو؟ اس پر اس عورت نے کہا کہ بات کو اسی نے پھیلایا ہے۔ حضرت عائشہ نے پوچھا: کون سی بات کو؟ تو اس نے واقعہ بیان کر دیا۔ دریافت کیا کہ کیا اس بہتان کو حضرت ابوبکر اور رسول اللہ ﷺ نے سنا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ تو حضرت عائشہ بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ جب انہیں ہوش آیا تو سردی کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو دریافت فرمایا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ اس بات کے صدمے سے بخار ہو گیا ہے جو ان کے بارے میں کی گئی ہے۔ پھر جب حضرت صدیقہ اٹھیں تو کہنے لگیں، لوگو! خدا قسم اگر اب میں قسم بھی

3387- راجع الحدیث:3372

مَا أَنْزَلَ، فَأَخْبَرَهَا، فَقَالَتْ: بِحَمْدِ اللَّهِ لاَ بِحَمْدِ أَحَدٍ

کھاؤں تو تم اعتبار نہیں کرو گے اور اگر کوئی عذر بیان کروں تو میرا عذر نہیں سنو گے۔ میری اور تمہاری مثال حضرت یعقوب اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ پس جو کچھ تم کہہ رہے ہو اس پر میں اللہ تعالیٰ ہی سے مدد کی طلب گار ہوں۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ نے جو چاہی وضاحت وشہادت نازل فرمائی۔ پس انہوں نے کہا: میں اللہ کا شکر اس کی حمد وثنا کے ساتھ ادا کرتی ہوں نہ کہ کسی دوسرے کا۔

3389 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتِ قَوْلَهُ: (حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا) أَوْ كُذِبُوا؟ قَالَتْ: بَلْ كَذَّبَهُمْ قَوْمُهُمْ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوهُمْ، وَمَا هُوَ بِالظَّنِّ، فَقَالَتْ: يَا عُرَيَّةُ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا بِذَلِكَ، قُلْتُ: فَلَعَلَّهَا أَوْ كُذِبُوا، قَالَتْ: "مَعَاذَ اللَّهِ، لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذَلِكَ بِرَبِّهَا، وَأَمَّا هَذِهِ الآيَةُ، قَالَتْ: هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ، الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوهُمْ، وَطَالَ عَلَيْهِمُ البَلاَءُ، وَاسْتَأْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ، حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَتْ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ، وَظَنُّوا أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ كَذَّبُوهُمْ، جَاءَهُمْ نَصْرُ اللَّهِ" قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "(اسْتَيْأَسُوا) (يوسف: 80) اسْتَفْعَلُوا، مِنْ يَئِسْتُ مِنْهُ مِنْ يُوسُفَ، (لاَ تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ) (يوسف: 87) مَعْنَاهُ الرَّجَاءُ"

حضرت عُروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ آیت مبارکہ: (حَتّٰی اِذَا اسْتَایْئَسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا) (سورۂ یوسف، آیت:۱۱۰) میں كُذِبُوْا ہے یا كُذِّبُوْا؟ فرمایا (تشدید کے ساتھ) ہر ایک نبی کو ان کی قوم نے جھٹلایا، عروہ نے کہا، خدا کی قسم، اس بات کا تو انہیں یقین تھا کہ ان کی قوم نے انہیں جھٹلایا ہے اور یہ بات ظنّی نہیں فرمایا، اے عُریّہ! واقعی انہیں اس بات کا یقین تھا۔ میں نے عرض کی: شاید یہاں اَوْ كُذِبُوا ہو؟ فرمایا، معاذ اللہ! رسول اپنے رب کے ساتھ ایسا گمان نہیں رکھتے، بلکہ اس آیت میں مرسلینِ عظام کے متبعین مراد ہیں جو اپنے رب پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی لیکن جب عرصۂ دراز مصائب کا شکار رہے اور مدد آنے میں تاخیر ہوئی، حتیٰ کہ قوم کے جن افراد نے جھٹلایا تھا ان کی طرف سے تو مایوسی ہوگئی لیکن پیروکاروں کے بارے میں خیال ہوا کہ اگر اللہ کی مدد نہ آئے تو یہ وعدے کو جھوٹ بتانے لگیں گے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اِسْتَيْأَسُوْا يَئِسْتُ مِنْهُ سے باب افتعال ہے

3389- انظر الحدیث: 4696,4695,4525

یعنی یوسف سے مایوس ہو گئے۔ لَا تَأْيَسُوْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ کا مطلب ہے کہ امید رکھو۔

3390- أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الكَرِيمُ، ابْنُ الكَرِيمِ، ابْنِ الكَرِيمِ، ابْنِ الكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کریم بن کریم بن کریم بن کریم حضرت یوسف ہیں جو خود نبی، ان کے والد حضرت یعقوب، دادا حضرت اسحاق اور پڑدادا حضرت ابراہیم ہیں۔ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: الكَرِيمُ، ابْنُ الكَرِيمِ، ابْنِ الكَرِيمِ، ابْنِ الكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کریم بن کریم بن کریم بن کریم حضرت یوسف ہیں جو خود نبی، ان کے والد حضرت یعقوب، دادا حضرت اسحاق اور پڑدادا حضرت ابراہیم ہیں۔ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔

20- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ) (الأنبياء: 83) (ارْكُضْ) (ص: 42): اضْرِبْ، (يَرْكُضُونَ) (الأنبياء: 12): يَعْدُونَ

ترجمہ کنز الایمان: اور ایوب کو (یاد کرو) جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی اور تو سب مہر والوں سے بڑھ کر مہر والا ہے (پ ۱۷، الانبیآء: ۸۳) اُرْكُضْ مار۔ يَرْكُضُوْنَ دوڑتے ہیں۔

3391- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا، خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ، فَنَادَاهُ رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى، قَالَ بَلَى يَا رَبِّ، وَلَكِنْ لاَ غِنَى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دن حضرت ایوب غسل فرما رہے تھے کہ ان کے اوپر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ یہ انہیں اٹھا کر کپڑے میں رکھنے لگے۔ ان کے رب نے پکارا، اے ایوب! کیا جو کچھ تم دیکھتے ہو ان سے میں نے تمہیں مستغنی نہیں کر دیا؟ عرض کی۔ اے رب! کیوں نہیں لیکن میں تیری برکت

3390- راجع الحديث: 3382

3391- راجع الحديث: 279

سے تو بے نیاز نہیں ہوں۔

21- بَابُ

(وَاذْكُرْ فِي الكِتَابِ مُوسَى إِنَّهُ كَانَ مُخْلِصًا وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا)، كَلَّمَهُ، (وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا) (مريم: 53)

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور کتاب میں موسیٰ کو یاد کرو بیشک وہ چُنا ہوا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتانے والا اور اسے ہم نے طور کی داہنی جانب سے ندا فرمائی اور اسے اپنا راز کہنے کو قریب کیا (پ ۱۶، مریم ۵۲) یعنی کلام کرنے کے لئے، ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی رحمت سے اس کا بھائی ہارون عطا کیا غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) (پ۱۶، مریم ۵۳)

يُقَالُ لِلْوَاحِدِ وَلِلِاثْنَيْنِ وَالجَمِيعِ نَجِيٌّ، وَيُقَالُ: (خَلَصُوا نَجِيًّا) (يوسف: 80) اعْتَزَلُوا: نَجِيًّا، وَالجَمِيعُ أَنْجِيَةٌ يَتَنَاجَوْنَ"

واحد کے لیے نَجِيًّا کہتے ہیں جبکہ اس کا تثنیہ اور جمع نَجِيٌّ ہے۔ محاورہ خَلَصُوْا نَجِيًّا ہے کہ وہ مشورہ کرنے ایک جانب چلے گئے اور اس کی جمع اَنْجِيَةٍ آتی ہے یعنی وہ مشورہ کرتے ہیں۔

22- بَابُ: (وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ) إِلَى قَوْلِهِ: (مُسْرِفٌ كَذَّابٌ)

ترجمہ کنزالایمان: اور بولا فرعون والوں میں سے ایک مرد مسلمان ۔۔۔۔تا۔۔۔۔ بڑا جھوٹا ہو

3392- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، سَمِعْتُ عُرْوَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: " فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَدِيجَةَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ، فَانْطَلَقَتْ بِهِ إِلَى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، وَكَانَ رَجُلًا تَنَصَّرَ، يَقْرَأُ الإِنْجِيلَ بِالعَرَبِيَّةِ، فَقَالَ وَرَقَةُ: مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى، وَإِنْ أَدْرَكَنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا " النَّامُوسُ: صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي يُطْلِعُهُ بِمَا يَسْتُرُهُ عَنْ غَيْرِهِ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ پھر حضرت خدیجہ کے پاس گھبراہٹ کی حالت میں گئے اور وہ انہیں ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو نصرانی ہو گئے تھے اور انجیل کو عربی میں پڑھا کرتے تھے۔ ورقہ نے پوچھا۔ آپ نے کیا دیکھا ہے؟ آپ نے سب کچھ بتا دیا تو ورقہ نے کہا: یہی تو وہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر اللہ تعالیٰ نے اتارا۔ اگر مجھے آپ کا زمانہ ملا تو پوری پوری مدد کروں گا۔ النَّامُوسِ اس راز دار کو کہتے ہیں جسے آدمی اپنے وہ بھید بھی بتا دیتا ہے جنہیں وہ دوسرے لوگوں پر

3392- راجع الحديث:3

ظاہر نہیں کیا کرتا۔

23-بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى إِذْ رَأَى نَارًا) (طه: 10)- إِلَى قَوْلِهِ- (بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور کچھ تمہیں موسیٰ کی خبر آئی جب اس نے ایک آگ دیکھی۔۔۔تا۔۔۔پاک جنگل طوٰی میں ہے (پ ۱۶، طٰہٰ ۹۔۱۲)

(آنَسْتُ) (طه: 10) : أَبْصَرْتُ، (نَارًا لَعَلِّي آتِيكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ) (طه: 10) الآيَةَ " قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُقَدَّسُ: الْمُبَارَكُ، طُوًى: اسْمُ الوَادِي ، (سِيرَتَهَا) (طه: 21) : حَالَتَهَا وَالنُّهَى التُّقَى ، (بِمَلْكِنَا) (طه: 87) : بِأَمْرِنَا ، (هَوَى) (طه: 81) : شَقِيَ ، (فَارِغًا) (القصص: 10) : إِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوسَى ، (رِدْءًا) (القصص: 34) : " كَيْ يُصَدِّقَنِي، وَيُقَالُ: مُغِيثًا أَوْ مُعِينًا، يَبْطُشُ وَيَبْطِشُ "، (يَأْتَمِرُونَ) (القصص: 20) : يَتَشَاوَرُونَ، وَالجِذْوَةُ قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ مِنَ الخَشَبِ لَيْسَ فِيهَا لَهَبٌ . (سَنَشُدُّ) (القصص: 35) : سَنُعِينُكَ، كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا وَقَالَ غَيْرُهُ: كُلَّمَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ أَوْ فِيهِ تَمْتَمَةٌ أَوْ فَأْفَأَةٌ فَهِيَ عُقْدَةٌ، (أَزْرِي) (طه: 31) : ظَهْرِي (فَيُسْحِتَكُمْ) (طه: 61) : فَيُهْلِكَكُمْ، (المُثْلَى) (طه: 63) : تَأْنِيثُ الأَمْثَلِ، يَقُولُ: بِدِينِكُمْ، يُقَالُ: خُذِ المُثْلَى خُذِ الأَمْثَلَ، (ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا) (طه: 64)، يُقَالُ: هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ اليَوْمَ، يَعْنِي المُصَلَّى الَّذِي يُصَلَّى فِيهِ، (فَأَوْجَسَ) (طه: 67) : أَضْمَرَ خَوْفًا، فَذَهَبَتِ الوَاوُ مِنْ (خِيفَةً) (هود:

اٰنَسْتُ میں دیکھی ہے ایک آگ۔ ترجمہ کنزالایمان: شاید میں تمہارے لئے اس میں سے کوئی چنگاری لاؤں (پ ۱۶، طٰہٰ ۱۰) ابن عباس کا قول ہے کہ الْمُقَدَّس سے مبارک مراد ہے۔ طُویٰ وادی کا نام ہے سِیْرَتَهَا اس کی حالت۔ النُّهٰی پرہیزگاری۔ بِمَلْكِنَا اپنی مرضی سے۔ هَوٰی بدبخت۔ فَارِغًا حضرت موسیٰ کی یاد کے سوا۔ رِدْءًا تصدیق کرنے والا جو فریادرس و مددگار بنے یَبْطُشُ، یَبْطِشُ پکڑنا۔ یَاْتَمِرُوْنَ مشورہ کرتے ہیں۔ اَلْجِذْوَةُ موٹی لکڑی کا جلا ہوا ٹکڑا جس سے لپٹ نہ نکل رہی ہو۔ سَنَشُدُّ عنقریب ہم تیری مدد کریں گے۔ جب تم کسی کے مددگار بن جاؤ تو گویا اس کے بازو ہوگئے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ جب کوئی ایک حرف نہ بول سکے، اس کی زبان میں مُکنت ہو اور اٹکتا ہو تو یہ عُقْدَہ ہے۔ اَزْرِیْ میری پیٹھ۔ فَیُسْحِتَكُمْ تاکہ تمہیں ہلاک کرے۔ اَلْمُثْلٰی اَمْثَل کا مونث ہے، دین کے لیے کہتے ہیں۔ خُذِ الْمُثْلٰی اور خُذِ الْاَمْثَلَ بھی کہا جاتا ہے۔ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا محاورہ ہے جیسے هَلْ اَتَیْتَ الصَّفَّ الْیَوْمَ یعنی جہاں نماز پڑھی جاتی ہے کیا تم اس جگہ آئے؟ فَاَوْجَسَ دل میں ڈر محسوس کیا، کسرہ

70) لِكَسْرَةِ الخَاءِ. (فِي جُذُوعِ النَّخْلِ) (طه: 71): عَلَى جُذُوعِ. (خَطْبُكَ) (طه: 95): بَالُكَ. (مِسَاسَ) (طه: 97): مَصْدَرُ مَاسَّهُ مِسَاسًا. (لَنَنْسِفَنَّهُ) (طه: 97): لَنُذْرِيَنَّهُ. الضَّحَاءُ الحَرُّ. (قُصِّيهِ) (القصص: 11): اتَّبِعِي أَثَرَهُ، وَقَدْ يَكُونُ أَنْ تَقُصَّ الكَلاَمَ. (نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ) (يوسف: 3): (عَنْ جُنُبٍ) (القصص: 11): عَنْ بُعْدٍ، وَعَنْ جَنَابَةٍ وَعَنِ اجْتِنَابٍ وَاحِدٌ" قَالَ مُجَاهِدٌ: (عَلَى قَدَرٍ) (طه: 40): مَوْعِدٌ، (لاَ تَنِيَا) (طه: 42): لاَ تَضْعُفَا. (يَبَسًا) (طه: 77): يَابِسًا، (مِنْ زِينَةِ القَوْمِ) (طه: 87): الحُلِيِّ الَّذِي اسْتَعَارُوا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ. فَقَذَفْتُهَا: أَلْقَيْتُهَا، (أَلْقَى) (النساء: 94): صَنَعَ، (فَنَسِيَ) (طه: 88): مُوسَى، هُمْ يَقُولُونَهُ: أَخْطَأَ الرَّبَّ (أَلَّا يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ قَوْلًا) (طه: 89): فِي العِجْلِ

جاریہ کے سبب واؤ گر کر خِيفَةً بن گیا۔ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ کو عَلَى کے معنی میں سمجھیں۔ خَطْبُكَ تمہارا حال۔ مِسَاسَ کا مصدر مَاسَّهُ مساسًا ہے۔ لَنَنْسِفَنَّهُ ہم اسے ضرور پھیلا دیں گے۔ اَلضُّحٰی گرمی، دھوپ۔ قُصِّيهِ اس کے پیچھے چلی جا اور کبھی باتیں کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ، عَنْ جُنُبٍ دور سے جَنَابَةٍ اور اِجْتِنَابٍ کا ایک ہی مطلب ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ عَلَى قَدَرٍ سے وعدے کی جگہ مراد ہے۔ لا تَنِيَا سست نہ ہونا۔ يَبَسًا خشک مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ وہ زیورات جو انہوں نے فرعون کے ساتھیوں سے مستعار لیے تھے۔ فَقَذَفْتُهَا تو میں نے اسے ڈال دیا۔ اَلْقٰى بنایا۔ فَنَسِيَ انہوں نے کہا کہ موسیٰ اپنے رب کو چھوڑ کر کہیں چلے گئے ہیں۔ اَنْ لَّا يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ یہ بچھڑے کے متعلق کہا گیا ہے۔

3393 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَهُمْ عَنْ "لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ: حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الخَامِسَةَ، فَإِذَا هَارُونُ، قَالَ: هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ" تَابَعَهُ ثَابِتٌ، وَعَبَّادُ بْنُ أَبِي عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شب اسرا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں پانچویں آسمان پر پہنچا تو وہاں حضرت ہارون تھے۔ جبرئیل نے کہا حضرت ہارون کو سلام کیجیے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دینے کے بعد کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ ثابت، عبّاد بن ابوعلی، حضرت انس نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

فائدہ: معراج عروج کا اسم آلہ ہے، عروج کے معنی ہیں چڑھنا، معراج بمعنی چڑھنے کا آلہ یعنی سیڑھی مگر اصطلاح میں بمعنی مصدر آتا جیسے میلاد بمعنی ولادت یا معیاد بمعنی وعدہ "اِنَّ اللهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ" ایسے ہی معراج

3393- راجع الحديث: 3207

بمعنی عروج۔معراج کے متعلق لوگوں کے بہت سے قول ہیں: جسمانی تھی یا خواب میں، بارہویں ربیع الاول میں ہوئی یا ستائیسویں رمضان کو، نبوت سے پہلے ہوئی یا بعد میں، نبوت سے پانچ سال پہلے ہوئی یا کم وبیش۔مگر قوی اور صحیح یہ ہے کہ حضور انور کو بہت بار معراج ہوئی: ایک بار جسمانی باقی خواب میں۔جسمانی معراج نبوت کے گیارہویں سال یعنی ہجرت سے دو سال پہلے ہوئی اور اپنی ہمشیرہ ام ہانی کے گھر سے ہوئی ستائیسویں رجب شب دوشنبہ کو ہوئی، رب فرماتا ہے: "اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ" اگر صرف خواب میں معراج ہوتی تو بعبدہٖ نہ فرمایا جاتا۔عبد کہتے ہیں جسم مع روح کو، نیز پھر لوگوں میں اتنا شور نہ مچتا خواب پر کون اعتراض کرتا ہے۔

بیت اللہ شریف سے بیت المقدس تک کی جسمانی معراج قطعی یقینی ہے، اس کا انکار کفر ہے۔بیت المقدس سے آسمان بلکہ لامکان تک کی معراج کا اگر اس لیے انکار کرتا ہے کہ آسمان کے پھٹنے کو ناممکن مانتا ہے تو بھی کافر ہے کہ اس میں آیات قرآنیہ کا انکار ہے ورنہ گمراہ ہے۔اس کی پوری بحث یہاں مرقات اور اشعۃ اللمعات اور ہماری کتاب شانِ حبیب الرحمن میں ملاحظہ کرو۔ہم نے کہا ہے کہ آیہ کریمہ "سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ سے بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ" تک بیت المقدس تک کی معراج کا ذکر ہے اور "لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا" میں آسمانی معراج کا ذکر ہے اور "اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ" میں لامکانی معراج کا ذکر ہے۔(مراۃ المناجیح ج۸ ص۱۲۰)

000- بَابُ

(وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ) (غافر: 28)- إِلَى قَوْلِهِ- (مُسْرِفٌ كَذَّابٌ) (غافر: 28)

باب

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ترجمہ کنز الایمان اور بولا فرعون والوں میں سے ایک مرد۔۔۔۔۔۔۔اس قول تک۔۔۔۔اسے جو حد سے بڑھنے والا بڑا جھوٹا ہو۔(پ ۲۴ المؤمن: ۲۸)

24- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى) (طه: 9) (وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا) (النساء: 164)

باب

اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا (پ ۶، طٰہٰ ۱۶۴)

3394- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي: " رَأَيْتُ مُوسَى: وَإِذَا هُوَ رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجِلٌ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَأَيْتُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبِ اسرا میں نے حضرت موسیٰ کو دیکھا وہ ایک دبلے پتلے اور سیدھے بالوں والے تھے گویا وہ قبیلہ شنوء کے ایک فرد ہیں۔اور میں نے حضرت عیسیٰ کو دیکھا کہ وہ درمیانہ قد اور سرخ رنگ کے ہیں، گویا ابھی حمام سے نکلے ہیں اور حضرت

3394- انظر الحدیث: 5603،5576،4709،3437، صحیح مسلم: 423، سنن ترمذی: 3130

عِيسَى، فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ، كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ، وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ، ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ: فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الآخَرِ خَمْرٌ، فَقَالَ: اشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيلَ: أَخَذْتَ الفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ"

ابراہیم کی ساری اولا میں وہ ان کے زیادہ زیادہ مشابہ ہوں۔ پھر میرے سامنے دو پیالے لائے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ جبرئیل نے کہا۔ جو دل چاہے نوش فرمائیے۔ میں نے دودھ والا پیالہ اٹھا کر پی لیا۔ کہنے لگے، آپ نے فطرت کو اختیار فرمایا ہے، اگر شراب پیتے تو آپ کی امت گمراہ ہوجاتی۔

3395 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا العَالِيَةِ، حَدَّثَنَا - ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ، يَعْنِي - ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لاَ يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى ". وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی کو یہ کہنا زیبا نہیں کہ میں یونس بن متّیٰ سے بہتر ہوں۔ آپ نے انہیں ان کے والد کی طرف منسوب کیا۔

3396 - وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ، فَقَالَ: " مُوسَى آدَمُ، طُوَالٌ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَقَالَ: عِيسَى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ " وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ، وَذَكَرَ الدَّجَّالَ

اور نبی کریم ﷺ نے شبِ اسریٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت موسیٰ طویل القامت تھے گویا وہ قبیلہ شنوءہ کے فرد ہیں اور فرمایا کہ حضرت عیسیٰ گھنگریالے بالوں والے اور درمیانہ قد ہیں۔ آپ نے مالک یعنی دادوغۂ جہنم اور دجّال کا ذکر بھی فرمایا۔

3397 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا قَدِمَ المَدِينَةَ، وَجَدَهُمْ يَصُومُونَ يَوْمًا، يَعْنِي عَاشُورَاءَ، فَقَالُوا: هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ، وَهُوَ يَوْمٌ نَجَّى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى، وَأَغْرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ، فَصَامَ مُوسَى شُكْرًا لِلَّهِ، فَقَالَ أَنَا أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی جب مدینہ منوّرہ میں تشریف آوری ہوئی تو آپ نے ان لوگوں کو عاشورے کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ یہودی کہنے لگے کہ یہ بڑی عظمت والا دن ہے اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بچایا اور آلِ فرعون کو غرق کیا۔ تو شکر گزاری کے طور پر حضرت موسیٰ نے اس روز کا روزہ رکھا۔ آپ نے فرمایا: ہم یہودیوں کی نسبت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ نزدیک

3395- انظر الحدیث: 7539,4630,3413 صحیح مسلم: 6110 سنن ابو داؤد: 4669

3396- راجع الحدیث: 3239

3397- راجع الحدیث: 2004

فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ

ہیں، چنانچہ آپ نے خود روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

25- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(وَوَاعَدْنَا مُوسَى ثَلاَثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَقَالَ مُوسَى لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلاَ تَتَّبِعْ سَبِيلَ المُفْسِدِينَ. وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ. قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ. قَالَ لَنْ تَرَانِي) (الأعراف: 143)- إِلَى قَوْلِهِ- (وَأَنَا أَوَّلُ المُؤْمِنِينَ) (الأعراف: 143)

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے موسیٰؑ سے تیس رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں دس اور بڑھا کر پوری کیں تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا اور موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا میری قوم پر میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فسادیوں کی راہ کو دخل نہ دینا اور جب موسیٰؑ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا عرض کی اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔۔۔ تا۔۔۔ میں سب سے پہلا مسلمان ہوں (پ ۹، الاعراف ۱۴۲۔ ۱۴۳)

يُقَالُ: دَكَّهُ: زَلْزَلَهُ (فَدُكَّتَا) (الحاقة: 14): فَدُكِكْنَ، جَعَلَ الجِبَالَ كَالوَاحِدَةِ، كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (أَنَّ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا)، وَلَمْ يَقُلْ: كُنَّ، رَتْقًا: مُلْتَصِقَتَيْنِ، (أُشْرِبُوا) (البقرة: 93): ثَوْبٌ مُشَرَّبٌ مَصْبُوغٌ" قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (انْبَجَسَتْ): انْفَجَرَتْ، (وَإِذْ نَتَقْنَا الجَبَلَ) (الأعراف: 171): رَفَعْنَا

دَكَّهُ زلزلہ کو کہتے ہیں۔ فَدُكَّتَا حقیقت میں فَدُكِكْنَ ہوتا لیکن تمام پہاڑوں کو ایک ہی شمار کر لیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا یہاں آسمانوں کو ایک شمار کیا ہے اسی لیے كُنَّ رَتْقًا مُلْتَصِقَتِيْنَ نہیں فرمایا اُشْرِبُوْا رچ گئی جیسے ثَوْبٌ مُشَرَّبٌ کہتے ہیں۔ ابنِ عباس نے فرمایا کہ اِنْبَجَسَتْ پھوٹ نکلنا۔ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ اور جب ہم نے پہاڑ کو اٹھایا۔

3398- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: النَّاسُ يَصْعَقُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بروزِ قیامت تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔ میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرشِ الٰہی کا پایہ پکڑے ہوئے ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ مجھ سے

3398- راجع الحديث: 2412

بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُوزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ

پہلے ہوش میں آئے یا انہیں کوہِ طور کی بے ہوشی کے بدلے میں باہوش ہی رکھا گیا۔

3399 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت کبھی خراب نہ ہوتا اور حضرت حوّا نہ ہوتیں تو کوئی عورت کبھی اپنے خاوند کی خیانت نہ کرتی۔

26-بَابُ طُوفَانٍ مِنَ السَّيْلِ

يُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ طُوفَانٌ، الْقُمَّلُ: الْحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ، (حَقِيقٌ) (الأعراف: 105) : حَقٌّ، (سُقِطَ) (الأعراف: 149): كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِي يَدِهِ"

طوفان اور دیگر عذاب

طوفان اگرچہ پانی کے سیلاب کو کہتے ہیں لیکن لوگوں کے بکثرت مرنے کو بھی طوفان کہا جاتا اَلْقُمَّلُ چیچڑی جو چھوٹی جوں کی طرح ہوتی ہے۔ حَقِيقٌ سے مراد حق ہے۔ سُقِطَ شرمسار ہوا۔ جو نام ہوتا ہے وہ گویا اپنے ہاتھ پر گر پڑتا ہے۔

27-بَابُ حَدِيثِ الْخَضِرِ مَعَ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

حضرت خضر اور موسیٰ علیہما السلام

3400 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسٍ الْفَزَارِيُّ، فِي صَاحِبِ مُوسَى، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ خَضِرٌ، فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى، الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

حضرت ابن عباس اور حضرت حُر بن قیس فزاری کے درمیان حضرت موسیٰ کے ساتھی کے متعلق اختلاف رائے ہوگا۔ ابن عباس کہتے تھے کہ وہ حضرت خضر ہیں۔ تو حضرت ابی بن کعب کا وہاں سے گزر ہوا۔ ابن عباس نے انہیں بلایا اور کہا کہ ہم دونوں دوستوں میں حضرت موسیٰ کے اس ساتھی کے متعلق اختلاف رائے ہے جن سے ملنے کو جانے کے لیے انہوں نے راستہ پوچھا تھا۔ کیا آپ نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ایک دن موسیٰ علیہ السلام بنی

3399- صحیح مسلم:3636

3400- راجع الحدیث:74

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ قَالَ: لاَ. فَأَوْحَى اللهُ إِلَى مُوسَى: بَلَى، عَبْدُنَا خَضِرٌ. فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ، فَجُعِلَ لَهُ الحُوتُ آيَةً، وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، فَكَانَ يَتْبَعُ أَثَرَ الحُوتِ فِي البَحْرِ، فَقَالَ لِمُوسَى فَتَاهُ: (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الحُوتَ، وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ) . فَقَالَ مُوسَى: (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ) (الكهف: 64) . فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا، فَوَجَدَا خَضِرًا، فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِي قَصَّ اللهُ فِي كِتَابِهِ"

اسرائیل کی ایک جماعت میں تشریف لے گئے کہ کسی شخص نے آکر ان سے سوال کیا، آپ کو کسی ایسے شخص علم ہے جو آپ سے زیادہ علم والا ہو؟ فرمایا نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ایسا ہے تو حضرت موسیٰ نے ان کی طرف جانے کا راستہ پوچھا۔ تو مچھلی کو ان کے لیے نشانی بنا دیا گیا اور کہا گیا کہ جب مچھلی گم ہو جائے تو اس جگہ کی طرف واپس لوٹ آنا تمہیں وہ مل جائیں گے۔ تو یہ دریا میں مچھلی کا نشان دیکھتے رہے۔ آخر ساتھی نوجوان نے حضرت موسیٰ سے کہا: ترجمہ کنزالایمان: بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا مذکور کروں اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی اچنبا ہے موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے (پ ۱۵، الکھف ۶۳) پس ان دونوں نے حضرت خضر کو پا لیا۔ پھر ان کے درمیان وہی کچھ ہوا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

3401 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَوْفًا البَكَالِيَّ يَزْعُمُ: أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، إِنَّمَا هُوَ مُوسَى آخَرُ، فَقَالَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ، حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَنَّ مُوسَى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا، فَعَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ، إِذْ لَمْ يَرُدَّ

سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کیا کہ نوف بکالی کا گمان ہے کہ حضرت خضر سے ملاقات کرنے والے موسیٰ وہ نہیں ہیں جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے بلکہ یہ موسیٰ دوسرے ہیں انہوں نے فرمایا: اس خدا کے دشمن نے غلط بیانی کی ہے۔ ہم سے حضرت ابی بن کعب نے نبی کریم ﷺ سے سُن کر حدیث بیان فرمائی کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں وعظ کہنے کھڑے ہوئے تو کسی نے ان سے سوال کیا،

3401- راجع الحديث:74

العِلْمَ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: بَلَى، لِي عَبْدٌ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ: أَيْ رَبِّ وَمَنْ لِي بِهِ؟- وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ، أَيْ رَبِّ، وَكَيْفَ لِي بِهِ؟- قَالَ: تَأْخُذُ حُوتًا، فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ، حَيْثُمَا فَقَدْتَ الحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ، - وَرُبَّمَا قَالَ: فَهُوَ ثَمَّهْ -. وَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ، ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ، حَتَّى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا، فَرَقَدَ مُوسَى وَاضْطَرَبَ الحُوتُ فَخَرَجَ، فَسَقَطَ فِي البَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي البَحْرِ سَرَبًا، فَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنِ الحُوتِ جِرْيَةَ المَاءِ، فَصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ، فَقَالَ: هَكَذَا مِثْلُ الطَّاقِ، فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمَهُمَا، حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الغَدِ قَالَ لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا، لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا، وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ حَيْثُ أَمَرَهُ اللَّهُ، قَالَ لَهُ فَتَاهُ: (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي البَحْرِ عَجَبًا) فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَلَهُمَا عَجَبًا، قَالَ لَهُ مُوسَى: (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا)، رَجَعَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا، حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ، فَسَلَّمَ مُوسَى فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلاَمُ؟ قَالَ: أَنَا مُوسَى، قَالَ: مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ: نَعَمْ، أَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا، قَالَ: يَا مُوسَى: إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ اللَّهُ لاَ تَعْلَمُهُ، وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ لاَ أَعْلَمُهُ، قَالَ: هَلْ أَتَّبِعُكَ؟ قَالَ: (إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا. وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ

لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا، میں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی کیونکہ انہوں نے علم کو خدا کی طرف نہیں پھیرا تھا۔ ان سے فرمایا: کیوں نہیں دو دریاؤں کے ملنے پر ہمارا ایک بندہ رہتا ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے۔ انہوں نے عرض کی: اے رب! مجھے اس بندے تک کون پہنچائے گا۔ کبھی سفیان یوں روایت کرتے: اے رب! میں اس تک کیسے پہنچوں گا؟ فرمایا، تم ایک مچھلی لے کر زنبیل میں ڈال لو۔ جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے میرا وہ بندہ وہیں ہوگا۔ کبھی یہ ثَمَّ کی جگہ ثَمَّهْ روایت کرتے۔ خیر انہوں نے مچھلی لے کر زنبیل میں ڈال لی اور وہ نوجوان یوشع بن نون کے ساتھ لے کر چل پڑے، حتیٰ کہ ایک پتھر راستے میں آیا۔ دونوں اس پر سر رکھ کر لیٹ گئے۔ حضرت موسیٰ کو نیند آ گئی اور مچھلی تڑپی، باہر نکلی اور دریا میں جا گری۔ تو اس نے سرنگ کی طرح سمندر میں اپنا راستہ بنا لیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے پانی کے بہاؤ کو مچھلی کے لیے روک دیا اور طاق کی طرح اس کے لیے راستہ بنا دیا راوی نے اشارے سے بتایا کہ ایسا طاق، بہرحال وہ دونوں باقی دن اگلی رات اگلا دن متواتر چلتے رہے۔ حتیٰ کہ جب اس سے اگلا دن نے آیا تو نوجوان سے کہنے لگے، کھانا لاؤ ہمیں تو اس سفر میں بڑی تھکن ہوئی ہے۔ حضرت موسیٰ کو تھکن اسی وقت ہوئی تھی جب وہ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی جگہ سے آگے نکل گئے تھے۔ نوجوان نے ان سے کہا: ترجمہ کنزالایمان: بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا مذکور کروں اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی اچنبا ہے (پ ۱۵، الکھف ۶۳) مچھلی کے سمندر میں سرنگ بن جانا

تُحِطْ بِهِ خُبْرًا) (الكهف: 68)- إِلَى قَوْلِهِ - (إِمْرًا) (الكهف: 71) فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ، فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ كَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ، فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ، فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ جَاءَ عُصْفُورٌ، فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ، قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا مُوسَى مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ، إِذْ أَخَذَ الْفَأْسَ فَنَزَعَ لَوْحًا، قَالَ: فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسَى إِلَّا وَقَدْ قَلَعَ لَوْحًا بِالْقَدُّومِ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: مَا صَنَعْتَ؟ قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا، لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا، قَالَ: (أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا، قَالَ: لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا) (الكهف: 72)، فَكَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا، فَلَمَّا خَرَجَا مِنَ الْبَحْرِ مَرُّوا بِغُلَامٍ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَلَعَهُ بِيَدِهِ هَكَذَا، - وَأَوْمَأَ سُفْيَانُ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ كَأَنَّهُ يَقْطِفُ شَيْئًا - فَقَالَ لَهُ مُوسَى: أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ، لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا، قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا، قَالَ: إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا، فَانْطَلَقَا، حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا، فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا، فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ، مَائِلًا أَوْمَأَ بِيَدِهِ هَكَذَا، - وَأَشَارَ سُفْيَانُ كَأَنَّهُ يَمْسَحُ شَيْئًا إِلَى فَوْقُ، فَلَمْ أَسْمَعْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ مَائِلًا إِلَّا مَرَّةً - قَالَ: قَوْمٌ

واقعی ان کے لیے تعجب خیز تھا۔ تو حضرت موسیٰ اس سے کہنے لگے: ترجمہ کنزالایمان: یہی تو ہم چاہتے تھے تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے (پ ۱۵، الکھف ۶۴) یعنی دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس پلٹے حتیٰ کہ اسی پتھر کے پاس آپہنچے۔ وہاں دیکھا کہ ایک شخص کپڑوں میں لپٹا ہوا ہے۔ حضرت موسیٰ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا: آپ کے ملک میں سلام کہاں سے آیا؟ جواب دیا، میں موسیٰ ہوں۔ دریافت کیا نبی اسرائیل کے حضرت موسیٰ، فرمایا: ہاں۔ آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے اس عمدہ ہدایت میں سے کچھ سکھائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تعلیم فرمائی ہے۔ کہا اے موسیٰ! مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا علم سکھایا ہے جو آپ کو نہیں سکھایا اور آپ کو ایک ایسا عنایت فرمایا ہے جسے آپ جتنا مجھے اللہ تعالیٰ نے تعلیم نہیں فرمایا۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں؟ کہا: ترجمہ کنزالایمان: کہا آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے اور اس بات پر کیونکر صبر کریں گے جسے آپ کا علم محیط نہیں۔۔۔تا۔۔تمہارے کسی حکم کے خلاف نہ کروں گا (پ ۱۵، الکھف ۶۷۔۶۹) وہ ساحل سمندر کے ساتھ چل پڑے ان کے پاس سے ایک کشتی گزری تو سوار ہونے کے لیے بات چیت کی۔ کشتی والوں نے حضرت خضر کو پہچان کر سب کو سوار کر لیا اور بغیر کرائے کے۔ جب وہ کشتی میں سوار ہو گئے تو ایک چڑیا آکر کشتی کے ایک جانب بیٹھ گئی اور سمندر میں ایک یا دو چونچیں ماریں۔ حضرت خضر نے ان سے کہا، اے موسیٰ! میرے اور آپ کے علم نے علم الٰہی کو اتنا بھی نہیں گھٹایا جتنا اس چڑیا نے سمندر کے پانی کو گھٹایا ہے۔ پھر

أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا، عَمَدْتَ إِلَى حَائِطِهِمْ، لَوْ شِئْتَ لاَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا، قَالَ: هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ، سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى كَانَ صَبَرَ فَقَصَّ اللَّهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا، - قَالَ سُفْيَانُ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوْ كَانَ صَبَرَ لَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَأَمَّا الغُلاَمُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ " ثُمَّ قَالَ لِي سُفْيَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ، وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ، قِيلَ لِسُفْيَانَ: حَفِظْتَهُ قَبْلَ أَنْ تَسْمَعَهُ مِنْ عَمْرٍو، أَوْ تَحَفَّظْتَهُ مِنْ إِنْسَانٍ؟، فَقَالَ: مِمَّنْ أَتَحَفَّظُهُ، وَرَوَاهُ أَحَدٌ، عَنْ عَمْرٍو غَيْرِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلاَثًا وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ"

دفعتاً حضرت خضر نے کلہاڑی لے کر کشتی کا ایک تختہ نکال دیا۔ جب حضرت موسیٰ کی نظر پڑی تو کہنے لگے۔ یہ آپ نے کیا کیا؟ ان لوگوں نے تو بغیر اُجرت کے ہمیں کشتی میں بٹھا لیا ہے لیکن آپ نے تختہ توڑ دیا بلکہ کشتی ہی بے کار کر دی تا کہ سواریاں غرق ہو جائیں۔ یہ کوئی اچھا کام تو نہیں کیا۔ حضرت خضر نے کہا: کیا میں نے پہلے ہی نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ نے کہا: میری بھول پر مواخذہ نہ کرو اور میرے کام میں مجھ پر تنگی نہ ڈالو۔ یہ حضرت موسیٰ سے پہلی بھول ہوئی۔ جب یہ دریا سے نکلے تو ایک لڑکے کے پاس سے گزرتے جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ تو حضرت خضر نے اسے سر سے پکڑ لیا اور اپنے ہاتھ سے اس کی گردن اس طرح مروڑ دی۔ سفیان راوی نے اپنی انگلیوں سے اس طرح اشارہ کیا جیسے وہ کسی چیز کو توڑ رہے ہیں۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا: ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے ایک ستھری جان بے کسی جان کے بدلے قتل کر دی بیشک تم نے بہت بری بات کی کہا میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے کہا اس کے بعد میں تم سے کچھ پوچھوں تو میرے ساتھ نہ رہنا بیشک میری طرف سے تمہارا عذر پورا ہو چکا پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ان دہقانوں سے کھانا مانگا انہوں نے انہیں دعوت دینی قبول نہ کی پھر دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار پائی کہ گرا چاہتی ہے (پ ۱۶، الکھف ۷۱۔۷۷) یعنی جھک گئی ہے۔ سفیان نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ ایسے گویا وہ کسی چیز کے اوپر ہاتھ پھیر رہے ہیں۔ لیکن جھکنے کا ذکر میں نے سفیان سے صرف ایک دفعہ سنا ہے۔ کہا، یہ تو ایسے لوگ

ہیں کہ ہم ان کے پاس آئے تو انہوں نے ہمیں کھانا نہیں دیا اور ہمیں دعوت دینا منظور نہ کیا لیکن تم نے ان کی دیوار درست کر دی۔ ترجمہ کنزالایمان: تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے کہا یہ میری اور آپ کی جدائی ہے اب میں آپ کو ان باتوں کا پھیر بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا (پ ۱۶، الکھف ۷۷۔۷۸) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کاش! حضرت موسیٰ صبر کرتے تو ان دونوں کے اور واقعات بھی اللہ تعالیٰ ہمیں بتا دیتا۔ سفیان کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے، اگر وہ صبر کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کا اور بھی قصہ ہمیں بتا دیتا۔ اور ابن عباس کی قرأت میں یوں ہے: أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا ۝ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَأَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ سفیان نے مجھ سے کہا کہ میں نے یہ حدیث عمرو بن دینا سے دو دفعہ سنی اور حفظ کر لی۔ سفیان سے پوچھا گیا آ نے اس حدیث کو عمرو بن دینا سے سن لینے سے پہلے ہی یاد کر لیا تھا یا اسے کسی اور شخص سے یاد کیا تھا؟ جواب دیا: کیا اس حدیث کو عمرو سے میرے سوا کسی نے روایت کیا ہے جس سے سن کر میں اسے یاد کرتا؟ میں نے یہ حدیث ان سے دو یا تین دفعہ سن کر یاد کی ہے۔

3402 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ الأَصْبَهَانِيِّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّمَا سُمِّيَ الخَضِرَ أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ، فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کا نام خضر اس لیے ہے کہ جب وہ کسی بے آب و گیاہ اور چٹیل زمین پر بیٹھتے تو اٹھتے ہی وہ سبزہ زار بن جاتی۔

28-باب

3403- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ: (ادْخُلُوا البَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ) (البقرة: 58) فَبَدَّلُوا، فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ، وَقَالُوا: حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ"

3404- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الحَسَنِ، وَمُحَمَّدٍ، وَخِلاَسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيرًا، لاَ يُرَى مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ اسْتِحْيَاءً مِنْهُ، فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا: مَا يَسْتَتِرُ هَذَا التَّسَتُّرَ، إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ: إِمَّا بَرَصٌ وَإِمَّا أُدْرَةٌ: وَإِمَّا آفَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ مِمَّا قَالُوا لِمُوسَى، فَخَلاَ يَوْمًا وَحْدَهُ، فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى الحَجَرِ، ثُمَّ اغْتَسَلَ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلَى ثِيَابِهِ لِيَأْخُذَهَا، وَإِنَّ الحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهِ، فَأَخَذَ مُوسَى عَصَاهُ وَطَلَبَ الحَجَرَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: ثَوْبِي حَجَرُ، ثَوْبِي حَجَرُ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ، وَأَبْرَأَهُ مِمَّا يَقُولُونَ، وَقَامَ الحَجَرُ، فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَلَبِسَهُ، وَطَفِقَ بِالحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ، فَوَاللَّهِ إِنَّ بِالحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ ضَرْبِهِ، ثَلاَثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَكُونُوا

بنی اسرائیل کے اعمال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا تھا کہ (دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور کہنا ہمارے گناہ معاف ہوں) (سورۃ البقرہ، آیت:۵۸) لیکن انہوں نے یہ حکم بدل دیا۔ وہ سُرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کہتے جاتے تھے حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ یعنی بال میں دانہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰ بہت باحیاء اور ستر پوش تھے۔ حیا کے سبب کوئی ان کے بدن کا ذرا سا حصہ بھی نہیں دیکھ سکا تھا۔ بنی اسرائیل نے انہیں ستانے کے لیے کہنا شروع کر دیا کہ یہ کسی بیماری کے سبب بدن کو اتنا چھپاتے ہیں۔ انہیں برص ہے یا ان کے خصیے پھول گئے یا کوئی اور بیماری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ ان کے الزامات سے حضرت موسیٰ کو بری فرمائے۔ پس ایک دن موسیٰ نے تنہائی میں جا کر کپڑے اتارے اور ایک پتھر پر رکھ دیے۔ پھر غسل فرمانے لگے جب غسل سے فارغ ہوئے اور کپڑے لینے کے لیے پتھر کی طرف بڑھے تو پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا۔ حضرت موسیٰ نے پتھر کو مارنے کے لیے اپنا عصا لیا اور کہتے جاتے، اے پتھر میرے کپڑے، اے پتھر میرے کپڑے، حتیٰ کہ وہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس جا نکلے۔ ان لوگوں نے برہنہ حالت میں دیکھ لیا کہ ان کی تخلیق تو بڑی حسین ہے اور لوگ جو الزامات لگاتے ہیں ان کا

3403- انظر الحدیث: 4641,4479، صحیح مسلم: 7439

3404- انظر الحدیث: 4799

كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا"

یہاں نشان تک نہیں ہے۔ پس پتھر رک گیا اور انہوں نے کپڑے لے کر پہن لیے اور اپنے عصا سے پتھر کی پٹائی کرنے لگے۔ ان کے مارنے کے باعث خدا کی قسم پتھر پر تین چار یا پانچ نشان پڑ گئے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا تو اللہ نے اسے بری فرمادیا اس بات سے جو انہوں نے کہی اور موسیٰ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے (پ ۲۲، الاحزاب ۶۹)

3405 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَغَضِبَ حَتَّى رَأَيْتُ الغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى، قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ مال تقسیم فرمایا تو ایک شخص نے کہا: اس تقسیم میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو پیش نظر نہیں رکھا گیا ہے۔ جب یہ بات نبی کریم ﷺ کو بتائی گئی تو آپ ناراض ہوئے حتیٰ کہ غصے کے آثار میں نے آپ کے چہرۂ انور پر دیکھے۔ پھر فرمایا، اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ ستایا گیا لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

29- بَابُ (يَعْكِفُونَ عَلَى أَصْنَامٍ لَهُمْ) (الأعراف:138)

ترجمہ کنزالایمان: اپنے بتوں کے آگے آسن مارے تھے

(مُتَبَّرٌ) (الأعراف: 139) : خُسْرَانٌ، (وَلِيُتَبِّرُوا) (الإسراء : 7) : يُدَمِّرُوا، (مَا عَلَوْا) (الإسراء: 7): مَا غَلَبُوا

مُتَبَّرٌ نقصان، لِيُتَبِّرُوْا ہلاک کر دئے جائیں گے، مَا عَلَوْا جب غلبہ پائیں۔

3406 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ پیلو توڑ رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کالے پیلو چنو کیونکہ وہ زیادہ عمدہ ہوتے ہیں لوگوں نے پوچھا، کیا آپ نے

3405- صحیح مسلم:2445

3406- انظر الحدیث:5453، صحیح مسلم:5317

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجْنِي الكَبَاثَ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالأَسْوَدِ مِنْهُ، فَإِنَّهُ أَطْيَبُهُ قَالُوا: أَكُنْتَ تَرْعَى الغَنَمَ؟ قَالَ: وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا

بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا، کیا ایسا بھی کوئی نبی ہے جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

30- بَابُ (وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً) (البقرة: 67) الآيَةَ

ترجمہ کنزالایمان: اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو

قَالَ أَبُو العَالِيَةِ: " العَوَانُ: النَّصَفُ بَيْنَ البِكْرِ وَالهَرِمَةِ، (فَاقِعٌ) (البقرة: 69) : صَافٍ، (لاَ ذَلُولٌ) (البقرة: 71) : لَمْ يُذِلَّهَا العَمَلُ ، (تُثِيرُ الأَرْضَ) (البقرة: 71) : لَيْسَتْ بِذَلُولٍ تُثِيرُ الأَرْضَ وَلاَ تَعْمَلُ فِي الحَرْثِ. (مُسَلَّمَةٌ) (البقرة: 71) : مِنَ العُيُوبِ، (لاَ شِيَةَ) (البقرة: 71) : بَيَاضٌ. (صَفْرَاءُ) (البقرة: 69): إِنْ شِئْتَ سَوْدَاءُ، وَيُقَالُ: صَفْرَاءُ كَقَوْلِهِ (جِمَالاَتٌ صُفْرٌ). (فَادَّارَأْتُمْ) (البقرة: 72) : اخْتَلَفْتُمْ "

ابوالعالیہ کا قول ہے: اَلْعَوَانُ سے بچھیا اور بوڑھی گائے کے درمیانی عمر والی۔ فَاقِعٌ صاف۔ لَاذَلُوْلٌ مشقت نہیں لی جاتی۔ تُثِيْرُ الْاَرْضِ زراعت کی مشقت ہل وغیرہ جوتنا۔ مُسَلَّمَةٌ عیوب سے۔ لَاشِيَةَ داغ نہیں ہے۔ صَفْرَاءُ اگرچہ سیاہ کو بھی صَفْرَاءُ کہہ سکتے ہیں جیسے جِمَالَاتٌ صُفْرٌ کہا جاتا ہے۔ فَاوَرَءْ تُمْ تم نے اختلاف کیا۔

31- بَابُ وَفَاةِ مُوسَى وَذِكْرِهِ بَعْدُ

حضرت موسیٰ کا وصال اور اس کے بعد کے حالات

3407- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "أُرْسِلَ مَلَكُ المَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ، فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ، فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ، فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لاَ يُرِيدُ المَوْتَ، قَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ، فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہما السلام کے پاس بھیجا گیا تو انہوں نے مُکا مارا۔ وہ بارگاہ رب العزّت کی طرف واپس لوٹے اور عرض کی، تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ فرمایا، پھر جاؤ اور کہو کہ اپنا ہاتھ کسی بیل پر پھیریے تو آپ کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے ہر بال کے بدلے

3407- راجع الحدیث: 1339

سَنَةً، قَالَ: أَيْ رَبِّ، ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ المَوْتُ، قَالَ: فَالآنَ، قَالَ: فَسَأَلَ اللَّهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الأَرْضِ المُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ، إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الكَثِيبِ الأَحْمَرِ

ایک سال مل جائے گا۔ انہوں نے عرض کی۔ اے رب! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا، پھر موت۔ عرض کی تو ابھی آجائے۔ راوی کا بیان ہے، انہوں نے دعا کی کہ مجھے ارضِ مقدس سے اتنا قریب کر دیا جائے جہاں تک پتھر پھینکا جاسکے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں ان کی قبرِ مبارک راستے کے قریب سرخ ٹیلے کے نیچے دکھا دیتا۔

3407م- قَالَ وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

حضرت ابوہریرہ سے یہ دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

3408 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ اليَهُودِ، فَقَالَ المُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى العَالَمِينَ، فِي قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهِ، فَقَالَ اليَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى العَالَمِينَ، فَرَفَعَ المُسْلِمُ عِنْدَ ذَلِكَ يَدَهُ فَلَطَمَ اليَهُودِيَّ، فَذَهَبَ اليَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ المُسْلِمِ، فَقَالَ لاَ تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ العَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي، أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مسلمان اور یہودی میں بدکلامی ہوگئی۔ مسلمان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں سے چُن لیا اور یوں قسم کھائی۔ پس یہودی نے کہا، قسم اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں سے چُنا۔ اس پر مسلمان نے یہودی کو طمانچہ رسید کر دیا۔ یہودی نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اپنا اور اس مسلمان کا سارا واقعہ بیان کر دیا۔ آپ نے فرمایا: مجھے حضرت موسیٰ پر فضیلت نہ دو کیونکہ جب سارے انسان بے ہوش پڑے ہوں گے تو میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا، تو موسیٰ عرش کا کنارے پکڑے ہوں گے مجھے نہیں پتہ کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا ان میں ہیں جنہیں مستثنیٰ فرمایا ہوا ہے۔

3408- راجع الحديث: 2411، صحيح مسلم: 6104

3409 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجَتْكَ خَطِيئَتُكَ مِنَ الجَنَّةِ، فَقَالَ لَهُ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالاَتِهِ وَبِكَلاَمِهِ، ثُمَّ تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ " فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى مَرَّتَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کے درمیان بحث ہوئی۔ حضرت موسیٰ نے کہا، آپ وہی حضرت آدم تو ہیں جن کی بھول نے انہیں جنت سے نکالا۔ حضرت آدم نے کہا، آپ وہی موسیٰ تو ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کے لیے چنا پھر بھی آپ مجھے ایسی بات پر ملامت کر رہے ہیں جو میرے پیدا ہونے سے بھی پہلے مقدر فرما دی گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دفعہ فرمایا: اس بحث میں حضرت آدم حقیقت میں حضرت موسیٰ پر غالب رہے۔

3410 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمًا قَالَ: " عُرِضَتْ عَلَيَّ الأُمَمُ، وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الأُفُقَ، فَقِيلَ: هَذَا مُوسَى فِي قَوْمِهِ "

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھ پر امتیں پیش فرمائی گئیں تو میں نے ایک بہت بڑی جماعت کو دیکھا جس نے افق کو ڈھانپ رکھا تھا۔ کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ اپنی قوم میں ہیں۔

32-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ) (التحريم: 11)-إِلَى قَوْلِهِ-(وَكَانَتْ مِنَ القَانِتِينَ) (التحريم: 12)

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ مسلمانوں کی مثال بیان فرماتا ہے فرعون کی بی بی ۔۔۔تا۔۔۔اور فرمانبرداروں میں ہوئی (پ ۹، الاعراف ۱۳۸)

3411 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

-3409 صحیح مسلم:6687

-3410 انظر الحدیث:6541,6472,5752,5705 'صحیح مسلم:526 'سنن ترمذی:2446

-3411 انظر الحدیث:5418,3769,3433 'صحیح مسلم:6222 'سنن ترمذی:1834 'سنن نسائی:3957 'سنن ابن ماجہ:3280

وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ الهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ: إِلَّا آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ "

مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں میں سے تو کامل انسان بہت ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں سے آسیہ زوجۂ فرعون اور مریم بنت عمران کے سوا کامل کوئی نہیں ہوئی۔ عائشہ صدیقہ کو تمام عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر۔

33- بَابُ (إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى) (القصص: 76) الآيَةَ

ترجمہ کنزالایمان: بیشک قارون موسیٰ کی قوم سے تھا

(لَتَنُوءُ) (القصص: 76) : لَتُثْقِلُ " قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " (أُولِي القُوَّةِ) (القصص: 76) لاَ يَرْفَعُهَا العُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ. يُقَالُ: (الفَرِحِينَ) (القصص: 76) : المَرِحِينَ، (وَيْكَأَنَّ اللَّهَ) (القصص: 82) : مِثْلُ: أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ (يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ) (الرعد: 26) : وَيُوَسِّعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ "

لَتَنُوْءُ بھاری ہوتی تھیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اُولِی الْقُوَّةِ، جنہیں طاقتور جماعت نہ اٹھا سکے۔ فَرِحِيْنَ اترانے والے وَيْكَاَنَّ اللهَ اسی طرح ہے جیسے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللهَ يَبْسُطُوا الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ہے یعنی روزی فراخ کرتا اور تنگی فرماتا ہے۔

34- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا) (الأعراف: 85)

ترجمہ کنزالایمان: اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو

إِلَى أَهْلِ مَدْيَنَ، لِأَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ، وَمِثْلُهُ (وَاسْأَلِ القَرْيَةَ) (يوسف: 82) : وَاسْأَلِ (العِيرَ) (يوسف: 70) : يَعْنِي أَهْلَ القَرْيَةِ وَأَهْلَ العِيرِ، (وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا) (هود: 92) : لَمْ يَلْتَفِتُوا إِلَيْهِ، يُقَالُ إِذَا لَمْ يَقْضِ حَاجَتَهُ: ظَهَرْتَ حَاجَتِي وَجَعَلْتَنِي ظِهْرِيًّا. قَالَ: الظِّهْرِيُّ أَنْ تَأْخُذَ مَعَكَ دَابَّةً أَوْ وِعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهِ، مَكَانَتُهُمْ وَمَكَانُهُمْ وَاحِدٌ، (يَغْنَوْا) (الأعراف: 92) : يَعِيشُوا، (تَأْسَ)

مراد اہل مدین ہیں کیونکہ مدین تو شہر ہے۔ اس کی مثال وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ اور وَاسْأَلِ الْعِيْرَ ہے۔ مراد ہیں گاؤں والے اور قافلے والے۔ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ادھر متوجہ نہ ہوئے۔ جب تم کسی کی حاجت پوری نہ کرو تو کہے گا: میں نے اپنی حاجت کا اظہار کیا لیکن اس نے مجھے نظر انداز کر دیا۔ زہری کا قول ہے کہ تم اپنے ساتھ سواری یا برتن رکھو جس سے مدد حاصل کرو۔ مَكَانَتِهِمْ اور مَكَانِهِمْ کا مفہوم ایک ہے۔

(المائدة: 26) : تَحْزَنْ (آسَى) (الأعراف: 93) : أَحْزَنُ " وَقَالَ الحَسَنُ: (إِنَّكَ لَأَنْتَ الحَلِيمُ) (هود: 87) يَسْتَهْزِئُونَ بِهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (لَيْكَةُ) الأَيْكَةُ، (يَوْمِ الظُّلَّةِ) (الشعراء: 189) : إِظْلاَلُ الغَمَامِ العَذَابَ عَلَيْهِمْ

يَغْنَوْا زندہ رہے۔ يَاْسَ غمگین ہونا۔ اسی رنجیدہ ہونا۔ حسن کا قول ہے کہ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيْمُ جس سے مذاق بھی کرتے تھے۔ مجاہد کا قول ہے کہ اَيْكَة سائے کا دن عذاب کے بادلوں کا ان پر سایہ افگن ہو جانا۔

35-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ المُرْسَلِينَ) (الصافات: 139) إِلَى قَوْلِهِ: (وَهُوَ مُلِيمٌ) (الصافات: 142)

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک یونس پیغمبروں سے ہے۔۔۔ تا۔۔۔ وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا (پ ۲۳، الصافات ۱۴۲)

قَالَ مُجَاهِدٌ: " مُذْنِبٌ. المَشْحُونُ: المُوقَرُ. (فَلَوْلاَ أَنَّهُ كَانَ مِنَ المُسَبِّحِينَ) (الصافات: 143) الآيَةَ (فَنَبَذْنَاهُ بِالعَرَاءِ) (الصافات: 145) بِوَجْهِ الأَرْضِ (وَهُوَ سَقِيمٌ. وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ) (الصافات: 146) مِنْ غَيْرِ ذَاتِ أَصْلٍ: الدُّبَّاءِ وَنَحْوِهِ (وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ. فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَى حِينٍ)، (وَلاَ تَكُنْ كَصَاحِبِ الحُوتِ إِذْ نَادَى وَهُوَ مَكْظُومٌ) (القلم: 48): كَظِيمٌ، وَهُوَ مَغْمُومٌ "

مجاہد نے کہا گنہگار۔ اَلْمَشْحُوْنُ بھری ہوئی۔ پس اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ۔ ترجمہ کنز الایمان: پھر ہم نے اسے میدان پر ڈال دیا اور وہ بیمار تھا اور ہم نے اس پر کدو کا پیڑ اگایا (پ ۲۳، الصافات ۱۴۵۔۱۴۶) تنے کے بغیر کدو کی بیل یا کوئی اور ایسی اور اسے ایک لاکھ یا اس سے زیادہ لوگوں کی طرف بھیجا۔ پس وہ ایمان لے آئے اور فائدہ حاصل کرنا ہے ایک مدت تک۔ اور مچھلی والے کی طرح نہ ہونا جب اسے پکارا تو وہ غمزدہ تھا۔ مَكْظُوْمٌ كَظِيْمٌ سے بنا ہے یعنی مغموم۔

3412 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الأَعْمَشُ، ح حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لاَ يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ " زَادَ مُسَدَّدٌ: يُونُسَ بْنِ مَتَّى

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ میں حضرت یونس سے بہتر ہوں۔ مسدد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یونس بن متیٰ سے۔

-3412 انظر الحدیث: 4804,4603

3413 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي العَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی بندے کے لیے ہی کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں اور آپ ان کی ان کے والد کی طرف نسبت کی۔

3414 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الفَضْلِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَعْرِضُ سِلْعَتَهُ، أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ، فَقَالَ: لاَ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى البَشَرِ، فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَامَ فَلَطَمَ وَجْهَهُ، وَقَالَ: تَقُولُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى البَشَرِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا؟ فَذَهَبَ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَبَا القَاسِمِ، إِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَهْدًا، فَمَا بَالُ فُلاَنٍ لَطَمَ وَجْهِي، فَقَالَ: لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ فَذَكَرَهُ، فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: " لاَ تُفَضِّلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ، فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ، فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ، إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ، فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِالعَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَحُوسِبَ بِصَعْقَتِهِ يَوْمَ الطُّورِ، أَمْ بُعِثَ قَبْلِي،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کوئی یہودی اپنا سامان بیچ رہا تھا۔ اسے جو قیمت دی جارہی تھی اس پر وہ راضی نہ تھا۔ پس کہنے لگا، اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں سے چن لیا، میں اتنی قیمت میں نہیں بیچوں گا۔ یہ بات ایک انصاری نے سن لی تو کھڑے ہوکر اس کے منہ پر تھپڑ مارا اور کہا، تم کہتے ہو کہ حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں سے چنا حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں تشریف فرما ہیں۔ وہ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، اے ابوالقاسم! میں ذمی اور معاہد ہوں، فلاں کا کیا حال ہے جس نے میرے منہ پر تھپڑ مارا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر تھپڑ کیوں مارا؟ انہوں نے واقعہ عرض کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جلال آیا اور اس کے آثار چہرۂ پرنور سے ظاہر ہونے لگے۔ پھر فرمایا انبیائے اکرام میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو کیونکہ جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو زمین ور آسمان میں جتنی مخلوق ہے سب سے بے ہوش ہو جائے گی، مگر جس کو اللہ چاہے۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے مَیں ہوش میں آؤں گا تو حضرت موسیٰ عرشِ الٰہی کو پکڑے کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ کوہِ طور کی بیہوشی کا بدلہ ہوگا یا وہ مجھ سے پہلے ہوش

3413- راجع الحدیث:3395

3414- صحیح مسلم:6102

میں آ گئے۔

3415 - وَلاَ أَقُولُ: إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى"

میں تو یہ بھی نہیں کہتا کہ فلاں نبی حضرت یونس بن متّٰی سے افضل ہے۔

3416 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لاَ يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کسی بندے کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں حضرت یونس بن متّٰی سے افضل ہوں۔

36-بَابٌ

(وَاسْأَلْهُمْ عَنِ القَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ البَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ) (الأعراف: 163) يَتَعَدَّوْنَ يُجَاوِزُونَ فِي السَّبْتِ (إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا) (الأعراف: 163) شَوَارِعَ، (وَيَوْمَ لاَ يَسْبِتُونَ) (الأعراف: 163)- إِلَى قَوْلِهِ - (كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ) (البقرة: 65) (بَئِيسٍ) (الأعراف: 165) شَدِيدٌ

ارشادِ ربانی ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور ان سے حال پوچھو اس بستی کا کہ دریا کنارے تھی جب وہ ہفتے کے بارے میں حد سے بڑھتے۔ یعنی حد سے نکلتے اور ہفتے کے بارے میں تجاوز کرتے تھے۔ جب ہفتے کے دن ان کے پاس مچھلیاں آئیں۔ شُرَّعًا تیرتی ہوئی۔ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ o تک بَئِيسٌ سخت۔

37-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا)

الزُّبُرُ: الكُتُبُ وَاحِدُهَا زَبُورٌ، زَبَرْتُ كَتَبْتُ، (وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ) " قَالَ مُجَاهِدٌ: " سَبِّحِي مَعَهُ (وَالطَّيْرَ وَأَلَنَّا لَهُ الحَدِيدَ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ) (سبأ: 11) الدُّرُوعَ (وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ) (سبأ: 11) المَسَامِيرِ وَالحَلَقِ، وَلاَ يُدِقَّ المِسْمَارَ فَيَتَسَلْسَلَ، وَلاَ يُعَظِّمْ فَيَفْصِمَ (وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور داؤد کو زبور عطا فرمائی

الزُّبُرُ سے مراد کتابیں اور زَبُوْرُ اس کا واحد ہے زَبَرْتُ میں نے لکھا۔ نیز فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنا بڑا فضل دیا اے پہاڑو اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اے پرندو اور ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کیا کہ وسیع زِرہیں بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ (پ ۲۲، سبا ۱۱) سَرْدِ زرہوں کی کیلیں اور حلقے۔ پس نہ انہیں پتلی رکھو کہ ڈھیلی رہیں اور

3415- انظر الحدیث: 4805,4631,4604,3416، راجع الحدیث: 3414

3416- راجع الحدیث: 3415، صحیح مسلم: 6109

بَصِيرٌ) (سبأ: 11)"

نہ موٹی بناؤ کہ ٹوٹ جائیں۔ اور فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: اور تم سب نیکی کرو بیشک میں تمہارے کام دیکھ رہا ہوں (پ ۲۲، سبا ۱۱)

3417 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ القُرْآنُ، فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ، فَيَقْرَأُ القُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ، وَلاَ يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام پر قرآن آسان فرما دیا گیا تھا۔ یہ اپنی سواری کو تیار کرنے کا حکم دیتے اور سواری پر زین کس جانے سے پہلے ساری زبور پڑھ لیتے تھے اور صرف اپنے ہاتھ کی کمائی ہوئی روزی کھاتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ سے اسے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

3418 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، أَخْبَرَهُ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ: وَاللَّهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ، وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ " فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ وَاللَّهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ قُلْتُ: قَدْ قُلْتُهُ قَالَ: إِنَّكَ لاَ تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنَّ الحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ: قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچائی گئی کہ میں نے یہ کہا ہے کہ خدا کی قسم، میں پوری زندگی ہمیشہ دن میں روزہ رکھا کروں گا اور ہمیشہ راتوں کو قیام کیا کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے یہ کہا ہے کہ میں پوری زندگی ہمیشہ دن میں روزے رکھا کروں گا اور ہمیشہ راتوں کو قیام کیا کروں گا؟ میں نے جواب دیا، جی یہی کہا ہے، فرمایا، تم یہ نہ کرسکو گے۔ یوں کرو کہ روزے رکھا کرو اور چھوڑا بھی کرو۔ راتوں کو قیام بھی کرو اور سویا بھی کرو۔ لہٰذا مہینے میں تین روز کے روزے رکھ لیا کرو، چونکہ نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ کے روزے رکھنے جیسی بات ہو جائے گی۔ عرض کی، یارسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، فرمایا تو ایک دن رکھ کر دو دن خالی چھوڑ دیا کرو۔

3417- راجع الحديث: 2073

3418- راجع الحديث: 1976,1131

ذَلِكَ، قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا، وَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ " قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: لاَ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ

عرض کی، میں سے زیادہ رکھ سکتا ہوں۔ فرمایا، تو ایک روز روزہ رکھو اور دوسرے روز نہ رکھو۔ یہ صوم داؤدی ہے اور ہے بھی معتدل روزہ۔ عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں اس سے زیادہ رکھ سکتا ہوں۔ فرمایا اس سے زیادہ میں فضیلت نہیں ہے۔

3419 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي العَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ العَاصِ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَمْ أُنَبَّأْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتِ العَيْنُ، وَنَفِهَتِ النَّفْسُ، صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ، أَوْ كَصَوْمِ الدَّهْرِ قُلْتُ: إِنِّي أَجِدُ بِي. - قَالَ مِسْعَرٌ يَعْنِي قُوَّةً - قَالَ: فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلاَ يَفِرُّ إِذَا لاَقَى

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں جس سے تم دن کو ہمیشہ روزہ رکھنے والے اور راتوں کو ہمیشہ قیام کرنے والے شمار ہو جاؤ؟ میں نے عرض کی۔ ضرور بتائیے۔ فرمایا: اگر واقعی تم ایسا کرو تو آنکھیں کمزور ہو جائیں گی اور حوصلہ ڈھا بیٹھو گے۔ یوں کرو کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ یہ ہمیشہ روزہ رکھنے والی بات ہو جائے گی یا ایسی بات ہو جائے گی جیسے ہمیشہ روزے رکھے۔ عرض کی کہ میں اپنے اندر پاتا ہوں۔ مسعر کا قول ہے کہ طاقت پاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا تو پھر صوم داؤدی رکھ لو کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن چھوڑ دیتے، پس انہیں دشمن کے مقابلے سے بھاگنے کی حاجت پیش نہیں آتی تھی۔

38- بَابٌ: أَحَبُّ الصَّلاَةِ إِلَى اللَّهِ صَلاَةُ دَاوُدَ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ: كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ

نمازِ داؤدی اور صومِ داؤدی اللہ تعالیٰ کو سب سے پسند ہے اور روزہ اللہ تعالیٰ کو تمام نمازوں سے پسند ہے، وہ آدھی رات تک سوتے، پھر تہائی رات قیام کرتے اس کے بعد باقی چھٹا حصہ بھی سوتے، وہ ایک روز روزہ رکھتے اور ایک

3419- راجع الحدیث: 1979

يَوْمًا

قَالَ عَلِيٌّ: وَهُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ: مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا

3420 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ، سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ، كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَأَحَبُّ الصَّلاَةِ إِلَى اللَّهِ صَلاَةُ دَاوُدَ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ

39- بَابُ (وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ) إِلَى قَوْلِهِ: (وَفَصْلَ الخِطَابِ) (ص: 20)

قَالَ مُجَاهِدٌ: " الفَهْمُ فِي القَضَاءِ. (وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الخَصْمِ) (ص: 21) إِلَى (وَلاَ تُشْطِطْ) (ص: 22) : لاَ تُسْرِفْ. (وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ. إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً) (ص: 23) يُقَالُ لِلْمَرْأَةِ نَعْجَةٌ، وَيُقَالُ لَهَا أَيْضًا شَاةٌ. (وَلِي نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا) مِثْلُ (وَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ) ضَمَّهَا. (وَعَزَّنِي) (ص: 23) غَلَبَنِي، صَارَ أَعَزَّ مِنِّي، أَعْزَزْتُهُ جَعَلْتُهُ عَزِيزًا (فِي الخِطَابِ) (ص: 23) يُقَالُ: المُحَاوَرَةُ. (قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَى نِعَاجِهِ. وَإِنَّ كَثِيرًا

روز چھوڑ دیا کرتے

حضرت علی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا: میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوتے ہوئے سحر ہوتی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو صومِ داؤدی روزہ سب روزوں سے پسند ہے۔ وہ ایک روز روزہ رکھتے اور دوسرے روز چھوڑ دیتے۔ اللہ تعالیٰ کو نمازِ داؤدی سب نمازوں سے پسند ہے۔ وہ نصف رات تک سوتے، تہائی رات قیام کرتے پھر باقی چھٹا حصہ سوتے۔

ترجمہ کنزالایمان: اور ہمارے بندے داؤد نعمتوں والے کو یاد کرو بیشک وہ بڑا رجوع کرنے والا ہے فَصْلَ الخِطَابِ تک

مجاہد کا قول ہے کہ اس سے فیصلے کی سمجھ بوجھ مراد ہے۔ لَا تُشْطِطْ زیادتی نہ کرو۔ وَاهْدِنَا اِلٰی سَوَآءِ الصِّرَاطِ اِنَّ هٰذَا اَخِیْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً اس میں عورت کو نَعْجَةٌ کہا ہے اور وہ شَاۃ کے معنی میں آتا ہے۔ وَلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا یہ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا کی طرح ہے۔ اپنے ساتھ ملا لیا۔ وَعَزَّنِیْ مجھ پر غالب آیا۔ میری نسبت طاقتور ثابت ہوا۔ اَعْزَزْتُهٗ میں نے اسے غالب کر دیا۔ فِی الْخِطَابِ یہ محاورہ کے طور پر ہے۔ کہا تو نے دُنبی کو اپنی دُنبیوں میں ملانے کے لیے سوال کر کے زیادتی کی ہے

3420- راجع الحدیث: 1131

مِنَ الْخُلَطَاءِ) (ص: 24) الشُّرَكَاءِ، (لَيَبْغِي) (ص: 24)-إِلَى قَوْلِهِ- (أَنَّمَا فَتَنَّاهُ) (ص: 24) "قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اخْتَبَرْنَاهُ وَقَرَأَ عُمَرُ فَتَّنَّاهُ بِتَشْدِيدِ التَّاءِ (فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ) (ص: 24)

اور بیشک اکثر شرکاء زیادتی کرتے ہیں۔ إِنَّمَا فَتَنَّاهُ تک۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اس سے مراد ہے کہ ہم نے اسے آزمایا۔ حضرت عمر کی قرأت میں فَتَّنَّاهُ یعنی تاء کی تشدید کے ساتھ ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: تو اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا اور رجوع لایا (پ ۲۳، ص ۲۴)

3421 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: سَمِعْتُ العَوَّامَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَسْجُدُ فِي ص؛ فَقَرَأَ: (وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ) - حَتَّى أَتَى - (فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ) (الأنعام: 90). فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ "

مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا میں سورۂ ص میں سجدہ کروں آپ نے آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان۔۔۔۔تا۔۔۔۔۔ جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں کی راہ چلو (پ ۷، الصافات ۹۰) فرماتے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے کہ انبیاء کرام کی پیروی کریں۔

3422 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَيْسَ ص مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ، وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سورۂ ص کا سجدہ لازمی نہیں لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

40-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ العَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ) الرَّاجِعُ المُنِيبُ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: "اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا فرمایا کیا اچھا بندہ بیشک وہ بہت رجوع لانے والا"، لوٹنے والا، رجوع کرنے والا

وَقَوْلِهِ: (هَبْ لِي مُلْكًا لاَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ

اور اس کا قول کہ ترجمہ کنزالایمان: اور مجھے ایسی

3421- انظر الحديث: 4807,4806,4632

3422- راجع الحديث: 1069

بَعْدِي) (ص: 35) وَقَوْلِهِ: (وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ) (البقرة: 102) (وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ القِطْرِ) (سبأ: 12) أَذَبْنَا لَهُ عَيْنَ الحَدِيدِ (وَمِنَ الجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ) (سبأ: 12) إِلَى قَوْلِهِ (مِنْ مَحَارِيبَ) (سبأ: 13) " قَالَ مُجَاهِدٌ: بُنْيَانٌ مَا دُونَ القُصُورِ (وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ) (سبأ: 13): كَالحِيَاضِ لِلْإِبِلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " كَالْجَوْبَةِ مِنَ الأَرْضِ (وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ اعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ المَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الأَرْضِ) : الأَرَضَةُ (تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ) (سبأ: 14) : عَصَاهُ، (فَلَمَّا خَرَّ) (سبأ: 14)- إِلَى قَوْلِهِ - (فِي العَذَابِ المُهِينِ) (سبأ: 14) (حُبَّ الخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي) (ص: 32).. (فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالأَعْنَاقِ) (ص: 33) : يَمْسَحُ أَعْرَافَ الخَيْلِ وَعَرَاقِيبَهَا. (الأَصْفَادُ) (إبراهيم: 49)

الوَثَاقُ " قَالَ مُجَاهِدٌ: " (الصَّافِنَاتُ) (ص: 31) صَفَنَ الفَرَسُ: رَفَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ حَتَّى تَكُونَ عَلَى طَرَفِ الحَافِرِ، (الجِيَادُ) (ص: 31) : السِّرَاعُ، (جَسَدًا) (الأعراف: 148) : شَيْطَانًا، (رُخَاءً) (ص: 36) : طَيِّبَةً (حَيْثُ أَصَابَ) (ص: 36) : حَيْثُ شَاءَ، (فَامْنُنْ) (ص: 39) : أَعْطِ (بِغَيْرِ حِسَابٍ) (البقرة: 212) : بِغَيْرِ حَرَجٍ"

3423- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ

سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو (پ ۲۳، ص ۳۵) نیز اس کا قول ترجمہ کنزالایمان: اور اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنتِ سلیمان کے زمانہ میں (پ ۱، البقرة ۱۰۲) اور ترجمہ کنزالایمان: اور سلیمان کے بس میں ہوا کر دی اس کی صبح کی منزل ایک مہینہ کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینے کی راہ اور ہم نے اس کے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہایا اور جنوں میں سے وہ جو اس کے آگے کام کرتے۔۔۔ تا۔۔۔ اونچے اونچے محل (پ ۲۲، سبا ۱۲۔ ۱۳)۔ بُنْيَانٌ محلات سے چھوٹی عمارتیں۔ اور تصاویر اور حوض جیسے لگن۔ ابن عباس کا قول ہے کہ زمین کے بڑے گڑھوں کی طرح قُدُوْرٍ الرَّاسِيَاتِ سے الشَّكُوْرُ تک۔ اور جب اس پر موت واقع ہوگئی تو دیمک نے ہی اس کی موت کا پتہ بتایا، جو اس کی لاٹھی کو کھا گئی اور جب وہ گر گیا۔۔۔ الْمُهِيْنَ۔ مال کی محبت کو اپنے رب کے ذکر سے وان کی کونچیں اور گردنیں کاٹنے لگے کیونکہ وہ ان کی گردن اور پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے رہے تھے۔ الْأَصْفَادُ بندھن۔

مجاہد کا قول ہے کہ صَافِنَاتُ مشتق ہے صَفَنَ الْفَرَسِ سے۔ دونوں میں سے ایک پاؤں اٹھا کر سم کی نوک پر کھڑے ہو جاتا۔ الْجِيَادُ تیز رفتار جَسَدًا شیطان۔ رُخَاءً عمدہ، بہترین۔ حَيْثُ أَصَابَ جہاں چاہا۔ فَامْنُنْ عطا کر دے۔ بِغَيْرِ حِسَابٍ بغیر تکلیف اور حرج کے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک شریر جن

3423- راجع الحديث: 461

أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الجِنِّ تَفَلَّتَ البَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلاَتِي، فَأَمْكَنَنِي اللَّهُ مِنْهُ فَأَخَذْتُهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبُطَهُ عَلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي المَسْجِدِ حَتَّى تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لاَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَدْتُهُ خَاسِئًا (عِفْرِيتٌ) (النمل: 39) مُتَمَرِّدٌ مِنْ إِنْسٍ أَوْ جَانٍّ، مِثْلُ زِبْنِيَةٍ جَمَاعَتُهَا الزَّبَانِيَةُ

میرے پاس اچانک آیا تا کہ میری نماز تڑوا دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دی تو میں نے اسے پکڑ لیا۔ میرا ارادہ ہوا کہ اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دُوں تا کہ تم سب اسے دیکھو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان کی دعا یاد آ گئی کہ اے رب! مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو۔ پس میں نے اسے ناکام لوٹا دیا۔ عِفْرِيتٌ سے مراد سرکش ہے۔ خواہ انسان ہو یا جن۔ جیسے زِبْنِيَةٍ اس کی جمع الزَّبَانِيَةِ ہے۔

3424 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ: سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً، تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ فَارِسًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَلَمْ يَقُلْ، وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا إِلَّا وَاحِدًا، سَاقِطًا أَحَدُ شِقَّيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَالَهَا لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ " قَالَ شُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ: تِسْعِينَ وَهُوَ أَصَحُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے کہا: آج رات میں ستر بیویوں کے پاس جاؤں گا، پس ہر عورت شہسوار جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ایک ساتھی نے ان سے کہا انشاء اللہ۔ لیکن انہوں نے یہ الفاظ نہ کہے تو ایک کے سوا کوئی عورت حاملہ نہ ہوئی اور اس بچے کا بھی ایک پہلو بیکار تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر انہوں نے انشاء اللہ کہا ہوتا تو ضرور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔ شعیب نے ابوالزناد سے **90** بیویوں کی روایت کی ہے اور زیادہ صحیح یہی ہے۔

3425 - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلَ؟ قَالَ: المَسْجِدُ الحَرَامُ . قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟، قَالَ: ثُمَّ المَسْجِدُ الأَقْصَى قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: "

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا، مسجد حرام۔ میں نے پوچھا، اس کے بعد کون سی؟ فرمایا، پھر مسجد اقصیٰ۔ میں نے عرض کی، ان دونوں کے درمیان کتنا عرصہ ہے؟ فرمایا، چالیس سال۔ پھر فرمایا، جہاں تجھے نماز کا وقت ہو

3424- انظر الحدیث: 2819

3425- راجع الحدیث: 3366

أَرْبَعُونَ، ثُمَّ قَالَ: حَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلاَةُ فَصَلِّ، وَالأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ"

جائے وہیں نماز پڑھ لیا کر۔ تیرے لیے وہ زمین ہی مسجد ہے۔

3426 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَجَعَلَ الفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِي النَّارِ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میری اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی تو پروانے اور دوسرے کیڑے اس میں آ کر گرنے لگے۔

3427 - وَقَالَ: كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا، جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، وَقَالَتِ الأُخْرَى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ، فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى، فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ، فَقَالَ: ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا، فَقَالَتِ الصُّغْرَى: لاَ تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا، فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى " قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا المُدْيَةَ

پھر فرمایا کہ دو عورتیں تھیں اور ان میں سے ہر ایک کی گود میں اس کا بیٹا تھا۔ بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک لڑکے کو لے کر بھاگ گیا۔ ساتھی عورت نے اسے بتایا کہ تمہارے لڑکے کو بھیڑیا لے گیا ہے دوسری کہنے لگی کہ تمہارے لڑکے کو لے گیا ہے۔ وہ اپنا جھگڑا حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس لے گئیں۔ آپ نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ پھر دونوں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس گئیں۔ اور انہیں واقعہ بتایا۔ انہوں نے کہا، چھری لاؤ، میں برابر کے دو ٹکڑے کر کے تم دونوں کو دے دیتا ہوں۔ چھوٹی عورت کہنے لگی، اللہ آپ پر رحم کرے، ایسا نہ کیجیے یہ بیٹا اسی کا ہے۔ پس آپ نے چھوٹی عورت کے حق میں فیصلہ سنا دیا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ سِکِّین کا لفظ میں نے اسی دن سنا ورنہ ہم چھری کے لیے مُدْیَہ کہا کرتے تھے۔

41- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک ہم نے لقمان کو

3426- انظر الحدیث: 6483

3427- انظر الحدیث: 6769 سنن نسائی: 5417

(لقمان: 12) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ) (لقمان: 18)
(وَلاَ تُصَعِّرْ:) (لقمان: 18) الإِعْرَاضُ بِالوَجْهِ"

حکمت عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر کر۔۔۔تا۔۔۔۔۔۔کوئی اِتراتا فخر کرتا (پ ۲۱، لقمان ۱۲ ـ ۱۸)
وَلَا تُصَعِّرْ منہ نہ پھیر۔

3428 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: "لَمَّا نَزَلَتْ (الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) (الأنعام: 82) قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ؟ فَنَزَلَتْ (لاَ تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ) (لقمان: 13)"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت: اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ کے اصحاب کہنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جو اپنے ایمان میں ظلم کو نہیں ملاتا۔ پس اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنزالایمان: اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے (پ۲۱، لقمان ۱۳)

3429 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ (الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا) (الأنعام: 82) إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى المُسْلِمِينَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّنَا لاَ يَظْلِمُ نَفْسَهُ؟ قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ أَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لاَ تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت: اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ (سورۃ الانعام، آیت:۸۲) نازل ہوئی تو اس نے مسلمانوں پر خوف طاری کر دیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ! ایسا کون ہے جو اپنی جان پر ظلم نہیں کرتا؟ فرمایا یہ بات نہیں بلکہ اس سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے نہیں سنا جو لقمان نے نصیحت کرتے ہوئے اپنے بیٹے سے کہا، ترجمہ کنزالایمان: اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا، بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔

42- بَابٌ (وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ القَرْيَةِ)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: ان کے لیے گاؤں

3428- انظر الحديث:32، راجع الحديث:32

3429- راجع الحديث:32

(يس: 13) الآيَةَ

(فَعَزَّزْنَا) (يس: 14) : قَالَ مُجَاهِدٌ شَدَّدْنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَائِرُكُمْ مَصَائِبُكُمْ

43- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّاءَ، إِذْ نَادَى رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا، قَالَ: رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا إِلَى قَوْلِهِ: (لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا) (مريم: 7)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مِثْلًا، يُقَالُ: رَضِيًّا مَرْضِيًّا، (عُتِيًّا) : عَصِيًّا، عَتَا: يَعْتُو، (قَالَ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا) (مريم: 8)- إِلَى قَوْلِهِ- (ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا) (مريم: 10) وَيُقَالُ: صَحِيحًا، (فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا) (مريم: 11) فَأَوْحَى: فَأَشَارَ (يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ) (مريم: 12)- إِلَى قَوْلِهِ- (وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا) (مريم: 15) "(حَفِيًّا) (مريم: 47) : لَطِيفًا، (عَاقِرًا) (مريم: 5) الذَّكَرُ وَالأُنْثَى سَوَاءٌ"

والوں کی مثال بیان کرو

مجاہد نے کہا کہ فَعَزَّزْنَا سے ہم نے مضبوط کیا مراد ہے ابن عباس کا قول ہے کہ طَائِرُكُمْ سے تمہاری مصیبتیں مراد ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: یہ مذکور ہے تیرے رب کی اس رحمت کا جو اس نے اپنے بندہ زکریا پر کی جب اس نے اپنے رب کو آہستہ پکارا عرض کی اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہوگئی اور سر سے بڑھاپے کا بھبھوکا پھوٹا۔۔۔۔تا۔۔۔۔ہم نے اس نام کا کوئی نہ کیا (پ ۱۶، مریم ۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ یہ رَضِيًّا مَرْضِيًّا کی طرح ہے۔ عُتِيًّا نافرمان، عَتَا يَعْتُو سے۔ ترجمہ کنز الایمان: عرض کی اے میرے رب میرے لڑکا کہاں سے ہوگا میری عورت تو بانجھ ہے اور میں بڑھاپے سے سوکھ جانے کی حالت کو پہنچ گیا۔۔۔۔تا۔۔۔۔تین رات دن لوگوں سے کلام نہ کرے بھلا چنگا ہو کر (پ ۱۶، مریم ۸۔۱۰) اس سے مراد صحیح سالم ہے ترجمہ کنز الایمان: تو اپنی قوم پر مسجد سے باہر آیا تو انہیں اشارہ سے کہا کہ صبح و شام تسبیح کرتے رہو (پ ۱۶، مریم ۱۱) فَأَوْحَى اشارہ کیا ترجمہ کنز الایمان: اے یحییٰ! کتاب مضبوط تھام۔۔۔۔تا۔۔۔۔مردہ اٹھایا جائے گا (پ ۱۶، مریم ۱۲۔۱۵)۔ حَفِيًّا مہربان۔ عَاقِراً اس بارے میں مرد عورت دونوں برابر ہیں۔

3430 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ " ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا يَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ، قَالَ: هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا، ثُمَّ قَالاَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ "

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شب معراج کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا: پھر اوپر چڑھے حتیٰ کہ دوسرا آسمان آ گیا۔ پس اسے کھولنے کے لیے کہا تو دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل۔ پوچھا، تمہارے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا محمد ﷺ۔ دریافت کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ جب وہاں پہنچا تو حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ کو دیکھا۔ یہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔ جبرئیل نے کہا، حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ کو سلام کرو۔ میں نے دونوں کو سلام کیا۔ انہوں نے جواب کے بعد کہا: بھائی صالح اور نبی صالح مرحبا۔

44-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَاذْكُرْ فِي الكِتَابِ مَرْيَمَ إِذْ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا) (مریم: 16)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور کتاب میں مریم کو یاد کرو جب اپنے گھر والوں سے پورب کی طرف ایک جگہ الگ گئی

(إِذْ قَالَتِ المَلاَئِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ) (آل عمران: 45) (إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى العَالَمِينَ) (آل عمران: 33)- إِلَى قَوْلِهِ - (يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ) (البقرة: 212) " قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " وَآلُ عِمْرَانَ المُؤْمِنُونَ مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَآلِ عِمْرَانَ، وَآلِ يَاسِينَ، وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: (إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ) (آل عمران: 68) وَهُمُ المُؤْمِنُونَ، وَيُقَالُ آلُ يَعْقُوبَ: أَهْلُ يَعْقُوبَ

ترجمہ کنزالایمان: اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے پاس سے ایک کلمہ کی (پ ۳، آل عمران ۴۵) ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ نے چُن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہان سے ---------تک---------بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔ ابن عباس نے فرمایا: آل عمران آل ابراہیم میں سے مومن ہیں اور آل عمران آل الیاس اور آل محمد ﷺ آل ابراہیم میں سے ہیں ترجمہ کنز الایمان: بے شک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ

3430- راجع الحدیث: 3207

فَإِذَا صَغَّرُوا آلَ ثُمَّ رَدُّوهُ إِلَى الأَصْلِ قَالُوا: أُهَيْلٌ"

حق دار وہ تھے جو ان کے پیرو ہوئے (پ۳، آل عمران ۶۸) آلِ یعقوب سے حضرت یعقوب کے اہل مراد ہیں۔ اصل میں یہ لفظ اہل ہے۔ تصغیر کے سبب اصل کی طرف لے جاتے ہیں جیسے اُھَیْل۔

3431 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٌ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ، فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ، غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: (وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) (آل عمران: 36)"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کو چھوتا ہے اور شیطان کے چھونے کی وجہ سے ہی وہ چیختا چلاتا ہے ماسوائے مریم اور ان کے صاحبزادے کے۔ پھر حضرت ابو ہریرہ یہ آیت پڑھا کرتے: اِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَ ذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ (سورۂ آلِ عمران، آیت: ۳۶)

45- بَابُ

(وَإِذْ قَالَتِ المَلاَئِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ العَالَمِينَ، يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ. ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلاَمَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ) (آل عمران: 43)

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! بے شک اللہ نے تجھے چُن لیا اور خوب ستھرا کیا اور آج سارے جہاں کی عورتوں سے تجھے پسند کیا اے مریم اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور اس کے لئے سجدہ کر اور رکوع والوں کے ساتھ رکوع کر یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے۔

يُقَالُ: يَكْفُلُ يَضُمُّ، (كَفَلَهَا) ضَمَّهَا، مُخَفَّفَةً، لَيْسَ مِنْ كَفَالَةِ الدُّيُونِ وَشِبْهِهَا"

کہتے ہیں کہ یَکْفُلُ ملا لے اور کَفَلَ ملا لیا بغیر تشدید کے لیے۔ اس پر قرض والی کفالت یعنی ضمانت کا شک نہ کیا جائے۔

3431- راجع الحدیث: 3286، صحیح مسلم: 6087

3432 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا: اپنے وقت کی بہترین عورت مریم بنت عمران تھیں اور اپنے وقت کی بہترین عورت خدیجہ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

46- بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{إِذْ قَالَتِ المَلاَئِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ اسْمُهُ المَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ} (آل عمران: 45) إِلَى قَوْلِهِ {فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ} (البقرة: 117)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب فرشتوں نے کہا: اے مریم ۔۔۔۔۔تا۔۔۔تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہوجا! وہ فوراً ہوجاتا ہے

يُبَشِّرُكِ وَيَبْشُرُكِ وَاحِدٌ، {وَجِيهًا} (آل عمران: 45): شَرِيفًا " وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: المَسِيحُ: الصِّدِّيقُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الكَهْلُ الحَلِيمُ، وَالأَكْمَهُ مَنْ يُبْصِرُ بِالنَّهَارِ وَلاَ يُبْصِرُ بِاللَّيْلِ، وَقَالَ غَيْرُهُ: مَنْ يُولَدُ أَعْمَى

يُبَشِّرُكَ اور يَبْشُرُكِ ہم معنی ہیں۔ وَجِيهًا شرف والا۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ مسیح سے صدیق مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ الْكَهْلُ سے حلم والا مراد ہے، الْأَكْمَهُ جو دن میں دیکھے لیکن رات میں اسے کچھ نظر نہ آئے جبکہ دوسروں کا قول ہے کہ مادر زاد اندھے کو کہتے ہیں۔

3433 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُرَّةَ الهَمْدَانِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ، كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ: إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ"

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مردوں میں تو کامل بہت ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں کامل صرف مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون ہیں۔

3434 - وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

3432- راجع الحدیث: 3815، صحیح مسلم: 6221

3433- راجع الحدیث: 3411

3434- انظر الحدیث: 5365,5082، صحیح مسلم: 6405

ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ، أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى إِثْرِ ذَلِكَ: وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ تَابَعَهُ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، وَإِسْحَاقُ الكَلْبِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: قریش کی عورتیں دوسری عورتوں سے بہتر ہیں۔ یہ بچوں سے بہت محبت رکھنے والی اور خاوند کے مال کی حفاظت کرنے والی ہیں۔ اس کے بعد فرماتے۔ مریم بنت عمران نے کبھی اونٹ پر سواری نہیں کی۔ ایسا ہی زہری کے بھتیجے اور اسحاق کلبی نے زہری سے روایت کیا ہے۔

47- بَابُ قَوْلِهِ:

ارشادِ ربانی ہے:

{يَا أَهْلَ الكِتَابِ لاَ تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلاَ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الحَقَّ إِنَّمَا المَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلاَ تَقُولُوا ثَلاَثَةٌ انْتَهُوا خَيْرًا لَكُمْ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا} قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: " (كَلِمَتُهُ) (النساء : 171) كُنْ فَكَانَ. وَقَالَ غَيْرُهُ: (وَرُوحٌ مِنْهُ) (النساء : 171) أَحْيَاهُ فَجَعَلَهُ رُوحًا (وَلاَ تَقُولُوا ثَلاَثَةٌ) (النساء: 171)"

ترجمہ کنزالایمان: اے کتاب والو اپنے دین میں زیادتی نہ کرو اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا اللہ کا رسول ہی ہے اور اس کا ایک کلمہ کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک روح تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین نہ کہو باز رہو اپنے بھلے کو اللہ تو ایک ہی خدا ہے پاکی اُسے اس سے کہ اس کے کوئی بچہ ہو اُسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کافی کارساز (پ ۶، النسآء ۱۷۱) ابوعُبید کا قول ہے کہ کلمہ سے مراد کُنْ فَیَکُوْنُ ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ رُوْحٌ مِنْہُ کا مطلب انہیں زندہ کر کے ذی روح بنا دیا۔ لہٰذا تین خدا نہ کہو۔

3435 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسَى

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور بے شک حضرت عیسیٰ بھی اللہ کے بندے، اس کے رسول اور اس

3435- صحیح مسلم:139

عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَالجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ العَمَلِ قَالَ الوَلِيدُ، حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، عَنْ عُمَيْرٍ، عَنْ جُنَادَةَ وَزَادَ مِنْ أَبْوَابِ الجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ أَيَّهَا شَاءَ

کا ایک کلمہ میں جو مریم کی طرف ڈالا گیا اسی کی جانب کی روح ہیں اور جنت و دوزخ حق ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا خواہ اس کے عمل کچھ بھی ہوں۔ ابوالولید، ابن جابر، عمیر، جُنادہ کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل کرے گا۔

48-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ (وَاذْكُرْ فِي الكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا) (مریم: 16)

ترجمہ کنز الایمان: اور کتاب میں مریم کو یاد کرو جب اپنے گھر والوں سے پورب کی طرف ایک جگہ الگ گئی

فَنَبَذْنَاهُ: أَلْقَيْنَاهُ: اعْتَزَلَتْ. (شَرْقِيًّا) (مریم: 16) : مِمَّا يَلِي الشَّرْقَ، (فَأَجَاءَهَا) (مریم: 23) : أَفْعَلْتُ مِنْ جِئْتُ، وَيُقَالُ: أَلْجَأَهَا اضْطَرَّهَا. (تَسَّاقَطْ) : تَسْقُطْ، (قَصِيًّا) (مریم: 22) : قَاصِيًا، (فَرِيًّا) (مریم: 27) : عَظِيمًا " قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " (نِسْيًا) لَمْ أَكُنْ شَيْئًا، وَقَالَ غَيْرُهُ: النِّسْيُ: الحَقِيرُ " وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ: عَلِمَتْ مَرْيَمُ أَنَّ التَّقِيَّ ذُو نُهْيَةٍ حِينَ قَالَتْ: (إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا) (مریم: 18) قَالَ وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ: " (سَرِيًّا) (مریم: 24): نَهَرٌ صَغِيرٌ بِالسُّرْيَانِيَّةِ "

نَبَذْنَاهُ ہم نے اسے ڈال دیا۔ وہ ایک طرف ہوگئی۔ شَرْقِيًّا مشرق کی جانب۔ فَأَجَاءَهَا یہ جِئْتُ کا باب افعال ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ أَلْجَأَهَا سے ہے یعنی مجبور و مضطر کر دیا۔ تَسَّاقَطْ گرائے گی قَصِيًّا دُور۔ بعید۔ فَرِيًّا بڑی بات۔ ابن عباس کا قول ہے کہ نِسْيًا سے کسی چیز کا معدوم ہونا مراد ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ اَلنِّسْيُ حقیر چیز کو کہتے ہیں۔ ابووائل کا قول ہے کہ حضرت مریم کو یہ علم تھا کہ متقی ہی عقلمند ہے، اسی لیے انہوں نے کہا کہ اگر تو متقی ہے۔ وکیع، اسرائیل، ابواسحاق، براء سے روای ہیں کہ سُریانی زبان میں چھوٹی نہر کو سَرِيًّا کہتے ہیں۔

3436- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي المَهْدِ إِلَّا ثَلاَثَةٌ: عِيسَى، وَكَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ، كَانَ يُصَلِّي، جَاءَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ، فَقَالَ: أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ گہوارے میں تین بچوں نے کلام کیا ہے۔ ایک حضرت عیسیٰ، دوسرا وہ کہ بنی اسرائیل میں جُرَیج نامی ایک شخص تھا۔ وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی والدہ نے آکر اسے آواز دی۔ وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ والدہ کو جواب دوں یا نماز پڑھتا رہوں۔ لیکن اس کی والدہ نے

فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ لاَ تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ وُجُوهَ الْمُومِسَاتِ، وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ، فَتَعَرَّضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ وَكَلَّمَتْهُ فَأَبَى، فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا، فَوَلَدَتْ غُلاَمًا، فَقَالَتْ: مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ فَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ وَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ، فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ أَتَى الغُلاَمَ، فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ يَا غُلاَمُ؟ قَالَ الرَّاعِي، قَالُوا: نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ؟ قَالَ: لاَ، إِلَّا مِنْ طِينٍ. وَكَانَتِ امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنًا لَهَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَاكِبٌ ذُو شَارَةٍ فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ، فَتَرَكَ ثَدْيَهَا وَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهَا يَمَصُّهُ - قَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَصُّ إِصْبَعَهُ - ثُمَّ مُرَّ بِأَمَةٍ، فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هَذِهِ، فَتَرَكَ ثَدْيَهَا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا، فَقَالَتْ: لِمَ ذَاكَ؟ فَقَالَ: الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِنَ الجَبَابِرَةِ، وَهَذِهِ الأَمَةُ يَقُولُونَ: سَرَقْتِ، زَنَيْتِ، وَلَمْ تَفْعَلْ"

کہا، اے اللہ! اسے اس وقت تک موت نہ دے جب تک کسی زانیہ کی شکل نہ دیکھ لے۔ جریج اپنے عبادت خانے میں تھا کہ اس کے پاس ایک عورت آئی اور بدکاری کے لیے بات کرنے لگی۔ اس نے انکار کر دیا۔ وہ ایک چرواہے کے پاس چلی گئی اور اسے اپنے اوپر قابو دیا۔ پھر اس نے لڑکا جنا اور کہنے لگی کہ یہ جریج کا ہے۔ لوگوں نے آ کر اس کے عبادت خانے کو ڈھا دیا۔ اسے نیچے اتار لیا اور گالیاں دیں۔ پس اس نے وضو کیا اور نماز پڑھی، پھر لڑکے کے پاس آ کر کہنے لگا، اے لڑکے! تیرا باپ کون ہے؟ جواب دیا چرواہا۔ لوگوں نے کہا، ہم آپ کو عبادت خانہ سونے کا بنا دیتے ہیں، کہا، نہیں تم صرف مٹی کا بنا دو۔ تیسرا وہ جس کو بنی اسرائیل کی ایک عورت دودھ پلا رہی تھی تو اس کے پاس سے ایک خوبصورت سوار گزرا۔ وہ کہنے لگی، یا اللہ! میرے اس بیٹے کو اس جیسا بنا دینا۔ بچے نے اس کی پستان، چھوڑ دی، سوار کی طرف متوجہ ہوا اور کہا۔ اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا۔ اس کے بعد پھر پستان چوسنے لگا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ گویا میں اب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو انگلی چوستے دیکھ رہا ہوں۔ پھر اس کے پاس سے ایک لونڈی کا گزر ہوا۔ کہنے لگی! اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنانا۔ لڑکے نے اس کا پستان چھوڑ دیا اور کہنے لگا، اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنانا۔ اس نے بچے سے پوچھا، یہ کیوں؟ جواب دیا، وہ سوار ظالموں میں سے ہے اور اس عورت کو لوگ کہتے ہیں کہ چوری کرتی ہے، حالانکہ یہ ان میں سے کوئی کام نہیں کرتی۔

3437 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

3437- راجع الحديث: 3394

هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ: " لَقِيتُ مُوسَى، قَالَ: فَنَعَتَهُ، فَإِذَا رَجُلٌ - حَسِبْتُهُ قَالَ - مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّأْسِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، قَالَ: وَلَقِيتُ عِيسَى فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: - رَبْعَةٌ أَحْمَرُ، كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ - يَعْنِي الحَمَّامَ -، وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ، قَالَ: وَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ، أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ، فَقِيلَ لِي: خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيلَ لِي: هُدِيتَ الفِطْرَةَ، أَوْ أَصَبْتَ الفِطْرَةَ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ "

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شب معراج میری ملاقات حضرت موسیٰ سے ہوئی۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے گمان میں یوں بتایا کہ وہ دبلے پتلے، طویل القامت، سیدھے بالو والے ایسے شخص ہیں جیسے قبیلہ شنوء ہ کے۔ آپ نے فرمایا میری حضرت عیسیٰ سے بھی ملاقات ہوئی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا حلیہ بیان فرمایا کہ یہ درمیانہ قد، سرخ رنگ والے اور ایسے تروتازہ ہیں گویا ابھی حمام سے نکلے ہیں اور میں حضرت ابراہیم کی ساری اولاد میں ان سے زیادہ مشابہ ہوں۔ پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ مجھ سے کہا گیا، ان میں جو مرغوب ہو لے لیجیے۔ میں نے دودھ لے کر پی لیا۔ پس کہا گیا کہ آپ نے فطرت کا راستہ پایا ہے یا آپ نے فطرت کو پا لیا ہے۔ اگر آپ شراب لیتے تو امت گمراہ ہو جاتی۔

3438 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ المُغِيرَةِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ، فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ، وَأَمَّا مُوسَى، فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم کو دیکھا۔ عیسیٰ تو سرخ رنگ، گھنگریالے بالوں اور چوڑے سینے والے ہیں۔ اور موسیٰ گندمی رنگ، اور سیدھے بالوں والے تھے گویا قبیلہ زط کے شخص ہیں۔

3439 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَيِ النَّاسِ المَسِيحَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: " إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، أَلاَ إِنَّ المَسِيحَ الدَّجَّالَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن لوگوں میں دجّال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو کانا نہیں ہے جبکہ مسیح دجّال کانا ہوگا۔ اس کی دائیں آنکھ ایسی ہوگی جیسے پھولا ہوا انگور۔

3439- راجع الحدیث: 3057

أَعْوَرُ العَيْنِ اليُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ.

3440 - وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الكَعْبَةِ فِي المَنَامِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ، كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ، رَجِلُ الشَّعَرِ، يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا المَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعْدًا قَطِطًا أَعْوَرَ العَيْنِ اليُمْنَى، كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: المَسِيحُ الدَّجَّالُ " تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ

میں نے آج شب خواب میں ایک آدمی کو کعبہ کے پاس دیکھا، جس کا رنگ گندمی ہے، بال کندھوں تک اور صاف سیدھے ہیں گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے، وہ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کعبے کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا کیا، یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، یہ مسیح بن مریم ہیں۔ پھر میں نے ان کے پیچھے ایک آدمی کو دیکھا جس کا بال گھنگریالے ہیں اور دائیں آنکھ سے کانا ہے۔ جنھیں میں نے دیکھا ہے وہ ان میں سے ابن قطن سے زیادہ مشابہہ ہے۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک آدمی کے کندھے پر رکھ کر کعبے کا طواف کر رہا ہے۔ میں نے پوچھا کیا، یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، یہ دجّال ہے۔ اسے عبید اللہ نے بھی نافع سے روایت کیا ہے۔

3441 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ المَكِّيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لاَ وَاللَّهِ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِيسَى أَحْمَرُ، وَلَكِنْ قَالَ: " بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالكَعْبَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ، سَبْطُ الشَّعَرِ، يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً، أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: ابْنُ مَرْيَمَ، فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ، فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ، جَعْدُ الرَّأْسِ، أَعْوَرُ عَيْنِهِ اليُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا الدَّجَّالُ، وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ، شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ " قَالَ الزُّهْرِيُّ: رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ، هَلَكَ فِي

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! نبی کریم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ سرخ رنگ کے ہیں۔ بلکہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ ایک دن میں خواب میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا تو ایک شخص کو دیکھا جس کا رنگ گندمی ہے، سیدھے بال ہیں دو آدمیوں سے ٹیک لگا کر جا رہا ہے، اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے یا وہ سر سے پانی نچوڑ رہا ہے میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا، یہ ابن مریم ہیں۔ میں نے نظر التفات سے دیکھا تو ایک شخص اور نظر آیا، جس کا رنگ سرخ جسم موٹا اور بال گھنگریالے ہیں۔ وہ دائیں آنکھ سے کانا ہے۔ اس کی وہ آنکھ پھولے ہوئے انگور جیسی ہے۔ میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟

3440- انظر الحدیث: 7128,6999,5902,3441، راجع الحدیث: 3439

3441- راجع الحدیث: 3440

الجَاهِلِيَّةِ

لوگوں نے بتایا کہ یہ دجّال ہے۔ لوگوں میں وہ ابن قطعن سے زیادہ مشابہت رکھنے والا ہے۔ زہری کا قول ہے کہ یہ ابن قطن بنوخزاعہ سے تھا جو زمانہ جاہلیت میں مر گیا تھا۔

3442 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ، وَالأَنْبِيَاءُ أَوْلاَدُ عَلَّاتٍ، لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں ابنِ مریم کے سب سے قریب ہوں اور تمام انبیاء علاتی اولاد کی طرح ہیں۔ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

3443 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَالأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دنیا اور آخرت میں عیسیٰ بن مریم کے سب سے قریب ہوں اور سارے انبیاء علاتی بھائی ہیں، کیونکہ ان کی والدہ تو الگ الگ ہیں لیکن دین سب کا ایک ہے۔

3443م- وَقَالَ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (آگے مذکورہ متنِ حدیث)

3444 - وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ، فَقَالَ لَهُ: أَسَرَقْتَ؟ قَالَ: كَلَّا وَاللَّهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلَّا هُوَ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا تو نے چوری کی؟ اس نے جواب دیا: ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

3442- انظر الحديث: 3443

3444- صحیح مسلم: 6089

فَقَالَ عِيسَى: آمَنْتُ بِاللَّهِ، وَكَذَّبْتُ عَيْنِي"

آپ نے فرمایا: میں خدا پر یقین رکھتا ہوں لہٰذا اپنی آنکھ کو جھوٹی مان لیتا ہوں۔

3445 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ عَلَى المِنْبَرِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لاَ تُطْرُونِي، كَمَا أَطْرَتْ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ، وَرَسُولُهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ آپ منبر پر فرماتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سُنا کہ مجھے اس قدر نہ بڑھا دینا جس قدر نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کو بڑھا دیا ہے، کیونکہ میں بھی اس کا بندہ ہوں، پس تم یوں کہا کرو کہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔

3446 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ، قَالَ لِلشَّعْبِيِّ: فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: أَخْبَرَنِي أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَدَّبَ الرَّجُلُ أَمَتَهُ فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا آمَنَ بِعِيسَى، ثُمَّ آمَنَ بِي فَلَهُ أَجْرَانِ، وَالعَبْدُ إِذَا اتَّقَى رَبَّهُ وَأَطَاعَ مَوَالِيَهُ، فَلَهُ أَجْرَانِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنی لونڈی کو اچھا ادب سکھائے اور اسے بہترین تعلیم دے، پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اسے دگنا ثواب ملے گا۔ جو آدمی حضرت عیسیٰ پر ایمان لایا اور اب مجھ پر ایمان لے آئے تو اسے بھی دگنا ثواب ملے گا۔ اور جو غلام اپنے رب سے ڈرے اور اپنے آقا کا حکم مانے تو اس کے لیے بھی دگنا ثواب ہے۔

3447 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ المُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " تُحْشَرُونَ حُفَاةً، عُرَاةً، غُرْلًا، ثُمَّ قَرَأَ: (كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ) (الأنبياء: 104) فَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ، ثُمَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اکٹھا کیے جاؤ گے تو برہنہ پا، برہنہ بدن اور ختنہ کے بغیر ہو گے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنزالایمان: جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کر دیں گے یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ ہم کو اس کا ضرور کرنا (پ ۱۷، الانبیآء ۱۰۴) پھر سب سے پہلے جن کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت

3445- راجع الحديث:2462

3446- راجع الحديث:97

3447- راجع الحديث:3349

يُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِي ذَاتَ اليَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: أَصْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ العَبْدُ الصَّالِحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ: (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ، فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ، إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ، وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ العَزِيزُ الحَكِيمُ) (المائدة: 118) . قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الفَرَبْرِيُّ، ذُكِرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ قَبِيصَةَ، قَالَ: " هُمُ المُرْتَدُّونَ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ فَقَاتَلَهُمْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ابراہیم ہوں گے۔ پھر دائیں اور بائیں طرف سے میرے چند ساتھیوں کو پکڑ لیا جائے گا۔ میں کہوں گا، یہ تو میرے صحابی ہیں۔ کہا جائے گا کہ یہ بیشک مرتد ہو گئے تھے اور آپ کے جدا ہوتے ہی یہ اپنی ایڑیوں پر پلٹ گئے تھے۔ پس میں وہی کہوں گا جو عبد صالح عیسیٰ بن مریم نے کہا تھا کہ ترجمہ کنزالایمان: اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تُو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے..... الحکیم تک (پ ۱۶، مریم ۱۶) محمد بن یوسف، ابوعبداللہ، قبیصہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ وہ مرتد ہو نگے جن کو حضرت ابوبکر نے اپنے زمانہ خلافت میں قتل کروایا۔

49- بَابُ نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ

حضرت عیسیٰ کا آسمان سے نزول

3448 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ المَالُ حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ، حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: " وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: (وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ، وَيَوْمَ القِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا) (النساء: 159)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جلد تم میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے، وہ حاکم عادل ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا، حتیٰ کہ ایک سجدہ کو دنیا و مافیہا سے بہتر خیال جائے گا۔ پھر حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ترجمہ کنزالایمان: کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا (پ ۶، النسآء ۱۵۹)

3448- راجع الحديث: 2222

3449 - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ نَافِعٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ، تَابَعَهُ عُقَيْلٌ، وَالأَوْزَاعِيُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابنِ مریم نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ عقیل اور اوزاعی نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

50- بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

بنی اسرائیل کا ذکر

3450- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ: قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو، لِحُذَيْفَةَ: أَلاَ تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا، فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ، وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ، فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ، فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دجال کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ بھی۔ پس جس کو لوگ دیکھیں گے کہ یہ آگ ہے وہ درحقیقت ٹھنڈا پانی ہوگا اور جس کو لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی پس جو کوئی تم میں سے اس کے ہاتھ لگ جائے تو وہ اس کی آگ میں چلا جائے کیونکہ وہ میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہوگا۔

3451 - قَالَ حُذَيْفَةُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: "إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، أَتَاهُ المَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ، فَقِيلَ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُ، قِيلَ لَهُ: انْظُرْ، قَالَ: مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُجَازِيهِمْ، فَأُنْظِرُ المُوسِرَ، وَأَتَجَاوَزُ عَنِ المُعْسِرِ، فَأَدْخَلَهُ اللَّهُ الجَنَّةَ"

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ اگلے زمانوں کے ایک شخص کے پاس ملک الموت اس کی روح قبض کرنے آیا تو اس سے پوچھا: کیا تجھے اپنی کوئی نیکی تیرے علم میں ہے؟ کہنے لگا، میرے علم میں تو کوئی نہیں۔ اس سے کہا گیا، ذرا اور توجہ سے دیکھ، کہنے لگا، میرے علم میں تو کوئی چیز نہیں سوائے اس کے کہ میں لوگوں کے ساتھ خرید وفروخت کرتا تھا تو مالدار کو مہلت دے دیا کرتا اور غریب آدمی سے درگزر کرتا رہتا تھا۔ تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ نے

3449- راجع الحديث:2222

3450- انظر الحديث:7130

3451- راجع الحديث:2077

اسے جنت میں داخل فرما دیا۔

3452 - فَقَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: "إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ المَوْتُ، فَلَمَّا يَئِسَ مِنَ الحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا، وَأَوْقِدُوا فِيهِ نَارًا، حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلَى عَظْمِي فَامْتُحِشَتْ، فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا، ثُمَّ انْظُرُوا يَوْمًا رَاحًا فَاذْرُوهُ فِي اليَمِّ، فَفَعَلُوا، فَجَمَعَهُ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ، فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ" قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو: وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَاكَ: وَكَانَ نَبَّاشًا

انہوں نے یہ بھی روایت کی ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا: ایک شخص کی جب موت قریب آئی، اس کی زندگی سے ناامیدی ہوگئی تو اس نے اپنے اہل و عیال کو وصیت کر دی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے لیے بہت سا ایندھن لے کر اس میں آگ لگا دینا۔ جب وہ میرے گوشت کے ساتھ ہڈیوں کو بھی جلا دے تو انہیں لے کر پیس لینا۔ جس دن تیز ہوا چلے اس دن وہ راکھ کسی دریا میں ڈال دینا۔ عزیز و اقارب نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام اجزا اکٹھے کر کے پوچھا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ جواب دیا، تیرے خوف سے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی۔ حضرت عقبہ بن عمر نے ان سے کہا کہ میں نے حضور کو فرماتے سنا ہے کہ وہ آدمی کفن چور تھا۔

3453,3454 - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ، وَيُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَائِشَةَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالاَ: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: وَهُوَ كَذَلِكَ: لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى اليَهُودِ، وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وقتِ آخر آیا تو آپ نے چہرۂ انور پر چادر ڈال لی۔ جب گرمی محسوس ہوئی تو اسے رخِ پُرنور سے ہٹا دیا۔ اس حالت میں آپ نے فرمایا: یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت جنہوں نے انبیائے کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ ان کے اس فعل سے بچنا چاہیے۔

3455 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ فُرَاتٍ القَزَّازِ، قَالَ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پہلے بنی اسرائیل کے

3452- انظر الحدیث: 6480,3479

3453,3454- راجع الحدیث: 437,436

3455- صحیح مسلم: 4751,4750، سنن ابن ماجہ: 3417

سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ، قَالَ: قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ، فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: فُوا بِبَيْعَةِ الأَوَّلِ فَالأَوَّلِ، أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ

انبیاء لوگوں پر حکمران ہوا کرتے تھے۔ ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا۔ لیکن یاد رکھو میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہے، ہاں جلد خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کی، آپ ہمیں ان کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: یکے بعد دیگرے ہر ایک سے بیعت کرتے رہنا اور ان کی اطاعت کا حق ادا کرتے رہنا۔ پس اللہ تعالیٰ جو انہیں حکمران بنائے گا وہی حقوق کے بارے میں ان سے باز پُرس کرے گا۔

3456- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّى لَوْ سَلَكُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوهُ، قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ: اليَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالَ: فَمَنْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ضرور تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں کی اندھی تقلید کرو گے یعنی بالشت کے برابر بالشت اور گز کے برابر گز۔ حتیٰ کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم بھی اس میں جا گھسو گے۔ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! کیا ان سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ فرمایا، اور کون ہوتے۔

3457- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ، فَذَكَرُوا اليَهُودَ وَالنَّصَارَى فَأُمِرَ بِلاَلٌ: أَنْ يَشْفَعَ الأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الإِقَامَةَ "

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اطلاع نماز کے لیے) لوگوں نے آگ جلانے اور ناقوس بجانے کا مشورہ دیا پھر یہود و نصاریٰ کے طریقوں کا ذکر ہوا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان دو کہیں اور اقامت ایک۔

3458- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، " كَانَتْ تَكْرَهُ أَنْ يَجْعَلَ يَدَهُ فِي خَاصِرَتِهِ وَتَقُولُ: إِنَّ اليَهُودَ تَفْعَلُهُ " تَابَعَهُ شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہیں کولہے پر ہاتھ رکھنا ناپسند تھا اور فرماتی تھیں کہ ایسا یہود کرتے ہیں شعبہ نے بھی اعمش سے اسے روایت کیا ہے۔

3456- صحیح مسلم:6723

3457- راجع الحدیث:603

3459 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلِ مَنْ خَلاَ مِنَ الأُمَمِ، مَا بَيْنَ صَلاَةِ العَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ اليَهُودِ، وَالنَّصَارَى، كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، فَعَمِلَتِ اليَهُودُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلاَةِ العَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، فَعَمِلَتِ النَّصَارَى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلاَةِ العَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلاَةِ العَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، أَلاَ، فَأَنْتُمُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ مِنْ صَلاَةِ العَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، أَلاَ لَكُمُ الأَجْرُ مَرَّتَيْنِ، فَغَضِبَتِ اليَهُودُ، وَالنَّصَارَى، فَقَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً، قَالَ اللَّهُ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لاَ، قَالَ: فَإِنَّهُ فَضْلِي أُعْطِيهِ مَنْ شِئْتُ "

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پچھلی امتوں کے مقابلے میں تمہاری مزدوری کے وقت کی مثال ایسی ہے جیسی نمازِ عصر سے سورج غروب ہونے تک کی مثال۔ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کے اوقاتِ کار کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص مزدوروں سے کہے، کون ہے جو ایک قیراط کے عوض دوپہر تک کام کرے؟ پس یہود نے ایک قیراط کے عوض دوپہر تک کام کیا۔ پھر اس نے کہا، کون ہے جو دوپہر سے عصر تک ایک قیراط کے بدلے کام کرے؟ پس نصاریٰ نے دوپہر سے عصر تک ایک قیراط کے بدلے کام کیا۔ پھر اس نے اس نے کہا، کون ہے جو عصر سے غروب آفتاب تک دو قیراط پر کام کرے؟ پس وہ تم ہو، جنہوں نے نمازِ عصر سے غروب آفتاب تک کام کیا اور اُجرت میں دو قیراط پائے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارا اجر دُگنا ہے۔ اس پر یہود و نصاریٰ ناراض ہو کر کہنے لگے۔ ہم نے کام زیادہ کیا مزدوری تھوڑی ملی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں تمہارے حق سے کچھ کم دیا ہے، جواب دیا نہیں، فرمایا، یہ تو میرا فضل ہے جسے جس کو جتنا چاہوں دے دوں۔

3460 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَاتَلَ اللَّهُ فُلاَنًا، أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ اليَهُودَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَّلُوهَا، فَبَاعُوهَا تَابَعَهُ جَابِرٌ، وَأَبُو

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ فلاں کو غارت کرے، کیا اسے علم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے یہود پر لعنت فرمائی کہ ان پر چربی حرام کی گئی تھی لیکن وہ اسے پگھلا کر بیچ کر دیا کرتے تھے۔ اس کی حضرت جابر نے

3459- انظر الحديث: 5557

3460- راجع الحديث: 2223

هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بھی حضرت ابوہریرہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

3461 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلاَ حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہنچا دو میری طرف سے اگر چہ ایک ہی آیت ہو۔ اور بنی اسرائیل کے واقعات بیان کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور جو دانستہ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

3462 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ اليَهُودَ وَالنَّصَارَى لاَ يَصْبُغُونَ، فَخَالِفُوهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک یہود و نصاریٰ اپنے بالوں کو نہیں رنگتے لیکن تم ان کے خلاف کیا کرو۔

3463 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَجَّاجٌ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الحَسَنِ، حَدَّثَنَا جُنْدَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فِي هَذَا المَسْجِدِ، وَمَا نَسِينَا مُنْذُ حَدَّثَنَا، وَمَا نَخْشَى أَنْ يَكُونَ جُنْدُبٌ كَذَبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: "كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ، فَجَزِعَ، فَأَخَذَ سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ، فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: بَادَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ، حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الجَنَّةَ"

حسن سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی مسجد میں حدیث بیان کی نہ اس وقت سے ہم بھولے، نہ ہمیں یہ اندیشہ کہ جندب نے رسولِ خدا پر جھوٹ بولا ہو۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کو زخم لگ گیا۔ اس نے مضطرب ہو کر چھری لی اور اپنا زخمی ہاتھ کاٹ ڈالا۔ خون اتنا بہا کہ وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے خود فیصلہ کر کے میرے حکم پر سبقت کی ہے لہٰذا میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

51- حَدِيثُ أَبْرَصَ، وَأَعْمَى،

بنی اسرائیل کے کوڑھی،

3461- سنن ترمذی:2669

3462- انظر الحدیث:5899

3463- راجع الحدیث:1364

وَأَقْرَعَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ

3464 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " إِنَّ ثَلاَثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ: أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى، بَدَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا، فَأَتَى الأَبْرَصَ، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ، وَجِلْدٌ حَسَنٌ، قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ، فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا، وَجِلْدًا حَسَنًا، فَقَالَ: أَيُّ المَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الإِبِلُ - أَوْ قَالَ: البَقَرُ، هُوَ شَكَّ فِي ذَلِكَ: إِنَّ الأَبْرَصَ، وَالأَقْرَعَ، قَالَ أَحَدُهُمَا الإِبِلُ، وَقَالَ الآخَرُ: البَقَرُ - فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ، فَقَالَ: يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا وَأَتَى الأَقْرَعَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ، وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا، قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا، قَالَ: فَأَيُّ المَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: البَقَرُ، قَالَ: فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا، وَقَالَ: يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا، وَأَتَى الأَعْمَى فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: يَرُدُّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي، فَأُبْصِرُ بِهِ

اندھے اور گنجے کا واقعہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سُنا کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے: (۱) کوڑھی (۲) اندھا (۳) گنجا۔ انہیں آزمانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب فرشتہ بھیجا، فرشتہ نے کوڑھی کے پاس آکر پوچھا، تجھے کون سی چیز سب سے محبوب ہے؟ کہنے لگا کہ اچھا رنگ اور خوب صورت جلد تاکہ لوگ میری عزت کریں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اسے اچھا رنگ اور خوبصورت جلد دے دی۔ پھر پوچھا، تجھے کون سا مال زیادہ محبوب ہے؟ کہنے لگا اونٹ یا گائے۔ راوی کو اس میں شک ہے کہ کوڑھی اور گنجے میں سے کس نے اونٹ مانگا اور کس نے گائے۔ اسے گابھن اونٹنی دے دی گئی اور کہا، تجھے اس میں برکت ہو۔ پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور کہا، تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ کہنے لگا خوبصورت بال اور یہ گنج پن جاتا رہے تاکہ لوگ میری عزت کریں۔ فرشتے نے ہاتھ پھیرا تو گنجا پن جاتا رہا اور خوب صورت بال اسے دے دیے پوچھا، تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ جواب دیا، گائے پس اسے گابھن گائے دی اور کہا تجھے اس میں برکت ہو۔ پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور پوچھا، تجھے کیا چیز پیاری ہے؟ وہ کہنے لگا، اللہ تعالیٰ میری بینائی لوٹا دے۔ تاکہ میں لوگوں کو دیکھوں۔ اس نے ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی لوٹا دی۔ پھر پوچھا، تجھے کون سا مال زیادہ پیارا ہے؟ کہنے لگا، بکری، فرشتے نے اسے گابھن بکری دے دی۔ تینوں کے

3464- انظر الحدیث: 6653، صحیح مسلم: 7357

النَّاسَ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ، قَالَ: فَأَيُّ المَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ الغَنَمُ: فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا، فَأُنْتِجَ هَذَانِ وَوَلَّدَ هَذَا، فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنْ إِبِلٍ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ غَنَمٍ، ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ، تَقَطَّعَتْ بِيَ الحِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلاَ بَلاَغَ اليَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الحَسَنَ، وَالجِلْدَ الحَسَنَ، وَالمَالَ، بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ الحُقُوقَ كَثِيرَةٌ، فَقَالَ لَهُ: كَأَنِّي أَعْرِفُكَ، أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ، فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ؟ فَقَالَ: لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ، وَأَتَى الأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ لَهُ: مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا، فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ، وَأَتَى الأَعْمَى فِي صُورَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِيَ الحِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلاَ بَلاَغَ اليَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ بَصَرِي، وَفَقِيرًا فَقَدْ أَغْنَانِي، فَخُذْ مَا شِئْتَ، فَوَاللَّهِ لاَ أَجْهَدُكَ اليَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلَّهِ، فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ، فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ، فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ، وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ"

جانوروں نے خوب بچے جنے حتیٰ کہ اس کے اونٹوں سے وادی بھر گئی، دوسرے کی گایوں سے اور تیسرے کی بکریوں سے۔ عرصہ دراز بعد فرشتہ کوڑھی کے پاس اسی سابقہ شکل وصورت میں گیا اور کہنے لگا، میں غریب شخص ہوں، مسافری میں زادِراہ ختم ہوگیا ہے، خدا کے سوا منزل تک کوئی پہنچانے والا نہیں اور پھر میرا کوئی نہیں خدا اور تمہارے سوا میں تم سے اس خدا کے نام پر سوال کرتا ہوں جس نے تمہیں اچھا رنگ اچھی جلد اور اونٹ عطا فرمایا کہ اس سفر میں مجھے منزل تک پہنچانے کا بندوبست کرو۔ کہنے لگا میں نے بہت سے لوگوں کے حقوق ادا کرنے ہیں فرشتے نے کہا، شاید میں تمہیں جانتا ہوں۔ کیا تم کوڑھی نہیں تھے کہ لوگ تم سے نفرت کرتے تھے۔ غریب تھے تو اللہ تعالیٰ نے مال دیا۔ کہنے لگا، یہ مال تو میرے باپ دادا کی میراث میں ملا ہے۔ فرشتے نے کہا، اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں سابقہ حالت پر کردے۔ پھر فرشتہ گنجے کے پاس اس کی سابقہ شکل وصورت میں آیا اور اس سے بھی اسی طرح کہا جو کوڑھی سے کہا تھا اور اس نے بھی کوڑھی کی طرح سوال مسترد کردیا۔ فرشتے نے کہا، اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں سابقہ حالت پر لوٹا دے۔ پھر فرشتہ اندھے کے پاس اس صورت میں آکر کہنے لگا، میں غریب مسافر ہوں۔ سفر میں زادِراہ ختم ہوگیا، خدا اور تمہارے سوا منزل پر پہنچانے والا اور کوئی نہیں۔ میں تم سے اس ذات کے لیے ایک بکری کا سوال کرتا ہوں جس نے تمہاری بینائی واپس لوٹائی، تاکہ میں سفر طے کرسکوں۔ جواب دیا۔ میں اندھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے پھر بینائی دی، میں غریب تھا مجھے غنی کیا۔ پس تم جس قدر مال چاہو لے لو۔ خدا کی قسم، میں آج تمہیں ہرگز نہیں روکوں گا جو

تم اللہ کے لیے لوگے۔ فرشتے نے کہا، مال اپنے پاس رکھو۔ تم تینوں کو آزمایا گیا ہے تم سے اللہ راضی اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہے۔

52-بَابُ (أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الكَهْفِ وَالرَّقِيمِ) (الكهف: 9)

ترجمہ کنز الایمان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے

الكَهْفُ: الفَتْحُ فِي الجَبَلِ، وَالرَّقِيمُ: الكِتَابُ، (مَرْقُومٌ) (المطففين: 9) : مَكْتُوبٌ مِنَ الرَّقْمِ، (رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ) (الكهف: 14) : أَلْهَمْنَاهُمْ صَبْرًا، (شَطَطًا) (الكهف: 14) : إِفْرَاطًا، الوَصِيدُ: الفِنَاءُ، وَجَمْعُهُ وَصَائِدُ وَوُصُدٌ، وَيُقَالُ: الوَصِيدُ: البَابُ، (مُؤْصَدَةٌ) (البلد: 20) : مُطْبَقَةٌ، آصَدَ البَابَ وَأَوْصَدَ، (بَعَثْنَاهُمْ) (الكهف: 12) : أَحْيَيْنَاهُمْ، (أَزْكَى) (البقرة: 232) : أَكْثَرُ رَيْعًا، فَضَرَبَ اللَّهُ عَلَى آذَانِهِمْ فَنَامُوا، (رَجْمًا بِالْغَيْبِ) (الكهف: 22) : لَمْ يَسْتَبِنْ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (تَقْرِضُهُمْ) (الكهف: 17) : تَتْرُكُهُمْ

جبل اور رقیم پر فتح ہے ترجمہ کنز الایمان وہ لکھت ایک مُہر کیا نوشتہ ہے۔ (پ ۳۰ المطففین :۹) یعنی وہ مہر کی ہوئی تحریر ہے ترجمہ کنز الایمان اور ہم نے ان کی ڈھارس بندھائی۔ (پ ۱۵ الکھف: ۱۴) ہم نے انہیں صبر عطا کیا حد سے گزری ہوئی بات پر (پ ۱۵ الکھف : ۱۴) زیادہ وصید یعنی فنا اور اس کی جمع صَائِدُ وَوُصُدٌ اور کہا گیا کہ وصید سے مراد دروازہ ہے ترجمہ کنز الایمان اوپر سے بند کردی گئی ۔ (پ ۳۰ البلد: ۲۰) اور اس کا ایک معنی بن کیا ہوا ہے جیسے آصَدَ البَابَ وَأَوْصَدَ ترجمہ کنز الایمان ہم نے انھیں جگایا۔ (پ ۱۵ الکھف: ۱۲) یعنی ہم نے انہیں زندہ کیا ترجمہ کنز الایمان: زیادہ ستھرا۔ (پ ۲ البقرہ: ۲۳۲) زیادہ مناسب ہے پس اللہ نے ان کے کانوں پر مہر کر دی تو وہ سو گئے ترجمہ کنز الایمان بے دیکھے اُلاؤ تُکّا بات۔ (پ ۱۵ الکھف: ۲۲) یعنی ان کے لئے ظاہر نہ ہوا اور مجاہد نے فرمایا ترجمہ کنز الایمان؛ (تو ان سے) کترا جاتا ہے۔ (پ ۱۵ الکھف: ۱۷) یعنی انہیں چھوڑ دیتا ہے۔

53-بَابُ حَدِيثِ الغَارِ

غار کا واقعہ

3465 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واقعہ ہے کہ تم سے اگلے لوگوں میں سے تین شخص سفر کررہے تھے کہ بارش

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " بَيْنَمَا ثَلاَثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُونَ، إِذْ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ، فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: إِنَّهُ وَاللَّهِ يَا هَؤُلاَءِ، لاَ يُنْجِيكُمْ إِلَّا الصِّدْقُ، فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ، فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَجِيرٌ عَمِلَ لِي عَلَى فَرَقٍ مِنْ أَرُزٍّ، فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ، وَأَنِّي عَمَدْتُ إِلَى ذَلِكَ الفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ، فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ أَنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا، وَأَنَّهُ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ البَقَرِ فَسُقْهَا، فَقَالَ لِي: إِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ أَرُزٍّ، فَقُلْتُ لَهُ: اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ البَقَرِ، فَإِنَّهَا مِنْ ذَلِكَ الفَرَقِ فَسَاقَهَا، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ الآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، فَكُنْتُ آتِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِي، فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِمَا لَيْلَةً، فَجِئْتُ وَقَدْ رَقَدَا وَأَهْلِي وَعِيَالِي يَتَضَاغَوْنَ مِنَ الجُوعِ، فَكُنْتُ لاَ أَسْقِيهِمْ حَتَّى يَشْرَبَ أَبَوَايَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا، وَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَهُمَا، فَيَسْتَكِنَّا لِشَرْبَتِهِمَا، فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ حَتَّى طَلَعَ الفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ حَتَّى نَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ الآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي ابْنَةُ عَمٍّ، مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَأَنِّي رَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَأَبَتْ، إِلَّا أَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَطَلَبْتُهَا حَتَّى قَدَرْتُ، فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهَا، فَأَمْكَنَتْنِي

آ گئی وہ ایک غار میں داخل ہو گئے۔ اتفاق سے غار کا منہ ایک پتھر سے بند ہو گیا۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے، تمہیں اب نیکی کے سوا کوئی چیز نہیں بچا سکتی، ہم میں سے ہر شخص اس کام کو بیان کر کے دعا کرے جس میں وہ خود کو سچا سمجھتا ہے۔ پس ان میں سے ایک نے کہا، اے اللہ! تجھے معلوم ہے کہ میں نے تین صاع چاولوں پر ایک مزدور رکھا تھا۔ وہ اپنے چاول میرے پاس چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اس کے چاول بو دئے۔ ان سے اتنا نفع ہوا کہ میں نے کئی گائے خرید لیں۔ پھر وہ اپنی مزدوری لینے آیا تو میں نے اس سے کہا، یہ گائیں تیری ہیں، انہیں لے جا۔ وہ کہنے لگا، میں نے تو صرف تین صاع چاول لینے تھے۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ گائیں اسی تین صاع چاولوں سے خریدی ہوئی ہیں پس وہ انہیں ہانک کر لے گیا۔ تو جانتا ہے کہ اگر یہ کام میں نے محض تیرے ڈر سے کیا تھا تو ہماری مصیبت دور فرما دے۔ پس وہ پتھر تھوڑا سا ہٹ گیا۔ دوسرا کہنے لگا اے اللہ! تجھے علم ہے کہ میرے والدین بوڑھے تھے۔ میں روزانہ رات کو انہیں بکریوں کا دودھ پلایا کرتا تھا۔ ایک رات جب میں دودھ لے کر حاضر ہوا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ اس وقت میرے اہل و عیال بھوک سے تڑپ رہے تھے۔ میری عادت تھی کہ پہلے اپنے والدین کو دودھ پلایا کرتا تھا پھر اپنے بال بچوں کو۔ میں نے انہیں جگانا مناسب نہ سمجھا اور یہ بھی ناگوار ہوا کہ دودھ پلائے بغیر انہیں چھوڑ کر چلا جاؤں۔ پس صبح تک ان کے انتظار میں وہیں کھڑا رہا۔ تو جانتا ہے کہ اگر یہ کام میں نے صرف تیرے ڈر سے کیا تھا تو ہماری پریشانی دور فرما دے۔ پس پتھر تھوڑا سا اور ہٹ گیا، حتیٰ کہ انہیں آسمان نظر آنے لگا۔ تیسرا آدمی کہنے

مِنْ نَفْسِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا، فَقَالَتْ: اتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَفُضَّ الخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ وَتَرَكْتُ المِائَةَ دِينَارٍ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَفَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوا"

لگا، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے چچا کی ایک لڑکی تھی جو مجھے سب سے محبوب تھی اور میں دل و جان سے اسے چاہتا تھا۔ میری خواہش تھی کہ اس سے اپنی نفسانی خواہش پوری کروں لیکن وہ سو دینار لیے بغیر راضی نہیں ہوتی تھی۔ میں نے جدوجہد کی تو مطلوبہ دینار حاصل ہو گئے تو میں نے اس کے حوالے کر دیئے۔ اس نے خود کو میرے سامنے پیش کر دیا۔ جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو کہنے لگی، خدا کا خوف کر اور شرعی حق کے بغیر مُہر بکارت کو نہ توڑ۔ میں اسی طرح اٹھ کھڑا ہوا اور سو دینار بھی چھوڑ دئے۔ تو جانتا ہے کہ اگر میں نے ایسا صرف تیرے ڈر سے کیا تھا، تو ہمیں راستہ عطا فرما دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں راستہ دے دیا اور وہ باہر نکل آئے۔

54- باب

بعض حالات وواقعات

3466 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "بَيْنَا امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنَهَا إِذْ مَرَّ بِهَا رَاكِبٌ وَهِيَ تُرْضِعُهُ، فَقَالَتِ اللَّهُمَّ لاَ تُمِتِ ابْنِي، حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ هَذَا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، ثُمَّ رَجَعَ فِي الثَّدْيِ، وَمُرَّ بِامْرَأَةٍ تُجَرَّرُ وَيُلْعَبُ بِهَا، فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا، فَقَالَ أَمَّا الرَّاكِبُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ، وَأَمَّا المَرْأَةُ فَإِنَّهُمْ يَقُولُونَ لَهَا تَزْنِي، وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ، وَيَقُولُونَ تَسْرِقُ، وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی کہ ایک سوار اس کے پاس سے گزرا۔ کہنے لگی، اے اللہ! مرنے سے پہلے میرے بیٹے کو اس سوار جیسا کر دینا۔ بچے نے کہا، اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ کرنا اور پھر پستان چوسنے لگا۔ پھر ایک عورت گزری جسے لوگ دھکے دیتے اور اس سے کھیل رہے تھے۔ وہ عورت کہنے لگی، اے اللہ! میرے بیٹے کو اس عورت جیسا نہ بنانا۔ بچے نے کہا۔ اے اللہ! مجھے ایسا ہی بنانا۔ پھر کہا کہ وہ سوار کافر ہے اور یہ عورت ایسی ہے کہ لوگ اس پر زنا کا الزام لگائیں تو کہتی ہے: میرے لیے اللہ کافی ہے۔ اگر اس کے بارے میں

3466- راجع الحدیث: 1206

کہیں کہ یہ چوری کرتی ہے تو یہ کہتی ہے میرے لیے اللہ کافی ہے۔

3467 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ، كَادَ يَقْتُلُهُ العَطَشُ، إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک کُتا کسی کنوئیں کے گرد گھوم رہا تھا۔ لگتا تھا کہ جلد پیاس کے سبب مر جائے گا۔ اسی دوران بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت کا اُدھر سے گزر ہوا۔ اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس سے پانی نکال کر کتے کو پلا دیا۔ اس فعل کے سبب اس کی مغفرت فرما دی گئی۔

3468 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ عَلَى المِنْبَرِ، فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ، وَكَانَتْ فِي يَدَيْ حَرَسِيٍّ، فَقَالَ: يَا أَهْلَ المَدِينَةِ، أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ؟ وَيَقُولُ: إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جس سال حج کیا تو منبر پر محافظکے ہاتھوں سے بالوں کا ایک لچھا لے کر فرمایا: اے اہلِ مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس طرح بال جوڑنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور آپ فرمایا کرتے کہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے اس طرح بال جوڑے۔

3469 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيمَا مَضَى قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ مُحَدَّثُونَ، وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هَذِهِ مِنْهُمْ فَإِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ماضی میں تم سے پہلی امتوں میں محدّث حضرات ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں تم میں سے کوئی ایسا ہے تو وہ عمر بن خطاب ہے۔

3467- راجع الحدیث: 3321، صحیح مسلم: 5822

3468- انظر الحدیث: 5938,5932,3488، صحیح مسلم: 5544,5543، سنن ابوداؤد: 4167، سنن ترمذی: 2781، سنن نسائی: 5260

3469- انظر الحدیث: 3689

3470 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا، ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ، فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ: هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: لاَ، فَقَتَلَهُ، فَجَعَلَ يَسْأَلُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا، فَأَدْرَكَهُ المَوْتُ، فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا، فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلاَئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلاَئِكَةُ العَذَابِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي، وَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي، وَقَالَ: قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا، فَوُجِدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ، فَغُفِرَ لَهُ"

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک آدمی نے ننانوے قتل کیے تھے۔ پھر اس کا حکم پوچھنے کی غرض سے ایک راہب کے پاس پہنچا اور اس سے پوچھا کہ کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اس نے جواب دیا، نہیں ہوسکتی۔ اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا وہ اسی طرح پوچھتا رہا، حتیٰ کہ اس سے ایک شخص نے کہا کہ تو فلاں بستی میں چلا جا۔ قضائے الٰہی سے راستے میں اسے موت آ گئی اور اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف جھکا دیا۔ اب رحمت اور عذاب کے فرشتے آ کر جھگڑنے لگے۔ پس جس بستی کی جانب وہ جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے قریب ہونے کا حکم دیا اور جس بستی سے وہ آیا تھا اسے دور ہٹ جانے کا حکم فرمایا۔ پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کی وفات کی جگہ سے دونوں بستیوں کا فاصلہ ماپ لو۔ تو اس بستی سے ایک بالشت قریب نکلا۔ پس اس کی مغفرت فرما دی گئی۔

3471 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلاَةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: "بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ " فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ، فَقَالَ: " فَإِنِّي أُومِنُ بِهَذَا، أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ - وَمَا هُمَا ثَمَّ - وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ، فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ، فَطَلَبَ حَتَّى كَأَنَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز پڑھائی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ایک شخص اپنے بیل کو ہانک کر لے جا رہا تھا کہ پھر اس پر سوار ہو کر مارنے لگا۔ بیل نے کہا ہمیں اس لیے نہیں بنایا گیا بلکہ ہمیں کھیتی باڑی کے لیے پیدا فرمایا گیا ہے۔ لوگ متعجب ہوئے کہ بیل بول رہا ہے۔ حضور نے فرمایا، میں اس واقعے پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی، حالانکہ وہ موجود نہ تھے۔ پھر فرمایا، ایک شخص ریوڑ چرا رہا تھا کہ بھیڑیا ایک بکری کو لے بھاگا اس نے کوشش کر کے

3470- صحیح مسلم: 6941،6939، سنن ابن ماجہ: 2622

3471م- راجع الحدیث: 2324

اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ، فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ هَذَا: اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّي، فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لاَ رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي " فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ، قَالَ: فَإِنِّي أُومِنُ بِهَذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، -وَمَا هُمَا ثَمَّ-

بکری چھڑا لی۔ بھیڑیے نے کہا، اس دن بکری کون چھڑائے گا جب میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ لوگ حیران ہوئے کہ بھیڑیا کلام کر رہا ہے۔ فرمایا، میں اس واقعے کی پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی اور وہ وہاں موجود نہ تھے۔

3471م- وحَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمِثْلِهِ

اس کو حضرت ابوہریرہ سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

3472- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى العَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ، فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى العَقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي، إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الأَرْضَ، وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ، وَقَالَ الَّذِي لَهُ الأَرْضُ: إِنَّمَا بِعْتُكَ الأَرْضَ وَمَا فِيهَا، فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ، فَقَالَ: الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ: أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ قَالَ أَحَدُهُمَا: لِي غُلاَمٌ، وَقَالَ الآخَرُ: لِي جَارِيَةٌ، قَالَ: أَنْكِحُوا الغُلاَمَ الجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی شخص نے دوسرے سے ایک زمین خریدی۔ پھر اس میں سونے سے بھرا ہوا ایک گھڑا پایا۔ خریدار نے فروخت کرنے والے شخص سے کہا کہ اپنا سونا لے لیجیے کیونکہ میں نے آپ سے زمین خریدی ہے نہ کہ سونا۔ زمین والے نے کہا زمین اور جو کچھ اس مین تھا، سب کو فروخت کیا ہے۔ آخر کار انہوں نے ایک شخص کو فیصلے کے لیے منصف مقرر کیا۔ منصف نے دونوں سے پوچھا، آپ کی اولاد ہے؟ ایک نے کہا، میرا ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا، میری ایک لڑکی ہے۔ منصف نے کہا ان کا آپس میں نکاح کر دو اور یہ سونا ان دونوں پر خرچ کر کے باقی کو خیرات کر دو۔

3473- حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، وَعَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ آپ نے طاعون کے متعلق جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو، بیان فرمائیں۔ حضرت اسامہ کہنے لگے کہ رسول

3472- صحیح مسلم: 4472

3473- انظر الحدیث: 6974,5728 صحیح مسلم: 5733 سنن ترمذی: 1065

أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونِ؟ فَقَالَ أُسَامَةُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الطَّاعُونُ رِجْسٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ، فَلاَ تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ، وَأَنْتُمْ بِهَا فَلاَ تَخْرُجُوا، فِرَارًا مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ: لاَ يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا مِنْهُ

اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: طاعون ایک گندگی ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں بھیجی گئی یا تم سے پہلے لوگوں میں۔ جب تم سنو کے فلاں جگہ طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ طاعون پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے راہِ بھاگنے کے لیے نہ نکلو۔ ابوالنصر کا قول ہے کہ جو نکلے گا تو بھاگنے کے لیے ہی نکلے گا۔

3474- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الفُرَاتِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ، فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا، يَعْلَمُ أَنَّهُ لاَ يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ، إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے بارے میں پوچھا تو آپ نے مجھے بتایا کہ وہ ایک عذاب ہے، جس پر اللہ چاہتا ہے نازل فرما دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے اہلِ ایمان کے لیے رحمت بنایا ہے۔ کوئی مومن ایسا نہیں جو طاعون میں پھنس جائے لیکن اپنے شہر ہی میں صبر سے ٹھہرا نہ رہے اور یہ نہ سمجھے کہ جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دی ہے اس کے سوا کوئی تکلیف مجھے پہنچ نہیں سکتی۔ پس اسے شہید کے برابر اجر ملے گا۔

3475- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ المَرْأَةِ المَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ، فَقَالُوا: وَمَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ، فَقَالَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش ایک مخزومی عورت کے بارے میں بہت ہی پریشان تھے جس نے چوری کی تھی۔ لوگ کہنے لگے کہ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے بات کون کرے؟ بعض لوگوں نے کہا: حضرت اسامہ بن زید کے سوا ایسی جرأت اور کون کرسکتا ہے کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے چہیتے ہیں۔ پس اس کے متعلق

3474- انظر الحدیث: 6619،5734

3475- راجع الحدیث: 2648، صحیح مسلم: 4386، سنن ابو داؤد: 4373، سنن ترمذی: 1430، سنن نسائی: 4914، سنن ابن ماجہ: 2547

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ، ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ، أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الحَدَّ، وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا"

حضرت اسامہ نے رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اللہ کی حدود کے بارے میں سفارش کررہے ہو؟ پھر آپ نے کھڑے ہوکر خطبہ دیا اور فرمایا: بے شک تم سے پہلے اسی لیے ہلاک ہوئے تھے کہ جب کوئی مالدار چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ خدا کی قسم، اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

3476 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ الهِلاَلِيَّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً، وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلاَفَهَا، فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الكَرَاهِيَةَ، وَقَالَ: كِلاَكُمَا مُحْسِنٌ، وَلاَ تَخْتَلِفُوا، فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی شخص ایک آیت پڑھتے سنا اور وہ آیت میں نے نبی کریم ﷺ سے بھی سنی تھی کہ آپ نے اس کے خلاف پڑھی تھی۔ میں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر یہ واقعہ عرض کیا تو میں نے دیکھا کہ چہرۂ انور پر ناپسندیدگی کے آثار ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا، تم دونوں صحیح ہو لیکن آپس میں اختلاف نہ کرنا کیونکہ تم سے پہلے اختلاف کے سبب ہلاک ہو گئے تھے۔

3477 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الأَنْبِيَاءِ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ، وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں نبی کریم ﷺ کو اسی حالت میں دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ انبیائے کرام میں سے کسی نبی کا ذکر فرما رہے تھے جن کو ان کی قوم نے تشدد کرکے لہولہان کر دیا تھا اور وہ اپنے پُرنور چہرے سے خون صاف کرتے ہوئے کہتے جاتے تھے: اے اللہ میری قوم کو بخش کیونکہ یہ لوگ مجھے پہچانتے نہیں ہیں۔

3478 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الغَافِرِ، عَنْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے

3476- راجع الحدیث: 2411,2410

3477- صحیح مسلم: 2623,2622، سنن ابن ماجہ: 4025

3478- انظر الحدیث: 7508,6481

أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ، رَغَسَهُ اللَّهُ مَالًا، فَقَالَ لِبَنِيهِ لَمَّا حُضِرَ: أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرَ أَبٍ، قَالَ: فَإِنِّي لَمْ أَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ، فَإِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي، ثُمَّ اسْحَقُونِي، ثُمَّ ذَرُّونِي فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ، فَفَعَلُوا، فَجَمَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ؟ قَالَ: مَخَافَتُكَ، فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهِ" وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الغَافِرِ، سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لوگوں میں ایک شخص تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے کثیر مال عطا فرمایا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اپنے بیٹوں سے کہنے لگا، میں تمہارا کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے جواب دیا، آپ اچھے باپ ہیں۔ کہنے لگا کہ میں نے نیکی کا کبھی کوئی کام نہیں کیا جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر مجھے پیس ڈالنا اور جس دن تیز ہوا چلے تو میری راکھ کو اڑا دینا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کے ذرات کو جمع کر کے فرمایا: تجھے اس پر کس چیز نے ابھارا کیا؟ جواب دیا، تیرے ڈرنے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی آغوشِ رحمت میں لے لیا۔ اسے حضرت ابوسعید خدری سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

3479 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ: قَالَ عُقْبَةُ لِحُذَيْفَةَ: أَلاَ تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ " إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ المَوْتُ، لَمَّا أَيِسَ مِنَ الحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ: إِذَا مُتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا، ثُمَّ أَوْرُوا نَارًا، حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي، وَخَلَصَتْ إِلَى عَظْمِي، فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا فَذَرُّونِي فِي اليَمِّ فِي يَوْمٍ حَارٍّ، أَوْ رَاحٍ، فَجَمَعَهُ اللَّهُ فَقَالَ: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: خَشْيَتَكَ، فَغَفَرَ لَهُ " قَالَ عُقْبَةُ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ، وَقَالَ: فِي يَوْمٍ رَاحٍ

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، آپ ہمیں وہ حدیث کیوں نہیں سناتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے سنی ہے؟ حضرت حذیفہ نے کہا، میں نے آپ سے سنا ہے کہ ایک شخص کی جب موت کا وقت قریب آیا وہ اپنی زندگی سے ناامید ہوگیا تو اپنے اہل وعیال کو وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد میرے لیے بہت سا ایندھن اکٹھا کر کے آگ جلانا، جب وہ میرے گوشت کو جلا کر ہڈیوں تک پہنچ جائے تو میرے جسم کو لے کر پیس ڈالنا اور کسی گرم ترین دن میں یا جس دن تیز ہوا چلے تو میری راکھ کو دریا میں ڈال دینا پس اللہ نے اس کے اجزا کو جمع کیا اور فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے جواب دیا: صرف تیرے خوف سے۔ پس اس کی مغفرت فرما دی گئی۔ حضرت عقبہ کہتے ہیں کہ جب وہ

3479م- راجع الحدیث: 3452

بیان کررہے تھے تو میں سن رہا تھا۔ موسیٰ ابوعوانہ، عبدالملک کی روایت میں (مذکورہ حدیث کے اندر) ہے کہ اس نے کہا: جس دن تیز ہوا چلے۔

3480 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " كَانَ الرَّجُلُ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ: إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ، لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا، قَالَ: فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ پس اس نے اپنے غلام سے کہہ دیا تھا کہ جب تو کسی غریب شخص سے قرض مانگنے جائے تو درگزر سے کام لینا، شاید اس کے سبب اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے جب وہ بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمایا۔

3481 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ المَوْتُ قَالَ لِبَنِيهِ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي، ثُمَّ اطْحَنُونِي، ثُمَّ ذَرُّونِي فِي الرِّيحِ، فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِّي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا، فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذَلِكَ، فَأَمَرَ اللَّهُ الأَرْضَ فَقَالَ: اجْمَعِي مَا فِيكِ مِنْهُ، فَفَعَلَتْ، فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: يَا رَبِّ خَشْيَتُكَ، فَغَفَرَ لَهُ " وَقَالَ غَيْرُهُ: مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص اپنی جان پر گناہوں کا بوجھ لادتا رہا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اپنے بیٹوں سے کہنے لگا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر میری راکھ کو ہوا میں اڑا دینا۔ خدا کی قسم اگر میرے رب نے مجھ پر قابو پانے کا ارادہ فرمایا تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو کسی کو نہ دیا ہو۔ جب وہ مر گیا تو اس کے ساتھ اسی طرح کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اس کے اجزا کو جمع کردے زمین نے تعمیل کی۔ جب وہ شخص اٹھ کھڑا ہوا تو اس سے فرمایا گیا، جو کچھ تو نے کیا ہے اس پر کس چیز نے تجھے ابھارا؟ جواب دیا، اے رب! تیرے ڈرنے۔ پس اسے بخش دیا۔ دوسری روایت میں مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ ہے۔

3482 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ،

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

3480- راجع الحدیث: 2078

3481- انظر الحدیث: 7506، صحیح مسلم: 6916,6915، سنن نسائی: 2078، سنن ابن ماجہ: 4255

3482- راجع الحدیث: 2365، صحیح مسلم: 5813

حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ، لاَ هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلاَ سَقَتْهَا، إِذْ حَبَسَتْهَا، وَلاَ هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الأَرْضِ

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت کو بلّی کے سبب عذاب دیا گیا۔ اس نے بلی کو ایسا باندھ کر رکھا کہ وہ مرگئی۔ پس وہ عورت جہنم میں داخل کی گئی۔ کیونکہ نہ اسے کھلاتی تھی نہ پلاتی تھی اور ہمیشہ باندھے رکھتی تھی، چھوڑتی بھی نہ تھی تاکہ وہ کیڑے مکوڑے ہی کھالیتی۔

3483 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلاَمِ النُّبُوَّةِ، إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ

حضرت ابومسعود عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کلماتِ نبوت میں سے لوگوں نے یہ کلمہ پایا ہے کہ جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

3484 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلاَمِ النُّبُوَّةِ، إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں نے کلماتِ نبوت میں سے یہ کلمہ پایا ہے کہ جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

3485 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الخُيَلاَءِ، خُسِفَ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الأَرْضِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی نے تکبّر کی وجہ سے اپنی ازار لٹکائی ہوئی تھی وہ زمین میں دھنسا دیا گیا۔ وہ قیامت تک زمین میں دھنسا ہی چلا جائے گا۔ عبدالرحمٰن بن خالد نے بھی زہری سے یہ روایت کی ہے۔

3486 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

3483- انظر الحدیث: 6120,3484 سنن ابوداؤد: 4797 سنن ابن ماجہ: 4183

3484- راجع الحدیث: 3483

3485- سنن نسائی: 5341

3486- راجع الحدیث: 896

وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ، يَوْمَ القِيَامَةِ بَيْدَ كُلِّ أُمَّةٍ أُوتُوا الكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَأُوتِينَا مِنْ بَعْدِهِمْ، فَهَذَا اليَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ، فَغَدًا لِلْيَهُودِ، وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم ہی پچھلے ہیں اور بروز قیامت سب سے آگے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ دوسری امتوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد۔ آج کا (جمعہ) جس میں لوگوں نے اختلاف کیا تو یہود کو اگلا روز ملا (یعنی ہفتہ) اور نصاریٰ کو اس سے بھی اگلا (اتوار) دن ملا۔

3487 - عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ، يَوْمٌ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ"

اس دن (جمعہ کو) ہر مسلمان کو چاہیے کہ سات دن بعد تو اپنے سر اور جسم کو دھو ڈالے۔

3488 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ المَدِينَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا، فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ اليَهُودِ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّورَ يَعْنِي الوِصَالَ فِي الشَّعَرِ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ

سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما آخری دفعہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو انہوں نے ہمیں خطبہ دیا اور بالوں کا ایک گچھا نکال کر دکھاتے ہوئے فرمایا: میں نے نہیں دیکھا کہ یہود کے سوا ایسا کوئی بناتا ہو اور بالوں کو اس طرح جوڑ کر گچھا بنانے کو نبی کریم ﷺ نے زور (جھوٹ) کا نام دیا ہے۔ اسے غندر نے بھی شعبہ سے روایت کیا ہے۔

☆☆☆☆☆

3487- راجع الحديث:898

3488- راجع الحديث:3468، صحيح مسلم:5546,5545

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

61- كِتَابُ المَنَاقِبِ

مناقب کا بیان

1-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ) (الحجرات: 13)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے

وَقَوْلِهِ (وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا) وَمَا يُنْهَى عَنْ دَعْوَى الجَاهِلِيَّةِ. الشُّعُوبُ: النَّسَبُ البَعِيدُ، وَالقَبَائِلُ: دُونَ ذَلِكَ

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے (پ۴، النسآء۱) اور زمانۂ جاہلیت کے دعویٰ سے کیا چیز منع ہے۔ شُعُوبُ سے دور کا نسب اور قَبَائِلَ سے نزدیک کا نسب مراد ہے۔

3489 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، (وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا) (الحجرات: 13)، قَالَ: " الشُّعُوبُ: القَبَائِلُ العِظَامُ، وَالقَبَائِلُ: البُطُونُ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ شُعُوبَ سے (جَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَّقَبَائِلَ میں) بڑے قبیلے اور قَبَائِلَ سے ان کی شاخیں مراد ہیں۔

3490 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہے؟

3490- راجع الحدیث:3353

قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَتْقَاهُمْ قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ

فرمایا: جو ان میں سب سے زیادہ متقی ہے۔ لوگوں نے کہا، ہم اس کے متعلق نہیں پوچھتے۔ فرمایا تو پھر اللہ کا نبی یوسف سب سے معزز ہے۔

3491 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ وَائِلٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: قُلْتُ لَهَا: "أَرَأَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ مِنْ مُضَرَ؟ قَالَتْ: فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ، مِنْ بَنِي النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ"

کلیب بن وائل نے نبی کریم ﷺ کی ربیبہ، یعنی زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ آپ کو علم ہے کہ نبی کریم ﷺ قبیلہ مُضر سے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں مُضر کی اس شاخ سے تھے جو نضر بن کنانہ کی اولاد ہے۔

3492 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا كُلَيْبٌ، حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَظُنُّهَا زَيْنَبَ قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالحَنْتَمِ، وَالنَّقِيرِ، وَالمُزَفَّتِ

وَقُلْتُ لَهَا: أَخْبِرِينِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ مِنْ مُضَرَ كَانَ؟ قَالَتْ: فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ كَانَ مِنْ وَلَدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ

کلیب کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ربیبہ، میرے خیال میں جن کا نام زینب ہے، انھوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، روغنی برتن اور لکڑی کے کھدائی والے برتنوں سے ممانعت فرمائی ہے۔

پھر میں نے ان سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کیا مُضر سے تھے؟ جواب دیا، اور کن میں سے ہوتے جبکہ آپ نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں۔

3493 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ، خِيَارُهُمْ فِي الجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الإِسْلاَمِ، إِذَا فَقِهُوا، وَتَجِدُونَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کو کانوں کی طرح پاؤ گے، جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہی لوگ زمانۂ اسلام میں بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔ اور تم اچھے شخص کو دیکھو گے کہ عام لوگوں کو اس سے سخت نفرت ہوگی۔

3491- انظر الحدیث: 3492

3492- راجع الحدیث: 3491

3493- انظر الحدیث: 3588,3496، صحیح مسلم: 6575,6402

3494 - وَتَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلاَءِ بِوَجْهٍ، وَيَأْتِي هَؤُلاَءِ بِوَجْهٍ

اور بُرے شخص کو دیکھو گے کہ اس کے دو منہ ہوں گے۔ ایک منہ لے کر ان کے پاس جائے گا اور دوسرا منہ لے کر ان کے پاس۔

3495 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا المُغِيرَةُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ، مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگ شان کے ساتھ قریش کے تابع ہیں کہ مسلمان ان کے مسلمانوں کے تابع اور کافر ان کے کافروں کے تابع ہیں۔

3496 - وَالنَّاسُ مَعَادِنُ، خِيَارُهُمْ فِي الجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الإِسْلاَمِ، إِذَا فَقِهُوا تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الشَّأْنِ، حَتَّى يَقَعَ فِيهِ

اور لوگ کانوں کی طرح ہیں۔ دور جاہلیت میں جو قبیلے بہتر تھے وہی زمانۂ اسلام میں بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔ تم آج اسے بہترین انسان دیکھو گے جسے کل اسلام سے سخت نفرت تھی لیکن کیسی شان سے دائرۂ اسلام میں آ گیا۔

000- بَابٌ

قرابت اور کچھ اچھی بُری چیزوں کا بیان

3497 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ المَلِكِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، (إِلَّا المَوَدَّةَ فِي القُرْبَى) (الشورى: 23)، قَالَ: فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: قُرْبَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ، إِلَّا وَلَهُ فِيهِ قَرَابَةٌ، فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیت إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى کی تفسیر میں مروی ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ قُربیٰ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت مراد ہے۔ ان کا بیان ہے کہ قریش کا کوئی قبیلہ ایسا نہیں کہ جس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت نہ ہو، اسی لیے یہ آیت نازل ہوئی کہ تم میرے اور اپنے درمیان قرابت کو تو قائم رکھو۔

3494- انظر الحديث: 7179,6058

3495- صحيح مسلم: 4678

3496- راجع الحديث: 3495

3497- سنن ترمذی: 3251

تَصِلُوا قَرَابَةً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ"

3498 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مِنْ هَا هُنَا جَاءَتِ الفِتَنُ، نَحْوَ المَشْرِقِ، وَالجَفَاءُ وَغِلَظُ القُلُوبِ فِي الفَدَّادِينَ أَهْلِ الوَبَرِ، عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الإِبِلِ وَالبَقَرِ، فِي رَبِيعَةَ، وَمُضَرَ

حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم ﷺ سے یہ بات پہنچی کہ آپ نے فرمایا: فتنے اس طرف سے اٹھیں گے یعنی مشرق سے اور بے وفائی اور سنگ دلی اونی خیموں والوں میں ہے اور اونٹ گائے کی دم کے پاس کھڑے ہو کر چلاّ نا ربیعہ اور مُضر میں ہے۔

فائدہ: عمدۃ القاري' (۱۶/ ۳۵۸) میں شارحِ بخاری حضرت علاّمہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: نجد من جهة المشرق، یعنی نجد (مدینے سے) مشرق کی جانب ہے۔
ان احادیث سے بھی معلوم ہوا کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اللہ عزوجل کی عطا سے قیامت تک ہونے والے واقعات سے باخبر ہیں، اس نوعیت کی احادیث بخاری ومسلم اور دیگر احادیثِ صحاح میں بکثرت ہیں بالخصوص بخاری شریف میں باب علامات النبوۃ فی الإسلام اور "أبواب الفتن" سے مزید احادیث لکھی جاسکتی ہیں، ہمارے پیارے آقا مدنی مصطفیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے جتنا ہمارے حق میں بہتر خیال فرمایا ہمیں مستقبل میں آنے والے فتنوں اور خطروں سے ہماری بھلائی کے لیے خبر دار فرما دیا، قیامت کی نشانیاں، قیامت کے روز ہونے والے واقعات، جنّت اور دوزخ کے عذابوں کا تذکرہ یہ سب غیب ہی تو ہے۔

3499 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الفَخْرُ، وَالخُيَلاَءُ فِي الفَدَّادِينَ أَهْلِ الوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الغَنَمِ، وَالإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: سُمِّيَتِ اليَمَنَ لِأَنَّهَا عَنْ يَمِينِ الكَعْبَةِ، وَالشَّأْمَ لِأَنَّهَا عَنْ يَسَارِ الكَعْبَةِ، وَالمَشْأَمَةُ المَيْسَرَةُ، وَاليَدُ اليُسْرَى الشُّؤْمَى، وَالجَانِبُ الأَيْسَرُ الأَشْأَمُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ فخر وغرور اونی خیمے والوں میں ہے، سکون بکری والوں کے پاس ہے۔ ایمان یمن میں اور حکمت یمانی ہے، یمن کا نام اسی لیے یمین الکعبہ رکھا گیا ہے اور شام کعبہ کے بائیں طرف ہے۔ اَلْمَشْاَمَةُ بائیں طرف۔ بایاں ہاتھ۔ اَلشُّوْمِي بائیں طرف سے اَلْاَشَامُ بھی کہتے ہیں۔

3499- راجع الحدیث: 3301، صحیح مسلم: 186

2- بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ

قریش کے مناقب

3500 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ، فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ، فَقَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَلاَ تُؤْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُولَئِكَ جُهَّالُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَالأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لاَ يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ، إِلَّا كَبَّهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ، مَا أَقَامُوا الدِّينَ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خبر پہنچی جبکہ یہ قریش کے ایک وفد کے ساتھ ان کے پاس تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ قحطان میں سے جلد ایک بادشاہ ہوگا۔ حضرت معاویہ اس بات پر ناراض ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، اس کے بعد فرمایا: بیشک مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کچھ لوگ ایسی باتیں کہتے ہیں جو نہ اللہ کی کتاب میں ہیں اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ ایسے لوگ تم میں جاہل ہیں۔ پس من گھڑت باتوں سے بچو کہ وہ تمہیں گمراہ کردیں گی کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ خلافت قریش میں رہے گی، جب تک یہ دین کے محافظ رہیں اور جو کوئی ان سے دشمنی رکھے گا اسے اللہ تعالیٰ اوندھے منہ گرائے گا۔

3501- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَزَالُ هَذَا الأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خلافت اس وقت تک قریش میں رہے گی جب تک ان میں دو شخص بھی باقی ہیں۔

3502 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعْطَيْتَ

حضرت جُبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عثمان بن عفان نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! آپ نے بنی مطلب کو مال عطا فرمایا ہے اور ہم پر نظر نہ فرمائی،

3500- انظر الحديث: 7139

3501- انظر الحديث: 7140، صحيح مسلم: 4681

3502- راجع الحديث: 3140

بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا، وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ

حالانکہ آپ کی نظر میں وہ اور ہم ایک ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہی ہیں۔

3503- وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي أَبُو الأَسْوَدِ مُحَمَّدٌ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: ذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أُنَاسٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ إِلَى عَائِشَةَ، وَكَانَتْ أَرَقَّ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ، لِقَرَابَتِهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر اپنے ساتھ بنی زہرہ کے چند افراد کو لے کر حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کے سبب وہ ان کے ساتھ بڑی نرمی سے پیش آئیں۔

3504- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمُزَ الأَعْرَجُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُرَيْشٌ، وَالأَنْصَارُ، وَجُهَيْنَةُ، وَمُزَيْنَةُ، وَأَسْلَمُ، وَأَشْجَعُ، وَغِفَارُ مَوَالِيَّ، لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریش، انصار، جُہینہ، مُزینہ، اسلم، اشجع اور غفار کے آزاد کردہ غلاموں کا اللہ اور اس کے رسول کے سوا اور کوئی آقا نہیں ہے۔

3505- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبَّ الْبَشَرِ إِلَى عَائِشَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِهَا، وَكَانَتْ لاَ تُمْسِكُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَهَا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ إِلَّا تَصَدَّقَتْ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: يَنْبَغِي أَنْ يُؤْخَذَ عَلَى يَدَيْهَا، فَقَالَتْ: أَيُؤْخَذُ عَلَى يَدَيَّ، عَلَيَّ نَذْرٌ إِنْ كَلَّمْتُهُ . فَاسْتَشْفَعَ إِلَيْهَا بِرِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَبِأَخْوَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَامْتَنَعَتْ، فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّونَ أَخْوَالُ

حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب سے محبوب حضرت عبداللہ بن زبیر تھے اور وہ بھی ان کے بڑے خدمت گزار تھے۔ حضرت صدیقہ کی یہ عادتِ مبارکہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جو بھی انہیں رزق عنایت فرماتا تو اسی کی راہ میں لٹا دیتیں اور اپنے پاس جمع نہ کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے کہہ دیا کہ ان کے ہاتھ کو روکنا چاہیے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے ہاتھ روکتا ہے؟ پس نذر مان لی کہ اس سے کبھی کلام نہیں کروں گی۔ انہوں نے قریش کے بہت سے افراد سے سفارش

3503- انظر الحدیث: 6073،3505

3504- انظر الحدیث: 3512، صحیح مسلم: 6386

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، وَالمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ: إِذَا اسْتَأْذَنَّا فَاقْتَحِمُ الحِجَابَ، فَفَعَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِعَشْرِ رِقَابٍ فَأَعْتَقَتْهُمْ، ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تُعْتِقُهُمْ حَتَّى بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ، فَقَالَتْ: وَدِدْتُ أَنِّي جَعَلْتُ حِينَ حَلَفْتُ عَمَلًا أَعْمَلُهُ فَأَفْرُغُ مِنْهُ

کروائی اور خاص طو۔ پر رسول اللہ ﷺ کی ننہال کے لوگوں سے، لیکن انہوں نے سب کو نظر انداز کر دیا۔ پس زہریوں یعنی نبی کریم ﷺ کے ننہال والوں میں سے خاص طور پر عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث اور مِسوَر بن مخرمہ نے عبداللہ بن زبیر سے کہا کہ ہم جب حضرت صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کریں تو تم چھپ جانا۔ پس یہی کیا گیا۔ پھر حضرت صدیقہ کے پاس دس غلام بھیجے گئے تو انہوں نے آزاد کر دیئے۔ اس کے بعد وہ متواتر بھیجتے رہے حتیٰ کہ چالیس غلام آزاد کیے جا چکے تو حضرت صدیقہ نے فرمایا: کاش! میں نے قسم کھاتے وقت عمل کا تعین کر دیا ہوتا تو اسے پورا کر کے قسم سے فارغ ہو جاتی۔

3- بَابُ نَزَلَ القُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ

قرآن قریش کی زبان میں نازل کیا گیا ہے

3506 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ عُثْمَانَ، دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ العَاصِ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي المَصَاحِفِ، وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ القُرَشِيِّينَ الثَّلاَثَةِ: إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ القُرْآنِ، فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا ذَلِكَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت سعید بن العاص اور حضرت عبدالرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا، پس انہوں نے قرآن کریم کو مصاحف کی شکل میں لکھا۔ حضرت عثمان نے قریش کے تینوں شخصوں سے فرمایا کہ جب کسی لفظ کے بارے میں تمہارے اور زید بن ثابت کے درمیان اختلاف واقع ہو تو قریش کی زبان میں لکھنا کیونکہ قرآن مجید ان کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ بس انہوں نے ایسا ہی کیا۔

4- بَابُ نِسْبَةِ اليَمَنِ

یمن کی نسبت حضرت اسماعیل کی

3506- انظر الحدیث: 4987,4984، سنن ترمذی: 3104

إِلَى إِسْمَاعِيلَ

جانب ہے

مِنْهُمْ أَسْلَمُ بْنُ أَفْصَى بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ مِنْ خُزَاعَةَ

بنی اسلم بن اقصیٰ بن حارثہ بن عمرو بن عامر بھی ان کے خزاعہ خاندان سے ہیں۔

3507 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَسْلَمَ يَتَنَاضَلُونَ بِالسُّوقِ، فَقَالَ: ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلاَنٍ لِأَحَدِ الفَرِيقَيْنِ، فَأَمْسَكُوا بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ: مَا لَهُمْ قَالُوا: وَكَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فُلاَنٍ؟ قَالَ: ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ اسلم کی طرف تشریف لے گئے تو ان کے کچھ افراد کو بازار میں تیر اندازی کرتے دیکھا۔ فرمایا: اے بنی اسماعیل! تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارے جدِّ اعلیٰ بھی تیرانداز تھے اور میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں پس دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ آپ نے فرمایا، تمہیں کیا ہوا؟ تیراندازی کیوں نہیں کرتے؟ عرض کی، ہم کس طرح تیر چلائیں جبکہ آپ بنی فلاں کے ساتھ ہیں۔ فرمایا اچھا تیراندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

5- بَابٌ

نسب بدلنا گناہ ہے

3508 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنِ الحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ، أَنَّ أَبَا الأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ - وَهُوَ يَعْلَمُهُ - إِلَّا كَفَرَ، وَمَنِ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيهِمْ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص دانستہ خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے تو اس نے کفر کیا اور جو ایسی قوم میں سے ہونے کا دعویٰ کرے جس میں سے نہیں ہے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

3509 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا حَرِيزٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّصْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الأَسْقَعِ، يَقُولُ:

حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بہت بڑا بہتان ہے کہ کوئی شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی

3507- راجع الحديث: 2899

3508- انظر الحديث: 6045، صحیح مسلم: 214

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الفِرَى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ، أَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ

دوسرے کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرے یا ایسی چیز کو دیکھنے کا دعویٰ کرے جس کو اس نے نہیں دیکھا یا رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب کرے جو آپ نے فرمائی نہ ہو۔

3510 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ القَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّا مِنْ هَذَا الحَيِّ مِنْ رَبِيعَةَ، قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي كُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ، فَلَوْ أَمَرْتَنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنُبَلِّغُهُ مَنْ وَرَاءَنَا، قَالَ: " آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: الإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا إِلَى اللَّهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ، وَالمُزَفَّتِ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عبد القیس کے وفد نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہم ربیعہ قبیلے سے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں جن کے سبب ہم حرمت والے مہینوں کے سوا آپ کی خدمت میں حاضری سے عاجز ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ آپ ہمیں ایسی باتوں کا حکم فرمائیں جن پر ہم خود بھی عمل کریں اور اپنے ان بھائیوں تک بھی پہنچائیں۔ جنھیں ہم پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ (۱) اللہ پر ایمان رکھنے یعنی اس بات کی گواہی دینے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے (۲) نماز پڑھنے (۳) زکوٰۃ دینے اور (۴) مال غنیمت سے اللہ تعالیٰ کے لیے خمس ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں اور (۱) کدو کے تو بنوں (۲) سبز لاکھی برتنوں (۳) لکڑی کے کریدے ہوئے برتنوں اور (۴) روغنی برتنوں سے منع کرتا ہوں۔

3511 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: وَهُوَ عَلَى المِنْبَرِ: أَلاَ إِنَّ الفِتْنَةَ هَا هُنَا يُشِيرُ إِلَى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ آگاہ ہو جاؤ فتنہ اِدھر ہے، مشرق کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے، یہیں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

3510- راجع الحدیث:53

3511- راجع الحدیث:3104

الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

6-بَابُ ذِكْرِ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ

اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے قبائل کا ذکر

3512 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُرَيْشٌ، وَالأَنْصَارُ، وَجُهَيْنَةُ، وَمُزَيْنَةُ، وَأَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَأَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع کے لوگ ہمارے دوست ہیں، ان کا آقا اللہ اور رسول کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

3513 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عَلَى المِنْبَرِ: غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ، وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر فرمایا کہ قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرما دی۔ قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامتی عطا فرما دی، قبیلہ عُصَیَہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

3514 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قبیلہ اسلم کو سلامتی عنایت فرما دی اور قبیلہ غفار کی مغفرت فرما دی۔

3515 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تمہاری نظر میں جُہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار کے قبائل سے تمیم، بنی اسد، بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر

3512- راجع الحديث: 3504

3513- صحيح مسلم: 6383

3514- صحيح مسلم: 6379

3515- انظر الحديث: 6635,3516' صحيح مسلم: 6395,6391' سنن ترمذی: 3952

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ، وَمُزَيْنَةُ، وَأَسْلَمُ، وَغِفَارُ، خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَبَنِي أَسَدٍ، وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ، وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ: خَابُوا وَخَسِرُوا، فَقَالَ: هُمْ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَمِنْ بَنِي أَسَدٍ، وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ، وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ

بن صعصعہ کے قبیلے بہتر ہیں؟ ایک شخص نے کہا کہ یہ تو ذلیل وخوار اور نامراد ہو گئے ہیں۔ پس آپ نے فرمایا: وہ بنی تمیم، بنی اسد، بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں۔

3516 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ الأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الحَجِيجِ، مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ، - وَأَحْسِبُهُ - وَجُهَيْنَةَ - ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ شَكَّ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَمُزَيْنَةُ، - وَأَحْسِبُهُ - وَجُهَيْنَةُ، خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَبَنِي عَامِرٍ، وَأَسَدٍ، وَغَطَفَانَ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِنْهُمْ

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد ماجد سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اقرع بن حابس نے کہا کہ آپ سے ان لوگوں نے بیعت کی ہے جو حاجیوں کا مال چرایا کرتے تھے۔ یعنی اسلم، غفار اور مزینہ قبائل کے لوگ۔ ابن ابی یعقوب راوی کو شک ہے کہ شاید جہینہ کا نام بھی لیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تو اسلم غفار، مزینہ اور غالباً جہینہ کو بنی عامر، اسد اور غطفان سے بہتر دیکھتا ہے جو ذلیل و خوار ہو گئے؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ آپ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شکوہ قبیلے ضرور ان سے بہتر ہیں۔

3516م - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ: "أَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ، وَجُهَيْنَةَ، - أَوْ قَالَ: شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ - خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ - أَوْ قَالَ: يَوْمَ القِيَامَةِ - مِنْ أَسَدٍ، وَتَمِيمٍ، وَهَوَازِنَ، وَغَطَفَانَ"

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے کچھ لوگ یا انہوں نے بیان کیا کہ مزینہ کے کچھ لوگ یا (بیان کیا کہ) جہینہ کے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یا بیان کیا کہ قیامت کے دن قبیلہ اسد، تمیم، ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔

3516- راجع الحدیث: 3516

7- بَابُ ذِكْرِ قَحْطَانَ

3517 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ، حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ، يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ

قبیلہ قحطان کا ذکر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قحطان کا ایک شخص ڈنڈے کے ذریعے لوگوں پر حکومت نہ کرے (یعنی لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔۔۔۔۔

8- بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ دَعْوَةِ الجَاهِلِيَّةِ

3518 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ المُهَاجِرِينَ حَتَّى كَثُرُوا، وَكَانَ مِنَ المُهَاجِرِينَ رَجُلٌ لَعَّابٌ، فَكَسَعَ أَنْصَارِيًّا، فَغَضِبَ الأَنْصَارِيُّ غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى تَدَاعَوْا، وَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ المُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " مَا بَالُ دَعْوَى أَهْلِ الجَاهِلِيَّةِ؟ ثُمَّ قَالَ: مَا شَأْنُهُمْ " فَأُخْبِرَ بِكَسْعَةِ المُهَاجِرِيِّ الأَنْصَارِيَّ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهَا فَإِنَّهَا خَبِيثَةٌ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ: أَقَدْ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا، لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى المَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ: أَلاَ نَقْتُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الخَبِيثَ؟ لِعَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

دور جاہلیت کی طرح بلانے کی ممانعت

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک غزوہ میں ہم نبی کریم ﷺ کے کی معیت میں تھے اور مہاجرین میں سے کتنے ہی لوگ آپ کے گرد جمع تھے۔ ایک مہاجر بڑے خوش طبع تھے، انہوں نے خوش طبعی کرتے ہوئے ایک انصاری کی کمر میں مکّا مارا۔ اس پر انصاری کو بہت غصّہ آیا یہاں تک کہ دونوں اپنوں کو بلانے لگے۔ انصاری نے آواز دی، اے گروہِ انصار! مہاجد پکارا اے جماعت مہاجرین! پس نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: یہ کیا کہ زمانۂ جاہلیت کی طرح بلا رہے ہو۔ فرمایا۔ بتاؤ بات کیا ہوئی ہے؟ پس مہاجر کا انصاری کو مکّہ مارنا آپ سے عرض کیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آپس میں لڑنا چھوڑ دو، یہ تو ناپاک بات ہے۔ عبداللہ بن ابیّ بن سلول کہنے لگا، یہ ہم پر زیادتی ہے: ترجمہ کنزالایمان: ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزّت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلّت والا ہے (پ ۲۸، المنافقون ۸) اس پر

3517- انظر الحديث: 7117، صحیح مسلم: 7237

وَسَلَّمَ: لاَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ

حضرت عمر نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا ہم اللہ کے اس خبیث بندے کو قتل کر دیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایسا نہ کرو ورنہ لوگ کہیں گے کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیتے ہیں (ﷺ)۔

3519 - حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَعَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الخُدُودَ، وَشَقَّ الجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الجَاهِلِيَّةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو گالوں کو پیٹے، گریبان پھاڑے اور زمانۂ جاہلیت کی طرح لوگوں کو لڑنے کے لیے بلائے۔

9- بَابُ قِصَّةِ خُزَاعَةَ

قبیلہ خزاعہ کا ذکر

3520 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ أَبُو خُزَاعَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبیلہ خزاعہ کا جدِ اعلیٰ عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف ہے۔

3521 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، قَالَ: البَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ وَلاَ يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ، وَالسَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ فَلاَ يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ الخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ

سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ بحیرہ وہ جانور ہے جو بتوں کے لیے خاص کر دیا گیا ہو اور اس کا دودھ استعمال کرنے سے لوگوں کو منع کر دیا جائے اور کوئی اس کا دودھ نہ دوہے اور سائبہ وہ جانور ہے جس کو کفار اپنے جھوٹے خداؤں کے نام پر چھوڑ دیتے اور اس پر کوئی چیز نہیں لادتے۔ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے عمرو بن عامر بن لحی خزاعی کو جہنم میں دیکھا کہ اپنی آنت

3521- انظر الحديث: 4623

گھسیٹ رہا ہے۔ یہی وہ پہلا آدمی ہے جس نے سائبہ چھوڑنے کی رسم جاری کی تھی۔

10- بَابُ قِصَّةِ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ

ابوذر کے اسلام لانے کا واقعہ

11- بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ

آبِ زمزم کا واقعہ

3522 - حَدَّثَنَا زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَخْزَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنِي مُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ الْقَصِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِإِسْلاَمِ أَبِي ذَرٍّ؟ قَالَ: قُلْنَا بَلَى، قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: كُنْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ، فَبَلَغَنَا أَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَقُلْتُ لِأَخِي: انْطَلِقْ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ كَلِّمْهُ وَأْتِنِي بِخَبَرِهِ، فَانْطَلَقَ فَلَقِيَهُ، ثُمَّ رَجَعَ، فَقُلْتُ مَا عِنْدَكَ؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَأْمُرُ بِالخَيْرِ وَيَنْهَى عَنِ الشَّرِّ، فَقُلْتُ لَهُ: لَمْ تَشْفِنِي مِنَ الخَبَرِ، فَأَخَذْتُ جِرَابًا وَعَصًا، ثُمَّ أَقْبَلْتُ إِلَى مَكَّةَ، فَجَعَلْتُ لاَ أَعْرِفُهُ، وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ، وَأَشْرَبُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَأَكُونُ فِي المَسْجِدِ، قَالَ: فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ: كَأَنَّ الرَّجُلَ غَرِيبٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَانْطَلِقْ إِلَى المَنْزِلِ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، لاَ يَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ وَلاَ أُخْبِرُهُ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ إِلَى المَسْجِدِ لِأَسْأَلَ عَنْهُ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ بِشَيْءٍ، قَالَ: فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ: أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهُ بَعْدُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لاَ، قَالَ: انْطَلِقْ مَعِي، قَالَ: فَقَالَ مَا أَمْرُكَ، وَمَا أَقْدَمَكَ هَذِهِ البَلْدَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنْ كَتَمْتَ عَلَيَّ أَخْبَرْتُكَ،

ابوجمرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہم سے فرمایا کیا میں تم سے حضرت ابوذر کے اسلام لانے کا واقعہ بیان نہ کروں؟ ہم نے کہا، ضرور بیان فرمایئے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوذر نے بتایا کہ میں قبیلہ غفار کا فرد ہوں۔ ہمیں یہ خبر پہنچی کہ مکہ مکرمہ میں ایک شخص نے دعویٰ نبوت کیا ہے۔ میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ آپ جا کر اس سے بات کریں اور مجھے بھی اس کے بارے میں بتائیں۔ چنانچہ وہ گئے اور ملاقات کر کے جب واپس لوٹے تو میں نے حالات پوچھے، انہوں نے جواب دیا، خدا کی قسم، میں نے ایسے شخص کو دیکھا جو اچھائی کا حکم دیتا اور برائی سے منع کرتا ہے۔ میں نے کہا، مجھے آپ کی اس خبر سے دلی اطمینان حاصل نہیں ہوا تو میں زادِ راہ اور عصا لے نکلا جب مکہ مکرمہ پہنچا تو وہاں کے کسی فرد سے جان پہچان نہ تھی اور کسی سے پوچھنا بھی پسند نہ آیا، اس لیے زمزم کا پانی پیتا اور مسجد حرام میں پڑ رہتا۔ ایک مرتبہ حضرت علی میرے پاس سے گزرے اور فرمانے لگے: یہ کوئی مسافر لگتا ہے۔ میں نے اثبات میں جواب دیا وَ فرمایا: میرے ساتھ گھر چلو، میں ان کے ساتھ چلا گیا لیکن نہ میں نے ان سے کچھ پوچھا اور نہ انہوں نے مجھے کچھ بتایا۔ جب صبح ہوئی تو میں مسجد حرام میں چلا گیا تاکہ ان کے بارے میں کسی سے کچھ پوچھوں، لیکن کوئی

3522- صحیح مسلم:6312

قَالَ: فَإِنِّي أَفْعَلُ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: بَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ خَرَجَ هَا هُنَا رَجُلٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَأَرْسَلْتُ أَخِي لِيُكَلِّمَهُ، فَرَجَعَ وَلَمْ يَشْفِنِي مِنَ الخَبَرِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَاهُ، فَقَالَ لَهُ: أَمَا إِنَّكَ قَدْ رَشَدْتَ، هَذَا وَجْهِي إِلَيْهِ فَاتَّبِعْنِي، ادْخُلْ حَيْثُ أَدْخُلُ، فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ أَحَدًا أَخَافُهُ عَلَيْكَ، قُمْتُ إِلَى الحَائِطِ كَأَنِّي أُصْلِحُ نَعْلِي وَامْضِ أَنْتَ، فَمَضَى وَمَضَيْتُ مَعَهُ، حَتَّى دَخَلَ وَدَخَلْتُ مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: اعْرِضْ عَلَيَّ الإِسْلاَمَ، فَعَرَضَهُ فَأَسْلَمْتُ مَكَانِي، فَقَالَ لِي: يَا أَبَا ذَرٍّ، اكْتُمْ هَذَا الأَمْرَ، وَارْجِعْ إِلَى بَلَدِكَ، فَإِذَا بَلَغَكَ ظُهُورُنَا فَأَقْبِلْ فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ، فَجَاءَ إِلَى المَسْجِدِ وَقُرَيْشٌ فِيهِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَقَالُوا: قُومُوا إِلَى هَذَا الصَّابِئِ، فَقَامُوا فَضُرِبْتُ لِأَمُوتَ، فَأَدْرَكَنِي العَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: وَيْلَكُمْ، تَقْتُلُونَ رَجُلًا مِنْ غِفَارَ، وَمَتْجَرُكُمْ وَمَمَرُّكُمْ عَلَى غِفَارَ، فَأَقْلَعُوا عَنِّي، فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحْتُ الغَدَ رَجَعْتُ، فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالأَمْسِ، فَقَالُوا: قُومُوا إِلَى هَذَا الصَّابِئِ فَصُنِعَ بِي مِثْلَ مَا صُنِعَ بِالأَمْسِ، وَأَدْرَكَنِي العَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ، وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ بِالأَمْسِ، قَالَ: فَكَانَ هَذَا أَوَّلَ إِسْلاَمِ أَبِي ذَرٍّ رَحِمَهُ اللهُ"

ایسا شخص نہ آیا جو آپ کے بارے میں کچھ بتاتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر دوبارہ حضرت علی کا میرے پاس سے گزر ہوا اور انہوں نے فرمایا: کیا اپنی منزل کا آپ کو ابھی تک پتہ نہیں لگا؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ فرمایا میرے ساتھ چلیے۔ پھر فرمایا، آپ اس شہر میں کس لیے آئے ہیں؟ میں نے کہا، جو کچھ میں بتاؤں کیا اسے آپ راز میں رکھیں گے؟ جواب دیا، میں ایسا ہی کروں گا، میں نے کہا، ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ یہاں کے کسی شخص نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ پس میں نے خود ملنے کا ارادہ کیا۔ حضرت علی نے فرمایا اگر یہی بات ہے تو آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئے۔ میں خود ان کے پاس جارہا ہوں لہٰذا آپ بھی میرے ساتھ چلیں۔ جہاں میں جاؤں آپ بھی وہاں چلیں اور اگر میں کسی کو دیکھوں کہ اس سے آپ کے لیے خطرہ ہے تو میں کسی دیوار کے پاس کھڑا ہو جاؤں گا، گویا میں اپنا جوتا درست کررہا ہوں اور آپ آگے نکل جائیں۔ پس وہ چل پڑے اور میں بھی ان کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگیا۔ میں نے عرض کی، مجھے اسلام سے آگاہی فرمائیے۔ پس وہ بیان کیا گیا تو میں اسی جگہ مسلمان ہوگیا۔ رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! اس بات کو پوشیدہ رکھو اور اپنے شہر کو واپس لوٹ جاؤ۔ جب تم ہمارے غلبہ کی خبر سنو تو آجانا۔ میں نے عرض کی، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں تو لوگوں میں اس بات کو ببانگ دہل کہوں گا۔ پس وہ مسجد حرام کی جانب گئے اور قریش وہاں موجود تھے۔ پس کہنے لگے۔ اے قریشیو! میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اس کے

بندے اور اس کے رسول ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ اس بے دین کی خبر لو۔ حضرت عباس میری مدد کو پہنچے اور مجھے چھڑا کر کہنے لگے، تمہاری خرابی ہو کیا تم غفار کے فرد کو قتل کرتے ہو، حالانکہ تمہاری تجارتی منڈی اور زرگاہ قبیلہ غفار ہی ہے۔ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ اگلی صبح ہوئی تو میں پھر بیت اللہ میں گیا اور حسب سابق کہا، وہ کہنے لگے کہ اس بے دین کی خبر لو اور جو گزشتہ دن کیا تھا وہی آج بھی کیا۔ حضرت عباس پھر میری مدد کے لیے آ گئے اور میری ڈھال بن گئے اور جو کچھ کل کہا تھا وہی پھر فرمایا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ غریقِ رحمت کرے یہ حضرت ابوذر کے اسلام لانے کی منزلِ اوّل ہے۔

000- بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ وَجَهْلِ الْعَرَبِ

3523 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "أَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ، وَجُهَيْنَةَ، - أَوْ قَالَ: شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ - خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ - أَوْ قَالَ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ - مِنْ أَسَدٍ، وَتَمِيمٍ، وَهَوَازِنَ، وَغَطَفَانَ"

زمزم کا واقعہ اور اہلِ عرب کی جہالت

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبیلہ اسلم، غفار اور مزینہ اور جہینہ کے کچھ لوگ یا انہوں نے بیان کیا کہ مزینہ کے کچھ لوگ یا (بیان کیا کہ) جہینہ کے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یا بیان کیا کہ قیامت کے دن قبیلہ اسد، تمیم، ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔

12- بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ وَجَهْلِ الْعَرَبِ

3524 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ

زمزم کا واقعہ اور اہلِ عرب کی جہالت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر تجھے اہل عرب کی جہالت معلوم کرنے کی تمنا ہو تو

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ" : إِذَا سَرَّكَ أَنْ تَعْلَمَ جَهْلَ العَرَبِ، فَاقْرَأْ مَا فَوْقَ الثَّلاَثِينَ وَمِائَةٍ فِي سُورَةِ الأَنْعَامِ، (قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلاَدَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ) (الأنعام: 140) إِلَى قَوْلِهِ (قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ) (الأنعام: 140)"

سورۂ الانعام کی آیت ایک سو تیس سے اگلی آیتیں تلاوت کر لے یعنی: ترجمہ کنزالایمان: بے شک تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں احمقانہ جہالت سے اور حرام ٹھہراتے ہیں وہ جو اللہ نے انہیں روزی دی اللہ پر جھوٹ باندھنے کو بے شک وہ بہکے اور راہ نہ پائی (پ ۸، الانعام ۱۴۰)

13- بَابُ مَنِ انْتَسَبَ إِلَى آبَائِهِ فِي الإِسْلاَمِ وَالجَاهِلِيَّةِ

زمانۂ اسلام یا جاہلیت میں اپنے آباؤ اجداد کی طرف منسوب ہونا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" : إِنَّ الكَرِيمَ، ابْنَ الكَرِيمِ، ابْنِ الكَرِيمِ، ابْنِ الكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ وَقَالَ البَرَاءُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا ابْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک کریم بن کریم بن کریم بن کریم تو حضرت یوسف بن حضرت یعقوب بن حضرت اسحاق بن حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام ہیں۔ حضرت براء کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔

3525 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ) (الشعراء: 214)، جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي: يَا بَنِي فِهْرٍ، يَا بَنِي عَدِيٍّ بِبُطُونِ قُرَيْشٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت: ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (پ ۱۹، الشعرآء ۲۱۴) نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے پکارا، اے بنی فہر، اے بنی عدی، خاندانِ قریش کی شاخیں۔

3526 - وَقَالَ لَنَا قَبِيصَةُ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ" : لَمَّا نَزَلَتْ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ) (الشعراء 214 :)، جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ قَبَائِلَ قَبَائِلَ"

حضرت ابن عباس سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے قبائل کو ان کے نام لے کر بلایا۔

3525- راجع الحديث: 1394

3526- راجع الحديث: 1394,1392

3527 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ، يَا أُمَّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ، يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ، اشْتَرِيَا أَنْفُسَكُمَا مِنَ اللَّهِ لاَ أَمْلِكُ لَكُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، سَلاَنِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمَا

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بنی عبد مناف! اپنی جانوں کو اللہ سے بچاؤ۔ اے بنی عبدالمطلب! اپنی جانوں کو اللہ سے بچاؤ۔ اے والدۂ زبیر بن العوام یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی! اے فاطمہ بنت محمد! تم دونوں بھی اپنی جان کو اللہ سے بچاؤ۔ مجھے اللہ کی جانب سے تمہارا ذاتی اختیار نہیں ہے ہاں میرے مال میں سے جو تم چاہو مجھ سے مانگ لو۔

14- بَابٌ: ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ

بھانجا اور آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے

3528 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ قَالُوا: لاَ، إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کو بلایا۔ پھر ان سے فرمایا: کیا تم میں کوئی غیر تو نہیں ہے؟ کہنے لگے، ہمارے ایک بھانجے کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قوم کا بھانجا بھی اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔

15- بَابُ قِصَّةِ الْحَبَشِ، وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي أَرْفِدَةَ

حبشیوں کا ذکر اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انہیں بنی ارفدہ فرمانا

3529 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، دَخَلَ عَلَيْهَا، وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُغَنِّيَانِ، وَتُدَفِّفَانِ، وَتَضْرِبَانِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ، فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ،

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس تشریف لائے۔ ایام حج کے سبب میرے پاس دو لڑکیاں گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کپڑا اوڑھ کر آرام فرما تھے۔ حضرت ابوبکر نے لڑکیوں کو ڈانٹا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چہرۂ انور سے کپڑا ہٹا کر

3527- راجع الحدیث:2753

3528- راجع الحدیث:3146، صحیح مسلم:2436، سنن ترمذی:3901، سنن نسائی:2610

فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ. وَتِلْكَ الأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى

فرمایا، اے ابوبکر! ان سے کچھ نہ کہو کیونکہ یہ عید کے اور حج کے دن ہیں۔

3530- وَقَالَتْ عَائِشَةُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الحَبَشَةِ، وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي المَسْجِدِ، فَزَجَرَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُمْ، أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ يَعْنِي مِنَ الأَمْنِ

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے کپڑے میں چھپا رکھا تھا اور میں حبشیوں کو مسجد میں مشق کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ حضرت ابوبکر نے انہیں ڈانٹا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انہیں نہ روکو۔ اے بنی ارفدہ! تم اطمینان سے اپنا کام کرتے رہو۔

16- بَابُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ لاَ يُسَبَّ نَسَبُهُ

جو یہ چاہتا ہے کہ اس کے نسب کو بُرا نہ کہا جائے

3531- حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ المُشْرِكِينَ قَالَ: كَيْفَ بِنَسَبِي فَقَالَ حَسَّانُ: لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ العَجِينِ، وَعَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: لاَ تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حسان نے نبی کریم ﷺ سے مشرکین کی ہجو کہنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: میرے نسب کا کیا بنے گا؟ حسان نے عرض کی۔ میں آپ کے نسب کو یوں ان سے باہر نکال لونگا جیسے آٹے سے بال کھینچ لیا جاتا ہے۔ ہشام اپنے والد ماجد سے یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت عائشہ کے سامنے حضرت حسان کو بُرا کہنے لگے تو انہوں نے فرمایا: حسان کو بُرا نہ کہو کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے دفاع کیا کرتے تھے۔

17- بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول خدا ﷺ کے اسمائے گرامی

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الكُفَّارِ) (الفتح: 29) وَقَوْلِهِ (مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ) (الصف:6)"

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں (پ ۲۶، الفتح ۲۹) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان

3530- راجع الحدیث: 949

3531- انظر الحدیث: 6150,4145، صحیح مسلم: 6340

3532 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ وَأَنَا المَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الكُفْرَ، وَأَنَا الحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا العَاقِبُ"

کا نام احمد ہے (پ ۲۸، الصف ۶)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد و احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں فرمایا جائے گا اور میں عاقب یعنی آخری نبی ہوں۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے نام بھی ایک ہزار ہیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام بھی ایک ہزار۔ اللہ تعالیٰ کے دو نام ذاتی ہیں: عربی میں اللہ، عبرانی میں ایل۔ حضور انور کے بھی دو نام ذاتی ہیں: محمد، احمد باقی نام صفاتی، چونکہ اللہ رسول کی صفات بہت ہیں، نیز ان کے آستانوں پر مختلف حاجت مند اپنی حاجتیں لے کر حاضر ہوتے رہیں گے اس لیے ان دونوں ذاتوں کے نام بہت ہوئے کہ جیسا حاجت مند آوے اسی نام سے پکارے۔ حضور انور سے پہلے کسی کا نام محمد نہ ہوا، ہاں یہ ثابت ہے کہ نجومیوں نے پیش گوئی کی تھی کہ نبی آخر الزمان پیدا ہونے والے ہیں جن کا نام محمد ہوگا تو عرب میں چار شخصوں نے اپنے بیٹوں کے نام محمد رکھے مگر چونکہ یہ سن کر انہوں نے یہ نام رکھے اس لیے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا نام محمد ہوا، چونکہ ساری مخلوق بلکہ خود خالق ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا کی تعریف فرماتے رہیں گے اس لیے نام پاک محمد ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اپنے تیس نام عطا فرمائے۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر رسالہ مستقل لکھا ہے۔ عبد المطلب نے بھی ایک خواب دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد رکھا۔ (مرقات، اشعۃ اللمعات) خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں کوئی نام جامد نہیں سب نام شریف مشتقات ہیں۔ (مرقات) (مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۳۵)

3533 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلاَ تَعْجَبُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللَّهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ، يَشْتِمُونَ مُذَمَّمًا، وَيَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر متعجب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قریش کی گالیوں اور ان کی لعنت سے کس طرح بچایا ہوا ہے؟ وہ مذمم کو گالیاں دیتے اور مذمم پر لعنت بھیجتے ہیں جبکہ میں تو محمد ہوں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

18- بَابُ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا

3534 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

3532- انظر الحدیث: 4896، صحیح مسلم: 6058,6060، سنن ترمذی: 2840

3534- صحیح مسلم: 5917,5922، سنن ترمذی: 2864

سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلِي، وَمَثَلُ الأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا، فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ: لَوْلاَ مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ"

مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے مکان بنایا۔ اسے مکمل کر دیا اور بڑا خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس میں داخل ہوتے اور حیرانی سے کہتے کہ کاش! اس جگہ بھی اینٹ لگا دی جاتی۔

3535 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ "مَثَلِي وَمَثَلَ الأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ، وَيَعْجَبُونَ لَهُ، وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس کے کی سجاوٹ اور آرائش میں کوئی کمی نہ چھوڑی مگر کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد پھرتے اور حیرانی سے کہتے، بھلا یہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ فرمایا، وہ اینٹ میں ہوں میں سارے انبیاء سے آخری ہوں۔

19- بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک

3536 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کا جب وصال ہوا تو آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔

3536م- وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ، وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ

ابن شہاب نے کہا کہ سعید بن المسیب نے بھی مجھے یہی بتایا ہے۔

بَابُ كُنْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ کی کنیت

3537 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

3535- صحیح مسلم:5920

3536م- انظر الحدیث:4466، صحیح مسلم:6045

شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا القَاسِمِ، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سَمُّوا بِاسْمِي، وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے تو کسی شخص نے کہا، اے ابو القاسم! پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر متوجہ ہوکر فرمایا: میرا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھنا۔

3538 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا نام تو رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

3539 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ أَبُو القَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا بِاسْمِي، وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

21- بَابٌ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی تاثیر

3540 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا الفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، ابْنَ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ، جَلْدًا مُعْتَدِلًا، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ: مَا مُتِّعْتُ بِهِ سَمْعِي وَبَصَرِي إِلَّا بِدُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ خَالَتِي ذَهَبَتْ بِي إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي شَاكٍ، فَادْعُ اللَّهَ لَهُ، قَالَ: فَدَعَا لِي

جعید بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے سائب بن یزید کو چورانوے سال کی عمر میں تندرست و توانا دیکھا۔ پھر فرمایا کہ مجھے تو یہی معلوم ہے کہ میری سماعت و بصارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے فیض یافتہ ہیں۔ میری خالہ مجھے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجا بیمار رہتا ہے تو آپ نے میرے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔

22- بَابُ خَاتِمِ النُّبُوَّةِ

مُہرِ نبوت کا ذکر

3541 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میری خالہ نے

-3538 راجع الحدیث: 3114

-3539 راجع الحدیث: 110، صحیح مسلم: 5562، سنن ابو داؤد: 4965، سنن ابن ماجہ: 3735

-3540 راجع الحدیث: 190

-3541 راجع الحدیث: 190

حَاتِمٌ، عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، قَالَ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتِمٍ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، قَالَ: ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحُجْلَةُ مِنْ حُجَلِ الْفَرَسِ الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ، قَالَ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ"

مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جا کر عرض کی۔ یارسول اللہ! یہ میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا، میرے لیے برکت کی دعا کی اور وضو فرمایا تو میں نے آپ کو وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا۔ پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہوگیا۔ پس میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی۔ ابن عبید اللہ کا قول ہے کہ الحجلہ سے مراد گھوڑے کی وہ سفیدی جو دونوں آنکھوں کے درمیان ہوتی ہے۔ ابراہیم بن حمزہ کا قول ہے کہ حجلہ کے انڈے کی طرح۔

23- بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسولِ خدا ﷺ کے اوصافِ عالیہ کا ذکر

3542- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الحَارِثِ، قَالَ: صَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ العَصْرَ، ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي، فَرَأَى الحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ، وَقَالَ: بِأَبِي، شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لاَ شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ" وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نمازِ عصر پڑھ کر نکلے تو چلتے جا رہے تھے کہ امام حسن کو بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا۔ پس انہیں اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور فرمایا: تم رسولِ خدا سے مشابہت رکھتے ہو علی سے مشابہت نہیں رکھتے اور حضرت علی ہنس رہے تھے۔

3543 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ الحَسَنُ يُشْبِهُهُ

حضرت جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے اور امام حسن کی شکل و صورت آپ کی طرح ہے۔

3544 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ:

حضرت جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے اور امام حسن بن علی

3542- انظر الحدیث:3750

3543- انظر الحدیث:3544، صحیح مسلم:6035،6034، سنن ترمذی:282

3544- راجع الحدیث:3543

سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ يُشْبِهُهُ، قُلْتُ لِأَبِي جُحَيْفَةَ: صِفْهُ لِي، قَالَ: "كَانَ أَبْيَضَ، قَدْ شَمِطَ، وَأَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلاَثَ عَشْرَةَ قَلُوصًا، قَالَ: فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَقْبِضَهَا"

رضی اللہ عنہما آپ کے مشابہ ہیں۔ حضرت جحیفہ سے کہا گیا کہ حضور کے اوصاف بیان فرمائیے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کا رنگ سفید تھا، کچھ بال سفید ہو گئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیں تیرہ اونٹنیاں عطا فرمانے کا وعدہ کیا تھا لیکن ہمیں عطا فرمانے سے پہلے نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا تھا۔

3545 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ وَهْبٍ أَبِي جُحَيْفَةَ السُّوَائِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِنْ تَحْتِ شَفَتِهِ السُّفْلَى العَنْفَقَةَ

حضرت جحیفہ سوائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے۔ آپ کے نچلے ہونٹ کے نیچے ٹھوڑی مبارک میں چند بال سفید تھے۔

3546 - حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ، أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُسْرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا؟ قَالَ: كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے حضور کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ کو جب آپ نے دیکھا تو عمر رسیدہ ہو گئے تھے؟ فرمایا: آپ کی ٹھوڑی مبارک کے صرف چند بال سفید ہوئے تھے۔

3547 - حَدَّثَنِي ابْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلاَلٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَ رَبْعَةً مِنَ القَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلاَ بِالقَصِيرِ، أَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِأَبْيَضَ، أَمْهَقَ وَلاَ آدَمَ، لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ، وَلاَ سَبْطٍ رَجِلٍ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ، فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَقُبِضَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا: آپ لوگوں میں درمیانہ قد تھے یعنی نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ پست قد۔ پھول جیسا کھلا ہوا رنگ تھا، نہ بالکل سفید اور نہ گندمی، سر کے موئے مبارک نہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ چالیس سال کی عمر میں آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا۔ مدینہ منورہ میں آپ دس سال رونق افروز رہے۔ آپ کے سر اقدس اور ریش مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔ ربیعہ فرماتے

3545- صحیح مسلم: 6033، سنن ابن ماجہ: 3628

3547- انظر الحدیث: 5900,3548، صحیح مسلم: 6042، سنن ترمذی: 3623

وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ قَالَ رَبِيعَةُ: فَرَأَيْتُ شَعَرًا مِنْ شَعَرِهِ، فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيلَ احْمَرَّ مِنَ الطِّيبِ

ہیں کہ میں نے آپ کے بالوں میں سے ایک بال مبارک کی زیارت کی ہے تو اس کا رنگ سرخ تھا۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو بتایا گیا کہ وہ خوشبو سے سرخ ہو گیا تھا۔

3548- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ بِالطَّوِيلِ البَائِنِ، وَلاَ بِالقَصِيرِ، وَلاَ بِالأَبْيَضِ الأَمْهَقِ، وَلَيْسَ بِالآدَمِ، وَلَيْسَ بِالجَعْدِ القَطَطِ، وَلاَ بِالسَّبْطِ، بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، فَتَوَفَّاهُ اللَّهُ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تو بہت طویل قامت تھے اور نہ پست قد۔ آپ کا رنگ نہ تو بالکل سفید تھا اور نہ گندمی۔ بال مبارک نہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ اللہ تعالیٰ نے چالیس سال کی عمر میں آپ کو مبعوث فرمایا۔ پھر مکہ مکرمہ میں دس سال رونق فرمائی اور دس سال مدینہ منورہ میں جلوہ افروز رہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی تو سرِ اقدس اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

3549- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ البَائِنِ، وَلاَ بِالقَصِيرِ

حضرت براء عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صورت میں سب لوگوں سے زیادہ حسین اور سیرت کے میں سب میں خلیق تھے۔ نہ آپ بہت لمبے تھے اور نہ پست قد۔

3550- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ لاَ إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِي صُدْغَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی خضاب لگایا؟ جواب دیا، نہیں کیونکہ صرف آپ کی دونوں کنپٹیوں میں زرا سفیدی تھی۔

3548- راجع الحدیث: 3547

3549- صحیح مسلم: 6020

3550- انظر الحدیث: 5895,5894 سنن نسائی: 5101

3551 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا، بَعِيدَ مَا بَيْنَ المَنْكِبَيْنِ، لَهُ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنِهِ، رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ قَالَ يُوسُفُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِيهِ: إِلَى مَنْكِبَيْهِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ درمیانہ قد تھے۔ دونوں کندھوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا۔ گیسوئے مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔ میں نے آپ کو سرخ حُلّے میں ملبوس دیکھا ہے اور ہرگز کسی کو آپ سے حسین و جمیل نہیں دیکھا۔ یوسف بن ابو اسحاق کا قول ہے کہ کندھوں تک تھے۔

3552 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سُئِلَ البَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ: لاَ بَلْ مِثْلَ القَمَرِ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ کا چہرۂ انور کیا تلوار کی طرح چمک دار تھا؟ فرمایا، نہیں بلکہ چاند جیسا تھا۔

3553 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأَعْوَرُ، بِالْمَصِّيصَةِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالهَاجِرَةِ إِلَى البَطْحَاءِ، فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا المَرْأَةُ، وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ، قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِي فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ المِسْكِ

حضرت ابو جُحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن بطحا کی طرف تشریف لے گئے۔ پس آپ نے وضو فرمایا۔ پھر ظہر کی دو رکعتیں ادا کیں اور عصر کی بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ کے سامنے ایک نیزہ گاڑ دیا گیا تھا۔ عون نے اپنے والد سے اور ان سے حضرت جُحیفہ نے یہ بھی فرمایا کہ اس کے پیچھے سے عورتیں گزر گئیں اور مرد کھڑے رہے پھر وہ اپنے ہاتھوں کو محبوب خدا کے مبارک ہاتھوں سے لگا کر اپنے چہروں پر مل لیتے میں نے بھی آپ کے دستِ مبارک کو پکڑا اور اپنے چہرے سے لگایا تو دیکھا کہ وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور اس کی خوشبو مُشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔

3554 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے

3551- انظر الحدیث: 5901,5848' صحیح مسلم: 6018' سنن ابو داؤد: 4072,4184' سنن ترمذی: 2811' سنن نسائی: 5247

3553- راجع الحدیث: 187

3554- راجع الحدیث: 6,5

أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ، حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، فَيُدَارِسُهُ القُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ المُرْسَلَةِ

ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک میں جب حضرت جبرئیل بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے آپ کی سخاوت میں جوش آجاتا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک کی ہر رات میں حاضرِ خدمت ہوتے کیونکہ آپ ان سے قرآنِ کریم کا دور کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی پہنچانے میں چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔

3555 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا، تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ، فَقَالَ: " أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ المُدْلِجِيُّ لِزَيْدٍ، وَأُسَامَةَ، وَرَأَى أَقْدَامَهُمَا: إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الأَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ "

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس مسرور حالت میں تشریف فرما ہوئے کہ چہرۂ انور کی ہر شکن جگمگا رہی تھی۔ فرمایا، کیا تم نے نہیں سنا جو ایک قیافہ شناس نے زید اور اسامہ کے بارے میں کہا ہے جبکہ اس نے ان دونوں کے قدم دیکھ کر کہا ہے کہ ان میں سے ایک قدم باپ کا اور دوسرا بیٹے کا ہے۔

3556 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ، قَالَ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ"

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والدِ محترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ جب وہ غزوۂ توک سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا، پھر جب میں نے حاضرِ خدمت ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا تو آپ کا پُرنور چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی مسرور ہوتے تو آپ کا مبارک چہرہ نور بار ہوجاتا تھا جیسے وہ چند کا ٹکڑا ہے۔ ہم آپ کے چہرہ انور ہی سے اس بات کا اندازہ کرلیا کرتے تھے۔

3557 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نوعِ انسانی کے

3555- انظر الحدیث: 6771,6770,3731 صحیح مسلم: 3605

3556- راجع الحدیث: 2757

الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ، قَرْنًا فَقَرْنًا، حَتَّى كُنْتُ مِنَ القَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ

بہترین زمانہ میں مبعوث فرمایا گیا۔ زمانے پر زمانے گزرتے رہے، حتیٰ کہ مجھے اس زمانے میں رکھا گیا جس میں موجود ہوں۔

3558 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَسْدِلُ شَعَرَهُ، وَكَانَ المُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ، فَكَانَ أَهْلُ الكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُءُوسَهُمْ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ، ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گیسوئے مبارک کو ان کی حالت پر چھوڑے رکھتے جبکہ مشرکین کا معمول تھا کہ وہ سر کے بالوں کے دو حصے کرتے اور اہلِ کتاب ان کی حالت پر چھوڑا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کو اہلِ کتاب کی موافقت پسند رہی جب تک اس بارے میں حکم نازل نہ ہوا۔ (حکم آنے پر) رسول اللہ ﷺ گیسوئے مشک بار کے دو حصے کرنے لگے۔

3559 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلاَ مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلاَقًا

حضرت، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فحش گو اور بدکلامی کرنے والے نہ تھے۔ آپ فرمایا کرتے کہ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جن کا اخلاق بہترین ہے۔

3560 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا، مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کرنے کی اجازت ملی تو آپ نے آسان کو اختیار فرمایا جبکہ اس میں گناہ نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ اس سے دوسروں کی نسبت زیادہ دُور رہتے۔

3558- انظر الحدیث: 5917,3944' صحیح مسلم: 6016' سنن ابو داؤد: 4188' سنن نسائی: 5253' سنن ابن ماجہ: 3632

3559- انظر الحدیث: 6035,6029,3759' صحیح مسلم: 5987

3560- انظر الحدیث: 6853,6786,6126' صحیح مسلم: 5999' سنن ابو داؤد: 4785

أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ، فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ بِهَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کا کسی سے بدلہ نہیں لیا، ہاں جب کوئی خدا کی حرمت کے خلاف کرتا تو اس سے اللہ کی خاطر انتقام لیا کرتے تھے۔

3561 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا مَسِسْتُ حَرِيرًا وَلاَ دِيبَاجًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلاَ شَمِمْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرْفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ أَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ایسے ریشم یا دیباج کو نہیں چھوا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہتھیلی کے مانند ملائم ہو اور نہ خوشبو یا عطر ایسا نہیں سونگھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو یا عطر کی طرح خوشبودار ہو۔

3562 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ العَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی حیادار تھے۔

3562م- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، وَابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالاَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مِثْلَهُ، وَإِذَا كَرِهَ شَيْئًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ

مذکورہ حدیث شعبہ سے بھی مروی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے: جب آپ کسی کو ناپسند فرماتے تو چہرۂ انور سے اسے پہچان لیا جاتا تھا۔

3563- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ، إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالا۔ اگر رغبت ہوتی تو تناول فرما لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

3564 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الأَعْرَجِ،

حضرت عبداللہ بن مالک بن بحسینہ اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ

3561- راجع الحدیث: 1141

3562- صحیح مسلم: 5986، سنن ابن ماجہ: 4180

3563- انظر الحدیث: 5409، صحیح مسلم: 5451,5348، سنن ابو داؤد: 3763، سنن ترمذی: 2031، سنن ابن ماجہ: 3260,3259

3564- راجع الحدیث: 390

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ الأَسْدِيِّ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى نَرَى إِبْطَيْهِ . قَالَ: وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا بَكْرٌ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ

کرتے تو بازوؤں کو اتنا علیحدہ رکھتے کہ ہم آپ کی بغلوں کو دیکھ لیا کرتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ بغلوں کی سفیدی کو دیکھ لیا کرتے تھے۔

3565- حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ، فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اتنے بلند ہاتھ کسی دعا میں نہیں اٹھاتے تھے جتنے استقاء میں، کیونکہ اس میں مبارک ہاتھوں کو اتنے بلند کرتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

3566- حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ أَبِي جُحَيْفَةَ، ذَكَرَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دُفِعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ كَانَ بِالهَاجِرَةِ، خَرَجَ بِلاَلٌ فَنَادَى بِالصَّلاَةِ ثُمَّ دَخَلَ، فَأَخْرَجَ فَضْلَ وَضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَقَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ يَأْخُذُونَ مِنْهُ، ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ العَنَزَةَ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ سَاقَيْهِ، فَرَكَزَ العَنَزَةَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الحِمَارُ وَالمَرْأَةُ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اچانک نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ ابطح میں ایک خیمے کے اندر رونق افروز تھے۔ پھر حضرت بلال باہر نکلے، انہوں نے نماز کے لیے اذان کہی اور اندر چلے گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے وضو سے بچا ہوا پانی لے کر باہر آئے تو لوگ اسے حاصل کرنے کے لیے ٹوٹ پڑے۔ اس کے بعد حضرت بلال اندر گئے اور نیزہ نکال لائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے، گویا میں آپ کی مبارک پنڈلیوں کی سفیدی اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ پس نیزہ گاڑ دیا گیا۔ پھر آپ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں۔ اس وقت آپ کے سامنے سے گدھے بھی گزرتے رہے اور عورتیں بھی۔

3565- راجع الحديث: 1031

3566- راجع الحديث: 633,178

3567 - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ العَادُّ لَأَحْصَاهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس طرح گفتگو فرماتے تھے کہ اگر کوئی الفاظ کو گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

3568 - وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَلاَ يُعْجِبُكَ أَبُو فُلاَنٍ، جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُسْمِعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي، وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ

دوسری روایت میں حضرت عائشہ نے عروہ بن زبیر سے فرمایا کیا تمہیں ابوفلاں حیرانی نہیں ہوتی۔ وہ آکر میرے حجرے کے ایک گوشے میں بیٹھ گئے اور مجھے سنانے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی باتیں بیان کرنے لگے۔ اس وقت میں نماز میں مصروف تھی اور وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے اٹھ کر چلے گئے۔ اگر میں انہیں پالیتی تو ضرور ان سے پوچھتی کہ کیا رسول اللہ ﷺ اس طرح گفتگو فرمایا کرتے تھے جیسے آپ حضرات جلدی جلدی بولتے ہیں۔

24- بَابُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلاَ يَنَامُ قَلْبُهُ

رسول خدا کی آنکھیں سوتی تھیں دل نہیں سوتا تھا

رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس سلسلے میں سعید بن میناء نے حضرت جابر سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

3569 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَيْفَ كَانَتْ صَلاَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ؟ قَالَتْ: مَا كَانَ يَزِيدُ فِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں کتنی نماز پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ جب چار رکعتیں پڑھتے تو اُن

3567- سنن ابوداؤد: 4654

3568- صحیح مسلم: 6349، سنن ابوداؤد: 3655

3569- راجع الحدیث: 1147

رَمَضَانَ وَلاَ فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلاَثًا. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ قَالَ: تَنَامُ عَيْنِي وَلاَ يَنَامُ قَلْبِي

کی خوبی اور درازی کے متعلق کچھ نہ پوچھیے۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے اور ان کی خوبی وطوالت کی کیا ہی بات ہے۔ اس کے بعد تین رکعت پڑھتے میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! وتر پڑھنے سے پہلے تو آپ سو گئے تھے؟ فرمایا: میری آنکھ سوتی ہے لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

3570 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُنَا عَنْ " لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الكَعْبَةِ: جَاءَهُ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ، قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ، وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الحَرَامِ، فَقَالَ أَوَّلُهُمْ: أَيُّهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ: هُوَ خَيْرُهُمْ، وَقَالَ آخِرُهُمْ: خُذُوا خَيْرَهُمْ. فَكَانَتْ تِلْكَ، فَلَمْ يَرَهُمْ حَتَّى جَاءُوا لَيْلَةً أُخْرَى فِيمَا يَرَى قَلْبُهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلاَ يَنَامُ قَلْبُهُ، وَكَذَلِكَ الأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلاَ تَنَامُ قُلُوبُهُمْ، فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کی معراج کا ذکر فرما رہے تھے جو مسجدِ حرام سے شروع ہوئی تھی۔ حضرت جبرئیل کے آنے سے پہلے تین افراد آئے اور آپ مسجدِ حرام کے اندر محوِ خواب تھے۔ ان میں سے ایک کہنے لگا، وہ کون ہیں؟ دوسرے شخص نے کہا، وہ ان میں سب سے بہتر ہیں۔ تیسرا بولا، ان کے بہتر کو لے لو۔ پھر وہ غائب ہو گئے اور انہیں دیکھا نہیں گیا۔ حتیٰ کہ پھر کسی رات میں پہلے کی طرح نظر آئے اور نبی کریم ﷺ کی آنکھیں سو رہی تھیں لیکن آپ کا قلب مبارک نہیں سوتا تھا اور تمام انبیائے کرام کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن دل نہیں سوتا تھا۔ پھر حضرت جبرئیل آپ کو لے کر آسمان کی جانب چڑھ گئے۔

25- بَابُ عَلاَمَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الإِسْلاَمِ

اسلام میں علاماتِ نبوت

3571 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ، سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ، فَأَدْلَجُوا لَيْلَتَهُمْ، حَتَّى إِذَا كَانَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کی ہمراہی میں تھے۔ پس رات بھر چلتے رہے اور صبح کے قریب جا کو قیام کیا۔ جب آرام کرنے لگے تو نیند نے سب پر

3570- انظر الحدیث: 7517,6581,5610,4964 صحیح مسلم: 412

وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَّسُوا، فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَكَانَ لاَ يُوقَظُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ، فَقَعَدَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَ وَصَلَّى بِنَا الغَدَاةَ، فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا فُلاَنُ، مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ، ثُمَّ صَلَّى، وَجَعَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ، إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ، فَقُلْنَا لَهَا: أَيْنَ المَاءُ؟ فَقَالَتْ: إِنَّهُ لاَ مَاءَ، فَقُلْنَا: كَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ المَاءِ؟ قَالَتْ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، فَقُلْنَا: انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: وَمَا رَسُولُ اللَّهِ؟ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَتْنَا، غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ، فَأَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا، فَمَسَحَ فِي العَزْلاَوَيْنِ، فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا، فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا، وَهِيَ تَكَادُ تَنِضُّ مِنَ المِلْءِ، ثُمَّ قَالَ: هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الكِسَرِ وَالتَّمْرِ، حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا، قَالَتْ: لَقِيتُ أَسْحَرَ النَّاسِ، أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا، فَهَدَى اللَّهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ المَرْأَةِ، فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا

ایسا غلبہ کیا کہ سورج طلوع ہوکر بلند ہوگیا۔ ہم میں سے جو سب سے پہلے بیدار ہوا وہ حضرت ابوبکر تھے اور رسول اللہ ﷺ کو جگانے کی کوئی جرأت نہیں کیا کرتا تھا، حتیٰ کہ آپ خود ہی بیدار ہوں۔ پھر حضرت عمر جاگے پھر حضرت ابوبکر حضور کے سر مبارک کے پاس بیٹھ گئے اور بلند آواز سے تکبیر کہی تو نبی کریم ﷺ بیدار ہوگئے آپ اترے اور صبح کی نماز پڑھائی۔ ایک شخص الگ بیٹھا رہا اور اس نے ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے فرمایا: اے فلاں! تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ عرض کیا، جنابت نے مجھے روکے رکھا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لو۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے چند سواروں کے ساتھ آگے بھیج دیا تھا کیونکہ ہم سب کو سخت پیاس محسوس ہورہی تھی۔ ہم چلے جارہے تھے۔ ہم نے ایک عورت سے پوچھا کہ پانی کہاں ہے؟ اس عورت نے جواب دیا کہ پانی نہیں ہے۔ ہم نے پوچھا، تمہارے گھر والوں اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ کہنے لگی، ایک رات دن کا ہم نے کہا، تو رسول اللہ ﷺ کے پاس چل۔ کہنے لگی، کون اللہ کا رسول؟ ہم اس کی باتیں سنی ان سنی کرتے ہوئے اسے نبی کریم کی بارگاہ میں لے آئے۔ آپ نے بھی اس سے وہی گفتگو فرمائی جو ہم نے کی تھی۔ ہاں اب اس نے آپ کو یہ بھی بتایا کہ وہ دو یتیم بچوں کی ماں ہے۔ اب آپ نے دونوں مشکوں کو کھولنے کا حکم دیا اور ان کے دہانوں پر دست مبارک دکھ دیا۔ پس ہم چالیس پیاس سے تڑپتے ہوئے افراد نے پانی پیا، حتیٰ کہ ہم خوب سیراب ہوگئے اور جتنے پانی کے برتن ہمارے پاس تھے سب بھر لیے،

ماسوائے اس کے کہ ہم نے اونٹوں کو پانی نہیں پلایا۔ بہرحال اس کی مشکیں پانی کی زیادتی کے سبب اب بھی پھٹی جارہی تھیں۔ پھر آپ نے فرمایا: جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کے لیے لے آؤ۔ چنانچہ روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں جمع کر دی گئیں تاکہ وہ اپنے گھر والوں کے لیے لے جائے اس عورت نے کہا کہ میں نے بہت بڑے جادوگر کو دیکھا ہے یا پھر وہ نبی ہے جیسا کہ اس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے۔ پس اس گاؤں والوں کو اللہ نے اس عورت کے ذریعے ہدایت دیدی کہ یہ مسلمان ہوگئی اور دوسرے لوگوں نے بھی اسلام قبول کرلیا۔

3572 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ، وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ، فَجَعَلَ المَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ القَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلاَثَ مِائَةٍ، أَوْ زُهَاءَ ثَلاَثِ مِائَةٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ نے برتن کے اندر اپنا دستِ مبارک رکھ دیا تو آپ کی انگشت ہائے مبارک کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور سب لوگوں نے وضو کرلیا۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا، آپ کتنے افراد تھے؟ جواب دیا، تین سو یا تین سو کے قریب۔

3573 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلاَةُ العَصْرِ، فَالْتُمِسَ الوَضُوءُ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں دیکھا کہ نمازِ عصر کا وقت ہوگیا ہے، لوگوں کو وضو کے لیے پانی کی حاجت ہے لیکن انہیں ملتا نہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس برتن میں اپنا دستِ مبارک رکھتے ہوئے، لوگوں کو حکم دیا کہ اس پانی سے

3572- صحیح مسلم:5903

3573- راجع الحدیث:169

الإِنَاءِ، فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ، فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ

وضو کرو۔ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے ابل رہا تھا۔ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا حتیٰ کہ سارے وضو کر چکے۔

3574 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُبَارَكٍ، حَدَّثَنَا حَزْمٌ، قَالَ: سَمِعْتُ الحَسَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَخَارِجِهِ، وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَانْطَلَقُوا يَسِيرُونَ، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ، فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً يَتَوَضَّئُونَ، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ، فَجَاءَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ يَسِيرٍ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ مَدَّ أَصَابِعَهُ الأَرْبَعَ عَلَى القَدَحِ ثُمَّ قَالَ: قُومُوا فَتَوَضَّئُوا فَتَوَضَّأَ القَوْمُ حَتَّى بَلَغُوا فِيمَا يُرِيدُونَ مِنَ الوَضُوءِ، وَكَانُوا سَبْعِينَ أَوْ نَحْوَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سفر کے لیے روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ آپ کے کچھ صحابہ بھی تھے۔ وہ مسلسل چلتے رہے حتیٰ کہ نماز کا وقت ہو گیا لیکن وضو کے لیے پانی نہیں مل رہا تھا۔ ان میں سے ایک آدمی گیا اور پیالے میں تھوڑا سا پانی لے آیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے لے کر وضو فرمایا۔ پھر اپنی چار انگلیاں پیالے کے اوپر رکھتے ہوئے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور وضو کرو۔ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا، حتیٰ کہ سارے وضو کر چکے اور وہ ستر یا اس کے افراد تھے۔

3575 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ يَزِيدَ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ مِنَ المَسْجِدِ يَتَوَضَّأُ، وَبَقِيَ قَوْمٌ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ، فَوَضَعَ كَفَّهُ، فَصَغُرَ المِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ، فَضَمَّ أَصَابِعَهُ فَوَضَعَهَا فِي المِخْضَبِ فَتَوَضَّأَ القَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيعًا قُلْتُ: كَمْ كَانُوا؟ قَالَ: ثَمَانُونَ رَجُلًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کا وقت ہو گیا تو جن حضرات کے گھر مسجد کے قریب تھے وہ وضو کرنے چلے گئے اور کتنے ہی لوگ رہ گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک پتھر کا برتن پیش کیا گیا جس کے اندر پانی تھا۔ آپ نے اپنا دستِ مبارک پانی میں ڈال دیا لیکن برتن چھوٹا ہونے کے سبب ہاتھ کھلتا نہ تھا تو انگلیوں کو ملا کر برتن میں ڈالا گیا اور سارے ہی حاضرین کو وضو کروا دیا گیا۔ میں نے پوچھا، وہ کتنے افراد تھے؟ فرمایا: اسی آدمی تھے۔

3576 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس سے آپ نے وضو فرمایا، پھر لوگ آپ کے گرد آ کر جمع

3576- انظر الحدیث: 5639,4840,4154,4153,4152، صحیح مسلم: 4790,4789، سنن نسائی: 77

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلاَ نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ، فَجَعَلَ المَاءُ يَثُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، كَأَمْثَالِ العُيُونِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً

ہو گئے۔ دریافت فرمایا، تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کی، ہمارے پاس وضو کے لیے پانی نہیں ہے، بس یہی ذرا سا پانی ہے جو آپ کے حضور رکھا ہوا ہے پس آپ نے اپنا دست مبارک چھاگل میں ڈالا تو پانی آپ کی انگشت ہائے مبارک سے ابل پڑا جیسے چشمے۔ پس ہم نے پیا اور وضو کیا۔ میں (سالم راوی) نے پوچھا، آپ اس وقت کتنے تھے؟ فرمایا، اگر ہم لاکھ ہوتے تب بھی پانی سب کو کفایت کرتا مگر ہم پندرہ سو تھے۔

3577- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا، حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَفِيرِ البِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي البِئْرِ فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِينَا، وَرَوَتْ، أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ واقعہ حدیبیہ کے دن ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہم حدیبیہ کنوئیں سے پانی نکالتے رہے حتیٰ کہ اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا۔ پس نبی کریم ﷺ کنوئیں کی منڈیر پر آ بیٹھے اور پانی طلب فرمایا، اس سے کلی کی اور وہ پانی پینے لگے، حتیٰ کہ خوب سیراب ہوئے اور ہمارے مویشی بھی سیراب ہو گئے۔

3578- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا، أَعْرِفُ فِيهِ الجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا، فَلَفَّتِ الخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلاَثَتْنِي بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ نے حضرت امّ سلیم سے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی ہے جس میں نقاہت سی محسوس ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ کو بھوک محسوس ہو رہی ہے۔ کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور چند جَو کی روٹیاں نکال لائیں۔ پھر اپنا ایک دوپٹہ نکالا اور اس کے ایک پلّے میں روٹیاں لپیٹ دیں پھر روٹیاں میرے سپرد کر کے باقی دوپٹہ مجھے اڑھا دیا اور مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف روانہ کر دیا۔ میں

3577- انظر الحدیث: 4151،4150

3578- انظر الحدیث: 422، راجع الحدیث: 422

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِطَعَامٍ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ: قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ؟ فَقَالَتْ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الخُبْزِ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ القَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا"

روٹیاں لیکر گیا تو رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں پایا آپ کے گرد چند صحابہ بھی موجود تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ جی ہاں۔ فرمایا، کھانا دیکر عرض کی، جی ہاں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا، کھڑے ہوجاؤ۔ پھر آپ چل پڑے۔ میں ان سے آگے چل دیا اور جا کر حضرت ابوطلحہ کو بتا دیا۔ حضرت ابوطلحہ نے فرمایا: اے امّ سلیم! رسول اللہ ﷺ لوگوں کو لے کر غریب خانے پر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس نہیں کھلانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں پس حضرت طلحہ فوراً رسول اللہ ﷺ کے استقبال کو نکل کھڑے ہوئے، حتیٰ کہ رسول اللہ کے پاس جا پہنچے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ کو ساتھ لیا اور ان کے گھر رونق افروز ہوگئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے امّ سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ انہوں نے وہی روٹیاں حاضر خدمت کر دیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے ٹکڑے کرنے کا حکم فرمایا اور حضرت امّ سلیم نے سالن کی جگہ کپّی سے سارا گھی نکال لیا۔ پھر رسول اللہ نے اس پر وہی کچھ پڑھا جو خدا نے چاہا۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو کھانے کے لیے بلالو۔ پس انہوں نے سیر ہوکر کھانا کھا لیا اور چلے گئے۔ پھر فرمایا، دس آدمی کھانے کے لیے اور لالو۔ چنانچہ وہ بھی سیر ہوکر چلے گئے۔ پھر فرمایا دس آدمیوں کو کھانے کے لیے اور بلالو۔ پس انہیں بلایا گیا۔ وہ بھی سیر ہوکر کھا چکے اور چلے گئے۔ پھر دس آدمیوں کو بلانے کے لیے فرمایا گیا اور اسی طرح تمام حضرات نے سیر ہوکر کھانا کھالیا۔ کل

3579- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الآيَاتِ بَرَكَةً، وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقَلَّ المَاءُ، فَقَالَ: اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ المُبَارَكِ، وَالبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ المَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ

3580- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ، وَلاَ يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِينَ مَا عَلَيْهِ، فَانْطَلِقْ مَعِي لِكَيْ لاَ يُفْحِشَ عَلَيَّ الغُرَمَاءُ، فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا، ثَمَّ آخَرَ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انْزِعُوهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ

مہمان ستر یا اسی کی تعداد میں تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم برکت والے معجزات کو شمار کرتے رہے ہیں جبکہ تم خائف کرنے والے معجزوں کو گننے میں لگے رہتے ہو۔ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ پانی کی قلت ہوگئی آپ نے فرمایا: کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ۔ ایک برتن آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے برتن میں اپنا دستِ مبارک ڈالا اور فرمایا: پاک پانی کی جانب آؤ جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے مبارک اور برکت والا ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ ﷺ کی انگشت مبارک سے ابل رہا تھا۔ اس کے علاوہ ہم آپ کے کھانے سے تسبیح پڑھنے کی آواز سنا کرتے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم وفات پا گئے اور ان کے اوپر قرض تھا۔ پس میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میرے والد ماجد نے پیچھے قرضہ چھوڑا ہے اور میرے پاس کچھ بھی نہیں سوائے اس کے جو کھجور کے درختوں سے پیداوار حاصل ہوتی ہے اور ان سے کئی سال میں بھی قرض ادا نہیں ہوگا۔ آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ مجھ پر سختی نہ کریں۔ پس آپ کھجور کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیری کے گرد پھرے اور دعا کی۔ پھر دوسری ڈھیری کے۔ اس کے بعد آپ ایک ڈھیری پر تشریف فرما ہو گئے اور فرمایا: قرض خواہوں کو ناپ کر دیتے جاؤ۔ پس سب قرض خواہوں کا پورا قرض ادا کر دیا گیا اور اتنی

3579- سنن ترمذی: 3633

3580- راجع الحدیث: 2127

3581- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ: وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلاَثَةٍ، وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ، وَأَبُو بَكْرٍ ثَلاَثَةً، قَالَ: فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي، وَلاَ أَدْرِي هَلْ قَالَ: امْرَأَتِي وَخَادِمِي، بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ، وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صَلَّى العِشَاءَ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ، قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ أَوْ ضَيْفِكَ؟، قَالَ: أَوَعَشَّيْتِهِمْ؟ قَالَتْ: أَبَوْا حَتَّى تَجِيءَ، قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوهُمْ. فَذَهَبْتُ فَاخْتَبَأْتُ، فَقَالَ يَا غُنْثَرُ، فَجَدَّعَ وَسَبَّ، وَقَالَ: كُلُوا، وَقَالَ: لاَ أَطْعَمُهُ أَبَدًا، قَالَ: وَايْمُ اللَّهِ، مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنَ اللُّقْمَةِ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا حَتَّى شَبِعُوا، وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلُ، فَنَظَرَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا شَيْءٌ أَوْ أَكْثَرُ، قَالَ لِامْرَأَتِهِ: يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ، قَالَتْ لاَ وَقُرَّةِ عَيْنِي، لَهِيَ الآنَ أَكْثَرُ مِمَّا قَبْلُ بِثَلاَثِ مَرَّاتٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ الشَّيْطَانُ، يَعْنِي يَمِينَهُ، ثُمَّ أَكَلَ

کھجوریں ہی بچ رہیں جتنی قرض میں دی تھی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اصحابِ صفہ غریب لوگ تھے۔ ایک مرتبہ نبی کریم نے فرمایا: جس کے پاس دو افراد کا کھانا ہے وہ تیسرا ان میں سے لے جائے اور جس کے پاس چار کا کھانا ہے وہ پانچواں یا چھٹا لے جائے۔ یا جو کچھ فرمایا۔ حضرت ابوبکر تین افراد کو اور نبی کریم ﷺ دس افراد کو اپنے ساتھ لے گئے۔ حضرت ابوبکر کے تین افراد تھے یعنی میرے والد، میری والدہ اور میں۔ ابوعثمان راوی کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میری بیوی اور ہمارا خادم جو میرے اور حضرت ابوبکر کے گھر میں کام کیا کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر نے شام کا کھانا نبی کریم ﷺ ہی کے پاس کھایا۔ پھر ٹھہرے رہے حتیٰ کہ نمازِ عشاء سے لوٹے تو وہیں رہے، حتیٰ کہ کافی رات گزر گئی تو گھر پہنچے۔ ان کی اہلیہ محترمہ نے دریافت کیا کہ مہمانوں کے پاس آنے سے کس چیز نے روکے رکھا؟ فرمایا، کیا تم نے انہیں کھانا کھلایا؟ عرض کی، انہوں نے کھانا آپ کی آمد پر روکے رکھا، حالانکہ ان کے سامنے رکھا گیا تھا، مگر وہ انکار ہی کرتے رہے۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں جا کر ایک جانب چھپ گیا۔ لیکن آپ مجھے برا بھلا کہتے رہے۔ پھر فرمایا، تم لوگ کھاؤ، میں کبھی یہ کھانا نہیں کھاؤں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم ہم جو بھی لقمہ کھاتے تو اس کے نیچے اس سے زیادہ کھانا ہو جاتا، حتیٰ کہ ہم سیر ہو گئے اور جتنا کھانا پہلے تھا اس سے زیادہ بچ رہا۔ حضرت ابوبکر نے جب کھانے کو دیکھا تو اتنا یا اس سے زیادہ نظر آیا۔ اپنی بیوی سے فرمانے لگے، اے نبی

3581- راجع الحدیث:602

مِنْهَا لُقْمَةً، ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ، وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ، فَمَضَى الأَجَلُ فَتَفَرَّقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ، اللَّهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ، غَيْرَ أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ، قَالَ: أَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ، أَوْ كَمَا قَالَ

فراش کی بہن! عرض کی، قسم میری ٹھنڈی آنکھ کی، پہلے کھانے سے یہ تین گنا ہے پھر حضرت ابوبکر نے بھی اس میں سے کھایا اور فرمایا، وہ قسم شیطان کی جانب سے تھی۔ یعنی آپ نے اس میں سے ایک لقمہ کھایا اور پھر اسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئے۔ صبح تک کھانا بارگاہِ رسالت میں رہا۔ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا، جس کی میعاد آج ختم ہوگئی۔ بارہ افراد کی ماتحتی میں لشکر تیار کیا گیا۔ ہر ایک آدمی کے ساتھ کافی لوگ تھے، جن کا شمار اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، ہاں ان کے ساتھ آدمی روانہ کیے گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کھانے میں سے ساری فوج نے کھایا، یا جو کچھ فرمایا۔

3582 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ، وَعَنْ يُونُسَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَصَابَ أَهْلَ المَدِينَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ، إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الكُرَاعُ، هَلَكَتِ الشَّاءُ، فَادْعُ اللَّهَ يَسْقِينَا، فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا، قَالَ أَنَسٌ: وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ، فَهَاجَتْ رِيحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا، ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا، فَخَرَجْنَا نَخُوضُ المَاءَ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا، فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الجُمُعَةِ الأُخْرَى، فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: تَهَدَّمَتِ البُيُوتُ فَادْعُ اللَّهَ يَحْبِسْهُ، فَتَبَسَّمَ، ثُمَّ قَالَ: حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ المَدِينَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيلٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک عہد میں ایک مرتبہ اہلِ مدینہ قحط کا شکار ہوگئے۔ اسی اثناء آپ جمعے کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہوگئے، بکریاں ہلاک ہوگئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں پانی عطا فرمائے۔ آپ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا پھر اچانک ہوا چلنے لگی بادل گھر آئے اور جمع ہوگئے اور آسمان نے ایسا منہ کھولا کہ ہم برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور مسلسل اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس اسی شخص یا کسی دوسرے نے کھڑے ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ! گھر گر ڈھے رہے ہیں، لہٰذا اللہ سے دعا فرمائیے کہ اسے روک لے۔ آپ نے تبسم مسکراتے ہوئے فرمایا۔ ہمیں چھوڑ کر ہمارے

3582- راجع الحدیث: 932,931

گرداگرد برسو۔ راوی نے دیکھا کہ بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں جانب رہے گویا وہ تاج ہیں۔

3583 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ وَاسْمُهُ عُمَرُ بْنُ الْعَلاَءِ، أَخُو أَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلاَءِ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ، فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ فَأَتَاهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهِ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ایک لکڑی سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب اسے چھوڑ کر آپ منبر پر رونق افروز ہوئے تو لکڑی کا وہ ستون رونے لگا۔ پس آپ نے اس کے پاس آ کر دستِ شفقت پھیرا۔

3583م- وَقَالَ عَبْدُ الْحَمِيدِ: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلاَءِ، عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا، وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس حدیث کو عبدالحمید بھی عثمان بن عمرو معاذ بن العلاء نافع سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔ نیز اس کو روایت کیا ہے ابو عاصم، ابن ابی رواد، ابن عمر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح۔

3584 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَجَرَةٍ أَوْ نَخْلَةٍ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ، أَوْ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلاَ نَجْعَلُ لَكَ مِنْبَرًا؟ قَالَ: إِنْ شِئْتُمْ، فَجَعَلُوا لَهُ مِنْبَرًا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دُفِعَ إِلَى الْمِنْبَرِ، فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ، ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ، تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّنُ، قَالَ: كَانَتْ تَبْكِي عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم جمعہ کے دن کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوا کرتے تھے۔ انصار میں سے کسی عورت یا مرد نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیوں نہ ہم آپ کے لیے منبر تیار کردیں۔ فرمایا، جو تمہاری مرضی ہو۔ پس انہوں نے آپ کے لیے منبر تیار کردیا۔ جب جمعہ کے دن آپ منبر پر رونق افروز ہوئے تو کھجور کی وہ لکڑی بچوں کی طرح رونے لگی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے اور اسے سینے سے لگایا جیسے روتے ہوئے بچے کو منایا جاتا ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ اس وجہ سے رویا کہ اپنے پاس ذکر سنا کرتا تھا۔

3585 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

3584- راجع الحديث:449

3585- راجع الحديث:918

أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلَى جُذُوعٍ مِنْ نَخْلٍ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَقُومُ إِلَى جِذْعٍ مِنْهَا، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ وَكَانَ عَلَيْهِ، فَسَمِعْنَا لِذَلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ، حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ

فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ مسجد نبوی کی چھت جب کھجور کی شاخوں کی ڈالی ہوئی تھی تو خطبہ دیتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ستون سے ٹیک لگا لیا کرتے تھے۔ جب آپ کے لیے منبر بنا دیا گیا اور آپ اس پر رونق افروز ہوئے تو میں نے سنا کہ اس ستون سے اونٹنی کے بلبلانے جیسی آواز آ رہی تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جا کر اس پر اپنا دستِ شفقت رکھا تو وہ خاموش ہوا۔

3586 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ،

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن ابی عدی نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے۔

3586م- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ، قَالَ: هَاتِ، إِنَّكَ لَجَرِيءٌ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ، وَالصَّدَقَةُ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ ، قَالَ: لَيْسَتْ هَذِهِ، وَلَكِنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ، قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: يُفْتَحُ الْبَابُ أَوْ يُكْسَرُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ يُكْسَرُ، قَالَ: ذَاكَ أَحْرَى أَنْ لَا يُغْلَقَ، قُلْنَا: عَلِمَ عُمَرُ الْبَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ، فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ، وَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: مَنِ الْبَابُ؟، قَالَ: عُمَرُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اصحاب رسول سے دریافت فرمایا کہ تم میں سے فتنہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی کس کو یاد ہے۔ حضرت حُذیفہ نے کہا، مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ فرمایا: بیان کرو واقعی تم جرأت مند ہو۔ بیان کرنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کا فتنہ اس کے اہل و عیال اس کے مال اور اس کے پڑوسیوں میں ہے، جو اسے نماز، خیرات اچھی بات کہنے اور بری بات سے روکنے میں حائل ہوتے ہیں۔ فرمایا، میں نے اس فتنہ کی بات نہیں کی بلکہ اس فتنہ کے متعلق پوچھتا ہوں جو دریا کی طرح موج مارے گا۔ عرض کی، اے امیر المومنین! آپ کو اس فتنے کا کیا خدشہ ہے جبکہ آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ موجود ہے۔ فرمایا: بتاؤ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑ دیا جائے گا؟ جواب دیا، بلکہ اسے توڑ دیا جائے گا۔ فرمایا، پھر تو وہ اس قابل نہیں رہے گا کہ اسے دوبارہ بند کیا جاسکے۔ ہم نے پوچھا، کیا انہیں دروازے کا علم

تھا؟ حضرت حذیفہ نے جواب دیا، ہاں اس طرح جیسے دن کے بعد رات آنے کا یقین ہوتا ہے، کیونکہ اس کے بارے میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی تھی جس میں غلطی کا شائبہ بھی نہیں لیکن خوف کے سبب اس کے بارے ہم نے سوال نہ کیا۔ ہم نے مسروق سے اس دروازے کے بارے میں پوچھنے کو کہا تو حضرت حذیفہ نے بتایا کہ وہ دروازہ خود حضرت عمر تھے۔

3587 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ، وَحَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ، صِغَارَ الْأَعْيُنِ، حُمْرَ الْوُجُوهِ، ذُلْفَ الْأُنُوفِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسی قوم سے تمہاری جنگ نہ ہوجائے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور جب تک ترکوں سے جنگ نہ کرو، جن کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ، ناکیں چپٹی اور چہرے ایسے ہوں گے جیسے اوپر نیچے ڈھالیں

3588 - وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الْأَمْرِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ، وَالنَّاسُ مَعَادِنُ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلاَمِ،

اور اس وقت تم جس کو بہترین شخص شمار کرو گے وہ حکمران بننے سے بہت ہی نفرت کرتا ہوگا سوائے اس کے کہ اس میں پھنس جائے اور لوگ کانوں کی طرح ہیں، جو زمانہ جاہلیت میں اچھے تھے وہی زمانہ اسلام میں اچھے ہیں۔

3589 - وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ

اور تم میں سے کسی پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ اس کے لیے میری زیارت اپنے مال و جان کی طرح ہر چیز سے عزیز ترین ہوگی۔

3590 - حَدَّثَنِي يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لاَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم عجمیوں کی اقوام خوز و کرمان سے

3587- راجع الحدیث:2928

3588- راجع الحدیث:3587

3589- راجع الحدیث:3587

تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا خُوزًا، وَكَرْمَانَ مِنَ الأَعَاجِمِ حُمْرَ الوُجُوهِ، فُطْسَ الأُنُوفِ، صِغَارَ الأَعْيُنِ وُجُوهُهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقَةُ، نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ تَابَعَهُ غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

لڑائی نہ کرلو، جن کے چہرے سرخ، ناکیں چپٹی اور آنکھیں چھوٹی ہیں۔ ان کے چہرے گویا ٹپی ہوئی ڈھالیں ہیں۔ ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ ان کے سوا اس حدیث کو عبدالرزاق نے بھی روایت کیا ہے۔

3591 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قَالَ إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنِي قَيْسٌ، قَالَ: أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَ سِنِينَ لَمْ أَكُنْ فِي سِنِيَّ أَحْرَصَ عَلَى أَنْ أَعِيَ الحَدِيثَ مِنِّي فِيهِنَّ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَقَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَهُوَ هَذَا البَارِزُ ". وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَهُمْ أَهْلُ البَازِرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تین سال مسلسل رسول اللہ ﷺ کی صحبت بابرکت میں رہا۔ مجھے اپنی پچھلی عمر میں حدیثیں یاد کرنے کا اس حد تک شوق تھا جتنا ان تین سالوں میں رہا۔ میں نے آپ کو دستِ مبارک کا ارشارہ کر کے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور وہ یہی بازر ہیں۔ سفیان نے ایک دفعہ کہا کہ وہ بازر کے رہنے والے ہیں۔

3592 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، سَمِعْتُ الحَسَنَ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ، وَتُقَاتِلُونَ قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقَةُ

حضرت عمر بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جو بالوں کے جوتے پہنتے ہوں گے اور ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے چہرے چمڑے کی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

3593 - حَدَّثَنَا الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: تُقَاتِلُكُمُ اليَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم یہودیوں سے جنگ کرو گے تو ان پر غالب آجاؤ گے، حتیٰ کہ پتھر بھی کہے گا کہ اے مسلم! یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کردے۔

3591- راجع الحدیث: 2928، صحیح مسلم: 7243

3592- راجع الحدیث: 2927

3593- راجع الحدیث: 2925

يَقُولُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي، فَاقْتُلْهُ

3594 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُونَ، فَيُقَالُ لَهُمْ: فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُونَ نَعَمْ، فَيُفْتَحُ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ يَغْزُونَ، فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَيَقُولُونَ نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ "

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ جب وہ جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تم میں کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل کیا ہو؟ جواب دینگے، ہاں۔ پس وہ دشمن پر فتح پائیں گے۔ پھر وہ جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے درمیان کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی سے مشرف ہوا ہو، وہ اثبات میں جواب دیں گے تو انہیں بھی فتح عطا کی جائیگی۔

3595 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، أَخْبَرَنَا سَعْدٌ الطَّائِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ، ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ: يَا عَدِيُّ، هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ؟ قُلْتُ: لَمْ أَرَهَا، وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا، قَالَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ، لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ، حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لاَ تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ - قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِينَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلاَدَ - وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى، قُلْتُ: كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ؟ قَالَ: " كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ، لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلاَ يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ،

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے آکر فاقے کی شکایت کی پھر دوسرا شخص آیا اور ڈاکہ زنی کا شکوہ کیا۔ پس آپ نے فرمایا: اے عدی! کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے کہا، دیکھا تو نہیں لیکن سنا ضرور ہے۔ فرمایا، اگر تمہاری عمر باقی رہی تو تم ضرور دیکھ لو گے کہ ایک بڑھیا حیرہ سے چلے گی اور خانہ کعبہ کا طواف کرے گی لیکن اسے خدا کے سوا کسی دوسرے کا ڈر نہیں ہوگا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اس وقت قبیلہ طے کے ڈاکوؤں کو کیا ہو جائے گا جنہوں نے آج شہروں میں آگ لگا رکھی ہے۔ پھر فرمایا، اگر تمہاری عمر باقی رہی تو ضرور تم کسریٰ کے خزانوں پر قابض ہو جاؤ گے۔ میں نے عرض کی: کیا کسریٰ بن ہرمز کے؟ فرمایا، ہاں کسریٰ بن ہرمز کے۔ پھر فرمایا، اگر تمہاری عمر باقی رہی تو ضرور

3594- راجع الحدیث: 2897

3595- راجع الحدیث: 1413

وَلَيَلْقَيَنَّ اللَّهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ، وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ، فَلَيَقُولَنَّ لَهُ: أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، فَيَقُولُ: أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلاَ يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ، وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلاَ يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ " قَالَ عَدِيٌّ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقَّةِ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ شِقَّةَ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ: فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالكَعْبَةِ لاَ تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو القَاسِمِ: صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ

دیکھو گے کہ آدمی ہتھیلی کے برابر سونا لے کر نکلے گا یا چاندی لے کر تلاش کرے گا کہ کوئی اسے قبول کر لے لیکن اسے کوئی لینے والا نہ ملے گا۔ یقیناً تم میں سے ہر ایک اکیلا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اور اس دن تمہارے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو کسی کی ترجمانی کرے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا جس نے میرے احکام پہنچائے؟ پس وہ جواب دے گا، کیوں نہیں۔ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے کثیر مال نہیں دیا تھا؟ عرض کرے گا، ضرور دیا تھا۔ وہ اپنے داہنی طرف دیکھے گا تو جہنم ہی نظر آئے گی اور بائیں طرف دیکھے گا تب بھی جہنم نظر آئے گی۔ حضرت عدی کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک چھلکا صدقہ دے کر ہی سہی۔ جس سے کھجور کا ایک چھلکا بھی نہ دیا جا سکے وہ اچھی بات کہہ کر ہی جہنم سے بچے۔ حضرت عدی فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھ لیا کہ ایک بڑھیا نے حیرہ سے چل کر خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اسے خدا کے سوا اور کسی کا ڈر نہ تھا اور میں ان حضرات میں خود شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو فتح کیا تھا اور میری عمر اگر باقی رہی تو نبی کریم القاسم ﷺ نے جو فرمایا تھا کہ ایک آدمی ہتھیلی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا، ضرور اسے بھی دیکھ لوں گا۔

3595م- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ، حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ، سَمِعْتُ عَدِيًّا كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس حدیث کی دوسری سند میں محل بن خلیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عدی سے سنا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔

3596- حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ، حَدَّثَنَا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

3596- راجع الحدیث: 1344

لَيْثٌ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلاَتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنِّي فَرَطُكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، إِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الآنَ، وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ خَزَائِنَ مَفَاتِيحِ الأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ بَعْدِي أَنْ تُشْرِكُوا، وَلَكِنْ أَخَافُ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا

ایک دن نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے گئے اور غزوہ احد کے شہیدوں پر اسی طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر واپس آ کر آپ منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: بیشک میں تمہارا سہارا اور تم پر گواہ ہوں۔ بیشک خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے یہ خدشہ نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگ جاؤ گے بلکہ مجھے خوف اس بات کا ہے کہ تم دنیا کے جال میں پھنس جاؤ گے۔

3597 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى أُطُمٍ مِنَ الآطَامِ، فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي أَرَى الفِتَنَ تَقَعُ خِلاَلَ بُيُوتِكُمْ مَوَاقِعَ القَطْرِ

حضرت اسامہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کے ایک ٹیلے پر چڑھ کر فرمایا: کیا تم دیکھ رہے ہو جو کچھ مجھے نظر آ رہا ہے؟ بیشک میں فتنوں کو تمہارے گھروں پر اس طرح برستے ہوئے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش برستی ہے۔

3598 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ حَدَّثَتْهَا، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ اليَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذَا، وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ وَبِالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الخَبَثُ

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ میرے پاس یہ فرماتے ہوئے خوف کی حالت میں تشریف لائے کہ لا الٰہ الا اللہ عرب کی خرابی ہے اس شر سے جو قریب آ گیا ہے۔ دیوار میں یا جوج و ماجوج نے اتنا شگاف کر لیا ہے، پھر آپ نے دو انگلیوں سے حلقہ بنا کر دکھایا۔ پس میں گزار ہوئی یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی موجود ہیں؟ فرمایا، ہاں ہلاک ہوں گے لیکن جب برائی بڑھ جائے گی۔

3599 - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ

3597- راجع الحديث:1878

3598- راجع الحديث:3346

3599- راجع الحديث:115

الحَارِثِ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الخَزَائِنِ، وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الفِتَنِ

ایک دن نبی کریم ﷺ نے بیدار ہو کر فرمایا: سبحان اللہ! کتنے خزانے نازل فرمائے اور کتنے فتنے برسائے گئے ہیں۔

3600 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ المَاجِشُونِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الغَنَمَ، وَتَتَّخِذُهَا، فَأَصْلِحْهَا وَأَصْلِحْ رُعَامَهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، تَكُونُ الغَنَمُ فِيهِ خَيْرَ مَالِ المُسْلِمِ، يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الجِبَالِ، أَوْ سَعَفَ الجِبَالِ فِي مَوَاقِعِ القَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الفِتَنِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبدالرحمٰن بن ابوصعصعہ سے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں بکریوں سے محبت ہے اور انہیں پالتے ہو پس ان کی دیکھ بھال کرو اور ان کی بیماریوں کا خیال رکھو کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جبکہ ان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر پہاڑوں کی کسی چوٹی یا بارش کے مقامات پر جا رہے گا کیونکہ وہ اپنے دین کو بچانے کی خاطر فتنوں سے بھاگے گا۔

3601 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ الأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَكُونُ فِتَنٌ القَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ القَائِمِ وَالقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ المَاشِي، وَالمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، وَمَنْ يُشْرِفْ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلد فتنے اٹھیں گے جن میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو ان فتنوں کی طرف دیکھے گا فتنے اسے اپنی طرف کھینچ لیں گے۔ اس وقت اگر کوئی پناہ گاہ یا چھپنے کی جگہ مل سکے تو وہاں چھپ جانا چاہیے۔

3602 - وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُطِيعِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، مِثْلَ

اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے لیکن اس میں ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے یہ بھی کہا ہے کہ نمازوں میں سے ایک

3600- راجع الحديث:19

3601- انظر الحديث:7082,7081، صحيح مسلم:7176

3602- صحيح مسلم:7177

حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ. هَذَا إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ

نماز ایسی ہے کہ جس کی وہ فوت ہوگئی گویا اس کے اہل و عیال اور مال ومتاع سب چھن گئے۔

3603 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَتَكُونُ أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: تُؤَدُّونَ الحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ، وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جلد تمہارے اوپر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اور کچھ ایسے کام ہوتے دیکھو گے جنہیں تم ناپسند کرو گے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! پھر آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا، تمہارے اوپر جو حقوق ہوں وہ ادا کرتے رہنا اور اپنے حقوق اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہنا۔

3604 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُهْلِكُ النَّاسَ هَذَا الحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ قَالَ: مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کا یہ قبیلہ عام لوگوں کو ہلاک کردے گا۔ لوگوں نے عرض کی، پھر آپ ہمارے لیے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: کاش! لوگ ان سے لاتعلق رہتے۔ محمود، ابوداؤد، شعبہ، ابو التیاح نے بھی ابوزرعہ سے ایسا ہی سنا ہے۔

3605 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ المَكِّيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأُمَوِيُّ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ المَصْدُوقَ، يَقُولُ هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ. فَقَالَ مَرْوَانُ: غِلْمَةٌ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنْ شِئْتَ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ بَنِي فُلَانٍ، وَبَنِي فُلَانٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے صادق ومصدوق ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔ مروان نے بھی لڑکے ہی کہا ہے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو میں ان میں سے ہر ایک کا نام اور نسب بتا سکتا ہوں۔

3603- انظر الحدیث: 7052، صحیح مسلم: 4752، سنن ترمذی: 2190

3604- انظر الحدیث: 7058,3605، صحیح مسلم: 7255,7254

3605- انظر الحدیث: 3604

3606 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الحَضْرَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الخَوْلاَنِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ اليَمَانِ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صِفْهُمْ لَنَا؟ فَقَالَ: هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ المُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ، قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلاَ إِمَامٌ؟ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ، حَتَّى يُدْرِكَكَ المَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھتے رہتے لیکن میں شر کے متعلق پوچھا کرتا تھا۔ اس ڈر سے کہ کہیں وہ مجھ سے نہ جڑ جائے۔ پس میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! زمانۂ جاہلیت میں ہم شر میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے یہ خیر بھیج دی۔ کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا، ہاں میں نے عرض کی، کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا ہے تو سہی لیکن اس میں ملاوٹ ہوگی میں نے عرض کی کس چیز کی ملاوٹ کی جائے گی؟ فرمایا ایک قوم راستہ بتائے گی لیکن میرے راستے کے علاوہ تم ان میں بھلائی اور برائی کا اجماع دیکھو گے۔ میں نے عرض کی۔ کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا، ہاں کچھ مبلغ ہوں گے جو لوگوں کو جہنم کے دروازوں کی جانب بلائیں گے۔ جو ان کے پاس آجائے گا اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! ہمیں ان کا کچھ حال بتائیے۔ فرمایا، وہ ہماری ہی قوم میں سے ہوں گے، ہماری ہی بولی میں بات چیت کریں گے۔ میں نے عرض کی کہ اگر میں انہیں پاؤں تو آپ میرے لیے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا، مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام سے جڑے رہنا۔ عرض کیا، اگر مسلمانوں کی اس وقت نہ جماعت ہو اور نہ امام؟ فرمایا، پھر تمام فرقوں سے الگ رہنا اور بہتر ہے کہ تم کسی درخت کی جڑ سے چمٹ جاؤ، حتیٰ کہ موت آئے اور تم درخت سے وابستہ ہو۔

3607 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، قَالَ:

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا، کہا مجھ سے یحییٰ

3606- انظر الحدیث: 7084,3607 صحیح مسلم: 4761 سنن ابن ماجہ: 3979

3607- راجع الحدیث: 3606

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَعَلَّمَ أَصْحَابِي الْخَيْرَ وَتَعَلَّمْتُ الشَّرَّ

بن سعید نے، ان سے اسماعیل نے بیان کیا، کہا مجھ سے قیس نے بیان کیا، ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے ساتھیوں نے (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم نے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی کے حالات سیکھے اور میں نے برائی کے حالات دریافت کئے۔

3608 - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تمہاری دو جماعتیں آپس میں لڑ نہ لیں حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔

3609 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُونَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبًا مِنْ ثَلاَثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تمہاری دو جماعتوں کی آپس میں جنگ نہ ہوجائے۔ پس ان کے درمیان بڑی خونریز جنگ ہوگی، حالانکہ ان کا دعویٰ بھی ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دجّال اور کذّاب ظاہر نہ ہوجائیں، جن کی تعداد تیس کے قریب ہے۔ ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

3610 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قِسْمًا، أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ، وَهُوَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ مال تقسیم فرما رہے تھے۔ پس بنی تمیم کا ایک آدمی ذوالخویصرہ نامی آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! انصاف سے کام لیں۔ آپ نے فرمایا، تیری خرابی ہو،

3608- راجع الحدیث:85

3609- راجع الحدیث:85، صحیح مسلم:7272، سنن ترمذی:2218

3610- راجع الحدیث:3344، صحیح مسلم:2453,2452، سنن ابن ماجہ:169

رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اعْدِلْ، فَقَالَ: وَيْلَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ، قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ. فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِي فِيهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ؟ فَقَالَ: دَعْهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلاَتَهُ مَعَ صَلاَتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَمَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ- وَهُوَ قِدْحُهُ- فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ، أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ، وَيَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ، فَأَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ، حَتّٰى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعَتَهُ

اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ اگر میں انصاف نہ کروں تو ناکام و نامراد رہ جاؤں گا۔ حضرت عمر نے عرض کی، یا رسول اللہ! اجازت عطا فرمایئے کہ میں اس کی گردن ماردوں۔ فرمایا، جانے دو کیونکہ اس کے اور بھی ساتھی ہیں تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے سامنے حقیر جانو گے اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے سامنے یہ قرآن بہت پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے۔ اگر ان کے پکڑنے کی جگہ کو دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملے گا، پھر ان کے پر کو دیکھا جائے تب بھی کچھ نہیں ملے گا اور ان دونوں کے درمیان والی جگہ کو دیکھا جائے تب بھی کچھ نہ ملے گا، حالانکہ وہ گندگی اور خون کے درمیان سے گزرا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک کالا شخص ہوگا، جس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح یا گوشت کا لوتھڑا ہوگا جب لوگوں میں اختلافات پیدا ہو جائیں گے تو ان کا خروج ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ حدیث خود میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی بن ابو طالب نے ان لوگوں سے جنگ کی ہے اور میں بھی لشکرِ اسلام کے ساتھ تھا۔ حضرت علی نے اس شخص کو تلاش کرنے کا حکم دیا۔ جب اسے لایا گیا تو اس کے اندر وہ تمام علامات دیکھیں جو آپ نے بیان فرمائی تھیں۔

3611 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتا

3611- انظر الحديث: 6930,5057' صحيح مسلم: 2461,2460,2459' سنن ابوداؤد: 4767' سنن نسائی: 4113

غَفَلَةَ. قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ، حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ہوں تو مجھے آسمان سے گرنا اس بات کی نسبت زیادہ پسند ہے کہ آپ کی طرف کسی بات کو غلط منسوب کروں اور جب کوئی ایسی بات کرو جس کا تعلق میرے اور تمہارے جھگڑے سے ہے تو لڑائی دھوکا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے کہ آخر زمانے میں ایک ایسی قوم آئے گی جو عمر کے لحاظ سے چھوٹے اور میزان عقل پر کھوٹے ہوں گے۔ وہ حضور کی حدیثیں بیان کریں گے لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر۔ ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ تم جہاں بھی انہیں پاؤ وہیں قتل کرڈالو کیونکہ قیامت کے دن ان کے قاتل کو ثواب ملے گا۔

3612 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ، قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، قُلْنَا لَهُ: أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا، أَلَا تَدْعُو اللَّهَ لَنَا؟ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ، فَيُجْعَلُ فِيهِ، فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهِ لَيُتِمَّنَّ هَذَا الْأَمْرَ، حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ، لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ، أَوِ الذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ، وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بطور عرض خدمتِ اقدس میں عرض کی جب کہ آپ چادر اوڑھے ہوئے کعبے کے زیر سایہ رونق افروز تھے۔ ہم نے عرض کی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے مدد کیوں نہیں طلب فرماتے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیوں نہیں کرتے؟ ارشاد فرمایا، تم سے پہلے اگر کسی شخص کے لیے گڑھا کھودا جاتا، پھر اس میں کھڑا کر کے اس کے سر پر آرہ رکھ دیا جاتا، پھر چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تو یہ سلوک بھی اسے دین سے نہیں ہٹاتا تھا اور لوہے کی کنگھیاں ان کے گوشت سے ہڈیوں تک پار کی جاتی تھیں، لیکن یہ اذیت بھی انہیں دین سے نہیں ہٹاتی تھی۔ خدا کی قسم یہ دین مکمل ہو کر رہے گا حتیٰ کہ اگر کوئی سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا تو اسے اللہ کے سوا اور کسی کا ڈر نہیں ہوگا اور نہ اپنی بکریوں پر بھیڑیئے کا ڈر ہوگا لیکن تم جلد

3612- سنن ابو داؤد: 2649

3613 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: أَنْبَأَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ، فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ، مُنَكِّسًا رَأْسَهُ، فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: شَرٌّ، كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ مُوسَى بْنُ أَنَسٍ: فَرَجَعَ المَرَّةَ الآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ، فَقَالَ: " اذْهَبْ إِلَيْهِ، فَقُلْ لَهُ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَلَكِنْ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ "

3614 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَرَأَ رَجُلٌ الكَهْفَ، وَفِي الدَّارِ الدَّابَّةُ، فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ، فَسَلَّمَ، فَإِذَا ضَبَابَةٌ، أَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اقْرَأْ فُلاَنُ، فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ، أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ

3615 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَبُو الحَسَنِ الحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، يَقُولُ: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ

بازی سے کام لے رہے ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا ہے جو ثابت بن قیس کی خبر لا کر دے۔ ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں آپ کو ان کی خبر لا کر دوں گا۔ پس وہ گئے اور دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ پوچھا، آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا کہ بُرا حال ہے کیونکہ میں نبی کریم ﷺ کی آواز سے اپنی آواز بلند کر بیٹھا تھا لہٰذا میرے تمام عمل ضائع ہو چکے ہوں گے اور دوزخیوں میں میرا شمار ہو گیا ہوگا۔ اس شخص نے آ کر آپ سے عرض کر دیا کہ وہ یہ کچھ کہتے ہیں۔ پس حضرت موسیٰ بن انس فرماتے ہیں کہ وہ شخص بہت بڑی خوشخبری لے کر دوبارہ گیا۔ آپ نے فرمایا: ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ آپ دوزخی نہیں بلکہ جنتی ہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سورۃ الکہف کی تلاوت کی اور ان کے گھر گھوڑا تھا، تو وہ بدکنے لگا۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ اوپر ابر کا ٹکڑا سایہ کئے ہوئے ہے۔ پس انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: اے فلاں! یہ سکینہ تھا جو قرآنِ کریم کے سبب ہوا یا قرآن مجید کی وجہ سے نازل فرمایا گیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے والدِ محترم کے مکان پر تشریف لائے اور ان سے کجاوہ خریدا۔ پھر حضرت عازب سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو بھیجو

-3613 انظر الحدیث: 4846

-3614 انظر الحدیث: 5011,4839 صحیح مسلم: 1855,1854 سنن ترمذی: 1885

-3615 راجع الحدیث: 2439

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ، فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلًا، فَقَالَ لِعَازِبٍ: ابْعَثِ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي، قَالَ: فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ، وَخَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: يَا أَبَا بَكْرٍ، حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ، أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الغَدِ حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلاَ الطَّرِيقُ لاَ يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ، فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ، لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، فَنَزَلْنَا عِنْدَهُ وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ، وَبَسَطْتُ فِيهِ فَرْوَةً، وَقُلْتُ: نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ، فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ، فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا، فَقُلْتُ لَهُ: لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلاَمُ، فَقَالَ: لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ المَدِينَةِ، أَوْ مَكَّةَ، قُلْتُ: أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَفَتَحْلُبُ، قَالَ: نَعَمْ، فَأَخَذَ شَاةً، فَقُلْتُ: انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعَرِ وَالقَذَى، قَالَ: فَرَأَيْتُ البَرَاءَ يَضْرِبُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الأُخْرَى يَنْفُضُ، فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَمَعِي إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِي مِنْهَا، يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ، فَوَافَقْتُهُ حِينَ اسْتَيْقَظَ، فَصَبَبْتُ مِنَ المَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا مَالَتِ الشَّمْسُ، وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ، فَقُلْتُ:

تاکہ اسے اٹھا کر میرے ساتھ لے چلے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اسے لے کر ان کے ساتھ چل دیا۔ میرے والدِ ماجد بھی قیمت کو پرکھنے کی غرض سے نکلے۔ اس وقت میرے والدِ محترم نے ان سے کہا۔ اے ابوبکر! مجھے وہ واقعہ تو بتایئے جب آپ نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ہجرت کی تو آپ دونوں پر کیا گزری تھی؟ فرمایا، ہاں ساری رات صبح تک چلتے رہے، پھر دوپہر ہوگئی تو راستہ سنسان ہوگیا اور کوئی ایک شخص بھی چلتا پھرتا نظر نہیں آتا تھا۔ پس ہمیں ایک بڑا سا پتھر نظر آیا جس کا سایہ تھا اور وہاں دھوپ نہیں آتی تھی۔ پس ہم اس کے قریب اتر گئے اور میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے ایک جگہ اپنے ہاتھ سے صاف کردی تاکہ آپ وہاں سو جائیں۔ پس میں نے اس جگہ ایک پوستین بچھا دی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! سو جایئے اور میں آپ کے اطراف کا خیال رکھوں گا۔ پس رسول اللہ ﷺ آرام فرمانے لگے اور میں پہرہ دیتا رہا، اسی دوران ایک چرواہے کو اسی پتھر کی طرف آتے دیکھا، جو اپنی بکریوں کو لے کر اس پتھر سے وہی فائدہ حاصل کرنا چاہتا تھا جو ہم حاصل کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا، اے لڑکے! اس ریوڑ کا مالک کون ہے؟ اس نے مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے کسی آدمی کا نام لیا۔ میں نے پوچھا، کیا تمہاری کوئی بکری دودھ دیتی ہے؟ میں نے کہا، کیا تم ہمیں دودھ دوہ دو گے؟ اس نے ہاں میں جواب دیا اور ایک بکری کو پکڑ لیا، جس کے تھن مٹی، بالوں اور نجاست سے لتھڑے ہوئے تھے۔ ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ مار کر بتایا کہ اس طرح اس نے تھن جھاڑے اور پھر اپنے

أُتِينَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا - أُرَى - فِي جَلَدٍ مِنَ الأَرْضِ، - شَكَّ زُهَيْرٌ - فَقَالَ: إِنِّي أُرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ، فَادْعُوَا لِي، فَاللَّهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ، فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا، فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ: قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا، فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ، قَالَ: وَوَفَى لَنَا

پیالے میں دودھ دوھ لیا۔ میرے پاس ایک چھاگل تھی جو میں نبی کریم ﷺ کے پینے اور وضو کرنے کی غرض سے ساتھ رکھتا تھا۔ پس میں اس کے اندر دودھ لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ میں نے آپ کو بیدار کرنا پسند نہیں کیا لیکن میں نے آپ کو بیدار پایا۔ پس میں نے دودھ میں کچھ پانی ڈال لیا تاکہ وہ ٹھنڈا ہو جائے اور عرض کی، یارسول اللہ! نوش فرمائیے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے نوش فرمالیا اور بہت خوش ہوئے۔ پھر فرمایا، کیا ابھی چلنے کا وقت نہیں ہوا؟ میں نے ہاں میں جواب دیا تو ہم چل پڑے کیونکہ دن ڈھل چکا تھا۔ اسی دوران ہمارا تعاقب کرتا ہوا سراقہ بن مالک آ گیا۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کوئی ہمارے پیچھے آ گیا ہے۔ فرمایا، خوف مت کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس کے لیے دُعا کی تو اس کا گھوڑا پیٹ تک اس سمیت زمین میں دھنس گیا۔ سطح زمین کے بارے میں زہیر راوی کو شبہ ہے۔ میرے خیال میں یہ آپ دونوں حضرات نے میری ہلاکت کے لیے دعا کی ہے، اب میری نجات کے لیے دعا کیجئے خدا کی قسم میں آپ کی تلاش میں پھرنے والوں کو واپس لوٹا دوں گا پس نبی کریم نے اس کے لیے دعا کی تو زمین نے اسے چھوڑ دیا۔ پس جو آدمی بھی اسے ملتا تو اس سے کہہ دیتا کہ ادھر میں تلاش کر آیا ہوں پس جو بھی ملتا۔

3616 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ نبی کریم ﷺ کی مبارک عادت تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرماتے: کوئی خوف نہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ گناہوں کی بخشش کا سبب ہے۔

يَعُودُهُ قَالَ: لاَ بَأْسَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ: لاَ بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ: قُلْتُ: طَهُورٌ؟ كَلَّا، بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ، أَوْ تَثُورُ، عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ، تُزِيرُهُ القُبُورَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَعَمْ إِذًا

پس نبی کریم ﷺ نے اس سے بھی یہی فرمایا کہ خوفزدہ ہونے کی کوئی بات نہیں انشاءاللہ تعالیٰ اس سے گناہ معاف ہورہے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے کہا: جی نہیں بلکہ مجھ بوڑھے آدمی میں بخار ایسی تیزی اور زور دکھا رہا ہے کہ قبر میں پہنچا کر چھوڑے گا۔ آپ نے فرمایا: بہت اچھا یونہی ہوجائے گا۔

3617 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ، وَقَرَأَ البَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ، فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَادَ نَصْرَانِيًّا، فَكَانَ يَقُولُ: مَا يَدْرِي مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَأَمَاتَهُ اللَّهُ فَدَفَنُوهُ، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الأَرْضُ، فَقَالُوا: هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقَوْهُ، فَحَفَرُوا لَهُ فَأَعْمَقُوا، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الأَرْضُ، فَقَالُوا: هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ، فَحَفَرُوا لَهُ وَأَعْمَقُوا لَهُ فِي الأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الأَرْضُ، فَعَلِمُوا: أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ، فَأَلْقَوْهُ"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نصرانی مسلمان ہوگیا اور اس نے سورہ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران پڑھ لی۔ پس وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں وحی کی کتابت کرنے لگا۔ اس کے بعد وہ پھر نصرانی ہوگیا۔ اور کہتا کہ محمد تو اتنا ہی جانتے ہیں جو میں نے لکھ دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے موت دی اور لوگوں نے اسے دفن کردیا لیکن اگلی صبح اس کی لاش زمین پر باہر پڑی دیکھی۔ وہ کہنے لگے کہ یہ محمد اور ان کے ساتھیوں نے کیا ہوگا، کیونکہ یہ ان کے پاس سے بھاگ کر آیا تھا، اس لیے ہمارے ساتھی کی قبر کھود ڈالی۔ دوسری دفعہ انہوں نے اس کے لیے اور گہری قبر کھودی لیکن اگلی صبح وہ پھر باہر زمین پر پڑا ہوا تھا کہنے لگے: یہ محمد اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے کیونکہ یہ ان کے پاس سے بھاگ آیا تھا، لہٰذا ہمارے ساتھی کی قبر کھود ڈالی۔ تیسری مرتبہ انہوں نے اس کے لیے مقدور بھر خوب گہری قبر کھودی لیکن اگلی صبح کو اسے زمین کے اوپر پڑا ہوا پایا۔ اب وہ سمجھ گئے کہ ان کے ساتھ یہ سلوک لوگوں کی طرف نہیں ہے، پس اسے پڑا رہنے دیا۔ (ﷺ)۔

3618 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

3617- صحیح مسلم: 7257

3618- راجع الحدیث: 3027، صحیح مسلم: 7257

اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا هَلَكَ كِسْرَى، فَلاَ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلاَ قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، تم ضرور ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کروگے۔

3619 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَفَعَهُ قَالَ: "إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلاَ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَذَكَرَ وَقَالَ: لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ"

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہوگیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور گزشتہ حدیث کی طرح ذکر کر کے فرمایا: ضرور تم ان دونوں کے خزانوں کو راہ خدا میں خرچ کروگے۔

3620 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ، وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدٍ، حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ، وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا رَأَيْتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کرامت میں مسیلمہ کذاب آکر کہنے لگا۔ اگر محمد مجھے اپنا جانشین مقرر کردیں تو میں ان کی پیروی کرنے کے لیے تیار ہوں اور اپنی قوم کے بہت سے آدمی لے کر آیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف گئے اور آپ کے ساتھ حضرت ثابت بن قیس بن شماس بھی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس میں ایک چھوٹی سی لکڑی تھی۔ حتیٰ کہ آپ مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچے اور فرمایا: اگر تم مجھ سے اس لکڑی کے برابر بھی کوئی چیز مانگو تو تمہیں نہیں دوں گا۔ میں تمہارے متعلق اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے تجاوز نہیں کرسکتا۔ اگر تم نے اسلام سے پیٹھ پھیری تو اللہ تمہیں ہلاک کردے گا اور میں دیکھتا ہوں کہ جس شخص کا حال مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے وہ تم ہو۔

3619- راجع الحدیث: 3121

3620- انظر الحدیث: 7461,7033,4378,4373، صحیح مسلم: 5894، سنن ترمذی: 2292

3621 - فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا، فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي المَنَامِ: أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ، يَخْرُجَانِ بَعْدِي " فَكَانَ أَحَدُهُمَا العَنْسِيَّ، وَالآخَرُ مُسَيْلِمَةَ الكَذَّابَ، صَاحِبَ اليَمَامَةِ

راوی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوہریرہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگھن دیکھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے فکر ہوئی۔ پس خواب میں میری طرف وحی فرمائی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ پس جب میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ پس میرے اس خواب کی تعبیر دو کذّاب ٹھہرائے جو میرے بعد نکلیں گے۔ ان میں سے ایک عنسی (اسود) اور دوسرا یمامہ کے رہنے والا مسلیمہ کذّاب ہے۔

3622 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي المَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا اليَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ، فَإِذَا هِيَ المَدِينَةُ يَثْرِبُ، وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا، فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ المُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ بِأُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الفَتْحِ، وَاجْتِمَاعِ المُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا، وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ المُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَإِذَا الخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ، الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ مکّہ مکرّمہ سے ہجرت کر کے ایک ایسی جگہ گیا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا خیال اس جانب گیا کہ وہ جگہ یمامہ یا ہجر ہے جبکہ وہ مدینہ منورہ ہے جسے یثرب کہا جاتا تھا اور میں نے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو وہ درمیان سے ٹوٹ گئی۔ پس یہ وہی مصیبت ہے جو اہلِ ایمان پر جنگ احد میں پڑی۔ پس میں نے دوبارہ تلوار ہلائی تو وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہوگئی۔ پس اس کی تعبیر وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فتح دی اور اہلِ ایمان کو جمع فرمایا۔ پھر میں نے خدا کی قسم گائے اور بھلائی دیکھی۔ گائے سے مراد غزوۂ اُحد میں شرکت کرنے والے مسلمان ہیں اور بھلائی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر کے بعد بھلائی اور سچا ثواب ہمیں عطا فرمایا۔

3623 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

3621- انظر الحدیث: 4374,4375,4379,7034,7037، راجع الحدیث: 3620

3622- انظر الحدیث: 3987,4081,7035,7041، صحیح مسلم: 5893، سنن ابن ماجہ: 3922

3623- صحیح مسلم: 6263,6264، سنن ابن ماجہ: 1621

عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ، أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَبْكِينَ؟ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ: فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْتُهَا

ہیں کہ حضرت فاطمہ آئیں اور ان کا چلنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح تھا۔ پس آپ نے اپنی صاحبزادی کو خوش آمدید کہا اور اپنے داہنی یا بائیں طرف بٹھا لیا۔ پھر چپکے چپکے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں۔ پس میں نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی مگر آپ نے نے ان سے پھر کوئی بات چپکے چپکے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنا قریب کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو فاش نہیں کرسکتی جب نبی کریم کا وصال ہوگیا تو میں نے ان سے پھر پوچھا۔

3624 - فَقَالَتْ: أَسَرَّ إِلَيَّ: إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي القُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي العَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلاَ أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي، وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي. فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الجَنَّةِ، أَوْ نِسَاءِ المُؤْمِنِينَ فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ

تو جواب دیا کہ آپ نے مجھ سے یہ سرگوشی کی کہ جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو دفعہ کیا ہے۔ پس گمان ہے کہ میرا وقت آخر آپہنچا ہے اور بیشک میرے گھر والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آملو گی۔ تو اس بات نے مجھے رُلایا۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمام جنتی عورتوں کی سردار تم ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار تم ہو۔ پس اس بات پر میں ہنس پڑی۔

3625 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لختِ جگر حضرت فاطمہ کو اپنے اس مرض میں بلایا جس میں آپ نے وصال فرمایا۔ پھر سرگوشی کے انداز میں ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں پھر قریب بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس

3624- انظر الحدیث:6286,4434,3716,2626، راجع الحدیث:3623

3625- راجع الحدیث:3623، صحیح مسلم:6262، سنن ترمذی:3893

فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ،

پڑیں۔ یہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس کے متعلق ان سے پوچھا۔

3626 - فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ

تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ اسی مرض میں میرا وصال ہوجائے گا تو میں رونے لگی۔ پھر آپ نے سرگوشی فرماتے ہوئے مجھے بتایا کہ ان کے گھر والوں میں سب سے پہلی میں ہوں جو ان کے پیچھے جاؤں گا، تو میں ہنس پڑی۔

فائدہ: اہل بیت کے معنی ہیں گھر والے۔ اہل بیت رسول چند معنی میں آتا ہے: (۱) جن پر زکوۃ لینا حرام ہے یعنی بنی ہاشم عباس، علی، جعفر، عقیل، حارث کی اولاد (۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں پیدا ہونے والے یعنی اولاد (۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں رہنے والے جیسے ازواج پاک (۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آنے جانے والے جیسے حضرت زید ابن حارثہ اور جیسے اسامہ ابن زید، یہاں ازواج پاک کے سواء باقی حضرات مراد ہیں یعنی اولاد اور خدام خاص کیونکہ ازواج پاک کے لیے مؤلف نے علیحدہ باب باندھا ہے۔ خیال رہے کہ بیویوں کا اہل بیت ہونا قرآنی آیات سے ثابت ہے، رب نے حضرت سارہ کو جناب ابراہیم کی اہل بیت فرمایا "رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ" حضرت صفورہ کو جناب موسیٰ علیہ السلام کا اہل فرمایا "اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا" حضرت عائشہ صدیقہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل بیت فرمایا "وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ" اور اولاد کا اہل بیت ہونا حدیث سے ثابت ہے، حضور نے جناب فاطمہ حسنین کریمین اور جناب علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا اللهم هؤلاء اهل بيتي خدایا یہ لوگ بھی میرے اہل بیت ہیں لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج، اولاد سب ہی اہل بیت ہے رضی اللہ عنہم۔ خلاصہ یہ ہے کہ بیت تین قسم کے ہیں: بیت نسب، بیت سکن، بیت ولادت اس لیے اہل بیت بھی تین قسم کے ہیں۔ (از اشعہ) (مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۳۷۶)

3627 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ، فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الآيَةِ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب انہیں اپنے قریب بٹھایا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے کہا: ہمارے لڑکے بھی تو ان جیسے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: یہ علم سے مالا مال ہیں۔ پھر حضرت عمر نے حضرت ابن عباس سے آیت: اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ

3626- راجع الحديث: 2625

3627- انظر الحديث: 4970،4969،4430،4294، راجع الحديث: 2742،2704

(إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ) (النصر : 1)، فَقَالَ: أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ قَالَ: مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ

وَالْفَتْحُ کے متعلق دریافت فرمایا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کو ان کے آخری وقت کی خبر فرمائی گئی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس آیت کا جو مطلب میں جانتا ہوں وہی تم جانتے ہو۔

3628 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الغَسِيلِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، بِمِلْحَفَةٍ قَدْ عَصَّبَ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ، حَتَّى جَلَسَ عَلَى المِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الأَنْصَارُ، حَتَّى يَكُونُوا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ المِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِينَ، فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ فَكَانَ آخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اس مرض میں جس میں وصال فرمایا تھا، باہر تشریف لائے اور ایک چکنی پٹی سر سے باندھی ہوئی تھی۔ آخر کار آپ منبر پر رونق افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ دوسرے لوگ تو بڑھتے جا رہے ہیں لیکن انصار کم ہو رہے ہیں حتیٰ کہ یہ لوگوں میں اتنے رہ جائیں گے جیسے آٹے میں نمک۔ پس جو تم میں سے حاکم بنے اور وہ لوگوں کو نفع یا نقصان پہنچا سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ انصار کے نیک لوگوں کی قدر کرے اور جو ان میں سے غلط کار ہوں ان سے درگزر کرے۔ نبی کریم ﷺ کی یہ آخری مجلس تھی جس میں آپ تشریف فرما ہوئے۔

3629 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الجُعْفِيُّ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الحَسَنَ، فَصَعِدَ بِهِ عَلَى المِنْبَرِ، فَقَالَ: ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ المُسْلِمِينَ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ اپنے ساتھ امام حسن کو لے کر منبر پر رونق افروز ہوئے۔ پھر فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کروا دے گا۔

3630 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جعفر اور

3628- راجع الحدیث:927

3629- راجع الحدیث:2704

3630- راجع الحدیث:1246

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَى جَعْفَرًا، وَزَيْدًا قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ خَبَرُهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ"

حضرت زید کی اطلاع آنے سے پہلے ان کی شہادت کے متعلق خبر دے دی اور آپ کی چشمانِ مبارک سے اشک جاری تھے۔

3631 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكُمْ مِنْ أَنْمَاطٍ قُلْتُ: وَأَنَّى يَكُونُ لَنَا الأَنْمَاطُ؟ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ لَكُمُ الأَنْمَاطُ فَأَنَا أَقُولُ لَهَا - يَعْنِي امْرَأَتَهُ - أَخِّرِي عَنِّي أَنْمَاطَكِ، فَتَقُولُ: أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمُ الأَنْمَاطُ فَأَدَعُهَا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہارے پاس قالین ہیں؟ میں نے عرض کی کہ ہمارے پاس قالین کہاں سے آئے؟ ارشاد فرمایا: یاد رکھو جلد تمہارے پاس قالین ہوں گے۔ پس آج میں جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہوں کہ اپنا قالین مجھ سے ذرا پرے ہٹالو تو وہ جواب دیتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا یہ نہیں فرمایا تھا کہ تمہارے پاس قالین ہوں گے۔ پس میں خاموش ہو جاتا ہوں۔

3632 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْطَلَقَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ مُعْتَمِرًا، قَالَ: فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ أَبِي صَفْوَانَ، وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا انْطَلَقَ إِلَى الشَّأْمِ، فَمَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ، فَقَالَ أُمَيَّةُ، لِسَعْدٍ: انْتَظِرْ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ، وَغَفَلَ النَّاسُ انْطَلَقْتُ فَطُفْتُ، فَبَيْنَا سَعْدٌ يَطُوفُ إِذَا أَبُو جَهْلٍ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا الَّذِي يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ؟ فَقَالَ سَعْدٌ: أَنَا سَعْدٌ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: تَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ آمِنًا، وَقَدْ آوَيْتُمْ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَتَلاَحَيَا بَيْنَهُمَا، فَقَالَ أُمَيَّةُ لِسَعْدٍ: لاَ تَرْفَعْ صَوْتَكَ عَلَى أَبِي الحَكَمِ، فَإِنَّهُ سَيِّدُ أَهْلِ الوَادِي، ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ: وَاللَّهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ عمرہ کی غرض سے روانہ ہوئے اور امیہ بن خلف ابوصفوان کے ہاں قیام کیا اور امیہ شام کی طرف جاتے ہوئے جب مدینہ منورہ سے گزرتا تو حضرت سعد کے پاس ٹھہرتا تھا۔ پس امیہ نے کہا کہ ابھی انتظار کیجئے تاکہ دوپہر ہو جائے اور لوگ غافل ہو جائیں تو ہم چل کر کعبہ کا طواف کریں گے۔ پس جب حضرت سعد طواف کر رہے تھے تو ابوجہل آکر کہنے لگا: یہ کون ہے جو کعبہ کا طواف کر رہا ہے؟ حضرت سعد نے جواب دیا، میں سعد ہوں۔ ابوجہل نے کہا: تم اطمینان سے کعبہ کا طواف کر رہے ہو حالانکہ تم لوگوں نے محمد اور ان کے ساتھیوں کو سر آنکھوں پر بٹھایا ہے۔ جواب دیا، ہاں پس دونوں کے درمیان تکرار ہونے لگی۔ امیہ نے حضرت سعد سے کہا کہ ابوالحکم سے بلند آواز میں بات نہ کرو کیونکہ وہ اس وادی میں بسنے

3631- انظر الحدیث: 5161، صحیح مسلم: 5417، سنن ترمذی: 2774

أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ لَأَقْطَعَنَّ مَتْجَرَكَ بِالشَّامِ، قَالَ: فَجَعَلَ أُمَيَّةُ يَقُولُ لِسَعْدٍ: لاَ تَرْفَعْ صَوْتَكَ، وَجَعَلَ يُمْسِكُهُ، فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ: دَعْنَا عَنْكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلُكَ . قَالَ: إِيَّايَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ إِذَا حَدَّثَ فَرَجَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ: أَمَا تَعْلَمِينَ مَا قَالَ لِي أَخِي اليَثْرِبِيُّ، قَالَتْ: وَمَا قَالَ؟ قَالَ: زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدًا يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلِي، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ، قَالَ: فَلَمَّا خَرَجُوا إِلَى بَدْرٍ، وَجَاءَ الصَّرِيخُ، قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: أَمَا ذَكَرْتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ اليَثْرِبِيُّ، قَالَ: فَأَرَادَ أَنْ لاَ يَخْرُجَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ: إِنَّكَ مِنْ أَشْرَافِ الوَادِي فَسِرْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ، فَسَارَ مَعَهُمْ، فَقَتَلَهُ اللَّهُ

والوں کا سردار ہے۔ پھر حضرت سعد نے فرمایا: اگر تو مجھے خانہ کعبہ کے طواف سے روکے گا تو میں تیری شام کی تجارت بالکل ختم کردوں گا۔ امیہ نے حضرت سعد سے پھر کہا کہ آواز بلند نہ کرو اور انہیں ہی روکتا رہا تو حضرت سعد کو غصہ آ گیا اور فرمایا: تو ہمارے درمیان سے ہٹ جا کیونکہ میں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے کہ وہ تجھے قتل کریں گے۔ پوچھا: مجھے؟ فرمایا، ہاں تجھے۔ کہنے لگا: خدا کی قسم، محمد جب بات کرتے ہیں تو جھوٹ نہیں بولتے۔ پس وہ اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ تجھے معلوم ہے ہمارے یثربی بھائی نے کیا کہا ہے؟ اس نے پوچھا: بتایئے کیا کہا ہے؟ اس نے بتایا: وہ کہتا ہے کہ اس نے یہ محمد سے سنا ہے کہ وہ مجھے قتل کریں گے۔ وہ کہنے لگی، خدا کی قسم، محمد جھوٹ نہیں بولتے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب قریش جنگ بدر کے لیے آنے لگے اور اس کا اعلان ہوا تو اس کی بیوی نے کہا: کیا آپ کو اپنے یثربی بھائی کی بات یاد نہیں رہی؟ پس اس نے لشکرِ قریش میں شامل نہ ہونے کا ارادہ کر لیا لیکن ابوجہل نے اس سے کہا کہ آپ تو اس وادی کے سرداروں میں سے ہیں۔ ایک دو دن کے لیے تو ہمارے ساتھ چلے چلیے۔ پس وہ ان کے ساتھ چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کروا دیا۔

3633 - حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ المُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ فِي صَعِيدٍ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي بَعْضِ نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے (خواب میں) لوگوں کو دیکھا کہ ایک میدان میں جمع ہیں۔ پس ابوبکر اٹھے اور انہوں نے (کنوئیں سے) ایک یا دو ڈول کھینچے۔ ان کے ڈول کھینچنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر اسے عمر نے لے لیا اور ان کے ہاتھ میں اس ڈول کا چرس بن گیا۔

فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهِ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ

میں نے لوگوں میں ایسا کوئی جواں مرد نہیں دیکھا جو ان کی طرح چرس کھینچ سکے۔ انہوں نے اتنا پانی کھینچا کہ تمام لوگ سیراب ہو گئے۔

3633م- وَقَالَ هَمَّامٌ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَزَعَ أَبُو بَكْرٍ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ

ہمام سے حضرت ابوہریرہ نے، ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر نے دو ڈول نکالے۔

3634- حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، قَالَ: أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ، فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ: مَنْ هَذَا؟ أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ: قَالَتْ: هَذَا دِحْيَةُ، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: ايْمُ اللَّهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ، حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ جِبْرِيلَ، أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ: فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا؟ قَالَ: مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

ابوعثمان فرماتے ہیں: مجھے بتایا گیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ام سلمہ آپ کے پاس موجود تھیں۔ پس وہ آپ سے باتیں کرتے رہے پھر چلے گئے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت ام سلمہ سے دریافت فرمایا: یہ کون تھے؟ یا جو کچھ بھی فرمایا۔ انہوں نے جواب دیا کہ دحیہ تھے۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم، میں نے تو انہیں دحیہ کلبی ہی سمجھا تھا لیکن میں نے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے دورانِ خطبہ بتایا کہ وہ حضرت جبرئیل تھے۔ یا جو کچھ فرمایا۔ معتمر کے والد نے ابوعثمان سے پوچھا کہ یہ حدیث آپ نے کس سے سنی ہے؟ جواب دیا: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

26- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الحَقَّ وَهُمْ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق

3633م- انظر الحدیث: 7020,7019,3682,3676، صحیح مسلم: 6147، سنن ترمذی: 2289

انظر الحدیث: 4980، صحیح مسلم: 6265

يَعْلَمُونَ) (البقرة: 146)

3635 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ. فَقَالُوا: نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ: كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا، فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ، فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ: ارْفَعْ يَدَكَ، فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَقَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ، فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَجْنَأُ عَلَى المَرْأَةِ يَقِيهَا الحِجَارَةَ"

چھپاتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہودیوں نے حاضر ہو کر بتایا کہ ان کے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم رجم کے متعلق توریت میں کیا حکم پاتے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ ہم زانیوں کو ذلیل کرتے اور دُرے لگاتے ہیں۔ پس حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو اس میں رجم کا حکم موجود ہے۔ پس توریت لاکر اسے پڑھا گیا تو ایک آدمی نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ لیا اور آگے پیچھے کا مضمون پڑھنے لگا۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا: اپنا ہاتھ ہٹاؤ۔ جب ہاتھ ہٹایا گیا تو اس کے نیچے آیت رجم موجود تھی۔ وہ کہنے لگے: اے محمد! آپ نے ٹھیک فرمایا، واقعی توریت میں رجم کی آیت موجود ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے ان دونوں کو سنگسار کیا گیا۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی پتھروں سے بچانے کے لیے سے عورت پر جھک جاتا تھا۔

27-بَابُ سُؤَالِ الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً، فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ القَمَرِ

شق القمر کا معجزہ، مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزے کا مطالبہ کیا تو آپ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دکھائے

3636 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چاند کے شق ہونے کا واقعہ رسول

3635- راجع الحدیث: 1329، صحیح مسلم: 4413، سنن ابو داؤد: 4446، سنن ترمذی: 1436

3636- انظر الحدیث: 4865,4864,3871,3869، صحیح مسلم: 7004,7002، سنن ترمذی: 3286,3285

مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْهَدُوا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہوا، یعنی دو ٹکڑے ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر گواہ رہنا۔

3637 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، ح وقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اہلِ مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ نے ان کو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیئے تھے۔ یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے۔

فائدہ: معجزات جمع ہے معجزہ کی، یہ بنا ہے اعجاز سے بمعنی عاجز کرنا، وہ کام جس کے مقابلہ سے بلکہ اس کی سمجھ سے خلق عاجز ہو اسے معجزہ کہتے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں معجزہ ہر وہ عجیب وغریب خلاف عادت کام ہے جو دعویٰ نبوت کرنے والے کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ دعویٰ نبوت سے پہلے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوا اسے کہتے ہیں ارہاص، بمعنی عمارت کو مضبوط و پختہ بنانا بنیاد مستحکم رکھنا، اس کے ذریعے نبوت کی دیوار کی پختگی کی جاتی ہے۔ اولیاء اللہ کے ہاتھ پر جو عجیب بات ظاہر ہو اسے کہتے ہیں کرامت۔ عام مؤمنین کے ہاتھ پر اگر کبھی کوئی عجیب بات ظاہر ہو وہ ہے معونت اور کفار کے ہاتھ سے جو عجوبہ ظاہر ہو وہ ہے استدراج۔ یہ پانچ قسمیں یاد رکھو: معجزہ، ارہاص، کرامت، معونت، استدراج۔ گذشتہ انبیاء کرام کو ایک یا دو معجزے عطا ہوئے تھے حضور انور کو ہزارہا معجزے عطا ہوئے، کسی نبی کے ہاتھ میں معجزہ تھا، کسی کے سانس میں، کسی کی آنکھ میں مگر حضور کی شان یہ ہے کہ ؎

دیئے معجزے انبیاء کو خدا نے ہمارا نبی معجزہ بن کے آیا

نیز سارے نبیوں کے معجزے قصے بن گئے، ہمارے حضور کے بہت سے معجزے تا قیامت دیکھنے میں آئیں گے ذکر کثیر، محبوبیت قرآن مجید، پتھروں، جانوروں پر حضور کا نام کندہ ملنا وغیرہ یہ زندہ جاوید معجزات ہیں۔ حضور کے اولیاء اللہ ان کی کرامت حضور کے زندہ معجزے ہیں، مشکوۃ شریف میں چند خصوصی معجزے بیان ہوئے ہیں۔

(مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۱۲۶)

3638 - حَدَّثَنِي خَلَفُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ

حضرت عبداللہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ چاند کے دو

3637- صحیح مسلم: 7007
صحیح مسلم: 7010

عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ القَمَرَ انْشَقَّ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ٹکڑے نبی کریم ﷺ کے مبارک عہد میں ہوئے تھے۔

28- بَابٌ

نبی کریم ﷺ کے دیگر معجزات

3639 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، وَمَعَهُمَا مِثْلُ المِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا، فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے دو صحابی نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک اندھیری رات میں اپنے گھروں کو گئے اور ان دونوں کے ہاتھوں میں چراغ کی طرح کوئی چیز روشن تھی۔ جب راستے میں وہ دونوں الگ ہوئے تو وہ چراغ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ہوگیا، حتیٰ کہ وہ اپنے اہل و عیال کے پاس پہنچ گئے۔

3640 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، سَمِعْتُ المُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ غالب رہیں گے، حتیٰ کہ جب قیامت آئے گی تو اس وقت بھی وہی غالب ہوں گے۔

3641 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لاَ يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ، لاَ يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ، وَلاَ مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ عُمَيْرٌ: فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ: قَالَ مُعَاذٌ: وَهُمْ بِالشَّأْمِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ: وَهُمْ بِالشَّأْمِ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ اللہ کے دین پر قائم رہے گا۔ جو انہیں ذلیل کرنے کا ارادہ کرے یا مخالفت کرے تو انہیں کوئی ضرر نہیں پہنچا سکے گا، حتیٰ کہ قیامت آجائے اور وہ اسی حالت پر رہیں گے۔ عمیر، مالک بن یخامر، حضرت معاذ فرماتے ہیں کہ وہ شام میں ہوں گے۔ حضرت معاویہ فرماتے ہیں کہ مالک کا یہ دعویٰ ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ سے سنا ہے کہ وہ شام میں

3639- راجع الحدیث: 465

3640- انظر الحدیث: 7459,7311، صحیح مسلم: 4928

3641- راجع الحدیث: 71، صحیح مسلم: 4932

ہیں۔

3642 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الحَيَّ يُحَدِّثُونَ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهُ بِهِ شَاةً، فَاشْتَرَى لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ، فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ، وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ، فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ، وَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ. قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ الحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ جَاءَنَا بِهَذَا الحَدِيثِ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعَهُ شَبِيبٌ مِنْ عُرْوَةَ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ شَبِيبٌ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ عُرْوَةَ، قَالَ سَمِعْتُ الحَيَّ يُخْبِرُونَهُ عَنْهُ،

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے انہیں بکری خریدنے کے لیے ایک دینار دیا۔ پس میں نے آپ کے لیے اس میں سے دو بکریاں خرید لیں۔ پھر ان میں سے ایک بکری کو ایک دینار میں فروخت کر دیا اور بکری و دینار لے کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو گیا۔ پس آپ نے ان کی تجارت میں برکت کے لیے دعا کی۔ چنانچہ وہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس سے بھی نفع حاصل کر لیتے۔ اسے سفیان حسن بن عمارہ، شبیب، عروہ کا قبیلہ اور وہ حضرت عروہ سے راوی ہیں۔ ہاں شبیب نے بلا واسطہ حضرت عُروہ سے یہ سُنا۔

3643 - وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الخَيْلِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ قَالَ: وَقَدْ رَأَيْتُ فِي دَارِهِ سَبْعِينَ فَرَسًا قَالَ سُفْيَانُ يَشْتَرِي لَهُ شَاةً كَأَنَّهَا أُضْحِيَّةٌ

انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بھلائی قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں رکھ دی گئی ہے۔ شبیب فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے کاشانہ پر ستر گھوڑے دیکھے۔ سفیان فرماتے ہیں کہ بکری جو خریدی گئی شاید وہ قربانی کے لیے تھی۔

3644 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الخَيْرُ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی قیامت تک رہے گی۔

3645 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں

3642- سنن ابو داؤد: 3384، سنن ترمذی: 1258

3643- راجع الحدیث: 2850

3644- راجع الحدیث: 2849، صحیح مسلم: 4823، سنن نسائی: 3575، سنن ابن ماجہ: 2787

3645- راجع الحدیث: 2851

قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الخَيْرُ

سے وابستہ کردی گئی ہے۔

3646 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الخَيْلُ لِثَلاَثَةٍ: لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، وَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا مِنَ المَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ، كَانَتْ أَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا، كَانَ ذَلِكَ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَسِتْرًا وَتَعَفُّفًا، وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ كَذَلِكَ سِتْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الإِسْلاَمِ فَهِيَ وِزْرٌ" وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الحُمُرِ فَقَالَ: "مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الآيَةُ الجَامِعَةُ الفَاذَّةُ: (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) (الزلزلة: 8)"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گھوڑے تین مقاصد کے لیے ہوسکتے ہیں کسی کے لیے باعث ثواب کا سبب، کسی کے لیے پردہ پوشی کا سبب اور کسی کے لیے گناہ کا سبب وہ شخص جس کے لیے گھوڑا رکھنا باعث ثواب کا باعث ہے جو جہاد کے لیے گھوڑا باندھے، پھر کسی چراگاہ یا باغ میں اسے چرنے کے لیے ایک لمبی سی رسّی سے باندھ دے تو جس قدر زمین اس چراگاہ یا باغ کی اس رسی کے نیچے آئے گی اسی قدر اس آدمی کو نیکیاں ملیں گی۔ پھر وہ رسّی توڑ کر ایک دو ٹیلے دوڑتا ہوا طے کر جائے تو اس کی لید تک مالک کے لیے ثواب کا باعث ہوگی۔ اگر وہ کسی نہر سے پانی پی لے خواہ مالک کا ارادہ اسے پانی پلانے کا نہ ہو، تب بھی اس پر اسے نیکیاں ملیں گی۔ اگر کوئی غربت کو چھپانے، پردہ پوشی کرنے اور مانگنے سے بچنے کی خاطر گھوڑا رکھے اور اللہ کے حق کا جو بوجھ اس کی گردن اور پیٹھ پر رکھا ہے اسے نہ بھلائے تو یہ گھوڑا اس کے لیے پردہ پوشی کا سبب ہوگا۔ اگر تکبر یا ریاکاری کے سبب گھوڑا رکھا یا مسلمانوں کی مخالفت میں تو یہ اس کے اوپر بوجھ ہوگا۔ نبی کریم ﷺ سے گدھے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے بارے میں میرے اوپر اب تک کچھ نازل نہیں ہوا سوائے اس آیت کے جو بڑی جامع ہے کہ: ترجمہ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر

3646- راجع الحديث: 2371

بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا (پ ۳۰، الزلزلۃ ۸)

3647 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: صَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بُكْرَةً، وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَالخَمِيسُ، وَأَحَالُوا إِلَى الحِصْنِ يَسْعَوْنَ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ المُنْذَرِينَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت خیبر پہنچے تو وہ لوگ اپنی کسیاں وغیرہ لے کر نکل رہے تھے۔ جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو ''محمد اور ان کا لشکر'' کہتے ہوئے واپس قلعے کی طرف بھاگے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے اللہ اکبر کہا اور فرمایا: خیبر برباد ہوگیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ایسے کافروں کی صبح خراب ہو کر رہتی ہے۔

3648 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الفُدَيْكِ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَأَنْسَاهُ، قَالَ: ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُ، فَغَرَفَ بِيَدِهِ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيتُ حَدِيثًا بَعْدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے آپ کی بہت ساری حدیثیں سنی ہیں لیکن یاد کچھ بھی نہیں رہتا۔ فرمایا، اپنی چادر پھیلاؤ۔ میں نے پھیلا دی۔ آپ نے اپنے ہاتھوں سے اس میں لپ بھر کر ڈالی اور فرمایا کہ اسے خود سے لگا لو۔ پس میں نے لگا لی، تو اس کے بعد میں کبھی کسی حدیث کو نہیں بھولا۔

☆☆☆☆☆

3648- راجع الحدیث: 119

بسم اللہ الرحمن الرحیم

62- كِتَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1- بَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ رَآهُ مِنَ المُسْلِمِينَ، فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ

3649 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الخُدْرِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيَقُولُونَ: فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

فضائلِ صحابۂ کرام علیہم الرضوان

فضائلِ صحابۂ کرام علیہم الرضوان

جس نے نبی کریم ﷺ کی صحبت بابرکت پائی یا حالت اسلام میں آپ کو دیکھا وہ آپ کے اصحاب میں سے ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب وہ بڑی تعداد میں جمع ہو کر جہاد کریں گے تو ان سے دریافت کیا جائے گا کہ تم میں کیا کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت بابرکت پائی ہو۔ پس لوگ کہیں گے کہ ہاں، تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ کثیر تعداد میں جمع ہو کر جہاد کریں گے تو ان سے دریافت کیا جائے گا کہ تم میں کیا کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت میں رہا ہو؟ وہ جواب دیں گے، ہاں۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ بکثرت جمع ہو کر جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے درمیان کیا کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت کی سعادت

3649- راجع الحدیث: 2897

فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ "

پانے والوں کی صحبت کی سعادت پائی ہو؟ لوگ اثبات میں جواب دیں گے ہاں تو انہیں بھی فتح حاصل ہو جائے گی۔

3650 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ، سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، - قَالَ عِمْرَانُ فَلاَ أَدْرِي: أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا - ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلاَ يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلاَ يُؤْتَمَنُونَ، وَيَنْذُرُونَ وَلاَ يَفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ "

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب زمانوں سے میرا زمانہ بہتر ہے۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے، پھر جو ان کے بعد ہوں گے، پھر جو ان کے بعد ہوں گے حضرت عمران فرماتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ اپنے بعد آپ نے دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین کا۔ پھر تمہارے بعد ایسے لوگ ہوں گے کہ انہیں گواہ بھی نہیں بنایا جائے گا لیکن گواہی دیں گے۔ وہ خیانت کریں گے حالانکہ انہیں امین نہیں بنایا گیا ہوگا اور نذر مانیں گے لیکن انہیں پورا نہیں کریں گے۔ وہ بڑے فربہ ہوں گے۔

فائدہ: صحابہ جمع ہے صاحب کی یا صحابی کی بمعنی ساتھی۔ شریعت میں صحابی وہ انسان ہے جو ہوش و ایمان کی حالت میں حضور انور کو دیکھے یا صحبت میں حاضر ہوا اور ایمان پر اس کا خاتمہ ہو جاوے، اگر درمیان میں مرتد ہو گیا پھر مسلمان ہو کر مراتب بھی صحابی ہے جیسے اشعث ابن قیس کے متعلق مشہور ہے۔ (از اشعہ) جنات فرشتے یوں ہی حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ صحابی نہیں۔ صحابہ کی تعداد ان کے اقسام ہم ابھی کچھ پہلے عرض کر چکے ہیں۔ صحابی تمام جہان کے مسلمانوں سے افضل، روئے زمین کے سارے ولی غوث قطب ایک صحابی کے گرد قدم کو نہیں پہنچتے۔ صحابہ میں خلفاء راشدین بہ ترتیب خلافت افضل ہیں، پھر عشرہ مبشرہ، پھر بدر والے، پھر بیعت رضوان والے، پھر صاحب قبلتین۔ کوئی صحابی فاسق نہیں سب عادل ہیں، رب فرماتا ہے: "وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ كَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا" اور فرماتا ہے: "وَ كَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْيَانَ"۔ صحابہ کے متعلق پوری بحث ہماری کتاب امیر معاویہ میں دیکھو۔

(مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۲۵۲)

3651 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں۔ پھر جو ان کے بعد ہوں

3650- راجع الحدیث: 2651

3651- راجع الحدیث: 2652

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ". قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَانُوا يَضْرِبُونَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارٌ

گے۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر ایسے لوگ آئیں گے جو اپنی گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے اور قسم ہی ان کی گواہی ہوگی۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ جب ہم چھوٹے تھے تو ہمارے بزرگ قسم کھانے اور وعدہ کرنے پر ہمیں مارا کرتے تھے۔

2- بَابُ مَنَاقِبِ المُهَاجِرِينَ وَفَضْلِهِمْ

مہاجرین کے فضائل ومناقب

مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ التَّيْمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (لِلْفُقَرَاءِ المُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ) (الحشر: 8) وَقَالَ اللَّهُ: (إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ) (التوبة: 40) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا) (التوبة: 40) " قَالَتْ عَائِشَةُ: وَأَبُو سَعِيدٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الغَارِ

ان میں سے حضرت ابوبکر عبداللہ بن ابوقحافہ تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لئے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ ورسول کی مدد کرتے وہی سچے ہیں (پ ۲۸، الحشر ۸) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی۔۔۔تا۔۔۔ بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے (پ ۱۰، التوبۃ ۴۰) حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ غار میں نبی کریم ﷺ کی معیت میں حضرت ابوبکر تھے۔

3652 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ، قَالَ: اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا بِثَلاَثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَازِبٍ: مُرِ البَرَاءَ فَلْيَحْمِلْ إِلَيَّ رَحْلِي، فَقَالَ عَازِبٌ: لاَ، حَتَّى تُحَدِّثَنَا: كَيْفَ صَنَعْتَ أَنْتَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجْتُمَا مِنْ مَكَّةَ، وَالمُشْرِكُونَ يَطْلُبُونَكُمْ؟ قَالَ: ارْتَحَلْنَا مِنْ مَكَّةَ، فَأَحْيَيْنَا، أَوْ: سَرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عازب سے تیرہ درہم میں ایک کجاوہ خریدا۔ پھر حضرت ابوبکر نے حضرت عازب سے کہا کہ براء سے کہیے کہ کجاوہ کو اٹھا کر میرے ساتھ لے چلے وہ کہنے لگے کہ یہ اس وقت تک نہیں جائے گا جب تک آپ ہمیں یہ نہیں بتایں گے کہ آپ نے اور رسول اللہ ﷺ نے کیا انتظام کیا جبکہ آپ مکّہ مکرمہ سے نکلے اور مشرکین آپ کی تلاش میں تھے۔

راجع الحدیث: 2439

أَظْهَرْنَا وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ، فَرَمَيْتُ بِبَصَرِي هَلْ أَرَى مِنْ ظِلٍّ فَآوِيَ إِلَيْهِ، فَإِذَا صَخْرَةٌ أَتَيْتُهَا فَنَظَرْتُ بَقِيَّةَ ظِلٍّ لَهَا فَسَوَّيْتُهُ، ثُمَّ فَرَشْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: اضْطَجِعْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، فَاضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ أَنْظُرُ مَا حَوْلِي هَلْ أَرَى مِنَ الطَّلَبِ أَحَدًا، فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا، فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلاَمُ، قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، سَمَّاهُ فَعَرَفْتُهُ، فَقُلْتُ: هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَهَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لَنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرْتُهُ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الغُبَارِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ كَفَّيْهِ، فَقَالَ: هَكَذَا، ضَرَبَ إِحْدَى كَفَّيْهِ بِالأُخْرَى، فَحَلَبَ لِي كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً عَلَى فَمِهَا خِرْقَةٌ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَافَقْتُهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ، ثُمَّ قُلْتُ: قَدْ آنَ الرَّحِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: بَلَى . فَارْتَحَلْنَا وَالقَوْمُ يَطْلُبُونَنَا، فَلَمْ يُدْرِكْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ غَيْرُ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَلَى فَرَسٍ لَهُ، فَقُلْتُ: هَذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: لاَ تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا

انہوں نے بتایا کہ جب ہم نے مکہ معظمہ سے کوچ کیا تو ایک رات اور ایک دن چلتے رہے کہ عین دوپہر کا وقت ہو گیا۔ پس میں نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی کہ کوئی سایہ نظر آجائے تو اس کے نیچے پڑاؤ ڈالیں۔ پس ایک پتھر کے پاس آئے تو اس کا کچھ سایہ دیکھا۔ پس میں نے اس جگہ کو ہموار کر کے نبی کریم ﷺ کے آرام کے لیے وہاں فرش بچھا دیا۔ پھر عرض کی، یا رسول اللہ! آرام فرمایئے پس نبی کریم ﷺ آرام فرمانے لگے۔ پھر میں یہ دیکھنے کے لیے ادھر اُدھر چل دیا کہ کوئی شخص نظر آئے۔ اسی دوران ایک چرواہا اپنی بکریوں کو ہانک کر اسی پتھر کی جانب آتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ بھی اس پتھر سے وہی کچھ چاہتا تھا جو ہم نے چاہا۔ میں نے اس سے پوچھا، اے لڑکے! تم کس کے ہو؟ اس نے جواب دیا، فلاں قریشی کا جب اس نے نام بتایا تو میں نے پہچان لیا۔ پھر میں نے پوچھا، کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے ہاں میں جواب دیا تو میں نے کہا، کیا تو دودھ دوہے گا؟ اس نے جواب دیا، ہاں میں نے اس سے دوہنے کے لیے کہا تو اس نے اپنے ریوڑ سے ایک بکری پکڑ کر اس کی ٹانگیں باندھ دیں۔ میں نے کہا کہ اس کے تھن تو صاف کرلو اور پھر ہتھیلیوں کو۔ راوی نے اپنی ایک ہتھیلی دوسری پر مار کر بتایا کہ اس طرح۔ پس اس نے ایک برتن میں دودھ نکال دیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ پھر میں نے دودھ میں پانی ڈالا جس سے وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر میں اسے لے کر نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور آپ کو بیدار پایا۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! دودھ نوش فرما لیجئے۔

آپ نے نوش فرمایا اور بہت خوش ہوئے۔ پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! چلنے کا وقت ہوگیا ہے۔ فرمایا، بہت اچھا۔ پس ہم دونوں چل دیئے اور قوم ہماری تلاش میں گھوم رہی تھی لیکن کسی ایک نے بھی ہمارا پتہ نہ پایا سوائے سراقہ بن مالک جعشم کے جو گھوڑے پر سوار ہو کر آ رہا تھا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! یہ ہماری تلاش میں آ پہنچا ہے۔ فرمایا، کوئی غم نہیں جبکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

3653 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَنَا فِي الغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا، فَقَالَ: مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں نے عرض کی جبکہ میں غار میں تھا کہ اگر کسی کافر نے اپنے قدموں کی طرف نگاہ کی تو وہ ہمیں دیکھ لے گا۔ پس آپ نے فرمایا: ان دو کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہو۔

فائدہ: فضائل جمع ہے فضیلت کی، فضیلت وہ خصوصی بزرگی ہے جو حضور انور کو عطا ہوئی آپ کے سوا کسی نبی ولی جن فرشتے کو عطا نہ ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعد خدا تعالیٰ ساری مخلوق سے افضل ہیں، آپ کا مثل رب تعالیٰ نے پیدا ہی نہ فرمایا ؎

دھر میں سب سے تو بڑا تجھ سے بڑی خدا کی ذات قائم ہے تیری ذات سے سارا نظام کائنات

حضور کے خصوصی فضائل حد سے وراء شمار سے زیادہ ہیں۔ ان کا شمار ساری مخلوق نہیں کرسکتی جو کوئی کچھ بیان کرتا ہے وہ صرف برکت کے لیے، سمندر کا قطرہ ریگستان کا ذرہ ہی بیان کرتا ہے وہ ایسے ہیں جیسا انہیں رب تعالیٰ ہی جانتا ہے ؎

لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اسی طرح صاحب مشکوۃ نے صرف ایمان تازہ کرنے اپنا نام حضور کے نعت خوانوں میں لکھوانے کے لیے یہ باب باندھا اور یہ فقیر گنہگار احمد یار اپنے نصیب پر ناز کرتا ہے کہ مجھے رب تعالیٰ نے اس باب کی شرح لکھنے کی توفیق بخشی مجھے تو ان کا گنہگار امتی ہونے پر فخر ہے ؎

بریں نازم کہ ہستم امت تو گنہگارم ولیکن خوش نصیبم

خیال رہے کہ حضور انور ساری خلقت سے افضل ہیں لہذا آپ نبیوں سے، رسولوں سے، عرش اعظم سے، کعبہ معظمہ سے، کتاب اللہ لفظی قرآن مجید سب سے افضل ہیں کہ یہ سب چیزیں اللہ کی مخلوق ہیں۔ چنانچہ کعبہ دیکھنے والا حاجی ہے، کوئی نمازی، کوئی غازی، کوئی قاری یا قاضی ہے مگر حضور کو ایمان کے ساتھ دیکھنے والا صحابی ہے جو تمام سے افضل

3653- انظر الحدیث: 4663,3922 صحیح مسلم: 6119 سنن ترمذی: 3096

ہے۔اسی لیے جب حضور انور نے مکہ معظمہ کو چھوڑا وہاں سے ہجرت کی تو مسلمانوں کو بلاعذر وہاں رہنا حرام ہوگیا حالانکہ کعبہ شریف وغیرہ وہاں موجود تھے، جب فتح مکہ فرمائی تب تا قیامت وہاں رہنا جائز بلکہ ثواب ہوگیا، جب حضور مکی تھے تو آیات قرآنیہ مکی ہوئیں، جب حضور مدنی ہوگئے تو آیات قرآنیہ مدنی ہوگئیں۔رب نے مکہ کی قسم فرمائی اس لیے نہیں کہ وہاں کعبہ ہے بلکہ اس لیے کہ وہاں حضور ہیں " لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَ اَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ "حضور کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا درجہ ہے پھر موسیٰ علیہ السلام کا،اس کے بعد خاموشی بہتر ہے، دیکھو اشعۃ اللمعات۔

(مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۱)

3- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُدُّوا الأَبْوَابَ، إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3654 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ وَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ ذَلِكَ العَبْدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ، قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ، فَعَجِبْنَا لِبُكَائِهِ: أَنْ يُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ المُخَيَّرَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لاَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الإِسْلاَمِ وَمَوَدَّتُهُ، لاَ يَبْقَيَنَّ فِي المَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ

فرمانِ رسول ﷺ ہے کہ تمام دروازے بند کردو سوائے درِ ابوبکر کے

اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ جو کچھ دنیا میں ہے یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ان دونوں میں سے ایک کو پسند کرلے۔ پس اس بندے نے اسے پسند کرلیا جو اللہ کے پاس ہے۔راوی کا بیان ہے کہ یہ سُن کر حضرت ابوبکر رونے لگے ہمیں ان کے رونے پر حیرانی ہوئی کیونکہ رسول اللہ ﷺ تو کسی شخص کے بارے میں خبر دے رہے تھے کہ اسے اختیار دیا گیا جب ہمیں علم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ تو خود اپنے اختیار کے بارے میں فرمایا تھا تو ہم پر واضح ہوگیا کہ حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اپنی صحبت اور اپنے مال کے ساتھ سب سے زیادہ احسان مجھ پر ابوبکر نے کیا

3654- راجع الحدیث:466

ہے۔ اگر میں خدا کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو بیشک وہ ابوبکر ہوتے۔ لیکن اسلامی اخوت اور دوستی کا رستہ تو موجود ہے۔ آئندہ مسجد میں کسی کا دروازہ کھلا نہ رکھا جائے سوائے دروازہ حضرت ابوبکر کے۔

4- بَابُ فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تمام صحابہ سے افضل ہیں

3655 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے مبارک عہد میں جب ہم صحابۂ کرام کے درمیان کسی کو ترجیح دیتے تو سب پر حضرت ابوبکر کو ترجیح دیا کرتے، پھر حضرت عمر بن خطاب کو پھر حضرت عثمان بن عفان کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

5- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا

اگر نبی کریم ﷺ کسی کو خلیل بناتے تو ابوبکر کو بناتے

قَالَهُ أَبُو سَعِيدٍ

یہ حدیث حضرت ابوسعید سے مروی ہے۔

3656- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا، لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور ساتھی ہیں۔

3657 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ التَّبُوذَكِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، وَقَالَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ خَلِيلًا، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الإِسْلَامِ أَفْضَلُ

ان سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو انہیں خلیل بناتا لیکن اسلامی اخوت افضل ہے۔

3655- انظر الحدیث: 3697

3656- راجع الحدیث: 367

3657- راجع الحدیث: 466

3657م- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ مِثْلَهُ

حضرت ایوب سے اسی کی مثل مروی ہے۔

3658 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: كَتَبَ أَهْلُ الكُوفَةِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي الجَدِّ، فَقَالَ: أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ خَلِيلًا لاَتَّخَذْتُهُ أَنْزَلَهُ أَبًا يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ

حضرت عبداللہ بن ابو مُلیکہ فرماتے ہیں کہ اہلِ کوفہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر کے لیے لکھا کہ دادا کی میراث کا حکم بنایا جائے۔ انہوں نے جواب دیا کہ جس شخصیت کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر اس امت سے میں کسی کو خلیل بناتا، انہوں نے دادا کو باپ کے درجے میں رکھا ہے یعنی حضرت ابوبکر نے۔

000-باب

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دیگر فضائل

3659 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالاَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، قَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ؟ كَأَنَّهَا تَقُولُ: المَوْتَ، قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ

حضرت جبیر بن مُطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی تو آپ نے اس سے فرمایا کہ پھر کسی دن آنا۔ عرض کی کہ اگر میں پھر آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں؟ اس کی مراد وفات سے تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو جانا۔

3660 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ، حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمَّارًا، يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ، إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ، وَامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک وہ وقت ہیں نے دیکھا جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پانچ غلاموں، دو عورتوں اور حضرت ابوبکر کے سوا اور کوئی نہ تھا۔

3661 - حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ بُسْرِ

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت

3659- انظر الحدیث: 7360,7220، صحیح مسلم: 6130,6129، سنن ترمذی: 3676

3660- انظر الحدیث: 3857

3661- انظر الحدیث: 4640

بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلَّمَ وَقَالَ: إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الخَطَّابِ شَيْءٌ، فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ، فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ، فَقَالَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلاَثًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ، فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ، فَسَأَلَ: أَثَّمَ أَبُو بَكْرٍ؟ فَقَالُوا: لاَ، فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ، فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ، حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ، فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ، مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ، وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي مَرَّتَيْنِ، فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا

ابوبکر بھی اپنی چادر کا کنارا پکڑے ہوئے حاضر ہوئے حتیٰ کہ ان کا گھٹنا ننگا ہوگیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے یہ صاحب لڑ جھگڑ کر آرہے ہیں۔ پس انہوں نے سلام کیا اور بتانے لگے کہ میرے اور عمر بن خطاب کے درمیان کچھ تکرار ہوئی تو جلدی میں میرے منہ سے ایک بات نکل گئی جس پر میں بعد میں نادم ہوا اور میں نے ان سے معافی مانگی لیکن انہوں نے معاف کرنے سے انکار کردیا، لہٰذا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوگیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اے ابوبکر اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے۔ یہ تین دفعہ فرمایا: اس کے بعد حضرت عمر نادم ہوکر حضرت ابوبکر کے کاشانہ پر حاضر ہوئے اور ان کے متعلق پوچھا جواب ملا کہ وہ گھر نہیں ہیں۔ پس یہ بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ اس وقت نبی کریم ﷺ کے پُرنور چہرے کا رنگ متغیر ہوگیا اور یہ دیکھ کر حضرت عمر ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل ہوکر عرض کی، یا رسول اللہ! خدا کی قسم مجھ سے بڑی زیادتی ہوئی ہے۔ یہ دو دفعہ عرض کیا۔ پس نبی کریم نے فرمایا: بیشک جب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا تو تم سب لوگوں نے کہا کہ یہ جھوٹ بولتا ہے لیکن اکیلے ابوبکر نے کہا کہ یہ سچ فرماتے ہیں اور پھر اپنی جان اور اپنے مال سے میری خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ پھر دو دفعہ فرمایا کہ کیا تم میرے ایسے ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ اس کے بعد حضرت ابوبکر سے کسی نے اُف بھی کہنے کی جرأت نہ کی۔

3662- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ المُخْتَارِ، قَالَ: خَالِدٌ الحَذَّاءُ، حَدَّثَنَا

حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے غزوہ ذات السلاسل

3662- انظر الحدیث: 4358، صحیح مسلم: 6127، سنن ترمذی: 3885

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ العَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السُّلاَسِلِ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: "أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ، فَقُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ فَقَالَ: أَبُوهَا، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا

کے لشکر کا امیر بنا کر روانہ فرمایا۔ جب واپس آیا تو آپ کی خدمت میں عرض کی: لوگوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبت کس کے ساتھ ہے؟ فرمایا: عائشہ کے ساتھ۔ میں پھر عرض کی کہ مردوں میں سے؟ فرمایا، ان کے والدِ ماجد کے ساتھ۔ میں نے عرض کی، پھر ان کے بعد؟ فرمایا۔ عمر بن خطاب اور ان کے بعد کچھ دوسرے حضرات کے نام لیے۔

3663- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ، فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي؟ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا، فَالْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلَكِنِّي خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ" قَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي أُومِنُ بِذَلِكَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک چرواہا اپنے ریوڑ میں تھا کہ بھیڑیئے نے حملہ کیا اور ایک بکری کو پکڑ کر لے گیا۔ چرواہے نے بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ پس بھیڑیا اسے مخاطب کر کے کہنے لگا: اس چیر پھاڑ کے دن ان کا محافظ کون ہوگا جس روز میرے سوا ان کا چرواہا اور کوئی نہیں ہوگا؟ اسی طرح ایک شخص بیل کو ہانک کر لے جا رہا تھا کہ پھر اس پر سوار ہو گیا۔ بیل نے اسے مخاطب کر کے کہا کہ مجھے اس لیے تو پیدا نہیں فرمایا گیا، بلکہ میں تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔ لوگوں نے تعجب سے سبحان اللہ کہا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں ان واقعات درست ہونے پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی۔

3664- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ المُسَيِّبِ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ، فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں سویا ہوا تھا کہ خود کو ایک کنوئیں پر دیکھا جس پر ڈول بھی تھا۔ میں نے اس سے اتنے ڈول نکالے جتنے اللہ تعالیٰ نے چاہے۔ پھر ابنِ ابوقحافہ (ابوبکر) نے ایک یا

3663- راجع الحديث: 2324

3664- انظر الحديث: 7475,7022,7021، صحیح مسلم: 6142

شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ، ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَأَخَذَهَا ابْنُ الخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ، حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ

دو ڈول نکالے۔ ان کی پانی کھینچنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر وہ ڈول چرس بن گیا اور ابنِ خطاب نے سنبھال لیا۔ میں نے کسی جوانمرد کو عمر کی طرح چرس کھینچتے ہوئے نہیں دیکھا، حتیٰ کہ سب کو سیراب کردیا۔

3665 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلاَءَ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ القِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِي يَسْتَرْخِي، إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذَلِكَ خُيَلاَءَ قَالَ مُوسَى: فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ "مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ؟ قَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ ذَكَرَ إِلَّا ثَوْبَهُ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ازراہِ تکبر کپڑا گھسیٹے گا بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے کہ میرے کپڑے کا ایک کونہ عموماً لٹک جاتا ہے، لہٰذا اب میں احتیاط کیا کروں گا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم ایسا ازراہِ تکبر نہیں کرتے۔ موسیٰ بن عقبہ نے سالم سے دریافت کیا کہ کیا حضرت عبداللہ بن عمر نے مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ کہا ہے؟ جواب دیا: نہیں بلکہ میں نے تو ثَوْبَهٗ سنا ہے۔

3666 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ - يَعْنِي الجَنَّةَ - يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلاَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلاَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ، وَبَابِ الرَّيَّانِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا عَلَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک چیز کا جوڑا خرچ کرے تو اسے جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا، جو مجاہد ہے اسے جہاد والے دروازے سے، جو خیرات کرتا ہے اسے خیرات والے دروازے سے اور جو روزے رکھے گا اسے روزوں والے باب الرّیان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے جو ان سارے دروازوں سے بلایا جائے اسے تو ڈر ہی کیا۔ پھر عرض کی: یا رسول اللہ! کیا کوئی ایسا بھی ہے جس کو تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ فرمایا، ہاں

3665- سنن ابو داؤد: 4085، سنن نسائی: 5350

3666- راجع الحدیث: 1897

هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، وَقَالَ: هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ

اے ابوبکر! میں امید کرتا ہوں کہ تم ایسے لوگوں میں سے ہو۔

3667 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَاتَ وَأَبُو بَكْرٍ بِالسُّنْحِ، - قَالَ: إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي بِالعَالِيَةِ - فَقَامَ عُمَرُ يَقُولُ: وَاللَّهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: وَقَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ مَا كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي إِلَّا ذَاكَ، وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللَّهُ، فَلَيَقْطَعَنَّ أَيْدِيَ رِجَالٍ وَأَرْجُلَهُمْ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ " فَكَشَفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ، قَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يُذِيقُكَ اللَّهُ المَوْتَتَيْنِ أَبَدًا، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: أَيُّهَا الحَالِفُ عَلَى رِسْلِكَ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ،

نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر مقام سُنح میں تھے۔ اسمٰعیل راوی کا قول ہے کہ وہ مدینہ منورہ کا بالائی حصّہ ہے۔ پس حضرت عمر کھڑے ہوکر کہنے لگے خدا کی قسم، رسول اللہ ﷺ نے وفات نہیں پائی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: خدا کی قسم میرے دل میں یہی بات بیٹھی ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور تندرست کر کے اٹھائے گا۔ اور ضرور آپ کافروں کے ہاتھ پیر کاٹیں گے پس حضرت ابوبکر آگئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے اوپر سے کپڑا ہٹایا، آپ کو بوسہ دیا اور کہنے لگے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ حیات و ممات دونوں میں پاکیزہ رہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو موت کا مزہ دوبارہ پھر کبھی نہیں چکھائے گا۔ پھر آپ باہر نکلے اور فرمایا: اے قسم کھانے والے! صبر سے کام لے۔ جب حضرت ابوبکر نے کلام کیا تو حضرت عمر بیٹھ گئے۔

3668 - فَحَمِدَ اللَّهَ أَبُو بَكْرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: أَلاَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لاَ يَمُوتُ، وَقَالَ: {إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ

پس حضرت ابوبکر نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: بیشک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے (پ ۲۳، الزمر ۳۰) اور فرمایا ترجمہ کنزالایمان: اور محمد تو ایک رسول ہیں

3667- راجع الحدیث: 1241

3668- راجع الحدیث: 3667,1242

مَيِّتُونَ﴾ (الزمر: 30) ، وَقَالَ: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ﴾ (آل عمران: 144) ، قَالَ: فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُونَ، قَالَ: وَاجْتَمَعَتِ الأَنْصَارُ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَقَالُوا: مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ، فَذَهَبَ إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الجَرَّاحِ، فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَأَسْكَتَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ: وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنِّي قَدْ هَيَّأْتُ كَلاَمًا قَدْ أَعْجَبَنِي، خَشِيتُ أَنْ لاَ يَبْلُغَهُ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ أَبْلَغَ النَّاسِ، فَقَالَ فِي كَلاَمِهِ: نَحْنُ الأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الوُزَرَاءُ، فَقَالَ حُبَابُ بْنُ المُنْذِرِ: لاَ وَاللَّهِ لاَ نَفْعَلُ، مِنَّا أَمِيرٌ، وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لاَ، وَلَكِنَّا الأُمَرَاءُ، وَأَنْتُمُ الوُزَرَاءُ، هُمْ أَوْسَطُ العَرَبِ دَارًا، وَأَعْرَبُهُمْ أَحْسَابًا، فَبَايِعُوا عُمَرَ، أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الجَرَّاحِ، فَقَالَ عُمَرُ: بَلْ نُبَايِعُكَ أَنْتَ، فَأَنْتَ سَيِّدُنَا، وَخَيْرُنَا، وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهِ فَبَايَعَهُ، وَبَايَعَهُ النَّاسُ، فَقَالَ قَائِلٌ: قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، فَقَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللَّهُ".

ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو اُلٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا (پ ۴، آل عمران ۱۴۴) راوی کا بیان ہے کہ لوگ بے اختیار رونے لگے۔ وہ فرماتے ہیں کہ انصار حضرت سعد بن عبادہ کے ہاں سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو کر کہنے لگے کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک آپ (مہاجرین) میں سے۔ پس حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت ابوعبیدہ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت عمر بولنے لگے تو حضرت ابوبکر نے انہیں روکا۔ حضرت عمر کہہ رہے تھے: میں یہ کبھی نہ کہتا لیکن میرے دل میں ایک ایسی بات آئی جس نے مجھے تعجب میں ڈال دیا پس میں حضرت ابوبکر تک وہ بات نہ پہنچانے سے ڈرا۔ پھر حضرت ابوبکر نے بات چیت شروع کی اور بلیغ لفظوں میں کلام فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ امارت ہماری ہے اور وزارت آپ کی۔ اس پر حضرت حباب بن مُنذر نے کہا کہ خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا بلکہ ایک امیر ہم میں سے اور ایک آپ میں سے ہوگا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا: ایسا نہ کیجئے، بلکہ امیر ہم میں سے ہوں اور وزارت آپ کی ہو کیونکہ رہائش کے لحاظ سے قریش کی مرکزی حیثیت ہے اور حسب ونسب کی رُو سے یہی بہترین شمار ہوتے ہیں۔ پس آپ حضرت عمر یا حضرت ابوعبیدہ میں سے کسی کے ہاتھ پر بیعت کر لیجئے پس حضرت عمر نے کہا کہ ہم تو آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے کیونکہ آپ ہمارے سردار، ہم میں سب سے بہتر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ منظورِ نظر ہیں۔ پس حضرت عمر نے ان کا ہاتھ پکڑا اور بیعت کر لی پھر دوسرے تمام حضرات

نے بھی بیعت کرلی۔ اس وقت کسی نے کہہ دیا کہ آپ حضرات نے حضرت سعد بن عبادہ کو قتل کردیا۔ حضرت عمر نے فرمایا اگر یہ قتل ہے تو پھر اللہ نے کیا ہے۔

3669 - وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ القَاسِمِ، أَخْبَرَنِي القَاسِمُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: " شَخَصَ بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى ثَلاَثًا، وَقَصَّ الحَدِيثَ، قَالَتْ: فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ إِلَّا نَفَعَ اللَّهُ بِهَا لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ، وَإِنَّ فِيهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللَّهُ بِذَلِكَ،

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ آخری وقت نبی کریم نے نگاہ آسمان کی طرف اٹھا کر تین دفعہ فرمایا: رفیق اعلیٰ ہیں۔ پھر باقی حدیث بیان کی گئی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ان دونوں حضرات کے خطبہ دینے سے اللہ تعالیٰ نے بڑا فائدہ پہنچایا۔ حضرت عمر نے لوگوں کو نفاق سے ڈرایا تو ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے محفوظ رکھا۔

3670 - ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ الهُدَى، وَعَرَّفَهُمُ الحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوا بِهِ، يَتْلُونَ (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ) (آل عمران: 144) إِلَى (الشَّاكِرِينَ) (آل عمران: 144) "

پھر جب حضرت ابوبکر نے لوگوں کو راہِ ہدایت دکھائی اور انہوں نے حق کو پہچان لیا تو آیہ کریمہ: وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ کی إِلَى الشَّاكِرِيْنَ تک تلاوت کرتے ہوئے باہر نکلے۔

3671 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ، وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ، قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِينَ

حضرت محمد بن حنفیہ نے اپنے والد محترم سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ فرمایا: حضرت ابوبکر ہیں میں نے پوچھا، پھر کون ہے؟ فرمایا، پھر حضرت عمر ہیں اور میں حضرت عثمان کا نام لینے سے ڈرا میں نے پوچھا، پھر آپ ہیں؟ فرمایا، میں نہیں بلکہ مسلمانوں میں سے ایک اور شخص ہے۔

3672 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

3669- راجع الحدیث:1241

3670- راجع الحدیث:3669

3671- راجع الحدیث:1242' سنن ابو داؤد:4629

3672- راجع الحدیث:334

مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ، أَوْ بِذَاتِ الجَيْشِ، انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التِمَاسِهِ، وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَأَتَى النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ فَقَالُوا: أَلاَ تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ؟ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ، فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، قَالَتْ: فَعَاتَبَنِي، وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، فَلاَ يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الحُضَيْرِ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَعَثْنَا البَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ، فَوَجَدْنَا العِقْدَ تَحْتَهُ

ہیں کہ کسی سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ حتیٰ کہ جب بِالْبَيْدَآءِ اَوْبِذَاتِ الْجَيْشِ کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ پس اس کو ڈھونڈنے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے قیام فرمایا۔ دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے لیکن پانی کسی کے پاس بھی نہ تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ دیکھئے حضرت عائشہ نے کن حالات کا شکار کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لوگوں کو بھی ٹھہرنا پڑا جبکہ نہ وہ پانی کی جگہ تھی اور نہ لوگوں کے پاس پانی تھا۔ پس حضرت ابوبکر آئے اور رسول اللہ ﷺ اس وقت میرے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: تو نے رسول اللہ اور لوگوں کو روک دیا حالانکہ یہ پانی کی جگہ نہیں اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ انہوں نے مجھے ڈانٹا، جو اللہ نے چاہا وہ ان سے کہلوایا اور انہوں نے میرے پہلو میں گھونسے بھی مارے لیکن میں نے ذرا حرکت نہ کی کیونکہ رسول اللہ ﷺ میرے زانو پر آرام فرما تھے۔ رسول اللہ ﷺ صبح تک آرام فرماتے رہے اور پانی بھی نہ تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی اور سب نے تیمم کیا۔ حضرت اسید بن حضیر کہنے لگے، اے آلِ ابوبکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب ہم نے اونٹ کو اٹھایا، جس پر میں سوار تھی تو ہار بھی ہمیں اونٹ کے نیچے سے مل گیا۔

3673 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو، اگر تم احد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کر دو تو

3673- صحیح مسلم: 6436,6435,6434' سنن ابو داؤد: 4658' سنن ترمذی: 3861' سنن نسائی: ' سنن ابن ماجہ: 1161

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ، ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلاَ نَصِيفَهُ تَابَعَهُ جَرِيرٌ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَمُحَاضِرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ

3674 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ أَبُو الحَسَنِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ، أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ خَرَجَ فَقُلْتُ: لَأَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هَذَا، قَالَ: فَجَاءَ المَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: خَرَجَ وَوَجَّهَ هَا هُنَا، فَخَرَجْتُ عَلَى إِثْرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ بِئْرَ أَرِيسٍ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ البَابِ، وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى بِئْرِ أَرِيسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي البِئْرِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ البَابِ، فَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اليَوْمَ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ البَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ؟ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: ادْخُلْ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي القُفِّ، وَدَلَّى

وہ ان کے ایک مد یا نصف کے برابر بھی ثواب کو نہیں پہنچے گا۔ نیز جریر، عبداللہ بن داؤد، ابو معاویہ، محاضر نے بھی اعمش سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر سے وضو کر کے باہر نکلے اور دل میں کہا کہ آج میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت کروں گا اور ضرور آپ کے ساتھ رہوں گا۔ پس یہ مسجد میں آئے اور نبی کریم ﷺ کے بارے میں پوچھا۔ لوگوں نے بتایا کہ ادھر تشریف لے گئے ہیں۔ یہ نقشِ قدم دیکھتے اور پوچھتے ہوئے چلتے رہے حتیٰ کہ بئرِ اریس پر جا پہنچے۔ پس میں دروازے پر بیٹھ گیا جو کھجور کی شاخوں کا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور آپ نے وضو فرما لیا تو میں اٹھ کر خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ بئرِ اریس پر بیٹھ گئے منڈیر کے درمیان، پنڈلیاں کھول لیں اور انہیں کنوئیں میں لٹکا لیا میں سلام کر کے لوٹ آیا اور دروازے پر آ کر بیٹھ گیا۔ اپنے دل میں کہا کہ آج میں رسول اللہ ﷺ کا دربان بن کر رہوں گا۔ پھر حضرت ابو بکر آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا، کون ہے؟ جواب دیا، ابو بکر۔ میں نے کہا کہ ٹھہریئے۔ پھر میں نے جا کر عرض کی، یا رسول اللہ! یہ ابو بکر ہیں اور حاضر ہونے کی اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا، انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی بشارت دو میں نے آگے بڑھ کر حضرت ابو بکر سے کہا کہ اندر آ جایئے اور رسولِ خدا آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ پس حضرت ابو بکر آ کر رسول اللہ ﷺ کے داہنی طرف چبوترے پر بیٹھ گئے،

3674- صحیح مسلم:6164

رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ، وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي، فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلاَنٍ خَيْرًا - يُرِيدُ أَخَاهُ - يَأْتِ بِهِ، فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ، ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ؟ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَجِئْتُ فَقُلْتُ: ادْخُلْ، وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ، وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ، فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلاَنٍ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ، فَجَاءَ إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ، فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَجِئْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: ادْخُلْ، وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُكَ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وِجَاهَهُ مِنَ الشَّقِّ الآخَرِ قَالَ شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ

اپنی ٹانگیں کنوئیں میں لٹکا لیں اور پنڈلیاں کھول دیں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ میں واپس آ کر اپنی اسی جگہ بیٹھ گیا۔ میں اپنے بھائی کو وضو کرتے ہوئے چھوڑ آیا تھا اور وہ بھی میرے ساتھ آنا چاہتے تھے۔ میں نے سوچا، اگر اب اللہ تعالیٰ کسی پر یہاں بھیجنے کا کرم فرمائے تو کاش! وہ میرے بھائی کو بھی ساتھ لیتا آئے۔ اسی دوران کسی نے دروازہ ہلایا میں نے پوچھا، کون ہے؟ جواب دیا کہ عمر بن خطاب ہے۔ میں نے کہا، ذرا ٹھہریئے۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا سلام عرض کیا اور کہا: حضرت عمر اجازت طلب کر رہے ہیں؟ فرمایا انہیں اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری سناؤ۔ میں گیا اور کہا کہ اندر آ جایئے اور رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ پس یہ اندر آئے اور چبوترے پر رسول اللہ ﷺ کے بائیں طرف بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پیر کنوئیں میں لٹکا لیے۔ پھر میں واپس آ کر بیٹھ گیا اور اپنی جی میں کہا کہ کاش! اللہ تعالیٰ فلاں کے ساتھ بھی بھلائی کا ارادہ فرمائے۔ پس کسی نے دروازہ ہلایا۔ میں نے پوچھا، کون ہے؟ جواب دیا، عثمان بن عفان ہے۔ میں نے کہا، ذرا ٹھہریئے۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا۔ فرمایا، انہیں اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری دو اور ایک مصیبت انہیں پہنچے گی۔ پس میں نے انہیں داخل ہونے کے لیے کہا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی خوشخبری سنا رہے ہیں اور ایک مصیبت آپ کو پہنچے گی۔ وہ اندر داخل ہوئے تو چبوترے کو بھرا ہوا دیکھ کر دوسری طرف جا بیٹھے۔ شریک نے سعید بن مسیّب کا قول نقل کیا کہ اس سے میں ان کی قبریں مراد لیتا ہوں۔

3675- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ

حضرت انس بن مالک، رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان ایک دن اُحد پہاڑ پر چڑھے تو ان کے سبب اسے وجد آ گیا۔ آپ نے فرمایا، اُحد ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

3676- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا صَخْرٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَمَا أَنَا عَلَى بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْهَا، جَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ، فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ، فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ، فَنَزَعَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ ، قَالَ وَهْبٌ: " العَطَنُ: مَبْرَكُ الإِبِلِ، يَقُولُ: حَتَّى رَوِيَتِ الإِبِلُ فَأَنَاخَتْ "

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میں خواب میں ایک کنوئیں سے پانی کھینچ رہا تھا کہ میرے پاس ابوبکر اور عمر بھی آ گئے۔ پھر ابوبکر نے ڈول لیا اور ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے نکالنے میں ضعف تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر ابوبکر کے ہاتھ سے وہ ابن خطاب نے لے لیا اور ان کے ہاتھ میں چرس بن گیا۔ میں نے لوگوں میں سے کسی کو ایسا جواں مرد نہیں دیکھا جو اتنا کام کر سکے یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے۔ ابن وہب کا قول ہے کہ اَلْعَطَنُ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ یعنی اونٹ سیراب ہو گئے تو انہیں ان کے ٹھکانوں پر بٹھا دیا گیا۔

3677- حَدَّثَنِي الوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الحُسَيْنِ المَكِّيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ، فَدَعَوُا اللَّهَ لِعُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ، إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي، يَقُولُ: رَحِمَكَ اللَّهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں لوگوں کے درمیان کھڑا تھا، پس انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کے لیے دعا کی جبکہ ان کا جنازہ تابوت پر رکھا جا چکا تھا تو ایک شخص نے میرے پیچھے سے اپنے ہاتھوں کو میرے کندھوں پر رکھتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ مجھے قوی امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور آپ کے دونوں بزرگوں

3675- انظر الحدیث: 3699,3686، سنن ابو داؤد: 4651، سنن ترمذی: 3697

3676- راجع الحدیث: 3633

3677- انظر الحدیث: 3685، صحیح مسلم: 6138,6137، سنن ابن ماجہ: 98

يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، لِأَنِّي كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَانْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

کے ساتھ رکھے گا۔ میں رسول اللہ ﷺ کو بارہا فرماتے ہوئے سنا کہ میں ابوبکر اور عمر تھے۔ میں ابوبکر اور عمر نے کیا۔ میں ابوبکر اور عمر گئے۔ اسی لیے مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور ان دونوں حضرات کے ساتھ رکھے گا۔ جب میں نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ حضرت علی بن ابو طالب تھے۔

3678 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، عَنْ أَشَدِّ مَا صَنَعَ المُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ، جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي، "فَوَضَعَ رِدَاءَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا شَدِيدًا، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَفَعَهُ عَنْهُ، فَقَالَ: (أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ، وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ) (غافر: 28)

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے پوچھا کہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے برا سلوک جو کیا وہ کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے دیکھا کہ عقبہ بن ابی معیط ایسی حالت میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اس نے آپ کی مبارک گردن میں چادر ڈال کر سختی کے ساتھ آپ کا گلا گھونٹنا شروع کیا۔ پس حضرت ابوبکر آ گئے اور اسے ہٹاتے ہوئے فرمایا: کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور بے شک جو تمہارے پاس اپنے رب سے معجزے لے کر آیا ہے۔

6- بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ أَبِي حَفْصٍ القُرَشِيِّ العَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمر بن خطاب ابو حفص قرشی عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

3679 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ المَاجِشُونِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الجَنَّةَ، فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ، امْرَأَةِ أَبِي

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے خود کو جنت میں دیکھا تو وہاں ابوطلحہ کی بیوی رمیصاء کو دیکھا اور میں نے پیچھے آواز سنی تو میں نے پوچھا یہ کس کے قدموں کی آواز ہے؟ جواب ملا یہ بلال ہے اور میں نے

3678- انظر الحديث: 4815,3856

3679- انظر الحديث: 7024,5226 صحيح مسلم: 6271

طَلْحَةَ، وَسَمِعْتُ خَشْفَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: هَذَا بِلاَلٌ، وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: لِعُمَرَ، فَأَرَدْتُ أَنْ أُدْخِلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ " فَقَالَ عُمَرُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ

3680 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ: " بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا القَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا". فَبَكَى عُمَرُ، وَقَالَ: أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

3681 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو جَعْفَرٍ الكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ المُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، شَرِبْتُ، يَعْنِي، اللَّبَنَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرِّيِّ يَجْرِي فِي ظُفُرِي أَوْ فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ فَقَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ؟ قَالَ: العِلْمَ

3682 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ

ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک نوجوان عورت تھی۔ میں نے دریافت کیا، یہ کس کا مکان ہے؟ جواب ملا کہ حضرت عمر کا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اندر داخل ہو کر اسے دیکھوں لیکن تمہاری غیرت یاد آگئی۔ اس پر حضرت عمر نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ خود کو جنت میں دیکھا تو وہاں ایک مکان کے کسی گوشے میں ایک عورت کو وضو کرتے ہوئے پایا۔ میں نے پوچھا کہ یہ مکان کس کا ہے؟ جواب دیا، حضرت عمر کا۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آگئی، اس لیے الٹے پاؤں واپس لوٹ آیا۔ پس حضرت عمر رونے لگے اور عرض کی، یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سو رہا تھا کہ دورانِ خواب میں اتنا دودھ پیا جس کی تازگی میرے ناخنوں سے بھی ظاہر ہونے لگی، پھر بچا ہوا میں نے عمر کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا، علم مراد ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواب میں مجھے دکھایا گیا کہ میں ایسے کنوئیں سے ڈول کے ساتھ

3680- راجع الحدیث: 3242

3681- راجع الحدیث: 82

3682- صحیح مسلم: 6146

اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أُرِيتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا، أَوْ ذَنُوبَيْنِ نَزْعًا ضَعِيفًا، وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ، وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: " الْعَبْقَرِيُّ: عِتَاقُ الزَّرَابِيِّ " وَقَالَ يَحْيَى: الزَّرَابِيُّ: الطَّنَافِسُ لَهَا خَمْلٌ رَقِيقٌ، (مَبْثُوثَةٌ) (الغاشية: 16): كَثِيرَةٌ

پانی نکال رہا ہوں، جس پر چرخی لگی ہوئی ہے۔ پھر ابو بکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے لیکن ضعف کے ساتھ، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ ان کے بعد عمر بن خطاب آئے تو وہ ڈول چرس بن گیا اور میں نے کسی بھی جوان مرد کو اس طرح کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ تمام لوگ جانوروں کو سیراب کر کے ان کے ٹھکانے پر لے گئے۔ ابن جبیر کا قول ہے کہ عبقری سے مراد زرابی ہے یحییٰ کا قول ہے کہ زرابی سے مراد ہے حاشیے اور جھالر والے قالین۔

3683 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ

ہم سے علی بن عبداللہ بن مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، کہا مجھ کو عبدالحمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی، انہیں محمد بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی اور ان سے ان کے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا۔

3683م- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللّٰهُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور اس وقت آپ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں باتیں کر رہی تھیں اور خوب اونچی آواز سے کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر بن خطاب نے اجازت طلب کی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردے میں چلی گئیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ مسکرانے لگے۔ حضرت عمر نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو مبارک کو مسکراتا رکھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں ان عورتوں پر متعجب ہوں جو میرے پاس تھیں کہ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی

3683- راجع الحديث: 3294

سِنُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلاَءِ اللاَّتِي كُنَّ عِنْدِي، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلاَ تَهَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْنَ: نَعَمْ، أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيهًا يَا ابْنَ الخَطَّابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ، إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ

تو پردے میں چھپ گئیں۔ حضرت عمر نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ زیادہ مستحق ہیں کہ یہ آپ سے ڈریں۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا: اے اپنی جان کے دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتیں۔ عورتوں نے جواب دیا: ہاں آپ رسول اللہ ﷺ سے سخت مزاج اور سخت دل ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! اس بات کو چھوڑو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

3684 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے حضرت عمر مسلمان ہو گئے اس وقت سے ہم مسلسل کامیاب ہوتے آرہے ہیں۔

3685 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: وُضِعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ، يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنْكِبِي، فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ، وَقَالَ: مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ، وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَحَسِبْتُ إِنِّي كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر کو تابوت پر رکھا گیا تو لوگوں کا ہجوم ہو گیا۔ آپ کا جنازہ اٹھنے سے پہلے لوگ دعائیں مانگتے اور نمازیں پڑھتے رہے اور میں بھی ان میں تھا۔ اچانک ایک آدمی نے میرا کندھا پکڑ لیا اور وہ حضرت علی تھے۔ پھر انہوں نے حضرت عمر کے لیے دعائے رحمت کی اور فرمایا: آپ کے بعد ایسا کوئی شخص نہیں جو مجھے آپ کے جتنا محبوب ہو کہ وہ خدا کی بارگاہ میں آپ جیسے عمل لے کر جائے۔ خدا کی قسم، میں تو یہی خیال کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جناب کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا اور یہ میں نے اس لیے خیال کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو بہت مرتبہ یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور ابوبکر و عمر تھے۔ میں اور

3684- انظر الحدیث: 3863

3685- راجع الحدیث: 3677

ابوبکر و عمر گئے ہیں اور ابوبکر و عمر داخل ہوئے ہیں اور ابوبکر و عمر تھے۔

3686 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ. ح وقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، وَكَهْمَسُ بْنُ المِنْهَالِ، قَالاَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ، قَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کوہ اُحد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان تھے۔ پہاڑ کو وجد آیا تو آپ نے ٹھوکر مارتے ہوئے فرمایا: احد ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔

فائدہ: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''بخاری شریف'' کی مذکورہ حدیثِ پاک سے أَظْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ وَ أَبْيَنُ مِنَ الْأَمْسِ (یعنی سورج سے زیادہ روشن اور روزِ گزشتہ سے زیادہ قابلِ یقین) ہوا کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ ؤالہ وسلم کو عطائے الٰہی سے علمِ غیب ہے جبھی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ ؤالہ وسلم نے جَبَلِ اُحُد شریف سے ارشاد فرمادیا کہ تجھ پر ''ایک نبی'' ایک صِدّیق اور دو شہید ہیں۔ کسی کے بارے میں اُس کے جیتے جی بتادینا کہ یہ شہید ہے، یہ غیب کی خبر نہیں تو اور کیا ہے۔ اِس حدیثِ پاک کے تحت مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان مراٰۃ جلد 8 صَفْحہ 408 تا 409 پر فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ اللہ (عزوجل) کے مقبول بندے ساری خَلقت (یعنی شَجَر و حَجَر دریا و پہاڑ سبھی) کے محبوب (اور پیارے) ہوتے ہیں، ان کی تشریف آوری سے سب خوشیاں مَناتے ہیں، انہیں پتھر اور پہاڑ بھی جانتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: یہ بھی معلوم ہوا کہ حُضُور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ ؤالہ وسلم) سب کے اَنجام (یعنی اچھا یا بُرا خاتمہ ہونے) سے خبردار ہیں کہ فرمایا: ان میں سے دو صَحابہ شہید ہوکر وفات پاجائیں گے۔

(مراٰۃ ج۸ ص۴۰۸)

3687 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ - يَعْنِي عُمَرَ - فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِينَ قُبِضَ، كَانَ أَجَدَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حضرت عمر کے بعض حالات دریافت کئے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال فرماجانے کے بعد میں نے حضرت عمر بن خطاب جیسا نیک اور سخی نہیں دیکھا، گویا یہ خوبیاں تو آپ کی ذات پر ختم ہوگئی تھیں۔

3686- راجع الحدیث: 3675

وَأَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ

3688 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا . قَالَ: لاَ شَيْءَ، إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ . قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ، فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ، وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ فرمایا، تم نے اس کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟ عرض کی، میرے پاس تو کوئی عمل نہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا، تم ان کے ساتھ ہو جن سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ مجھے اتنا کسی چیز نے خوش نہیں کیا۔ جتنا نبی کریم ﷺ کے اس فرمان نے کیا کہ تم اس کے ساتھ ہوگے جس سے محبت کرتے ہو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ سے محبت کرتا ہوں اور ابوبکر وعمر سے، لہٰذا امید رکھتا ہوں کہ ان کی محبت کے سبب ان حضرات کے ساتھ رہوں گا اگرچہ میرے اعمال ان کی طرح کے نہیں۔

3689 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ مُحَدَّثُونَ، فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ، فَإِنَّهُ عُمَرُ زَادَ زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ، يُكَلَّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ، فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مِنْ نَبِيٍّ وَلاَ مُحَدَّثٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں محدّث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدّث ہے تو وہ عمر ہے۔ حضرت ابوہریرہ سے دوسری روایت ہے کہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں یعنی بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی ہوا کرتے تھے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلام فرمایا جاتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ تھے۔ اگر ان میں سے میری امت کے اندر بھی کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔

3688- انظر الحدیث: 7153,6171,6167 صحیح مسلم: 6655

3689- راجع الحدیث: 3469

3690- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالاَ: سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا الذِّئْبُ، فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ، فَقَالَ لَهُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي"، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمَا ثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک چرواہا اپنے ریوڑ میں تھا کہ بھیڑیئے نے حملہ کر کے اس میں سے ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے تعاقب کر کے اس سے بکری چھڑا لی۔ بھیڑیئے نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا: بتاؤ چیر پھاڑ کے دن ان کی حفاظت کون کرے گا جبکہ میرے سوا ان کا چرواہا اور کوئی نہ ہوگا۔ لوگوں نے حیرانی سے کہا سبحان اللہ۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں اس واقعے کی پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی۔ حالانکہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر وہاں موجود نہ تھے۔

3691 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ، وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ، وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ اجْتَرَّهُ، قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: الدِّينَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: میں سو رہا تھا کہ لوگوں کو میری خدمت میں پیش کیا گیا۔ وہ قمیص پہنے ہوئے تھے۔ پس کسی کی قمیص تو سینے تک آتی تھی اور کسی کی اس سے بھی اونچی تھی لیکن جب عمر کو میرے سامنے پیش کیا گیا تو ان کی قمیص زمین پر لٹک رہی تھی۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا تعبیر لیتے ہیں؟ فرمایا دین۔

فائدہ: رؤیا بنا ہے رؤیت سے بمعنی دیکھنا مگر رؤیت عام ہے رؤیا خاص، رؤیت تو دیکھنے کو کہتے ہیں آنکھ سے دیکھنا ہو یا دل سے دیکھنا مگر رؤیا صرف خواب کو کہا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا "اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُكَ" الخ۔ رؤیا مصدر ہے بشرہ شورای، سقیا۔ خواب کے متعلق اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ جیسے بیداری میں دل کے خیالات یا الہام الٰہی ہوتے ہیں یا وسوسہ شیطانی یوں ہی خواب سونے والے کے دل کے خیالات ہی سچے خواب الہام الٰہی ہیں، جھوٹے خواب شیطانی وسوسہ، ہمارے خواب نفسیاتی، شیطانی، رحمانی ہر طرح کے ہوتے ہیں مگر حضرات انبیاء کرام کے خواب رحمانی ہی ہوتے ہیں حتیٰ کہ ان کے خوابوں پر شرعی احکام جاری ہوتے ہیں، دیکھو نماز کی اذان حضرات صحابہ کی

3690- راجع الحديث: 2324، صحيح مسلم: 6134

3691- راجع الحديث: 23

خواب سے جاری ہوئی، حضور کی تصدیق فرما دینے کی وجہ سے بعض خوابیں بالکل واضح ہوتی ہیں جیسے صحابہ کی اذان کی خواب بعض مجمل جیسے شاہ مصر نے قحط کے سالوں کو گایوں بالیوں کی شکل میں دیکھا۔ (مراۃ المناجیح ج ٦ ص ٢٤٨)

3692 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَئِنْ كَانَ ذَاكَ، لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ صَحَبَتَهُمْ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ، وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ، قَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ، فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى مَنَّ بِهِ عَلَيَّ، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ، فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ، وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَأَجْلِ أَصْحَابِكَ، وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلاَعَ الأَرْضِ ذَهَبًا لاَفْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زخمی کیا گیا اور انہوں نے تکلیف کا اظہار فرمایا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا، گویا وہ تسلی دیتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ اے امیر المومنین! اگر یہ وہی وقت ہے تو آپ رسول اللہ ﷺ کے مصاحب رہے ہیں اور ان کی صحبت سے خوب فیض یاب ہوئے ہیں پھر جب وہ پردہ فرما گئے تو آپ سے خوش تھے۔ پھر آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مصاحب رہے اور ان کے ساتھ آپ کی خوب اچھی صحبت رہی۔ پھر جب وہ پردہ فرما گئے تو آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ کی صحابۂ کرام سے صحبت رہی اور یہ صحبت بھی بہت اچھی رہی۔ اگر آپ ان سے جدا ہوں گے تو ضرور اس حالت میں جدائی ہوگی کہ وہ آپ سے راضی ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ جو آپ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اور ان کی رضا کا ذکر کیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر فرمایا۔ پھر جو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت اور ان کے راضی ہونے کا ذکر کیا تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے جو اس نے میرے اوپر فرمایا۔ یہ غم و صدمہ کی بات جو آپ دیکھ رہے ہیں تو یہ آپ کی اور دیگر اصحابِ رسول کی وجہ سے ہے۔ خدا کی قسم اگر میرے پاس زمین جتنا بھی سونا ہوتا تو عذابِ الٰہی کو دیکھنے سے پہلے اسے آپ حضرات پر نثار کر دیتا۔

3692م- قَالَ: حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ دَخَلْتُ عَلَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت

عُمَرَ بِهَذَا

3693 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ المَدِينَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ، فَإِذَا عُثْمَانُ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ المُسْتَعَانُ

میں اس وقت حاضر ہوا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ کے ایک باغ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ پس ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی خوشخبری دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت ابوبکر تھے پس میں نے انہیں وہ بشارت دی جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا۔ پس انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی خوشخبری دو۔ پس میں نے دروازہ کھولا تو وہ حضرت عمر تھے۔ پس جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا وہ میں نے انہیں بتا دیا۔ پس انہوں نے خدا کا شکر ادا کیا پھر ایک شخص نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں بھی جنت کی خوشخبری دو لیکن ایک مصیبت پر جو انہیں پہنچے گی۔ دیکھا تو وہ حضرت عثمان تھے۔ پس جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، وہ میں نے انہیں بتا دیا۔ انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی مدد کرنے والا ہے۔

3694 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں تھے اور آپ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔

3693- صحیح مسلم: 6163,6162 سنن ترمذی: 3710

3694- انظر الحدیث: 6632,6264

7-بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَبِي عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَحْفِرْ بِئْرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ. فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ، وَقَالَ: مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهُ عُثْمَانُ

حضرت عثمان بن عفان ابوعمرو قرشی رضی اللہ عنہ ہے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو رومہ کنواں کھدوائے اس کے لیے جنت ہے۔ بس اسے حضرت عثمان نے کھدوایا اور فرمایا کہ جو تنگی والے لشکر کا سامان مہیا کردے، اس کو جنت ملے گی تو حضرت عثمان نے سامان فراہم کردیا۔

3695 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الحَائِطِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَإِذَا عُمَرُ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى سَتُصِيبُهُ، فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے باغ کے دروازے کا خیال رکھنے کے لیے فرمایا۔ پس ایک شخص نے آکر اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: انہیں اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری دو۔ دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر تھے۔ پھر دوسرے شخص نے آکر اجازت مانگی، تو فرمایا: انہیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری دو۔ دیکھا تو وہ حضرت عمر تھے۔ پھر ایک اور شخص نے اجازت مانگی تو آپ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: انہیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری دو لیکن ایک مصیبت کے ساتھ جو انہیں پہنچے گی۔ دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان تھے۔

3695م-قَالَ حَمَّادٌ، وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ، وَعَلِيُّ بْنُ الحَكَمِ، سَمِعَا أَبَا عُثْمَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى، بِنَحْوِهِ وَزَادَ فِيهِ عَاصِمٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَاعِدًا فِي مَكَانٍ فِيهِ مَاءٌ، قَدِ انْكَشَفَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ أَوْ رُكْبَتِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ

حضرت ابوموسیٰ کی دوسری روایت بھی اسی طرح ہے لیکن عاصم راوی نے اس میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ ایسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے جہاں پانی تھا اور آپ نے اپنے دونوں گھٹنے کھولے ہوئے تھے یا ایک گھٹنا، لیکن جب حضرت عثمان آئے تو آپ

3695- راجع الحدیث:3693

غَطَّاهَا

3696 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الخِيَارِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ المِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، قَالاَ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ عُثْمَانَ لِأَخِيهِ الوَلِيدِ، فَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيهِ، فَقَصَدْتُ لِعُثْمَانَ حَتَّى خَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ، قُلْتُ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، وَهِيَ نَصِيحَةٌ لَكَ، قَالَ: يَا أَيُّهَا المَرْءُ - قَالَ مَعْمَرٌ أُرَاهُ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ - فَانْصَرَفْتُ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمْ إِذْ جَاءَ رَسُولُ عُثْمَانَ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: مَا نَصِيحَتُكَ؟ فَقُلْتُ: " إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الكِتَابَ، وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهَاجَرْتَ الهِجْرَتَيْنِ، وَصَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الوَلِيدِ، قَالَ: أَدْرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: لاَ، وَلَكِنْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا يَخْلُصُ إِلَى العَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا، قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالحَقِّ، فَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ، وَهَاجَرْتُ الهِجْرَتَيْنِ، كَمَا قُلْتَ، وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلاَ غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ مِثْلُهُ، ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُهُ، ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ، أَفَلَيْسَ لِي

نے اسے ڈھانپ لیا۔

عبید اللہ بن عدی بن خیار کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث نے کہا کہ آپ حضرت عثمان سے ان کے رضاعی بھائی ولید بن عقبہ کے متعلق بات کیوں نہیں کرتے جبکہ لوگوں کو ولید کے بارے میں شکایات ہیں۔ پس میں نے حضرت عثمان سے ملاقات کا ارادہ کیا، حتیٰ کہ وہ نماز کے لیے نکلے۔ میں نے کہا: مجھے آپ سے ایک کام ہے اور اس میں فائدہ آپ کا فائدہ ہے۔ فرمایا: بھلے آدمی آپ کا؟ معمر کا قول ہے کہ آپ نے فرمایا: آپ سے خدا پناہ دے۔ پس میں واپس لوگوں کے پاس آپہنچا کہ حضرت عثمان کا قاصد بلانے آگیا، تو میں ان کے پاس حاضر ہوگیا۔ فرمایا: آپ کیا نصیحت کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی۔ آپ ان میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات مانی ہجرت کا دو مرتبہ شرف حاصل کیا، رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے مشرف ہوئے اور آپ کے اسوۂ حسنہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تو اکثر لوگ ولید کے طرزِ عمل سے شاکی ہیں۔ حضرت عثمان نے پوچھا۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں لیکن آپ کے بعض علوم مجھ تک اس طرح پہنچے ہیں جیسے کنواری لڑکی کو پردے میں۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، پس میں ان میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول

3696- انظر الحديث: 3927,3872

مِنَ الحَقِّ مِثْلُ الَّذِي لَهُمْ، قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَمَا هَذِهِ الأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ، أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الوَلِيدِ، فَسَنَأْخُذُ فِيهِ بِالحَقِّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا، فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِدَهُ، فَجَلَدَهُ ثَمَانِينَ"

کی اطاعت اور اس پر ایمان لایا جس کے ساتھ آپ مبعوث فرمائے گئے تھے اور واقعی میں نے دو دفعہ ہجرت کی ہے جیسا کہ آپ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف پایا اور آپ سے بیعت کی لیکن خدا کی قسم، نہ میں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا، حتیٰ کہ وہ بارگاہ خداوندی میں پہنچ گئے پھر حضرت ابوبکر کے ساتھ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر حضرت عمر کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا۔ پھر مجھے خلیفہ بنا دیا گیا تو جو حق ان دونوں حضرات کو حاصل تھا کیا مجھے وہ حاصل نہیں ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں فرمایا: لوگوں کی جو باتیں آپ نے مجھ تک پہنچائی ہیں جیسا کہ ولید کے متعلق میں آپ نے شکایات کا ذکر کیا تو اس سلسلے میں ہم انشاء اللہ تعالیٰ حق کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ پھر آپ نے حضرت علی کو بلا کر دُرّے مارنے کا حکم دیا اور اسے اسّی دُرّے مارے گئے۔

3697 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا شَاذَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ المَاجِشُونُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لاَ نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں کسی کو حضرت ابوبکر کے برابر نہیں سمجھتے تھے، پھر حضرت عمر کے اور پھر حضرت عثمان کے۔ پھر ہم نبی کریم ﷺ کے اصحاب کو ایک دوسرے پر فضیلت دیئے بغیر چھوڑ دیا کرتے تھے۔ عبد اللہ نے عبد العزیز سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

3698 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ البَيْتَ، فَرَأَى قَوْمًا

عثمان بن موہب فرماتے ہیں کہ ایک شخص مصر سے آیا، اس نے حج کیا اور چند افراد کو ایک جگہ بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ کسی نے کہا، یہ

3697- راجع الحدیث: 3655، سنن ابو داؤد: 4627

3698- راجع الحدیث: 3130

جُلُوسًا، فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ؟ فَقَالُوا هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ، قَالَ: فَمَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ؟ قَالُوا: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ، إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ: ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ أُبَيِّنْ لَكَ، أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ، وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ. فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ، فَقَالَ: هَذِهِ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ

قریش ہیں۔ پوچھا ان کا سردار کون ہے؟ لوگوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر ہیں۔ وہ کہنے لگا، اے ابنِ عمر! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اس کا جواب عطا فرمائیے۔ کیا آپ کو علم ہے کہ عثمان غزوۂ احد سے فرار کر گئے تھے؟ جواب دیا، ہاں۔ پھر پوچھا، کیا آپ کو علم ہے کہ عثمان غزوۂ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے؟ جواب دیا، ہاں۔ پھر پوچھا کیا کہ آپ کو علم ہوگا کہ عثمان بیعت رضوان کے وقت موجود نہ تھے بلکہ غیر حاضر ہی رہے؟ جواب دیا، ہاں۔ اس نے اللہ اکبر کہا۔ حضرت ابنِ عمر نے فرمایا: رکیے میں ان واقعات کی اصلیت بیان کرتا ہوں۔ جو انہوں نے جنگ احد سے راہ فرار اختیار کی تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا اور انہیں بخش دیا گیا۔ رہا وہ غزوۂ بدر سے غیر حاضر رہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں اور اس وقت وہ بیمار تھیں تو خود رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہارے لیے بھی مجاہدین بدر کے برابر اجر اور حصہ ہے۔ رہی بیعتِ رضوان سے غیر حاضر ہونے والی بات تو مکہ مکرمہ کی سرزمین میں حضرت عثمان سے بڑھ کر کوئی دوسرا معزز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ ان کی جگہ اسے اہلِ مکہ کے پاس بھیجتے اور بیعت رضوان کا واقعہ تو ان کے مکہ مکرمہ میں تشریف لے جانے کے بعد ہی پیش آیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے داہنے دست مبارک کے لیے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ اس کے بعد اسے دوسرے دستِ مبارک پر مار کر فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے۔ پھر حضرت ابن عمر نے اس شخص سے فرمایا: اب جا اور ان بیانات کو اپنے ساتھ لیتا جا۔

3699 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُمْ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ، وَقَالَ: اسْكُنْ أُحُدُ - أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ - فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کوہ احد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان بھی تھے، تو اسے وجد آ گیا۔ پس آپ نے فرمایا: ٹھہر جا اُحد! میرا گمان ہے کہ آپ نے ٹھوکر بھی لگائی۔ کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔

8-بَابُ قِصَّةِ البَيْعَةِ، وَالِاتِّفَاقِ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَفِيهِ مَقْتَلُ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت عثمان بن عفان کی بیعت اور اس پر اتفاق اور حضرت عمر بن خطاب کی شہادت کے بارے میں

3700 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَبْلَ أَنْ يُصَابَ بِأَيَّامٍ بِالْمَدِينَةِ، وَقَفَ عَلَى حُذَيْفَةَ بْنِ اليَمَانِ، وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: " كَيْفَ فَعَلْتُمَا، أَتَخَافَانِ أَنْ تَكُونَا قَدْ حَمَّلْتُمَا الأَرْضَ مَا لاَ تُطِيقُ؟ قَالاَ: حَمَّلْنَاهَا أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ، مَا فِيهَا كَبِيرُ فَضْلٍ، قَالَ: انْظُرَا أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الأَرْضَ مَا لاَ تُطِيقُ، قَالَ: قَالاَ: لاَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَئِنْ سَلَّمَنِي اللَّهُ، لَأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ العِرَاقِ لاَ يَحْتَجْنَ إِلَى رَجُلٍ بَعْدِي أَبَدًا، قَالَ: فَمَا أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا رَابِعَةٌ حَتَّى أُصِيبَ، قَالَ: إِنِّي لَقَائِمٌ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ، إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةَ أُصِيبَ، وَكَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ، قَالَ: اسْتَوُوا، حَتَّى إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِنَّ خَلَلًا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ، وَرُبَّمَا قَرَأَ سُورَةَ يُوسُفَ، أَوِ

عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو زخمی ہونے سے کچھ دن پہلے مدینہ منورہ میں دیکھا کہ آپ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کے پاس کھڑے ان سے فرما رہے تھے: آپ دونوں نے یہ کیا کیا؟ فلاں زمین پر اتنا لگان مقرر کرتے وقت جو اس کے لیے برداشت سے باہر ہے، آپ کیوں نہ ڈرے؟ دونوں حضرات نے جواب دیا کہ ہم نے جو لگان مقرر کیا وہ برداشت کے قابل ہے اور اس میں ہرگز کوئی زیادتی نہیں کی۔ پھر فرمایا: غور کرلو، کہیں اتنا بوجھ تو نہیں رکھ دیا جو برداشت نہ کیا جا سکے؟ راوی کا بیان ہے کہ دونوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندہ رکھا تو عراق کی بیوہ عورتوں کو اتنا مال دوں گا کہ میرے بعد وہ کبھی کسی شخص کی محتاج ہی نہ رہیں گی۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس کے چوتھے ہی روز آپ کو یہ حادثہ پیش آ گیا۔ عمرو بن

3699- راجع الحديث:3175

3700- راجع الحديث:1392

النَّحْلَ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ، فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى حَتَّى يَجْتَمِعَ
النَّاسُ، فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ كَبَّرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَتَلَنِي
- أَوْ أَكَلَنِي - الكَلْبُ، حِينَ طَعَنَهُ، فَطَارَ العِلْجُ
بِسِكِّينٍ ذَاتِ طَرَفَيْنِ، لاَ يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ يَمِينًا وَلاَ
شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ، حَتَّى طَعَنَ ثَلاَثَةَ عَشَرَ رَجُلًا،
مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ
المُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا، فَلَمَّا ظَنَّ العِلْجُ
أَنَّهُ مَأْخُوذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ، وَتَنَاوَلَ عُمَرُ يَدَ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ، فَمَنْ يَلِي عُمَرَ فَقَدْ رَأَى
الَّذِي أَرَى، وَأَمَّا نَوَاحِي المَسْجِدِ فَإِنَّهُمْ لاَ
يَدْرُونَ، غَيْرَ أَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوا صَوْتَ عُمَرَ، وَهُمْ
يَقُولُونَ: سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ، فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ صَلاَةً خَفِيفَةً، فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ: يَا ابْنَ
عَبَّاسٍ، انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي، فَجَالَ سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ
فَقَالَ: غُلاَمُ المُغِيرَةِ، قَالَ: الصَّنَعُ؟ قَالَ: نَعَمْ،
قَالَ: قَاتَلَهُ اللَّهُ، لَقَدْ أَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوفًا، الحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مِيتَتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي
الإِسْلاَمَ، قَدْ كُنْتَ أَنْتَ وَأَبُوكَ تُحِبَّانِ أَنْ تَكْثُرَ
العُلُوجُ بِالْمَدِينَةِ، - وَكَانَ العَبَّاسُ أَكْثَرَهُمْ
رَقِيقًا - فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ، أَيْ: إِنْ شِئْتَ
قَتَلْنَا؟ قَالَ: كَذَبْتَ بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا بِلِسَانِكُمْ،
وَصَلَّوْا قِبْلَتَكُمْ، وَحَجُّوا حَجَّكُمْ. فَاحْتُمِلَ إِلَى
بَيْتِهِ فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ، وَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ
مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ، فَقَائِلٌ يَقُولُ: لاَ بَأْسَ،
وَقَائِلٌ يَقُولُ: أَخَافُ عَلَيْهِ، فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ فَشَرِبَهُ،
فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ
جُرْحِهِ، فَعَلِمُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، وَجَاءَ
النَّاسُ، فَجَعَلُوا يُثْنُونَ عَلَيْهِ، وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ،

میمون فرماتے ہیں کہ جس دن آپ کو یہ صدمہ پہنچا تو
میرے اور آپ کے درمیان صرف حضرت عبداللہ بن
عباس تھے اور جب آپ دو صفوں کے درمیان سے
گزرتے تو صفیں سیدھی کرنے کے لیے فرماتے اور
جب آپ کو کوئی خلل نظر نہ آتا تو تکبیر تحریمہ کہتے۔ اکثر
اوقات آپ پہلی رکعت میں سورۂ یوسف، سورۂ نحل یا ان
جیسی کوئی دوسری سورت پڑھتے تاکہ لوگ شامل
ہو جائیں۔ ابھی آپ نے تکبیر تحریمہ ہی کہی تھی کہ آواز
آئی: مجھے کتے نے قتل کر دیا یا کاٹ کھایا ہے جبکہ اس
نے آپ کو زخمی کیا۔ پس وہ غلام دو دھاری چھری لیے
ہوئے بھاگنے لگا اور دائیں بائیں جس کے پاس سے
گزرتا اسی کو زخمی کرتا جاتا، حتیٰ کہ اس نے تیرہ آدمیوں
کو زخمی کر دیا، جن میں سے سات حضرات تو اپنے خالقِ
حقیقی سے جا ملے۔ مسلمانوں میں سے ایک بزرگ نے
اسے دیکھ لیا تو اپنا بڑا سا کپڑا اس کے اوپر ڈال دیا غلام
نے دیکھا کہ اب وہ پکڑا گیا ہے تو اسی چھری سے خودکشی
کر لی۔ حضرت عمر نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا
ہاتھ پکڑ کر آگے کر دیا کیونکہ وہ آپ کے قریب تھے۔
پس جو کچھ میں نے دیکھا وہ ان حضرات نے بھی دیکھا
جو قریب تھے لیکن جو مسجد کے سروں پر تھے انہیں کچھ
معلوم نہ ہوا سوائے اس کے کہ وہ حضرت عمر کی زبان
سے سبحان اللہ، سبحان اللہ سن رہے تھے۔ پس حضرت
عبدالرحمٰن نے اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی۔ جب
فارغ ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ابن عباس! ذرا دیکھو تو
سہی، مجھے کس نے قتل کیا ہے؟ یہ تھوڑی دیر دیکھتے
رہے، پھر عرض کی کہ مغیرہ کے غلام نے۔ فرمایا، کاریگر
نے؟ جواب دیا، ہاں۔ فرمایا: خدا اسے غارت کرے،
میں نے تو اس سے اچھی بات ہی کہی تھی۔ خیر خدا کا شکر

فَقَالَ: أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللَّهِ لَكَ، مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدَمٍ فِي الإِسْلاَمِ مَا قَدْ عَلِمْتَ، ثُمَّ وَلِيتَ فَعَدَلْتَ، ثُمَّ شَهَادَةٌ. قَالَ: وَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ كَفَافٌ لاَ عَلَيَّ وَلاَ لِي، فَلَمَّا أَدْبَرَ إِذَا إِزَارُهُ يَمَسُّ الأَرْضَ، قَالَ: رُدُّوا عَلَيَّ الغُلاَمَ، قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي ارْفَعْ ثَوْبَكَ، فَإِنَّهُ أَبْقَى لِثَوْبِكَ، وَأَتْقَى لِرَبِّكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ، فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ سِتَّةً وَثَمَانِينَ أَلْفًا أَوْ نَحْوَهُ، قَالَ: إِنْ وَفَى لَهُ مَالُ آلِ عُمَرَ فَأَدِّهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَإِلَّا فَسَلْ فِي بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَإِنْ لَمْ تَفِ أَمْوَالُهُمْ فَسَلْ فِي قُرَيْشٍ، وَلاَ تَعْدُهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ، فَأَدِّ عَنِّي هَذَا المَالَ انْطَلِقْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ المُؤْمِنِينَ، فَقُلْ: يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ السَّلاَمَ، وَلاَ تَقُلْ أَمِيرُ المُؤْمِنِينَ، فَإِنِّي لَسْتُ اليَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ أَمِيرًا، وَقُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِي، فَقَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ السَّلاَمَ، وَيَسْتَأْذِنُ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَقَالَتْ: كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي، وَلَأُوثِرَنَّ بِهِ اليَوْمَ عَلَى نَفْسِي، فَلَمَّا أَقْبَلَ، قِيلَ: هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَدْ جَاءَ، قَالَ: ارْفَعُونِي، فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ، فَقَالَ: مَا لَدَيْكَ؟ قَالَ: الَّذِي تُحِبُّ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ أَذِنَتْ، قَالَ: الحَمْدُ لِلَّهِ، مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ، فَإِذَا أَنَا قَضَيْتُ فَاحْمِلُونِي، ثُمَّ سَلِّمْ، فَقُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَأَدْخِلُونِي، وَإِنْ رَدَّتْنِي رُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ المُسْلِمِينَ، وَجَاءَتْ أُمُّ

ہے کہ میری موت کسی مسلمان کے ہاتھوں نہیں آئی۔ آپ اور آپ کے والدِ محترم یہ چاہتے تھے کہ مدینہ منورہ میں بکثرت غلام ہو جائیں، اسی لیے ان کے پاس سب سے زیادہ غلام تھے۔ پس انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر آپ چاہیں تو ایسا کروں اور اگر آپ چاہیں تو ہم انہیں قتل کر دیں۔ میں نے جواب دیا: جب وہ آپ کی بولی بولنے لگے، آپ کے قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگے اور آپ کی طرح حج کرنے لگے تو انہیں قتل کرنا مناسب نہیں ہے۔ پھر آپ اپنے دردولت پر تشریف لے گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ گئے اور لوگوں پر یہ اتنی بڑی مصیبت آئی کہ پہلے کبھی نہیں آئی تھی۔ پس کسی نے تو کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے اور کوئی کہتا کہ حالت خطرے سے باہر نہیں ہے۔ پھر آپ کو نبیذ پلائی گئی تو وہ زخم کے راستے ہی خارج ہو گئی۔ اس کے بعد دودھ پلایا گیا تو وہ بھی زخم کے راستے نکل گیا۔ پس لوگوں کو آخری وقت واضح طور پر نظر آنے لگا۔ پھر ہم سب آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور دوسرے لوگ بھی آپ کی تعریفیں کرتے ہوئے آئے۔ پھر ایک نوجوان آیا اور اس نے کہا: اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو خوشخبری ہے کیونکہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت بابرکت پائی اور اسلام لانے میں پیش قدمی کی، جیسا کہ آپ کو علم ہے اور جب خلیفہ بنائے گئے تو عدل فرمایا اور آخر میں شہادت۔ آپ نے فرمایا: میں تو یہ چاہتا ہوں کہ خواہ ان میں سے کچھ بھی نہ ہو لیکن میرے اوپر کوئی گناہ نہ رہے۔ جب وہ شخص جانے لگا تو اس کی چادر زمین کو چھو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: اس لڑکے کو میرے پاس واپس بلاؤ۔ فرمایا: اے بھتیجے!

الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ تَسِيرُ مَعَهَا، فَلَمَّا رَأَيْنَاهَا قُمْنَا، فَوَلَجَتْ عَلَيْهِ فَبَكَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً، وَاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ، فَوَلَجَتْ دَاخِلًا لَهُمْ، فَسَمِعْنَا بُكَاءَهَا مِنَ الدَّاخِلِ، فَقَالُوا: أَوْصِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اسْتَخْلِفْ، قَالَ: مَا أَجِدُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الأَمْرِ مِنْ هَؤُلاَءِ النَّفَرِ، أَوِ الرَّهْطِ، الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَسَمَّى عَلِيًّا، وَعُثْمَانَ، وَالزُّبَيْرَ، وَطَلْحَةَ، وَسَعْدًا، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ، وَقَالَ: يَشْهَدُكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ - كَهَيْئَةِ التَّعْزِيَةِ لَهُ - فَإِنْ أَصَابَتِ الإِمْرَةُ سَعْدًا فَهُوَ ذَاكَ، وَإِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ أَيُّكُمْ مَا أُمِّرَ، فَإِنِّي لَمْ أَعْزِلْهُ عَنْ عَجْزٍ، وَلاَ خِيَانَةٍ، وَقَالَ: أُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي، بِالْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ، أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ، وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ، وَأُوصِيهِ بِالأَنْصَارِ خَيْرًا، (الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ)، أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَأَنْ يُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ، وَأُوصِيهِ بِأَهْلِ الأَمْصَارِ خَيْرًا، فَإِنَّهُمْ رِدْءُ الإِسْلاَمِ، وَجُبَاةُ المَالِ، وَغَيْظُ العَدُوِّ، وَأَنْ لاَ يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِضَاهُمْ، وَأُوصِيهِ بِالأَعْرَابِ خَيْرًا، فَإِنَّهُمْ أَصْلُ العَرَبِ، وَمَادَّةُ الإِسْلاَمِ، أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِهِمْ، وَيُرَدَّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللَّهِ، وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ، وَلاَ يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاقَتَهُمْ، فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهِ، فَانْطَلَقْنَا نَمْشِي، فَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، قَالَتْ: أَدْخِلُوهُ،

کپڑا اونچا رکھا کرو کہ ایسا کرنے سے تمہارا کپڑا بچا رہے گا اور یہ تیرے رب کو پسند ہے۔ اے عبداللہ بن عمر! ذرا دیکھو کہ میرے اوپر کتنا قرض ہے؟ جب حساب کیا تو چھیاسی ہزار درہم کے لگ بھگ قرض نکلا۔ فرمایا: اس کی ادائیگی کے لیے اگر عمر کی اولاد کا مال کافی نکلے تو ان کے مال سے ادا کر دینا۔ اگر یہ کافی نہ ہو تو بنی عدی بن کعب میں کسی سے قرض لے لینا۔ اگر پھر بھی پورا نہ ہو تو قریش میں سے کسی سے مانگ لینا، لیکن ان کے سوا کسی دوسرے کے مال سے میرا قرض ادا نہ کرنا اب ام المومنین حضرت عائشہ کی خدمت میں جاؤ اور ان سے عرض کرو کہ عمر آپ کو سلام کہتے ہیں اور امیر المومنین نہ کہنا کیونکہ آج میں مسلمانوں کا امیر نہیں ہوں اور عرض کرنا عمر بن خطاب اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن ہونے کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ پس انہوں نے سلام کیا اور اجازت طلب کی۔ جب اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہ بیٹھی ہوئی رو رہی ہیں۔ عرض گزار کی کہ حضرت عمر بن خطاب آپ کو سلام کہتے ہیں اور اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن ہونے کی اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا: میں تو وہاں خود دفن ہونے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن آج میں اپنی ذات پر انہیں ترجیح دیتی ہوں۔ جب یہ واپس پہنچے تو کہا گیا کہ عبداللہ بن عمر یہ آ گئے۔ فرمایا: مجھے اٹھاؤ۔ پس ایک شخص نے سہارا دے کر آپ کو بٹھا دیا۔ فرمایا، کیا جواب لائے ہو؟ عرض کی، اے امیر المومنین! جو آپ چاہتے تھے یعنی اجازت دے دی۔ فرمایا، خدا کا شکر ہے میرے نزدیک کسی بات کو اس سے زیادہ اہمیت نہیں ہے اور جب میں وفات پا جاؤں تو میرا جنازہ اٹھا کر ان کے پاس لے جانا اور سلام عرض کر کے کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت طلب

فَأُدْخِلَ، فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ. فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ الرَّهْطُ. فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةٍ مِنْكُمْ. فَقَالَ الزُّبَيْرُ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَلِيٍّ. فَقَالَ طَلْحَةُ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عُثْمَانَ. وَقَالَ سَعْدٌ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ. فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: أَيُّكُمَا تَبَرَّأَ مِنْ هَذَا الأَمْرِ، فَنَجْعَلُهُ إِلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَالإِسْلَامُ، لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلَهُمْ فِي نَفْسِهِ؟ فَأُسْكِتَ الشَّيْخَانِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: أَفَتَجْعَلُونَهُ إِلَيَّ وَاللَّهُ عَلَيَّ أَنْ لَا آلُ عَنْ أَفْضَلِكُمْ قَالَا: نَعَمْ. فَأَخَذَ بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ: لَكَ قَرَابَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَدَمُ فِي الإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ، فَاللَّهُ عَلَيْكَ لَئِنْ أَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ، وَلَئِنْ أَمَّرْتُ عُثْمَانَ لَتَسْمَعَنَّ، وَلَتُطِيعَنَّ، ثُمَّ خَلَا بِالآخَرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ. فَلَمَّا أَخَذَ المِيثَاقَ قَالَ: ارْفَعْ يَدَكَ يَا عُثْمَانُ فَبَايَعَهُ، فَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ، وَوَلَجَ أَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوهُ

کرتے ہیں۔ اگر اجازت عنایت فرما دیں تو مجھے اندر داخل کر دینا اور اگر ردّ فرمائیں تو مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔ ام المومنین۔ حضرت حفصہ تشریف لائیں اور انکے ساتھ کچھ عورتیں بھی تھیں۔ جب ہم نے انہیں دیکھا تو وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ پس وہ آپ کے پاس گئیں اور تھوڑی دیر روتی رہیں۔ پھر آدمیوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو ہم نے ان کے رونے کی آواز سنی۔ ہم نے اندر داخل ہو کر عرض کی: اے امیر المومنین! وصیت فرمائیں کہ ہم کس کو خلیفہ بنائیں۔ فرمایا: میں اِن چند حضرات کے سوا اور کسی کو خلافت کا اہل نہیں پاتا کیونکہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو آپ ان سے راضی تھے۔ پھر آپ نے نام گنائے کہ وہ حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ہیں۔ آپ تمام حضرات کے پاس عبداللہ بن عمر حاضر رہا کرے گا لیکن اس کا خلافت سے کوئی واسطہ نہیں، یہ ان کی تسلّی کے لئے فرمایا۔ اگر خلافت سعد کو مِل جائے تو وہ اس کے اہل ہیں ورنہ جو بھی خلیفہ بنے وہ ان سے مدد لے اور میں نے انہیں کسی نااہلی یا خیانت کے سبب معزول نہیں کیا تھا۔ پھر فرمایا کہ میں اپنے بعد میں خلیفہ بننے والے کے متعلق وصیّت کرتا ہوں کہ مہاجرین اولین کا حق پہچانے اور ان کی عزت وحرمت کی حفاظت کرے۔ اور انصار کے متعلق میں وصیّت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ بھلائی کی جائے کیونکہ وہ ہجرت اور ایمان کے گھر میں پہلے سے آباد تھے۔ پس ان کے نیک لوگوں کی قدر کی جائے اور جو غلطی کر بیٹھیں ان سے درگزر کرنا۔ میں وصیّت کرتا ہوں کہ دوسرے شہروں کے مسلمانوں سے بھی اچھا سلوک کرنا کیونکہ وہ

اسلام کے محافظ مال کی آمدنی کا ذریعہ اور دشمنوں کو ہلاک کرنے والے ہیں۔ ان سے مال نہ لیا جائے مگر ان کی رضامندی سے اور جو ضرورت کے علاوہ ہو۔ اعراب کے ساتھ بھی بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہی عرب کی اصل اور اسلام کا مادّہ ہیں۔ جو مال ان کے امیروں سے لیا جائے وہ ان کے غریبوں کو لوٹا دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے ذمہ اور اس کے رسول ﷺ کے ذمہ کی بھی وصیت کرتا ہوں کہ انہیں اپنے وعدے کی طرح پورا کیا جائے، اگرچہ ان کے لیے جنگ کرنا پڑے اور طاقت سے زیادہ کسی سے کام نہ لیا جائے۔ جب آپ کا وصال ہو گیا تو ہم آپ کو لے کر چل پڑے تو حضرت عبداللہ بن عمر نے عائشہ صدیقہ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد عرض گزار ہوئے: کہ حضرت عمر بن خطاب اجازت طلب کرتے ہیں۔ فرمایا: انہیں اندر لے آؤ۔ پس انہیں اندر لے جایا گیا اور ان کے دونوں ساتھیوں کے پاس رکھ دیا گیا۔ جب ان کے دفن سے فارغ ہوئے تو نامزد حضرات ایک جگہ مل بیٹھے۔ پس حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف نے کہا کہ اس معاملے کو تین حضرات میں لے آیئے۔ حضرت زبیر نے کہا کہ میں حضرت علی کے حق میں دست بردار ہوتا ہوں۔ حضرت طلحہ نے کہا کہ میں حضرت عثمان کے حق میں ہٹتا ہوں۔ حضرت سعد نے کہا کہ میں نے اپنا حق حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو دے دیا۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن نے کہا کہ اب ان حضرات میں سے جو کنارا کش ہونے کے لیے کہے گا ہم بارِ خلافت اسی کے اوپر رکھیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اسلام کے حقوق کی نگرانی اپنی حفاظت سے مقدم ہے۔ پس دونوں بزرگ (حضرت عثمان و حضرت علی) خاموش ہو گئے۔ پھر

حضرت عبدالرحمٰن نے کہا، کیا آپ دونوں حضرات انتخاب کا معاملہ میرے سپرد کرنے کے لیے تیار ہیں؟ خدا کی قسم میں کبھی افضل سے عدول نہیں کروں گا۔ دونوں حضرات نے اثبات میں جواب دیا۔ پس انہوں نے دونوں میں سے ایک کا ہاتھ پکڑا اور کہا: آپ رسول اللہ ﷺ کے قرابت دار اور اسلام لانے میں پہل کرنے والے ہیں، جیسا کہ آپ خود بھی جانتے ہیں۔ خدا کی قسم اگر میں خلافت کا فیصلہ آپ کے حق میں کروں تو آپ پر انصاف کرنا لازم ہوگا، اور اگر میں حضرت عثمان کے بارے میں فیصلہ کروں تو ان کی بات سننا اور ان کی اطاعت کرنا آپ کے لیے لازم ہوگا۔ پھر انہوں نے حضرت عثمان کا ہاتھ پکڑا اور ان سے بھی اسی طرح کہا۔ جب دونوں حضرات سے پکا وعدہ لے لیا تو کہا: اے حضرت عثمان! اپنا ہاتھ اٹھاؤ اور پھر ان سے بیعت کر لی، پھر حضرت علی نے بیعت کی، پھر تمام لوگ امڈ آئے اور سب نے ان کی بیعت کر لی۔

9- بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ أَبِي الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت علی بن ابو طالب قرشی ہاشمی ابوالحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ عُمَرُ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ

ان کے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ نے جب وصال فرمایا تو ان سے راضی تھے۔

3701 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کل میں یہ جھنڈا ضرور اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح

3701- راجع الحديث: 2942

وَسَلَّمَ، قَالَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ ، قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ . فَقَالُوا: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأْتُونِي بِهِ . فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؛ فَقَالَ: انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

عنایت فرمائے گا۔ لوگ تمام رات اس حسرت میں رہے کہ دیکھیے صبح کس خوش نصیب کو جھنڈا عطا فرمایا جائے گا۔ جب صبح ہوئی تو ہر ایک یہ آرزو لیے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ جھنڈا اسے عنایت ہو۔ آپ نے فرمایا: علی بن ابو طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ فرمایا، انہیں بلا کر لاؤ۔ پس انہیں آپ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگا دیا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ پس وہ اس طرح شفایاب ہو گئے جیسے انہیں تکلیف ہی نہیں ہوئی تھی۔ پھر آپ نے انہیں جھنڈا عطا فرما دیا۔ حضرت علی نے عرض کی، یا رسول اللہ! اس وقت تک لڑوں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ فرمایا: خاموشی کے ساتھ جاؤ اور جب تم ان کے میدان میں جا اترو تو پہلے انہیں اسلام کی دعوت دینا اور جو ان پر واجب ہے یعنی اللہ کا حق ہے وہ انہیں بتانا پس خدا کی قسم، اگر تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو بھی ہدایت دیدی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں کے ہونے سے بہتر ہے۔

3702 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللَّهُ فِي صَبَاحِهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ، أَوْ لَيَأْخُذَنَّ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ خیبر کے لیے حضرت علی آنکھیں دکھنے کے سبب نبی کریم ﷺ کے لشکر میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے سوچا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ چھوڑ گیا ہوں۔ پس حضرت علی نکل کھڑے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سے جا ملے۔ جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح عنایت فرمائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح یہ

3702- راجع الحدیث: 2975

الرَّايَةَ، غَدًا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ " فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ، فَقَالُوا: هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ

جھنڈا میں ضرور ایسے شخص کو دوں گا یا ایسے شخص کے حوالے کروں گا، جس کو اللہ اور اس کا رسول دوست رکھتے ہیں یا یہ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے فتح عطا فرمائے گا۔ اچانک ہماری ملاقات حضرت علی سے ہوئی حالانکہ ہمیں ان کے آنے کی کوئی امید نہ تھی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا انہیں عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح عنایت فرمائی۔

3703- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا، جَاءَ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، فَقَالَ: هَذَا فُلاَنٌ لِأَمِيرِ المَدِينَةِ، يَدْعُو عَلِيًّا عِنْدَ المِنْبَرِ، قَالَ: فَيَقُولُ: مَاذَا؟ قَالَ: يَقُولُ لَهُ: أَبُو تُرَابٍ فَضَحِكَ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا سَمَّاهُ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ لَهُ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ، فَاسْتَطْعَمْتُ الحَدِيثَ سَهْلًا، وَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ كَيْفَ ذَلِكَ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي المَسْجِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ، قَالَتْ: فِي المَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَوَجَدَ رِدَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ وَخَلَصَ التُّرَابُ إِلَى ظَهْرِهِ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ " فَيَقُولُ: اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ مَرَّتَيْنِ

حضرت ابوحازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سہل بن سعد سے شکایت کی کہ فلاں شخص علی کو منبر پر بیٹھ کر برا بھلا کہتا ہے۔ انہوں نے پوچھا: آخر وہ کہتا کیا ہے؟ جواب دیا۔ وہ ان کو ابو تراب کہتا ہے۔ یہ ہنس پڑے اور فرمایا: خدا کی قسم، ان کا یہ نام تو نبی کریم ﷺ نے رکھا ہے اور خود حضرت علی کو یہ نام اپنے اصلی نام سے بھی پیارا ہے۔ پس راوی کو حضرت سہل سے پوری حدیث سننے کی خواہش ہوئی اور کہنے لگے، اے ابو عباس! واقعہ کیا تھا؟ فرمایا: حضرت علی ایک دن حضرت فاطمہ کے پاس گئے اور پھر مسجد میں آکر لیٹ گئے۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مسجد میں ہیں۔ آپ تشریف لے گئے اور انہیں دیکھا کہ چادر ان کی پیٹھ سے ہٹ گئی ہے اور ان کی پیٹھ مٹی سے آلودہ ہوگئی تھی۔ آپ ان کی پیٹھ سے مٹی جھاڑنے لگے اور دو دفعہ فرمایا کہ اے ابوتراب! اٹھو۔

3704 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا

حضرت سعد بن عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

3703- راجع الحديث: 441

3704- راجع الحديث: 3130

حُصَيْنٌ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ: "جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ عُثْمَانَ، فَذَكَرَ عَنْ مَحَاسِنِ عَمَلِهِ، قَالَ: لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ، ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِهِ، قَالَ: هُوَ ذَاكَ بَيْتُهُ، أَوْسَطُ بُيُوتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ؟ قَالَ: أَجَلْ، قَالَ: فَأَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ انْطَلِقْ فَاجْهَدْ عَلَيَّ جَهْدَكَ"

ہیں کہ ایک شخص حضرت ابن عمر کے پاس آیا اور ان سے عثمان کے مرتبے کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے ان کے نیک اعمال بیان کر کے فرمایا: یہ باتیں تجھے بُری لگی ہوں گی؟ اس نے کہا، ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل و خوار کرے۔ پھر اس نے حضرت علی کے مرتبے کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے ان کی بھی خوبیاں بیان کیں اور فرمایا وہ ایسے ہیں کہ ان کا گھر نبی کریم ﷺ کے گھروں کے درمیان ہے اور پوچھا کہ یہ باتیں بھی تجھے بُری لگی ہوں گی؟ جواب دیا، ہاں۔ فرمایا، اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل و خوار کرے۔ جا نکل جا اور مجھے ضرر پہنچانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھنا۔

3705 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ، شَكَتْ مَا تَلْقَى مِنْ أَثَرِ الرَّحَا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ، فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ، فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْتُ لِأَقُومَ، فَقَالَ: عَلَى مَكَانِكُمَا. فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي، وَقَالَ: أَلاَ أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَانِي، إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلاَثِينَ، وَتُسَبِّحَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَتَحْمَدَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پیسنے سے تکلیف ہوتی تھی۔ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اسا کے متعلق عرض کرنے گئیں لیکن کاشانۂ اقدس پر آپ کو نہ پایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ موجود تھیں انہیں آنے کا سبب بتا دیا۔ جب نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہوئے تو حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ کے آنے کی وجہ بتائی۔ پس نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم اپنے بستروں پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں اٹھنے لگا تو آپ نے فرمایا: اپنی اپنی جگہ رہو، پس آپ ہمارے درمیان تشریف فرما ہو گئے، حتیٰ کہ میں نے آپ کے مبارک قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جو اس سے بہتر ہے جس کا تم نے مجھ سے سوال کیا؟ جب تم اپنے بستروں پر لیٹنے لگو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھ

3705- راجع الحدیث:3113

3706 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى

3707 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ، فَإِنِّي أَكْرَهُ الاخْتِلاَفَ، حَتَّى يَكُونَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ، أَوْ أَمُوتَ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي فَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ: يَرَى أَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوَى عَنْ عَلِيٍّ الكَذِبُ

لیا کرو۔ یہ تم دونوں کے لیے خادم سے بہتر ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی (علیہما السلام)

حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی نے ان سے فرمایا: پہلے تم جس طرح فیصلے کیا کرتے تھے اب بھی اسی طرح کرو، کیونکہ میں اختلاف کو بُرا سمجھتا ہوں اور لوگوں کو اتحاد و اتفاق سے رہنا چاہیے یا مجھے موت آجائے جس طرح میرے ساتھی موت کی آغوش میں چلے گئے ہیں۔ امام ابن سیرین کا خیال ہے کہ حضرت علی کے بارے میں اکثر روایتیں جھوٹی ہیں۔

10- بَابُ مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الهَاشِمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي

3708 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الجُهَنِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَإِنِّي كُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِي حَتَّى لاَ آكُلُ الخَمِيرَ

حضرت جعفر بن ابو طالب ہاشمی رضی اللہ عنہ کے مناقب

ان کے لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم صورت اور عادات و اخلاق سب میں مجھ سے مشابہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ بڑی حدیثیں بیان کرتے ہیں حالانکہ میں بھوک کے سبب رسول اللہ ﷺ کے در پر پڑا رہتا تھا، ورنہ مجھے نان کھانے، لباس فاخرہ پہننے یا لونڈی غلام رکھنے کی تمنا نہ تھی۔ میں بھوک کے سبب اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا۔

3706- انظر الحدیث: 4416، صحیح مسلم: 6171، سنن ابن ماجہ: 115

3708- انظر الحدیث: 5432

وَلاَ أَلْبَسُ الحَبِيرَ، وَلاَ يَخْدُمُنِي فُلاَنٌ وَلاَ فُلاَنَةُ، وَكُنْتُ أُلْصِقُ بَطْنِي بِالحَصْبَاءِ مِنَ الجُوعِ، وَإِنْ كُنْتُ لَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الآيَةَ، هِيَ مَعِي، كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي، وَكَانَ أَخْيَرَ النَّاسِ لِلْمِسْكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، كَانَ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ، حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا العُكَّةَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ، فَنَشُقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا

اس کے باوجود اگر میں کسی شخص سے کہتا کہ مجھے فلاں آیت سناؤ حالانکہ وہ مجھے بھی یاد ہوتی تو مقصد یہ ہوتا کہ شاید وہ مجھے کھانا کھلائے اور غریبوں کے ساتھ سب سے زیادہ نیکی کا سلوک کرنے والے حضرت جعفر بن ابوطالب تھے وہ ہمیں کھانا کھلاتے جو بھی ان کے گھر میں ہوتا، حتیٰ کہ وہ ہمارے پاس کپّی لے آتے۔ اگر اس میں کچھ نہ ہوتا تو اسے توڑ ڈالتے۔ تو جو کچھ اس میں ہوتا ہم اسے چاٹ لیتے۔

3709 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الجَنَاحَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حضرت جعفر کے صاحبزادے حضرت عبداللہ کو سلام کرتے تو کہا کرتے اے دو پروں یا بازوؤں والے کے صاحبزادے! تم پر سلام ہو۔

11- بَابُ ذِكْرِ العَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر

3710 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ المُثَنَّى، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ: فَيُسْقَوْنَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو حضرت عمر بن خطاب ہمیشہ حضرت عباس بن عبدالمطلب کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے۔ وہ کہا کرتے: اے اللہ! ہم تیرے نبی کے وسیلے سے بارش مانگا کرتے تھے اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے محترم چچا کو وسیلہ بناتے ہیں، پس ہم پر بارش برسا۔ راوی کا بیان ہے کہ بارش ہو جاتی۔

12- بَابُ مَنَاقِبِ قَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْقَبَةِ فَاطِمَةَ

رسول اللہ کی قرابت کے فضائل اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

3709- انظر الحدیث: 4264

3710- راجع الحدیث: 1010

عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی لختِ جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

اور آپ نے فرمایا ہے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

3711 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ، عَلَيْهَا السَّلَامُ، أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ نے ابوبکر صدیق کے پاس آدمی بھیج کر نبی کریم ﷺ کے مال سے میراث کا مطالبہ کیا، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بطور فئے عنایت فرمایا اور وہ جو نبی کریم ﷺ نے صدقہ فرمایا ہوا تھا جیسے مدینہ منورہ کی کچھ زمین، باغ فدک اور خیبر کے خمس سے جو باقی بچا تھا۔

3712 - فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ، يَعْنِي مَالَ اللَّهِ، لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى الْمَأْكَلِ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لاَ أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ ثُمَّ قَالَ: إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ، وَذَكَرَ قَرَابَتَهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَقَّهُمْ، فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي

حضرت ابوبکر نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمارا وارث کوئی نہیں بلکہ جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ آلِ محمد اسی مال میں سے کھائیں گے یعنی اللہ کے مال سے لیکن کھانے کی ضرورت سے زیادہ نہیں لیں گے۔ خدا کی قسم نبی کریم ﷺ کا صدقہ فرمایا ہوا مال جس طرح آپ کے مبارک زمانہ میں خرچ ہوتا تھا میں اس میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں کروں گا اور میں اسی طرح عمل کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا۔ پھر حضرت علی بھی آ گئے اور انہوں نے فرمایا: اے ابوبکر! ہم آپ کی فضیلت کو پہچانتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ سے اپنی قرابت کا ذکر فرمایا اور حق کا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، مجھے رسول اللہ ﷺ کی قرابت

3711- راجع الحدیث: 3092، صحیح مسلم: 4557,4556,4555، سنن ابو داؤد: 2970,2969,2968

3712- راجع الحدیث: 3093

اس سے زیادہ عزیز ہے کہ اپنی قرابت سے اچھا سلوک کروں۔

3713 - أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاقِدٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی رضامندی آپ کے اہلِ بیت کی محبت میں ہے۔

3714 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جس نے اسے غصہ دلایا اس نے مجھے غصہ دلایا۔

3715 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا " فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مرضِ وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور پھر ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔

3716 - فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي: أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ، فَضَحِكْتُ "

حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس کے متعلق ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے میرے کان میں کہا کہ اپنے اسی مرض میں میرا وصال ہوجائے گا۔ پس میں رونے لگی پھر آپ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہلِ بیت میں سب سے پہلے تم میرے

3713- راجع الحدیث:3751

3714- راجع الحدیث:926، صحیح مسلم:6258,6257، سنن ابو داؤد:2071، سنن ترمذی:3867

3715- راجع الحدیث:3625

3716- راجع الحدیث:3625,3624

پیچھے آ ؤ گی۔اس پر میں ہنس پڑی۔

13-بَابُ مَنَاقِبِ الزُّبَيْرِ بْنِ العَوَّامِ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے مناقب

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ حَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسُمِّيَ الحَوَارِيُّونَ لِبَيَاضِ ثِيَابِهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ وہ رسول اللہ کے حواری تھے اور حواری جگری یار کو کہتے ہیں۔

3717 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ الحَكَمِ، قَالَ: أَصَابَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رُعَافٌ شَدِيدٌ سَنَةَ الرُّعَافِ، حَتَّى حَبَسَهُ عَنِ الحَجِّ، وَأَوْصَى، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ: اسْتَخْلِفْ، قَالَ: وَقَالُوهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمَنْ؟ فَسَكَتَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ - أَحْسِبُهُ الحَارِثَ -، فَقَالَ: اسْتَخْلِفْ، فَقَالَ عُثْمَانُ: وَقَالُوا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ، قَالَ: فَلَعَلَّهُمْ قَالُوا الزُّبَيْرَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَخَيْرُهُمْ مَا عَلِمْتُ، وَإِنْ كَانَ لَأَحَبَّهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے مروان بن الحکم نے بتایا کہ نکسیر کے سال جب حضرت عثمان کو ایسی سخت نکسیر پھوٹی کہ وہ حج بھی نہ کر سکے اور وصیت بھی کردی تو قریش میں سے ان کے پاس ایک شخص آیا۔ اور کہنے لگا کہ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیجئے۔ فرمایا، کیا لوگ کہتے ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔ دریافت فرمایا کس کو بناؤں؟ پس وہ خاموش ہو گیا۔ پھر دوسرا شخص آیا، میرا خیال ہے کہ وہ حارث تھے۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو خلیفہ چُن دیجئے۔ حضرت عثمان نے پوچھا: کیا لوگ کہتے ہیں؟ جواب دیا ہاں۔ دریافت فرمایا، کس کو بناؤں؟ پس وہ خاموش ہو گئے۔ فرمایا شاید لوگ حضرت زبیر کے لیے کہتے ہیں؟ جواب دیا، ہاں فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جہاں تک مجھے علم ہے وہ ان میں بہترین شخص ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو ان کے ساتھ بڑی محبت تھی۔

3718 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، سَمِعْتُ مَرْوَانَ، كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ:

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے مروان سے سنا کہ وہ حضرت عثمان کے پاس تھے تو ایک شخص آ کر کہنے لگا کہ کسی کو خلیفہ مقرر فرما دیجئے۔ فرمایا کیا لوگ

3717- انظر الحديث: 3718

3718- راجع الحديث: 3717

اسْتُخْلِفَ، قَالَ: وَقِيلَ ذَاكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، الزُّبَيْرُ، قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ خَيْرُكُمْ ثَلاَثًا

کہتے ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔ حضرت زبیر کے لیے کہتے ہیں۔ فرمایا: خدا کی قسم، وہ تو تم میں سب سے بہتر ہیں، یہ تین دفعہ فرمایا۔

3719 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا، وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ العَوَّامِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور بلاشبہ میرا حواری زبیر بن عوام ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

3720 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كُنْتُ يَوْمَ الأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ، عَلَى فَرَسِهِ، يَخْتَلِفُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ: يَا أَبَتِ رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ؟ قَالَ: أَوَهَلْ رَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِينِي بِخَبَرِهِمْ. فَانْطَلَقْتُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ خندق کے ایام میں حضرت عمر بن ابوسلمہ اور میں عورتوں کی حفاظت پر مامور تھے۔ میں نے اپنے والدِ محترم، حضرت زبیر کو دو تین دفعہ بنی قریظہ کی طرف آتے جاتے دیکھا اور آپ گھوڑے پر سوار تھے۔ جب میں واپس لوٹا تو عرض گزار ہوا۔ ابا جان! میں نے آپ کو آتے جاتے دیکھا ہے۔ فرمایا، میرے بیٹے! کیا تم نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کون ہے کہ جو بنی قریظہ جا کر ان کی مجھے خبر لا کر دے؟ پس میں گیا اور جب واپس لوٹا تو رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع فرمایا یعنی ارشاد فرمایا یعنی ارشاد فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

3721 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ المُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ اليَرْمُوكِ: أَلاَ تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ،

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ جنگ یرموک کے موقع پر نبی کریم کے اصحاب نے حضرت زبیر سے کہا کہ آپ حملہ کیوں نہیں کرتے تا کہ ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کریں۔ پس یہ ان پر حملہ آور ہو گئے اور ان

3719- انظر الحدیث:2846

3720- صحیح مسلم:6196,6195' سنن ترمذی:3743' سنن ابن ماجہ:123

3721- انظر الحدیث:3975,3973

فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ، فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ، بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ: فَكُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيرٌ

کے کندھے پر دو زخم آئے اور وہ اس زخم کے اِدھر اُدھر تھے جو جنگ بدر میں آیا تھا۔ حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب میں کم سن تھا تو ان زخموں کی جگہ میں انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا۔

14- بَابُ ذِكْرِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

وَقَالَ عُمَرُ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اپنے وصال کے وقت بھی ان سے راضی تھے۔

3722,3723- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي بَعْضِ تِلْكَ الأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ طَلْحَةَ، وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا

حضرت ابوعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جن جنگوں میں رسول اللہ ﷺ نے بذاتِ خود شرکت فرمائی ان میں بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ حضرت طلحہ اور حضرت سعد کے سوا آپ کے پاس کوئی نہ رہتا۔ یہ انہوں نے ان دونوں حضرات سے سنا۔

3724 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ الَّتِي وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَلَّتْ

حضرت قیس بن ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوطلحہ کے اس بازو کو شل دیکھا جس کے ساتھ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے اوپر سے حملے کو روکا تھا۔

15- بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

وَبَنُو زُهْرَةَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ

یہ بنو زہرہ سے ہیں جو نبی کریم ﷺ کی ننہال ہے۔ ان کا اسمِ گرامی سعد بن مالک ہے۔

3725 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى، قَالَ: سَمِعْتُ

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد کو فرماتے سنا کہ نبی کریم نے غزوۂ اُحد میں میرے

3722,3723- انظر الحدیث: 4061، صحیح مسلم: 6192

3724- سنن ابن ماجه: 128

3725- صحیح مسلم: 6186,6185، سنن ترمذی: 3753,2830، سنن ابن ماجه: 130

سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا، يَقُولُ: جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ

لیے اپنے ماں باپ کو جمع کیا یعنی فرمایا: میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

3726 - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثُلُثُ الإِسْلاَمِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خوب معلوم ہے کہ اسلام قبول کرنے والوں میں میرا تیسرا نمبر ہے۔

3727 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، يَقُولُ: مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ، وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ، وَإِنِّي لَثُلُثُ الإِسْلاَمِ تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمٌ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن میں مسلمان ہوا اس وقت تک دو کے سوا اور کسی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ میں سات دن اسی حالت میں رہا اور مسلمان ہونے والوں میں تیسرا شخص میں ہوں۔ ایسی ہی ابو اسامہ نے ہاشم سے روایت کی ہے۔

3728 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: "إِنِّي لَأَوَّلُ العَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَكُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ، حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا يَضَعُ البَعِيرُ أَوِ الشَّاةُ، مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الإِسْلاَمِ، لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي، وَكَانُوا وَشَوْا بِهِ إِلَى عُمَرَ، قَالُوا: لاَ يُحْسِنُ يُصَلِّي"

قیس نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں عرب کا وہ سب سے پہلا آدمی ہوں جس نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے نیزہ چلایا۔ ہم نبی کریم ﷺ کی ہمراہی میں میں جہاد کرتے تو کھانے کو کچھ میسر نہ آتا تو درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کرتے، حتیٰ کہ ہمارا فضلہ بھی اونٹوں اور بکریوں کے فضلے کی طرح بالکل سخت ہوتا۔ پھر بھی بنی اسد میرے مسلمان ہونے پر تنقید کرتے ہیں، اگر ایسا ہوتا تو میں بڑا بدنصیب ہوتا اور میرے تمام اعمال ضائع ہوجاتے، چنانچہ انہوں نے حضرت عمر سے میری شکایت کی ہے کہ یہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھا سکتے۔

3726- انظر الحدیث: 3858,3727' سنن ترمذی: 3715

3727- راجع الحدیث: 3726' سنن ابن ماجہ: 132

3728- انظر الحدیث: 6453,5412' صحیح مسلم: 7360,7359' سنن ترمذی: 2366,2365' سنن ابن ماجہ: 131

16-بَابُ ذِكْرِ أَصْهَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْهُمْ أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ

3729 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بِذَلِكَ، فَاطِمَةُ فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لاَ تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ، يَقُولُ: أَمَّا بَعْدُ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ، فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي، وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا، وَاللّٰهِ لاَ تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ، عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ

3729م-وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مِسْوَرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ، قَالَ: حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي

رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نسبتی فرزندوں کا ذِکر، ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے ایک ہیں

حضرت مسور بن مخزمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے ابوجہل کی لڑکی کے لیے نکاح کا پیغام دیا جب یہ بات حضرت فاطمہ نے سنی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: آپ کی قوم کا خیال ہے کہ آپ اپنی صاحبزادیوں کے بارے میں کسی سے خفا نہیں ہوتے۔ اسی لیے حضرت علی بھی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوگئے۔ راوی کا بیان ہے: میں نے سنا کہ تشہد پڑھنے کے بعد آپ نے فرمایا: میں نے اپنی ایک لڑکی کا نکاح ابو العاص بن ربیع سے کیا تو اس نے جو بات مجھ سے کی اسے پورا کیا اور بیشک فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ اسے کوئی تکلیف پہنچے۔ خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اور عدو اللہ کی بیٹی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہوسکیں گی۔ پس حضرت علی نے وہ منگنی توڑ دی۔

حضرت مسور فرماتے ہیں: میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بنی عبدِ شمس کی رشتہ داری کا ذکر فرمایا اور اپنے نسبتی فرزند کی تعریف فرمائی کہ اس نے خوب رشتہ داری نبھائی۔ جو بات کی اسے پورا کیا اور جو مجھ سے وعدہ کیا اسے وفا کیا۔

3729- راجع الحديث:926

17- بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ البَرَاءُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلاَنَا

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

براء کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم ہمارے بھائی اور ہمارے آزاد کردہ غلام ہو۔

3730 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ تَطْعُنُوا فِي إِمَارَتِهِ، فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے لشکر تیار فرمایا اور حضرت اسامہ بن زید کو امیر لشکر مقرر فرمایا۔ بعض حضرات کو ان کی سرداری پسند نہ آئی۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ان کی سرداری ہی ناپسند نہیں کرتے بلکہ اس سے پہلے ان کی والد ماجد کی سرداری ہی تمہیں کب پسند تھی۔ حالانکہ خدا کی قسم، وہ سرداری کے لیے موزوں تھے۔ دوسرے لوگوں کی نسبت ان سے بڑی محبت تھی اور ان کے بعد مجھے ان سے اور لوگوں کی نسبت زیادہ محبت ہے۔

3731 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ قَائِفٌ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ، قَالَ: فَسُرَّ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ، فَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک قیافہ شناس آیا اور نبی کریم ﷺ موجود تھے اس وقت اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ دونوں لیٹے ہوئے تھے۔ قیافہ شناس نے کہا کہ ان میں سے ایک قدم باپ کا اور ایک بیٹے کا ہے۔ نبی کریم ﷺ سن کر بہت مسرور ہوئے۔ یہ بات آپ کو اتنی اچھی لگی کہ حضرت صدیقہ کو بھی بتائی۔

18- بَابُ ذِكْرِ أُسَامَةَ

حضرت اسامہ بن زید

3730- انظر الحديث: 7187,6627,4469,4468,4250

3731- راجع الحديث: 3555، صحیح مسلم: 3604

بْنِ زَيْدٍ

3732 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَخْزُومِيَّةِ، فَقَالُوا: مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

3733 - وحَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: ذَهَبْتُ أَسْأَلُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ حَدِيثِ الْمَخْزُومِيَّةِ فَصَاحَ بِي، قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَلَمْ تَحْتَمِلْهُ عَنْ أَحَدٍ؟ قَالَ: وَجَدْتُهُ فِي كِتَابٍ كَانَ كَتَبَهُ أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَلَمْ يَجْتَرِئْ أَحَدٌ أَنْ يُكَلِّمَهُ، فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَقَالَ: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ، لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مخزومی عورت نے قریش کو پریشانی میں ڈال دیا وہ کہنے لگے کہ حضرت اسامہ بن زید کے سوا سفارش کی جرأت اور کون کرسکتا ہے کیونکہ ان سے رسول اللہ ﷺ کو محبت ہے۔

سفیان کہتے ہیں کہ میں نے زہری کی خدمت میں جاکر ان سے مخزومی عورت کی حرکت کے متعلق میں پوچھا تو انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ (علی نے) سفیان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے کسی سے سنا تو نہیں، ہاں ایوب بن موسیٰ کی کتاب میں لکھا ہوا دیکھا ہے جو انہوں نے زہری، عروہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی۔ لوگ کہنے لگے کہ اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے کون عرض کرے۔ کسی کو عرض کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ آخر کار حضرت اسامہ بن زید نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی۔ آپ نے فرمایا: بیشک بنی اسرائیل میں جب کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور غریب چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتے، حالانکہ اگر فاطمہ بھی ایسا کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

000- بَابٌ

حضرت محمد بن اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر

3734 - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ، أَخْبَرَنَا

عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک آدمی کو دیکھا کہ مسجد

3732- راجع الحديث: 3475,2648

3733- راجع الحديث: 2648

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: نَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا، وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، إِلَى رَجُلٍ يَسْحَبُ ثِيَابَهُ فِي نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: انْظُرْ مَنْ هَذَا؟ لَيْتَ هَذَا عِنْدِي، قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ: أَمَا تَعْرِفُ هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ أُسَامَةَ، قَالَ: فَطَأْطَأَ ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهُ، وَنَقَرَ بِيَدَيْهِ فِي الأَرْضِ، ثُمَّ قَالَ:: لَوْ رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ

نبوی کے گوشے میں کپڑے پھیلا رہا ہے۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہے؟ کاش! یہ میرے قریب ہوتا۔ ایک شخص نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ اسے پہچانتے نہیں؟ یہ تو محمد بن اسامہ ہے۔ پس حضرت ابن عمر نے اپنا سر جھکا لیا اور دونوں ہاتھوں سے زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ اس کو دیکھتے تو ضرور اس سے محبت کرتے۔

3735- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ: اللَّهُمَّ أَحِبَّهُمَا، فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ان کو اور امام حسن کو گود میں لے کر کہا کرتے: "اے اللہ مجھے ان دونوں سے محبت ہے تو بھی ان سے محبت فرما۔"

3736- وَقَالَ نُعَيْمٌ: عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي مَوْلًى لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ "أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ، وَكَانَ أَيْمَنُ بْنُ أُمِّ أَيْمَنَ، أَخَا أُسَامَةَ، لِأُمِّهِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَرَآهُ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلاَ سُجُودَهُ فَقَالَ: أَعِدْ"

حضرت اسامہ بن زید کے مولیٰ سے منقول ہے کہ حجاج بن ایمن بن ام ایمن ان کے اخیافی بھائی اور انصاری تھے۔ انہیں حضرت ابنِ عمر نے دیکھا کہ رکوع اور سجدہ ٹھیک نہیں کرتے تو فرمایا: اپنی نماز کو لوٹاؤ۔

3737- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ، مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، إِذْ دَخَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلاَ سُجُودَهُ، فَقَالَ: أَعِدْ، فَلَمَّا وَلَّى،

دوسری روایت میں حضرت اسامہ بن زید کے مولیٰ حرملہ سے منقول ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حجاج بن ایمن آئے اور انہوں نے رکوع اور سجدے درست نہیں کیے، تو آپ نے فرمایا کہ نماز کا اعادہ کرو۔ جب وہ واپس چلے گئے تو حضرت ابن عمر نے مجھ سے پوچھا: یہ کون ہے؟

3735- انظر الحدیث: 6003,3747

3736- انظر الحدیث: 3737

3737- راجع الحدیث: 3736

قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: الحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَوْ رَأَى هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ فَذَكَرَ حُبَّهُ وَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّ أَيْمَنَ قَالَ: وحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي، عَنْ سُلَيْمَانَ وَكَانَتْ حَاضِنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

میں نے جواب دیا کہ حجاج بن ایمن بن امِ ایمن ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا اگر رسول اللہ ﷺ اس کو دیکھتے تو ضرور اس سے محبت کرتے۔ پھر حضرت امّ ایمن کی اولاد سے آپ کی محبت کے واقعات بیان کیے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میرے کچھ دوستوں نے سلیمان والی روایت میں یہ بھی کہا ہے کہ امِ ایمن کو نبی کریم ﷺ نے گود کھلایا تھا۔

19-بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب

3738- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتُ غُلاَمًا شَابًّا أَعْزَبَ، وَكُنْتُ أَنَامُ فِي المَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَأَيْتُ فِي المَنَامِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ، فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ البِئْرِ، وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ البِئْرِ، وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ، فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ، فَقَالَ لِي: لَنْ تُرَاعَ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں اگر کوئی آدمی خواب دیکھتا تو نبی کریم ﷺ کے حضور اسے بیان کیا کرتا۔ مجھے بھی آرزو تھی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور آپ کے سامنے بیان کروں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک عہد میں مجرد دلڑکا تھا اور مسجد میں سویا کرتا تھا۔ پس میں نے خواب میں دو فرشتوں کو دیکھا جو مجھے پکڑ کر ایسی جہنم کے نزدیک لے گئے جو پیچ در پیچ کنوئیں کی طرح تھی اور کنوئیں کی طرح اس کے دو کنارے تھے اور اس کے اندر کتنے ہی افراد تھے۔ انہیں پہچان کر میں کہنے لگا: "میں جہنم سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں جہنم سے پناہ چاہتا ہوں۔" ان میں سے ایک فرشتہ نے مجھ سے کہا کہ خوفزدہ مت ہو۔

3739- فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

پس میں نے حضرت حفصہ کے سامنے یہ خواب

3738- راجع الحدیث: 1128,440

3739- راجع الحدیث: 1121

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لاَ يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا

بیان کیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو سنا دیا۔ آپ نے فرمایا: عبداللہ بہت اچھا شخص ہے۔ کاش! وہ رات کو نماز پڑھا کرے۔ سالم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عبداللہ رات کو نہ سوتے مگر تھوڑی دیر۔

3740,3741 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أُخْتِهِ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهَا: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عبداللہ نیک شخص ہے۔

20-بَابُ مَنَاقِبِ عَمَّارٍ وَحُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت عمار اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب

3742 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنِ المُغِيرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَدِمْتُ الشَّأْمَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْتُ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ، فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: أَبُو الدَّرْدَاءِ، فَقُلْتُ: إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَيَسَّرَكَ لِي، قَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الكُوفَةِ، قَالَ: أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالوِسَادِ، وَالمِطْهَرَةِ، وَفِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ، - يَعْنِي عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لاَ يَعْلَمُهُ أَحَدٌ غَيْرُهُ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ يَقْرَأُ

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ملک شام گیا۔ پھر میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی کہ اے اللہ! مجھے کوئی اچھا ہمنشین عنایت فرما۔ پھر میں ایک جماعت کے قریب گیا اور ان کے پاس جا بیٹھا۔ اسی دوران میں ایک بوڑھا شخص میرے برابر میں آ بیٹھا۔ میں نے دریافت کیا: آپ کون ہیں؟ جواب دیا، ابودرداء۔ میں نے کہا، بیشک میں نے دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے کوئی اچھا سا ہمنشین عنایت فرمائے۔ پس میرے پاس آپ کو بھیج دیا ہے انہوں نے دریافت فرمایا: آپ کون ہیں؟ جواب دیا کہ میں کوفے کا رہنے والا ہوں۔ فرمایا، کیا آپ لوگ کے پاس ابن ام عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود) نہیں ہیں جو رسول خدا کی نعلین مبارک، تکیہ اور چھاگل اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے۔ کیا آپ لوگوں کے پاس وہ نہیں

3740,3741- راجع الحديث: 1121,440

3742- راجع الحديث: 3742,3287

عَبْدُ لَهُ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى؟ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى. وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى قَالَ: وَاللهِ لَقَدْ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ

ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی کے کہنے پر شیطان کے شر سے محفوظ رکھا ہے (یعنی حضرت عمار بن یاسر) کیا آپ لوگوں میں وہ حضرت حذیفہ نہیں ہیں جو نبی کریم ﷺ کے ان رازوں سے بھی واقف تھے جن سے کوئی دوسرا واقف نہیں تھا۔ پھر انہوں نے فرمایا: بتاؤ عبداللہ بن مسعود سورۂ الّیل کو کس طرح پڑھتے ہیں؟ پس میں نے پڑھ کر سنائی: وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ① وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ② وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ③ فرمانے لگے کہ خدا کی قسم مجھے بھی رسول اللہ ﷺ نے یہ اسی طرح پڑھائی ہے، گویا اپنے مبارک منہ سے میرے منہ میں ڈال دی۔

3743 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّأْمِ، فَلَمَّا دَخَلَ المَسْجِدَ، قَالَ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَجَلَسَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الكُوفَةِ، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ، أَوْ مِنْكُمْ، صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لاَ يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ، يَعْنِي حُذَيْفَةَ، قَالَ: قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ، أَوْ مِنْكُمْ، الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ، يَعْنِي عَمَّارًا، قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ، أَوْ مِنْكُمْ، صَاحِبُ السِّوَاكِ، وَالوِسَادِ، أَوِ السِّرَارِ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقْرَأُ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى، قُلْتُ: وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى، قَالَ: مَا زَالَ بِي هَؤُلاَءِ حَتَّى كَادُوا يَسْتَنْزِلُونِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابراہیم نخعی کا بیان ہے کہ حضرت علقمہ ملکِ شام کی جانب گئے اور جب مسجد میں داخل ہوئے تو دعا کی: اے اللہ! مجھے کوئی نیک ہمنشین عنایت فرما۔ پھر یہ حضرت ابودردا کے پاس جا بیٹھے۔ انہوں نے دریافت فرمایا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں کوفے کا رہنے والا ہوں۔ فرمایا: کیا آپ لوگوں میں وہ بھید جاننے نہیں کہ جن بھیدوں کو دوسرا نہیں جانتا تھا، یعنی حضرت حذیفہ۔ میں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: کیا آپ لوگوں میں وہ نہیں، جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے کہنے پر شیطان سے محفوظ رکھا: یعنی عمار بن یاسر۔ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمایا: کیا آپ لوگوں میں وہ نہیں جو مسواک والے ہیں (یعنی عبداللہ بن مسعود) میں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: عبداللہ بن مسعود وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ① وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ② کو کس طرح پڑھتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: وَالذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ③ فرمایا: ہمیشہ یہ لوگ میرے

3743- راجع الحدیث: 3742,3287

پیچھے پڑے رہتے ہیں، حتیٰ کہ مجھے اس سے ہٹا دینا چاہتے ہیں جو کچھ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پڑھا ہے۔

21- بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوعُبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

3744 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا، وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور ہماری اس امت کے لیے ابوعبیدہ ابن الجراح امین ہیں۔

3745 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ: لَأَبْعَثَنَّ يَعْنِي عَلَيْكُمْ، يَعْنِي أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَأَشْرَفَ أَصْحَابُهُ، فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجران والوں سے فرمایا کہ میں تمہارے اوپر حاکم بنا کر ایسے شخص کو بھیجوں گا جو واقعی امین ہوگا۔ آپ کے صحابہ منتظر رہے۔ پس آپ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روانہ فرمایا۔

000- بَابُ ذِكْرِ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ

مصعب بن عمیر کا ذکر

22- بَابُ مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب

قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَانَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ

نافع بن جبیر حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا نے امام حسن کو سینے سے لگا لیا۔

3744- انظر الحدیث: 7255,4382 صحیح مسلم: 6202

3745- انظر الحدیث: 7254,4381,4380 صحیح مسلم: 6205,6204 سنن ترمذی: 3796 سنن ابن ماجہ: 135

3746- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، عَنِ الحَسَنِ، سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى المِنْبَرِ وَالحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ، يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً، وَيَقُولُ: ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ المُسْلِمِينَ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر دیکھا اور امام حسن آپ کے پہلو میں تھے، کبھی آپ لوگوں کی طرف دیکھتے اور کبھی ان کی جانب۔ چنانچہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرا دے گا۔

3747- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا المُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالحَسَنَ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا أَوْ كَمَا قَالَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں اور امام حسن کو لیا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما۔ یا جو کچھ فرمایا۔

3748- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أُتِيَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ، وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا، فَقَالَ أَنَسٌ: كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالوَسْمَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت حسین علیہ السلام کا سر مبارک طشت میں رکھ کر عبید اللہ بن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ ٹھونگے مارنے لگا اور آپ کے حسن و جمال پر تنقید کی حضرت انس نے فرمایا کہ وہ تو رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہ تھے اور امام عالی مقام نے وسمہ کا خضاب کیا ہوا تھا۔

3749- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ المِنْهَالِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ، يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے امام حسن کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی اس سے محبت فرما۔

3746- راجع الحدیث:2704

3747- راجع الحدیث:3735

3749- صحیح مسلم:6209,6208' سنن ترمذی:3783,3782

3750 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الحَارِثِ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَمَلَ الحَسَنَ وَهُوَ يَقُولُ: بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ، لَيْسَ شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے امام حسن کو اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: میرے باپ کی قسم، تم رسولِ خدا کے مشابہ ہو حضرت علی کے مشابہ نہیں ہو اور حضرت علی ہنس رہے تھے۔

3751 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، وَصَدَقَةُ، قَالاَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا: محمد رسول اللہ ﷺ کی رِضا آپ کے اہلِ بیت کی محبت میں ہے۔

3752 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، وَقَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَنَسٌ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بڑھ کر نبی کریم ﷺ کے مشابہ نہ تھا۔

3753 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نُعْمٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، وَسَأَلَهُ عَنِ المُحْرِمِ؟ قَالَ: شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ، فَقَالَ: أَهْلُ العِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ الذُّبَابِ، وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا

ابنِ ابونعم فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے حالتِ احرام کے بارے میں پوچھا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں مکھی مارنے کے متعلق پوچھا تھا۔ حضرت ابنِ عمر نے فرمایا کہ اہلِ عراق مکھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو شہید کردیا تھا، حالانکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ دنیا میں یہ میرے دو پھول ہیں۔

3750- راجع الحديث:3542

3751- راجع الحديث:3713

3752- سنن ترمذی:3776

3753- انظر الحديث:5994، سنن ترمذی:3770

23-بَابُ مَنَاقِبِ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الجَنَّةِ

3754 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَقُولُ: أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا، وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلاَلًا

3755 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، أَنَّ بِلاَلًا، قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ، فَأَمْسِكْنِي، وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلَّهِ، فَدَعْنِي وَعَمَلَ اللَّهِ

حضرت بلال بن رباح مولیٰ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب

رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر فرماتے: حضرت ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار حضرت بلال کو آزاد کیا تھا۔

حضرت قیس بن ابوحازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر آپ نے مجھے اپنی ذات کے لیے خریدا ہے تو مجھے اپنے پاس رکھیے اور اگر رضائے الٰہی کے لیے خریدا ہے تو آزاد کردیجئے تاکہ میں وہ کام کروں جو اللہ تعالیٰ کے لیے ہوں۔

24-بَابُ ذِكْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

3756 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ، وَقَالَ: اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الحِكْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، وَقَالَ: عَلِّمْهُ الكِتَابَ ، حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ خَالِدٍ مِثْلَهُ، "وَالحِكْمَةُ: الإِصَابَةُ فِي غَيْرِ النُّبُوَّةِ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے مبارک سینے سے لگا کر دعا کی: اے اللہ! اسے حکمت سکھا دے۔

25-مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ

حضرت خالد بن ولید

3756- سنن ترمذی: 3824، سنن ابن ماجہ: 166

الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3757 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَعَى زَيْدًا، وَجَعْفَرًا، وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ، قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ، فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ، فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ، وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

رضی اللہ عنہ کے مناقب

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ کے متعلق لوگوں کو ان کی خبر آنے سے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ چنانچہ فرمایا: اب جھنڈے کو زید نے سنبھالا، پس شہید ہو گئے۔ پھر جعفر نے اٹھایا اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر ابن رواحہ نے پکڑا اور وہ بھی جامِ شہادت نوش کر گئے اور آپ کی دونوں آنکھیں اشک بار تھیں۔ حتیٰ کہ جھنڈے کو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے لے لیا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔

26- بَابُ مَنَاقِبِ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سالم مولیٰ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہما کے مناقب

3758 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: ذُكِرَ عَبْدُ اللَّهِ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ لاَ أَزَالُ أُحِبُّهُ، بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اسْتَقْرِئُوا القُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ، مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَبَدَأَ بِهِ، وَسَالِمٍ، مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: لاَ أَدْرِي بَدَأَ بِأُبَيٍّ، أَوْ بِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ تو ایسے شخص ہیں جن کو میں ہمیشہ دوست رکھتا ہوں، جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ قرآنِ مجید چار آدمیوں سے سیکھو: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ابتدا فرمائی، سالم مولیٰ ابوحذیفہ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ ابی بن کعب کا نام پہلے لیا یا معاذ بن جبل کا۔

27- بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود

3757- راجع الحدیث: 1246

3758- انظر الحدیث: 4999,3808,3806,3760، صحیح مسلم: 6289,6284

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3759 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوقًا، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلاَ مُتَفَحِّشًا وَقَالَ: إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلاَقًا

3760 - وَقَالَ: اسْتَقْرِئُوا القُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

3761 - حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، دَخَلْتُ الشَّأْمَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا، فَرَأَيْتُ شَيْخًا مُقْبِلًا فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ: أَرْجُو أَنْ يَكُونَ اسْتَجَابَ، قَالَ: مِنْ أَيْنَ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الكُوفَةِ، قَالَ: أَفَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالوِسَادِ وَالمِطْهَرَةِ؟ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيكُمُ الَّذِي أُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ؟ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لاَ يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ؟ كَيْفَ قَرَأَ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ وَاللَّيْلِ، فَقَرَأْتُ: (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) . وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى. وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاهُ إِلَى فِيَّ، فَمَا زَالَ هَؤُلاَءِ حَتَّى كَادُوا يَرُدُّونِي

رضی اللہ عنہ کا مناقب

حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فضول بات کہنے والے اور فضول کام کرنے والے نہ تھے اور آپ نے فرمایا ہے کہ مجھے تم میں سے وہ شخص زیادہ پسند ہے جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہے۔

اور فرمایا کہ قرآنِ کریم چار آدمیوں سے پڑھو: عبداللہ بن مسعود، سالم، مولیٰ ابوحذیفہ ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم سے۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ملک شام گیا، پھر دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کی: اے اللہ! مجھے کوئی ہمنشین عنایت فرما۔ پس میں نے ایک بوڑھے شخص کو آتے ہوئے دیکھا۔ جب وہ میرے قریب آیا تو میں نے کہا، امید ہے کہ میری دعا قبول ہوئی۔ بزرگ نے دریافت فرمایا: آپ کہاں سے آئے ہیں؟ میں نے کہا، کوفے سے۔ انہوں نے فرمایا: کیا آپ میں وہ (حضرت عبداللہ بن مسعود) نہیں جو نعلین مبارک، تکیہ اور چھاگل اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے؟ کیا آپ لوگوں میں وہ (حضرت عمار بن یاسر) نہیں ہیں جن کو شیطان سے محفوظ رکھا گیا ہے؟ کیا آپ لوگوں میں وہ (حضرت حذیفہ) نہیں، جو ان بھیدوں سے بھی واقف ہیں جن سے دوسرے واقف نہیں؟ اچھا بتایئے کہ عبداللہ بن مسعود بھلا سورۂ اللیل کو کس

3759- راجع الحدیث: 3758,3559

3760- راجع الحدیث: 3758

3761- راجع الحدیث: 3287

طرح پڑھتے ہیں؟ پس میں پڑھنے لگا: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ① وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ② وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ③ پھر انہوں نے فرمایا کہ مجھے بھی نبی کریم ﷺ نے یہ سورت اسی طرح پڑھائی تھی۔ لیکن یہ لوگ مجھے اس سے ہٹانے پر مُصر ہوئے ہیں۔

3762 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: سَأَلْنَا حُذَيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ قَرِيبِ السَّمْتِ وَالهَدْيِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَأْخُذَ عَنْهُ فَقَالَ: مَا أَعْرِفُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ

عبدالرحمٰن بن زید فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ سے پوچھا گیا کہ ہمیں ایسے آدمی کا نام بتایئے جو صورت اور سیرت میں نبی کریم ﷺ سے قریب ترین ہو، تاکہ ہم ایسے بزرگ سے دین حاصل کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں کسی ایسے آدمی کو نہیں جانتا جو صورت اور سیرت میں حضرت عبداللہ بن مسعود کی نسبت نبی کریم ﷺ سے قریب ترین ہو۔

3763 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ العَلَاءِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ اليَمَنِ فَمَكُثْنَا حِينًا مَا نُرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِمَا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں اور میرا بھائی ہم دونوں یمن سے (مدینہ منورہ) آئے تو ہم یہاں کافی عرصہ رہے۔ ہم یہی سمجھتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود بھی نبی کریم ﷺ کے اہلِ بیت سے ہیں کیونکہ ہم انہیں اور ان کی والدۂ محترمہ کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آتے ہوئے اکثر دیکھا کرتے تھے۔

28- بَابُ ذِكْرِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر

3764 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا المُعَافَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ نے نمازِ عشاء کے بعد وتر

3762- انظر الحدیث: 6097، سنن ترمذی: 3807

3763- انظر الحدیث: 4384، صحیح مسلم: 6278,6276، سنن ترمذی: 3806

مُلَيْكَةَ، قَالَ: أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ العِشَاءِ بِرَكْعَةٍ، وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی ایک رکعت پڑھی۔ ان کے پاس حضرت ابن عباس کا آزاد کردہ غلام بھی تھا۔ اس نے واپس آ کر حضرت ابن عباس کو بتایا تو آپ نے فرمایا: ان سے کچھ نہ کہنا کیونکہ وہ بھی رسول اللہ ﷺ کی صحبت بابرکت سے مشرف ہوتے رہے ہیں۔

3765 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: " هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ المُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ، فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ: أَصَابَ، إِنَّهُ فَقِيهٌ

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ کی امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا رائے ہے جبکہ وہ وتر کی ایک ہی رکعت پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بیشک وہ فقیہ ہیں۔

3766 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلاَةً، لَقَدْ صَحِبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهَا، وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا يَعْنِي: الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ العَصْرِ

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ لوگ ایک ایسی نماز پڑھتے ہیں، حالانکہ ہم نبی کریم ﷺ کی صحبت بابرکت میں رہے ہیں لیکن ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

29- بَابُ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الجَنَّةِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

3767 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔ پس جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

3766- راجع الحدیث: 587

3767- راجع الحدیث: 3714,936

30- بَابُ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

3768 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: إِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا: يَا عَائِشُ، هَذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلاَمَ فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لاَ أَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرئیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا: وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ لیکن آپ ﷺ جو کچھ دیکھتے ہیں وہ میں نہیں دیکھتی۔

3769 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: وحَدَّثَنَا عَمْرٌو، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں میں سے کامل بہت سے لوگ ہوئے لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجۂ فرعون کے سوا کوئی کامل نہ ہوئی اور عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر اس طرح ہے جیسے ثرید کی تمام کھانوں پر۔

3770 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ، كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عائشہ کی تمام عورتوں پر فضیلت ایسے ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے۔

3771 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ جب حضرت عائشہ

3768- راجع الحدیث: 3217

3769- راجع الحدیث: 3411

3770- انظر الحدیث: 5428,5419، صحیح مسلم: 6250,6249، سنن ترمذی: 3887، سنن ابن ماجہ: 3281

3771- انظر الحدیث: 4754,4753

الوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ المَجِيدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّ عَائِشَةَ اشْتَكَتْ، فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا أُمَّ المُؤْمِنِينَ تَقْدَمِينَ عَلَى فَرَطِ صِدْقٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ

صدیقہ رضی اللہ عنہا علیل ہوئیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عیادت کے لیے آئے اور کہنے لگے: اے اُمّ المومنین! آپ ایسی جگہ جارہی ہیں جہاں سچے پہنچے یعنی رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔

3772 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا، وَالحَسَنَ إِلَى الكُوفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّهَا زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَلَكِنَّ اللَّهَ ابْتَلاَكُمْ لِتَتَّبِعُوهُ أَوْ إِيَّاهَا

ابووائل فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی نے حضرت عمار اور امام حسن کو کوفہ بھیجا تا کہ ان لوگوں کو اپنی مدد پر راغب کریں تو حضرت عمار نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ دنیا و آخرت میں رسول ﷺ کی زوجہ ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو آزمایا ہے کہ ان کی پیروی کریں گے یا ان کی۔

3773 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلاَدَةً فَهَلَكَتْ " فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا، فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلاَةُ، فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ، فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ، فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ: أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: جَزَاكِ اللَّهُ خَيْرًا، فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ، إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا، وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے اپنی ہمشیرہ حضرت اسماء سے ہار اُدھار لیا تھا لیکن وہ گم ہوگیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے کئی حضرات کو اس کی تلاش میں روانہ کیا۔ پس نماز کا وقت ہوگیا اور بعض حضرات نے بغیر وضو کے نماز پڑھی، پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پانی نہ ملنے کی شکایت کی۔ اس پر تیمم کی آیت نازل ہوگئی۔ حضرت اُسید بن حُضیر نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے کہ جو تکلیف آپ کو پہنچ تھی اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے آسانی فرمادی اور عام مسلمانوں کو برکت حاصل ہوگئی۔

3774 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ اپنے آخری مرض میں رسول اللہ ﷺ کی باری ازواج مطہرات

3772- انظر الحدیث: 7101,7100

3773- راجع الحدیث: 334' صحیح مسلم: 815' سنن ابن ماجہ: 568

3774- صحیح مسلم: 6242

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا كَانَ فِي مَرَضِهِ، جَعَلَ يَدُورُ فِي نِسَائِهِ، وَيَقُولُ: أَيْنَ أَنَا غَدًا، أَيْنَ أَنَا غَدًا، حِرْصًا عَلَى بَيْتِ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي سَكَنَ

3775 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَقُلْنَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ، وَاللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، وَإِنَّا نُرِيدُ الخَيْرَ كَمَا تُرِيدُهُ عَائِشَةُ، فَمُرِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْمُرَ النَّاسَ أَنْ يُهْدُوا إِلَيْهِ حَيْثُ مَا كَانَ، أَوْ حَيْثُ مَا دَارَ، قَالَتْ: فَذَكَرَتْ ذَلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَأَعْرَضَ عَنِّي، فَلَمَّا عَادَ إِلَيَّ ذَكَرْتُ لَهُ ذَاكَ فَأَعْرَضَ عَنِّي، فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ لاَ تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ، فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا

میں سے جس کے ہاں ہوتی تو فرماتے کہ کل میری باری کس کے ہاں ہوگی؟ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کی رغبت کے سبب تھا۔ جب ان کی باری آئی تو آپ سکون میں آئے۔

حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باری کے دن پیش کیا کرتے تھے۔ اس پر تمام ازواجِ مطہرات حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جمع ہوئیں اور کہنے لگیں: اے اُمِ سلمہ! خدا کی قسم، لوگ اپنے ہدیے خدمت اقدس میں اس دن پیش کرتے ہیں جب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں باری ہوتی ہے حالانکہ مال کی ہمیں بھی اسی طرح حاجت ہے جس طرح عائشہ کو ہے۔ لہٰذا آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کریں کہ رسولِ اللہ لوگوں کو یہ حکم فرما دیں کہ میری خدمت میں ہدیے پیش کر دیا کرو خواہ میں کسی جگہ یا کسی مکان میں ہوں۔ پس حضرت امِ سلمہ نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کر دیا، تو آپ نے رخ انور پھیر لیا۔ جب انہوں نے دو تین دفعہ یہ بات دہرائی تو آپ نے فرمایا: اے امِ سلمہ! مجھے عائشہ کے متعلق تکلیف نہ پہنچاؤ، کیونکہ خدا کی قسم، عائشہ کے سوا تم میں سے کسی کے لحاف کے اندر مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔

☆☆☆☆☆

3775- راجع الحديث: 2580,2574

بسم الله الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

63-بَابُ مَنَاقِبِ الأَنْصَارِ

انصار کے مناقب

1-بَابُ مَنَاقِبِ الأَنْصَارِ

انصار کے مناقب

(وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلاَ يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنالیا دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیئے گئے (پ ۲۸، الحشر ۹)

3776-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا غَيْلاَنُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَرَأَيْتَ اسْمَ الأَنْصَارِ، كُنْتُمْ تُسَمَّوْنَ بِهِ، أَمْ سَمَّاكُمُ اللَّهُ؟ قَالَ: بَلْ سَمَّانَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، كُنَّا نَدْخُلُ عَلَى أَنَسٍ، فَيُحَدِّثُنَا بِمَنَاقِبِ الأَنْصَارِ، وَمَشَاهِدِهِمْ، وَيُقْبِلُ عَلَيَّ، أَوْ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الأَزْدِ، فَيَقُولُ: فَعَلَ قَوْمُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا

غیلان بن جریر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انصار نام کے متعلق پوچھا کہ کیا یہ نام آپ سب نے خود رکھا ہے یا اللہ تعالیٰ نے یہ نام رکھا ہے؟ جواب دیا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس نام سے موسوم فرمایا ہے۔ جب ہم حضرت انس کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہ میری یا قبیلہ ازد کے کسی طرف کی جانب متوجہ ہوکر فرماتے: آپ کی قوم نے فلاں دن فلاں کارنامہ انجام دیا تھا۔

3777-حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ، يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ، وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوا، فَقَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگِ بعاث کے لیے اپنے رسول کی تشریف آوری کا دن مقرر فرما رکھا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ (مدینہ منورہ میں) تشریف لائے تو ان کی جماعتیں بکھر گئیں اور ان کے کچھ سردار مارے گئے جبکہ بعض زخمی ہوئے تو یہ دن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے ان لوگوں کے اسلام میں داخل ہونے کا مقرر

3776- انظر الحدیث: 3844

3777- انظر الحدیث: 3930,3846

الإِسْلاَمِ

3778 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَتِ الأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَأَعْطَى قُرَيْشًا: وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَهُوَ العَجَبُ، إِنَّ سُيُوفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ، وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا الأَنْصَارَ، قَالَ: فَقَالَ: مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ، وَكَانُوا لاَ يَكْذِبُونَ، فَقَالُوا: هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ، قَالَ: أَوَلاَ تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ إِلَى بُيُوتِهِمْ، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟ لَوْ سَلَكَتِ الأَنْصَارُ وَادِيًا، أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ

2-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلاَ الهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ

قَالَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3779 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ أَبُو القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ الأَنْصَارَ سَلَكُوا وَادِيًا، أَوْ شِعْبًا، لَسَلَكْتُ فِي وَادِي الأَنْصَارِ، وَلَوْلاَ الهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ

فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن کچھ انصار کہنے لگے کہ مال قریش کو دیا جاتا ہے، یہ کتنی عجیب بات ہے حالانکہ قریش کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے لیکن ہمارا مالِ غنیمت ان کے حوالے کیا جارہا ہے جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے انصار کو بلایا اور فرمایا: تمہارے بارے میں مجھ تک یہ بات پہنچی ہے اورتم جھوٹ نہیں بولا کرتے۔ انہوں نے جواب دیا کہ واقعی آپ تک دُرست خبر پہنچی ہے۔ فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مالِ غنیمت لے کر اپنے گھروں کو لوٹیں اور تم اللہ تعالیٰ کے رسول کو لے کر اپنے گھروں کو جاؤ؟ اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں گے تو میں بھی انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

انصار کے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے ہوتا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسولِ اللہ ﷺ سے راوی ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم، یا یہ فرمایا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: اگر انصار کسی بھی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انصار کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک شخص ہوتا۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ آپ نے یہ خلافِ حقیقت نہیں فرمایا کیونکہ انصار

3778- راجع الحدیث:3146، صحیح مسلم:2437

3779- انظر الحدیث:7244

الْأَنْصَارِ . فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا ظَلَمَ بِأَبِي وَأُمِّي، آوَوْهُ وَنَصَرُوهُ، أَوْ كَلِمَةً أُخْرَى

نے آپ کو جگہ دی اور آپ کی مدد کی تھی۔ یا صرف دوسری بات کہی۔

3-بَابُ إِخَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ

مہاجرین وانصار کی بھائی چارہ قائم فرمانا

3780-حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ: إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا، فَأَقْسِمُ مَالِي نِصْفَيْنِ، وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِي أُطَلِّقْهَا، فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا، قَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، أَيْنَ سُوقُكُمْ؟ فَدَلُّوهُ عَلَى سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ، فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ، ثُمَّ تَابَعَ الغُدُوَّ، ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْيَمْ . قَالَ: تَزَوَّجْتُ، قَالَ: كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا؟ . قَالَ: نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ - أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، شَكَّ إِبْرَاهِيمُ -

ابراہیم بن سعد اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں ہوئے تو آپ نے حضرت عبدالرحمان اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرما دی۔ پس انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن سے کہا کہ مال کے لحاظ سے میری حالت انصار میں سب سے اچھی ہے، میں اپنے مال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہوں۔ نیز میری دو بیویاں ہیں، پس ان میں سے جو آپ کو پسند ہو اس کا نام بتائیے تاکہ میں اسے طلاق دے دوں اور عدت گزرنے پر آپ اس سے شادی کرلیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اہل وعیال اور مال و دولت میں برکت دے۔ مجھے تو اپنا بازار بتا دیجئے۔ انہوں نے بنی قینقاع کا بازار بتا دیا۔ جب وہ واپس لوٹ تو کچھ پنیر اور گھی ان کے پاس تھا۔ پھر اسی طرح دوسرے دن گئے۔ پھر ایک دن جب وہ آئے تو ان کے اوپر زرد نشان تھا، پس نبی کریم ﷺ نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا تو یہ عرض گزار ہوئے کہ میں نے شادی کرلی ہے۔ دریافت فرمایا کہ اسے کتنا مہر دیا ہے؟ جواب دیا گٹھلی جتنا سونا یا وزن میں گٹھلی کے برابر سونا، راوی کو اس میں شک ہے۔

3781-حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

3780- راجع الحدیث:2048

3781- راجع الحدیث:2049

جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَآخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، وَكَانَ كَثِيرَ المَالِ، فَقَالَ سَعْدٌ: قَدْ عَلِمَتِ الأَنْصَارُ أَنِّي مِنْ أَكْثَرِهَا مَالًا، سَأَقْسِمُ مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ، وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَأُطَلِّقُهَا، حَتَّى إِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ، فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتَّى أَفْضَلَ شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ وَأَقِطٍ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ، وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْيَمْ . قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ مَا سُقْتَ إِلَيْهَا؟ . قَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

ہمارے پاس حضرت عبدالرحمٰن بن عوف تشریف لائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرمادی تھی اور یہ بڑے مالدار تھے۔ پس حضرت سعد نے کہا کہ انصار اس بات کو جانتے ہیں کہ ان میں سب سے زیادہ مال میرے پاس ہے۔ پس میں اپنے مال کو اپنے اور آپ کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کرلیتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں، ان میں سے جو آپ کو پسند آئے میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں۔ لہٰذا جب وہ حلال ہوجائے تو آپ اس سے نکاح کرلینا۔ حضرت عبدالرحمٰن نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہلِ وعیال میں برکت فرمائے۔ اس دن جب وہ بازار سے لوٹے تو منافع میں کچھ گھی اور پنیر لے کر آئے۔ کچھ ہی دنوں کے بعد جب یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو ان کے اوپر زرد دھبے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق دریافت کیا تو عرض کی: میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کرلیا ہے۔ پوچھا، مہر کتنا دیا ہے؟ عرض کی: گٹھلی کے برابر سونا یا سونے کی گٹھلی یعنی ڈلی۔ فرمایا۔ ولیمہ بھی کرو خواہ ایک ہی بکری سے میسر آئے۔

3782 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَّامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ المُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتِ الأَنْصَارُ: اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ النَّخْلَ، قَالَ: لاَ قَالَ: يَكْفُونَنَا المَئُونَةَ وَيُشْرِكُونَنَا فِي التَّمْرِ قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی کہ ہمارے اور ان کے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو بلکہ یوں کرو کہ محنت وہ کریں اور تم پیداوار سے انہیں حصہ دے دیا کرو۔ عرض آپ جو فرمائیں ہم نے مانا۔

3782- راجع الحديث: 2325

4-بَابُ حُبِّ الأَنْصَارِ

3783 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الأَنْصَارُ لاَ يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلاَ يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ

3784 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: آيَةُ الإِيمَانِ حُبُّ الأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الأَنْصَارِ

انصار کی محبت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا یا یہ کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انصار سے محبت نہیں رکھے گا مگر مومن اور ان سے عداوت نہیں رکھے گا مگر منافق۔ جو ان سے محبت کرے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے عداوت رکھے تو اللہ تعالیٰ اس سے عداوت رکھے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انصار سے محبت کرنا ایمان کی علامت ہے اور انصار سے عداوت رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔

5-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلأَنْصَارِ: أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ

3785 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِينَ - قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ - مِنْ عُرُسٍ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ. قَالَهَا ثَلاَثَ مِرَارٍ

رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: مجھے انصار سب لوگوں سے پیارے ہیں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بعض عورتوں اور بچوں کو آتے ہوئے دیکھا، راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں کسی شادی سے آرہے تھے، تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہوگئے اور تین دفعہ آپ نے فرمایا: خدا گواہ ہے کہ تم مجھے تمام لوگوں سے محبوب ہو۔

3783- صحیح مسلم:234، سنن ترمذی:3899، سنن ابن ماجہ:163

3784- راجع الحدیث:17

3785- انظر الحدیث:5180

3786 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا، فَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّكُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَرَّتَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری عورت اپنے بچے کو لیے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم مجھے سب لوگوں سے محبوب ہو۔ یہ دو دفعہ فرمایا۔

6-بَابُ أَتْبَاعِ الأَنْصَارِ

انصار کی اتباع کا بیان

3787 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَتِ الأَنْصَارُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ، وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا. فَدَعَا بِهِ فَنَمَيْتُ ذَلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَدْ زَعَمَ ذَلِكَ زَيْدٌ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار بارگاہِ نبوت میں عرض کی: ہر نبی کے اتباع کرنے والے ہوتے ہیں اور بیشک ہم نے آپ کی اتباع کی ہے لہٰذا دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پیروکاروں میں شمار فرمالے۔ پس آپ نے دعا کی۔ میں (عمرو راوی) نے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ زید بن ارقم نے ایسا ہی فرمایا ہے۔

3788 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ، رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ، قَالَتِ الأَنْصَارُ: إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ أَتْبَاعًا، وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ، قَالَ عَمْرٌو: فَذَكَرْتُهُ لِابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَدْ زَعَمَ ذَاكَ زَيْدٌ، قَالَ شُعْبَةُ: أَظُنُّهُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ

ابوحمزہ کو انصار میں سے ایک شخص نے فرماتے ہوئے سنا کہ انصار نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی: ہر نبی کے اتباع کرنے والے ہوتے ہیں اور بیشک ہم نے آپ کی اتباع کی ہے۔ پس دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیروکاروں کو بھی ہم میں شمار فرمالے۔ نبی کریم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! ان کے پیروکاروں کو ان میں شمار فرما۔ (عمرو راوی) کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی لیلیٰ سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا: زید نے ایسا ہی کہا ہے۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ

3786- انظر الحديث: 6645,5234 صحيح مسلم: 6367,6366

3788- راجع الحديث: 3787

میرے خیال میں یہ زید بن ارقم ہیں۔

7-بَابُ فَضْلِ دُورِ الأَنْصَارِ

انصار کے گھرانوں کی فضیلت

3789 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ دُورِ الأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الأَنْصَارِ خَيْرٌ . فَقَالَ سَعْدٌ: "مَا أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا؟ فَقِيلَ: قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ "

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سے بنونجار سب سے بہتر ہیں، پھر بنوعبدالاشہل، پھر بنو حارث بن خزرج اور پھر بنوساعدہ۔ الغرض انصار کا ہر گھرانہ ہی بہتر ہے۔ حضرت سعد فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں نبی کریم ﷺ نے ہمارے گھرانے پر دوسرے گھرانوں کو فضیلت دی ہے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ کا گھرانہ بھی کتنے ہی گھرانوں پر فضیلت رکھتا ہے۔

3789م- وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، سَمِعْتُ أَنَسًا، قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا، وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

حضرت ابوسعید نے نبی کریم ﷺ سے دوسری روایت بھی اسی طرح کی ہے لیکن اس میں سعد کی جگہ سعد بن عبادہ ہے۔

3790 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ الطَّلْحِيُّ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: أَبُو سَلَمَةَ، أَخْبَرَنِي أَبُو أُسَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " خَيْرُ الأَنْصَارِ، أَوْ قَالَ: خَيْرُ دُورِ الأَنْصَارِ، بَنُو النَّجَّارِ، وَبَنُو عَبْدِ الأَشْهَلِ، وَبَنُو الحَارِثِ، وَبَنُو سَاعِدَةَ "

حضرت ابوسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہترین انصار، یا یہ فرمایا کہ انصار کے گھرانوں میں سے بہترین بنونجار، بنوعبدالاشہل، بنوحارث اور بنا ساعدہ ہیں۔

3791 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوحمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک انصار کے گھرانوں میں سے بہترین گھرانہ بنونجار کا ہے، پھر بنو

3789- صحیح مسلم: 6368، سنن ترمذی: 3911

3789م- انظر الحدیث: 6053,3807,3790

3790- راجع الحدیث: 3789، صحیح مسلم: 6373,6372، سنن ترمذی: 3910

3791- راجع الحدیث: 1872,1481

وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ خَيْرَ دُورِ الأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ عَبْدِ الأَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي الحَارِثِ، ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقْنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ: أَبَا أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ الأَنْصَارَ فَجَعَلَنَا أَخِيرًا؛ فَأَدْرَكَ سَعْدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ خُيِّرَ دُورُ الأَنْصَارِ فَجُعِلْنَا آخِرًا، فَقَالَ: أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الخِيَارِ

عبدالاشہل کا، پھر بنو حارث کا اور پھر بنو ساعدہ کا۔ الغرض انصار کا ہر گھرانہ ہی بہترین ہے۔ جب ان کی ملاقات حضرت سعد بن عبادہ سے ہوئی تو حضرت اُسید نے کہا: کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کے بہترین گھرانے بیان فرمائے تو ہمیں آخر میں شمار فرمایا۔ تو حضرت سعد یہ سن کر نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے انصار کے بہترین گھرانے بیان فرمائے تو ہمیں آخر میں شمار فرمایا۔ فرمایا: کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ تمہیں انصار کے بہترین لوگوں میں شمار کیا گیا ہے۔

8-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلأَنْصَارِ: اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الحَوْضِ

رسول اللہ ﷺ کا انصار سے کلام: صبر کرو، حتیٰ کہ حوض پر مجھ سے ملاقات کرو

قَالَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

3792 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلاَ تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلاَنًا؛ قَالَ: سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الحَوْضِ

حضرت اُسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص نے خدمت اقدس میں عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے حاکم مقرر نہیں فرمائیں گے جس طرح فلاں کو حاکم مقرر فرمایا ہے؟ ارشاد فرمایا: تم میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی، لہٰذا صبر کو اختیار کرنا حتیٰ کہ حوضِ کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔

3793 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انصار سے فرمایا: تم

3792- انظر الحدیث: 7057، صحیح مسلم: 4758،4757، سنن ترمذی: 2189، سنن نسائی: 5398

3793- انظر الحدیث: 3146

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ: إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي وَمَوْعِدُكُمُ الحَوْضُ

میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو ترجیح دی جائے گی، لہٰذا صبر سے کرنا حتیٰ کہ مجھ سے ملاقات کرو اور ہماری ملاقات کا مقام حوضِ کوثر ہے۔

3794 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حِينَ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى الوَلِيدِ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَنْصَارَ إِلَى أَنْ يُقْطِعَ لَهُمُ البَحْرَيْنِ، فَقَالُوا: لاَ إِلَّا أَنْ تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ المُهَاجِرِينَ مِثْلَهَا، قَالَ: إِمَّا لاَ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي، فَإِنَّهُ سَيُصِيبُكُمْ بَعْدِي أَثَرَةٌ

یحییٰ بن سعید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جبکہ وہ ان کے ساتھ ولید کی جانب جا رہے تھے کہ نبی کریم نے انصار کو بلایا تاکہ ان کے لیے بحرین کی جائیدادیں لکھ دی جائیں انہوں نے عرض کی کہ اس وقت تک ایسا نہ کیجئے جب تک ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی اسی طرح جائیدادیں نہ مل جائیں۔ فرمایا اگر یہ پسند نہیں تو صبر کرو حتیٰ کہ مجھ سے ملاقات کرو۔ میرے بعد تم دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔

9-بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصْلِحِ الأَنْصَارَ وَالمُهَاجِرَةَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا: اے اللہ! انصار اور مہاجرین کی حالت درست فرما

3795 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَةِ، فَأَصْلِحِ الأَنْصَارَ، وَالمُهَاجِرَةَ وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَقَالَ: فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عیش نہیں مگر آخرت کا عیش۔ اے اللہ! انصار اور مہاجرین کی حالت درست فرما۔'' حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوسری روایت بھی اسی طرح کی ہے، لیکن اس میں آپ نے یہ بھی کہا: ''پس انصار کی مغفرت فرما۔''

3796 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ خندق کے وقت انصار یوں کہہ

3794- انظر الحديث: 2376

3795- صحيح مسلم: 4649

3796- انظر الحديث: 2834

عَنْهُ قَالَ: كَانَتِ الأَنْصَارُ يَوْمَ الخَنْدَقِ تَقُولُ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا ... عَلَى الجِهَادِ مَا حَيِينَا أَبَدَا

فَأَجَابَهُمْ اللَّهُمَّ لاَ عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَهْ... فَأَكْرِمِ الأَنْصَارَ وَالمُهَاجِرَهْ

رہے تھے:

ہم نے محمد ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر لی
اور جہادی معرکوں کے لیے اپنی کمر کس لی

آپ نے انہیں جواب دیا، اے اللہ! عیش تو آخرت کا عیش ہے پس انصار اور مہاجرین کو اکرام سے نواز۔

3797 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الخَنْدَقَ، وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ لاَ عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم خندق کھودنے میں مشغول تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی ڈھو رہے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! عیش تو آخرت کا عیش ہے، پس مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

10-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ: (وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ) (الحشر: 9)

آیت وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ کا بیان

3798 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ: مَا مَعَنَا إِلَّا المَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَضُمُّ أَوْ يُضِيفُ هَذَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: أَنَا، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ: أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي، فَقَالَ: هَيِّئِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے اپنی ازواج مطہرات کے پاس سے کھانا لانے کے لیے بھیج دیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے ساتھ لے جانے والا یا اس کی میزبانی کرنے والا کون ہے؟ انصار میں سے ایک آدمی نے عرض کی کہ میں۔ پس وہ اپنی اہلیہ کے پاس جا کر کہنے لگے کہ رسول

3797- انظر الحديث: 6414,4098، صحیح مسلم: 4648

3798- انظر الحديث: 4889، صحیح مسلم: 5329,5328,5327، سنن ترمذی: 3304

طَعَامَكِ، وَأَصْبِحِي سِرَاجَكِ، وَنَوِّمِي صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوا عَشَاءً، فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا، وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا، وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا، ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَأَطْفَأَتْهُ، فَجَعَلاَ يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلاَنِ، فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ضَحِكَ اللَّهُ اللَّيْلَةَ، أَوْ عَجِبَ، مِنْ فَعَالِكُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ المُفْلِحُونَ) (الحشر: 9)

اللہ ﷺ کے مہمان کی خوب خاطر تواضع کرنا۔ انہوں نے عرض کی کہ ہمارے گھر میں تو صرف بچوں کے لیے کھانا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ تم کھانا تیار کرو، چراغ جلادو اور بچے جب شام کا کھانا مانگیں تو انہیں بہلا پھسلا کر سُلا دینا۔ پس اس کی بیوی نے کھانا تیار کیا، چراغ جلایا اور بچوں کو سُلا دیا۔ پھر اس طرح اٹھی گویا وہ چراغ درست کرنا چاہتی ہے اور چراغ بجھا دیا۔ پس یہ دونوں بھی مہمان کے ساتھ یوں ظاہر کرتے رہے کہ گویا وہ بھی کھانا کھا رہے ہیں حالانکہ دونوں ساری رات بھوکے رہے۔ جب صبح کے وقت وہ صحابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: تمہارے رات کے معاملے سے اللہ بہت خوش ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں (پ ۲۸، الحشر ۹)

11-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

انصار کی نیکیاں قبول کرو اور خطاؤں سے درگزر کرو

3799 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا شَاذَانُ، أَخُو عَبْدَانَ، حَدَّثَنَا أَبِي، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الحَجَّاجِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: مَرَّ أَبُو بَكْرٍ، وَالعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكُمْ؟ قَالُوا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے تو انہیں روتے ہوئے دیکھا۔ پوچھا کہ آپ کس بات پر رو رہے ہیں؟ جواب دیا کہ ہمیں اپنی مجلسوں میں نبی کریم ﷺ کا تشریف فرما ہونا یاد آرہا ہے۔ پس یہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور صورتِ حال عرض کی۔ اس پر نبی

3799- انظر الحدیث: 3801

مِنَّا. فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ، قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ، قَالَ: فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ، فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ نے چادر کا ایک سرا سر مبارک پر پٹی کی طرح باندھ لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ منبر پر رونق افروز ہوئے اور منبر پر یہ آپ کا آخری بیٹھنا تھا۔ پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کر کے فرمایا: میں تمہیں انصار کے متعلق نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ معدہ کی تھیلی کے مانند میرے محرم اسرار ہیں۔ ان پر جو واجب تھا اسے وہ ادا کر چکے اور ان کا حق باقی ہے لہٰذا ان کے نیک لوگوں کی نیکی قبول کرنا اور ان کے قصور واروں سے درگزر کرنا۔

3800 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ، سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ، وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ، حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ، وَتَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ أَمْرًا يَضُرُّ فِيهِ أَحَدًا، أَوْ يَنْفَعُهُ، فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے جبکہ آپ نے دونوں کندھوں پر چادر اوڑھ رکھی تھی اور سر مبارک سے چکنی پٹی باندھی ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ آپ منبر پر رونق افروز ہوئے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: دوسرے لوگ بڑھیں گے لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے، حتیٰ کہ ان کی تعداد صرف اتنی رہ جائے گی جیسے آٹے میں نمک۔ پس کوئی تم میں سے کسی کام کا اختیار رکھے جس کے ذریعے کسی کو نقصان یا نفع پہنچا سکے تو اس کو چاہیے کہ انصار کے نیک لوگوں کی نیکی کو قبول کر کے اور ان کے قصور واروں سے درگزر کرے۔

3801 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْأَنْصَارُ كَرِشِي، وَعَيْبَتِي وَالنَّاسُ سَيَكْثُرُونَ، وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انصار معدہ کی تھیلی کے مانند میرے محرم راز ہیں۔ دوسرے لوگ جلد بڑھتے جائیں گے لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے۔ پس ان کے نیک لوگوں کی نیکیوں کو قبول کرنا اور قصور

3800- راجع الحدیث: 927

3801- راجع الحدیث: 3799، صحیح مسلم: 6367، سنن ترمذی: 3907

مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

واروں سے درگزر کرنا۔

12-بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

3802 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيرٍ، فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا، فَقَالَ: أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هَذِهِ؟ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِنْهَا، أَوْ أَلْيَنُ رَوَاهُ قَتَادَةُ، وَالزُّهْرِيُّ، سَمِعَا أَنَسًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک حلّہ بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ پس آپ کے اصحاب ہاتھ پھیر پھیر کر اس کی ملائمیت پر تعجب کرنے لگے۔ فرمایا: تم اس کے ملائم ہونے پر تعجب کرتے ہو حالانکہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے عمدہ ہوں گے یا یہ فرمایا کہ اس سے بھی ملائم ہوں گے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

3803 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ مُسَاوِرٍ، خَتَنُ أَبِي عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اهْتَزَّ العَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سعد بن معاذ کی وفات کے وقت عرش بھی ہل گیا تھا۔

3803م-وَعَنِ الأَعْمَشِ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: لِجَابِرٍ، فَإِنَّ البَرَاءَ يَقُولُ: اهْتَزَّ السَّرِيرُ، فَقَالَ: إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ الحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

نیز اعمش، ابو صالح، حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ایک آدمی نے حضرت جابر سے کہا کہ حضرت براء تو یہ کہتے ہیں کہ تخت ہل گیا تھا، تو انہوں نے فرمایا کہ ان دونوں قبیلوں کے درمیان چونکہ کچھ رنجش تھی، ورنہ میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سعد بن معاذ کی وفات کے وقت عرش الٰہی ہل گیا تھا۔

3802- راجع الحدیث: 3249، صحیح مسلم: 6298،6299

3804 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أُنَاسًا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ المَسْجِدِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُومُوا إِلَى خَيْرِكُمْ، أَوْ سَيِّدِكُمْ. فَقَالَ: يَا سَعْدُ إِنَّ هَؤُلاَءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ. قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ، قَالَ" : حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ أَوْ: بِحُكْمِ المَلِكِ"

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر (بنی قریظہ کے یہودی) قلعہ سے باہر نکل آئے۔ پھر انہیں بلایا گیا تو آپ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب مسجد کے قریب پہنچے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے بہترین آدمی کے لیے تعظیماً کھڑے ہو یا اپنے سردار کے لیے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے سعد! یہ لوگ تمہارے حکم پر باہر آ گئے ہیں۔ حضرت سعد نے کہا کہ میں حکم دیتا ہوں کہ جوان میں لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا جائے۔ آپ نے فرمایا: تم نے حکم الٰہی کے مطابق فیصلہ کیا ہے یا فرشتے کے حکم کے مطابق۔

13-بَابُ مَنْقَبَةِ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ، وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما کے مناقب

3805 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلاَلٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ، خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَإِذَا نُورٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا، حَتَّى تَفَرَّقَا، فَتَفَرَّقَ النُّورُ مَعَهُمَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک تاریک رات میں دو شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس سے نکلے تو ان دونوں حضرات کے آگے آگے ایک نور تھا۔ جب وہ دونوں اپنے گھروں کو جانے کے لیے الگ ہوئے تو وہ نور الگ الگ دونوں کے ساتھ ہو گیا۔

3805م- وَقَالَ مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، إِنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، وَرَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ، وَقَالَ حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

معمر نے ثابت اور حضرت انس کے واسطے سے کہا ہے کہ وہ حضرت اُسید بن حضیر اور دوسرے ایک انصاری حماد، ثابت اور حضرت انس کے واسطے سے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس

3804- راجع الحدیث:3043

3805م- راجع الحدیث:465

وَسَلَّمَ

سے آنے والے حضرت اُسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے۔

14-بَابُ مَنَاقِبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3806 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اسْتَقْرِئُوا القُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ، مِنَ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ، مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَأُبَيٍّ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآنِ مجید چار اشخاص سے پڑھو: ابن مسعود، سالم مولیٰ ابوحذیفہ، ابی اور معاذ بن جبل سے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

15-بَابُ مَنْقَبَةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا

3807 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ دُورِ الأَنْصَارِ، بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الحَارِثِ بْنِ الخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ" : وَكَانَ ذَا قِدَمٍ فِي الإِسْلاَمِ: أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا، فَقِيلَ لَهُ: قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى نَاسٍ كَثِيرٍ"

حضرت سعد بن عُبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ واقعہ افک سے پہلے وہ نیک شخص تھے۔

حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں بہترین گھرانہ بنونجار کا ہے، پھر بنو عبدالاشہل کا، پھر بنو حارث بن خزرج کا اور پھر بنو ساعدہ کا۔ ویسے انصار کا ہر گھرانہ ہی بہترین ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو قدیم الاسلام تھے، انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں ہم پر رسول اللہ ﷺ نے دوسروں کو فضیلت دی ہے پس ان سے کہا گیا کہ آپ کو بھی تو کتنے ہی لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے۔

3806- راجع الحدیث:3758

3807- راجع الحدیث:3789

16-بَابُ مَنَاقِبِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3808 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: ذُكِرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، فَقَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ لاَ أَزَالُ أُحِبُّهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خُذُوا القُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ - فَبَدَأَ بِهِ - ، وَسَالِمٍ، مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

حضرت اُبّی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ایسے شخص ہیں جن سے میں ہمیشہ محبت رکھتا ہوں۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چار آدمیوں سے قرآنِ کریم حاصل کرو: چنانچہ سب سے پہلے عبداللہ بن مسعود کا نام لیا، پھر سالم مولیٰ ابوحذیفہ، معاذ بن جبل اور ابی ابن کعب رضی اللہ عنہم کا۔

3809 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ: " إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ (لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ) (البينة: 1) قَالَ: وَسَمَّانِي؟ قَالَ: نَعَمْ فَبَكَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت اُبّی سے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تمہیں سورۂ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا پڑھ کر سناؤں۔'' عرض کی، کیا میرا نام لے کر؟ فرمایا، ہاں۔ پس یہ رونے لگے۔

17-بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3810 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، " جَمَعَ القُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ، كُلُّهُمْ مِنَ الأَنْصَارِ: أُبَيٌّ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَبُو زَيْدٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ " قُلْتُ لِأَنَسٍ:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہدِ مبارک میں چار خوش نصیب حضرات نے قرآنِ کریم جمع کیا اور چاروں ہی انصار سے تھے یعنی اُبّی، معاذ بن جبل، ابوزید اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ حضرت انس رضی اللہ

3808- راجع الحدیث:3758

3809- انظر الحدیث:4961,4960,4959 صحیح مسلم:6293,1863,1862

3810- انظر الحدیث:5004,5003,3996 صحیح مسلم:6290 سنن ترمذی:3794

مَنْ أَبُو زَيْدٍ؟ قَالَ: أَحَدُ عُمُومَتِي

تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ابوزید کون ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ میرے ایک چچا ہیں۔

18-بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

3811 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ بِهِ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ القِدِّ، يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ، فَيَقُولُ: انْشُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ. فَأَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى القَوْمِ، فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، لاَ تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ القَوْمِ، نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ، أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا، تُنْقِزَانِ القِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا، تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ القَوْمِ، ثُمَّ تَرْجِعَانِ، فَتَمْلَآنِهَا، ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ القَوْمِ، وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلاَثًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد میں جب لوگ نبی کریم ﷺ سے الگ ہو کر دُور نکل گئے تھے تو حضرت ابوطلحہ آپ کے لیے ڈھال کی طرح بن گئے۔ حضرت ابوطلحہ بڑے ماہر تیر انداز تھے اور ان کی کمان کی تانت بڑی سخت تھی۔ اس دن ان کی دو یا تین کمانیں ٹوٹی تھیں۔ جب کوئی شخص ترکش لے کر ادھر سے گزرتا تو رسول اللہ ﷺ فرماتے: تیروں کو ابوطلحہ کے آگے ڈال دو۔ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ سر مبارک بلند کر کے معائنہ فرمانے لگے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان، سر بلند کر کے نہ دیکھیے، کہیں کافروں کا کوئی تیر آپ کو نہ لگ جائے۔ حضور آپ پر قربان۔ ہونے کے لیے میں حاضر ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ بنت ابوبکر اور حضرت امِ سلیم کو دیکھا کہ دونوں نے اپنے دامن اٹھائے ہوئے ہیں کہ پیروں کے زیور نظر آتے تھے اور دونوں اپنی پشت پر مشکیں لاد کر لا رہی تھیں اور پیاسے مسلمانوں کو پانی پلانے میں مصروف تھیں۔ پھر واپس جانا اور پانی لے کر آنا یہی ان کا معمول رہا۔ اس دن حضرت ابوطلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین دفعہ تلوار گر گئی تھی۔

19-بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلاَمٍ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ

3811- راجع الحديث:2880

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

3812 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ" : مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، إِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلاَمٍ" قَالَ: وَفِيهِ نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ (وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ) (الأحقاف: 10) الآيَةَ، قَالَ: لاَ أَدْرِي قَالَ مَالِكٌ الآيَةَ أَوْ فِي الحَدِيثِ

3813 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ المَدِينَةِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الخُشُوعِ، فَقَالُوا: هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهِمَا، ثُمَّ خَرَجَ، وَتَبِعْتُهُ، فَقُلْتُ: إِنَّكَ حِينَ دَخَلْتَ المَسْجِدَ قَالُوا: هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لاَ يَعْلَمُ، وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ: رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ - ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا - وَسْطَهَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ، أَسْفَلُهُ فِي الأَرْضِ، وَأَعْلاَهُ فِي السَّمَاءِ، فِي أَعْلاَهُ عُرْوَةٌ، فَقِيلَ لِي: ارْقَ قُلْتُ: لاَ أَسْتَطِيعُ، فَأَتَانِي مِنْصَفٌ، فَرَفَعَ ثِيَابِي مِنْ خَلْفِي، فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلاَهَا، فَأَخَذْتُ بِالعُرْوَةِ، فَقِيلَ لَهُ: اسْتَمْسِكْ

تعالیٰ عنہ کے مناقب

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے زمین پر چلنے والے کسی آدمی کے بارے میں یہ نہیں سنا کہ وہ اہلِ جنت سے ہے ماسوائے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ”اور بنی اسرائیل سے ایک آدمی نے گواہی دی۔“ راوی کہتے ہیں کہ مجھے یہ علم نہیں کہ آیت کا لفظ امام مالک نے اپنی طرف سے کہا ہے یا حدیث میں موجود ہے۔

حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص اندر داخل ہوا، جس کے چہرے پر خشوع و خضوع کے آثار ظاہر تھے۔ لوگ کہنے لگے کہ یہ اہل جنت سے ہے۔ پھر اس نے مختصر سی دو رکعتیں پڑھیں اور چلا گیا۔ میں بھی اس کے تعاقب میں چلتا گیا اور میں نے اس سے کہا: ”جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ یہ اہلِ جنت سے ہے۔“ جواب دیا: خدا کی قسم، ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ کسی کے متعلق ایسی بات کہیں جس کا ہمیں معلوم نہ ہو۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ لوگوں نے ایسا کیوں کہا۔ میں نے دورِ نبوی میں ایک خواب دیکھا اور اسے آپ کے سامنے بیان کیا تھا۔ خواب یہ دیکھا کہ میں ایک وسیع و کشادہ اور سرسبز و شاداب باغ میں ہوں۔ اس باغ میں لوہے کا ایک ستون ہے، جس کا نچلا سرا زمین میں اور اوپر والا آسمان میں ہے۔ اوپر والے حصے میں ایک کنڈی ہے۔ مجھ سے کہا گیا کہ اس

3812- صحیح مسلم:6330

3813- صحیح مسلم:6331

فَاسْتَيْقَظْتُ، وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تِلْكَ الرَّوْضَةُ الإِسْلاَمُ، وَذَلِكَ العَمُودُ عَمُودُ الإِسْلاَمِ، وَتِلْكَ العُرْوَةُ عُرْوَةُ الوُثْقَى، فَأَنْتَ عَلَى الإِسْلاَمِ حَتَّى تَمُوتَ وَذَاكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ

ستون پر چڑھ۔ میں نے کہا: اس پر میں کس طرح چڑھ سکتا ہوں۔ پس ایک غلام میرے قریب آیا اور اس نے پیچھے سے میرے کپڑے سمیٹے تو میں چڑھنے لگا، حتیٰ کہ ستون کے اوپر والے حصے تک جا پہنچا اور میں نے کنڈے کو پکڑ لیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ اسے مضبوطی سے پکڑنا جب میں بیدار ہوا تو وہ اسی طرح میرے ہاتھ میں تھا۔ پس میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ خواب بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: وہ باغ تو اسلام ہے اور وہ ستون، اسلام کا ستون ہے اور وہ کنڈا، اسلام کی مضبوط رسّی ہے پس تم آخری وقت تک اسلام پر قائم رہو گے۔ وہ شخص حضرت عبداللہ بن سلام تھے۔

3813م- وقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ، عَنْ ابْنِ سَلاَمٍ، قَالَ: وَصِيفٌ مَكَانَ مِنْصَفٌ

حضرت عبداللہ بن سلام سے یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے لیکن اس میں منصف کی جگہ وصیف ہے۔

3814 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَتَيْتُ المَدِينَةَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلاَمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَلاَ تَجِيءُ فَأُطْعِمَكَ سَوِيقًا وَتَمْرًا، وَتَدْخُلَ فِي بَيْتٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّكَ بِأَرْضٍ الرِّبَا بِهَا فَاشٍ، إِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ، فَأَهْدَى إِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ، أَوْ حِمْلَ شَعِيرٍ، أَوْ حِمْلَ قَتٍّ، فَلاَ تَأْخُذْهُ فَإِنَّهُ رِبًا، وَلَمْ يَذْكُرِ النَّضْرُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَوَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ البَيْتَ

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور حضرت عبداللہ بن سلام سے ملا۔ انہوں نے کہا، کیا آپ میرے ساتھ نہیں چلیں گے تاکہ میں آپ کو ستو اور کھجوریں کھلاؤں۔ ہم گھر میں داخل ہوئے تو انہوں نے کہا: آپ ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں سود کا عام رواج ہے۔ جب آپ کا کسی شخص پر قرض ہو اور وہ آپ کو گھاس، چارہ یا کوئی دوسری حقیری چیز بھی بطور تحفہ دے تو اسے نہ لینا کیونکہ وہ سود میں شمار ہوگی۔ اس حدیث کے اندر شعبہ والی روایت میں بیت کا لفظ نہیں ہے۔

20-بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

رسول اللہ ﷺ کا حضرت خدیجہ رضی

3813م- انظر الحديث: 7014,7010

3814- انظر الحديث: 4342

وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ وَفَضْلِهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کرنا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت

3815 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

محمد، عبدہ، ہشام بن عروہ، عروہ، عبداللہ بن جعفر، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو (پہلی سند) یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

3815م- حَدَّثَنِي صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت مریم ہیں اور اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت خدیجہ ہیں۔

3816 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَأَمَرَهُ اللَّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي خَلاَئِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم کی ازواجِ مطہرات میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں کرتی جتنا حضرت خدیجہ پر، حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں، لیکن میں آپ کو ان کا ذکر فرماتے ہوئے سنتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا کہ خدیجہ کو موتی کے محل کی خوشخبری دے دیجئے اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو ان کے ملنے والی عورتوں کو حسبِ حال گوشت بھیجتے۔

3817 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا . قَالَتْ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ازواجِ مطہرات میں سے اتنا مجھے کسی دوسری پر رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ پر۔ رسول اللہ ﷺ ان کا اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے۔ حالانکہ میرا نکاح ان کے تین سال بعد ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ نے

3815- راجع الحدیث:3432

3817- راجع الحدیث:3816

وَتَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلاَثِ سِنِينَ، وَأَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ

براہِ راست یا جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے آپ کو یہ حکم فرمایا تھا کہ خدیجہ کو جنت میں موتی کے محل کی خوشخبری دے دیجئے۔

3818 - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَمَا رَأَيْتُهَا، وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ، فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ، فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ، وَكَانَتْ، وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ کی کسی زوجۂ مطہرہ پر اتنا رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ پر، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں ہے، لیکن نبی کریم ﷺ اکثر ان کا ذکر فرماتے رہتے ہیں اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے اعضاء کو الگ الگ کر کے انہیں حضرت خدیجہ کی ملنی والی عورتوں کے لیے بھیجتے۔ کبھی میں اتنا عرض کر دیتی کہ دنیا میں کیا حضرت خدیجہ کے سوا اور کوئی عورت نہیں ہے تو آپ فرماتے، ہاں وہ ایسی ہی منفرد تھیں اور میری اولاد بھی ان سے ہے۔

3819 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ، لاَ صَخَبَ فِيهِ وَلاَ نَصَبَ

حضرت عبداللہ ابن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ کو خوشخبری دی تھی؟ جواب دیا، ہاں ایسے محل کی خوشخبری دی تھی جس میں نہ شوروغوغا ہوگا اور نہ غم و تکلیف اور وہ موتی کا محل ہوگا۔

3820 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ، أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلاَمَ مِنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حضرت جبرئیل نے آکر عرض کی: یارسول اللہ! یہ حضرت خدیجہ ہیں جو ایک برتن لے کر آرہی ہیں جس میں سالن اور کھانے پینے کی چیزیں ہیں۔ جب یہ آپ کے پاس آجائیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام کہیے اور

3818- راجع الحدیث: 3816 صحیح مسلم: 6228 سنن ترمذی: 2017

3819- راجع الحدیث: 1792,1600

3820- انظر الحدیث: 7497 صحیح مسلم: 6223

رَبِّهَا وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لاَ صَخَبَ فِيهِ، وَلاَ نَصَبَ"

انہیں جنت میں موتی کے محل کی خوشخبری دے دیجئے، جس میں کوئی شور یا مشقت نہیں۔

3821 - وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، أُخْتُ خَدِيجَةَ، عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاعَ لِذَلِكَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ هَالَةَ. قَالَتْ: فَغِرْتُ، فَقُلْتُ: مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ، حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ، هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت خدیجہ کی بہن ہالہ بنت خویلد نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ اسے حضرت خدیجہ کا اجازت طلب کرنا سمجھ کر کانپ اٹھے۔ پھر فرمایا، خدایا! یہ تو ہالہ ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ مجھے رشک ہوا۔ پس میں نے عرض کی کہ آپ قریش کی ایک سرخ رخساروں والی بڑھی کو اتنا یاد فرماتے رہتے ہیں، جنہیں وفات پائے بھی ایک عرصہ گزر گیا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کا بدل عطا نہیں فرما دیا ہے؟

21-بَابُ ذِكْرِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ البَجَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر

3822 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلاَ رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام سے منع نہیں کیا اور جب بھی آپ نے مجھے دیکھا تو مسکراتے ہوئے دیکھا۔

3823 - وَعَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ فِي الجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ، يُقَالُ لَهُ ذُو الخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ: الكَعْبَةُ اليَمَانِيَةُ أَوِ الكَعْبَةُ الشَّأْمِيَّةُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الخَلَصَةِ قَالَ: فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ

اور حضرت جریر بن عبداللہ سے بواسطہ قیس مروی ہے کہ دور جاہلیت میں ایک گھر تھا جسے ذوالخلصہ کہا جاتا تھا۔ کچھ لوگ اسے کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ بھی کہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا: کیا تم ذوالخلصہ کے متعلق مجھے راحت پہنچاؤ گے؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سوار لے کر

3821- صحیح مسلم:6232

3822- راجع الحدیث:3035

3823- راجع الحدیث:3020

أَحْمَسَ، قَالَ: فَكَسَرْنَا، وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ، فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ، فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ

اس کی جانب روانہ ہوا اور جا کر اسے توڑ پھوڑ دیا اور جتنے لوگ اس کے نزدیک ملے ان سب کو قتل کر دیا پس ہم نے آ کر جب اس معرکہ کی آپ کو خبر دی تو آپ نے ہمارے اور قبیلہ احمس والوں کے لیے دعا کی۔

22-بَابُ ذِكْرِ حُذَيْفَةَ بْنِ اليَمَانِ العَبْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3824- حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ، أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ" : لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ المُشْرِكُونَ هَزِيمَةً بَيِّنَةً، فَصَاحَ إِبْلِيسُ : أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولاَهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ، فَاجْتَلَدَتْ أُخْرَاهُمْ، فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ، فَنَادَى أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي، فَقَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ، قَالَ أَبِي: فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ"

حضرت حُذیفہ بن یمان عبسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگِ اُحد کے دن جب کافروں کو نمایاں شکست ہو گئی تو ابلیس نے چیخ پکار مچائی کہ اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کو سنبھالو۔ پس آگے والے لوٹ کر پیچھے والوں پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت حذیفہ نے دیکھا کہ ان کے والدِ ماجد بھی بعض مسلمانوں کے گھیرے میں تھے یہ پکارے اے خدا کے بندو! یہ تو میرے والد، میرے والد ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ان کی چیخ پکار کسی نے نہ سنی اور انہیں قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو معاف فرمائے۔ حضرت عروہ کے والدِ ماجد کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، اس حادثہ کا حضرت حذیفہ کو ہمیشہ دکھ رہا حتیٰ کہ وہ خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

23-بَابُ ذِكْرِ هِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

3825 - وَقَالَ عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ" : جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ

حضرت ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کا ذکر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! روئے زمین پر کوئی ایسا گھرانہ نہیں تھا جس کی ذلت مجھے آپ کے گھرانے کی ذلت

3824- راجع الحديث: 3290

3825- راجع الحديث: 2211

الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ، أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، قَالَ: وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا؟ قَالَ: لاَ أُرَاهُ إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ

سے زیادہ عزیز نہ تھی لیکن آج روئے زمین پر کوئی گھرانہ ایسا نہیں جس کی عزت مجھے آپ کے گھرانے سے عزیز ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے یہ بھی کہا کہ یارسول اللہ! مجھے اپنی جان کی قسم، بیشک ابوسفیان کنجوس شخص ہیں تو اگر میں ان کے مال میں سے ان کی اجازت کے بغیر بچوں کو کھلاؤں تو کیا حرج ہے؟ فرمایا میرے رائے میں ضرورت کے مطابق جائز ہے۔

24-بَابُ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

زید بن عمرو بن نفیل کا بیان

3826 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ، قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الوَحْيُ، فَقُدِّمَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةٌ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ: إِنِّي لَسْتُ آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ، وَلاَ آكُلُ إِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَأَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يَعِيبُ عَلَى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ، وَيَقُولُ: الشَّاةُ خَلَقَهَا اللَّهُ، وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ المَاءَ، وَأَنْبَتَ لَهَا مِنَ الأَرْضِ، ثُمَّ تَذْبَحُونَهَا عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللَّهِ، إِنْكَارًا لِذَلِكَ وَإِعْظَامًا لَهُ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی نزولِ وحی سے پہلے زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح کے نچلے حصے میں ملاقات ہوئی۔ جب نبی کریم ﷺ کے حضور دستر خوان بچھایا گیا۔ تو آپ نے کھانے سے انکار فرما دیا۔ پھر زید نے کہا کہ میں بھی اس میں سے نہیں کھایا کرتا جسے تم اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو۔ میں تو اسی میں سے کھاتا ہوں جس پر وقت ذبح اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ زید بن عمرو قریش کے ذبیحہ کو پسند نہیں کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ بکری کو خدا نے پیدا کیا، اسی نے آسمان سے اس کے لیے پانی اتارا، زمین سے اس کے لیے چارہ اگایا، پھر تم اسے اللہ کے سوا دوسروں کے نام پر ذبح کرتے ہو۔ وہ اس بات کو برا جانتے ہوئے انکار کیا کرتے تھے۔

3827 - قَالَ مُوسَى: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَلاَ أَعْلَمُهُ إِلَّا تُحُدِّثَ بِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ " : أَنَّ

یہ دوسری روایت بھی غالباً حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ زید بن عمرو بن نفیل ملک شام

3826- انظر الحدیث:5499

3827- راجع الحدیث:3826

زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ إِلَى الشَّأْمِ يَسْأَلُ عَنِ الدِّينِ، وَيَتْبَعُهُ، فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ اليَهُودِ فَسَأَلَهُ عَنْ دِينِهِمْ، فَقَالَ: إِنِّي لَعَلِّي أَنْ أَدِينَ دِينَكُمْ، فَأَخْبِرْنِي، فَقَالَ: لاَ تَكُونُ عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ، قَالَ زَيْدٌ مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ غَضَبِ اللَّهِ، وَلاَ أَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ شَيْئًا أَبَدًا، وَأَنَّى أَسْتَطِيعُهُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ، قَالَ: مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا، قَالَ زَيْدٌ: وَمَا الحَنِيفُ؟ قَالَ: دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا، وَلاَ نَصْرَانِيًّا، وَلاَ يَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ، فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ النَّصَارَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ، فَقَالَ: لَنْ تَكُونَ عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ، قَالَ: مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ، وَلاَ أَحْمِلُ مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ، وَلاَ مِنْ غَضَبِهِ شَيْئًا أَبَدًا، وَأَنَّى أَسْتَطِيعُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ، قَالَ: مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا، قَالَ: وَمَا الحَنِيفُ؟ قَالَ: دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلاَ نَصْرَانِيًّا وَلاَ يَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ، فَلَمَّا رَأَى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ خَرَجَ، فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنِّي عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ".

کی جانب گئے تا کہ کسی سے پوچھ کر برحق دین حق کی اتباع کریں۔ پس ان کی یہودی عالم سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے اس کے دین کے متعلق پوچھا اور کہا کہ شاید میں تمہارا دین اپنالوں۔ وہ کہنے لگا کہ تم ہمارے دین میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک قہرِالٰہی سے اپنا حصہ نہ پالو۔ انہوں نے کہا کہ میں تو خدا کے قہر سے کوسوں دُور بھاگتا ہوں اور خدا کا ذرا سا غضب بھی سہنے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ پس کیا تم مجھے کسی دوسرے دین کے متعلق بتا سکتے ہو؟ وہ کہنے لگا کہ مجھے دینِ حنیف کے سوا اور کسی دین کا پتہ نہیں ہے۔ زید نے پوچھا کہ دینِ حنیف کونسا ہے؟ جواب دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین، جو یہودیت و نصرانیت کے علاوہ ہے اور اس میں اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہیں کی جاتی۔ پس زید وہاں سے چلے گئے اور ایک نصرانی عالم سے ملاقات کی۔ اس سے بھی یہی پوچھا تو اس نے کہا: تم ہمارے دین میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ اللہ کی لعنت سے اپنا حصہ حاصل نہ کرو۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں تو خدا کی لعنت سے کوسوں دور بھاگتا ہوں اور اللہ کی لعنت اور اس کے قہر کو ذرا بھی برداشت کرنے کی مجھ میں ہرگز طاقت نہیں ہے۔ پس کیا تم مجھے کسی اور دین کے متعلق بتاؤ گے؟ اس نے جواب دیا کہ میں دینِ حنیف کے سوا اور کسی دین کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ پوچھا کہ دینِ حنیف کیا ہے؟ جواب دیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین، جو نہ یہودیت ہے نہ نصرانیت اور نہ اس میں اللہ کے سوا کسی کی عبادت کی جاتی ہے۔ جب زید نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ان کی زبانی یہ فیصلہ دیکھا تو اس کے پاس سے

3828 - وَقَالَ اللَّيْثُ، كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ" : رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الكَعْبَةِ يَقُولُ: يَا مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ، وَاللَّهِ مَا مِنْكُمْ عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرِي، وَكَانَ يُحْيِي المَوْءُودَةَ، يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَ ابْنَتَهُ، لاَ تَقْتُلْهَا، أَنَا أَكْفِيكَهَا مَئُونَتَهَا، فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِأَبِيهَا: إِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكَ، وَإِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مَئُونَتَهَا"

چلے آئے۔ باہر آئے تو ہاتھ اٹھا کر کہا: اے اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں دینِ ابراہیمی پر ہوں۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا کہ کعبہ سے پیٹھ لگا کر کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے گروہ قریش! خدا کی قسم، میرے سوا تم میں سے کوئی بھی دینِ ابراہیمی دین پر نہیں ہے اور وہ زندہ دفن کی جانے والی لڑکی کو بھی بچاتے تھے اور جب کوئی شخص اپنی لڑکی کو اس طرح قتل کر دینے کا ارادہ کرتا تو کہتے کہ اسے قتل نہ کرو، تمہارے بجائے میں اس کی پرورش کرتا رہوں گا۔ پس اسے لے لیتے اور جب وہ بڑی ہوجاتی تو اس کے والد سے کہتے کہ اگر تم چاہو تو لڑکی تمہیں دے دوں اور اگر چاہو تو حسب سابق اس کی پرورش کرتا رہوں۔

25-بَابُ بُنْيَانِ الكَعْبَةِ

تعمیر کعبہ

3829- حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا بُنِيَتِ الكَعْبَةُ، ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلاَنِ الحِجَارَةَ، فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ يَقِيكَ مِنَ الحِجَارَةِ، فَخَرَّ إِلَى الأَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: إِزَارِي إِزَارِي فَشَدَّ عَلَيْهِ إِزَارَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب خانہ کعبہ کی تعمیر ہونے لگی تو نبی کریم ﷺ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما دونوں پتھر اٹھا کر لاتے۔ حضرت عباس نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اپنا تہبند کندھے پر رکھ لو تا کہ پتھروں کی رگڑ نہ لگے تو آپ زمین پر تشریف لے آئے اور آنکھیں آسمان سے لگ گئیں جب افاقہ ہوا تو یہی کہہ رہے تھے میرا تہبند، میرا تہبند۔ پس آپ کا تہبند باندھ دیا گیا۔

3830 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

عمرو بن دینار اور عبید اللہ بن ابو یزید دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے دور زمانہ

3829- راجع الحدیث: 1580,364

يَزِيدَ قَالاَ: لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ البَيْتِ حَائِطٌ، كَانُوا يُصَلُّونَ حَوْلَ البَيْتِ، حَتَّى كَانَ عُمَرُ فَبَنَى حَوْلَهُ حَائِطًا، قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ جَدْرُهُ قَصِيرٌ فَبَنَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ"

میں کعبہ کے گرد دیوار نہ تھی اور لوگ بیت اللہ کے گرد نماز پڑھتے رہتے تھے۔ حتیٰ کہ حضرت عمر نے اس کے گرد دیوار بنوائی۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ وہ دیوار نیچی تھی۔ جس پر مزید تعمیر حضرت ابن زبیر نے کروائی۔

26-بَابُ أَيَّامِ الجَاهِلِيَّةِ

جاہلیت کا عہد

3831- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ، فِي الجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ المَدِينَةَ صَامَهُ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ لاَ يَصُومُهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ دور جاہلیت کے اندر قریش عاشورے کے دن روزہ رکھا کرتے تھے اور نبی کریم ﷺ بھی عاشورے کا روزہ رکھتے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو آپ خود اس کا روزہ رکھتے اور دوسرے لوگوں کو بھی یہ روزہ رکھنے کا حکم فرماتے۔ جب ماہِ رمضان کے روزوں کی فرضیت نازل ہوگئی تو جو چاہتا یہ روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

3832 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ العُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الحَجِّ مِنَ الفُجُورِ فِي الأَرْضِ، وَكَانُوا يُسَمُّونَ المُحَرَّمَ صَفَرًا، وَيَقُولُونَ: إِذَا بَرَا الدَّبَرْ، وَعَفَا الأَثَرْ، حَلَّتِ العُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ، قَالَ: فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رَابِعَةً مُهِلِّينَ بِالحَجِّ، وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الحِلِّ قَالَ: الحِلُّ كُلُّهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ کہتے: حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر گناہ کرنا ہے اور وہ محرم کے مہینے کو بھی صفر کہا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب اونٹ کا زخم بھر جائے اور اس کا نشان مٹ جائے اس وقت عمرہ کرنا جائز ہوتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ حج کا احرام باندھے ہوئے چوتھی تاریخ کو مکہ معظمہ پہنچے تو نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالو۔ انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! ہم پر کیا چیز حلال ہوجائے گی؟ فرمایا: سب کچھ حلال ہوجائے گا۔

3833 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا قَالَ: كَانَ عَمْرٌو يَقُولُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ

سعید بن مسیب اپنے والد اور اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ عہد جاہلیت کے اندر سیلاب آیا تو

3831- راجع الحدیث:1592

3832- راجع الحدیث:1564,1085

بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَاءَ سَيْلٌ فِي الجَاهِلِيَّةِ فَكَسَا مَا بَيْنَ الجَبَلَيْنِ- قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُ: إِنَّ هَذَا الحَدِيثَ لَهُ شَأْنٌ-

دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ پر چھا گیا۔ سفیان راوی کا قول ہے کہ وہ لوگ اس کو بہت ہی بڑا واقعہ شمار کرتے تھے۔

3834 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ، فَرَآهَا لاَ تَكَلَّمُ، فَقَالَ: مَا لَهَا لاَ تَكَلَّمُ؟ قَالُوا: حَجَّتْ مُصْمِتَةً، قَالَ لَهَا: تَكَلَّمِي، فَإِنَّ هَذَا لاَ يَحِلُّ، هَذَا مِنْ عَمَلِ الجَاهِلِيَّةِ، فَتَكَلَّمَتْ، فَقَالَتْ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: امْرُؤٌ مِنَ المُهَاجِرِينَ، قَالَتْ: أَيُّ المُهَاجِرِينَ؟ قَالَ: مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَتْ: مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ أَنْتَ؟ قَالَ: إِنَّكِ لَسَئُولٌ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَتْ: مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هَذَا الأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَئِمَّتُكُمْ، قَالَتْ: وَمَا الأَئِمَّةُ؟ قَالَ: أَمَا كَانَ لِقَوْمِكِ رُءُوسٌ وَأَشْرَافٌ، يَأْمُرُونَهُمْ فَيُطِيعُونَهُمْ؟ قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَهُمْ أُولَئِكِ عَلَى النَّاسِ

قیس بن ابوحازم فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبیلہ احمس کی ایک عورت کے پاس گئے جس کا نام زینب تھا۔ آپ نے دیکھا کہ وہ کلام نہیں کرتی۔ دریافت فرمایا کہ اسے کیا ہوا جو بولتی نہیں لوگوں نے بتایا کہ اس نے خاموشی کے حج کی نیت کی ہوئی ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ بات کرو کیونکہ ایسا کرنا جائز نہیں بلکہ یہ دورِ جاہلیت کا عمل ہے۔ پس وہ بول پڑی اور پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ جواب دیا: میں مہاجرین میں سے ایک شخص ہوں۔ کہنے لگی، کون سے مہاجرین؟ فرمایا، قریش سے۔ پوچھا، آپ کون سے قریش میں سے ہیں؟ فرمایا، ارے سوالات کرنے والی! میں ابوبکر ہوں۔ کہنے لگی کہ اس نیک کام پر جو اللہ تعالیٰ نے دورِ جاہلیت کے بعد ہمارے پاس بھیجا ہے ہم کب تک قائم رہیں گے؟ فرمایا، جب تک تمہارے پیشوا قائم رہیں گے۔ کہنے لگی، ہمارے پیشوا کون ہیں؟ فرمایا، تمہاری قوم میں ایسے رئیس اور اشرف لوگ ہوں گے کہ جن باتوں کا تم کو حکم دیتے ہوں تو ان پر خود بھی عمل کرتے ہوں جواب دیا، کیوں نہیں۔ فرمایا، بس وہی لوگ تمہارے امام ہیں۔

3835- حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ": أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ لِبَعْضِ العَرَبِ وَكَانَ لَهَا حِفْشٌ فِي المَسْجِدِ، قَالَتْ: فَكَانَتْ تَأْتِينَا فَتَحَدَّثُ عِنْدَنَا، فَإِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَدِيثِهَا قَالَتْ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک حبشی عورت اسلام لے آئی جو کسی عربی کی لونڈی تھی۔ اس کی جھونپڑی چونکہ مسجد کے پاس تھی لہٰذا ہمارے پاس آجاتی اور باتیں کیا کرتی۔ جب وہ اپنے دل کی بات کہہ چکتی تو یہ شعر پڑھا کرتی۔

کیا ہی انوکھی واردات کا دن تھا

وَيَوْمُ الوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا.... أَلاَ إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الكُفْرِ أَنْجَانِي

رب عزوجل نے کفر کے اس شہر میں مجھے خلاصی دلوائی

فَلَمَّا أَكْثَرَتْ، قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: وَمَا يَوْمُ الوِشَاحِ؟ قَالَتْ: خَرَجَتْ جُوَيْرِيَةٌ لِبَعْضِ أَهْلِي، وَعَلَيْهَا وِشَاحٌ مِنْ أَدَمٍ، فَسَقَطَ مِنْهَا، فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِ الحُدَيَّا، وَهِيَ تَحْسِبُهُ لَحْمًا، فَأَخَذَتْهُ فَاتَّهَمُونِي بِهِ فَعَذَّبُونِي، حَتَّى بَلَغَ مِنْ أَمْرِي أَنَّهُمْ طَلَبُوا فِي قُبُلِي، فَبَيْنَا هُمْ حَوْلِي وَأَنَا فِي كَرْبِي، إِذْ أَقْبَلَتِ الحُدَيَّا حَتَّى وَازَتْ بِرُءُوسِنَا، ثُمَّ أَلْقَتْهُ، فَأَخَذُوهُ، فَقُلْتُ لَهُمْ: هَذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ"

جب اس نے بار بار ایسا ہی کیا تو حضرت عائشہ نے اس سے دریافت فرمایا کہ ہار کا دن کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ میری ایک آقازادی باہر نکلی جس نے چمڑے کا ہار پہن رکھا تھا۔ ہار اس سے گر گیا اور گوشت سمجھ کر ایک چیل اسے لے اڑی۔ لوگوں نے میرے اوپر تہمت لگائی اور مجھے خوب زدوکوب کیا۔ حتیٰ کہ حد ہی کردی اور میری شرمگاہ تک کی تلاشی لی۔ جب مجھ پر یہ ظلم ڈھایا جارہا تھا اور لوگ میرے اطراف میں جمع تھے تو چیل اڑتی ہوئی آئی اور وہی ہار اس نے ہمارے سروں پر ڈال دیا۔ ہار انہوں نے لے لیا میں نے ان سے کہا کہ آپ میرے اوپر تہمت لگا رہے تھے حالانکہ میں اس جرم سے بری ہوں۔

3836 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَلاَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلاَ يَحْلِفْ إِلَّا بِاللَّهِ، فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا، فَقَالَ: لاَ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے قسم کھانی ہو تو خدا کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے۔ قریش اپنے باپ دادا کی قسمیں کھایا کرتے تھے لیکن تم اپنے آباواجداد کی قسمیں نہ کھانا۔

3837 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ القَاسِمِ، حَدَّثَهُ: أَنَّ القَاسِمَ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ الجَنَازَةِ وَلاَ يَقُومُ لَهَا، وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ": كَانَ أَهْلُ الجَاهِلِيَّةِ يَقُومُونَ لَهَا يَقُولُونَ إِذَا رَأَوْهَا: كُنْتِ فِي أَهْلِكِ مَا أَنْتِ مَرَّتَيْنِ"

عبدالرحمٰن بن قاسم سے مروی ہے کہ حضرت قاسم جنازے کے آگے چلا کرتے اور جنازے کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: دور جاہلیت میں لوگ جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہوتے اور مردے کو مخاطب کر کے دو دفعہ یوں کہتے: ''تو اب بھی اپنے اہل وعیال کے پاس ہے جیسا پہلے تھا۔''

3836- راجع الحدیث: 2679، صحیح مسلم: 2435

3838 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ المُشْرِكِينَ كَانُوا لاَ يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ، حَتَّى تُشْرِقَ الشَّمْسُ عَلَى ثَبِيرٍ، فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکین مکہ مزدلفہ سے اس وقت واپس لوٹتے جب شبیر پہاڑ پر دھوپ آجاتی۔ نبی کریم ﷺ نے اس فعل میں بھی ان کی مخالفت فرمائی اور آپ سورج نکلنے سے پہلے ہی مزدلفہ سے واپس لوٹ آئے۔

3839 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَكُمْ يَحْيَى بْنُ المُهَلَّبِ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ: (وَكَأْسًا دِهَاقًا) (النبأ: 34) قَالَ: مَلْأَى مُتَتَابِعَةً

حصین نے حضرت عکرمہ کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ گا سادِھاقا کا مطلب لبالب بھرا ہوا پیالہ ہے۔

3840 - قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ فِي الجَاهِلِيَّةِ: اسْقِنَا كَأْسًا دِهَاقًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والدمحترم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دور جاہلیت میں ہم کہا کرتے۔ ہمیں لبالب بھرا ہوا جام پلاؤ۔

3841 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ": أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ، كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

(البحر الطويل)

أَلاَ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلاَ اللَّهَ بَاطِلُ... وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے سچی بات وہ جو لبید شاعر نے کہی ہے کہ: آگاہ ہوجاؤ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔ اور قریب تھا کہ امیہ بن ابوالصّلت مسلمان ہوجاتا۔

3842 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق نے ایک غلام رکھا ہوا تھا جس سے آپ خراج لیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ کوئی

3838- راجع الحدیث:1684

3840- راجع الحدیث:3839

3841- انظر الحدیث:6489،6147 صحیح مسلم:5852،5848 سنن ترمذی:2849 سنن ابن ماجہ:3757

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ" : كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلاَمٌ يُخْرِجُ لَهُ الخَرَاجَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ، فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ الغُلاَمُ: أَتَدْرِي مَا هَذَا؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَمَا أُحْسِنُ الكِهَانَةَ، إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ، فَلَقِيَنِي فَأَعْطَانِي بِذَلِكَ، فَهَذَا الَّذِي أَكَلْتَ مِنْهُ، فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ، فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ"

کھانے کی چیز لایا تو حضرت ابوبکر نے اسے کھالیا۔ غلام نے عرض کی کہ آپ کو علم ہے یہ چیز کیسی تھی؟ حضرت ابوبکر نے دریافت فرمایا: کیسی تھی؟ جواب دیا کہ دور جاہلیت میں ایک شخص کو میں آئندہ کی باتیں بتایا کرتا تھا جبکہ میں کہانت نہیں جانتا صرف اسے دھوکہ دیا کرتا تھا۔ آج وہ مجھے ملا تو کہانت کی وجہ سے اس نے مجھے یہ چیز دی جو آپ نے ابھی کھائی ہے پس حضرت ابوبکر نے منہ میں انگلی ڈال کر اپنے پیٹ سے سارا کھایا پیا باہر نکال دیا۔

فائدہ: کہانت کاف کے فتحہ سے غیبی خبر دینا اور کہانت کاف کے کسرہ سے اس غیب گوئی کا پیشہ کرنا، بعض کاہنوں کا دعویٰ تھا کہ ہمارے پاس جنات آکر ہم کو غیبی چیزیں غیبی خبریں بتاتے ہیں کہ شیاطین آسمان پر جاکر فرشتوں کی باتیں سن کر ایک سچ میں سو جھوٹ ملا کر کاہنوں نجومیوں کو بتاتے ہیں۔ بعض کاہن خفیہ علامات، اسباب سے غیبی چیزوں کا پتہ بتاتے ہیں انہیں عراف کہتے ہیں اور اس عمل کو عرافت یہ دونوں عمل حرام ہیں ان کی اجرت لینا دینا دونوں حرام ہیں۔ (مرقات و اشعہ) لفظ کاہن بہت عام ہے۔ نجومی، رمال، عراف سب کو کاہن کہا جاتا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج٦ ص ٤٢٨)

3843 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ" : كَانَ أَهْلُ الجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُونَ لُحُومَ الجَزُورِ إِلَى حَبَلِ الحَبَلَةِ، قَالَ: وَحَبَلُ الحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا، ثُمَّ تَحْمِلَ الَّتِي نُتِجَتْ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ دور جاہلیت میں لوگ حبل الحبلہ کے وعدے پر اونٹ کا گوشت بیچا کرتے تھے۔ حبل الحبلہ یہ ہے کہ اونٹنی کا بچہ پیدا ہو، پھر وہ بچہ جوان ہوکر حاملہ ہوجائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

3844 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ، قَالَ غَيْلاَنُ بْنُ جَرِيرٍ: كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، فَيُحَدِّثُنَا عَنِ الأَنْصَارِ" وَكَانَ يَقُولُ لِي: فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، وَفَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا"

غیلان بن جریر فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ ہمیں انصار کی باتیں سنایا کرتے۔ ایک دن انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ تمہاری قوم نے فلاں دن یہ کیا اور تمہاری قوم نے فلاں دن وہ کیا۔

-3843 راجع الحدیث:2143، صحیح مسلم:3789، سنن ابو داؤد:3381

-3844 راجع الحدیث:3776

27-بَابُ القَسَامَةِ فِي الجَاهِلِيَّةِ

3845 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا قَطَنٌ أَبُو الهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ المَدَنِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ" : إِنَّ أَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الجَاهِلِيَّةِ، لَفِينَا بَنِي هَاشِمٍ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ فَخِذٍ أُخْرَى، فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ، فَمَرَّ رَجُلٌ بِهِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ، فَقَالَ: أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي، لاَ تَنْفِرُ الإِبِلُ، فَأَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِهِ، فَلَمَّا نَزَلُوا عُقِلَتِ الإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَاحِدًا، فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ: مَا شَأْنُ هَذَا البَعِيرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الإِبِلِ؟ قَالَ: لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ، قَالَ: فَأَيْنَ عِقَالُهُ؟ قَالَ: فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَ فِيهَا أَجَلُهُ، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ اليَمَنِ، فَقَالَ: أَتَشْهَدُ المَوْسِمَ؟ قَالَ: مَا أَشْهَدُ، وَرُبَّمَا شَهِدْتُهُ، قَالَ: هَلْ أَنْتَ مُبْلِغٌ عَنِّي رِسَالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَتَبَ إِذَا أَنْتَ شَهِدْتَ المَوْسِمَ فَنَادِ: يَا آلَ قُرَيْشٍ، فَإِذَا أَجَابُوكَ فَنَادِ: يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ، فَإِنْ أَجَابُوكَ، فَسَلْ عَنْ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبِرْهُ: أَنَّ فُلاَنًا قَتَلَنِي فِي عِقَالٍ، وَمَاتَ المُسْتَأْجَرُ، فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ، أَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ: مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا؟، قَالَ: مَرِضَ، فَأَحْسَنْتُ القِيَامَ عَلَيْهِ، فَوَلِيتُ دَفْنَهُ، قَالَ: قَدْ كَانَ أَهْلَ ذَاكَ مِنْكَ، فَمَكُثَ حِينًا، ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي أَوْصَى إِلَيْهِ أَنْ يُبْلِغَ عَنْهُ وَافَى المَوْسِمَ، فَقَالَ يَا آلَ

دورِ جاہلیت کی قسامت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قسامت کا پہلا واقعہ بنی ہاشم ہی میں واقع ہوا تھا۔ وہ اس طرح کہ بنی ہاشم کے کسی آدمی کو ایک شخص نے مزدور رکھا۔ جو قریش کی دوسری شاخ سے تھا۔ تو یہ اس کے اونٹ پر اس کے ساتھ جا رہا تھا تو ان کے پاس سے بنی ہاشم کا کوئی دوسرا شخص گزرا، جس کے غلّہ کی بوری کی رسی ٹوٹ گیا تھا۔ اس نے مزدور سے کہا کہ ایک رسی دے کر میری مدد کرو تا کہ میں اپنی بوری باندھ لوں اور اونٹ نہ بھاگ سکے۔ اس نے رسی دے دی اور اس نے اپنی بوری باندھ لی۔ جب انہوں نے پڑاؤ ڈالا تو ایک کے سوا سب اونٹوں کے گھٹنے باندھ دیئے۔ قریشی نے ہاشمی سے کہا کہ دوسرے اونٹوں کی طرح اس اونٹ کو کیوں نہیں باندھا گیا؟ اس نے جواب دیا کہ رسّی نہیں ہے۔ اس نے پوچھا کہ اس کی رسی کہاں گئی؟ اس نے واقعہ بیان کر دیا تو غصّے میں اس نے ایسی لاٹھی ماری کہ ہاشمی مرنے لگا۔ پھر اس کے پاس سے ایک یمن کا رہنے والا گزرا تو ہاشمی نے اس سے پوچھا: کیا تم ہر سال حج کے لیے جاتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ ہر سال تو نہیں، ہاں کبھی کبھی ضرور جاتا ہوں۔ کہا، جب بھی تم سے ہو سکے تو کیا میرا ایک پیغام پہنچا دو گے؟ اس نے جواب دیا: ضرور۔ کہا کہ جب تمہیں حج میں بیت اللہ کی حاضری نصیب ہو تو پکارنا: اے قریش! جب وہ تم سے مخاطب ہوں تو کہنا، اے بنی ہاشم! جب وہ تم سے مخاطب ہو جائیں تو ان سے ابوطالب کے بارے میں پوچھنا اور انہیں بتانا کہ فلاں ہاشمی کو ایک رسّی کی وجہ سے قتل کر دیا گیا ہے۔ وہ مزدور

3845- سنن نسائی:4720

قُرَيْشٍ، قَالُوا: هَذِهِ قُرَيْشٌ، قَالَ: يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ؟ قَالُوا: هَذِهِ بَنُو هَاشِمٍ، قَالَ: أَيْنَ أَبُو طَالِبٍ؟ قَالُوا: هَذَا أَبُو طَالِبٍ، قَالَ: أَمَرَنِي فُلاَنٌ أَنْ أُبْلِغَكَ رِسَالَةً، أَنَّ فُلاَنًا قَتَلَهُ فِي عِقَالٍ. فَأَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ: اخْتَرْ مِنَّا إِحْدَى ثَلاَثٍ: إِنْ شِئْتَ أَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِنَ الإِبِلِ فَإِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا، وَإِنْ شِئْتَ حَلَفَ خَمْسُونَ مِنْ قَوْمِكَ إِنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ، فَإِنْ أَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِهِ، فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالُوا: نَحْلِفُ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ، قَدْ وَلَدَتْ لَهُ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا طَالِبٍ، أُحِبُّ أَنْ تُجِيزَ ابْنِي هَذَا بِرَجُلٍ مِنَ الخَمْسِينَ، وَلاَ تُصْبِرْ يَمِينَهُ حَيْثُ تُصْبَرُ الأَيْمَانُ، فَفَعَلَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا أَبَا طَالِبٍ أَرَدْتَ خَمْسِينَ رَجُلًا أَنْ يَحْلِفُوا مَكَانَ مِائَةٍ مِنَ الإِبِلِ، يُصِيبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيرَانِ، هَذَانِ بَعِيرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّي وَلاَ تُصْبِرْ يَمِينِي حَيْثُ تُصْبَرُ الأَيْمَانُ، فَقَبِلَهُمَا، وَجَاءَ ثَمَانِيَةٌ وَأَرْبَعُونَ فَحَلَفُوا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا حَالَ الحَوْلُ، وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ وَأَرْبَعِينَ عَيْنٌ تَطْرِفُ"

مر گیا۔ جب وہ قریشی واپس پہنچا تو ابوطالب کے پاس آیا۔ انہوں نے پوچھا کہ ہمارے آدمی کو کیا ہوا؟ جواب دیا کہ وہ بیمار ہوگیا تھا لیکن میں نے علاج معالجے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا پس اسے دفن کر کے واپس لوٹا ہوں۔ انہوں نے کہا: تم سے اس کے بارے میں یہی امید تھی۔ آخر کار اس واقعہ کو عرصہ گزر گیا اور ایک مرتبہ حج کے موسم میں جب وہ آدمی مکّہ مکرّمہ آیا جس کو وصیّت کی گئی تھی تو اس نے آواز دی، اے آلِ قریش! لوگوں نے جواب دیا کہ قریش یہ ہیں۔ اس نے پھر کہا: اے آلِ بنی ہاشم! لوگوں نے کہا، بنی ہاشم یہ ہیں۔ اس نے پوچھا کہ ابوطالب کون ہیں؟ بتایا گیا کہ یہ ابوطالب ہیں۔ کہا کہ مجھے آپ کے فلاں آدمی نے آپ تک پہنچانے کے لیے پیغام دیا تھا، جس کو ایک رسّی کے سبب قتل کر دیا گیا تھا۔ پس ابوطالب قاتل کے پاس پہنچے اور اس سے کہا کہ تین میں سے کوئی ایک بات اختیار کرلو کیونکہ تم نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے اس لیے چاہو تو دیت کے سو اونٹ ادا کردو۔ ورنہ دوسری صورت میں تمہاری قوم کے پچاس آدمی قسم دے دیں کہ تم نے اسے قتل نہیں کیا۔ اگر تمہیں اس سے بھی انکار ہو تو اس کے بدلے ہم تمہیں قتل کریں گے۔ وہ اپنی قوم کے پاس گیا تو انہوں نے کہا ہم قسم دیں گے۔ پھر ابوطالب کے پاس ایک ہاشمی عورت آئی جو قاتل کی قوم میں بیاہی تھی اور ان سے اس کا ایک لڑکا بھی تھا۔ اس نے کہا، اے ابوطالب! میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ نے جو پچاس آدمیوں کی قسمیں لینی ہیں تو میرے لڑکے سے قسم نہ لینا جہاں کہ کھڑا کر کے قسم لی جاتی ہے۔ انہوں نے یہ بات منظور کرلی۔ پھر قاتل کی قوم

سے ایک شخص آ کر کہنے لگا، اے ابوطالب! آپ نے سو اونٹوں کے بدلے پچاس آدمیوں کی قسم چاہی ہے، تو ایک آدمی کی قسم کے بدلے دو اونٹ ہوئے پس میری قسم کے بدل یہ دو اونٹ وصول کر لیجئے۔ آپ نے یہ بھی منظور کر لیے اور اس سے قسم نہ لی۔ اس کے بعد اڑتالیس آدمی آئے اور قسم کھا گئے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، پورا ایک سال بھی نہیں گزرا تھا کہ وہ اڑتالیس آدمی سب کے سب ہلاک ہو گئے۔

3846- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ، وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوا، قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الإِسْلاَمِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگ بعاث کا دن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی تشریف آوری سے پہلے رکھا۔ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ان لوگوں میں انتشار پھیلا ہوا تھا، ان کے سردار مارے جا چکے تھے اور کتنے ہی زخمی پڑے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن کو پہلے سے مقرر فرما کر ان کے سلام میں داخل ہونے کا راستہ ہموار کر دیا تھا۔

3847- وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَشَجِّ أَنَّ كُرَيْبًا، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ": لَيْسَ السَّعْيُ بِبَطْنِ الوَادِي بَيْنَ الصَّفَا، وَالمَرْوَةِ سُنَّةً، إِنَّمَا كَانَ أَهْلُ الجَاهِلِيَّةِ يَسْعَوْنَهَا وَيَقُولُونَ: لاَ نُجِيزُ البَطْحَاءَ إِلَّا شَدًّا"

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صفا اور مروہ کی درمیانی وادی کے اندر دوڑنا سنت نہیں ہے۔ بات یوں ہے کہ دور جاہلیت میں لوگ دوڑا کرتے اور کہتے کہ ہم تو تیز دوڑ کر ہی طے کریں گے۔

3848 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ، سَمِعْتُ أَبَا السَّفَرِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا مِنِّي مَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اے لوگو! جو میں کہتا ہوں اسے غور سے سنو اور مجھے سناؤ جو تم کہنا چاہتے ہو اور بغیر کہے۔ سنے نہ جانا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی

3846- راجع الحدیث: 3777

أَقُولُ لَكُمْ، وَأَسْمِعُونِي مَا تَقُولُونَ، وَلاَ تَذْهَبُوا فَتَقُولُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَطُفْ مِنْ وَرَاءِ الحِجْرِ، وَلاَ تَقُولُوا الحَطِيمُ فَإِنَّ الرَّجُلَ فِي الجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَحْلِفُ فَيُلْقِي سَوْطَهُ أَوْ نَعْلَهُ أَوْ قَوْسَهُ

بیت اللہ کا طواف کرے تو حجر کے پیچھے سے طواف کرے اور حطیم کو بیت اللہ سے خارج نہ سمجھو اگرچہ عہد جاہلیت میں جب کوئی قسم کھاتا تو اپنا کوڑا یا جوتے یا کمان یہاں پر ڈال جاتا تھا۔

3849 - حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي الجَاهِلِيَّةِ قِرْدَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرَدَةٌ، قَدْ زَنَتْ، فَرَجَمُوهَا، فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دور جاہلیت میں، میں نے دیکھا کہ بندوں نے اکٹھے ہو کر ایک زانی بندر کو سنگسار کیا اور ان کے ساتھ میں نے بھی اسے پتھر مارے۔

3850 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خِلاَلٌ مِنْ خِلاَلِ الجَاهِلِيَّةِ الطَّعْنُ فِي الأَنْسَابِ وَالنِّيَاحَةُ وَنَسِيَ الثَّالِثَةَ، قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُونَ إِنَّهَا الِاسْتِسْقَاءُ بِالأَنْوَاءِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ کسی کے نسب پر طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا یہ دور جاہلیت کے کاموں میں سے ہیں۔ تیسری بات کو عبید اللہ راوی بھول گئے۔ سفیان راوی فرماتے ہیں کہ تیسری بات بارش کو ستاروں کے سبب سمجھنا ہے۔

28-بَابُ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا بیان

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلاَبِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ

آپ کا نسب یوں ہے: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم، بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرّہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مُضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

3851 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ، فَمَكُثَ بِمَكَّةَ ثَلاَثَ عَشْرَةَ سَنَةً، ثُمَّ أُمِرَ بِالهِجْرَةِ فَهَاجَرَ إِلَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو آپ کی عمر شریف چالیس برس تھی۔ اس کے بعد آپ تیرہ سال مکّہ مکرّمہ میں قیام فرما رہے۔ پھر جب آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو آپ مدینہ منورہ کو ہجرت فرما گئے اور وہاں

3851- انظر الحدیث: 4979,4465,3903,3902 سنن ترمذی: 3621

الْمَدِينَةِ، فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ، ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دس سال جلوہ افروز رہنے کے بعد وصال فرما گئے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

29-بَابُ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مِنَ المُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ

مشرکین مکہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ سے سلوک

3852 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا بَيَانٌ، وَإِسْمَاعِيلُ، قَالاَ: سَمِعْنَا قَيْسًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ خَبَّابًا، يَقُولُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً، وَهُوَ فِي ظِلِّ الكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِينَا مِنَ المُشْرِكِينَ شِدَّةً، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلاَ تَدْعُو اللَّهَ، فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ، فَقَالَ: لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الحَدِيدِ، مَا دُونَ عِظَامِهِ مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ، مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُوضَعُ المِنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِ رَأْسِهِ، فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَلَيُتِمَّنَّ اللَّهُ هَذَا الأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ، مَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ. زَادَ بَيَانٌ: وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ

حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ مقدسہ میں حاضر ہوا تو آپ خانہ کعبہ کے سائے میں چادر کی ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ ان دنوں مشرکین کی طرف سے ہم پر ظلم و ستم توڑے جا رہے تھے۔ میں نے عرض کی کہ آپ دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ اُٹھ بیٹھے اور مبارک چہرہ سرخ ہو گیا۔ فرمایا تم سے پہلے لوگوں کے گوشت اور پٹھوں سے پار ہڈیوں تک لوہے کی کنگھیاں پیوست کر دی جاتی تھیں لیکن یہ چیز بھی انہیں دین سے نہیں ہٹاتی تھی اور آرہ ان کے سر پر درمیان میں رکھ کر چلایا جاتا اور دو ٹکڑے کر دیئے جاتے لیکن ان کے دین سے یہ چیز بھی انہیں نہ ہٹا سکی اور اس دین کو اللہ تعالیٰ ضرور مکمل فرمائے گا حتیٰ کہ سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا اور اللہ کے سوا اسے کسی کا ڈر نہ ہوگا۔ بیان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ بھیڑیئے کا بکریوں کے بارے میں خوف نہ ہوگا۔

3853 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَسَجَدَ، فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ إِلَّا سَجَدَ، إِلَّا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم کی تلاوت فرمائی، پھر سجدہ کیا، تو کوئی شخص ایسا نہ رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہو سوائے ایک آدمی کے کہ اس کو میں نے دیکھا کہ

3852- راجع الحدیث:3612

3853- راجع الحدیث:1067

رَجُلٌ رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًا فَرَفَعَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: هَذَا يَكْفِينِي، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا بِاللَّهِ"

ہاتھ میں کنکریاں اٹھائیں اور ان پر سجدہ کرلیا اور کہنے لگا کہ میرے لیے یہی کافی ہے۔ پس میں نے بعد میں اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں مار دیا گیا ہے۔

3854 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ، وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ، جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَى جَزُورٍ، فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ، وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" : اللَّهُمَّ عَلَيْكَ المَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ: أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ- شُعْبَةُ الشَّاكُّ - فَرَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ، فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ، غَيْرَ أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ أَوْ أُبَيٍّ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ، فَلَمْ يُلْقَ فِي البِئْرِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سجدے میں تھے اور قریش کے کچھ آدمی آپ کے اطراف میں موجود تھے کہ عقبہ بن ابی معیط ایک اونٹ کی اوجھڑی لایا اور اسے آپ کی پشت مبارک پر رکھ دیا۔ آپ مستقل سجدے کی حالت میں رہے حتیٰ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور اسے آپ کی پشت مبارک سے ہٹایا، پھر اس حرکت کرنے والے کے خلاف دعا کی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے کہا: اے اللہ! سرداران قریش کی گرفت فرما۔ یعنی ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، اُمیہ بن خلف یا اُبی بن خلف، شعبہ کو اس میں شک ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں جنگِ در میں مقتول دیکھا تو انہیں کنوئیں میں ڈال دیا گیا ماسوائے اُمیہ یا اُبی کے کہ اس کا جوڑ جوڑ الگ ہوگیا تھا اس لیے کنوئیں میں نہ ڈالا جاسکا۔

3855 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، أَوْ قَالَ: حَدَّثَنِي الحَكَمُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى، قَالَ: سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ هَاتَيْنِ الآيَتَيْنِ مَا أَمْرُهُمَا (وَلاَ تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالحَقِّ) (الأنعام: 151)، (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا)

سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ نے حکم دیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دو آیتوں کا مطلب معلوم کروں: (۱) ترجمہ کنزالایمان: اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی اسے ناحق نہ مارو (پ ۸، الانعام ۱۵۱) (۲) ترجمہ کنزالایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے (پ ۵، النساء ۹۳) پس میں نے حضرت ابن عباس سے معلوم کیا تو

3854- راجع الحدیث: 9484,240

3855- انظر الحدیث: 4766,4765,4764,4763,4762,4590، صحیح مسلم: 7460,7459، سنن ابو داؤد: 4273، سنن نسائی: 4878,4013

(النساء 93 :) فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ" : لَمَّا أُنْزِلَتِ الَّتِي فِي الفُرْقَانِ، قَالَ: مُشْرِكُو أَهْلِ مَكَّةَ: فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ، وَدَعَوْنَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، وَقَدْ أَتَيْنَا الفَوَاحِشَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ :(إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ) (مريم : 60). الآيَةَ. فَهَذِهِ لِأُولَئِكَ، وَأَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ: الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ الإِسْلاَمَ وَشَرَائِعَهُ، ثُمَّ قَتَلَ فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ" ، فَذَكَرْتُهُ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ: إِلَّا مَنْ نَدِمَ

انہوں نے فرمایا کہ پہلی آیت سورۂ الفرقان والی مشرکین مکہ کے بارے میں ہے کیونکہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے اللہ کے حرام ٹھہرائے ہوئے نفس کو قتل کیا، اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کی عبادت بھی کی اور بے حیائی کے کام بھی کئے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ: ترجمہ کنزالایمان: مگر جو تائب ہوئے اور ایمان لائے (پ ۱۶ ،مریم۶۰) پس یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں ہے اور دوسری سورۂ النساء کی آیت اس کے بارے میں ہے جو اسلام اور اس کی شریعت کو پہچان کر بھی قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے۔ پس میں نے اس کا مجاہد سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ سوائے اس کے جو نادم ہو جائے۔

3856 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ العَاصِ: أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ المُشْرِكُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي حِجْرِ الكَعْبَةِ، إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ، فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِمَنْكِبِهِ، وَدَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :(أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ) (غافر : 28) الآيَةَ.

عُروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو ابن العاص سے پوچھا کہ مشرکین نے جو سب سے شدید سلوک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا، مجھے اس کے متعلق بتائیں۔ انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ حجر کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے آپ کی گردن میں کپڑا ڈال کر پوری طاقت کے ساتھ گلا گھونٹنا شروع کر دیا۔ پس حضرت ابوبکر آئے اور اسے کندھوں سے پکڑ کر نبی کریم ﷺ سے دور کیا اور فرمایا: کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، قُلْتُ: لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَقَالَ: عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قِيلَ لِعَمْرِو بْنِ العَاصِ،

ابنِ اسحاق نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ (۱) یحییٰ بن عروہ، عروہ، حضرت عبداللہ بن عمر (۲) عبدہ، ہشام، ان کے والد، عمرو ابن العاص (۳) محمد

3856- راجع الحديث:3678

وَقَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ العَاصِ

بن عمرو، ابوسلمہ، عمرو بن العاص (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

30-بَابُ إِسْلاَمِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3857 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمَّادٍ الآمُلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ وَبَرَةَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الحَارِثِ، قَالَ: قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ، وَأَبُو بَكْرٍ

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پانچ غلاموں، دو عورتوں اور حضرت ابوبکر کے سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی اور کو نہیں دیکھا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

31-بَابُ إِسْلاَمِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3858 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمٌ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي اليَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ، وَلَقَدْ مَكُثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الإِسْلاَمِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبولِ اسلام

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابواسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس دن میں نے اسلام قبول کیا اس دن اور کوئی مسلمان نہیں ہوا بلکہ سات دن تک میں اسلام میں تیسرا شخص رہا۔

32-بَابُ ذِكْرِ الجِنِّ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الجِنِّ) (الجن: 1)

3859 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ مَعْنِ بْنِ

جنات کا ذکر

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ میں نے مسروق سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس

3857- راجع الحدیث:3660

3858- راجع الحدیث:3762,132

3859- صحیح مسلم:1011

عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: سَأَلْتُ مَسْرُوقًا: مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا القُرْآنَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ أَنَّهُ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ

3860 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً لِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَتْبَعُهُ بِهَا، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا، وَلاَ تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلاَ بِرَوْثَةٍ. فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ أَحْمِلُهَا فِي طَرَفِ ثَوْبِي، حَتَّى وَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مَشَيْتُ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ العَظْمِ وَالرَّوْثَةِ؟ قَالَ: هُمَا مِنْ طَعَامِ الجِنِّ، وَإِنَّهُ أَتَانِي وَفْدُ جِنِّ نَصِيبِينَ، وَنِعْمَ الجِنُّ، فَسَأَلُونِي الزَّادَ، فَدَعَوْتُ اللَّهَ لَهُمْ أَنْ لاَ يَمُرُّوا بِعَظْمٍ، وَلاَ بِرَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا

نے بتایا کہ رات جنوں نے آپ کی زبانی قرآن کریم سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے تمہارے والد ماجد حضرت عبداللہ بن مسعود نے بتایا کہ آپ کو ان کے بارے میں ایک درخت نے بتایا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی ہمراہی میں ایک برتن میں وضو اور حاجت کے لیے پانی اٹھائے ہوئے تھا۔ اسی دوران کہ میں آپ کے پیچھے جا رہا تھا کہ آپ نے فرمایا: کون ہے؟ عرض کی کہ میں ابوہریرہ ہوں، فرمایا، میرے لیے پتھر تلاش کرو تاکہ میں استنجا کروں لیکن ہڈی اور لید نہ لانا۔ پس میں نے آپ کی خدمت میں پتھر پیش کردیئے جو میں نے پتے باندھے ہوئے تھے اور آپ کے پہلو میں رکھ دیئے اور واپس لوٹ آیا۔ جب آپ فارغ ہوگئے تو میں حاضرِ خدمت ہوکر عرض کی: ہڈی اور لید سے منع فرمانے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا، یہ دونوں جنات کی خوراک ہیں۔ میرے پاس نصیبین کے جنوں کا وفد آیا تھا اور وہ بہت اچھے جن تھے۔ انہوں نے اپنی خوراک کے بارے میں مجھ سے مطالبہ کیا۔ میں نے ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یہ جس ہڈی یا لید کے پاس سے گزرے تو اس پر اپنی خوراک پائیں۔

33-بَابُ إِسْلاَمِ أَبِي ذَرٍّ الغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام لانا

3861 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا المُثَنَّى، عَنْ أَبِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ابوذر کو نبی کریم ﷺ کے مبعوث ہونے کی

3860- راجع الحدیث:155

3861- راجع الحدیث:3522

جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِأَخِيهِ: ارْكَبْ إِلَى هَذَا الوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، يَأْتِيهِ الخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ، وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِي، فَانْطَلَقَ الأَخُ حَتَّى قَدِمَهُ، وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ لَهُ: رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الأَخْلاَقِ، وَكَلاَمًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ، فَقَالَ: مَا شَفَيْتَنِي مِمَّا أَرَدْتُ، فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ، حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ، فَأَتَى المَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلاَ يَعْرِفُهُ، وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى أَدْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ، فَاضْطَجَعَ فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ، فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى المَسْجِدِ، وَظَلَّ ذَلِكَ اليَوْمَ وَلاَ يَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَمْسَى، فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ، فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ: أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ؟ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ، لاَ يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ، فَعَادَ عَلِيٌّ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ، فَأَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ: أَلاَ تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ؟ قَالَ: إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنِّي فَعَلْتُ، فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهُ، قَالَ: فَإِنَّهُ حَقٌّ، وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي، فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ المَاءَ، فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ، فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

خبر ہوئی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم سوار ہوکر اس وادی کی جانب جاؤ اور اس شخص کے متعلق معلومات حاصل کرو جو اپنے نبی ہونے اور اپنے پاس آسمانی خبروں کے آنے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کی بات سننا، پھر میرے پاس آنا۔ پس ان کا بھائی روانہ ہوکر آپ کی خدمت میں پہنچا اور آپ کی باتیں سن کر ابوذر کی جانب واپس لوٹ گیا۔ پھر انہیں بتایا کہ وہ شخص اچھے اخلاق کا حکم دیتا ہے اور اس کے پاس جو کلام ہے وہ شاعری نہیں۔ ابوذر کہنے لگے کہ تمہارے بیان سے مجھے اطمینان نہیں ہوا۔ پس یہ زادِ راہ اور ایک مشکیزے میں پانی لے کر مکہ مکرمہ میں پہنچ گئے۔ پھر جب مسجد میں آئے تو نبی کریم ﷺ کی تلاش رہی لیکن آپ کو جانتے نہ تھے اور کسی سے پوچھنا بھی پسند نہ تھا۔ اسی تلاش میں رات ہوگئی اور یہ لیٹ گئے۔ پس حضرت علی نے انہیں دیکھ لیا اور جان گئے کہ یہ مسافر ہے۔ یہ بھی انہیں دیکھ کر پیچھے ہوگئے۔ صبح ہوگئی لیکن ایک نے دوسرے سے کچھ بھی نہ پوچھا۔ چنانچہ یہ اپنا زادِ راہ اور مشکیزہ لے کر پھر مسجد آگئے۔ یہ دن بھی انتظار میں گزر گیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو نہ دیکھا۔ شام کے وقت یہ پھر لیٹنے کی جگہ پر آگئے تو ان کے پاس سے حضرت علی گزرے تو دل میں کہنے لگے کہ اس شخص کو اپنی مطلوبہ منزل نہیں ملی تاکہ وہاں قیام کرتا۔ پس انہیں اپنے ساتھ لے گئے اور دونوں میں سے کسی نے ایک دوسرے سے کچھ بھی نہ پوچھا۔ جب تیسرا دن ہوا تو حضرت علی نے اس دن بھی انہیں اپنے پاس ٹھہرایا اور فرمایا کہ تم مجھے اپنے آنے کا سبب کیوں نہیں بتاتے؟ جواب دیا: اگر آپ میری رہنمائی کرنے کا وعدہ کریں تو میں اپنی آمد کا سبب بتا سکتا ہوں۔ انہوں نے وعدہ

وَسَلَّمَ، وَدَخَلَ مَعَهُ، فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى المَسْجِدَ، فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ القَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَضْجَعُوهُ، وَأَتَى العَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ، قَالَ: وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ، وَأَنَّ طَرِيقَ تِجَارِكُمْ إِلَى الشَّأْمِ، فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ عَادَ مِنَ الغَدِ لِمِثْلِهَا، فَضَرَبُوهُ وَثَارُوا إِلَيْهِ، فَأَكَبَّ العَبَّاسُ عَلَيْهِ

کرلیا، تو انہوں نے سبب بتا دیا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ تم نے سچی بات سنی، واقعی وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ جب خیر سے صبح ہو جائے تو میرے پیچھے چلنا۔ اگر کسی مقام پر مجھے تمہارے لیے خطرہ محسوس ہوا تو میں رک جاؤں گا اور اس طرح بیٹھوں گا جیسے پیشاب کرتا ہوں پھر جب چلوں تو تم بھی میرے پیچھے چلتے رہنا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جا پہنچے اور یہ بھی ساتھ ہی پہنچ گئے۔ جب انہوں نے آپ کی باتیں سنیں تو اسی جگہ اسلام قبول کرلیا۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اپنی قوم کے پاس جا کر انہیں میرا پیغام دو۔ انہوں نے عرض کی کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تو لوگوں کے سامنے اس کلمہ حق کا پکار پکار کر اعلان کرتا رہوں گا۔ پس یہ نکل کر باہر مسجد میں آ گئے اور بلند آواز سے کہنے لگے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ پس لوگوں نے کھڑے ہو کر انہیں زدوکوب شروع کردیا، حتیٰ کہ زمین پر لٹا لیا۔ اتنے میں عباس آ کر ان پر جھک گئے اور کہا: تمہارا خانہ خراب ہو، کیا تم کو نہیں معلوم کہ یہ قبیلہ غفار کا ایک شخص ہے اور شام کی تجارت کے لیے یہی تمہاری گزرگاہ ہے اور یہ کہہ کر ان کے چنگل سے چھڑایا۔ دوسرے دن بھی انہوں نے اسی طرح اعلان کیا کافروں نے اسی طرح ان پر تشدد کیا اور حضرت عباس نے انہیں بچایا۔

34-بَابُ إِسْلاَمِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام قبول کرنا

3862 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زید

3862- انظر الحدیث: 6942,3867

سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، فِي مَسْجِدِ الكُوفَةِ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي، وَإِنَّ عُمَرَ لَمُوثِقِي عَلَى الإِسْلاَمِ، قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عُمَرُ، وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا ارْفَضَّ لِلَّذِي صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ

بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ کی مسجد میں فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے دیکھا کہ عمر مجھے مسلمان ہونے کے سبب باندھ کر مارنے والے تھے کیونکہ وہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اور حضرت عثمان کے ساتھ جو کچھ تم نے کیا اگر ان کی جگہ کوہِ احد بھی ہوتا تو اپنی جگہ سے ہٹ جاتا۔

35-بَابُ إِسْلاَمِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبولِ اسلام

3863 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے اس دن سے ہم مسلسل غلبہ حاصل کرتے جارہے ہیں۔

3864 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: فَأَخْبَرَنِي جَدِّي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ فِي الدَّارِ خَائِفًا، إِذْ جَاءَهُ العَاصِ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ أَبُو عَمْرٍو، عَلَيْهِ حُلَّةُ حِبَرَةٍ وَقَمِيصٌ مَكْفُوفٌ بِحَرِيرٍ، وَهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ، وَهُمْ حُلَفَاؤُنَا فِي الجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ لَهُ: مَا بَالُكَ؟ قَالَ" : زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونِي إِنْ أَسْلَمْتُ، قَالَ: لاَ سَبِيلَ إِلَيْكَ، بَعْدَ أَنْ قَالَهَا أَمِنْتُ، فَخَرَجَ العَاصِ فَلَقِيَ النَّاسَ قَدْ سَالَ بِهِمُ الوَادِي، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُونَ؟ فَقَالُوا: نُرِيدُ هَذَا ابْنَ الخَطَّابِ الَّذِي صَبَا، قَالَ: لاَ سَبِيلَ إِلَيْهِ فَكَرَّ النَّاسُ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مسلمان ہونے کے بعد میرے والدِ محترم خائف ہوکر اپنے گھر میں رہنے لگے۔ اسی اثناء میں ان کے پاس عاص بن وائل سہمی ابوعمرو آیا جس نے ریشمی حُلّہ اور ریشمی کناری کا کرتا پہنا ہوا تھا۔ وہ بنی سہم سے تھا جو دورِ جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے اس نے آپ سے حال پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: مجھے تمہاری قوم سے خدشہ ہے کہ مسلمان ہونے کے سبب مجھے قتل کردیں گے۔ اس نے کہا کہ میری امان میں ہونے کی وجہ سے وہ ایسا نہیں کرسکتے۔ جب اس نے یہ کہا تو آپ مطمئن ہوگئے۔ پھر عاص باہر نکلا تو اتنے لوگوں کو دیکھا جن سے وادی بھری ہوئی تھی۔ پوچھا، تمہارا ارادہ کیا ہے؟ جواب دیا، ہم عمر بن خطاب کو قتل کرنے آئے ہیں جو اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ کہا، اسے قتل کرنا اب

-3863 انظر الحدیث:3684

تمہارے لیے ٹھیک نہیں پس وہ لوگ واپس لوٹ گئے۔

3865 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعْتُهُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا " : لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهِ، وَقَالُوا: صَبَا عُمَرُ وَأَنَا غُلاَمٌ، فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِي، فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ، فَقَالَ: قَدْ صَبَا عُمَرُ فَمَا ذَاكَ، فَأَنَا لَهُ جَارٌ، قَالَ: فَرَأَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوا عَنْهُ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: العَاصِ بْنُ وَائِلٍ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ "جب عمر مسلمان ہوئے تو لوگ ان کے گھر کے گرد جمع ہو کر کہنے لگے کہ عمر اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ میں ان دنوں لڑکپن کی عمر میں تھا اور مکان کی چھت پر تھا۔ پس ایک شخص آیا جس نے ریشمی قبا پہنی ہوئی تھی۔ اس نے کہا کہ عمر اگر اپنے دین سے پھر گیا ہے تو کوئی بات نہیں، میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ لوگ ادھر ادھر چلے گئے۔ میں نے پوچھا، یہ شخص کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ عاص بن وائل ہے۔

3866 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ، أَنَّ سَالِمًا، حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ عُمَرَ، لِشَيْءٍ قَطُّ يَقُولُ: إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ" بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ، إِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ جَمِيلٌ، فَقَالَ: لَقَدْ أَخْطَأَ ظَنِّي، أَوْ إِنَّ هَذَا عَلَى دِينِهِ فِي الجَاهِلِيَّةِ، أَوْ: لَقَدْ كَانَ كَاهِنَهُمْ، عَلَيَّ الرَّجُلَ، فَدُعِيَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ كَاليَوْمِ اسْتُقْبِلَ بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ، قَالَ: فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي، قَالَ: كُنْتُ كَاهِنَهُمْ فِي الجَاهِلِيَّةِ، قَالَ: فَمَا أَعْجَبُ مَا جَاءَتْكَ بِهِ جِنِّيَّتُكَ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا يَوْمًا فِي السُّوقِ، جَاءَتْنِي أَعْرِفُ فِيهَا الفَزَعَ، فَقَالَتْ: أَلَمْ تَرَ الجِنَّ وَإِبْلاَسَهَا؟ وَيَأْسَهَا مِنْ بَعْدِ إِنْكَاسِهَا، وَلُحُوقَهَا بِالقِلاَصِ، وَأَحْلاَسِهَا، قَالَ: عُمَرُ صَدَقَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ، عِنْدَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی ایسی بات نہیں سنی جس کے بارے میں آپ نے فرمایا ہو کہ میرے خیال میں یہ اس طرح ہے اور وہ آپ کے خیال کے مطابق نہ نکلی ہو۔ ایک مرتبہ حضرت عمر بیٹھے تھے کہ ایک خوبصورت شخص کا آپ کے پاس سے گزر ہوا۔ فرمایا کہ یا تو میرا خیال غلط ہے یا یہ آدمی اپنے جاہلیت کے دین پر ہے ورنہ کاہن ہے پس اسے بلا کر یہ بات پوچھی گئی۔ اسنے کہا کہ اس سے پہلے میں نے نہیں دیکھا کہ کسی مسلمان سے ایسا پوچھا گیا ہو۔ فرمایا۔ میں تجھے اس وقت تک جانے نہیں دوں گا جب تک تو مجھے حقیقت نہیں بتائے گا۔ وہ کہنے لگا کہ دور جاہلیت میں، میں کاہن تھا۔ فرمایا: تیری جن عورت نے سب سے عجیب بات تجھ تک کون سی پہنچائی تھی؟ اس نے بتایا کہ ایک دن میں بازار میں تھا کہ وہ میرے

3865- انظر الحدیث:3864

آلِهَتِهِمْ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِعِجْلٍ فَذَبَحَهُ فَصَرَخَ بِهِ صَارِخٌ لَمْ أَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ أَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ يَقُولُ: يَا جَلِيحْ، أَمْرٌ نَجِيحْ، رَجُلٌ فَصِيحْ، يَقُولُ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَوَثَبَ القَوْمُ، قُلْتُ: لاَ أَبْرَحُ حَتَّى أَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هَذَا، ثُمَّ نَادَى: يَا جَلِيحْ، أَمْرٌ نَجِيحْ، رَجُلٌ فَصِيحْ، يَقُولُ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقُمْتُ، فَمَا نَشِبْنَا أَنْ قِيلَ: هَذَا نَبِيٌّ"

پاس خوف زدہ حالت میں آئی اور کہنے لگی کہ کیا تو جنات کو نہیں دیکھتا کہ آسمان سے اوندھے کر کے بھگائے گئے ہیں، جس کے سبب وہ خوف زدہ اور مایوس ہو گئے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا، تو نے سچ کہا ہے۔ ایک مرتبہ میں بھی بتوں کے پاس سو رہا تھا تو ایک شخص بچھڑا لے کر آیا۔ پھر اسے ذبح کیا تو اس کے اندر سے ایسی زور دار آواز نکلی کہ ایسی شدید آواز میں نے کبھی نہیں سنی تھی۔ اس میں سے کہا گیا کہ ارے دشمن! ایک کام کی بات بتاتا ہوں جس سے مقصد حاصل ہو جائے کہ ایک فصیح البیان یہ کہہ رہا ہے کہ اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو لوگ وہاں سے بھاگ گئے لیکن میں نے کہا کہ میں تو اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک یہ نہ دیکھ لوں کہ اس کے بعد کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ پھر یہی آواز آئی کہ اے دشمن! ایک کام کی بات بتاتا ہوں جس سے مقصد پورا ہو کہ ایک فصیح البیان یوں کہہ رہا ہے کہ اے اللہ! تیرے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں ہے۔ میں اٹھ کر چلا آیا۔ ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے کہ لوگوں میں چرچا ہونے لگا کہ یہ نبی ہے۔

3867 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ، يَقُولُ لِلْقَوْمِ: لَوْ رَأَيْتُنِي مُوثِقِي عُمَرُ عَلَى الإِسْلاَمِ، أَنَا وَأُخْتُهُ وَمَا أَسْلَمَ، وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا انْقَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ، لَكَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقَضَّ

قیس کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن زید کو میں نے قوم سے فرماتے ہوئے سنا: کاش! تم دیکھتے کہ اسلام قبول کرنے پر عمر نے مجھے اور اپنی ہمشیرہ کو باندھ دیا تھا جبکہ وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے اور جو کچھ تم نے حضرت عثمان کے ساتھ کیا تو ان کی جگہ اگر کوہِ اُحد بھی ہوتا تو ممکن ہے وہ بھی پھٹ جاتا۔

36-بَابُ انْشِقَاقِ القَمَرِ

معجزہ شق القمر

3868 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

-3867 انظر الحدیث: 3862

-3868 راجع الحدیث: 3677,3637

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ المُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ القَمَرَ شِقَّتَيْنِ، حَتَّى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا

ہیں کہ اہلِ مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھایا جائے تو آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیئے، حتیٰ کہ کوہِ حرا ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان آ گیا تھا۔

3869 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْشَقَّ القَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى، فَقَالَ: اشْهَدُوا وَذَهَبَتْ فِرْقَةٌ نَحْوَ الجَبَلِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب شق القمر کا معجزہ دکھایا گیا تو ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ منیٰ میں تھے۔ آپ نے فرمایا: لوگو! گواہ رہنا۔ اور ایک ٹکڑا پہاڑ کی دوسری جانب چلا گیا تھا۔

3869م- وَقَالَ: أَبُو الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، انْشَقَّ بِمَكَّةَ، وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابوالضحیٰ، مسروق، عبداللہ بن مسعود سے راوی ہیں کہ چاند کا شق ہونا مکہ مکرمہ میں ہوا تھا۔ محمد بن مسلم، ابن ابو نجیح، مجاہد نے بھی حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کی ہے۔

3870- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ القَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبید اللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ شق القمر کا معجزہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں واقع ہوا تھا۔

3871 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْشَقَّ القَمَرُ

معمر نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ شق القمر کا معجزہ واقع ہو چکا ہے۔

37-بَابُ هِجْرَةِ الحَبَشَةِ

ہجرتِ حبشہ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

3869م- راجع الحدیث: 3636

3870- راجع الحدیث: 3638

3871- راجع الحدیث: 3636

وَسَلَّمَ: أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ، ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لاَبَتَيْنِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ المَدِينَةِ، وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الحَبَشَةِ إِلَى المَدِينَةِ فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى، وَأَسْمَاءَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہاری ہجرت کی جگہ خواب میں دیکھی، جو کھجوروں والی اور دو پہاڑوں کے درمیان ہے۔ پس بعض لوگ براہِ راست مدینہ منورہ ہجرت کر گئے اور کچھ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی وہ بھی مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ اسے ابوموسیٰ، اسماء نے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

3872 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الخِيَارِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ المِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، قَالاَ لَهُ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ خَالَكَ عُثْمَانَ فِي أَخِيهِ الوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، وَكَانَ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيمَا فَعَلَ بِهِ، قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَانْتَصَبْتُ لِعُثْمَانَ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، وَهِيَ نَصِيحَةٌ، فَقَالَ: أَيُّهَا المَرْءُ، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، فَانْصَرَفْتُ، فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلاَةَ جَلَسْتُ إِلَى المِسْوَرِ وَإِلَى ابْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، فَحَدَّثْتُهُمَا بِالَّذِي قُلْتُ لِعُثْمَانَ، وَقَالَ لِي، فَقَالاَ: قَدْ قَضَيْتَ الَّذِي كَانَ عَلَيْكَ، فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا، إِذْ جَاءَنِي رَسُولُ عُثْمَانَ، فَقَالاَ لِي: قَدِ ابْتَلاَكَ اللَّهُ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ مَا نَصِيحَتُكَ الَّتِي ذَكَرْتَ آنِفًا؟ قَالَ: فَتَشَهَّدْتُ، ثُمَّ قُلْتُ" :إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الكِتَابَ، وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنْتَ بِهِ، وَهَاجَرْتَ الهِجْرَتَيْنِ

عبید اللہ بن عدی بن خیار کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمان بن اسود بن عبدیغوث نے کہا کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی رضاعی بھائی ولید بن عقبہ کے بارے میں بات کیوں نہیں کرتے جبکہ ولید کے متعلق لوگوں کو شکایات ہیں۔ عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملنے گیا جبکہ وہ نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ پس میں نے کہا کہ مجھے آپ سے ایک کام ہے اور اس میں آپ کا فائدہ ہے فرمایا، تمہارے جیسے انسان سے اللہ پناہ دے۔ پس میں واپس لوٹ آیا۔ جب میں نے نماز پڑھ لی تو مسور اور ابنِ عبدیغوث کے پاس جا بیٹھا اور جو کچھ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے مجھ سے کہا تھا، وہ انہیں بتا دیا۔ دونوں نے مجھ سے کہا کہ تم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اسی دوران کہ میں ان دونوں حضرات کے پاس بیٹھا تھا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاصد آ گیا۔ دونوں حضرات نے مجھ سے کہا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے آزمائش میں ڈال دیا۔ پس میں گیا، حتیٰ کہ ان کی خدمت میں جا پہنچا۔ فرمایا، وہ کیا نصیحت تھی جس کا تم نے ابھی ذکر کیا تھا۔ یہ فرماتے

3872- راجع الحديث:3696

الْأُولَيَيْنِ، وَصَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ، وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ أَخِي، أَدْرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لاَ، وَلَكِنْ قَدْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا خَلَصَ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا، قَالَ: فَتَشَهَّدَ عُثْمَانُ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، كَمَا قُلْتَ: وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ وَبَايَعْتُهُ، وَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلاَ غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلاَ غَشَشْتُهُ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلاَ غَشَشْتُهُ، ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ، أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ عَلَيَّ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَمَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ؟ فَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، فَسَنَأْخُذُ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ، قَالَ: فَجَلَدَ الْوَلِيدَ أَرْبَعِينَ جَلْدَةً، وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَجْلِدَهُ، وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهُ"

ہیں کہ میں نے اللہ اور رسول کی گواہی دی، پھر کہا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے اور ان پر کتاب نازل فرمائی ہے اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات مانی، اس پر ایمان لائے، سب سے پہلی دو ہجرتیں کیں اور حضور کے پاکیزہ طریقے کو دیکھا۔ تو اکثر لوگ ولید بن عقبہ کے متعلق بات کرتے ہیں لہٰذا آپ پر حق ہے کہ اس پر حد جاری فرمائیں۔ فرمایا: اے بھتیجے! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ کہا: نہیں مگر آپ کے بعض علوم مجھ تک اس طرح پہنچے ہیں جیسے کنواری لڑکی کو پردے میں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان نے اللہ اور رسول کی شہادت دینے کے بعد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور اس پر کتاب نازل فرمائی اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اور جس کے ساتھ انہیں مبعوث فرمایا گیا، میں اس پر ایمان لایا اور میں نے سب سے پہلی دونوں ہجرتیں کیں، جیسا کہ تم نے کہا ہے اور میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کی صحبت اور بیعت کا شرف حاصل کیا اور خدا کی قسم، نہ میں نے آپ کی کبھی نافرمانی کی اور نہ آپ کو دھوکا دیا، حتیٰ کہ اللہ نے انہیں اپنے پاس بلایا پھر اللہ نے حضرت ابوبکر کو خلافت عطا فرمائی تو خدا کی قسم نہ میں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا۔ پھر اللہ نے حضرت عمر کو خلافت مرحمت فرمائی تو بخدا نہ میں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا۔ پھر مجھے خلیفہ بنایا گیا تو کیا میرا وہ حق نہیں ہے جو ان دونوں حضرات کا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ فرمایا، تو یہ کیا باتیں ہیں جو

تمہاری طرف سے مجھے پہنچ رہی ہیں۔ رہا جو تم نے ولید بن عقبہ کے متعلق ابھی ذکر کیا۔ تو انشاء اللہ ہم اس کے متعلق حق کو تھامے رہیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ولید کو چالیس کوڑے مارے گئے یعنی آپ نے حضرت علی کو کوڑے مارنے کا حکم دیا کیونکہ کوڑے وہی مارا کرتے تھے۔

3872م- وَقَالَ يُونُسُ، وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِنَ الحَقِّ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ

یونس، زہری کے بھتیجے نے زہری سے روایت کی ہے جس میں ہے: کیا میرا تم پر وہ حق نہیں جو ان حضرات کو حاصل تھا؟

قَالَ : أَبُو عَبْدِ اللَّهِ :(بَلاَءٌ مِنْ رَبِّكُمْ) (البقرة: 49) مَا ابْتُلِيتُمْ بِهِ مِنْ شِدَّةٍ، وَفِي مَوْضِعٍ: البَلاَءُ الِابْتِلاَءُ وَالتَّمْحِيصُ، مَنْ بَلَوْتُهُ وَمَحَّصْتُهُ أَيِ اسْتَخْرَجْتُ مَا عِنْدَهُ، يَبْلُو: يَخْتَبِرُ. (مُبْتَلِيكُمْ) (البقرة: 249): مُخْتَبِرُكُمْ. وَأَمَّا قَوْلُهُ: بَلاَءٌ عَظِيمٌ: النِّعَمُ، وَهِيَ مِنْ أَبْلَيْتُهُ، وَتِلْكَ مِنَ ابْتَلَيْتُهُ

ابوعبداللہ نے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: تمہارے رب کی طرف سے بڑی بلا تھی یا بڑا انعام۔ (پ ا البقرہ:۴۹) یعنی جس جگہ تمہیں شدت کے ساتھ مبتلاء کیا گیا بلاء سے مراد آزمانا ہے اور پاک کرنا ہے یعنی جسے میں آزماؤں اور ستھرا کروں یعنی میں اس سے میں تم دونوں کو نکالوں، مبتلا کرتا ہے اور آزماتا ہے ترجمہ کنزالایمان تمہیں آزمانے والا ہے۔ (پ ۲ البقرہ:۲۴۹) یعنی تمہیں آزمانے والا ہے اور بہرحال اس قول بَلاَءٌ عَظِيمٌ سے مراد نعمت ہے یعنی میں جسے مبتلاء کروں وہ وہ ہے جسے میں نے مبتلاء کیا۔

3873 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ، وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِالحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِيكَ الصُّوَرَ، أُولَئِكَ شِرَارُ الخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ القِيَامَةِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت اُمِ حبیبہ اور حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہم سے اس گرجے کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا، جس میں بہت تصویریں تھیں۔ پھر ہم نے اس کا نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: جب ان میں کوئی نیک آدمی ہوتا اور مرجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس کی تصویر اس میں نقش کردیتے۔ قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک

3873- راجع الحدیث:427

3874 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ السَّعِيدِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ: قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ الحَبَشَةِ، وَأَنَا جُوَيْرِيَةٌ، فَكَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيصَةً لَهَا أَعْلاَمٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ الأَعْلاَمَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ: سَنَاهْ سَنَاهْ قَالَ الحُمَيْدِيُّ: يَعْنِي حَسَنٌ، حَسَنٌ

3875 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا؟ قَالَ: إِنَّ فِي الصَّلاَةِ شُغْلًا فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: كَيْفَ تَصْنَعُ أَنْتَ؟ قَالَ: أَرُدُّ فِي نَفْسِي

3876 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِاليَمَنِ فَرَكِبْنَا سَفِينَةً، فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالحَبَشَةِ، فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَأَقَمْنَا

بدترین مخلوق شمار ہوں گے۔

حضرت اُمِّ خالد بنت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں حبشہ سے آئی تو چھوٹی سی بچی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اوڑھنے کے لیے دوپٹہ عنایت فرمایا جس پر درختوں کی تصویریں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر اپنا دستِ مبارک پھیرتے رہے اور فرماتے جاتے سَناہ سَناہ۔ حمیدی فرماتے ہیں یعنی اچھی ہے، اچھی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا کرتے اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تب بھی جواب عنایت فرما دیا کرتے تھے۔ جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس لوٹے اور آپ کو سلام کیا تو آپ نے ہمیں جواب نہ دیا۔ ہم نے عرض کی، یارسول اللہ! جب ہم آپ کو سلام کیا کرتے تو آپ جواب عنایت فرمایا کرتے تھے۔ فرمایا: نماز میں مشغولیت ہے۔ میں نے ابراہیم سے پوچھا کہ اس موقع پر آپ کیا کرتے ہیں؟ فرمایا، اپنے دل میں جواب دے لیتا ہوں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہجرت فرمانے کی خبر ملی تو ہم یمن میں تھے۔ پس ہم ایک کشتی پر سوار ہوگئے تو کشتی نے ہمیں نجاشی کے ملک حبشہ میں پہنچا دیا۔ وہاں ہمیں حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مل گئے۔ پس ان کے ساتھ ہم بھی رہنے

3874- انظر الحدیث:5823

3875- راجع الحدیث:1199

3876- انظر الحدیث:3136

مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا، فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَكُمْ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ

لگے۔ پھر ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ خیبر کو فتح فرما چکے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے اس وقت فرمایا: اے کشتی والو! تمہارے لیے دو ہجرتوں کا ثواب ہے۔

38-بَابُ مَوْتِ النَّجَاشِيِّ

نجاشی کی وفات

3877 - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ النَّجَاشِيُّ : مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَى أَخِيكُمْ أَصْحَمَةَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نجاشی کی وفات کے وقت فرمایا کہ نیک شخص وفات پا گیا ہے پس کھڑے ہو جاؤ اور اپنے بھائی اصحمہ پر نماز جنازہ پڑھو۔

3878 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، أَنَّ عَطَاءً، حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَصَفَّنَا وَرَاءَهُ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی، پس ہم نے آپ کے پیچھے صفیں باندھ لیں اور میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

3879 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اصحمہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور نماز میں چار تکبیریں (زائد) کہیں۔ اسی کے مثل عبدالصمد نے روایت کی ہے۔

3880 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی شاہِ حبشہ کے وفات

3877- راجع الحدیث: 1320,1317

3878- راجع الحدیث: 1317

3879- راجع الحدیث: 1334,1317

3880- راجع الحدیث: 1245 'صحیح مسلم: 2203 'سنن نسائی: 2041,1878

ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَابْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الحَبَشَةِ، فِي اليَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ

پانے کی خبر اپنے صحابہ کو اسی دن دے دی تھی، جس دن وفات ہوئی۔ اور فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو۔

3881 - وَعَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ فِي المُصَلَّى، فَصَلَّى عَلَيْهِ، وَكَبَّرَ أَرْبَعًا

دوسری روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنازہ گاہ میں صفیں بنائیں اور آپ نے چار تکبیریں (زائد) کہیں۔

39-بَابُ تَقَاسُمِ المُشْرِكِينَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مشرکین کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت پر قسمیں کھانا

3882 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا: مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ، بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الكُفْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت فرمایا جبکہ آپ نے حنین کا قصد فرمالیا تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ کل ہم خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے جہاں کفارِ مکہ نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔

40-بَابُ قِصَّةِ أَبِي طَالِبٍ

قصہ ابوطالب

3883 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا العَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ رَضِيَ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: کہ اپنے چچا کو آپ نے کیا نفع پہنچایا جبکہ وہ آپ کی حمایت

-3881 راجع الحدیث:3880,1245

-3882 صحیح مسلم:3882

-3883 انظر الحدیث:6572,6208' صحیح مسلم:511,510,509

اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ؟ قَالَ: هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ، وَلَوْلاَ أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

3884- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الوَفَاةُ، دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ، فَقَالَ: أَيْ عَمِّ، قُلْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ، تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ المُطَّلِبِ، فَلَمْ يَزَالاَ يُكَلِّمَانِهِ، حَتَّى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ: عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ المُطَّلِبِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ، مَا لَمْ أُنْهَ عَنْهُ فَنَزَلَتْ: (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الجَحِيمِ) (التوبة: 113). وَنَزَلَتْ: (إِنَّكَ لاَ تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ) (القصص:56)

3885- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا ابْنُ الهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ

کیا کرتے اور آپ کی خاطر لوگوں کا غصہ مول لیا کرتے تھے؟ فرمایا، اب وہ صرف ٹخنوں تک آگ میں ہیں اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتے۔

حضرت مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی کریم ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے پاس ابوجہل بھی تھا۔ آپ نے فرمایا: اے چچا! لَا اِلٰہ الا اللہ کہہ دو تاکہ اس کلمہ کے سبب میں آپ کے لیے بارگاہِ خداوندی میں کچھ عرض کرسکوں۔ تو ابوجہل اور عبداللہ بن ابی اُمیہ کہنے لگے: اے ابو طالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ وہ مسلسل یہی بات دہراتے رہے ... ابوطالب نے ان سے آخری کلام یہ کیا کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں متواتر ان کے لیے استغفار کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ فرما دیا جائے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں (پ ۱۱، التوبۃ ۱۱۳) اور یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ کنزالایمان: بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے (پ ۲۰، القصص ۵۶)

بے شک حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سُنا کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے آپ کے چچا (ابوطالب) کا ذکر ہوا، تو آپ نے فرمایا کہ شاید بروز

3884- راجع الحدیث: 1360

3885- صحیح مسلم: 512

سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ، فَقَالَ: لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ القِيَامَةِ، فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ، يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ

قیامت میری شفاعت انہیں کچھ نفع پہنچائے کہ انہیں جہنم کے درمیانی درجے میں کردیا جائے، جہاں آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچے لیکن اسی کے سبب ان کا دماغ کھولنے لگے گا۔

3885م- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بِهَذَا، وَقَالَ تَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ

ابراہیم بن حمزہ، ابو حازم دراوردی، یزید سے اسی طرح روایت کرتے ہیں لیکن اس روایت میں دِمَاغُهُ کی جگہ أُمُّهُ دِمَاغِهِ (بھیجا) کالفظ ہے۔

41-بَابُ حَدِيثِ الإِسْرَاءِ

آیت سُبْحَانَ الَّذِیْ أَسْرٰی کا بیان

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ المَسْجِدِ الحَرَامِ إِلَى المَسْجِدِ الأَقْصَى﴾ (الإسراء 1:)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصا تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے (پ۱۵، بنی اسرآئیل ۱)

3886 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ، قُمْتُ فِي الحِجْرِ، فَجَلاَ اللَّهُ لِي بَيْتَ المَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قریش نے مجھے جھوٹا بتایا تو میں حجر کے مقام پر کھڑا ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے سامنے کردیا۔ پس اس کی جو نشانیاں وہ پوچھتے ہیں اس کی جانب دیکھ کر بتادیتا تھا۔

42-بَابُ المِعْرَاجِ

معراج شریف

3887 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ

حضرت انس بن مالک اور حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم

3885م- انظر الحدیث:6564

3886- انظر الحدیث:4710، صحیح مسلم:427، سنن ترمذی:3133

3887- راجع الحدیث:3207

مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ" : بَيْنَمَا أَنَا فِي الحَطِيمِ، - وَرُبَّمَا قَالَ: فِي الحِجْرِ - مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ، فَقَدَّ: قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ- فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي: مَا يَعْنِي بِهِ؟ قَالَ: مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مِنْ قَصِّهِ إِلَى شِعْرَتِهِ- فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي، ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ إِيمَانًا، فَغُسِلَ قَلْبِي، ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيدَ، ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ البَغْلِ، وَفَوْقَ الحِمَارِ أَبْيَضَ، - فَقَالَ لَهُ الجَارُودُ: هُوَ البُرَاقُ يَا أَبَا حَمْزَةَ؟ قَالَ أَنَسٌ: نَعَمْ - يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ، فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيلَ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ المَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ، فَقَالَ: هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلاَمَ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ المَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيَى وَعِيسَى، وَهُمَا ابْنَا الخَالَةِ، قَالَ: هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا، ثُمَّ قَالاَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ:

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے معراج شریف کا واقعہ یوں ارشاد فرمایا کہ میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا اور کبھی اس کی جگہ حجر فرماتے۔ تو میرے پاس ایک آنے والا آیا۔ پھر اس نے کچھ کہا جو میں سن رہا تھا۔ پھر اس نے یہاں تک میرا جسم چیرا۔ میں نے جارود سے اس کا مطلب پوچھا، جو میرے برابر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ حلق سے ناف کے نیچے تک اور میں نے زیرِ ناف تک سنا ہے۔ پھر میرا دل نکالا گیا۔ اس کے بعد سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ پھر میرے دل کو دھو کر اس کی جگہ پر رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد میرے پاس ایک سفید جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا تو جارود نے ان سے کہا کہ اے ابوحمزہ! کیا وہ براق تھا؟ حضرت انس نے جواب دیا: ہاں۔ وہ اپنا ایک قدم حدِ نگاہ تک دُور رکھتا تھا۔ پھر میں اس پر سوار ہو گیا اور حضرت جبرئیل مجھے لے کر چل پڑے، حتیٰ کہ پہلا آسمان آ گیا۔ پس دروازہ کھلوانا چاہا تو پوچھا گیا، کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل ہے۔ دریافت کیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد مصطفیٰ ہیں۔ دریافت، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا گیا، خوش آمدید، کیسے اچھے کی آمد ہوئی ہے۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اوپر گیا تو دیکھا کہ حضرت آدم تشریف فرما ہیں۔ کہا، یہ آپ کے والد حضرت آدم ہیں، انہیں سلام کریجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر کہا، صالح بیٹے اور صالح نبی مرحبا۔ پھر اوپر چڑھنے لگے حتیٰ کہ دوسرا آسمان آ گیا اور اسے کھلوانا چاہا تو پوچھا گیا: کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل۔ دریافت کیا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ

مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ، قَالَ: هَذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: أَوَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلَى إِدْرِيسَ، قَالَ: هَذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي، حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ، قَالَ: هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى، قَالَ: هَذَا مُوسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكَى، قِيلَ لَهُ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: أَبْكِي لِأَنَّ غُلاَمًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِمَّنْ

ہیں۔ دریافت کیا، کیا انہیں بلایا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا گیا، خوش آمدید، کیسے اچھے کی آمد ہے۔ پس دروازہ کھولا گیا اور میں اوپر گیا تو حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ دونوں خالہ زاد بھائیوں کو پایا۔ جبرئیل نے کہا کہ یہ حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ ہیں، انہیں سلام کر لیجئے۔ تو میں نے انہیں سلام کیا اور دونوں حضرات نے سلام کا جواب دیا، پھر کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر تیسرے آسمان تک گئے اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ دریافت کیا گیا: کون ہے؟ جواب دیا: جبرئیل۔ پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ دریافت کیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں کہا، خوش آمدید، کیسے اچھے کی آمد ہوئی ہے۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت یوسف تھے۔ کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر چوتھے آسمان تک گئے اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ دریافت کیا گیا: کون ہے؟ جواب دیا: جبرئیل ہے۔ دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا گیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا گیا: خوش آمدید کیسے اچھے کی آمد ہوئی ہے۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ادریس تشریف فرما تھے۔ کہا، یہ حضرت ادریس ہیں، انہیں سلام کر لیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا اور کہا، صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر پانچویں آسمان تک پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ دریافت کیا گیا: کون ہے؟ جواب دیا: جبرئیل ہوں دریافت کیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ پوچھا کہ کیا

يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي، ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: هَذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلاَمَ، قَالَ: مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ رُفِعَتْ إِلَيَّ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى، فَإِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلاَلِ هَجَرَ، وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ، قَالَ: هَذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى، وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَقُلْتُ: مَا هَذَانِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ، ثُمَّ رُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ، وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ، وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ: هِيَ الْفِطْرَةُ الَّتِي أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوَاتُ خَمْسِينَ صَلاَةً كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى، فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتَ؟ قَالَ: أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلاَةً كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلاَةً كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ

انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا گیا: خوش آمدید، کیسے اچھے آنے والے کی آمد ہوئی ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ہارون تشریف فرما تھے۔ کہا یہ حضرت ہارون ہیں، انہیں سلام کر لیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر اوپر چڑھے، حتیٰ کہ ہم چھٹے آسمان تک پہنچے تو دروازہ کھلوانا چاہا۔ دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جواب دیا: جبرئیل ہوں۔ پوچھا، تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، خوش آمدید! کیسی اچھے آنے والی کی آمد ہوئی ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت موسیٰ رونق افروز تھے۔ کہا، یہ حضرت موسیٰ ہیں، انہیں سلام کر لیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا، پھر کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ جب میں آگے بڑھنے لگا تو وہ رو پڑے ان سے پوچھا دریافت کیا گیا کہ آپ کس بات پر روئے؟ جواب دیا، میں اس بات پر رویا کہ یہ لڑکا میرے بعد مبعوث فرمایا گیا ہے لیکن میری امت کی مقابلے میں اس کے امتی زیادہ تعداد میں داخلِ جنت ہوں گے۔ پھر مجھے لے کر ساتویں آسمان تک پہنچے اور حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوانا چاہا تو دریافت کیا گیا۔ آپ کون ہیں؟ جواب دیا، جبرئیل ہوں۔ پوچھا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ دریافت کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، خوش آمدید، کیسی اچھے آنے والے کی آمد ہوئی ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ابراہیم تشریف فرما تھے۔ کہا، یہ آپ کے جدِّ امجد ہیں انہیں سلام

يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: بِمَ أُمِرْتَ؟ قُلْتُ: أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ المُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ، قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ، وَلَكِنِّي أَرْضَى وَأُسَلِّمُ، قَالَ: فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ: أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي، وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي"

کر لیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا، پھر کہا: صالح بیٹے اور صالح نبی مرحبا پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ دکھایا گیا تو اس کے پھل مقامِ ہجر کے مٹکوں جیسے تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے۔ کہا گیا، یہی سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ اس کی چار نہریں تھیں، دو ظاہری اور دو باطنی۔ میں نے جبرئیل سے دریافت کیا کہ یہ نہریں کیسی ہیں؟ جواب دیا کہ باطنی نہریں تو جنت کی ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر مجھے بیت المعمور دکھایا گیا۔ پھر میرے سامنے ایک برتن میں شراب، دوسرے میں دودھ اور تیسرے میں شہد پیش کیا گیا۔ میں نے دودھ لے لیا۔ کہا، یہ فطرت ہے لہٰذا آپ اور آپ کی امت فطرت پر قائم رہیں گے پھر مجھ پر رات دن میں پچاس نمازیں فرض فرمائیں گئیں۔ جب میں واپس لوٹا اور میرا گذر حضرت موسیٰ کے پاس سے ہوا تو انہوں نے دریافت کیا کہ آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ روزانہ پچاس نمازیں پڑھنے کا۔ کہنے لگے، آپ کی امت روزانہ پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی اور خدا کی قسم! میں اس چیز کا آپ سے پہلے تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کے ساتھ اس معاملے میں کوشش کر کے دیکھ لی ہے۔ آپ بارگاہِ خداوندی میں واپس جائیں اور اپنی امت کے لیے کمی کا سوال کریں۔ میں واپس گیا تو دس نمازیں کم کردی گئیں پھر حضرت موسیٰ کی جانب لوٹا اور اسی طرح بات چیت ہوئی اور واپس لوٹا، تو دس اور کم کردی گئیں۔ پھر حضرت موسیٰ کے پاس آیا اور اسی طرح گفتگو ہوئی تو میں واپس لوٹا اور دس نمازیں مزید کم فرما دی گئیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس لوٹ کر آیا تو پہلے کی طرح بات

چیت ہوئی۔ پس لوٹا تو روزانہ دس نمازیں پڑھنے کا حکم فرمایا گیا۔ پھر میں واپس حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو پھر وہی بات چیت ہوئی تو میں واپس لوٹا اور روزانہ پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ کی امت روزانہ پانچ نمازیں نہیں پڑھ سکے گی اور میں آپ سے پہلے اس بات کا تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل پر کوشش کر کے دیکھ لی ہے۔ اپنے رب کی بارگاہ میں پھر جائیے اور اپنی امت کے لیے کمی کا سوال پیش کیجئے۔ فرمایا، میں نے اپنے رب سے اتنی دفعہ درخواست کی ہے کہ اب مجھے شرم محسوس ہونے لگی ہے لہٰذا میں اس پر راضی ہوں۔ فرمایا، جب میں آگے بڑھا تو آواز آئی: میں نے اپنا فرض جاری فرما دیا اور اپنے بندوں پر کمی بھی فرما دی۔

3888 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى :(وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ) (الإسراء 60 :) قَالَ: هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ، أُرِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ المَقْدِسِ ، قَالَ: (وَالشَّجَرَةَ المَلْعُونَةَ فِي القُرْآنِ) (الإسراء 60 :)، قَالَ: هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشادِ باری تعالیٰ اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تم کو دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۶۰) کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس دیکھنے سے آنکھ کا دیکھنا مراد ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھایا گیا جس رات آپ کو بیت المقدس تک سیر کروائی گئی تھی اور فرمایا کہ قرآن کریم میں جو الشجرۃ الملعونۃ آیا ہے اس سے مراد تھوہڑ کا درخت ہے۔

43-بَابُ وُفُودِ الأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، وَبَيْعَةِ العَقَبَةِ

انصار کے وفود کی آمد اور بیعت عقبہ

3889 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیث نے بیان کیا، ان سے عقیل نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے۔

3889م- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، بِطُولِهِ. قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ: وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ العَقَبَةِ، حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الإِسْلاَمِ، وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن کعب وہ ہیں جو (اپنے والد) حضرت کعب بن مالک کی بینائی چلے جانے پر راستہ بتانے کی خدمت کے لیے مامور تھے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ پورا واقعہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا ہے جبکہ آپ غزوۂ تبوک کے وقت نبی کریم ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے۔ ابن بکیر کا قول ہے کہ ان کے واقعہ میں یہ بات بھی ہے کہ بیعتِ عقبہ کی رات میں بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، جبکہ ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا پکا وعدہ کیا تھا اور اس حاضری کے برابر مجھے غزوۂ بدر کی حاضری بھی پسند نہیں اگرچہ لوگوں میں غزوۂ بدر کی حاضری کا چرچا بہت زیادہ ہے۔

3890 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: كَانَ عَمْرٌو، يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: شَهِدَ بِي خَالاَيَ العَقَبَةَ قَالَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَحَدُهُمَا البَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دونوں ماموں بیعت عقبہ کے وقت اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابنِ عُیینہ کے قول کے مطابق ان میں سے ایک کا نام براء بن معرور تھا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

3891 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: أَنَا، وَأَبِي، وَخَالِي، مِنْ أَصْحَابِ العَقَبَةِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں میرے والدِ محترم اور میرے دونوں ماموں رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیعت عقبہ کرنے والوں میں شامل تھے۔

3892 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان حضرات میں سے ہیں جو نبی کریم ﷺ کی معیت

3889م- راجع الحديث: 2757

3890- انظر الحديث: 3891

3891- راجع الحديث: 3890

3892- راجع الحديث: 18

شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللَّهِ، أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، مِنَ الَّذِينَ شَهِدُوا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْ أَصْحَابِهِ لَيْلَةَ العَقَبَةِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: تَعَالَوْا بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لاَ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلاَ تَسْرِقُوا، وَلاَ تَزْنُوا، وَلاَ تَقْتُلُوا أَوْلاَدَكُمْ، وَلاَ تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلاَ تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ قَالَ: فَبَايَعْتُهُ عَلَى ذَلِكَ

میں غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور اہلِ مدینہ کے ساتھ بیعت عقبہ میں بھی شریک تھے۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت یہ فرمایا جبکہ آپ کے گرد صحابۂ کرام کی ایک جماعت تھی کہ آؤ میرے ہاتھ پر اس بات کی بیعت کرو کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، نہ چوری کرو گے، نہ زنا کرو گے۔ نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے، جان بوجھ کر جھوٹا بہتان نہ لگاؤ گے اور اچھی بات میں میری نافرمانی نہ کرو گے۔ پس جو اپنا وعدہ پورا کرے اس کا اجر اللہ کے پاس ہے اور جس سے ان امور میں کوتاہی سرزرد ہو اور دنیا میں اسے سزا ملے تو وہ اس کے لیے کفارہ ہو جائے گی اور جس سے کسی قسم کی کوتاہی واقع ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے تو اس کا معاملہ اللہ رب العزت کے سپرد، اگر چاہے اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرما دے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے بھی اس بات پر آپ سے بیعت کی۔

3893 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لاَ نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلاَ نَسْرِقَ، وَلاَ نَزْنِيَ، وَلاَ نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ، وَلاَ نَنْتَهِبَ، وَلاَ نَعْصِيَ، بِالْجَنَّةِ، إِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ، فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا، كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان نقیبوں میں سے تھا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے، چوری نہیں کریں گے، زنا نہیں کریں گے، کسی ایسی جان کو قتل نہیں کریں جو اللہ نے حرام قرار دی ہے، لوٹ مار نہیں کریں گے اور رسولِ خدا کی نافرمانی نہ کریں گے۔ اگر اس کے مطابق عمل کریں گے تو جنت ملے گی اور اگر نافرمانی کی تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے۔

44-بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا

3893- راجع الحدیث: 18 صحیح مسلم: 4439

وَسَلَّمَ عَائِشَةَ، وَقُدُومِهَا المَدِينَةَ، وَبِنَائِهِ بِهَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح اور مدینہ میں رخصتی

3894 - حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، فَقَدِمْنَا المَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ، فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعَرِي، فَوَفَى جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُمِّي أُمُّ رُومَانَ، وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ، وَمَعِي صَوَاحِبُ لِي، فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا، لاَ أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفَتْنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ، وَإِنِّي لَأُنْهِجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي، ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي، ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ، فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ فِي البَيْتِ، فَقُلْنَ عَلَى الخَيْرِ وَالبَرَكَةِ، وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ، فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ، فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى، فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے زوجیت کا شرف بخشا تو اس وقت میری عمر چھ سال تھی۔ پھر ہم مدینہ منورہ آ گئے اور بنی حارث بن خزرج کے مکان میں ٹھہرے ہوئے۔ پھر مجھے شدید بخار آیا جس کے سبب میرے سر کے بال بھی گر گئے اور صرف کانوں کے پاس رہ گئے۔ پھر ایک دن میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولے میں بیٹھی تھی کہ میری والدہ ماجدہ اُمّ رومان آئیں اور زور سے مجھے آواز دی۔ میں حاضر ہوگئی اور مجھے بالکل معلوم نہ تھا کہ کیوں بلایا گیا ہے۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور ایک گھر کے دروازے پر کھڑا کر دیا۔ میرا سانس پھول رہا تھا، جب کہ کافی دیر بعد سکون آیا۔ پھر تھوڑا سا پانی لے کر میرے منہ اور سر پر ہاتھ پھیرا گیا۔ پھر مجھے مکان کے اندر داخل کر دیا گیا، جہاں چند انصاری عورتیں بھی جمع تھیں۔ انہوں نے کہا: خیر و برکت اور نیک فال کے ساتھ آنا ہو۔ پھر مجھے ان عورتوں کے حوالے کر دیا گیا۔ انہوں نے میرا بناؤ سنگار کیا اور میں اس وقت خوفزدہ جب دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان عورتوں نے مجھے آپ کے سپرد کیا۔ اس وقت میری عمر نو سال تھی۔

3895 - حَدَّثَنَا مُعَلًّى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهَا": أُرِيتُكِ فِي المَنَامِ مَرَّتَيْنِ، أَرَى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ میں خواب میں دو دفعہ تمہیں دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ تم ریشمی کپڑوں میں لپٹی ہوئی ہو اور کہا گیا کہ یہ تمہاری

3894- انظر الحدیث: 5160,5158,5156,5134,5133,3896، سنن ابن ماجہ: 1876

حَرِيرٍ، وَيَقُولُ: هَذِهِ امْرَأَتُكَ، فَأَكْشِفُ عَنْهَا، فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَأَقُولُ: إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ

بیوی ہے۔ جب کپڑا ہٹا کر دیکھا گیا تو تم تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے ایسا ہی ہو کر رہے گا۔

3896 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى المَدِينَةِ بِثَلاَثِ سِنِينَ، فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ، وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات نبی کریم ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے تین سال قبل ہوگئی تھی۔ پس آپ نے دو سال یا کم و بیش انتظار فرمایا، پھر حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح کر لیا جبکہ ان کی عمر چھ سال تھی اور جب ان کی رخصتی ہوئی تو عمر نو سال تھی۔

45-بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى المَدِينَةِ

رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کا مدینہ کی طرف ہجرت

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلاَ الهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ فِي المَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا اليَمَامَةُ، أَوْ هَجَرُ، فَإِذَا هِيَ المَدِينَةُ يَثْرِبُ

حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابو ہریرہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ رسولِ اللہ نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ مکرمہ سے ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا گمان تو یہ تھا کہ وہ یمامہ یا ہجر ہے جبکہ ہے وہ مدینہ سابقہ یثرب۔

3897 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، يَقُولُ: عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللَّهِ، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ

ابو وائل فرماتے ہیں کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے ہجرت کی۔ پس کچھ تو ہم میں سے وہ ہیں جو دنیا سے چلے گئے اور دنیا میں انہیں کچھ بھی صلہ نہ ملا

3896- راجع الحدیث: 3894، صحیح مسلم: 3464

3897- راجع الحدیث: 1276

مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَتَرَكَ نَمِرَةً، فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلاَهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ، وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ إِذْخِرٍ، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا

ایسے ہی حضرات میں سے حضرت مصعب بن عمیر ہیں جو غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے اور پیچھے صرف ایک کمبل چھوڑا تھا۔ جب ہم اس کے ساتھ سر کو ڈھانپتے تھے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو ڈھانپتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ سر ڈھک دیا جائے اور پیروں پر اذخر گھاس ڈال دی جائے ہم میں سے کچھ وہ ہیں جن کے پھل پک گئے ہیں اور وہ انہیں توڑ رہے ہیں۔

3898- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ پس جس نے دنیا حاصل کرنے یا عورت سے شادی کرنے کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت کا بدلہ وہی ہے جس کے لیے ہجرت کی۔ اور جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار کی جائے گی۔

3899 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ المَكِّيِّ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَقُولُ: لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الفَتْحِ

اسحاق بن یزید دمشقی، یحییٰ بن حمزہ، ابوعمرو اوزاعی، عبدہ بن ابولبابہ، مجاہد بن جبر مکی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی۔

3900 - قَالَ: يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ وَحَدَّثَنِي الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ، فَسَأَلْنَاهَا عَنِ الهِجْرَةِ فَقَالَتْ: لاَ هِجْرَةَ اليَوْمَ، كَانَ المُؤْمِنُونَ

عطا بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ میں عبید بن عمیر لیثی کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیارت کے لیے گیا، تو ان سے ہجرت کا حکم پوچھا۔ فرمایا اس سے پہلے اہل ایمان کو اپنا دین بچانے کی

3898- راجع الحدیث:1

3899- انظر الحدیث:4311,4310,4309

3900- راجع الحدیث:3080

يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ، فَأَمَّا اليَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الإِسْلاَمَ، وَاليَوْمَ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ

خاطر اللہ اور اس کے رسول کے لیے بھاگنا پڑتا تھا، اس خوف سے کہ کہیں وہ فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں لیکن آج اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا فرما دیا ہے۔ آج اپنے رب کی جہاں کوئی چاہے عبادت کر سکتا ہے ہاں اب جہاد اور نیت کا ثواب ہے۔

3901 - حَدَّثَنِي زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: قَالَ هِشَامٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا " : أَنَّ سَعْدًا قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ، اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ انصاری کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! تجھے خوب علم ہے کہ مجھے اس سے پیاری کوئی چیز نہیں کہ تیری راہ میں اس قوم سے لڑتا رہوں جنہوں نے تیرے رسول کی تکذیب کی اور انہیں دیس سے نکالا۔ اے اللہ! میرا خیال ہے کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جنگ ختم کر دی ہے۔

3901م- وَقَالَ أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ، مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا نَبِيَّكَ، وَأَخْرَجُوهُ مِنْ قُرَيْشٍ "

ابان بن یزید، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں اور اس روایت میں یوں ہے کہ جنہوں نے تیرے نبی کو جھٹلایا اور انہیں دیس سے نکالا یعنی قریشی کافروں نے۔

3902 - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الفَضْلِ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِينَ سَنَةً، فَمَكُثَ بِمَكَّةَ ثَلاَثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ، ثُمَّ أُمِرَ بِالهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِينَ، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا تو آپ کی عمر شریف چالیس سال تھی۔ پھر آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے اور وحی نازل ہوتی رہی۔ پھر آپ کو ہجرت کرنے کا حکم فرمایا گیا تو آپ ہجرت فرما گئے اور اس کے دس سال بعد آپ کا وصال ہوا تو عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔

3903 - حَدَّثَنِي مَطَرُ بْنُ الفَضْلِ، حَدَّثَنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

3901- راجع الحدیث:463

3901م- راجع الحدیث:463

3902- سنن ترمذی:3621

3903- صحیح مسلم:6049، سنن ترمذی:3652

رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَكَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلاَثَ عَشْرَةَ، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ

کہ رسول اللہ ﷺ تیرہ سال مکہ معظمہ میں رہے اور بوقتِ وصال آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔

3904 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عُبَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى المِنْبَرِ فَقَالَ: إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ، وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، فَعَجِبْنَا لَهُ، وَقَالَ النَّاسُ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ، يُخْبِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا، وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ المُخَيَّرَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لاَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، إِلَّا خُلَّةَ الإِسْلاَمِ، لاَ يَبْقَيَنَّ فِي المَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر ہو کر فرمایا: بے شک ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار دیا ہے کہ دنیا کی جتنی کشادگی وہ چاہے اسے دے دی جائے اور دوسری چیز آخرت۔ پس اس بندے نے اس چیز کو اختیار کر لیا ہے جو خدا کے پاس ہے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے اور کہا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ ہمیں یہ رونا حیران کن نظر آیا اور کچھ لوگوں نے کہا کہ ذرا ان بڑے صاحب کو تو دیکھیے۔ رسول اللہ ﷺ تو کسی بندے کا ذکر فرما رہے ہیں کہ اسے اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار دیا کہ اسے دنیا کی کشادگی عطا فرما دی جائے یا جو اللہ کے پاس ہے اور یہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ جس کو اختیار دیا گیا تھا وہ رسول اللہ ﷺ ہی تھے اور حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ جس نے اپنی صحبت اور مال کے ساتھ مجھ پر احسان کیا وہ ابوبکر ہیں اور میں اپنی امت میں سے اگر کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا، ہاں اسلامی اخوت تو موجود ہے۔ اور مسجد میں کسی کی کھڑکی کھلی نہ رہے سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔

3905 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی

3904- انظر الحديث:466

3905- راجع الحديث:476

اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ، إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ، بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْرَجَنِي قَوْمِي، فَأُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي، قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ: فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَأَنَا لَكَ جَارٌ ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ. فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ، فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ، وَقَالُوا: لِابْنِ الدَّغِنَةِ: مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَلْيُصَلِّ فِيهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ، وَلَا يُؤْذِينَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ، فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا، فَقَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ، فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ بِذَلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِهِ وَلَا يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهِ، ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ، فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ، وَيَقْرَأُ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ جب سے میں شعور کو پہنچی ہوں اس وقت سے اپنے والدین کو دین کی دولت سے سرفراز پایا ہے اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صبح وشام دو دفعہ ہمارے پاس تشریف آوری نہ ہوئی ہو۔ جب مسلمانوں کو زیادہ تنگ کیا جانے لگا تو حضرت ابوبکر حبشہ کی طرف ہجرت کر کے جانے لگے۔ جب برک الغماد کے مقام پر پہنچے تو ابن الدغنہ ملا، جو قبیلہ قارہ کا سردار تھا، کہنے لگا، اے ابوبکر! کہاں کا قصد ہے؟ فرمایا، میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے پس میں زمین میں سیاحت کر کے اپنے رب کی عبادت کرنا چاہتا ہوں۔ ابن الدغنہ نے کہا کہ اے ابوبکر! آپ جیسا شخص نہ نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جاسکتا ہے کیونکہ آپ ناداروں کی مدد کرتے، رشتہ داروں سے صلہ رحمی فرماتے، محتاجوں کی کفالت کرتے، مہمانوں کی ضیافت کرتے اور راہِ حق میں پیش آنے والے مصائب کے اندر مدد کرتے ہیں۔ لیجئے میں آپ کو پناہ دیتا ہوں، واپس لوٹیے اور اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کیجئے۔ چنانچہ آپ ابن الدغنہ کے ساتھ واپس واپس لوٹ آئے۔ پھر ابن الدغنہ شام کے وقت تمام سردارانِ قریش کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ ابوبکر جیسا شخص نہ نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جاسکتا ہے۔ کیا تم ایسے شخص کو نکال دینا چاہتے ہو جو ناداروں کی مدد کرتا، رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا، محتاجوں کا بوجھ اٹھاتا، مہمانوں کی ضیافت کرتا اور راہِ حق میں پیش آنے والے مصائب مدد کرتا ہے۔ قریش نے ابن الدغنہ کے امان دینے کی تکذیب نہ کی۔ بلکہ ابن الدغنہ سے صرف یہ کہا کہ ابوبکر سے یہ کہہ دو کہ وہ اپنے گھر کے اندر اپنے رب کی عبادت کرلیا کریں۔ وہ

الْقُرْآنَ، فَيَنْقَلِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ، وَهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً، لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ، وَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ بِجِوَارِكَ، عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَقَدْ جَاوَزَ ذَلِكَ، فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، فَأَعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِ، وَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا، فَانْهَهُ، فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ، وَإِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ بِذَلِكَ، فَسَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ، فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ، وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الِاسْتِعْلَانَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ، فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ، وَإِمَّا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي، فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ، وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ: إِنِّي أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ، ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ، فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ، وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ قِبَلَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكَ، فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَلْ تَرْجُو ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

گھر میں نماز پڑھیں اور گھر میں جو چاہیں پڑھیں اور آواز سے پڑھ کر ہمیں اذیت نہ پہنچائیں۔ اگر وہ آواز سے پڑھیں گے تو ہمیں خدشہ ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے اس فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ پس ابن الدغنہ نے حضرت ابوبکر سے یہ بات کہہ دی۔ پس حضرت ابوبکر اسی طرح رہے اور گھر میں عبادتِ الٰہی کرتے رہے نہ نماز میں بلند آواز سے قرأت کرتے اور نہ کسی دوسرے کے گھر میں پڑھتے۔ پھر حضرت ابوبکر کے دل میں خیال آیا تو آپ نے گھر کے سامنے مسجد بنائی، اسی میں نماز پڑھتے اور تلاوت کیا کرتے تھے۔ پس مشرکین کی عورتیں اور لڑکے آپ کے گرد جمع ہو جاتے وہ بڑی حیرانی کے ساتھ آپ کو دیکھتے رہتے اور حضرت ابوبکر بڑے نرم دل تھے، جب قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے تو انہیں اپنے آنسوؤں پر ذرا بھی قابو نہ رہتا تھا۔ سردارانِ قریش اس بات سے بہت پریشان ہوئے اور انہوں نے ابن الدغنہ کو بلایا۔ جب وہ آیا تو یہ کہنے لگے کہ ہم نے تمہارے امان دینے کے سبب ابوبکر کو امان دی تھی اور اس شرط پر کہ وہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کیا کریں گے لیکن انہوں نے تجاوز کر کے اپنے گھر کے سامنے مسجد بنالی ہے جس میں وہ اعلانیہ نماز پڑھتے اور تلاوت کرتے ہیں جس کے سبب ہمیں خدشہ ہے کہ ہماری عورتیں اور ہمارے بچے فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ پس انہیں ایسا کرنے سے روکیے۔ اگر وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کر سکیں تو ٹھیک ورنہ اگر اس سے انکار کریں اور اعلانیہ یہ کام کرنے چاہیں تو ان سے کہو کہ تمہاری ذمہ داری واپس کر دیں کیونکہ ہم نہ تمہاری تذلیل چاہتے ہیں اور نہ ہم یہ برداشت کر سکتے ہیں کہ ابوبکر یہ کام علانیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ، وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ وَهُوَ الخَبَطُ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ: عُرْوَةُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا، فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِدَاءٌ لَهُ أَبِي وَأُمِّي، وَاللَّهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ، قَالَتْ: فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ، فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ، بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الخُرُوجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: الصَّحَابَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَخُذْ- بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ- إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِالثَّمَنِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الجِهَازِ، وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ، فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا، فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَمِ الجِرَابِ، فَبِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ قَالَتْ: ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلِ ثَوْرٍ، فَكَمَنَا فِيهِ ثَلاَثَ لَيَالٍ، يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَهُوَ غُلاَمٌ شَابٌّ، ثَقِفٌ لَقِنٌ، فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ، فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ، فَلاَ يَسْمَعُ أَمْرًا، يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ، حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلاَمُ، وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ

کرتے رہیں۔ پس ابن الدغنہ اسی وقت حضرت ابوبکر کے پاس آیا اور کہنے لگے: آپ کو خوب علم ہے کہ میں نے قریش سے کس شرط پر معاہدہ کیا تھا۔ پس اگر ہوسکے تو آپ اس شرط پر قائم رہیں یا میری ذمہ داری واپس کردیجئے کیونکہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں ایک شخص کے متعلق معاہدہ کر کے رسوا ہوں۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا: میں تمہاری امان واپس کرتا ہوں اور صرف اللہ رب العزت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امان پر زیادہ راضی ہوں ان دنوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ ہی میں رونق افروز تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا: مجھے خواب میں تمہاری ہجرت کا مقام دکھایا گیا ہے، وہاں کھجوروں کے درخت ہیں اور وہ دو پہاڑوں کے درمیان واقع ہے۔ پھر جس نے بھی ہجرت کی تو وہ مدینہ منورہ گیا۔ اور جن حضرات نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی ان میں سے اکثر مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی مدینہ منورہ جانے کی تیاری کر لی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم ذرا ٹھہر جاؤ کیونکہ مجھے بھی اجازت ملنے کی امید ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ قربان، کیا آپ کو بھی ہجرت کی امید ہے؟ فرمایا، ہاں۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی رسول اللہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی خاطر رکے رہے اور ان کے پاس جو دو اونٹنیاں تھیں انہیں چار مہینے تک کیکر کے پتے کھلاتے رہے۔

ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن دوپہر کے وقت ہم حضرت ابوبکر کے مکان میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی کہنے والے نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ یہ

بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ، فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ، فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلٍ، وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيفِهِمَا، حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ، يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلاَثِ، وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ، وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ، هَادِيًا خِرِّيتًا، وَالخِرِّيتُ المَاهِرُ بِالهِدَايَةِ، قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِي آلِ العَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ، وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا، وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلاَثِ لَيَالٍ، بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلاَثٍ، وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ، وَالدَّلِيلُ، فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ السَّوَاحِلِ،

رسول اللہ ﷺ چہرہ مبارک پر کپڑا ڈالے ہوئے تشریف لارہے ہیں، حالانکہ ایسے وقت رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف نہیں لایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ میرے ماں باپ قربان، خدا کی قسم آپ جو ایسے وقت تشریف لارہے ہیں تو ضرور کوئی اہم بات ہے۔ یہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آکر اجازت طلب فرمائی۔ پس آپ کو اجازت دے دی گئی۔ پس نبی کریم ﷺ اندر داخل ہوئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اپنے پاس سے سب کو ہٹا دو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ قربان، یہ تو آپ کے اپنے گھر والے ہیں۔ فرمایا، مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ قربان، کیا مجھے ساتھ چلنے کی اجازت ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہاں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ قربان ان دونوں میں سے ایک اونٹنی آپ لے لیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم قیمتاً لیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جلدی میں جو کچھ ہوسکا ہم نے دونوں کے لیے تیار کیا۔ چنانچہ ہم نے چمڑے کی ایک تھیلی میں تھوڑا سا کھانا بھر دیا۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر نے اپنے کمر بند کا ایک ٹکڑا کاٹ کر اس کے ساتھ تھیلی کا منہ باندھا۔ اسی لیے ان کا نام کمر بند والی پڑ گیا۔ یہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوہ ثور کے ایک غار میں چلے گئے اور تین رات تک اسی میں چھپے رہے۔ عبداللہ

بن ابوبکر ان دنوں نوجوان اور ہوشیار سمجھ دار تھے۔ یہ رات دونوں حضرات کے پاس گزارتے اور علی الصبح مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس پہنچ جاتے گویا رات یہیں گزاری ہے۔ پس وہ قریش سے جو بھی دھوکہ فریب کی بات سنتے تو ان دونوں حضرات کو رات ہونے پر بتا دیتے تھے۔ حضرت ابوبکر کا آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ بھی ان کے قریب ہی بکریاں چراتا رہتا تھا اور جب رات کا اندھیرا چھا جاتا تو بکریاں ان کے پاس لے آتا اور یہ دونوں حضرات بکریوں کا دودھ پی کر آرام سے رات گزارتے۔ اسی طرح عامر بن فہیرہ منہ اندھیرے بکریوں کو ہانک کر لے جاتا اور تینوں رات ایسا ہی کرتا رہا۔ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر نے قبیلہ بنی دَیل کے ایک شخص کو جب بنی عبد بن عدی سے تھا، راستہ بتانے کے لیے اُجرت پر رکھ لیا۔ وہ راستہ بتانے میں بڑی مہارت رکھتا تھا۔ وہ بنی عاص بن وائل سہمی کا حلیف اور کفار قریش کے دین پر تھا انہوں نے اسے امین بنا کر اپنی سواریاں اس کے حوالے کردی تھیں اور تین رات کے بعد سواریوں کو غار ثور پر لانے کا وعدہ لیا تھا۔ یعنی تیسری رات کی صبح کو۔ عامر بن فہیرہ اور راستہ بتانے والا ان حضرات کو ساحل کے ساتھ ساتھ لے کر چلے۔

3906 - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ، وَهُوَ ابْنُ أَخِي سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ يَقُولُ: جَاءَنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا، مَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسَرَهُ، فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ

سراقہ بن جعشم کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کفارِ قریش کے قاصد آئے جو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر کے بارے میں یہ اعلان کررہے تھے کہ جو شخص انہیں قتل کرے یا گرفتار کر کے لائے تو ہر ایک کے عوض سو اونٹ انعام میں ملیں گے۔ ابھی میں اپنی قوم بنی مدلج کی مجلس میں ہی بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آگے بڑھا، ہمارے پاس آکر کھڑا ہوا جبکہ ہم بیٹھے

قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ، أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، حَتَّى قَامَ
عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ، فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ: إِنِّي قَدْ
رَأَيْتُ آنِفًا أَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ، أُرَاهَا مُحَمَّدًا
وَأَصْحَابَهُ، قَالَ سُرَاقَةُ: فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ، فَقُلْتُ
لَهُ: إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ، وَلَكِنَّكَ رَأَيْتَ فُلاَنًا
وَفُلاَنًا، انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا، ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ
سَاعَةً، ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي أَنْ
تَخْرُجَ بِفَرَسِي، وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ، فَتَحْبِسَهَا
عَلَيَّ، وَأَخَذْتُ رُمْحِي، فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ،
فَحَطَطْتُ بِزُجِّهِ الأَرْضَ، وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ، حَتَّى
أَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا، فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي، حَتَّى
دَنَوْتُ مِنْهُمْ، فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي، فَخَرَرْتُ عَنْهَا،
فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ يَدِي إِلَى كِنَانَتِي، فَاسْتَخْرَجْتُ
مِنْهَا الأَزْلاَمَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا: أَضُرُّهُمْ أَمْ لاَ،
فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ، فَرَكِبْتُ فَرَسِي، وَعَصَيْتُ
الأَزْلاَمَ، تُقَرِّبُ بِي حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ لاَ يَلْتَفِتُ، وَأَبُو
بَكْرٍ يُكْثِرُ الاِلْتِفَاتَ، سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي
الأَرْضِ، حَتَّى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ، فَخَرَرْتُ عَنْهَا، ثُمَّ
زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ، فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا، فَلَمَّا
اسْتَوَتْ قَائِمَةً، إِذَا لِأَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي
السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ، فَاسْتَقْسَمْتُ بِالأَزْلاَمِ،
فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ، فَنَادَيْتُهُمْ بِالأَمَانِ فَوَقَفُوا،
فَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتَّى جِئْتُهُمْ، وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِينَ
لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنَ الحَبْسِ عَنْهُمْ، أَنْ سَيَظْهَرُ
أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ لَهُ:
إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَةَ، وَأَخْبَرْتُهُمْ
أَخْبَارَ مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ، وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ

ہوئے تھے اور کہنے لگا۔ اے سراقہ! میں نے ابھی چند
لوگوں کو ساحل پر دیکھا ہے اور میرا گمان ہے کہ وہ محمد
اور اس کے ساتھی ہیں۔ سراقہ نے کہا میں جان گیا کہ یہ
وہی ہیں لیکن میں نے ان سے کہا کہ یہ وہ نہیں ہیں بلکہ
انہیں تو میں نے دیکھا ہے کہ فلاں اور فلاں ابھی ابھی
ہمارے سامنے گئے ہیں۔ اس کے بعد میں تھوڑی دیر تو
مجلس میں بیٹھا رہا۔ پھر کھڑا ہوا، اپنے گھر میں داخل ہوا
اور اپنی لونڈی کو حکم دیا کہ میرے گھوڑے کو فلاں
ٹیلے کے پرے لے کر کھڑی رہے۔ پھر میں اپنا نیزہ
لے کر گھر کے پیچھے سے نکلا اور نیزے کے پھل
کے ساتھ زمین پر لکیر کھینچتا ہوا چلا اور اوپر والے سرے
کو جھکایا ہوا تھا۔ پھر گھوڑے کے پاس آ کر اس پر سوار
ہو گیا اور اپنی منزلِ مقصود تک جلد پہنچنے کی غرض سے
اسے تیز دوڑایا، حتیٰ تک کہ میں ان کے قریب جا پہنچا۔
لیکن میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور میں اس سے
گر پڑا۔ میں نے کھڑے ہو کر ترکش میں ہاتھ ڈالا اور
تیروں سے فال نکالی کہ میں ان لوگوں کا کچھ بگاڑ سکوں
گا یا نہیں۔ پس فال میری مرضی کے خلاف نکلی لیکن
میں گھوڑے پر سوار ہو گیا اور فال کی بھی پرواہ نہ کی۔
جب گھوڑا مجھے ان کے قریب لے گیا تو میں نے رسول
اللہ ﷺ کے تلاوت فرمانے کی آواز سنی اور آپ کسی
طرف بالکل نہیں دیکھ رہے تھے جبکہ حضرت ابوبکر کی
نظریں ادھر ادھر دیکھ رہی تھیں۔ اچانک میرے
گھوڑے کی اگلی ٹانگیں گھٹنوں تک زمین میں دھنس
گئیں اور میں گھوڑے سے گر پڑا۔ میں نے اپنے
گھوڑے کو ڈانٹا تا کہ میں آگے بڑھوں، لیکن وہ اپنی
اگلی ٹانگوں کو نہ نکال سکا۔ جب وہ اپنی ٹانگوں کے پھنس
جانے کے باوجود سیدھا کھڑا ہوا تو ایسی گرد اڑی کہ

الزَّادَ وَالمَتَاعَ، فَلَمْ يَرْزَآنِي وَلَمْ يَسْأَلاَنِي، إِلَّا أَنْ قَالَ: أَخْفِ عَنَّا . فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ أَمْنٍ، فَأَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدِيمٍ، ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

آسمان تک چلی گئی گویا کہ دھواں ہے میں نے تیروں سے فال لی اور اس مرتبہ بھی فال میری مرضی کے خلاف نکلی۔ پس میں نے ان حضرات سے امان مانگی۔ پس وہ ٹھہر گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر ان کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ جب میرے ساتھ یہ کارگزاری ہوئی تو دل میں یہ خیال جم گیا۔ کہ رسول اللہ ﷺ کا دین جلد غالب ہوکر رہے گا۔ پس میں نے عرض کی آپ کی قوم نے سو اونٹ انعام مقرر کیا ہوا ہے اور لوگوں نے آپ کے بارے میں جتنے بھی منصوبے بنائے تھے وہ سارے عرض کر دیئے۔ اس کے کھانے پینے کا جو سامان میرے پاس تھا وہ پیش کر دیا لیکن آپ نے کچھ نہ لیا اور نہ دونوں حضرات نے کچھ کہا سوائے اس کے کہ ہمارے بارے میں کسی کو کچھ نہ بتانا۔ میں نے عرض کی کہ میرے لیے امان لکھ دی جائے۔ تو آپ نے عامر بن فہیرہ کو لکھنے کا حکم فرمایا اور اس نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر امان لکھ دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ چلے گئے۔

3906م- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكْبٍ مِنَ المُسْلِمِينَ، كَانُوا تِجَارًا قَافِلِينَ مِنَ الشَّأْمِ، فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ، وَسَمِعَ المُسْلِمُونَ بِالْمَدِينَةِ مَخْرَجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ، فَكَانُوا يَغْدُونَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى الحَرَّةِ، فَيَنْتَظِرُونَهُ حَتَّى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيرَةِ، فَانْقَلَبُوا يَوْمًا بَعْدَ مَا أَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ، فَلَمَّا أَوَوْا إِلَى بُيُوتِهِمْ، أَوْفَى رَجُلٌ مِنْ يَهُودَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِهِمْ، لِأَمْرٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِ،

ابن شہاب نے حضرت عروہ بن زبیر کی زبانی بیان کیا ہے کہ راستے میں رسول اللہ ﷺ کو حضرت زبیر ملے جو مسلمانوں کے ایک قافلے کے ساتھ شام سے تجارت کر کے واپس آ رہے تھے۔ پس انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر کو پہننے کے لیے سفید کپڑے دیئے۔ مدینہ منورہ کے مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ کے مکہ معظمہ سے نکلنے کی خبر سن لی تھی۔ پس وہ روزانہ صبح کے وقت آپ کا استقبال کرنے کے لیے مقامِ حرّہ تک آتے، انتظار کرتے رہتے اور دوپہر گرم ہونے پر واپس لوٹ جاتے تھے۔ ایک دن جب وہ آپ کا طویل انتظار کر کے واپس لوٹے، اپنے

فَبَصُرَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مُبَيَّضِينَ يَزُولُ بِهِمُ السَّرَابُ، فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُودِيُّ أَنْ قَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ، هٰذَا جَدُّكُمُ الَّذِي تَنْتَظِرُونَ، فَثَارَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى السِّلَاحِ، فَتَلَقَّوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ، فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ، حَتّٰى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَذٰلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّاسِ، وَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا، فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ- مِمَّنْ لَمْ يَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يُحَيِّي أَبَا بَكْرٍ، حَتّٰى أَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتّٰى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ، فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَلَبِثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، وَأُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى، وَصَلّٰى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَسَارَ يَمْشِي مَعَهُ النَّاسُ حَتّٰى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ، لِسُهَيْلٍ وَسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي حَجْرِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ: هٰذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ. ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ، لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا، فَقَالَا: لَا، بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَأَبَى

گھروں میں پہنچے تو کسی حاجت سے ایک یہودی کسی ٹیلے پر چڑھا اور اس نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی آرہے ہیں، جو سفید کپڑوں میں ملبوس صاف نظر آرہے تھے۔ پس یہودی بے اختیار اونچی آواز سے چلا آیا، اے جماعتِ عرب! جن کے تم منتظر تھے وہ آگئے۔ مسلمانوں نے اپنے ہتھیار لیے اور رسول اللہ ﷺ کا آگے بڑھ کر حرہ کے پیچھے استقبال کیا۔ آپ نے ان کے ساتھ دائیں طرف کا راستہ اختیار فرمایا، حتیٰ کہ بنی عمرو بن عوف میں جا اترے یہ دو شنبہ کا دن اور ربیع الاوّل کا مہینہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ خاموشی سے تشریف فرما ہوگئے اور لوگوں نے مخاطب ہونے کے لیے حضرت ابوبکر کھڑے رہے۔ پس انصار میں سے جو آتا، جس نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت نہ کی ہوتی، وہ حضرت ابوبکر کو سلام کرتا۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ پر دھوپ آگئی تو حضرت ابوبکر نے آپ کے اوپر اپنی چادر تان لی اور سایہ کیے رکھا تو لوگوں نے پہچانا کہ رسول اللہ ﷺ تو یہ ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف میں دس راتوں سے کچھ زیادہ ہی جلوہ فرما رہے اور وہاں اس مسجد کی بنیاد رکھی جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے اور اسی میں رسول اللہ ﷺ نماز ادا فرماتے رہے۔ پھر آپ اونٹنی پر سوار ہوئے اور لوگ آپ کے ساتھ چل رہے تھے، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ اس جگہ پہنچے جہاں مدینہ منورہ میں مسجد نبوی ہے اور جس میں آج مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ اس جگہ کھجوروں کا باغ تھا اور وہ اسعد بن زرارہ کے دو یتیم بچوں یعنی سہل اور سہیل کی تھی۔ جب آپ کی اونٹنی اس جگہ بیٹھ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری منزل یہی ہوگی۔ پھر رسول

رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُمَا هِبَةً حَتَّى ابْتَاعَهُ مِنْهُمَا، ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا، وَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِي بُنْيَانِهِ وَيَقُولُ، وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ" : هَذَا الحِمَالُ لاَ حِمَالَ خَيْبَرْ، هَذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَرْ، وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّ الأَجْرَ أَجْرُ الآخِرَهْ، فَارْحَمِ الأَنْصَارَ، وَالمُهَاجِرَهْ" فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ مِنَ المُسْلِمِينَ لَمْ يُسَمَّ لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي الأَحَادِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرٍ تَامٍّ غَيْرَ هَذَا البَيْتِ

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں لڑکوں کو بلایا تا کہ یہاں مسجد بنانے کے لیے ان کے باغ کی قیمت ادا کردی جائے۔ دونوں لڑکوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! ہم اس جگہ کو ہبہ کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر قیمت کے لینے سے انکار کیا اورانہیں قیمت ادا فرمائی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کی بنیاد رکھی اور آپ بھی مسلمانوں کے ساتھ اینٹیں اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے اور کہتے تھے: اے رب! یہ خیبر کا بوجھ اٹھانا نہیں بلکہ یہ تو نیکی اور پاکیزگی ہے۔ نیز یہ بھی کہا: اے اللہ! اجر تو آخرت کا اجر ہے۔ پس انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔ پھر کسی مسلمان کا آپ نے ایک شعر پڑھا۔ ابن شہاب نے مجھ سے کہا کہ احادیث میں ہمیں یہ چیز نہیں ملی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شعر کے علاوہ کوئی اور شعر پورا پڑھا ہو۔

3907 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، وَفَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا" صَنَعْتُ سُفْرَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، حِينَ أَرَادَا المَدِينَةَ، فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُهُ إِلَّا نِطَاقِي، قَالَ: فَشُقِّيهِ فَفَعَلْتُ فَسُمِّيتُ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ" قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْمَاءُ ذَاتَ النِّطَاقِ

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے لیے کھانا تیار کیا جبکہ آپ نے مدینہ منورہ جانے کا قصد فرمایا۔ فرمایا میں نے اپنے والدِ ماجد سے عرض کی کہ مجھے توشہ دان کا منہ باندھنے کے لیے اپنے کمر بند کے سوا اور کوئی چیز نہیں رہی ہے۔ فرمایا، اسی کو پھاڑ لو۔ پس میں نے ایسا ہی کیا تو میرا نام ذات النطاقین یعنی دو کمر بندوالی پڑ گیا۔

3908 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ" : لَمَّا أَقْبَلَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ کی جانب تشریف لے جا رہے تھے تو سراقہ بن جعشم نے آپ کا

3907- راجع الحديث:3979

3908- راجع الحديث:2439

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى المَدِينَةِ تَبِعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ قَالَ: ادْعُ اللَّهَ لِي وَلاَ أَضُرُّكَ، فَدَعَا لَهُ، قَالَ: فَعَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِرَاعٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، فَأَتَيْتُهُ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ"

تعاقب کیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس کے خلاف دعا کی تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ عرض کی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کیجئے، میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ پس آپ نے اس کے لیے دعا کی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو پیاس محسوس ہوئی تو آپ کا گزر جب ایک چرواہے کے پاس سے ہوا۔ حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ میں نے ایک برتن لے کر اس میں دودھ نکالا اور آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اتنا دودھ نوش فرمایا کہ میں خوش ہو گیا۔

3909 - حَدَّثَنِي زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ المَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ، فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ، وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الإِسْلاَمِ تَابَعَهُ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى

حضرت اسما رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر میرے پیٹ میں تھے۔ جب میں نے ہجرت کی تو پورے دن تھے۔ میں مدینہ منورہ میں پہنچی اور قبا میں ٹھہری تو قبا کے اندر بچے کی ولادت ہوئی۔ میں اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئی اور بچے کو آپ کی گود میں دے دیا آپ نے اس کے لیے دعا کی اور ایک کھجور چبا کر بچے کے منہ میں ڈالی۔ چنانچہ یہ پہلی چیز ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن عبداللہ کے پیٹ میں گیا۔ اس کے بعد آپ نے چبائی ہوئی کھجور اس کے منہ میں رکھی اور اس کے لیے دعائے برکت کی۔ یہ پہلا بچہ ہے جس کی دارالاسلام میں ولادت ہوئی۔ اسی طرح خالد بن مخلد، علی بن مسہر، ہشام، عروہ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے جب نبی کریم ﷺ کی جانب ہجرت کی تو یہ حاملہ تھیں۔

3910 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سب سے پہلا بچہ جو دارالاسلام میں پیدا ہوا، وہ

3909- صحیح مسلم: 5583,5582,5581

عَنْهَا، قَالَتْ: أَوَّلُ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الإِسْلاَمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً فَلاَكَهَا، ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي فِيهِ، فَأَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَهُ رِيقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن زبیر ہے۔ اسے بارگاہِ رسالت میں لایا گیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے ایک کھجور لے کر چبائی اور اسے عبداللہ کے منہ میں رکھ دیا۔ پس جو چیز عبداللہ کے پیٹ میں سب سے پہلے گئی وہ نبی کریم ﷺ کا مبارک لعاب دہن ہے۔

3911 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى المَدِينَةِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أَبَا بَكْرٍ، وَأَبُو بَكْرٍ شَيْخٌ يُعْرَفُ، وَنَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَابٌّ لاَ يُعْرَفُ، قَالَ: فَيَلْقَى الرَّجُلُ أَبَا بَكْرٍ فَيَقُولُ يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ؟ فَيَقُولُ: هَذَا الرَّجُلُ يَهْدِينِي السَّبِيلَ، قَالَ: فَيَحْسِبُ الحَاسِبُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي الطَّرِيقَ، وَإِنَّمَا يَعْنِي سَبِيلَ الخَيْرِ، فَالْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هُوَ بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَهُمْ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا فَارِسٌ قَدْ لَحِقَ بِنَا، فَالْتَفَتَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اصْرَعْهُ. فَصَرَعَهُ الفَرَسُ، ثُمَّ قَامَتْ تُحَمْحِمُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، مُرْنِي بِمَا شِئْتَ، قَالَ: فَقِفْ مَكَانَكَ، لاَ تَتْرُكَنَّ أَحَدًا يَلْحَقُ بِنَا. قَالَ: فَكَانَ أَوَّلَ النَّهَارِ جَاهِدًا عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ آخِرَ النَّهَارِ مَسْلَحَةً لَهُ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِبَ الحَرَّةِ، ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الأَنْصَارِ فَجَاءُوا إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِمَا، وَقَالُوا: ارْكَبَا آمِنَيْنِ مُطَاعَيْنِ. فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَحَفُّوا دُونَهُمَا بِالسِّلاَحِ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کی جانب تشریف لے جارہے تھے تو آپ حضرت ابوبکر سے آگے تھے پس حضرت ابوبکر کی مثال اس بوڑھے شخص جیسی تھی جس کو ہر کوئی جانتا ہو اور نبی کریم ﷺ اس نوجوان کی طرح تھے جو زیادہ متعارف نہ ہوں۔ پس جو شخص بھی راستے میں ملتا، وہ حضرت ابوبکر سے دریافت کرتا کہ یہ آپ کے آگے کون ہے؟ وہ جواب دیتے کہ یہ مجھے راستہ بتانے والا ہے۔ جب حضرت ابوبکر نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک سوار نظر آیا جو قریب آچکا تھا۔ عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! یہ سوار ہمارے نزدیک آپہنچا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف توجہ فرمائی، پھر دعا کی کہ اے اللہ! اسے گرا دے تو گھوڑے نے اسے گرا دیا اور کھڑا ہو کر ہنہنانے لگا۔ پھر اس نے عرض کی: اے نبی اللہ! اس خادم کو جو چاہیں حکم فرمائیں فرمایا۔ تم اپنے گھر ہی رہو اور ہماری طرف کسی کو نہ آنے دینا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ صبح کہ وہ نبی کریم ﷺ کا دشمن تھا اور شام کو آپ کا قلبی خیر خواہ ہو گیا۔ پھر نبی کریم حرہ کے مقام پر اترے اور آپ نے انصار کو بلایا تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر دونوں حضرات کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ پھر عرض کی کہ آپ دونوں حضرات مطمئن ہو کر سوار ہو جائیں۔ پس نبی کریم ﷺ اور

فَقِيلَ فِي الْمَدِينَةِ: جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ، جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَشْرَفُوا يَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ: جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ، جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ، فَأَقْبَلَ يَسِيرُ حَتَّى نَزَلَ جَانِبَ دَارِ أَبِي أَيُّوبَ، فَإِنَّهُ لَيُحَدِّثُ أَهْلَهُ إِذْ سَمِعَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ، وَهُوَ فِي نَخْلٍ لِأَهْلِهِ، يَخْتَرِفُ لَهُمْ، فَعَجِلَ أَنْ يَضَعَ الَّذِي يَخْتَرِفُ لَهُمْ فِيهَا، فَجَاءَ وَهِيَ مَعَهُ، فَسَمِعَ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ بُيُوتِ أَهْلِنَا أَقْرَبُ. فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ: أَنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ، هَذِهِ دَارِي وَهَذَا بَابِي، قَالَ: فَانْطَلِقْ فَهَيِّئْ لَنَا مَقِيلًا. قَالَ: قُومَا عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ، فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنَّكَ جِئْتَ بِحَقٍّ، وَقَدْ عَلِمَتْ يَهُودُ أَنِّي سَيِّدُهُمْ وَابْنُ سَيِّدِهِمْ، وَأَعْلَمُهُمْ وَابْنُ أَعْلَمِهِمْ، فَادْعُهُمْ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ، فَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ قَالُوا فِيَّ مَا لَيْسَ فِيَّ. فَأَرْسَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوا فَدَخَلُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ، وَيْلَكُمْ، اتَّقُوا اللَّهَ، فَوَاللَّهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلَّا هُوَ، إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا، وَأَنِّي جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ، فَأَسْلِمُوا. قَالُوا: مَا نَعْلَمُهُ، قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَهَا ثَلاَثَ مِرَارٍ، قَالَ: فَأَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ؟ قَالُوا: ذَاكَ سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا، وَأَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا، قَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ؟. قَالُوا: حَاشَى لِلَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ، قَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ؟

حضرت ابوبکر دونوں سوار ہو گئے اور انصار مسلح ہو کر آپ کے ساتھ ہو گئے مدینہ منورہ کے اندر یہی آواز گونج رہی تھی کہ نبی اللہ تشریف لے آئے، نبی اللہ کی تشریف آوری ہو گئی۔ لوگ اونچے مقامات پر چڑھ کر دیکھتے اور یہی کہتے کہ نبی اللہ نے قدم رنجہ فرمایا۔ نبی اللہ تشریف لے آئے۔ آپ متواتر چلتے رہے حتیٰ کہ حضرت ابوایوب کے مکان پر آ کر تشریف فرما ہوئے۔ جب آپ اس مکان والوں سے مصروفِ گفتگو تھے تو عبداللہ بن سلام نے بھی اس تشریف آوری کی خبر سُنی۔ وہ اس وقت اپنے گھر والوں کے باغ میں کھجوریں توڑ رہے تھے۔ وہ توڑی ہوئی کھجوریں اپنے ساتھ لیتے آئے، نبی کریم ﷺ کی باتیں سنیں اور پھر اپنے گھر والوں کی جانب لوٹ گئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمارے ساتھیوں میں سے کس کا گھر نزدیک ہے؟ حضرت ابوایوب نے عرض کی کہ میرا۔ یا نبی اللہ! یہ میرا گھر ہے اور یہ اس کا دروازہ ہے۔ فرمایا، جا کر ہمارے آرام کا انتظام کرو۔ عرض کی کہ آپ اللہ کی برکت کے ساتھ تشریف لے چلیے۔ جب نبی کریم ﷺ اس گھر میں جلوہ افروز ہوئے تو عبداللہ بن سلام بھی حاضرِ خدمت ہو گئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ضرور اللہ کے رسول ہیں اور سچا دین لے کر آئے ہیں۔ یہودی جانتے ہیں کہ میں ان کا سردار اور ان کے سردار کا بیٹا ہوں۔ ان میں سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ علم والے کا بیٹا ہوں۔ پس انہیں بلا کر میرے بارے میں دریافت فرمایئے اس سے پہلے کہ انہیں میرے اسلام قبول کرنے کا پتہ لگے۔ اگر انہیں میرے مسلمان ہونے کا علم ہو گیا تو پھر میرے اندر وہ عیب بھی بتائیں گے جو واقعتاً مجھ میں بھی

قَالُوا: حَاشَى لِلَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ، قَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ؟، قَالُوا: حَاشَى لِلَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ، قَالَ: يَا ابْنَ سَلاَمٍ اخْرُجْ عَلَيْهِمْ، فَخَرَجَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ اليَهُودِ اتَّقُوا اللَّهَ، فَوَاللَّهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلَّا هُوَ، إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنَّهُ جَاءَ بِحَقٍّ، فَقَالُوا: كَذَبْتَ، فَأَخْرَجَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا۔ جب وہ آ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے گروہِ یہود! اس حالت میں تمہاری خرابی ہے لہٰذا اللہ سے ڈرو۔ اس خدا کی قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات کا تم بھی علم رکھتے ہو کہ میں واقعی اللہ کا رسول ہوں اور تمہارے پاس سچا دین لے کر آیا ہوں، لہٰذا تم مسلمان ہو جاؤ۔ سب نے کہا کہ ہم اس کے متعلق اتنا علم نہیں رکھتے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین دفعہ یہی جواب دیا تو آپ نے فرمایا: اچھا بتاؤ تمہارے اندر عبداللہ بن سلام کیسا شخص ہے؟ کہنے لگے وہ تو ہمارا سردار اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے اور ہم میں سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ علم والے کا بیٹا ہے۔ فرمایا اگر وہ مسلمان ہو جائے تو پھر کہنے لگے، اللہ نہ کرے کہ وہ اسلام قبول کرے۔ فرمایا اگر تم دیکھو کہ وہ مسلمان ہو گیا تو پھر؟ کہا، اللہ نہ کرے کہ اسلام لائے۔ فرمایا، اگر تم دیکھ لو کہ واقعی وہ مسلمان ہو گیا ہے تو پھر؟ کہنے لگے، اللہ نہ کرے کہ وہ اسلام قبول کرے۔ آپ نے فرمایا: اے ابن سلام باہر نکل آؤ۔ پس وہ باہر نکل آئے اور کہنے لگے، اے گروہ یہود! اللہ سے ڈرو۔ قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور تم بخوبی واقف ہو کہ واقعی یہ اللہ کے رسول ہیں اور بیشک یہ سچا دین لے کر آئے ہیں۔ یہودی کہنے لگے تو جھوٹ بولتا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں باہر بھیج دیا۔

3912 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ فِي أَرْبَعَةٍ، وَفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثَلاَثَةَ آلاَفٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے سب سے پہلے ہجرت کرنے والوں کا چار ہزار درہم سالانہ وظیفہ چار قسطوں میں مقرر فرمایا اور ابن عمر کا ساڑھے تین ہزار درہم سالانہ آپ سے کہا گیا کہ یہ بھی تو مہاجرین سے ہیں پھر ان کا وظیفہ

وَخَمْسَ مِائَةٍ، فَقِيلَ لَهُ هُوَ مِنَ المُهَاجِرِينَ فَلِمَ نَقَصْتَهُ مِنْ أَرْبَعَةِ آلاَفٍ، فَقَالَ" : إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبَوَاهُ يَقُولُ: لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ"

چار ہزار درہم سالانہ سے کیوں گھٹایا گیا؟ فرمایا کہ اس نے اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کی تھی لہٰذا یہ ان لوگوں کے برابر نہیں ہوسکتا جنھوں نے تنہا ہجرت کی تھی۔

3913 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابووائل، حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔

3914 - وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَبَّابٌ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ، وَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةً، كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلاَهُ، فَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ بِهَا، وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنْ إِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی تھی اور ہمارا نیت صرف رضائے الٰہی تھی لہٰذا ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہوگیا۔ پس ہم میں سے وہ بھی ہیں جو اس دنیا سے چلے گئے اور اپنے صلہ میں سے یہاں کچھ بھی نہ چکھا۔ ایسے حضرات میں سے حضرت مصعب بن عُمیر ہیں جنہوں نے غزوۂ احد میں جامِ شہادت نوش کیا۔ پس ان کے کفن کے لیے ہمیں سوائے ایک کمبل کے اور کچھ بھی نہ ملا۔ جب اس کمبل سے ہم ان کا سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ان کا سر چھپا دیا جائے اور پیروں پر اذخر گھاس ڈال دی جبکہ ہم میں سے وہ حضرات بھی ہیں جن کے دنیا میں بھی پھل پک گئے اور وہ ان سے لطف اٹھا رہے ہیں۔

3915 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ؟

حضرت ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پوچھا کیا کہ آپ کو علم ہے کہ میرے والدِ ماجد نے آپ کے والد ماجد سے کیا کہا

3913- راجع الحدیث:1276

3914- راجع الحدیث:1276

قَالَ: قُلْتُ: لاَ، قَالَ: فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ" : يَا أَبَا مُوسَى، هَلْ يَسُرُّكَ إِسْلاَمُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِجْرَتُنَا مَعَهُ، وَجِهَادُنَا مَعَهُ، وَعَمَلُنَا كُلُّهُ مَعَهُ، بَرَدَ لَنَا، وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ، كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ؟ فَقَالَ أَبِي: لاَ وَاللَّهِ، قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّيْنَا، وَصُمْنَا، وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا، وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ، وَإِنَّا لَنَرْجُو ذَلِكَ، فَقَالَ أَبِي: لَكِنِّي أَنَا، وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ، لَوَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ بَرَدَ لَنَا، وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ، فَقُلْتُ: إِنَّ أَبَاكَ وَاللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَبِي"

تھا؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ کہنے لگے کہ میرے ابا جان نے آپ کے ابا جان سے کہا تھا کہ اے ابوموسیٰ! کیا آپ کو یہ بات خوش نہیں کرتی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مسلمان ہوئے، آپ کے ساتھ ہجرت کی، آپ کے ساتھ رہ کر جہاد کیا اور جتنے بھی عمل ہم نے آپ کے سامنے کیے وہ قائم رہیں اور جتنے عمل ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں ان میں برابری کی بنیاد پر ہماری نجات ہوجائے یعنی ثواب یا عذاب کچھ نہ ملے۔ تو آپ کے والدِ محترم نے میرے والدِ محترم سے کہا: خدا کی قسم ایسا نہ ہو کیونکہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاد کیا، نمازیں پڑھیں روزے رکھے، بہت سے نیکی کے کام کیے اور کتنے ہی لوگ ہمارے ہاتھوں داخلِ اسلام ہوئے، لہٰذا ہمیں اس کے بدلے کی امید ہے۔ پس میرے والدِ مکرم نے کہا: اس ذات کی قسم، جس کے قبضے میں عمر کی جان ہے، میں تو یہی پسند کرتا ہوں کہ ہمارے وہ عمل تو قائم رہیں اور جتنے بھی عمل ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں ان میں برابری کی بنیاد ہی نجات ہوجائے۔ پس میں نے جواب دیا کہ بے شک آپ کے والد ماجد میرے والد ماجد سے بہتر ہیں۔

3916 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ، أَوْ بَلَغَنِي عَنْهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، إِذَا قِيلَ لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيهِ يَغْضَبُ، قَالَ" : وَقَدِمْتُ أَنَا وَعُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا، فَرَجَعْنَا إِلَى المَنْزِلِ فَأَرْسَلَنِي عُمَرُ، وَقَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَيْقَظَ فَأَتَيْتُهُ،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب یہ کہا جاتا کہ آپ نے اپنے والد ماجد سے پہلے ہجرت کی تھی تو وہ ناراض ہوجاتے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اور حضرت عمر ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ آرام فرما تھے، لہٰذا ہم واپس اپنے گھر کو لوٹ آئے۔ پھر حضرت عمر نے مجھ سے فرمایا کہ جا کر دیکھو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوگئے ہیں؟

3916- انظر الحدیث: 4187،4186

فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ، فَانْطَلَقْنَا إِلَيْهِ نُهَرْوِلُ هَرْوَلَةً حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ، فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ"

پس میں گیا اور جب اندر داخل ہوا تو میں نے آپ سے بیعت کی اور اس کے بعد حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں بتایا کہ آپ بیدار ہو چکے ہیں۔ پھر ہم بڑی تیزی کے ساتھ آپ کی طرف روانہ ہوئے، حتیٰ کہ جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بیعت کی اور پھر میں نے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

3917 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ، يُحَدِّثُ قَالَ: ابْتَاعَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا، فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ، قَالَ: فَسَأَلَهُ عَازِبٌ عَنْ مَسِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ" : أُخِذَ عَلَيْنَا بِالرَّصَدِ، فَخَرَجْنَا لَيْلًا فَأَحْثَثْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ، ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ، فَأَتَيْنَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِنْ ظِلٍّ، قَالَ: فَفَرَشْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْوَةً مَعِي، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ، فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ قَدْ أَقْبَلَ فِي غُنَيْمَةٍ يُرِيدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا، فَسَأَلْتُهُ: لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلاَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا لِفُلاَنٍ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لَهُ: هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَخَذَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: انْفُضِ الضَّرْعَ، قَالَ: فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَمَعِي إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ، قَدْ رَوَّأْتُهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عازب سے ایک پالان خریدا۔ پس میں اسے اٹھا کر آپ کے ساتھ لے چلا۔ پس حضرت عازب نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفرِ ہجرت کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ لوگ ہماری تلاش میں تھے۔ لہٰذا ہم غار سے رات کے وقت نکلے اور ایک رات دن متواتر چلتے رہے، حتیٰ کہ دوپہر کا وقت ہو گیا تو ہمیں ایک بڑا سا پتھر نظر آیا تو ہم اس کے پاس آئے اور اس کا تھوڑا سا سایہ تھا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پوستین بچھا دیا جو میرے پاس تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر لیٹ گئے۔ میں ادھر ادھر دیکھنے کیلئے نکلا تو ایک چرواہا نظر آ گیا جو سامنے سے آ رہا تھا اور ہماری طرح اسے بھی اس پتھر کے سایے کی ضرورت تھی میں نے اس سے دریافت کیا کہ تو کس کا غلام ہے؟ اس نے بتایا کہ فلاں کا۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ میں نے پوچھا کہ کیا تُو دودھ دوہ سکتا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر اس نے ریوڑ میں سے ایک بکری پکڑی۔ میں نے اس سے کہا کہ اس کے تھن صاف کرلو۔ پھر اس نے ایک برتن میں دودھ نکالا۔

3917- راجع الحدیث:2439

وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَضِيتُ، ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِي إِثْرِنَا"

میرے پاس رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک چھاگل تھی جس میں پانی تھا اور اس کا منہ کپڑے سے باندھا ہوا تھا۔ پس میں نے دودھ میں تھوڑا سا پانی ڈالا جس سے وہ نیچے تک ٹھنڈا ہوگیا۔ پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر کے میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! نوش فرمایئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اتنا دودھ نوش فرمایا کہ میں خوش ہوگیا۔ پھر ہم چل پڑے اور تلاش کرنے والے ڈھونڈتے پھر رہے تھے۔

3918 - قَالَ البَرَاءُ: فَدَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ عَلَى أَهْلِهِ، فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى، فَرَأَيْتُ أَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا وَقَالَ: كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ

حضرت براؑ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان کے در دولت میں پہنچا تو ان کی صاحبزادی حضرت عائشہ لیٹی ہوئی تھیں۔ انہیں بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ان کے والدِ محترم نے ان کے چہرے کا بوسہ لیا اور دریافت فرمایا کہ اے میری ننھی مُنّی بیٹی! تیرا کیا حال ہے؟

3919 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ وَسَّاجٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ أَشْمَطُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ، فَغَلَفَهَا بِالحِنَّاءِ، وَالكَتَمِ

نبی کریم ﷺ کے خادم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو آپ کے ساتھیوں میں سے سیاہ وسفید بالوں والا حضرت ابوبکر کے سوا اور کوئی نہ تھا اور انہوں نے وسمہ کا خضاب لگایا ہوا تھا۔

3920 - وَقَالَ: دُحَيْمٌ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ، حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ

دوسری روایت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں جلوہ فرما ہوئے تو آپ کے صحابہ میں حضرت ابوبکر سب سے عمر رسیدہ تھے۔ انہوں نے اپنی ریش

3918- راجع الحدیث:3917

3919- راجع الحدیث:3339,1096

3920- راجع الحدیث:3919

فَكَانَ أَسَنَّ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ، فَغَلَفَهَا بِالحِنَّاءِ وَالكَتَمِ حَتَّى قَنَأَ لَوْنُهَا

مبارک پر مہندی لگا کر وسمہ کا خضاب لگایا ہوا تھا جس کے سبب اس کا رنگ سرخ ہو گیا تھا۔

3921 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ، فَلَمَّا هَاجَرَ أَبُو بَكْرٍ طَلَّقَهَا، فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا، هَذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ هَذِهِ القَصِيدَةَ رَثَى كُفَّارَ قُرَيْشٍ:

(البحر الوافر)

وَمَاذَا بِالقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ... مِنَ الشِّيزَى تُزَيَّنُ بِالسَّنَامِ

وَمَاذَا بِالقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ... مِنَ القَيْنَاتِ وَالشَّرْبِ الكِرَامِ

تُحَيِّينَا السَّلاَمَةَ أُمُّ بَكْرٍ... وَهَلْ لِي بَعْدَ قَوْمِي مِنْ سَلاَمِ

يُحَدِّثُنَا الرَّسُولُ بِأَنْ سَنَحْيَا... وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَاءٍ وَهَامِ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے قبیلہ کلب کی ایک عورت سے نکاح کیا جس کا نام اُمِّ بکر تھا۔ ہجرت کرنے سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے طلاق دے دی تھی اور اس کے بعد اس کے چچازاد بھائی نے اس سے نکاح کرلیا تھا۔ یہی وہ شاعر ہے جس نے کفارِ قریش کے مرثیے میں چند شعر کہے تھے:

مقام بدر کے کنوؤں کو میں کیا کہوں کہ انہوں نے ہمیں درخت شیزیٰ کے بڑے بڑے پیالوں سے محروم کر دیا جو کبھی اونٹ کے کوہان کے گوشت سے بھتر ہوا کرتے تھے، میں بدر کے کنوؤں کو کیا کہوں! انہوں نے ہمیں گانے والی لونڈیوں اور اچھے شرابیوں سے محروم کر دیا ام بکر تو مجھے سلامتی کی دعا دیتی رہی لیکن میری قوم کی بربادی کے بعد میرے لئے سلامتی کہاں ہے یہ رسول ہمیں دوبارہ زندگی کی خبریں بیان کرتا ہے۔ کہیں الو بن جانے کے بعد پھر زندگی کس طرح ممکن ہے۔

3922 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الغَارِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ القَوْمِ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَأْطَأَ بَصَرَهُ رَآنَا، قَالَ: اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ، اثْنَانِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غار میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کافروں کے پاؤں نظر آنے لگے۔ میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ! اگر انہوں نے نیچے جھانک کر دیکھا تو ہمیں دیکھ لیں گے۔ فرمایا: اے ابوبکر! سکوت کرو کیونکہ ہم دونوں کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔

3923 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

3922- راجع الحديث:3653

3923- راجع الحديث:1452

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الهِجْرَةِ، فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنَّ الهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وُرُودِهَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ البِحَارِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

ہیں کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے ہجرت کے بارے میں پوچھنے لگا۔ فرمایا: تجھ پر افسوس، یہ کام بڑا دشوار ہے۔ پھر فرمایا اچھا بتا، کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔ دریافت فرمایا، کیا ان سے خیرات دیتا ہے؟ عرض کی، ہاں۔ پوچھا، کیا ان کا دودھ بھی خیرات کرتا ہے؟ جواب دیا ہاں۔ پھر فرمایا کہ پانی پلانے کے دن بھی غریبوں میں دودھ بانٹتا ہے؟ جواب دیا۔ ہاں ایسا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو چاہے سمندر پار جا کر عمل کر لیکن تیری نیکیوں میں سے اللہ تعالیٰ ذرا بھی کمی نہیں فرمائے گا۔

46-بَابُ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ المَدِينَةَ

رسولِ خدا ﷺ کی صحابہ سمیت مدینہ منورہ میں تشریف آوری

3924 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، سَمِعَ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، وَبِلاَلٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ہمارے پاس سب سے پہلے حضرت مصعب بن عُمیر اور حضرت ابن امِ مکتوم آئے پھر حضرت عمار بن یاسر اور حضرت بلال آئے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔

3925 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ، فَقَدِمَ بِلاَلٌ وَسَعْدٌ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے مدینہ منورہ میں ہمارے پاس جو آئے وہ حضرت مصعب بن عُمیر اور حضرت ابن امِ مکتوم ہیں اور یہ دونوں حضرت لوگوں کو قرآن کریم پڑھاتے تھے۔ پھر حضرت بلال، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عمار بن یاسر آئے۔ ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب آئے جو نبی کریم ﷺ کے بیس صحابہ آئے جو

3925- راجع الحدیث: 3924

وَسَلَّمَ، ثُمَّ" قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ المَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى جَعَلَ الإِمَاءُ يَقُلْنَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا قَدِمَ حَتَّى قَرَأْتُ: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى فِي سُوَرٍ مِنَ المُفَصَّلِ"

نبی کریم کے بیس صحابہ کو ساتھ لائے تھے۔ پھر خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ میں نے اہلِ مدینہ کو اتنے خوش ہوتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا جتنے خوش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے ہوئے۔ حتیٰ کہ لونڈیاں بھی یہی کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ جب آپ کی تشریف آوری ہوئی تو میں طوال مفصل کی سورتوں میں سے سبح اسم ربک الاعلیٰ سورت پڑھ چکا تھا۔

3926- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ، وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ، وَبِلاَلٌ، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا، فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلاَلُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الحُمَّى يَقُولُ:

كُلُّ امْرِءٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ... وَالمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلاَلٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ الحُمَّى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ وَيَقُولُ:

أَلاَ لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً... بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ... وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا المَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ، أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں جلوہ فرما ہوئے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال کو بخار آنے لگا۔ میں دونوں حضرات کے پاس جاتی اور پوچھتی، ابا جان! آپ کا کیا حال ہے؟ اے حضرت بلال! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ وہ فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابوبکر کو بخار چڑھتا تو یہ شعر پڑھتے جس کا مفہوم:

آدمی اپنے اہل وعیال میں بڑا خوش ہوتا ہے
جبکہ موت اس کے قدموں کے قریب ہے

اور حضرت بلال کا جب بخار اتر تا تو بلند آواز سے یہ شعر پڑھنے لگتے جس کا مفہوم:

کاش میں ایک رات اپنی بستی میں گزاروں
اور از خر گھاس کا خوبصورت عجیب نظارہ کروں
کیا بھی آبِ مجنہ پر میرا کبھی گزر ہوگا
کیا بھی طفیل وشامہ کی نظر بھر کر زیارت ہوگی

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ صورتِ حال عرض کی۔ آپ نے دعا مانگی: اے اللہ! مدینے کی ہمیں ایسی محبت عطا فرما جیسی ہمیں مکہ سے محبت بخشی

3926- راجع الحديث:1889

بِالْجُحْفَةِ

ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اس کی ہوا کو ہمارے لیے صحت بخش بنا، اس کے صاع اور مُد میں برکت دے اور اس کے بخار کو جُحفہ کی جانب منتقل فرما دے۔

3927 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الخِيَارِ، أَخْبَرَهُ: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ، وَقَالَ: بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ، أَخْبَرَهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالحَقِّ، وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، وَآمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ هَاجَرْتُ هِجْرَتَيْنِ، وَنِلْتُ صِهْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلاَ غَشَشْتُهُ، حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ تَابَعَهُ إِسْحَاقُ الكَلْبِيُّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ مِثْلَهُ

عبید اللہ بن عدی بن خیار فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے اللہ اور رسول کی شہادت دینے کے بعد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو سچا دین دے کر مبعوث فرمایا اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اور اس چیز پر ایمان لایا جس کے ساتھ حضرت محمد ﷺ مبعوث فرمائے گئے تھے، پھر میں نے دو دفعہ ہجرت کی اور مجھے رسول اللہ ﷺ کی دامادی کا شرف نصیب ہوا اور میں نے آپ سے بیعت کی۔ پس خدا کی قسم، نہ میں نے کبھی آپ کی نافرمانی کی نہ کبھی آپ کو دھوکا دیا، حتیٰ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا۔ اسحاق کلبی نے بھی زہری سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

3928 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَهُوَ بِمِنًى، فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَوَجَدَنِي، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، إِنَّ المَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَاءَهُمْ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تُمْهِلَ حَتَّى تَقْدَمَ المَدِينَةَ، فَإِنَّهَا دَارُ الهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَالسَّلاَمَةِ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس لوٹے جبکہ وہ منیٰ میں اقامت پذیر تھے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں ان کا آخری حج تھا۔ پس میں انہیں مل گیا تو حضرت عبدالرحمان نے فرمایا کہ میں نے ان سے کہا تھا کہ اے امیر المومنین! یہ حج کا موسم ہے، اس موقع پر ہر طرح کے لوگ اکھٹا ہیں، لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ یہاں کے بجائے آپ مدینہ منورہ

3927- راجع الحدیث:3696

3928- راجع الحدیث:2462

وَتَخْلُصَ لِأَهْلِ الفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ وَذَوِي رَأْيِهِمْ. قَالَ عُمَرُ: لَأَقُومَنَّ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ

3929 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ أُمَّ العَلاَءِ، امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ، بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَهُمْ فِي السُّكْنَى، حِينَ اقْتَرَعَتِ الأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى المُهَاجِرِينَ، قَالَتْ أُمُّ العَلاَءِ: فَاشْتَكَى عُثْمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَّضْتُهُ حَتَّى تُوُفِّيَ، وَجَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، شَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ أَكْرَمَهُ، قَالَتْ: قُلْتُ: لاَ أَدْرِي، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَنْ؟ قَالَ: أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللهِ اليَقِينُ، وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الخَيْرَ، وَمَا أَدْرِي وَاللهِ وَأَنَا رَسُولُ اللهِ مَا يُفْعَلُ بِي، قَالَتْ: فَوَاللهِ لاَ أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ، قَالَتْ: فَأَحْزَنَنِي ذَلِكَ، فَنِمْتُ، فَرِيتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ عَيْنًا تَجْرِي، فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ذَلِكِ عَمَلُهُ

میں لوگوں سے خطاب فرمایئے، کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے۔ وہاں آپ کو اہلِ فقہ قوم کے معزز افراد اور سمجھ دار لوگ مل جائیں گے۔ حضرت عمر نے جواباً فرمایا کہ بہت خوب۔ میں مدینہ منورہ ہی جا کر لوگوں سے خطاب کرنے کھڑا ہوں گا۔

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت اپنی والدہ حضرت اِم العلا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو ایک انصاری عورت تھیں اور نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی، روایت کرتے ہیں کہ جب انصار نے مہاجرین کو آباد کرنے کی غرض سے قرعہ اندازی کی تو حضرت عثمان بن مظعون میرے حصّے میں آئے۔ حضرت اُمِ العلاء فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس آ کر بیمار ہو گئے۔ اگرچہ میں نے ان کی خوب دیکھ بھال کی لیکن ان کی وفات ہو گئی۔ ہم نے انہیں کفن پہنا دیا تو نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ میں نے کہا، اے ابو سائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تمہیں کیسے علم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر کرم فرمایا ہے؟ میں نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ قربان میں تو نہیں جانتی لیکن ان پر کرم نہ ہوا تو اور کس پر ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ ان کا تو وقت آ گیا اور بھروسہ اللہ پر ہے اور خدا کی قسم، میں ان کے بارے میں بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہو کر خود سے یہ نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا۔ انہوں نے عرض کی کہ خدا کی قسم، میں آج کے بعد کسی انسان کی یقینی پاکیزگی بیان نہیں کروں گی وہ فرماتی ہیں کہ

3929- راجع الحدیث:1243

مجھے ان کے وفات پانے کا بڑا صدمہ ہوا۔ جب میں سو گئی تو مجھے خواب میں حضرت عثمان بن مظعون کی ایک نہر نظر آئی جو جاری ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ خواب عرض کیا تو آپ نے فرمایا: یہ ان کا عمل ہے۔

3930- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ، وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ، وَقُتِلَتْ سَرَاتُهُمْ، فِي دُخُولِهِمْ فِي الإِسْلاَمِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگِ بُعاث کے دن کو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی آمد سے پہلے ہی مقرر فرما دیا تھا۔ جب مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری ہوئی تو اہلِ مدینہ کی جماعت میں انتشار پھیلا ہوا تھا اور ان کے سردار قتل ہو چکے تھے اور یہی بات ان کے اسلام میں داخلے کا باعث بنی۔

3931 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحًى، وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاذَفَتِ الأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ؟ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا، وَإِنَّ عِيدَنَا هَذَا اليَوْمُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن حضرت ابوبکر میرے گھر آئے اور نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے۔ اس وقت ان کے پاس دو لڑکیاں ایسے اشعار گا رہی تھیں جو انصار نے جنگِ بُعاث میں پڑھے تھے۔ حضرتِ ابوبکر نے دو دفعہ فرمایا: یہ شیطانی گانا؟ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! انہیں رہنے دو۔ بے شک ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور ان کی عید کا دن آج ہے۔

3932 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، ح وحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے ہجرت فرمائی تو مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں اترے یعنی اس قبیلے میں جس کو بنو عمرو بن عوف کہتے ہیں۔ یہ فرماتے ہیں کہ آپ ان

3930- راجع الحدیث:3777

3931- انظر الحدیث:949

3932- راجع الحدیث:428

أَنَسِ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ، نَزَلَ فِي عُلْوِ المَدِينَةِ، فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ، قَالَ: فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي سُيُوفِهِمْ، قَالَ: وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفَهُ، وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ، حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: فَكَانَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلاَةُ، وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الغَنَمِ، قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ المَسْجِدِ، فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا، فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي حَائِطَكُمْ هَذَا فَقَالُوا لاَ وَاللَّهِ، لاَ نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ، قَالَ: فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ، كَانَتْ فِيهِ قُبُورُ المُشْرِكِينَ، وَكَانَتْ فِيهِ خِرَبٌ، وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ المُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، وَبِالخِرَبِ فَسُوِّيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، قَالَ" فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ المَسْجِدِ، قَالَ: وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً، قَالَ: قَالَ جَعَلُوا يَنْقُلُونَ ذَاكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ، يَقُولُونَ: اللَّهُمَّ إِنَّهُ لاَ خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الآخِرَهْ، فَانْصُرِ الأَنْصَارَ وَالمُهَاجِرَهْ

کے پاس چودہ دن مقام فرما رہے۔ پھر آپ نے بنو بخار کی جماعتکو بلایا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ مسلح ہوکر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر رونق افروز ہیں، آپ کے پیچھے حضرت ابوبکر کی سواری ہے اور آپ کے چاروں طرف بنی نجار کے لوگ ہیں۔ حتیٰ کہ آپ حضرت ابو ایوب کے مکان کے سامنے اتر گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ جہاں نماز کا وقت ہوتا آپ اسی جگہ نماز پڑھ لیتے، حتیٰ کہ بکریوں کے باڑے مین بھی نماز ادا کرلی جاتی۔ پھر آپ نے مسجد بنانے کا حکم فرمایا اور بنی نجار کے گروہ کو بلایا۔ جب وہ حاضر ہو گئے تو فرمایا: اے بنی نجّار! تم یہ اپنا باغ مجھے فروخت کردو۔ انہوں نے عرض کی: خدا کی قسم، ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے مگر اللہ تعالیٰ سے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہاں کیا چیزیں تھیں: وہاں مشرکین کی قبریں تھیں ویران جگہ تھی اور کچھ کھجور کے درخت تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ کے حکم سے مشرکین کی قبریں تو کھود دی گئیں۔ ویرانے کو ہموار کروا دیا گیا اور کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے۔ پھر مسجد سے قبلہ کی طرف ایک قطار میں درختوں کی لکڑیاں رکھ دی گئیں اور دروازے کی جگہ پتھر رکھ دیئے گئے۔ پس لوگ پتھر اٹھا کر لاتے اور رجز پڑھتے جاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ بھی ان کے شریک تھے آپ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے اے اللہ! بھلائی نہیں مگر آخرت کی بھلائی، پس انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔

47-بَابُ إِقَامَةِ المُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ

حج ادا کرنے کے بعد مہاجرین کا

قَضَاءِ نُسُكِهِ

3933 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ العَزِيزِ، يَسْأَلُ السَّائِبَ ابْنَ أُخْتِ النَّمِرِ مَا سَمِعْتَ فِي سُكْنَى مَكَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ العَلاَءَ بْنَ الحَضْرَمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلاَثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ

مکّہ مکرّمہ میں ٹھہرنا

عبدالرحمان بن حمید الزہری فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو سائب بن اخت النمر سے دریافت کرتے ہوئے سنا کہ مکّہ مکرّمہ میں ٹھہرنے کے متعلق آپ نے کیا سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت علاء بن حضرمی سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہاجر کے لیے منیٰ سے لوٹنے کے بعد صرف تین دن قیام درست ہے۔

48-بَابُ التَّارِيخِ، مِنْ أَيْنَ أَرَّخُوا التَّارِيخَ

اسلامی سن واقعہ ہجرت سے شمار کیا جاتا ہے

3934 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: مَا عَدُّوا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلاَ مِنْ وَفَاتِهِ، مَا عَدُّوا إِلَّا مِنْ مَقْدَمِهِ المَدِينَةَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلامی تاریخ نہ نبی کریم ﷺ کی بعثت سے شمار کی گئی اور نہ آپ کے وصال سے بلکہ آپ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری سے اسے شمار کیا جاتا ہے۔

3935 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: فُرِضَتِ الصَّلاَةُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ أَرْبَعًا، وَتُرِكَتْ صَلاَةُ السَّفَرِ عَلَى الأُولَى تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پہلے ہر نماز کی دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ جب نبی کریم ﷺ نے ہجرت کی تو چار رکعتیں فرض فرما دی گئیں اور سفر کی نماز اپنی پہلی حالت پر رہی۔ عبدالرزاق نے بھی معمر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

49-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَمَرْثِيَتِهِ لِمَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

نبی کریم ﷺ کی اپنے صحابی کے لیے دعائے مغفرت

اور ان پر اظہارِ افسوس جو مکہ میں وصال فرما

3933- صحیح مسلم:3284,3288'سنن نسائی:1453,1454'سنن ابن ماجہ:1073

3935- راجع الحدیث:350

گئے۔

3936 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الوَدَاعِ مِنْ مَرَضٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى المَوْتِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَلَغَ بِي مِنَ الوَجَعِ مَا تَرَى، وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلاَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: لاَ، قَالَ: فَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ يَا سَعْدُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ أَغْنِيَاءَ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَسْتَ بِنَافِقٍ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ، إِلَّا آجَرَكَ اللَّهُ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ، فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ، إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ، وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ، وَلاَ تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لَكِنِ البَائِسُ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ. يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ حجۃ الوداع کے سال میں ایسا بیمار پڑا کہ مرنے کے قریب ہوگیا۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض گزار کی یا رسول اللہ ﷺ! میری تکلیف کہاں پہنچ گئی ہے یہ آپ ملاحظہ فرمارہے ہیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے بہت مال عطا فرمایا ہے اور ایک لڑکی کے سوا میرا وارث کوئی نہیں۔ کیا میں اپنے دو تہائی مال کی وصیت کردوں؟ فرمایا، نہیں۔ عرض کی، کیا آدھے کی کروں؟ فرمایا، نہیں۔ فرمایا، اے سعد! تہائی کی وصیت کردو اور تہائی بھی اگرچہ زیادہ ہے۔ تم اپنی اولاد کو مالدار چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں۔ احمد بن یونس نے ابراہیم سے یہ بھی روایت کی ہے کہ تم اپنی اولاد کیلئے چھوڑ جاؤ تو جو کچھ تم رضائے الٰہی کے لیے خرچ کرو گے اس کا اللہ تعالیٰ تمہیں اجر دے گا، حتیٰ کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں دو گے اس کا بھی۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں اپنے ساتھیوں سے بچھڑ جاؤں گا۔ فرمایا، تم بچھڑ کر یہاں نہیں رہو گے اور جو کوئی اللہ کی رضا کے لیے کام کرے تو اس کے درجات میں زیادتی ہوتی ہے اور بلندی ملتی ہے اور شاید تم عرصہ دراز تک زندہ رہو کہ تمہارے ذریعے بہت سے لوگوں کا نفع حاصل ہو اور کتنے ہی لوگوں کو نقصان پہنچے اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو قبول فرما اور انہیں ان کی ایڑیوں پر واپس نہ لوٹا۔ لیکن قابلِ افسوس حضرت سعد بن خولہ رہے، جو مکہ مکرمہ میں ہی وفات پا گئے اور رسول اللہ ﷺ کو ان

3936م-وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، وَمُوسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ

50-بَابٌ: كَيْفَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ لَمَّا قَدِمْنَا المَدِينَةَ وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ: آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَيْنَ سَلْمَانَ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ

3937 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ المَدِينَةَ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيِّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ، فَقَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلَّنِي عَلَى السُّوقِ، فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ قَالَ: فَمَا سُقْتَ فِيهَا؟ فَقَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلِمْ

کی وفات کا صدمہ ہی رہا۔

دوسری روایت میں ہے کہ انہیں پیچھے چھوڑنے کا ملال رہا۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں کس طرح اخوت قائم فرمائی

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان اخوت قائم فرمائی۔ حضرت ابوجُحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں رسولِ اللہ نے حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابودردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان مواخات کا رشتہ قائم فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری کے درمیان مواخات قائم فرمائی تو انہوں نے ان سے اپنا نصف مال اور بیویاں تقسیم کرنے کے لیے کہا تو حضرت عبدالرحمٰن کہنے لگے: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل وعیال اور مال میں برکت دے مجھے تو آپ بازار کے بارے میں بتا دیں۔ چنانچہ انہوں نے کوئی چیز فروخت کر کے نفع میں کچھ پنیر اور گھی کمایا۔ کچھ دنوں کے بعد انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کے اوپر زردی کا کچھ اثر نظر آرہا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اے عبدالرحمٰن! یہ کیا ہے؟ عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک

3936م- راجع الحدیث:56

3937- راجع الحدیث:2049

وَلَوْ بِشَاةٍ

انصاری عورت سے نکاح کرلیا ہے۔ دریافت فرمایا کہ مہر کتنا دیا ہے؟ عرض کی ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ فرمایا، اب ولیمہ بھی کر دو خواہ ایک ہی بکری میسر آئے۔

51-بَابٌ

3938 - حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ المُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلاَمٍ، بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ، فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلاَثٍ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ، مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟، وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الجَنَّةِ؟، وَمَا بَالُ الوَلَدِ يَنْزِعُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ؟، قَالَ: أَخْبَرَنِي بِهِ جِبْرِيلُ آنِفًا قَالَ ابْنُ سَلاَمٍ: ذَاكَ عَدُوُّ اليَهُودِ مِنَ المَلاَئِكَةِ، قَالَ: أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِنَ المَشْرِقِ إِلَى المَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الحُوتِ، وَأَمَّا الوَلَدُ فَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ المَرْأَةِ نَزَعَ الوَلَدَ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ المَرْأَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الوَلَدَ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّ اليَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي، قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلاَمِي، فَجَاءَتِ اليَهُودُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ فِيكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا، وَأَفْضَلُنَا وَابْنُ أَفْضَلِنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ قَالُوا: أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ، فَأَعَادَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: مِثْلَ ذَلِكَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ

باب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو عبداللہ بن سلام آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے کہ کچھ پوچھیں۔ انہوں نے عرض کی کہ میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق پوچھتا ہوں جنہیں نبی کے سوا دوسرا نہیں جانتا۔ (۱) قیامت کی سب سے پہلی علامت (۲) اہلِ جنت کا سب سے پہلا کھانا (۳) بچہ کبھی باپ کی شکل پر اور کبھی ماں کی صورت پر کیوں ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے ابھی بتایا ہے۔ عبداللہ بن سلام کہنے لگے کہ وہ تو فرشتوں میں سے یہود کے دشمن ہیں۔ بہرحال آپ نے فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے گھیر کر مغرب کی جانب لے جائے گی۔ اور وہ کھانا جس کو جنتی لوگ سب سے پہلے کھائیں گے مچھلی کی کلیجی کا زائد حصّہ ہوگا۔ رہی بچے والی بات تو جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجائے تو بچہ مرد کی شکل پر ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب رہے تو بچہ عورت کی شکل پر ہوتا ہے۔ اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر عرض کیکہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہود بڑی فتنہ باز قوم ہے، پس آپ ان سے میرے بارے میں دریافت فرمائیے اس سے پہلے کہ انہیں میرے مسلمان ہونے کا علم ہو۔ پس

3938- راجع الحديث: 3329

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، قَالُوا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا، وَتَنَقَّصُوهُ، قَالَ: هَذَا كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے اندر عبداللہ بن سلام کیسا شخص ہے؟ کہنے لگے وہ ہم میں بہترین شخص کا بیٹا ہے اور ہم میں سب سے افضل اور سب سے افضل شخص کا بیٹا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہوجائے تو پھر؟ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ اسے اس سے محفوظ رکھے۔ آپ نے پھر دریافت فرمایا اور انہوں نے یہی جواب دیا۔ تو حضرت عبداللہ باہر نکل آئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔ کہنے لگے، یہ ہم میں بدترین شخص اور بدترین شخص کا بیٹا ہے اور نقص نکالنے لگے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے ان سے اسی بات کا اندیشہ تھا۔

3939,3940 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ أَبَا المِنْهَالِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مُطْعِمٍ، قَالَ: بَاعَ شَرِيكٌ لِي دَرَاهِمَ فِي السُّوقِ نَسِيئَةً، فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ أَيَصْلُحُ هَذَا؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ بِعْتُهَا فِي السُّوقِ، فَمَا عَابَهُ أَحَدٌ، فَسَأَلْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هَذَا البَيْعَ، فَقَالَ: مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ، فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَلاَ يَصْلُحُ وَالقَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَاسْأَلْهُ، فَإِنَّهُ كَانَ أَعْظَمَنَا تِجَارَةً، فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقَالَ: مِثْلَهُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ، وَقَالَ: نَسِيئَةً إِلَى المَوْسِمِ أَوِ الحَجِّ

عبدالرحمٰن بن مطعم فرماتے ہیں کہ میرے ایک شریک نے بازار میں چند اشرفیاں ادھار فروخت کیں تو میں نے حیرانی سے پوچھا کہ کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حیرانی کی کیا بات ہے جبکہ خدا کی قسم، ہم تو ہمیشہ بازار میں ایسا کرتے رہے کسی نے اعتراض نہ کیا۔ پھر میں نے حضرت براء بن عازب سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہم اسی طرح خرید وفروخت کیا کرتے تھے۔ پھر فرمایا کہ جو لین دین ہاتھوں ہاتھ ہو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن ایسی خرید وفروخت ادھار جائز نہیں ہے، مزید آپ حضرت زید بن ارقم سے بھی معلوم کرلیں کیونکہ وہ ہمارے درمیان بہت بڑے تاجر ہیں، مگر انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ سفیان نے

3939,3940- راجع الحدیث: 2061

کئی دفعہ فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری ہوئی تو ہم یہ تجارت کیا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ موسمِ حج کی اُدھار پر۔

52-بَابُ إِتْيَانِ اليَهُودِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ قَدِمَ المَدِينَةَ

رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں یہود کا آنا یعنی جب آپ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی

هَادُوا صَارُوا يَهُودًا وَأَمَّا قَوْلُهُ :(هُدْنَا) (الأعراف:156): تُبْنَا. هَائِدٌ: تَائِبٌ

هَادوا سے یہودی ہونا مراد ہے۔ هُدنا یعنی ہم نے توبہ کی، هاهد سے توبہ کرنے والا مراد ہے۔

3941 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ آمَنَ بِي عَشَرَةٌ مِنَ اليَهُودِ لَآمَنَ بِي اليَهُودُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھ پر بیس یہودی بھی ایمان لے آتے تو یقیناً سارے یہودی مسلمان ہو جاتے۔

3942 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ أَوْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الغُدَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ، أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ وَإِذَا أُنَاسٌ مِنَ اليَهُودِ يُعَظِّمُونَ عَاشُورَاءَ وَيَصُومُونَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ أَحَقُّ بِصَوْمِهِ، فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے یہود کو عاشورہ کی تعظیم کرتے اور اس کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ ہم اس روزے کے زیادہ مستحق ہیں لہٰذا آپ نے یہ روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

3943 - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ وَجَدَ اليَهُودَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں جلوہ فرما ہوئے تو یہود کو عاشورے کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ اس کے متعلق دریافت فرمایا پوچھا تو انہوں نے جواب

3941- صحیح مسلم:6989

3942- راجع الحدیث:2005

3943- راجع الحدیث:4680,2004

يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ، فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالُوا: هَذَا اليَوْمُ الَّذِي أَظْفَرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى، وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ، وَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ، ثُمَّ أَمَرَ بِصَوْمِهِ

دیا کہ اس دن حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تھا۔ لہٰذا اس کی تعظیم کرتے ہوئے ہم اس کا روزہ رکھتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری نسبت ہم حضرت موسیٰ سے زیادہ نزدیک ہیں پھر آپ نے اس کے روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

3944 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ، وَكَانَ المُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ، وَكَانَ أَهْلُ الكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُءُوسَهُمْ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ، ثُمَّ فَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ گیسوئے مبارک میں مانگ نہیں نکالا کرتے تھے لیکن مشرکین نکالتے تھے جبکہ اہلِ کتاب بھی مانگ نہیں نکالتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کو جس کام کا حکم نہ فرمایا جاتا اس میں اہلِ کتاب کی موافقت پسند تھی۔ پھر نبی کریم ﷺ بھی مانگ نکالنے لگے تھے۔

3945 - حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ": هُمْ أَهْلُ الكِتَابِ جَزَّءُوهُ أَجْزَاءً فَآمَنُوا بِبَعْضِهِ، وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ، يَعْنِي قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: (الَّذِينَ جَعَلُوا القُرْآنَ عِضِينَ) (الحجر: 91)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ اہل کتاب ہی تو ہیں جنہوں نے توریت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے تھے۔ ایک حصے پر ایمان لانا دوسرے کے ساتھ کفر کرنا ان کا معمول تھا۔

53-بَابُ إِسْلاَمِ سَلْمَانَ الفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبولِ اسلام

3946 - حَدَّثَنِي الحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ،

حسن بن شقیق، معتمر، ان کے والد، ابوعثمان،

3944- راجع الحديث:3558

3945- راجع الحديث:4680

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: أَبِي وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ الفَارِسِيِّ، أَنَّهُ تَدَاوَلَهُ بِضْعَةَ عَشَرَ، مِنْ رَبٍّ إِلَى رَبٍّ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ دس سے زیادہ مالکوں کے قبضے میں ایک بعد ایک بدلتے رہے تھے۔

3947 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَنَا مِنْ رَامَ هُرْمُزَ

محمد بن یوسف، سفیان، عوف، ابوعثمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رام ہرمز کا باسی ہوں۔

3948 - حَدَّثَنِي الحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: فَتْرَةٌ بَيْنَ عِيسَى، وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ، سِتُّ مِائَةِ سَنَةٍ

حسن بن مدرک، یحییٰ بن حماد، ابوعوانہ، عاصم الاحول، ابو عثمان، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ زمانہ فترت جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے درمیان کا زمانہ ہے اس کی مدت چھ سال ہے۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

64- كِتَابُ الْمَغَازِي

غزوات کا بیان

1- بَابُ غَزْوَةِ الْعُشَيْرَةِ أَوِ الْعُسَيْرَةِ

غزوۂ عُشیرہ یا عُسیرہ

قَالَ: ابْنُ إِسْحَاقَ: "أَوَّلُ مَا غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الأَبْوَاءَ، ثُمَّ بُوَاطَ، ثُمَّ العُشَيْرَةَ

3949 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيلَ لَهُ" : كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ" قِيلَ: كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ، قُلْتُ: فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ؟ قَالَ: العُسَيْرَةُ أَوِ العُشَيْرُ" فَذَكَرْتُ لِقَتَادَةَ فَقَالَ: العُشَيْرُ

ابنِ اسحاق کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پہلے ابوا پھر بواط اور پھر عُشیرہ کا غزوہ فرمایا۔

ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر میں بیٹھا ہوا تھا۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے غزوات فرمائے؟ انہوں نے جواب دیا کہ انیس۔ میں نے پوچھا کہ ان کی معیت میں آپ نے کتنے غزوات میں شرکت کی۔ جواب دیا سترہ میں، میں نے پوچھا کہ پہلا غزوہ کون سا ہے؟ عُسیرہ یا عُشیرہ۔ جب میں نے قتادہ سے ذکر کیا تو جواب ملا عُشیرہ۔

2- بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُقْتَلُ بِبَدْرٍ

نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے مقتولینِ بدر کا ذکر

3950 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ صَدِيقًا لِأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا مَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ، وَكَانَ سَعْدٌ إِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ نَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعْتَمِرًا،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کی امیہ بن خلف سے دوستی تھی۔ امیّہ جب مدینہ منورہ آتا تو حضرت سعد کے پاس ٹھہرتا اور حضرت سعد جب مکّہ مکرمہ جاتے تو امیّہ کے پاس قیام فرماتے جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو حضرت سعد عمرہ کرنے گئے اور جب مکّہ مکرمہ مین امیّہ کے پاس ٹھہرے تو انہوں نے امیّہ سے فرمایا: مجھے تنہائی کا ایسا وقت بتانا کہ بیت اللہ کا طواف کرسکوں۔ تو یہ اس کے ساتھ دوپہر کے

3949- انظر الحدیث: 4471,4404 صحیح مسلم: 4670,4669,3025 سنن ترمذی: 1676

3950- راجع الحدیث: 3632,2651

فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بِمَكَّةَ، فَقَالَ لِأُمَيَّةَ: انْظُرْ لِي سَاعَةَ خَلْوَةٍ لَعَلِّي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ، فَخَرَجَ بِهِ قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ، فَلَقِيَهُمَا أَبُو جَهْلٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا صَفْوَانَ، مَنْ هَذَا مَعَكَ؟ فَقَالَ هَذَا سَعْدٌ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ: أَلَا أَرَاكَ تَطُوفُ بِمَكَّةَ آمِنًا، وَقَدْ أَوَيْتُمُ الصُّبَاةَ، وَزَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ تَنْصُرُونَهُمْ وَتُعِينُونَهُمْ، أَمَا وَاللَّهِ لَوْلَا أَنَّكَ مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا رَجَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ سَالِمًا، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَرَفَعَ صَوْتَهُ عَلَيْهِ أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي هَذَا لَأَمْنَعَنَّكَ مَا هُوَ أَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ، طَرِيقَكَ عَلَى المَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ أُمَيَّةُ: لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ يَا سَعْدُ عَلَى أَبِي الحَكَمِ، سَيِّدِ أَهْلِ الوَادِي، فَقَالَ سَعْدٌ: دَعْنَا عَنْكَ يَا أُمَيَّةُ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّهُمْ قَاتِلُوكَ، قَالَ: بِمَكَّةَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، فَفَزِعَ لِذَلِكَ أُمَيَّةُ فَزَعًا شَدِيدًا، فَلَمَّا رَجَعَ أُمَيَّةُ إِلَى أَهْلِهِ، قَالَ: يَا أُمَّ صَفْوَانَ، أَلَمْ تَرَيْ مَا قَالَ لِي سَعْدٌ؟ قَالَتْ: وَمَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ قَاتِلِيَّ، فَقُلْتُ لَهُ: بِمَكَّةَ، قَالَ: لَا أَدْرِي، فَقَالَ أُمَيَّةُ: وَاللَّهِ لَا أَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ اسْتَنْفَرَ أَبُو جَهْلٍ النَّاسَ، قَالَ: أَدْرِكُوا عِيرَكُمْ، فَكَرِهَ أُمَيَّةُ أَنْ يَخْرُجَ، فَأَتَاهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ: يَا أَبَا صَفْوَانَ، إِنَّكَ مَتَى مَا يَرَاكَ النَّاسُ قَدْ تَخَلَّفْتَ، وَأَنْتَ سَيِّدُ أَهْلِ الوَادِي، تَخَلَّفُوا مَعَكَ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِ أَبُو جَهْلٍ حَتَّى قَالَ: أَمَّا إِذْ غَلَبْتَنِي، فَوَاللَّهِ لَأَشْتَرِيَنَّ أَجْوَدَ بَعِيرٍ بِمَكَّةَ، ثُمَّ قَالَ أُمَيَّةُ: يَا أُمَّ صَفْوَانَ جَهِّزِينِي، فَقَالَتْ لَهُ: يَا أَبَا صَفْوَانَ، وَقَدْ نَسِيتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ

وقت نکلے۔ تو ان دونوں کو ابوجہل مل گیا اور کہنے لگا، اے ابوصفوان! یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ اُمیّہ نے جواب دیا کہ یہ سعد ہیں پس ابوجہل نے حضرتِ سعد رضی اللہ عنہ سے کہا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بڑے اطمینان سے مکّہ مکرّمہ میں طواف کر رہے ہو اور تم لوگوں نے دین سے پھرنے والوں کو پناہ دی ہے جبکہ تمہارا یہ گمان ہے کہ تم ان کی مدد اور ان سے تعاون کر رہے ہو۔ خدا کی قسم، اگر تمہارے ساتھ ابوصفوان نہ ہوتے تو تم اپنے اہلِ وعیال کی طرف صحیح سالم لوٹ کر نہیں جا سکتے تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے بآواز بلند جواب دیا: خدا کی قسم، اگر تو مجھے طواف سے روکے گا تو میں تجھے ایسی چیز سے روک دوں گا جو تجھ پر اس سے بھی دشوار گزرے گی یعنی براستہ مدینہ تجارتِ شام۔ امیّہ نے ان سے کہا: اے سعد! ابوالحکم کے سامنے آواز بلند نہ کرو، یہ وادی کے سردار ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیّہ! زیادہ حمایت نہ کرو، خدا کی قسم، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ تمہیں قتل کریں گے۔ پوچھا، کیا مکّہ مکرّمہ میں؟ جواب دیا، میں اور کچھ نہیں جانتا۔ اُمیّہ اس خبر سے بڑا ڈرا اور اپنی بیوی سے جا کر کہنے لگا، اے ام صفوان! تمہیں پتہ ہے کہ سعد نے میرے بارے میں کیا کہا ہے؟ پوچھا کہ بتاؤ تو سہی کہ انہوں نے تمہارے بارے میں کیا کہا ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ کہتے ہیں کہ محمد نے مسلمانوں کو خبر دی ہے کہ وہ مجھے قتل کریں گے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ مکّہ مکرّمہ میں؟ تو یہی جواب دیا کہ مجھے اور کچھ معلوم نہیں۔ پس اُمیّہ کہنے لگا کہ خدا کی قسم، میں مکّہ معظّمہ سے نکلوں گا ہی نہیں۔ جب جنگ بدر کا موقع آیا تو ابوجہل نے لوگوں سے کہا کہ لڑائی کے

الْيَثْرِبِيُّ؟ قَالَ: لَا مَا أُرِيدُ أَنْ أَجُوزَ مَعَهُمْ إِلَّا قَرِيبًا، فَلَمَّا خَرَجَ أُمَيَّةُ أَخَذَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا إِلَّا عَقَلَ بَعِيرَهُ، فَلَمْ يَزَلْ بِذَلِكَ حَتَّى قَتَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبَدْرٍ"

لیے نکلو اور اپنے قافلے کو بچاؤ لیکن اُمیّہ نے نکلنا پسند نہ کیا پس ابوجہل اس کے پاس آکر کہنے لگا: اے ابو صفوان! جب تک لوگ تمہیں پیچھے ٹھہرا ہوا دیکھتے رہیں گے تو وہ بھی رکے رہیں گے کیونکہ تم وادی والوں کے سردار ہو۔ ابوجہل مسلسل اصرار کرتا رہا تو اس نے کہا: جب تم نے مجھے مجبور کر دیا تو خدا کی قسم میں ایسا تیز رفتار اونٹ خریدوں گا جس کا مکّہ مکرمہ میں جواب نہ ہو۔ پھر امیّہ نے کہا: اے ام صفوان! میرے لیے سامان سفر تیار کرو۔ وہ کہنے لگی: اے ابوصفوان! لگتا ہے کہ آپ اپنے یثربی بھائی کی بات بھول گئے ہیں؟ جواب دیا کہ میں بھولا نہیں ہوں بلکہ صرف تھوڑی دور تک ان کا ساتھ دینے لگا ہوں جب امیّہ نکل گیا تو ہر منزل پر اونٹ کو پیچھے باندھتا اور متواتر اسی طرح کرتا رہا۔ حتیٰ کہ میدان بدر میں جا پہنچا جہاں اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کروا دیا۔

3- بَابُ قِصَّةِ غَزْوَةِ بَدْرٍ

غزوۂ بدر کا بیان

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ. بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ. وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ. لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ) (آل عمران: 124) وَقَالَ وَحْشِيٌّ: قَتَلَ حَمْزَةُ طُعَيْمَةَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سر و سامان تھے تو اللہ سے ڈرو کہ کہیں تم شکر گزار ہو جب اے محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتہ اتار کر ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر و تقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آپڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا اور یہ فتح اللہ نے نہ کی مگر تمہاری خوشی کے لئے اور اسی لئے کہ اس سے تمہارے دلوں کو چین ملے اور مدد نہیں مگر اللہ غالب حکمت والے کے پاس سے اس لئے کہ کافروں کا ایک حصہ کاٹ

بْنَ عَدِيِّ بْنِ الخِيَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى :(وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ) (الأنفال: 7) الآيَةَ. الشَّوْكَةُ: الحَدُّ

دے یا انہیں ذلیل کرے کہ نامراد پھر جائیں (پارہ ۴، آل عمران ۱۲۳۔۱۲۷) حضرت وحشی نے فرمایا کہ بدر کے دن حضرت حمزہ نے طعیمہ بن عدی بن خیار کو قتل کیا تھا، اور ارشاد خداوندی ہے ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو جب اللہ نے تمہیں وعدہ دیا تھا کہ ان دونوں گروہوں میں ایک تمہارے لئے ہے (پارہ ۹، آل عمران ۷)

3951 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، غَيْرَ أَنِّي تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ، وَلَمْ يُعَاتَبْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ، حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ

عبداللہ بن کعب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں کسی غزوہ میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے نہیں رہا، ماسوائے غزوۂ تبوک کے۔اور یہ کہ میں غزوۂ بدر میں بھی شامل نہیں ہوا تھا، تو اس میں شامل نہ ہونے والے کسی فرد پر اللہ تعالیٰ نے عتاب نہیں فرمایا کیونکہ رسول اللہ ﷺ تو قافلہ قریش کے ارادے سے نکلے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا ان کے دشمنوں سے بغیر کسی تیاری کے ٹکراؤ کروادیا۔

4- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

آیت اذ تستغیثون ربکم کا بیان

(إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ المَلاَئِكَةِ مُرْدِفِينَ. وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ. إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الأَقْدَامَ. إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى المَلاَئِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا

ترجمہ کنز الایمان: جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری سُن لی کہ میں تمہیں مدد دینے والا ہوں ہزاروں فرشتوں کی قطار سے اور یہ تو اللہ نے کیا مگر تمہاری خوشی کو اور اس لئے کہ تمہارے دل چین پائیں اور مدد نہیں مگر اللہ کی طرف سے بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے جب اس نے تمہیں اونگھ سے گھیر دیا تو اس کی طرف سے چین تھی اور آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمہیں اس سے ستھرا کردے اور شیطان کی ناپاکی تم سے دور فرماوے اور تمہارے دلوں کو ڈھارس بندھائے اور اس سے تمہارے قدم جمادے

3951- راجع الحديث: 2757

مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ. ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ العِقَابِ) (الأنفال:10)

جب اے محبوب تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈالوں گا تو کافروں کی گردنوں سے اوپر مارو اور ان کی ایک ایک پور پر ضرب لگاؤ یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اور جو اللہ اور اسکے رسول سے مخالفت کرے تو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے (پارہ ۹، آل عمران ۹۔ ۱۳)

3952 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، يَقُولُ: شَهِدْتُ مِنَ المِقْدَادِ بْنِ الأَسْوَدِ مَشْهَدًا، لَأَنْ أَكُونَ صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُو عَلَى المُشْرِكِينَ، فَقَالَ: لاَ نَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى: اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ، وَلَكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ، وَعَنْ شِمَالِكَ، وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسَرَّهُ يَعْنِي: قَوْلَهُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مقداد بن اسود کا ایک ایسا فعل دیکھا کہ اگر وہ مجھے حاصل ہوتا تو میں اسے دنیا کی ہر نعمت سے محبوب تر سمجھتا۔ یہ بات ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ کافروں سے لڑنے کے لیے مسلمانوں کو بلا رہے تھے۔ تو انہوں نے عرض کی: ہم ہرگز وہ بات نہیں کہیں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی ترجمہ کنز الایمان: آپ جائیے اور آپ کا رب تم دونوں لڑو (پارہ ۶، آل عمران ۲۴) بلکہ ہم آپ کے دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے پروانہ وار لڑیں گے۔ پس میں نے دیکھا کہ ان کی بات سن کر نبی کریم ﷺ کا مبارک چہرہ چمک اٹھا تھا۔

3953 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ بدر میں یہ الفاظ ادا کیے: اے اللہ! تجھ سے میری التجا ہے کہ اپنا عہد اور وعدہ پورا فرما۔ اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے کہ تیری کبھی عبادت نہ ہو۔ اتنا کہنے پر حضرت ابوبکر نے آپ کا دستِ مبارک

3952- انظر الحديث:4609

3953- راجع الحديث:2915

فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: حَسْبُكَ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ :(سَيُهْزَمُ الجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ) (القمر : 45)

تھام کر عرض کی، بس اتنا ہی کافی ہے۔ آپ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے: ترجمہ کنز الایمان: اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھیں پھیر دیں گے (پارہ ۲۷، القمر ۴۵)

5-بَابٌ

3954 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الكَرِيمِ، أَنَّهُ سَمِعَ مِقْسَمًا، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الحَارِثِ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: (لاَ يَسْتَوِي القَاعِدُونَ مِنَ المُؤْمِنِينَ) (النساء 95 :) عَنْ بَدْرٍ، وَالخَارِجُونَ إِلَى بَدْرٍ"

بدری اور غیر بدری صحابہ برابر نہیں

عبداللہ بن حارث کے آزاد کردہ غلام مقسم کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ آیت لایستوی القاعدون من المومنین سے یہ مراد ہے کہ جو جنگ بدر میں شامل نہ تھے وہ بدر میں شامل ہونے والوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔

6-بَابُ عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ

اصحاب بدر کی تعداد

3955 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ، قَالَ: اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ،

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے لیے مجھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کم عمر شمار کیا گیا تھا۔

3956 - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ، قَالَ : اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ المُهَاجِرُونَ يَوْمَ بَدْرٍ نَيِّفًا عَلَى سِتِّينَ، وَالأَنْصَارُ نَيِّفًا وَأَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جنگ بدر کے لیے کم سن شمار کیا گیا۔ غزوۂ بدر میں شامل ہونے والے مہاجرین کی تعداد ساٹھ سے کچھ اوپر اور انصار دو سو چالیس سے کچھ زیادہ تھے۔

3957 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى

حضرات براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے مجھے بتایا ہے کہ بدر کی لڑائی میں شمولیت فرمانے والے حضرات کی تعداد ان

3954- انظر الحدیث:4595

3955- انظر الحدیث:3956

3956- راجع الحدیث:3955

3957- انظر الحدیث:3959,3958

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا: أَنَّهُمْ كَانُوا عِدَّةَ أَصْحَابِ طَالُوتَ، الَّذِينَ جَازُوا مَعَهُ النَّهَرَ، بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلاَثَ مِائَةٍ قَالَ البَرَاءُ: لاَ وَاللَّهِ مَا جَاوَزَ مَعَهُ النَّهَرَ إِلَّا مُؤْمِنٌ

اصحابِ طالوت کے برابر تھی جنھوں نے ان کے ساتھ نہر کو پار کیا تھا۔ ان کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ان کے ساتھ نہر کو مومن کے سوا دوسرا پار کر ہی نہیں سکا تھا۔

3958 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ، قَالَ: كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَتَحَدَّثُ: أَنَّ عِدَّةَ أَصْحَابِ بَدْرٍ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ، وَلَمْ يُجَاوِزْ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلاَثَ مِائَةٍ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپس میں کہا کرتے تھے کہ اصحابِ بدر کی تعداد اصحابِ طالوت کے برابر ہے جنھوں نے ان کے ساتھ نہر پار کی تھی اور مومن کے سوا کوئی پار نہیں کر سکا تھا۔ ان کے تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی۔

3959 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ،

مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا، ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا، ان سے سفیان ثوری نے، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے۔

3959م- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ" : كُنَّا نَتَحَدَّثُ: أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ ثَلاَثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ، بِعِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ، الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ، وَمَا جَاوَزَ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ"

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آپس میں یہ باتیں کیا کرتے تھے کہ اصحابِ بدر کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ ہے۔ یعنی اصحابِ طالوت کے برابر، جنھوں نے ان کے ساتھ نہر عبور کی تھی اور ان کے ساتھ مومن کے سوا دوسرا نہر کہ عبور نہیں کر سکا تھا۔

7- بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُفَّارِ قُرَيْشٍ شَيْبَةَ، وَعُتْبَةَ، وَالوَلِيدِ، وَأَبِي جَهْلِ بْنِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سردارانِ قریش کی ہلاکت کے لیے دعا کرنا اور وہ شیبہ، عتبہ، ولید اور ابوجہل بن

3958- راجع الحدیث: 3957

3959- سنن ابن ماجہ: 2828

هِشَامٍ، وَهَلَاكِهِمْ

3960 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الكَعْبَةَ، "فَدَعَا عَلَى نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ: عَلَى شَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ، فَأَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى، قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ، وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا"

ہشام وغیرہ ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قبلہ رو ہوکر قریش کے کچھ افراد کی ہلاکت کے لیے دعا کی یعنی شیبہ بن ربیعہ، عُتبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ اور ابوجہل بن ہشام کے لیے پس میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں نے میدانِ بدر کے اندر پڑے ہوئے دیکھا کہ دھوپ سے ان کی لاشیں پھول گئی تھیں اور وہ انتہائی گرم دن تھا۔

8-بَابُ قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ

3961- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنَا قَيْسٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" : أَنَّهُ أَتَى أَبَا جَهْلٍ وَبِهِ رَمَقٌ يَوْمَ بَدْرٍ، فَقَالَ : أَبُو جَهْلٍ : هَلْ أَعْمَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ"

ابوجہل کا قتل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ بدر کے دن میں ابوجہل کی لاش کے پاس پہنچا جبکہ اس میں زندگی کی کچھ رمق ابھی باقی تھی۔ پس ابوجہل کہنے لگا: جن لوگوں کوتم نے قتل کیا ہے کیا ان میں مجھ سے بڑھ کر بھی کوئی ہے؟

3962 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُمْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا، کہا ہم سے سلیمان تیمی نے بیان کیا، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

3962م- وحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ . فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ، قَالَ :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو یہ دیکھے کہ ابوجہل کا کیا بنا؟ پس حضرت ابن مسعود گئے اور دیکھا کہ اسے عفرا کے دونوں بیٹوں نے اتنا زخمی کیا ہے کہ وہ سسکیاں لے رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا: تو ابوجہل

3960- راجع الحديث: 240

3962- صحيح مسلم: 4639,4638

3962م- انظر الحديث: 4020,3963

أَأَنْتَ أَبُو جَهْلٍ؟ قَالَ: فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ، قَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ، أَوْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ

ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے اس کی داڑھی پکڑ لی، تو وہ کہنے لگا کہ جن آدمیوں کو تم نے قتل کیا ہے کیا ان میں مجھ سے بڑھ کر کوئی ہے یا ان لوگوں میں کوئی ایسا ہے جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو؟ احمد بن یونس کی روایت میں بھی انت ابو جهل کا لفظ ہے۔

3963 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: مَنْ يَنْظُرُ مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ. فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ: أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ؟ قَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ أَوْ قَالَ: قَتَلْتُمُوهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: کون ہے جو ابوجہل کو دیکھ کر اس کا حال بتائے؟ پس حضرت ابن مسعود گئے اور اسے اس حالت میں پایا کہ حضرت عفراء کے دونوں بیٹوں کی ضربوں سے ادھ موا ہو کر سسکیاں لے رہا تھا۔ پس انہوں نے اس کو داڑھی سے پکڑ کر فرمایا: تو ہی ابوجہل ہے؟ کہنے لگا جن آدمیوں کو ان کی قوم نے قتل کیا ہے کیا ان میں مجھ سے بڑھ کر کوئی ہے؟ یا جن کو تم نے قتل کیا ہے؟

3963م- حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى، أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَحْوَهُ.

ابن المثنیٰ، معاذ بن معاذ، سلیمان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

3964 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَتَبْتُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ المَاجِشُونِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ فِي بَدْرٍ يَعْنِي حَدِيثَ ابْنَيْ عَفْرَاءَ

علی بن عبداللہ، یوسف بن ماجشون، صالح بن ابراہیم، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے واقعاتِ بدر میں حضرت عفرا کے دونوں صاحبزادوں کی کارگزاری کی اسی طرح روایت کی ہے۔

3965 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بروز قیامت کے اپنے پروردگار کے حضور جھگڑے چکانے کے لیے میں سب سے پہلے دو

-3963 راجع الحدیث:3962

-3963م- راجع الحدیث:3962

-3964 راجع الحدیث:3141

-3965 انظر الحدیث:4744,3967

طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ القِيَامَةِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ: وَفِيهِمْ أُنْزِلَتْ :(هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ) (الحج: 19) قَالَ" : هُمُ الَّذِينَ تَبَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ: حَمْزَةُ، وَعَلِيٌّ، وَعُبَيْدَةُ، أَوْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الحَارِثِ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَالوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ"

زانو بیٹھوں گا قیس بن عباد فرماتے ہیں کہ آیت "ترجمہ کنز الایمان: یہ دو فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے (پارہ ۱۷، الحج ۱۹) جنہوں نے جنگ بدر میں پہل کی، یعنی ادھر سے حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت عبیدہ یا ابوعبیدہ ابن الحارث اور ادھر سے شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ۔

3966 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَزَلَتْ :(هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا) (الحج: 19) فِي رَبِّهِمْ فِي سِتَّةٍ مِنْ قُرَيْشٍ: عَلِيٍّ، وَحَمْزَةَ، وَعُبَيْدَةَ بْنِ الحَارِثِ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ"

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: یہ دو فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے (پارہ ۱۷، الحج ۱۹) قریش کے چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی، جن میں ادھر سے حضرت علی، حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ بن حارث ہیں اور ادھر سے شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ ہیں۔

3967 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ، كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي ضُبَيْعَةَ، وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِي سَدُوسَ،

ہم سے اسحاق بن ابراہیم صواف نے بیان کیا، ہم سے یوسف بن یعقوب نے بیان کیا، ان کا بنی ضبیعہ کے یہاں آنا جانا تھا اور وہ بنی سدوس کے غلام تھے۔

3967م- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فِينَا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ :(هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ) (الحج: 19)

حضرت قیس بن عُبّاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: یہ دو فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے (پارہ ۱۷، الحج ۱۹) ہمارے ہی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

3968 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ،

قیس بن عباد کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قسم کھا کر فرماتے تھے کہ یہ آیتیں جنگِ بدر

3966- انظر الحدیث: 4743,3969,3968، صحیح مسلم: 7479,7478، سنن ابن ماجہ: 2835

3967م- راجع الحدیث: 3965

3968- راجع الحدیث: 3966

عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُقْسِمُ: "لَنَزَلَتْ هَؤُلاَءِ الآيَاتُ، فِي هَؤُلاَءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ نَحْوَهُ

3969 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ، يُقْسِمُ قَسَمًا: إِنَّ هَذِهِ الآيَةَ: (هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ) (الحج: 19) نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ: حَمْزَةَ، وَعَلِيٍّ، وَعُبَيْدَةَ بْنِ الحَارِثِ، وَعُتْبَةَ، وَشَيْبَةَ، ابْنَيْ رَبِيعَةَ، وَالوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ"

3970 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَأَلَ رَجُلٌ البَرَاءَ وَأَنَا أَسْمَعُ، قَالَ: أَشَهِدَ عَلِيٌّ بَدْرًا قَالَ: بَارَزَ وَظَاهَرَ

3971 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ المَاجِشُونِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَذَكَرَ قَتْلَهُ وَقَتْلَ ابْنِهِ، فَقَالَ بِلاَلٌ: لاَ نَجَوْتُ إِنْ نَجَا أُمَيَّةُ

3972 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ

میں مقابلے پر آنے والے مذکورہ چھ افراد کے متعلق نازل ہوئی ہیں اور پھر گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی۔

حضرت قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر کو قسم کھا کر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: یہ دو فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے (پارہ ۱۷، الحج ۱۹) ان چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی جو میدانِ بدر میں مقابلے پر آئے تھے۔ یعنی اِدھر سے حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت عبیدہ بن حارث اور اُدھر سے عتبہ و شیبہ ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ۔

ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا اور میں سن رہا تھا کہ کیا حضرت علی جنگ بدر میں شامل ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہ صرف شامل ہوئے بلکہ مقابلے پر نکلے اور غالب رہے تھے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُمیّہ بن خلف سے ایک تحریری معاہدہ کیا تھا۔ جب بدر کا دن آیا تو انہوں نے اُمیہ اور اس کے بیٹے کے قتل ہونے کا واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ حضرت بلال اس دن کہہ رہے تھے کہ اگر آج اُمیّہ بچ کر نکل گیا تو میری نجات نہیں ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سورۂ والنجم کی تلاوت فرمائی، پھر اس کے ساتھ سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ دوسرے لوگوں نے بھی سجدہ کیا سوائے ایک بوڑھے کے کہ اس

3969- راجع الحديث: 3966

3971- راجع الحديث: 2301

3972- راجع الحديث: 1067

بِهَا، وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ، غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ، فَقَالَ: يَكْفِينِي هَذَا" قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا

نے ذرا سی مٹی اٹھا کر پیشانی سے لگائی اور کہا کہ میرے لیے یہی کافی ہے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے حالتِ کفر میں قتل شدہ دیکھا۔

3973 - أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَ فِي الزُّبَيْرِ ثَلَاثُ ضَرَبَاتٍ بِالسَّيْفِ إِحْدَاهُنَّ فِي عَاتِقِهِ قَالَ: إِنْ كُنْتُ لَأُدْخِلُ أَصَابِعِي فِيهَا قَالَ: ضُرِبَ ثِنْتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَوَاحِدَةً يَوْمَ الْيَرْمُوكِ قَالَ عُرْوَةُ: وَقَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ، حِينَ قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ: يَا عُرْوَةُ، هَلْ تَعْرِفُ سَيْفَ الزُّبَيْرِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَمَا فِيهِ؟ قُلْتُ: فِيهِ فَلَّةٌ فُلَّهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ: صَدَقْتَ،

(البحر الطويل)

بِهِنَّ فُلُولٌ مِنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ

ثُمَّ رَدَّهُ عَلَى عُرْوَةَ. قَالَ هِشَامٌ: فَأَقَمْنَاهُ بَيْنَنَا ثَلَاثَةَ آلَافٍ، وَأَخَذَهُ بَعْضُنَا، وَلَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ أَخَذْتُهُ

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے جسم پر تلوار کے تین گہرے زخم تھے۔ ان میں سے ایک ان کے کندھے پر تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اس میں اپنی انگلی داخل کر دیا کرتا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ دو زخم جنگ بدر میں آئے تھے اور ایک جنگ یرموک میں۔ عُروہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن زبیر کو شہید کر دیا گیا تو عبدالملک بن مروان نے مجھ سے کہا، اے عروہ! کیا تم حضرت زبیر کی تلوار پہچان لو گے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ پوچھا، اس کی علامت کیا ہے؟ میں نے کہا، جنگ بدر میں اس کی دھار ایک جگہ سے ٹوٹ گئی تھی۔ کہنے لگا، تم سچ کہتے ہو پھر اس نے یہ مصرعہ پڑھا کہ لڑتے لڑتے ان کی تلواریں ٹوٹ گئی ہیں۔ پھر اس نے وہ تلوار حضرت عُروہ کو دے دی۔ ہم نے آپس میں اس کی قیمت کے بارے میں مشورہ کیا کہ تین ہزار درہم ہوگی۔ پس ہم میں سے ایک آدمی نے اسے خرید لیا اور مجھے یہ حسرت رہ گئی کہ وہ تلوار میں لیتا۔

3974 - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ، حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ سَيْفُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ قَالَ هِشَامٌ: وَكَانَ سَيْفُ عُرْوَةَ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ

ہشام اپنے والد کے واسطے سے فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار پر چاندی کا کام تھا اور حضرت عروہ کی تلوار پر بھی چاندی کا کام ہوا تھا۔

3975 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَصْحَابَ

ہشام اپنے والد حضرت عروہ بن زبیر سے راوی ہیں کہ جنگ یرموک کے دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

3973- راجع الحديث: 3721

3975- راجع الحديث: 3721

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ: أَلَا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ؟ فَقَالَ": إِنِّي إِنْ شَدَدْتُ كَذَبْتُمْ، فَقَالُوا: لَا نَفْعَلُ، فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ حَتَّى شَقَّ صُفُوفَهُمْ، فَجَاوَزَهُمْ وَمَا مَعَهُ أَحَدٌ، ثُمَّ رَجَعَ مُقْبِلًا، فَأَخَذُوا بِلِجَامِهِ، فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ، بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ عُرْوَةُ: كُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيرٌ قَالَ عُرْوَةُ: وَكَانَ مَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ فَحَمَلَهُ عَلَى فَرَسٍ وَوَكَّلَ بِهِ رَجُلًا

کے اصحاب نے حضرت زبیر سے کہا کہ آپ حملہ کیوں نہیں کرتے کہ ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ آوار ہوجائیں۔ فرمایا: میں نے حملہ کیا تو تم میرا ساتھ نہیں دے سکو گے۔ کہنے لگے کہ نہیں جناب، ہم ضرور ساتھ دیں گے۔ پس یہ حملہ آور ہو گئے اور کفار کی صفوں کو چیرتے ہوئے دوسری جانب جانکلے جبکہ ان کے ساتھ ایک آدمی بھی نہیں تھا۔ جب یہ واپس لوٹ رہے تھے تو دشمنوں نے ان کی گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور ان کے کندھے پر دو ضربیں لگائیں۔ ان کے درمیان ہی جنگ بدر والی ضرب تھی۔ حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ میں ان زخموں کے سوراخوں میں انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا یعنی اپنے لڑکپن میں حضرت عروہ کا بیان ہے کہ اس دن آپ اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن زبیر کو ساتھ لے گئے تھے حالانکہ ان کی عمر دس سال تھی۔ پس انہوں نے انہیں گھوڑے پر بٹھا کر ایک شخص کے حوالے کر دیا تھا۔

3976 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ، فَقُذِفُوا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيثٍ مُخْبِثٍ، وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ اليَوْمَ الثَّالِثَ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا، ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ، وَقَالُوا: مَا نُرَى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، حَتَّى قَامَ عَلَى شَفَةِ الرَّكِيِّ، فَجَعَلَ

حضرت انس بن مالک نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن کفارِ قریش کے چوبیس سرداروں کی لاشوں کو ایک کنوئیں میں پھینکنے کا حکم فرمایا تھا۔ چنانچہ ان گندے لوگوں کو ایک گندے کنوئیں میں پھینک دیا گیا۔ آپ کی یہ عادتِ کریمہ تھی کہ جب کسی قوم پر غلبہ حاصل ہوتا تو تین راتیں وہاں قیام فرما رہے۔ جب میدان بدر میں تیسرا دن آیا تو اپنی سواری کو حکم فرمایا۔ چنانچہ آپ کی اونٹنی پر کجاوہ کس دیا گیا۔ جب آپ چل پڑے تو صحابہ کرام بھی آپ کے پیچھے چل دیئے اور ان حضرات کا بیان ہے کہ ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ آپ کسی حاجت

3976- راجع الحدیث:3065

يُنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ : يَا فُلاَنُ بْنَ فُلاَنٍ، وَيَا فُلاَنُ بْنَ فُلاَنٍ، أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا، فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لاَ أَرْوَاحَ لَهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ. قَالَ قَتَادَةُ: أَحْيَاهُمُ اللَّهُ حَتَّى أَسْمَعَهُمْ، قَوْلَهُ تَوْبِيخًا وَتَصْغِيرًا وَنَقِيمَةً وَحَسْرَةً وَنَدَمًا

کے لیے جارہے ہیں، حتیٰ کہ آپ اسی کنوئیں کی منڈیر پر جا پہنچے اور ان لوگوں کے نام مع ولدیت لے کر مخاطب فرمایا کہ اے فلاں بن فلاں، اے فلاں بن فلاں! کیا یہ بات تمہیں اچھی لگتی ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانتے۔ بے شک ہمارے رب نے ہم سے جس چیز کا وعدہ فرمایا تھا وہ تمہیں مل گئی ہے یا نہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایسے جسموں سے کلام فرما رہے ہیں جن کے اندر روحیں نہیں ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ قتادہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک گونہ زندگی ڈالی، تاکہ وہ سنیں اور آپ کے فرمانِ عبرت سے ان کی توبیخ، ذلت، سزا اور حسرت وندامت ظاہر ہوجائے۔

3977 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: (الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا) (إبراهيم: 28). قَالَ: هُمْ وَاللَّهِ كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالَ عَمْرٌو: هُمْ قُرَيْشٌ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَةُ اللَّهِ (وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ البَوَارِ) (إبراهيم: 28) قَالَ: النَّارَ، يَوْمَ بَدْرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی (پارہ ۱۳، ابراھیم ۲۸) میں ناشکری سے بدلنے والے کفار قریش ہیں۔ عمرو بن دینار کا قول ہے کہ ناشکری کرنے والے قریش ہیں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی نعمت ہیں اور انہیں تباہی کے گھر اتارنے سے مراد یہ ہے کہ بدر کے میدان میں انہیں جہنم رسید کیا۔

3978 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ

ہشام اپنے والد محترم حضرت عروہ بن زبیر سے راوی ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس مرفوع

3977- انظر الحديث: 4700

3978- راجع الحديث: 1288، صحيح مسلم: 2150، سنن ابو داؤد: 3119، سنن نسائی: 1854

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ فَقَالَتْ: وَهَلَ؟ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ وَذَنْبِهِ، وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ

روایت کا ذکر ہوا کہ: ''اہلِ وعیال کے رونے سے میت کو اس کی قبر میں عذاب ہوتا ہے۔'' تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے کہ میت کو اس کی خطاؤں اور گناہوں پر عذاب دیا جاتا ہے اور اہل و عیال اس پر روتے رہ جاتے ہیں۔

3979- قَالَتْ: وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهِ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلِيبِ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ: إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ إِنَّمَا قَالَ: إِنَّهُمُ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ. ثُمَّ قَرَأَتْ (إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى) (النمل: 80)، (وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ) (فاطر: 22) يَقُولُ حِينَ تَبَوَّءُوا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ

اور یہ تو اس ارشاد کے مطابق ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جبکہ آپ اس گڑھے پر کھڑے ہوئے جس میں مشرکین کے مقتولین بدر پڑے ہوئے تھے، تو آپ نے ان سے خطاب فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ میرے ارشاد کو یہ سن رہے ہیں، بلکہ یہ فرمایا تھا کہ اب یہ جان گئے کہ میں جو کچھ ان سے کہتا تھا وہ حق ہے۔ پھر حضرت صدیقہ نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: بیشک تمہارے سنائے نہیں سنتے مردے (پارہ ۲۰، النمل ۸۰) اور ترجمہ کنز الایمان: اور تم نہیں سنانے والے انہیں جو قبروں میں پڑے ہیں (پارہ ۲۲، فاطر ۲۲) عروہ کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ کی مراد یہ تھی کہ وہ جہنم میں اپنے ٹھکانوں پر پہنچ جو گئے ہیں۔

3980,3981- حَدَّثَنِي عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ فَقَالَ: هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُمُ الْآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ، فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ، فَقَالَتْ: إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُمُ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ثُمَّ قَرَأَتْ (إِنَّكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بدر کے کنوئیں پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''کیا تم نے اپنے رب کے سچے وعدے کو پالیا؟'' پھر فرمایا کہ یہ اب میری بات کو سن رہے ہیں جب اس بات کا حضرت عائشہ سے ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ انہیں اب خوب علم ہوگیا ہے کہ جو کچھ میں کہتا تھا وہ حق ہے اور پھر انہوں نے کہ ترجمہ کنز الایمان: بیشک

3979- راجع الحدیث: 1371، صحیح مسلم: 2151

3980,3981- صحیح مسلم: 2151، سنن نسائی: 2075

لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى) (النمل: 80) حَتَّى قَرَأْتُ الْآيَةَ

تمہارے سنائے نہیں سنتے مردے اور نہ تمہارے سنائے بہرے پکار سنیں جب پھریں پیٹھ دے کر (پارہ ۲۰، النمل ۸۰)۔

9- بَابُ فَضْلِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا

اصحابِ بدر کی فضیلت

3982 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ، فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي، فَإِنْ يَكُنْ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ، وَإِنْ تَكُ الْأُخْرَى تَرَى مَا أَصْنَعُ، فَقَالَ: وَيْحَكِ، أَوَهَبِلْتِ، أَوَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ، إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ، وَإِنَّهُ فِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارثہ بن سراقہ نے غزوۂ بدر میں جام شہادت نوش کیا اور وہ نوعمر تھے۔ ان کی والدۂ ماجدہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو خوب علم ہے کہ مجھے حارثہ سے کتنی محبت ہے۔ پس اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں اور معاملہ اگر برعکس ہے تو ملاحظہ فرمایئے کہ میرا کیا حال ہوگیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے کیا تو دیوانی ہوئی ہے؟ کیا خدا کی ایک ہی جنت ہے؟ اس کی جنتیں تو بہت ساری ہیں اور بے شک وہ جنت الفردوس میں ہے۔

3983 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ، وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ، وَكُلُّنَا فَارِسٌ، قَالَ: انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ، مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا، حَيْثُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: الْكِتَابُ، فَقَالَتْ: مَا مَعَنَا كِتَابٌ، فَأَنَخْنَاهَا فَالْتَمَسْنَا فَلَمْ نَرَ كِتَابًا،

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، حضرت ابومرثد اور حضرت زبیر کو حکم فرمایا کہ سوار ہوکر جاؤ، حتیٰ کہ جب روضۂ خاخ کے پاس پہنچو گے تو مشرکین کی ایک عورت ملے گی جس کے پاس حاطب بن ابو بلتعہ کا خط ہے جو مشرکین مکہ کے لیے لکھا گیا ہے۔ چنانچہ جب وہ عورت ہمیں مل گئی اور وہ اونٹ پر سوار ہوکر جارہی تھی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ پس ہم نے اس سے خط کے لیے کہا۔ وہ کہنے لگی کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اونٹ کو بٹھا کر اس کی تلاشی لی، پھر بھی کوئی خط نہ ملا۔ پس ہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہرگز غلط نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا یا تو خط نکال دے ورنہ ہم

3983- راجع الحدیث: 3007، صحیح مسلم: 6352، سنن ابو داؤد: 2651

فَقُلْنَا: مَا كَذَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَتُخْرِجِنَّ الكِتَابَ أَوْ لَنُجَرِّدَنَّكِ، فَلَمَّا رَأَتِ الجِدَّ أَهْوَتِ إِلَى حُجْزَتِهَا، وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ، فَأَخْرَجَتْهُ، فَانْطَلَقْنَا بِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالمُؤْمِنِينَ، فَدَعْنِي فَلِأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ حَاطِبٌ: وَاللّٰهِ مَا بِي أَنْ لاَ أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي عِنْدَ القَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي، وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهُ هُنَاكَ مِنْ عَشِيرَتِهِ مَنْ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ وَلاَ تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالمُؤْمِنِينَ، فَدَعْنِي فَلِأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ: أَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ؟ فَقَالَ" : لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ؟ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ، فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الجَنَّةُ، أَوْ: فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ" فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ، وَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

تجھے برہنہ کردیں گے۔ جب اس نے ہماری شدت دیکھی تو اپنے نیفے کے اندر سے ایک خط نکالا جو کپڑے میں لپٹا ہوا تھا۔ ہم اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت عمر نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اس نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی ہے، پس مجھے اجازت عطا فرمایئے کہ اس کی گردن ماردوں۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ خدا کی قسم! مجھے کچھ بھی نہیں ہوا بلکہ میں دل و جان سے اللہ پر اور اس کے رسول ﷺ پر رکھتا ہوں، میرا ارادہ ہوا کہ ان لوگوں پر کوئی احسان کردوں تاکہ میرے گھر والوں اور مال کو وہ لوگ تباہ نہ کریں جبکہ حضور کے اصحاب میں سے ایسا ایک بھی شخص نہیں ہے جس کے وہاں رشتہ دار نہ ہوں جو اس کے اہل و عیال اور مال و منال کی حفاظت کررہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان کا بیان سن کر فرمایا کہ یہ سچ کہتے ہیں لہٰذا کوئی انہیں برا نہ کہے۔ حضرت عمر نے پھر عرض کی کہ اس نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی ہے، لہٰذا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن ماردوں۔ آپ نے فرمایا: کیا اس نے جنگِ بدر میں حصہ نہیں لیا تھا؟ کیا تمہیں علم نہیں کہ اہلِ بدر کے حالات کا علم رکھتے ہوئے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا تھا کہ اب تم جو چاہو کرو، تمہارے لیے جنت واجب ہوگئی ہے یا تمہیں بخش دیا گیا ہے۔ اس پر حضرت عمر کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور کہنے لگے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

10-بَابُ فَضْلُ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا

3984 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الغَسِيلِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، وَالزُّبَيْرِ بْنِ المُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ، وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ

جنگ بدر کے متعلق ضروری باتیں

حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تھا کہ جب دشمن تمہارے نزدیک آجائے اس وقت تیراندازی کرنا اور اپنے تیروں کو ضائع ہونے سے بچانا۔

3985 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الغَسِيلِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، وَالمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: إِذَا أَكْثَبُوكُمْ - يَعْنِي كَثَرُوكُمْ - فَارْمُوهُمْ، وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ

حضرت ابوسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے دن فرمایا: جب کافر اکھٹے کر تمہارے قریب آجائیں تو تیراندازی کرنا اور اپنے تیروں کو ضائع نہ ہونے دینا۔

3986 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ" : جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّمَاةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جُبَيْرٍ، فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابُوا مِنَ المُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً، سَبْعِينَ أَسِيرًا، وَسَبْعِينَ قَتِيلًا قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالحَرْبُ سِجَالٌ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جبیر کو پچاس تیراندازوں کا سردار مقرر فرمایا تھا، لیکن ہمارے ستر افراد شہید ہوئے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ہاتھوں مشرکین کے ایک سو چالیس افراد پر آفت ٹوٹی یعنی ستر قیدی ہوئے اور ستر مارے گئے۔ اسی لیے ابوسفیان نے کہا تھا کہ آج کا دن گویا بدر کے دن کا بدلہ ہوگیا اور جنگ ڈول کی طرح ہوتی ہے۔

3984- راجع الحدیث:2900

3985- راجع الحدیث:2900

3986- راجع الحدیث:3039

3987 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَإِذَا الخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الخَيْرِ بَعْدُ، وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بھلائی تو وہ ہے جو جنگ اُحد کے بعد ہمیں عطا کی گئی اور سچائی کا بدلہ وہ ہے جو جنگِ بدر کے بعد مرحمت فرمایا گیا تھا۔

3988 - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ" : إِنِّي لَفِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ إِذِ التَفَتُّ فَإِذَا عَنْ يَمِينِي وَعَنْ يَسَارِي فَتَيَانِ حَدِيثَا السِّنِّ، فَكَأَنِّي لَمْ آمَنْ بِمَكَانِهِمَا، إِذْ قَالَ لِي أَحَدُهُمَا سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ: يَا عَمِّ أَرِنِي أَبَا جَهْلٍ، فَقُلْتُ: يَا ابْنَ أَخِي، وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: عَاهَدْتُ اللَّهَ إِنْ رَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتُلَهُ أَوْ أَمُوتَ دُونَهُ، فَقَالَ لِي الآخَرُ سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ مِثْلَهُ، قَالَ: فَمَا سَرَّنِي أَنِّي بَيْنَ رَجُلَيْنِ مَكَانَهُمَا، فَأَشَرْتُ لَهُمَا إِلَيْهِ، فَشَدَّا عَلَيْهِ مِثْلَ الصَّقْرَيْنِ حَتَّى ضَرَبَاهُ، وَهُمَا ابْنَا عَفْرَاءَ"

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ بدر کے دن میں صف کے اندر تھا کہ میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو دو کم سن لڑکے نظر آئے، گویا ان دونوں کی موجودگی سے میں محفوظ جگہ پر نہیں تھا۔ اتنے میں ایک نے دوسرے سے چھپ کر مجھ سے پوچھا: چچا جان! مجھے ابوجہل تو دیکھا دیجئے میں نے کہا، اے بھتیجے! تم اس کا کیا کرو گے؟ جواب دیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا ہے کہ اگر اسے دیکھ پاؤں تو قتل کر کے چھوڑوں گا یا جامِ شہادت نوش کر جاؤں گا۔ پھر دوسرے لڑکے نے پہلے سے چھپ کر مجھ سے یہی بات کہی۔ وہ فرماتے ہیں کہ اب مجھے اس بات کی کوئی آرزو نہ رہی کہ میں ان کے بجائے دو مردوں کے درمیان ہوتا۔ آخر میں نے انہیں اشارے سے ابوجہل بتا دیا تو وہ اس پر عقاب کی طرح جھپٹ پڑے اور اس پر پے در پے ضربیں لگائیں۔ وہ دونوں حضرت عفراء کے صاحبزادے تھے۔

3989 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ، حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دس افراد پر مشتمل سریہ روانہ فرمایا اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت انصاری کو امیر مقرر فرمایا جو حضرت عاصم بن عمر بن خطاب کے ماموں

-3987 راجع الحدیث: 3623,3622

-3988 راجع الحدیث: 3141

-3989 راجع الحدیث: 3045

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً عَيْنًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالهَدَةِ بَيْنَ عَسْفَانَ، وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ، فَنَفَرُوا لَهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ، فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتَّى وَجَدُوا مَأْكَلَهُمُ التَّمْرَ فِي مَنْزِلٍ نَزَلُوهُ، فَقَالُوا: تَمْرُ يَثْرِبَ، فَاتَّبَعُوا آثَارَهُمْ، فَلَمَّا حَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَئُوا إِلَى مَوْضِعٍ فَأَحَاطَ بِهِمُ القَوْمُ، فَقَالُوا لَهُمْ: انْزِلُوا فَأَعْطُوا بِأَيْدِيكُمْ، وَلَكُمُ العَهْدُ وَالمِيثَاقُ: أَنْ لاَ نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ: أَيُّهَا القَوْمُ: أَمَّا أَنَا فَلاَ أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا، وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ عَلَى العَهْدِ وَالمِيثَاقِ، مِنْهُمْ خُبَيْبٌ، وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ، وَرَجُلٌ آخَرُ، فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ، فَرَبَطُوهُمْ بِهَا، قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ: هَذَا أَوَّلُ الغَدْرِ، وَاللَّهِ لاَ أَصْحَبُكُمْ، إِنَّ لِي بِهَؤُلاَءِ أُسْوَةً، يُرِيدُ القَتْلَى، فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ، فَانْطُلِقَ بِخُبَيْبٍ، وَزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ حَتَّى بَاعُوهُمَا بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فَابْتَاعَ بَنُو الحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ خُبَيْبًا، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ، فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا قَتْلَهُ، فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الحَارِثِ مُوسًى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ، فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتَّى أَتَاهُ، فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهُ عَلَى فَخِذِهِ

تھے۔ جب یہ حضرات عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان ہدہ کے مقام تک پہنچے تھے تو قبیلہ لحیان کو کسی نے ان کے بارے میں بتا دیا۔ یہ قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ ہے۔ پس انہوں نے سو کے قریب تیر اندازوں کو ان کی تلاش میں بھیج دیا۔ وہ ان کے قدموں کے نشانات کی تلاش میں تھے، حتیٰ کہ انہوں نے ان حضرات کے ٹھہرنے کی ایک جگہ پر کھجوروں کی گٹھلیاں دیکھ کر کہا کہ یہ تو یثرب کی کھجوریں ہیں۔ پس وہ قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے پیچھے چلتے گئے۔ جب حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں نے انہیں دیکھا کہ نزدیک آ گئے تو ایک پہاڑی پر چڑھ گئے۔ ان لوگوں نے پہاڑی کو گھیر لیا اور ان سے کہنے لگے کہ اگر تم نیچے اتر آؤ اور اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو تو ہم پکا وعدہ کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم نے کہا: ساتھیو! میں تو کافروں کی پناہ میں جانے کے لیے ہرگز تیار نہیں ہوں۔ پھر دعا کی: اے اللہ! ہمارے حال سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع فرما، کافروں نے تیر برسانے شروع کر دیئے جس سے حضرت عاصم اور ان کے ساتھ ساتھی شہید ہو گئے اور باقی تین حضرات ان کے وعدوں پر اعتماد کر کے نیچے اتر آئے یعنی حضرت خبیب، حضرت زید بن دثنہ، تیسرے کوئی اور جب انہوں نے اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دیا تو وہ کمانوں کی تانت نکال کر ان سے ان حضرات کی مشکیں باندھنے لگے۔ پس تیسرے شخص نے کہا یہ پہلی وعدہ خلافی ہے۔ خدا کی قسم، میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا۔ مجھے اس کی نسبت اپنے مقتول بھائیوں کے نقشِ قدم پر چلنا زیادہ پسند ہے۔ کافروں نے ان کے ساتھ بہت زور لگایا لیکن یہ ان کے ساتھ جانے پر

وَالْمُوسَى بِيَدِهِ، قَالَتْ: فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ، فَقَالَ: أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ، قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، وَاللَّهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِي يَدِهِ، وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ، وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ خُبَيْبًا، فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ، قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: دَعُونِي أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَوْلاَ أَنْ تَحْسِبُوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَزِدْتُ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا، وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا، وَلاَ تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا، ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُولُ

(البحر الطويل)

فَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا... عَلَى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي

وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ... يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ أَبُو سِرْوَعَةَ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلاَةَ، وَأَخْبَرَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُصِيبُوا خَبَرَهُمْ، وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ - حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ - أَنْ يُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ، وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا عَظِيمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ، فَبَعَثَ اللَّهُ لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ، فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ، فَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَقْطَعُوا مِنْهُ شَيْئًا

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: ذَكَرُوا مَرَارَةَ بْنَ الرَّبِيعِ العَمْرِيَّ، وَهِلاَلَ بْنَ أُمَيَّةَ الوَاقِفِيَّ،

آمادہ نہ ہوئے۔ آخر کار وہ حضرت خبیب اور حضرت زید کو لے کر چلے گئے، حتیٰ کہ دونوں حضرات کو فروخت کر دیا۔ یہ واقعہ جنگ بدر کے بعد پیش آیا حضرت خبیب نے بنو حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ حضرت خبیب کافی دنوں تک ان کی قید میں رہے۔ جب انہوں نے قتل کی ٹھان لی تو انہوں نے حارث کی بیٹی سے استرا مانگا۔ اس نے دے دیا۔ اس کا ایک چھوٹا سا لڑکا حضرت خبیب کے پاس چلا آیا اسے کوئی پتہ نہیں تھا۔ جب وہ ان کے پاس آئی اور لڑکے کو ان کی ران پر بیٹھے ہوئے اور استرے کو ان کے ہاتھ میں دیکھا تو بہت ڈری حضرت خبیب نے اس کی پریشانی کو تاڑتے ہوئے فرمایا: کیا تم اس لیے ڈری ہو کہ میں بچے کو قتل کر دوں گا؟ میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ اس نے کہا: خدا کی قسم، میں نے خبیب سے نیک ہرگز کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ خدا کی قسم، ایک دن میں نے دیکھا کہ وہ انگور کھا رہے ہیں اور گچھا ان کے ہاتھ میں ہے، حالانکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور ان دنوں کوئی پھل مکہ مکرمہ میں تھا ہی نہیں۔ وہ کہا کرتی تھی کہ یہ روزی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی جو انہیں عطا فرمائی جاتی تھی جب بنو حارث انہیں قتل کرنے کے لیے حرم کی حدود سے باہر لے گئے تو اس وقت حضرت خبیب نے کہا کہ مجھے دو رکعتیں پڑھنے کی اجازت دے دیجئے۔ پس انہوں نے ان کو چھوڑ دیا تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم، میں یہ رکعتیں کافی دیر میں پڑھتا لیکن اس وجہ سے (دیر نہ کی کہ تم یہ سمجھنے لگو گے کہ موت سے خوفزدہ ہوں۔ پھر دعا مانگی، اے اللہ! انہیں گن گن کر تباہ کر، چن چن کر قتل کر اور کسی ایک کو ان میں سے زندہ نہ چھوڑ۔ پھر یہ اشعار پڑھے:

رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا

صدق وصفا کے نام پر مرجاؤں تو کیا غم
راہ خدا میں گرا دیا جاؤں تو کیا غم
میری جان اے اللہ تیرے سپرد ہے
تو میرے حال کو بابرکت بنا دے

پھر ابوسروعہ، عقبہ بن حارث کھڑا ہوا اس نے انہیں شہید کر دیا۔ حضرت خبیب نے مسلمانوں کے لئے یہ رسم رائج فرما دی کہ جب وہ بے بس کر کے قتل کیا جائے تو نماز پڑھے۔ رسول اللہ نے اپنے اصحاب کو ان حضرات کا واقعہ اسی روز بتا دیا تھا۔ جب قریش نے حضرت عاصم بن ثابت کی شہادت کے بارے میں سنا کچھ آدمی روانہ کیے کہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لے کر آئیں جس سے انہیں پہچانا جاسکے، کیونکہ انہوں نے قریش کے ایک بہت بڑے شخص کو قتل کیا تھا۔ پس اللہ نے ان کی لاش کے پاس بھڑوں کو بھیج دیا تا کہ قریش ان کی لاش کے پاس نہ آسکیں اور ان کے جسم کا کوئی حصّہ نہ کاٹ سکیں۔ حضرت کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت مرارہ بن ربیع عمری اور حضرت ہلال بن امیہ واقعی دونوں نیک اشخاص تھے اور دونوں نے جنگِ بدر میں شرکت کی تھی۔

3990 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، ذُكِرَ لَهُ: أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، وَكَانَ بَدْرِيًّا، مَرِضَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ، فَرَكِبَ إِلَيْهِ بَعْدَ أَنْ تَعَالَى النَّهَارُ، وَاقْتَرَبَتِ الجُمُعَةُ، وَتَرَكَ الجُمُعَةَ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے جمعہ کے دن انہیں بتایا کہ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل بیمار ہیں، جو بدری صحابی ہیں۔ تو یہ ان کی عیادت کے لیے سوار ہو کر روانہ ہوئے حالانکہ سورج انتہائی بلندی پر ہونے کے سبب نماز جمعہ کا وقت نزدیک تھا، لیکن انہوں نے جمعہ ترک کر دیا۔

3991 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ میرے

3991- انظر الحديث: 5319' صحيح مسلم: 3706' سنن ابوداؤد: 2306 ,2198' سنن نسائی: 3520,3519,3518' سنن ابن ماجه: 2028

ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ: يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الحَارِثِ الأَسْلَمِيَّةِ، فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا، وَعَنْ مَا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ. فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الأَرْقَمِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ ابْنِ خَوْلَةَ، وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ، فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ، فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا، تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، فَقَالَ لَهَا: مَا لِي أَرَاكِ تَجَمَّلْتِ لِلْخُطَّابِ، تُرَجِّينَ النِّكَاحَ؟ فَإِنَّكِ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ. قَالَتْ سُبَيْعَةُ: فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ، وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي، وَأَمَرَنِي بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِي تَابَعَهُ أَصْبَغُ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، مَوْلَى بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِيَاسِ بْنِ البُكَيْرِ وَكَانَ أَبُوهُ شَهِدَ بَدْرًا، أَخْبَرَهُ

11- بَابُ شُهُودِ المَلاَئِكَةِ بَدْرًا

3992- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا

والد محترم نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کے لیے مکتوب لکھا کہ حضرت سبیعہ بنت بنت حارث اسلمیہ سے وہ ارشاد معلوم کریں جو ان کے سوال پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا تو حضرت عمر بن عبداللہ بن ارقم نے حضرت عبداللہ بن عتبہ کو جواب دیتے ہوئے تحریر کیا کہ حضرت سبیعہ بنت حارث نے مجھے بتایا ہے کہ وہ حضرت سعد بن خولہ کے نکاح میں تھیں، جو نبی عامر بن لوی سے تھے اور جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر وفات پا گئے اور اس وقت یہ حاملہ تھیں۔ ان کی وفات کے کچھ روز بعد جب بچے کی ولادت ہوگئی اور یہ نفاس سے پاک ہوگئیں تو نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کی خاطر بناؤ سنگار کرلیا۔ پس ان کے پاس قبیلہ بنی عبدالدار کا ایک شخص ابوالسنابل بن کلب آیا اور ان سے کہنے لگا کہ تمہیں کیا ہوگیا کہ پیغام دینے والوں کے لیے تیار ہو بیٹھی ہو۔ تم تو نکاح کرنا چاہتی ہو۔ خدا کی قسم، تمہارا نکاح اس وقت تک ہرگز درست نہیں جب تک چار ماہ دس دن کی مدت پوری نہ کرلو۔ سُبیعہ فرماتی ہیں کہ جب اس نے یہ کہا تو میں نے اپنے کپڑے پہنے اور شام کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اس کے متعلق آپ سے دریافت کیا۔ پس آپ نے فرما دیا کہ بچے کی پیدائش کے بعد میں حلال ہوگئی ہوں اور نکاح کرسکتی ہوں اگر میں چاہوں محمد بن ایاس بن البکیر سے بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے، جن کے والدِ ماجد (ایاس بن بکیر) جنگ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

غزوۂ بدر میں فرشتوں کا آنا

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جَرِيرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ": مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ، قَالَ: مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، قَالَ: وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلاَئِكَةِ"

فرماتے ہیں جو غزوۂ بدر میں شامل تھے کہ حضرت جبرئیلؑ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ آپ غزوۂ بدر میں شریک ہونے والوں کو کیسا جانتے ہیں؟ فرمایا میں انہیں مسلمانوں میں سب سے افضل شمار کرتا ہوں، یا ایسا ہی کوئی دوسرا لفظ استعمال فرمایا حضرت جبرئیل نے کہا کہ غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے فرشتے بھی دوسرے فرشتوں میں اسی طرح ہیں۔

3993 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يَحْيَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، وَكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ أَهْلِ العَقَبَةِ، فَكَانَ يَقُولُ لِابْنِهِ: مَا يَسُرُّنِي أَنِّي شَهِدْتُ بَدْرًا، بِالعَقَبَةِ قَالَ: سَأَلَ جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا"

حضرت معاذ بن رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ میرے والدِ محترم رفاعہ بدری صحابی ہیں اور میرے جدِّ امجد حضرت رافع بیعت عقبہ والوں سے ہیں۔ وہ اپنے صاحبزادے سے فرماتے تھے کہ مجھے غزوۂ بدر میں شریک ہونے کی اتنی خوشی نہیں جتنی بیعت عقبہ کی ہے۔ وہ فرماتے تھے کہ حضرت جبرئیل نے نبی کریم سے اس بات میں دریافت کیا تھا۔ جیسا کہ ذکر ہوا۔

3994 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى، سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ، أَنَّ مَلَكًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، وَعَنْ يَحْيَى، أَنَّ يَزِيدَ بْنَ الهَادِ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَهُ يَوْمَ حَدَّثَهُ مُعَاذٌ هَذَا الحَدِيثَ فَقَالَ يَزِيدُ: فَقَالَ مُعَاذٌ: إِنَّ السَّائِلَ هُوَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن رفاعہ نے فرمایا کہ ایک فرشتے نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا۔ یحییٰ فرماتے ہیں کہ یزید بن الہاد نے مجھے بتایا کہ جس دن حضرت معاذ نے یہ حدیث بیان کی تو میں آپ کے ساتھ تھا۔ یزید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ دریافت کرنے والے فرشتے کا نام حضرت جبرئیل علیہ السلام ہے۔

3995 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا کہ یہ حضرت جبرئیل ہیں جنہوں نے اپنے گھوڑے کا سر تھاما ہوا ہے

3994- راجع الحدیث: 3992

3995- انظر الحدیث: 4041

وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: هَذَا جِبْرِيلُ، آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ، عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ

اور ہتھیار پہنے ہوئے ہیں۔

12- بَابٌ

غزوۂ بدر کے بعد کی باتیں

3996 - حَدَّثَنِي خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَاتَ أَبُو زَيْدٍ، وَلَمْ يَتْرُكْ عَقِبًا، وَكَانَ بَدْرِيًّا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوزید صحابی لاولد انتقال کر گئے اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

3997 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدِ بْنَ مَالِكٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَقَدَّمَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ لَحْمًا مِنْ لُحُومِ الْأَضْحَى، فَقَالَ: مَا أَنَا بِآكِلِهِ حَتَّى أَسْأَلَ، فَانْطَلَقَ إِلَى أَخِيهِ لِأُمِّهِ، وَكَانَ بَدْرِيًّا، قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: إِنَّهُ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ، نَقْضٌ لِمَا كَانُوا يُنْهَوْنَ عَنْهُ مِنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضْحَى بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

حضرت ابوسعید بن مالک خدری رضی اللہ عنہ جب سفر سے اپنے اہلِ وعیال میں واپس آئے تو ان کے گھر والوں نے ان کے سامنے قربانی کے گوشت میں سے پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اس وقت تک اسے نہیں کھاؤں گا جب تک اپنے ماں جائے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان سے نہ معلوم کرلوں جو بدری صحابی ہیں۔ جب ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ کے جانے کے بعد سابقہ حکم منسوخ ہوگیا تھا یعنی پہلے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانا منع تھا۔

3998 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ الزُّبَيْرُ: لَقِيتُ يَوْمَ بَدْرٍ عُبَيْدَةَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، وَهُوَ مُدَجَّجٌ، لَا يُرَى مِنْهُ إِلَّا عَيْنَاهُ، وَهُوَ يُكْنَى أَبُو ذَاتِ الْكَرِشِ، فَقَالَ: أَنَا أَبُو ذَاتِ الْكَرِشِ، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَطَعَنْتُهُ فِي عَيْنِهِ فَمَاتَ، قَالَ هِشَامٌ - : فَأُخْبِرْتُ: أَنَّ الزُّبَيْرَ قَالَ - : لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِي عَلَيْهِ، ثُمَّ تَمَطَّأْتُ، فَكَانَ الْجَهْدَ أَنْ نَزَعْتُهَا وَقَدِ انْثَنَى طَرَفَاهَا، قَالَ عُرْوَةُ: فَسَأَلَهُ إِيَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ،

حضرت عُروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرت زبیر نے غزوۂ بدر کے دن دیکھا کہ عبیدہ بن سعید بن العاص بالکل لوہے میں چھپا ہوا تھا اور دونوں آنکھوں کے سوا اور کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا۔ اس کی کنیت ابوذات الکرش تھی۔ وہ کہنے لگا کہ میں ابوذات الکرش ہوں۔ پس اس پر حملہ کیا اور اس کی آنکھ میں برچھی ماری تو وہ مر گیا۔ ہشام کہتے ہیں کہ مجھے حضرت زبیر کی زبانی بتایا گیا کہ میں نے اس پر اپنا پاؤں رکھ کر زور لگایا اور بڑی مشکل سے وہ برچھی نکالی تھی جس کے سبب اس کے دونوں کنارے ٹیڑھے

3996- راجع الحدیث: 3810

3997- انظر الحدیث: 5568، سنن نسائی: 4439،444

فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ، فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ، سَأَلَهَا إِيَّاهُ عُمَرُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ أَخَذَهَا، ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ آلِ عَلِيٍّ، فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتَّى قُتِلَ"

ہو گئے تھے۔ عروہ کا بیان ہے کہ اس برچھی کو رسول اللہ ﷺ نے مانگا تو انہوں نے پیش کر دی۔ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا تو انہوں نے لے لی۔ پھر حضرت ابوبکر نے طلب کی تو انہیں دے دی۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا تو اسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مانگی۔ لہٰذا انہیں دے دی جب حضرت عمر کا وصال ہو گیا تو انہوں نے لے لی۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے طلب کی تو انہیں بھی دے دی جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کر دیئے گئے تو یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کے پاس آ گئی۔ آخر کار حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے مانگ لی اور شہید ہونے تک ان کے پاس ہی رہی۔

3999 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَايِعُونِي

ابو ادریس عائذ اللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے بیعت کرو۔

4000 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَبَنَّى سَالِمًا، وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ، كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوحذیفہ نے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے حضرت سالم کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا اور اپنی بھتیجی یعنی ہند بنت ولید بن عقبہ سے ان کا نکاح کر دیا تھا، جبکہ سالم ایک انصاری عورت کے آزاد کردہ غلام تھے چنانچہ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے بھی تو حضرت زید کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا رکھا تھا۔ عہد جاہلیت میں یہ رواج

3999- راجع الحدیث:18

4000- انظر الحدیث:5088

وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ، حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى :(ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ) (الأحزاب : 5). فَجَاءَتْ سَهْلَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" فَذَكَرَ الحَدِيثَ

تھا کہ جب کوئی کسی کو متبنیٰ بنا لیتا تو وہ اس کے مال میں سے میراث پاتا تھا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ترجمہ کنزالایمان: انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو (پارہ ۲۱، الاحزاب ۵) پس حضرت سہلہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

4001 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ المُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي، وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ، يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ، حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَقُولِي هَكَذَا وَقُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِينَ»

خالد بن ذکوان کا بیان ہے کہ مجھ سے رُبیع بنت معوذ نے فرمایا، کہ شب زفاف کے بعد میرے غریب خانے پر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح رونق افروز ہوئے جیسے آپ بیٹھے ہیں۔ اس وقت کچھ لڑکیاں دف بنا کر جنگ بدر میں مارے جانے والے اپنے بڑوں کی شان میں قصیدہ گا رہی تھیں۔ آخر کار ایک لڑکی نے کہا کہ ہم میں ایسا نبی تشریف فرما ہے جو کل کی بات جانتا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ نہ کہو بلکہ وہی کہے جاؤ جو تم پہلے کہہ رہی تھیں۔

4002 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ رازی نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی، انہیں معمر بن راشد نے، انہیں زہری نے۔

4002م- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: «لاَ تَدْخُلُ المَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلاَ صُورَةٌ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ نے فرمایا: رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تصویروں سے یہاں جاندار کی تصویریں مراد ہیں۔

4001- انظر الحدیث:5147، سنن ابوداؤد:4922، سنن ترمذی:897

4002م- راجع الحدیث:3225

يُرِيدُ التَّمَاثِيلَ الَّتِي فِيهَا الْأَرْوَاحُ

4003 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، ح

4003م- وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا فِي بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِي، فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ، فَنَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي، فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ، وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، حَتَّى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ، فَإِذَا أَنَا بِشَارِفَيَّ قَدْ أُجِبَّتْ أَسْنِمَتُهَا، وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا، وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ الْمَنْظَرَ، قُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ قَالُوا فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ، فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، عِنْدَهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابُهُ، فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا:

[البحر الوافر]

أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ،

فَوَثَبَ حَمْزَةُ إِلَى السَّيْفِ، فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا، قَالَ عَلِيٌّ:

ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انہیں یونس بن یزید نے خبر دی۔

حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت سے میرے حصے میں ایک اونٹنی آئی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ ﷺ نے مالِ فے کے اپنے خمس میں سے اسی دن عطا فرمائی تھی۔ اس وقت میں نے ارادہ کرلیا کہ نبی کریم ﷺ کی شہزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کا انتظار کروں۔ پس میں نے اپنے ساتھ بنی قینقاع کے ایک سنار کو تیار کیا تا کہ ہم دونوں جا کر اونٹنیوں پر اذخر گھاس لائیں۔ میری نیت یہ تھی کہ اسے فروخت کر کے نکاح کے ولیمہ کا انتظام کیا جائے۔ پس اس خیال سے میں پالان، رسیاں اور تھیلے وغیرہ فراہم کر رہا تھا اور اونٹنیاں میں نے ایک انصاری کے مکان کے سامنے بٹھا دی تھیں۔ جب سامان لے کر میں اونٹنیوں کے پاس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کسی نے ان کے کوہان کاٹ رکھے ہیں اور پیٹ چاک کر کے کلیجیاں نکال لی ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ میں نے پوچھا کہ یہ حرکت کس نے کی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت حمزہ کی کارگزاری ہے جو بعض انصار کے ساتھ اس گھر میں بیٹھے شراب پی رہے ہیں، ایک لونڈی ان کے پاس گا رہی ہے اور دوستوں کا مجمع لگا ہوا ہے۔ بات یہ ہوئی کہ لونڈی نے گاتے ہوئے کہا تھا کہ اے حمزہ! ان موٹی اونٹنیوں کو کاٹ لو۔ چنانچہ حضرت حمزہ تلوار لے کر اٹھے، اونٹنیوں کے کوہان کاٹے اور پیٹ چاک کر کے کلیجیاں

4003- راجع الحدیث: 2089

فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، وَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَقِيتُ، فَقَالَ: «مَا لَكَ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ، عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتَيَّ، فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا، وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَى، ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي، وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، حَتَّى جَاءَ البَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ، فَأُذِنَ لَهُ، فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ، فَإِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ، مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ، فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتِهِ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ: وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي، فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقِبَيْهِ القَهْقَرَى فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ

نکال لیں۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ بھی موجود تھے۔ نبی کریم ﷺ مجھے دیکھتے ہی میری بات سمجھ گئے اور فرمایا: تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! آج جیسا غمناک دن مجھ پر پہلے کبھی نہیں آیا۔ حضرت حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم ڈھایا کہ ان کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کے پیٹ چاک کر کے کلیجیاں نکال لی ہیں۔ وہ اس وقت ایک گھر میں بیٹھے ہوئے شراب پی رہے ہیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے اپنی چادر مبارک منگوائی، اسے اوپر ڈال کر روانہ ہوئے۔ میں اور حضرت زید بن حارثہ بھی آپ کے پیچھے چل دیئے، یہاں تک کہ اس گھر تک پہنچ گئے جس میں حضرت حمزہ تھے آپ نے اجازت طلب فرمائی۔ اجازت ملنے پر نبی کریم ﷺ مکان کے اندر داخل ہوئے اور اس حرکت پر حضرت حمزہ کو ملامت کی اور فرمایا کہ یہ تم نے کیا کیا؟ لیکن حضرت حمزہ شراب کے نشہ میں چور تھے اور ان کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ حضرت حمزہ نے نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھا، پھر آپ کے کندھوں تک نظر اٹھائی، پھر پُرنور چہرے کو دیکھ کر کہنے لگے: اچھا، تم لوگ میرے والدِ ماجد کے غلام ہو۔ نبی کریم ﷺ نے ملاحظہ فرمالیا کہ اس وقت یہ ہوش میں نہیں ہیں تو رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ واپس آ گئے۔

4004- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: أَنْفَذَهُ لَنَا ابْنُ الأَصْبَهَانِيِّ، سَمِعَهُ مِنَ ابْنِ مَعْقِلٍ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَبَّرَ عَلَى

حضرت ابنِ معقل کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تکبیریں کہیں کیونکہ یہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے

سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَقَالَ: «إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا»

4005 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يُحَدِّثُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ، قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، قَالَ: سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ، فَقَالَ: قَدْ بَدَا لِي أَنْ لاَ أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا، قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ «خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ» فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ، إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا، فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا

تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر کی صاحبزادی حضرت حفصہ بیوہ ہوگئیں، جو حضرت خنیس بن حذافہ سہمی کے نکاح میں تھیں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اور بدری صحابی تھے اور مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوگیا تھا۔ پس حضرت عمر نے حضرت عثمان سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنی صاحبزادی حفصہ کا آپ سے نکاح کردوں؟ حضرت عثمان نے جواب دیا کہ میں اس کے متعلق غور کروں گا۔ یہ کئی دن تک انتظار کرتے رہے لیکن آخر کار انہوں نے یہ جواب دیا کہ ابھی میرا نکاح کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔ پھر حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے ملاقات کی اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنی صاحبزادی حفصہ کا نکاح آپ سے کردوں؟ پس حضرت ابوبکر نے سکوت فرمایا اور مجھے کوئی اطمینان بخش جواب نہ دیا۔ ان کے طرزِ عمل کا مجھے حضرت عثمان کے جواب سے بھی زیادہ رنج ہوا۔ کئی دن گزر گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے حفصہ کا پیغام بھیجا۔ پس میں نے اس کا آپ کو نکاح دے دیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا: شاید آپ کو یہ بات ناروا گزری ہوگی جب آپ نے حفصہ کا میرے ساتھ نکاح کرنا چاہا اور میں نے آپ کے حسبِ منشاء جواب نہیں دیا تھا؟ میں نے کہا، ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس لیے تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں یہ بات تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے لیے اس کے متعلق مجھ سے مشورہ فرمایا تھا۔ پس

4005- انظر الحدیث: 5145,5129,5122 'سنن نسائی: 3259,3248

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز افشاء نہیں کرسکتا تھا۔ ہاں اگر حضور یہ ارادہ ترک فرما دیتے تو پھر اسے میں قبول کرلیتا۔

4006 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ البَدْرِيَّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ«

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی جو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔

4007 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ العَزِيزِ فِي إِمَارَتِهِ: أَخَّرَ المُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ العَصْرَ، وَهُوَ أَمِيرُ الكُوفَةِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الأَنْصَارِيُّ، جَدُّ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ، شَهِدَ بَدْرًا، فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمْتَ: نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: »هَكَذَا أُمِرْتُ« كَذَلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ

حضرت عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دورِ امارت میں مغیرہ بن شعبہ نے نمازِ عصر میں تاخیر کردی۔ جو امیر کوفہ تھے جب ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری آئے جو زید بن حسن بن علی کے نانا اور بدری صحابی تھے، تو انہوں نے فرمایا: آپ کو علم ہے کہ حضرت جبرئیل نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچوں نمازیں پڑھائی تھیں اور بتایا تھا کہ اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ بشیر بن ابو مسعود اپنے والد سے اس حدیث کو اسی طرح روایت کرتے تھے۔

4008 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ البَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »الآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ البَقَرَةِ، مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ« . قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُهُ

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۂ البقرہ کی آخری دو آیتیں جو رات میں پڑھ لے تو اسے کفایت کریں گی۔ عبدالرحمٰن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو مسعود کی زیارت کی جب وہ بیت اللہ کا طواف کررہے تھے اور اس کے بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے اسی طرح مجھ سے حدیث

4006- راجع الحدیث: 55

4007- راجع الحدیث: 521

4008- انظر الحدیث: 5051,5040,5009,5008 صحیح مسلم: 1877,1875 سنن ابو داؤد: 1397 سنن ترمذی: 2881 سنن ابن ماجہ: 1369,1368

فَحَدَّثَنِيهِ

4009 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، «أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الأَنْصَارِ، أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ».

بیان کی۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، محمود بن الربیع نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے اور انصار میں سے غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے اور یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

4010 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: ابْنُ شِهَابٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ الحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ، عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَصَدَّقَهُ

احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب نے حسین بن محمد سے جو نبی سالم کے شرفا سے تھے، اس حدیث کے متعلق پوچھا جو محمود بن الربیع نے عتبان بن مالک سے روایت کی ہے تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

4011 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، وَكَانَ مِنْ أَكْبَرِ بَنِي عَدِيٍّ، وَكَانَ أَبُوهُ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ عُمَرَ «اسْتَعْمَلَ قُدَامَةَ بْنَ مَظْعُونٍ عَلَى البَحْرَيْنِ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا، وَهُوَ خَالُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ»

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کا بیان ہے جو بنی عدی کے سردار تھے اور جن کے والدِ ماجد غزوۂ بدر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحرین کا گورنر مقرر فرمایا تھا اور یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ یہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت حفصہ کے ماموں ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

4012,4013 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، أَنَّ عَمَّيْهِ، وَكَانَا شَهِدَا بَدْرًا، أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَهَى عَنْ كِرَاءِ المَزَارِعِ قُلْتُ لِسَالِمٍ:

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ ان کے دونوں چچا جو غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے انہوں نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قابلِ کاشت زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ میں (زہری) نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے کہا کہ آپ تو کرائے پر

4009- راجع الحدیث:424

4010- راجع الحدیث:424

4012,4013- راجع الحدیث:2339

فَتُكْرِيهَا أَنْتَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِنَّ رَافِعًا أَكْثَرَ عَلَى نَفْسِهِ»

دیتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں۔ بات یہ ہے کہ رافع نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے۔

4014 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادِ بْنِ الهَادِ اللَّيْثِيَّ قَالَ: «رَأَيْتُ رِفَاعَةَ بْنَ رَافِعٍ الأَنْصَارِيَّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا»

آدم، شعبہ، حصین بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن شداد بن الہاد لیثی فرماتے ہیں کہ حضرت رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

4015 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَيُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ المِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ، وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الجَرَّاحِ إِلَى البَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ البَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ العَلاَءَ بْنَ الحَضْرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ البَحْرَيْنِ، فَسَمِعَتِ الأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ، فَوَافَوْا صَلاَةَ الفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ، ثُمَّ قَالَ: «أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ» قَالُوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللَّهِ مَا الفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنِّي أَخْشَى أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا، وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ»

حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں حضرت مسور بن مخرمہ نے بتایا کہ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی عامر بن لوی کے حلیف اور غزوۂ بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے تھے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کو جزیہ لانے کے لیے بحرین روانہ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلِ بحرین کے درمیان صلح ہو چکی تھی اور آپ نے حضرت علا بن الحضرمی کو ان پر حاکم مقرر فرما دیا تھا۔ پس حضرت ابوعبیدہ مال لے کر بحرین سے واپس آ گئے جب انصار نے حضرت ابوعبیدہ کی واپسی کے بارے میں سنا تو نمازِ فجر میں سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب وہ آپ کے سامنے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھ کر تبسم فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا: میرا خیال ہے، تم نے یہ سنا ہوگا کہ ابوعبیدہ کچھ لے کر آئے ہیں؟ عرض کی، جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ارشاد فرمایا: خوش ہو جاؤ اور خوشی کی امید رکھو۔ خدا کی قسم، مجھے تمہارے غریب ہو جانے کا ذرا بھی خوف نہیں ہے، ہاں اندیشہ تو اس بات کا ہے کہ تم اتنے خوشحال نہ ہو جاؤ جتنے تم سے پہلے لوگ خوشحال ہو گئے تھے اور پھر تم بھی ایک دوسرے سے اسی طرح جلنے لگو جیسے وہ جلتے

4015- راجع الحدیث: 3158

تھے اور دنیا کا مال کہیں تمہیں بھی اسی طرح ہلاک نہ کر دے جیسے ان لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔

4016- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَقْتُلُ الحَيَّاتِ كُلَّهَا،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر قسم کے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے۔

4017- حَتَّى حَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ البَدْرِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ البُيُوتِ، فَأَمْسَكَ عَنْهَا«

حتیٰ کہ حضرت ابولبابہ بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے گھروں میں رہنے والے سفید سانپوں کے مارنے سے ممانعت فرمائی ہے، تو یہ ان سانپوں کو مارنے سے رک گئے۔

4018 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رِجَالًا مِنَ الأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ائْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ قَالَ: »وَاللَّهِ لاَ تَذَرُونَ مِنْهُ دِرْهَمًا«

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار کے کتنے ہی لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور پھر عرض کی کہ ہمیں اجازت عنایت فرمایئے کہ اپنے بھانجے، عباس کا فدیہ معاف کر دیں۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم، ایسا نہ کرو بلکہ ان کی طرف ایک درہم بھی نہ چھوڑنا۔

4019- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنِ المِقْدَادِ بْنِ الأَسْوَدِ، ح حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الجُنْدَعِيُّ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الخِيَارِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ المِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الكِنْدِيَّ، وَكَانَ حَلِيفًا لِبَنِي زُهْرَةَ، وَكَانَ

ابوعاصم، جُریج، زہری، عطا بن یزید، عبید اللہ بن عدی، حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں عبید اللہ بن عدی خیار کا بیان ہے کہ حضرت مقداد بن عمرو الکندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی زہرہ کے حلیف اور غزوۂ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شامل تھے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ حضور مجھے بتایئے: اگر کسی کافر سے میری جنگ ہو اور خوب جم کر

4016- راجع الحديث: 3310,3297

4017- راجع الحديث: 3310

4018- راجع الحديث: 2537

4019- انظر الحديث: 6865، صحیح مسلم: 272,271,270، سنن ابو داؤد: 2644

مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا، فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلَّهِ، أَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا تَقْتُلْهُ« فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى يَدَيَّ، ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا تَقْتُلْهُ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ«

مقابلہ ہو، حتیٰ کہ وہ تلوار کی ضرب سے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے اور پھر کسی درخت کی پناہ لے کر کہنے لگے کہ میں تو خدا کے لیے مسلمان ہو گیا ہوں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب اس نے یہ بات کہہ دی تو کیا ان حالات میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے میرا ایک ہاتھ جو کاٹ دیا ہے اور جو بات اس نے کہی وہ تو ہاتھ کاٹنے کے بعد کہی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب تم اسے قتل نہ کرو کیونکہ تم نے اگر اب اسے قتل کر دیا تو وہ تمہارے اس مقام پر ہو گا جو اس کو قتل کرنے سے پہلے تمہارا تھا اور تم اس کے اس مقام پر ہو گے جو اس کلمہ کے کہنے سے پہلے اس کا تھا۔

4020 - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: »مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ« فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ، فَقَالَ: آنْتَ أَبَا جَهْلٍ؟ قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ سُلَيْمَانُ: هَكَذَا قَالَهَا أَنَسٌ، قَالَ "أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ؟ قَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ" قَالَ سُلَيْمَانُ: أَوْ قَالَ: »قَتَلَهُ قَوْمُهُ« قَالَ: وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ: »قَالَ أَبُو جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِي«

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے دن فرمایا: کون ہے جو یہ دیکھے کہ ابوجہل کا کیا ہوا؟ پس حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے اور دیکھا کہ حضرت عفراءؓ کے صاحبزادوں کی ضربوں سے ادھ موا ہے۔ انہوں نے فرمایا: تو ہی ابوجہل ہے؟ ابن علیہ اور سلیمان کہتے ہیں کہ حضرت انس نے بتایا کہ یہ کہا تھا: کیا تو ہی ابوجہل ہے؟ اس نے جواب دیا: کیا مجھ سے بڑا کوئی ہے جس کو تم نے قتل کیا ہو؟ سلیمان کہتے ہیں کہ یا اس نے یہ کہا: جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو ابومجلز کا بیان ہے کہ ابوجہل نے مرتے وقت کہا: کاش! مجھے کسان کے علاوہ کوئی اور مجھے قتل کرتا۔

4021- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا

4020- راجع الحدیث: 4638-

4021- راجع الحدیث: 4021,3462

عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، " لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الأَنْصَارِ، فَلَقِينَا مِنْهُمْ رَجُلاَنِ صَالِحَانِ شَهِدَا بَدْرًا " فَحَدَّثْتُ بِهِ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: »هُمَا عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ«

جب نبی کریم کا وصال ہوگیا تو میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ مجھے ہمارے انصاری بھائیوں کے پاس لے چلیے پس ہمیں راستے میں دو انصاری ملے جو نیک صالحین تھے اور دونوں غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے۔ جب یہ حدیث میں (عبیداللہ بن عبداللہ) نے حضرت عروہ بن زبیر سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ وہ دونوں حضرت عویم بن ساعدہ اور حضرت معن بن عدی تھے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

4022 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، كَانَ عَطَاءُ البَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلاَفٍ، خَمْسَةَ آلاَفٍ وَقَالَ عُمَرُ: »لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ«

قیس کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بدری صحابہ کا پانچ پانچ ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں غزوۂ بدر میں شامل ہونے والے حضرات کو دوسرے صحابہ پر ترجیح دیتا ہوں۔

4023 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَقْرَأُ فِي المَغْرِبِ بِالطُّورِ، وَذَلِكَ أَوَّلَ مَا وَقَرَ الإِيمَانُ فِي قَلْبِي«

محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نمازِ مغرب میں سورۂ الطور تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ یہ پہلی بار ہوا کہ ایمان میرے دل میں بس گیا۔

4024 - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فِي أُسَارَى بَدْرٍ: »لَوْ كَانَ المُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا، ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلاَءِ النَّتْنَى، لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ«

حضرت جُبیر ابن مطعم کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی آج زندہ ہوتے اور وہ ان قیدیوں کی مجھ سے سفارش کرتے تو میں انہیں چھوڑ دیتا۔

4024م- وَقَالَ اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ: وَقَعَتِ الفِتْنَةُ الأُولَى -

سعید بن مُسیب سے مروی ہے کہ جب پہلا فتنہ ظاہر ہوا یعنی حضرت عثمان شہید کیے گئے تو شاملین بدر

4023- راجع الحديث: 765

4024- راجع الحديث: 3962

4024م- راجع الحديث: 3139

يَعْنِي مَقْتَلَ عُثْمَانَ - فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ وَقَعَتِ الفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ، - يَعْنِي الحَرَّةَ - فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ الحُدَيْبِيَةِ أَحَدًا، ثُمَّ وَقَعَتِ الثَّالِثَةُ، فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاخٌ"

میں سے کوئی ایک صاحب بھی موجود نہ تھے۔ پھر دوسرا فتنہ حرّہ کا ہوا، تو اس وقت حدیبیہ والوں میں سے کوئی نہ تھا اور جب تیسرا فتنہ ہوا تو وہ اس وقت تک ٹھیل نہ سکا جب تک فہم وفراست والے حضرات موجود رہے۔

4025 - حَدَّثَنَا الحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الحَدِيثِ، قَالَتْ: فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ، فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا، فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ: »بِئْسَ مَا قُلْتِ، تَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا « فَذَكَرَ حَدِيثَ الإِفْكِ

زہری فرماتے ہیں کہ میں نے عُروہ بن زبیر، سعید بن مسیّب، علقمہ بن وقاص اور عُبید اللہ بن عبداللہ سے سُنا کہ چاروں حضرات نے نبی کریم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ سے متعلقہ حدیث کا ایک حصّہ بیان کیا کہ حضرت صدیقہ نے فرمایا: میں اور امِ مسطح رفع حاجت کے لیے نکلیں تو والدہ مسطح کا پاؤں چادر میں الجھا اور وہ گر پڑیں، تو انہوں نے اپنے بیٹے مسطح کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا: آپ بدری صحابی کو برا کر رہی ہیں؟ پھر انہوں نے تہمت کا پورا واقعہ بیان کیا۔

4026 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: هَذِهِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الحَدِيثَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُلْقِيهِمْ »هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا؟«

ابن شہاب نے کہا کہ یہ ہیں رسول اللہ ﷺ کے غزوات اور پھر غزوۂ بدر کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ بدر کے مقتولین سے خطاب کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے وہ پالیا جس کا تمہارے رب نے وعدہ فرمایا تھا؟

4026م- قَالَ مُوسَى: قَالَ نَافِعٌ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تُنَادِي نَاسًا أَمْوَاتًا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا قُلْتُ مِنْهُمْ «

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ آپ کے صحابہ میں سے کئی حضرات نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مُردوں سے کلام فرما رہے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔

4025- راجع الحدیث: 2637،2593

4026م- راجع الحدیث: 1370

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «فَجَمِيعُ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ قُرَيْشٍ مِمَّنْ ضُرِبَ لَهُ بِسَهْمِهِ أَحَدٌ وَثَمَانُونَ رَجُلًا» ، وَكَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: قَالَ الزُّبَيْرُ: «قُسِمَتْ سُهْمَانُهُمْ، فَكَانُوا مِائَةً، وَاللَّهُ أَعْلَمُ»

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قریش میں سے جو حضرات غزوۂ بدر میں شامل ہوئے اور جنہیں مالِ غنیمت سے حصّہ مِلا ان کی تعداد (۸۱) اکیاسی ہے اور حضرت عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت زبیر نے فرمایا: ان کے حصّے میں نے تقسیم کئے اور وہ حضرات سو تھے۔ اور اللہ بہتر جانتا ہے۔

4027 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: «ضُرِبَتْ يَوْمَ بَدْرٍ لِلْمُهَاجِرِينَ بِمِائَةِ سَهْمٍ»

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر، ہشام بن عروہ، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت سے مہاجرین حضرات کو سو حصّے عطا فرمائے گئے تھے۔

13- بَابُ تَسْمِيَةِ مَنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ

شرکائے بدر کے اسمائے گرامی

فِي الجَامِعِ الَّذِي وَضَعَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَى حُرُوفِ المُعْجَمِ النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الهَاشِمِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِيَاسُ بْنُ البُكَيْرِ، بِلاَلُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ القُرَشِيِّ، حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ الهَاشِمِيُّ، حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ، حَلِيفٌ لِقُرَيْشٍ، أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ القُرَشِيُّ، حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيُّ، قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ، وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ، كَانَ فِي النَّظَّارَةِ، خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الأَنْصَارِيُّ، خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ، رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الأَنْصَارِيُّ، رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ المُنْذِرِ أَبُو لُبَابَةَ الأَنْصَارِيُّ، الزُّبَيْرُ بْنُ العَوَّامِ القُرَشِيُّ، زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الأَنْصَارِيُّ، أَبُو زَيْدٍ الأَنْصَارِيُّ، سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ، سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ القُرَشِيُّ، سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ القُرَشِيُّ، سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ

جن کو امام بخاری نے بطریقِ تہجی ترتیب دیا ہے: (۱) النبی محمد مصطفیٰ بن عبداللہ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم (۲) ایاس بکیر (۳) بلال بن رباح مولیٰ ابوبکر قرشی (۴) حمزہ بن عبدالمطلب ہاشمی (۵) حاطب بن ابو بلتعہ حلیفِ قریش (۶) ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی (۷) حارثہ بن ربیع انصاری۔ ان کا نام حارثہ بن سراقہ بھی ہے۔ یہ بدر کے دن شہید ہو گئے۔ حالانکہ کم سن تھے اور صرف جنگ کا حال دیکھنے گئے تھے (۸) خبیب بن عدی انصاری (۹) خنیس بن حدافہ بن سہمی (۱۰) رفاعہ بن عبدالمنذر ابولبابہ انصاری (۱۲) زبیر بن العوام قرشی (۱۳) زید بن سہل ابوطلحہ ناصاری (۱۴) ابو زید انصاری (۱۵) سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص (۱۶) سعد بن خولہ قرشی (۱۷) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی (۱۸) سہل بن حنیف انصاری (۱۹) ظہیر بن رافع انصاری (۲۰) ان کے بھائی (مظہر) (۲۱)

الأَنْصَارِيُّ، ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الأَنْصَارِيُّ، وَأَخُوهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ، أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ القُرَشِيُّ، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الهُذَلِيُّ، عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الهُذَلِيُّ، عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ، عُبَيْدَةُ بْنُ الحَارِثِ القُرَشِيُّ، عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الأَنْصَارِيُّ، عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ العَدَوِيُّ، عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ القُرَشِيُّ، خَلَّفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ، وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الهَاشِمِيُّ، عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ، حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الأَنْصَارِيُّ، عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ العَنَزِيُّ، عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيُّ، عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الأَنْصَارِيُّ، عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الأَنْصَارِيُّ، قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ، قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الأَنْصَارِيُّ، مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الجَمُوحِ، مُعَوِّذُ ابْنُ عَفْرَاءَ وَأَخُوهُ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أُسَيْدٍ الأَنْصَارِيُّ، مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيُّ، مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الأَنْصَارِيُّ، مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ المُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الكِنْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ، هِلاَلُ بْنُ أُمَيَّةَ الأَنْصَارِيُّ«

عبداللہ بن عثمان ابوبکر صدیق قرشی (۲۲) عبداللہ بن مسعود ہذلی (۲۳) عتبہ بن مسعود ہذلی (۲۴) عبدالرحمٰن بن عوف زہری (۲۵) عبیدہ بن الحارث قرشی (۲۶) عبادہ بن صامت انصاری (۲۷) عمر بن خطاب عدوی (۲۸) عثمان بن عفان قرشی۔ انہیں نبی کریم ﷺ اپنی صاحبزادی کی علالت کے باعث چھوڑ گئے تھے لیکن مالِ غنیمت سے انہیں حصہ مرحمت فرمایا تھا۔ (۲۹) علی بن ابوطالب ہاشمی (۳۰) عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لوی (۳۱) عقبہ بن عمرو انصاری (۳۲) عامر بن ربیعہ عنزی (۳۳) عاصم بن ثابت انصاری (۳۴) غویم بن ساعدہ انصاری (۳۵) عبان بن مالک انصاری (۳۶) قدامہ بن مظعون (۳۷) قتادہ بن نعمان انصاری (۳۸) معاذ بن عمرو بن الجموع (۳۹) معوذ بن عفرا (۴۰) معوذ کے بھائی عوف یا معاذ (۴۱) مالک بن ربیعہ ابو اسید انصاری (۴۲) مرارہ بن ربیع انصاری (۴۳) معن بن عدی انصاری (۴۴) مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبدمناف (۴۵) مقداد بن عمرو الکندی حلیف بنی زہرہ (۴۶) ہلال بن ابوامیہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

14-بَابُ حَدِيثِ بَنِي النَّضِيرِ

وَمَخْرَجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فِي دِيَةِ الرَّجُلَيْنِ، وَمَا أَرَادُوا مِنَ الغَدْرِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: عَنْ عُرْوَةَ: »كَانَتْ عَلَى رَأْسِ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مِنْ وَقْعَةِ بَدْرٍ، قَبْلَ أُحُدٍ« وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ

بنی نضیر کا بیان

یعنی رسول اللہ ﷺ کا دو آدمیوں کی دیت کے معاملے میں ان کے پاس تشریف لے جانا اور ان کا رسول اللہ ﷺ سے دھوکا بازی کرنا۔

زہری نے حضرت عروہ سے روایت کی ہے کہ یہ واقعہ غزوہ بدر کے چھ ماہ بعد اور غزوہ اُحد سے پہلے کا ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ

الكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا} [الحشر: 2] وَجَعَلَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ بَعْدَ بِئْرِ مَعُونَةَ، وَأُحُدٍ

کنز الایمان: وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو ان کے گھروں سے نکالا ان کے پہلے حشر کے لئے (پارہ ۲۸، الحشر ۲) ابن اسحاق نے بھی واقعہ بئر معونہ اور غزوۂ احد کا ذکر اس کے بعد کیا ہے۔

4028- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " حَارَبَتِ النَّضِيرُ، وَقُرَيْظَةُ، فَأَجْلَى بَنِي النَّضِيرِ، وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ، حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ، فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ، وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلاَدَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ المُسْلِمِينَ، إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا، وَأَجْلَى يَهُودَ المَدِينَةِ كُلَّهُمْ: بَنِي قَيْنُقَاعَ، وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلاَمٍ، وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ، وَكُلَّ يَهُودِ المَدِينَةِ "

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی نضیر اور بنی قریظہ نے جنگ کی تو بنی نضیر کو جلا وطن کر دیا گیا اور بنی قریظہ پر احسان کر کے انہیں رہنے دیا گیا۔ جب انہوں نے دوبارہ جنگ کی تو ان کے مردوں کو قتل کر دیا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو اور اموال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ سوائے ان لوگوں کے جو نبی کریم ﷺ سے مل گئے یعنی ایمان لا کر مسلمان ہو گئے۔ چنانچہ مدینہ منورہ کے سارے یہودی یعنی بنی قینقاع جو حضرت عبداللہ بن سلام کے ہم قوم تھے، بنی حارثہ کے یہود اور مدینہ طیبہ کے دوسرے تمام یہودی جلاوطن کر دیے گئے۔

4029- حَدَّثَنِي الحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: سُورَةُ الحَشْرِ، قَالَ: «قُلْ سُورَةُ النَّضِيرِ» تَابَعَهُ هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ

سعید المسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے سورۃ الحشر کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے سورۃ النضیر کہو، ہشیم نے بھی ابوبشر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

4030- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلاَتِ، حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ، وَالنَّضِيرَ، فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ»

سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بعض لوگوں نے کھجور کے بعض درخت نبی کریم ﷺ کے لیے خاص کر رکھے تھے، حتیٰ کہ جب بنی قریظہ اور بنی نضیر پر فتح پائی تو وہ درخت واپس لوٹا دیئے گئے۔

4028- صحیح مسلم: 4567، سنن ابو داؤد: 3005

4029- انظر الحدیث: 4645

4030- راجع الحدیث: 3630,3128

4031 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «حَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ، وَهِيَ البُوَيْرَةُ» فَنَزَلَتْ: {مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ} [الحشر: 5]

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے کھجور کے کچھ درخت جلوا دیئے اور کچھ کٹوا دیئے تھے جو بویرہ میں تھے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ کنز الایمان: جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا (پارہ ۲۸، الحشر ۵)

4032 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ، أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ " قَالَ: وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ:

[البحر الوافر]

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ ... حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

قَالَ: فَأَجَابَهُ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الحَارِثِ

[البحر الوافر]

أَدَامَ اللَّهُ ذَلِكَ مِنْ صَنِيعٍ ... وَحَرَّقَ فِي نَوَاحِيهَا السَّعِيرُ

سَتَعْلَمُ أَيُّنَا مِنْهَا بِنُزْهٍ ... وَتَعْلَمُ أَيَّ أَرْضَيْنَا تَضِيرُ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت جلوا دیئے تھے۔ اس پر حضرت حسان بن ثابت نے کہا ہے:

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ..... حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

راوی کا بیان ہے کہ ابوسفیان بن حارث نے جواب دیتے ہوئے کہا تھا:

أَدَامَ اللَّهُ ذَلِكَ مِنْ صَنِيعٍ..... وَحَرَّقَ فِي نَوَاحِيهَا السَّعِيرُ

سَتَعْلَمُ أَيُّنَا مِنْهَا بِنُزْهٍ..... وَتَعْلَمُ أَيَّ أَرْضَيْنَا تَضِيرُ

4033 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الحَدَثَانِ النَّصْرِيُّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَاهُ، إِذْ جَاءَهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا، فَقَالَ: هَلْ لَكَ

حضرت مالک بن اوس بن حدثان نصری کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے طلب فرمایا۔ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے دربان یرفا نے آکر بتایا کہ حضرت عثمان حضرت

4031- راجع الحدیث: 2326' صحیح مسلم: 4527' سنن ابو داؤد: 2615' سنن ترمذی: 3302,1552' سنن ابن ماجہ: 1844

4032- راجع الحدیث: 2326

4033- راجع الحدیث: 3094

فِي عُثْمَانَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَالزُّبَيْرِ، وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَأَدْخِلْهُمْ، فَلَبِثَ قَلِيلًا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ، وَعَلِيٍّ يَسْتَأْذِنَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا دَخَلاَ قَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا، وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الَّذِي أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ، فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ، وَعَبَّاسٌ، فَقَالَ الرَّهْطُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا، وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الآخَرِ، فَقَالَ عُمَرُ: اتَّئِدُوا أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ» يُرِيدُ بِذَلِكَ نَفْسَهُ؟ قَالُوا: قَدْ قَالَ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَبَّاسٍ، وَعَلِيٍّ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالاَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الأَمْرِ، إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: {وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلاَ رِكَابٍ} [الحشر: 6]- إِلَى قَوْلِهِ- {قَدِيرٌ} [الحشر: 6]، فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَاللَّهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ، وَلاَ اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَقَسَمَهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ هَذَا المَالُ مِنْهَا، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هَذَا المَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ، فَعَمِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ

عبدالرحمٰن، حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم اندر آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ آپ نے اجازت دے دی۔ پس وہ اندر آ گئے۔ ابھی کچھ ہی دیر ہی گزری تھی کہ دربان نے آ کر کہا کہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی آپ کے پاس بھیج دوں، وہ اندر آنا چاہتے ہیں۔ فرمایا، ہاں بھیج دو۔ جب وہ دونوں حضرات آ پہنچے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، اے امیر المومنین! میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرمایئے ہمارا تنازعہ بنی نضیر کے اس مال کے متعلق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے فئے کے طور پر عنایت فرمایا اور آپس میں ہماری تلخ کلامی بھی ہوئی ہے جو دوسرے حضرات بیٹھے تھے وہ کہنے لگے کہ اے امیر المومنین! ان دونوں کا فیصلہ فرما دیجئے تاکہ ان میں سے ہر ایک دوسرے سے مطمئن ہو جائے۔ حضرت عمر نے فرمایا: عجلت نہ کریں! میں آپ حضرات کو اس خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ یہ آپ نے اپنے بارے میں فرمایا تھا۔ سب نے کہا کہ واقعی آپ نے یہی فرمایا تھا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ یہ آپ نے اپنے بارے میں فرمایا تھا۔ سب نے کہا کہ واقعی آپ نے یہی فرمایا تھا۔ میں آپ دونوں حضرات کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی فرمایا تھا؟ دونوں نے جواب دیا: ہاں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اب میں آپ حضرات کے سامنے اس حقیقت کا اظہار کرتا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ، ثُمَّ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَبَضَهُ أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ، فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ، وَعَبَّاسٍ وَقَالَ: تَذْكُرَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهِ كَمَا تَقُولاَنِ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ: إِنَّهُ فِيهِ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ؛ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتُ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، فَقَبَضْتُهُ سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي أَعْمَلُ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ: أَنِّي فِيهِ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ؛ ثُمَّ جِئْتُمَانِي كِلاَكُمَا، وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ، فَجِئْتَنِي - يَعْنِي عَبَّاسًا - فَقُلْتُ لَكُمَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ» فَلَمَّا بَدَا لِي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا قُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا، عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ: لَتَعْمَلاَنِ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَمَا عَمِلْتُ فِيهِ مُنْذُ وَلِيتُ، وَإِلَّا فَلاَ تُكَلِّمَانِي، فَقُلْتُمَا ادْفَعْهُ إِلَيْنَا بِذَلِكَ، فَدَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا، أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ، فَوَاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ، لاَ أَقْضِي فِيهِ بِقَضَاءٍ غَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهُ فَادْفَعَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهُ.

ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مالِ فئے کے بارے میں خاص فرمایا تھا، جبکہ دوسروں کو یہ خصوصیت حاصل نہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے تو تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے نہ اونٹ۔۔۔تا۔۔اور اللہ سب کچھ کرسکتا ہے (پارہ ۲۸، الحشر ۶) یہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ پھر خدا کی قسم دوسروں کو اس پر کوئی اختیار نہیں دیا۔ ہاں انہوں نے اس مال کو اپنے لیے جمع نہیں کیا بلکہ عنایت فرماتے رہے اور آپ لوگوں کے درمیان تقسیم ہی کرتے رہے، حتیٰ کہ اس میں سے صرف یہی مال باقی بچا ہے۔ اس کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس مال سے اپنی ازواج مطہرات کو سال بھر کا خرچہ دیا کرتے تھے اور جو بچ جاتا اسے راہِ خدا میں خرچ کردیا کرتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری وقت تک یہی معمول رہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین ہوں۔ پس حضرت ابوبکر نے اس مال کو اپنے قبضے میں رکھا اور اسے اسی طرح خرچ کرتے تھے۔ پھر آپ نے حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ آپ حضرات اس کے متعلق ان کا شکوہ کرتے تھے اور حضرت ابوبکر کے بارے میں چہ میگوئیاں کرتے تھے، حالانکہ خدا گواہ ہے کہ اس کے متعلق وہ سچے، صالح اور سیدھی راہ پر تھے۔ حق کے تابع تھے۔ جب حضرت ابوبکر کا وصال ہوگیا تو اب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کا جانشین ہوں۔ پس اپنے دورِ خلافت میں دو سال تک اسے میں نے اپنے قبضے میں رکھا اور اس طرح اس مال

کو خرچ کیا جس طرح رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خرچ کیا کرتے تھے اور اللہ جانتا ہے کہ ایسا کرنے میں یقیناً میں سچا، نیکوکار، صحیح راہ پر اور حق کا پیروکار تھا۔ پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے اور آپ دونوں متفق تھے اور دونوں کا معاملہ ایک ہی تھا۔ اس کے بعد آپ میرے پاس آئے تو میں نے آپ سے کہا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ پھر میرا ارادہ ہوا کہ میں اس کا انتظام آپ دونوں حضرات کے حوالے کردوں اور اسی مقصد کے تحت آپ نے کہا تھا کہ میرا یہ ارادہ ہے کہ اس کا انتظام آپ حضرات کے سپرد اللہ کے پکے وعدے پر کردوں کہ اسے آپ اسی طرح خرچ کریں گے، جیسے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر خرچ کرتے رہے تھے اور میں نے اپنے عہدِ خلافت میں جس طرح خرچ کیا ورنہ میں نہیں دیتا۔ آپ دونوں حضرات نے کہا تھا کہ اسے ہمارے حوالے کردیجئے۔ تو میں نے آپ کے حوالے کردیا۔ اب کیا آپ مجھ سے اس کے خلاف کوئی فیصلہ چاہتے ہیں؟ قسم اس ذات کی جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، میں اس کی خلاف کوئی اور فیصلہ قیامت تک نہیں کروں گا۔ اگر آپ اس کے انتظام سے عاجز آگئے ہیں تو واپس لوٹا دیجئے کہ اس کا انتظام کرنے کے لیے میں کافی ہوں۔

4034- قَالَ: فَحَدَّثْتُ هَذَا الحَدِيثَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: صَدَقَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ: أَنَا سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَقُولُ: " أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

روایت ہے کہ میں نے یہ حدیث عروہ بن زبیر سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: مالک بن اوس نے سچ کہا ہے کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے

4034- انظر الحديث: 6730,6727، راجع الحديث: 3094

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، يَسْأَلْنَهُ ثُمُنَهُنَّ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَنَا أَرُدُّهُنَّ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: أَلاَ تَتَّقِينَ اللَّهَ، أَلَمْ تَعْلَمْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: «لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ - يُرِيدُ بِذَلِكَ نَفْسَهُ - إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا المَالِ» فَانْتَهَى أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَا أَخْبَرَتْهُنَّ، قَالَ: فَكَانَتْ هَذِهِ الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ، مَنَعَهَا عَلِيٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا، ثُمَّ كَانَ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، وَحَسَنِ بْنِ حَسَنٍ، كِلاَهُمَا كَانَا يَتَدَاوَلاَنِهَا، ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ، وَهِيَ صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا

سنا کہ ازواجِ مطہرات، نے مالِ فئے سے آٹھویں حصّے کا مطالبہ کرنے کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجنا چاہا تو میں نے انہیں ایسا کرنے سے روکا اور ان سے کہا کہ کیا آپ کو اللہ کا خوف نہیں اور کیا آپ کو یہ علم نہیں کہ نبی کریم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور اس سے آپ کی مراد اپنی ذات تھی اور محمد مصطفیٰ کی آل اسی مال سے کھاتی تھی۔ میرے یہ بتانے پر نبی کریم کی ازواجِ مطہرات اپنے ارادے سے رک گئیں۔ حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ یہ مال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قبضے میں رہا اور انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو قابض نہ ہونے دیا۔ پھر امام حسن کے قبضے میں آیا، پھر امام حسین رضی اللہ عنہ کے قبضے میں آیا، پھر علی ابن حسین اور حسن بن حسن رضی اللہ عنہما اس کا باری باری انتظام کرتے رہے اور پھر زید بن حسن رضی اللہ عنہ اس کے منتظم رہے۔ یہ حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ تھا۔

4035 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ، وَالعَبَّاسَ، أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا، أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ، وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ فدک کی زمین اور خیبر کے مال سے اپنی میراث کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا۔

4036 - فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا المَالِ» وَاللَّهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ بے شک آل محمد اسی مال سے کھائیں گے کیونکہ خدا کی

4035- راجع الحدیث: 3711،3092

4036- راجع الحدیث: 3093

إِلَىَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي

قسم مجھے رسول اللہ ﷺ کے رشتہ داروں سے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کی نسبت زیادہ پسند ہے۔

15- بَابُ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ

کعب بن اشرف کا قتل

4037 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ، فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ« . فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ: »نَعَمْ« . قَالَ: فَأْذَنْ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا، قَالَ: »قُلْ« . فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً، وَإِنَّهُ قَدْ عَنَّانَا وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ، قَالَ: وَأَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمَلُّنَّهُ، قَالَ: إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ، فَلاَ نُحِبُّ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ شَأْنُهُ، وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ - وحَدَّثَنَا عَمْرٌو غَيْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ يَذْكُرْ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ أَوْ: فَقُلْتُ لَهُ: فِيهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ؟ فَقَالَ: أُرَى فِيهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ - فَقَالَ: نَعَمِ، ارْهَنُونِي، قَالُوا: أَيَّ شَيْءٍ تُرِيدُ؟ قَالَ: ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ، قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ العَرَبِ، قَالَ: فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ، قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُكَ أَبْنَاءَنَا، فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ، فَيُقَالُ: رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ، هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا، وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ -

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی کعب بن اشرف کے بارے میں فرمایا کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی تھی۔ حضرت محمد بن مُسلمہ نے کھڑے ہوکر عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ اسے قتل کردیا جائے؟ فرمایا، ہاں۔ عرض کی کہ مجھے یہ اجازت فرمادیجئے کہ حسبِ ضرورت مناسب یا نامناسب بات کہہ سکوں؟ فرمایا، جو چاہو کہو۔ پس محمد بن مسلمہ نے اس کے پاس جاکر کہا کہ یہ شخص تو ہم کو بہت تنگ کرتا ہے۔ وہ ہم سے زکوٰۃ مانگتا ہے حالانکہ ہم خود تنگ دست ہیں۔ میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں کہ ہمیں قرض ہی دلوادیجئے۔ وہ کہنے لگا کہ یہ شخص ابھی تو تمہیں اور بھی تنگ کرے گا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس کے پیروکار تو بن گئے اب اچانک چھوڑ دینا مناسب نہیں لیکن موقع کی تلاش میں ہیں، دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ ہمیں ایک دو وسق کھجوریں قرض دے دیجئے۔ سفیان کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے کئی دفعہ ہم سے یہ حدیث بیان کی لیکن ایک دو وسق کھجوروں کا ذکر نہیں کیا۔ جب میں نے ان سے کہا کہ اس حدیث میں ایک دو وسق کھجوروں کا ذکر ہے تو کہنے

4037- راجع الحدیث:2510

قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي السِّلاَحَ - فَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ، فَجَاءَهُ لَيْلًا وَمَعَهُ أَبُو نَائِلَةَ، وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَدَعَاهُمْ إِلَى الحِصْنِ، فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: أَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةَ؟ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، وَأَخِي أَبُو نَائِلَةَ، وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو، قَالَتْ: أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ، قَالَ: إِنَّمَا هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعِي أَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ بِلَيْلٍ لَأَجَابَ، قَالَ: وَيُدْخِلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ - قِيلَ لِسُفْيَانَ: سَمَّاهُمْ عَمْرٌو؟ قَالَ: سَمَّى بَعْضَهُمْ - قَالَ عَمْرٌو: جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ، وَقَالَ: غَيْرُ عَمْرٍو: أَبُو عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ، وَالحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ عَمْرٌو: جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ، فَقَالَ: إِذَا مَا جَاءَ فَإِنِّي قَائِلٌ بِشَعَرِهِ فَأَشَمُّهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمُونِي اسْتَمْكَنْتُ مِنْ رَأْسِهِ، فَدُونَكُمْ فَاضْرِبُوهُ، وَقَالَ مَرَّةً: ثُمَّ أُشِمُّكُمْ، فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا وَهُوَ يَنْفَحُ مِنْهُ رِيحُ الطِّيبِ، فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ كَاليَوْمِ رِيحًا، أَيْ أَطْيَبَ، وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: قَالَ: عِنْدِي أَعْطَرُ نِسَاءِ العَرَبِ وَأَكْمَلُ العَرَبِ، قَالَ عَمْرٌو: فَقَالَ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشُمَّ رَأْسَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَشَمَّهُ ثُمَّ أَشَمَّ أَصْحَابَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَتَأْذَنُ لِي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ، قَالَ: دُونَكُمْ، فَقَتَلُوهُ، ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ

لگے کہ میرا گمان ہے اتنی کھجوروں کا ذکر بھی ہے۔ پس کعب نے کہا کہ کچھ رہن رکھو۔ انہوں نے کہا، آپ کیا چیز چاہتے ہیں؟ جواب دیا کہ اپنی عورتیں گروی رکھ دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم آپ کے پاس عورتیں کس طرح گروی رکھیں حالانکہ سارے عرب میں خوبصورت ترین آپ لوگ ہیں۔ اس نے کہا تو اپنے بیٹے گروی رکھ دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اپنے بیٹے کس طرح گروی رکھیں، ایسا کرنے سے ہر کوئی گالی دے سکتا ہے کہ تم ایک دو وسق کھجوروں کے بدلے گروی رکھے گئے تھے، لہٰذا ایسا کرنے سے تو ہمیں شرم آئے گی، ہاں ہم اپنے ہتھیار گروی رکھ سکتے ہیں۔ سفیان نے لامۃ کا مطلب السلاح بتایا ہے۔ پس انہوں نے دوبارہ آنے کا وعدہ کیا۔ پھر یہ رات کے وقت گئے اور ان کے ساتھ کعب کا رضاعی بھائی ابونائلہ بھی تھا۔ اس نے انہیں قلعہ میں بلا لیا اور ان کے پاس نیچے آنے لگا۔ اس کی بیوی کہنے لگی کہ اس وقت آپ کہاں جاتے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ محمد بن مسلمہ اور اپنے بھائی ابونائلہ سے ملنے۔ عمرو بن دینار کے سوا دوسرے حضرات نے کہا کہ عورت نے یہ بھی کہا کہ اس آواز سے تو خون ٹپک رہا ہے۔ کہنے لگا کہ محمد بن مسلمہ گویا میرا حقیقی اور ابونائلہ رضاعی بھائی ہے اور شریف آدمی کو رات کے وقت اگر نیزہ مارنے کے لیے بھی بلایا جائے تو اسے جانا چاہیے۔ محمد بن مسلمہ کے ساتھ دو شخص بھی تھے۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ عمرو بن دینار نے ان کے نام بتائے؟ کہا، کسی کا نام لیا تو تھا لیکن یہی فرمایا کہ ان کے ساتھ دو اور شخص بھی تھے۔ دوسرے حضرات نے ان کے نام: (۱) ابوعبس بن جبر (۲) حارث بن اوس (۳) عباد بن بشر ان کے نام بتائے

ہیں۔ عمرو کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دونوں ساتھیوں سے کہا کہ میں اس کے بال پکڑ کر سونگھوں گا۔ جب آپ دیکھیں کہ میں نے اسے سر کے بالوں سے پوری طرح اپنی گرفت میں لے لیا ہے تو تم اس کا کام تمام کر دینا۔ ایک مرتبہ عمرو بن دینار نے یہ بھی کہا کہ میں تمہیں بھی سنگھاؤں گا پس وہ چادر اوڑھے ہوئے نیچے اترا اور اس سے بڑی عمدہ خوشبو آرہی تھی۔ محمد بن مسلمہ کہنے لگے کہ میں نے آج تک اتنی اعلیٰ خوشبو نہیں سونگھی۔ عمرو کے علاوہ دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ کعب نے کہا: میرے پاس ایسی عورتیں ہیں جو عرب میں سب سے زیادہ عطر کا استعمال کرتی ہیں اور عرب کے اندر حسن و جمال میں کامل ہیں۔ عمرو کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا: کیا میں آپ کا سر سونگھ سکتا ہوں؟ جواب دیا، ہاں۔ پس محمد بن مسلمہ نے ان کا سر سونگھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی سنگھایا پھر کہنے لگے، کیا مجھے دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ جب انہوں نے اسے مضبوطی سے تھام لیا تو دوسرے حضرات نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا، پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ عرض کر دیا۔

16-بَابُ قَتْلِ أَبِي رَافِعٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ

وَيُقَالُ: سَلَّامُ بْنُ أَبِي الْحُقَيْقِ، كَانَ بِخَيْبَرَ، وَيُقَالُ: فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: »هُوَ بَعْدَ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ«

4038- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى

ابورافع عبداللہ بن ابوحقیق کا قتل

اس کو سلام بن ابوحقیق بھی کہتے ہیں۔ خیبر میں رہتا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ سرزمین حجاز میں اس کا اپنا قلعہ تھا۔ زہری کہتے ہیں کہ یہ کعب بن اشرف کے بعد قتل کیا گیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

4038- راجع الحدیث: 3022

بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: »بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ«

4039 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ رِجَالًا مِنَ الأَنْصَارِ، فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَتِيكٍ، وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِينُ عَلَيْهِ، وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الحِجَازِ، فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ، وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِأَصْحَابِهِ: اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ، فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ، وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ، لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ، فَأَقْبَلَ حَتَّى دَنَا مِنَ البَابِ، ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْضِي حَاجَةً، وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ، فَهَتَفَ بِهِ البَوَّابُ، يَا عَبْدَ اللَّهِ: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ، فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ البَابَ، فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ البَابَ، ثُمَّ عَلَّقَ الأَغَالِيقَ عَلَى وَتِدٍ، قَالَ: فَقُمْتُ إِلَى الأَقَالِيدِ فَأَخَذْتُهَا، فَفَتَحْتُ البَابَ، وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ، وَكَانَ فِي عَلاَلِيَّ لَهُ، فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ، فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ، قُلْتُ: إِنِ القَوْمُ نَذِرُوا بِي لَمْ يَخْلُصُوا إِلَيَّ حَتَّى أَقْتُلَهُ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ فِي

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابورافع کے لیے چند افراد روانہ فرمائے۔ پس وہ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے اور ان حضرات میں حضرت عبداللہ بن عتیک بھی تھے۔ اس وقت وہ سو رہا تھا اور اسی حالت میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو رافع یہودی کے لیے انصار سے چند افراد کو روانہ فرمایا اور حضرت عبداللہ بن عتیک کو ان پر امیر مقرر فرما دیا۔ ابو رافع ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کو اذیت پہنچاتا اور دشمنوں کی معاونت کرتا تھا۔ سرزمین حجاز میں اس کا قلعہ تھا۔ جب یہ حضرات وہاں پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا اور لوگ اپنے جانوروں کو لا رہے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آپ اسی جگہ بیٹھ جائیں۔ میں جاتا ہوں اور دربان سے کوئی بہانہ کر کے اندر جانے کی کوشش کروں گا۔ پس یہ دروازے کے قریب جا پہنچے اور اپنے کپڑے اس طرح سمیٹ کر بیٹھ گئے جیسے کوئی قضائے حاجت کے لیے بیٹھا ہو۔ دوسرے لوگ اندر داخل ہو چکے تھے لہٰذا دربان نے انہیں آواز دی کہ اے اللہ کے بندے! اگر اندر آنا ہے تو آ جاؤ ورنہ میں دروازہ بند کرنے لگا ہوں۔ میں اندر داخل ہو کر ایک جانب چھپ گیا۔ جب تمام لوگ داخل ہو گئے تو دربان نے دروازہ بند کر دیا اور چابیاں ایک کیل کے ساتھ لٹکا دیں۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں اٹھا، چابیاں لیں، دروازہ کھولا اور ابو رافع کے پاس بالاخانے پر قصہ خوانی ہو رہی تھی جب قصہ خاں اس کے پاس سے چلے گئے تو میں اس کی طرف چڑھنے لگا

4039- راجع الحدیث: 3022

بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسْطَ عِيَالِهِ، لاَ أَدْرِي أَيْنَ هُوَ مِنَ البَيْتِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعٍ، قَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَأَنَا دَهِشٌ، فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا، وَصَاحَ، فَخَرَجْتُ مِنَ البَيْتِ، فَأَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ؟ فَقَالَ: لِأُمِّكَ الوَيْلُ، إِنَّ رَجُلًا فِي البَيْتِ ضَرَبَنِي قَبْلُ بِالسَّيْفِ، قَالَ: فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً أَثْخَنَتْهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ، ثُمَّ وَضَعْتُ ظِبَةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ، فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ، فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الأَبْوَابَ بَابًا بَابًا، حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ، فَوَضَعْتُ رِجْلِي، وَأَنَا أُرَى أَنِّي قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الأَرْضِ، فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ، فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى جَلَسْتُ عَلَى البَابِ، فَقُلْتُ: لاَ أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَعْلَمَ: أَقَتَلْتُهُ؟ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيكُ قَامَ النَّاعِي عَلَى السُّورِ، فَقَالَ: أَنْعَى أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الحِجَازِ، فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي، فَقُلْتُ: النَّجَاءَ، فَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ أَبَا رَافِعٍ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: «ابْسُطْ رِجْلَكَ» فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا، فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ

اور جس دروازے کو میں کھولتا اسے اندر سے بند کر دیتا تھا تا کہ کوئی دوسرا داخل نہ ہو سکے اور اگر لوگوں کو میرا معلوم بھی ہو جائے تو ان کے پہنچنے تک ابورافع کا کام تمام کر دوں۔ آخر کار میں اس تک پہنچ گیا اور وہ ایک اندھیرے کمرے میں اپنے اہل وعیال کے درمیان محوِ خواب تھا۔ گھر کے اندر مجھے یہ معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کدھر ہے۔ پس میں نے آواز دی، اے ابورافع! اس نے کہا، کون ہے؟ میں نے آواز کے مطابق تلوار سے وار کیا اور میرا دل دھڑک رہا تھا۔ اس وار سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا اور وہ چیخنے لگا تو میں کمرے سے باہر نکل آیا اور تھوڑی دیر کے بعد میں نے پھر اندر جا کر کہا: اے ابورافع! یہ آواز کیسی تھی؟ اس نے کہا، تیری ماں تجھے روئے، ابھی ابھی ایک شخص نے گھر میں تلوار سے مجھ پر وار کیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ آواز سنتے ہی میں نے تلوار کا بھرپور وار کیا لیکن وہ مرا نہ تھا، پس میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھ کر زور دیا تو اس کی کمر سے پار نکل گئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ وہ قتل ہو چکا ہے۔ پس میں ہر ایک دروازے کو کھول کر باہر نکلتا رہا۔ حتیٰ کہ ایک منزل سے اترتے ہوئے جب میں نے اپنا پیر آگے رکھا اور میں چاندنی رات میں یہی محسوس کر رہا تھا کہ زمین پر آ پہنچا ہوں، پس میں اوپر سے زمین پر گرا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے اسے عمامہ سے باندھ لیا اور دروازے پر بیٹھ گیا۔ پھر اپنے دل میں کہا کہ آج کی رات اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک مجھے اس کی موت کا یقین نہ ہو جائے جب مرغ نے اذان دی تو ایک شخص قلعے کی دیوار پر کھڑا ہو کر کہنے لگا: لوگو! اہل حجاز کا تاجر ابورافع مر گیا ہے۔ پس میں اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور ان

سے کہا کہ اب یہاں سے نکل جانا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ابورافع کو جہنم واصل کردیا ہے۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنا پاؤں پھیلاؤ۔ میں نے پھیلا دیا تو آپ نے جب اس پر اپنا دستِ مبارک پھیر دیا تو ایسا ہو گیا جیسے اس میں کبھی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔

4040- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ هُوَ ابْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَتِيكٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُتْبَةَ، فِي نَاسٍ مَعَهُمْ، فَانْطَلَقُوا حَتَّى دَنَوْا مِنَ الحِصْنِ» فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ: امْكُثُوا أَنْتُمْ حَتَّى أَنْطَلِقَ أَنَا فَأَنْظُرَ. قَالَ: فَتَلَطَّفْتُ أَنْ أَدْخُلَ الحِصْنَ، فَفَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ، قَالَ: فَخَرَجُوا بِقَبَسٍ يَطْلُبُونَهُ، قَالَ: فَخَشِيتُ أَنْ أُعْرَفَ، قَالَ: فَغَطَّيْتُ رَأْسِي وَجَلَسْتُ كَأَنِّي أَقْضِي حَاجَةً، ثُمَّ نَادَى صَاحِبُ البَابِ، مَنْ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ فَلْيَدْخُلْ قَبْلَ أَنْ أُغْلِقَهُ، فَدَخَلْتُ ثُمَّ اخْتَبَأْتُ فِي مَرْبِطِ حِمَارٍ عِنْدَ بَابِ الحِصْنِ، فَتَعَشَّوْا عِنْدَ أَبِي رَافِعٍ، وَتَحَدَّثُوا حَتَّى ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى بُيُوتِهِمْ، فَلَمَّا هَدَأَتِ الأَصْوَاتُ، وَلاَ أَسْمَعُ حَرَكَةً خَرَجْتُ، قَالَ: وَرَأَيْتُ صَاحِبَ البَابِ، حَيْثُ وَضَعَ مِفْتَاحَ الحِصْنِ فِي كَوَّةٍ، فَأَخَذْتُهُ فَفَتَحْتُ بِهِ بَابَ الحِصْنِ، قَالَ: قُلْتُ: إِنْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابورافع کے لیے حضرت عبداللہ بن عتیک اور حضرت عبداللہ بن عتبہ کو بھیجا اور چند افراد بھی ان کے ساتھ کر دیئے۔ پس یہ چل پڑے اور قلعہ کے پاس جا پہنچے۔ پس حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے ساتھیوں سے کہا کہ آپ یہاں ٹھہریں اور میں جا کر دیکھتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ دربان سے بات کرنے کی تدبیر سوچ رہا تھا کہ کسی تدبیر سے اندر داخل ہو جاؤں، تو اتفاقاً سے ان کا گدھا گم ہو گیا تو وہ روشنی لے کر اس کی تلاش میں نکلے۔ میں خوفزدہ ہوا کہ کہیں مجھے پہچان نہ لیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے سر پر اس طرح کپڑا ڈال لیا جیسے میں قضائے حاجت کے لیے بیٹھا ہوا ہوں۔ پھر دربان نے آواز دی کہ جو اندر آنا چاہتا ہے آجائے ورنہ میں دروازہ بند کر رہا ہوں پس میں اندر داخل ہو گیا اور دروازے کے پاس گدھوں والے کمرے میں چھپ گیا۔ ان لوگوں نے ابورافع کے ساتھ کھانا کھایا پھر رات گئے تک باتیں کرتے رہے، حتیٰ کہ اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے۔ جب پوری طرح خاموشی چھا گئی اور کسی حرکت کی آواز تک نہیں آرہی تھی تو میں نکلا اور دربان کو میں نے

4040- راجع الحدیث: 3022

نَدِرَ بِي الْقَوْمُ انْطَلَقْتُ عَلَى مَهَلٍ، ثُمَّ عَمَدْتُ إِلَى أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ، فَغَلَّقْتُهَا عَلَيْهِمْ مِنْ ظَاهِرٍ، ثُمَّ صَعِدْتُ إِلَى أَبِي رَافِعٍ فِي سُلَّمٍ، فَإِذَا الْبَيْتُ مُظْلِمٌ، قَدْ طَفِئَ سِرَاجُهُ، فَلَمْ أَدْرِ أَيْنَ الرَّجُلُ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: فَعَمَدْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ وَصَاحَ، فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا، قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ كَأَنِّي أُغِيثُهُ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ يَا أَبَا رَافِعٍ؟ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي، فَقَالَ: أَلاَ أُعْجِبُكَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ، دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَضَرَبَنِي بِالسَّيْفِ، قَالَ: فَعَمَدْتُ لَهُ أَيْضًا فَأَضْرِبُهُ أُخْرَى، فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا، فَصَاحَ وَقَامَ أَهْلُهُ، قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي كَهَيْئَةِ الْمُغِيثِ فَإِذَا هُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ، فَأَضَعُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ أَنْكَفِئُ عَلَيْهِ حَتَّى سَمِعْتُ صَوْتَ الْعَظْمِ ثُمَّ خَرَجْتُ دَهِشًا حَتَّى أَتَيْتُ السُّلَّمَ، أُرِيدُ أَنْ أَنْزِلَ فَأَسْقُطُ مِنْهُ، فَانْخَلَعَتْ رِجْلِي فَعَصَبْتُهَا، ثُمَّ أَتَيْتُ أَصْحَابِي أَحْجُلُ، فَقُلْتُ: انْطَلِقُوا فَبَشِّرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنِّي لاَ أَبْرَحُ حَتَّى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ، فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ النَّاعِيَةُ، فَقَالَ: أَنْعَى أَبَا رَافِعٍ، قَالَ: فَقُمْتُ أَمْشِي مَا بِي قَلَبَةٌ، فَأَدْرَكْتُ أَصْحَابِي قَبْلَ أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ

قلعہ کی چابیاں ایک کیل سے لٹکاتے ہوئے دیکھ لیا تھا، پس میں نے چابیاں لے کر قلعہ کا دروازہ کھولا تا کہ ان لوگوں کو اگر میرا معلوم ہو جائے تو آسانی کے ساتھ باہر جاسکوں۔ پھر قلعے میں مکانات تھے میں نے باہر سے ان سب کی کنڈیاں لگا دیں، پھر میں سیڑھی کے ذریعے ابورافع کے گھر کی جانب گیا۔ دیکھا تو گھر میں اندھیرا تھا کیونکہ انہوں نے اپنا چراغ بجھا دیا تھا۔ مجھے کچھ معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کدھر ہے۔ پس میں نے آواز دی: اے ابورافع! اس نے کہا: کون ہے؟ میں آگے بڑھا اور آواز پر بھرپور وار کیا۔ وہ چیخنے لگا اور فائدہ کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں پھر گیا گویا کہ اس کا مددگار ہوں اور میں نے کہا: اے ابورافع! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ اور میں نے اپنی آواز بدل کر کہا: اس نے کہا: بڑی عجیب بات ہے، تیری ماں تجھے روئے، کوئی شخص میرے پاس آیا ہے اور اس نے مجھ پر تلوار سے وار کیا ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں دوبارہ اس کی طرف بڑھا اور کاری ضرب لگائی لیکن پھر کا نہ بنا۔ وہ چلایا اور اس کے اہل وعیال بھی جاگ اٹھے۔ میں آواز بدل کر اس کا مددگار بن کر پھر گیا تو وہ چت پڑا تھا۔ میں نے اس کے پیٹ پر تلوار رکھ کر اوپر سے دباؤ دیا تو ہڈیوں کے ٹوٹنے کی آواز آئی۔ پھر میں گھبرایا ہوا باہر نکل آیا اور سیڑھی کے راستے اترنا چاہا لیکن گر پڑا اور میرے پیر کا جوڑ نکل گیا۔ پس میں نے اسے کس کر باندھ لیا اور آہستہ آہستہ چل کر اپنے ساتھیوں کے پاس آپہنچا۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر یہ خوش خبری سنا دیجئے، کیونکہ میں اس وقت تک یہاں سے نہ جاؤں گا جب تک اس کی موت کی خبر نہ سن لوں جب صبح ہونے والی تھی تو اعلان کرنے والے

نے ابورافع کی موت کا اعلان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں چلنے کے لیے کھڑا ہوا تو خوشی کے سبب مجھے تکلیف کا بھی احساس نہ رہا اور اپنے ساتھیوں سے جا ملا۔ اس سے پہلے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں نے خود حاضر ہو کر آپ کو جا کر خوش خبری سنائی۔

17-بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ} [آل عمران: 121] وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ. إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ. وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ. أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ. وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ} [آل عمران: 140] وَقَوْلِهِ: {وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُمْ} [آل عمران: 152] تَسْتَأْصِلُونَهُمْ قَتْلًا {بِإِذْنِهِ حَتَّى إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ} [آل عمران: 152] وَقَوْلِهِ: {وَلَا

غزوہ اُحد کا بیان

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو اے محبوب جب تم صبح کو اپنے دولت خانہ سے برآمد ہوئے مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر قائم کرتے اور اللہ سنتا جانتا ہے (پ ۴، آل عمران ۱۲۱) اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچی تو وہ لوگ بھی ویسی ہی تکلیف پا چکے ہیں اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لئے باریاں رکھی ہیں اور اس لئے کہ اللہ پہچان کرا دے ایمان والوں کی اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ دے اور اللہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو اور اس لئے کہ اللہ مسلمانوں کا نکھار کر دے اور کافروں کو مٹا دے کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی اور تم تو موت کی تمنا کیا کرتے تھے اس کے ملنے سے پہلے تو اب وہ تمہیں نظر آئی آنکھوں کے سامنے (پ ۴، آل عمران ۱۴۳۔ ۱۳۹) اور ارشاد ہے ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک اللہ نے تمہیں سچ کر دکھایا اپنا وعدہ جب کہ تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کرتے تھے یہاں تک کہ جب تم نے

تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا) الآيَةَ

بزدلی کی اور حکم میں جھگڑا ڈالا اور نافرمانی کی بعد اس کے کہ اللہ تمہیں دکھا چکا تمہاری خوشی کی بات تم میں کوئی دنیا چاہتا تھا اور تم میں کوئی آخرت چاہتا تھا پھر تمہارا منہ اُن سے پھیر دیا کہ تمہیں آزمائے اور بے شک اس نے تمہیں معاف کر دیا اور اللہ مسلمانوں پر فضل کرتا ہے (پ ۴، آل عمران ۱۵۲) اور ارشاد ہے ترجمہ کنز الایمان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں (پ ۴، آل عمران ۱۶۹)

4041- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ: «هَذَا جِبْرِيلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَدَاةُ الحَرْبِ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ احد کے دن فرمایا کہ یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں جنہوں نے اپنے گھوڑے کا سر پکڑا ہوا ہے اور جنگی ہتھیاروں سے لیس ہو کر آئے ہیں۔

4042- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ المُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ، كَالْمُوَدِّعِ لِلأَحْيَاءِ وَالأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ المِنْبَرَ فَقَالَ: «إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ، وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الحَوْضُ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هَذَا، وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوهَا»، قَالَ: فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شھداء احد پر آٹھ سال کے بعد بھی اس طرح نماز پڑھی جیسے زندے مردوں کو رخصت کرتے ہیں۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ارشاد ہوا کہ میں تمہارا پیش خیمہ ہوں، میں تمہارے اوپر گواہ ہوں، ہماری ملاقات کی جگہ حوض کوثر ہے اور میں اس جگہ سے حوضِ کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے تمہارے بارے میں اس بات کا تو خدشہ ہی نہیں ہے کہ تم شرک کرو گے بلکہ تمہارے بارے میں تو مجھے دنیاداری کی محبت کا اندیشہ ہے، جس کے سبب تم ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے۔ حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری دیدار میں نے اسی موقع پر کیا تھا۔

4041- راجع الحديث: 3995

فائدہ: اس جگہ چند مسائل یاد رکھو: (۱) تمام امت کا اس پر اتفاق ہے کہ زیارت قبور سنت ہے کیونکہ اس سے زائر کو اپنی موت یاد آتی ہے جس سے دل میں نرمی پیدا ہوکر آخرت کی طرف توجہ اور دنیا سے بے توجہی حاصل ہوتی ہے۔(۲) زیارت قبور میں زائر کو بھی فائدے ہیں اور میت کو بھی۔ زائر کو ثواب آخرت کی یاد، دنیا سے بے رغبتی حاصل ہوتی ہے اور میت کو زائر سے اُنس اور اس کے ایصال ثواب سے نفع میسر ہوتا ہے۔(۳) یہ کہ زائر قبر پر پہنچ کر پہلے صاحب قبر کو سلام کرے، پھر قبر کی طرف منہ اور کعبہ کو پشت کرکے کھڑا ہو اور کچھ سورتیں پڑھ کر اس کا ثواب صاحب قبر کو پہنچائے۔(۴) یہ کہ ساری امت اس پر متفق ہے کہ انبیاء کرام خصوصاً حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سے مدد لینا جائز ہے، غیر انبیاء کی قبروں کے متعلق بعض ظاہر بین علماء نے اختلاف کیا، مگر محققین فقہا اور تمام صوفیاء فرماتے ہیں کہ اولیاء اور علماء کی قبور سے مدد لینا جائز ہے، قبورِ اولیاء سے تا قیامت دینی و دنیاوی فیوض جاری رہیں گے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کاظم کی قبر قبولیت دعا کے لیے مجرب تریاق ہے، امام غزالی فرماتے ہیں کہ جن بزرگوں سے زندگی میں مدد مانگی جاسکتی ہے ان سے بعد وفات بھی مدد مانگی جائے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے چار شخصوں کو دیکھا جو زندگی سے زیادہ اپنی قبروں سے دنیا میں تصرف کررہے ہیں، ان میں سے معروف کرخی اور حضرت محی الدین عبدالقادر جیلانی بغدادی ہیں۔ سید احمد مرزوق فرماتے ہیں کہ زندے کی مدد سے مردے بزرگ کی مدد زیادہ قوی ہے، یہ تو قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ میت اپنے زائرین کو دیکھتی ہے اور ان کا کلام سنتی ہے، ابن قیم نے کتاب الروح میں لکھا ہے کہ بعد وفات روح کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ اکیلی روح ایسے ایسے کام کردیتی ہے جو لاکھوں آدمی نہ کرسکیں۔ چنانچہ ایک بار حضرت ابوبکر صدیق کی روح نے صدہا کافروں کو ایک آن میں تہ تیغ کردیا اور روح جنت میں رہتے ہوئے مشرق ومغرب کو دیکھ لیتی ہے۔(۵) قبر کے سامنے بلا آڑ نماز پڑھنا حرام، ہاں بزرگوں کی قبروں کے پاس مسجد بنانا یا وہاں نمازیں پڑھنا، برکت کے لیئے دعائیں مانگنا جائز ہے۔(۶) حق یہ ہے کہ قبر یعنی تعویذ قبر کو بوسہ نہ دے، نہ وہاں ناک یا پیشانی خاک پر رگڑے کہ یہ عیسائیوں کا طریقہ ہے، ہاں آستانہ بوسی اور چیز ہے۔(۷) جمعہ کے اول دن میں زیارت قبور بہت بہتر ہے۔ روایت میں ہے کہ اس دن میت کا علم وادراک اور توجہ الی الدنیا زیادہ ہوتی ہے۔(۸) وفات کے بعد سات روز تک برابر صدقہ وخیرات کیا جائے، اس پر تمام علماء متفق ہیں اور اس بارے میں صحیح احادیث بھی وارد ہیں۔(۹) بعض روایتوں میں ہے کہ ہر جمعہ کی شب میت کی روح اپنے گھروں میں آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ میرے زندے میرے واسطے کچھ خیرات کرتے ہیں یا نہیں۔ (از لمعات واشعۃ اللمعات) (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۹۸۴)

4043 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِينَا المُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ، وَأَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا مِنَ الرُّمَاةِ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ، وَقَالَ: «لاَ تَبْرَحُوا، إِنْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُحد کے دن جب ہماری مشرکین سے سامنا ہوا تو نبی کریم ﷺ نے تیراندازوں کی ایک جماعت پر حضرت عبداللہ بن جُبیر کو امیر مقرر کرکے فرمایا: تم اپنی جگہ نہ چھوڑنا خواہ۔ دیکھو کہ ہم ان پر غالب آگئے، اور

4043- راجع الحدیث:3039

رَأَيْتُمُونَا ظَهَرْنَا عَلَيْهِمْ فَلاَ تَبْرَحُوا، وَإِنْ رَأَيْتُمُوهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْنَا فَلاَ تُعِينُونَا » فَلَمَّا لَقِينَا هَرَبُوا حَتَّى رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ فِي الجَبَلِ، رَفَعْنَ عَنْ سُوقِهِنَّ، قَدْ بَدَتْ خَلاَخِلُهُنَّ، فَأَخَذُوا يَقُولُونَ: الغَنِيمَةَ الغَنِيمَةَ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لاَ تَبْرَحُوا، فَأَبَوْا، فَلَمَّا أَبَوْا صُرِفَ وُجُوهُهُمْ، فَأُصِيبَ سَبْعُونَ قَتِيلًا، وَأَشْرَفَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: أَفِي القَوْمِ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: »لاَ تُجِيبُوهُ« فَقَالَ: أَفِي القَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ؟ قَالَ: »لاَ تُجِيبُوهُ« فَقَالَ: أَفِي القَوْمِ ابْنُ الخَطَّابِ؟ فَقَالَ: إِنَّ هَؤُلاَءِ قُتِلُوا، فَلَوْ كَانُوا أَحْيَاءً لَأَجَابُوا، فَلَمْ يَمْلِكْ عُمَرُ نَفْسَهُ، فَقَالَ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ، أَبْقَى اللَّهُ عَلَيْكَ مَا يُخْزِيكَ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: اعْلُ هُبَلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَجِيبُوهُ« قَالُوا: مَا نَقُولُ؟ قَالَ: " قُولُوا: اللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ " قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: لَنَا العُزَّى وَلاَ عُزَّى لَكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَجِيبُوهُ« قَالُوا: مَا نَقُولُ؟ قَالَ: »قُولُوا اللَّهُ مَوْلاَنَا، وَلاَ مَوْلَى لَكُمْ « قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ، وَالحَرْبُ سِجَالٌ، وَتَجِدُونَ مُثْلَةً، لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي

خواہ یہ دیکھو کہ وہ ہم پر غالب آ گئے ہیں تو ہماری مدد کو نہ آنا۔ جب ہمارا کافروں سے سامنا ہوا تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے، حتیٰ کہ میں نے ان کی عورتوں کو دیکھا کہ پنڈیاں کھولے، پائنچے چڑھائے پہاڑ پر دوڑ رہی ہیں اور ان کے پیروں کا زیور نظر آ رہا ہے۔ پس یہ دیکھ کر تیر انداز بھی غنیمت غنیمت کہتے ہوئے مال سمیٹنے آ گئے جبکہ حضرت عبداللہ بن جبیر نے ان سے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے تو ہم سے عہد لیا تھا کہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹیں گے، لیکن انہوں نے ان کی بات نہ مانی نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کے رخ بدل گئے اور ان کے ستر آدمی شہید ہو گئے چنانچہ ابوسفیان نے اونچی جگہ پر چڑھ کر یہ آواز دی کہ کیا اس جماعت میں محمد موجود ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اسے جواب نہ دو۔ اس نے پھر کہا، کیا اس جماعت میں ابن قحافہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اسے جواب نہ دو۔ اس نے پھر کہا: کیا اس جماعت میں ابن خطاب ہے؟ پھر خود ہی کہنے لگا کہ یہ سارے مارے جا چکے ہیں اگر زندہ ہوتے تو ضرور جواب دیتے۔ حضرت عمر خود پر قابو میں نہ رکھ سکے اور بے اختیار جواب دیا: اے اللہ کے دشمن! تجھے ذلیل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو زندہ رکھا ہوا ہے۔ ابوسفیان نے کہا: ہبل اونچا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے جواب دو۔ لوگوں نے عرض کی کہ کیا جواب دیں؟ آپ نے فرمایا، یہ جواب دو کہ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بزرگ ہے۔ ابوسفیان کہنے لگا کہ عزی ہمارا ہے اور تمہارا کوئی عزی نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے جواب دو۔ لوگوں نے عرض کی کہ کیا جواب دیں؟ فرمایا، تم یہ کہو کہ اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی نہیں ہے۔ ابوسفیان نے کہا

آج جنگ بدر کے بدلے کا دن ہے اور لڑائی ڈول کی طرح ہوتی ہے۔ تم اپنے مردوں کو دیکھو گے کہ ان کے کان ناک کاٹے ہوئے ہیں، اگرچہ میں نے انہیں یہ حکم نہیں دیا تھا لیکن مجھے اس حرکت پر افسوس بھی نہیں۔

4044 - أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: «اصْطَبَحَ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ نَاسٌ، ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ»

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن بعض حضرات نے صبح کے وقت شراب پی اور جنگ کے وقت شہید کردیئے گئے۔

4045 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، " أُتِيَ بِطَعَامٍ، وَكَانَ صَائِمًا، فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي، كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ: إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلاَهُ، وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلاَهُ بَدَا رَأْسُهُ، وَأُرَاهُ قَالَ: وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي، ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ، أَوْ قَالَ: أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا، وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا، ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ "

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ ان کے والد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روزے سے تھے۔ جب ان کے سامنے کھانا رکھا گیا تو کہنے لگے: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ انہیں چادر کا کفن پہنایا گیا تھا۔ اگر ان کا سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے تھے اور پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ راوی کا گمان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ حضرت حمزہ بھی مجھ سے بہتر تھے جنہیں شہید کیا گیا۔ ہمیں دنیا کی دولت سے مالا مال کردیا گیا ہے اور خوب مالا مال فرمایا گیا۔ خدشہ ہے کہ کہیں اس عطا کے ذریعے ہماری نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی نہ مل گیا ہو۔ پھر زار و قطار رونے لگے اور کھانا بھی نہ کھایا۔

4046 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: «فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَاتَلَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اُحد کے دن نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ یہ فرمایئے کہ اگر میں اس لڑائی میں مارا جاؤں تو میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ فرمایا؟ جنت میں۔ تو انہوں نے کھجوریں ہاتھ سے رکھ دیں پھر کافروں سے

4044- راجع الحدیث:2815

4045- راجع الحدیث:1274

4046- صحیح مسلم:4890، سنن نسائی:3154

حَتَّى قُتِلَ«

4047 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ، فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، وَمِنَّا مَنْ مَضَى، أَوْ ذَهَبَ، لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، لَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً، كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلاَهُ، وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلاَهُ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلِهِ الإِذْخِرَ«، أَوْ قَالَ: »أَلْقُوا عَلَى رِجْلِهِ مِنَ الإِذْخِرِ« وَمِنَّا مَنْ قَدْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا

4048 - أَخْبَرَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ بَدْرٍ، فَقَالَ: غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَئِنْ أَشْهَدَنِي اللَّهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَيَنَّ اللَّهُ مَا أُجِدُّ، فَلَقِيَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَهُزِمَ النَّاسُ، فَقَالَ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلاَءِ، يَعْنِي المُسْلِمِينَ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ المُشْرِكُونَ« فَتَقَدَّمَ بِسَيْفِهِ فَلَقِيَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ، فَقَالَ: أَيْنَ يَا سَعْدُ، إِنِّي أَجِدُ رِيحَ الجَنَّةِ دُونَ أُحُدٍ، فَمَضَى فَقُتِلَ، فَمَا عُرِفَ حَتَّى عَرَفَتْهُ أُخْتُهُ بِشَامَةٍ أَوْ بِبَنَانِهِ، وَبِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ

جا کر قتال کرنے لگے اور حتیٰ کے شہید کر دیئے گئے۔

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے ہجرت کی، پس ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا۔ جبکہ ہم میں سے کچھ وہ حضرات بھی ہیں جنہوں نے یہاں اپنا اجر چکھا بھی نہیں تھا۔ ایسے حضرات میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں جو غزوہ اُحد میں شہید کر دیئے گئے تھے، جنہوں نے پیچھے صرف ایک کمبل چھوڑا تھا، جب اس کے ساتھ ہم ان کا سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور جب ان کے پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ اس کے ساتھ ان کا سر چھپا دو اور ان کے پیروں پر اذخر ڈال دو یا یہ فرمایا کہ ان کے پیروں کو اذخر سے چھپا دو جبکہ ہم میں سے کچھ وہ حضرات بھی ہیں جن کے پھل پک چکے اور وہ انہیں چن رہے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے چچا غزوہ بدر کے وقت موجود نہ تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ پہلے غزوہ میں تو میں موجود نہ تھا اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمراہی میں کبھی یہ شرف ملا تو اللہ تعالیٰ کام دکھا دے گا۔ پس یہ غزوہ اُحد میں شریک ہوئے اور جب مسلمان منتشر ہو گئے تو انہوں نے کہا: میں ان حضرات کے کام میں ساتھ دینے سے مجبور ہیں، اور مشرکین کے اقدام سے اپنی برأت کا اعلان کرتا ہوں، پھر وہ تلوار لے کر کافروں کی طرف بڑھے۔ راستے میں انہیں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ملے تو ان سے فرمایا: اے سعد! کہاں جاتے ہو؟ مجھے تو اُحد کی اس جانب سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔ پس یہ بڑھتے چلے گئے

4047- راجع الحديث: 1276

اور آخر کار شہید کر دیئے گئے۔ ان کی لاش پہچانی نہ جاسکی بلکہ ان کی ہمشیرہ نے کسی تل یا انگلی کے باعث انہیں پہچانا کیونکہ ان کے مبارک جسم پر نیزے، تلوار اور تیر کے (۸۰) اسی سے زیادہ زخم آئے تھے۔

4049- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: " فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا المُصْحَفَ، كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ {مِنَ المُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ} [الأحزاب: 23] فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي المُصْحَفِ"

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم قرآن کریم جمع کر رہے تھے تو سورۂ الاحزاب کی ایک آیت ہمیں نہیں مل رہی تھی حالانکہ اس کی بارہا تلاوت کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کو سنایا تھا۔ ہم اسے تلاش کرتے رہے تو وہ حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی، یعنی: ترجمہ کنز الایمان: کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے (پ ۲۱، الاحزاب ۲۳) تو ہم نے اسے قرآن مجید کی متعلقہ سورت میں لکھ دیا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

4050- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ، يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ، رَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ خَرَجَ مَعَهُ، وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ: فِرْقَةً تَقُولُ: نُقَاتِلُهُمْ، وَفِرْقَةً تَقُولُ: لاَ نُقَاتِلُهُمْ، فَنَزَلَتْ {فَمَا لَكُمْ فِي المُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا} [النساء: 88] وَقَالَ: «إِنَّهَا طَيْبَةُ، تَنْفِي الذُّنُوبَ، كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الفِضَّةِ»

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ غزوۂ اُحد کے لیے نکلے تو ساتھ نکلنے والوں میں سے کچھ لوگ آپ کا ساتھ چھوڑ کر واپس چلے گئے۔ ان کے بارے میں مسلمانوں کی دو جماعتیں ہو گئیں۔ ایک جماعت کہتی تھی کہ ہمیں پہلے ان سے لڑنا چاہیے اور دوسری جماعت ان سے لڑنے کے حق میں نہ تھا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے اور اللہ نے انہیں اوندھا کر دیا (پ ۵، النسآء ۸۸) اور اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ طیبہ ہے، گنہگاروں کو اس طرح نکال پھینکتا ہے

4049- راجع الحدیث: 2807

4050- راجع الحدیث: 1884

18-بَابٌ

{إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلاَ وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ} [آل عمران: 122]

4051 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِينَا: {إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلاَ} [آل عمران: 122] بَنِي سَلِمَةَ، وَبَنِي حَارِثَةَ، وَمَا أُحِبُّ أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ، وَاللَّهُ يَقُولُ: {وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا} [آل عمران: 122]

4052 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «مَاذَا أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟» قُلْتُ: لاَ بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلاَعِبُكَ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ، كُنَّ لِي تِسْعَ أَخَوَاتٍ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ، وَلَكِنِ امْرَأَةً تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: «أَصَبْتَ»

جیسے بھٹی چاندی کے میل کو نکال دیتی ہے۔

آیت اِذ ھمت طائفتانِ منکم کا بیان

ترجمہ کنز الایمان: جب تم میں کے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی کر جائیں اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہئے (پ ۴، آل عمران ۱۲۲)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے بارے میں یہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: جب تم میں کے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی کر جائیں (پ ۴، آل عمران ۱۲۲) نازل ہوئی تو اس دو گروہوں سے بنی سلمہ اور بنی حارثہ مراد ہیں۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ یہ آیت نازل ہوتی اور اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ وہ دونوں گروہوں کا مددگار ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: اے جابر! کیا تم نے نکاح کر لیا ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ پھر فرمایا: کنواری عورت سے نکاح کیا ہے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کی: کنواری سے نہیں بلکہ بیوہ سے۔ فرمایا: کیا بوڑھی عورت تمہارا دل خوش کر دیتی ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! غزوہ اُحد میں جب میرے والدِ محترم کو شہید کر دیا گیا تو پیچھے نو صاحبزادیاں چھوڑیں۔ پس بہنوں کی موجودگی میں یہ بات مجھے پسند نہ آئی کہ ان جیسی ایک ناتجربہ کار لڑکی کا اور اضافہ کر لوں، لہٰذا میں نے چاہا کہ ایسی عورت

4051- انظر الحديث: 4558، صحيح مسلم: 6362

4052- راجع الحديث: 443، صحيح مسلم: 3624

سے نکاح کروں جو ان کی کنگھی چوٹی کرنے کے ساتھ ان کی دیکھ بھال کر سکے فرمایا تم نے درست کیا ہے۔

4053 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ أَبَاهُ، اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ، فَلَمَّا حَضَرَ جِزَازُ النَّخْلِ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا، وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الغُرَمَاءُ، فَقَالَ: «اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ» . فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ، فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ، فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «ادْعُ لِي أَصْحَابَكَ» فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللَّهُ عَنْ وَالِدِي أَمَانَتَهُ، وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي، وَلاَ أَرْجِعَ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ، فَسَلَّمَ اللَّهُ البَيَادِرَ كُلَّهَا، وَحَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى البَيْدَرِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والدِ محترم کی شہادت غزوۂ اُحد میں ہوگئی تھی۔ ان کے اوپر کافی قرض تھا اور پیچھے چھ صاحبزادیاں تھیں۔ جب کھجوریں توڑنے کا وقت آیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ حضور کو علم ہے کہ میرے والد ماجد غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے اور ان کے ذمے بہت قرض ہے، ان حالات میں چاہتا ہوں کہ قرض خواہ آپ کو دیکھیں۔ فرمایا: تم جاؤ اور کھجوروں کے ڈھیر الگ الگ لگانا۔ چنانچہ میں نے اسی طرح کیا اور پھر آپ کو بلالیا۔ جب قرض خواہوں نے آپ کو دیکھا تو اس وقت میرے ساتھ اور بھی ضد بازی کرنے لگے۔ جب آپ نے ان کی یہ حرکت ملاحظہ فرمائی تو سب سے بڑے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے پھر اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلالو۔ پس آپ انہیں پیمانہ بھر بھر کے دیتے رہے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والدِ محترم کا سارا قرضہ ادا کروا دیا، حالانکہ میں اس پر بھی خوش تھا کہ میرے والدِ ماجد کا قرض ادا ہوجائے خواہ میں اپنی بہنوں کے لیے ایک کھجور بھی لے کر نہ جاسکوں۔ لیکن ہوا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تمام ڈھیریوں کو بچا رکھا اور جب میں اس ڈھیر کو دیکھتا تھا جس پر نبی کریم ﷺ رونق افروز ہوئے تھے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی ہے۔

4054 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

4053- انظر الحدیث: 2127

4054- انظر الحدیث: 5826، صحیح مسلم: 5960،5959

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: »رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَمَعَهُ رَجُلاَنِ يُقَاتِلاَنِ عَنْهُ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ، كَأَشَدِّ القِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلاَ بَعْدُ«

فرماتے ہیں کہ جنگِ اُحد کے دن میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس دو ایسے حضرات کو دیکھا جو آپ کی طرف سے لڑ رہے تھے۔ انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور بڑی جوانمردی سے کام دکھا رہے تھے۔ میں نے ان کو نہ کبھی اس سے پہلے دیکھا تھا اور نہ کبھی وہ بعد میں نظر آئے۔

4055 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، يَقُولُ: نَثَلَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِنَانَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ »ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي«

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غزوہ اُحد کے دن نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے ترکش میں سے تیر نکال کر دیتے ہوئے فرمایا: میرے باپ تم پر قربان، تیراندازی کرو۔

4056 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا، يَقُولُ: »جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ«

یحییٰ بن سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غزوۂ اُحد میں نبی کریم ﷺ نے اپنے والدین کریمین کو میرے لیے جمع فرمایا تھا۔

4057 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَبَوَيْهِ كِلَيْهِمَا يُرِيدُ حِينَ قَالَ: »فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي« وَهُوَ يُقَاتِلُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ اُحد کے دن میرے لیے اپنے والدین کریمین دونوں کو جمع فرمایا۔ اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ جب وہ لڑ رہے تھے تو آپ نے فرمایا تھا: ''میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔''

4058 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: »مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرَ سَعْدٍ«

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی کے لیے اپنے

4056- راجع الحديث:3725

4057- راجع الحديث:3725

4058- راجع الحديث:2905

4059 - حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ: «يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي»

والدین کریمین کو جمع فرمایا ہو۔

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن مالک کے سوا اور کسی کے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا ہو کیونکہ غزوۂ اُحد کے دن میں نے خود آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے سعد! تیر اندازی کرو، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

4060,4061 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُعْتَمِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ زَعَمَ أَبُو عُثْمَانَ: «أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي بَعْضِ تِلْكَ الأَيَّامِ الَّتِي يُقَاتِلُ فِيهِنَّ، غَيْرُ طَلْحَةَ، وَسَعْدٍ» عَنْ حَدِيثِهِمَا

ابوعثمان کا بیان ہے کہ ایک جنگ جس میں آپ نے خود بھی جنگ آزمائی فرمائی تو نبی کریم ﷺ کے پاس حضرت طلحہ بن عبیداللہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص کے سوا اور کوئی نہیں رہا تھا۔ یہ واقعہ راوی نے ان دونوں حضرات سے سنا تھا۔

4062 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، قَالَ: صَحِبْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَالمِقْدَادَ، وَسَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ: «يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ»

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت مقداد اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صحبت میں رہا ہوں لیکن اس کے متعلق کسی کو نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے نہیں سنا۔ سوائے اس کے کہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غزوۂ اُحد کے حالات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

4063 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: «رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

قیس بن ابوحازم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک ہاتھ کو شل دیکھا تھا کیونکہ اس کے ساتھ انہوں نے غزوہ احد میں نبی

4059- راجع الحدیث:2905

4060,4061-راجع الحدیث:3722

4062- راجع الحدیث:2824

4063- راجع الحدیث:3724

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ»

4064 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ، كَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ بِجَعْبَةٍ مِنَ النَّبْلِ، فَيَقُولُ: «انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ» قَالَ: وَيُشْرِفُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى القَوْمِ، فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، لاَ تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ القَوْمِ، نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ، وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ، أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تُنْقِزَانِ القِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ القَوْمِ، ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا، ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ القَوْمِ، وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلاَثًا

کریم ﷺ کے اوپر سے وار روکا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ اُحد میں جب لوگ نبی کریم ﷺ کو چھوڑ کر منتشر گئے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ڈھال لے کر سراپا آپ کے آگے ڈھال بنے ہوئے تھے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے تیر انداز اور زوردار کمان والے تھے اس دن ان کے ہاتھوں دو یا تین کمانیں ٹوٹ گئی تھیں۔ جب کوئی آدمی ان کے سامنے سے ترکش لے کر گزرتا تو حضور اس سے فرماتے کہ انہیں ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ڈال دو۔ راوی کا بیان ہے کہ جب نبی کریم ﷺ سر مبارک کو اٹھا کر کافروں کو دیکھتے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے: میرے ماں باپ آپ پر قربان، سر مبارک کو نہ اٹھائیے، کہیں کافروں کا کوئی تیر نہ آ لگے۔ حضور پر قربان ہونے کے لیے اس خادم کی گردن موجود ہے اور میں نے حضرت عائشہ بنت ابوبکر اور حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا اور دونوں نے اپنے کپڑے اوپر چڑھائے ہوئے ہیں، جس کے سبب پنڈلیاں نظر آ رہی ہیں اور اپنی پیٹھ پر مشکیزے اٹھا کر لاتی ہیں، چاہے لوگوں کو پلاتی ہیں اور پھر واپس جا کر پانی بھر کر لاتی ہیں اور پیاسے مسلمانوں کو پانی پلاتی ہیں، اور حضرت ابوطلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین دفعہ تلوار بھی گر پڑی تھی۔

4065 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: " لَمَّا كَانَ يَوْمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ غزوہ اُحد میں جب مشرکین کو شکست ہو گئی تو ابلیس لعین چیخا اے اللہ کے بندو! تمہارے پیچھے کافر آ گئے،

4064- راجع الحديث:2880

4065- راجع الحديث:3290

أُخْرَى هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ، فَصَرَخَ إِبْلِيسُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ: أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولاَهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ، فَبَصُرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ اليَمَانِ، فَقَالَ: أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي، قَالَ: قَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ " قَالَ عُرْوَةُ: فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ بَقِيَّةُ خَيْرٍ، حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ " بَصُرْتُ: عَلِمْتُ، مِنَ البَصِيرَةِ فِي الأَمْرِ، وَأَبْصَرْتُ: مِنْ بَصَرِ العَيْنِ، وَيُقَالُ: بَصُرْتُ وَأَبْصَرْتُ وَاحِدٌ"

ان سے بچو۔ پس اگلے پچھلوں پر ٹوٹ پڑے۔ پس حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ ان کے والد ماجد حضرت یمان بھی مسلمانوں کے گھیرے میں تھے۔ انہوں نے آواز دی، اے اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں، میرے والد ہیں۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: خدا کی قسم لوگوں نے ذرا کان نہ دھرے اور انہیں شہید کر دیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو معاف فرمائے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تمام عمر اس حادثہ کا صدمہ رہا، حتیٰ کہ وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں لفظ تبصرت حقیقت میں بصیرہ سے ہے اور البصرت سے مراد آنکھ سے دیکھنا ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ بصرت اور البصرت دونوں ہم معنی ہیں۔

19- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

{إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ التَقَى الجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ} [آل عمران: 155]

آیت: إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ کا بیان

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے ترجمہ کنز الایمان: بے شک وہ جو تم میں سے پھر گئے جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں انہیں شیطان ہی نے لغزش دی اُن کے بعض اعمال کے باعث اور بے شک اللہ نے انہیں معاف فرما دیا بے شک اللہ بخشنے والا حلم والا ہے (پ ۴، آل عمران ۱۵۵)

4066- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ حَجَّ البَيْتَ، فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا، فَقَالَ: مَنْ هَؤُلاَءِ القُعُودُ؟

عثمان بن موہب کا بیان ہے کہ ایک آدمی حج بیت اللہ کی نیت سے آیا تو وہاں بہت سے لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ یہ کون حضرات ہیں؟

4066- انظر الحدیث: 3130، راجع الحدیث: 3698

قَالُوا: هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ. قَالَ: مَنِ الشَّيْخُ؟ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ. فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ أَتُحَدِّثُنِي؟ قَالَ: أَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هَذَا الْبَيْتِ، أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَتَعْلَمُهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ، فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَكَبَّرَ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ لِأُخْبِرَكَ وَلِأُبَيِّنَ لَكَ عَمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ. أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ. وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ، فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مَرِيضَةً. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ» وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ، فَبَعَثَ عُثْمَانَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَمَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: «هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ - فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ. فَقَالَ - هَذِهِ لِعُثْمَانَ» اذْهَبْ بِهَذَا الْآنَ مَعَكَ

لوگوں نے جواب دیا کہ یہ قریش ہیں۔ اس نے پھر پوچھا کہ وہ بوڑھے شخص کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ پس وہ ان کے نزدیک آیا اور کہنے لگا: میں آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں، کہ مجھے آپ حقیقت بتا دیں اور میں آپ کو حرمت بیت اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا یہ بات...... آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ اُحد سے راہ فرار اختیار کی تھی؟ جواب دیا، ہاں۔ اس نے کہا، کیا آپ اس بات سے پر مطلع ہیں کہ وہ غزوۂ بدر سے بھی غائب رہے اور اس میں شریک نہ ہوئے۔ انہوں نے جواب دیا، ہاں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بیعت رضوان میں بھی شامل نہیں تھے۔ انہوں نے کہا، ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر اس نے اللہ اکبر کہا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ذرا ٹھہرو، جو کچھ تم نے ان کے بارے میں پوچھا ہے میں تمہیں اس کی حقیقت بتاؤں۔ غزوۂ اُحد سے فرار ہونے کے بارے میں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا۔ جہاں تک غزوۂ بدر میں شامل نہ ہونے کی بات ہے تو ان کے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی تھیں جو ان دنوں علیل تھیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہیں غزوۂ بدر میں شامل ہونے والوں کے جتنا اجر اور مالِ غنیمت سے حصہ ملے گا۔ رہی بیعتِ رضوان میں شامل نہ ہونے کی بات تو مکہ مکرمہ کی سرزمین میں اگر کوئی دوسرا حضرت عثمان سے زیادہ اثر رسوخ والا ہوتا تو ان کی جگہ اسے بھیجا جاتا۔ لیکن آپ نے حضرت عثمان کو بھیجا اور بیعتِ رضوان تو حضرت عثمان کے مکہ معظمہ جانے کے بعد

20-بَابٌ

{إِذْ تُصْعِدُونَ وَلاَ تَلْوُونَ عَلَى أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِكَيْلاَ تَحْزَنُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلاَ مَا أَصَابَكُمْ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ} [آل عمران: 153] "تُصْعِدُونَ: تَذْهَبُونَ، أَصْعَدَ وَصَعِدَ فَوْقَ البَيْتِ"

4067 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ "جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جُبَيْرٍ، وَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَاكَ: إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ"

000-بَابٌ

{ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا يَغْشَى طَائِفَةً مِنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الحَقِّ ظَنَّ الجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الأَمْرَ

ہوئی تھی۔ پس نبی کریم ﷺ نے اپنے دائیں دستِ مبارک کے لیے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اسے دوسرے دست مبارک پر رکھ کر فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے۔ اب یہ جواب اپنے ساتھ لے کر چلا جا۔

آیت: اذ تصعدون والا تلوون کا بیان

ترجمہ کنز الایمان: جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کر کسی کو نہ دیکھتے اور دوسری جماعت میں ہمارے رسول تمہیں پکار رہے تھے تو تمہیں غم کا بدلہ غم دیا اور معافی اس لئے سنائی کہ جو ہاتھ سے گیا اور جو افتاد پڑی اس کا رنج نہ کرو اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے (پ ۴، آل عمران ۱۵۵) تُصعدون بلندی پر چڑھنا اور گھر کے اوپر چڑھنا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ احد کے دن حضرت عبداللہ بن جبیر کو پیدل فوج کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ جب کچھ حضرات شکست کھا کر منتشر ہو گئے تو ان کے بارے میں ہی وہ آیت نازل ہوئی کہ رسول ان کو دوسری جماعت سے پکار رہے تھے۔ یعنی یدعوکم والرسول فی اخراکم۔

آیت: من بعد الغم آمنة کا بیان

ترجمہ کنز الایمان: پھر تم پر غم کے بعد چین کی نیند اُتاری کہ تمہاری ایک جماعت کو گھیرے تھی اور ایک گروہ کو اپنی جان کی پڑی تھی اللہ پر بے جا گمان کرتے تھے جاہلیت کے سے گمان کہتے کیا اس کام میں کچھ ہمارا

4067- راجع الحدیث: 3986

كُلَّهُ لِلَّهِ يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ} [آل عمران: 154]

بھی اختیار ہے؟ تم فرمادو کہ اختیار تو سارا اللہ کا ہے اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں جو تم پر ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں ہمارا کچھ بس ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے تم فرمادو کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے جب بھی جن کا مارا جانا لکھا جاچکا تھا اپنی قتل گاہوں تک نکل کر آتے اور اس لئے کہ اللہ تمہارے سینوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے کھول دے اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے (پ ۴، آل عمران ۱۵۴)

4068 - وقَالَ لِي خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كُنْتُ فِيمَنْ تَغَشَّاهُ النُّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ حَتَّى سَقَطَ سَيْفِي مِنْ يَدِي مِرَارًا يَسْقُطُ وَآخُذُهُ وَيَسْقُطُ فَآخُذُهُ»

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: غزوۂ احد کے دن میں ان لوگوں میں تھا جن پر نیند کا غلبہ تھا۔ حتیٰ کہ کئی دفعہ میرے ہاتھ سے تلوار گر گئی تھی۔ وہ گر پڑتی اور میں اسے اٹھالیتا۔ وہ پھر گر پڑتی اور میں پھر اسے اٹھالیتا تھا۔

21- بَابٌ

آیت لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ کا بیان

{لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ} [آل عمران: 128]

ترجمہ کنز الایمان: یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا اُن پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں (پ ۴، آل عمران ۱۲۸)

قَالَ حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ شُجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: «كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ» فَنَزَلَتْ: {لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ} [آل عمران: 128]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ اُحد میں نبی کریم ﷺ کے سر مبارک کو زخمی کردیا گیا تھا، تو آپ نے فرمایا: وہ قوم کیسے نجات پاسکتی ہے جس نے اپنے نبی کو زخمی کردیا، اس پر آیت نازل ہوئی کہ ترجمہ کنز الایمان: یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں (پ ۴، آل عمران ۱۲۸)۔

4069 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

4068- سنن ترمذی: 3008

4069- انظر الحدیث: 7346,4559,4070، سنن نسائی: 1077

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِنَ الفَجْرِ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ العَنْ فُلاَنًا وَفُلاَنًا وَفُلاَنًا» بَعْدَ مَا يَقُولُ «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ» فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ} [آل عمران: 128]- إِلَى قَوْلِهِ- {فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ} [آل عمران: 128]

رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد جب سر مبارک اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد کے بعد یہ دعا کی: اے اللہ! فلاں، فلاں اور فلاں پر لعنت فرما۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرما دیا کہ ترجمہ کنز الایمان: یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں ــــــ تا ــــــ وہ ظالم ہیں (پ ۴، آل عمران ۱۲۸)

4070- وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَدْعُو عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ، وَسُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، وَالحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَزَلَتْ {لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ} [آل عمران: 128]- إِلَى قَوْلِهِ- {فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ} [آل عمران: 128]

حنظلہ بن ابوسفیان کا بیان ہے کہ میں نے سالم بن عبداللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام کی ہلاکت کے لیے دعا کی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا اُن پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں (پ ۴، آل عمران ۱۲۸)

22- بَابُ ذِكْرِ أُمِّ سَلِيطٍ

اُمِّ سُلیط کا ذکر

4071 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَقَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ المَدِينَةِ، فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطٌ جَيِّدٌ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، أَعْطِ هَذَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ، يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ، فَقَالَ عُمَرُ: أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ بِهِ، «وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الأَنْصَارِ، مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» قَالَ عُمَرُ: فَإِنَّهَا

ثعلبہ بن ابو مالک کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ منورہ کی مستورات کے درمیان چادریں تقسیم فرمائیں تو ان میں سے ایک بہترین چادر باقی بچ گئی۔ جو حضرات آپ کے پاس تھے ان میں سے کچھ نے کہا کہ اے امیر المومنین! یہ رسول اللہ ﷺ کی اس صاحبزادی کو دے دیجئے جو آپ کے کاشانہ میں ہے۔ ان کا اشارہ حضرت اُمِّ کلثوم بنت علی کی طرف تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اُمِّ سُلیط ان سے زیادہ حق دار ہے۔ حضرت ام سُلیط انصار کی ان عورتوں سے ہیں جنہوں

4070- راجع الحدیث: 4069

4071- راجع الحدیث: 2881

كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ

نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ غزوہ اُحد کے دن یہ ہمارے لیے مشکیزے میں پانی بھر کر لاتی تھیں۔

23-بَابُ قَتْلِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت

4072- حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا حِمْصَ، قَالَ لِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدِيٍّ: هَلْ لَكَ فِي وَحْشِيٍّ، نَسْأَلُهُ عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. وَكَانَ وَحْشِيٌّ يَسْكُنُ حِمْصَ، فَسَأَلْنَا عَنْهُ، فَقِيلَ لَنَا: هُوَ ذَاكَ فِي ظِلِّ قَصْرِهِ، كَأَنَّهُ حَمِيتٌ، قَالَ: فَجِئْنَا حَتَّى وَقَفْنَا عَلَيْهِ بِيَسِيرٍ، فَسَلَّمْنَا فَرَدَّ السَّلَامَ، قَالَ: وَعُبَيْدُ اللّٰهِ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَتِهِ، مَا يَرَى وَحْشِيٌّ إِلَّا عَيْنَيْهِ وَرِجْلَيْهِ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: يَا وَحْشِيُّ أَتَعْرِفُنِي؟ قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ، إِلَّا أَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ عَدِيَّ بْنَ الْخِيَارِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً يُقَالُ لَهَا أُمُّ قِتَالٍ بِنْتُ أَبِي الْعِيصِ، فَوَلَدَتْ لَهُ غُلَامًا بِمَكَّةَ، فَكُنْتُ أَسْتَرْضِعُ لَهُ، فَحَمَلْتُ ذَلِكَ الْغُلَامَ مَعَ أُمِّهِ فَنَاوَلْتُهَا إِيَّاهُ، فَلَكَأَنِّي نَظَرْتُ إِلَى قَدَمَيْكَ، قَالَ: فَكَشَفَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: أَلَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ، فَقَالَ لِي مَوْلَايَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ: إِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَمِّي فَأَنْتَ حُرٌّ، قَالَ:

جعفر بن عمرو بن اُمیہ ضمیری کا بیان ہے کہ میں نے عبید اللہ بن عدی بن خیار کے ہمراہ سفر کیا۔ جب ہم حمص پہنچے تو عبید اللہ نے مجھ سے کہا کہ ہم حضرت وحشی کے پاس جا کر کیا شہادتِ حمزہ کا معاملہ دریافت نہ کریں؟ اور حضرت وحشی ان دنوں حمص میں اقامت پذیر تھے۔ ہم نے ان کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو ہمیں بتایا گیا کہ وہ اپنی دیوار کے سایۂ میں اس طرح بیٹھے ہوئے ہیں جیسے پھولی ہوئی مشک جعفر کا بیان ہے کہ تھوڑی ہی دیر میں ہم حضرت وحشی کے پاس جا پہنچے۔ پس ہم نے سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ ان کا بیان ہے کہ عبید اللہ نے اپنے عمامہ کے ساتھ خود کو یوں چھپالیا کہ ان کی آنکھوں اور پیروں کے سوا وحشی کو اور کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا۔ پھر عبید اللہ نے کہا: اے حضرت وحشی! کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟ انہوں نے ان کی طرف دیکھ کر کہا کہ پہچانتا تو نہیں، ہاں اتنا جانتا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت سے شاید کی تھی جس کا نام اُمِ قتال بن ابوالعیص تھا، اس کے بطن سے مکّہ مکرمہ میں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا۔ میں نے اس کے لیے دودھ پلانے والی تلاش کی تھی، لہٰذا میں اس کی والدہ کے ساتھ اسے اٹھا کر لے گیا تھا۔ اب تمہارے قدموں کو دیکھ کر محسوس ہو رہا ہے کہ گویا وہی، بچہ میرے پاس ہے۔ جعفر کا بیان ہے کہ یہ سن کر

فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ عَيْنَيْنِ، وَعَيْنَيْنِ جَبَلٌ بِحِيَالِ أُحُدٍ، بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَادٍ، خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ إِلَى القِتَالِ، فَلَمَّا أَنِ اصْطَفُّوا لِلْقِتَالِ، خَرَجَ سِبَاعٌ فَقَالَ: هَلْ مِنْ مُبَارِزٍ؟ قَالَ: فَخَرَجَ إِلَيْهِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ، فَقَالَ: يَا سِبَاعُ، يَا ابْنَ أُمِّ أَنْمَارٍ مُقَطِّعَةِ البُظُورِ، أَتُحَادُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ، فَكَانَ كَأَمْسِ الذَّاهِبِ، قَالَ: وَكَمَنْتُ لِحَمْزَةَ تَحْتَ صَخْرَةٍ، فَلَمَّا دَنَا مِنِّي رَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي، فَأَضَعُهَا فِي ثُنَّتِهِ حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ وَرِكَيْهِ، قَالَ: فَكَانَ ذَاكَ العَهْدَ بِهِ، فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ مَعَهُمْ، فَأَقَمْتُ بِمَكَّةَ حَتَّى فَشَا فِيهَا الإِسْلاَمُ، ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ، فَأَرْسَلُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا، فَقِيلَ لِي: إِنَّهُ لاَ يَهِيجُ الرُّسُلَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَآنِي قَالَ: «آنْتَ وَحْشِيٌّ» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ» قُلْتُ: قَدْ كَانَ مِنَ الأَمْرِ مَا بَلَغَكَ، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّي» قَالَ: فَخَرَجْتُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مُسَيْلِمَةُ الكَذَّابُ، قُلْتُ: لَأَخْرُجَنَّ إِلَى مُسَيْلِمَةَ، لَعَلِّي أَقْتُلُهُ فَأُكَافِئَ بِهِ حَمْزَةَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ، فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، قَالَ: فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي ثَلْمَةِ جِدَارٍ، كَأَنَّهُ جَمَلٌ أَوْرَقُ ثَائِرُ الرَّأْسِ، قَالَ: فَرَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي، فَأَضَعُهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، قَالَ: وَوَثَبَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ عَلَى هَامَتِهِ،

عبید اللہ نے اپنا چہرہ کھول دیا اور کہنے لگے، کیا آپ یہ بتائیں گے کہ حضرت حمزہ کو کس طرح شہید کیا تھا؟ جواب دیا، ہاں۔ حضرت حمزہ نے طعیمہ بن عدی بن خیار کو میدانِ بدر میں قتل کیا تھا۔ مجھ سے میرے آقا جُبیر بن مطعم نے کہا کہ اگر حمزہ کو میرے چچا کے بدلے قتل کردو تو تم آزاد ہو۔ ان کا بیان ہے کہ جب لوگ عینین کے سال لڑنے کے لیے نکلے اور عَینین کوہ اُحد کی پہاڑیوں میں سے ایک پہاڑی ہے اور ان کے درمیان ایک نالہ ہے۔ پس میں بھی لڑنے کے لیے لوگوں کے ساتھ نکلا۔ جب سباع پہلوان نے میدان میں نکل کر مبارز طلب کیا تو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اس کے مقابلے پر آئے اور فرمایا: اے سباع! اُمّ انمار کے بیٹے، جو بچوں کے ختنے کیا کرتی تھی، تم بھی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہو؟ ان کا بیان ہے کہ حضرت حمزہ نے اسے یوں ملک عدم پہنچا دیا جیسے گزری ہوئی کل۔ یہ فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت حمزہ کے لیے ایک پتھر کی آڑ میں چھپ گیا۔ جب وہ میرے نزدیک آئے تو میں نے اپنا نیزہ پھینک کر مارا جو ان کے زیر ناف لگا اور سرین سے پار ہوگیا۔ ان کا بیان ہے کہ یہ حضرت حمزہ کا آخری وقت تھا۔ جب لوگ جنگ سے واپس لوٹے تو میں بھی واپس لوٹا اور مکّہ مکرمہ میں اقامت پذیر رہا۔ جب اس سرزمین میں اسلام پھیل گیا تو میں طائف چلا گیا۔ اہلِ طائف نے مجھے قاصد بنا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھیجا اور بتا دیا کہ وہ قاصدوں کو تکلیف نہیں پہنچایا کرتے۔ پس میں دوسرے لوگوں کے ساتھ چل دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: کیا تم وحشی ہو؟ میں عرض گزار

قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الفَضْلِ: فَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: "فَقَالَتْ جَارِيَةٌ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ: وَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، قَتَلَهُ العَبْدُ الأَسْوَدُ"

24-بَابُ مَا أَصَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الجِرَاحِ يَوْمَ أُحُدٍ

4073- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

ہوا، ہاں۔ فرمایا: کیا حمزہ کو تم نے شہید کیا تھا؟ میں نے جواب دیا، یہ ایسی بات ہے جو پوری طرح آپ کے علم میں ہے۔ فرمایا: کیا تم مجھ سے اپنا منہ چھپا سکتے ہو؟ ان کا بیان ہے کہ پھر میں باہر نکل آیا۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور مسیلمہ کذاب نبوت کا دعویٰ کرتا ہوا نکلا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں بھی مسلمانوں کے ساتھ اس سے لڑنے کے لیے نکلوں گا، شاید اسے قتل کر سکوں اور یہ حضرت حمزہ کے قتل کرنے کا کفارہ ہو جائے۔ پس میں بھی لوگوں کے ساتھ نکلا اور ہوتا رہا جو کچھ ہوا۔ ان کا بیان ہے کہ ایک آدمی دیوار کی آڑ میں کھڑا تھا۔ جس کا رنگ اونٹ کے مانند تھا اور اس نے اپنا سر جھکایا ہوا تھا۔ میں نے جانتے ہوئے کہ مسیلمہ یہی ہے اپنا وہی نیزہ سنبھالا اور پھینک کر اس کی چھاتی کے بیچم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے غزوۂ اُحد میں ان کے ستر افراد شہید ہوئے اور ستر بئر معمونہ کے واقع میں اور ستر ہی جنگِ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ بئر معونہ کا واقعہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ہوا تھا۔

اور یمامہ کا واقعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا جبکہ مُسیلمہ کذاب سے ٹکر ہوئی تھی۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا غزوۂ احد میں زخمی ہونا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

4073- صحیح مسلم: 4624

الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِ، يُشِيرُ إِلَى رَبَاعِيَتِهِ، اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ»

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قوم سے سخت غضبناک ہے جس نے اپنے نبی دانتوں کو زخمی کیا اپنے سامنے کے دندانِ مبارک کی طرف ارشارہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا سخت غضبناک ہے اس شخص، (ابی بن خلف) پر جس کو رسول اللہ ﷺ نے راہِ خدا میں قتل کیا تھا۔

4074- حَدَّثَنِي مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الأُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْهَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اس شخص پر اللہ تعالیٰ سخت غضب ناک ہے جس کو نبی کریم ﷺ نے راہِ خدا میں قتل کیا تھا نیز اس قوم پر اللہ سخت غضب ناک ہے جس نے اللہ کے نبی کا چہرہ مبارک لہولہان کیا تھا۔

000- بَابٌ

باب

4075 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ المَاءَ، وَبِمَا دُووِيَ، قَالَ: كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُهُ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ المَاءَ بِالْمِجَنِّ، فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ المَاءَ لاَ يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً، أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ، فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا، فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَئِذٍ، وَجُرِحَ وَجْهُهُ،

ابو حازم فرماتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے رسول اللہ ﷺ کے زخمی ہونے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے بخوبی علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زخم کو کس نے دھویا، پانی کس نے ڈالا اور کیا دوائی استعمال کی گئی۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسولِ خدا تو دھو رہی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھری ہوئی ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے تو خون اور بھی زیادہ بہنے لگا ہے تو انہوں نے بوریے کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ زخم میں بھر دی تو خون بہنا بند ہوگیا۔ اور اس دن آپ کے سامنے کے

4074- انظر الحدیث: 4076

4075- راجع الحدیث: 2911,343

وَكُسِرَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ"

دندانِ مبارک زخمی کر دیئے تھے اور آپ کے مبارک چہرے کو زخمی کر دیا تھا کیونکہ سر مبارک کا خود توڑ دیا تھا۔

4076 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: »اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ، وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ دَمَّى وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا سخت غضب ہے جس کو نبی کریم ﷺ نے قتل کیا اور اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر سخت غضب ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے مبارک چہرے کو خون آلود کیا تھا۔

25-بَابُ {الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ} [آل عمران: 172]

آیت: الذین استجابو اللہ والرسول کا بیان

4077 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، {الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ القَرْحُ} [آل عمران: 172] لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ، قَالَتْ لِعُرْوَةَ: يَا ابْنَ أُخْتِي، كَانَ أَبَوَاكَ مِنْهُمْ: الزُّبَيْرُ، وَأَبُو بَكْرٍ، لَمَّا أَصَابَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَابَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَانْصَرَفَ عَنْهُ المُشْرِكُونَ، خَافَ أَنْ يَرْجِعُوا، قَالَ: »مَنْ يَذْهَبُ فِي إِثْرِهِمْ« فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا، قَالَ: كَانَ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ، وَالزُّبَيْرُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آیت: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا ان کے نکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لئے بڑا ثواب ہے (پ ۴، آل عمران ۱۷۲) کے بارے میں حضرت عروہ سے فرمایا: اے بھانجے! تمہارے والدِ محترم حضرت زبیر اور تمہارے نانا جان حضرت ابو بکر بھی ان لوگوں میں سے ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ کو غزوۂ احد میں مشرکین کی طرف سے صدمہ پہنچا تو اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ پھر نہ واپس لوٹ آئیں۔ آپ نے فرمایا، ان لوگوں کے حالات سے کون خبردار کرے گا؟ پس مسلمانوں میں سے ستر حضرات اس مہم پر گئے جن میں حضرت ابو بکر اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔

26-بَابُ مَنْ قُتِلَ مِنَ المُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ

شہیدانِ احد کا بیان

مِنْهُمْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ، وَاليَمَانُ،

ان حضرات میں حضرت حمزہ، حضرت یمان،

4076- راجع الحديث: 6170,4074

وَأَنَسُ بْنُ النَّضْرِ، وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ«

حضرت انس بن نضر اور حضرت مصب بن عمیر بھی ہیں۔

4078 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ العَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا أَعَزَّ يَوْمَ القِيَامَةِ مِنَ الأَنْصَارِ قَالَ قَتَادَةُ: وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ " قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ، وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ سَبْعُونَ، وَيَوْمَ اليَمَامَةِ سَبْعُونَ، قَالَ: »وَكَانَ بِئْرُ مَعُونَةَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَوْمُ اليَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ، يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ الكَذَّابِ«

قتادہ نے فرمایا کہ عرب کے تمام قبائل میں کوئی قبیلہ انصار کے مقابلے میں اس عزت کو حاصل نہیں کر سکا کہ اس کے سب سے زیادہ آدمی شہید ہوئے اور قبیلہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عزت کے ساتھ اٹھے گا۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ غزوہ احد میں قبیلہ انصار کے ستر آدمی شہید ہوئے اور بئر معونہ کے حادثہ میں اس کے ستر آدمی شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی میں اس کے ستر آدمی شہید ہوئے۔ راوی نے بیان کیا کہ بئر معونہ کا واقعہ رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں پیش آیا تھا اور یمامہ کی جنگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوئی تھی جو مسیلمہ کذاب سے ہوئی تھی۔

4079 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ يَقُولُ: »أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ« فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ: »أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلاَءِ يَوْمَ القِيَامَةِ« وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شہداء احد میں سے دو دو حضرات کو رسول اللہ ﷺ نے ایک کپڑے میں جمع فرمایا پھر دریافت فرماتے کہ ان میں سے قرآنِ مجید کس کو زیادہ یاد تھا۔ جب کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو آپ لحد میں پہلے اسے رکھواتے اور فرمایا کہ بروز قیامت میں ان سب پر گواہ ہوں اور حکم فرمایا کہ انہیں اسی طرح خون میں لتھڑے ہوئے دفن کر دیا جائے اور نہ ان پر نمازِ جنازہ پڑھی گئی اور نہ انہیں غسل دیا گیا۔

4080 - وَقَالَ أَبُو الوَلِيدِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ ابْنِ المُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ،

نیز حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد ماجد کو شہید کر دیا گیا تو میں رونے لگا

4079- راجع الحديث:1343

4080- راجع الحديث:1244

قَالَ: لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَبْكِي، وَأَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ، فَجَعَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنِي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لاَ تَبْكِيهِ - أَوْ: مَا تَبْكِيهِ - مَا زَالَتِ المَلاَئِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ "

اور ان کے چہرے سے کپڑے کو ہٹاتا۔ چنانچہ صحابہ کرام مجھے ایسا کرنے سے منع کرتے رہے لیکن نبی کریم ﷺ نے مجھے منع نہیں فرمایا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان پر نہ رُو یا ان پر کیوں روتی ہو، ان کا جنازہ اٹھنے تک فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کیے رکھیں گے۔

4081 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أُرَى - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ، فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ المُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ، فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ بِهِ اللَّهُ مِنَ الفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ المُؤْمِنِينَ، وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا، وَاللَّهُ خَيْرٌ، فَإِذَا هُمُ المُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ»

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک خواب میں یہ دیکھا کہ تلوار ہلائی تو اس کی نوک ٹوٹ گئی۔ اس کی تعبیر وہی سانحہ ہے جو مسلمانوں کو غزوہ احد کے دن پیش آیا۔ پھر میں نے دوبارہ ہلائی تو وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہوگئی۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے بعد میں فتح عنایت فرمائی اور ان میں اتحاد پیدا کر دیا۔ اسی خواب کے اندر میں نے گائیں دیکھیں اور اس کی تعبیر وہی ہے جو غزوہ احد میں مسلمانوں کے سامنے آئی۔

4082 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ، فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى، أَوْ ذَهَبَ، لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً، كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلاَهُ، وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلاَهُ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الإِذْخِرَ»

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ رضائے الٰہی کے لئے ہجرت کی تھی، پس ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہوگیا۔ ہم میں سے کچھ حضرات وہ بھی ہیں جنہوں نے اپنے اجر میں سے یہاں چکھ کر بھی نہیں دیکھا جیسے حضرت مصعب بن عمیر، یہ غزوہ احد میں شہید ہوئے اور پیچھے صرف ایک کمبل چھوڑا تھا۔ جب ہم ان کے سر کو چھپاتے تو پیر کھل جاتے تھے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا۔ پس نبی کریم ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ اس کے ساتھ ان کا

4081- راجع الحديث:3622

4082- راجع الحديث:1276

أَوْ قَالَ: «أَلْقُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الإِذْخِرِ» وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا

سر چھپا دو اور ان کے پیروں پر اذخر ڈال دو یا یہ فرمایا کہ ان کے پیروں پر تھوڑی سی اذخر ڈال دو اور ہم میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جن کے پھل پک گئے اور وہ ان سے لطف لے رہے ہیں۔

27- بَابٌ: أُحُدٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان کہ اُحد پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے

قَالَهُ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عباس بن سہل ابوحمید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسے روایت کیا ہے۔

4083 - حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ»

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ پہاڑ (احد) ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

4084 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرٍو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ: «هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوہ اُحد نظر آیا تو آپ نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اے اللہ! بیشک حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پتھریلی جگہوں کے درمیان کی جگہ کو حرم بناتا ہوں۔

4085 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا، فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الأَرْضِ، أَوْ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ایک روز باہر نکلے اور شہدائے احد پر اس طرح نماز پڑھی جیسے میت کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔ میں پہلے جا کر تمہارے کام درست کرنے والا ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں اور میں اپنے حوض کوثر کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے

4083- راجع الحدیث: 371، صحیح مسلم: 3360,3359

4084- راجع الحدیث: 2889,371

4085- راجع الحدیث: 1344

مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا«

خزانوں کی چابیاں مرحمت فرمائی گئی ہیں یا مجھے زمین کی چابیاں عطا فرمائی گئیں ہیں خدا کی قسم، مجھے یہ مطلقاً تمہارے متعلق ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگ جاؤ گے بلکہ ڈر تو اس بات کا ہے کہ تم کہیں دنیا میں نہ پھنس جاؤ۔

28- بَابُ غَزْوَةِ الرَّجِيعِ، وَرِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَبِئْرِ مَعُونَةَ، وَحَدِيثِ عَضَلٍ، وَالْقَارَةِ، وَعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ، وَخُبَيْبٍ وَأَصْحَابِهِ

غزوۂ رجیع اور رعل، ذکوان، بئر معونہ کا بیان ہے نیز عضل، قارہ اور عاصم بن ثابت حبیب اور ان کے ساتھیوں کا واقعہ

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ: »أَنَّهَا بَعْدَ أُحُدٍ«

ابن اسحاق نے عاصم بن عمر سے نقل کیا کہ یہ غزوۂ اُحد سے بعد کی بات ہے۔

4086- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: »بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ« وَهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ: بَنُو لَحْيَانَ، فَتَبِعُوهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَامٍ، فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتَّى أَتَوْا مَنْزِلًا نَزَلُوهُ، فَوَجَدُوا فِيهِ نَوَى تَمْرٍ تَزَوَّدُوهُ مِنَ الْمَدِينَةِ، فَقَالُوا: هَذَا تَمْرُ يَثْرِبَ، فَتَبِعُوا آثَارَهُمْ حَتَّى لَحِقُوهُمْ، فَلَمَّا انْتَهَى عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَئُوا إِلَى فَدْفَدٍ، وَجَاءَ الْقَوْمُ فَأَحَاطُوا بِهِمْ، فَقَالُوا: لَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ إِنْ نَزَلْتُمْ إِلَيْنَا، أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: أَمَّا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سریہ روانہ فرمایا اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت انصاری کو امیر مقرر کر دیا جو حضرت عاصم بن عمر بن خطاب کے ماموں تھے۔ جب یہ حضرات عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان ہدہ کے مقام پر پہنچے۔ قبیلہ لحیان والوں کو کسی نے ان کے بارے میں بتا دیا۔ یہ ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ ہے۔ پس انہوں نے سو کے قریب تیر انداز ان کی تلاش میں بھیج دیئے۔ وہ ان کے قدموں کی تلاش میں تھے۔ حتیٰ کہ انہوں نے ان حضرات کے ٹھہرنے کی ایک جگہ پر کھجوروں کی گٹھلیاں دیکھ کر کہا کہ یہ تو یثرب کی کھجوریں لگتی ہیں۔ پس وہ پیروں کے نشانات دیکھتے ہوئے پیچھے چلتے گئے۔ جب حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں نے دیکھا کہ وہ لوگ نزدیک آ گئے تو یہ ایک پہاڑی پر چڑھ گئے۔ کافروں نے پہاڑی کو گھیر لیا اور ان سے

4086- راجع الحدیث:3045

أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ، اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ، فَقَاتَلُوهُمْ حَتَّى قَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ بِالنَّبْلِ، وَبَقِيَ خُبَيْبٌ وَزَيْدٌ وَرَجُلٌ آخَرُ، فَأَعْطَوْهُمُ العَهْدَ وَالمِيثَاقَ، فَلَمَّا أَعْطَوْهُمُ العَهْدَ وَالمِيثَاقَ نَزَلُوا إِلَيْهِمْ، فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ حَلُّوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ، فَرَبَطُوهُمْ بِهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِي مَعَهُمَا: هَذَا أَوَّلُ الغَدْرِ، فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَتَلُوهُ، وَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ، وَزَيْدٍ حَتَّى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ، فَاشْتَرَى خُبَيْبًا بَنُو الحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا، حَتَّى إِذَا أَجْمَعُوا قَتْلَهُ اسْتَعَارَ مُوسًى مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الحَارِثِ لِيَسْتَحِدَّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ، قَالَتْ: فَغَفَلْتُ عَنْ صَبِيٍّ لِي، فَدَرَجَ إِلَيْهِ حَتَّى أَتَاهُ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ فَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَ ذَاكَ مِنِّي وَفِي يَدِهِ المُوسَى، فَقَالَ: أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَاكِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، وَكَانَتْ تَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ وَمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ، وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الحَدِيدِ، وَمَا كَانَ إِلَّا رِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ، فَخَرَجُوا بِهِ مِنَ الحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ، فَقَالَ: دَعُونِي أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: لَوْلاَ أَنْ تَرَوْا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ مِنَ المَوْتِ لَزِدْتُ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ القَتْلِ هُوَ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا، ثُمَّ قَالَ:

[البحر الطويل]

مَا أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا ... عَلَى أَيِّ شِقٍّ

کہنے لگے کہ اگر تم نیچے اتر آؤ اور خود کو ہمارے حوالے کردو تو ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم نے کہا: ساتھیو! میں تو کافروں کی پناہ میں جانے کے لئے بالکل تیار نہیں۔ پھر دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے حال سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع فرما۔ دشمنوں نے تیر برسانے شروع کر دیئے۔ جس سے حضرت عاصم اور ان کے ساتھ ساتھی شہید ہوگئے اور باقی تین حضرات ان کے عہد کا یقین کرتے ہوئے نیچے اتر آئے یعنی حضرت خبیب، حضرت زید بن دثنہ، تیسرے کوئی اور جب انہوں نے خود کو ان کے حوالے کر دیا تو وہ کمانوں سے تانت نکال کر ان کی مشکیں باندھنے لگے۔ تیسرے ساتھی نے دیکھا کہ یہ تو شروع میں ہی وعدہ خلافی کرنے لگے تو فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا، مجھے اس کی نسبت اپنے مقتول بھائیوں کے پاس پہنچ جانا زیادہ پسند ہے۔ کافروں نے ان کے ساتھ بہت زور لگایا لیکن یہ بالکل آمادہ نہ ہوئے تو آخر وہ حضرت خبیب اور حضرت زید کو لے کر چلے گئے حتیٰ کہ دونوں حضرات کو فروخت کر دیا۔ یہ واقعہ جنگِ بدر سے بعد کا ہے، چنانچہ حضرت خبیب کو بنوحارث بن عامر بن نوفل نے خرید لیا کیونکہ غزوۂ بدر میں انہوں نے حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ حضرت خبیب کافی روز تک ان کی قید میں رہے۔ تو انہوں نے قتل کرنے کی ٹھان لی انہوں نے حارث کی ایک بیٹی سے استرا مانگا۔ عورت نے استرا دیدیا اور اپنے بچے کی طرف سے غافل ہوگئی اور بچہ ادھر جاتا ہوا حضرت خبیب کے پاس چلا گیا انہوں نے اسے اپنی ران پر بٹھا لیا۔ جب اس نے بچے کو ان کے پاس دیکھا تو بہت

كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي،

وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَشَأْ ... يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ، وَبَعَثَتْ قُرَيْشٌ إِلٰى عَاصِمٍ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْ جَسَدِهِ يَعْرِفُونَهُ وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ، فَبَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ، فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ، فَلَمْ يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ

گھبرائی حضرت خبیب نے اس کی پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم اس لئے خوفزدہ ہو کہ میں بچے کو قتل کردوں گا؟ میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ وہ عورت کہتی تھی کہ میں نے خبیب سے زیادہ نیک کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ بیشک میں نے ایک دن انہیں انگور کھاتے ہوئے دیکھا اور گچھا ان کے ہاتھ میں تھا۔ حالانکہ ان دنوں مکّہ مکرمہ میں کوئی پھل نہیں ملتا تھا اور ویسے وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ پس یہ وہ روزی تھی جو اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرماتا تھا۔ جب بنی حارث انہیں قتل کرنے کی خاطر حرم کی حدود سے باہر لے گئے تو اس وقت حضرت خبیب نے کہا۔ مجھے دو رکعتیں پڑھنے کی اجازت دے دیجئے۔ پس انہوں نے یہ چھوڑ دیئے تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا خدا کی قسم، میں یہ رکعتیں کافی دیر میں پڑھتا لیکن اس وجہ سے دیر نہ کی کہ کہیں تم یہ نہ سمجھو کہ میں موت سے خوفزدہ رہا ہوں۔ پھر دعا مانگی۔ اے اللہ! ان ایک ایک کو تباہ کر، چُن چُن کر قتل کر اور ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑ۔ پھر یہ اشعار پڑھے۔

صدق ووفا پر مارا جاؤں تو کیا غم
اللہ کی راہ میں گرا دیا جاؤں تو کیا غم
میری جان کریم رب کے حوالے
اس کے حال کو برکتوں سے بھر دے

پھر عقبہ بن حارث نے کھڑے ہو کر انہیں قتل کر دیا۔ اور قریش نے حضرت عاصم بن ثابت کی طرف کچھ افراد بھیجے تا کہ ان کے جسم کا کوئی حصہ کا ٹکڑا لائیں جس سے ان کی پہچان ہو سکے کیونکہ انہوں نے ان کے بڑوں میں سے غزوۂ بدر میں ایک کو قتل کیا

تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش کے پاس بھڑوں کی مثل جانور بھیج دیئے جنہوں نے کسی کو ان کی لاش کے پاس پھٹکنے بھی نہیں دیا اور وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لیجانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

فائدہ: کرامات جمع ہے کرامت کی بمعنی تعظیم و احترام، اصطلاح شریعت میں کرامت وہ عجیب و غریب چیز ہے جو ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ حق یہ ہے کہ جو چیز نبی کا معجزہ بن سکتی ہے وہ ولی کی کرامت بن سکتی ہے سواء اس معجزہ کے جو دلیل نبوت ہو جیسے وحی اور آیاتِ قرآنیہ۔ معتزلہ کرامات کا انکار کرتے ہیں، اہلِ سنت کے نزدیک کرامت حق ہے۔ آصف بن برخیا کا پلک جھپکنے سے پہلے تخت بلقیس کو یمن سے شام میں لے آنا، حضرت مریم کا بغیر خاوند حاملہ ہونا اور غیبی رزق کھانا، اصحاب کہف کا بے کھانا پانی صدہا سال تک زندہ رہنا کرامات اولیاء ہیں جو قرآن مجید سے ثابت ہیں۔ حضور غوث پاک کی کرامات شمار سے زیادہ ہیں۔ (اشعہ) حضور انور کے معجزات بے شمار، سرکار بغداد کے کرامات بے شمار، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سب کو عام سرکار بغداد کی ولایت سب کو عام، فرماتے ہیں کہ میرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہے آپ کی ولایت تا قیامت جاری ہے ۔

غوث اعظم درمیان اولیاء چوں جنابِ مصطفیٰ درانبیاء

ولایت اور کرامات دین کی حقانیت اور اس کے منسوخ نہ ہونے کی دلیل ہیں۔ اب عیسائیوں یہودیوں میں کوئی ولی نہیں کیونکہ وہ نبوتیں منسوخ ہو چکیں۔ آج سواء اہل سنت کے کسی فرقے میں اولیاء نہیں دیوبندی، وہابی، شیعہ، مرزائی، چکڑالوی کسی دین میں ولی نہیں کیونکہ یہ فرقے باطل ہیں۔ جس شاخ کا تعلق جڑ سے قائم نہ رہے وہاں جڑ سے فیض آنا بند ہو جاوے اس شاخ میں پھل پھول نہیں لگتے۔ اسلام کی جڑ ہری ہے کہ اس میں اب بھی اولیاء اللہ اور کرامات پائے جاتے ہیں مگر ان فرقوں کا تعلق جڑ سے نہیں دوسرے دینوں کی جڑیں خشک ہو چکیں لہذا ان میں ولایت نہیں۔

(مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۱۹۰)

4087 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ: «الَّذِي قَتَلَ خُبَيْبًا، هُوَ أَبُو سِرْوَعَةَ»

عبداللہ بن محمد، سفیان، عمرو نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت خبیب کے قاتل کا نام ابوسروعہ ہے۔

4088 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ رَجُلًا لِحَاجَةٍ، يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ، فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَّانِ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ، رِعْلٌ، وَذَكْوَانُ، عِنْدَ بِئْرٍ يُقَالُ لَهَا بِئْرُ مَعُونَةَ، فَقَالَ الْقَوْمُ: وَاللَّهِ مَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ستر افراد کو ایک حاجت کے تحت روانہ فرمایا جنہیں قاری حضرات کہا جاتا تھا۔ چنانچہ بنو سلیم کے قبیلہ رعل اور قبیلہ ذکوان والوں نے انہیں ایک کنوئیں کے پاس گھیر لیا جس کو بئر معونہ کہتے تھے۔ انہوں نے کہا بھی کہ خدا کی قسم ہم کسی سے لڑنے

إِيَّاكُمْ أَرَدْنَا، إِنَّمَا نَحْنُ مُجْتَازُونَ فِي حَاجَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَتَلُوهُمْ »فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ، وَذَلِكَ بَدْءُ الْقُنُوتِ، وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ«

نہیں آئے بلکہ ہمیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حاجت کے تحت بھیجا ہے۔ اس کے باوجود ان لوگوں نے انہیں شہید کر دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک صبح کی نماز میں ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے دعا کی۔ قنوت کا آغاز یہیں سے ہوئی اور اس سے پہلے ہم قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔

4088م- قَالَ عَبْدُ العَزِيزِ وَسَأَلَ رَجُلٌ أَنَسًا عَنِ القُنُوتِ أَبَعْدَ الرُّكُوعِ أَوْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ القِرَاءَةِ؟ قَالَ: »لَا بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ القِرَاءَةِ«

عبد العزیز کا قول ہے کہ حضرت انس سے قنوت کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ رکوع کے بعد ہے یا قرات ختم کرنے کے بعد؟ انہوں نے فرمایا بلکہ قرات ختم کر لینے کے بعد ہے۔

4089 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: »قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا، بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنَ العَرَبِ«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد عرب کے بعض قبیلوں کی ہلاکت کے لئے دعا کی۔

4090- حَدَّثَنِي عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رِعْلًا، وَذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ، وَبَنِي لَحْيَانَ، اسْتَمَدُّوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَدُوٍّ، فَأَمَدَّهُمْ بِسَبْعِينَ مِنَ الأَنْصَارِ، كُنَّا نُسَمِّيهِمُ القُرَّاءَ فِي زَمَانِهِمْ، كَانُوا يَحْتَطِبُونَ بِالنَّهَارِ، وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ، حَتَّى كَانُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قَتَلُوهُمْ وَغَدَرُوا بِهِمْ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو فِي الصُّبْحِ عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ العَرَبِ، عَلَى رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ، وَبَنِي لَحْيَانَ« قَالَ أَنَسٌ: " فَقَرَأْنَا فِيهِمْ قُرْآنًا، ثُمَّ إِنَّ ذَلِكَ رُفِعَ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبائل رعل، ذکوان، عصیہ اور بنی لحیان والوں نے اپنے دشمنوں کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امداد کی عرض کی، آپ نے ستر انصار کے ساتھ ان کی مدد فرمائی۔ اس زمانے میں ج ہم انہیں قاری حضرات کہا کرتے تھے۔ وہ دن کو لکڑیاں لاتے اور رات کو نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب یہ حضرات برمعونہ کے پاس پہنچے تو انہیں قتل کر دیا گیا اور ان کے ساتھ دھوکا کیا۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے ایک مہینہ تک صبح کی نماز میں قبائل عرب سے قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان، قبیلہ عصیہ اور قبیلہ بنولحیان کے لئے قنوت پڑھی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم ان کے بارے

4088م- راجع الحدیث: 1001

4089- صحیح مسلم: 1552، سنن نسائی: 1077,1076، سنن ابن ماجہ: 1243

بَلِّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا أَنَّا لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا"

میں قرآن کریم کی ایک آیت پڑھا کرتے تھے جو بعد میں منسوخ ہوگئی یعنی "ہماری یہ خبر قوم کو پہنچا دی جائے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔ وہ ہم سے راضی ہے اور اس نے ہمیں راضی کر دیا ہے۔"

4090م- وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »قَنَتَ شَهْرًا فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ العَرَبِ، عَلَى رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ، وَبَنِي لِحْيَانَ«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ماہ تک صبح کی نماز میں قنوت پڑھی اور قبائل عرب میں سے قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان، قبیلہ عصیہ، قبیلہ بنی لحیان کی ہلاکت کے لیے دعا کی۔

4090م- زَادَ خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ: »أَنَّ أُولَئِكَ السَّبْعِينَ مِنَ الأَنْصَارِ قُتِلُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنًا كِتَابًا« نَحْوَهُ

خلیفہ کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ ستر حضرات انصار سے تھے جو بئر معونہ پر شہید کئے گئے اور اس حدیث میں لفظ قُرآناً سے کتاباً مراد ہے۔

4091- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »بَعَثَ خَالَهُ، أَخٌ لِأُمِّ سُلَيْمٍ، فِي سَبْعِينَ رَاكِبًا« وَكَانَ رَئِيسَ المُشْرِكِينَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ، خَيَّرَ بَيْنَ ثَلاَثِ خِصَالٍ، فَقَالَ: يَكُونُ لَكَ أَهْلُ السَّهْلِ وَلِي أَهْلُ المَدَرِ، أَوْ أَكُونُ خَلِيفَتَكَ، أَوْ أَغْزُوكَ بِأَهْلِ غَطَفَانَ بِأَلْفٍ وَأَلْفٍ؟ فَطُعِنَ عَامِرٌ فِي بَيْتِ أُمِّ فُلاَنٍ، فَقَالَ: غُدَّةٌ كَغُدَّةِ البَكْرِ، فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ مِنْ آلِ فُلاَنٍ، ائْتُونِي بِفَرَسِي، فَمَاتَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ، فَانْطَلَقَ حَرَامٌ أَخُو أُمِّ سُلَيْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ أَعْرَجُ، وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي فُلاَنٍ، قَالَ: كُونَا قَرِيبًا حَتَّى آتِيَهُمْ فَإِنْ آمَنُونِي كُنْتُمْ، وَإِنْ قَتَلُونِي أَتَيْتُمْ أَصْحَابَكُمْ، فَقَالَ: أَتُؤْمِنُونِي أُبَلِّغْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میرے ماموں جان یعنی میری والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم کے بھائی کی ماتحتی میں ستر سواروں کو روانہ فرمایا۔ مشرکین کے سردار عامر بن طفیل نے بارگاہ نبوت میں تین شرائط پیش کی تھیں۔ اس نے کہا کہ (۱) دیہات پر آپ کی اور شہروں پر میری حکومت ہو (۲) مجھے اپنا خلیفہ نامزد کر دیا جائے (۳) ورنہ اہل غطفان کے دو ہزار افراد کے ساتھ آپ پر حملہ کر دوں گا۔ پس عامر کو ام فلاں کے گھر میں طاعون کی بیماری نے آلیا اور کہنے لگا کہ اس خاندان کے گھر میں تو مجھے بھی اونٹ جیسی گلٹی نکل آئی ہے، پس بھاگنے کے لئے گھوڑا منگوایا اور اس کی پیٹھ پر ہی ملک عدم کو راہی ہوگیا۔ پس میرے ماموں حضرت حرام بن ملحان جو حضرت ام سلیم کے بھائی تھے، انہوں نے ایک لنگڑے

4091- راجع الحدیث:1001

رِسَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ، وَأَوْمَئُوا إِلَى رَجُلٍ، فَأَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ - قَالَ هَمَّامٌ أَحْسِبُهُ - حَتَّى أَنْفَذَهُ بِالرُّمْحِ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الكَعْبَةِ، فَلُحِقَ الرَّجُلُ، فَقُتِلُوا كُلُّهُمْ غَيْرَ الأَعْرَجِ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْنَا، ثُمَّ كَانَ مِنَ المَنْسُوخِ: إِنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا »فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلاَثِينَ صَبَاحًا، عَلَى رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَبَنِي لَحْيَانَ، وَعُصَيَّةَ، الَّذِينَ عَصَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «

آدمی..... کو ساتھ لیا، پھر کافروں کے پاس گئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اگر یہ مجھے پناہ دیدیں تو میرے پاس آجانا اور اگر مجھے قتل کردیں تو اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ جانا۔ پس انہوں نے کہا کیا تم مجھے امان دیتے ہو تاکہ میں تمہارے تک رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچا دوں یہ پیغام سنانے لگے اور انہوں نے ایک شخص کی جانب اشارہ کردیا، جس نے پیچھے سے آکر ان کو نیزہ مارا۔ ہمام راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں اسحاق بن عبداللہ نے یہ فرمایا کہ پھر نیزہ ان کے جسم سے پار ہوگیا۔ انہوں نے فرمایا اللہ اکبر، کعبہ کے رب کی قسم میں تو کامیاب ہوگیا۔ پھر وہ ان کے ساتھیوں تک بھی پہنچ گئے اور اس لنگڑے بزرگ کے سوا باقی سب کو شہید کردیا۔ وہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ایک آیت نازل فرمائی جو بعد میں منسوخ ہوگئی تھی کہ بیشک ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے ہیں، پس وہ ہم سے راضی ہے اور اس نے ہمیں راضی کردیا ہے۔'' پھر نبی کریم ﷺ نے تیس روز صبح کے وقت رعل، ذکوان، بنی لحیان اور عصیّہ قبائل کی ہلاکت کے لئے دعا کی کیونکہ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔

4092 - حَدَّثَنِي حِبَّانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: "لَمَّا طُعِنَ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ، وَكَانَ خَالَهُ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ، قَالَ: بِالدَّمِ هَكَذَا فَنَضَحَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: فُزْتُ وَرَبِّ الكَعْبَةِ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بئر معونہ کے دن جب حضرت حرام بن ملحان رضی اللہ عنہا میرے ماموں جان کو نیزہ مارا گیا تو انہوں نے اپنا خون لے کر اپنے منہ اور اپنے سر پر مل لیا اور فرمایا۔ ربِ کعبہ کی قسم، یقیناً میں تو کامیاب ہوگیا ہوں۔

4092- راجع الحدیث: 1001

4093- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فِي الخُرُوجِ حِينَ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الأَذَى، فَقَالَ لَهُ: أَقِمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَطْمَعُ أَنْ يُؤْذَنَ لَكَ؟ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »إِنِّي لَأَرْجُو ذَلِكَ« قَالَتْ: فَانْتَظَرَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ظُهْرًا، فَنَادَاهُ فَقَالَ: »أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ« فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ، فَقَالَ »أَشَعَرْتَ أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الخُرُوجِ« فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الصُّحْبَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »الصُّحْبَةَ« قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عِنْدِي نَاقَتَانِ، قَدْ كُنْتُ أَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوجِ، فَأَعْطَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَاهُمَا - وَهِيَ الجَدْعَاءُ - فَرَكِبَا، فَانْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا الغَارَ - وَهُوَ بِثَوْرٍ - فَتَوَارَيَا فِيهِ، فَكَانَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ غُلاَمًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ، أَخُو عَائِشَةَ لِأُمِّهَا، وَكَانَتْ لِأَبِي بَكْرٍ مِنْحَةٌ، فَكَانَ يَرُوحُ بِهَا وَيَغْدُو عَلَيْهِمْ وَيُصْبِحُ، فَيَدَّلِجُ إِلَيْهِمَا ثُمَّ يَسْرَحُ، فَلاَ يَفْطُنُ بِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّعَاءِ، فَلَمَّا خَرَجَ خَرَجَ مَعَهُمَا يُعْقِبَانِهِ حَتَّى قَدِمَا المَدِينَةَ، فَقُتِلَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کفار کی طرف سے ایذا رسائی کی حد ہو گئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے نکل جانے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا۔ ابھی ٹھہرے رہو۔ عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو اجازت ملنے تک ٹھہرا رہوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یقیناً یہی امید ہے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر اسی انتظار میں رہے۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ ظہر کے وقت تشریف لائے اور فرمایا کہ اپنے پاس سے دوسرے افراد کو پرے بھیج دو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیکہ یہ دونوں تو میری بیٹیاں ہیں۔ فرمایا، کیا تمہیں علم ہے کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! میں ساتھ رہوں گا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم ساتھ رہو گے۔ عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جو میں نے سفر کے لیے تیار کی ہیں پس ان میں سے جدعا نامی اونٹنی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی اور دونوں حضرات سوار ہو کر غار تک پہنچ گئے اور اس میں چھپ گئے۔ پس حضرت عائشہ صدیقہ کے ماں جائے بھائی حضرت عبداللہ بن طفیل بن سنجر کا غلام عامر بن فہیرہ روزانہ صبح و شام دودھ والی اونٹنیاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آتا تھا اور رات کو صبح تک رہتا اور پھر چلا جاتا تھا۔ چرواہوں میں سے کوئی بھی اس راز سے کو نہ جانتا تھا۔ جب دونوں حضرات غار سے نکلے تو راستہ بتانے کے لئے ان دونوں کو ساتھ لے لیا۔ حتیٰ کہ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ حضرت عامر بن فہیرہ کو بئر معونہ کے دن شہید کر دیا گیا

تھا۔

4093م- وَعَنْ أَبِي أُسَامَةَ، قَالَ: قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، فَأَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الَّذِينَ بِبِئْرِ مَعُونَةَ، وَأُسِرَ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ، قَالَ: لَهُ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ مَنْ هَذَا؟ فَأَشَارَ إِلَى قَتِيلٍ، فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ: هَذَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ، فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ مَا قُتِلَ رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ، حَتَّى إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الأَرْضِ، ثُمَّ وُضِعَ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ، فَقَالَ: " إِنَّ أَصْحَابَكُمْ قَدْ أُصِيبُوا، وَإِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا رَبَّهُمْ، فَقَالُوا: رَبَّنَا أَخْبِرْ عَنَّا إِخْوَانَنَا بِمَا رَضِينَا عَنْكَ، وَرَضِيتَ عَنَّا، فَأَخْبَرَهُمْ عَنْهُمْ " وَأُصِيبَ يَوْمَئِذٍ فِيهِمْ عُرْوَةُ بْنُ أَسْمَاءَ بْنِ الصَّلْتِ، فَسُمِّيَ عُرْوَةُ بِهِ وَمُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو، سُمِّيَ بِهِ مُنْذِرًا

حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ جب بئر معونہ والے حضرات کو شہید کر دیا گیا اور حضرت عمرو بن امیہ ضمری قید کر لئے گئے تو ایک لاش کی طرف اشارہ کر کے عامر بن طفیل نے اُن سے پوچھا کہ یہ کسی کی لاش ہے؟ عمرو بن امیہ نے جواب دیا کہ یہ حضرت عامر بن فہیرہ ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ میں نے ان کو شہادت کے بعد دیکھا کہ آسمان کی طرف اٹھا لئے گئے تھے، حتیٰ کہ میں نے ان کو زمین و آسمان کے درمیان معلق دیکھا تھا اور پھر نیچے رکھ دیئے گئے۔ پس نبی کریم کو اس واقعہ سے اللہ نے مطلع فرما دیا اور آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ تمہارے بھائی جام شہادت نوش کر گئے ہیں اور انہوں نے آخری وقت اپنے پروردگار سے یہ دعا کی تھی کہ ہمارے بھائیوں کو اس بات کی خبر پہنچا دی جائے کہ ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے۔ پس صحابہ کرام کو ان حضرات کی خبر پہنچا دی گئی۔ اس دن شہید ہونے والوں میں عروہ بن اسماء بن الصلت بھی تھے۔ اسی لیے حضرت زبیر نے اپنے بیٹے کا نام عروہ رکھا اور ان میں منذر بن عمرو بھی تھے لہٰذا انہوں نے دوسرے صاحبزادے کا نام منذر رکھا۔

4094 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَيَقُولُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے رکوع کے بعد ایک مہینے تک قبیلہ رعل اور قبیلہ ذکوان کی ہلاکت کے لئے دعا کی اور آپ فرمایا کرتے کہ قبیلہ عصیہ والوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

4093م- راجع الحدیث: 476

4094- راجع الحدیث: 1003،1001

4095- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: «دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا يَعْنِي أَصْحَابَهُ بِبِئْرِ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا حِينَ يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ، وَلَحْيَانَ، وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» قَالَ أَنَسٌ: "فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا - أَصْحَابِ بِئْرِ مَعُونَةَ - قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ حَتَّى نُسِخَ بَعْدُ: بَلِّغُوا قَوْمَنَا فَقَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کے کچھ صحابہ کرام بئر معونہ کے مقام پر شہید کر دیئے گئے تو آپ نے صبح کے وقت تیس دن تک قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان اور قبیلہ عصیہ کے ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے دعا کی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر بئر معونہ کے مقام پر شہید ہونے والے صحابہ کرام کے بارے میں قرآنِ کریم کی ایک آیت نازل فرمائی تھی جو بعد میں منسوخ ہوگئی کہ۔ ''ہماری قوم کو یہ خبر پہنچا دی جائے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے ہیں، پس وہ ہم سے راضی ہے اور ہم اس سے راضی ہیں۔

4096- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ القُنُوتِ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ؟ قَالَ: قَبْلَهُ، قُلْتُ: فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَهُ، قَالَ: كَذَبَ «إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا أَنَّهُ كَانَ بَعَثَ نَاسًا يُقَالُ لَهُمْ القُرَّاءُ، وَهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا إِلَى نَاسٍ مِنَ المُشْرِكِينَ، وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قِبَلَهُمْ، فَظَهَرَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ، فَقَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ»

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نماز میں قنوت بھی پڑھی جاتی ہے؟ فرمایا، ہاں میں نے پوچھا کہ رکوع سے پہلے یا اس کے بعد؟ فرمایا، رکوع سے پہلے میں نے کہا کہ فلاں آدمی نے تو مجھے آپ کے حوالے سے بتایا ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد کے لئے فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے خلاف واقعہ کہا ہے۔ بیشک رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے لیکن صرف ایک ماہ تک کیونکہ آپ نے چند اصحاب کو جنہیں قاری حضرات کہا جاتا تھا اور تعداد ستر تھی انہیں مشرکین کی طرف روانہ فرمایا، حالانکہ ان کافروں اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان اس سے قبل عہد ہو چکا تھا تو ان لوگوں نے اس معاہدے کو توڑ دیا جو ان کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان ہوا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ

4095- راجع الحديث: 1001، صحیح مسلم: 1543

4096- راجع الحديث: 1002،1001

ایک ماہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے دعا کرتے رہے۔

29-بَابُ غَزْوَةِ الْخَنْدَقِ وَهِيَ الْأَحْزَابُ

غزوۂ خندق یا غزوۂ احزاب

قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: «كَانَتْ فِي شَوَّالٍ سَنَةَ أَرْبَعٍ»

موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں کہ یہ ماہ شوال کے مہینے میں ۴ھ میں ہوا۔

4097 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَلَمْ يُجِزْهُ، وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَأَجَازَهُ»

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو غزوۂ احد کے لئے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور وہ چودہ سال کے تھے، لیکن آپ نے انہیں شامل ہونے کی اجازت عنایت نہ فرمائی۔ پھر جب جنگِ خندق کے موقعہ پر انہیں پیش کیا گیا تو اجازت عنایت فرما دی گئی جبکہ اس وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔

4098 - حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ، وَهُمْ يَحْفِرُونَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ لاَ عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ»

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودنے کے موقع پر وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ موجود تھے۔ کچھ حضرات خندق کھودتے تھے اور ہم اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر دوسری جگہ ڈالتے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے یوں دعا مانگی۔ اے اللہ! عیش تو حقیقت میں آخرت کا عیش ہے پس مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

4099 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْدٍ، سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ، فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ، وَالأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ،

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ خندق کی طرف تشریف لے گئے تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مہاجرین اور انصار صبح کے وقت بھی خندق کھود رہے ہیں حالانکہ سردی کافی تھی۔ ان کے پاس غلام بھی

4097- راجع الحدیث:2664 سنن ابو داؤد:4406,2957 سنن نسائی:3431

4098- راجع الحدیث:3797

4099- راجع الحدیث:2834

فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ، فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالجُوعِ، قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنَّ العَيْشَ عَيْشُ الآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالمُهَاجِرَهْ» فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا ... عَلَى الجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

نہ تھے جن سے یہ کام لیا جاتا جب آپ نے ان کی مشقت اور بھوک ملاحظہ فرمائی تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی۔ اے اللہ! عیش تو حقیقت میں آخرت کا عیش ہے، پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما اور وہ آپ کے جواب میں کہنے ۔

محمد مصطفیٰ ﷺ کے دستِ کرم پر بک چکے ہیں
اب زندگی بھر جہاد کے لیے کمربستہ رہیں گے

4100 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَعَلَ المُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الخَنْدَقَ حَوْلَ المَدِينَةِ، وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ، وَهُمْ يَقُولُونَ

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا ... عَلَى الإِسْلاَمِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

قَالَ: يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يُجِيبُهُمْ:

«اللَّهُمَّ إِنَّهُ لاَ خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الآخِرَهْ ... فَبَارِكْ فِي الأَنْصَارِ وَالمُهَاجِرَهْ»

قَالَ: يُؤْتَوْنَ بِمِلْءِ كَفِّي مِنَ الشَّعِيرِ، فَيُصْنَعُ لَهُمْ بِإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، تُوضَعُ بَيْنَ يَدَيِ القَوْمِ، وَالقَوْمُ جِيَاعٌ، وَهِيَ بَشِعَةٌ فِي الحَلْقِ، وَلَهَا رِيحٌ مُنْتِنٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار مدینہ طیبہ کے اطراف خندق کھودتے اور اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر دوسری جگہ ڈالتے اور یہ کہتے جاتے تھے۔

مصطفیٰ کے ہاتھ پر ہم دامنِ اسلام میں آئے
اب ہم اس پر قائم رہیں گے

راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم نے اپنے اصحاب کے لیے جواب عنایت فرمایا کہ اے اللہ! بھلائی تو حقیقت میں آخرت کی بھلائی ہے، پس انصار اور مہاجرین کو اور برکت عطا فرما۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس وقت اگر ایک ہتھیلی بھر جو بھی میسر آتے تو انہیں بدمزہ چربی میں پکا کر سب حضرات کے سامنے رکھ دیا جاتا۔ اور وہ اسی کو آپس میں تقسیم کر کے کھا لیتے حالانکہ وہ کھانا حلق میں پھنستا اور اس سے بو آتی تھی۔

4101 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: إِنَّا يَوْمَ الخَنْدَقِ نَحْفِرُ، فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيدَةٌ، فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم خندق کھود رہے تھے تو ایک سخت پتھر نکل آیا۔ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یہ بہت بڑا پتھر نکل آیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے

4100- راجع الحديث: 3834,2835

4101- انظر الحديث: 3070

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: هَذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الخَنْدَقِ، فَقَالَ: «أَنَا نَازِلٌ» . ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ، وَلَبِثْنَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ لاَ نَذُوقُ ذَوَاقًا، فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المِعْوَلَ فَضَرَبَ، فَعَادَ كَثِيبًا أَهْيَلَ، أَوْ أَهْيَمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، ائْذَنْ لِي إِلَى البَيْتِ، فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كَانَ فِي ذَلِكَ صَبْرٌ، فَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: عِنْدِي شَعِيرٌ وَعَنَاقٌ، فَذَبَحَتِ العَنَاقَ، وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي البُرْمَةِ، ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالعَجِينُ قَدْ انْكَسَرَ، وَالبُرْمَةُ بَيْنَ الأَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْضَجَ، فَقُلْتُ: طُعَيِّمٌ لِي، فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلاَنِ، قَالَ: «كَمْ هُوَ» فَذَكَرْتُ لَهُ، قَالَ: " كَثِيرٌ طَيِّبٌ، قَالَ: قُلْ لَهَا: لاَ تَنْزِعِ البُرْمَةَ، وَلاَ الخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتَّى آتِيَ فَقَالَ: قُومُوا " فَقَامَ المُهَاجِرُونَ، وَالأَنْصَارُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ قَالَ: وَيْحَكِ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ، قَالَتْ: هَلْ سَأَلَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: «ادْخُلُوا وَلاَ تَضَاغَطُوا» فَجَعَلَ يَكْسِرُ الخُبْزَ، وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ، وَيُخَمِّرُ البُرْمَةَ وَالتَّنُّورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ، وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ، فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الخُبْزَ، وَيَغْرِفُ حَتَّى شَبِعُوا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ، قَالَ: «كُلِي هَذَا وَأَهْدِي، فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ»

فرمایا کہ میں خود خندق میں اترتا ہوں۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور شکم مبارک سے پتھر بندھا ہوا تھا اور ہم نے بھی تین روز سے کچھ کھایا پیا نہ تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے کُدال لے کر اس پتھر پر مارا تو وہ ریزہ ریزہ ہوگیا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے گھر جانے کی اجازت عطا فرمائی جائے۔ پس میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسی حالت میں دیکھا ہے جو میرے لئے ناقابل برداشت ہے۔ پس بتاؤ کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے کہا۔ تھوڑے سے جَو ہیں اور ایک بکری کا بچہ۔ پس میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور بیوی نے جو پیسے، حتیٰ کہ گوشت ہانڈی میں پکنے کے لئے رکھ دیا گیا۔ پس میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا جبکہ آٹا گوندھ کر رکھ لیا اور ہانڈی پکنے کے قریب ہوگئی۔ میں نے عرض کی کہ آپ کے لئے کھانا تیار کروایا ہے پس آپ ایک دو حضرات کو ساتھ لے کر تشریف لے چلیں۔ فرمایا، کتنا کھانا پکایا ہے، میں نے آپ کی خدمت میں عرض کر دیا۔ فرمایا یہ تو بہت ہے اور بڑا اچھا ہے۔ پھر فرمایا کہ اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ وہ ہانڈی کو نہ اتاریں اور تنور سے روٹیاں نہ نکالیں جب تک میں نہ آجاؤں۔ پس آپ نے مہاجرین و انصار سے فرمایا کہ کھانے کے لئے آجاؤ۔ میں اپنی بیوی کے پاس جا کر کہنے لگا کہ خدا کی بندی! نبی کریم ﷺ تو سارے مہاجرین و انصار کو ساتھ لے کر تشریف لا رہے ہیں۔ کہنے لگیں، کیا حضور نے آپ سے کچھ پوچھا تھا؟ میں نے جواب دیا، ہاں پس آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ اندر چلو اور شور و غل نہ کرنا۔ پھر روٹیاں توڑ

کر ان پر گوشت ڈالا اور ہانڈی سے گوشت اور تنور سے روٹیاں لے کر انہیں ڈھک دیتے تھے اور صحابہ کرام کے سامنے رکھتے جاتے۔ آپ متواتر روٹیاں توڑ کر لوگوں کو دیتے رہے حتیٰ کہ سارے شکم سیر ہو گئے اور کھانا پھر بھی بچ بھی رہا۔ آپ نے فرمایا، اب تم بھی کھالو اور جن کے لئے کھانا بھیجنا ہے ان کے لئے بھی بھیج کیونکہ آج کل لوگوں کو بھوک نے ستایا ہوا ہے۔

4102 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا حُفِرَ الخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا، فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي، فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا، فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا، وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ، فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي، وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا، ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: لاَ تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ، فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ، فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «يَا أَهْلَ الخَنْدَقِ، إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا، فَحَيَّ هَلًا بِهَلّكُمْ» فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ، وَلاَ تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ». فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سعید بن میناء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کو سخت بھوک لگی ہے، پس میں اپنی بیوی کے پاس آ کر کہنے لگا کہ کھانے کی کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا ہے۔ اُس نے بوری نکالی تو اس میں ایک صاع جَو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک بچہ تھا۔ پس میں نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور بیوی نے جَو پیس لئے۔ میں نے گوشت کی بوٹیاں بنا کر انہیں ہانڈی میں ڈال دیا۔ جب میں بارگاہِ نبوت میں حاضر ہونے کی خاطر جانے لگا تو بیوی نے کہا، کہیں مجھے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے سامنے شرمسار نہ کرنا۔ میں نے حاضر خدمت ہو کر سرگوشی کے انداز میں عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! ہم نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ہمارے پاس ایک صاع جَو کا آٹا ہے پس آپ کچھ حضرات کو ساتھ لیکر تشریف لے چلیں۔ پس نبی کریم نے بآوازِ بلند فرمایا کہ اے خندق والو! جابر نے تمہارے لئے ضیافت کا انتظام کیا ہے لہٰذا آؤ چلو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے آنے

4102- راجع الحدیث: 3070

وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي، فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ، فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ، فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ، ثُمَّ قَالَ: «ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِي، وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلاَ تُنْزِلُوهَا» وَهُمْ أَلْفٌ، فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا، وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ، وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ

تک ہانڈی نہ اُتارنا اور روٹیاں نہ پکوانا پس رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور آپ لوگوں کے آگے آگے تھے۔ جب میں گھر گیا تو بیوی نے گھبرا کر مجھ سے کہا کہ آپ نے تو میرے ساتھ وہی بات کر دی جس کا ڈر تھا۔ میں نے کہا کہ تم نے جو کچھ کہا وہ میں نے عرض کر دیا تھا۔ پس حضور نے آٹے میں لعابِ دہن ڈالا اور برکت کی دعا مانگی۔ پھر ہانڈی میں لعاب دہن ڈالا اور دعائے برکت کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ روٹی پکانے والی ایک اور بلالو تاکہ میرے سامنے روٹیاں پکائے اور تمہاری ہانڈی سے گوشت نکال کر دیتی جائے اور فرمایا کہ ہانڈی کو نیچے نہ اُتارنا۔ کھانے والوں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم، سب نے کھانا کھالیا حتیٰ کہ سارے شکم سیر ہو کر چلے گئے اور کھانا پیچھے بھی چھوڑ گئے۔ دیکھا گیا تو ہانڈی میں اتنا ہی گوشت موجود تھا جتنا پکنے کے لئے رکھا تھا اور ہمارا آٹا بھی اتنا ہی تھا جتنا کہ پکانے سے پہلے تھا۔

4103- حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: {إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ. وَإِذْ زَاغَتِ الأَبْصَارُ. وَبَلَغَتِ القُلُوبُ الحَنَاجِرَ} قَالَتْ: كَانَ ذَاكَ يَوْمَ الخَنْدَقِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشادِ باری تعالیٰ ترجمہ کنز الایمان: جب کافر تم پر آئے تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے اور جبکہ ٹھٹک کر رہ گئیں نگاہیں اور دل گلوں کے پاس آگئے (پ ۲۱، الاحزاب ۱۰) کے بارے میں فرمایا کہ اس میں جنگِ خندق کی کیفیت بیان فرمائی گئی ہے۔

4104- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودتے وقت خود نبی کریم ﷺ بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ مٹی اٹھا کر لے جاتے تھے، حتیٰ کہ

4103- صحیح مسلم:7452

4104- راجع الحدیث:4103,2836

التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، حَتَّى أَغْمَرَ بَطْنَهُ، أَوْ اغْبَرَّ بَطْنُهُ، يَقُولُ: «وَاللَّهِ لَوْلاَ اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا، وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا، فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا، وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا، إِنَّ الأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا، إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا» وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ: «أَبَيْنَا أَبَيْنَا»

آپ کے شکم مبارک کو مٹی نے چھپا لیا تھا یا شکمِ مبارک غبار آلود ہو گیا تھا اور آپ کی زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ تھے:

اے اللہ اگر تو ہمیں ہدایت عطا نہ فرماتا
تو پھر کیونکر تیرے مطیع بن سکتے تھے
ہم پر اپنی رحمت اور سکینہ نازل فرما
جب دشمن ہمارے مقابل ہوں تو ہمیں ثابت قدم فرما
ان سے ہمیں باخبر فرما
تاکہ ان کے مکروفریب سے ہم ہوشیار رہیں
اور لفظ ابینا ادا کرتے وقت آپ آواز کو بلند فرما لیتے تھے۔

4105 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الحَكَمُ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میری پروا ہوا یا بادِ نسیم کے ساتھ مدد فرمائی گئی ہے جبکہ قومِ عاد کو گرم ہوا کے ذریعے ہلاک کیا گیا تھا۔

4106- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يُحَدِّثُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الأَحْزَابِ، وَخَنْدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَأَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الخَنْدَقِ، حَتَّى وَارَى عَنِّي الغُبَارُ جِلْدَةَ بَطْنِهِ، وَكَانَ كَثِيرَ الشَّعَرِ، فَسَمِعْتُهُ يَرْتَجِزُ بِكَلِمَاتِ ابْنِ رَوَاحَةَ، وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ يَقُولُ:

ابواسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ جنگِ احزاب یا خندق کے دنوں میں رسول اللہ ﷺ کو میں نے دیکھا کہ خندق کی مٹی اٹھا کر لے جاتے تھے۔ حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے شکم مبارک کی جلد غبار آلود ہو گئی تھی اور آپ کے جسمِ اطہر پر بال کافی تھے۔ پس میں نے سنا کہ آپ مٹی ڈھوتے ہوئے حضرت ابن رواحہ کے یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

اے اللہ اگر تو ہمیں ہدایت عطا نہ فرماتا

4105- راجع الحديث:1035
4106- راجع الحديث:2836

[البحر الرجز]

اللَّهُمَّ لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ... وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا،
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا ... وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا،
إِنَّ الأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ... وَإِنْ أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا "
قَالَ: ثُمَّ يَمُدُّ صَوْتَهُ بِآخِرِهَا

تو پھر کیونکر تیرے مطیع بن سکتے تھے
ہم پر اپنی رحمت اور سکینہ نازل فرما
جب دشمن ہمارے مقابل ہوں تو ہمیں ثابت قدم فرما
ان سے ہمیں باخبر فرما
تاکہ ان کے مکر وفریب سے ہم ہوشیار رہیں
راوی کا بیان ہے کہ آخری مصرعہ آپ آواز کھینچ کر پڑھتے تھے۔

4107- حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «أَوَّلُ يَوْمٍ شَهِدْتُهُ يَوْمُ الخَنْدَقِ»

حضرت عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ سب سے پہلا غزوہ جس میں میں نے شرکت کی وہ غزوہ خندق ہے۔

4108- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: " دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَنَسْوَاتُهَا تَنْطُفُ، قُلْتُ: قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ، فَلَمْ يُجْعَلْ لِي مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ، فَقَالَتْ: الحَقْ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ، وَأَخْشَى أَنْ يَكُونَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ، فَلَمْ تَدَعْهُ حَتَّى ذَهَبَ، فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ قَالَ: مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي هَذَا الأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهُ، فَلَنَحْنُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ، قَالَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ: فَهَلَّا أَجَبْتَهُ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَحَلَلْتُ حُبْوَتِي، وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ: أَحَقُّ بِهَذَا الأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الإِسْلاَمِ، فَخَشِيتُ أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الجَمْعِ، وَتَسْفِكُ الدَّمَ، وَيُحْمَلُ عَنِّي غَيْرُ ذَلِكَ، فَذَكَرْتُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے گیسوئے مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں نے عرض کی کہ لوگوں نے خلافت کے متعلق جو کچھ کیا وہ آپ ملاحظہ فرما رہی ہیں اگرچہ مجھے بذاتِ خود خلافت سے کچھ دلچسپی نہیں ہے۔ فرمایا، تم لوگوں سے جا کر ملو وہ تمہارا انتظار کر رہے ہوں گے اور مجھے خدشہ ہے کہ تمہارے نہ جانے کے سبب ان میں نااتفاقی نہ ہوجائے۔ پس ان کے حکم کی تعمیل میں انہیں جانا پڑا جب لوگ منتشر ہو گئے تو حضرت معاویہ نے خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ جو خلیفہ بننے کا ارادہ رکھتا ہے وہ ہمارے سامنے بات کرے کیونکہ ہم اس سے بلکہ اس کے باپ سے بھی زیادہ حق دار ہیں۔ حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ آپ نے انہیں جواب کیوں نہ دیا؟ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں جواب دینا چاہتا تھا اور میرا یہ کہنے کا ارادہ ہوا کہ آپ سے خلافت کا وہ زیادہ حقدار ہے جو

مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِي الجِنَانِ، قَالَ حَبِيبٌ: حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ " قَالَ مَحْمُودٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَنَوْسَاتُهَا

اسلام کی خاطر آپ سے اور آپ کے باپ سے جنگ کر چکا ہے لیکن مجھے اندیشہ ہوا کہ یہ بات کہنے سے مسلمانوں کے اتحاد کو نقصان پہنچے گا اور خون بہے گا۔ پس میں اُس ثواب کو یاد کر کے خاموش رہا جو اللہ تعالیٰ نے جنت میں تیار کیا ہوا ہے۔ حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ واقعی آپ نے مسلمانوں کو فساد سے محفوظ رکھا اور خونریزی سے بچا لیا ہے۔ محمود نے عبدالرزاق سے جو روایت کی ہے اس میں نسواتها کی جگہ نوساتها ہے۔

4109 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الأَحْزَابِ: »نَغْزُوهُمْ، وَلاَ يَغْزُونَنَا«

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ احزاب کے دنوں میں فرمایا کہ اب ہم ان لوگوں پر چڑھائی کیا کریں گے اور یہ ہم پر کبھی چڑھائی نہ کر سکیں گے۔

4110 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: حِينَ أَجْلَى الأَحْزَابَ عَنْهُ: »الآنَ نَغْزُوهُمْ وَلاَ يَغْزُونَنَا، نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ«

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ غزوہ احزاب کے وقت جب کافروں کی فوجیں نظر آئیں تو میں نے اس وقت نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اب ہم ان پر چڑھائی کیا کریں گے یہ ہم پر چڑھائی نہیں کر سکیں گے اور ہم ان کی طرف چل کر جایا کریں گے۔

4111 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الخَنْدَقِ: »مَلَأَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا، كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلاَةِ الوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ«

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دیا ہے جنہوں نے سورج غروب ہو جانے تک ہمیں نمازِ عصر نہ پڑھنے دی۔

4109- انظر الحدیث: 4110

4110- راجع الحدیث: 4109

4111- راجع الحدیث: 2931

4112 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، جَاءَ يَوْمَ الخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ، حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا« فَنَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحَانَ، فَتَوَضَّأَ لِلصَّلاَةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا، فَصَلَّى العَصْرَ بَعْدَمَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا المَغْرِبَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن غروب آفتاب کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کفار قریش کو بُرا بھلا کہتے ہوئے آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں سورج غروب ہونے تک نماز عصر نہیں پڑھ سکا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پس ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ وادی بطحا میں آئے تو آپ نے نماز کے لئے وضو فرمایا اور ہم نے بھی نماز کے لئے وضو کیا۔ پھر غروب آفتاب کے بعد پہلے آپ نے نماز عصر اور پھر نمازِ مغرب پڑھائی۔

4113 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ المُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الأَحْزَابِ: »مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ القَوْمِ« فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: »مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ القَوْمِ«. فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: »مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ القَوْمِ« فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: »إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيَّ، وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ«

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احزاب کے موقع پر فرمایا۔ کون ہے جو کافروں کی خبر لا کر دے؟ حضرت زبیر نے عرض کی، میں حاضر ہوں۔ پھر فرمایا، کافروں کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں۔ پھر ارشاد ہوا۔ کافروں کی خبر کون لا کر دے گا؟ پس حضرت زبیر بولے۔ میں لاؤں گا۔ آپ نے فرمایا۔ ہر نبی کا ایک حواری ہوا ہے اور میرا حواری زبیر ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

4114 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: »لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، أَعَزَّ جُنْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَغَلَبَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ، فَلاَ شَيْءَ بَعْدَهُ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ فرمایا کرتے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے جس نے اپنے لشکر کو غالب کیا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور کافروں کی فوجوں کو مغلوب کیا۔ اس اکیلے کے بعد اور کوئی کچھ بھی نہیں۔

4112- راجع الحدیث:596، سنن ترمذی:596

4113- راجع الحدیث:2846

4114- صحیح مسلم:6848

4115 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الفَزَارِيُّ، وَعَبْدَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الأَحْزَابِ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الكِتَابِ، سَرِيعَ الحِسَابِ، اهْزِمِ الأَحْزَابَ، اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ»

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ احزاب کے وقت کافروں کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی۔ اے اللہ! کتاب کو نازل فرمانے والے، جلدی حساب لینے والے کافروں کو شکست دینے والے! اے اللہ! ان کافروں کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔

4116 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، وَنَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الغَزْوِ أَوِ الحَجِّ أَوِ العُمْرَةِ يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ ثَلاَثَ مِرَارٍ، ثُمَّ يَقُولُ: «لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ، وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ تَائِبُونَ، عَابِدُونَ سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ»

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوات، حج یا عمرہ سے واپس آتے تو پہلے تین دفعہ تکبیر کہتے پھر زبان مبارک پر یہ کلمات ہوتے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے۔ ہم اسی کی طرف لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اسی نے کافروں کی فوجوں کو شکست دے دی۔

30- بَابُ مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الأَحْزَابِ، وَمَخْرَجِهِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ وَمُحَاصَرَتِهِ إِيَّاهُمْ

غزوہ خندق سے فراغت اور بنی قریظہ کا محاصرہ کرنا

4117 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الخَنْدَقِ، وَوَضَعَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق سے فارغ ہو کر کاشانہ اقدس کی طرف واپس لوٹے تو ہتھیار اتار کر غسل فرمانے لگے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے

4115- راجع الحدیث:2932
4116- راجع الحدیث:1797
4117- راجع الحدیث:463

السِّلاَحَ وَاغْتَسَلَ، أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، فَقَالَ: "قَدْ وَضَعْتَ السِّلاَحَ؟ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَاهُ، فَاخْرُجْ إِلَيْهِمْ قَالَ: فَإِلَى أَيْنَ؟ قَالَ: هَا هُنَا، وَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ "

آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار کی کہ آپ نے تو ہتھیار اتار دیئے ہیں لیکن خدا کی قسم ہم نے ابھی ہتھیار نہیں اتارے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ اب کدھر کا ارادہ ہے؟ جواب دیا۔ اِدھر کا اور بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ پس نبی کریم ﷺ ان کی طرف تشریف لے گئے۔

4118 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي غَنْمٍ مَوْكِبَ جِبْرِيلَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ«

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں حضرت جبرئیل کے گھوڑے کی گرد کو اب بھی دیکھ رہا ہوں جو بنی غنم کی گلیوں میں بھر گئی تھی جبکہ رسول اللہ ﷺ بنی قریظہ کی طرف ان کی سرکوبی کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

4119 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الأَحْزَابِ: »لاَ يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ العَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ « فَأَدْرَكَ بَعْضُهُمُ العَصْرَ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ نُصَلِّي، لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذَلِكَ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احزاب کے دن فرمایا کہ کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں جا کر۔ پس بعض حضرات کو راستے میں عصر کا وقت ہو گیا مگر وہ کہنے لگے کہ ہم منزل پر پہنچ کر ہی نماز پڑھیں گے اور بعض حضرات نے راستے میں پڑھ لی اور فرمایا کہ ہمیں نماز پڑھنے سے ممانعت نہیں فرمائی گئی۔ اس بات کا جب نبی کریم ﷺ کے حضور ذکر کیا گیا تو آپ نے کسی فریق پر بھی ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا۔

4120 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، ح وحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ کھجوروں کے درخت نبی کریم ﷺ کی نذر کر دیا کرتے تھے۔ جب بنی قریظہ اور بنی نضیر کو فتح کر لیا گیا تو میرے گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ نبی کریم ﷺ

4118- راجع الحديث:3214

4119- راجع الحديث:946

4120- راجع الحديث:3128

النَّخَلاَتِ، حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ، وَإِنَّ أَهْلِي أَمَرُونِي أَنْ آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْأَلَهُ الَّذِي كَانُوا أَعْطَوْهُ أَوْ بَعْضَهُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ، فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِي عُنُقِي، تَقُولُ: كَلَّا وَالَّذِي لاَ إِلَهَ إِلَّا هُوَ لاَ يُعْطِيكَهُمْ وَقَدْ أَعْطَانِيهَا، أَوْ كَمَا قَالَتْ: وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَكِ كَذَا» وَتَقُولُ: كَلَّا وَاللَّهِ، حَتَّى أَعْطَاهَا - حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ - عَشَرَةَ أَمْثَالِهِ، أَوْ كَمَا قَالَ

کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے درختوں کا سوال کروں تا کہ آپ وہ سارے یا ان میں سے چند واپس فرمادیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو عطا فرما دیئے تھے۔ پس حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا بھی آ گئیں اور انہوں نے میری گردن میں کپڑا ڈال کر فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، میں وہ درخت تمہیں ہر گز نہیں دوں گی جو مجھے حضور نے عطا فرمائے ہیں یا جو کچھ فرمایا۔ نبی کریم نے ان سے فرمایا کہ اتنے ہی درخت دوسرے لے لو، لیکن وہ یہی کہتی رہیں کہ خدا کی قسم، ہرگز نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے دس گنا درخت دینے کا وعدہ بھی فرمایا یا جو کچھ فرمایا۔

4121 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ فَأَتَى عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ المَسْجِدِ قَالَ لِلْأَنْصَارِ: «قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ، أَوْ خَيْرِكُمْ» . فَقَالَ: «هَؤُلاَءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ» . فَقَالَ: تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ، وَتَسْبِي ذَرَارِيَّهُمْ، قَالَ: «قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ» وَرُبَّمَا قَالَ: «بِحُكْمِ المَلِكِ»

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر بنی قریظہ قلعہ سے نیچے اتر آئے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کو بلانے کے لیے پیغام بھیجا۔ پس وہ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہونے کے لیے گدھے پر سوار ہو کر چل پڑے اور جب مسجدِ نبوی کے نزدیک آ گئے تو آپ نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار یا اپنے بہترین فرد کے لیے تعظیمی قیام کرو۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ تمہارے حکم پر قلعہ سے اتر آئے ہیں اب ان کا فیصلہ کردو۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ ان کے جو افراد لڑنے کے قابل ہیں وہ قتل کر دیئے جائیں اور ان کے اہل و عیال کو قیدی بنا لیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے حکم الٰہی کے مطابق فیصلہ کیا ہے اور کبھی آپ یہ فرماتے کہ حکم فرشتہ کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

4121- راجع الحدیث:3043

4122- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الخَنْدَقِ، رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ، يُقَالُ لَهُ حِبَّانُ بْنُ العَرِقَةِ وَهُوَ حِبَّانُ بْنُ قَيْسٍ، مِنْ بَنِي مَعِيصِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ رَمَاهُ فِي الأَكْحَلِ، فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي المَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ، فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلاَحَ وَاغْتَسَلَ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الغُبَارِ، فَقَالَ: " قَدْ وَضَعْتَ السِّلاَحَ، وَاللَّهِ مَا وَضَعْتُهُ، اخْرُجْ إِلَيْهِمْ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَيْنَ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ " فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلُوا عَلَى حُكْمِهِ، فَرَدَّ الحُكْمَ إِلَى سَعْدٍ، قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ: أَنْ تُقْتَلَ المُقَاتِلَةُ، وَأَنْ تُسْبَى النِّسَاءُ وَالذُّرِّيَّةُ، وَأَنْ تُقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ غزوہ خندق میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو قریش کے ایک شخص حبان بن عرفہ کا تیر لگ گیا تھا، جو ان کی رگِ میں لگا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے مسجد نبوی میں خیمہ نصب کروا دیا تھا تا کہ ان کی تیمار داری میں آسانی رہے۔ جب رسول اللہ ﷺ خندق سے فارغ ہو کر کاشانۂ اقدس کی جانب واپس لوٹے تو ہتھیار اتار کر غسل فرمانے لگے اس وقت حضرت جبرئیل حاضرِ خدمت ہوئے اور آپ کا سر مبارک سے گرد جھاڑ رہے تھے۔ عرض کی کہ آپ نے تو ہتھیار اتار دیئے لیکن خدا کی قسم میں نے ابھی نہیں اتارے ان کی طرف تشریف لے چلئے۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کن کی طرف؟ تو بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ پس وہ آپ کے حکم پر قلعے میں اتر آئے کیونکہ فریقین نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو حکم تسلیم کر لیا تھا انہوں نے فرمایا کہ ان کا یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے جو مرد لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے، ان کی عورتوں اور بچوں کو لونڈی غلام بنا لیا جائے اور ان کے مال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جائے۔

4122م- قَالَ هِشَامٌ، فَأَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ: " أَنَّ سَعْدًا قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ، مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ، اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ، فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اللہ کی بارگاہ میں یوں دعا کی تھی۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ مجھے اس سے محبوب کوئی چیز نہیں کہ اس قوم سے جہاد کرتا رہوں جس نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور انہیں وطن سے نکالا۔ میرے خیال میں تو نے ہمارے اور کفارِ قریش کے

4122م- راجع الحدیث: 463

قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي لَهُ حَتَّى أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ، وَإِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الحَرْبَ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتَتِي فِيهَا، فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ، وَفِي المَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ، إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ، فَقَالُوا: يَا أَهْلَ الخَيْمَةِ، مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ؟ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُو جُرْحُهُ دَمًا، فَمَاتَ مِنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ"

درمیان جنگ ختم کردی ہے۔ اگر قریش سے لڑنا ابھی باقی ہے تو مجھے زندگی عطا فرما تاکہ میں تیری راہ میں ان کے ساتھ جہاد کروں اور اگر تو نے ان کے ساتھ ہماری لڑائی ختم فرما دی ہے تو میرے اسی زخم کو جاری کر کے شہادت کی موت عطا فرما دے۔ پس ان کے سینے سے خون جاری ہو گیا جو مسجد میں ان کے خیمے سے بنی غفار کی طرف بہہ کر جانے لگا۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ اے خیمے والو! یہ تمہاری طرف سے کیا چیز آرہی ہے؟ پھر انہیں معلوم ہوا کہ یہ تو حضرت سعد بن معاذ کے زخم کا خون ہے اور وہ اسی زخم کے سبب اپنے شائقِ حقیقی سے جا ملے۔

4123 - حَدَّثَنَا الحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ، أَنَّهُ سَمِعَ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ: «اهْجُهُمْ -أَوْ هَاجِهِمْ- وَجِبْرِيلُ مَعَكَ»

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسان سے فرمایا کہ مشرکین کی ہجو کرو کیونکہ جبرئیل بھی تمہارے ساتھ ہیں۔

4124 - وَزَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: «اهْجُ المُشْرِكِينَ، فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ»

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی قریظہ کے دن حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مشرکین کی ہجو کہو کیونکہ حضرت جبرئیل بھی تمہارے ساتھ ہیں۔

31- بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ

غزوۂ ذات الرقاع کا بیان

وَهِيَ غَزْوَةُ مُحَارِبِ خَصَفَةَ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ مِنْ غَطَفَانَ، فَنَزَلَ نَخْلًا، وَهِيَ بَعْدَ خَيْبَرَ، لِأَنَّ أَبَا مُوسَى جَاءَ بَعْدَ خَيْبَرَ«

یہ جنگ محارب قبیلے سے ہوئی جو خصفہ کی اولاد تھے اور وہ بنی ثعلبہ سے ہیں جو قبیلہ غطفان کی شاخ تھے۔ پس آپ نے نخلستان میں قدم رنجہ فرمایا اور یہ جنگ خیبر کے بعد ہوئی کیونکہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جنگ خیبر کے بعد حبشہ سے آئے تھے۔

4123- راجع الحدیث: 3213
4124- راجع الحدیث: 3213

4125- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ القَطَّانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الخَوْفِ فِي غَزْوَةِ السَّابِعَةِ، غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الخَوْفَ بِذِي قَرَدٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نمازِ خوف ساتویں غزوہ یعنی غزوہ ذات الرقاع میں پڑھائی تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ خوف غزوہ ذی قرد میں پڑھائی۔

4126- وَقَالَ بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ: حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، أَنَّ جَابِرًا حَدَّثَهُمْ: «صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ يَوْمَ مُحَارِبٍ، وَثَعْلَبَةَ»

حضرت جابر سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نمازِ خوف محارب اور ثعلبہ کی جنگ میں پڑھائی۔

4127- وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ، سَمِعْتُ جَابِرًا، خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ، فَلَقِيَ جَمْعًا مِنْ غَطَفَانَ، فَلَمْ يَكُنْ قِتَالٌ، وَأَخَافَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الخَوْفِ " وَقَالَ يَزِيدُ: عَنْ سَلَمَةَ، غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ القَرَدِ

حضرت جابر سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نخلستان سے نکل کر ذات الرقاع کی جانب گئے، وہاں قبیلہ غطفان کی فوج ملی لیکن جنگ نہ ہوئی بلکہ ایک دوسرے پر رعب ہی ڈالتے رہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ خوف کی دو رکعتیں پڑھیں۔ یزید نے حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ قرد میں شرکت کی تھی۔

4128- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ، بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ، فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا، وَنَقِبَتْ قَدَمَايَ، وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي،

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک غزوہ کے لیے نکلے۔ ہم چھ افراد تھے اور ہمارے پاس صرف ایک اونٹ تھا، لہٰذا ہم باری باری سواری ہوتے تھے جس کے سبب ہمارے پیر پھٹ گئے تھے اور میرے دونوں پیر بھی پھٹ گئے تھے بلکہ ناخن بھی گر گئے اور

4125- صحیح مسلم: 5911,1947,1946

4127- راجع الحدیث: 4125

4128- صحیح مسلم: 4676

وَكُنَّا نَلُفُّ عَلَى أَرْجُلِنَا الخِرَقَ، فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ، لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الخِرَقِ عَلَى أَرْجُلِنَا «. وَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهَذَا ثُمَّ كَرِهَ ذَاكَ، قَالَ: مَا كُنْتُ أَصْنَعُ بِأَنْ أَذْكُرَهُ، كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ

ہم نے اپنے پیروں پر چیتھڑے لپیٹ لیے تھے، اس لیے اس غزوہ کا نام غزوۂ ذات الرقاع پڑ گیا کیونکہ ہم نے اپنے پیروں پر چیتھڑے باندھے تھے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے یہ واقعہ بیان تو کر دیا لیکن بعد میں انہوں نے اسے ناپسند فرمایا۔ ان کا بیان ہے کہ مجھے یہ ذکر کرنا اچھا نہیں لگتا کیونکہ میں اپنے کسی عمل کو ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا۔

4129- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَمَّنْ شَهِدَ " رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَّى صَلاَةَ الخَوْفِ: أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ العَدُوِّ، فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا، وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا، فَصَفُّوا وِجَاهَ العَدُوِّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلاَتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا، وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ "

صالح بن خوّات نے کسی ایسے صحابی سے جو موقع پر موجود تھے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ ذات الرقاع کے دن نمازِ خوف پڑھائی کہ ایک جماعت آپ کے پیچھے صف بستہ رہی اور دوسری جماعت دشمن سے مقابلہ کرتی رہی، جب پہلی جماعت نے آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لی تو حضور خاموش کھڑے رہے اور یہ جماعت اپنی دوسری رکعت پڑھ کر دشمن کے مقابلہ پر صف آرا ہو گئی۔ پھر دوسری جماعت نے آکر آپ کے پیچھے وہ دوسری رکعت پڑھی جو حضور کی باقی رہی تھی پھر آپ خاموش ہو کر بیٹھ گئے تا کہ وہ لوگ اپنی پہلی رکعت پڑھ لیں۔ پھر ان کے ساتھ سلام پھیر دیا گیا۔

4130- وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ، فَذَكَرَ صَلاَةَ الخَوْفِ، قَالَ مَالِكٌ: »وَذَلِكَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي صَلاَةِ الخَوْفِ«

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نخلستان میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ پھر انہوں نے نمازِ خوف کا اسی طرح ذکر فرمایا جیسا کہ مذکور ہوا۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ نمازِ خوف کے متعلق جتنی حدیثیں میں نے سنی ہیں یہ ان میں سب سے احسن ہے۔

4129- صحیح مسلم: 1944, 1945، سنن ابوداؤد: 1237, 1238, 1239، سنن ترمذی: 565، سنن نسائی: 1535, 1536, 1552، سنن ابن ماجہ: 1259

4130- انظر الحدیث: 4125

4131 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ القَطَّانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيِّ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، قَالَ: «يَقُومُ الإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ القِبْلَةِ، وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ العَدُوِّ، وُجُوهُهُمْ إِلَى العَدُوِّ، فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ يَقُومُونَ فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً، وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ، ثُمَّ يَذْهَبُ هَؤُلاَءِ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ، فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً، فَلَهُ ثِنْتَانِ، ثُمَّ يَرْكَعُونَ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ»

حضرت سہل بن ابوحشمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نمازِ خوف کے لیے امام قبلہ رو کھڑا ہوجائے مسلمانوں میں سے ایک جماعت اس کے ساتھ نماز پڑھے اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلے پر رہی اور ان کے منہ دشمن کی جانب رہیں، پس جو لوگ پیچھے ہیں ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے۔ پھر وہ کھڑے ہوکر دوسری رکعت خود پڑھیں۔ رکوع کریں اور دونوں سجدے بجالائیں اور اپنی جگہ پر نماز پوری کر کے چلے جائیں۔ پھر دوسرے لوگ آئیں اور امام ایک رکعت ان کے ساتھ پڑھے تو امام کی پوری دو رکعت ہوگئیں اور آنے والے دوسری رکعت کا رکوع اور دونوں سجدے بھی کرلیں۔

4131م- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِثْلَهُ،

مسدد، یحییٰ، شعبہ، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم بن محمد، صالح بن خوات، حضرت سہل بن ابوخثمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزشتہ حدیث کی روایت کی ہے۔

4131م- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَحْيَى، سَمِعَ القَاسِمَ، أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلٍ: حَدَّثَهُ: قَوْلَهُ، تَابَعَهُ اللَّيْثُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، أَنَّ القَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي أَنْمَارٍ

محمد بن عبیداللہ، ابن ابوحازم، یحییٰ، قاسم بن محمد، صالح بن خوات نے بھی مذکورہ حدیث کی حضرت سہل بن ابوخثمہ سے روایت کی ہے۔ قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ خوف غزوۂ بنی انمار میں پڑھی۔

4132 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ، فَوَازَيْنَا العَدُوَّ،

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھا، جو نجد کی طرف کیا تھا۔ پس ہم دشمن کے مقابل ہوئے تو اُن کے لیے صف بندی کرلی۔

4131- راجع الحدیث: **1129**

4132- راجع الحدیث: **942**، صحیح مسلم: **1939**، سنن ابو داؤد: **2243**، سنن ترمذی: **564**، سنن نسائی: **1537**

فَصَافَفْنَا لَهُمْ «

4133 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، »أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ، وَالطَّائِفَةُ الأُخْرَى مُوَاجِهَةُ العَدُوِّ، ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ أُولَئِكَ، فَجَاءَ أُولَئِكَ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَامَ هَؤُلاَءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ، وَقَامَ هَؤُلاَءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ«

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو جماعتوں میں سے ایک کے ساتھ نمازِ خوف ادا کی اور دوسری جماعت دشمن کے مقابل ڈٹی رہی۔ پھر یہ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر چلے گئے اور وہ جماعت آ گئی۔ پھر آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیر دیا۔ پھر یہ جماعت کھڑی ہوئی اور اس نے اپنی باقی ایک رکعت پڑھ لی۔ پھر وہ جماعت کھڑی ہوئی اور اس نے اپنی رکعت پڑھی۔

4134 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سِنَانٌ، وَأَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَ: أَنَّهُ »غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ«

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں نجد کی طرف ایک غزوہ میں شامل ہوئے۔

4135 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ، فَأَدْرَكَتْهُمُ القَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ العِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي العِضَاهِ، يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ، وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ. قَالَ جَابِرٌ: فَنِمْنَا نَوْمَةً، ثُمَّ إِذَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک ہوا، جو آپ نے نجد کی طرف فرمایا تھا۔ جب آپ واپس لوٹے تو ہم بھی ساتھ تھے۔ آخر کار ایک ایسی وادی میں قیلولہ کا وقت ہو گیا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی جگہ تشریف فرما ہوئے اور لوگ درختوں کا سایہ تلاش کرتے ہوئے اِدھر اُدھر منتشر ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کیکر کے نیچے قیام فرما ہوئے اور اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں سوئے ہوئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی

4133- راجع الحدیث: 4132

4134- راجع الحدیث: 2910

4135- راجع الحدیث: 2910

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا فَجِئْنَاهُ، فَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا، فَقَالَ لِي: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قُلْتُ: اللَّهُ، فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ" ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آواز دی جب ہم حاضر خدمت ہوئے تو آپ کے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب میں سویا ہوا تھا تو اس نے مجھ پر تلوار تان لی تو میں بیدار ہو گیا لیکن تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ پس اس نے مجھ سے کہا کہ اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا، اللہ، پس وہ آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کو کوئی سزا نہیں دی۔

4136 - وَقَالَ أَبَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ، فَإِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ المُشْرِكِينَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ، فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ: تَخَافُنِي؟ قَالَ: «لاَ»، قَالَ: فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: «اللَّهُ» فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ، فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَأَخَّرُوا، وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ، وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ، وَقَالَ مُسَدَّدٌ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، اسْمُ الرَّجُلِ غَوْرَثُ بْنُ الحَارِثِ، وَقَاتَلَ فِيهَا مُحَارِبَ خَصَفَةَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ ذات الرقاع میں نبی کریم ﷺ کی معیت میں تھے جب ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس آئے تو ہم نے اسے نبی کریم کے لیے چھوڑ دیا۔ پس مشرکین میں سے ایک شخص آیا اور نبی کریم ﷺ کی تلوار درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی۔ اس نے تلوار اتار لی اور کہا۔ مجھ سے ڈرتے ہو؟ میں نے کہا، نہیں۔ اس نے کہا۔ اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا۔ اللہ۔ پس نبی کریم ﷺ کے اصحاب نے اسے ڈانٹا۔ پھر نماز قائم کی گئی۔ پس آپ نے ایک جماعت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور وہ ہٹ گئے۔ اس کے بعد دوسری جماعت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ یوں نبی کریم ﷺ کی چار رکعتیں ہو گئیں اور قوم کے ہر فرد کی دو، دو رکعتیں۔ مسدد، ابوعوانہ، ابوبشر سے راوی ہیں کہ اس آدمی کا نام غورث بن حارث تھا اور یہ جہاد محارب خصفہ سے کیا تھا۔

4137- وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ، فَصَلَّى الخَوْفَ،

ابوالزبیر سے حضرت جابر نے فرمایا کہ ایک نخلستان میں ہم نبی کریم کے ہمراہ تھے تو ہم نے نمازِ

4136- راجع الحديث:2910

4137- راجع الحديث:2910

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: »صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ صَلاَةَ الخَوْفِ« وَإِنَّمَا جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ خَيْبَرَ"

خوف ادا کی۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم کے ساتھ غزوہ نجد میں نماز خوف پڑھی اور حضرت ابوہریرہ غزوہ خیبر کے دنوں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

32-بَابُ غَزْوَةِ بَنِي المُصْطَلِقِ، مِنْ خُزَاعَةَ، وَهِيَ غَزْوَةُ المُرَيْسِيعِ

غزوہ بنی مصطلق کا بیان، بنی مصطلق بھی خزامہ کی شاخ ہیں اور اسے غزوہ مریسیع کہتے ہیں

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: وَذَلِكَ سَنَةَ سِتٍّ وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: سَنَةَ أَرْبَعٍ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ حَدِيثُ الإِفْكِ فِي غَزْوَةِ المُرَيْسِيعِ

ابن اسحاق کا قول ہے کہ یہ ۶ ھ میں ہوا۔ موسیٰ بن عقبہ ۴ ھ میں بتاتے ہیں۔ نعمان بن راشد نے زہری کے حوالے سے بتایا کہ بہتان کا واقعہ اس غزوہ مریسیع میں ہوا تھا۔

4138 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ المَسْجِدَ، فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ العَزْلِ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي المُصْطَلِقِ، فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ العَرَبِ، فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ، وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا العُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا العَزْلَ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ، وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: »مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لاَ تَفْعَلُوا، مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ«

ابن محریز کا بیان ہے کہ میں مسجد نبوی میں داخل ہوا تو میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ پس میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور ان سے عزل کے متعلق پوچھا۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں غزوہ بنی مصطلق کے لیے نکلے تو عرب کی کچھ لونڈیاں ہمارے ہاتھ آگئیں۔ ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی کیونکہ خواہش ہم پر غالب آئی ہوئی تھی، لہٰذا ہم عزل کرنا چاہتے تھے ہم نے عزل کرنے کے لیے کہا لیکن رسول اللہ ﷺ کی موجودگی پیش نظر تھی۔ پس ہم نے اس کے بارے میں آپ سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اگر تم ایسا نہ کرو تو اس میں تمہارا حرج کیا ہے؟ سنو! قیامت تک جس جان نے پیدا ہونا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

-4138 راجع الحدیث:2229

4139- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ، فَلَمَّا أَدْرَكَتْهُ القَائِلَةُ، وَهُوَ فِي وَادٍ كَثِيرِ العِضَاهِ، فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَاسْتَظَلَّ بِهَا وَعَلَّقَ سَيْفَهُ، فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرِ يَسْتَظِلُّونَ، وَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَعَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْنَا، فَإِذَا أَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: "إِنَّ هَذَا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَاخْتَرَطَ سَيْفِي، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي، مُخْتَرِطٌ صَلْتًا، قَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قُلْتُ: اللَّهُ، فَشَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ، فَهُوَ هَذَا" قَالَ: وَلَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں غزوہ نجد کیا اور جب قیلولہ کا وقت ہو گیا تو اس وادی میں کانٹے دار درخت بہت تھے پس آپ ایک درخت کے سائے میں اتر گئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی۔ صحابہ کرام بھی سائے کی وجہ سے اِدھر اُدھر بکھر گئے کچھ دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بلایا تو ہم حاضر خدمت ہو گئے۔ دیکھا تو ایک اعرابی آپ کے پاس بیٹھا ہوا ہے فرمایا۔ جب میں سویا ہوا تھا تو یہ میرے قریب آیا۔ اس نے میری تلوار اتار لی پس میں بیدار ہو گیا اور میرے سر کے پاس کھڑا تھا۔ اس نے تلوا تان کر کہا، بتاؤ اب مجھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے کہا۔ اللہ۔ پھر تلوار کو نیام میں کر کے بیٹھ گیا، جو یہ سامنے موجود ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کوئی سزا نہیں دی۔

33- بَابُ غَزْوَةِ أَنْمَارٍ

غزوہ انمار کا بیان

4140- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ أَنْمَارٍ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ المَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا»

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوہ انمار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سواری پر مشرق کی طرف رخ کر کے نفل نماز پڑھ رہے تھے۔

34- بَابُ حَدِيثِ الإِفْكِ

بہتان تراشی کا واقعہ

وَالأَفَكِ، بِمَنْزِلَةِ النِّجْسِ وَالنَّجَسِ، يُقَالُ: إِفْكُهُمْ، وَأَفْكُهُمْ، وَأَفَكُهُمْ، فَمَنْ قَالَ: أَفَكَهُمْ، يَقُولُ: صَرَفَهُمْ عَنِ الإِيمَانِ وَكَذَّبَهُمْ، كَمَا

افک گویا نجس کے قائم مقام ہے اسی لیے بہتان کو افک کہتے ہیں اس کو ہمزہ کے فتح، کسرہ، اور ضمہ کے ساتھ پڑھا گیا۔ اور جو ضمہ کے ساتھ پڑھا گیا ایمان

4139- راجع الحدیث: 2910

4140- راجع الحدیث: 400

قَالَ: {يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ} [الذاريات: 9] يُصْرَفُ عَنْهُ مَنْ صُرِفَ"

سے پھر جانا ترجمہ کنزا!! یعنا ناس قرآن سے وہی اوندھا کیا جاتا ہے جس کی قسمت ہی میں اوندھایا جانا ہو۔ (پ۲۶ الذاریات:۹) وہ پھیرا جائےگا جسے پھیرا گیا۔

4141 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ قَالَ لَهَا: أَهْلُ الإِفْكِ مَا قَالُوا، وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا، وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ، وَأَثْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا، وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمُ الحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ، وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا، وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ، قَالُوا: قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ، فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي، فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الحِجَابُ، فَكُنْتُ أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ، فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ، دَنَوْنَا مِنَ المَدِينَةِ قَافِلِينَ، آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ، فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ، فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي،

عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود یہ چاروں حضرات حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم ﷺ سے اس واقعہ کے راوی ہیں جو بہتان لگانے والوں نے لگایا تھا ان میں سے ہر ایک نے اس حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے جبکہ ان میں سے بعض کو دوسرے بعض سے حدیث کا زیادہ حصہ یاد تھا چونکہ ہر ایک کا بیان بالکل درست تھا، لہٰذا میں نے ہر ایک کے بیان کردہ الفاظ کو جو اس نے مجھ سے بحوالہ حضرت عائشہ بیان کئے ایک ہی میں شامل کرلیا ہے اور ان میں سے ایک کا بیان دوسرے کی تصدیق کرتا ہے اگرچہ بعض کو بعض سے زیادہ واقعہ یاد تھا۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب کسی سفر کا قصد فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے کہ کس کو ساتھ لے جانا ہے جس کے نام قرعہ نکل آتا وہ سفر میں آپ کے ہمراہ جاتی۔ چنانچہ ایک غزوہ میں روانہ ہونے سے قبل آپ نے قرعہ ڈالا تو میرا نام نکل آیا۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلی، اس کے بعد کہ پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ پس میں پردے کے ساتھ ہودے میں سوار کروائی گئی اور اس میں بیٹھ گئی۔ پس ہم نے سفر کیا، حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ اس غزوہ سے فارغ ہو کر واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے قریب آگئے تو اس منزل سے رسول اللہ ﷺ نے

4141- راجع الحديث: 2637,2592

فَلَمَسْتُ صَدْرِي، فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ، فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ قَالَتْ: وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يُرَحِّلُونِي، فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ عَلَيْهِ، وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ، وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَهْبُلْنَ، وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ، إِنَّمَا يَأْكُلْنَ العُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ القَوْمُ خِفَّةَ الهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ، وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ، فَبَعَثُوا الجَمَلَ فَسَارُوا، وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الجَيْشُ، فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعٍ وَلاَ مُجِيبٌ، فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي، غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ المُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الجَيْشِ، فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي، فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي، وَكَانَ رَآنِي قَبْلَ الحِجَابِ، فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي، فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي، وَوَاللَّهِ مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَةٍ، وَلاَ سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ، وَهَوَى حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، فَوَطِئَ عَلَى يَدِهَا، فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَرَكِبْتُهَا، فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الجَيْشَ مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ وَهُمْ نُزُولٌ، قَالَتْ: فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَ الإِفْكِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، قَالَ عُرْوَةُ: أُخْبِرْتُ أَنَّهُ كَانَ يُشَاعُ وَيُتَحَدَّثُ بِهِ عِنْدَهُ، فَيُقِرُّهُ وَيَسْتَمِعُهُ وَيَسْتَوْشِيهِ، وَقَالَ عُرْوَةُ أَيْضًا: لَمْ يُسَمَّ مِنْ أَهْلِ الإِفْكِ أَيْضًا إِلَّا حَسَّانُ بْنُ

رات کے وقت چلنے کا حکم دیا۔ جب آپ نے کوچ کا حکم فرمایا تو اس وقت میں قضائے حاجت کے لیے لشکر سے دور چلی گئی۔ جب فارغ ہو کر اپنی سواری کے پاس آئی اور اپنے سینے پر ہاتھ پھیرا تو دیکھا کہ میرا خزف یمنی ہار ٹوٹ کر کہیں گر گیا تھا۔ پس میں اپنے ہار کو ڈھونڈنے کے لیے واپس لوٹی اور مجھے اس کی تلاش میں کافی دیر ہو گئی۔ وہ فرماتی ہیں کہ مجھے سوار کروانے کا کام جن لوگوں کے سپرد تھا وہ آگے بڑھے اور انہوں نے میرے ہودے کو اٹھا کر اس سواری پر رکھ دیا جس پر سوار ہوتی تھی اور وہ یہی سمجھے کہ میں ہودے کے اندر ہوں۔ ان دنوں عورتیں بھی عموماً ہلکی پھلکی ہوتی تھیں کیونکہ ان کی غذا سادا اور غیر مرغن ہوتی تھی۔ ان لوگوں کے ہودے کے اٹھاتے اور اونٹ پر رکھتے ہوئے یوں بھی اس کا ہلکا پن محسوس نہ ہوا کہ میں نوعمر لڑکی تھی۔ پس لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور چل دیئے۔ ہار مجھے اس وقت ملا جب لشکر اپنی جگہ سے کوچ کر گیا تھا۔ نہ ان کے ساتھ اس وقت کوئی پکارنے والا تھا اور نہ جواب دینے والا۔ پس میں اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گئی اور یہ گمان کیا کہ جب وہ مجھے نہ پائیں گے تو میری تلاش میں ادھر آئیں گے۔ اسی دوران کہ میں وہاں بیٹھی ہوئی تھی، میری آنکھیں بند ہونے لگیں اور میں سو گئی۔ چنانچہ حضرت صفوان بن معطل سلمی ذکوانی رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے رہا کرتے تھے۔ وہ صبح کے وقت میرے قریب آئے انہوں نے دیکھا کہ کوئی آدمی سویا پڑا ہے۔ پس انہوں نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا کیونکہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا تھا۔ پس میں ان کی زبان سے ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' کے الفاظ سن کر جاگ اٹھی۔ میں

ثَابِتٍ، وَمِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ، وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ، فِي نَاسٍ آخَرِينَ لاَ عِلْمَ لِي بِهِمْ، غَيْرَ أَنَّهُمْ عُصْبَةٌ، كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى، وَإِنَّ كِبْرَ ذَلِكَ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ. قَالَ عُرْوَةُ: كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ، وَتَقُولُ: إِنَّهُ الَّذِي قَالَ:

[البحر الوافر]

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا، وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الإِفْكِ، لاَ أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ، وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لاَ أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي، إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ، ثُمَّ يَقُولُ: »كَيْفَ تِيكُمْ«، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَذَلِكَ يَرِيبُنِي وَلاَ أَشْعُرُ بِالشَّرِّ، حَتَّى خَرَجْتُ حِينَ نَقَهْتُ، فَخَرَجْتُ مَعَ أُمِّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ، وَكَانَ مُتَبَرَّزَنَا، وَكُنَّا لاَ نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا، قَالَتْ: وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ قِبَلَ الْغَائِطِ، وَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا، قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ، وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ، خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ، فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي حِينَ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا، فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا

نے انہیں دیکھ کر چادر سے اپنا منہ چھپا لیا اور خدا کی قسم نہ ہم نے کوئی بات کی اور نہ میں نے کلماتِ انا للہ کے سوا ان کے منہ سے ایک لفظ بھی سنا۔ وہ اپنی سواری سے اترے اس کے پیر باندھے۔ پھر میں کھڑی ہوئی اور اس پر سوار ہوگئی۔ وہ آگے آگے پیدل چلتے ہوئے مجھے لے چلے حتیٰ کہ ہم سخت گرمی کے وقت دو پہر دن چڑھے لشکر میں جا پہنچے اور انہوں نے پڑاؤ ڈال دیا تھا۔ آپ فرماتی ہیں کہ پھر جس کو ہلاک ہونا تھا وہ بہتان لگا کر ہلاک ہوا اور جس نے بہتان کو سب سے زیادہ ہوا دی وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ عروہ فرماتے ہیں مجھے علم ہوا کہ جب اس بدبخت کے پاس اس بہتان کا ذکر ہوتا تو بڑی دلچسپی سے اس کا ذکر کرتا۔ اِسے حقیقت پر مبنی قرار دیتا اور اسے بڑے غور سے سنتا اور بھی بیان کرتا۔ حضرت عروہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ بہتان لگانے والوں میں سے حضرت حسان بن ثابت، حضرت مسطح بن اثاثہ اور حضرت حمنہ بنت جحش کے سوا مجھے اور کسی کے نام کا علم نہیں ہے، ہاں ان کی ایک جماعت تھی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور ان لوگوں کی قیادت عبداللہ بن ابی بن سلول کر رہا تھا۔ عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو ناپسند فرماتی تھیں کہ ان کے سامنے کوئی حضرت حسان کو برا بھلا کہے۔ فرماتی تھیں کہ یہ وہی شخص ہے جس نے یہ کہا ہے۔

میرے ماں باپ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہوں
میں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت وفا کی ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو میں ایک ماہ تک بیمار رہی اور لوگوں میں بہتان کے بارے میں چرچا ہوتا رہا اگرچہ

فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ، أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا؟ فَقَالَتْ: أَيْ هَنْتَاهْ وَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ؟ قَالَتْ: وَقُلْتُ: مَا قَالَ؟ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الإِفْكِ، قَالَتْ: فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: «كَيْفَ تِيكُمْ»، فَقُلْتُ لَهُ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ؟ قَالَتْ: وَأُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا، قَالَتْ: فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِأُمِّي: يَا أُمَّتَاهُ، مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟ قَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ، هَوِّنِي عَلَيْكِ، فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا، لَهَا ضَرَائِرُ، إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا، قَالَتْ: فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، أَوَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا؟ قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لاَ يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلاَ أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي، قَالَتْ: وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الوَحْيُ، يَسْأَلُهُمَا وَيَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، قَالَتْ: فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ، وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ، فَقَالَ أُسَامَةُ: أَهْلَكَ، وَلاَ نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا، وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ، وَسَلِ الجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ، قَالَتْ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ، فَقَالَ: «أَيْ بَرِيرَةُ، هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ؟». قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، مَا رَأَيْتُ

مجھے اس کے متعلق کچھ بھی علم نہ ہوا لیکن یہ شک میری اذیت میں اضافہ کرتا رہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا لطف کرم بیماری سے پہلے والا نہ دیکھا۔ میری بیماری کے دوران رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لاتے، سلام کرتے اور حال دریافت کر کے واپس تشریف لے جاتے تھے۔ پس یہ بات تو مجھے شک میں ڈالتی تھی لیکن اس طوفان کا مجھے کوئی علم ہی نہ تھا۔ حتیٰ کہ میں کچھ صحت یاب ہوئی تو حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کی والدۂ ماجدہ کے ساتھ قضائے حاجت کے لئے باہر نکلی اور ہمارا معمول اس مقصد کے لیے رات کے وقت باہر جانے کا تھا اور یہ ان دنوں کی بات ہے جب بیت الخلاء ہمارے گھروں کے نزدیک نہیں بنے تھے اور اہلِ عرب کی شروع سے دستور یہی ہے کہ اس مقصد کے لیے جنگل میں جاتے تھے کیونکہ گھروں کے قریب بیت الخلاء بنانا ہمارے لیے اذیت کا سبب ہوتا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں گئی اور امِ مسطح بنت ابورہم بن عبدالمطلب بن عبدمناف۔ ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی اور حضرت ابوبکر صدیق کی والدہ ہیں۔ ان کے صاحبزادے کا نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب ہے۔ جب میں والدہ مسطح کے ساتھ فارغ ہو کر گھر کی طرف واپس لوٹی تو ام مسطح کا پیر چادر میں اُلجھ گیا اور وہ گر پڑیں۔ پس انہوں نے کہا مسطح کا بُرا ہوا۔ پس میں نے کہا کہ آپ نے بری بات کہی ہے۔ کیا آپ ایسے شخص کو برا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا۔ پس انہوں نے کہا خدا کی بندی! شاید آپ نے سنا ہی نہیں کہ اس نے کیا کہا ہے؟ یہ فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا، بتاؤ انہوں نے کیا کہا ہے؟ پس انہوں نے مجھے بہتان تراشنے والوں کی بات بتائی۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر تو

عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ غَيْرَ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ، تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ. قَالَتْ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ، وَهُوَ عَلَى المِنْبَرِ، فَقَالَ: »يَا مَعْشَرَ المُسْلِمِينَ، مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي عَنْهُ أَذَاهُ فِي أَهْلِي، وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، وَمَا يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي«. قَالَتْ: فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ أَخُو بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ، فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْذِرُكَ، فَإِنْ كَانَ مِنَ الأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ، وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ. قَالَتْ: فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الخَزْرَجِ، وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بِنْتَ عَمِّهِ مِنْ فَخِذِهِ، وَهُوَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَهُوَ سَيِّدُ الخَزْرَجِ، قَالَتْ: وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا، وَلَكِنِ احْتَمَلَتْهُ الحَمِيَّةُ، فَقَالَ لِسَعْدٍ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لاَ تَقْتُلُهُ، وَلاَ تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ، وَلَوْ كَانَ مِنْ رَهْطِكَ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ يُقْتَلَ. فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ، فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَنَقْتُلَنَّهُ، فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ المُنَافِقِينَ، قَالَتْ: فَثَارَ الحَيَّانِ الأَوْسُ، وَالخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى المِنْبَرِ، قَالَتْ: فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ، حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ، قَالَتْ: فَبَكَيْتُ يَوْمِي ذَلِكَ كُلَّهُ لاَ يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلاَ أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، قَالَتْ: وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي، وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا، لاَ يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلاَ

بیماری بہت ہی بڑھ گئی جب میں گھر پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ پس سلام کر کے فرمایا کہ تمہارا حال کیسا ہے؟ میں نے عرض کی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت عنایت فرماتے ہیں؟ ان کا بیان ہے کہ میں اپنے والدین سے اس خبر کی تحقیق کرنا چاہتی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت عطا فرما دی۔ پس میں نے اپنی والدہ محترمہ سے کہا۔ امی جان! لوگ کیا باتیں کرتے رہتے ہیں؟ فرمایا اے بیٹی! اس بات کا غم نہ کھاؤ۔ خدا کی قسم، یہ تو ہوتا ہی آیا ہے کیونکہ جب کوئی عورت خوبصورت ہو اور خاوند بھی اسے چاہے تو سوکنیں عموماً ایسا فریب کر گزرتی ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے تعجب سے سبحان اللہ کہا کہ لوگ اتنی بڑی بات منہ پر لانے لگے۔ ان کا بیان ہے کہ پھر تو میں ساری رات روتی رہی۔ نہ میرے آنسو تھمے اور نہ صبح تک مجھے نیند آئی اور صبح کے وقت بھی میں رو رہی تھی۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلایا کیونکہ وحی آئی نہ تھی تاکہ ان دونوں سے اپنی زوجہ مطہرہ کو چھوڑ دینے کے متعلق پوچھیں اور مشورہ کریں۔ وہ فرماتی ہیں کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی جو آپ کی اہلیہ کی برأت سے پوری طرح واقف تھے اور ازواج مطہرات کی پاک دامنی کا خود علم رکھتے تھے کہنے لگے کہ حضور کی اہلیہ محترمہ کے بارے میں بھلائی کے سوا اور ہم کچھ بھی نہیں جانتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر تنگی نہیں فرمائے گا اور عورتیں ان کے علاوہ اور بھی بہت ہیں۔ باقی آپ اس

أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، حَتَّى إِنِّي لَأَظُنُّ أَنَّ البُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي، فَبَيْنَا أَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي، فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا، فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي، قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ، قَالَتْ: وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ قَبْلَهَا، وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لاَ يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ، قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، يَا عَائِشَةُ، إِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا، فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً، فَسَيُبَرِّئُكِ اللَّهُ، وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ، فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ العَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ، تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ»، قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً، فَقُلْتُ لِأَبِي: أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّي فِيمَا قَالَ: فَقَالَ أَبِي: وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِأُمِّي: أَجِيبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ: قَالَتْ أُمِّي: وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ: لاَ أَقْرَأُ مِنَ القُرْآنِ كَثِيرًا: إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ: لَقَدْ سَمِعْتُمْ هَذَا الحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ، فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ: إِنِّي بَرِيئَةٌ، لاَ تُصَدِّقُونِي، وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي مِنْهُ بَرِيئَةٌ، لَتُصَدِّقُنِّي، فَوَاللَّهِ لاَ أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ: {فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ

سے دریافت فرمائیں، یہ آپ کو سچ بتائے گی۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا۔ اے بریرہ کوئی بات دیکھی ہے؟ بریرہ نے عرض کی کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں نے تو شک و شبہ والی ہرگز کوئی بات نہیں دیکھی۔ سوائے اس کے کہ وہ نوعمر لڑکی ہیں حتیٰ کہ آٹا گوندھ کر سوجاتی ہے اور بکری آکر اسے کھا جاتی ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے پھر عبداللہ بن ابی کی شکایت فرمائی چنانچہ منبر پر رونق افروز ہو کر آپ نے فرمایا۔ اے مسلمانو! کون ہے جو اس شخص سے میرا بدلہ لے جس نے میری بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا۔ نیز جس شخص کا ذکر کرتے ہیں اس کے اندر بھی بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا وہ میرے گھر میں داخل ہوتا تو میرے ساتھ۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس پر بنی عبدالاشہل کے بھائی حضرت سعد بن معاذ نے کھڑے ہو کر عرض کی، یارسول اللہ! آپ کا بدلہ میں لوں گا۔ اگر وہ شخص قبیلہ اوس سے ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا اور اگر قبیلہ خزرج والے ہمارے بھائیوں میں سے ہے تو جس طرح آپ حکم فرمائیں اس کی تعمیل کی جائے گی۔ یہ فرماتی ہیں کہ پھر خزرج والوں میں سے ایک آدمی کھڑا ہو گیا کیونکہ حضرت حسان کی والدہ اس کے چچا کی بیٹی اور اسی قبیلے سے تھی۔ وہ خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تھے یہ فرماتی ہیں کہ پہلے وہ بڑا نیک آدمی تھا، لیکن اس موقع پر پرانی حمیت نے ان کے اندر جوش مارا اور حضرت سعد بن معاذ سے کہا۔ خدا کی قسم آپ غلط کہہ رہے ہیں، نہ آپ اسے قتل کریں گے اور نہ آپ اسے قتل کر سکتے ہیں۔ اگر وہ

الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ} [يوسف: 18] ثُمَّ تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي حِينَئِذٍ بَرِيئَةٌ، وَأَنَّ اللَّهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي، وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ مُنْزِلٌ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى، لَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرٍ، وَلَكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللَّهُ بِهَا، فَوَاللَّهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَهُ، وَلاَ خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ البَيْتِ، حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ البُرَحَاءِ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِنَ العَرَقِ مِثْلُ الجُمَانِ، وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ القَوْلِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْهِ، قَالَتْ: فَسُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ: »يَا عَائِشَةُ، أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ بَرَّأَكِ« . قَالَتْ: فَقَالَتْ لِي أُمِّي: قُومِي إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لاَ أَقُومُ إِلَيْهِ، فَإِنِّي لاَ أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَتْ: وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ} العَشْرَ الآيَاتِ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ هَذَا فِي بَرَاءَتِي، قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ: وَاللَّهِ لاَ أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا، بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَلاَ يَأْتَلِ أُولُو الفَضْلِ مِنْكُمْ} - إِلَى قَوْلِهِ - {غَفُورٌ رَحِيمٌ} [البقرة: 173]، قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: وَاللَّهِ لاَ أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ

آپ کے قبیلے سے ہوتا تو آپ اس کو قتل کرنا ہرگز پسند نہ کرتے۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے جو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی تھے۔ پس انہوں نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں، ہم اسے ضرور قتل کریں گے اور معلوم ہو گیا کہ آپ بھی منافق ہیں اسی لیے تو منافقوں کا دفاع کر رہے ہیں۔ اس پر قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج کے لوگ ایک دوسرے کے مقابل کھڑے ہو گئے اور خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں آپس میں دست و گریبان نہ ہو جائیں اور رسول اللہ ﷺ منبر پر رونق افروز تھے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ متواتر ان سب کو خاموش ہونے کے لیے فرماتے رہے حتیٰ کہ سب خاموش ہو گئے۔ یہ فرماتی ہیں کہ میں اس دن بھی سارا دن آنسو بہاتی رہی۔ نہ میرے آنسو رکتے تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی اور میرے والدین بھی میری وجہ سے پریشان تھے۔ مجھے مسلسل روتے ہوئے دو راتیں اور ایک دن گزرا، نہ میرے آنسو رکے اور نہ مجھے نیند آئی۔ حتیٰ کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ اتنا رونے سے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ اسی دوران کہ میرے والدین کریمین میرے پاس تشریف فرما تھے۔ میں رو رہی تھی کہ ایک انصاری عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی، اسے اجازت دی گئی تو وہ میرے پاس بیٹھ کر رونے لگی۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب یہ بہتان لگایا گیا تھا اس وقت سے آپ میرے پاس بیٹھے نہ تھے اور قریباً ایک ماہ سے وحی کا نزول بھی بند تھا کہ میرے بارے میں کوئی حکم فرمایا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي، فَقَالَ لِزَيْنَبَ: «مَاذَا عَلِمْتِ، أَوْ رَأَيْتِ» . فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي، وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا. قَالَتْ عَائِشَةُ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِالوَرَعِ. قَالَتْ: وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا. فَهَلَكَتْ، فِيمَنْ هَلَكَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: «فَهَذَا الَّذِي بَلَغَنِي مِنْ حَدِيثِ هَؤُلاَءِ الرَّهْطِ» ثُمَّ قَالَ عُرْوَةُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: "وَاللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لَيَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنَفِ أُنْثَى قَطُّ. قَالَتْ: ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ"

جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے بیٹھے ہوئے کلمہ شہادت پڑھا اور اس کے بعد فرمایا۔ اے عائشہ! مجھے تمہارے بارے میں یہ افواہ پہنچی ہے۔ اگر تم پاکدامن ہو تو جلد اللہ رب العزت تمہیں بری فرما دے گا اور اگر تم گناہ میں ملوث ہو گئی ہو تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور توبہ کرلو، کیونکہ جب بندہ اپنے گناہ کا اقرار کر کے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرما چکے تو میں نے اپنے والدِ محترم سے عرض کی کہ آپ رسول اللہ ﷺ کو کوئی جواب دیں۔ والدِ ماجد نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میری سمجھ میں نہیں آتا کہ رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں۔ پھر میں نے اپنی والدہ محترمہ سے گزارش کی کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کا جواب دیں۔ میری والدۂ ماجدہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میرے ذہن میں نہیں آتا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کیا عرض کروں۔ پس میں نے خود عرض کی کہ حالانکہ میں نو عمر لڑکی تھی اور قرآن کریم بھی میں نے زیادہ نہیں پڑھا ہوا تھا۔ بیشک خدا کی قسم، میرے علم میں بھی وہ بات آ گئی جو آپ حضرات نے سُنی ہے۔ اب جبکہ وہ بات آپ کے دلوں میں سما گئی اور آپ نے اُسے حقیقت سمجھ لیا تو اگر میں یہ کہوں بھی کہ میں اس بہتان سے پاک ہوں تب بھی لوگ میری بات کی تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اس گناہ کا اقرار کرلوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو ضرور میری تصدیق کی جائے گی، پس خدا کی قسم، میری اور آپ حضرات کی مثال حضرت یوسف کے والدِ محترم جیسی ہے، جبکہ انہوں نے کہا تھا کہ ترجمہ کنز الایمان: تو صبر اچھا اور

اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو (پ ۱۲، یوسف ۱۸) پھر میں نے منہ دوسری طرف کر لیا اور خاموش ہو کر بستر پر لیٹ گئی اور اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ میں اس جرم سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ میری پاکدامنی ظاہر فرما دیگا۔ لیکن خدا کی قسم، یہ بات میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ میری شان میں وحی نازل فرمائے گا اور میری شان کے خطبے پڑھوائے جائیں گے، کیونکہ میری وقعت اتنی تو نہیں کہ باری تعالیٰ میرے بارے میں کلام فرمائے۔ ہاں مجھے یہ امید ضرور تھی کہ اللہ جل مجدہٗ خواب میں رسول اللہ ﷺ کو میری پاکدامنی دکھا دیگا۔ پس خدا کی قسم، اسی اثناء میں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان رونق افروز تھے اور ہمارے گھر کا کوئی فرد باہر بھی نہیں گیا تھا کہ آپ پر وحی کا نزول ہونے لگا اور وہی حالت آپ پر طاری ہوگئی جو وحی کے وقت ہوا کرتی تھی اور کلام کی ثقالت کے سبب سردی کے دنوں میں بھی پسینہ موتیوں کی طرح جاری ہو جاتا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسرور اور متبسم نظر آ رہے چنانچہ سب سے پہلا کلام آپ نے یہ فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس الزام سے بری فرما دیا ہے وہ فرماتی ہیں کہ اس وقت میری والدۂ ماجدہ نے مجھ سے فرمایا کہ کھڑی ہو کر رسولِ خدا کا شکریہ ادا کرو۔ پس میں نے عرض کی کہ خدا کی قسم میں اُن کا شکریہ کیوں ادا کروں، میں صرف اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں ان کا بیان ہے کہ اللہ نے فرمایا۔ ترجمہ کنز الایمان: تو تمہارا پردہ کھول دیتا بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے (پ ۱۸، النور ۱۱) دس آیتیں اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مجھے اس بہتان سے پاک

قرار دیا ہے۔ حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ میں قرابت داری کے سبب مسطح بن اثاثہ کے ساتھ مالی سلوک کیا کرتا تھا، کیونکہ وہ غریب تھے۔ پس میں نے یہ ارادہ کرلیا تھا کہ خدا کی قسم، اب مسطح کے ساتھ کبھی بھی کوئی مالی سلوک نہیں کروں گا کیونکہ وہ بھی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں کے ساتھ ہو گئے تھے۔ پس ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ترجمہ کنز الایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللّٰہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللّٰہ تمہاری بخشش کرے اور اللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۸، النور ۲۲) حضرت ابوبکر کہنے لگے، کیوں نہیں، خدا کی قسم میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ میری مغفرت فرما دے۔ پس آپ حضرت مسطح کی اسی طرح مالی امداد فرماتے رہے جس طرح پہلے فرماتے تھے اور فرمایا کہ خدا کی قسم، اب میں اسے کبھی بند نہیں کروں گا رسول اللہ ﷺ نے میرے بارے میں حضرت زینب بنت جحش سے بھی دریافت فرمایا تھا کہ تمہارا عائشہ کے بارے میں کیا خیال ہے یا اسے کیا دیکھا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کو برائی سے بچانا چاہتی ہوں، میرے علم میں تو ان کی بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتے ہیں کہ ازواجِ مطہرات میں سے حضرت زینب ہی میری ہم عمر تھیں تو اللہ نے انہیں ان کی پرہیزگاری کے سبب گناہ میں مبتلا ہونے سے بچا لیا۔ آپ فرماتی ہیں کہ ان کی بہن حمنہ اس کے متعلق جھگڑتی رہتی اور تہمت لگانے

والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاکت میں پڑ گئی ابن شہاب فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مجھے مذکورہ چاروں حضرات سے پہنچی ہے۔ علاوہ بریں عروہ کا بیان ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بیشک جس شخص کے متعلق یہ بات بنائی گئی وہ ان باتوں کو سنکر تعجب سے کہتے سبحان اللہ! کیونکہ خدا کی قسم، جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں نے تو کسی عورت کا سر بھی آج تک نہیں کھولا۔ آپ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد راہِ خدا میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔

4142 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَمْلَى عَلَيَّ هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ مِنْ حِفْظِهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي الوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ المَلِكِ: أَبَلَغَكَ أَنَّ عَلِيًّا، كَانَ فِيمَنْ قَذَفَ عَائِشَةَ؟ قُلْتُ: لاَ، وَلَكِنْ قَدْ أَخْبَرَنِي رَجُلاَنِ مِنْ قَوْمِكَ، أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَهُمَا: " كَانَ عَلِيٌّ مُسَلِّمًا فِي شَأْنِهَا فَرَاجَعُوهُ، فَلَمْ يَرْجِعْ وَقَالَ: مُسَلِّمًا، بِلاَ شَكٍّ فِيهِ وَعَلَيْهِ، كَانَ فِي أَصْلِ العَتِيقِ كَذَلِكَ "

زہری کا بیان ہے کہ ولید بن عبدالملک نے مجھ سے کہا کہ کیا تمہیں علم ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی تھی؟ میں نے جواب دیا کہ ایسا نہیں ہوا، ہاں آپ کی قوم کے دو شخص یعنی ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے متعلق خاموش رہے تھے۔ پس یہ ان کے پاس گئے تو انہوں نے پھر یہی بتایا اور کہا کہ خاموش ہی رہے تھے، اس میں کوئی شک شبہ نہیں ہے اور پرانے اصل نسخے میں مسلما ہی کا لفظ ہے۔

4143 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ بْنُ الأَجْدَعِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ رُومَانَ، وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ بَيْنَا أَنَا قَاعِدَةٌ أَنَا وَعَائِشَةُ، إِذْ وَلَجَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَتْ: فَعَلَ اللَّهُ بِفُلاَنٍ وَفَعَلَ، فَقَالَتْ أُمُّ رُومَانَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَتْ: ابْنِي فِيمَنْ حَدَّثَ الحَدِيثَ، قَالَتْ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَتْ: كَذَا وَكَذَا،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ حضرت اُم رومان فرماتی ہیں کہ میں بیٹھی ہوئی تھی اور عائشہ رضی اللہ عنہا بھی کہ اسی دوران ہمارے پاس انصار کی ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں فلاں کو ہلاک کر دیا حضرت ام رُومان نے فرمایا کہ ایسا کیوں کہتی ہو۔ وہ کہنے لگی کہ میرا بیٹا بھی اس بہتان کے گھڑنے والوں میں ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیسا بہتان؟ پھر اس نے بہتان کا سارا

قَالَتْ عَائِشَةُ: سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: وَأَبُو بَكْرٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ: فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا، فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمَّى بِنَافِضٍ، فَطَرَحْتُ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا فَغَطَّيْتُهَا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَا شَأْنُ هَذِهِ؟». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَتْهَا الحُمَّى بِنَافِضٍ، قَالَ: «فَلَعَلَّ فِي حَدِيثٍ تُحُدِّثَ بِهِ»، قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَعَدَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ: وَاللَّهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لاَ تُصَدِّقُونِي، وَلَئِنْ قُلْتُ لاَ تَعْذِرُونِي، مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوبَ وَبَنِيهِ: {وَاللَّهُ المُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ} [يوسف: 18] قَالَتْ: وَانْصَرَفَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عُذْرَهَا، قَالَتْ: بِحَمْدِ اللَّهِ لاَ بِحَمْدِ أَحَدٍ وَلاَ بِحَمْدِكَ

واقعہ بیان کر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے بھی یہ بات سنی ہے؟ جواب دیا۔ ہاں۔ دریافت کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی سنی ہے؟ اس نے جواب دیا، ہاں پس اتنا سنتے ہی حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا بیہوش ہو کر گر پڑیں اور جب انہیں ہوش آیا تو لرزہ کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا۔ پس میں نے اوپر کپڑا ڈال کر اسے اچھی طرح لپیٹ دیا۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے اور دریافت فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اسے لرزہ کے ساتھ بخار چڑھ گیا ہے فرمایا شاید اس تہمت کے سبب سے جو گھڑی گئی ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ پس عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اٹھ کر بیٹھ گئی اور کہنے لگی کہ خدا کی قسم اگر اب میں قسم بھی کھاؤں تو لوگ میری تصدیق نہیں کریں گے اور کچھ کہوں تو میرا عذر قبول نہیں کرو گے۔ پس میری اور آپ حضرات کی مثال حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ پس اللہ ہی مدد فرمانے والا ہے اس پر جو لوگ کہتے ہیں ان کا بیان ہے کہ پھر آپ واپس لوٹ گئے اور زبان مبارک سے کچھ نہ فرمایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی برأت کے متعلق آیتیں نازل فرما دیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مجھ پر اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا ہے اور کسی نے بھی نہیں، حتیٰ کہ آپ نے بھی نہیں۔

4144- حَدَّثَنِي يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: " كَانَتْ تَقْرَأُ: إِذْ تَلِقُونَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ، وَتَقُولُ: الوَلْقُ الكَذِبُ " قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: «وَكَانَتْ أَعْلَمَ مِنْ غَيْرِهَا بِذَلِكَ لِأَنَّهُ نَزَلَ فِيهَا»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب اذ تلقونه بالسنتكم کو پڑھتیں تو فرمایا کرتیں کہ یہ لفظ الولق سے نکلا ہے جس کا مطلب جھوٹ ہے، ترجمہ کنز الایمان: جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے (پ ۱۸، النور ۱۵)

حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس آیت کا دوسروں کی نسبت زیادہ معلوم تھا کیونکہ یہ ان کے بارے میں ہی تو نازل ہوئی تھی۔

4145- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: لاَ تَسُبَّهُ، فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَتْ عَائِشَةُ: اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ المُشْرِكِينَ، قَالَ «كَيْفَ بِنَسَبِي؟» قَالَ: لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ العَجِينِ

حضرت عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے فرمایا۔ تم انہیں برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کا مقابلہ کیا کرتے تھے۔ آپ فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی ہجو بیان کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا۔ میرے نسب کو کدھر لے جاؤ گے؟ عرض کی کہ میں آپ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔

4145م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ، سَمِعْتُ هِشَامًا، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَبَبْتُ حَسَّانَ وَكَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلَيْهَا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حسان کو بُرا بھلا کہا کیونکہ یہ بھی حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگانے والوں کے ساتھ ہوتے (رضی اللہ عنہم وارضانا عنہم)

4146- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا، يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ: وَقَالَ: حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الغَوَافِلِ، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: لَكِنَّكَ لَسْتَ كَذَلِكَ، قَالَ مَسْرُوقٌ: فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذَنِينَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكِ؟ وَقَدْ

مسروق فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے پاس حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ موجود تھے جو ان کی شان میں اشعار سنا رہے تھے چنانچہ انہوں نے کے اشعار پڑھتے ہوئے یہ بھی کہا:

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان

4145م- راجع الحديث: 3531

4146- انظر الحديث: 4756,4766، صحيح مسلم: 6342,6341

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ} [النور: 11] فَقَالَتْ: " وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ العَمَى، قَالَتْ لَهُ: إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ، أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

سے فرمایا۔ لیکن آپ ایسے نہیں ہیں مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے گزارش کی کہ آپ انہیں اپنے پاس آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ (اور ان میں وہ جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے) (سورۃ النور، آیت ۱۱) آپ نے فرمایا کہ دنیا میں اندھا ہو جانے سے اور کون سا عذاب سخت ہے۔ اور یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کفار کا مقابلہ کرتے (شاعری کے میدان میں مقابلہ کرتے یا ان کی ہجو کہا کرتے تھے)۔

35- بَابُ غَزْوَةِ الحُدَيْبِيَةِ

غزوہ حدیبیہ (اور بیعتِ رضوان)

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ المُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ} [الفتح: 18]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: (بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس درخت کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے) (سورۃ الفتح، آیت ۱۸)

4147 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الحُدَيْبِيَةِ، فَأَصَابَنَا مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: «أَتَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟» . قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ: " قَالَ اللَّهُ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِي، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَبِرِزْقِ اللَّهِ وَبِفَضْلِ اللَّهِ، فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِي، كَافِرٌ بِالكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَجْمِ كَذَا، فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِالكَوْكَبِ كَافِرٌ بِي "

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے سال (۶ھ) سفر پر نکلے۔ تو دورانِ سفر رات کے وقت بارش ہونے لگی۔ پس صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے جب ہمیں نماز پڑھا دی تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرے بندے نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ مجھ پر ایمان بھی رکھتا ہے اور میرے ساتھ کفر بھی کرتا ہے۔ پس جو یہ کہتا ہے کہ ہم پر اللہ کی رحمت سے، اللہ کے برسائے اور اللہ کے فضل سے بارش برسی، وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کی تاثیر کا منکر ہے۔ لیکن جو یہ کہتا ہے کہ فلاں ستارے کی

4147- راجع الحدیث:846

وجہ سے بارش ہوئی تو وہ ستارے پر ایمان رکھتا اور میرا منکر ہے۔

4148 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُ قَالَ: "اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ، كُلَّهُنَّ فِي ذِي القَعْدَةِ، إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ: عُمْرَةً مِنَ الحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي القَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مِنَ العَامِ المُقْبِلِ فِي ذِي القَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مِنَ الجِعْرَانَةِ، حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي القَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار ہی عمرے فرمائے اور سارے ہی ذی القعدہ کے مہینے میں کئے سوائے اس کے جو آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا۔ چنانچہ پہلا حدیبیہ کا ذی القعدہ میں۔ دوسرا اگلے سال کا ذی القعدہ میں۔ تیسرا عمرہ جعرانہ، جبکہ آپ نے غزوہ حنین کا مالِ غنیمت تقسیم فرمایا تو یہ بھی ذی القعدہ میں اور چوتھا جو حج کے ساتھ کیا تھا۔

4149 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ المُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَاهُ، حَدَّثَهُ قَالَ: انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الحُدَيْبِيَةِ، فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ"

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال ہم نبی کریم ﷺ کی معیت چلتے رہے۔ دیگر اصحابِ رسول نے احرام باندھا ہوا تھا لیکن میں نے نہیں باندھا تھا۔ (رضی اللہ عنہم)

4150 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَعُدُّونَ أَنْتُمُ الفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ، وَقَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا، وَنَحْنُ نَعُدُّ الفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ، كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، وَالحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا، فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ «دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا، فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ حضرات کو انا فتحنالك فتحاً سے فتح مکہ مراد لیتے ہیں جب کہ فتح مکہ کے فتح ہونے میں کوئی شک نہیں لیکن حدیبیہ کے دن جو بیعتِ رضوان ہوئی ہم مذکورہ فتح اِس کو شمار کرتے ہیں۔ اس وقت نبی کریم ﷺ کی معیت میں ہم چودہ سو افراد تھے۔ حدیبیہ اصل میں ایک کنوئیں کا نام ہے جب ہم نے اس سے پانی بھرنا شروع کیا تو اس میں ایک قطرہ پانی بھی نہ رہا۔ جب نبی کریم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ تشریف لائے اور کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ پھر

4148- راجع الحدیث:1779

4149- راجع الحدیث:1826,1821

4150- راجع الحدیث:3577

بَعِيدٍ، ثُمَّ إِنَّهَا أَصْدَرَتْنَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابُنَا«

آپ نے پانی کا ایک برتن منگایا، وضو کیا، کلی فرمائی اور بارگاہِ خداوندی میں دعا کی، اس کے بعد بچا ہوا پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ تھوڑی سی دیر میں اتنا پانی جمع ہو گیا کہ ہم اور ہماری سواریاں سیراب ہو گئیں۔

4151 - حَدَّثَنِي فَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ أَبُو عَلِيٍّ الحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا البَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ أَوْ أَكْثَرَ، فَنَزَلُوا عَلَى بِئْرٍ فَنَزَحُوهَا، فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَى البِئْرَ وَقَعَدَ عَلَى شَفِيرِهَا، ثُمَّ قَالَ: »ائْتُونِي بِدَلْوٍ مِنْ مَائِهَا« . فَأُتِيَ بِهِ، فَبَصَقَ فَدَعَا، ثُمَّ قَالَ: »دَعُوهَا سَاعَةً« . فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چودہ سو افراد یا اس سے بھی کہیں زیادہ تھے پس ہم نے ایک کنوئیں کے پاس پڑاؤ ڈالا۔ جب ہم اس کنوئیں کا سارا پانی نکال چکے تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ پس آپ کنوئیں پر تشریف لائے اور اس کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ پانی کا ایک ڈول لاؤ۔ پس وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ آپ نے اس میں لعاب دہن ڈالا۔ پھر دعا کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ ایک ساعت ٹھہرے رہو۔ پس سارے حضرات خود اور ان کی سواریاں کوچ کرنے تک سب سیراب ہوتے رہے۔

4152 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَا لَكُمْ؟« قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَلاَ نَشْرَبُ، إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ، قَالَ: »فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ، فَجَعَلَ المَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگ پیاس سے دوچار ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے حضور ایک برتن رکھا ہوا تھا جس سے وضو فرما رہے تھے۔ جب لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لئے پانی نہیں ہے، بس یہی تھا جو اس برتن کے اندر حضور کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے برتن میں اپنا دستِ مبارک رکھ دیا تو آپ کی انگشت مبارک سے

4151- راجع الحديث:3577

4152- راجع الحديث:3576

كَأَمْثَالِ العُيُونِ « . قَالَ: فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا فَقُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً

چشموں کی طرح پانی پھوٹ نکلا۔ یہ فرماتے ہیں کہ ہم پانی پیتے اور وضو کرتے رہے۔ پس میں نے حضرت جابر سے پوچھا کہ اس دن آپ کتنے حضرات تھے؟ فرمایا اگر لاکھ بھی ہوتے تو پانی سب کے لیے کافی ہوجاتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔

4153 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ: بَلَغَنِي أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ يَقُولُ: »كَانُوا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً«، فَقَالَ لِي سَعِيدٌ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ: »كَانُوا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً، الَّذِينَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ«

قتادہ نے سعید بن مسیب سے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم چودہ سو افراد تھے۔ پس سعید بن مسیب نے مجھ سے کہا کہ مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے خود بتایا ہے کہ جب حدیبیہ کے دن ہم نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تو ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔

4153م- قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ، عَنْ قَتَادَةَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

ہم سے قرۃ بن خالد نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے اور محمد بن بشار نے بھی ابوداؤد طیالسی کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

4154 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: عَمْرٌو، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ: »أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الأَرْضِ« وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ، وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ اليَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ تَابَعَهُ الأَعْمَشُ، سَمِعَ سَالِمًا، سَمِعَ جَابِرًا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہتر ہو اور اس وقت ہم چودہ سو افراد تھے اگر آج میں بصارت سے محروم نہ ہوتا تو تمہیں وہ درخت دکھا دیتا۔ یہی چودہ سو افراد کی روایت اعمش، سالم نے حضرت جابر سے کی ہے۔

4155 - وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ

عبید اللہ بن معاذ، معاذ بن معاذ، شعبہ، عمرو بن مرہ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

4153- صحیح مسلم:4793,4792

4153م- راجع الحدیث:3576

4154- راجع الحدیث:3576، صحیح مسلم:4788

4155- راجع الحدیث:4153

اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلاَثَ مِائَةٍ، وَكَانَتْ أَسْلَمُ، ثُمُنَ المُهَاجِرِينَ"

سے روایت کی کہ درخت کے نیچے بیعت کرنے والے تیرہ سو افراد تھے اور یہ بھی خود ان میں شامل تھے اور قبیلہ اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔ اسی طرح محمد بن بشار، ابوداؤد نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

4156 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مِرْدَاسًا الأَسْلَمِيَّ، يَقُولُ: وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ: «يُقْبَضُ الصَّالِحُونَ، الأَوَّلُ فَالأَوَّلُ، وَتَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ، لاَ يَعْبَأُ اللَّهُ بِهِمْ شَيْئًا»

قیس بن ابوحازم نے حضرت مرداس بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، یہ ان حضرات میں شامل ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کی تھی، کہ قیامت کے قریب نیک افراد یکے بعد دیگرے اٹھا لئے جائیں گے اور ان کے بعد صرف ناکارہ لوگ رہ جائیں گے، جیسے کھجوروں میں گلی سڑی کھجور یا جَو کا چھلکا اور بارگاہِ الٰہی میں ان کی کوئی قدر نہیں ہوگی۔

4157,4158 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ مَرْوَانَ، وَالمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالاَ: «خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا كَانَ بِذِي الحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الهَدْيَ، وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ مِنْهَا» لاَ أُحْصِي كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ سُفْيَانَ، حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لاَ أَحْفَظُ مِنَ الزُّهْرِيِّ الإِشْعَارَ وَالتَّقْلِيدَ، فَلاَ أَدْرِي، يَعْنِي مَوْضِعَ الإِشْعَارِ وَالتَّقْلِيدِ، أَوِ الحَدِيثَ كُلَّهُ

عروہ کا بیان ہے کہ مروان اور حضرت سعد بن مخرمہ رضی اللہ عنہما دونوں حضرات نے فرمایا ہے کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم ﷺ ہزار سے زیادہ صحابہ کرام کو لے کر نکلے اور جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانور کو ہار پہنایا۔ کوہان چیر کر خون بہایا اور وہیں سے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ علی بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ جتنی مرتبہ میں نے سفیان سے یہ حدیث سُنی اسے شمار نہیں کر سکتا، حتیٰ کہ میں نے انہیں فرماتے سنا کہ مجھے زہری کا ہار ڈالنے اور کوہان چیرنے کا ذکر یاد نہیں رہا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ اشعار اور تقلید کا مقام بھول گیا ہوں یا ساری حدیث ہی مجھے یاد نہیں رہی ہے۔

4159 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ، قَالَ:

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

4156- انظر الحديث:6434

4157,4158- راجع الحديث:1695

4159- راجع الحديث:1814

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ: »أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟« قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ، وَهُوَ بِالحُدَيْبِيَةِ، لَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا، وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ الفِدْيَةَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ، أَوْ يُهْدِيَ شَاةً، أَوْ يَصُومَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ«

رسول اللہ ﷺ نے جب ملاحظہ فرمایا کہ جوئیں میرے سر سے چہرے پر گر رہی ہیں تو آپ نے فرمایا۔ کیا تمہیں ان سے تکلیف نہیں ہوتی؟ میں نے عرض کی۔ ہاں ہوتی ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ تم سر منڈوا لو اور آپ حدیبیہ کے مقام پر تھے۔ ان پر یہ ظاہر نہیں ہوگا کہ روکے جائیں گے بلکہ یہی امید تھی کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فدیہ کی آیت نازل فرما دی اور رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ چھ مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلا دو یا ایک بکری کی قربانی پیش کر دو یا تین روزے رکھ لو۔

4160,4161 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى السُّوقِ، فَلَحِقَتْ عُمَرَ امْرَأَةٌ شَابَّةٌ، فَقَالَتْ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، هَلَكَ زَوْجِي وَتَرَكَ صِبْيَةً صِغَارًا، وَاللَّهِ مَا يُنْضِجُونَ كُرَاعًا، وَلاَ لَهُمْ زَرْعٌ وَلاَ ضَرْعٌ، وَخَشِيتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ الضَّبُعُ، وَأَنَا بِنْتُ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ الغِفَارِيِّ »وَقَدْ شَهِدَ أَبِي الحُدَيْبِيَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « . فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ يَمْضِ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِنَسَبٍ قَرِيبٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَعِيرٍ ظَهِيرٍ كَانَ مَرْبُوطًا فِي الدَّارِ، فَحَمَلَ عَلَيْهِ غِرَارَتَيْنِ مَلَأَهُمَا طَعَامًا، وَحَمَلَ بَيْنَهُمَا نَفَقَةً وَثِيَابًا، ثُمَّ نَاوَلَهَا بِخِطَامِهِ، ثُمَّ قَالَ: اقْتَادِيهِ، فَلَنْ يَفْنَى حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللَّهُ بِخَيْرٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، أَكْثَرْتَ لَهَا؟ قَالَ عُمَرُ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى أَبَا هَذِهِ وَأَخَاهَا، قَدْ حَاصَرَا حِصْنًا زَمَانًا

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک نوجوان عورت ملی جو کہنے لگی، امیر المومنین! میرا خاوند کا انتقال ہو گیا ہے اور پیچھے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے۔ خدا کی قسم، میرے پاس کھانے کا کوئی انتظام نہیں کہ میں انہیں کھلاؤں۔ نہ ان کی کوئی زرعی زمین ہے اور نہ کوئی دودھ کا جانور۔ پس مجھے خوف ہے کہ کہیں یہ بھوکے نہ مرجائیں۔ میں حضرت خفاف بن ایما غفاری کی بیٹی ہوں اور میرے والدِ محترم حدیبیہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی کے پاس کھڑے رہے اور آگے نہ گئے۔ پھر فرمایا، مرحبا تیرا نسب تو قریبی ہے۔ پھر آپ ایک طاقتور اونٹ کی جانب گئے جو گھر میں بندھا ہوا تھا اور اس پر اناج کی دو بوریاں رکھوا دیں۔ کچھ نقد رقم اور کپڑے بھی ان کے اندر رکھ دیئے اور اونٹ کی رسی اس عورت کے ہاتھ میں دیتے ہوئے فرمایا۔ فی الحال یہ لے جاؤ اور اس

فَافْتَتَحَاهُ ثُمَّ أَصْبَحْنَا نَسْتَفِيءُ سُهْمَانَهُمَا فِيهِ

کے ختم ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس سے اور بہتر عطا فرمائے گا۔ ایک شخص کہنے لگا کہ اے امیر المومنین! آپ نے تو اس عورت کو بہت مال دے دیا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے تیری ماں روئے، خدا کی قسم میں نے اس کے والد اور بھائی کو دیکھا کہ عرصہ دراز انہوں نے ایک قلعے کا محاصرہ کیے رکھا، پھر ہم نے اسے فتح کر لیا اور صبح کے وقت ان دونوں کا حصہ بھی ہم وصول کر رہے تھے۔

4162 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ أَبُو عَمْرٍو الفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: »لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ، ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا«

سعید بن مسیب نے اپنے والدِ محترم سے روایت کی ہے کہ میں نے اس درخت کو دیکھا ہے جب میں دوبارہ وہاں گیا تو پہچان نہ سکا۔ محمود بن غیلان کی روایت میں ہے کہ جب دوسری مرتبہ گیا تو اس درخت کو بھول گیا۔

4163 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: انْطَلَقْتُ حَاجًّا، فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يُصَلُّونَ، قُلْتُ: مَا هَذَا المَسْجِدُ؟ قَالُوا: هَذِهِ الشَّجَرَةُ، حَيْثُ بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ، فَأَتَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ سَعِيدٌ، حَدَّثَنِي أَبِي " أَنَّهُ كَانَ فِيمَنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، قَالَ: فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ العَامِ المُقْبِلِ نَسِينَاهَا، فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا ". فَقَالَ سَعِيدٌ: »إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلَمُوهَا وَعَلِمْتُمُوهَا أَنْتُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ«

طارق بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں حج کے لیے گیا تو میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جو نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون سی مسجد ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ وہ درخت ہے جس کے نیچے رسول اللہ ﷺ نے بیعت لی تھی، جس کو بیعتِ رضوان کہتے ہیں۔ پس میں سعید بن مسیب کے پاس گیا اور انہیں یہ واقعہ بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے والد محترم نے مجھے بتایا تھا کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جن سے رسول اللہ ﷺ نے درخت کے نیچے بیعت لی تھی۔ پس جب ایک سال گزر گیا تو ہم اس درخت کو نہ پہچان سکے اور اسے تلاش نہ کر سکے۔ پس حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے اصحاب تو اس درخت کو بھول

4162- انظر الحدیث: 4165,4164,4163 صحیح مسلم: 4798,4797,4796

4163- راجع الحدیث: 4162

گئے لیکن آپ حضرات کو علم ہے؟ حالانکہ آپ تو آپ ہیں اوران سے زیادہ جاننے والے نہیں ہیں۔

4164 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا طَارِقٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ، «أَنَّهُ كَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، فَرَجَعْنَا إِلَيْهَا العَامَ المُقْبِلَ فَعَمِيَتْ عَلَيْنَا»

سعید بن مسیب نے اپنے والدِ محترم سے روایت کی ہے کہ وہ ان حضرات میں شامل تھے جنھوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب اگلے سال ہم اس کی جانب گئے تو ہم اس درخت کو نہ پہچان سکے۔

4165 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ طَارِقٍ، قَالَ: ذُكِرَتْ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ الشَّجَرَةُ فَضَحِكَ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي: «وَكَانَ شَهِدَهَا»

طارق کا بیان ہے کہ جب میں نے سعید بن مسیب کے سامنے اس درخت کا ذکر کیا جس کے نیچے بیعتِ رضوان ہوئی تھی، تو وہ ہنس پڑے اور فرمایا کہ میرے والدِ محترم نے مجھے وہ درخت بتایا تھا اور وہ اس بیعت میں شامل تھے۔

4166 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ». فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى»

عمرو بن مرہ کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ جو بیعتِ رضوان والوں سے ہیں کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب لوگ آپ کی خدمت میں صدقہ پیش کرتے تو آپ کہا کرتے کہ اے اللہ! ان پر کرم فرما۔ چنانچہ میرے والدِ محترم نے آپ کی خدمت میں صدقہ پیش کیا تو آپ نے کہا، اے اللہ! ابی اوفیٰ کی آل پر کرم فرما۔

4167 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الحَرَّةِ، وَالنَّاسُ يُبَايِعُونَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ، فَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ: عَلَى مَا يُبَايِعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ النَّاسَ؟ قِيلَ لَهُ: عَلَى المَوْتِ،

عباد بن تمیم کا بیان ہے کہ جنگِ حرہ میں لوگ عبداللہ بن حنظلہ سے بیعت کررہے تھے۔ پس حضرت عبداللہ بن زید نے دریافت کیا کہ ابن حنظلہ کس بات پر لوگوں سے بیعت لے رہے تھے؟ انہیں بتایا گیا کہ موت پر۔ انہوں نے فرمایا کہ اس بات پر تو رسول

4164- راجع الحديث:4162

4165- راجع الحديث:4162

4166- راجع الحديث:1497

4167- راجع الحديث:2959

قَالَ: »لاَ أُبَايِعُ عَلَى ذَلِكَ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ شَهِدَ مَعَهُ الحُدَيْبِيَةَ«

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔ یہ حدیبیہ میں حضور کے ساتھ موجود تھے۔

4168 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى المُحَارِبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، قَالَ: »كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ، وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيهِ«

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کرنے والوں سے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ جمعہ ادا کرتے اور جب واپس لوٹتے تو کسی دیوار کا سایہ نہ ہوتا جس کے سائے سے ہم نفع پاتے۔

4169 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ: " عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ: عَلَى المَوْتِ "

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ حدیبیہ کے دن آپ حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ موت پر۔

4170 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ العَلاَءِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَقِيتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقُلْتُ: " طُوبَى لَكَ، صَحِبْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثْنَا بَعْدَهُ "

علاء بن مسیب نے اپنے والدِ محترم سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، آپ کتنے پاکیزہ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف پایا اور درخت کے نیچے حضور سے بیعت کی۔ فرمایا اے بھتیجے! تم کیا جانو کہ ہم نے بعد میں کیا کچھ کیا ہے۔

4171 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلاَّمٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ »بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ«

ابوقلابہ کا بیان ہے کہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کی تھی۔

4168- صحیح مسلم:1990,1989، سنن ابو داؤد:1085، سنن نسائی:1390، سنن ابن ماجہ:1100

4169- راجع الحدیث:2960

4171- راجع الحدیث:1363، صحیح مسلم:300,299، سنن ابو داؤد:3257

4172 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، {إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا} [الفتح: 1] . قَالَ: الحُدَيْبِيَةُ قَالَ أَصْحَابُهُ: هَنِيئًا مَرِيئًا، فَمَا لَنَا؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {لِيُدْخِلَ المُؤْمِنِينَ وَالمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الأَنْهَارُ} [الفتح: 5] قَالَ شُعْبَةُ: فَقَدِمْتُ الكُوفَةَ، فَحَدَّثْتُ بِهَذَا كُلِّهِ عَنْ قَتَادَةَ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ أَمَّا: {إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ} [الفتح: 1] . فَعَنْ أَنَسٍ وَأَمَّا هَنِيئًا مَرِيئًا، فَعَنْ عِكْرِمَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انا فتحنا لك فتحاً مبیناً کی فتح سے مراد صلح حدیبیہ ہے۔ آپ کے اصحاب نے عرض کی کہ یہ مبارک خوشخبری تو آپ کے لیے ہے لیکن ہمارے لیے کیا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: تاکہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں (پ ۲۶، الفتح ۵) شعبہ فرماتے ہیں کہ میں کوفہ گیا اور پوری حدیث حضرت قتادہ سے بیان کی۔ جب میں واپس لوٹا اور اس کا ان سے ذکر کیا، تو فرمایا کہ انا فتحنا لك کی یہ تفسیر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور هنیا مریئا کا بیان حضرت عکرمہ سے منقول ہے۔

4173- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ الأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ، قَالَ: إِنِّي لَأُوقِدُ تَحْتَ القِدْرِ بِلُحُومِ الحُمُرِ، إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ»

مجزاۃ بن زاہر اسلمی اپنے والد محترم سے راوی ہیں جو درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کرنے والوں میں شامل تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ گدھے کا گوشت پکانے کے لیے میں نے ہانڈی چڑھائی ہوئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے ندا کرنے والے نے منادی کی کہ اے لوگو! رسول اللہ ﷺ آپ حضرات کو گدھے کا گوشت کھانے کی ممانعت فرماتے ہیں۔

4174 - وَعَنْ مَجْزَأَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اسْمُهُ أُهْبَانُ بْنُ أَوْسٍ: «وَكَانَ اشْتَكَى رُكْبَتَهُ، وَكَانَ إِذَا سَجَدَ جَعَلَ تَحْتَ رُكْبَتِهِ وِسَادَةً»

مجزاۃ سے مروی ہے کہ ایک بزرگ جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی اور جن کا اسم گرامی حضر اہبان بن اوس تھا، ان کے گھٹنے میں تکلیف تھی چنانچہ جب وہ سجدے میں جاتے تو اپنے گھٹنے کے نیچے تکیہ رکھ لیا کرتے تھے۔

4175 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ

بشیر بن یسار نے حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ

-4172 انظر الحدیث:4834

-4175 راجع الحدیث:209

أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أُتُوا بِسَوِيقٍ فَلاَكُوهُ» تَابَعَهُ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ

4176 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا شَاذَانُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، هَلْ يُنْقَضُ الوِتْرُ؟ قَالَ: «إِذَا أَوْتَرْتَ مِنْ أَوَّلِهِ فَلاَ تُوتِرْ مِنْ آخِرِهِ»

4177 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، وَعُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا، فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا عُمَرُ، نَزَرْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ لاَ يُجِيبُكَ، قَالَ عُمَرُ: فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ المُسْلِمِينَ، وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْآنٌ، فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي، قَالَ: فَقُلْتُ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ، وَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ»

عنہ سے روایت کی ہے جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں میں شامل تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ستو پی کر گزر اوقات کرتے رہے۔ معاذ نے بھی شعبہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

ابو جمرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائذ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا جو نبی کریم ﷺ کے صحابی ہیں اور بیعتِ رضوان کرنے والوں میں شریک تھے کہ کیا وتر نماز کا توڑنا پھر پڑھنا صحیح ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب تم رات کے پہلے حصے میں وتر کی پوری نماز پڑھ لو تو آخری حصے میں نہ پڑھو۔

زید بن اسلم اپنے والدِ محترم سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں تھے اور ایک رات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ کی معیت میں چل رہے تھے۔ پس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات پوچھی لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ دوسری دفعہ پوچھا تو پھر بھی کوئی جواب عطا نہ فرمایا۔ تیسری دفعہ عرض کی تب بھی کوئی جواب نہ ملا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دل میں کہا کہ اے عمر! تجھے تیری ماں روئے، تو نے تین بار رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گزارش پیش کی لیکن ہر بار تجھے جواب سے محروم رکھا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو تیز دوڑایا اور دوسرے مسلمانوں سے آگے نکل گیا۔ مجھے یہ خوف تھا کہ میرے متعلق قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہو جائے گی۔ کچھ ہی دیر کے بعد مجھے کسی نے پکارا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں اور زیادہ خوفزدہ ہوا کہ

4177- سنن ترمذی: 3262

ثُمَّ قَرَأَ: {إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا} [الفتح: 1]

شاید میرے متعلق قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہوگئی۔ خیر میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر سلام عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ کنز الایمان: بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی (پ۲۶، الفتح ۱)

4178,4179 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، حِينَ حَدَّثَ هَذَا الحَدِيثَ، حَفِظْتُ بَعْضَهُ، وَثَبَّتَنِي مَعْمَرٌ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ بْنِ الحَكَمِ، يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ قَالاَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا أَتَى ذَا الحُلَيْفَةِ، قَلَّدَ الهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ، وَبَعَثَ عَيْنًا لَهُ مِنْ خُزَاعَةَ، وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بِغَدِيرِ الأَشْطَاطِ أَتَاهُ عَيْنُهُ، قَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوا لَكَ جُمُوعًا، وَقَدْ جَمَعُوا لَكَ الأَحَابِيشَ، وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ، وَصَادُّوكَ عَنِ البَيْتِ، وَمَانِعُوكَ، فَقَالَ: «أَشِيرُوا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ، أَتَرَوْنَ أَنْ أَمِيلَ إِلَى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَصُدُّونَا عَنِ البَيْتِ، فَإِنْ يَأْتُونَا كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِنَ المُشْرِكِينَ، وَإِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوبِينَ» ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، خَرَجْتَ عَامِدًا لِهَذَا البَيْتِ، لاَ تُرِيدُ قَتْلَ

سفیان کا بیان ہے کہ یہ حدیث بیان کرتے وقت میں نے زہری کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حدیث مجھے کچھ یاد رہی تھی اور بعض حصے میں بھول گیا تھا تو معمر نے مجھے پوری یاد کروا دی اور انہوں نے عروہ بن زبیر سے اس کی روایت کی ہے اور انہوں نے مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے۔ دونوں میں سے ہر ایک کو اس حدیث کا دوسرے سے زیادہ حصہ یاد تھا۔ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم ﷺ ایک ہزار سے زیادہ صحابۂ کرام کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانور کو ہار پہنایا۔ کوہان چیر کر اس کا خون بہایا اور اسی جگہ سے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ پھر آپ نے بنی خزاعہ کے ایک شخص کو قریش کی خبر لانے کے لیے روانہ فرمایا۔ حتیٰ کہ جب غدیر اشطاط کے مقام پر پہنچے تو جاسوس نے آکر بتایا کہ قریش آپ کے لیے اکٹھے ہورہے ہیں اور انہوں نے آپ کے کے لیے بہت سے لشکر جمع کر لیے ہیں۔ وہ آپ سے لڑنے، بیت اللہ سے روکنے اور سدراہ بننے کے لیے تیار ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ لوگو! مجھے مشورہ دو کہ تمہارے خیال

4178,4179- راجع الحديث: 1694

أَحَدٍ وَلاَ حَرْبَ أَحَدٍ، فَتَوَجَّهَ لَهُ، فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ. قَالَ: «امْضُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ»

میں کیا مجھے کافروں کے اہل وعیال پر حملہ کر دینا چاہیے جو ہمیں بیت اللہ سے روکنا چاہتے ہیں؟ اگر وہ ہم سے مقابلہ کرنے کے لیے آگے بڑھے تو خدائے عز وجل ہمارے ساتھ ہے جس نے ہمارے جاسوس کو ان کے شر سے محفوظ رکھا ہے اور اس وقت ہم انہیں ایسا چھوڑیں گے جیسے جنگ سے بھاگے ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم اپنے گھروں سے بیت اللہ کا ارادہ کر کے نکلے ہیں، کسی کو قتل کرنے یا کسی سے جنگ کے لیے نہیں آئے۔ پس آپ اسی کی طرف قدم بڑھائیں اور جو بھی ہمیں روکے گا ہم اس سے جنگ کے لیے تیار ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اچھا اللہ کا نام لے کر چل پڑو۔

4180,4181 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ بْنَ الحَكَمِ، وَالمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ: يُخْبِرَانِ خَبَرًا مِنْ خَبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُمْرَةِ الحُدَيْبِيَةِ، فَكَانَ فِيمَا أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ لَمَّا كَاتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ عَلَى قَضِيَّةِ المُدَّةِ، وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ: لاَ يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ، وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا، وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ، وَأَبَى سُهَيْلٌ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ، فَكَرِهَ المُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَامَّعَضُوا، فَتَكَلَّمُوا فِيهِ، فَلَمَّا أَبَى سُهَيْلٌ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ، كَاتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم سے سنا۔ دونوں حضرات نے رسول اللہ ﷺ کے عمرہ حدیبیہ کی خبر دیتے ہوئے کہا ہے۔ پس ان دونوں حضرات کے متعلق جو مجھے حضرت عروہ نے بتایا، اس کے مطابق جب حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ اور سہیل بن عمرو کے درمیان معاہدہ تحریر کیا جا رہا تھا، جو ایک معینہ مدت کے لیے تھا تو اس میں سہیل بن عمرو نے یہ شرط بھی رکھوانی چاہی کہ ہمارا جو آدمی آپ کے پاس آجائے، خواہ وہ آپ کا دین ہی قبول کر لے، تب بھی آپ اسے ہماری جانب واپس لوٹا دیں گے اور اپنے پاس نہیں رکھیں گے۔ سہیل بن عمرو اس شرط کو رکھوائے بغیر رسول اللہ ﷺ سے معاہدہ و مصالحت کرنے پر تیار ہی نہیں ہوتا تھا، حالانکہ اس کا یہ طرزِ عمل مسلمانوں پر شاق گزر رہا تھا اور وہ ناراضگی کا اظہار کر رہے تھے۔

4180,4181- راجع الحدیث: 1695,1694

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، «فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا جَنْدَلِ بْنَ سُهَيْلٍ يَوْمَئِذٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، وَلَمْ يَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ المُدَّةِ، وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا، وَجَاءَتِ المُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ، فَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ عَاتِقٌ، فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ، حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي المُؤْمِنَاتِ مَا أَنْزَلَ«

چنانچہ اس پر کافی بات چیت ہوتی رہی۔ جب سہیل اس شرط کے بغیر رسول اللہ ﷺ سے معاہدہ کرنے پر راضی نہ ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے یہ شرط بھی لکھوا دی اور حضرت ابو جندل بن سہیل کو ان کے والد سہیل بن عمرو کی طرف اسی دن لوٹا دیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس جو شخص بھی آتا اسے واپس لوٹا دیتے، خواہ وہ دائرہ اسلام ہی میں آجاتا۔ اور اسی طرح مسلمان عورتیں بھی ہجرت کر کے آنے لگیں، جن میں سے ایک ام کلثوم بنت عقبہ بنت ابی معیط بھی ہیں، جو رسول اللہ ﷺ کی جانب ہجرت کر کے آئیں اور وہ بالغہ تھیں۔ پس اس کے رشتہ دار رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگے کہ اسے ہماری طرف انہیں لوٹا دیا جائے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کے بارے میں وحی نازل فرمائی۔

4182- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ «يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ المُؤْمِنَاتِ بِهَذِهِ الآيَةِ« : {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ المُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ} [الممتحنة: 12] وَعَنْ عَمِّهِ قَالَ: " بَلَغَنَا حِينَ أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرُدَّ إِلَى المُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ، وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَصِيرٍ: فَذَكَرَهُ بِطُولِهِ"

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجۂ نبی کریم ﷺ فرماتی ہیں کہ جو عورتیں ہجرت کر کے آتیں تو رسول اللہ ﷺ اُن کا امتحان لیا کرتے تھے، اس ارشادِ خداوندی کے تحت۔ ترجمہ کنز الایمان: اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو (پ ۲۸، الممتحنہ ۱۲) ابن شہاب اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اُنہیں مشرکین کی طرف وہ خرچہ لوٹانے کا حکم فرمایا جو انہوں نے اپنی بیویوں پر کیا تھا اور ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ۔ پھر اُن کا طویل واقعہ بیان کیا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

-4182 راجع الحدیث: 2713

4183 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، خَرَجَ مُعْتَمِرًا فِي الفِتْنَةِ، فَقَالَ: إِنْ صُدِدْتُ عَنِ البَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، مِنْ أَجْلِ «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الحُدَيْبِيَةِ»

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتنہ کے دور میں عمرہ کے قصد سے نکلے اور فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو ہم وہی کچھ کریں گے جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کیا تھا۔ پس انہوں نے بھی عمرے کا احرام باندھ لیا کیونکہ حدیبیہ کے سال رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔

4184 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَهَلَّ وَقَالَ: " إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حِينَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ " وَتَلاَ: {لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ} [الأحزاب: 21]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے احرام باندھا اور فرمایا کہ اگر لوگ ہمارے اور خانہ کعبہ کے درمیان حائل ہوئے تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کیا تھا جب کفارِ قریش آپ کے راستے میں (حدیبیہ کے سال) حائل ہوئے تھے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔ ترجمہ کنزالایمان: بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (پ۲۱، الاحزاب ۲۱)

4185 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَاهُ: أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ح وحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ لَهُ: لَوْ أَقَمْتَ العَامَ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لاَ تَصِلَ إِلَى البَيْتِ قَالَ: " خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ البَيْتِ، فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ، وَحَلَقَ وَقَصَّرَ أَصْحَابُهُ، وَقَالَ: أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ عُمْرَةً، فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ البَيْتِ طُفْتُ، وَإِنْ

عبید اللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم نے اپنے والدِ محترم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں عرض کی۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بعض صاحبزادوں نے ان کی بارگاہ میں عرض کی کہ آپ اس سال عمرے کے لیے نہ جائیں کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ آپ بیت اللہ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے تھے تو کفارِ قریش حائل ہو گئے اور بیت اللہ تک نہ پہنچنے دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانیوں کو ذبح فرمایا اور سر مبارک منڈوایا اور آپ کے صحابۂ کرام نے بھی سر

4183- راجع الحدیث: 1806,1639

4184- صحیح مسلم: 2980

4185- راجع الحدیث: 1807,1639

حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ البَيْتِ، صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: مَا أُرَى شَأْنَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي، فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا، وَسَعْيًا وَاحِدًا، حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا"

منڈائے۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ تم گواہ رہنا کہ میں نے عمرہ اپنے اوپر واجب کرلیا ہے۔ اگر لوگ میرے اور بیت اللہ کے درمیان حائل نہ ہوئے تو میں طواف کرلوں گا اور اگر وہ حائل ہو گئے تو میں وہی کچھ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ کچھ دیر تو آپ چلتے رہے اور اس کے بعد فرمایا کہ میرے خیال میں حج اور عمرہ دونوں کا معاملہ ایک جیسا ہے، پس تم گواہ رہنا کہ میں نے حج اور عمرہ دونوں اپنے اوپر واجب کر لیے ہیں۔ پس انہوں نے ایک کا طواف کیا اور ایک کی ہی سعی کی، حتیٰ کہ دونوں کا احرام کھول دیا۔

4186 - حَدَّثَنِي شُجَاعُ بْنُ الوَلِيدِ، سَمِعَ النَّضْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا صَخْرٌ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ، وَلَيْسَ كَذَلِكَ، وَلَكِنْ عُمَرُ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ أَرْسَلَ عَبْدَ اللَّهِ إِلَى فَرَسٍ لَهُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ، يَأْتِي بِهِ لِيُقَاتِلَ عَلَيْهِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ، وَعُمَرُ لاَ يَدْرِي بِذَلِكَ، فَبَايَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الفَرَسِ، فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ، وَعُمَرُ يَسْتَلْئِمُ لِلْقِتَالِ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ»، قَالَ: فَانْطَلَقَ، فَذَهَبَ مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهِيَ الَّتِي يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ

نافع کا بیان ہے کہ بعض لوگ یہ کہتے رہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام قبول کیا تھا (رضی اللہ عنہما) حالانکہ یہ بات حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ انہوں نے اس بات سے دھوکا کھایا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حدیبیہ کے دن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایک انصاری عورت سے گھوڑا لانے کے لیے بھیجا تا کہ حاجت کے وقت اس پر سوار ہو کر جہاد کرسکیں اور اس وقت رسول اللہ ﷺ درخت کے نیچے بیعت لے رہے تھے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم نہ تھی۔ پس حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پہلے بیعت کی اور پھر گھوڑا لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت جنگ کے لیے مسلح ہو رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ تو درخت کے نیچے بیعت لے رہے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ چل دیئے اور

4187 - وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ العُمَرِيُّ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، " أَنَّ

4186- راجع الحدیث:3916

4187- راجع الحدیث:3916

النَّاسَ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ تَفَرَّقُوا فِي ظِلاَلِ الشَّجَرِ، فَإِذَا النَّاسُ مُحْدِقُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، انْظُرْ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَوَجَدَهُمْ يُبَايِعُونَ، فَبَايَعَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عُمَرَ فَخَرَجَ فَبَايَعَ"

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے اور دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرلی۔ پس یہ ہے حقیقت جس کا کچھ بات بنالی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے مسلمان ہوتے ہوئے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے لیکن درختوں کے سائے میں اِدھر اُدھر منتشر تھے جب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہونے لگے تو آپ نے فرمایا، کہ اے عبداللہ! جاکر دیکھو کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد کیوں جمع ہو رہے ہیں؟ میں نے دیکھا کہ وہ بیعت کر رہے ہیں تو میں نے بیعت کرلی۔ جب میں اپنے والدِ ماجد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں بتایا تو آپ بھی گئے اور جاکر بیعت کرلی۔

4188 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْلَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ اعْتَمَرَ «فَطَافَ فَطُفْنَا مَعَهُ، وَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ، فَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لاَ يُصِيبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ»

اسمٰعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو ہم آپ کے ہمراہ تھے۔ پس جب آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی کیا اور جب آپ نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی پڑھی اور جب آپ نے صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی تو ہم نے بھی سعی کی اور ہم اہلِ مکہ سے آپ کی نگرانی کرتے رہے تاکہ کوئی شخص آپ کو ضرر نہ پہنچا سکے۔

4189 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَصِينٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو وَائِلٍ: لَمَّا قَدِمَ

ابو وائل کا بیان ہے کہ جب حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ جنگِ صفین سے واپس لوٹے تو ہم ان کی واپسی کا سبب اور حالات معلوم کرنے کے

4188- راجع الحديث:1600

4189- راجع الحديث:3181

سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ مِنْ صِفِّينَ أَتَيْنَاهُ نَسْتَخْبِرُهُ، فَقَالَ: »اتَّهِمُوا الرَّأْيَ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَهُ لَرَدَدْتُ، وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ قَبْلَ هَذَا الأَمْرِ، مَا نَسُدُّ مِنْهَا خُصْمًا إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا خُصْمٌ مَا نَدْرِي كَيْفَ نَأْتِي لَهُ«

لیے حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ اپنی رائے پر نازاں نہیں ہونا چاہیے کیونکہ میں نے صلح حدیبیہ کے دن ابوجندل کے معاملے میں دیکھا کہ اگر وہ بات میرے بس میں ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو بھی نہ مانتا اور آپ کے حکم کو رد کر دیتا لیکن اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ چنانچہ اس سے پہلے جب بھی کسی دشوار کام کے لیے ہم نے اپنے کندھوں پر تلواریں رکھیں تو وہ سہل ہو گیا اور اس کا وہی نتیجہ نکلتا جس کو ہم بہتر سمجھتے تھے، لیکن اب ہم ایک کونے سے فساد کو دباتے ہیں تو دوسرے کونے سے سر اٹھا لیتا ہے جس کے سبب سمجھ نہیں آتا کہ ہم اس الجھے ہوئے معاملے کو کس طرح سلجھائیں۔

4190 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الحُدَيْبِيَةِ، وَالقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي، فَقَالَ: »أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟« قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: »فَاحْلِقْ، وَصُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ، أَوْ انْسُكْ نَسِيكَةً« قَالَ أَيُّوبُ: »لاَ أَدْرِي بِأَيِّ هَذَا بَدَأَ«

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے دور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا یہ تمہارے سر کی جوئیں تمہیں اذیت دیتی ہیں؟ میں نے ہاں میں جواب دیا۔ فرمایا تو اپنا سر منڈوا لو اور تین روزے رکھ لینا یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یا ایک بکری کی قربانی پیش کر دینا۔ ایوب کا بیان ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ ان تینوں میں سے پہلے آپ نے کون سی بات کا ذکر فرمایا تھا۔

4191 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حدیبیہ کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے اور ہم نے احرام باندھا ہوا تھا اور مشرکین نے ہم کو روک دیا

4190- راجع الحدیث:1814

4191- راجع الحدیث:4190

بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ، وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُونَ، قَالَ: وَكَانَتْ لِي وَفْرَةٌ، فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلَى وَجْهِي، فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟« قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: وَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ} [البقرة: 196]

تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرے سر پر بڑے بڑے بال تھے جن سے جوئیں چہرے پر گرتی تھیں۔ پس نبی کریم ﷺ کا گزر میرے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا۔ کیا یہ تمہارے سر کی جوئیں تمہیں اذیت دیتی ہیں؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ فرمایا۔ اسی کے متعلق تو یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلے دے روزے یا خیرات یا قربانی (پ ۲، البقرۃ ۱۹۶)

36- بَابُ قِصَّةِ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ

عُکل اور عُرینہ قبائل کا واقعہ

4192- حَدَّثَنِي عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُمْ: أَنَّ نَاسًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا المَدِينَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالإِسْلاَمِ، فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ: إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ، وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ، وَاسْتَوْخَمُوا المَدِينَةَ، »فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا« ، فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا نَاحِيَةَ الحَرَّةِ، كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلاَمِهِمْ، وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، »فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ، وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ، وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ« قَالَ قَتَادَةُ: بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ كَانَ يَحُثُّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَى عَنِ المُثْلَةِ وَقَالَ شُعْبَةُ: وَأَبَانُ، وَحَمَّادٌ، عَنْ قَتَادَةَ، مِنْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبیلہ عکل اور قبیلہ عرینہ کے چند افراد مدینہ منورہ میں آئے اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہوں نے اسلام قبول کر لیا پھر عرض کی کہ یا نبی اللہ! ہم دودھ دینے والے جانور رکھتے ہیں کاشتکاری کرتے ہیں اور مدینہ منورہ کی آب و ہوا ہمارے موافق نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے چند دودھ دینے والی اونٹنیاں اور ایک چرواہا دینے کا حکم دیا اور ان لوگوں کو حکم فرمایا کہ وہ مدینہ منورہ سے باہر چلے جائیں اور وہاں ان اونٹنیوں کے دودھ وغیرہ پر گزر اوقات کرتے رہیں۔ پس وہ چلے گئے لیکن جب مقام حرّہ کے قریب پہنچے تو اسلام سے پھر کر مرتد ہو گئے اور نبی کریم ﷺ کے چرواہے کو قتل کر کے اونٹنیوں کو لے کر بھاگ گئے۔ جب نبی کریم ﷺ کو ان کی اس حرکت کی خبر ہوئی تو آپ نے انہیں پکڑنے کے لیے کچھ آدمی روانہ فرمائے اور حکم دیا کہ انہیں پکڑ کر ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر دی جائیں۔ ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے جائیں اور حرّہ کے قریب ہی

4192- راجع الحدیث: 3064

عُرَيْنَةَ، وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: وَأَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَدِمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ

انہیں ڈال دیا جائے۔ چنانچہ اسی طرح کیا گیا اور وہ اسی حالت میں مر گئے۔ قتادہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ اس کے بعد خیرات کرنے پر زیادہ زور دینے لگے تھے اور مُثلہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔ شعبہ، ابان، حماد نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ وہ قبیلہ عرینہ کے لوگ تھے۔ یحییٰ بن ابوکثیر، ایوب، ابوقلابہ عرینہ کے لوگ تھے۔ یحییٰ بن ابوکثیر، ایوب، ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قبیلہ عکل کے چند افراد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

4193 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الحَوْضِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، وَالحَجَّاجُ الصَّوَّافُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ، مَوْلَى أَبِي قِلاَبَةَ، وَكَانَ مَعَهُ بِالشَّأْمِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ العَزِيزِ، اسْتَشَارَ النَّاسَ يَوْمًا، قَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي هَذِهِ القَسَامَةِ؟ فَقَالُوا: »حَقٌّ قَضَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَتْ بِهَا الخُلَفَاءُ قَبْلَكَ« قَالَ: وَأَبُو قِلاَبَةَ خَلْفَ سَرِيرِهِ، فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ فَأَيْنَ حَدِيثُ أَنَسٍ فِي العُرَنِيِّينَ قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ، إِيَّايَ حَدَّثَهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، مِنْ عُرَيْنَةَ، وَقَالَ أَبُو قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ، مِنْ عُكْلٍ ذَكَرَ القِصَّةَ

حجاج صواف کا بیان ہے کہ مجھ سے ابورجاء نے حدیث بیان کی جو ابوقلابہ کے آزاد کردہ غلام تھے اور ملک شام میں ان کے ساتھ تھے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ کرتے ہوئے دریافت کیا کہ قسامت کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ یہ حق ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم فرمایا اور آپ سے پہلے خلفاء نے اس پر عمل کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ابوقلابہ اس وقت تخت کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔ پس عنبسہ بن سعید نے کہا کہ عرینہ قبیلے والوں کے بارے میں حضرت انس کی حدیث کا کیا ہوگا؟ ابو قلابہ نے کہا کہ یہ تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان فرمائی تھی۔ چنانچہ عبدالعزیز بن صہیب نے جو حضرت انس سے روایت کی اس میں عرینہ ہے اور ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایت کی اس میں عکل ہے پھر پورا واقعہ بیان کیا ہے۔

4193- راجع الحدیث:233

37- بَابُ غَزْوَةِ ذِي قَرَدَ

وَهِيَ الغَزْوَةُ الَّتِي أَغَارُوا عَلَى لِقَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ خَيْبَرَ بِثَلاَثٍ

غزوۂ ذات القرد

یہ غزوہ ان لوگوں سے ہوا جو غزوۂ خیبر سے تین دن پہلے رسولِ خدا کے کچھ اونٹوں کو بھگا کر لے گئے تھے۔

4194 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الأَكْوَعِ، يَقُولُ: خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالأُولَى، وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعَى بِذِي قَرَدَ، قَالَ: فَلَقِيَنِي غُلاَمٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، فَقَالَ: أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ: غَطَفَانُ، قَالَ: فَصَرَخْتُ ثَلاَثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهْ، قَالَ فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لاَبَتَيِ المَدِينَةِ، ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِي حَتَّى أَدْرَكْتُهُمْ، وَقَدْ أَخَذُوا يَسْتَقُونَ مِنَ المَاءِ، فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ بِنَبْلِي، وَكُنْتُ رَامِيًا، وَأَقُولُ

أَنَا ابْنُ الأَكْوَعْ ... وَاليَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعْ

وَأَرْتَجِزُ، حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ، وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلاَثِينَ بُرْدَةً، قَالَ: وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَدْ حَمَيْتُ القَوْمَ المَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ، فَابْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ، فَقَالَ: «يَا ابْنَ الأَكْوَعِ، مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ» قَالَ: ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا المَدِينَةَ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں صبح کی اذان سے بھی پہلے مدینہ منورہ سے باہر نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں ذی قرد کے مقام پر چرا کرتی تھیں۔ اسی دوران مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ایک غلام ملا اور اس نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں پکڑی گئی ہیں۔ میں نے پوچھا کہ انہیں کون لے گیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ بنی غطفان کے لوگ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یا صَبَاحَاہُ کہہ کر تین بار خوب بلند آواز لگائی۔ پس مدینہ منورہ کے ہر گوشے میں بسنے والوں نے میری آواز کو سنا۔ پھر میں ان لوگوں کی طرف لپکا، حتیٰ کہ انہیں جا لیا اور وہ اونٹنیوں کو پانی پلا رہے تھے۔ پس میں نے تیر اندازی شروع کر دیئے اور تیر چلاتے وقت یہ کہتا رہتا۔ میں اکوع کا بیٹا ہوا۔ آج ہلاکت کا دن ہے، میں یہ رجز پڑھتا رہا حتیٰ کہ میں نے ان سے اونٹنیاں چھڑا لیں اور ان کی تین چادریں بھی چھین لیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر نبی کریم بھی تشریف لے آئے اور کتنے ہی حضرات آپ کے ساتھ تھے۔ میں نے عرض کی یا نبی اللہ! میں نے انہیں پانی بھی نہیں پینے دیا حالانکہ وہ پیاسے تھے۔ پس ان کے تعاقب میں کچھ حضرات کو روانہ فرمایئے۔ آپ نے فرمایا اے ابن اکوع! جب تم نے انہیں بھگا

4194- راجع الحدیث: 3041

دیا تو اب اس بات کو چھوڑ دو۔ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہم واپس لوٹے اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیا تھا اور اسی طرح ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

38- بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ

غزوۂ خیبر

4195 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ، وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ، »صَلَّى العَصْرَ، ثُمَّ دَعَا بِالأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ، فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ، فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى المَغْرِبِ، فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ«

بشیر بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت سوید بن نعمان نے انہیں بتایا کہ وہ غزوہ خیبر کے لیے نبی کریم کے ساتھ روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب ہم صہبا کے نزدیک پہنچے جو خیبر کے بالکل قریب ہے تو نماز عصر پڑھی۔ پھر آپ نے بچا ہوا زادِ راہ لوگوں سے طلب فرمایا۔ کسی کے پاس ستوؤں کے علاوہ اور کچھ نہ نکلا۔ پس آپ کے حکم سے ستو گھول لیے گئے۔ پس آپ نے تناول فرمائے اور ہم نے بھی کھائے پھر نماز مغرب کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے صرف کلی فرمائی لہٰذا ہم نے بھی کلی کر لی اور نماز پڑھی لیکن دوبارہ وضو نہیں کیا۔

4196 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ، فَسِرْنَا لَيْلًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ لِعَامِرٍ: يَا عَامِرُ أَلاَ تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ؟ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا، فَنَزَلَ يَحْدُو بِالقَوْمِ يَقُولُ:

[البحر الرجز]

اللَّهُمَّ لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ... وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔ ہم رات کے وقت سفر کر رہے تھے کہ ہم میں سے ایک شخص نے حضرت عامر سے کہا۔ اے عامر! آپ ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتے؟ حضرت عامر شاعر آدمی تھے۔ چنانچہ وہ نیچے اتر آئے اور لوگوں کے سامنے یوں حدی خوانی کرنے لگے۔

اے اللہ اگر تو ہدایت نہ فرماتا۔۔۔۔۔۔ تم ہم کس طرح تیرے طاعت گزار بندے بن سکتے تھے

ہم زندگی بھر دین پر قربان ہوتے رہیں

4195- راجع الحدیث:209

4196- راجع الحدیث:3477,2945

فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا أَبْقَيْنَا ... وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا

وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا ... إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَبَيْنَا

وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ هَذَا السَّائِقُ»، قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الأَكْوَعِ، قَالَ: «يَرْحَمُهُ اللَّهُ» قَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ: وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، لَوْلاَ أَمْتَعْتَنَا بِهِ؟ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ، ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ، فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ اليَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ، أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا هَذِهِ النِّيرَانُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ؟» قَالُوا: عَلَى لَحْمٍ، قَالَ: «عَلَى أَيِّ لَحْمٍ؟» قَالُوا: لَحْمِ حُمُرِ الإِنْسِيَّةِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا»، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ: «أَوْ ذَاكَ». فَلَمَّا تَصَافَّ القَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيرًا، فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ، وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ، فَأَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةِ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ، قَالَ: فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ: رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي، قَالَ: «مَا لَكَ» قُلْتُ لَهُ: فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَذَبَ مَنْ قَالَهُ، إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ - وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ - إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ، قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ»، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ: «نَشَأَ بِهَا»

گے۔۔۔۔۔۔ہمیں دشمنوں کے مقابل صبر وقرار عطا فرما

اے رب ہم پر سکینہ نازل فرما۔۔۔۔۔ہم

کافروں کے دین باطل سے خلاف ڈٹے رہیں

ظالم بار بار ہم پر چڑھائی کرتے ہیں

پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ حدی خوانی کرنے والا کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیکہ عامر بن اکوع ہے آپ نے فرمایا۔ اللہ اس پر رحم فرمائے۔ ہم میں سے ایک شخص کہنے لگا کہ ان کے لیے شہادت واجب ہوگئی یا نبی اللہ! کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ ہمیں ان سے اور نفع حاصل کر لینے دیتے۔ بہر حال ہم خیبر پہنچ گئے اور ہم نے یہودیوں کا محاصرہ کرلیا۔ اس دوران زادِراہ کی کمی کے سبب بھوک نے ہمیں پریشان کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر ہمیں فتح مرحمت فرمائی جس دن ہمیں فتح ہوئی اس دن شام کو ہم نے بڑی آگ جلائی تو نبی کریم نے دریافت فرمایا کہ یہ کیسی آگ ہے؟ اس پر تم کیا پکار رہے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا، گوشت دریافت فرمایا کہ کس چیز کا گوشت ہے؟ عرض کی کہ پالتو گدھوں کا۔ نبی کریم نے فرمایا یہ گوشت پھینک دو اور ہانڈیاں توڑ دو۔ ایک شخص نے عرض کی۔ یارسول اللہ! کیا گوشت پھینک کر ہانڈیاں دھو ڈالیں؟ فرمایا۔ چلو اس طرح کرلو۔ جب مسلمانوں نے صف بندی کی تو چونکہ حضرت عامر کی تلوار چھوٹی تھی، لہٰذا جنگ کے دوران انہوں نے تلوار ماری تو ایک یہودی کی پنڈلی پر تھی لیکن اچٹ کر اس کی دھار ان کے اپنے گھٹنے کی چپنی پر آ لگی جس کے باعث یہ شہید ہوگئے حضرت سلمہ کا بیان ہے کہ جب واپس لوٹنے لگے تو مجھے رنجیدہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کی۔ میرے ماں باپ آپ پر

قربان، کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہو گئے ہیں؟ نبی کریم نے فرمایا جس نے یہ کہا اُس نے غلط کہا ہے اس کے لیے تو دو گنا اجر ہے۔ پھر اپنی دو انگلیوں کو جمع کر کے فرمایا۔ وہ راہ خدا میں جدوجہد کرنے والا مرد تھا۔ چلنے پھرنے والے عربی لوگوں میں ایسے جوانمرد کم ہیں۔ قتیبہ نے حاتم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ایسا کوئی عربی پیدا نہیں ہوا۔

4197- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى خَيْبَرَ لَيْلًا، وَكَانَ إِذَا أَتَى قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ بِهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتِ اليَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ، وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ، مُحَمَّدٌ وَالخَمِيسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ {فَسَاءَ صَبَاحُ المُنْذَرِينَ} [الصافات: 177]"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت خیبر کے مقام پر پہنچے چنانچہ آپ کا یہ معمول تھا کہ جب کسی جگہ رات کو پہنچتے تو صبح تک ان لوگوں پر حملہ نہیں کیا کرتے تھے، جب صبح کے وقت یہودی اپنی کلہاڑی اور زنبیلیں وغیرہ لے کر باہر نکلے اور انہوں نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے۔ محمد، خدا کی قسم! محمد اور ان کا لشکر۔ پس نبی کریم نے فرمایا کہ خیبر تباہ ہو گیا کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کی صبح خراب ہو جاتی ہے۔

4198- أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَبَّحْنَا خَيْبَرَ بُكْرَةً، فَخَرَجَ أَهْلُهَا بِالْمَسَاحِي، فَلَمَّا بَصُرُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ، مُحَمَّدٌ وَالخَمِيسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ {فَسَاءَ صَبَاحُ المُنْذَرِينَ} [الصافات: 177]" فَأَصَبْنَا مِنْ لُحُومِ الحُمُرِ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر کے مقام پر ہمیں صبح ہوئی تو وہاں کے رہنے والے اپنی کلہاڑیاں وغیرہ لے کر باہر نکلے لیکن جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگے۔ محمد۔ خدا کی قسم! محمد اور ان کا لشکر نبی کریم ﷺ نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ خیبر تباہ ہو گیا ہے کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کی صبح خراب ہو جاتی ہے۔ وہاں ہمیں گدھوں کا گوشت میسر آیا۔ تو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے منادی کرنے والے

4197- راجع الحديث: 2991,371

4198- راجع الحديث: 2881,371

فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ، فَإِنَّهَا رِجْسٌ»

نے ندا کی کہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے تمہیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ ناپاک ہے۔

4199 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءٍ، فَقَالَ: أُكِلَتِ الحُمُرُ، فَسَكَتَ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ: أُكِلَتِ الحُمُرُ، فَسَكَتَ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: أُفْنِيَتِ الحُمُرُ، فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ: «إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ». فَأُكْفِئَتِ القُدُورُ وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِاللَّحْمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ گدھے کا گوشت کھا لیا گیا ہے۔ آپ خاموش رہے۔ وہ دوبارہ آیا اور کہنے لگا کہ گدھے کا گوشت کھا لیا گیا ہے۔ آپ اس بار بھی خاموش رہے۔ وہ تیسری بار حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اب تو گدھے کا گوشت کھا لی کر ختم بھی کر دیا گیا۔ پس آپ نے ندا کرنے والے کو حکم دیا کہ لوگوں میں یہ منادی کر دو کہ اللہ اور اس کے رسول نے تمہیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے پس ہانڈیاں الٹ دی گئی اور اس وقت گدھوں کا بہت سا گوشت پکایا جا رہا تھا۔

4200 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ قَرِيبًا مِنْ خَيْبَرَ بِغَلَسٍ، ثُمَّ قَالَ: " اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ {فَسَاءَ صَبَاحُ المُنْذَرِينَ} [الصافات: 177] " فَخَرَجُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ، فَقَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المُقَاتِلَةَ، وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ، وَكَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ، فَصَارَتْ إِلَى دَحْيَةَ الكَلْبِيِّ، ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا فَقَالَ عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ لِثَابِتٍ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، آنْتَ قُلْتَ لِأَنَسٍ: مَا أَصْدَقَهَا؟ فَحَرَّكَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے قریب صبح کی نماز نبی کریم ﷺ نے اندھیرے میں ادا کی، پھر فرمایا۔ اللہ اکبر، خیبر تباہ ہو گیا ہے کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کافروں کی صبح خراب ہو جاتی ہے یہ سنکر اہل خیبر گلیوں میں بھاگنے لگے۔ پس نبی کریم ﷺ نے لڑنے کے قابل یہودیوں کو قتل کر دیا اور بچوں وغیرہ کو قید کر لیا۔ قیدیوں میں صفیہ بھی تھیں جو حضرت دحیہ کلبی کے حصے میں آئیں جو بعد میں نبی کریم کی خدمت میں پیش کر دی گئیں۔ آپ نے آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور آزادی ہی ان کا مہر قرار پائی۔ عبدالعزیز بن صہیب نے ثابت سے پوچھا کہ ابو محمد! آپ نے

4199- صحیح مسلم: 4996,4995

ثَابِتٌ رَأْسَهُ تَصْدِيقًا لَهُ

حضرت انس سے ان کے مہر کے متعلق پوچھا گیا تھا؟ انہوں نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے اثبات میں اپنا سر ہلایا۔

4201 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: »سَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ فَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا« فَقَالَ ثَابِتٌ لِأَنَسٍ مَا أَصْدَقَهَا؛ قَالَ: »أَصْدَقَهَا نَفْسَهَا فَأَعْتَقَهَا«

عبدالعزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو قید کیا تھا۔ پھر آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ پس ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان کے مہر کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ اپنا مہر خود آپ ہیں کیونکہ انہیں آزاد کیا گیا تھا۔

4202 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَقَى هُوَ وَالمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا، فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ، وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لاَ يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلاَ فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ، فَقِيلَ: مَا أَجْزَأَ مِنَّا اليَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلاَنٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ« ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ: أَنَا صَاحِبُهُ، قَالَ: فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ، وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ، قَالَ: فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا، فَاسْتَعْجَلَ المَوْتَ، فَوَضَعَ سَيْفَهُ بِالأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور یہودی مشرکوں کے درمیان زبردست جنگ ہوئی جب رسول اللہ ﷺ اپنے لشکر میں اور دوسرے اپنی فوج میں واپس لوٹ گئے تو صحابہ کرام میں سے ایک آدمی ایسا بھی تھا جو ایک دو کافروں کو دیکھتا تو آنا فانا انہیں موت کے گھاٹ اتار دیتا تھا۔ اس کی کارگزاری دیکھ کر کچھ لوگ کہنے لگے کہ ہم میں سے آج جتنا کام فلاں نے دکھایا ہے دوسرا کوئی نہیں دکھا سکا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، لیکن ہے وہ جہنمی۔ پس ہم میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں اس کے ساتھ رہوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ اس کے ساتھ نکلے جب وہ ٹھہرتا تو یہ بھی ٹھہر جاتے اور جب وہ دوڑتا تو یہ بھی اس کے ساتھ دوڑنے لگتے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس آدمی کو ایک گہرا زخم آیا تو اس نے مرنے میں جلدی کی، یعنی اپنی تلوار کو زمین پر رکھا اور اس کی نوک اپنے

4201- راجع الحديث: 371

4202- راجع الحديث: 2887، صحيح مسلم: 6683،302

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالَ: الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: أَنَا لَكُمْ بِهِ، فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ، ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا، فَاسْتَعْجَلَ المَوْتَ، فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الأَرْضِ، وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الجَنَّةِ، فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ، فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ»

سینے کے درمیان میں رکھ کر اپنا سارا بوجھ تلوار پر ڈال دیا اور یوں خودکشی کر لی۔ پس نگرانی کرنے والے شخص نے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا بات ہوئی ہے؟ اس نے عرض کی کہ آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے، تو یہ بات لوگوں پر بہت شاق گزری تھی۔ پس میں نے کہا تھا کہ اس کی حقیقت میں معلوم کروں گا۔ پس میں اسی جستجو میں رہا۔ پھر وہ سخت زخمی ہو گیا اور اُس نے مرنے میں جلدی کی یعنی تلوار کی مٹھی زمین پر رکھی اور اس کی نوک اپنے سینے کے درمیان رکھی، پھر اس پر اپنا سارا بوجھ رکھ کر خودکشی کر لی۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص بظاہر جنتیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن وہ دوزخی ہوتا ہی اور ایک شخص بظاہر دوزخیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن حقیقت میں وہ جنتی ہوتا ہے۔

4203- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْنَا خَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الإِسْلاَمَ: «هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ». فَلَمَّا حَضَرَ القِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ أَشَدَّ القِتَالِ، حَتَّى كَثُرَتْ بِهِ الجِرَاحَةُ، فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الجِرَاحَةِ، فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهَا أَسْهُمًا فَنَحَرَ بِهَا نَفْسَهُ، فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ المُسْلِمِينَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صَدَّقَ اللَّهُ حَدِيثَكَ، انْتَحَرَ فُلاَنٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ: «قُمْ يَا فُلاَنُ، فَأَذِّنْ أَنَّهُ لاَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ خیبر میں موجود تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کے متعلق فرمایا کہ وہ دوزخی ہے۔ جب میدان جنگ گرم ہوا تو اس شخص نے خوب قتال کیا آخر کار سخت زخمی ہو گیا۔ پس چند حضرات کو آپ کے فرمان پر شبہہ لگا لیکن جب اُس شخص کو زخموں کی تکلیف نے مضطرب کیا تو اس نے اپنے ترکش میں ہاتھ ڈال کر تیر نکالا اور اسے اپنے گلے میں گھونپ لیا تو کچھ مسلمان تیزی سے بارگاہِ اقدس کی طرف دوڑے اور عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ارشاد گرامی کو سچا کر دکھایا ہے۔ فلاں شخص نے اپنے گلے میں تیر گھونپ کر خودکشی کری ہے آپ نے فرمایا اے فلاں! کھڑے ہو کر

4203- راجع الحدیث: 3062

يَدْخُلُ الجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الفَاجِرِ « تَابَعَهُ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

لوگوں میں یہ اعلان کردو کہ جنت میں کوئی داخل نہیں ہوگا مگر ایمان والا، بیشک اللہ تعالیٰ فاجر شخص کے ذریعے بھی دین کی مدد فرماتا ہے اسی طرح معمر، زہری نے متابعت کی ہے۔

4204- وَقَالَ شَبِيبٌ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ المُسَيِّبِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: »شَهِدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ«

شبیب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب، حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ خیبر میں نبی کریم کے ساتھ موجود تھے۔

4204م- وَقَالَ ابْنُ المُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. تَابَعَهُ صَالِحٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

ابن مبارک، یونس، زہری، سعید ن مسیب نے نبی کریم سے مرسلاً روایت کی ہے۔ اسی طرح صالح، زہری نے متابعت کی ہے۔

4204م- وَقَالَ: الزُّبَيْدِيُّ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ كَعْبٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ: »أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ«

زبیدی، زہری، عبدالرحمٰن بن کعب، عبیداللہ بن کعب نے فرمایا کہ مجھے انہوں نے خبر دی جو نبی کریم ﷺ کے ہمراہ غزوۂ خیبر میں شامل تھے۔

4204م- قَالَ لزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَسَعِيدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زہری، عبیداللہ بن عبداللہ سعید بن مسیب نے نبی کریم ﷺ سے اسے مرسلا روایت کیا ہے۔

4205- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ، أَوْ قَالَ: لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى وَادٍ، فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيرِ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »ارْبَعُوا عَلَى

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر پر حملہ فرمایا یا یہ فرمایا کہ جب خیبر کی طرف روانہ ہوئے تو لوگ ایک وادی میں پہنچ کر اونچی آواز سے یہ تکبیر کہنے لگے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی جانوں پر آسانی کرو، تم کسی بہرے یا غیر حاضر کو تو نہیں سناتے، بیشک تم اس ذات کو سناتے ہو جب سننے والی اور قریب ہے اور وہ تمہارے

4204- راجع الحدیث:3062

4205- راجع الحدیث:2992

أَنْفُسِكُمْ، إِنَّكُمْ لاَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلاَ غَائِبًا، إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ». وَأَنَا خَلْفَ دَابَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعَنِي وَأَنَا أَقُولُ: لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَقَالَ لِي: «يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ». قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الجَنَّةِ» قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، قَالَ: «لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ»

ساتھ ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے تھا، پھر آپ نے مجھے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہتے ہوئے سنا، تو مجھ سے فرمایا۔ اے عبداللہ بن قیس! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتادوں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے ماں باپ آپ پر قربان ضرور بتایئے۔ فرمایا۔ وہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ہے۔

4206- حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ، فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ، مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ؟ فَقَالَ: هَذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيبَ سَلَمَةُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «فَنَفَثَ فِيهِ ثَلاَثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ»

یزید بن ابوعبید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر زخم کا ایک نشان دیکھا تو پوچھا کہ اے ابومسلم! یہ نشان کیسا ہے؟ فرمایا، یہ مجھے غزوۂ خیبر میں زخم آیا تھا۔ لوگ تو یہی کہنے لگے تھے کہ سلمہ کا آخری وقت آپہنچا ہے لیکن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ پس آپ نے اس پر تین دفعہ دم فرمایا تو مجھے اب تک کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

4207- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: التَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمُشْرِكُونَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَاقْتَتَلُوا، فَمَالَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى عَسْكَرِهِمْ، وَفِي المُسْلِمِينَ رَجُلٌ لاَ يَدَعُ مِنَ المُشْرِكِينَ شَاذَّةً وَلاَ فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا فَضَرَبَهَا بِسَيْفِهِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَجْزَأَ أَحَدٌ مَا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کی آپس میں جنگ ہوئی تو ہر فریق اپنے لشکر کی طرف واپس لوٹ گیا پس مسلمانوں میں ایک ایسا شخص بھی تھا جو کسی ایک مشرک کو بھی زندہ نہ چھوڑتا بلکہ اس کا تعاقب کر کے اسے تلوار کے ذریعے موت کے گھاٹ اتار دیتا تھا۔ لوگوں نے کہا، یا رسول اللہ! آج جتنا کام فلاں

4206- سنن ابوداؤد: 3894

4207- راجع الحدیث: 2898، صحیح مسلم: 253, 254، سنن ابوداؤد: 2310، سنن ترمذی: 3182، سنن نسائی: 4034

أَجْزَأَ فُلَانٌ، فَقَالَ: «إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ»، فَقَالُوا: أَيُّنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِنْ كَانَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ: لَأَتَّبِعَنَّهُ، فَإِذَا أَسْرَعَ وَأَبْطَأَ كُنْتُ مَعَهُ، حَتَّى جُرِحَ، فَاسْتَعْجَلَ المَوْتَ، فَوَضَعَ نِصَابَ سَيْفِهِ بِالأَرْضِ، وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ». فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الجَنَّةِ، فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ»

نے دکھایا ہے اتنا اور کسی سے نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ تو دوزخی ہے۔ پس لوگ کہنے لگے کہ اگر وہ دوزخی ہے تو ہم میں سے جنتی پھر کون ہوگا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص کہنے لگا کہ میں حقیقتِ حال کا جائزہ لینے کی غرض سے اس کے ساتھ رہوں گا خواہ یہ تیز چلے یا آہستہ۔ حتیٰ کہ وہ آدمی زخمی ہوگیا، پس اس نے مرنے میں جلدی کی یعنی اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا اور نوک اپنے سینے کے درمیان میں رکھ کر اس پر سارا بوجھ رکھ دیا اور یوں خودکشی کرلی۔ پس جائزہ لینے والے شخص نے نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے دریافت فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟ اس شخص نے سارا واقعہ عرض کردیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ بیشک ایک شخص اہلِ جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے جیسا کہ لوگ دیکھتے ہیں لیکن ہوتا وہ دوزخی ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ بظاہر وہ دوزخیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جنتی ہے۔

4208 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، قَالَ: نَظَرَ أَنَسٌ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الجُمُعَةِ، فَرَأَى طَيَالِسَةً، فَقَالَ: «كَأَنَّهُمُ السَّاعَةَ يَهُودُ خَيْبَرَ»

ابو عمران فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن لوگوں کی جانب دیکھا تو ان کے اوپر رنگین چادریں تھیں، فرمایا اس وقت تو آپ حضرات خیبر کے یہودیوں کی طرح لگتے ہیں۔

4209 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ رَمِدًا، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَحِقَ بِهِ، فَلَمَّا بِتْنَا اللَّيْلَةَ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ خیبر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آشوبِ چشم کے سبب نبی کریم سے پیچھے رہ گئے تھے۔ پھر انہوں نے اپنے دل میں کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کا ساتھ دینے سے کیوں پیچھے رہوں، پس وہ بھی جا ملے۔ جب ہم وہ رات گزار رہے تھے جس کے دوسرے دن فتح پائی تھی تو

4209- راجع الحديث:2975

الَّتِي فُتِحَتْ قَالَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، يُفْتَحُ عَلَيْهِ» فَنَحْنُ نَرْجُوهَا، فَقِيلَ: هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ فَفُتِحَ عَلَيْهِ

آپ نے فرمایا۔ کل میں ضرور یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا یا یہ فرمایا کہ کل ضرور یہ جھنڈا وہ شخص لے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت رکھتے ہیں اور اس کے ہاتھوں فتح ہوگی۔ ہم اس کی آس لگائے ہوئے تھے کہ کہا گیا، لیجئے حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ پس آپ نے جھنڈا اُنہیں عطا فرما دیا اور خیبر ان کے ہاتھ پر فتح ہوا۔

4210 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ»، قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: «أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ». فَقِيلَ: هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، قَالَ: «فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ». فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: «انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ»

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا کہ کل یہ جھنڈا میں ایسے شخص کو دونگا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اسے دوست رکھتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے رات بڑی بے قراری کے ساتھ گزاری کہ دیکھیے جھنڈا کس کو عطا فرمایا جاتا ہے، جب صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ سارے یہی آرزو لے کر آئے تھے کہ جھنڈا مجھے مل جائے۔ پس آپ نے فرمایا۔ علی بن ابو طالب کہاں ہیں؟ عرض کی گئی، یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہیں بلایا گیا وہ حاضر خدمت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی دونوں آنکھوں میں لعاب دہن لگا دیا اور ان کے لیے دعا کی۔ پس وہ ایسے شفایاب ہوئے گویا انہیں سرے سے تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔ پس جھنڈا انہیں عطا فرما دیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں اس وقت تک ان کے ساتھ قتال کروں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ فرمایا تم چپکے سے ان کے میدان میں جا اترو اور پھر

4210- راجع الحدیث: 3009

انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ کا حق ہونے کی وجہ سے ان پر کیا واجب ہے۔ پس خدا کی قسم اگر ایک شخص کو بھی اللہ تعالیٰ نے تمہارے سبب سے ہدایت دے دی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

4211 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ح وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَمْرٍو، مَوْلَى المُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الحِصْنَ، ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ، وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا، فَاصْطَفَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ، فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ، فَبَنَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ، ثُمَّ قَالَ لِي: «آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ». فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَتَهُ عَلَى صَفِيَّةَ، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى المَدِينَةِ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ، ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ، وَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ

مطلب کے آزاد کردہ غلام عمرو کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم خیبر پہنچ گئے اور جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں قلعہ خیبر کو فتح کروا دیا تو آپ کے سامنے حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا کی خوبصورتی کا ذکر ہوا جن کا خاوند جنگ میں مارا گیا تھا اور جو ابھی تک عروسی لباس میں تھیں، تو نبی کریم نے انہیں اپنی زوجیت کے لیے پسند فرما لیا۔ پس اُنہیں لے کر چل دیئے حتیٰ کہ ہم سب صہبا کے مقام پر پہنچے تو وہ آپ کے لیے حلال ہوگئیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ خلوت فرمائی پھر ایک چھوٹے سے دستر خوان پر حیسا رکھ دیا گیا، اس کے بعد مجھ سے فرمایا کہ اپنے اردگرد جو حضرات تمہیں ملیں انہیں بلا لو۔ پس یہی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ تھا۔ پھر ہم مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہونے لگے تو میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حضرت صفیہ کے لیے اپنے پیچھے ایک چادر بچھا دی۔ پھر آپ اپنے اونٹ کے نزدیک بیٹھ گئے اور اپنا مبارک زانو اونٹ کے ساتھ لگا دیا اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آپ کے مبارک زانو پر قدم رکھ کر سوار ہوگئیں۔

4212 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

حمید طویل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس

4211- راجع الحدیث: 2235,371

4212- راجع الحدیث: 371' صحیح مسلم: 3381

أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَقَامَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِطَرِيقِ خَيْبَرَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، حَتَّى أَعْرَسَ بِهَا، وَكَانَتْ فِيمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الحِجَابُ»

رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم ﷺ خیبر کے راستے میں حضرت صفیہ بنت حیّ کے پاس تین روز ٹھہرے رہے حتیٰ ان کے ساتھ آپ نے خلوت فرمائی۔ چنانچہ یہ ان عورتوں میں آ گئیں جن پر پردہ کرنا واجب ہے۔

4213- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: «أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ، وَالمَدِينَةِ ثَلاَثَ لَيَالٍ يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ» ، فَدَعَوْتُ المُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ، وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلاَ لَحْمٍ، وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِلاَلًا بِالأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ، فَأَلْقَى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالأَقِطَ وَالسَّمْنَ، فَقَالَ المُسْلِمُونَ: إِحْدَى أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ، أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ؟ قَالُوا: إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ، وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهُ، وَمَدَّ الحِجَابَ

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین رات قیام فرمایا اور حضرت صفیہ سے خلوت فرمائی۔ پھر آپ نے مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت دی، جس میں روٹی اور گوشت وغیرہ قسم کی کوئی چیز نہ تھی بلکہ ہوا یہ کہ آپ نے حضرت بلال کو دستر خوان بچھانے کا حکم دیا تو وہ بچھا دیا گیا، پھر اس پر کھجوریں، پنیر اور کچھ گھی رکھ دیا گیا۔ پس مسلمان آپس میں کہنے لگے کہ معلوم نہیں انہیں امہات المومنین میں شامل فرما لیا گیا ہے یا کنیز بنا کر رکھا ہے؟ پھر کہنے لگے کہ اگر امہات المومنین میں شامل فرمایا گیا ہوگا تو ان سے پردہ کروایا جائے گا اور اگر انہوں نے پردہ نہ کیا تو معلوم ہو جائیگا کہ کنیز بنا کر رکھا ہے۔ پس جب آپ سوار ہوئے تو حضرت صفیہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور ان کے اوپر پردہ تان دیا گیا۔

4214- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «كُنَّا مُحَاصِرِي خَيْبَرَ، فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ، فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حمید بن ہلال کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم خیبر کا محاصرہ کیے ہوئے تھے تو کسی یہودی نے ایک توشہ دان پھینکا جس کے اندر چربی تھی، تو اسے لینے کے لیے میں لپکا، جب میں نے پیچھے پھر کر دیکھا تو قریب ہی نبی کریم ﷺ موجود تھے۔ پس مجھے اپنی اس حرکت پر

4213- راجع الحدیث: 371

4214- راجع الحدیث: 3153

فَاسْتَحْيَيْتُ«

شرم آئی۔

4215- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، وَسَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ، وَعَنْ لُحُومِ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ« نَهَى عَنْ أَكْلِ الثُّومِ »هُوَ عَنْ نَافِعٍ وَحْدَهُ« وَلُحُومِ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ " عَنْ سَالِمٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن لہسن اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا تھا۔ لہسن کے متعلق ان سے صرف نافع نے روایت کی ہے اور پالتو گدھوں کے گوشت کو کھانے سے ممانعت سالم بن عبداللہ سے مروی ہے۔ (رضی اللہ عنہم)

4216 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالحَسَنِ، ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ«

امام محمد بن علی کے دونوں صاحبزادے عبداللہ اور حسن نے اپنے والدِ ماجد سے اور انہوں نے اپنے والدِ محترم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ مُتعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمادی تھی۔ (رضی اللہ عنہم)

4217 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ«

نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمادی تھی۔

4218 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، وَسَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: »نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ«

نافع نے سالم بن عبداللہ کے واسطے سے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمائی ہے۔

4215- راجع الحدیث: 853، صحیح مسلم: 4984

4216- انظر الحدیث: 6961,5523,5115، صحیح مسلم: 3420,3417، سنن ترمذی: 1794,1121، سنن نسائی: 3367 ,4346,4345، سنن ابن ماجہ: 1961

4217- راجع الحدیث: 853

4218- راجع الحدیث: 4215,853

4219 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: »نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ، وَرَخَّصَ فِي الخَيْلِ«

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمائی اور گھوڑے کے گوشت کی اجازت فرمائی۔

4220 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَإِنَّ القُدُورَ لَتَغْلِي، قَالَ: وَبَعْضُهَا نَضِجَتْ، فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لاَ تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الحُمُرِ شَيْئًا، وَأَهْرِقُوهَا« . قَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى: " فَتَحَدَّثْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَهَى عَنْهَا البَتَّةَ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ العَذِرَةَ"

حضرت ابن اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن بھوک ہم پر غالب آئی ہوئی تھی اس وقت بعض ہماری ہانڈیاں ابل رہی تھیں اور بعض پک کر تیار ہوگئی تھیں کہ نبی کریم ﷺ کا منادی آیا اور کہنے لگا کہ گدھوں کے گوشت میں سے کچھ نہ کھانا اور ہانڈیاں الٹ دینا۔ حضرت ابن ابی اوفی فرماتے ہیں کہ ہم آپس میں بات کرنے لگے کہ شاید اس گوشت کے کھانے سے اس لیے منع فرمایا ہو کہ اس مال میں سے تاحال خمس نہیں نکالا گیا ہے، جبکہ دوسرے حضرات یہ فرماتے تھے کہ اس گوشت کو کے کھانے سے مطلقاً منع فرمایا گیا ہے کیونکہ گدھا نجاست بھی کھاتا ہے۔

4221,4222 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنِ البَرَاءِ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابُوا حُمُرًا، فَطَبَخُوهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَكْفِئُوا القُدُورَ«

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو انہیں کھانے کے لیے گدھوں کا گوشت میسر آیا تو اسے پکنے کے لیے چڑھا دیا مگر رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں الٹ دی جائیں۔

4223,4224 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ،

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب اور حضرت ابن اوفی رضی اللہ عنہم دونوں

4219- انظر الحدیث: 5524,5520 صحیح مسلم: 4997 سنن ابو داؤد: 3808,3788 سنن ترمذی: 1793 سنن نسائی: 4338

4221,4222- انظر الحدیث: 5526,5525,4226,4224,4225,4223 صحیح مسلم: 4988

4223,4224- راجع الحدیث: 4221,3155,3153

سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، وَابْنَ أَبِي أَوْفَى، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، يُحَدِّثَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدْ نَصَبُوا الْقُدُورَ: «أَكْفِئُوا الْقُدُورَ»

حضرات سے یہ حدیث سنی ہے کہ خیبر کے دن جبکہ پکنے کے لیے ہانڈیاں چڑھائی ہوئی تھیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہانڈیاں الٹ دی جائیں۔

4225- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے پھر گزشتہ حدیث بیان فرمائی۔

4226- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ «أَنْ نُلْقِيَ الْحُمُرَ الأَهْلِيَّةَ نِيئَةً وَنَضِيجَةً، ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهِ بَعْدُ»

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ غزوۂ خیبر میں نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ پالتو گدھوں کا کچا اور پکایا ہوا گوشت پھینک دیا جائے اور اس کے بعد آپ نے پھر ہمیں اس کے کھانے کا بھی حکم نہیں فرمایا۔

4227- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «لاَ أَدْرِي أَنَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُولَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ أَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ، أَوْ حَرَّمَهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ لَحْمَ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے صحیح طور پر یہ علم نہیں رسول اللہ ﷺ نے اس لیے ممانعت فرمائی ہو کہ یہ لوگوں کے بار برداری کے کام آتا ہے۔ پس بار برداری کے کام آنے کے سبب سے اس کا گوشت کھانا ناپسند فرمایا یا خیبر کے دن آپ نے پالتو گدھوں کا گوشت حرام ہی فرما دیا تھا۔

4228- حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن مالِ غنیمت کو یوں تقسیم فرمایا کہ گھوڑے کے دو حصے اور سوار کا ایک حصہ۔ حضرت عبید اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ نافع نے اس کی تشریح یوں

4225- راجع الحدیث: 4225,4221

4226- راجع الحدیث: 4221، صحیح مسلم: 4991، سنن نسائی: 4349، سنن ابن ماجہ: 3194

4227- صحیح مسلم: 4992

4228- راجع الحدیث: 2863

خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا « قَالَ: فَسَّرَهُ نَافِعٌ فَقَالَ: »إِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسٌ فَلَهُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَسٌ فَلَهُ سَهْمٌ «

فرمائی ہے کہ جس شخص کے پاس گھوڑا تھا اسے تین حصے اور جس کے پاس گھوڑا نہ تھا اسے ایک حصہ ملا۔

4229 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ، أَخْبَرَهُ قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: أَعْطَيْتَ بَنِي المُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، وَتَرَكْتَنَا، وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْكَ، فَقَالَ »إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ، وَبَنُو المُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ« قَالَ جُبَيْرٌ: »وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، وَبَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا«

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دونوں ہی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ نے خیبر کے خمس سے بنی مطلب کو مال عطا فرمایا اور ہمیں چھوڑ دیا حالانکہ آپ کی نظر میں ہم اور وہ ایک ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک تو بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں۔ حضرت جبیر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو حصہ عطا نہیں فرمایا تھا۔

4230 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِاليَمَنِ، فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ، أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ، وَالآخَرُ أَبُو رُهْمٍ، إِمَّا قَالَ: بِضْعٌ، وَإِمَّا قَالَ: فِي ثَلاَثَةٍ وَخَمْسِينَ، أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي، فَرَكِبْنَا سَفِينَةً، فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالحَبَشَةِ، فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا، فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، وَكَانَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا، يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ:

حضرت ابو بردہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں نبی کریم ﷺ کے ہجرت فرمانے کی خبر ملی تو ہم یمن میں تھے۔ پس وہاں سے آپ کی طرف ہجرت کر کے چل پڑے۔ اس قافلے میں ایک میں تھا اور میرے دونوں بھائی تھے۔ ان میں سے ایک کا نام ابو بردہ اور دوسرے کا ابو رُہم تھا۔ یہ یاد نہیں رہا کہ قافلے والوں کی تعداد پچاس سے کچھ اوپر بتائی یا ترپن یا باون افراد جو میری اپنی قوم کے تھے پس ہم کشتی پر سوار ہو گئے تو اس کشتی نے ہمیں نجاشی بادشاہ کے ملک حبشہ میں پہنچا دیا۔ وہاں ہماری حضرت جعفر بن ابوطالب سے ملاقات ہوئی اور ہم ان کے پاس قیام پذیر ہو گئے۔ حتیٰ کہ ہم سارے مل کر اس وقت نبی کریم ﷺ کی

4229- راجع الحديث:3140

4230- راجع الحديث:3136

سَبَقْنَاكُمْ بِالهِجْرَةِ، وَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا، عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً، وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ، فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ، وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا، فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَتْ: أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، قَالَ عُمَرُ: الحَبَشِيَّةُ هَذِهِ البَحْرِيَّةُ هَذِهِ؟ قَالَتْ أَسْمَاءُ: نَعَمْ، قَالَ: سَبَقْنَاكُمْ بِالهِجْرَةِ، فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ، فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ: كَلَّا وَاللَّهِ، كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ، وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ، وَكُنَّا فِي دَارِ - أَوْ فِي أَرْضِ - البُعَدَاءِ البُغَضَاءِ بِالحَبَشَةِ، وَذَلِكَ فِي اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَايْمُ اللَّهِ لاَ أَطْعَمُ طَعَامًا وَلاَ أَشْرَبُ شَرَابًا، حَتَّى أَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذَى وَنُخَافُ، وَسَأَذْكُرُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْأَلُهُ، وَاللَّهِ لاَ أَكْذِبُ وَلاَ أَزِيغُ، وَلاَ أَزِيدُ عَلَيْهِ،

خدمت میں پہنچے جبکہ خیبر فتح ہو چکا تھا۔ پس مسلمانوں میں سے بعض لوگ یوں کہنے لگے تھے کہ ہم ہجرت میں ان کشتی والوں سے سبقت لے گئے ہیں۔ اسی اثناء میں حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا، جو ہمارے ساتھ کشتی میں آئی تھیں وہ حضرت حفصہ زوجہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے نجاشی کی طرف بھی ہجرت فرمائی تھی۔ پس حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اس وقت وہاں موجود تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر دریافت فرمایا کہ یہ کون ہے؟ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ یہ حضرت اسماء بنت عمیس ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حبشہ کی طرف سمندری سفر کرنے والی یہی ہیں؟ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، ہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہجرت میں ہم آپ لوگوں سے سبقت لے گئے ہیں، پس ہم رسول اللہ ﷺ سے دوسروں کی نسبت زیادہ نزدیک ہیں۔ اس پر حضرت اسماء نے ناراض ہوکر کہا، ہرگز نہیں، خدا کی قسم، آپ حضرات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے وہ آپ کے بھوکوں کو کھانا کھلاتے اور غافلوں کو نصیحت فرماتے رہتے تھے جبکہ ہم دوسرے ملک یا دُوردراز جگہ حبشہ میں تھے اور یہ ساری اذیتیں اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لیے اٹھائی جارہی تھیں۔ خدا کی قسم، میں اس وقت تک نہ کھاؤں گی اور نہ پیوں گی جب تک جو آپ نے کہا ہے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے نہ کروں گی یہ کہہ کر ہمیں تکلیف پہنچائی جاتی اور ڈرایا جاتا ہے اور جلد میں اس بات کا نبی

کریم ﷺ سے ذکر کر کے آپ سے حقیقت معلوم کروں گی۔ خدا کی قسم! نہ میں جھوٹ بولوں گی نہ بات بدلوں گی اور نہ اس پر کوئی زیادتی کروں گی۔

4231 - فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ عُمَرَ قَالَ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: »فَمَا قُلْتِ لَهُ؟« قَالَتْ: قُلْتُ لَهُ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: »لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ، وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ، وَلَكُمْ أَنْتُمْ - أَهْلَ السَّفِينَةِ - هِجْرَتَانِ« . قَالَتْ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَأْتُونِي أَرْسَالًا، يَسْأَلُونِي عَنْ هَذَا الحَدِيثِ، مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلاَ أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هَذَا الحَدِيثَ مِنِّي،

پس جب نبی کریم ﷺ خود تشریف لے آئے تو انہوں نے عرض کی، یا نبی اللہ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں اور پوری بات بیان کردی۔ آپ نے فرمایا تم نے انہیں کیا جواب دیا؟ پس انہوں نے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جواب دیا تھا وہ عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا تم سے زیادہ اور کوئی میرے نزدیک نہیں۔ ان کی اور دوسرے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے اور اے کشتی والو! تمہارے لیے دو ہجرتوں کا ثواب ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور دوسرے کشتی والے ساتھیوں کو دیکھا کہ گروہ درگروہ میرے پاس آئے اور ہر کوئی مجھ سے یہ حدیث پوچھتا تھا کیونکہ نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد سے بڑھ کر ان کے نزدیک دنیا کی کوئی چیز فرحت بخش اور عظیم نہ تھی۔

ابو بردہ کا قول ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اس حدیث کو مجھ سے بار بار سنتے تھے

4232 - قَالَ أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ الأَشْعَرِيِّينَ بِالقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ، وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالقُرْآنِ بِاللَّيْلِ، وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ، وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ، إِذَا لَقِيَ الخَيْلَ، أَوْ قَالَ: العَدُوَّ، قَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوهُمْ "

ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں اشعری دوستوں کو اُن کی آواز سے پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو قرآن کریم پڑھتے ہوئے آتے ہیں اور ان کی آواز سے ان کے گھروں کو پہچان لیتا ہوں، جب وہ رات کو قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں حالانکہ میں نے دن میں بھی ان کا گھر نہیں دیکھا ہوتا اور ان میں دانشمند حضرات بھی

4231- راجع الحدیث:3136

4232- صحیح مسلم:6357

ہیں اور جب ان کا کسی جماعت یا دشمن سے سامنا ہوتا ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ میرے ساتھی تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تھوڑی دیر ہمارا انتظار کرو۔

4233 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: «قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنِ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَسَمَ لَنَا، وَلَمْ يَقْسِمْ لِأَحَدٍ لَمْ يَشْهَدِ الفَتْحَ غَيْرَنَا»

ابوبردہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو خیبر فتح ہو چکا تھا اور ہم بعد میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مالِ غنیمت سے حصے عطا فرمائے حالانکہ ہمارے سوا کسی ایسے شخص کو حصہ عطا نہیں فرمایا جو اس جہاد میں شامل نہیں تھا۔

4234 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثَوْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ، مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: افْتَتَحْنَا خَيْبَرَ، وَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلاَ فِضَّةً، إِنَّمَا غَنِمْنَا البَقَرَ وَالإِبِلَ وَالمَتَاعَ وَالحَوَائِطَ، ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي القُرَى، وَمَعَهُ عَبْدٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ، أَهْدَاهُ لَهُ أَحَدُ بَنِي الضِّبَابِ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ، حَتَّى أَصَابَ ذَلِكَ العَبْدَ، فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيئًا لَهُ الشَّهَادَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَلْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ المَغَانِمِ، لَمْ تُصِبْهَا المَقَاسِمُ، لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا» فَجَاءَ رَجُلٌ حِينَ سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ

سالم مولیٰ ابن مطیع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہم نے خیبر کو فتح کر لیا تو مالِ غنیمت میں ہمیں سونا چاندی نہیں ملا تھا بلکہ گائے، اونٹ، مال ومتاع اور باغات وغیرہ ملے تھے جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ واپس لوٹے اور القریٰ نامی وادی میں آئے تو آپ کے ہمراہ ایک غلام بھی تھا جس کا نام مدعم تھا جو آپ کی خدمت میں بنی ضباب کے ایک شخص نے بطور نذرانہ پیش کیا تھا جس وقت وہ رسول اللہ ﷺ کا کجاوہ اتار رہا تھا تو ایک تیر آیا جس کا چلانے والا نظر نہیں آتا تھا اور وہ اس غلام کو آ کر لگا۔ پس لوگوں نے کہا کہ اسے شہادت مبارک ہو۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بلکہ جو چادر اس نے خیبر کے دن مالِ غنیمت سے تقسیم کے بغیر لے لی تھی وہ اس پر آگ بن کر بھڑکے گی۔ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد سُن کر ایک شخص

4233- راجع الحدیث: 3136، سنن ابو داؤد: 2725، سنن ترمذی: 1559

4234- انظر الحدیث: 6707، صحیح مسلم: 306، سنن ابو داؤد: 2711

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِرَاكٍ أَوْ بِشِرَاكَيْنِ، فَقَالَ: هَذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصَبْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «شِرَاكٌ - أَوْ شِرَاكَانِ - مِنْ نَارٍ»

ایک یا دو تسمے لے کر حاضر ہوا اور عرض کی کہ یہ مجھے ملا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک دو تسمے بھی آگ بن جاتے۔

4235- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: «أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلاَ أَنْ أَتْرُكَ آخِرَ النَّاسِ بَبَّانًا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ، مَا فُتِحَتْ عَلَيَّ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَلَكِنِّي أَتْرُكُهَا خِزَانَةً لَهُمْ يَقْتَسِمُونَهَا»

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر آئندہ نسلوں کی غربت کا خدشہ نہ ہوتا تو جو شہر بھی فتح ہوتا میں اس کا مالِ غنیمت اسی طرح مجاہدین میں بانٹ دیا کرتا جس طرح نبی کریم ﷺ نے خیبر کا مال غنیمت بانٹ دیا تھا لیکن میں اسے خزانے میں جمع کر کے چھوڑ رہا ہوں تاکہ آنے والی نسل اسے تقسیم کرے۔

4236- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «لَوْلاَ آخِرُ المُسْلِمِينَ، مَا فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا، كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ»

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے آنے والی نسلوں کا خیال نہ ہوتا تو جو شہر فتح ہوتا اس کا مالِ غنیمت میں مجاہدین میں اُسی طرح بانٹ دیتا جس طرح نبی کریم ﷺ نے خیبر کا مال بانٹ دیا تھا۔

4237- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، وَسَأَلَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ، قَالَ لَهُ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ العَاصِ لاَ تُعْطِهِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ: «وَا عَجَبَاهْ لِوَبْرٍ، تَدَلَّى مِنْ قَدُومِ الضَّأْنِ»

عنبسہ بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور مالِ غنیمت سے اپنا حصہ طلب کیا۔ سعید بن العاص کے لڑکوں میں سے کسی نے کہا کہ انہیں حصہ نہ دیا جائے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا کہ یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے۔ وہ کہنے لگا کہ اس بلّے پر تعجب ہے جو کوہ ضان کی چوٹی سے اتر آیا ہے۔

4238- وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

4235- راجع الحدیث:2334

4236- راجع الحدیث:2334

4237- راجع الحدیث:2827

4238- راجع الحدیث:2827

قَالَ: أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يُخْبِرُ سَعِيدَ بْنَ العَاصِ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ مِنَ المَدِينَةِ قِبَلَ نَجْدٍ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَدِمَ أَبَانُ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحَهَا، وَإِنَّ حُزْمَ خَيْلِهِمْ لَلِيفٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لاَ تَقْسِمْ لَهُمْ، قَالَ أَبَانُ: وَأَنْتَ بِهَذَا يَا وَبْرُ، تَحَدَّرَ مِنْ رَأْسِ ضَأْنٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَبَانُ اجْلِسْ» فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ

کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابان رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ سے ایک سریہ کا سردار بنا کر نجد کی طرف روانہ فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابان اور ان کے ساتھی خیبر کے مقام پر اس وقت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ جب خیبر فتح ہو چکا تھا اور ان حضرات کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال کے تھے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! انہیں حصہ نہ دیا جائے۔ اس پر حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اچھا یہ آپ ہیں۔ بلے ارے بلّا کوہ ضان کی چوٹی سے اتر آیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے ابان! بیٹھ جاؤ اور پھر انہیں حصے مرحمت نہیں فرمائے گئے۔

4239- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي، أَنَّ أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ، وَقَالَ أَبَانُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: «وَاعَجَبًا لَكَ، وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللَّهُ بِيَدِي، وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِينَنِي بِيَدِهِ»

عمرو بن یحییٰ بن سعید نے اپنے جدّ امجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ پس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ ابن قوقل کا قاتل ہے۔ اس پر حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ آپ پر تعجب ہے کہ بلّا کوہ ضان کی چوٹی سے اتر آیا ہے آپ مجھ پر عیب لگاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں میرے ہاتھوں عزت بخشی اور مجھے ان کے ہاتھوں ذلیل ہونے سے بچالیا۔

4240,4241 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ، بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا اور رسول اللہ ﷺ کے اس مال کی میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے آپ

4239- راجع الحديث: 2827

4240,4241- راجع الحديث: 3711,3093,3092

بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ، وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي هَذَا المَالِ»، وَإِنِّي وَاللَّهِ لاَ أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا، فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ، فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ، وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلًا، وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا، وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ النَّاسِ، فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ، وَلَمْ يَكُنْ يُبَايِعُ تِلْكَ الأَشْهُرَ، فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ: أَنِ ائْتِنَا وَلاَ يَأْتِنَا أَحَدٌ مَعَكَ، كَرَاهِيَةً لِمَحْضَرِ عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: لاَ وَاللَّهِ لاَ تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا عَسَيْتَهُمْ أَنْ يَفْعَلُوا بِي، وَاللَّهِ لآتِيَنَّهُمْ، فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ، فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ فَقَالَ: إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ، وَلَكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالأَمْرِ، وَكُنَّا نَرَى لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبًا، حَتَّى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي

کو بطور فئے عطا فرمایا تھا جو کچھ مدینہ منورہ میں تھا اور باغ فدک اور خیبر کے خمس کا باقی حصہ۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جوابدیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ بیشک محمد مصطفی ﷺ کی آل اسی مال سے کھاتی تھی اور خدا کی قسم میں بھی رسول اللہ ﷺ کے صدقہ میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا اور یہ اسی حالت میں رہے گا جس حالت میں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک زمانہ میں تھا اور میں ضرور اسی طرح اس کو خرچ کروں گا جس طرح آنحضرت ﷺ خرچ فرمایا کرتے تھے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ بھی حصہ دینے سے منع فرمادیا۔ پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی یہ بات ناگوار گزری، پھر ان کے پاس سے چلی گئیں۔ اور آخری وقت تک کلام نہیں کیا اور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد یہ چھ ماہ اس دنیا میں حیات رہیں۔ جب اُنہوں نے وفات پائی تو ان کے خاوند حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں رات کے وقت دفن لیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اطلاع بھی نہ دی اور خود ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں ایک خاص مقام حاصل تھا لیکن ان کے وصال کے بعد لوگوں کی اُن کی طرف وہ توجہ نہ رہی۔ پس انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مصالحت کرنے اور بیعت کر لینے کی عرض کی کیونکہ مذکورہ چھ مہینوں میں انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ پس انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے پیغام بھیجا کہ

بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي، وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الأَمْوَالِ، فَلَمْ آلُ فِيهَا عَنِ الخَيْرِ، وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي بَكْرٍ: مَوْعِدُكَ العَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ، فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الظُّهْرَ رَقِيَ عَلَى المِنْبَرِ، فَتَشَهَّدَ، وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَهُ عَنِ البَيْعَةِ، وَعُذْرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ، فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ، وَحَدَّثَ: أَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ، وَلاَ إِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ، وَلَكِنَّا نَرَى لَنَا فِي هَذَا الأَمْرِ نَصِيبًا، فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا، فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا، فَسُرَّ بِذَلِكَ المُسْلِمُونَ، وَقَالُوا: أَصَبْتَ، وَكَانَ المُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا، حِينَ رَاجَعَ الأَمْرَ المَعْرُوفَ

آپ تنہا ہمارے ہاں تشریف لائیں اور آپ کے ساتھ کوئی دوسرا نہ ہو، کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی کو یہ ان دنوں پسند نہیں فرماتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے نہیں، خدا کی قسم، آپ کو ان کے پاس تنہا نہیں جانا چاہیے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے ان سے کسی قسم کا اندیشہ نہیں ہے اس لیے خدا کی قسم، میں ان کے پاس ضرور جاؤں گا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُن کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اور رسول کی شہادت دی اور کہا۔ بیشک جو فضیلت اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے ہم اسے اچھی طرح پہچان گئے اور اس بھلائی پر جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہمیں کوئی حسد نہیں لیکن اس کے متعلق آپ نے ہمارے اوپر زیادتی کی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی قرابت کے سبب ہمارا بھی اس میں حصہ ہے۔ یہ سُن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ پھر جب بات چیت شروع ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے رسول اللہ کی قرابت کے ساتھ سلوک کرنا مجھے اپنے قرابت کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ عزیز ہے میرے اور آپ حضرات کے درمیان جو اموال کے متعلق اختلاف ہے تو میں نے اس معاملے میں بھلائی کو ترک نہیں کیا اور جس طرح رسول اللہ ﷺ کو انہیں خرچ کرتے ہوئے دیکھا تھا اس اصول کو ترک نہیں کیا بلکہ اسی طرح کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ سے دوپہر کے وقت بیعت کا وعدہ کرتا ہوں جب حضرت ابوبکر نماز ظہر ادا کر چکے تو منبر پر رونق افروز ہوئے، اس کے بعد تشہد

4242 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: »لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ قُلْنَا الآنَ نَشْبَعُ مِنَ التَّمْرِ«

4243 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: »مَا شَبِعْنَا حَتَّى فَتَحْنَا خَيْبَرَ«

39-بَابُ اسْتِعْمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ

4244,4245 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ:

پڑھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اوصاف بیان فرمائے اوران کے بیعت نہ کرنے کے عذر بیان کیے۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے استغفار اور تشہد پڑھا اور اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عظمت اوران کا حق بیان فرمایا اور وضاحت فرمائی کہ میں نے جواب تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت نہیں کی تھی اس کا یہ سبب نہیں تھا کہ مجھے ان سے حسد تھا یا اللہ نے انہیں جس فضیلت اور بزرگی سے نوازا ہے مجھے اس کا انکار تھا، بلکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ امورِ خلافت میں ہمیں بھی کچھ حق حاصل ہے اور یہ ہمیں نظر انداز کر کے خود مختار بن بیٹھے ہیں۔ پس اس سے ہمارے دلوں میں خیال گزرا۔ اس صاف گوئی پر مسلمانوں کو خوشی ہوئی اور کہنے لگے کہ آپ نے اچھا کیا اور جب یہ اس بات کے قائل ہو گئے جو سب کے نزدیک صحیح تھی اور مسلمان بھی حسب سابق حضرت علی کے قریب ہو گئے۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب خیبر فتح ہوا تو ہم کہنے لگے کہ اب پیٹ بھر کر کھجوریں کھایا کریں گے۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: خیبر فتح ہونے سے پہلے ہم نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا تھا۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اہلِ خیبر پر عامل مقرر کرنا

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی

4244,4245- راجع الحديث: 2201

حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ، فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا»، فَقَالَ: لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ، بِالثَّلاَثَةِ، فَقَالَ: «لاَ تَفْعَلْ، بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ، ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا»

اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا۔ پس وہ بڑی اعلیٰ کھجوریں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی ساری کھجوریں اسی طرح کی ہیں؟ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ساری کھجوریں تو ایسی نہیں ہیں۔ ہوتا یوں ہے کہ ہم دو صاع گھٹیا کھجوروں کے بدلے ایک صاع اعلیٰ کھجوریں لے لیتے ہیں اور تین صاع کے بدلے دو صاع۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ انہیں درہموں سے فروخت کر دیا کرو اور ان اچھی کھجوروں کو درہموں سے خرید لیا کرو۔

4246 - وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ سَعِيدٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرَ، فَأَمَّرَهُ عَلَيْهَا

حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں حضرات سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بنی عدی کے انصاری بھائیوں میں سے کسی کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا تھا۔

4247- وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ

ابوصالح سمان نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (رضی اللہ عنہما)

40- بَابُ مُعَامَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ خَيْبَرَ

نبی کریم ﷺ کا اہلِ خیبر سے معاملہ

4248- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ: أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا، وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا "

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو زمین اس شرط پر کاشت کے لیے دی کہ وہ کاشتکاری کریں اور اپنی محنت و مشقت وغیرہ کے عوض پیداوار کا آدھا حصہ لیں گے۔

4246- راجع الحديث: 2201

4247- راجع الحديث: 2201

41- بَابُ الشَّاةِ الَّتِي سُمَّتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ

رَوَاهُ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4249- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي سَعِيدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ»

خیبر میں نبی کریم کو زہر آلودہ گوشت کھلایا گیا

اس واقعہ کی عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر بکری کا گوشت پیش کیا گیا جس میں زہر تھا۔

42- بَابُ غَزْوَةِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

4250 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَى قَوْمٍ فَطَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ: «إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَايْمُ اللَّهِ لَقَدْ كَانَ خَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ»

غزوۂ زید بن حارثہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں پر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر لشکر مقرر فرمایا۔ اس پر بعض حضرات کو اعتراض ہوا تو حضور نے فرمایا کہ آج تم اسامہ کے امیر بننے پر اعتراض کر رہے ہو جبکہ اس سے پہلے تم نے ان کے والد ماجد کے امیر بنانے پر بھی اعتراض کیا تھا حالانکہ خدا کی قسم وہ امارت کے پوری طرح اہل تھے اور مجھے وہ سب لوگوں سے محبوب تھے اور ان کے بعد مجھے یہ سب لوگوں سے محبوب ہیں۔

43- بَابُ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ

ذَكَرَهُ أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4251 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ

عُمرۃ القضاء کا ذکر

اس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

4249- راجع الحدیث: 3169

4250- راجع الحدیث: 3730

4251- راجع الحدیث: 4251' سنن ترمذی: 3765,1904,938

إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي القَعْدَةِ، فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ، حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَتَبُوا الكِتَابَ، كَتَبُوا: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، قَالُوا: لاَ نُقِرُّ لَكَ بِهَذَا، لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعْنَاكَ شَيْئًا، وَلَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ «أَنَا رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ»، ثُمَّ قَالَ: لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «امْحُ رَسُولَ اللَّهِ»، قَالَ عَلِيٌّ: لاَ وَاللَّهِ لاَ أَمْحُوكَ أَبَدًا، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الكِتَابَ، وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ، فَكَتَبَ: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، لاَ يُدْخِلُ مَكَّةَ السِّلاَحَ إِلَّا السَّيْفَ فِي القِرَابِ، وَأَنْ لاَ يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتْبَعَهُ، وَأَنْ لاَ يَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا، إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا، فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا، فَقَالُوا: قُلْ لِصَاحِبِكَ: اخْرُجْ عَنَّا، فَقَدْ مَضَى الأَجَلُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ، تُنَادِي يَا عَمِّ يَا عَمِّ، فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا، وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ: دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا، فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ، قَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَخَذْتُهَا، وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي، وَقَالَ جَعْفَرٌ: ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي، وَقَالَ زَيْدٌ: ابْنَةُ أَخِي، فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا، وَقَالَ: «الخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الأُمِّ» وَقَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ» وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: «أَشْبَهْتَ خَلْقِي

ہیں کہ جب ذی القعدہ میں نبی کریم ﷺ نے عمرہ کا قصد فرمایا تو اہلِ مکہ آپ کے داخلے کے راستے میں حائل ہو گئے۔ حتیٰ کہ ان کے ساتھ اس شرط پر صلح ہوئی کہ اگلے سال آپ تین روز یہاں ٹھہر سکتے ہیں۔ جب صلح نامہ لکھا جا رہا تھا تو اس میں تحریر کر دیا گیا کہ یہ محمد رسول اللہ ﷺ سے معاہدہ ہوا۔ اس پر وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم اسے نہیں مانتے کیونکہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے تو آپ کے راستے میں ذرا بھی حائل نہ ہوتے، بلکہ آپ محمد بن عبداللہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا لفظ مٹا دو۔ حضرت علی نے عرض کی کہ نہیں، خدا کی قسم، میں اسے کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے صلح نامہ لے لیا، حالانکہ آپ خوب نہ لکھتے تھے لیکن آپ نے تحریر فرما دیا کہ یہ محمد بن عبداللہ کا صلح نامہ ہے کہ وہ مکہ میں ہتھیار لے کر داخل نہ ہوں گے۔ ماسوائے تلوار کے جو نیام میں ہوگی اور اگر یہاں کا کوئی باشندہ ان کے ساتھ جانا چاہے تو اسے نہیں لے جائیں گے اور ان کے ساتھیوں میں سے اگر کوئی یہاں رہنا چاہے تو اسے نہیں روکیں گے جب اگلے سال آپ مکہ معظمہ میں داخل ہوئے اور تین دن کی مدت پوری ہوگئی تو قریش حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اپنے صاحب سے کہیے کہ یہاں سے چلے جائیں کیونکہ مدت پوری ہوگئی ہے۔ جب نبی کریم وہاں سے چل دیئے تو حضرت حمزہ کی صاحبزادی آپ کے پیچھے چچا جان، چچا جان کہتی ہوئی آ رہی تھی۔ پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اپنے پاس بلا لیا، پھر اس کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ یہ آپ

وَخُلُقِي « ، وَقَالَ لِزَيْدٍ: »أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلاَنَا « ، وَقَالَ عَلِيٌّ: أَلاَ تَتَزَوَّجُ بِنْتَ حَمْزَةَ؟ قَالَ: »إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ«

کے چچا جان کی صاحبزادی ہے جس کو میں نے لے لیا ہے۔ پس اس لڑکی کو اپنے پاس رکھنے کے متعلق حضرت علی، حضرت زید اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان نزع ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ اسے میں نے لیا ہے اور میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ یہ میرے بھی چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے تھے کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی خالہ کے پاس رہنے کا فیصلہ دیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔ پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ پھر حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم صورت اور سیرت میں مجھ سے مشابہ ہو اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولیٰ ہو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ آپ حضرت حمزہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے۔ فرمایا: وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے۔

4252- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا »أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا، فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ البَيْتِ، فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالحُدَيْبِيَةِ، وَقَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَعْتَمِرَ العَامَ المُقْبِلَ، وَلاَ يَحْمِلَ سِلاَحًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس سال عمرے کے ارادے سے نکلے تو آپ کے اور بیت اللہ شریف کے درمیان کفار قریش حائل ہو گئے۔ پس آپ نے حدیبیہ کے مقام پر اپنی قربانی ذبح فرمائی اور سر منڈوایا۔ فیصلہ یہ ہوا تھا کہ اگلے سال عمرہ کیا جا سکتا ہے اور ہتھیار پہن کر کوئی نہ آئے سوائے تلوار کے اور یہاں اتنے دن ٹھہریں جتنے دن قریش چاہیں۔ پس اگلے سال آپ

4252- راجع الحدیث: 2701

عَلَيْهِمْ إِلَّا سُيُوفًا، وَلاَ يُقِيمَ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا، فَاعْتَمَرَ مِنَ العَامِ المُقْبِلِ، فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ، فَلَمَّا أَنْ أَقَامَ بِهَا ثَلاَثًا، أَمَرُوهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ«

نے عمرہ کیا۔ پس آپ مکہ مکرمہ میں اسی طرح داخل ہوئے جیسا کہ صلح نامے میں لکھا گیا تھا۔ جب تین روز گزر گئے تو ان لوگوں نے چلے جانے کے لیے کہا، پس آپ تشریف لے آئے۔

4253 - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ المَسْجِدَ، فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ قَالَ: » كَمُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟« قَالَ: أَرْبَعًا،

مجاہد کا بیان ہے کہ میں اور عروہ بن زبیر دونوں مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حجرۂ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ عروہ نے ان سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنی بار عمرہ کیا تھا؟ فرمایا، چار مرتبہ۔

4254 - ثُمَّ سَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ، قَالَ عُرْوَةُ: يَا أُمَّ المُؤْمِنِينَ أَلاَ تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ، فَقَالَتْ: »مَا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ، وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ«

پھر ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز سنی تو عروہ نے عرض کی: اے ام المومنین! کیا آپ نے سن لیا جو ابوعبدالرحمٰن فرما رہے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی حیاتِ مقدسہ میں چار عمرے کیے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے جتنے بھی عمرے کیے ان میں یہ خود بھی تو موجود رہے ہیں لیکن آپ نے رجب میں ہرگز عمرہ نہیں کیا۔

4255 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى، يَقُولُ »لَمَّا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرْنَاهُ مِنْ غِلْمَانِ المُشْرِكِينَ وَمِنْهُمْ، أَنْ يُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا تو ہم نے آپ کو چھپا رکھا تھا تاکہ مشرکین اور ان کے لڑکے رسول اللہ ﷺ کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچا سکیں۔

4256 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

4253- راجع الحدیث:1775

4254- راجع الحدیث:1776,1775

4255- راجع الحدیث:1600

4256- راجع الحدیث:1602

حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ، «وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ، وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ، وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ، أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ»

جب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کا مکہ مکرمہ میں تشریف آوری ہوئی تو مشرکین آپس میں کہنے لگے کہ تمہارے پاس وہ لوگ آئے ہیں جنہیں یثرب کے بخار نے کمزور کردیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ پہلے تین چکروں میں اکڑ کر چلنا اور دونوں رکنوں کے درمیان آہستہ چلتے رہنا۔ آپ نے تمام چکروں میں اکڑ کر چلنے کا حکم مسلمانوں پر شفیق ہونے کے سبب نہیں دیا تھا۔

4256م- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَزَادَ ابْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِي اسْتَأْمَنَ، قَالَ: ارْمُلُوا لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ قُوَّتَهُمْ، وَالْمُشْرِكُونَ مِنْ قِبَلِ قُعَيْقِعَانَ

حضرت ابن عباس کی دوسری روایت میں اتنا زائد ہے کہ جب نبی کریم ﷺ صلح کے سال تشریف لائے تو آپ نے مسلمانوں سے اکڑ کر چلنے کے لیے فرمایا تھا تاکہ مشرکین ان کی قوت کو دیکھیں اور وہ لوگ کوہِ قعیقعان کے سامنے کھڑے تھے۔

4257 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بیت اللہ اور صفا اور مروہ کے درمیان مشرکوں کو اپنی قوت دکھانے کی خاطر سعی فرمائی تھی۔

4258- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ، وَمَاتَتْ بِسَرِفَ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت میمونہ سے حالتِ احرام میں نکاح کیا اور خلوت اس وقت فرمائی جب وہ حلال ہوگئیں۔

4259- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَزَادَ ابْنُ إِسْحَاقَ،

ابن اسحاق، ابن ابی نجیح، ابان بن صالح، عطاء،

4257- راجع الحدیث: 1649

4258- راجع الحدیث: 1837، سنن ابو داؤد: 1845,1844، سنن ترمذی: 843

4259- راجع الحدیث: 1837

حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، وَأَبَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: »تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ فِي عُمْرَةِ القَضَاءِ«

مجاہد، حضرت ابن عباس کی اس روایت میں اتنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرۃ القضا میں نکاح کیا تھا۔

44- بَابُ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ مِنْ أَرْضِ الشَّأْمِ

سرزمینِ شام میں غزوۂ موتہ

4260- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي هِلاَلٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ: »أَنَّهُ وَقَفَ عَلَى جَعْفَرٍ يَوْمَئِذٍ، وَهُوَ قَتِيلٌ، فَعَدَدْتُ بِهِ خَمْسِينَ، بَيْنَ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ، لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِي دُبُرِهِ« يَعْنِي فِي ظَهْرِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد میں ان کے پاس کھڑا ہوا تو ان کے جسم پر نیزہ اور تلوار کے پچاس سے زیادہ زخم تھے، جن میں ان کی پیٹھ پر ایک بھی نہیں تھا۔

4261 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ، وَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ« قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كُنْتُ فِيهِمْ فِي تِلْكَ الغَزْوَةِ، فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَوَجَدْنَاهُ فِي القَتْلَى، وَوَجَدْنَا مَا فِي جَسَدِهِ بِضْعًا وَتِسْعِينَ، مِنْ طَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ"

دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ غزوۂ موتہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سپہ سالار بنایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ شہید ہو جائیں تو ان کی جگہ جعفر ہوں گے۔ اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو ان کی جگہ عبداللہ بن رواحہ ہوں گے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں خود اس غزوہ میں شریک تھا، تو ہم نے حضرت جعفر بن ابوطالب کو تلاش کیا، پس میں نے ان کو شہدا میں پایا اور ان کے جسم پر نیزے اور تیر کے نوے سے زیادہ زخم تھے۔

4262- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا، وَجَعْفَرًا، وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ، فَقَالَ: »أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خبر آنے سے پہلے ہی ان کی شہادت کے بارے میں لوگوں کو خبر دے دی تھی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اب جھنڈا زید نے سنبھالا ہوا

4260- انظر الحديث: 4261

4261- راجع الحديث: 4260

فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ« وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ: »حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ، حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ«

ہے لیکن وہ شہید ہو گئے۔ پھر جعفر نے جھنڈا سنبھال لیا، تو وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر ابنِ رواحہ نے جھنڈا سنبھالا ہے اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ یہ فرماتے ہوئے آپ کی چشمانِ مبارک اشک بار تھیں حتیٰ کہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے جھنڈا سنبھال لیا ہے اور اس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے کافروں پر فتح عنایت فرما دی۔

4263 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ، وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيهِ الحُزْنُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ صَائِرِ البَابِ، تَعْنِي مِنْ شَقِّ البَابِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: أَيْ رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ، قَالَ: فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ: قَدْ نَهَيْتُهُنَّ، وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُطِعْنَهُ، قَالَ: فَأَمَرَ أَيْضًا، فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا، فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ« قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ، فَوَاللَّهِ مَا أَنْتَ تَفْعَلُ، وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ العَنَاءِ

عمرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب حضرت ابنِ حارثہ، حضرت جعفر بن ابوطالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ پر رنج وصدمہ کے آثار ظاہر تھے۔ آپ فرماتی ہیں کہ دروازے کی جھریوں سے میں یہ منظر دیکھ رہی تھی پس ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر ان کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے حکم فرمایا کہ انہیں منع کر دو۔ پس وہ شخص گیا اور واپس آ کر کہنے لگا کہ میں نے انہیں منع کیا لیکن انہوں نے میری بات نہیں مانی۔ آپ نے پھر وہی حکم دیا۔ پس وہ گیا اور پھر آ کر کہنے لگا کہ خدا کی قسم، انہوں نے تو ہمیں عاجز کر دیا ہے۔ میرے خیال میں پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ جا کر ان کے منہ میں مٹی بھر دو۔ اس پر حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس سے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری ناک خاک آلودہ کرے، خدا کی قسم، تم نہ تو انہیں اس کام سے روکنے پر قادر ہوا اور نہ رسول اللہ ﷺ کا پیچھا چھوڑتے ہو۔

4263- راجع الحدیث: 1299

4264 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَيَّا ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ: »السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الجَنَاحَيْنِ«

عامر شعبی کا بیان ہے کہ جب حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سلام کرتے تو یوں کہا کرتے تھے: ''اے دو پروں والے کے صاحبزادے! تم پر سلام ہو۔''

4265 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الوَلِيدِ، يَقُولُ: »لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيحَةٌ يَمَانِيَةٌ«

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جنگِ موتہ میں میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹی تھیں اور میرے ہاتھ میں ایک بڑی سی یمنی تلوار ہی باقی رہ سکی تھی۔

4266 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الوَلِيدِ، يَقُولُ: »لَقَدْ دُقَّ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ، وَصَبَرَتْ فِي يَدِي صَفِيحَةٌ لِي يَمَانِيَةٌ«

قیس کا بیان ہے میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنگِ موتہ میں نو تلواریں میرے ہاتھوں ٹوٹ گئی تھیں اور صرف ایک بڑی سی یمنی تلوار ہی میرے ہاتھ میں صحیح سالم رہ سکی تھی۔

4267 - حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ، فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِي وَاجَبَلاَهْ، وَاكَذَا وَاكَذَا، تُعَدِّدُ عَلَيْهِ، فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ: مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي: آنْتَ كَذَلِكَ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے ہوش ہو گئے تو ان کی ہمشیرہ حضرت عمرہ یہ کہہ کر رونے لگیں: ہائے پہاڑ جیسا بھائی ہائے ایسا بھائی، یعنی ان کے اوصاف بیان کر کے۔ جب انہیں افاقہ ہوا تو کہنے لگے کہ جب تم میرے بارے میں کچھ کہتیں تو فرشتے مجھ سے پوچھتے کہ کیا تم واقعی ایسے ہو؟

4268 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، « قَالَ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ بِهَذَا فَلَمَّا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کر

4264- راجع الحدیث: 3709

4265- انظر الحدیث: 4266

4266- راجع الحدیث: 4265

4268- راجع الحدیث: 4267

مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ"

کے فرمایا کہ جب وہ شہید ہوئے تو یہ ان پر نہ روئیں۔

45- بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إِلَى الحُرُقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ

حرقات قوم کے لیے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعین، یہ لوگ قبیلہ جُہینہ والے تھے

4269 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو ظَبْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الحُرَقَةِ، فَصَبَّحْنَا القَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ، وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ، فَلَمَّا غَشِينَاهُ، قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَكَفَّ الأَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «يَا أُسَامَةُ، أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ» قُلْتُ: كَانَ مُتَعَوِّذًا، فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا، حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ اليَوْمِ

ابوظبیان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حرقہ کی مہم پر روانہ فرمایا۔ پس ہم نے صبح سویرے اِن پر حملہ کر کے انہیں شکست دی۔ اسی اثناء میں اور ایک انصاری آدمی ایک کافر کا پیچھا کر رہے تھے۔ جب ہم نے اسے جا کر گھیرا تو وہ کہنے لگا: لا الٰہ الا اللہ۔ پس انصاری نے تو اپنا ہاتھ روک لیا لیکن میں نے نیزے کا وار کر کے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ جب ہم واپس لوٹے اور یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی، تو آپ نے فرمایا: اے اسامہ! تم نے اسے لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا؟ میں نے عرض کی کہ وہ جان بچانے کے لیے کہہ رہا ہوگا، لیکن آپ مسلسل وہی فرماتے رہے۔ پس میں یہ تمنا کرنے لگا کہ کاش! میں اب تک مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

4270 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الأَكْوَعِ، يَقُولُ: «غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ البُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مجھے سات غزوات میں شامل ہونے کی سعادت ملی ہے اور آپ نے جو لشکر کسی مہم کے لیے روانہ فرمائے ایسی نو جنگوں میں شرکت کی ہے۔

4269- انظر الحدیث: 6872، صحیح مسلم: 274,273، سنن ابو داؤد: 2643

4270- انظر الحدیث: 4273,4272,4271، صحیح مسلم: 4675,4674

أَبُو بَكْرٍ، وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ«

چنانچہ ان میں کبھی حضرت ابوبکر کو ہمارا امیر بنایا جاتا اور کبھی حضرت اسامہ کو۔

4271 - وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُولُ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ البَعْثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ، عَلَيْنَا مَرَّةً أَبُو بَكْرٍ، وَمَرَّةً أُسَامَةُ

دوسری سند کے ساتھ یزید بن ابوعُبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی معیت میں سات غزوات میں حصّہ لیا ہے اور دیگر مہمات کے لیے جو آپ نے لشکر روانہ فرمائے ایسے نو غزوات میں شامل ہو چکا ہوں۔ ان میں کبھی ہم پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر بنایا جاتا اور کبھی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔

4272 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: »غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَغَزَوْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْنَا«

یزید بن ابوعبید نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی معیت میں سات غزوات میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہے اور اس غزوہ میں بھی شامل تھا جس میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمارا امیر بنایا گیا تھا۔

4273 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، قَالَ " غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، فَذَكَرَ: خَيْبَرَ، وَالحُدَيْبِيَةَ، وَيَوْمَ حُنَيْنٍ، وَيَوْمَ القَرَدِ " قَالَ يَزِيدُ: »وَنَسِيتُ بَقِيَّتَهُمْ«

یزید بن ابوعبید کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے سات غزوات میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ شریک ہونے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ جن میں سے خیبر، حدیبیہ، غزوۂ حنین اور غزوۂ ذات القرد کا ذکر کیا اور یزید بن ابوعبید نے کہا کہ باقی کے نام میں بھول گیا ہوں۔

46- بَابُ غَزْوَةِ الفَتْحِ

وَمَا بَعَثَ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِغَزْوِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فتح مکہ کا بیان

رسول اللہ ﷺ کی آمد کی حاطب بن ابو بلتعہ نے کفارِ مکّہ مکرّمہ کو خبر پہنچائی تھی۔

4271- راجع الحديث:4270

4272- راجع الحديث:4270

4273- راجع الحديث:4270

4274 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ، وَالمِقْدَادَ، فَقَالَ: »انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ، فَخُذُوا مِنْهَا« قَالَ: فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ، فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ، قُلْنَا لَهَا: أَخْرِجِي الكِتَابَ، قَالَتْ: مَا مَعِي كِتَابٌ، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الكِتَابَ، أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ، قَالَ: فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ، إِلَى نَاسٍ بِمَكَّةَ مِنَ المُشْرِكِينَ، يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَا حَاطِبُ، مَا هَذَا؟« قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لاَ تَعْجَلْ عَلَيَّ، إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ، يَقُولُ: كُنْتُ حَلِيفًا، وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا، وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ المُهَاجِرِينَ مَنْ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ، أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي، وَلَمْ أَفْعَلْهُ ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي، وَلاَ رِضًا بِالكُفْرِ بَعْدَ الإِسْلاَمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ«، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا المُنَافِقِ، فَقَالَ: " إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا

عبید اللہ بن ابو رافع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور حضرت زبیر و حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو روانہ فرمایا کہ روضۂ خاخ جاؤ، وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے، پس اس سے وہ خط لے آؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم روانہ ہو گئے اور ہمارے گھوڑے تیز دوڑ رہے تھے، حتیٰ کہ ہم روضۂ خاخ کے پاس پہنچ گئے اور وہاں ایک کجاوہ نشین عورت کو دیکھا۔ ہم نے کہا کہ خط نکال کر دے دو ورنہ ہم تمہارے کپڑوں کی تلاشی لینے پر مجبور ہوں گے۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ پھر اس نے اپنے بالوں میں سے ایک خط نکال کر دے دیا۔ پس ہم اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے وہ حضرت حاطب ابن ابو بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض مشرکین مکہ کی طرف لکھا تھا اور اس میں انہیں رسول اللہ ﷺ کے بعض جنگی ارادوں کی خبر دی تھی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حاطب! یہ تم نے کیا کیا؟ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے معاملے میں جلدی نہ فرمائیے۔ میں قریش میں رہنے کے سبب ان کا حلیف تھا لیکن قریشی نہیں ہوں۔ جبکہ مہاجرین میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کا مکہ مکرمہ میں کوئی رشتہ دار نہ ہو اور وہ ان کے جان مال کی حفاظت کرتا ہے چونکہ میرا وہاں کوئی رشتہ دار نہیں اس لیے میں نے چاہا کہ ان لوگوں پر کوئی احسان کر دوں جس کے سبب میرے قرابت داران کے شر سے محفوظ ہو جائیں۔ لہٰذا میں نے مسلمان ہونے کے بعد ارتداد یا کفر سے راضی ہونے کے سبب ایسا نہیں کیا۔ رسول

4274- راجع الحدیث: 3007

يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى مَنْ شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ ". فَأَنْزَلَ اللَّهُ السُّورَةَ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الحَقِّ} [الممتحنة: 1]-إِلَى قَوْلِهِ- {فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ} [البقرة: 108]

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واقعی تم نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر نے عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن ماردوں۔ آپ نے فرمایا: یہ تو غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے اور تمہیں کیا علم کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال پر مطلع ہوتے ہوئے غزوۂ بدر میں شامل ہونے والوں سے فرمادیا کہ تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے اور پھر یہ سورت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا گھر سے جدا کرتے ہیں رسول کو اور تمہیں اس پر کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے اگر تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو ان سے دوستی نہ کرو تم انہیں خفیہ پیام محبت کا بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے بیشک وہ سیدھی راہ سے بہکا (پ ۲۸، الممتحنہ ۱)

47-بَابُ غَزْوَةِ الفَتْحِ فِي رَمَضَانَ

غزوہ فتح مکہ جو ماہ رمضان میں ہوا

4275- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الفَتْحِ فِي رَمَضَانَ»، قَالَ: وَسَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ،

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ فتح مکہ ماہ رمضان میں کیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے بھی یہی سنا ہے۔

4275م- وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ

عبید اللہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

4275م- راجع الحدیث: 1944

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: »صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الكَدِيدَ - المَاءَ الَّذِي بَيْنَ قُدَيْدٍ وَعُسْفَانَ - أَفْطَرَ، فَلَمْ يَزَلْ مُفْطِرًا حَتَّى انْسَلَخَ الشَّهْرُ«

نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ حتیٰ کہ جب آپ کدید کے چشمے پر پہنچے جو قدید اور عسفان کے درمیان واقع ہے تو آپ نے روزہ افطار فرمایا اور اس کے بعد آپ نے اس مہینے میں کوئی روزہ نہیں رکھا۔

4276 - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ المَدِينَةِ وَمَعَهُ عَشَرَةُ آلاَفٍ، وَذَلِكَ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِ سِنِينَ وَنِصْفٍ مِنْ مَقْدَمِهِ المَدِينَةَ، فَسَارَ هُوَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ المُسْلِمِينَ إِلَى مَكَّةَ، يَصُومُ وَيَصُومُونَ، حَتَّى بَلَغَ الكَدِيدَ، وَهُوَ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ، وَقُدَيْدٍ أَفْطَرَ وَأَفْطَرُوا«، قَالَ الزُّهْرِيُّ: »وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الآخِرُ فَالآخِرُ«

عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ (مکہ) ماہ رمضان میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ آپ کے ہمراہ دس ہزار مسلمان تھے اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائے ہوئے آپ کو ساڑھے آٹھ سال گزر چکے تھے۔ پس آپ مسلمانوں کو ساتھ لے کر مکہ معظمہ کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ بھی روزے رکھتے اور آپ کے صحابہ بھی مسلسل روزے رکھتے رہے، حتیٰ کہ آپ کدید کے مقام پر پہنچ گئے جو عسفان اور قدیر کے درمیان ایک چشمہ ہے پس آپ نے روزہ افطار کیا اور صحابہ کرام نے بھی۔ زہری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے آخری عمل کو لے کر اس کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔

4277 - حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ إِلَى حُنَيْنٍ، وَالنَّاسُ مُخْتَلِفُونَ، فَصَائِمٌ وَمُفْطِرٌ، فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ، دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ أَوْ مَاءٍ، فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحَتِهِ، أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ المُفْطِرُونَ لِلصُّوَّامِ: أَفْطِرُوا "

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ماہ رمضان المبارک میں حنین کی طرف تشریف لے گئے اور اس وقت مجاہدین حضرات کا حال مختلف تھا یعنی کچھ حضرات نے روزہ رکھا ہوا تھا جبکہ کچھ نے نہیں رکھا تھا۔ جب حضور اپنی سواری پر رونق افروز ہوئے تو آپ نے دودھ کا برتن طلب فرمایا یا پانی منگوایا، پھر اسے اپنی ہتھیلی پر یا سواری پر رکھ کر لوگوں کی طرف دیکھا۔ پس روزہ نہ رکھنے والوں نے روزہ داروں سے کہا کہ روزے توڑ دو۔

4276- راجع الحدیث:1944

4278 - وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الفَتْحِ، وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبدالرزاق، معمر، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے۔

4279 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: »سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ، ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ، فَشَرِبَ نَهَارًا لِيُرِيَهُ النَّاسَ، فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہِ رمضان المبارک میں سفر کیا۔ جب آپ عسفان کے مقام پر پہنچے تو آپ نے پانی کا ایک برتن طلب فرمایا اور دن کے وقت پانی پیا، تاکہ لوگ یہ دیکھ کر روزہ نہ رکھیں۔ پس آپ نے مکّہ معظمہ پہنچنے تک روزے نہ رکھے۔

4279م- قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: »صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ، وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ«

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے دورانِ سفر روزے رکھے ہیں اور چھوڑے بھی ہیں، تاکہ جو روزے رکھنا چاہے وہ رکھ سکے اور جو چھوڑنا چاہے وہ چھوڑ سکے۔

48- بَابٌ: أَيْنَ رَكَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ يَوْمَ الفَتْحِ؟

فتح مکّہ کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ نے جھنڈا کہاں نصب فرمایا؟

4280 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الفَتْحِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ قُرَيْشًا، خَرَجَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ، وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ، يَلْتَمِسُونَ

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ فتح مکّہ کے لیے جب رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے تو قریش کو بھی آپ کی تشریف آوری کا علم ہوگیا۔ پس ابوسفیان بن حرب حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقہ باہر نکلے کہ رسول

4278- راجع الحدیث: 1944

4279م- راجع الحدیث: 1948

الخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلُوا يَسِيرُونَ حَتَّى أَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ، فَإِذَا هُمْ بِنِيرَانٍ كَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: مَا هَذِهِ، لَكَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ: نِيرَانُ بَنِي عَمْرٍو، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: عَمْرٌو أَقَلُّ مِنْ ذَلِكَ، فَرَآهُمْ نَاسٌ مِنْ حَرَسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكُوهُمْ فَأَخَذُوهُمْ، فَأَتَوْا بِهِمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ أَبُو سُفْيَانَ، فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ: «احْبِسْ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الخَيْلِ، حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى المُسْلِمِينَ» . فَحَبَسَهُ العَبَّاسُ، فَجَعَلَتِ القَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَمُرُّ كَتِيبَةً كَتِيبَةً عَلَى أَبِي سُفْيَانَ، فَمَرَّتْ كَتِيبَةٌ، قَالَ: يَا عَبَّاسُ مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: هَذِهِ غِفَارُ، قَالَ: مَا لِي وَلِغِفَارَ، ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ، قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُذَيْمٍ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَمَرَّتْ سُلَيْمُ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى أَقْبَلَتْ كَتِيبَةٌ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا، قَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: هَؤُلاَءِ الأَنْصَارُ، عَلَيْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا أَبَا سُفْيَانَ، اليَوْمَ يَوْمُ المَلْحَمَةِ، اليَوْمَ تُسْتَحَلُّ الكَعْبَةُ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: يَا عَبَّاسُ حَبَّذَا يَوْمُ الذِّمَارِ، ثُمَّ جَاءَتْ كَتِيبَةٌ، وَهِيَ أَقَلُّ الكَتَائِبِ، فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ، وَرَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الزُّبَيْرِ بْنِ العَوَّامِ، فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي سُفْيَانَ قَالَ: أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟ قَالَ: «مَا قَالَ؟» قَالَ: كَذَا

اللہ ﷺ کے متعلق میں صورتِ حال معلوم کریں۔ پس جب یہ چلتے چلتے مرّ الظہر ان کے مقام تک پہنچ گئے تو دیکھا کہ وہاں اتنی کثرت سے آگ جلائی جارہی ہے جیسے عرفہ کے دن جلائی جاتی ہے۔ ابوسفیان نے کہا: یہ کیا ہے؟ یہ تو عرفہ جیسی آگ معلوم ہوتی ہے۔ بدیل بن ورقا نے کہا کہ یہ آگ بنی عمرو نے جلا رکھی ہوگی۔ ابوسفیان نے کہا کہ بنی عمرو کی تعداد تو اس سے بہت کم ہے اسی اثناء میں اُنہیں رسول اللہ ﷺ کے محافظ دستے نے دیکھ کر گرفتار کرلیا، پھر اُنہیں پکڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ اس وقت ابوسفیان نے اسلام قبول کرلیا۔ جب لشکرِ روانہ ہونے لگا تو آپ ﷺ نے حضرت عباس سے فرمایا کہ ابوسفیان کو لشکرِ اسلام کی بالکل تنگ گزرگاہ پر لے جاکر کھڑا رکھو تاکہ وہ مسلمانوں کی قوت کا نظارہ کرسکے۔ پس حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں ایسی جگہ لے کر کھڑے رہے۔ پس نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تمام قبائل گزرنے شروع ہوئے جو دستوں کی شکل میں تھے۔ جب ابوسفیان کے سامنے سے ایک دستہ گزرا تو انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ جواب دیا، یہ قبیلہ غفار کے لوگ ہیں۔ حضرت ابوسفیان کہنے لگے کہ میری قبیلہ غفار سے تو لڑائی نہ تھی۔ پھر قبیلہ جہینہ گزرا، تب بھی یہی بات ہوئی۔ پھر سعد بن ہذیم گزرے تو اس وقت بھی یہی بات ہوئی۔ پھر بنو سلیم گزرے تو اس وقت بھی یہی کہا سنا گیا۔ حتیٰ کہ ایک ایسا دستہ گزرا کہ اس جیسا پہلے دیکھا نہ تھا، تو پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا کہ یہ انصار ہیں اور ان کے امیر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ جن کے ہاتھ میں جھنڈا ہے۔

وَكَذَا، فَقَالَ: «كَذَبَ سَعْدٌ، وَلَكِنْ هَذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللَّهُ فِيهِ الكَعْبَةَ، وَيَوْمٌ تُكْسَى فِيهِ الكَعْبَةُ» قَالَ: وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرْكَزَ رَايَتُهُ بِالحَجُونِ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے: اے ابوسفیان! آج کا دن یہ قتال کا دن ہے۔ آج کعبہ کی حرمت بھی حلال ہوجائے گی۔ حضرت ابوسفیان کہنے لگے، اے عباس! تباہی کا دن خوب آیا۔ پھر ایک دستہ آیا جو تمام دستوں سے مختصر تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس میں بنفسِ نفیس رونق افروز تھے اور ساتھ میں مہاجر اصحاب تھے اور ان میں نبی کریم ﷺ کا پرچم حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اٹھایا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو انہوں نے عرض کی کہ کیا یہ آپ کو علم ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے یہ کچھ کہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سعد نے غلط کہا ہے۔ آج تو اللہ تعالیٰ کعبہ کو عظمت عطا فرمائے گا اور آج کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔ عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجون کے مقام پر اسلام کا پرچم نصب کردینے کا حکم فرمایا۔

4280م- قَالَ عُرْوَةُ، وَأَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ العَبَّاسَ، يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ العَوَّامِ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَا هُنَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ.

عروہ، نافع بن جبیر بن مطعم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ انہوں نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ اے ابوعبداللہ! کیا رسول اللہ ﷺ اس جگہ آپ کو جھنڈا نصب کرنے کا حکم فرمایا تھا؟

4280م- قَالَ: "وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خَالِدَ بْنَ الوَلِيدِ أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ، وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُدًا، فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدِ بْنِ الوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ رَجُلاَنِ: حُبَيْشُ بْنُ الأَشْعَرِ، وَكُرْزُ بْنُ جَابِرٍ الفِهْرِيُّ

عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا تھا کہ وہ مکہ مکرمہ کے بالائی جانب یعنی کداء کی طرف سے شہر میں داخل ہوں اور نبی کریم ﷺ خود بھی مکہ معظمہ میں کداء کی طرف داخل ہوئے تھے۔ اس دن حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستے سے دو افراد شہید ہوئے، جن میں سے ایک حضرت حبیش بن اشعر

اور دوسرے حضرت کرز بن جابر فہری تھے۔

4281 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ، يَقُولُ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ، وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الفَتْحِ يُرَجِّعُ». وَقَالَ: لَوْلاَ أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِي لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اونٹنی پر سوار ہیں اور خوش الحانی سے سورۃ الفتح کی تلاوت فرمارہے ہیں۔ معاویہ بن قرۃ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے اپنے اردگرد لوگوں کے اکٹھا ہوجانے کا خوف نہ ہوتا تو میں بھی اسی خوش الحانی سے پڑھنے لگوں جیسے آپ نے تلاوت فرمائی تھی۔

4282 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ قَالَ زَمَنَ الفَتْحِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنْزِلٍ»

عمرو بن عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دنوں میں انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کل آپ کا قیام کہاں ہوگا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے ٹھہرنے کے لیے کوئی مکان باقی چھوڑا ہے؟

4283 - ثُمَّ قَالَ: «لاَ يَرِثُ المُؤْمِنُ الكَافِرَ، وَلاَ يَرِثُ الكَافِرُ المُؤْمِنَ» قِيلَ لِلزُّهْرِيِّ: وَمَنْ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ؟ قَالَ: «وَرِثَهُ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ»، قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: «أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ؟» وَلَمْ يَقُلْ يُونُسُ: «حَجَّتِهِ وَلاَ زَمَنَ الفَتْحِ»

اس کے بعد فرمایا، لیکن مومن کافر کا اور کافر مومن کا وارث نہیں ہوتا۔ زہری سے پوچھا گیا کہ ابوطالب کی وراثت کس کو ملی تھی؟ انہوں نے کہا کہ عقیل اور طالب کو معمر نے زہری سے روایت کی ہے کہ کل کہاں ٹھہریں گے والی بات حج کے موقع کی ہے جبکہ یونس کی روایت میں نہ حج کا ذکر ہے اور نہ فتح مکہ کا۔

4284 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح

4281- راجع الحدیث: 7540,5047,5034,4835، صحیح مسلم: 1850، سنن ابو داؤد: 1467

4282- راجع الحدیث: 1588

4283- راجع الحدیث: 1588

4284- راجع الحدیث: 1589

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْزِلُنَا - إِنْ شَاءَ اللَّهُ، إِذَا فَتَحَ اللَّهُ - الخَيْفُ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الكُفْرِ«

سے نوازا تو انشاء اللہ تعالیٰ اپنا قیام خیف میں ہوگا جہاں کفار نے کفر پر قائم رہنے کے حلف اٹھائے تھے۔

4285 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا: »مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ، بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الكُفْرِ«

ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حنین کا قصد فرمایا تو فرمایا: کل ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارا قیام خیفِ بنی کنانہ میں ہوگا، جہاں لوگوں نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔

4286 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ المِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الكَعْبَةِ، فَقَالَ: »اقْتُلْهُ«، قَالَ مَالِكٌ: »وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا نُرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا«

ابنِ شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ فتح مکہ کے دن جب نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سرِ اقدس پر خود رکھا ہوا تھا۔ جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص نے آکر عرض کی کہ ابن خطل کعبے کے پردے سے لٹکا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے قتل کردو۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ ہمارا تو یہ خیال ہے، آگے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اس دن احرام باندھے ہوئے نہ تھے۔

4287 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الفَتْحِ، وَحَوْلَ البَيْتِ سِتُّونَ وَثَلاَثُ مِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ، وَيَقُولُ: »جَاءَ الحَقُّ وَزَهَقَ البَاطِلُ، جَاءَ الحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ البَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ«

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو خانہ کعبہ کے اطراف تین سو ساٹھ بت موجود تھے۔ آپ انہیں چھڑی مارتے جو دستِ مبارک میں تھی اور فرماتے جاتے کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ اور باطل نہ اب نئے سرے سے کھڑا ہوگا اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

4285- راجع الحديث:3882،1589

4286- راجع الحديث:1846

4287- راجع الحديث:2478

4288- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ، أَبَى أَنْ يَدْخُلَ البَيْتَ وَفِيهِ الآلِهَةُ، فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ، فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا مِنَ الأَزْلاَمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَاتَلَهُمُ اللَّهُ، لَقَدْ عَلِمُوا: مَا اسْتَقْسَمَا بِهَا قَطُّ". ثُمَّ دَخَلَ البَيْتَ، فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِي البَيْتِ، وَخَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ،

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو بیت اللہ شریف میں داخل ہونے سے رُکے رہے کیونکہ اس میں جو جھوٹے معبود رکھے ہوئے تھے آپ نے ان کے نکالنے کا حکم فرمایا تو انہیں نکال دیا گیا اور حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام کی تصویریں تھیں جن کے ہاتھوں میں پانسے کے تیر دے رکھے تھے۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کافروں کو ہلاک کرے، حالانکہ انہیں خوب معلوم ہے کہ ان بزرگوں نے ہرگز پانسے کے تیر نہیں پھینکے تھے۔ پھر آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اس کے گوشوں میں تکبیر کہی لیکن اس کے اندر نماز پڑھے بغیر باہر نکل آئے۔ اسی طرح معمر نے ایوب سے روایت کی ہے۔

4288م- وَقَالَ: وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہیب، ایوب، عکرمہ نے نبی کریم ﷺ سے مرسلا روایت کی ہے۔

49- بَابُ دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ

نبی کریم ﷺ کا مکّہ میں بالائی طرف سے داخلہ

4289- وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، مُرْدِفًا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَمَعَهُ بِلاَلٌ، وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الحَجَبَةِ، حَتَّى أَنَاخَ فِي المَسْجِدِ،

لیث، یونس، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح کے دن رسول اللہ ﷺ بالائی طرف سے مکّہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ سواری پر آپ نے اپنے پیچھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بٹھایا ہوا تھا اور حضرت بلال و حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ تھے، حتیٰ کہ آپ مسجدِ حرام

4288- راجع الحديث:3364

4289- راجع الحديث:397

فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ البَيْتِ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَبِلاَلٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، فَمَكَثَ فِيهِ نَهَارًا طَوِيلًا، ثُمَّ خَرَجَ» فَاسْتَبَقَ النَّاسُ، فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ، فَوَجَدَ بِلاَلًا وَرَاءَ البَابِ قَائِمًا، فَسَأَلَهُ: أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَأَشَارَ لَهُ إِلَى المَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى مِنْ سَجْدَةٍ

میں داخل ہو گئے پھر آپ نے بیت اللہ کی چابیاں لانے کا حکم فرمایا، پھر رسول اللہ ﷺ اندر داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم تھے۔ پس اس کے اندر کافی دیر قیام فرما رہے، جب باہر نکلے تو دوسرے حضرات بھی ادھر لپکے اور سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ دروازے کے پیچھے کھڑے ہیں تو انہوں نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کہاں پڑھی تھی؟ تو انہوں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جہاں نماز پڑھی تھی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں یہ پوچھنا بھول ہی گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

4290- حَدَّثَنَا الهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ» تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ، وَوُهَيْبٌ، فِي كَدَاءٍ

عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ فتح کے سال کداء کی طرف سے داخل ہوئے تھے جو مکہ مکرمہ کا بلندی والا حصہ ہے۔ اسی طرح ابو اسامہ اور وہیب نے کداء کی طرف سے مکہ معظمہ میں داخل ہونے کی روایت کی ہے۔

4291- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، «دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ»

ہشام بن عروہ اپنے والد ماجد حضرت عروہ بن زبیر سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ فتح کے سال مکہ مکرمہ کے بلندی والے حصہ کدار کی جانب سے داخل ہوئے تھے۔

50- بَابُ مَنْزِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فتح کے دن نبی کریم ﷺ کی

4290- راجع الحديث: 1577

4291- راجع الحديث: 1578,1577

يَوْمَ الفَتْحِ

4292 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى غَيْرَ أُمِّ هَانِئٍ، فَإِنَّهَا ذَكَرَتْ: «أَنَّهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا، ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ» ، قَالَتْ: «لَمْ أَرَهُ صَلَّى صَلاَةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ»

قیام گاہ

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ ہمیں کسی نے ایسا کوئی آدمی نہیں بتایا جس نے نبی کریم ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہو سوائے حضرت اُم ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ پس انہوں نے بتایا کہ فتح مکہ کے دن آپ کو کبھی اتنی مختصر نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا ہاں آپ نے رکوع اور سجدے تو پوری طرح ادا فرمائے تھے۔

51-بَابٌ

فتح مکہ نبی کریم ﷺ کے وصال کی خبر تھی

4293 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے رکوع اور اپنے سجدوں میں یوں کہا کرتے تھے: اے اللہ، ہمارے رب! تو پاک ہے اور اے اللہ! ہم تیری حمد و ثنا بیان کرتے ہیں، تو میری مغفرت فرما۔

4294 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاخِ بَدْرٍ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لِمَ تُدْخِلُ هَذَا الفَتَى مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ؟ فَقَالَ: «إِنَّهُ مِمَّنْ قَدْ عَلِمْتُمْ» قَالَ: فَدَعَاهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَعَانِي مَعَهُمْ قَالَ: وَمَا رُئِيتُهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ مِنِّي، فَقَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے بدری حضرات کے ساتھ بٹھایا کرتے تھے۔ ان میں سے کچھ نے کہا کہ آپ اس نوجوان کو ہمارے برابر کیوں بٹھاتے ہیں جبکہ یہ تو ہماری اولاد کے برابر ہے؟ فرمایا، یہ ان حضرات میں شامل ہے جنہیں آپ علماء شمار کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن آپ نے انہیں اور ان کے ساتھ مجھے بھی بلایا۔ میری تو یہی

4292- راجع الحدیث:1103

4293- راجع الحدیث:794

4294- راجع الحدیث:3627، سنن ترمذی:3362

وَالْفَتْحُ، وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أُمِرْنَا أَنْ نَحْمَدَ اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرَهُ إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ نَدْرِي، أَوْ لَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ شَيْئًا. فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، أَكَذَاكَ تَقُولُ؟ قُلْتُ: لاَ، قَالَ: فَمَا تَقُولُ؟ قُلْتُ: هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ اللَّهُ لَهُ: إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَتْحُ مَكَّةَ، فَذَاكَ عَلاَمَةُ أَجَلِكَ: فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا. قَالَ عُمَرُ: »مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ«

سمجھ میں آیا کہ مجھے اُس دن اُنہیں دکھانے کے لیے بلایا گیا تھا پس آپ نے فرمایا کہ ترجمہ کنز الایمان: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے (پ ۳۰، النصر ۳) آخر اس سورت کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ ان میں سے کچھ نے کہا کہ ہمیں اللہ کی حمد بیان کرنے اور مغفرت چاہنے کا حکم دیا گیا ہے، جبکہ اس نے ہماری مدد فرمائی اور فتح سے نوازا ہے۔ کچھ حضرات نے کہا کہ ہمیں کچھ علم نہیں جبکہ کچھ بزرگوں نے اپنی خاموشی نہ توڑی۔ پس آپ نے مجھ سے فرمایا، اے ابن عباس! کیا تم بھی یہی کہتے ہو؟ میں نے کہا، نہیں۔ فرمایا پھر تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطلع فرمایا کہ (جب اللہ کی مدد آئی اور فتح) یعنی فتح مکہ۔ آپ کے وصال کی نشانی ہے، لہٰذا پاکی بیان کرو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اور اس سے بخشش چاہو بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ جو کچھ تمہیں علم ہے مجھے بھی اس سے زیادہ علم نہیں۔

4295- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الأَمِيرُ، أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ يَوْمَ الْفَتْحِ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي، وَأَبْصَرَتْهُ

حضرت ابوشریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن سعید نے کہا جب وہ مکہ مکرمہ کی طرف لشکر روانہ کررہا تھا کہ امیر! مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سناؤں جو حضور نے فتح مکہ کے دوسرے دن فرمایا جس کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے محفوظ رکھا اور کلام فرماتے وقت

4295- راجع الحديث:104

عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ، إِنَّهُ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: " إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ، وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، لاَ يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلاَ يَعْضِدَ بِهَا شَجَرًا، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا، فَقُولُوا لَهُ: إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ، وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا اليَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ " فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَاذَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو؟ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ، إِنَّ الحَرَمَ لاَ يُعِيذُ عَاصِيًا، وَلاَ فَارًّا بِدَمٍ، وَلاَ فَارًّا بِخَرْبَةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: الخَرْبَةُ: البَلِيَّةُ

میں نبی کریم کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھ رہا تھا پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ بیشک مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اور اس کو کسی شخص نے حرام نہیں کیا۔ پس جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ اس کے اندر خون بہائے یا اس کا درخت کاٹے۔ اگر کوئی آدمی رسول اللہ ﷺ کے قتال کو حجت بنائے تو اس سے کہو کہ اللہ نے اپنے رسول کو ایسا کرنے کی اجازت عطا فرمائی تھی جبکہ تمہیں تو اجازت نہیں دی اور اپنے رسول کو بھی کچھ دیر کے لیے اجازت دی تھی، پھر اس کی حرمت حسب سابق لوٹ آئی تھی جو آج تک قائم ہے۔ پس حاضرین کو چاہیے کہ یہ بات ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں حاضر نہیں ہیں۔ پس حضرت ابوشریح سے پوچھا گیا کہ عمرو بن سعید نے آپ کو کیا جواب دیا؟ فرمایا، اس نے کہا تھا کہ اے ابوشریح! اس بات کا مجھے تم سے زیادہ علم ہے۔ حرم نے کسی گنہگار، خون کر کے بھاگنے والے اور مصیبت سے بھاگنے والے کو پناہ نہیں دیا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ الخربہ سے یہاں مصیبت مراد ہے۔

4296- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الفَتْحِ: وَهُوَ بِمَكَّةَ «إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الخَمْرِ»

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے سال میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے کہ بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب کی خرید و فروخت کو حرام فرما دیا ہے۔

52- بَابُ مَقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى — فتح مکہ کے وقت

4296- راجع الحدیث: 2236

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الفَتْحِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیام گاہ

4297 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا نَقْصُرُ الصَّلاَةَ»

یحییٰ بن ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دس دن تک قیام کیا اور ہم قصر نمازیں پڑھتے رہے۔

4298 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ»

حضرت عکرمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکّہ مکرمہ میں انیس دن قیام فرمایا اور آپ دو رکعتیں ہی پڑھتے رہے۔

4299 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ تِسْعَ عَشْرَةَ نَقْصُرُ الصَّلاَةَ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «وَنَحْنُ نَقْصُرُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ، فَإِذَا زِدْنَا أَتْمَمْنَا»

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اور اس میں انیس دن تک ہم قصر نمازیں ہی پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ان انیس دنوں میں تو ہم قصر نماز پڑھتے رہے لیکن اور ٹھہرتے تو پوری نماز پڑھتے۔

53- بَابٌ:

فتح مکّہ کے اثرات

4300 - وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ عَامَ الفَتْحِ

اس کی لیث، یونس، ابنِ شہاب، حضرت عبداللہ بن صغیر نے روایت کی ہے جن کے چہرے پر فتح مکّہ کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دستِ کرم پھیرا تھا۔

4301 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

زہری نے حضرت سنین ابو جمیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

4297- راجع الحدیث:1081

4298- انظر الحدیث:1080

4299- راجع الحدیث:1080

4300- انظر الحدیث:6356

هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُنَيْنٍ أَبِي جَمِيلَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا وَنَحْنُ مَعَ ابْنِ المُسَيِّبِ، قَالَ: «وَزَعَمَ أَبُو جَمِيلَةَ أَنَّهُ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ مَعَهُ عَامَ الفَتْحِ»

4302 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو قِلاَبَةَ: أَلاَ تَلْقَاهُ فَتَسْأَلَهُ؟ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرَّ النَّاسِ، وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْأَلُهُمْ: مَا لِلنَّاسِ، مَا لِلنَّاسِ؟ مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُونَ: يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ، أَوْحَى إِلَيْهِ، أَوْ: أَوْحَى اللَّهُ بِكَذَا، فَكُنْتُ أَحْفَظُ ذَلِكَ الكَلاَمَ، وَكَأَنَّمَا يُقَرُّ فِي صَدْرِي، وَكَانَتِ العَرَبُ تَلَوَّمُ بِإِسْلاَمِهِمُ الفَتْحَ، فَيَقُولُونَ: اتْرُكُوهُ وَقَوْمَهُ، فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ، فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ أَهْلِ الفَتْحِ، بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلاَمِهِمْ، وَبَدَرَ أَبِي قَوْمِي بِإِسْلاَمِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: جِئْتُكُمْ وَاللَّهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا، فَقَالَ: «صَلُّوا صَلاَةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، وَصَلُّوا صَلاَةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا» . فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي، لِمَا كُنْتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ، فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ، وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ، كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّي، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الحَيِّ: أَلاَ تُغَطُّوا عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ؟ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوا لِي قَمِيصًا،

سے روایت کی۔ ان کا بیان ہے کہ ہم سعید بن مسیب کے پاس تھے، تو حضرت ابو جمیلہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی ہے اور فتح مکہ کے وقت میں بھی آپ کی معیت میں نکلا تھا۔

ایوب فرماتے ہیں کہ میں نے عمرو بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی اور ان کے اسلام قبول کرنے کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک ایسے چشمے کے پاس رہتے تھے جہاں سے لوگوں کی گزرگاہ تھی جب ہمارے پاس سے قافلے گزرتے تو ہم اُن سے لوگوں کے حالات معلوم کرتے اور پوچھتے کہ اس شخص کا کیا حال ہے؟ تو وہ کہتے کہ اس کا یہ دعویٰ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس پر وحی آتی ہے یا اس پر یہ وحی آتی ہے..... تو میں اس کلام کو زبانی یاد کر لیتا تھا۔ اہل عرب اسلام لانے کے متعلق نمایاں فتح کے انتظار میں تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ مسلمانوں اور ان کی قوم کو آپس میں نمٹ لینے دو۔ اگر وہ اپنی قوم پر غالب آ گیا تو سچا نبی ہے۔ جب فتح مکہ کا واقعہ ہو چکا تو ہر قوم اسلام لانے میں سبقت لے جانا چاہتی تھی۔ چنانچہ میرے والد محترم بھی چاہتے تھے کہ ہماری قوم جلد از جلد مسلمان ہو جائے۔ پس جب وہ مسلمان ہو کر پلٹے تو فرمانے لگے کہ خدا کی قسم، میں سچے نبی کے پاس سے آیا ہوں، پھر بتایا کہ وہ اس طرح نماز پڑھتے ہیں اور فلاں فلاں اوقات میں پڑھتے ہیں۔ چنانچہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو ایک آدمی اذان کہے اور پھر ایک شخص نماز میں امامت کا فریضہ ادا کرے جس کو دوسروں سے قرآن کریم زیادہ یاد ہو۔ ہماری قوم نے جب یہ چیز دیکھی تو اُن میں مجھ سے زیادہ قرآن کسی

4302- سنن ابو داؤد: 586,587,585

فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِي بِذَلِكَ الْقَمِيصِ

کو یاد نہ تھا کیونکہ میں قافلے والوں میں سے سیکھ لیا کرتا تھا پس انہوں نے امامت کے لیے مجھے آگے کر دیا جبکہ میری عمر چھ یا سات سال تھی، چونکہ میرے جسم پر صرف ایک چادر ہوتی تھی، لہٰذا جب میں سجدے میں جاتا تو چادر اوپر کو چڑھ جاتی۔ چنانچہ قبیلے کی ایک عورت نے لوگوں سے کہا: آپ حضرات ہم سے اپنے قاری صاحب کے سرین کیوں نہیں چھپاتے؟ پس انہوں نے کپڑا خرید کر میرے لیے ایک قمیص تیار کروا دی۔ مجھے اس قمیص کی جتنی خوشی ہوئی اتنی کسی اور چیز کی نہیں ہوئی۔

4303 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہیں۔

4303م- وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدٍ: أَنْ يَقْبِضَ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ، وَقَالَ عُتْبَةُ: إِنَّهُ ابْنِي، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي الفَتْحِ، أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ، فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ: هَذَا ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ، قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَخِي هَذَا ابْنُ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ، فَإِذَا أَشْبَهُ النَّاسِ بِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دو سندوں کے ساتھ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے بوقت وفات اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھا کہ میرے بعد زمعہ کی لونڈی کے لڑکے کو تم اپنی تحویل میں رکھنا کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے جب فتح مکّہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکّہ مکرّمہ میں رونق افروز تھے، پس جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمعہ کے اس لڑکے کو لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور ان کے ساتھ ہی عبد بن زمعہ بھی آئے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یہ میرا بھتیجا ہے کیونکہ میرے بھائی نے مجھ سے عہد لیا کہ ان

4303- سنن نسائی: 788,766,635

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هُوَ لَكَ هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ» مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ» لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ

کا یہ بیٹا ہے۔ اب عبد بن زمعہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے کیونکہ یہ زمعہ کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر ہی پیدا ہوا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے زمعہ کے اس لڑکے کو غور سے دیکھا تو باقی لوگوں سے وہ عتبہ بن ابی وقاص کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ! اسے تم لے لو کیونکہ یہ تمہارا بھائی ہے، اور یہ زمعہ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے سودہ! اس لڑکے سے پردہ کیا کرو، کیونکہ اس کو عتبہ بن ابی وقاص کے مشابہ دیکھا تھا۔

4303م- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الحَجَرُ» وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَصِيحُ بِذَلِكَ

ابن شہاب نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، لڑکا اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لئے پتھر ہیں ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کو بلند آواز سے بیان فرمایا کرتے تھے۔

4304 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الفَتْحِ، فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَهُ، قَالَ عُرْوَةُ: فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ فِيهَا، تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «أَتُكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ». قَالَ أُسَامَةُ: اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَلَمَّا كَانَ العَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ خَطِيبًا، فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ،

حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانہ میں فتح مکہ کے وقت ایک عورت نے چوری کی، تو اس کی قوم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سفارش کے لیے ٹوٹ پڑی۔ عروہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے متعلق کچھ عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور کا رنگ متغیر ہوگیا فرمایا، کیا تم مجھ سے اللہ کی حدوں کے متعلق بات کرتے ہو؟ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے معاف فرما دیجئے۔ شام کے وقت رسول

4303م- راجع الحديث: 2218،2053

4304- راجع الحديث: 2648

ثُمَّ قَالَ: "أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ النَّاسَ قَبْلَكُمْ: أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الحَدَّ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا" ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ المَرْأَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا، فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذَلِكَ وَتَزَوَّجَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ: «فَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو پہلے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جو اس کی شان کے شایان ہے اور اس کے بعد فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اسی لئے ہلاک ہوئے تھے کہ جب کوئی طاقتور چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں گا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا۔ پھر بعد میں اس نے اچھی طرح توبہ کر لی اور اس نے نکاح کر کے اپنی ضروریات پوری کر لی۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اس کے بعد وہ عورت میرے پاس گاہے بگاہے آتی رہتی تھی اور اگر اس کی کوئی ضرورت ہوتی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کر دیا کرتی۔

4305,4306 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخِي بَعْدَ الفَتْحِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، جِئْتُكَ بِأَخِي لِتُبَايِعَهُ عَلَى الهِجْرَةِ. قَالَ: «ذَهَبَ أَهْلُ الهِجْرَةِ بِمَا فِيهَا» . فَقُلْتُ: "عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ؟ قَالَ: «أُبَايِعُهُ عَلَى الإِسْلاَمِ، وَالإِيمَانِ، وَالجِهَادِ» فَلَقِيتُ مَعْبَدًا بَعْدُ، وَكَانَ أَكْبَرَهُمَا، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: «صَدَقَ مُجَاشِعٌ»

حضرت مُجاشع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد میں نے اپنے بھائی کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں اپنے بھائی کو لے کر آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ اس سے ہجرت پر بیعت لے لیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہجرت کا ثواب تو مہاجرین نے لوٹ لیا میں نے عرض کی، پھر آپ کس چیز پر اس سے بیعت لیں گے؟ فرمایا اسلام، ایمان اور جہاد پر۔ اس کے بعد میں ان دونوں کے بڑے بھائی حضرت ابو معبد سے ملا اور اس کے متعلق ان سے پوچھا انہوں نے فرمایا کہ مُجاشع نے درست کہا ہے۔

4305,4306- راجع الحدیث: 2962

4307,4308 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا الفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ، انْطَلَقْتُ بِأَبِي مَعْبَدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَايِعَهُ عَلَى الهِجْرَةِ قَالَ: »مَضَتِ الهِجْرَةُ لِأَهْلِهَا، أُبَايِعُهُ عَلَى الإِسْلاَمِ وَالجِهَادِ« فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: »صَدَقَ مُجَاشِعٌ« وَقَالَ خَالِدٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ مُجَاشِعٍ، أَنَّهُ جَاءَ بِأَخِيهِ مُجَالِدٍ

ابوعثمان مندی حضرت مجاشع بن مسعود سے راوی کہ میں ابومعبد کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا کہ ان سے ہجرت پر بیعت لے لی جائے آپ نے فرمایا کہ ہجرت تو مہاجرین پر ختم ہوگئی، ہاں میں اسلام اور جہاد پر بیعت لے لیتا ہوں پھر میں ابومعبد سے ملا اور اس کے متعلق ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ مجاشع نے سچ کہا ہے۔ خالد، ابوعثمان نے حضرت مجاشع سے روایت کی کہ وہ اپنے بھائی حضرت مجالد کو لے کر حاضرِ خدمت ہوئے تھے۔

4309 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُهَاجِرَ إِلَى الشَّأْمِ، قَالَ: »لاَ هِجْرَةَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ، فَانْطَلِقْ فَاعْرِضْ نَفْسَكَ، فَإِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَإِلَّا رَجَعْتَ«

مُجاہد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کی کہ میں شام کی طرف ہجرت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہجرت ختم ہوگئی، اب تو جہاد ہے۔ پس جاؤ اور اپنے دل میں حوصلہ پاؤ تو اسے کرلینا ورنہ خاموش ہو بیٹھنا۔

4310 - وَقَالَ النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: فَقَالَ: »لاَ هِجْرَةَ اليَوْمَ أَوْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ« مِثْلَهُ

شعبہ، ابوالبشر مجاہد نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے گزارش کی تو انہوں نے فرمایا، کہ اب ہجرت نہیں رہی یا یہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی ہے۔

4311 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ المَكِّيِّ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَقُولُ: »لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الفَتْحِ«

اسحاق بن زید، یحییٰ بن حمزہ، ابوعمرو اوزاعی، عبیدہ بن ابولبابہ، مجاہد بن جبر مکّی سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ فتح ہوجانے کے بعد (دارالاسلام کی حدود وسیع ہوگئی ہیں لہٰذا) ہجرت باقی نہیں رہی ہے۔

4307,4308- راجع الحدیث: 4305,2962

4309- راجع الحدیث: 3899

4310- انظر الحدیث: 4309,3899

4311- انظر الحدیث: 3899

4312 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، فَسَأَلَهَا عَنِ الهِجْرَةِ، فَقَالَتْ: »لاَ هِجْرَةَ اليَوْمَ، كَانَ المُؤْمِنُ يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ، فَأَمَّا اليَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الإِسْلاَمَ، فَالْمُؤْمِنُ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ«

عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ میں عُبید بن عُمیر کے ہمراہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے ہجرت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اب ہجرت باقی نہیں رہی۔ قبل ازیں مسلمان اپنے دین کی حفاظت کی خاطر اللہ اور رسول کی جانب بھاگتے تھے خوف تھا کہ کہیں اُن کا دین کسی آزمائش کا شکار نہ ہو جائے آج اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا فرمایا ہے لہٰذا مومنین جہاں چاہیں اپنے رب کی عبادت کر سکتے ہیں۔ لیکن اب جہاد اور نیت موجود ہے۔

4313 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الفَتْحِ فَقَالَ: »إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ، فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ، لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلاَ تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، وَلَمْ تَحْلِلْ لِي قَطُّ إِلَّا سَاعَةً مِنَ الدَّهْرِ، لاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلاَ يُعْضَدُ شَوْكُهَا، وَلاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا، وَلاَ تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ« . فَقَالَ العَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ: إِلَّا الإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّهُ لاَ بُدَّ مِنْهُ لِلْقَيْنِ وَالبُيُوتِ، فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ: »إِلَّا الإِذْخِرَ فَإِنَّهُ حَلاَلٌ« وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الكَرِيمِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، بِمِثْلِ هَذَا أَوْ نَحْوِ هَذَا، رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجاہد بن جبر نے مرسلاً روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت ہی مکہ مکرمہ کو حرام فرما دیا تھا۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کے حرام فرمانے کی وجہ سے قیامت تک حرام ہے نہ یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی تھوڑی سی دیر کے لیے حلال ہوا تھا۔ پس نہ اس کا شکار بھگایا جائے، نہ اس کا کانٹا توڑا جائے نہ اس کی گھاس کاٹی جائے اور نہ اس کی پڑی ہوئی چیز اٹھائی جائے، سوائے اطلاع دینے کے۔ اس پر حضرت عباس بن عبدالمطلب نے عرض کی، یا رسول اللہ! اذخر کے سوا، کیونکہ اس کی تو لوہاروں کو اور گھروں کے لیے بڑی ضرورت ہے تھوڑی دیر آپ خاموش رہے پھر فرمایا، ہاں اذخر کے سوا، کیونکہ یہ حلال ہے۔ ابنِ جریج، عبدالکریم، عکرمہ نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اور یہی کچھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

4312- راجع الحدیث:3080

54- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

{وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ. ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ} [التوبة: 26]- إِلَى قَوْلِهِ - {غَفُورٌ رَحِيمٌ} [البقرة: 173]

4314 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، رَأَيْتُ بِيَدِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ضَرْبَةً قَالَ: »ضُرِبْتُهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ« قُلْتُ: شَهِدْتَ حُنَيْنًا؟ قَالَ: قَبْلَ ذَلِكَ

4315 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا عُمَارَةَ أَتَوَلَّيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يُوَلِّ، وَلَكِنْ عَجِلَ سَرَعَانُ القَوْمِ، فَرَشَقَتْهُمْ هَوَازِنُ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الحَارِثِ آخِذٌ بِرَأْسِ بَغْلَتِهِ البَيْضَاءِ، يَقُولُ: »أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ المُطَّلِبْ«

4316 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قِيلَ لِلْبَرَاءِ: وَأَنَا أَسْمَعُ أَوَلَّيْتُمْ

تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

غزوۂ حُنین کا بیان

ترجمہ کنز الایمان: اور حُنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر اترا گئے تھے تو وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین اتنی وسیع ہو کر تم پر تنگ ہوگئی پھر تم پیٹھ دے کر پھر گئے پھر اللہ نے اپنی تسکین اتاری ۔۔۔۔۔ تا ۔۔۔۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۰، التوبۃ ۲۷)

اسمٰعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابنِ ابی اوفٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر زخم کا نشان دیکھا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ زخم نبی کریم ﷺ کی معیت میں غزوۂ حنین میں آیا تھا۔ میں نے دریافت کیا آپ بھی غزوۂ حنین میں شامل تھے؟ جواب دیا میں تو اس سے بھی پہلے شریک ہونے لگا تھا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک آدمی نے آکر پوچھا کہ اے ابو عمارہ! کیا آپ غزوۂ حنین میں پیٹھ دکھا گئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، قطعاً نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس دن نبی کریم ﷺ نے ہرگز پیٹھ نہیں پھیری تھی، ہاں قوم کے کچھ افراد نے عجلت سے کام لیا تو ہوازن والوں نے ان پر تیر اندازی شروع کردی تھی، چنانچہ حضرت ابوسفیان بن حارث نے حضور کے سفید خچر کا سر تھام رکھا تھا اور آپ یہی فرما رہے تھے۔ میں نبی ہوں اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا اور میں سن رہا تھا کہ غزوۂ حنین

4315- راجع الحديث: 2874,2864

4316- راجع الحديث: 2864

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ: أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلاَ كَانُوا رُمَاةً، فَقَالَ: »أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ«

میں کیا آپ نبی کریم ﷺ کو چھوڑ کر پیٹھ دکھا گئے تھے؟ فرمایا لیکن نبی کریم ﷺ نے تو پیٹھ نہیں پھیری وہ لوگ تیر انداز تھے، لیکن نبی کریم ﷺ یہی فرما رہے تھے میں نبی ہوں اور اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

4317 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعَ الْبَرَاءَ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ: لَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ، كَانَتْ هَوَازِنُ رُمَاةً، وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمُ انْكَشَفُوا، فَأَكْبَبْنَا عَلَى الغَنَائِمِ، فَاسْتُقْبِلْنَا بِالسِّهَامِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ البَيْضَاءِ، وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ الحَارِثِ آخِذٌ بِزِمَامِهَا، وَهُوَ يَقُولُ: »أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ« قَالَ إِسْرَائِيلُ، وَزُهَيْرٌ: »نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَغْلَتِهِ«

ابو اسحاق نے سنا کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قبیلہ قیس کے کسی شخص نے دریافت کیا کہ غزوۂ حنین میں کیا آپ رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر پیٹھ دکھا گئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے تو پیٹھ نہیں دکھائی۔ اہل ہوزن تیر انداز تھے جب ہم نے اُن پر حملہ کیا تو وہ فرار ہو گئے پس ہم مالِ غنیمت لوٹنے میں مصروف ہو گئے تو ہمارے سامنے سے تیر آئے اور میں نے خود اپنی آنکھوں سے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنے سفید خچر پر سوار ہیں اور حضرت ابوسفیان بن حارث نے اس کی لگام پکڑی ہوئی ہے اور آپ فرما رہے تھے۔ میں نبی ہوں، اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں ہے۔ اسرائیل اور زہیر کی روایت میں ہے، کہ نبی کریم ﷺ اپنے خچر سے اتر آئے تھے۔

4318,4319 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ح وحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ، وَزَعَمَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ مَرْوَانَ، وَالمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ

ابن شہاب نے دو سندوں کے ساتھ حضرت عروہ بن زبیر سے اور انہوں نے مروان اور حضرت مسور بن مخزمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کا مال اور قیدی واپس کر دیئے جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ جتنے لوگ میرے ساتھ ہیں انہیں

4317- راجع الحدیث:2864

4318,4319- راجع الحدیث:2307

هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَعِي مَنْ تَرَوْنَ، وَأَحَبُّ الحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا السَّبْيَ، وَإِمَّا المَالَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ ". وَكَانَ أَنْظَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ، قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المُسْلِمِينَ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُونَا تَائِبِينَ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ» فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّا لاَ نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ» فَرَجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا هَذَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ

تم دیکھ رہے ہو اور سچی بات مجھے سب سے زیادہ پسند ہے تم دو میں سے ایک چیز اختیار کرلو۔ قیدی لینے چاہتے ہو یا مال؟ میں نے تو تمہاری وجہ سے تقسیم میں تاخیر بھی کی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا دس دن سے زیادہ انتظار فرمایا تھا حتیٰ کہ آپ طائف سے بھی واپس لوٹ آئے تھے جب ان پر خوب واضح ہوگیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں میں سے صرف ایک ہی چیز واپس لوٹائیں گے تو انہوں نے عرض کی کہ ہمیں قیدی واپس دے دیجئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے اس کے بعد فرمایا کہ تمہارے بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں میری رائے یہ ہے کہ ان کے قیدی انہیں واپس دے دوں۔ پس تم میں سے جو کوئی اپنے حصے کے قیدی کو دینا چاہے وہ چھوڑ دے اور جو تم میں سے اپنے حصّے کی قیمت لینا چاہے تو اللہ تعالیٰ نئے کے مال سے جو ہمیں سب سے پہلے عطا فرمائے گا اس میں سے اسے دے دیا جائے گا۔ سب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم بخوشی چھوڑنے کے لیے تیار ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں علم نہیں کہ کس نے دل سے کہا اور کس نے دل سے نہیں کہا۔ تم جاؤ اور بات کر کے اپنے سرداروں کو ہمارے پاس بھیجو۔ پس لوگ واپس گئے اور اپنے سرداروں سے بات کی۔ پھر سرداروں نے حاضرِ خدمت ہو کر بتایا کہ لوگ تہ دل سے اجازت دے رہے ہیں۔ یہ ہے جو مجھے (ابنِ شہاب کو) ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں معلوم ہوا۔

4320 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عُمَرَ، قَالَ: يَا

ابونعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! (دوسری

رَسُولَ اللّٰهِ. ح حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قَفَلْنَا مِنْ حُنَيْنٍ، سَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الجَاهِلِيَّةِ، اعْتِكَافٍ: «فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَفَائِهِ» وَقَالَ: بَعْضُهُمْ، حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

4320م- وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سند) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ہم حنین سے واپس لوٹ رہے تھے تو راستے میں حضرت عمر نے نبی کریم ﷺ سے اعتکاف کی نذر کے متعلق پوچھا جو انہوں نے دورِ جاہلیت میں مانی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اسے پورا کرنے کا حکم فرمایا بعض حضرات نے اس کی سند یوں بیان کی ہے۔ حماد از ایوب از نافع از حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

جریر بن حازم، حماد بن سلمہ، ایوب، نافع، حضرت ابنِ عمر نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دو سندوں کے ساتھ خود یہ حدیث پیش کی، دو سندیں دوسرے حضرات کی پیش کردیں۔ جملہ چار سندیں ہوگئیں)۔

4321- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا التَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ المُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ المُسْلِمِينَ، فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ، وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ المَوْتِ، ثُمَّ أَدْرَكَهُ المَوْتُ فَأَرْسَلَنِي، فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ رَجَعُوا، وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ» فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي، ثُمَّ جَلَسْتُ، قَالَ:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے لیے ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے جب ہمارا سامنا ہوا تو مسلمان منتشر ہونے لگے۔ پس میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان پر غالب ہے لہٰذا میں نے پیچھے سے جا کر اس کی رگِ گردن پر تلوار کا وار کیا اور اس کی زرہ کاٹ ڈالی۔ وہ میری جانب متوجہ ہوا اور مجھے ایسا دبوچا کہ گویا موت کے منہ میں پہنچا دیا، لیکن مجھے چھوڑ کر وہ خود مر گیا۔ پھر میری حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے؟ فرمایا، یہ اللہ عزّوجل کا حکم ہے۔ پھر مسلمان واپس لوٹ آئے۔ جب نبی کریم ﷺ مالِ غنیمت تقسیم کرنے تشریف فرما ہوئے تو فرمایا جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس کا کوئی گواہ بھی ہو تو اس کافر کا سامان اسی کو ملے

4320م- راجع الحدیث: 3144،2032

4321- راجع الحدیث: 2100

ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي، ثُمَّ جَلَسْتُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، فَقُمْتُ، فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ؟» فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: صَدَقَ، وَسَلَبُهُ عِنْدِي، فَأَرْضِهِ مِنِّي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لاَهَا اللَّهِ إِذًا، لاَ يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللَّهِ، يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صَدَقَ، فَأَعْطِهِ» . فَأَعْطَانِيهِ، فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ، فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الإِسْلاَمِ.

گا۔ میں اپنے دل میں یہ سوچ کر بیٹھ گیا کہ میری گواہی کون دے گا۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پھر اسی طرح فرمایا۔ میں کھڑا ہو گیا لیکن یہ سوچ کر بیٹھ گیا کہ میرے گواہی کون دے۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تیسری دفعہ بھی یہی فرمایا۔ پس میں کھڑا ہو گیا آپ نے فرمایا: اے ابوقتادہ! کیا بات ہے؟ پس میں نے صورتِ حال عرض کر دی ایک آدمی نے کہا یہ سچ کہتے ہیں اور ان کا حصہ یعنی اس مقتول کا سامان میرے پاس ہے، حضور ﷺ اپنے پاس سے مال دے کر انہیں میری طرف سے راضی کر دیں۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے، خدا کی قسم ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کے لیے لڑے اور اس کا حصہ تمہیں دے دیا جائے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے سچ کہا، لہٰذا ان کا حصہ انہیں دے دو۔ پس اس نے وہ سامان مجھے دے دیا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے بنوسلمہ میں ایک باغ خریدا۔ یہ پہلا مال ہے جو مجھے زمانہ اسلام میں حاصل ہوا۔

4322 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ نَظَرْتُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ المُسْلِمِينَ يُقَاتِلُ رَجُلًا مِنَ المُشْرِكِينَ، وَآخَرُ مِنَ المُشْرِكِينَ يَخْتِلُهُ مِنْ وَرَائِهِ لِيَقْتُلَهُ، فَأَسْرَعْتُ إِلَى الَّذِي يَخْتِلُهُ، فَرَفَعَ يَدَهُ لِيَضْرِبَنِي وَأَضْرِبُ يَدَهُ فَقَطَعْتُهَا، ثُمَّ أَخَذَنِي فَضَمَّنِي ضَمًّا شَدِيدًا، حَتَّى

دوسری سند کے ساتھ یوں مروی ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: غزوۂ حنین کے دوران میں نے دیکھا کہ ایک مسلمان اور ایک مشرک آپس میں لڑنے میں مصروف ہیں، دوسرا مشرک اس مسلمان کے پیچھے گھات لگائے ہوئے تھا کہ اسے شہید کر دے میں اس کی طرف لپکا جو گھات لگائے ہوئے تھا اس نے مجھے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا تو میں نے وار کر کے اس کا ہاتھ کاٹ دیا اس نے مجھے پکڑ

4322- راجع الحدیث: 2100

تَخَوَّفْتُ، ثُمَّ تَرَكَ، فَتَحَلَّلَ، وَدَفَعْتُهُ ثُمَّ قَتَلْتُهُ، وَانْهَزَمَ الْمُسْلِمُونَ وَانْهَزَمْتُ مَعَهُمْ، فَإِذَا بِعُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ فِي النَّاسِ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمْرُ اللَّهِ، ثُمَّ تَرَاجَعَ النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَقَامَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلَبُهُ» فَقُمْتُ لِأَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلِي، فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ، ثُمَّ بَدَا لِي فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: سِلاَحُ هَذَا القَتِيلِ الَّذِي يَذْكُرُ عِنْدِي، فَأَرْضِهِ مِنْهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَلَّا لاَ يُعْطِهِ أُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعَ أَسَدًا مِنْ أُسُدِ اللَّهِ، يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ، فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا، فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الإِسْلاَمِ

لیا اور اس زور سے دبوچا کہ موت نظر آنے لگی پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ اور کمزور ہونے لگا تو میں نے اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ بھاگ رہا تھا۔ پھر لوگوں میں سے مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے تو میں نے کہا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ فرمایا اللہ کا حکم ہے۔ پھر لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف واپس لوٹے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی کافر کو قتل کرنے کا گواہ تلاش کرنے کے لیے کھڑا ہوا لیکن مجھے کوئی گواہ نہ ملا اس لیے میں بیٹھ گیا، پھر میرے دماغ میں ایک بات آئی تو میں نے اپنا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور عرض کر دیا۔ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے حضرات میں سے ایک شخص نے کہا کہ جس مقتول کا یہ ذکر کر رہے ہیں اس کا سامان تو میرے پاس ہے اور آپ انہیں میری طرف سے راضی کر دیں۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے، ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا کہ حصہ تو قریش کی ایک چڑیا کو دے دیا جائے اور اللہ کے شیروں میں سے جو شیر اللہ اور اس کے رسول کے لیے لڑا ہو اسے محروم رکھا جائے راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور میرا حصہ مجھے دلوا دیا اسے بیچ کر کے میں نے ایک باغ خریدا پس یہ میرا سب سے پہلا مال ہے جو مجھے اسلام کے زمانہ میں حاصل ہوا تھا۔

55- بَابُ غَزْوَةِ أَوْطَاسٍ

4323 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ

غزوۂ اوطاس

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم غزوۂ حنین سے فارغ ہوئے تو

4323- راجع الحدیث: 2884

أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ، فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ، فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ، قَالَ أَبُو مُوسَى: وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ، فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ، رَمَاهُ جُشَمِيٌّ بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ؟ فَأَشَارَ إِلَى أَبِي مُوسَى فَقَالَ: ذَاكَ قَاتِلِي الَّذِي رَمَانِي، فَقَصَدْتُ لَهُ فَلَحِقْتُهُ، فَلَمَّا رَآنِي وَلَّى، فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلاَ تَسْتَحْيِي، أَلاَ تَثْبُتُ، فَكَفَّ، فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ، ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَامِرٍ: قَتَلَ اللَّهُ صَاحِبَكَ، قَالَ: فَانْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ المَاءُ، قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي أَقْرِئِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلاَمَ، وَقُلْ لَهُ: اسْتَغْفِرْ لِي. وَاسْتَخْلَفَنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ، فَمَكُثَ يَسِيرًا ثُمَّ مَاتَ، فَرَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ، قَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِهِ وَجَنْبَيْهِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ، وَقَالَ: قُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: »اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ« . وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: »اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ القِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ« . فَقُلْتُ: وَلِي فَاسْتَغْفِرْ، فَقَالَ: »اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ، وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ القِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا« قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: إِحْدَاهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ، وَالأُخْرَى لِأَبِي مُوسَى

آپ نے حضرت ابوعامر کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے اَوطاس کی طرف روانہ فرمایا جب ان کے سردار دُرَید بن صِمہ سے مقابلہ ہوا تو وہ مارا گیا اور اس کے ساتھی بھاگ کھڑے ہوئے۔ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضور نے مجھے بھی روانہ فرمایا تھا پس جنگ کے دوران حضرت ابوعامر کے گھٹنے میں ایک تیر آ کر لگا جو کسی جشمی نے پھینکا تھا اور وہ تیر ان کے گھٹنے میں پیوست ہو گیا۔ میں ان کے پاس گیا اور پوچھا گیا کہ چچا جان! یہ تیر آپ کو کس نے مارا ہے؟ انہوں نے اشارے سے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا کہ میرا قاتل وہ ہے جس نے مجھے تیر مارا ہے میں اس کی طرف دوڑا اور قریب جا پہنچا۔ جب اس نے مجھے دیکھا کہ تو پیٹھ پھیر کر بھاگا۔ میں نے اس کا پیچھا کیا اور تلواروں سے حملہ کر دیا آخر کار میں نے اسے قتل کر دیا اور حضرت ابوعامر کو آ کر خوشخبری سنائی کہ آپ کے قاتل کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا ہے انہوں نے فرمایا: کہ اب یہ تیر تو نکال دو۔ چنانچہ میں نے تیر نکال دیا اور اس جگہ سے پانی (خون) بہنے لگا۔ پھر فرمایا۔ اے بھتیجے! نبی کریم ﷺ سے میرا سلام کہنا اور میری طرف سے یہ عرض کرنا کہ میرے لئے دعائے مغفرت کریں۔ پھر حضرت ابوعامر نے مجھے اپنا جانشین مقرر فرما دیا۔ وہ تھوڑی دیر زندہ رہ کر شہید ہو گئے۔ میں واپس لوٹا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا آپ نے اپنے کاشانۂ اقدس میں ایسی چارپائی پر آرام فرما تھے جس کے بان موٹے تھے اور اوپر برائے نام کپڑا بچھایا ہوا تھا جس کے سبب بانوں کے نشانات آپ کی پشت مبارک اور پہلوئے انور میں نظر آ رہے تھے میں نے فتح کی

بشارت اور حضرت ابو عامر کی شہادت کا ذکر کر کے کہا کہ انہوں نے مجھ سے فرمایا تھا کہ میری دعائے مغفرت کے لیے حضور سے عرض کر دینا۔ پس آپ نے پانی منگوا کر وضو فرمایا اور اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یوں دعا مانگی: ''اے اللہ اپنے بندے ابو عامر کی مغفرت فرما۔'' اس وقت میں آپ کی نورانی بغلوں کی سفیدی دیکھ رہا تھا اس کے بعد پھر یوں دعا کی: اے اللہ! بروز قیامت اسے کتنے ہی لوگوں سے بہتر حالت میں رکھنا پھر میں عرض گزار ہوا کہ میری بخشش کے لیے بھی دعا کیجئے چنانچہ آپ نے دعا کی: اے اللہ عبداللہ بن قیس کی مغفرت فرما اور قیامت کے روز اسے عزت کی جگہ میں داخل کرنا۔ ابو بردہ کا قول ہے کہ پہلی دعا حضرت عامر کے لیے اور دوسری حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے تھی۔

56-بَابُ غَزْوَةِ الطَّائِفِ

فِي شَوَّالٍ سَنَةَ ثَمَانٍ، قَالَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ

غزوۂ طائف کا بیان

موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے کہ یہ غزوہ شوال ۸ھ میں ہوا۔

4324 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، سَمِعَ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدِي مُخَنَّثٌ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا، فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلاَنَ، فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ، وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ يَدْخُلَنَّ هَؤُلاَءِ عَلَيْكُنَّ» قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: المُخَنَّثُ: هِيتٌ،

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اس وقت میرے پاس ایک مخنث بیٹھا ہوا تھا پس انہوں نے سنا کہ وہ عبداللہ بن امیہ سے کہہ رہا تھا کہ اے عبداللہ! اگر تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کل تمہیں طائف والوں پر فتح عطا فرما دے تو بنت غیلان کو ضرور حاصل کرنا کیونکہ اس کے تو چار بل پڑتے ہیں اور پیچھے آٹھ۔ نبی اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ آئندہ یہ تمہارے پاس گھر میں نہ آیا کریں۔ ابن عیینہ اور ابن جریج کا قول ہے کہ اس مخنث کا نام ہیت تھا۔

4324- صحیح مسلم:5654، سنن ابو داؤد:4929، سنن ابن ماجہ:2614

4324م- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ: بِهَذَا، وَزَادَ وَهُوَ مُحَاصِرُ الطَّائِفِ يَوْمَئِذٍ

محمود، ابواسامہ، ہشام نے بھی اسی طرح روایت کی ہے ان کی روایت میں یہ بات زیادہ ہے کہ اس دن وہ طائف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔

4325- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي العَبَّاسِ الشَّاعِرِ الأَعْمَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ، فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا، قَالَ: «إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ». فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ، وَقَالُوا: نَذْهَبُ وَلاَ نَفْتَحُهُ، وَقَالَ مَرَّةً: «نَقْفُلُ». فَقَالَ: «اغْدُوا عَلَى القِتَالِ». فَغَدَوْا فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ، فَقَالَ: «إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ». فَأَعْجَبَهُمْ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً، فَتَبَسَّمَ، قَالَ: قَالَ الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الخَبَرَ كُلَّهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے طائف کا محاصر کیا اور فائدہ کچھ حاصل نہ ہوا تو فرمایا کہ اِن شاء اللہ تعالیٰ ہم کل واپس لوٹ جائیں گے۔ لوگوں پر یہ بات شاق گزری اور کہنے لگے کہ بغیر فتح کیے چلے جائیں گے، کبھی کہتے ہم ناکام لوٹ جائیں گے۔ کہنے لگے کہ کل ہم پھر لڑیں گے۔ پس انہوں نے جہاد کیا اور بہت سے افراد زخمی ہو گئے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ کل اِن شاء اللہ تعالیٰ ہم یہاں سے واپس لوٹ جائیں گے۔ اب ساتھیوں کو یہ بات بہت بھلی معلوم ہوئی تو نبی کریم ﷺ ہنس پڑے۔ سفیان راوی نے ایک مرتبہ کہا کہ آپ نے تبسم فرمایا۔ امام بخاری سے حمیدی نے ان سے سفیان نے یہ ساری حدیث بیان کی۔

4326- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا، وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَبَا بَكْرَةَ، وَكَانَ تَسَوَّرَ حِصْنَ الطَّائِفِ فِي أُنَاسٍ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالاَ: سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ»

ابوعثمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، جنہوں نے خدا کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا تھا اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی جو طائف کے قلعے کی دیوار پر کتنے ہی افراد کو لے کر چڑھ گئے تھے پھر جب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو فرماتے ہیں کہ کل ہم دونوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جو اپنے باپ کے سوا جان بوجھ کر اپنے آپ کو دوسرے باپ کی طرف منسوب کرے تو اس پر جنت حرام ہے۔

4325- اطراف الحدیث: 7480,6086 صحیح مسلم: 4596

4327- وَقَالَ هِشَامٌ: وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي العَالِيَةِ، أَوْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا وَأَبَا بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عَاصِمٌ قُلْتُ: " لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلاَنِ حَسْبُكَ بِهِمَا، قَالَ: أَجَلْ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَمَّا الآخَرُ فَنَزَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَالِثَ ثَلاَثَةٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الطَّائِفِ"

ابو العالیہ یا ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ پاک سُنایا۔ عاصم کا بیان ہے کہ میں نے ان سے کہا کہ آپ کے پاس دو ایسے حضرات کی شہادت ہے جو یقین کے لیے کافی ہے ان میں سے ایک بزرگ وہ ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا تھا اور دوسرے وہ تیئیسویں ہیں جو قلعۂ طائف کی دیوار سے اتر کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

4328- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالمَدِينَةِ، وَمَعَهُ بِلاَلٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَلاَ تُنْجِزُ لِي مَا وَعَدْتَنِي؟ فَقَالَ لَهُ: «أَبْشِرْ» فَقَالَ: قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ، فَأَقْبَلَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلاَلٍ كَهَيْئَةِ الغَضْبَانِ، فَقَالَ: «رَدَّ البُشْرَى، فَاقْبَلاَ أَنْتُمَا» قَالاَ: قَبِلْنَا، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «اشْرَبَا مِنْهُ، وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَأَبْشِرَا» ..فَأَخَذَا القَدَحَ فَفَعَلاَ، فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ: أَنْ أَفْضِلاَ لِأُمِّكُمَا، فَأَفْضَلاَ لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا جبکہ آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان جعرانہ کے مقام پر قیام پذیر تھے اور اس وقت حضرت بلال بھی آپ کے پاس موجود تھے تو بارگاہِ اقدس میں ایک اعرابی آکر کہنے لگا: کیا آپ اپنا وہ وعدہ پورا نہیں فرمائیں گے جو مجھ سے کیا تھا؟ آپ نے فرمایا، خوشخبری قبول کرو۔ وہ کہنے لگا کہ آپ اکثر صرف یہی فرما دیتے ہیں پس آپ جلال کی حالت میں حضرت ابوموسیٰ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اس نے تو خوشخبری قبول نہیں کی، کیا تم دونوں اسے قبول کرتے ہو؟ دونوں حضرات نے عرض کی کہ ہم نے اسے قبول کیا، پھر آپ نے پانی کا برتن منگایا اس میں اپنے منہ ہاتھ دھوئے اور پھر اس میں کلی فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا کہ دونوں اس میں سے پی لو۔ باقی اپنے چہروں اور سینوں پر چھڑک لو اور دونوں خوشخبری حاصل کرو پس دونوں حضرات نے برتن لے کر حکم کی تعمیل

4327- صحیح مسلم: 217,216، سنن ابو داؤد: 5113، سنن ابن ماجہ: 2610

4328- راجع الحدیث: 1818,188

کی۔ اس پر پردے کے اندر سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آواز دی کہ اس میں سے اپنی ماں کے لیے بھی چھوڑنا پس ان حضرات نے ان کی خدمت میں بھی حصہ پیش کر دیا۔

4329 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ: لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ، مَعَهُ فِيهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَمَا تَضَمَّخَ بِالطِّيبِ؟ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى بِيَدِهِ: أَنْ تَعَالَ، فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الوَجْهِ، يَغِطُّ كَذَلِكَ سَاعَةً، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: «أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ العُمْرَةِ آنِفًا» فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ، فَقَالَ: «أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الجُبَّةُ فَانْزِعْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ»

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ کاش! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے وقت دیکھوں جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ کے مقام پر تھے اور آپ کے اوپر کپڑے کا سائبان تھا جس کے اندر آپ کے اصحاب میں سے بھی کچھ حضرات تھے، تو آپ کی خدمت میں ایک اعرابی آیا جس نے خوشبو میں بسا ہوا جُبّہ پہن رکھا تھا اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! اس کے متعلق کیا ارشاد ہے جس نے عمرہ کے احرام میں ایسا جُبّہ پہن رکھا ہو جو وہ خوشبو میں بسا ہوا ہو۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہاتھ کے اشارے سے بلایا۔ وہ آئے اور انہوں نے سائبان کے اندر سر داخل کر کے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور سرخ تھا اور سانس کی رفتار کافی تیز تھی۔ کچھ دیر تک یہی حالت رہی اس کے بعد آپ نے فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرے کے متعلق ابھی ایک سوال کیا تھا؟ لوگ اسے تلاش کر کے لے آئے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ تم نے جسم پر خوشبو لگا رکھی ہے۔ اسے تین دفعہ دھو ڈالو اور اس جُبّے کو اتار دو۔ پھر عمرے میں بھی وہی کام کرو جو حج میں کیے جاتے ہیں۔

4330- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ

4329- راجع الحديث: 1536

4330- انظر الحديث: 7245، صحيح مسلم: 2443

وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي المُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ، وَلَمْ يُعْطِ الأَنْصَارَ شَيْئًا، فَكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا إِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ، فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ، أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللَّهُ بِي، وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَلَّفَكُمُ اللَّهُ بِي، وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللَّهُ بِي» كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ، قَالَ: «مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تُجِيبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» . قَالَ: كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا، قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ، قَالَ: "لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ: جِئْتَنَا كَذَا وَكَذَا، أَتَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالبَعِيرِ، وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِحَالِكُمْ، لَوْلاَ الهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا، الأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ، إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الحَوْضِ"

عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حنین کے دن مالِ غنیمت عطا فرمایا تو آپ تقسیم کرنے لگے اور ان لوگوں کو مال عطا فرمایا جن کے دلوں میں ایمان کا جمانا ضروری تھا۔ لہٰذا آپ نے انصار کو ذرا مال نہ دیا۔ مال کا نہ ملنا بعض حضرات کو کچھ محسوس ہوا جبکہ اور لوگوں کو ملا تھا۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا اے گروہِ انصار! کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے تمہارے درمیان محبت پیدا فرمائی۔ تم تنگ دست تھے تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے تمہیں غنی فرما دیا۔ جب آپ کچھ فرماتے تو انصار عرض کرتے کہ اللہ اور رسول کا ہم پر بڑا احسان ہے فرمایا، اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ تم ہمارے پاس اس حالت میں آئے تھے کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ لوگ بکری اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے نبی کو لے کر جاؤ۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ کسی میدان یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے میدان اور اُن کی گھاٹی میں چلوں گا۔ انصار استر ہیں اور دوسرے لوگ اَبرا ہیں۔ میرے بعد تم (انصار) دیکھو گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی، تو صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔

4331 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ نَاسٌ مِنَ الأَنْصَارِ، حِينَ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَفَاءَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ، فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رِجَالًا المِائَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہوازن قبیلے کا مال عطا فرمایا تو نبی کریم ﷺ نے بعض اصحاب کو سَو سَو اونٹ تک عطا فرمائے۔ اس پر انصار سے کچھ حضرات نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو معاف فرمائے کہ انہوں نے قریش کو تو مال عطا فرمایا اور ہمیں

4331- راجع الحدیث:3146

مِنَ الإِبِلِ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا، وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، قَالَ أَنَسٌ: فَحُدِّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ، فَأَرْسَلَ إِلَى الأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ، وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ غَيْرَهُمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ». فَقَالَ فُقَهَاءُ الأَنْصَارِ: أَمَّا رُؤَسَاؤُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، وَأَمَّا نَاسٌ مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا، وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَإِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالأَمْوَالِ، وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِحَالِكُمْ، فَوَاللَّهِ لَمَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَضِينَا، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَتَجِدُونَ أُثْرَةً شَدِيدَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي عَلَى الحَوْضِ» قَالَ أَنَسٌ: «فَلَمْ يَصْبِرُوا»

نظر انداز کردیا حالانکہ ہماری تلواروں سے کافروں کا خون ٹپک رہا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کی اس بات کا ذکر ہوا تو آپ نے انصار کو بلایا۔ پس وہ چمڑے کے ایک خیمے میں جمع ہو گئے اور وہاں ان کے سوا کسی دوسرے کو نہیں بلایا گیا تھا۔ جب وہ جمع ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تمہاری طرف سے یہ کیسی خلافِ امید بات پہنچی ہے؟ انصار کے سمجھ دار حضرات نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے عمر رسیدہ لوگوں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کہی ہے ہاں بعض نوعمر لڑکوں نے ایسی بات کہہ دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو معاف فرمائے جنہوں نے قریش کو تو مال عطا فرمایا ہے اور ہمیں نظر انداز کردیا حالانکہ ہماری تلواروں سے کافروں کا خون ٹپک رہا ہے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک میں نے ان لوگوں کو مال دیا ہے جن کا زمانۂ کفر بہت قریب ہے تاکہ ان کا دل اسلام پر مضبوط ہو جائے کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مال لے کر جائیں اور تم اللہ کے نبی کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ؟ خدا کی قسم، جو چیز تم لے کر جاتے ہو وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے کر جاتے انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم اس پر راضی ہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: میرے بعد تم اپنے ساتھ بڑی ناانصافی دیکھو گے تو اس پر صبر کرنا حتیٰ کہ اللہ اور اس کے رسول سے جا لو۔ کیونکہ میں حوضِ کوثر پر ملوں گا لیکن حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار سے صبر نہ ہو سکا۔

4332 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح

4332- راجع الحدیث: 3146، صحیح مسلم: 2437

شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ، فَغَضِبَتِ الأَنْصَارُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -« قَالُوا: بَلَى، قَالَ: »لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا، لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ«

مکہ کے دن جب رسول اللہ ﷺ نے مالِ غنیمت قریش کے درمیان تقسیم فرما دیا تو انصار کو اس پر کچھ اعتراض ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ دنیا لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ؟ انہوں نے عرض کی، کیوں نہیں، فرمایا اگر لوگ کسی میدان یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے میدان اور ان کی گھاٹی میں چلوں گا۔

4333 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ، التَقَى هَوَازِنُ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ آلاَفٍ، وَالطُّلَقَاءُ، فَأَدْبَرُوا، قَالَ: »يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ« . قَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ لَبَّيْكَ نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ« . فَانْهَزَمَ المُشْرِكُونَ، فَأَعْطَى الطُّلَقَاءَ وَالمُهَاجِرِينَ وَلَمْ يُعْطِ الأَنْصَارَ شَيْئًا، فَقَالُوا، فَدَعَاهُمْ فَأَدْخَلَهُمْ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: »أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالبَعِيرِ، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ« فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الأَنْصَارُ شِعْبًا، لاَخْتَرْتُ شِعْبَ الأَنْصَارِ«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے دن جب ہوازن سے مقابلہ ہوا اور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ دس ہزار مجاہدین اور کچھ نو مسلم تھے تو یہ پیٹھ دکھا گئے اس وقت آپ نے فرمایا۔ اے گروہِ انصار! انہوں نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ! ہم مستعد، حاضر اور آپ کے سامنے موجود ہیں۔ نبی کریم ﷺ سواری سے اتر گئے اور فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں۔ پس کافروں کو شکست ہوگئی۔ پس آپ نے نو مسلموں اور مہاجروں کو مال عطا فرمایا اور انصار کو کچھ نہ دیا۔ پس انہوں نے کچھ کہا۔ آپ نے انہیں بلایا تو وہ ایک قبّے میں داخل ہو گئے۔ فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ بکری اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ؟ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ میدان سے چلیں اور انصار گھاٹی سے، تو میں انصار کی گھاٹی کو اختیار کروں گا۔

4334 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کے تمام لوگوں کو جمع

4333- راجع الحدیث: 3146، صحیح مسلم: 2445

4334- راجع الحدیث: 3528,3146

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ: »إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ، وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ« قَالُوا: بَلَى، قَالَ: »لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الأَنْصَارُ شِعْبًا، لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ، أَوْ شِعْبَ الأَنْصَارِ«

کر کے فرمایا۔ بیشک قریش کی جاہلیت اور مصیبت کا زمانہ گزرے کچھ ہی عرصہ ہوا ہے اس لیے میں نے چاہا کہ ان کی دلجوئی کروں اور انہیں اسلام سے ملتفت کروں۔ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ لوگ دنیا لے کر لوٹیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ، انہوں نے جواب دیا۔ کیوں نہیں فرمایا، اگر لوگ میدان میں چلیں اور انصار گھاٹی سے تو میں انصار کے میدان یا انصار کی گھاٹی میں چلوں گا۔

4335 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: لَمَّا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةَ حُنَيْنٍ، قَالَ: رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: مَا أَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ: »رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى مُوسَى، لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ«

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے حنین کا مالِ غنیمت تقسیم فرما دیا تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ اس تقسیم میں رضائے الٰہی کو شامل نہیں رکھا گیا ہے پس میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات آپ کو بتا دی۔ آپ کے چہرۂ انور کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے۔ کہ انہیں اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

4336 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا، أَعْطَى الأَقْرَعَ مِائَةً مِنَ الإِبِلِ، وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَأَعْطَى نَاسًا، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا أُرِيدَ بِهَذِهِ القِسْمَةِ وَجْهُ اللَّهِ، فَقُلْتُ: لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »رَحِمَ اللَّهُ مُوسَى، قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حنین کا مالِ غنیمت تقسیم کیا گیا تو نبی کریم ﷺ نے کچھ حضرات کو ترجیح دی چنانچہ حضرت اقرع کو سو اونٹ عنایت فرمائے اور اتنے ہی حضرت عُیینہ کو عطا کیے گئے اور دوسرے حضرات کو بھی عطا فرمائے گئے۔ اس پر ایک شخص کہنے لگا کہ اس تقسیم میں رضائے الٰہی کو شامل نہیں رکھا گیا۔ میں نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کو اس کی ضرور خبر دوں گا۔ آپ

4335- راجع الحديث:3150، صحيح مسلم:2445

4336- راجع الحديث:3150، صحيح مسلم:2444

مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ«

نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ اذیت پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

4337- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، أَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِنَعَمِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ، وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ آلَافٍ، وَمِنَ الطُّلَقَاءِ، فَأَدْبَرُوا عَنْهُ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُ، فَنَادَى يَوْمَئِذٍ نِدَاءَيْنِ لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا، الْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ: »يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ«. قَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ، ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ: »يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ« قَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ، وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ: »أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ«. فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ، فَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ غَنَائِمَ كَثِيرَةً، فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الأَنْصَارَ شَيْئًا، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ: إِذَا كَانَتْ شَدِيدَةٌ فَنَحْنُ نُدْعَى، وَيُعْطَى الغَنِيمَةَ غَيْرُنَا، فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: »يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ، مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ« فَسَكَتُوا، فَقَالَ: »يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ، أَلاَ تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ تَحُوزُونَهُ إِلَى بُيُوتِكُمْ« قَالُوا: بَلَى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الأَنْصَارُ شِعْبًا، لَأَخَذْتُ شِعْبَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے وقت جب ہوازن، غطفان اور دوسرے لوگ اپنے جانوروں اور بال بچوں سمیت مقابلہ میں آئے اور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ دس ہزار مجاہدین اور کچھ نومسلم تھے۔ پس یہ پیٹھ پھیر گئے اور آپ تنہا رہ گئے تو اس دن آپ نے دو آوازیں دیں جو بالکل الگ الگ تھیں۔ آپ نے داہنی طرف متوجہ ہوکر فرمایا۔ اے گروہِ انصار! انہوں نے جواب دیا کہ یارسول اللہ! ہم حاضر ہیں۔ آپ خوش ہوجائیں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ نے بائیں طرف متوجہ ہوکر فرمایا۔ اے گروہِ انصار! انہوں نے جواب دیا یارسول اللہ! ہم حاضر ہیں۔ آپ خوش ہوجائیں کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہیں اس وقت آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے پھر نیچے تشریف لے آئے اور فرمایا میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر مشرکوں کو شکست ہوگئی تو اس دن بہت سا مالِ غنیمت ہاتھ آیا۔ پس آپ نے مہاجرین اور نومسلموں میں مال تقسیم کردیا اور انصار کو کچھ بھی نہ دیا۔ انصار نے کہا کہ جب شدت کا وقت آتا ہے تو ہم بلائے جاتے ہیں اور مالِ غنیمت دوسرں کو عطا فرمایا جاتا ہے۔ جب یہ بات آپ تک پہنچی تو آپ نے انہیں ایک قبّے میں جمع کیا اور فرمایا۔ اے گروہ انصار! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ وہی کچھ لے کر جائیں جس کے بارے میں تمہاری جانب سے مجھے یک بات پہنچی

4337- راجع الحدیث: 4333,3146

الأَنْصَارِ» وَقَالَ هِشَامٌ: قُلْتُ: يَا أَبَا حَمْزَةَ وَأَنْتَ شَاهِدٌ ذَاكَ قَالَ: «وَأَيْنَ أَغِيبُ عَنْهُ»

ہے، وہ خاموش رہے تو آپ نے فرمایا کہ اے گروہِ انصار! وہ دنیا لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کے اپنے گھروں میں لے کر جاؤ۔ انہوں نے عرض کی، کیوں نہیں پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگ میدان میں چلیں اور انصار کسی گھاٹی میں، تو میں انصار کے ساتھ گھاٹی میں چلوں گا۔ ہشام نے حضرت انس سے دریافت کیا کہ ابوحمزہ! کیا آپ اس وقت موجود تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں غیر حاضر کب رہا تھا۔

57- بَابُ السَّرِيَّةِ الَّتِي قِبَلَ نَجْدٍ

نجد کی طرف سریہ بھیجنا

4338- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ فَكُنْتُ فِيهَا، فَبَلَغَتْ سِهَامُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا، وَنُفِّلْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا، فَرَجَعْنَا بِثَلاَثَةَ عَشَرَ بَعِيرًا»

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نجد کی طرف ایک سریہ روانہ فرمایا، جس کے اندر میں بھی تھا۔ پس ہمارے حصے میں فی کس بارہ اونٹ آئے تھے، اور ایک ایک اونٹ ہمیں مزید دیا گیا۔ یوں ہم میں سے ہر ایک تیرہ اونٹ لے کر واپس لوٹا۔

58- بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ

بنی جذیمہ کا خالد بن ولید کو بھیجنا

4339- حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، ح وحَدَّثَنِي نُعَيْمٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ، فَدَعَاهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ، فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا: أَسْلَمْنَا، فَجَعَلُوا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بنی جذیمہ کی طرف حضرت خالد بن ولید کو بھیجا۔ انہوں نے اُن لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے یہ کہنا اچھا نہ سمجھا کہ ہم مسلمان ہو گئے بلکہ انہوں نے یہ کہا کہ ہم نے اپنا دین چھوڑ دیا۔ اس پر بھی حضرت خالد انہیں قتل کرتے اور قیدی

4338- صحیح مسلم: 4537

4339- انظر الحدیث: 7189

يَقُولُونَ: صَبَأْنَا صَبَأْنَا، فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ، وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لاَ أَقْتُلُ أَسِيرِي، وَلاَ يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ، حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ«

بناتے رہے اور ہم میں سے ہر ایک کے قبضے میں ایک قیدی کر دیا۔ ایک دن حضرت خالد نے حکم دیا کہ ہر ایک اپنے حصّے کے قیدی کو قتل کر دے۔ میں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم، نہ میں اپنے قیدی کو قتل کروں گا اور نہ میرا کوئی ساتھی اپنے قیدی کو اس وقت تک قتل کرے گا، جب تک ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہو جائیں۔ پس ہم نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دو بار فرمایا کہ: اے اللہ! میں اس فعل سے بری ہوں، جو خالد نے کیا ہے۔

59- بَابُ سَرِيَّةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ وَيُقَالُ: إِنَّهَا سَرِيَّةُ الأَنْصَارِ

سریہ عبداللہ بن حذافہ، حضرت علقمہ بھی اس میں شامل تھے اور اسے سریۂ انصار بھی کہتے ہیں

4340- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَاسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ، فَغَضِبَ، فَقَالَ: أَلَيْسَ أَمَرَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا، فَجَمَعُوا، فَقَالَ: أَوْقِدُوا نَارًا، فَأَوْقَدُوهَا، فَقَالَ: ادْخُلُوهَا، فَهَمُّوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا، وَيَقُولُونَ: فَرَرْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ، فَمَا زَالُوا حَتَّى

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے ایک سریہ روانہ فرمایا اور ایک انصاری کو اس پر امیر بنا کر اس کی اطاعت کرنے کا حکم فرمایا: امیر کسی بات پر ناراض ہو گیا، تو اس نے لوگوں سے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے کیا تمہیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا۔ لوگوں نے جواب دیا، کیوں نہیں۔ کہنے لگا کہ ایندھن اکٹھا کرو۔ لوگوں نے لکڑیاں اکٹھی کر دیں کہنے لگا ان میں آگ جلاؤ چنانچہ ان میں آگ لگا دی گئی۔ اب کہنے لگا کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ لوگ تیار ہو گئے لیکن پھر ایک دوسرے کو روکنے لگے، اور کہنے لگے کہ ہم آگ سے ڈرتے ہوئے تو نبی کریم ﷺ

4340- انظر الحدیث: 7257,7145، صحیح مسلم: 4745,4743,4742، سنن ابوداؤد: 2625، سنن نسائی: 4216

خَمَدَتِ النَّارُ، فَسَكَنَ غَضَبُهُ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: »لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ«

کی طرف دوڑے تھے۔ حضور نے فرمایا، اگر تم اس آگ میں داخل ہوجاتے تو قیامت تک اس آگ سے نہ نکلتے، کیونکہ اطاعت اچھے کاموں میں ہوتی ہے۔

60-بَابُ بَعْثِ أَبِي مُوسَى، وَمُعَاذٍ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

ابوموسیٰ اور معاذ کو حجۃ الوداع سے پہلے یمن کی طرف بھیجنا

4341,4342 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مُوسَى، وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: وَبَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى مِخْلاَفٍ، قَالَ: وَالْيَمَنُ مِخْلاَفَانِ، ثُمَّ قَالَ: »يَسِّرَا وَلاَ تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلاَ تُنَفِّرَا«، فَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى عَمَلِهِ، وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِذَا سَارَ فِي أَرْضِهِ كَانَ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَحْدَثَ بِهِ عَهْدًا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَسَارَ مُعَاذٌ فِي أَرْضِهِ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَبِي مُوسَى، فَجَاءَ يَسِيرُ عَلَى بَغْلَتِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ، وَإِذَا هُوَ جَالِسٌ، وَقَدِ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ، فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَيُّمَ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلاَمِهِ، قَالَ: لاَ أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ، قَالَ: إِنَّمَا جِيءَ بِهِ لِذَلِكَ فَانْزِلْ، قَالَ: مَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ، ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: أَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا، قَالَ: فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ قَالَ: أَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، فَأَقُومُ وَقَدْ قَضَيْتُ جُزْئِي مِنَ النَّوْمِ، فَأَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي،

حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور دونوں حضرات کو ان کے صوبے علیحدہ علیحدہ بتا دیئے کیونکہ یمن کے دو صوبے تھے آپ نے دونوں حضرات کو تنبیہہ فرمائی کہ نرمی سے کام لینا اور لوگوں پر شدت نہ کرنا۔ لوگوں کو خوش رکھنے کی کوشش کرنا اور انہیں ناراض نہ کرنا۔ چنانچہ دونوں حضرات اپنے اپنے صوبے میں چلے گئے اور دونوں حضرات میں سے جب بھی کوئی دوسرے کی ملحقہ حدود کے نزدیکی علاقے میں دورہ فرماتے تو ایک دوسرے سے ملاقات کرتے اور دعا سلام کرتے چنانچہ ایک مرتبہ حضرت معاذ نے حضرت موسیٰ کے نزدیکی علاقے میں دورہ کیا اور یہ اپنے خچر پر سوار تھے تو یہ ان کے پاس جا پہنچے۔ اس وقت وہ بیٹھے ہوئے تھے اور بہت سے لوگ ان کے گرد جمع تھے۔ دیکھا تو ان کے پاس ایک ایسا شخص تھا جس کے ہاتھ اس کی گردن سے باندھے ہوئے تھے انہوں نے پوچھا کہ اے عبداللہ بن قیس! اسے کیوں باندھا ہوا ہے؟ جواب دیا کہ یہ شخص مسلمان ہونے کے بعد پھر کافر ہوگیا ہے فرمایا میں اس وقت تک سواری سے

4341,4342-انظر الحدیث: 4345

فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي

نہیں اتروں گا جب تک اس کو قتل کر دینے کا حکم صادر نہیں فرما دیا جائیگا کہا اسے قتل کرنے کے لیے ہی تو لایا گیا ہے پس اس کو قتل کر دینے کا حکم دیا اور وہ قتل کر دیا گیا۔ پھر یہ سواری سے اتر آئے اور دریافت کیا اے عبداللہ! آپ قرآن کریم کیسے پڑھتے ہیں؟ جواب دیا میں تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں۔ لیکن اے معاذ! آپ کس طرح پڑھتے ہیں؟ جواب دیا کہ میں پہلی رات سو جاتا ہوں اور نیند لے کر اُٹھ بیٹھتا ہوں تو جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے اتنا قرآن کریم پڑھتا ہوں چنانچہ اس کے سبب میں اپنی نیند کو ثواب میں شمار کرتا ہوں جیسا کہ جاگنے کو ثواب سمجھتا ہوں۔

4343- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى اليَمَنِ، فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْرِبَةٍ تُصْنَعُ بِهَا، فَقَالَ: »وَمَا هِيَ؟« قَالَ: البِتْعُ وَالمِزْرُ، فَقُلْتُ لِأَبِي بُرْدَةَ: مَا البِتْعُ؟ قَالَ: نَبِيذُ العَسَلِ، وَالمِزْرُ نَبِيذُ الشَّعِيرِ، فَقَالَ: »كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ«

حضرت ابو بُردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن کا حاکم بنا کر روانہ فرمایا۔ پس میں نے آپ سے ان شرابوں کا حکم معلوم کیا جو وہاں بنائی جاتی تھیں آپ نے فرمایا کہ وہ کیسی ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ ایک بتع اور دوسری مزر۔ سعید بن ابو بردہ نے اپنے والد حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ بتع کون سی شراب ہوتی ہے؟ فرمایا وہ شہد کا شیرہ ہوتا ہے اور مزر جَو کا شیرہ ہوتی ہے چنانچہ حضور نے فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔

4343م- رَوَاهُ جَرِيرٌ، وَعَبْدُ الوَاحِدِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

اس کو جریر، عبدالواحد، شیبانی نے بھی حضرت ابو بردہ سے روایت کیا ہے۔

4344، 4345 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهُ أَبَا مُوسَى

سعید بن ابو بردہ اپنے والد ماجد سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے جدِّ امجد حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو

4343- سنن نسائی: 4343

4343م- راجع الحدیث: 2261

وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: «يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا». فَقَالَ أَبُو مُوسَى: يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ الْمِزْرُ، وَشَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ الْبِتْعُ، فَقَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». فَانْطَلَقَا، فَقَالَ مُعَاذٌ لِأَبِي مُوسَى: كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: قَائِمًا وَقَاعِدًا وَعَلَى رَاحِلَتِي، وَأَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا، قَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ، فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي، وَضَرَبَ فُسْطَاطًا، فَجَعَلَا يَتَزَاوَرَانِ، فَزَارَ مُعَاذٌ أَبَا مُوسَى فَإِذَا رَجُلٌ مُوثَقٌ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ أَبُو مُوسَى: يَهُودِيٌّ أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ، فَقَالَ مُعَاذٌ: لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهُ

یمن کے حاکم بنا کر روانہ فرمایا اور دونوں کو نصیحت فرمائی کہ لوگوں کے ساتھ نرمی کا سلوک کرنا اور سختی نہ کرنا۔ انہیں خوش رکھنا اور ناراض کرنا نیز دونوں اتفاق سے رہنا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یا نبی اللہ! ہماری اس زمین میں مزر نامی جَو کی شراب ہوتی ہے اور بتع نامی شہد کی شراب آپ نے فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے پس یہ دونوں حضرات چلے گئے۔ پس حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ قرآن کریم کس طرح پڑھتے ہیں؟ جواب دیا کہ کھڑا، بیٹھا اور سواری پر تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں تو یوں کرتا ہوں کہ پہلے سوجاتا ہوں اور پھر قیام کرتا ہوں اور اپنی نیند کو بھی قیام کی طرح ثواب کا سبب سمجھتا ہوں۔ سرحد پر ایک خیمہ کھڑا کیا گیا تھا جہاں یہ دونوں ملاقات کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملنے آئے تو ایک شخص کو بندھا ہوا دیکھا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ یہ یہودی سے مسلمان ہوا اور پھر مرتد ہوگیا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں تو ضرور اس کی گردن اڑا دیتا۔

4345م- تَابَعَهُ الْعَقَدِيُّ، وَوَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ، وَقَالَ وَكِيعٌ، وَالنَّضْرُ، وَأَبُو دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

اسی طرح عقدی، وہب، شعبہ سے روایت ہے۔ وکیع، نضر اور ابوداؤد، شعبہ، سعید، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی، نیز جریر بن عبدالحمید، شیبانی نے حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

4345م- راجع الحدیث: 4242,3038

4346 - حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الوَلِيدِ هُوَ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَرْضِ قَوْمِي، فَجِئْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِيخٌ بِالأَبْطَحِ، فَقَالَ: »أَحَجَجْتَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ« قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: »كَيْفَ قُلْتَ؟« قَالَ: قُلْتُ: لَبَّيْكَ إِهْلاَلًا كَإِهْلاَلِكَ، قَالَ: »فَهَلْ سُقْتَ مَعَكَ هَدْيًا« قُلْتُ: لَمْ أَسُقْ، قَالَ: »فَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَاسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ، ثُمَّ حِلَّ«. فَفَعَلْتُ حَتَّى مَشَطَتْ لِي امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ، وَمَكُثْنَا بِذَلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے میری قوم کی سرزمین کا حاکم بنا کر بھیجا۔ جب میں وہاں سے واپس آ رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اطبح کے مقام پر قیام فرما تھے۔ آپ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا تم حج کے ارادے سے آئے ہو؟ میں نے جواب دیا، یا رسول اللہ! ہاں دریافت فرمایا کہ تم نے کیا کہا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں لبیک کہا اور اسی طرح احرام باندھا جیسے آپ باندھا کرتے ہیں۔ فرمایا۔ کیا تم قربانی ساتھ لائے ہو؟ میں نے عرض کی کہ قربانی تو نہیں لایا۔ فرمایا بیت اللہ کا طواف کرنا، صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ لگانا اور پھر احرام کھول دینا، حتیٰ کہ بنی قیس کی ایک عورت نے میرے سر میں کنگھی بھی کر دی اور ہم حضرت عمر کے زمانۂ خلافت تک ایسا ہی کرتے رہے۔

4347 - حَدَّثَنِي حِبَّانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى اليَمَنِ: »إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ، فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً، تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، جب انہیں یمن کا حکم بنا کر روانہ فرمایا تھا کہ جب تم ان لوگوں کے پاس جاؤ تو انہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بلانا۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ وقت نماز پڑھنا فرض فرمایا ہے۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے امیروں سے لے کر ان کے غریبوں میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ اس بات میں بھی تمہارا حکم مانیں تو ان کے مال میں سے چھانٹ کر نہ لینا اور مظلوم کی بددعا

4346- راجع الحدیث:1559

4347- راجع الحدیث:1395

فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ المَظْلُومِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: طَوَّعَتْ طَاعَتْ، وَأَطَاعَتْ لُغَةٌ، طِعْتُ وَطُعْتُ وَأَطَعْتُ

سے بچتے رہنا، کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ طوّعت، طاعت ہم معنی ہیں، جیسے طعت و طعت و اطعت۔

4348 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، أَنَّ مُعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ اليَمَنَ، صَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ، فَقَرَأَ: " {وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا} [النساء: 125] فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ: لَقَدْ قَرَّتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ "

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاکم بن کر یمن روانہ ہوئے تو انہوں نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے یہ آیت بھی پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا (پ ۵، النسآء ۱۲۵) تو اس قوم سے ایک شخص کہنے لگا کہ والدۂ ابراہیم کی آنکھ تو خوب ٹھنڈی ہوئی ہوگی۔

4348م- زَادَ مُعَاذٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى اليَمَنِ، فَقَرَأَ مُعَاذٌ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ سُورَةَ النِّسَاءِ، فَلَمَّا قَالَ: {وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا} [النساء: 125] قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهُ: قَرَّتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ

معاذ، شعبہ، حبیب، سعید، عمرو بن میمون کی روایت میں زیادہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو جب حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو صبح کی نماز پڑھانے لگے اس میں انہوں نے یہ آیت بھی پڑھی۔ ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا (پ ۵، النسآء ۱۲۵) تو ان کے پیچھے نماز پڑھنے والوں میں سے ایک آدمی نے کہا۔ والدۂ ابراہیم کی آنکھ تو ٹھنڈی ہو گئی ہوگی۔

61- بَابُ بَعْثِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَخَالِدِ بْنِ الوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِلَى اليَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الوَدَاعِ

حضرت علی اور حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حجۃ الوداع سے پہلے یمن کی طرف روانہ کرنا

4349- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ

حضرت براء عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حضرت خالد بن ولید

إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا بَعْدَ ذَلِكَ مَكَانَهُ فَقَالَ: »مُرْ أَصْحَابَ خَالِدٍ، مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يُعَقِّبَ مَعَكَ فَلْيُعَقِّبْ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقْبِلْ« فَكُنْتُ فِيمَنْ عَقَّبَ مَعَهُ، قَالَ: فَغَنِمْتُ أَوَاقٍ ذَوَاتِ عَدَدٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ یمن کی طرف روانہ فرمایا۔ ان کا بیان ہے کہ اس کے بعد ان کی جگہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا گیا اور ان سے فرمایا کہ خالد کے ساتھیوں سے کہہ دینا کہ جو تمہارے ساتھ یمن جانا چاہے وہ میرے ساتھ چلے اور جو واپس لوٹنا چاہے وہ ان کے ساتھ واپس لوٹ جائے۔ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ یمن گئے اور مجھے غنیمت میں کئی اوقیہ ملے۔

4350- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى خَالِدٍ لِيَقْبِضَ الْخُمُسَ، وَكُنْتُ أُبْغِضُ عَلِيًّا وَقَدِ اغْتَسَلَ، فَقُلْتُ لِخَالِدٍ: أَلاَ تَرَى إِلَى هَذَا، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: »يَا بُرَيْدَةُ أَتُبْغِضُ عَلِيًّا؟« فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: »لاَ تُبْغِضْهُ فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمُسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ«

حضرت بُریدہ بن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خُمس کا مال لینے کے لیے روانہ کیا اور میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کدورت رکھتا تھا۔ کیونکہ انہوں نے غسل کیا تھا میں نے حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اس کا ذکر کیا کہ کیا آپ کی جانب نہیں دیکھتے؟ جب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ کے حضور یہ بات عرض کر دی۔ آپ نے فرمایا۔ اے بُریدہ! کیا تم علی سے کدورت رکھتے ہو؟ میں نے ہاں میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: علی سے کدورت نہ رکھو کیونکہ خُمس میں اُن کا حصہ تو اس سے بھی زیادہ ہے۔

4351- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ، لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چمڑے کے تھیلے میں بھر کر کچھ سونا بھیجا، جس سے ابھی مٹی بھی صاف نہیں کی گئی تھی۔ حضور نے وہ سونا چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا۔ یعنی عینیہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید بن خیل اور

4351- راجع الحدیث: 3344

تُرَابِهَا، قَالَ: فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ، بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ، وَأَقْرَعَ بْنِ حابِسٍ، وَزَيْدِ الخَيْلِ، وَالرَّابِعُ: إِمَّا عَلْقَمَةُ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلاَءِ، قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »أَلاَ تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ، يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً«، قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ العَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الوَجْنَتَيْنِ، نَاشِزُ الجَبْهَةِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، مُشَمَّرُ الإِزَارِ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ، قَالَ: »وَيْلَكَ، أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ« قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ، قَالَ خَالِدُ بْنُ الوَلِيدِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلاَ أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: »لاَ، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي« فَقَالَ خَالِدٌ: وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوبِ النَّاسِ وَلاَ أَشُقَّ بُطُونَهُمْ« قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ، فَقَالَ: »إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا، لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ«، وَأَظُنُّهُ قَالَ: »لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ«

چوتھے علقمہ یا عامر بن طفیل کے درمیان۔ اس پر آپ کے اصحاب میں سے کسی نے کہا: ان لوگوں سے تو ہم زیادہ حق دار تھے جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: کیا تم مجھے امانتدار نہیں سمجھتے حالانکہ آسمان والے کے نزدیک تو میں امین ہوں اُس کی خبریں تو میرے پاس صبح وشام آتی رہتی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک شخص کھڑا ہوگیا، جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں، رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئی تھیں، اونچی پیشانی، گھنی داڑھی، سر منڈا ہوا اور اونچا تہ بند باندھے ہوئے تھا، وہ کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے ڈرو۔ آپ نے فرمایا: تیری خرابی ہو، کیا میں خدا سے ڈرنے کا تمام اہلِ زمین سے زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ پھر وہ شخص چلا گیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں اس کی گردن اڑا دوں؟ فرمایا ایسا نہ کرو۔ شاید یہ نمازی ہو۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ ایسے نمازی بھی تو ہو سکتے ہیں کہ جو کچھ ان کی زبان پر ہے وہ دل میں نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے دلوں میں نقب لگاؤں اور ان کے پیٹ چاک کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے پھر اس کی طرف توجہ فرمائی اور وہ پشت پھیر کر جارہا تھا اس وقت فرمایا کہ اس کی پشت سے ایسی قوم پیدا ہوگی جو اللہ کی کتاب کو عمدگی سے پڑھے گی، لیکن قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے۔ جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ میرا گمان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر میں اُن لوگوں کو پاؤں تو قوم ثمود کی طرح انہیں قتل کردوں۔

4352- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: عَطَاءٌ، قَالَ جَابِرٌ: «أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ».

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا تھا کہ اپنے احرام پر قائم رہو۔

4352م- زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: عَطَاءٌ، قَالَ: جَابِرٌ، فَقَدِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، بِسِعَايَتِهِ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بِمَ أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ؟» قَالَ: بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «فَأَهْدِ، وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ» . قَالَ: وَأَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا

محمد بن بکر، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر سے یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ محاصل لے کر حاضرِ خدمت ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اے علی! تم نے احرام کس طرح باندھا ہے عرض کی کہ جس طرح نبی کریم ﷺ باندھتے ہیں۔ فرمایا، تم قربانی بھیج دو اور احرام کی حالت میں رہو، جیسے تم اب ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کے لیے بھی قربانی بھیجی تھی۔

4353,4354- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، حَدَّثَنَا بَكْرٌ، أَنَّهُ ذَكَرَ لِابْنِ عُمَرَ، أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ، فَقَالَ: أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالحَجِّ وَأَهْلَلْنَا بِهِ مَعَهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً»، وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيٌ، فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ اليَمَنِ حَاجًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بِمَ أَهْلَلْتَ؟ فَإِنَّ مَعَنَا أَهْلَكَ» قَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «فَأَمْسِكْ فَإِنَّ مَعَنَا هَدْيًا»

بکر بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ذکر کیا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے یہ بیان فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حج اور عمرے کا احرام باندھا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ حج کا احرام باندھا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی باندھا تھا جب ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ جو اپنے ساتھ قربانی نہیں لایا وہ اپنے اس احرام کو عمرے کے احرام میں تبدیل کرے، اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ قربانی کا جانور تھا پس ہمارے پاس یمن سے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آ پہنچے جو حج کے ارادے سے آئے تھے پس نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم نے کون سا احرام باندھا ہے کیونکہ تمہارے اہل و عیال ہمارے ساتھ ہیں

4352م- راجع الحدیث: 1557

4353,4354- صحیح مسلم: 2985، سنن نسائی: 2730

انہوں نے جواب دیا کہ میں نے وہی احرام باندھا ہے جو نبی کریم ﷺ نے باندھا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم اسی حال میں رہو کیونکہ ہمارے ساتھ تو قربانی ہے۔

62-بَابُ غَزْوَةِ ذِي الخَلَصَةِ

4355 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا بَيَانٌ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: كَانَ بَيْتٌ فِي الجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهُ ذُو الخَلَصَةِ وَالكَعْبَةُ اليَمَانِيَةُ، وَالكَعْبَةُ الشَّأْمِيَّةُ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلاَ تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الخَلَصَةِ»، فَنَفَرْتُ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ رَاكِبًا فَكَسَرْنَاهُ، وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ

غزوۂ ذی الخلصہ کا بیان

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ عہد جاہلیت میں ذوالخلصہ نامی ایک گھر تھا جس کو کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ بھی کہا جاتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم ذوالخلصہ کو مسمار کر کے مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ چنانچہ میں ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر روانہ ہو گیا اور اسے گرا دیا۔ جو لوگ اس کے پاس تھے انہیں قتل کر دیا، پھر نبی کریم ﷺ کو یہ خبر آسنائی اور آپ نے ہمارے لیے اور احمس والوں کے لیے دعا فرمائی۔

4356 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ: قَالَ لِي جَرِيرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلاَ تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الخَلَصَةِ»، وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ، يُسَمَّى الكَعْبَةَ اليَمَانِيَةَ، فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ، وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ، وَكُنْتُ لاَ أَثْبُتُ عَلَى الخَيْلِ، فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا»، فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا، ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، مَا جِئْتُكَ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم ذوالخلصہ کو مسمار کر کے مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ وہ قبیلہ خشعم کے اندر ایک گھر تھا جس کو کعبہ یمانیہ بھی کہا جاتا تھا۔ پس میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سوار لے کر روانہ ہوا۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور میں گھوڑے پر اچھی طرح جم نہیں سکتا تھا۔ پس آپ نے میرے سینے پر اپنا دستِ اقدس مارا تو آپ کی انگشت ہائے مبارک کے نشانات میں نے اپنے سینے پر دیکھے اور یہ دعا مانگی۔ اے اللہ! اسے ٹھہرا دے اور ہدایت کرنے والا نیز ہدایت یافتہ بنا دے۔ پس وہ اس کی طرف گئے۔ چنانچہ اسے مسکرا کر اس کو نذر آتش کر دیا، پھر رسول

4355- راجع الحديث:3020

4356- راجع الحديث:3020

حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ. قَالَ: فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں قاصد پہنچا۔ حضرت جریر کے قاصد نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں جب اسے چھوڑ کر چلا تھا تو وہ خارش والے اونٹ کی طرح جل کر سیاہ ہو گیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور لوگوں کے لیے پانچ دفعہ دعائے برکت کی۔

4357- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلاَ تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الخَلَصَةِ» فَقُلْتُ: بَلَى، فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ، وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ، وَكُنْتُ لاَ أَثْبُتُ عَلَى الخَيْلِ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ يَدِهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا» قَالَ: فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسٍ بَعْدُ، قَالَ: وَكَانَ ذُو الخَلَصَةِ بَيْتًا بِاليَمَنِ لِخَثْعَمَ، وَبَجِيلَةَ، فِيهِ نُصُبٌ تُعْبَدُ، يُقَالُ لَهُ الكَعْبَةُ، قَالَ: فَأَتَاهَا فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا، قَالَ: وَلَمَّا قَدِمَ جَرِيرٌ اليَمَنَ، كَانَ بِهَا رَجُلٌ يَسْتَقْسِمُ بِالأَزْلاَمِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَا هُنَا، فَإِنْ قَدَرَ عَلَيْكَ ضَرَبَ عُنُقَكَ، قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ يَضْرِبُ بِهَا إِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَرِيرٌ، فَقَالَ: لَتَكْسِرَنَّهَا وَلَتَشْهَدَنَّ: أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَوْ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ؟ قَالَ: فَكَسَرَهَا وَشَهِدَ، ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ رَجُلًا مِنْ أَحْمَسَ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ إِلَى

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ کیا تم مجھے ذوالخلصہ کے برباد کر کے نہیں دلاؤ گے؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں، میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سوار لے کر چل دیا۔ وہ سارے گھڑ سوار تھے اور میں گھوڑے پر اچھی طرح بیٹھ نہیں سکتا تھا میں نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا۔ پس آپ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر مارا تو میں نے آپ کے دستِ انور کا اثر اپنے سینے میں محسوس کیا اور پھر آپ نے یہ دعا مانگی۔ اے اللہ! اس کو ٹھہرا دے اور اسے ہدایت کرنے والا نیز ہدایت یافتہ بنا دے۔ یہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں کبھی گھوڑے سے نہیں گرا۔ راوی کا بیان ہے کہ ذوالخلصہ ایک گھر تھا جو یمن کے قبیلہ خثعم میں بجیلہ کا مکان تھا جس میں بت پرستی ہوتی تھی اسے کعبہ کہا جاتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ جماعت وہاں پہنچی اور اسے مسمار کر کے آگ لگا دی۔ قیس راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن میں پہنچے تو وہاں ایک شخص تھا جو تیروں سے فال لیا کرتا تھا تو اس سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قاصد یہاں موجود ہے۔ اگر اس نے

4357- راجع الحديث: 3020

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ بِذَلِكَ، فَلَمَّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا جِئْتُ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ، قَالَ: فَبَرَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ

تجھے دیکھ لیا تو وہ تیری گردن اڑا دے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک دن فال نکال رہا تھا تو حضرت جریر اُن کے پاس جا پہنچے اور اس سے فرمایا کہ ان تیروں کو توڑ دے اور یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے ورنہ میں تیری گردن اڑا دوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے تیر توڑ دیئے اور مسلمان ہو گیا۔ پھر حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبیلہ احمس کے ایک فرد کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا جس کی کنیت ابوارطاۃ تھی تا کہ آپ کو اس کارگزاری کی خوشخبری سنائے۔ جب قاصد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کی، یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کیساتھ مبعوث فرمایا ہے، جب میں وہاں سے چلا تو اسے اس حال میں چھوڑا تھا جس طرح خارش والا اونٹ ہوتا ہے راوی کا بیان ہے کہ پھر تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ احمس کے سواروں اور پیدلوں کی برکت کے لیے پانچ مرتبہ دعا کی۔

63- بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ السُّلَاسِلِ

غزوہ ذات السلاسل کا بیان

وَهِيَ غَزْوَةُ لَخْمٍ وَجُذَامَ، قَالَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عُرْوَةَ هِيَ بِلَادُ بَلِيٍّ وَعُذْرَةَ وَبَنِي الْقَيْنِ

اسمٰعیل بن ابوخالد کا بیان ہے کہ یہ لخم وجذام کے قبیلوں سے جنگ لڑی گئی۔ ابن اسحاق نے یزید سے انہوں نے حضرت عُروہ سے روایت کی کہ یہ بلی، عُذرہ اور بنوالقین کے شہر تھے۔

4358 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ

حضرت ابوعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ذات السلاسل کے لیے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر لشکر مقرر

4358- راجع الحديث: 3662

الْعَاصِ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السُّلاَسِلِ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: »عَائِشَةُ« قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: »أَبُوهَا« قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: »عُمَرُ« فَعَدَّ رِجَالًا. فَسَكَتُّ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ

فرمایا۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی، حضور آپ کو انسانوں میں سب سے محبوب کون ہے؟ فرمایا۔ عائشہ میں نے عرض کی ہوا کہ مردوں میں سے؟ فرمایا اُن کے والدِ محترم میں نے عرض کی۔ ان کے بعد کون ہے؟ فرمایا۔ عمر اس کے بعد چند حضرات کے نام آپ نے اور لیے لیکن میں اس خیال میں خاموش ہوگیا کہ میرا نام کہیں آخر میں نہ آئے۔

64- بَابُ ذَهَابِ جَرِيرٍ إِلَى اليَمَنِ

4359 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ العَبْسِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: كُنْتُ بِاليَمَنِ، فَلَقِيتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ اليَمَنِ، ذَا كَلاَعٍ، وَذَا عَمْرٍو، فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: ذُو عَمْرٍو: لَئِنْ كَانَ الَّذِي تَذْكُرُ مِنْ أَمْرِ صَاحِبِكَ، لَقَدْ مَرَّ عَلَى أَجَلِهِ مُنْذُ ثَلاَثٍ، وَأَقْبَلاَ مَعِي حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، رُفِعَ لَنَا رَكْبٌ مِنْ قِبَلِ المَدِينَةِ فَسَأَلْنَاهُمْ، فَقَالُوا: "قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ، وَالنَّاسُ صَالِحُونَ، فَقَالاَ: أَخْبِرْ صَاحِبَكَ أَنَّا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّنَا سَنَعُودُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، وَرَجَعَا إِلَى اليَمَنِ، فَأَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بِحَدِيثِهِمْ، قَالَ: أَفَلاَ جِئْتَ بِهِمْ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ قَالَ لِي ذُو عَمْرٍو: يَا جَرِيرُ إِنَّ بِكَ عَلَيَّ كَرَامَةً، وَإِنِّي مُخْبِرُكَ خَبَرًا: إِنَّكُمْ مَعْشَرَ العَرَبِ، لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا كُنْتُمْ إِذَا هَلَكَ أَمِيرٌ

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یمن کی جانب روانگی

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سمندری سفر میں تھا تو مجھے یمن کے دو شخص ملے، جن میں سے ایک کا نام ذوکلاع اور دوسرے کا ذوعمرو تھا۔ میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات سنا تا رہا تو ذوعمرو نے مجھ سے کہا: اپنے جس بزرگ کا آپ ہم سے ذکر فرما رہے ہیں اُن کے وصال کو تین دن ہو چکے ہیں چنانچہ وہ دونوں بھی ہمارے ساتھ چل پڑے حتیٰ کہ جب ہم ابھی راستے میں ہی تھے تو ہمیں مدینہ منورہ کی طرف سے آتے ہوئے کچھ سوار ملے، تو ہم نے اس کے متعلق ان سے معلوم کیا۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا اور ہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ چن لیا ہے، وہ دونوں نیک آدمی کہنے لگے کہ اپنے امیر کو ہماری آمد کے بارے میں بتا دینا، اگرچہ اب ہم جا رہے ہیں اور شاید جلد ہم حاضرِ خدمت ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور وہ یمن کی طرف لوٹ گئے میں نے حضرت ابوبکر سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا۔ آپ انہیں ساتھ لے کر کیوں نہ

تَأَمَّرْتُمْ فِي آخَرَ، فَإِذَا كَانَتْ بِالسَّيْفِ كَانُوا مُلُوكًا، يَغْضَبُونَ غَضَبَ الْمُلُوكِ وَيَرْضَوْنَ رِضَا الْمُلُوكِ

آئے؟ اس کے بعد ذو عمر نے کہا، اے جریر! آپ ہمارے بزرگ ہیں لیکن میں ایک بات آپ کی خدمت میں عرض کئے دیتا ہوں کہ اہل عرب اس وقت تک خیروخوبی کے ساتھ رہیں گے جب تک ایک امیر کی وفات کے بعد دوسرے کا چناؤ خود کرلیا کریں گے۔ کیونکہ جب امارت تلوار کے ذریعے حاصل ہونے لگے گی تو بادشاہوں کا ناراض ہونا بادشاہی اور بادشاہوں کا راضی ہونا بھی بادشاہی۔

65-بَابُ غَزْوَةِ سِيفِ الْبَحْرِ، وَهُمْ يَتَلَقَّوْنَ عِيرًا لِقُرَيْشٍ، وَأَمِيرُهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

غزوۂ سیف البحر کا بیان، یہ قافلہ قریش کی تاک میں تھا اور اس کے امیر لشکر ابوعبیدہ تھے

4360 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: «بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ» وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ، فَخَرَجْنَا وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ، فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ الْجَيْشِ، فَجُمِعَ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ، فَكَانَ يَقُوتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلٌ قَلِيلٌ حَتَّى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ، فَقُلْتُ: مَا تُغْنِي عَنْكُمْ تَمْرَةٌ؟ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ، ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ، فَأَكَلَ مِنْهَا الْقَوْمُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا، ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ساحل سمندر کی طرف ایک لشکر روانہ فرمایا جس کا امیر حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر فرمایا گیا اور وہ تین سو افراد پر مشتمل تھا ہم چل پڑے اور ابھی راستے میں ہی تھے کہ ہمارا زادِ راہ ختم ہوگیا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام لشکر کا بچا ہوا زادِ راہ جمع کرنے کا حکم فرمایا جب وہ جمع کیا گیا تو کھجوروں سے دو تھیلے بھرے۔ پس آپ ہمارے درمیان تھوڑی تھوڑی کھجوریں تقسیم فرمایا کرتے تھے، حتیٰ کہ جب ختم ہونے کے قریب آگئیں تو ہمیں فی کس ایک کھجور ملنے لگی۔ پس میں نے ان سے دریافت کیا کہ ایک کھجور میں کیا کام بنتا ہوگا؟ فرمایا کہ اس ایک کھجور کی قدر بھی ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب کچھ بھی پاس نہ رہا، حتیٰ کہ ہم

4360- راجع الحدیث: 2483

تُصِيبُهُمَا

ساحلِ سمندر پر پہنچ گئے۔ دیکھا تو کنارے پر پہاڑی جیسی مچھلی پڑی ہے تو ہم سارے اس میں سے اٹھارہ دن تک کھاتے رہے۔ پھر حضرت ابوعُبیدہ نے اس کی دو پسلیوں کو کھڑا کرنے کا حکم دیا اور ایک سوار کو ان کے نیچے سے گزرنے کا حکم فرمایا تو سوار ان کے نیچے سے مس ہوئے بغیر صاف گزر گیا۔

4361 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: «بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَ مِائَةِ رَاكِبٍ أَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيرَ قُرَيْشٍ» ، فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الخَبَطَ، فَسُمِّيَ ذَلِكَ الجَيْشُ جَيْشَ الخَبَطِ، فَأَلْقَى لَنَا البَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا العَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهِ حَتَّى ثَابَتْ إِلَيْنَا أَجْسَامُنَا، فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلاَعِهِ، فَنَصَبَهُ فَعَمَدَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ مَعَهُ، قَالَ سُفْيَانُ: «مَرَّةً ضِلَعًا مِنْ أَضْلاَعِهِ فَنَصَبَهُ وَأَخَذَ رَجُلًا وَبَعِيرًا فَمَرَّ تَحْتَهُ» قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ نَحَرَ ثَلاَثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَحَرَ ثَلاَثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلاَثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ إِنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو رماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین سو سوار روانہ فرمائے اور ہمارا امیر حضرت ابوعُبیدہ کو مقرر فرمایا گیا۔ ہمیں قافلہ قریش کی گھات میں روانہ فرمایا گیا تھا ہم نصف مہینے تک ساحلِ سمندر پر ٹھہرے رہے اور وہاں ہمیں شدید بھوک کا سامنا ہوا، حتیٰ کہ ہم پتے کھا کر وقت گزارنے لگے، اسی لئے ہمارے لشکر کا نام پتّوں والا لشکر پڑ گیا۔ پس سمندر نے ہمارے لیے ایک مچھلی باہر پھینک دی جس کو عنبر کہا جاتا ہے تو ہم پندرہ دن تک اس میں سے کھاتے رہے اور اس کی چربی ملتے رہے۔ حتیٰ کہ ہمارے جسم پہلی حالت پر آ گئے پس حضرت ابوعُبیدہ نے اس کی ایک پسلی کھڑی کروائی اور اس کے ساتھ ایک سب سے لمبے ساتھی کو کھڑا کیا۔ ایک مرتبہ سفیان نے یہ فرمایا کہ آپ نے اس کی ایک پسلی کھڑی کروائی اور ایک مرتبہ سفیان نے یہ فرمایا کہ آپ نے اس کی ایک پسلی کھڑی کروائی اور ایک شخص کو اونٹ پر بٹھا کر اس کے نیچے سے گزارا۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص نے تین اونٹ ذبح کیے، پھر تین اونٹ ذبح کیے پھر تین اونٹ ذبح کیے پھر حضرت ابوعُبیدہ نے اسے منع کر دیا۔

4361م- وَكَانَ عَمْرٌو يَقُولُ: أَخْبَرَنَا أَبُو

قیس بن سعد نے اپنے والد حضرت سعد بن عبادہ

4361م- راجع الحديث: 2483، صحیح مسلم: 4976,4975، سنن نسائی: 4363

صَالِحٌ، أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ لِأَبِيهِ: كُنْتُ فِي الْجَيْشِ فَجَاعُوا، قَالَ: انْحَرْ، قَالَ: نَحَرْتُ، قَالَ: ثُمَّ جَاعُوا، قَالَ: انْحَرْ، قَالَ: نَحَرْتُ، قَالَ: ثُمَّ جَاعُوا، قَالَ انْحَرْ قَالَ: نَحَرْتُ، ثُمَّ جَاعُوا، قَالَ: انْحَرْ، قَالَ: نُهِيتُ

سے کہا کہ میں بھی اس لشکر میں تھا، پس جب ہمیں بھوک لگی تو میں نے ایک شخص سے کہا کہ اونٹ ذبح کرو، میں نے ذبح کر دیئے۔ پھر بھوک لگی تو کہا کہ اونٹ ذبح کرو، تو میں نے ذبح کر دیئے پھر بھوک لگی اور اونٹ ذبح کرنے کے لیے کہا تو میں نے جواب دیا کہ مجھے منع کر دیا گیا ہے۔

4362- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: غَزَوْنَا جَيْشَ الخَبَطِ، وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا، فَأَلْقَى البَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهُ، يُقَالُ لَهُ العَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ، فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی پتوں والے لشکر میں شامل تھا اور ہم پر حضرت ابوعُبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر بنایا گیا تھا۔ ہمیں شدید بھوک کا سامنا کرنا پڑا تو سمندر نے ہمارے لیے ایک ایسی مچھلی باہر پھینک دی کہ اس طرح کی مچھلی ہم نے دیکھی نہ تھی۔ اسے عنبر کہا جاتا تھا۔ ہم پندرہ دن تک اس میں سے کھاتے رہے پس حضرت ابوعُبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی لی اور اس کے نیچے سے ایک سوار گزر گیا۔

4362م- فَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ: قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: كُلُوا فَلَمَّا قَدِمْنَا المَدِينَةَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «كُلُوا، رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ، أَطْعِمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ» فَأَتَاهُ بَعْضُهُمْ فَأَكَلَهُ

ابوالزُّبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ حضرت ابوعُبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے کھانے کا حکم فرمایا تھا جب ہم واپس مدینہ منورہ میں آئے تو ہم نے اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ روزی کھاؤ جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ اگر تمہارے پاس ہے تو ہمیں بھی اس سے کھلاؤ۔ پس بعض حضرات نے خدمت میں پیش کر دی تو آپ نے بھی تناول فرمائی۔

66- بَابُ حَجِّ أَبِي بَكْرٍ بِالنَّاسِ فِي سَنَةِ تِسْعٍ

حضرت ابوبکر نے لوگوں کے ساتھ ۹ھ میں حج کیا

4363- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

4362م- راجع الحدیث: 2483

4363- راجع الحدیث: 369

حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ «لاَ يَحُجُّ بَعْدَ العَامِ مُشْرِكٌ، وَلاَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ»

ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس حج کے لیے نبی کریم ﷺ نے امیر مقرر فرمایا تھا جو حجۃ الوداع سے پہلے کیا گیا تھا تا کہ وہ قربانی کے دن لوگوں میں یہ اعلان کردیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کرنے نہیں آئے گا۔ اور کوئی شخص برہنہ ہوکر بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا۔

4364 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ كَامِلَةً بَرَاءَةٌ، وَآخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ {يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الكَلاَلَةِ} [النساء: 176]

حضرت براء بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پوری سورت جو سب سے آخر میں نازل ہوئی وہ سورۂ براۃ ہے اور آخری سورت (آیت) وہ ہے جو سورۂ نساء کے آخر میں نازل ہوئی یعنی يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَلَةِ (سورۂ نساء، آیت ۱۷۶)

67- بَابُ وَفْدِ بَنِي تَمِيمٍ

بنی تمیم کے وفد کا بیان

4365 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي صَخْرَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ المَازِنِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَتَى نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «اقْبَلُوا البُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا، فَرُئِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، فَجَاءَ نَفَرٌ مِنَ اليَمَنِ، فَقَالَ: «اقْبَلُوا البُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ» قَالُوا: قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی تمیم کے افراد کی ایک جماعت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا: اے بنوتمیم! خوشخبری کو قبول کرو کہنے لگے، یا رسول اللہ! ہمیں خوشخبری تو دیدی کچھ مال بھی عطا فرمایئے۔ اس جواب کا اثر چہرۂ انور پر ظاہر تھا۔ پھر یمن کے لوگوں کی جماعت آئی آپ نے فرمایا، تم خوشخبری قبول کرو جبکہ بنی تمیم نے تو اسے قبول نہیں کیا۔ انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ! ہم نے قبول کی۔

68- بَابٌ

بنوعنبر پر شب حملے کا بیان

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: غَزْوَةُ عُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ بَنِي العَنْبَرِ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَغَارَ وَأَصَابَ مِنْهُمْ نَاسًا، وَسَبَى مِنْهُمْ نِسَاءً

ابن اسحٰق کا قول ہے کہ عُیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر کو رسول اللہ نے بنی تمیم کی شاخ بنی عنبر سے جہاد کرنے روانہ فرمایا۔ انہوں نے حملہ کر کے مرد قتل کردیئے اور عورتوں کو قید کرلیا۔

4364- انظر الحدیث: 6744,4654,4605

4366 - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ القَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لاَ أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلاَثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا فِيهِمْ: »هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ« وَكَانَتْ فِيهِمْ سَبِيَّةٌ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَ: »أَعْتِقِيهَا، فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ«، وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ، فَقَالَ: " هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمٍ، أَوْ: قَوْمِي "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تین باتوں کے سبب میں بنی تمیم کو ہمیشہ محبوب رکھتا ہوں۔ میں نے ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے وہ لوگ دجال پر سب سے شدید ہیں۔ ان میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک لونڈی تھی تو حضور نے فرمایا کہ اسے آزاد کردو، کیونکہ یہ حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہے اور جب ان کے صدقات کا مال آیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ قوم کے یا میری قوم کے صدقات ہیں۔

4367 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَهُمْ: »أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمِّرِ القَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدِ بْنِ زُرَارَةَ، قَالَ عُمَرُ: بَلْ أَمِّرِ الأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا أَرَدْتَ إِلَّا خِلاَفِي، قَالَ عُمَرُ: مَا أَرَدْتُ خِلاَفَكَ، فَتَمَارَيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تُقَدِّمُوا} [الحجرات: 1] حَتَّى انْقَضَتْ

ابن ابی مُلیکہ کو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ بنی تمیم کے کچھ سوار نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رائے پیش کی کہ ان پر قعقاع بن معبد بن زرارہ کو امیر مقرر کر دیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رائے پیش کی کہ اقرع بن حابس کو امیر بنایا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ ہمیشہ میری مخالفت میں رائے دیتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے یہ رائے آپ کی مخالفت کے ارادے سے نہیں دی۔ دونوں حضرات میں بحث ہونے لگی، حتیٰ کہ آوازیں اونچی ہوگئیں۔ پس یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سنتا جانتا ہے (پ ۲۶، الحجرات ۱)

4366- راجع الحدیث: 2543

4367- انظر الحدیث: 7302,4847,4845، سنن ترمذی: 3266، سنن نسائی: 5401,526

69-بَابُ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ

4368 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ العَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنَّ لِي جَرَّةً يُنْتَبَذُ لِي نَبِيذٌ، فَأَشْرَبُهُ حُلْوًا فِي جَرٍّ، إِنْ أَكْثَرْتُ مِنْهُ، فَجَالَسْتُ القَوْمَ فَأَطَلْتُ الجُلُوسَ، خَشِيتُ أَنْ أَفْتَضِحَ، فَقَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ القَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِالقَوْمِ، غَيْرَ خَزَايَا وَلاَ النَّدَامَى»، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ المُشْرِكِينَ مِنْ مُضَرَ، وَإِنَّا لاَ نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الحُرُمِ، حَدِّثْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الأَمْرِ: إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الجَنَّةَ، وَنَدْعُو بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا. قَالَ: «آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الإِيمَانِ بِاللَّهِ، هَلْ تَدْرُونَ مَا الإِيمَانُ بِاللَّهِ؟ شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِقَامُ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ المَغَانِمِ الخُمُسَ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، مَا انْتُبِذَ فِي الدُّبَّاءِ، وَالنَّقِيرِ، وَالحَنْتَمِ، وَالمُزَفَّتِ»

عبدالقیس کے وفد کا بیان

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں میرے لیے نبیذ تیار کی جاتی ہے میں اس میں سے میٹھا کر کے اور ایک آبخورے میں لے کر پی لیتا ہوں اگر میں اس میں سے زیادہ پی لوں اور کافی دیر لوگوں میں بیٹھا رہوں تو مجھے رسوائی کا خوف ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا، اس قوم کو خوش آمدید جو نہ نقصان میں ہے اور نہ شرمندہ ہے انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مُضر کے کفّار حائل ہیں۔ لہٰذا ہم آپ کی خدمت بابرکت میں حرمت والے مہینوں کے سوا حاضر نہیں ہو سکتے، ہمیں کچھ ایسی باتیں بتا دی جائیں کہ ان پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنے باقی لوگوں کو بھی ان کی دعوت دیں، فرمایا۔ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں، اولاً تو اللہ پر ایمان رکھنا ہے اور جانتے ہو اللہ پر ایمان رکھنا کیا ہے؟ اس بات پر قائم رہنا کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے پھر پہلی بات نماز کا قائم کرنا، دوسری بات زکوٰۃ دینا اور تیسری بات ماہِ رمضان کے روزے رکھنا اور چوتھی مالِ غنیمت سے خمس کا ادا کرنا ہے جن چار چیزوں سے تم کو منع کرتا ہوں وہ کدّو کی تونبی، کُریدی ہوئی لکڑی کے برتن، سبز لاکھی برتن اور دغنی برتن ہیں۔

4369 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے

4368- راجع الحديث:53

4369- راجع الحديث:53

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ القَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا هَذَا الحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ، وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ، فَمُرْنَا بِأَشْيَاءَ نَأْخُذُ بِهَا، وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَرَاءَنَا، قَالَ: »آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، الإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، - وَعَقَدَ وَاحِدَةً - وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا لِلَّهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالنَّقِيرِ، وَالحَنْتَمِ، وَالمُزَفَّتِ«

ہیں، کہ عبدالقیس کا وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم قبیلۂ ربیعہ سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ قبیلہ مُضر کے کفار ہمارے اور آپ کے درمیان حائل ہیں۔ پس ہم صرف حرمت والے مہینوں میں ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہوسکتے ہیں لہٰذا ہمیں چند ایسی چیزیں بتا دیجئے جن پر ہم خود عمل کریں اور اپنے دوسرے لوگوں کو ان کی دعوت دیں۔ فرمایا، میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تو اللہ پر ایمان رکھنا ہے یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اس پر ایک انگلی بند فرمائی۔ (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) اور اپنے مالِ غنیمت سے خمس کا ادا کرنا ہے۔ اور میں تمہیں کدو کی تونبی، کرمدی ہوئی لکڑی کے برتن، سبز لکھی کے برتن اور روغنی برتن سے منع کرتا ہوں۔

4370- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، وَقَالَ: بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ، أَنَّ كُرَيْبًا، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ، وَالمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوا إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالُوا: اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلاَمَ مِنَّا جَمِيعًا، وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ العَصْرِ، وَإِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّيهَا، وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ النَّاسَ عَنْهُمَا«، قَالَ كُرَيْبٌ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي، فَقَالَتْ: سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ، فَأَخْبَرْتُهُمْ فَرَدُّونِي إِلَى

حضرت ابنِ عباس کے آزاد کردہ غلام کُریب سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابنِ عباس، حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور فرمایا کہ ان سے ہم سب کا سلام عرض کرنا اور نمازِ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے متعلق ان سے معلوم کرنا کیونکہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ دو رکعتیں پڑھتی ہیں اور ہم تک یہ بات بھی پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے ممانعت فرمائی ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایسا کرنے والے کو مارا کرتا تھا۔ کُریب کا بیان ہے کہ میں ان کی

4370- راجع الحدیث: 1233

أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي إِلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: " سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا، وَإِنَّهُ صَلَّى العَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَصَلَّاهُمَا، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الخَادِمَ، فَقُلْتُ: قُومِي إِلَى جَنْبِهِ، فَقُولِي: تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ أَسْمَعْكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ؟ فَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا، فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي، فَفَعَلَتِ الجَارِيَةُ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ، سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ العَصْرِ، إِنَّهُ أَتَانِي أُنَاسٌ مِنْ عَبْدِ القَيْسِ بِالإِسْلاَمِ مِنْ قَوْمِهِمْ، فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَهُمَا هَاتَانِ»

خدمت میں حاضر ہوا اور جو پیغام دے کر مجھے بھیجا گیا تھا وہ میں نے پہنچا دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے معلوم کرو۔ میں نے یہ بات ان حضرات کو جا بتائی تو انہوں نے مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں وہی پیغام دے کر بھیجا جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے دیا تھا پس حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے ایک مرتبہ آپ نے نمازِ عصر پڑھی، پھر میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میرے پاس بنی حرام کی انصار سے چند عورتیں تھیں پس آپ نے یہ پڑھیں۔ میں نے آپ کی طرف خادمہ کو یہ کہہ کر بھیجا کہ پہلو میں کھڑی ہو کر یہ عرض کرنا کہ یا رسول اللہ! ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کیا ان دو رکعتوں سے آپ کو منع فرماتے ہوئے نہیں سنا جو آپ پڑھ رہے ہیں؟ اگر حضور ﷺ ہاتھ سے اشارہ فرمائیں تو پیچھے ہٹ جانا، پس لونڈی نے اسی طرح کیا اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو وہ پیچھے ہٹ گئی جب آپ تشریف لے جانے لگے تو فرمایا، اے ابو امیہ کی بیٹی! تم نے نمازِ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں پوچھا ہے تو معاملہ یہ ہے کہ میرے پاس عبدالقیس کے چند لوگ اپنی قوم سے مسلمان ہونے کی غرض سے آئے تھے ان کے سبب میں یہ ظہر کی دو رکعتیں پڑھ نہیں سکا تھا۔

4371 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ المَلِكِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ابو جمرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں جو نمازِ جمعہ ہوتی تھی اس کے بعد جس مسجد میں سب سے

4371- راجع الحديث: 892

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " أَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ، بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي مَسْجِدِ عَبْدِ القَيْسِ بِجُوَاثَى، يَعْنِي قَرْيَةً مِنَ البَحْرَيْنِ

پہلے نمازِ جمعہ قائم کی گئی وہ جواثی میں عبدالقیس کی مسجد ہے۔ جواثی، بحرین کا ایک گاؤں ہے۔

70- بَابُ وَفْدِ بَنِي حَنِيفَةَ، وَحَدِيثِ ثُمَامَةَ بْنِ أُثَالٍ

بنی حنیفہ کا وفد اور ثمامہ بن اثال کا ذکر

4372- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي المَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِي خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ، إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ المَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ، فَتُرِكَ حَتَّى كَانَ الغَدُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» قَالَ: مَا قُلْتُ لَكَ: إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ، فَتَرَكَهُ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الغَدِ، فَقَالَ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ، فَقَالَ: «أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ» فَانْطَلَقَ إِلَى نَجْلٍ قَرِيبٍ مِنَ المَسْجِدِ، فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ المَسْجِدَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، يَا مُحَمَّدُ، وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى الأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ، فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الوُجُوهِ إِلَيَّ، وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے نجد کی طرف چند سواروں کو روانہ فرمایا تو وہ بنی حنیفہ کے ایک آدمی ثمامہ بن اثال کو گرفتار کر کے لے آئے اور اسے مسجدِ نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ جب نبی کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا: اے ثمامہ! تمہارا کیا خیال ہے؟ جواب دیا، اے محمد! میرا ارادہ نیک ہے اگر آپ مجھے قتل کریں تو گویا ایک خونی شخص کو قتل کیا اور اگر احسان فرمائیں تو ایک احسان ماننے والے پر احسان ہوگا اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جتنا چاہیں طلب فرما سکتے ہیں۔ جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے فرمایا: اے ثمامہ! کیا خیال ہے؟ اس نے جواب دیا، میں نے عرض کی تھی کہ اگر احسان فرمائیں تو احسان ماننے والے پر احسان ہوگا۔ آپ اسے چھوڑ کر تشریف لے گئے اور دوسرے دن پھر فرمایا۔ اے ثمامہ! کیا خیال ہے؟ کہنے لگا میں تو عرض کر چکا ہوں۔ آپ نے حکم دیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ وہ چلا گیا اور مسجد کے نزدیک ایک باغ میں جا کر غسل کیا پھر مسجدِ نبوی میں آ کر کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں اے محمد!

4372- راجع الحدیث:462

مِنْ دِينِكَ، فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيَّ، وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ، فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ البِلاَدِ إِلَيَّ، وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ العُمْرَةَ، فَمَاذَا تَرَى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ: صَبَوْتَ، قَالَ: لاَ، وَلَكِنْ أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلاَ وَاللَّهِ، لاَ يَأْتِيكُمْ مِنَ اليَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ، حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خدا کی قسم مجھے روئے زمین پر آپ سے زیادہ ناپسند کوئی نہ تھا، لیکن آج مجھے آپ سب سے محبوب ہیں۔ خدا کی قسم، آپ کے دین سے زیادہ مجھے کوئی دین ناپسند نہ تھا لیکن آج یہ مجھے آپ کا دین سب سے محبوب ہے خدا کی قسم، مجھے آپ کے شہر سے زیادہ ناپسند کوئی شہر نہ تھا لیکن آج یہ مجھے سب شہروں سے محبوب ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے گرفتار کر لیا حالانکہ میں عمرہ کی غرض سے جا رہا تھا اب اس کے متعلق آپ کا حکم کیا ہے؟ پس رسول اللہ ﷺ نے اسے خوشخبری دی اور فرمایا کہ وہ عمرہ کرے۔ جب وہ مکہ مکرمہ میں پہنچا تو کسی نے ایک سے کہا، کیا تم بے دین ہو گئے ہو؟ جواب دیا نہیں بلکہ میں تو محمد رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس پر مسلمان ہو گیا ہوں۔ خدا کی قسم تمہارے پاس نبی کریم ﷺ کی اجازت کے بغیر یمامہ سے گندم کا ایک دانہ بھی نہیں پہنچے گا۔

4373 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ، وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدٍ، حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: «لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ القِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ، وَإِنِّي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ مبارک میں مسیلمہ کذاب آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد اپنے بعد مجھے جانشین مقرر کر دیں تو میں ان کی پیروی اختیار کر لیتا ہوں اور وہ اپنے ساتھ اپنی قوم کے کتنے ہی لوگوں کو لے کر آیا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیا اور اس کی طرف تشریف لے گئے اور رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس میں کھجور کی ایک ٹہنی تھی۔ حتیٰ کہ آپ مسیلمہ کے پاس اپنے صحابہ میں جا کھڑے ہوئے اور فرمایا، اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی بھی مانگے تو تجھے نہیں دوں گا تیرے متعلق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ غلط نہیں ہو سکتا۔ اگر تو نے

4373- راجع الحدیث:3620

لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ، مَا رَأَيْتُ، وَهَذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي« ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ.

میری طرف سے رخ پھیرا تو اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل کردے گا میں تجھے وہی کچھ دیکھ رہا ہوں جو خواب میں نظر آیا تھا۔ آگے میری طرف سے ثابت بن قیس تجھے جواب دیں گے۔

4374- قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّكَ أُرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا أَرَيْتُ«. فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا، فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ: أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي" أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ، وَالآخَرُ مُسَيْلِمَةُ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد: ''میں تجھے وہی کچھ دیکھ رہا ہوں جو خواب میں نظر آیا تھا۔'' کے بارے میں پوچھا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ اپنے سامنے سونے کے دو کنگن دیکھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے پریشانی ہوئی تو خواب میں میری طرف وحی فرمائی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ پس میں نے ان پر پھونک ماری تو دونوں اڑ گئے۔ میں نے دونوں کنگنوں سے دو کذّاب مراد لیے ہیں جو میرے بعد ظاہر ہوں گے۔ ان میں سے ایک عنسی ہے اور دوسرا مُسیلمہ۔

4375- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِخَزَائِنِ الأَرْضِ، فَوُضِعَ فِي كَفِّي سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَكَبُرَا عَلَيَّ، فَأُوحِيَ اللَّهُ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا، فَأَوَّلْتُهُمَا الكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا، صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَصَاحِبَ اليَمَامَةِ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سو رہا تھا کہ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں، پھر میری ہتھیلی پر سونے کے دو کنگن رکھے گئے، تو مجھے کنگن برے لگے۔ پس میری جانب وحی کی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ میں نے پھونک ماری تو دونوں کنگن غائب ہو گئے۔ میں نے ان کی تعبیر دو کذابوں سے لی، میں جن کے بیچ میں ہوں۔ ایک ان میں سے صنعاء والا (اسود عنسی) اور دوسرا یمامہ والا (مسیلمہ) ہے۔

4376- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ:

مہدی بن میمون کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

4374- راجع الحدیث: 3620

4375- راجع الحدیث: 3621، صحیح مسلم: 5895

سَمِعْتُ مَهْدِيَّ بْنَ مَيْمُونٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ العُطَارِدِيَّ، يَقُولُ: " كُنَّا نَعْبُدُ الحَجَرَ، فَإِذَا وَجَدْنَا حَجَرًا هُوَ أَخْيَرُ مِنْهُ أَلْقَيْنَاهُ، وَأَخَذْنَا الآخَرَ، فَإِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِنْ تُرَابٍ، ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّاةِ فَحَلَبْنَاهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُفْنَا بِهِ، فَإِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا: مُنَصِّلُ الأَسِنَّةِ، فَلاَ نَدَعُ رُمْحًا فِيهِ حَدِيدَةٌ، وَلاَ سَهْمًا فِيهِ حَدِيدَةٌ، إِلَّا نَزَعْنَاهُ وَأَلْقَيْنَاهُ شَهْرَ رَجَبٍ".

ابورجاء عطاردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم پتھروں کی عبادت کیا کرتے تھے جب پہلے سے بہتر کوئی پتھر مل جاتا تو پہلے کو پھینک کر اسے لے لیتے اگر پتھر نہ ملتے تو مٹی کا ڈھیر بنا کر اس پر بکری دوہتے، پھر اس کے گرد طواف کرتے تھے۔ جب رجب کا مہینہ آتا تو ہم کہتے کہ یہ ہتھیاروں کے پھل دور کرنے کا مہینہ ہے چنانچہ ہم کسی نیزہ یا تیر کے پیکان کو نکالے بغیر نہیں چھوڑتے تھے اور اسے ہم رجب کے پورے مہینے نکالے رکھتے تھے۔

4377- وَسَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ يَقُولُ: «كُنْتُ يَوْمَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلاَمًا أَرْعَى الإِبِلَ عَلَى أَهْلِي، فَلَمَّا سَمِعْنَا بِخُرُوجِهِ فَرَرْنَا إِلَى النَّارِ، إِلَى مُسَيْلِمَةَ الكَذَّابِ»

میں نے ابورجاء کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ کی بعثت کے وقت میں لڑکا تھا اور اپنے گھر والوں کے اونٹ چرایا کرتا تھا جب ہم نے آپ کے ظہور ہونے کی خبر سنی تو ہم جہنم کی طرف دوڑے یعنی مسلیمہ کذاب کے پھندے میں پھنس گئے۔

71-بَابُ قِصَّةِ الأَسْوَدِ العَنْسِيِّ

اسود عنسی کا قصہ

4378 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الجَرْمِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ نَشِيطٍ، وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ مُسَيْلِمَةَ الكَذَّابَ قَدِمَ المَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي دَارِ بِنْتِ الحَارِثِ، وَكَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ الحَارِثِ بْنِ كُرَيْزٍ، وَهِيَ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَهُوَ الَّذِي

حضرت عُبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ ہمیں یہ خبر پہنچی کہ مسیلمہ کذاب ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں آیا اور حارث کی بیٹی کے گھر میں ٹھہرا جو اس کے نکاح میں تھی اور حارث کی وہ بیٹی جو عبداللہ بن عبداللہ بن عامر کی ماں تھی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیا جنہیں رسول اللہ ﷺ کا خطیب کہا جاتا تھا اور مسیلمہ کے پاس تشریف لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایک ٹہنی تھی آپ اس کے پاس کھڑے

4377- راجع الحديث:4376

4378- راجع الحديث:3620

يُقَالُ لَهُ: خَطِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضِيبٌ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَهُ، فَقَالَ لَهُ مُسَيْلِمَةُ: إِنْ شِئْتَ خَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الأَمْرِ، ثُمَّ جَعَلْتَهُ لَنَا بَعْدَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ سَأَلْتَنِي هَذَا القَضِيبَ مَا أَعْطَيْتُكَهُ وَإِنِّي لَأُرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا أُرِيتُ، وَهَذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، وَسَيُجِيبُكَ عَنِّي» . فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

ہو کر اس سے گفتگو فرمانے لگے تو مسیلمہ نے آپ سے کہا کہ آپ میری حکومت کے راستے میں حائل نہ ہوں اور مجھے اپنے بعد جانشین نامزد فرمادیں نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی مانگے تو میں تجھے نہیں دوں گا اور میں دیکھتا ہوں کہ تو وہی شخص ہے جو میں نے خواب میں دیکھا تھا اور اس کے علاوہ ثابت بن قیس تجھے میری طرف سے جواب دیں گے۔ پھر نبی کریم ﷺ واپس تشریف لے آئے۔

4379- قَالَ: عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي ذَكَرَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ذُكِرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُرِيتُ أَنَّهُ وُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفُظِعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا، فَأُذِنَ لِي فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ» فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: أَحَدُهُمَا العَنْسِيُّ، الَّذِي قَتَلَهُ فَيْرُوزُ بِاليَمَنِ، وَالآخَرُ مُسَيْلِمَةُ الكَذَّابُ"

عُبید اللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رسول اللہ ﷺ کے اس ذکر کردہ خواب کے متعلق پوچھا تو حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ذکر کیا تھا کہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھ پر دو سونے کے کنگن رکھے گئے ہیں۔ مجھے صدمہ ہوا اور وہ مجھے بُرے لگے۔ پھر مجھے اجازت ملی اور میں نے اُن پر پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے، میں نے اس کی تعبیر یہ نکالی کہ دو کذّاب نکلیں گے۔ عُبید اللہ نے فرمایا کہ ان میں سے ایک تو عنسی ہے جس کو فیروز نے قتل کیا اور دوسرا مسیلمہ کذّاب ہے۔

72- بَابُ قِصَّةِ أَهْلِ نَجْرَانَ

اہلِ نجران کا قصّہ

4380- حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: جَاءَ العَاقِبُ وَالسَّيِّدُ، صَاحِبَا نَجْرَانَ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نجران کے سرداروں میں سے عاقب اور سیّد دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے دونوں چاہتے تھے کہ حضور ہم سے مباہلہ کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ ان

4379- راجع الحدیث:4378

4380- راجع الحدیث:3745

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدَانِ أَنْ يُلاَعِنَاهُ، قَالَ: فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: لاَ تَفْعَلْ، فَوَاللَّهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلاَعَنَّا لاَ نُفْلِحُ نَحْنُ، وَلاَ عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا، قَالاَ: إِنَّا نُعْطِيكَ مَا سَأَلْتَنَا، وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا، وَلاَ تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا أَمِينًا. فَقَالَ «لَأَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ»، فَاسْتَشْرَفَ لَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «قُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الجَرَّاحِ» فَلَمَّا قَامَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَذَا أَمِينُ هَذِهِ الأُمَّةِ»

میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ان سے مباہلہ نہ کرو۔ خدا کی قسم اگر یہ نبی ہوئے تو ہم اور ہمارے بعد ہماری نسلیں بھی فلاح نہیں پاسکیں گی۔ دونوں کہنے لگے کہ حضور جو آپ ہم سے مانگیں گے ہم اتنا مال پیش کردیا کریں گے، آپ ہمارے ساتھ کوئی امین شخص بھیج دیں اور ایسا نہ بھیجئے جو امین نہ ہو، آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایسا امین بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اس شرفیاب ہونے والے شخص کے منتظر تھے تو آپ نے فرمایا: اے ابوعُبیدہ! کھڑے ہوجاؤ جب وہ کھڑے ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس امت کے امین ہیں۔

4381- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: ابْعَثْ لَنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ: «لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ، فَاسْتَشْرَفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الجَرَّاحِ»

حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں اہل نجران نے عرض کی کہ ہمارے ساتھ ایسے شخص کو بھیجئے جو امین ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرف ایسا امین بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہو۔ اس پر لوگ اس شرفیاب ہونے والے کو دیکھنے کے لیے انتظار کرنے لگے۔ پس آپ نے حضرت ابوعُبیدہ بن الجرّاح کو روانہ فرمایا۔

4382- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ، وَأَمِينُ هَذِهِ الأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الجَرَّاحِ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر امت میں ایک امین ہوا ہی اور اس امت کے امین ابوعُبیدہ بن الجرّاح ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

73- بَابُ قِصَّةِ عُمَانَ

عمان اور بحرین کا

4381- راجع الحديث: 3745

4382- راجع الحديث: 3744

وَالْبَحْرَيْنِ

4383 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، سَمِعَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ البَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا، وَهَكَذَا« . ثَلاَثًا، فَلَمْ يَقْدَمْ مَالُ البَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي، قَالَ: جَابِرٌ: فَجِئْتُ أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرْتُهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَوْ جَاءَ مَالُ البَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا« ثَلاَثًا، قَالَ: فَأَعْطَانِي، قَالَ جَابِرٌ: فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَلَمْ يُعْطِنِي، فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِي وَإِمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّي، فَقَالَ: أَقُلْتَ تَبْخَلُ عَنِّي؟ وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ البُخْلِ، قَالَهَا ثَلاَثًا، مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ،

قصہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آ گیا تو میں تمہیں اتنا اتنا مال دوں گا یہ تین دفعہ فرمایا۔ چنانچہ بحرین کا مال ابھی آیا بھی نہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ وصال فرما گئے۔ جب وہ مال حضرت ابوبکر کے زمانۂ خلافت میں آیا تو انہوں نے منادی کو یوں اعلان کرنے کا حکم دیا۔ جس کا نبی کریم ﷺ پر قرضہ ہو یا انہوں نے کسی سے کوئی وعدہ فرمایا ہو تو وہ آ جائے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر کی خدمت میں گیا اور انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر بحرین کا مال آ گیا تو میں تجھے اتنا اور اتنا مال دوں گا۔ یہ تین دفعہ فرمایا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھے مال دے دیا۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں پھر حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے مال طلب کیا، لیکن انہوں نے نہ دیا دوبارہ گیا لیکن نہ دیا۔ سہ بارہ گیا تو پھر بھی نہ دیا۔ میں ان کی خدمت میں عرض کی کہ میں آپ کی خدمت میں مال لینے کے لیے حاضر ہوا ہوں لیکن آپ عطا نہیں فرماتے۔ پس مال دے دیجئے ورنہ آپ بخل سے کام لے رہے ہیں پس انہوں نے فرمایا کہ آپ نے میرے بارے میں بخل کی بات کیا کہی، بھلا بخل کی بیماری کا بھی کوئی علاج ہے؟ یہ انہوں نے تین دفعہ فرمایا میں نے تمہیں جتنی مرتبہ مال نہیں دیا تو ارادہ دینے کا تھا۔

4383م- وَعَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: " جِئْتُهُ، فَقَالَ

امام محمد باقر بن امام زین العابدین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

4383م- راجع الحدیث: 2296

لِي أَبُو بَكْرٍ: عُدَّهَا، فَعَدَدْتُهَا، فَوَجَدْتُهَا خَمْسَ مِائَةٍ، فَقَالَ: خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ"

فرماتے ہوئے سُنا کہ میں گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا ان سکّوں کو گنو، میں نے گنے تو پانچ سو تھے آپ نے فرمایا کہ اتنے اتنے دو دفعہ اور لے لیجئے۔

74- بَابُ قُدُومِ الأَشْعَرِيِّينَ وَأَهْلِ اليَمَنِ

اشعریوں اور اہل یمن کی حاضری

وَقَالَ أَبُو مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ«

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

4384 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: »قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ اليَمَنِ، فَمَكُثْنَا حِينًا، مَا نُرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَأُمَّهُ، إِلَّا مِنْ أَهْلِ البَيْتِ، مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَلُزُومِهِمْ لَهُ«

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں اور میرا بھائی یمن سے حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے تو رہتے ہوئے ایک مدت گزر گئی تھی مگر ہم حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ محترمہ کو اہل بیتِ نبوی میں شمار کرتے رہے، کیونکہ کاشانۂ اقدس میں ان حضرات کو اکثر آتے جاتے اور سرکار کی خدمت میں رہتے ہوئے دیکھا جاتا تھا۔

4385 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ أَبُو مُوسَى أَكْرَمَ هَذَا الحَيَّ مِنْ جَرْمٍ، وَإِنَّا لَجُلُوسٌ عِنْدَهُ، وَهُوَ يَتَغَدَّى دَجَاجًا، وَفِي القَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ، فَدَعَاهُ إِلَى الغَدَاءِ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ، فَقَالَ: هَلُمَّ، فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ، فَقَالَ: إِنِّي حَلَفْتُ لاَ آكُلُهُ، فَقَالَ: هَلُمَّ أُخْبِرْكَ عَنْ يَمِينِكَ، إِنَّا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

زہدم کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے قبیلہ جرم کا بڑا اکرام کیا اور ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ مرغی کا گوشت کھا رہے تھے اس قوم کے جو افراد ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان سے کھانے کے لیے کہا تو ایک آدمی کہنے لگا کہ میں نے اسے گندگی کھاتے ہوئے دیکھا تھا آپ نے فرمایا۔ آجاؤ کوئی حرج نہیں کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو مرغی کھاتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ میں نے اس

4384- راجع الحديث: 3763

4385- راجع الحديث: 3133

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ، فَأَبَى أَنْ يَحْمِلَنَا، فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لاَ يَحْمِلَنَا، ثُمَّ لَمْ يَلْبَثِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُتِيَ بِنَهْبِ إِبِلٍ، فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ، فَلَمَّا قَبَضْنَاهَا قُلْنَا: تَغَفَّلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ، لاَ نُفْلِحُ بَعْدَهَا أَبَدًا، فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لاَ تَحْمِلَنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا؟ قَالَ: «أَجَلْ، وَلَكِنْ لاَ أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا»

کے کھانے سے قسم کھائی ہوئی ہے آپ نے فرمایا کہ آ جاؤ، میں تمہیں قسم کے متعلق بھی بتا دیتا ہوں۔ ایک مرتبہ ہم اشعریوں کی جماعت نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سواریوں کا سوال کیا۔ آپ نے سواریاں دینے سے انکار فرمایا اور اس کے بعد پھر سواریاں دے دیں۔ حالانکہ آپ نے نہ دینے کی قسم کھائی تھی۔ یعنی آپ کے پاس مالِ غنیمت کے اونٹ آئے تو آپ نے پانچ اونٹ ہمیں دے دینے کا حکم فرما دیا۔ جو ہم نے لے لیے اور آپس میں کہنے لگے کہ شاید نبی کریم اپنی قسم بھول گئے۔ اس طرح تو ہم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی لیکن آپ نے ہمیں سواریاں دے دیں۔ فرمایا ہاں یہی بات ہے لیکن جب میں قسم کھالوں اور دیکھوں اور اس کے خلاف میں اچھائی نظر آئے تو جس میں اچھائی ہو میں اسے اختیار کر لیتا ہوں۔

4386 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرَةَ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ المَازِنِيُّ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، قَالَ: جَاءَتْ بَنُو تَمِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «أَبْشِرُوا يَا بَنِي تَمِيمٍ» قَالُوا: أَمَّا إِذْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا، فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ اليَمَنِ، فَقَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اقْبَلُوا البُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ» قَالُوا: قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں بنی تمیم کا وفد حاضر ہوا، تو آپ نے فرمایا: اے بنی تمیم! خوشخبری قبول کرو! کہنے لگے کہ آپ خوشخبری تو دیتے ہیں کچھ مال بھی تو عطا فرمایئے اس پر رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور کا رنگ متغیر ہوگیا۔ پھر یمن کے لوگ حاضر خدمت ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خوشخبری قبول کرو، جب کہ بنی تمیم نے تو قبول نہیں کی۔ انہوں نے جواب دیا: یا رسول اللہ! ہم نے قبول کی۔

4386- راجع الحدیث: 4365,3190

4387 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «الإِيمَانُ هَا هُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى اليَمَنِ، وَالجَفَاءُ وَغِلَظُ القُلُوبِ فِي الفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الإِبِلِ، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ رَبِيعَةَ، وَمُضَرَ»

حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے یمن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان ادھر ہے، نیز بے وفائی اور سنگدلی کسانوں میں ہے، جو اونٹوں کی دُموں کے پاس کھڑے ہوکر چلّاتے ہیں، جہاں سے کہ شیطان کے دونوں سینگ نکلتے ہیں۔ اور وہ قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مُضر ہیں۔

4388 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَتَاكُمْ أَهْلُ اليَمَنِ، هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَلْيَنُ قُلُوبًا، الإِيمَانُ يَمَانٍ وَالحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ، وَالفَخْرُ وَالخُيَلاَءُ فِي أَصْحَابِ الإِبِلِ، وَالسَّكِينَةُ وَالوَقَارُ فِي أَهْلِ الغَنَمِ» . وَقَالَ: غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں۔ جو دل کی نرمی اور رقت قلبی رکھتے ہیں۔ ایمان اور حکمت یمن میں ہے۔ فخر و غرور اونٹ والوں میں، اطمینان اور وقار بکری والوں میں ہے۔ اس کو غندر نے شعبہ، سلیمان، ذکوان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

4389 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «الإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالفِتْنَةُ هَا هُنَا، هَا هُنَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے اور فتنہ و فساد ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوتا ہے۔

4390 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تمہارے پاس اہل

4387- راجع الحدیث: 3302

4388- راجع الحدیث: 3301 صحیح مسلم: 190

4389- راجع الحدیث: 3301

4390- راجع الحدیث: 3301

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »أَتَاكُمْ أَهْلُ اليَمَنِ، أَضْعَفُ قُلُوبًا، وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً، الفِقْهُ يَمَانٍ وَالحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ«

4391 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: " كُنَّا جُلُوسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ، فَجَاءَ خَبَّابٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَيَسْتَطِيعُ هَؤُلاَءِ الشَّبَابُ أَنْ يَقْرَءُوا كَمَا تَقْرَأُ؟ قَالَ: أَمَا إِنَّكَ لَوْ شِئْتَ أَمَرْتُ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: أَجَلْ، قَالَ: اقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ، فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حُدَيْرٍ، أَخُو زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ: أَتَأْمُرُ عَلْقَمَةَ أَنْ يَقْرَأَ وَلَيْسَ بِأَقْرَئِنَا؟ قَالَ: أَمَا إِنَّكَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِكَ وَقَوْمِهِ؟ فَقَرَأْتُ خَمْسِينَ آيَةً مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كَيْفَ تَرَى؟ قَالَ: قَدْ أَحْسَنَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: مَا أَقْرَأُ شَيْئًا إِلَّا وَهُوَ يَقْرَؤُهُ، ثُمَّ التَفَتَ إِلَى خَبَّابٍ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: أَلَمْ يَأْنِ لِهَذَا الخَاتَمِ أَنْ يُلْقَى، قَالَ: أَمَا إِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ عَلَيَّ بَعْدَ اليَوْمِ، فَأَلْقَاهُ " رَوَاهُ غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ

يمن آئے ہیں جو کمزور دل اور رقیق القلب ہیں۔ دین کی سمجھ یمنی ہے اور حکمت بھی یمانی ہے۔

علقمہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت خباب وہاں تشریف لے آئے فرمانے لگے کہ اے ابو عبدالرحمٰن! کیا یہ نوجوان بھی آپ کی طرح قرآنِ کریم پڑھ سکتا ہے؟ جواب دیا، ہاں اگر آپ فرمائیں تو میں اس سے کہوں کہ قرآنِ مجید سے کچھ سنائے؟ جواب دیا، ہاں انہوں نے فرمایا۔ اے علقمہ! قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ پس زید بن حُدیر کے بھائی زیاد بن حُدیر نے کہا کہ آپ علقمہ سے پڑھنے کے لیے فرما رہے ہیں لیکن کیا آپ ہم میں سب سے عمدہ قاری نہیں ہیں؟ فرمایا اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی قوم کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد آپ کو بتا دوں۔ پھر میں نے سورۂ مریم کی پچاس آیتیں تلاوت کیں۔ اب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ آپ کی رائے کیا ہے؟ فرمایا، بہت عمدہ پڑھتے ہیں۔ پھر جب حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف توجہ فرمائی تو ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی نظر آئی۔ انہوں نے فرمایا۔ کیا اس کے اتارنے کا ابھی وقت نہیں آیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ آج کے بعد آپ اسے میرے پاس نہیں دیکھیں گے۔ اور وہ پھینک دی۔ غندر نے بھی شعبہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

75-بَابُ قِصَّةِ دَوْسٍ، وَالطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ

دوس اور طفیل بن عمرو دوسی کا قصہ

4392 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

4392- راجع الحديث:2937

عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ»

کہ حضرت طفیل بن عمرو دوسی نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیکہ قبیلہ دوس ہلاک ہوا، نافرمانی کی اور اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کردیا لہٰذا آپ اُن کی ہلاکت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ پس آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! قبیلہ دَوس کو ہدایت فرما اور انہیں اس پر قائم فرما۔

4393- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ:

[البحر الطويل]

يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا ... عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الكُفْرِ نَجَّتِ

وَأَبَقَ غُلاَمٌ لِي فِي الطَّرِيقِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ، فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الغُلاَمُ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلاَمُكَ» فَقُلْتُ: هُوَ لِوَجْهِ اللَّهِ، فَأَعْتَقْتُهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ عالی میں حاضر ہونے والا تھا تو راستے میں یہ شعر پڑھتا تھا:

گو کہ رات دشوار اور طویل ہے
مگر شکر ہے کہ کفر کے گھر سے نجات ملی

میرا غلام راستے میں مجھے چھوڑ کر بھاگ گیا تھا جب میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی، تو اسی اثناء میں جبکہ میں آپ کی خدمت میں موجود تھا، پس وہ غلام بھی آ پہنچا۔ اس وقت نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابوہریرہ! یہ تمہارا غلام ہے میں نے عرض کی کہ اسے میں اللہ کی رضا کے لیے آزاد کرتا ہوں۔

76- بَابُ قِصَّةِ وَفْدِ طَيِّئٍ وَحَدِيثُ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

قبیلہ طے اور عدی بن حاتم کا بیان

4394- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: أَتَيْنَا عُمَرَ فِي وَفْدٍ، فَجَعَلَ يَدْعُو رَجُلًا رَجُلًا وَيُسَمِّيهِمْ، فَقُلْتُ: أَمَا تَعْرِفُنِي يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: بَلَى

حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں کہ جب ہم وفد کی صورت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ایک ایک شخص کو اس کا نام لے کر بلانے لگے، میں نے عرض کیکہ اے امیر المومنین! کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے؟ فرمایا کیوں نہیں،

4393- راجع الحديث: 2530

»أَسْلَمْتَ إِذْ كَفَرُوا، وَأَقْبَلْتَ إِذْ أَدْبَرُوا، وَوَفَيْتَ إِذْ غَدَرُوا، وَعَرَفْتَ إِذْ أَنْكَرُوا« . فَقَالَ عَدِيٌّ: فَلاَ أُبَالِي إِذًا

تم اس وقت مسلمان ہوئے جب دوسرے لوگوں نے کفر اختیار کیا، تم اس وقت آگے بڑھے جب دوسرے پیٹھ دکھا گئے۔ تم نے اس وقت وفا کی جب دوسرے لوگوں نے دھوکا دیا۔ تم نے مانا جب دوسروں نے انکار کیا اس پر حضرت عدی نے کہا: اب مجھے کیا فکر ہے۔

77- بَابُ حَجَّةِ الوَدَاعِ

4395 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ، فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالحَجِّ مَعَ العُمْرَةِ، ثُمَّ لاَ يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا« . فَقَدِمْتُ مَعَهُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَلاَ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: »انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي، وَأَهِلِّي بِالحَجِّ، وَدَعِي العُمْرَةَ« فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ: »هَذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ« ، قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ، ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ، بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى، وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الحَجَّ وَالعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا

حجۃ الوداع

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ہم نے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے ساتھ قربانی لایا ہے اس کو چاہیے کہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لے اور اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک کہ دونوں کو ادا کر کے حلال نہ ہو جائے جب میں آپ کے ساتھ مکہ مکرمہ پہنچی تو اس وقت میں حائضہ تھی اسی لیے میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بات عرض کی تو آپ نے فرمایا کہ سر کے بالوں کو کھول کر ان میں کنگھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو، عمرہ کو رہنے دو۔ پس میں نے ایسا ہی کیا۔ جب ہم حج کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت عبد الرحمٰن بن ابوبکر صدیق کے ساتھ تنعیم کے مقام پر بھیج دیا۔ پس وہاں سے میں نے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارے عمرے کی جگہ ہے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جن لوگوں نے عمراہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان

4395- راجع الحديث: 1556,294

سعی کرنے کے بعد احرام کھول دیا اور پھر منٰی سے واپس لوٹنے کے بعد دوبارہ طواف کیا۔ لیکن جن حضرات نے حج اور عمرہ دونوں کو جمع کیا تو انہوں نے ایک ہی دفعہ طواف کیا تھا۔

4396- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ، فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ؟ قَالَ: هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: مِنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى البَيْتِ العَتِيقِ} [الحج: 33] وَمِنْ »أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحِلُّوا فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ«. قُلْتُ: إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ بَعْدَ المُعَرَّفِ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »يَرَاهُ قَبْلُ وَبَعْدُ«

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب کوئی بیت اللہ کا طواف کرے تو حلال ہوجاتا ہے پس میں نے معلوم کیا کہ حضرت ابن عباس نے یہ بات کہاں سے حاصل کی؟ جواب دیا کہ اس ارشاد باری تعالیٰ سے۔ ترجمہ کنزالایمان: پھر ان کا پہنچنا ہے اس آزاد گھر تک (پ ۱۷، الحج ۳۳) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو حجۃ الوداع میں حکم فرمایا تھا کہ احرام کھول دو۔ میں نے کہا کہ یہ تو وقوف عرفہ کے بعد ہے۔ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک پہلے اور بعد دونوں حالتوں میں کھولا جاسکتا ہے۔

4397- حَدَّثَنِي بَيَانٌ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقًا، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ، فَقَالَ: »أَحَجَجْتَ« قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: »كَيْفَ أَهْلَلْتَ« قُلْتُ: لَبَّيْكَ بِإِهْلاَلٍ كَإِهْلاَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »طُفْ بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا، وَالمَرْوَةِ، ثُمَّ حِلَّ« فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالمَرْوَةِ، وَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ، فَفَلَتْ رَأْسِي

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مقام بطحاء پر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے حج کا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کی، ہاں۔ فرمایا، کیسے باندھا؟ میں نے عرض کی کہ لبیک کہا اور پھر اسی طرح احرام باندھا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باندھتے ہیں۔ فرمایا بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرلو، پھر احرام کھول دو۔ چنانچہ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر کے قبیلہ قیس کی ایک عورت کے پاس آیا تو اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔

4396- صحیح مسلم:3010

4397- راجع الحدیث:1559

4398- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: فَمَا يَمْنَعُكَ؟ فَقَالَ: «لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلَسْتُ أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ هَدْيِي»

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے سال اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا کہ احرام کھول دو۔ حضرت حفصہ نے عرض کی کہ آپ کیوں احرام نہیں کھولتے؟ فرمایا میں نے اپنے سر کے بال جما لیے ہیں اور اپنی قربانی کے گلے میں ہار ڈال کر لایا ہوں، اس لیے میں اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک قربانی نہ کرلوں۔

4399 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنِي شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَالفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا، لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، فَهَلْ يَقْضِي أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس وقت مسئلہ معلوم کیا جبکہ آپ سواری پر تھے اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے بندوں پر فرض فرمایا ہے لیکن میرے والد محترم اتنے بوڑھے ہو گئے ہیں کہ وہ سواری پر اچھی طرح بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ ان حالات میں کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتی ہوں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا، ہاں۔

4400 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الفَتْحِ، وَهُوَ مُرْدِفٌ أُسَامَةَ عَلَى القَصْوَاءِ، وَمَعَهُ بِلاَلٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، حَتَّى

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے وقت جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھے تو اپنی سواری قصواء پر آپ نے اپنے پیچھے حضرت اسامہ کو بٹھایا ہوا تھا اور آپ کے ہمراہ حضرت بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے۔ جب آپ بیت اللہ

4398- راجع الحدیث:1556

4399- راجع الحدیث:1513

4400- راجع الحدیث:397

أَنَاخَ عِنْدَ الْبَيْتِ، ثُمَّ قَالَ لِعُثْمَانَ: «ائْتِنَا بِالْمِفْتَاحِ». فَجَاءَهُ بِالْمِفْتَاحِ فَفَتَحَ لَهُ الْبَابَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُسَامَةُ، وَبِلَالٌ، وَعُثْمَانُ، ثُمَّ أَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ، فَمَكَثَ نَهَارًا طَوِيلًا، ثُمَّ خَرَجَ وَابْتَدَرَ النَّاسُ الدُّخُولَ، فَسَبَقْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ، فَقُلْتُ لَهُ: أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: صَلَّى بَيْنَ ذَيْنِكَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ، وَكَانَ الْبَيْتُ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ سَطْرَيْنِ، صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُقَدَّمِ، وَجَعَلَ بَابَ الْبَيْتِ خَلْفَ ظَهْرِهِ، وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِي يَسْتَقْبِلُكَ حِينَ تَلِجُ الْبَيْتَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ، قَالَ: «وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَرْمَرَةٌ حَمْرَاءُ»

کے قریب پہنچے تو عثمان سے کنجیاں لانے کے لیے فرمایا۔ پس دروازہ کھولا گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر داخل ہوئے۔ آپ کے ساتھ حضرت اسامہ، حضرت بلال اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے۔ پھر انہوں نے اندر سے دروازہ بند کرلیا اور کافی دیر اندر ٹھہرے۔ جب آپ باہر تشریف لائے تو لوگ اندر داخل ہونے کے لیے ٹوٹ پڑے لیکن میں سب پر سبقت لے گیا۔ میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دروازے کے پیچھے کھڑے دیکھا تو ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس جگہ نماز پڑھی تھی؟ فرمایا کہ اِن سامنے والے دونوں ستونوں سے اگلے ستونوں کے درمیان میں پڑھی تھی۔ ان دنوں کعبہ کے چھ ستون تھے، گویا دو حصے چنانچہ پہلے حصے کے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی یعنی بیت اللہ کے دروازے کی طرف پشت مبارک رکھی اور اس دیوار کی طرف استقبال فرمایا جو اندر داخل ہوتے وقت سامنے پڑتی ہے۔ آپ نے اس دیوار سے کچھ فاصلے پر نماز ادا کی۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں یہ معلوم کرنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں اور جس جگہ آپ نے نماز پڑھی وہاں کوئی سرخ پتھر تھا یا نہیں؟

4401 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَاضَتْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَحَابِسَتُنَا هِيَ» فَقُلْتُ: إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ يَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتی ہیں کہ حضرت صفیہ بنت حیی زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر حائضہ ہوگئیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ ہمیں یہیں ٹھہرائے گی؟ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ تمام کاموں سے فارغ ہوکر بیت اللہ کا طواف کرچکی ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر کیا فکر پھر تو

4401- راجع الحدیث: 294

رَسُولَ اللَّهِ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَلْتَنْفِرْ»

ہمارے ساتھ چلنا چاہیے۔

4402 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الوَدَاعِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، وَلاَ نَدْرِي مَا حَجَّةُ الوَدَاعِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ ذَكَرَ المَسِيحَ الدَّجَّالَ فَأَطْنَبَ فِي ذِكْرِهِ، وَقَالَ: "مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ، أَنْذَرَهُ نُوحٌ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ، وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِيكُمْ، فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَأْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ: أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ عَلَى مَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ ثَلاَثًا، إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ اليُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کا ذکر کررہے تھے اور نبی کریم ﷺ ہمارے پیچھے کھڑے تھے اور ہم حجۃ الوداع کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور اس کے بعد مسیح دجال کا ذکر فرمایا اور تفصیل سے ذکر فرمایا۔ یہ بھی فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی امت کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ خواہ وہ حضرت نوح ہوں یا ان کے بعد والے انبیائے کرام۔ وہ تم میں ضرور آئے گا۔ تم پر اس کی نشانیاں مخفی نہیں ہیں۔ آپ نے تین دفعہ فرمایا کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے جبکہ وہ داہنی آنکھ سے کانا ہوگا اور اس کی وہ آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہوگی۔

4403 - أَلاَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، أَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ " قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «اللَّهُمَّ اشْهَدْ - ثَلاَثًا - وَيْلَكُمْ، أَوْ وَيْحَكُمْ، انْظُرُوا، لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ»

آگاہ ہوجاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر تمہارے خون اور مال اسی طرح حرام فرمائے ہیں جیسے اس دن کو، اس شہر کو اور اس مہینے کو حرام فرمایا ہے۔ کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا چکا؟ لوگوں نے جواب دیا، ہاں کہا، اے اللہ! گواہ رہنا۔ یہ تین دفعہ فرمایا۔ پھر فرمایا، ایسے کام نہ کرنا جن کا انجام خرابی یا افسوس ہو۔ دیکھو میرے بعد کافر نہ ہوجانا کہ بعض بعض کی گردن اتارنے لگ جائے۔

4404 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انیس غزوات فرمائے اور ہجرت

4402- راجع الحدیث: 3057، صحیح مسلم: 222,221، سنن ابو داؤد: 4687، سنن نسائی: 4136، سنن ابن ماجہ: 3943

4403- راجع الحدیث: 4402,1742

4404- راجع الحدیث: 3949

أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً، وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً، لَمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا حَجَّةَ الوَدَاعِ» ، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: «وَبِمَكَّةَ أُخْرَى»

کے بعد آپ نے صرف ایک حج کیا اور حجۃ الوداع کے بعد آپ (ﷺ) نے کوئی حج نہ کیا۔ ابو اسحاق کا بیان ہے کہ دوسرا حج آپ نے مکّہ مکرمہ میں رہتے ہوئے کیا تھا۔

4405 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ جَرِيرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ لِجَرِيرٍ: «اسْتَنْصِتِ النَّاسَ» فَقَالَ: «لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ»

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ان سے فرمایا کہ لوگوں کو خاموش رہنے کے لیے کہو۔ اس کے بعد آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ میرے بعد میں کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ کافروں کی طرح بعض بعض کی گردن اڑانے لگے۔

4406 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ: ثَلاَثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو القَعْدَةِ، وَذُو الحِجَّةِ، وَالمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ، الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ، أَيُّ شَهْرٍ هَذَا ". قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ ذُو الحِجَّةِ» ، قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا» . قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ البَلْدَةَ» . قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا» . قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ» . قُلْنَا: بَلَى،

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ زمانہ اپنی اسی حالت پر گھوم رہا ہے جس پر آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت تھا کہ سال بارہ مہینوں کا ہے، جن میں سے چار حرمت والے ہیں۔ تین مہینے لگا تار ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم، ان کے ساتھ چوتھا رجب ہے جسے مضر قبیلے کا مہینہ کہتے ہیں جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے، پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ اب کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، پھر آپ خاموش ہو گئے ہمارا خیال یہ تھا کہ آپ اس مہینے کا کوئی دوسرا نام بیان فرمائیں گے، فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی، کیوں نہیں، پھر دریافت فرمایا کہ یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ کچھ دیر خاموش رہے۔ ہمیں خیال ہوا کہ شاید اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد فرمایا جائے گا۔ فرمایا، کیا یہ وہی شہر نہیں

4405- راجع الحدیث: 121

4406- راجع الحدیث: 67

قَالَ: " فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ، - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ - وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ، فَسَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، أَلاَ فَلاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلاَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ ". فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ يَقُولُ: صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: «أَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ» مَرَّتَيْنِ

ہے۔ ہم نے عرض کی، کیوں نہیں۔ پھر فرمایا، آج کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، پھر آپ خاموش ہو گئے تو ہم سمجھے کہ آپ اس کا کوئی دوسرا نام بتائیں گے۔ فرمایا کیا آج یوم النحر نہیں ہے۔ ہم نے کہا، کیوں نہیں۔ فرمایا تمہارے خون اور تمہارے مال، محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میرے گمان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تمہاری آبرو ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جیسے تمہارے اس دن کی حرمت، تمہارے اس شہر کی حرمت اور تمہارے اس مہینے کی حرمت اور جلد ایک دن تم نے اپنے پروردگار کے حضور جانا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق پوچھے گا۔ کیا تم میرے بعد گمراہی کی طرف پلٹ کر ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو گے؟ سن لو! جو یہاں حاضر ہیں وہ یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو غیر حاضر ہیں کیونکہ بعض اوقات پہنچانے والے سے سننے والا زیادہ یاد رکھتا ہے۔ محمد بن سیرین جب اس حدیث کو بیان فرما رہے تھے تو کہنے لگے کہ محمد مصطفےٰ ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر کیا میں نے تمہیں پیغام پہنچا دیا۔ یہ دو بار فرمایا تھا۔

4407 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أُنَاسًا، مِنَ اليَهُودِ قَالُوا: لَوْ نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِينَا لاَتَّخَذْنَا ذَلِكَ اليَوْمَ عِيدًا، فَقَالَ عُمَرُ: أَيَّةُ آيَةٍ؟ فَقَالُوا: {اليَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِينًا} [المائدة: 3]. فَقَالَ عُمَرُ:

حضرت طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ یہودیوں میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو ضرور عید بنا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ وہ کون سی آیت کے بارے میں کہتے ہیں۔ جواب دیا کہ ترجمہ کنز الایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے

4407- راجع الحدیث:45

«إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ مَكَانٍ أُنْزِلَتْ أُنْزِلَتْ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ»

لئے اسلام کو دین پسند کیا (پ ۶، المائدۃ ۳) کے بارے میں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اچھی طرح علم ہے کہ یہ کس جگہ نازل ہوئی۔ جب یہ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات میں تشریف فرما تھے۔

4408 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ، «وَأَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالحَجِّ» . فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالحَجِّ أَوْ جَمَعَ الحَجَّ وَالعُمْرَةَ، فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى يَوْمِ النَّحْرِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ پس ہم میں سے بعض لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا جبکہ بعض حضرات ایسے بھی تھے جنہوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کا احرام باندھا تھا۔ پس جنہوں نے حج کا احرام باندھا یا حج اور عمرہ کو جمع کیا تو انہوں نے یوم النحر کو احرام کھولا تھا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَقَالَ: مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ،

عبداللہ بن یوسف کا بیان ہے کہ امام مالک نے مذکورہ حدیث ہمیں یوں بتائی کہ ہم حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ مِثْلَهُ

اسمٰعیل کا بیان ہے کہ امام مالک نے مذکورہ حدیث ہم سے اسی طرح بیان کی۔

4409 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ، مِنْ وَجَعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى المَوْتِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَلَغَ بِي مِنَ الوَجَعِ مَا تَرَى، وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلاَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اس مرض میں میری عیادت فرمائی جس نے مجھے موت کے قریب پہنچا دیا تھا، میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! تکلیف کے سبب میں جس حال کو پہنچ گیا ہوں وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں، جبکہ میں ایک مالدار شخص ہوں اور ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں تو کیا میں اپنے دو

4408- راجع الحديث:1562

4409- راجع الحديث:56

»لَا« قُلْتُ: أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ؟ قَالَ: »لَا« . قُلْتُ: فَالثُّلُثِ؟، قَالَ: »وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا، حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ« قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَأُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: »إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ، فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ، إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ، وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لَكِنِ البَائِسُ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ« رَثَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ

تہائی مال کی وصیت کردوں؟ فرمایا۔نہیں میں نے کہا، کیا آدھے مال کی؟ فرمایا نہیں، میں نے عرض کی کہ تہائی کی؟ فرمایا تہائی بھی زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں محتاج چھوڑ کر جاؤ کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور جو کچھ تم رضائے الٰہی کے لیے خرچ کرو گے اس کا تمہیں اجر ملے گا، حتیٰ کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں دو گے اس کا بھی۔ پھر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا میرے ساتھی مجھے یہاں چھوڑ جائیں گے؟ فرمایا تم یہاں نہیں چھوڑے جاؤ گے، بلکہ تم ایسا عمل کرو گے جس سے رضائے الٰہی مقصود ہوگی اور جس کے سبب تمہارے مقام و منصب میں اضافہ ہوگا اور شاید تم کتنے ہی لوگوں کے بعد دنیا میں زندہ رہو، حتیٰ کہ تمہاری ذات سے بعض لوگوں کو فائدہ پہنچے اور بعض کو نقصان۔ اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو مکمل فرما دے اور یہ پیچھے نہ لوٹائے جائیں۔ لیکن حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکّہ مکرمہ میں وفات پائی جس کا رسول اللہ ﷺ کو صدمہ رہا۔

4410 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُمْ: »أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ«

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنے سر کے بال منڈوا دیئے تھے۔

4411 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَخْبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ، »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ نبی کریم نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر کے بال اتروائے اور آپ کے صحابہ میں

4410- راجع الحدیث:1726، صحیح مسلم:3138، سنن ابو داؤد:1980

4411- راجع الحدیث:4410,1726

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ، وَأُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ«

سے کتنے ہی حضرات نے بال صرف چھوٹے کروائے تھے۔

4412 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ »أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرُ عَلَى حِمَارٍ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ بِمِنًى فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَسَارَ الحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ، ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ«

عبید اللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ وہ گدھے پر سوار ہوکر آرہے تھے اور حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ پس میرا گدھا ایک صف کے آگے پہنچ گیا تو میں اس سے اتر کر لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہو گیا۔

4413 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا شَاهِدٌ عَنْ سَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ؟ فَقَالَ: »العَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ«

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ کسی نے حضرت اسامہ بن زید سے پوچھا اور اس وقت میں بھی موجود تھا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سواری کس رفتار سے چلائی؟ انہوں نے فرمایا کہ میانہ رفتار سے لیکن جب کشادہ جگہ مل جاتی تو رفتار تیز بھی فرما لیتے تھے۔

4414 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الخَطْمِيِّ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ »صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ المَغْرِبَ وَالعِشَاءَ جَمِيعًا«

عبداللہ بن یزید خطمی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ساتھ ساتھ پڑھی تھیں۔

78- بَابُ غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهِيَ غَزْوَةُ العُسْرَةِ

غزوۂ تبوک یا غزوۂ عسرت

4415- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

4412- راجع الحدیث:76

4413- راجع الحدیث:1666

4414- راجع الحدیث:1674

4415- صحیح مسلم:4240

أَسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الحُمْلاَنَ لَهُمْ، إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ العُسْرَةِ، وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ، فَقَالَ «وَاللَّهِ لاَ أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ، وَهُوَ غَضْبَانُ وَلاَ أَشْعُرُ» وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ، فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً، إِذْ سَمِعْتُ بِلاَلًا يُنَادِي: أَيْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، فَأَجَبْتُهُ، فَقَالَ: أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ: " خُذْ هَذَيْنِ القَرِينَيْنِ، وَهَذَيْنِ القَرِينَيْنِ - لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ - فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ، فَقُلْ: إِنَّ اللَّهَ، أَوْ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلاَءِ فَارْكَبُوهُنَّ ". فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِمْ بِهِنَّ، فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلاَءِ، وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لاَ أَدَعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِي بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَظُنُّوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا لِي: وَاللَّهِ إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ، وَلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ، فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسَى بِنَفَرٍ مِنْهُمْ، حَتَّى أَتَوُا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ مجھے صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بھیجا تا کہ ان کے لیے سواریاں طلب کروں جبکہ وہ جیش عسرت یعنی غزوۂ تبوک کے لیے جارہے تھے۔ پس میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ! آپ کے اصحاب نے مجھے حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا ہے تا کہ ان کے لیے سواریوں کا سوال کروں۔ آپ نے فرمایا، خدا کی قسم میں تمہیں کوئی سواری نہیں دوں گا۔ اتفاقاً اس وقت آپ حالتِ غضب میں تھے اور میں اس حالت کو سمجھ نہ پایا تھا۔ میں نبی کریم ﷺ کے انکار فرمانے کے سبب رنج و غم کی حالت میں واپس لوٹ آیا اور مجھے یہ غم لاحق تھا کہ کہیں نبی کریم ﷺ مجھ سے ناراض نہ ہوجائیں، میں اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا اور انہیں بتا دیا جو کچھ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا۔ ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ میں نے حضرت بلال کی آواز سنی کہ اے عبداللہ بن قیس! پس میں نے جواب دیا تو انہوں نے فرمایا۔ آپ کو رسول اللہ ﷺ بلا رہے ہیں، جب میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو فرمایا۔ یہ فلاں فلاں جوڑے یعنی چھ اونٹ لے جاؤ۔ آپ نے اسی وقت وہ اونٹ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے خریدے تھے پس انہیں لے کر اپنے ساتھیوں کی جانب جاؤ اور ان سے کہہ دینا کہ بیشک اللہ نے یا رسول اللہ ﷺ نے یہ تمہیں سوار ہونے کے لیے عطا فرمائے ہیں لہٰذا ان پر سوار ہوجاؤ، پس میں انہیں لے کر چلا گیا اور انہیں بتا دیا کہ یہ نبی کریم ﷺ نے تمہاری سواری کے لیے عطا فرمائے ہیں۔ لیکن خدا کی قسم میں تمہیں ان لوگوں کے پاس لے چلتا ہوں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کا پہلا جواب سنا تھا، شاید آپ یہ گمان کریں کہ میں نے وہ

مَنْعَهُ إِيَّاهُمْ، ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسَى

بات اپنی طرف سے کہہ دی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے ایسا نہ فرمایا ہو۔ سب کہنے لگے کہ ہمیں آپ پر اعتبار ہے مگر ہم آپ کے فرمانے پر ضرور چلیں گے، پس حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ان میں سے چند اشخاص کو لے کر گئے اور ان لوگوں کے پاس پہنچ گئے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کا پہلا ارشاد سنا تھا کہ آپ نے پہلے انکار کیا اور پھر عطا فرما دیئے ان حضرات نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے بیانات کی تصدیق کر دی۔

4416 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ، وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا، فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: »أَلاَ تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ، مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي« ، وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، سَمِعْتُ مُصْعَبًا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک کے لیے نکلے تو حضرت علی کو پیچھے اپنا نائب مقرر فرما دیا۔ انہوں نے عرض کی کہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ رہے ہیں؟ فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی، ماسوائے اس کے کہ میرے بعد نبی کوئی نہیں۔ امام ابوداؤد نے اس کی سند پیش کی ہے۔ ابوداؤد، شعبہ، حکم، معصب نے روایت کی۔

4417 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يُخْبِرُ قَالَ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ العُسْرَةَ، قَالَ: كَانَ يَعْلَى يَقُولُ: تِلْكَ الغَزْوَةُ أَوْثَقُ أَعْمَالِي عِنْدِي، قَالَ عَطَاءٌ: فَقَالَ صَفْوَانُ: قَالَ يَعْلَى: فَكَانَ لِي أَجِيرٌ، فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الآخَرِ، قَالَ عَطَاءٌ:

صفوان بن یعلیٰ بن امیہ والد ماجد حضرت یعلی بن امیہ سے راوی ہیں کہ میں غزوۂ تبوک میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ حضرت یعلی فرماتے ہیں کہ اس غزوہ کی شرکت میرے نزدیک سب سے قابلِ یقین عمل ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ حضرت صفوان نے بتایا کہ پھر حضرت یعلی نے فرمایا کہ میں نے ایک ملازم رکھا ہوا تھا۔ اس کا ایک شخص سے جھگڑا ہو گیا تو ان دونوں نے اپنے دانتوں سے ایک دوسرے کو کاٹ

4416- راجع الحدیث: 3706، صحیح مسلم: 6168

4417- راجع الحدیث: 2265,1848

فَلَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ: أَيُّهُمَا عَضَّ الآخَرَ فَنَسِيتُهُ، قَالَ: فَانْتَزَعَ المَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي العَاضِّ، فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ، فَأَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ، قَالَ عَطَاءٌ: وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَفَيَدَعُ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا، كَأَنَّهَا فِي فَحْلٍ يَقْضَمُهَا«

کھایا۔ عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان نے مجھے بتایا تھا کہ کس نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا تھا لیکن مجھے یاد نہیں رہا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک نے دوسرے کے ہاتھ کا گوشت جدا کر دیا اور دوسرے نے اُس کے سامنے کا ایک دانت توڑ دیا۔ جب وہ دونوں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے تو آپ نے دانت کا قصاص نہیں دلایا۔ عطاء کا قول ہے کہ حضرت صفوان نے شاید مجھے یہ بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں رہنے دیتا کہ تم اسے اونٹ کی طرح چباڈالتے۔

79-بَابُ حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَعَلَى الثَّلاَثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا} [التوبة: 118]

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا واقعہ

4418 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ، حِينَ عَمِيَ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ، قَالَ كَعْبٌ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ، وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ، حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ، وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ العَقَبَةِ،

عبد اللہ بن کعب بن مالک کے بیٹوں میں سے تھے اور ان کے نابینا ہونے پر راستہ بتانے کی خدمت انجام دیا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ جب میں غزوۂ تبوک میں شرکت نہ کرسکا اور رسول اللہ ﷺ نے جتنے غزوات فرمائے تو حضرت کعب نے ان سب میں شرکت کی سعادت حاصل کی سوائے غزوۂ تبوک اور غزوۂ بدر کے مگر غزوۂ بدر میں شریک نہ ہونے والوں میں سے کسی پر اللہ تعالیٰ نے عتاب نہیں فرمایا کیونکہ رسول اللہ ﷺ تو قافلہ قریش کے قصد سے نکلے تھے، حتیٰ تک کہ اللہ تعالیٰ نے فریقین کو ایک جگہ جمع کر کے بغیر کسی ارادے کے ان کا ٹکراؤ کروا دیا حالانکہ میں بیعتِ عقبہ کے وقت رسول اللہ ﷺ کی

4418- راجع الحدیث: 2757

حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ، وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا، كَانَ مِنْ خَبَرِي: أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلاَ أَيْسَرَ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الغَزَاةِ، وَاللَّهِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي قَبْلَهُ رَاحِلَتَانِ قَطُّ، حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الغَزْوَةِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا، حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الغَزْوَةُ، غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا، وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا، فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ، فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ، وَالمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ، وَلاَ يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ، يُرِيدُ الدِّيوَانَ، قَالَ كَعْبٌ: فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ سَيَخْفَى لَهُ، مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيُ اللَّهِ، وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلاَلُ، وَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمُسْلِمُونَ مَعَهُ، فَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ، فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: أَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى بِي حَتَّى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الجِدُّ، فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمُسْلِمُونَ مَعَهُ، وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا، فَقُلْتُ أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ، فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوا لِأَتَجَهَّزَ، فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، ثُمَّ غَدَوْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الغَزْوُ، وَهَمَمْتُ أَنْ

خدمت میں حاضر ہوا تھا جبکہ ہم نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کا عہد کیا تھا بیعت عقبہ کی شرکت کی جتنی مجھے غزوۂ بدر کی شرکت بھی پیاری نہیں، حالانکہ لوگوں میں اس کا چرچا زیادہ ہے۔ رہی غزوۂ تبوک سے بچھڑنے کی بات تو اِس سے پہلے میں اتنا طاقت ور اور مالدار کبھی نہیں تھا جتنا اس وقت اور خدا کی قسم اس موقع سے پہلے میرے پاس کبھی سواری کی دو اونٹیاں بھی جمع نہیں ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ کسی غزوہ پر تشریف جاتے وقت منزل کی واضح نشاندہی نہ فرماتے بلکہ گول مول ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ اس غزوہ کے وقت شدید گرمی، طویل سفر راستے میں غیر آباد جنگل اور قدم قدم پر دشمن موجود تھے، اس لیے حضور ﷺ نے واضح ارشاد فرما دیا تا کہ وہ سامانِ حرب وغیرہ اچھی طرح لے لیں۔ اس وقت آپ کے ساتھ کثیر تعداد میں مسلمان موجود تھے لیکن کسی دفتر وغیرہ میں ان کے نام لکھے ہوئے نہیں تھے اور نہ کوئی مسلمان ایسا تھا جو جہاد میں شامل نہ ہونا چاہے کیونکہ اسے خدشہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے اپنے رسول کو مطلع فرما دے گا۔ اس غزوہ کا رسول اللہ ﷺ نے اس وقت حکم فرمایا جبکہ پھل پک چکے تھے اور سائے محبوب تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تیاری کر لی اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی۔ میں روز یہی کہتا رہتا کہ میں بھی ان کے ساتھ تیاری کر لوں گا۔ وقت گزرتا رہا اور میں نے کچھ بھی نہ کیا۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں فوراً تیاری کرنے پر بھی قادر ہوں۔ اسی سوچنے سوچنے میں دن گزرتے رہے اور لوگوں نے بھرپور کوشش کر کے اپنا اپنا سامان تیار کر لیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ایک صبح کو روانہ

أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ، وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ، فَلَمْ يُقَدَّرْ لِي ذَلِكَ، فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُفْتُ فِيهِمْ، أَحْزَنَنِي أَنِّي لاَ أَرَى إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ، أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ، وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ، فَقَالَ: وَهُوَ جَالِسٌ فِي القَوْمِ بِتَبُوكَ: «مَا فَعَلَ كَعْبٌ» فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَبَسَهُ بُرْدَاهُ، وَنَظَرُهُ فِي عِطْفِهِ، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: بِئْسَ مَا قُلْتَ، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِي هَمِّي، وَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الكَذِبَ، وَأَقُولُ: بِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا، وَاسْتَعَنْتُ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي، فَلَمَّا قِيلَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي البَاطِلُ، وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ، فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ، وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ، فَيَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ المُخَلَّفُونَ، فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ، وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا، فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلاَنِيَتَهُمْ، وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ، فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ المُغْضَبِ، ثُمَّ قَالَ: «تَعَالَ» فَجِئْتُ أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ

ہو گئے اور اہلِ اسلام آپ کے ساتھ تھے جبکہ میں نے ذرا بھی تیاری نہیں کی تھی۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں ایک دو دن میں تیاری کر کے ان سے جاملوں گا۔ ارادہ تھا کہ ان کے جانے کے دوسرے دن تیاری کروں گا لیکن واپس لوٹ آیا اور کچھ نہ کیا۔ پھر اس سے دوسرے دن بھی واپس لوٹا اور کچھ نہ کیا۔ میرا متواتر یہی حال رہا۔ حتیٰ کہ مجاہدین تیزی سے مسافت طے کرتے ہوئے بہت دور جا نکلے اور میں نے ارادہ کیا کہ روانہ ہو کر انہیں جاملوں کاش! میں نے ایسا کیا ہوتا۔ لیکن یہ بات میری تقدیر میں نہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا تو مجھے اس بات سے صدمہ ہوتا کہ وہ لوگ ملتے جو منافق کہلاتے تھے یا معذور افراد ملتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تبوک کے مقام پر پہنچنے تک یاد نہیں فرمایا۔ جب تبوک پہنچ کر آپ ﷺ اپنے صحابہ کے جھرمٹ میں رونق افروز تھے، تو فرمایا کہ کعب کہاں ہے؟ بنی سلمہ کے ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! انہیں حسن و جمال کے ناز نے روک لیا ہے، حضرت معاذ بن جبل نے جواب دیا کہ آپ نے اچھی بات نہیں کہی، یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ہم تو اسے نیک شخص شمار کرتے ہیں، پس رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ حضرت کعب بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ قافلہ واپس آ رہا ہے تو میرے دکھ میں اضافہ ہونے لگا۔ غلط خیالات دل میں آنے لگے کہ نہ نکلنے کا یہ عذر بیان کروں گا جس کے سبب کل آپ کا غصہ جاتا رہے اور اس کے متعلق اپنے گھر کے سمجھ دار لوگوں سے مشورہ بھی کیا۔ جب یہ علم ہوا کہ آپ مدینہ منورہ کے نزدیک آپہنچے ہیں تو

يَدَيْهِ فَقَالَ لِي: «مَا خَلَّفَكَ، أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ» . فَقُلْتُ: بَلَى، إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ، وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا، وَلَكِنِّي وَاللَّهِ، لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي، لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ، وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ، تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ، إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللَّهِ، لاَ وَاللَّهِ، مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ، وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى، وَلاَ أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ، فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ» . فَقُمْتُ، وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَاتَّبَعُونِي، فَقَالُوا لِي: وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا، وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لاَ تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ المُتَخَلِّفُونَ، قَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ، فَوَاللَّهِ مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِي أَحَدٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ، رَجُلاَنِ، قَالاَ مِثْلَ مَا قُلْتَ، فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيلَ لَكَ، فَقُلْتُ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوا: مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ العَمْرِيُّ، وَهِلاَلُ بْنُ أُمَيَّةَ الوَاقِفِيُّ، فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ، قَدْ شَهِدَا بَدْرًا، فِيهِمَا أُسْوَةٌ، فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي، وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المُسْلِمِينَ عَنْ كَلاَمِنَا أَيُّهَا الثَّلاَثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ، فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ، وَتَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرَتْ فِي نَفْسِي الأَرْضُ فَمَا هِيَ الَّتِي

جھوٹے بہانے سب میرے دماغ سے نکل گئے اور میں نے خوب جان لیا کہ غلط بیانی سے ہرگز آپ کا غصہ دور نہیں ہوگا تو میں نے سچ بولنے کی ٹھان لی۔ اگلی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ کا معمول تھا کہ جب سفر سے واپس لوٹتے تو پہلے مسجد نبوی میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر لوگوں کی خاطر تشریف فرما ہو جاتے، جب آپ وہاں رونق افروز ہوئے تو پیچھے رہ جانے والے حاضر ہو کر اپنے عذر بیان کرنے لگے اور اس پر قسمیں کھاتے۔ ایسے افراد اسی سے زیادہ تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عذر قبول فرما لیے اور ان کی بیعت قبول فرما لی اور ان کے لیے بخشش مانگی اور ان کے عذر کو اللہ کے سپرد کیا۔ پس میں بھی خدمت میں حاضر ہو گیا، جب میں نے سلام کیا تو آپ نے تبسم فرمایا اور تبسم کے اندر غصے کی ملاوٹ تھی۔ پھر فرمایا، ادھر آؤ۔ پس میں آپ کے سامنے جا کر بیٹھ گیا، پھر آپ نے مجھ سے فرمایا۔ تم کیوں پیچھے رہے، کیا تم نے سواری نہیں خرید لی تھی؟ میں نے عرض کی، کیوں نہیں۔ خدا کی قسم اگر میں دنیا والوں میں سے کسی اور کے سامنے بیٹھا ہوتا تو یقیناً میں ایسے عذر بیان کرتا کہ اس کا غصہ دور ہو جاتا کیونکہ قدرت نے یہ چیز مجھے عطا فرمائی تھی۔ لیکن خدا کی قسم میں یہ جانتا تھا کہ آج اگر جھوٹ بول کر انہیں راضی کر بھی لوں تو اللہ تعالیٰ کل آپ کو مجھ سے ناراض کر دے گا اور اگر میں سچ سچ عرض کر دوں تو خواہ آج آپ ناراض بھی ہو جائیں لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا۔ حالانکہ خدا کی قسم، میرے پاس کوئی معقول عذر بھی نہیں اور خدا کی قسم، جب میں آپ سے پیچھے رہ گیا تو قوت اور دولت میں

أَعْرِفُ، فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ، وَأَمَّا أَنَا، فَكُنْتُ أَشَبَّ القَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلاَةَ مَعَ المُسْلِمِينَ، وَأَطُوفُ فِي الأَسْوَاقِ وَلاَ يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ، وَآتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلاَةِ، فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلاَمِ عَلَيَّ أَمْ لاَ؟ ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ، فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ، فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلاَتِي أَقْبَلَ إِلَيَّ، وَإِذَا التَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي، حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذَلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ، مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلاَمَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا قَتَادَةَ، أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ؟ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ، فَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَفَاضَتْ عَيْنَايَ، وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الجِدَارَ، قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ المَدِينَةِ، إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّأْمِ، مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ، يَقُولُ: مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ، حَتَّى إِذَا جَاءَنِي دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ، فَإِذَا فِيهِ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللَّهُ بِدَارِ هَوَانٍ، وَلاَ مَضْيَعَةٍ، فَالحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ، فَقُلْتُ لَمَّا قَرَأْتُهَا: وَهَذَا أَيْضًا مِنَ البَلاَءِ، فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهُ بِهَا، حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً مِنَ الخَمْسِينَ، إِذَا رَسُولُ

دوسرے مجھ سے بڑھ کر نہ تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے چونکہ سچ بات کہہ دی لہٰذا کھڑے ہو جاؤ اور اپنے متعلق اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا انتظار کرو، میں اٹھ کر چلا گیا بنی سلمہ کے شخص بھی میرے پیچھے آئے اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہم نے تمہیں اس سے پہلے کوئی گناہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا بیشک آپ عاجز رہے، کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے حضور عذر پیش نہیں کر سکتے تھے جیسے پیچھے رہ جانے والے دوسرے لوگوں نے پیش کیے تھے اور اس صورت میں رسول اللہ ﷺ کی دعائے مغفرت تمہارے اس گناہ کے لیے کافی ہوتی۔ پس خدا کی قسم، وہ مسلسل مجھے یہی سمجھاتے رہے حتیٰ کہ میں نے ارادہ کیا کہ واپس جا کر غلط بیانی کر دوں، پھر میں نے ان سے پوچھا کہ میری طرح کسی اور نے بھی اپنی غلطی کا اعتراف کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں دو اور حضرات نے بھی آپ کی طرح کہہ دیا ہے میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا، وہ مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ ہیں۔ انہوں نے دو ایسے نیک حضرات کے نام لیے جو دونوں غزوۂ بدر میں شرکت فرما چکے تھے۔ مجھے ان کی پیروی اچھی لگی، جب ان دونوں کا ذکر کیا گیا تو میں چلا گیا اور مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ نے پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہم تینوں کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ لوگ ہم سے کٹنے لگے اور ایسے بدل گئے جیسے ہمیں جانتے ہی نہیں گویا دنیا ہی بدل گئی۔ ہم پچاس دن تک اسی حالت میں رہے۔ میرے دونوں ساتھی تو اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ گئے اور روتے رہتے لیکن میں کچھ سخت جان تھا لہٰذا ہمت سے کام لیتا رہا، چنانچہ میں باہر نکلتا، مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھتا اور

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي، فَقَالَ:
إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ
تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ، فَقُلْتُ: أُطَلِّقُهَا؟ أَمْ مَاذَا
أَفْعَلُ؟ قَالَ: لاَ، بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلاَ تَقْرَبْهَا، وَأَرْسَلَ
إِلَى صَاحِبَيَّ مِثْلَ ذَلِكَ، فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: الْحَقِي
بِأَهْلِكِ، فَتَكُونِي عِنْدَهُمْ، حَتَّى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِي هَذَا
الأَمْرِ، قَالَ كَعْبٌ: فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلاَلِ بْنِ أُمَيَّةَ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا
رَسُولَ اللّٰهِ: إِنَّ هِلاَلَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ،
لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ، فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ؟ قَالَ:
«لاَ، وَلَكِنْ لاَ يَقْرَبْكِ» . قَالَتْ: إِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا بِهِ
حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ، وَاللّٰهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ
أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا، فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي:
لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
امْرَأَتِكَ كَمَا أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلاَلِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ
تَخْدُمَهُ؟ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لاَ أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا يُدْرِينِي مَا يَقُولُ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ
فِيهَا، وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ؟ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ
لَيَالٍ، حَتَّى كَمَلَتْ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نَهَى
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلاَمِنَا،
فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلاَةَ الفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً،
وَأَنَا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ
عَلَى الحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللّٰهُ، قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي،
وَضَاقَتْ عَلَيَّ الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، سَمِعْتُ صَوْتَ
صَارِخٍ، أَوْفَى عَلَى جَبَلِ سَلْعٍ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا كَعْبُ
بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ، قَالَ: فَخَرَرْتُ سَاجِدًا، وَعَرَفْتُ
أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ، وَآذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بازاروں میں بھی چلتا پھرتا۔ اگرچہ میرے ساتھ کلام
کوئی نہیں کرتا تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت
میں حاضر ہوکر آپ کو سلام عرض کرتا جبکہ آپ نماز کے
بعد اپنی مجلس میں رونق افروز ہوتے۔ پھر میں اپنے دل
میں کہتا کہ دیکھوں آپ سلام کا جواب دینے کے لیے
اپنے مبارک ہونٹوں کو حرکت دیتے ہیں یا نہیں؟ پھر
میں آپ کے قریب نماز پڑھنے لگتا اور آنکھیں چرا کر
چہرہ مبارک کا نظارہ بھی کرتا۔ جب میں نماز میں
مصروف ہوتا تو آپ میری طرف دیکھنے لگتے اور جب
میں آپ کی طرف متوجہ ہوتا تو اعراض فرما لیتے۔ اسی
حالت میں مدت گزر گئی اور میں لوگوں کے سلوک سے
تنگ آگیا، میں جا کر اپنے چچازاد بھائی ابوقتادہ کے باغ
کی دیوار پر چڑھ گیا۔ مجھے ان سے بڑی محبت تھی۔
جب میں نے انہیں سلام کیا تو خدا کی قسم، انہوں
نے مجھے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔ پس میں نے کہا۔
اے ابوقتادہ! میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں
کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں اللہ اور اس کے رسول
سے محبت رکھتا ہوں۔ وہ خاموش رہے، میں نے پھر بھی
یہی بات دہرائی اور قسم دلائی تب بھی خاموش رہے،
تیسری دفعہ جب یہی بات قسم دے کر پوچھی تو صرف
اتنا کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ اس
پر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور دیوار سے
اتر کر واپس لوٹ آیا۔ ایک کا بیان ہے کہ ایک دن میں
مدینہ منورہ کے لیے اناج لایا تھا۔ لوگوں سے کہنے لگا کہ
مجھے کعب بن مالک کا پتہ کون بتائے گا؟ لوگوں
نے میری طرف اشارہ کیا حتیٰ کہ جب وہ میرے پاس
آیا تو اس نے مجھے ایک خط دیا جو شاہِ غسان کا تھا۔ اس
میں تحریر تھا کہ مجھے یہ علم ہوا ہے کہ آپ کے قائد نے

وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلاَةَ الفَجْرِ، فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا، وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُونَ، وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا، وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ، فَأَوْفَى عَلَى الجَبَلِ، وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الفَرَسِ، فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي، نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ، فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا، بِبُشْرَاهُ وَاللَّهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا، وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا، يُهَنُّونِي بِالتَّوْبَةِ، يَقُولُونَ: لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ، قَالَ كَعْبٌ: حَتَّى دَخَلْتُ المَسْجِدَ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ، فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّانِي، وَاللَّهِ مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ المُهَاجِرِينَ غَيْرَهُ، وَلاَ أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ، قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ: »أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ« ، قَالَ: قُلْتُ: أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: »لاَ، بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ« . وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِ اللَّهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ« . قُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ،

آپ کے ساتھ زیادتی کی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذلت کے مقام سے بچایا ہوا ہے۔ حالانکہ آپ کام کے شخص ہیں۔ اگر ہمارے پاس آپ تشریف لے آئیں تو ہم آپ کو آرام سے رکھیں گے، جب میں نے اسے پڑھ لیا تو یہ میرے لیے دوسری مصیبت کھڑی ہوگئی۔ میں نے اس خط کو لے کر تنور میں ڈال دیا۔ اب پچاس میں سے چالیس روز گزر چکے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کا بذریعہ قاصد حکم پہنچا کہ اپنی بیوی سے الگ رہو۔ میں نے پوچھا کیا کہ طلاق دے دوں یا اور کچھ حکم ہے؟ جواب دیا کہ طلاق نہ دیجئے بلکہ علیحدگی رہیے اور قریب نہ جائیے اور میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بھی یہی پیغام بھیجا گیا۔ پس میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم اپنے میکے چلی جاؤ اور اس وقت تک وہاں رہو جب تک اللہ تعالیٰ میرے متعلق کوئی فیصلہ نہیں فرما دیتا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! حضرت ہلال بن امیہ بوڑھے ہیں اور ان کے پاس کوئی خادم بھی نہیں ہے ان حالات میں اگر میں ان کی خدمت کروں تو یہ آپ کی ناراضگی کا سبب تو نہ ہوگا؟ فرمایا، لیکن وہ تمہارے قریب نہ آئیں۔ انہوں نے عرض گزار ہوئیں کہ خدا کی قسم، اس بات کی تو انہیں خواہش ہی نہیں رہی۔ خدا کی قسم جب سے یہ واقعہ ہوا ہے آج تک ان کے رات دن روتے ہوئے ہی گزر رہے ہیں، میرے کچھ گھر والوں نے مجھے سے کہا کہ آپ بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے لیے اسی طرح کیوں اجازت حاصل نہیں کر لیتے جس طرح ہلال بن امیہ کی بیوی کو خدمت کرنے کی اجازت عطا

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا نَجَّانِي بِالصِّدْقِ، وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لاَ أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا، مَا بَقِيتُ. فَوَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلاَهُ اللَّهُ فِي صِدْقِ الحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلاَنِي، مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا كَذِبًا، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيتُ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ} [التوبة: 117] إِلَى قَوْلِهِ {وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ} [التوبة: 119] فَوَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلاَمِ، أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ لاَ أَكُونَ كَذَبْتُهُ، فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا، فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا - حِينَ أَنْزَلَ الوَحْيَ - شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: {سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ} [التوبة: 95] إِلَى قَوْلِهِ {فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يَرْضَى عَنِ القَوْمِ الفَاسِقِينَ} [التوبة: 96]. قَالَ كَعْبٌ: وَكُنَّا تَخَلَّفْنَا أَيُّهَا الثَّلاَثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَلَفُوا لَهُ، فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللَّهُ فِيهِ، فَبِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ: {وَعَلَى الثَّلاَثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا} [التوبة: 118]. وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الغَزْوِ، إِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا، وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا، عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ

فرمائی گئی ہے۔ میں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم میں رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی اجازت طلب نہیں کروں گا کیونکہ مجھے کیا پتہ کہ جب میں اجازت مانگوں تو رسول اللہ ﷺ کیا ارشاد فرمائیں جبکہ ویسے بھی میں جوان آدمی ہوں، پس اس کے بعد اور دس دن میں اسی حالت میں رہا، حتیٰ کہ پورے پچاس دن گزر گئے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ کلام کرنے کا منع فرمایا تھا، جب پچاسویں دن صبح کے وقت میں نے نماز فجر پڑھ لی اور اپنے ایک گھر کی چھت پر اسی صدمہ کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا جو ذکر ہوئی تو اس وقت میرا زندہ رہنا دُوبھر ہو رہا تھا اور زمین مجھ پر تنگ ہو چکی تھی تو میں نے سلع پہاڑ کے اوپر کھڑے ہو کر ایک پکارنے والے کی بلند آواز سے پکار سنی اے کعب بن مالک! تمہیں خوشخبری ہو۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں سجدے میں گر گیا اور میں نے جان لیا کہ اب خوشی کا وقت آ گیا ہے اور نمازِ فجر کے بعد رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو ہماری توبہ کے بارے میں سنا دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی ہے، پس لوگ ہمیں خوشخبری سنانے لگے اور میرے دونوں ساتھیوں کو بھی خوشخبری دینے لگے۔ ایک سوار گھوڑے کو دوڑتا ہوا میرے پاس آیا اور بنی اسلم کا ایک آدمی دوڑ کر پہاڑ پر چڑھ گیا اور اس کی آواز گھوڑے سے بھی تیزی کے ساتھ میرے کانوں تک پہنچ گئی جب وہ شخص میرے پاس آیا جس کی میں نے آواز سنی کہ مجھے بشارت سنا رہا تھا تو میں نے بشارت دینے والے کو اپنے دونوں کپڑے اتار کر دے دیئے۔ خدا کی قسم ان کے سوا میرے پاس اس دن اور کپڑے نہ تھے۔ میں نے دو کپڑے ادھار لے کر پہنے اور میں رسول اللہ ﷺ کی طرف چل پڑا۔ پس

راستے میں مجھے کثیر لوگ ملے جو توبہ قبول ہونے پر مجھے مبارک باد دیتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے توبہ قبول ہونے کا آپ کو انعام مبارک ہو۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آخر کار میں مسجد نبوی میں داخل ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ وہاں رونق افروز تھے اور صحابہ کرام گرداگرد حاضر تھے، پس حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر میری طرف لپکے، حتیٰ کہ مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی۔ خدا کی قسم مہاجرین میں سے کوئی شخص ان کے سوا مجھ سے ملنے کے لیے نہیں اٹھا اور میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ احسان بھلا نہیں سکتا حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور خوشی کے سبب کا مبارک چہرۂ مبارکہ چمک رہا تھا، آج کا دن تمہیں مبارک ہو کہ جب سے تمہاری ماں نے تمہیں جنا اس وقت سے ایسا خیر وخوبی والا دن تم پر گزرا نہیں ہوگا، حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا یہ معافی آپ کی طرف سے ہوئی یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ مبارک یوں چمکنے لگتا تھا کہ گویا وہ چاند کا ٹکڑا ہے اور اس سے ہم آپ کی خوشی کا اندازہ کرلیا کرتے تھے جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو عرض کیکہ یا رسول اللہ! میں توبہ کی قبولیت کی خوشی میں اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ اور رسولِ خدا کے لیے صدقہ کردوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنا کچھ مال روک لو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ عرض کی کہ میں اپنا خیبر والا

حصہ روک لیتا ہوں۔ میں نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے اللہ تعالیٰ نے سچ کی وجہ سے بچا دیا ہے اور میری توبہ کی یہ علامت ہے کہ باقی زندگی میں سچ کے سوا کوئی بات نہیں کروں گا۔ پس خدا کی قسم میں کسی ایسے مسلمان کو نہیں جانتا جس پر اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کے سبب ایسی مہربانی کی ہو جیسی میرے اوپر فرمائی۔ اس وقت سے جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچی بات عرض کی تو میں نے آج تک جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید ہے کہ باقی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ رکھے گا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ وحی نازل فرمائی تھی۔ ترجمہ کنز الایمان: بیشک اللّٰہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر۔۔۔۔۔ تا۔۔۔۔ اور سچوں کے ساتھ ہو (پ ۱۱، التوبۃ ۱۱۷۔ ۱۱۹) پس خدا کی قسم مجھے اسلام کی طرف ہدایت دینے کے بعد سب سے بڑا انعام اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ فرمایا کہ اپنے رسول کے سامنے سچ بولنے کی توفیق دی اگر میں بھی آپ کے سامنے جھوٹ بولتا تو اسی طرح ہلاک ہوتا جیسے دوسرے لوگ جھوٹ بول کر ہلاک ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان جھوٹ بولنے والوں کے بارے میں وحی کے ذریعے فرمایا، شاید اتنا برا کسی کو نہ کہا ہو، چنانچہ فرمایا ترجمہ کنز الایمان: اب تمہارے آگے اللّٰہ کی قسم کھائیں گے جب تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے۔۔۔۔ تا۔۔۔۔ بیشک اللّٰہ تو فاسق لوگوں سے راضی نہ ہوگا (پ ۱۱، التوبۃ ۹۵۔۹۶) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ ہم تینوں کو اس حکم سے الگ رکھا گیا کیونکہ یہ ان لوگوں کے متعلق ہے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی حضور قسمیں کھائیں، آپ نے ان کی

بیعت لی اور ان کے لیے مغفرت کی دعا بھی مانگی اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارے معاملے کو ملتوی فرما دیا تھا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے بارے میں فیصلہ فرما دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور اس سے وہ لوگ مراد نہیں جو غزوۂ تبوک سے قصداً کر رہ گئے تھے بلکہ اس سے ہم پیچھے رہ جانے والے مراد ہیں اور ہمارے معاملے کو آپ نے موقوف رکھا، برخلاف ان لوگوں کے جنہوں نے قسمیں کھائیں، عذر پیش کیے اور ان کے عذر قبول بھی فرمالیے گئے تھے۔

80- بَابُ نُزُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجْرَ

رسولِ خدا ﷺ کا مقامِ حجر میں قیام فرما ہونا

4419- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ: «لاَ تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ، إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَجَازَ الوَادِيَ»

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مقام حجر کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا۔ ان ظالموں کے گھروں میں داخل نہ ہونا جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، کہیں تم پر بھی وہ عذاب نہ آجائے جو اُن پر آیا تھا بلکہ یہاں سے روتے ہوئے گزرنا۔ پھر آپ نے سر مبارک کو جھکالیا اور تیزی کے ساتھ اس مقام سے گزر گئے۔

4420- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الحِجْرِ: «لاَ تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلاَءِ المُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ»

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابۂ کرام سے فرمایا کہ حجر والوں کے گھروں میں نہ جانا کیونکہ ان پر عذاب فرمایا گیا تھا، مگر یہاں سے روتے ہوئے گزرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا۔

4419- راجع الحديث:433

4420- راجع الحديث:433

81- بَابٌ

4421 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ المُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: »ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقُمْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ المَاءَ - لاَ أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ - فَغَسَلَ وَجْهَهُ، وَذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ، فَضَاقَ عَلَيْهِ كُمُّ الجُبَّةِ، فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهِ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ«

4422 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى المَدِينَةِ قَالَ: هَذِهِ طَابَةُ، وَهَذَا أُحُدٌ، جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ"

4423 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَدَنَا مِنَ المَدِينَةِ، فَقَالَ: »إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا، مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا، وَلاَ قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ« ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ؟ قَالَ: »وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ، حَبَسَهُمُ العُذْرُ«

باب

عروہ بن مغیرہ اپنے والدِ محترم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی کسی ضرورت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو میں وضو کروانے کے لیے پانی ڈالنے لگا کہتے ہیں کہ مجھے تو خبر نہ تھی لیکن والدِ محترم نے بتایا کہ یہ غزوۂ تبوک کی بات ہے پس چہرہ مبارک دھویا، پھر دونوں بازوؤں کو دھونے لگے، چونکہ آستینیں تنگ تھیں اس لیے دونوں ہاتھ باہر نکال لیے تھے اور انہیں دھویا۔ پھر اپنے دونوں موزوں پر مسح فرمایا۔

حضرت ابن حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک سے واپسی پر نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا: یہ طابہ ہے اور یہ اُحد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے اور ہم مدینہ منورہ کے قریب آپہنچے تو آپ نے فرمایا کہ بیشک مدینہ میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ جب تم طویل سفر کرتے اور وادیوں کو عبور کررہے تھے تو اس وقت بھی وہ تمہارے ساتھ تھے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! وہ تو مدینہ منورہ میں تھے، پس آپ نے فرمایا کہ واقعی وہ مدینہ طیبہ میں رہے لیکن

4421- راجع الحدیث:182

4422- راجع الحدیث:1481

4423- راجع الحدیث:2838

82- بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ

4424- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى، مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ " فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ البَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ البَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ المُسَيِّبِ، قَالَ: «فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ»

4425- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: لَقَدْ نَفَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الجَمَلِ، بَعْدَ مَا كِدْتُ أَنْ أَلْحَقَ بِأَصْحَابِ الجَمَلِ فَأُقَاتِلَ مَعَهُمْ، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ، قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرَى، قَالَ: «لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً»

4426- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، يَقُولُ: أَذْكُرُ أَنِّي «خَرَجْتُ مَعَ الغِلْمَانِ إِلَى

انہیں عذر نے روکے رکھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیصر اور کسریٰ کے نام مکتوب

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اپنا مکتوب کسریٰ کے لیے روانہ فرمایا یعنی انہیں حکم دیا کہ بحرین کے حاکم تک پہنچا دیں اور حاکمِ بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے۔ جب اس نے مکتوب پڑھ لیا تو اسے پھاڑ ڈالا۔ زہری کا بیان ہے کہ ابن مسیب نے یہ بھی فرمایا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لیے دعا کی کہ وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک کلمہ نے جنگ جمل میں بڑا نفع پہنچایا جو میں نے آپ سے سنا تھا، حالانکہ میں جمل والوں میں شامل ہو کر فریق ثانی سے لڑنے والا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ اہلِ فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حکمران بنا لیا ہے تو آپ نے فرمایا: وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پاسکتی اپنے معاملات عورت کے سپرد کر دے۔

زہری نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے یہ بات یاد ہے کہ میں لڑکوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استقبال کرنے ثنیۃ

4424- راجع الحدیث: 4424,64

4425- سنن ترمذی: 2262، سنن نسائی: 5403

4426- راجع الحدیث: 3083

ثَنِيَّةِ الوَدَاعِ، نَتَلَقَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «. وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً »مَعَ الصِّبْيَانِ«

الوداع تک نکلا تھا۔ سفیان کا بیان ہے کہ زہری نے ایک مرتبہ غلمان کی جگہ صبیان کا لفظ استعمال فرمایا تھا۔

4427 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ، أَذْكُرُ أَنِّي »خَرَجْتُ مَعَ الصِّبْيَانِ نَتَلَقَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَى ثَنِيَّةِ الوَدَاعِ مَقْدَمَهُ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ«

زہری نے حضرت سائب بن یزید سے روایت کی کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے جب میں نبی کریم ﷺ کا استقبال کرنے کی غرض سے بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک نکلا تھا اور اس وقت آپ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے۔

83- بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ

نبی کریم ﷺ کی علالت اور وصال

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ. ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ} [الزمر: 31]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: بیشک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے (پ ۲۳، الزمر ۳۰-۳۱)

4428 - وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: »يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ، فَهَذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ ذَلِكَ السُّمِّ«

یونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم اپنے مرض وصال میں فرماتے، اے عائشہ! ہمیں میں اس کھانے کی تکلیف محسوس کرتا رہا جو میں نے خیبر میں کھایا تھا اور اب مجھے یوں لگتا ہے کہ اس زہر نے میری رگِ جان کو کاٹ دیا ہے۔

4429 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ أُمِّ الفَضْلِ بِنْتِ الحَارِثِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَقْرَأُ فِي المَغْرِبِ بِالْمُرْسَلاَتِ عُرْفًا، ثُمَّ مَا صَلَّى لَنَا

حضرت عبداللہ بن عباس حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز مغرب میں سورۂ المرسلات پڑھتے ہوئے سنا۔ پھر اس کے بعد آپ (ﷺ) نے وصال تک اور کوئی نماز نہیں پڑھائی۔

4427- راجع الحديث: 3083

4429- راجع الحديث: 763

بَعْدَهَا حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ«

4430 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ، فَسَأَلَ عُمَرُ، ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الآيَةِ: {إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالفَتْحُ} [النصر: 1]. فَقَالَ: »أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ« فَقَالَ: مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ

سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ حضرت عمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کو اپنے قریب بٹھایا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان جیسے ہمارے لڑکے ہیں۔ حضرت عمر نے جواب دیا کہ میں یہ سلوک ان کے علم کے سبب کرتا ہوں۔ پھر حضرت عمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت اذا جاء نصر اللہ والفتح کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کو ان کے وصال کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے بارے میں بھی اتنا ہی علم رکھتا ہوں جتنا تم رکھتے ہو۔

4431 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَوْمُ الخَمِيسِ، وَمَا يَوْمُ الخَمِيسِ؟ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ، فَقَالَ: »ائْتُونِي أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا« ، فَتَنَازَعُوا وَلاَ يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ، فَقَالُوا: مَا شَأْنُهُ، أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ؟ فَذَهَبُوا يَرُدُّونَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: »دَعُونِي، فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ« وَأَوْصَاهُمْ بِثَلاَثٍ، قَالَ: »أَخْرِجُوا المُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ العَرَبِ، وَأَجِيزُوا الوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ «وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ فَنَسِيتُهَا"

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہائے جمعرات! اور جمعرات کا دن کیا ہے؟ اس دن رسول اللہ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے لکھنے کی چیزیں لاکر دو تاکہ میں تمہیں ایسی تحریر لکھ دوں کہ میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہوسکو۔ کچھ لوگوں میں تنازعہ ہوا حالانکہ نبی کی بارگاہ میں تنازعہ مناسب نہ تھا۔ بعض حضرات کہنے لگے کہ شاید آپ بیماری کے سبب ایسا فرما رہے ہیں۔ پس انہوں نے دوبارہ جا کر معلوم کیا تو فرمایا اس بات کو جانے دو، میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم بلا رہے ہو اور آپ نے انہیں تین باتوں کی وصیت فرمائی (۱) مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا۔ سفیروں کے ساتھ اسی طرح حسن سلوک

4430- راجع الحديث: 4294,3627

4431- راجع الحديث: 114

4432- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي البَيْتِ رِجَالٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لاَ تَضِلُّوا بَعْدَهُ» . فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الوَجَعُ، وَعِنْدَكُمُ القُرْآنُ حَسْبُنَا، كِتَابُ اللَّهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ البَيْتِ وَاخْتَصَمُوا، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لاَ تَضِلُّوا بَعْدَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلاَفَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قُومُوا» قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ، فَكَانَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ: «إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ، مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الكِتَابَ، لِاخْتِلاَفِهِمْ وَلَغَطِهِمْ»

کرنا جیسے میں کرتا تھا، تیسری وصیت سے وہ خاموش ہو گئے یا فرمایا کہ میں بھول گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کا وقت نزدیک آیا تو کاشانۂ اقدس میں کافی لوگ جمع تھے، اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے قریب آجاؤ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دیتا ہوں تاکہ میرے بعد تم گمراہی سے بچے رہو۔ بعض حضرات کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدتِ مرض کے سبب ایسا فرما رہے ہیں، جبکہ قرآن کریم تمہارے پاس موجود ہے تو ہمارے لیے اللہ کی کتاب کافی ہے۔ پس اہلِ بیت نے اس خیال سے اختلاف کیا اور تنازعہ ہوا، بعض حضرات کہنے لگے کہ قریب جا کر تحریر لکھوالی جائے تاکہ ہم بعد میں گمراہی سے بچے رہیں، بعض حضرات نے کچھ اور رائے پیش کی، جب یہ اختلاف بڑھ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں سے اُٹھ جاؤ۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے کہ یہ کتنی بڑی مصیبت آپڑی تھی کہ بعض حضرات اختلاف اور بے فائدہ بات کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جس تحریر کو لکھنے کے لیے آپ فرماتے تھے اس کے درمیان حائل ہو گئے۔

4433,4434- حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرضِ وصال میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں نزدیک بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ ہم نے اس کے متعلق ان سے معلوم

4432- راجع الحدیث:114

4433,4434- راجع الحدیث:3625

فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ، فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ: »سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ يَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ«

کیا تو بتایا پہلی دفعہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے یہ سرگوشی فرمائی تھی کہ میرا اس مرض کے اندر ہی وصال ہوجائے گا۔ اس پر میں رونے لگی۔ دوبارہ آپ نے سرگوشی فرمائی تو مجھے یہ خبر دی کہ میرے اہل بیت سے تم سب سے پہلے میرے پیچھے آؤ گی۔ اس پر میں ہنس پڑی۔

4435 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ: "أَنَّهُ لاَ يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ، يَقُولُ: {مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ} [النساء: 69] الآيَةَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ سے سنا تھا کہ اللہ کے کسی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوتا جب تک اسے دنیا اور آخرت میں سے کسی ایک کو اختیار کر لینے کا اختیار نہ دیا جائے۔ پس میں نے نبی کریم ﷺ کو آپ کے مرض وصال میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ترجمہ کنز الایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں (پ ۵، النسآء ۶۹) اس وقت میں سمجھی کہ آپ کو بھی اختیار دیا گیا۔

4436 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَرَضَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلَ يَقُولُ: »فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ علیل ہوئے یعنی تو فرمایا کرتے کہ اعلیٰ کی رفاقت میں۔

4437 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، إِنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ، رسول اللہ ﷺ نے تندرستی کی حالت میں فرمایا۔ کسی نبی کی جان اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک

4435- انظر الحدیث: 4436،4437،4463،4586،6348،6509 صحیح مسلم: 6245،6246 سنن ابن ماجہ: 1620

4436- انظر الحدیث: 4435 راجع الحدیث: 4435

4437- انظر الحدیث: 4435

وَسَلَّمَ، وَهُوَ صَحِيحٌ يَقُولُ: "إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الجَنَّةِ، ثُمَّ يُحَيَّا أَوْ يُخَيَّرَ، فَلَمَّا اشْتَكَى وَحَضَرَهُ القَبْضُ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِ عَائِشَةَ غُشِيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا أَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهُ نَحْوَ سَقْفِ البَيْتِ، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى» فَقُلْتُ: إِذًا لاَ يُجَاوِرُنَا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حَدِيثُهُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ

جنت میں اسے اس کا مقام دکھایا نہ جائے۔ پھر چاہے زندہ رہے یا آخرت کو اختیار کرے، جب آپ علیل اور وصال کا وقت نزدیک آیا تو آپ کا سر مبارک حضرت عائشہ کے زانو پر تھا تو آپ کو غشی آ گئی جب افاقہ ہوا تو اپنی مبارک نگاہیں گھر کی چھت کی طرف فرمالیں اور کہا۔ اے اللہ! رفیق اعلیٰ میں رکھنا۔ میں جان گئی کہ جو بات آپ نے تندرستی کے ایام میں فرمائی وہ صحیح ہو رہی ہے۔

4438 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي، وَمَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سِوَاكٌ رَطْبٌ يَسْتَنُّ بِهِ، فَأَبَدَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ، فَأَخَذْتُ السِّوَاكَ فَقَصَمْتُهُ، وَنَفَضْتُهُ وَطَيَّبْتُهُ، ثُمَّ دَفَعْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنَّ اسْتِنَانًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ، فَمَا عَدَا أَنْ فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَهُ أَوْ إِصْبَعَهُ ثُمَّ قَالَ «فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى». ثَلاَثًا، ثُمَّ قَضَى، وَكَانَتْ تَقُولُ: مَاتَ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر حاضر ہوئے اور میں آپ کو سینے سے لگائے ہوئے تھی۔ حضرت عبدالرحمٰن کے پاس گیلی لکڑی کی مسواک تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو میں نے ان سے مسواک لے لی، اسے چبایا، نرم کیا اور پھر صاف کر کے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کردی۔ آپ نے خوب مسواک کی اور اس سے پہلے اتنی خوبصورتی کے ساتھ مسواک کرتے ہوئے میں نے آپ کو کبھی نہ دیکھا تھا۔ جب اس سے فراغت پائی تو کچھ دیر بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک یا انگشت مبارک آسمان کی طرف اٹھا کر کہا۔ اعلیٰ کی رفاقت میں۔ تین دفعہ یہی کہا اور پھر وصال فرما گئے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ بوقت وصال سر مبارک میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان تھا۔

4439 - حَدَّثَنِي حِبَّانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ: «أَنَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ علیل ہوتے تو اعوذ باللہ والی سورتیں وغیرہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے اور اپنے

4438- انظر الحدیث: 890

4439- انظر الحدیث: 5751,5735,5016 صحیح مسلم: 5680

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ، فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، طَفِقْتُ أَنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفِثُ، وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ«

جسم مبارک پر اپنا دست اقدس پھیرتے۔ جب آپ مرض وصال میں مبتلا ہوئے تو میں نے اعوذ باللہ والی سورتیں وغیرہ پڑھ کر دم کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر آپ کا دست اقدس پھیرا۔

4440- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ، وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَيَّ ظَهْرَهُ يَقُولُ: »اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور وصال سے پہلے آپ کی طرف بغور سنا جبکہ آپ نے پشت مبارک میرے ساتھ لگا کر سہارا لیا ہوا تھا تو زبان مبارک سے یوں گویا تھے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق سے ملا۔

4441- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ هِلاَلٍ الوَزَّانِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ: »لَعَنَ اللَّهُ اليَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ«، قَالَتْ عَائِشَةُ: »لَوْلاَ ذَلِكَ لَأُبْرِزَ قَبْرُهُ خَشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اُس مرض میں فرمایا، جس سے صحت یاب ہوکر نہ اٹھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر لعنت فرمائی کیونکہ انہوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔ اگر اسے مسجد بنا لینے کا اندیشہ نہ ہوتا تو آپ کی قبرِ انور کھول دی جاتی۔

4442- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ، اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ وَهُوَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت مبارک میں گرانی ہوئی اور علالت میں شدت آنے لگی تو آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے دورانِ علالت میرے گھر میں رہنے کی اجازت چاہی تو سب نے اجازت دے دی۔ پس آپ دو شخصوں کے سہارے وہاں سے تشریف لائے اور آپ کے قدم مبارک زمین

4440- انظر الحدیث:5674، صحیح مسلم:6244,6243، سنن ترمذی:3496

4441- راجع الحدیث:1330

4442- راجع الحدیث:198

بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الأَرْضِ، بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ، قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بِالَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ: »هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟« قَالَ: قُلْتُ: لاَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ« وَكَانَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ بَيْتِي وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ قَالَ: »هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ، لَمْ تُحْلَلْ أَوْ كِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ« فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ القِرَبِ، حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ، »أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ« قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَلَّى بِهِمْ وَخَطَبَهُمْ

سے گھسٹتے ہوئے آ رہے تھے۔ دونوں میں سے ایک حضرت عباس بن عبدالمطلب تھے اور دوسرے کوئی اور۔ عبیداللہ کا بیان ہے کہ مجھے عبداللہ نے بتایا کہ جس کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ذکر فرمایا تھا، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہیں اس دوسرے شخص کا علم ہے جس کا حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں لیا تھا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے نفی میں جواب دیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ حضرت علی تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب میرے گھر میں رونق افروز ہوئے تو آپ کے مرض میں اور بھی شدت ہوگئی۔ فرمایا کہ سات مشکیزے پانی میرے اوپر بہاؤ، جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں، شاید میں لوگوں کو کوئی وصیت کر سکوں۔ پس ہم نے آپ کو حضرت حفصہ زوجۂ نبی کریم ﷺ کے ایک برتن میں بٹھا دیا اور مشکیزے سے آپ کے اوپر پانی ڈالا گیا حتیٰ کہ آپ نے ہاتھ کے اشارے سے ہمیں منع فرما دیا حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر آپ لوگوں کی طرف تشریف لے گئے، پس اُنہیں نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔

4443,4444- وأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالاَ: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، وَهُوَ كَذَلِكَ يَقُولُ: »لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى اليَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ« يُحَذِّرُ مَا

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ اور عبداللہ بن عباس دونوں نے فرمایا کہ علالت کے ایام میں رسول اللہ ﷺ چادر کے اندر مبارک چہرہ کو چھپانے لگے تھے جب دل گھبراتا تو چہرۂ انور کو کھول لیتے۔ اور آپ یہی فرماتے: یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا ان کی

4443,4444- راجع الحدیث: 436,435

صَنَعُوا"

4445 - أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: "لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ، وَمَا حَمَلَنِي عَلَى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي: أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا، قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا، وَلاَ كُنْتُ أُرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ أَحَدٌ مَقَامَهُ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ، فَأَرَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ " رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو مُوسَى، وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس حرکت سے آپ بچنے کے لیے فرماتے۔

مجھے عبید اللہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے امامت کے فیصلے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہٹانے کی کوشش کی اور اس غرض سے بار بار عرض کی میرے دل میں بالکل یہ گمان نہیں تھا کہ لوگ بعد میں آپ کے جانشین سے محبت کریں گے بلکہ میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ جو آپ کا جانشین ہوگا لوگ اس کو بے برکت جانیں گے، پس میں چاہتی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں امامت کے لیے کھڑا نہ کریں۔ اس کو حضرت ابن عمر، حضرت ابو موسیٰ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔

4446 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الهَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: »مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي، فَلاَ أَكْرَهُ شِدَّةَ المَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا، بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب وصال فرمایا تو آپ کا سر مبارک میری ہنسلی اور ٹھوڑی سے لگا ہوا تھا۔ جب سے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کو دیکھا ہے تو کسی کے لیے موت کی سختی مجھے بری نہ لگی۔

4447 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الأَنْصَارِيُّ، وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَحَدَ الثَّلاَثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت کعب بن مالک انصاری ان تین اشخاص میں سے ایک ہیں جن کی توبہ قبول ہوئی تھی، ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے خبر دی کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرضِ وصال میں عیادت کر کے باہر نکلے تو لوگوں نے کہا۔ اے ابو الحسن! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت کیسی ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ اللہ کا شکر ہے اچھی ہے۔ پھر

4445- راجع الحدیث:198' صحیح مسلم:938

4446- راجع الحدیث:890' سنن نسائی:1829

4447- انظر الحدیث:6266

وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا حَسَنٍ، " كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، فَقَالَ: أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ بَارِئًا "، فَأَخَذَ بِيَدِهِ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ وَاللَّهِ بَعْدَ ثَلاَثٍ عَبْدُ العَصَا، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْفَ يُتَوَفَّى مِنْ وَجَعِهِ هَذَا، إِنِّي لَأَعْرِفُ وُجُوهَ بَنِي عَبْدِ المُطَّلِبِ عِنْدَ المَوْتِ، اذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنَسْأَلْهُ فِيمَنْ هَذَا الأَمْرُ، إِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذَلِكَ، وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ، فَأَوْصَى بِنَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّا وَاللَّهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَاهَا لاَ يُعْطِينَاهَا النَّاسُ بَعْدَهُ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لاَ أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عباس بن عبدالمطلب نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ اللہ کی قسم تم تین دن کے بعد لاٹھی کے غلام بن جاؤ گے، بخدا مجھے نظر آ رہا ہے کہ اس مرض میں رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوجائے گا کیونکہ میں نے موت کے وقت بنی عبدالمطلب کے چہرے دیکھے ہیں۔ تم ہماری طرف سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور خلافت کا ہمارے لیے سوال کرو۔ اگر خلیفہ ہم میں سے ہوگا تو ہمیں علم ہوجائے گا اور اگر دوسرے حضرات میں سے ہوگا تو ہمیں اس کا بھی معلوم ہوجائے گا اور آپ اسے ہمارے ساتھ نیک سلوک کی وصیت فرمائیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم میں تو خلافت کا رسول اللہ ﷺ سے ہرگز سوال نہیں کروں گا کیونکہ اگر آپ نے ہمارے لیے نفی میں جواب دیا اور عطا نہ فرمائی تو آپ کے بعد لوگ کبھی ہمیں خلافت نہ دیں گے اور اسی لیے بخدا میں تو رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں معلوم نہیں کروں گا۔

4448 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ المُسْلِمِينَ بَيْنَا هُمْ فِي صَلاَةِ الفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ، وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي لَهُمْ، لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ» كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي صُفُوفِ الصَّلاَةِ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ «، فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلاَةِ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مسلمان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیر کے دن نمازِ فجر ادا کر رہے تھے تو اچانک چونک اٹھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کا پردہ اٹھا کر مسلمانوں کو ملاحظہ فرما رہے تھے جبکہ وہ نماز کی صفوں میں تھے۔ پس آپ تبسم کی حد تک ہنسے۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تاکہ پہلی صف میں جا ملیں۔ ان کا گمان تھا کہ رسول اللہ ﷺ شاید نماز کے لیے آنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور دیگر مسلمانوں نے رسول

4448- راجع الحديث:680

فَقَالَ أَنَسٌ وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلاَتِهِمْ، فَرَحًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنْ أَتِمُّوا صَلاَتَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَأَرْخَى السِّتْرَ»

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی میں اپنی نمازیں توڑنے کا ارادہ کرلیا تھا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے اشارہ فرما دیا کہ اپنی نمازیں مکمل کرلو، پھر آپ حجرے میں داخل ہوگئے اور پردہ ڈال دیا۔

4449 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ، مَوْلَى عَائِشَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللَّهِ عَلَيَّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِي بَيْتِي، وَفِي يَوْمِي، وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ: دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ، وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ، فَقُلْتُ: آخُذُهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ: «أَنْ نَعَمْ» فَتَنَاوَلْتُهُ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: أُلَيِّنُهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ: «أَنْ نَعَمْ» فَلَيَّنْتُهُ، فَأَمَرَّهُ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ - يَشُكُّ عُمَرُ - فِيهَا مَاءٌ، فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي المَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ، يَقُولُ: «لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ» ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ، فَجَعَلَ يَقُولُ: «فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى» حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ

ابو عمر اور ذکوان مولیٰ حضرت عائشہ نے روایت کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ایک انعام یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال میرے گھر میں، میری باری کے روز میں اور اس حالت میں ہوا کہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ آپ کے وصال سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے اور آپ کے لعاب دہن کو ملا دیا۔ ہوا یوں کہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور ان کے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹیک دیئے ہوئے تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ مسواک کی جانب دیکھ رہے ہیں تو میں نے جان لیا کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ کیا اسے میں آپ کے لیے لے لوں؟ آپ نے سر مبارک سے اثبات کا اشارہ فرمایا پھر میں نے عرض کیکہ کیا اسے میں آپ کے لیے نرم کردوں؟ آپ نے اثبات میں سر مبارک سے اشارہ فرمایا۔ پس میں نے اسے چبا کر نرم کردیا اور آپ کے سامنے پانی کا ایک برتن رکھا ہوا تھا پس آپ اپنا دست مبارک پانی میں ڈال کر اسے اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے اور فرماتے۔ نہیں معبود مگر اللہ، بیشک موت تکالیف سے بھری ہوئی ہوتی ہے، پھر آپ نے ہاتھ اوپر اٹھایا اور کہنے لگے۔ اعلیٰ کی

4449- راجع الحدیث:3100

رفاقت میں، حتیٰ کہ آپ نے وصال فرمایا اور دست مبارک نیچے آ گیا۔

4450 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، يَقُولُ: «أَيْنَ أَنَا غَدًا، أَيْنَ أَنَا غَدًا» يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ، فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ، فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَاتَ فِي اليَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ، فِي بَيْتِي، فَقَبَضَهُ اللَّهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي، وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي، ثُمَّ قَالَتْ: دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِنِي هَذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، فَأَعْطَانِيهِ، فَقَضِمْتُهُ، ثُمَّ مَضَغْتُهُ، فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ، وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَدْرِي

ہشام بن عروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض وصال میں فرمایا کرتے۔ کل میں کس گھر میں ہوں گا؟ کل میں کس کے پاس ہوں گا؟ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار فرماتے تھے، پس آپ کی ازواجِ مطہرات نے اجازت دے دی کہ آپ جس کے پاس چاہیں وہاں رہیں، پس آپ وصال تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس دن آپ کا وصال ہوا ویسے بھی وہ میری ہی باری کا روز تھا۔ تو آپ کا سر مبارک میرے گلے اور سینے سے لگا ہوا تھا اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کے اور میرے لعاب دہن کو ایک جگہ ملا دیا اور بتایا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر آئے اور ان کے پاس مسواک تھی جس کے ساتھ وہ مسواک کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اس کی جانب دیکھنے لگے تو میں نے کہا، اے عبدالرحمٰن! یہ مسواک مجھے دے دو۔ پس انہوں نے وہ مجھے دیدی، پس میں نے وہ چبا کر رسول اللہ ﷺ کو دے دی۔ پس آپ نے اس کے ساتھ مسواک کی اور اس وقت آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

4451 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، وَفِي يَوْمِي، وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَكَانَتْ إِحْدَانَا تُعَوِّذُهُ بِدُعَاءٍ إِذَا مَرِضَ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میرے سینے کے ساتھ آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ جب آپ بیدار ہوتے تو ہم میں سے ہر ایک تعوذ پڑھ کر دعا مانگتی۔ چنانچہ اس موقع پر جب میں نے تعوذ پڑھا تو آپ نے آسمان کی طرف نظر

4451- راجع الحدیث: 890

فَذَهَبْتُ أُعَوِّذُهُ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، وَقَالَ: «فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى، فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى»، وَمَرَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَفِي يَدِهِ جَرِيدَةٌ رَطْبَةٌ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ بِهَا حَاجَةً، فَأَخَذْتُهَا، فَمَضَغْتُ رَأْسَهَا، وَنَفَضْتُهَا، فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ، فَاسْتَنَّ بِهَا كَأَحْسَنِ مَا كَانَ مُسْتَنًّا، ثُمَّ نَاوَلَنِيهَا، فَسَقَطَتْ يَدُهُ، أَوْ: سَقَطَتْ مِنْ يَدِهِ، فَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا، وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الآخِرَةِ

اٹھا کر کہا: اعلیٰ رفاقت میں، اعلیٰ رفاقت میں۔ ہمارے پاس عبدالرحمٰن بن ابوبکر آ گئے اور ان کے ہاتھ میں ایک سبز لکڑی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو میرا خیال ہوا کہ آپ کو اس کی حاجت محسوس ہو رہی ہے۔ پس میں نے وہ ان سے لے لی اور اس کا ایک سرا چبا کر نرم کر دیا، پھر وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دی، آپ نے اس کے ساتھ مسواک کی اور خوب تسلی سے مسواک کی اور پھر آپ اسے دینے لگے۔ پس وہ آپ نے پھینک دی یا دست مبارک سے گر گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس دن میرے اور آپ کے لعابِ دہن کو ایک جگہ ملا دیا جو آپ کا دنیا میں آخری اور آخرت میں پہلا روز تھا۔

4452,4453 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ، حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ المَسْجِدَ، فَلَمْ يُكَلِّمُ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ، فَتَيَمَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُغَشًّى بِثَوْبِ حِبَرَةٍ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكَى، ثُمَّ قَالَ: «بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، وَاللَّهِ لاَ يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَمَّا المَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ، فَقَدْ مُتَّهَا»

ابوسلمہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی رہائش گاہ سے سواری پر آئے۔ جب وہ آ کر اترے تو مسجد نبوی میں داخل ہوئے اور کسی شخص سے بات نہ کی حتیٰ کہ سیدھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے۔ حضور کو ایک یمنی کپڑے سے ڈھانپا ہوا تھا۔ انہوں نے چہرۂ انور کھولا، پھر جھکے، حضور ﷺ کو بوسہ دیا اور رونے لگے۔ پھر کہنے لگے۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں فرمائے گا۔ آپ کے لیے صرف یہی موت ہے جو لکھی ہوئی تھی اور واقع ہو گئی۔

4454 - قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ: اجْلِسْ يَا عُمَرُ،

زہری کا بیان ہے کہ ابوسلمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر نکلے تو حضرت عمر لوگوں

4452,4453- راجع الحدیث: 1242,1241

فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ، فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ، وَتَرَكُوا عُمَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: " أَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لاَ يَمُوتُ، قَالَ اللَّهُ: {وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ} [آل عمران: 144] إِلَى قَوْلِهِ {الشَّاكِرِينَ} [آل عمران: 144]، وَقَالَ: وَاللَّهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ هَذِهِ الآيَةَ حَتَّى تَلاَهَا أَبُو بَكْرٍ، فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ، فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا "

سے کچھ کہہ رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اے عمر! بیٹھ جاؤ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا تو لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر ان کی طرف بڑھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو تم میں سے حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کی عبادت کرتا ہے تو محمد مصطفٰے تو وصال فرما گئے اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے ۔۔۔۔تا۔۔۔۔ شکر والوں کو صلہ دے گا (پ ۴، آل عمران ۱۴۴) راوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم یوں لگتا تھا جیسے لوگوں کو یہ علم ہی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی نازل فرمائی تھی، جب حضرت ابوبکر نے اس آیت کی تلاوت فرمائی تو آپ سے سیکھ کر سب لوگ اسے پڑھنے لگے اور کوئی شخص ایسا نہ رہا جو اس کی تلاوت نہ کر رہا ہو۔

4454م- فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ: »وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلاَهَا فَعَقِرْتُ، حَتَّى مَا تُقِلُّنِي رِجْلاَيَ، وَحَتَّى أَهْوَيْتُ إِلَى الأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلاَهَا، عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ«

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! مجھے یوں لگا کہ گویا میں نے پہلی بار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا۔ میں ڈر گیا، میری دونوں ٹانگیں کانپنے لگیں، حتیٰ کہ دھڑام سے زمین پر گر گیا، جب میں نے یہ سنا کہ نبی کریم ﷺ وصال فرما گئے ہیں۔

4455,4456,4457- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد آپ کو بوسہ دیا تھا۔

4454م- راجع الحدیث: 1416,1242

4455,4456,4457- راجع الحدیث: 1242,1241، سنن نسائی: 1839، سنن ابن ماجہ: 1457

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ «قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ»

4458 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، وَزَادَ قَالَتْ عَائِشَةُ: لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا: «أَنْ لَا تَلُدُّونِي» فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ المَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: «أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي». قُلْنَا كَرَاهِيَةَ المَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ: «لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي البَيْتِ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا العَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ علالت کے دوران ہم نے نبی کریم ﷺ کو دوائی پلائی حالانکہ آپ اشارے سے ہمیں منع فرما رہے تھے کہ دوا نہ پلاؤ۔ ہم یہی کہتے رہے کہ آپ اسی طرح انکار فرما رہے ہیں جیسے ہر مریض انکار کیا کرتا ہے، جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرماتے لگے، کیا میں نے تمہیں دوا پلانے سے منع نہیں کیا تھا؟ ہم نے عرض کیکہ شاید یہ اسی طرح ہے جیسے ہر مریض انکار کیا کرتا ہے، آپ نے فرمایا کہ گھر میں اس وقت جتنے بھی موجود ہیں سب کو دوا پلاؤ ماسوائے عباس کے کیونکہ یہ اس وقت موجود نہ تھے۔

4458م - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس حدیث کی سند یہ ہے ابوالزناد، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ نبی کریم ﷺ۔

4459 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ، فَقَالَتْ: مَنْ قَالَهُ؟ «لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَمُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ، فَانْخَنَثَ فَمَاتَ فَمَا شَعَرْتُ فَكَيْفَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ؟»

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ کسی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی کو وصی بنایا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ کس نے کہا؟ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے میرے سینے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی، پھر آپ نے کلی کرنے کے لیے طشت طلب فرمایا، تو مجھے بھی معلوم نہ ہوا اور آپ کا وصال ہو گیا۔ بتائیے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے لیے وصیت کب فرمادی؟

4460 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ

طلحہ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ

4458م- انظر الحديث: 6897,6886,5712 صحيح مسلم: 5725

4459- راجع الحديث: 2741

4460- راجع الحديث: 2740

مِغْوَلٍ، عَنْ طَلْحَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَقَالَ: لاَ. فَقُلْتُ: كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الوَصِيَّةُ، أَوْ أُمِرُوا بِهَا؛ قَالَ: «أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ»

تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں، میں نے پوچھا کہ پھر لوگوں پر وصیت کرنا کیسے فرض ہوا یا کس نے اُنہیں اس کا حکم دیا؟ فرمایا: وصیت کرنا اللہ کی کتاب کے مطابق ہے۔

4461 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الحَارِثِ، قَالَ: «مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا، وَلاَ دِرْهَمًا، وَلاَ عَبْدًا، وَلاَ أَمَةً، إِلَّا بَغْلَتَهُ البَيْضَاءَ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا، وَسِلاَحَهُ، وَأَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيلِ صَدَقَةً»

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ درہم و دینار چھوڑے اور نہ لونڈی غلام، سوائے ایک سفید خچر کے جس پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اور ہتھیاروں کے اور کچھ زمین کے جو آپ نے مسافروں کے لیے وقف کر رکھی تھی۔

4462 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ: وَا كَرْبَ أَبَاهُ، فَقَالَ لَهَا: «لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ اليَوْمِ»، فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ، أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ، يَا أَبَتَاهْ، مَنْ جَنَّةُ الفِرْدَوْسِ مَأْوَاهْ يَا أَبَتَاهْ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهْ، فَلَمَّا دُفِنَ، قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ: يَا أَنَسُ أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرض شدید ہوا اور آپ پر غشی طاری ہوئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ ہائے میرے بابا جان کی تکلیف آپ نے ان سے فرمایا۔ تمہارے باباجان کو آج کے بعد تکلیف نہ ہوگی جب حضور کا وصال ہوگیا تو انہوں نے کہا۔ اے باباجان! رب کریم نے آپ کی دعا قبول فرمائی۔ باباجان! آپ تو جنت الفردوس میں تشریف فرما ہیں۔ باباجان! میں اس غم کی خبر حضرت جبرئیل کو سناتی ہوں۔ جب آپ کو دفن کیا جاچکا تو حضرت فاطمہ نے حضرت انس سے کہا کہ تمہارے دلوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مٹی ڈالنا کیسے برداشت کرلیا۔

84-بَابُ آخِرِ مَا تَكَلَّمَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری کلام

4463 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

سعید بن مسیب نے کتنے ہی اہل علم کی موجودگی

4461- راجع الحدیث:2739

4462- سنن ابن ماجہ:1630

4463- راجع الحدیث:4435، صحیح مسلم:6247

اللَّهِ، قَالَ يُونُسُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ العِلْمِ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: «إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الجَنَّةِ، ثُمَّ يُخَيَّرَ» فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ، وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى سَقْفِ البَيْتِ، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الأَعْلَى» . فَقُلْتُ: إِذًا لاَ يَخْتَارُنَا، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ، قَالَتْ: فَكَانَتْ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الأَعْلَى»

میں بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحت یابی کی حالت میں فرمایا کرتے کہ کسی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوتا جب تک وہ اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہ لے، پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔ جب آپ علیل ہوئے تو آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ آپ پر غشی طاری ہوگئی۔ جب افاقہ ہوا تو آپ نے مبارک نگاہیں گھر کی چھت سے لگالیں۔ پھر کہا۔ اے اللہ رفیقِ اعلیٰ۔ میں نے عرض کی کہ کیا اب آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے؟ اور میں سمجھ گئی کہ جو آپ ہم سے اشارہ فرمایا کرتے تھے وہ درست ہے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کا آخری کلام یہی ہے۔ اے اللہ! رفیق اعلیٰ۔

85- بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال

4464,4465 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، يُنْزَلُ عَلَيْهِ القُرْآنُ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا»

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس سال مکہ مکرمہ میں رہے جبکہ آپ پر قرآن کریم نازل ہورہا تھا اور دس سال مدینہ منورہ میں۔

4466 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ»

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔

4466م- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ سعید بن مسیب (رضی

4464,4465- راجع الحدیث: 3851

4466م- راجع الحدیث: 3536

بْنُ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ

86- بَابٌ

4467 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلاَثِينَ»

87- بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ

4468- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ الفُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ، فَقَالُوا فِيهِ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِي أُسَامَةَ وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ»

4469 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ

اللہ عنہ) نے بھی مجھے ایسا ہی بتایا ہے۔

وصال کے وقت نبی کریم ﷺ کی زرہ رہن رکھی ہوئی تھی

اسود بن یزید نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس دینار یا تیس صاع اناج کے بدلے گروی رکھی ہوئی تھی۔

نبی کریم ﷺ کا مرضِ وصال میں اسامہ بن زید کو امیر لشکر بنانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت اُسامہ کو مسلمانوں کا امیر لشکر بنایا تو کچھ لوگ باتیں کرنے لگے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے علم ہوا ہے کہ تم اسامہ کے متعلق بات کرتے ہو حالانکہ وہ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک لشکر روانہ فرمانے لگے اور اس کا سپہ سالار حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا۔ ان کی امارت پر کچھ حضرات نے اعتراض کیا تو رسول اللہ ﷺ خطبہ دیتے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اگر تمہیں اس کی امارت پر اعتراض ہے تو اس سے پہلے تم اس کے والدِ ماجد کی امارت پر بھی تو اعتراض کر چکے

4467- راجع الحدیث:2068

4468- راجع الحدیث:3730

4469- راجع الحدیث:3730، سنن ترمذی:3816

اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ«

ہو۔ حالانکہ خدا کی قسم وہ امارت کے اہل تھے اور مجھے سب لوگوں سے محبوب تھے اور ان کے بعد یہ مجھے سب لوگوں سے محبوب ہے۔

88-بَابٌ

وصال کے بعد ایک واقعہ

4470 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الحَارِثِ، عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، أَنَّهُ قَالَ لَهُ: مَتَى هَاجَرْتَ؟ قَالَ: خَرَجْنَا مِنَ اليَمَنِ مُهَاجِرِينَ، فَقَدِمْنَا الجُحْفَةَ، فَأَقْبَلَ رَاكِبٌ، فَقُلْتُ لَهُ: الخَبَرَ؟ فَقَالَ: »دَفَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ خَمْسٍ«. قُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ فِي لَيْلَةِ القَدْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، أَخْبَرَنِي بِلاَلٌ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَنَّهُ فِي السَّبْعِ فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ«

ابوالخیر نے صنابحی سے معلوم کیا کہ آپ نے کب ہجرت کی انہوں نے فرمایا کہ ہم یمن سے ہجرت کر کے چلے تو جب جحفہ کے مقام پر پہنچے تو ایک سوار ہمارے پاس پہنچا، جس سے ہم نے مدینہ طیبہ کے حالات پوچھے تو اس نے جواب دیا کہ پانچ دن ہو گئے جب ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زمین کے سپرد کر دیا تھا۔ ابوالخیر نے پوچھا۔ کیا آپ شب قدر کے متعلق کچھ جانتے ہیں؟ جواب دیا، ہاں مجھے نبی کریم کے مؤذن حضرت بلال نے بتایا کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی ساتویں رات ہے۔

89-بَابٌ: كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوات کے تعداد

4471 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ، قُلْتُ: " كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ"

ابو اسحاق نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کتنے غزوات میں شامل ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ سترہ غزوات میں۔ میں نے پھر پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کل کتنے غزوات فرمائے؟ جواب دیا کہ انیس غزوات۔

4472 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا البَرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: »غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ«

ابو اسحاق بن رجاء نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میں نے پندرہ غزوات میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔

-4471 راجع الحديث:3949

4473 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الحَسَنِ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ بْنِ هِلاَلٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ كَهْمَسٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً»

ابن بریدہ اپنے والدِ ماجد حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ غزوات میں شامل ہونے کا شرف حاصل کیا ہے۔

☆☆☆☆☆

4473- صحیح مسلم:4673

بسم الله الرحمن الرحيم

65- كِتَابُ تَفْسِيرِ القُرْآنِ

{الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ} [الفاتحة: 1]: »اسْمَانِ مِنَ الرَّحْمَةِ، الرَّحِيمُ وَالرَّاحِمُ بِمَعْنًى وَاحِدٍ، كَالعَلِيمِ وَالعَالِمِ«

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي فَاتِحَةِ الكِتَابِ

وَسُمِّيَتْ أُمَّ الكِتَابِ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِكِتَابَتِهَا فِي المَصَاحِفِ، وَيُبْدَأُ بِقِرَاءَتِهَا فِي الصَّلاَةِ، وَالدِّينُ: الجَزَاءُ فِي الخَيْرِ وَالشَّرِّ، كَمَا تَدِينُ تُدَانُ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " {بِالدِّينِ} [الانفطار: 9]: بِالحِسَابِ، {مَدِينِينَ} [الواقعة: 86]: مُحَاسَبِينَ"

4474 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ المُعَلَّى، قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي فِي المَسْجِدِ، فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي، فَقَالَ: " أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ: {اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ} [الأنفال: 24] . ثُمَّ قَالَ لِي: »لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّوَرِ فِي القُرْآنِ، قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ المَسْجِدِ« . ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ، قُلْتُ لَهُ: »أَلَمْ تَقُلْ لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ سُورَةٍ فِي القُرْآنِ« ، قَالَ: {الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ} [الفاتحة: 2] »هِيَ السَّبْعُ المَثَانِي، وَالقُرْآنُ العَظِيمُ الَّذِي

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قرآن کریم کی تفسیر کا بیان

رحمٰن اور رحیم ذات باری تعالیٰ کے دونوں نام رحمت سے ہیں۔ رحیم اور راحم اسی طرح ہم معنی ہیں جیسے علیم اور عالم ہیں۔

سورۂ فاتحہ کی تفسیر

اس سورت کو ام الکتاب بھی کہتے ہیں کیونکہ اس سے قرآن کریم کی کتابت شروع ہوتی ہے اور نماز کا آغاز بھی اسی کی قرأت سے ہوتا ہے۔ الدین سے بھلائی اور برائی کا بدلہ مراد ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ جیسی کرنی ویسی بھرنی، مجاہد کا قول ہے کہ الدین سے حساب مراد ہے اور مدینین سے جن کا حساب لیا گیا ہو۔

حضرت ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب فرمایا لیکن میں آپ کے بلانے پر حاضر نہ ہوا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی (پ ۹، انفال ۲۴) پھر مجھ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسی سورت نہ بتاؤں جو قرآن کریم کی تمام سورتوں کی سردار ہے، اس سے پہلے کہ تم مسجد سے نکلو پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور جب مسجد سے تشریف لے جانے لگے تو میں نے عرض کی۔ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ میں تجھے ایک ایسی سورت بتاؤں گا جو

4474- انظر الحدیث: 5006،4703،4637 سنن ابو داؤد: 1458 سنن نسائی: 912 سنن ابن ماجہ: 3785

أُوتِيتُهُ»

قرآن کریم کی تمام سورتوں کی سردار ہے؟ فرمایا۔ وہ الحمد شریف ہے۔ یہی سبع ثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمائی گئی ہے۔

2-بَابُ {غَيْرِ المَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ} [الفاتحة: 7]

4475- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا قَالَ الإِمَامُ: {غَيْرِ المَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ} [الفاتحة: 7] فَقُولُوا آمِينَ، فَمَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ المَلاَئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"

غیر المغضوب علیهم ولا الضالین کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب امام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہا کرو۔ پس جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کے کہنے سے موافقت کر گیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

2- سُورَةُ البَقَرَةِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ البقرہ

1-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ: {وَعَلَّمَ آدَمَ الأَسْمَاءَ كُلَّهَا} [البقرة: 31]

4476- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وقَالَ لِي خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَجْتَمِعُ المُؤْمِنُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ أَبُو النَّاسِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلاَئِكَتَهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ

وَعلّم آدم الاسماء كُلّها کی تفسیر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بروز قیامت اہل ایمان جمع ہو کر کہیں گے کہ ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کسی سے شفاعت کروائیں۔ پس یہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا، آپ کے لیے فرشتوں سے سجدہ کروایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے، لہٰذا آپ اپنے رب کی بارگاہ میں

4475- راجع الحديث: 782

4476- راجع الحديث: 44، صحيح مسلم: 475، سنن ابن ماجه: 4312

كُلِّ شَيْءٍ، فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ ذَنْبَهُ فَيَسْتَحِي، ائْتُوا نُوحًا، فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ سُؤَالَهُ رَبَّهُ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ فَيَسْتَحِي، فَيَقُولُ: ائْتُوا خَلِيلَ الرَّحْمَنِ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، ائْتُوا مُوسَى، عَبْدًا كَلَّمَهُ اللَّهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ قَتْلَ النَّفْسِ بِغَيْرِ نَفْسٍ، فَيَسْتَحِي مِنْ رَبِّهِ، فَيَقُولُ: ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ، وَكَلِمَةَ اللَّهِ وَرُوحَهُ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَأْتُونِي، فَأَنْطَلِقُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ عَلَى رَبِّي، فَيُؤْذَنَ لِي، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ، وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُدْخِلُهُمُ الجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ إِلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي مِثْلَهُ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُدْخِلُهُمُ الجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ، فَأَقُولُ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ القُرْآنُ، وَوَجَبَ عَلَيْهِ الخُلُودُ " قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ القُرْآنُ، يَعْنِي قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: {خَالِدِينَ فِيهَا} [البقرة: 162]

ہماری شفاعت فرمائیں، تاکہ ہمیں راحت ملے اور اس مصیبت سے نجات پائیں۔ وہ فرمائیں گے کہ تمہارا یہ کام مجھ سے پورا نہیں ہوگا۔ مجھے اپنی خطا یاد ہے جس کے سبب میں نادم ہوں۔ تم حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہوجاؤ کیونکہ وہ ایسے رسول ہیں جنہیں زمین والوں کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا گیا تھا۔ پس یہ ان کی خدمت میں حاضر ہوجائیں گے، وہ فرمائیں گے کہ تمہارا یہ کام مجھ سے پورا نہیں ہوگا۔ پھر اپنے اس سوال کو یاد کریں گے جو اپنے رب سے کیا اور جس کا انہیں علم نہ تھا۔ پس اس پر نادم ہوکر فرمائیں گے کہ تم اللہ کے خلیل کی خدمت میں چلے جاؤ، یہ ان کی خدمت میں حاضر ہوجائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ تمہارا یہ کام مجھ سے پورا نہیں ہوگا۔ تم حضرت موسیٰ کی خدمت میں جاؤ۔ وہ ایسے خاص بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہم کلامی کا شرف بخشا اور انہیں توریت عطا فرمائی۔ پس یہ ان کی خدمت میں حاضر ہوجائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ تمہارا یہ کام مجھ سے پورا نہیں ہوسکے گا اور انہوں نے بغیر کسی سبب کے جو ایک آدمی کو مار ڈالا تھا اسے یاد کر کے اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے شرمائیں گے۔ پھر فرمائیں گے کہ تم حضرت عیسیٰ کی خدمت میں چلے جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے اس کے رسول، اللہ کا ایک کلمہ اور اُس کی طرف کی روح ہیں۔ وہ بھی فرمائیں گے کہ تمہارا کام مجھ سے پورا نہیں ہوگا۔ تم محمد مصطفےٰ کی خدمت میں حاضر ہوجاؤ، وہ ایسے خاص بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلوں کے اور ان کے پچھلوں کے گناہ بخش دیئے ہیں۔ پس میں سب کو لے کر بارگاہ خداوندی کی طرف چل پڑوں گا، حتیٰ کہ میں اپنے پروردگار سے اجازت طلب کروں

گا تو مجھے اجازت دیدی جائیگی، جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں چلا جاؤں گا، پھر سجدے میں رہوں گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر مجھ سے فرمایا جائے گا کہ اپنا سر اٹھاؤ اور مانگو تمہیں دیا جائے گا، کہو سُنا جائے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی ایسی حمدیں بیان کروں گا جن کی مجھے تعلیم فرمائی جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا، جس کی میرے لیے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی تو میں ایک جماعت کو جنت میں داخل کر کے واپس لوٹ آؤں گا۔ پھر میں اپنے رب کو دیکھ کر حسب سابق کروں گا۔ حکم ہوگا کہ شفاعت کرو اور میرے لیے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی تو میں دوسری جماعت کو جنت میں داخل کر کے واپس لوٹ آؤں گا۔ پھر تیسری مرتبہ اسی طرح واپس آؤں گا۔ پھر چوتھی دفعہ اسی طرح واپس لوٹوں گا۔ اس کے بعد میں کہوں گا اب جہنم میں صرف وہی لوگ باقی رہ گئے ہیں جنہیں قرآن کریم نے روک رکھا ہے اور جس پر ہمیشہ جہنم میں رہنا واجب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے روکنے سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: ہمیشہ رہیں گے اس میں (پ ۲، البقرۃ ۱۶۲)۔

2-بَابٌ

سورۃ البقرہ کے بعض الفاظ کا مفہوم

قَالَ مُجَاهِدٌ: {إِلَى شَيَاطِينِهِمْ} [البقرة: 14] »أَصْحَابِهِمْ مِنَ المُنَافِقِينَ وَالمُشْرِكِينَ« {مُحِيطٌ بِالكَافِرِينَ} [البقرة: 19] : »اللَّهُ جَامِعُهُمْ« {عَلَى الخَاشِعِينَ} [البقرة: 45] : »عَلَى المُؤْمِنِينَ حَقًّا« قَالَ مُجَاهِدٌ: {بِقُوَّةٍ} [البقرة:

مجاہد کا قول ہے کہ شیٰطینهم سے مراد اس کے ساتھی جو منافق اور مشرک ہیں۔ محیط بالکفرین یعنی اللہ تعالیٰ انہیں جمع کرنے والا ہے۔ علی الخاشعین یعنی حقیقی اہل ایمان پر۔ بقوۃ بساط کے مطابق عمل کرنا۔ ابو العالیہ کا قول ہے کہ مرض سے

63] : »يَعْمَلُ بِمَا فِيهِ « وَقَالَ أَبُو العَالِيَةِ: {مَرَضٌ} [البقرة: 10] : »شَكٌّ « {وَمَا خَلْفَهَا} [البقرة: 66] : »عِبْرَةٌ لِمَنْ بَقِيَ « {لاَ شِيَةَ} [البقرة: 71] : »لاَ بَيَاضَ « وَقَالَ غَيْرُهُ: {يَسُومُونَكُمْ} [البقرة: 49] : " يُولُونَكُمُ الوَلاَيَةُ - مَفْتُوحَةٌ - مَصْدَرُ الوَلاَءِ، وَهِيَ الرُّبُوبِيَّةُ، إِذَا كُسِرَتِ الوَاوُ فَهِيَ الإِمَارَةُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: الحُبُوبُ الَّتِي تُؤْكَلُ كُلُّهَا فُومٌ " وَقَالَ قَتَادَةُ: {فَبَاءُوا} : »فَانْقَلَبُوا « وَقَالَ غَيْرُهُ: {يَسْتَفْتِحُونَ} [البقرة: 89] : يَسْتَنْصِرُونَ، {شَرَوْا} [البقرة: 102] : بَاعُوا، {رَاعِنَا} [البقرة: 104] : مِنَ الرُّعُونَةِ، إِذَا أَرَادُوا أَنْ يُحَمِّقُوا إِنْسَانًا، قَالُوا: رَاعِنًا، {لاَ تَجْزِي} [لقمان: 33] : لاَ تُغْنِي، {خُطُوَاتِ} [البقرة: 168] : مِنَ الخَطْوِ، وَالمَعْنَى: آثَارَهُ {ابْتَلَى} [البقرة: 124] : اخْتَبَرَ "

شک مراد ہے۔ صبغتۃ دین، وما خلفها باقی لوگوں کے لیے عبرت۔ لاشیته فیها سفیدی نہیں ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ یسومونکم تمہیں تکلیف پہنچاتے ہیں۔ الولایۃ اگر یہ مفتوح ہو تو اس کا مصدر ولا ہے جس کا مطلب ہے ربوبیت اور اگر مکسور ہو تو اس سے امارت مراد ہے، بعض حضرات کا قول ہے کہ وہ اناج جو کھایا جاتا ہے اسے فوم کہتے ہیں۔ فادراءتم یعنی تم نے اختلاف کیا۔ قتادہ کا قول ہے کہ فباءوا اسے مراد ہے لوٹ گئے۔ یستفتحون مدد مانگتے تھے۔ شروا انہوں نے خریدا۔ راعنا رعونت سے ہے۔ جب کسی شخص کو بیوقوف بنانا ہو تو راعنا کہتے ہیں۔ لاتجزی کچھ کام نہ آئے گی۔ ابتلی آزمائش۔ خطوات یہ الخطو سے بنا ہے جس سے مراد کسی کے نقوش قدم ہیں۔

3-بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: {فَلاَ تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ} [البقرة: 22]

فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کی تفسیر

4477- حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: »أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ«. قُلْتُ: إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: »وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ«. قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: »أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ«

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا شمار ہوتا ہے؟ فرمایا کہ تو کسی کو اللہ تعالیٰ کے برابر ٹھہرائے حالانکہ اسی نے تجھے پیدا کیا ہے، میں نے عرض کی کہ واقعی یہ تو بہت بڑا گناہ ہے، پھر میں نے عرض کیا کہ اس کے بعد کون سا گناہ ہے؟ فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کردے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ میں نے عرض

4477- انظر الحدیث: 4761،6001،6811،6861،7520،7532، راجع الحدیث: 4207

کی کہ اس کے بعد؟ فرمایا، پھر یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔

4- بَابٌ: وَقَوْلُهُ تَعَالَى:

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ کی تفسیر

{وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ المَنَّ وَالسَّلْوَى كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ} [البقرة: 57]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے ابر کو تمہارا سائبان کیا اور تم پر من اور سلوٰی اتارا کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور انہوں نے کچھ ہمارا نہ بگاڑا ہاں اپنی ہی جانوں کا بگاڑ کرتے تھے (پ ۱، البقرة ۵۷)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " المَنُّ: صَمْغَةٌ، وَالسَّلْوَى: الطَّيْرُ "

مجاہد کا قول ہے کہ من ایک درخت کا گوند اور سلوٰی ایک پرندے کا نام ہے۔

4478 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الكَمْأَةُ مِنَ المَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ»

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھمبی یا ترنجبین بھی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔

5- بَابٌ

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا۔۔۔۔ کی تفسیر

{وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ القَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا البَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ المُحْسِنِينَ} [البقرة: 58]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اور جب ہم نے فرمایا اس بستی میں جاؤ پھر اس میں جہاں چاہو بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور قریب ہے کہ نیکی والوں کو اور زیادہ دیں (پ ۱، البقرة ۵۸)

4479 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنِ ابْنِ المُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا

4478- انظر الحدیث: 5708,4639، صحیح مسلم: 5316,5315,5314,5313,5312,5311,5310، سنن ترمذی: 2067، سنن ابن ماجہ: 3454

4479- راجع الحدیث: 3403

هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ: {ادْخُلُوا البَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ} [البقرة: 58]. فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ، فَبَدَّلُوا، وَقَالُوا: حِطَّةٌ، حَبَّةٌ فِي شَعَرَةٍ"

کہ اِس دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور یہ کہتے جانا کہ ہمارے گناہ معاف ہوں۔ پس وہ شہر میں سرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کہتے ہوئے گئے کہ دانہ بالی میں یعنی انہوں نے حطّة کی جگہ لفظ حبة کہا تھا۔

6-بَابُ {مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ} [البقرة: 97]

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ کی تفسیر

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: جَبْرَ وَمِيكَ وَسَرَافِ: عَبْدٌ، إِيلْ: اللَّهُ

عکرمہ کا قول ہے کہ جبر، میک اور سراف کا معنی بندہ ہے اور ایل سے مراد اللہ ہے۔

4480- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ، بِقُدُومِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلاَثٍ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ: فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟، وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الجَنَّةِ؟، وَمَا يَنْزِعُ الوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ؟ قَالَ: »أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِيلُ آنِفًا« قَالَ: جِبْرِيلُ؟: قَالَ: »نَعَمْ«، قَالَ: ذَاكَ عَدُوُّ اليَهُودِ مِنَ المَلاَئِكَةِ، فَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ: {مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ} [البقرة: 97]. »أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ المَشْرِقِ إِلَى المَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ المَرْأَةِ نَزَعَ الوَلَدَ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ المَرْأَةِ نَزَعَتْ« . قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے یہ سنا کہ رسول اللہ ﷺ اس سرزمین میں تشریف لے آئے ہیں تو وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوکر کہنے لگے۔ میں آپ سے تین باتیں معلوم کرنا چاہتا ہوں جنہیں نبی کے سوا دوسرا نہیں جانتا۔(۱) قیامت کی سب سے پہلی علامت کون سی ہے؟ (۲) اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا کیا ہوگا؟ (۳) بچہ اپنے باپ یا ماں سے کیوں مشابہت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے ابھی ابھی ان کے جواب بتائے ہیں۔ پوچھا کہ جبرئیل نے؟ فرمایا، ہاں۔ کہنے لگے کہ فرشتوں میں سے وہ تو یہود کے دشمن ہیں پس آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنز الایمان: تم فرمادو جو کوئی جبریل کا دشمن ہو تو اس نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا (پ ۱، البقرۃ ۹۷) پھر فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی علامت وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے دھکیل کر مغرب میں لے جائے گی (۲) اہل جنت

4480- راجع الحديث: 3329

رَسُولُ اللَّهِ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اليَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ، وَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلاَمِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ يَبْهَتُونِي، فَجَاءَتِ اليَهُودُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ فِيكُمْ». قَالُوا: خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا، وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا، قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ». فَقَالُوا: أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا، وَانْتَقَصُوهُ، قَالَ: فَهَذَا الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

کا سب سے پہلا کھانا مچھلی کی کلیجی کا کنارا ہوگا۔ (۳)اور جب آدمی کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجاتا ہے تو بچہ باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی غالب آجائے تو بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ پھر عرض کی۔ یا رسول اللہ! قوم یہود بڑی بہتان تراش ہے، آپ کے میرے بارے میں دریافت فرما لینے سے پہلے اگر انہیں میرے اسلام لے آنے کا علم ہوگیا تو مجھ پر الزام تراشی کریں گے، جب یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوگئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ عبداللہ تمہارے اندر کیسا شخص ہے؟ کہنے لگے کہ وہ ہم میں اچھا شخص ہے اور اچھے شخص کا بیٹا ہے۔ وہ ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ فرمایا اگر تم دیکھو کہ عبداللہ بن سلام مسلمان ہوگیا ہے تو؟ کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ اسے ایسا کرنے سے محفوظ رکھے، پس حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ باہر نکل آئے اور کہنے لگے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک محمد اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں، کہنے لگے کہ یہ ہم میں برا شخص ہے اور برے شخص کا بیٹا ہے اور توہین کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اسی خوف سے یہ عرض کی تھی۔

7- بَابُ قَوْلِهِ: {مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا} [البقرة: 106]

مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا ۔۔۔۔ کی تفسیر

4481 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى،

سعید بن جبیر، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ

4481- انظر الحديث: 5005

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: " أَقْرَؤُنَا أُبَيٌّ، وَأَقْضَانَا عَلِيٌّ، وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ قَوْلِ أُبَيٍّ، وَذَاكَ أَنَّ أُبَيًّا يَقُولُ: لاَ أَدَعُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ". وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا} [البقرة: 106]

عنہما سے راوی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں سب سے بڑے قاری حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور سب سے بڑے قاضی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں، لیکن ہم ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے اس قول کو چھوڑ دیتے ہیں جبکہ انہوں نے کہا ہے کہ جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اسے نہیں چھوڑوں گا حالانکہ نسخ کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے (پ ۱، البقرۃ ۱۰۶)

8- بَابُ {وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ} [البقرة: 116]

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ کی تفسیر

4482 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ اللَّهُ: «كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، وَشَتَمَنِي، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَزَعَمَ أَنِّي لاَ أَقْدِرُ أَنْ أُعِيدَهُ كَمَا كَانَ، وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ، فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ، فَسُبْحَانِي أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کی اولاد نے مجھے جھٹلا دیا حالانکہ اُسے اس کا حق نہیں اور وہ مجھے برا کہتی ہے جبکہ اسے یہ حق نہیں پہنچتا اس کا جھٹلانا تو یہ ہے جبکہ وہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جیسا پہلے تھا اور اس کا برا کہنا یہ ہے کہ وہ میرے لیے بیٹا بتاتا ہے حالانکہ میں بیوی بچوں سے پاک ہوں۔

9- بَابُ {وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى} [البقرة: 125]

وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى کی تفسیر

{مَثَابَةً} [البقرة: 125]: يَثُوبُونَ يَرْجِعُونَ

مَثَابَةً سے یَثُوبُوْنَ ہے یعنی لوٹتے ہیں۔

4483 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: " وَافَقْتُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب

4482- راجع الحديث:402

4483- راجع الحديث:402

اللَّهَ فِي ثَلاَثٍ، أَوْ وَافَقَنِي رَبِّي فِي ثَلاَثٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اتَّخَذْتَ مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى، وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَدْخُلُ عَلَيْكَ البَرُّ وَالفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ بِالحِجَابِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الحِجَابِ، قَالَ: وَبَلَغَنِي مُعَاتَبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهِ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَّ، قُلْتُ: إِنِ انْتَهَيْتُنَّ أَوْ لَيُبَدِّلَنَّ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا مِنْكُنَّ، حَتَّى أَتَيْتُ إِحْدَى نِسَائِهِ، قَالَتْ: يَا عُمَرُ، أَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ، حَتَّى تَعِظَهُنَّ أَنْتَ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ) الآيَةَ " وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، سَمِعْتُ أَنَسًا، عَنْ عُمَرَ

سے تین باتوں میں موافقت کی یا میرے رب نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی: (۱) میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا ہی اچھا ہوتا جو مقام ابراہیم پر نماز پڑھتا۔ (۲) ایک مرتبہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کے پاس بھلے بُرے سب آتے ہیں، پس آپ امہات المومنین کو پردے کا حکم فرمائیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حجاب کی آیت نازل فرمادی (۳) اور مجھے یہ خبر پہنچی کہ نبی کریم ﷺ کی بعض ازواج مطہرات سے کچھ شکر رنجی ہوگئی ہے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ اگر آپ نے انہیں ناراض کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لیے آپ سے بہتر خدمت کرنے والی عورتیں بدل دے گا۔ اس پر حضور ﷺ کی ایک زوجۂ مطہرہ فرمانے لگیں کہ اے عمر! کیا رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں کو نصیحت نہیں فرماتے کہ آپ سمجھانے لگے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر بیبیاں بدل دے (پ ۲۸، التحریم ۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

10- بَابُ

{وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ القَوَاعِدَ مِنَ البَيْتِ، وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ العَلِيمُ} [البقرة: 127]"

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ۔۔۔۔۔ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی نیویں اور اسمٰعیل یہ کہتے ہوئے اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا (پ ۱، البقرۃ ۱۲۷)

4484 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول

4484- راجع الحدیث: 1583,126

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ بَنَوُا الكَعْبَةَ، وَاقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ» . فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلاَ تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟ قَالَ: «لَوْلاَ حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالكُفْرِ» فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: «لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا أُرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلاَمَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الحِجْرَ، إِلَّا أَنَّ البَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ»

اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی عمارت کو ابراہیمی بنیادوں سے کم کر دیا ہے۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ اسے ابراہیمی بنیادوں پر تعمیر کروادیں۔ فرمایا کہ میں ایسا کر تو دیتا اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر قریب نہ ہوتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود کے قریب والے دونوں رکنوں کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا کیونکہ وہ پوری طرح ابراہیمی بنیادوں پر نہیں بنائے گئے۔

11- بَابُ {قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا} [البقرة: 136]

قُولُوٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡنَا کی تفسیر

4485- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ المُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالعِبْرَانِيَّةِ، وَيُفَسِّرُونَهَا بِالعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الإِسْلاَمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لاَ تُصَدِّقُوا أَهْلَ الكِتَابِ وَلاَ تُكَذِّبُوهُمْ، وَقُولُوا: {آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا} [البقرة: 136] الآيَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل کتاب توریت کو عبرانی زبان میں پڑھتے اور مسلمانوں کے سامنے عربی زبانوں میں اس کی تفسیر بیان کیا کرتے تھے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب کیا کرو بلکہ یہ کہہ دیا کرو کہ ترجمہ کنز الایمان: ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا (پ ۱، البقرۃ ۱۳۶)۔

12- بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى:

{سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ

سَيَقُوۡلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اب کہیں گے بیوقوف لوگ

4485- انظر الحديث: 7532،7362

سَنْ، قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ } [البقرة: 142]

4486 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، سَمِعَ زُهَيْرًا، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا، أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ، وَأَنَّهُ صَلَّى، أَوْ صَلَّاهَا، صَلَاةَ الْعَصْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ « فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ صَلَّى مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَهُمْ رَاكِعُونَ، قَالَ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ، لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ، فَدَارُوا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ، وَكَانَ الَّذِي مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ أَنْ تُحَوَّلَ قِبَلَ الْبَيْتِ رِجَالٌ قُتِلُوا، لَمْ نَدْرِ مَا نَقُولُ فِيهِمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ}

کس نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے اس قبلہ سے جس پر تھے تم فرمادو کہ پورب پچھم سب اللہ ہی کا ہے جسے چاہے سیدھی راہ چلاتا ہے (پ ۲، البقرة ۱۴۲)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس کی جانب رخ کر کے سولہ یا سترہ ماہ نماز پڑھی تھی۔ لیکن بیت اللہ ہی امت محمدیہ کا قبلہ ہو یہ خیال دل میں آتا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ عصر کی نماز پڑھ رہے اور پڑھا رہے تھے اور آپ کے ساتھ کافی مسلمان تھے۔ آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک آدمی مسجد قبا کی طرف گیا اور وہاں لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا کہ میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ پس ان حضرات نے دوران نماز ہی بیت اللہ کی طرف رُخ کرلیا۔ لیکن مسلمانوں کو ان حضرات کی نمازوں کے بارے میں تشویش ہوئی جو تحویل قبلہ کا حکم آنے سے پہلے فوت ہو چکے یا جامِ شہادت نوش فرما گئے تھے کہ اُن کی نمازوں کا کیا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت کرے (پ ۲ البقرة ۱۴۳)

13- بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى:

{وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا} [البقرة: 143]

4487 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ (پ ۲ البقرة ۱۴۳)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ

4486- انظر الحديث: 40، راجع الحديث: 40

4487- راجع الحديث: 3339

جَرِيرٌ، وَأَبُو أُسَامَةَ وَاللَّفْظُ لِجَرِيرٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يُدْعَى نُوحٌ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ، فَيَقُولُ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ لِأُمَّتِهِ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: مَا أَتَانَا مِنْ نَذِيرٍ، فَيَقُولُ: مَنْ يَشْهَدُ لَكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ، فَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ: {وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا} [البقرة: 143] فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: {وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا} [البقرة: 143] " وَالوَسَطُ: العَدْلُ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بروز قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام کو بلائے گا۔ پس وہ عرض کریں گے کہ اے رب! میں تیرے لیے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا جائے گا، کیا تم نے میرے احکام پہنچا دیئے تھے؟ وہ عرض کریں گے، ہاں، پھر اُن کی امت سے دریافت فرمایا جائے گا کہ کیا تم تک احکام پہنچائے گئے؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی نبی نہیں آیا تھا۔ پس کہا جائے گا کہ تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ عرض کریں گے کہ میرے گواہ محمد مصطفےٰ اور ان کی امت ہے۔ پس وہ گواہی دیں گے کہ یقیناً انہوں نے احکام پہنچائے اور یہ رسول تمہارے اوپر گواہ ہوگا۔ پس یہ ارشاد باری تعالیٰ اسی بارے میں ہے: ترجمہ کنز الایمان: ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ (پ ۲ البقرۃ ۱۴۳)۔ اَلْوَسَطُ درمیانی، افضل۔

14- بَابُ قَوْلِهِ:

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا کی تفسیر

{وَمَا جَعَلْنَا القِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ}

ترجمہ کنز الایمان: اور اے محبوب تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے اور بیشک یہ بھاری تھی مگر ان پر جنہیں اللہ نے ہدایت کی اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت کرے بیشک اللہ آدمیوں پر بہت مہربان مہر والا ہے (پ ۲ البقرۃ ۱۴۳)

4488 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب لوگ مسجد قباء میں نماز فجر ادا کر رہے تھے تو اس اثناء میں

4488- راجع الحديث:403

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بَيْنَا النَّاسُ يُصَلُّونَ الصُّبْحَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ، إِذْ جَاءَ جَاءٍ فَقَالَ: "أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْآنًا: أَنْ يَسْتَقْبِلَ الكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا فَتَوَجَّهُوا إِلَى الكَعْبَةِ"

ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کعبہ کی طرف نماز میں رخ کرنے کا قرآنی حکم نازل فرمایا ہے۔ پس تم اس کی طرف منہ کرلو۔ پس لوگوں نے کعبہ معظمہ کی طرف اپنے رُخ کرلیے۔

15- بَابُ قَوْلِهِ:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ کی تفسیر

{قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ المَسْجِدِ الحَرَامِ} [البقرة: 144] إِلَى: {عَمَّا تَعْمَلُونَ}

ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا (چہرہ اٹھانا) تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔۔۔۔۔ تا۔۔۔کوتکوں (اعمال) سے بے خبر نہیں۔

4489 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «لَمْ يَبْقَ مِمَّنْ صَلَّى القِبْلَتَيْنِ غَيْرِي»

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسے حضرات جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہو ان میں سے میرے سوا اب کوئی زندہ نہیں رہا۔

16- بَابُ

مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ کی تفسیر

{وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ} [البقرة: 145] إِلَى قَوْلِهِ: {إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ} [البقرة: 145]

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تم ان کتابیوں کے پاس ہر نشانی لے کر آ ؤ وہ تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے ۔۔۔۔۔تا۔۔۔ تو اس وقت تو ضرور ستم گار ہوگا (پ ۲ البقرہ ۱۴۵)

4490 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بَيْنَمَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ، جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ: «إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الكَعْبَةَ، أَلاَ فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّأْمِ، فَاسْتَدَارُوا بِوُجُوهِهِمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھنے والوں کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ آج رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ قرآن کریم نازل ہوا ہے اور اس میں حکم فرمایا گیا ہے کہ نماز میں کعبہ کی طرف رُخ کیا جائے لہٰذا آپ اس کی طرف اپنا رُخ کرلیں۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں کا رُخ شام کی جانب تھا لیکن انہوں نے اپنے منہ کعبے کی

4490- راجع الحديث: 403

إِلَى الكَعْبَةِ«

17- بَابُ

{الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الحَقَّ} [البقرة: 146]- إِلَى قَوْلِهِ- {فَلاَ تَكُونَنَّ مِنَ المُمْتَرِينَ} [البقرة: 147]

4491 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ، إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ، فَقَالَ: »إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّأْمِ، فَاسْتَدَارُوا إِلَى الكَعْبَةِ«

18- بَابُ

{وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ}

4492 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: »صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ المَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ، أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، ثُمَّ صَرَفَهُ نَحْوَ

طرف کر لیے۔

اَلَّذِیْنَ آتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ۔۔ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں۔۔۔۔تا۔۔۔تو خبردار تو شک نہ کرنا (پ ۲ البقرۃ ۱۴۶۔۱۴۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جبکہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے تو اس وقت ان کے پاس ایک شخص آ کر کہنے لگا کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس رات کچھ قرآن کریم نازل ہوا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں کعبہ کی طرف منہ کیا کریں لہٰذا اس کی طرف منہ کر لیجئے۔ لوگوں کے منہ اس وقت شام کی طرف تھے لیکن وہ کعبہ کی جانب پھر گئے۔

لِکُلٍّ وِّجْھَۃٌ ھُوَ مُوَلِّیْھَا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور ہر ایک کے لئے توجہ کی ایک سمت ہے کہ وہ اسی کی طرف منہ کرتا ہے تو یہ چاہو کہ نیکیوں میں اوروں سے آگے نکل جائیں تم کہیں ہو اللہ تم سب کو اکٹھا لے آئے گا بیشک اللہ جو چاہے کرے (پ ۲ البقرۃ ۱۴۵)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت المقدس کی جانب منہ کر کے سولہ یا سترہ مہینے نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ قبلہ کی طرف پھر گئے۔

4491- راجع الحديث: 403

4492- راجع الحديث: 40، صحيح مسلم: 1177، سنن نسائی: 487

الْقِبْلَةِ«

19- بَابٌ

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کی تفسیر

{وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الحَرَامِ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ} [البقرة: 149] " شَطْرُهُ: تِلْقَاؤُهُ"

ترجمہ کنز الایمان: اور جہاں سے آؤ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور وہ ضرور تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں (پ ۲ البقرۃ ۱۴۹)

4493- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بَيْنَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ، إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ: »أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، فَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَاسْتَدَارُوا كَهَيْئَتِهِمْ فَتَوَجَّهُوا إِلَى الكَعْبَةِ وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّأْمِ«

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایسے وقت جبکہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے اور ان کے پاس ایک شخص آ کر کہنے لگا کہ آج رات قرآن کریم کا کچھ حصہ نازل ہوا ہے جس میں کعبے کی جانب منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا آپ اس کی طرف منہ کر لیں اور اس کی جانب پھر جائیں۔ پس سب نے اپنے منہ کعبے کی جانب کر لیے جبکہ ان کے منہ شام کی طرف تھے۔

20- بَابٌ

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ کی تفسیر

{وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ المَسْجِدِ الحَرَامِ وَحَيْثُمَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ} إِلَى قَوْلِهِ {وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ} [البقرة: 150]

ترجمہ کنز الایمان: اور اے محبوب تم جہاں سے آؤ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور۔۔۔تا۔۔۔اور کسی طرح تم ہدایت پاؤ (پ ۲ البقرۃ ۱۴۵)

4494 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ، إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: »إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے تو اس دوران ایک شخص نے ان کے پاس آ کر کہا آج رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے جس میں حکم دیا گیا ہے

4493- راجع الحدیث:403

4494- راجع الحدیث:403

قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الكَعْبَةَ، فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّأْمِ، فَاسْتَدَارُوا إِلَى القِبْلَةِ»

کہ نمازوں میں کعبے کی جانب منہ کیا کریں، لہٰذا اس کی جانب منہ کر لیجئے۔ نمازیوں کا منہ شام کی جانب تھا لیکن وہ قبلہ کی طرف پھر گئے۔

21- بَابُ قَوْلِهِ:

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ کی تفسیر

{إِنَّ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ البَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ} [البقرة: 158] " شَعَائِرُ: عَلاَمَاتٌ، وَاحِدَتُهَا شَعِيرَةٌ " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " الصَّفْوَانُ: الحَجَرُ، وَيُقَالُ: الحِجَارَةُ المُلْسُ الَّتِي لاَ تُنْبِتُ شَيْئًا، وَالوَاحِدَةُ صَفْوَانَةٌ، بِمَعْنَى الصَّفَا، وَالصَّفَا لِلْجَمِيعِ "

ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے (پ ۲ البقرۃ ۱۵۸) شعائر کا معنی نشانیاں ہے اور اس کا واحد ہے شعیرۃ۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الصفوان سے مراد چکنا پتھر ہے جس پر کوئی چیز نہ اُگے۔ اس کا واحد صفوانتہ ہے یہ صفا کا ہم معنی ہے اور صفا جمع کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

4495- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ: أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: {إِنَّ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ البَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ، فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا} [البقرة: 158]. فَمَا أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لاَ يَطَّوَّفَ بِهِمَا؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: " كَلَّا، لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ، كَانَتْ: فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَطَّوَّفَ بِهِمَا، إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي الأَنْصَارِ، كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ، وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ، وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا

حضرت عروہ بن زبیر بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دنوں معلوم کیا جبکہ میں کم عمر تھا کہ کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں غور فرمایا کہ ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے (پ ۲ البقرۃ ۱۵۸) میرے خیال میں اگر کوئی ان کے پھیرے نہ لگائے تو کوئی حرج نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے، اگر بات یہی ہوتی جو تم سمجھے تو یوں فرمایا جاتا کہ جو ان کے پھیرے نہ لگائے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ دراصل یہ آیت انصار

4495- راجع الحدیث:1643

وَالمَرْوَةِ، فَلَمَّا جَاءَ الإِسْلاَمُ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {إِنَّ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ البَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا} [البقرة: 158]"

کے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ وہ دور جاہلیت میں منات بت کا نام لیا کرتے جو قدید کے قریب رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ وہ صفا اور مروہ کے پھیرے لگانا ناپسند کیا کرتے تھے۔ جب زمانۂ اسلام آیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق معلوم کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے (پ ۲ البقرۃ ۱۵۸)۔

4496 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ الصَّفَا، وَالمَرْوَةِ فَقَالَ: «كُنَّا نَرَى أَنَّهُمَا مِنْ أَمْرِ الجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا كَانَ الإِسْلاَمُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا» فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {إِنَّ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ} [البقرة: 158] اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ البَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا

عاصم بن سلیمان بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفا اور مروہ کی سعی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ہم اسے زمانۂ جاہلیت کی رسم سمجھا کرتے تھے اور جب زمانۂ اسلام آیا تو ہم سعی کرنے سے رُک گئے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے (پ ۲ البقرۃ ۱۵۸)۔

22- بَابُ قَوْلِهِ: {وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ} [البقرة: 165]

يَعْنِي أَضْدَادًا، وَاحِدُهَا نِدٌّ«

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا کی تفسیر

اضداداً یہ ند کی جمع ہے، اس کے معنی ہے: مدِ مقابل۔

4497 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: النَّبِيُّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بات ارشاد فرمائی اور

4496- راجع الحدیث: 1790,1648

4497- راجع الحدیث: 1238، صحیح مسلم: 264

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ مَاتَ وَهْوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ» وَقُلْتُ أَنَا: مَنْ مَاتَ وَهْوَ لاَ يَدْعُو لِلَّهِ نِدًّا دَخَلَ الجَنَّةَ

دوسری میں نے کہی، نبی کریم ﷺ نے تو یہ فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مرا کہ وہ کسی کو اللہ کا مدمقابل ٹھہراتا تھا تو دوزخ میں داخل ہوا اور میں نے یہ کہا کہ جو اس حالت میں مرا کہ وہ کسی کو اللہ کا مدمقابل نہیں ٹھہراتا تھا تو جنت میں داخل ہوگیا۔

23- بَابٌ

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ القِصَاصُ فِي القَتْلَى الحُرُّ بِالحُرِّ} [البقرة: 178] إِلَى قَوْلِهِ {عَذَابٌ أَلِيمٌ} [البقرة: 10] {عُفِيَ} [البقرة: 178]: تُرِكَ

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والوں تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی تو بھلائی سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہے (پ ۲ البقرۃ ۱۷۸)۔

4498- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: «كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ القِصَاصُ، وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ». فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِهَذِهِ الأُمَّةِ: {كُتِبَ عَلَيْكُمُ القِصَاصُ فِي القَتْلَى الحُرُّ بِالحُرِّ وَالعَبْدُ بِالعَبْدِ، وَالأُنْثَى بِالأُنْثَى، فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ} [البقرة: 178] «فَالعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي العَمْدِ» {فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ} [البقرة: 178] «يَتَّبِعُ بِالْمَعْرُوفِ وَيُؤَدِّي بِإِحْسَانٍ» {ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ} [البقرة: 178] «مِمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ» {فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ

مجاہد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل میں قصاص کا رواج تو تھا لیکن دیت کا نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس امت سے فرمایا کہ ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والوں تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی۔ (پ ۲ البقرۃ ۱۷۸) تو مقتول کے وارثوں کو چاہیے کہ دانستہ قتل کی دیت کا مطالبہ دستور کے مطابق کریں۔ ترجمہ کنز الایمان: (اور قاتل کو چاہئے اچھی طرح ادا (کرے)۔ (پ ۲ البقرۃ ۱۷۸)، یعنی دستور کے مطابق اچھی طرح ادا کی جائے ترجمہ کنز الایمان: یہ تمہارے رب کی طرف سے

4498- انظر الحديث: 6881 سنن نسائی: 4795

أَلِيمٌ} [البقرة: 178] »قَتَلَ بَعْدَ قَبُولِ الدِّيَةِ«

تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت (پ ۲ البقرۃ ۱۷۸) جبکہ پہلے لوگوں پر صرف قصاص ہی فرض کیا گیا تھا ترجمہ کنز الایمان: تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہے (پ ۲ البقرۃ ۱۷۸)۔

4499 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: » كِتَابُ اللَّهِ القِصَاصُ«

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔

4500 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكْرٍ السَّهْمِيَّ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ الرُّبَيِّعَ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ، فَطَلَبُوا إِلَيْهَا العَفْوَ فَأَبَوْا، فَعَرَضُوا الأَرْشَ فَأَبَوْا، فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَوْا، إِلَّا القِصَاصَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ؟ لاَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ لاَ تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَا أَنَسُ، كِتَابُ اللَّهِ القِصَاصُ« . فَرَضِيَ القَوْمُ فَعَفَوْا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی پھوپھی ربیع نے کسی عورت کا سامنے کا ایک دانت توڑ دیا۔ اِدھر سے رشتہ داروں نے اس عورت سے معافی چاہی تو اس کے رشتہ داروں نے انکار کر دیا۔ پھر وہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گئے اور قصاص کے سوا اور کسی بات پر راضی نہ تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم فرمایا۔ اس پر حضرت انس بن نضر صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ربیع کا سامنے کا دانت توڑا جائے گا؟ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انس! اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔ اسی اثناء میں وہ لوگ معاف کر دینے پر راضی ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ اُن کی قسم کو سچی کر دیتا ہے۔

4499- راجع الحديث:2703

4500- راجع الحديث:2703

24- بَابُ

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ} [البقرة: 183]

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والوتم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے (پ ۲ البقرۃ ۱۸۳)

4501 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ عَاشُورَاءُ يَصُومُهُ أَهْلُ الجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ: «مَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ»

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں عاشورے کا روزہ رکھنا لازمی سمجھا جاتا تھا۔ جب رمضان المبارک کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا تو فرما دیا گیا کہ عاشورے کا روزہ جو چاہے رکھ لے اور جو چاہے نہ رکھے۔

4502 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، كَانَ عَاشُورَاءُ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ: «مَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے قبل عاشورے کا روزہ رکھا جاتا تھا جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا تو آپ نے فرمایا۔ یہ روزہ جو چاہے رکھ لے اور جو چاہے نہ رکھے۔

4503- حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: دَخَلَ عَلَيْهِ الأَشْعَثُ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ: اليَوْمُ عَاشُورَاءُ؟ فَقَالَ: «كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ فَادْنُ فَكُلْ»

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت اشعث بن قیس ایسے وقت آئے جبکہ وہ عاشورے کے دن کھانا کھا رہے تھے۔ یہ کہنے لگے کہ آج تو عاشورہ ہے، انہوں نے جواب دیا کہ رمضان المبارک کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے قبل روزہ رکھا کرتے تھے، جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا تو اس کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔ قریب آیئے اور کھانا تناول فرمایئے۔

4504 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں قریش عاشورے کا روزہ رکھا کرتے

4501- راجع الحدیث: 1892 صحیح مسلم: 2638 سنن ابو داؤد: 2443

4502- راجع الحدیث: 1592 صحیح مسلم: 2634

4503- صحیح مسلم: 2646

4504- راجع الحدیث: 2002,1592

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: »كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ المَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ الفَرِيضَةَ، وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ، فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ«

تھے اور نبی کریم ﷺ بھی روزہ رکھا کرتے۔ جب آپ مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو خود بھی یہ روزہ رکھتے رہے اور مسلمانوں کو بھی یہ روزہ رکھنے کا حکم فرماتے رہے، جب رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت نازل ہوگئی تو عاشورے کا روزہ ترک کر دیا گیا۔ اب جو چاہے یہ روزے رکھے اور جو چاہے تو یہ روزے نہ رکھے۔

25- بَابُ قَوْلِهِ:

أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ کی تفسیر

{أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ، وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ، فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ} [البقرة: 184] وَقَالَ عَطَاءٌ: »يُفْطِرُ مِنَ المَرَضِ كُلِّهِ، كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى« وَقَالَ الحَسَنُ، وَإِبْرَاهِيمُ: »فِي المُرْضِعِ أَوِ الحَامِلِ، إِذَا خَافَتَا عَلَى أَنْفُسِهِمَا أَوْ وَلَدِهِمَا تُفْطِرَانِ ثُمَّ تَقْضِيَانِ، وَأَمَّا الشَّيْخُ الكَبِيرُ إِذَا لَمْ يُطِقِ الصِّيَامَ فَقَدْ أَطْعَمَ أَنَسٌ بَعْدَ مَا كَبِرَ عَامًا أَوْ عَامَيْنِ، كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا، خُبْزًا وَلَحْمًا، وَأَفْطَرَ« قِرَاءَةُ العَامَّةِ: {يُطِيقُونَهُ} [البقرة: 184]: وَهُوَ أَكْثَرُ

ترجمہ کنز الایمان: گنتی کے دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو (پ ۲ البقرۃ ۱۸۴) عطاء کا قول ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ کے مطابق ہر بیماری میں روزہ ترک کیا جا سکتا ہے، امام حسن بصری اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت بھی ترک کر سکتی ہیں جبکہ انہیں اپنی جان یا اپنے بچے کی جان کا خطرہ ہو تو بعد میں رکھ لیں اور زیادہ بوڑھا آدمی اگر روزے نہ رکھ سکے تو کھانا کھلائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب زیادہ بوڑھے ہو گئے تو ایک سال یا دو سال کے روزے نہیں رکھے بلکہ ہر روز ایک مسکین کو گوشت روٹی کھلاتے رہے اس آیت میں اکثر بلکہ ہر ایک نے لفظ يُطِيْقُونَهٗ ہی پڑھا ہے۔

4505- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقْرَأُ وَعَلَى الَّذِينَ

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ آیت اس طرح پڑھتے ہوئے سنا کہ ترجمہ کنز الایمان: اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ

يُطَوَّقُونَهُ فَلاَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ هُوَ الشَّيْخُ الكَبِيرُ، وَالمَرْأَةُ الكَبِيرَةُ لاَ يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَصُومَا، فَيُطْعِمَانِ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا«

بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا (پ ۲ البقرۃ ۱۸۴)۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ اس کے متعلق ہے کہ جو مرد یا عورت اتنے بوڑھے ہو جائیں کہ روزہ نہ رکھ سکیں تو وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔

26- بَابُ {فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ} [البقرة: 185]

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ کی تفسیر

4506 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَرَأَ: (فِدْيَةٌ طَعَامِ مَسَاكِينَ) قَالَ: »هِيَ مَنْسُوخَةٌ«

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت ترجمہ کنز الایمان: بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا (پ ۲ البقرۃ ۱۸۴) پڑھی اور فرمایا کہ اس کا حکم منسوخ ہے۔

4507 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ يَزِيدَ، مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: " لَمَّا نَزَلَتْ: {وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ} [البقرة: 184]. »كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ، حَتَّى نَزَلَتِ الآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا« قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: »مَاتَ بُكَيْرٌ، قَبْلَ يَزِيدَ«

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجمہ کنز الایمان: اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا (پ ۲ البقرۃ ۱۸۴) تو جو چاہتا روزہ ترک کر دیتا اور اس کا فدیہ ادا کر دیتا، حتیٰ کہ اس کے بعد آیت نازل ہو گئی تو اس آیت کا حکم منسوخ ہو گیا۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ بکیر بن عبداللہ کا یزید سے پہلے انتقال ہو گیا تھا۔

27- بَابُ

{أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ} [البقرة: 187]

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو

4506- راجع الحدیث: 1949,1948

4507- صحیح مسلم: 2681,2680، سنن ترمذی: 798، سنن نسائی: 2315

اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو (پ ۲ البقرۃ ۱۸۷)

4508 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ، ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوا لاَ يَقْرَبُونَ النِّسَاءَ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَكَانَ رِجَالٌ يَخُونُونَ أَنْفُسَهُمْ». فَأَنْزَلَ اللَّهُ {عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ} [البقرة: 187]

ابو اسحاق کا دو سندوں کے ساتھ بیان ہے کہ میں نے حضرت براء عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کا حکم نازل ہوگیا تو رمضان کے پورے ماہ لوگ اپنی عورتوں کے پاس نہیں جاتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے اپنی جانوں کے ساتھ خیانت کرلی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی۔ ترجمہ کنز الایمان: اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا (پ ۲ البقرۃ ۱۸۷)

28- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلاَ تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي المَسَاجِدِ} [البقرة: 187] " إِلَى قَوْلِهِ: {يَتَّقُونَ} [البقرة: 187]، {العَاكِفُ} [الحج: 25]: المُقِيمُ "

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور کھاؤ اور پیؤ یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہوجائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر) پھر رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو (پ ۲ البقرۃ ۱۸۷) اَلْعَاكِفُ رہنے والا، ٹھہرنے والا۔

4509 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيٍّ، قَالَ: أَخَذَ عَدِيٌّ عِقَالًا أَبْيَضَ، وَعِقَالًا أَسْوَدَ حَتَّى كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ نَظَرَ فَلَمْ يَسْتَبِينَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: جَعَلْتُ تَحْتَ وِسَادِي عِقَالَيْنِ، قَالَ: «إِنَّ وِسَادَكَ إِذًا لَعَرِيضٌ أَنْ كَانَ الخَيْطُ الأَبْيَضُ، وَالأَسْوَدُ تَحْتَ وِسَادَتِكَ»

شعبی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک رات دو ڈورے لیے جن میں سے ایک سفید تھا اور دوسرا سیاہ چنانچہ ایک رات اس وقت تک کھاتے رہے جب تک دونوں کا فرق نظر نہ آیا۔ صبح کے وقت انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں نے وہ اپنے سرہانے نیچے رکھ لیے تھے۔ آپ نے بطور مزاح فرمایا کہ پھر تو دن کی

4508- انظر الحديث: 1915

4509- راجع الحديث: 1916

سفیدی کا ڈورا اور رات کی سیاہی کا ڈورا تمہارے سرہانے کے نیچے آ گئے۔

4510 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: مَا الخَيْطُ الأَبْيَضُ، مِنَ الخَيْطِ الأَسْوَدِ أَهُمَا الخَيْطَانِ، قَالَ: «إِنَّكَ لَعَرِيضُ القَفَا، إِنْ أَبْصَرْتَ الخَيْطَيْنِ» ، ثُمَّ قَالَ: «لاَ بَلْ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ، وَبَيَاضُ النَّهَارِ»

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! سفید ڈورا اور سیاہ ڈورا کیا ہیں؟ کیا ان سے دو دھاگے مراد ہیں؟ فرمایا تم بھی کیا بھولے بھالے، ہو دو دھاگوں کو دیکھتے رہتے ہو۔ پھر فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ سیاہ دھاگے سے رات کی سیاہی اور سفید دھاگے سے دن کی سفیدی مراد ہے۔

4511 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: وَأُنْزِلَتْ: {وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الخَيْطِ الأَسْوَدِ} [البقرة: 187] وَلَمْ يُنْزَلْ: {مِنَ الفَجْرِ} [البقرة: 187] " وَكَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الخَيْطَ الأَبْيَضَ وَالخَيْطَ الأَسْوَدَ، وَلاَ يَزَالُ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدَهُ: {مِنَ الفَجْرِ} [البقرة: 187] «فَعَلِمُوا أَنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ»

ابو حازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجمہ کنزالایمان: اور کھاؤ اور پیؤ یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہوجائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر) (پ ۲ البقرۃ ۱۸۷) اور مِنَ الْفَجْرِ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا تو کچھ لوگ جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے تو اپنے دونوں پیروں میں دو دھاگے یعنی ایک سفید اور دوسرا سیاہ باندھ لیا کرتے اور وہ متواتر کھاتے رہتے جب تک ان کا فرق نظر نہ آنے لگتا۔ پس اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے من الفجر کا حکم نازل فرمایا تو لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ اس سے مراد رات سے دن ہے۔

29- بَابُ قَوْلِهِ

لَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا ---- کی تفسیر

{وَلَيْسَ البِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا البُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ البِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأْتُوا البُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ} [البقرة: 189]

ترجمہ کنزالایمان: اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں پچھیت توڑ کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ (پ ۲ البقرۃ ۱۸۹)

4510- راجع الحدیث:1916، سنن نسائی:2168,41

4511- راجع الحدیث:1917

4512 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ، قَالَ: «كَانُوا إِذَا أَحْرَمُوا فِي الجَاهِلِيَّةِ أَتَوُا البَيْتَ مِنْ ظَهْرِهِ» فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَلَيْسَ البِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا البُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ البِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأْتُوا البُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا} [البقرة: 189]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عہد جاہلیت میں جب لوگ احرام باندھتے تو اپنے گھروں میں چھت کی جانب سے آتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ ترجمہ کنز الایمان: اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں پچھیت توڑ کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ (پ ۲ البقرۃ ۱۸۹)

30- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلاَ عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ} [البقرة: 193]

قَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ... کی تفسیر

4513 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَتَاهُ رَجُلاَنِ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالاَ: إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوا وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ، وَصَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَخْرُجَ؟ فَقَالَ «يَمْنَعُنِي أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ دَمَ أَخِي» فَقَالاَ: أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ: {وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ} [الأنفال: 39]. فَقَالَ: «قَاتَلْنَا حَتَّى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ، وَكَانَ الدِّينُ لِلَّهِ، وَأَنْتُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا حَتَّى تَكُونَ فِتْنَةٌ، وَيَكُونَ الدِّينُ لِغَيْرِ اللَّهِ».

ترجمہ کنز الایمان: اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ کی پوجا ہو پھر اگر وہ باز آئیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر (پ ۲ البقرۃ ۱۹۳)

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی آزمائش کے دور میں دو شخص حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ دیکھیے لوگ کیسی بات بنا رہے ہیں، حالانکہ آپ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور نبی کریم ﷺ کے صحبت یافتہ ہیں، لہٰذا باہر نکل کر حالات کی درستی کرنے سے آپ کو کیا چیز روکتی ہے؟ فرمایا مجھے یہ چیز روکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان بھائی کا خون بہانا حرام فرمایا ہے دونوں کہنے لگے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ترجمہ کنز الایمان: اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے (پ ۲ البقرۃ ۱۹۳) فرمایا۔ ہم نے قتال کیا حتیٰ کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہا تھا اور ایک خدا کی عبادت ہونے لگی تھی، لیکن آپ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ آپس میں قتال کریں، حتیٰ

4512- راجع الحديث: 1803

4513- راجع الحديث: 3130

4514- وَزَادَ عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي فُلاَنٌ، وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو المَعَافِرِيِّ، أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ تَحُجَّ عَامًا، وَتَعْتَمِرَ عَامًا وَتَتْرُكَ الجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَقَدْ عَلِمْتَ مَا رَغَّبَ اللَّهُ فِيهِ، قَالَ: «يَا ابْنَ أَخِي بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ، إِيمَانٍ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَالصَّلاَةِ الخَمْسِ، وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَأَدَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ البَيْتِ» قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَلاَ تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ: {وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ المُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا، فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ} [الحجرات: 9] {قَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ} [الأنفال: 39] قَالَ: "فَعَلْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الإِسْلاَمُ قَلِيلًا، فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ: إِمَّا قَتَلُوهُ، وَإِمَّا يُعَذِّبُونَهُ، حَتَّى كَثُرَ الإِسْلاَمُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ".

کہ فتنے کھڑے ہوں اور خدا کے سوا دوسروں کی عبادت بھی ہونے لگے۔

نافع کی دوسری روایت میں یہ زائد ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا، اے ابوعبدالرحمٰن! اس کا کیا سبب ہے کہ آپ ہر سال حج اور عمرہ تو کرتے ہیں لیکن اللہ کی راہ میں جہاد نہیں کرتے؟ حالانکہ آپ خوب جانتے ہیں کہ جہاد میں اللہ تعالیٰ نے کیا درجہ رکھا ہے۔ فرمایا، اے بھتیجے! اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: (۱) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ (۲) پانچ وقت کی نماز پڑھنا (۳) رمضان المبارک کے روزے رکھنا (۴) زکوٰۃ ادا کرنا (۵) بیت اللہ کا حج کرنا۔ اس نے کہا، اے ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ نے یہ نہیں سنا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے (پ ۲۶ الحجرات ۹) نیز فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے (پ ۲ البقرۃ ۱۹۳) آپ نے جواب دیا کہ یہ کام ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں کر چکے ہیں حالانکہ اس وقت مسلمان اقلیت میں تھے، لہٰذا کفار اُن کے دین میں فتنہ ڈالتے ہوئے کسی کو قتل کر دیتے اور کسی کو سخت اذیتیں پہنچاتے تھے، حتیٰ کہ مسلمانوں کی اکثریت ہو گئی اور فتنہ کا خاتمہ ہو گیا۔

4515 - قَالَ: فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ؟

اُس نے کہا کہ حضرت علی اور حضرت عثمان

4514- راجع الحديث:3130

4515- راجع الحديث:4514,8

قَالَ: «أَمَّا عُثْمَانُ فَكَأَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ، وَأَمَّا أَنْتُمْ فَكَرِهْتُمْ أَنْ تَعْفُوا عَنْهُ، وَأَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَتَنُهُ» وَأَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ: «هَذَا بَيْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ»

کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ فرمایا جہاں تک حضرت عثمان کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا اور رہے حضرت علی، تو وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی اور نسبتی فرزند ہیں۔ پھر ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اُن کا گھر ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔

31- بَابُ قَوْلِهِ

{وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلاَ تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ المُحْسِنِينَ} [البقرة: 195] «التَّهْلُكَةُ وَالهَلاَكُ وَاحِدٌ»

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ ۔۔۔۔۔ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی والے ہو جاؤ بیشک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں (پ۲ البقرۃ ۱۹۵) التَّهْلُكَةُ اور وَالْهَلَاكُ ہم معنی ہیں یعنی بربادی اور ہلاکت کے معنوں میں۔

4516 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، {وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلاَ تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ} [البقرة: 195] قَالَ: «نَزَلَتْ فِي النَّفَقَةِ»

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیتِ ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو (پ۲ البقرۃ ۱۹۵) یہ خرچ کرنے کے متعلق نازل فرمائی گئی ہے۔

32- بَابُ قَوْلِهِ {فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ} [البقرة: 196]

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ کی تفسیر

4517 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ، قَالَ: قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي هَذَا المَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ الكُوفَةِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ فِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ، فَقَالَ: حُمِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي، فَقَالَ: «مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ الجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هَذَا، أَمَا تَجِدُ شَاةً». قُلْتُ: لاَ، قَالَ: «صُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ،

حضرت عبداللہ بن معقل کا بیان ہے کہ میں حضرت کعب بن عُجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کوفہ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا تو میں نے ان سے فدیہ کے روزوں کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا جبکہ جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں آپ نے فرمایا کہ میرے خیال میں تم تو بڑی اذیت میں ہو۔ کیا تمہیں ایک بکری میسر ہے؟ میں نے نفی میں جواب

4517- راجع الحدیث: 1816،1814

أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ، وَاحْلِقْ رَأْسَكَ « فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً

دیا۔ فرمایا کہ تین روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یعنی ہر مسکین کو نصف صاع کھانا دینا ہوگا۔ اور اپنا سر منڈوالو۔ پس مذکورہ آیت خاص میرے بارے میں نازل ہوئی اور اس کا حکم سب مسلمانوں کے لیے عام ہے۔

33- بَابُ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالعُمْرَةِ إِلَى الحَجِّ

4518 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عِمْرَانَ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " أُنْزِلَتْ آيَةُ المُتْعَةِ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يُنْزَلْ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا حَتَّى مَاتَ، قَالَ: رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ"

فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ کی تفسیر

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں تمتع کی یہ آیت نازل ہوئی تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں تمتع کیا۔ اس کے بعد قرآن کریم میں اس کی حرمت یا ممانعت کا کوئی حکم نازل نہیں ہوا، حتیٰ کہ آپ وصال فرما گئے۔ اب ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہا ہے۔

34- بَابُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ

4519 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " كَانَتْ عُكَاظُ، وَمَجَنَّةُ، وَذُو المَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الجَاهِلِيَّةِ، فَتَأَثَّمُوا أَنْ يَتَّجِرُوا فِي المَوَاسِمِ، فَنَزَلَتْ: {لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ} [البقرة: 198]. فِي مَوَاسِمِ الحَجِّ"

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا رَّبِّكُمْ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں عُکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز نامی بازار ہوتے تھے جن کے اندر حج کے ایام میں لوگ تجارت کیا کرتے تھے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجمہ کنز الایمان: تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو (پ ۲ البقرۃ ۱۹۸) یعنی حج کے دنوں میں۔

35- بَابُ {ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ

4518- راجع الحديث: 1571، صحيح مسلم: 2970

4519- راجع الحديث: 1770

حَیْثُ أَفَاضَ النَّاسُ}
[البقرة: 199]

4520 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: «كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَكَانُوا يُسَمَّوْنَ الحُمْسَ، وَكَانَ سَائِرُ العَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَاتٍ، فَلَمَّا جَاءَ الإِسْلاَمُ أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ، ثُمَّ يَقِفَ بِهَا، ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا» فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ} [البقرة: 199]

حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش اور ان سے دینی اتفاق رکھنے والے مزدلفہ میں وقوف کیا کرتے تھے اور اسے حُمس کا نام دیتے تھے اور باقی تمام اہلِ عرب عرفات میں وقوف کیا کرتے تھے جب زمانۂ اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو عرفات میں آکر ٹھہرنے کا حکم فرمایا۔ پھر وہاں سے لوٹ کر آئیں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: پھر بات یہ ہے کہ اے قریشیو! تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں (پ ۲ البقرۃ ۱۹۹)

4521 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " يَطَّوَّفُ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ مَا كَانَ حَلاَلًا حَتَّى يُهِلَّ بِالحَجِّ، فَإِذَا رَكِبَ إِلَى عَرَفَةَ فَمَنْ تَيَسَّرَ لَهُ هَدِيَّةٌ مِنَ الإِبِلِ أَوِ البَقَرِ أَوِ الغَنَمِ، مَا تَيَسَّرَ لَهُ مِنْ ذَلِكَ، أَيَّ ذَلِكَ شَاءَ، غَيْرَ أَنَّهُ إِنْ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُ فَعَلَيْهِ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ فِي الحَجِّ، وَذَلِكَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ، فَإِنْ كَانَ آخِرُ يَوْمٍ مِنَ الأَيَّامِ الثَّلاَثَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَنْطَلِقْ حَتَّى يَقِفَ بِعَرَفَاتٍ مِنْ صَلاَةِ العَصْرِ إِلَى أَنْ يَكُونَ الظَّلاَمُ، ثُمَّ لِيَدْفَعُوا مِنْ عَرَفَاتٍ إِذَا أَفَاضُوا مِنْهَا حَتَّى يَبْلُغُوا جَمْعًا الَّذِي يُتَبَرَّرُ فِيهِ، ثُمَّ لِيَذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا، وَأَكْثِرُوا التَّكْبِيرَ وَالتَّهْلِيلَ قَبْلَ أَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عمرہ کا احرام کھول دینے کے بعد حج کا احرام باندھنے تک آدمی کو بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیے جب عرفات کی طرف جائے تو وہاں قربانی پیش کرے یعنی اونٹ گائے اور بکری میں سے جو میسر آئے یا جو دینا چاہے۔ اگر قربانی میسر نہ آئے تو حج کے دنوں میں عرفہ سے قبل تین روزے رکھے۔ اگر آخری روزہ عرفہ کے تین دنوں میں آجائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ پھر جا کر عصر کی نماز سے اندھیرا ہونے تک عرفات میں ٹھہرے پھر جب لوگ عرفات سے واپس لوٹیں تو یہ بھی واپس لوٹ آئے اور سب کے ساتھ میں رات گزارے اور کثرت سے ذکرِ الٰہی کرے اور صبح تک تکبیر و تہلیل کرتا رہے۔ پھر مزدلفہ سے لوگوں کے ساتھ لوٹ آئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنزالایمان: پھر بات یہ ہے

4520- راجع الحدیث:1665، صحیح مسلم:2945، سنن ابو داؤد:1910، سنن نسائی:3012

تُصْبِحُوا، ثُمَّ أَفِيضُوا فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يُفِيضُونَ، وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [البقرة: 199] حَتَّى تَرْمُوا الجَمْرَةَ"

کہ اے قریشیو تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں اور اللہ سے معافی مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۲ البقرۃ ۱۹۹)

36- بَابُ

{وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ} [البقرة: 201]

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے ربّ ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا (پ ۲ البقرۃ ۲۰۱)

4522 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ یوں دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ! ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

37- بَابُ {وَهُوَ أَلَدُّ الخِصَامِ} [البقرة: 204]

وَقَالَ عَطَاءٌ: النَّسْلُ: الحَيَوَانُ

وَهُوَ أَلَدُّ الخِصَامِ کی تفسیر

عطاء کا قول ہے کہ یہاں النسل سے حیوانات کی نسل مراد ہے۔

4523 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، تَرْفَعُهُ قَالَ: «أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الأَلَدُّ الخَصِمُ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مرفوعاً روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو جھگڑالو ہو۔

4523م- وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سفیان، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے حدیث بالا کی روایت کی ہے۔

4522- سنن ابو داؤد: 1519

4523م- راجع الحديث: 2457

38- بَابُ

{أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ البَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ} [البقرة: 214] إِلَى {قَرِيبٌ} [البقرة: 186]

4524- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: {حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا} [يوسف: 110] خَفِيفَةً، ذَهَبَ بِهَا هُنَاكَ، وَتَلاَ: {حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلاَ إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ} [البقرة: 214]. فَلَقِيتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ،

4525- فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ: «مَعَاذَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا وَعَدَ اللَّهُ رَسُولَهُ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا عَلِمَ أَنَّهُ كَائِنٌ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ، وَلَكِنْ لَمْ يَزَلِ البَلاَءُ بِالرُّسُلِ، حَتَّى خَافُوا أَنْ يَكُونَ مَنْ مَعَهُمْ يُكَذِّبُونَهُمْ» فَكَانَتْ تَقْرَؤُهَا: (وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا) مُثَقَّلَةً

وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر اگلوں کی سی روداد نہ آئی پہنچی انہیں سختی اور شدت۔ (پ ۲ البقرۃ ۲۱۴)

عُروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت: ترجمہ کنز الایمان: یہاں تک جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی امید نہ رہی اور لوگ سمجھے کہ رسولوں نے اُن سے غلط کہا تھا (پ ۱۳ یوسف ۱۱۰) پڑھی اور پھر اس آیت: (حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ) کی تلاوت فرمائی۔ ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ میں عروہ بن زبیر سے ملا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔

تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا ہے کہ معاذ اللہ! خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے جو وعدہ فرمایا تو وہ سمجھتے تھے کہ یہ وصال سے پہلے ضرور پورا ہوجائے گا لیکن رسولوں کی آزمائش ضرور ہوتی رہی ہے جس کے سبب انہیں تشویش ہوتی تھی کہ کہیں ساتھی انہیں جھٹلانے نہ لگ جائیں۔ حضرت عائشہ اس ذال کو تشدید کے ساتھ پڑھتی تھیں۔

39- بَابُ

{نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ} [البقرة: 223] الآيَةَ

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اس سے ملنا ہے اور اے محبوب بشارت دو

4525- راجع الحديث: 3389

ایمان والوں کو۔ (پ ۲ البقرۃ ۲۲۳)

4526 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: " إِذَا قَرَأَ القُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ، فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا، فَقَرَأَ سُورَةَ البَقَرَةِ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَكَانٍ، قَالَ: تَدْرِي فِيمَ أُنْزِلَتْ؟ قُلْتُ: لاَ، قَالَ: أُنْزِلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ مَضَى

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو فراغت پانے تک کسی سے کلام نہیں کرتے تھے، جب ایک دن میں اُن کے پاس گیا تو وہ سورۂ البقرہ کی تلاوت کر رہے تھے حتیٰ کہ مذکورہ سورت پر پہنچے تو مجھ سے کہا کیا تمہیں علم ہے کہ یہ آیت کس کے متعلق نازل ہوئی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ فلاں فلاں باتوں کے بارے میں ہوئی ہے اور پھر پڑھنے لگے۔

4527 - وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ {فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ} [البقرة: 223]. قَالَ: يَأْتِيهَا فِي

عبدالصمد، ان کے والد، ایوب، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو (پ ۲ البقرۃ ۲۲۳) اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

4527م - رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

محمد بن یحییٰ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ، نافع نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کی روایت کی ہے۔

4528 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ المُنْكَدِرِ، سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " كَانَتِ اليَهُودُ تَقُولُ: إِذَا جَامَعَهَا مِنْ وَرَائِهَا جَاءَ الوَلَدُ أَحْوَلَ، فَنَزَلَتْ: {نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ} [البقرة: 223] "

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ یہود کہا کرتے تھے کہ جو آدمی پیچھے کی طرف سے عورت کے ساتھ جماع کرتا ہے تو اس سے پیدا ہونے والا بچہ بھینگا ہوتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو (پ ۲ البقرۃ ۲۲۳)

40- بَابٌ

مطلّقہ کا پہلے خاوند سے نکاح

4526- انظر الحدیث: 4527

4527م- راجع الحدیث: 4526

4528- صحیح مسلم: 3523، سنن ابو داؤد: 2163

{وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ} [البقرة: 232]

ترجمہ کنز الایمان: اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہوجائے تو اے عورتوں کے والیو انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں (پ ۲ البقرۃ ۲۳۲)

4529- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ العَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا الحَسَنُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: كَانَتْ لِي أُخْتٌ تُخْطَبُ إِلَيَّ،

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ایک بہن تھی۔ اس کے پہلے شوہر نے اس سی دوبارہ نکاح کرنے کا مجھے پیغام دیا۔

4529م- وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الحَسَنِ، حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ ح حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الحَسَنِ، «أَنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَتَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، فَخَطَبَهَا، فَأَبَى مَعْقِلٌ» فَنَزَلَتْ: {فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ} [البقرة: 232]

امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن کو ان کے خاوند نے طلاق دے دی اور انہیں چھوڑ دیا تھا۔ حتیٰ کہ عدّت پوری ہوگئی۔ پس اس نے دوبارہ اسے نکاح کا پیغام دیا تو حضرت معقل نے انکار کردیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ: ترجمہ کنز الایمان: انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کرلیں (پ ۲ البقرۃ ۲۳۲)

41- بَابٌ

وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ کی تفسیر

{وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ} [البقرة: 234] {يَعْفُونَ} [البقرة: 237]: «يَهَبْنَ»

ترجمہ کنز الایمان: اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں ۔۔۔تا۔۔۔ تمہارے کاموں کی خبر ہے (پ ۲ البقرۃ ۲۳۴) معاف کردیں۔ چھوڑ دیں۔

4530- حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ،

حضرت عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان، اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ جب

4529م- سنن ابو داؤد: 2087، سنن ترمذی: 2981

4530- انظر الحدیث: 4536

قَالَ: ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ: لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ {وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا} [البقرة: 234] قَالَ: قَدْ نَسَخَتْهَا الآيَةُ الأُخْرَى، فَلِمَ تَكْتُبُهَا؟ أَوْ تَدَعُهَا؟ قَالَ: «يَا ابْنَ أَخِي لاَ أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ»

4531 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا شِبْلٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: {وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا} [البقرة: 234] قَالَ: كَانَتْ هَذِهِ العِدَّةُ، تَعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبٌ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ} قَالَ: جَعَلَ اللَّهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً، إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا، وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: {غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ} [البقرة: 240] فَالعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذَلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ، وَقَالَ عَطَاءٌ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " نَسَخَتْ هَذِهِ الآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: {غَيْرَ إِخْرَاجٍ} [البقرة: 240] قَالَ عَطَاءٌ: " إِنْ شَاءَتْ اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهِ وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا، وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ، لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ} [البقرة: 234] " قَالَ عَطَاءٌ: «ثُمَّ جَاءَ المِيرَاثُ، فَنَسَخَ السُّكْنَى، فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ، وَلاَ سُكْنَى لَهَا» وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ

آیت وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا۔ دوسری آیت سے منسوخ ہو گئی ہے تو آپ اِسے کیوں لکھ رہے ہیں یا اسے ترک کیوں نہیں کیا؟ فرمانے لگے کہ اے بھتیجے! میں کسی آیت کو اس کی جگہ سے بدل نہیں سکتا۔

مُجاہد کا قول ہے کہ عہدِ جاہلیت میں جو لوگ فوت ہوجاتے اور پیچھے اپنی بیویاں چھوڑتے تو ان پر خاوند کے اہل و عیال میں عدّت کے دن پورے کرنے واجب ہوتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ ترجمہ کنز الایمان: اور جو تم میں مریں اور بیبیاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لئے وصیت کر جائیں سال بھر تک نان ونفقہ دینے کی بے نکالے پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مؤاخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا (پ ۲ البقرة ۲۴۰) ان کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سال پورا کرنے کے لیے اگلے سات ماہ اور بیس دن کو وصیّت پر موقوف رکھا ہے۔ اگر وہ چاہے تو وصیّت کے مطابق ان کے پاس رہے اور چاہے تو چلی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مؤاخذہ نہیں (پ ۲ البقرة ۲۳۴) عدّت کا پورا کرنا واجب ہے جیسا کہ مجاہد کا قول ہے۔ عطاء نے حضرت ابنِ عباس سے روایت کی ہے کہ خاوند کے گھر والوں میں عدّت کے دن پورے کرنا اس آیت سے منسوخ ہو گیا ہے، پس وہ جہاں چاہے عدّت کے دن پورے کرسکتی ہے اور ارشادِ باری تعالیٰ غیر اخراج کا یہی مطلب ہے عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ عورت چاہے تو خاوند کے اہل و عیال میں عدّت کے دن پورے کرے اور اس کی وصیت کے مطابق وہاں رہے اور اگر چاہے تو ارشادِ باری

مُجَاهِدٍ بِهَذَا،

تعالیٰ: ترجمہ کنز الایمان: تو تم پر اس کا مؤاخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا (پ ۲ البقرۃ ۲۳۴) کے مطابق چلی جائے۔ عطاء کا قول ہے کہ پھر میراث کا حکم نازل ہوا۔ تو عدت کے ایام میں خاوند کے گھر رہنے کی پابندی منسوخ ہوگئی، لہٰذا وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے اور سکونت کی قید ختم کر دی گئی۔

4531م-وَعَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: " نَسَخَتْ هَذِهِ الآيَةُ عِدَّتَهَا فِي أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ، لِقَوْلِ اللَّهِ {غَيْرَ إِخْرَاجٍ} [البقرة: 240] " نَحْوَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت سے عورت کا اپنے شوہر کے گھر پر عدت پوری کرنے کی قید منسوخ ہوگئی ہے پس وہ جہاں چاہے عدت کو پورا کرسکتی ہے، اور ارشادِ باری تعالیٰ: غَيْرَ إِخْرَاجٍ کا یہی مطلب ہے۔

4532 - حَدَّثَنَا حِبَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: " جَلَسْتُ إِلَى مَجْلِسٍ فِيهِ عُظْمٌ مِنَ الأَنْصَارِ، وَفِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى، فَذَكَرْتُ حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ فِي شَأْنِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الحَارِثِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: وَلَكِنَّ عَمَّهُ كَانَ لاَ يَقُولُ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: إِنِّي لَجَرِيءٌ إِنْ كَذَبْتُ عَلَى رَجُلٍ فِي جَانِبِ الكُوفَةِ، وَرَفَعَ صَوْتَهُ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ فَلَقِيتُ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ، أَوْ مَالِكَ بْنَ عَوْفٍ قُلْتُ: كَيْفَ كَانَ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي المُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ؟ فَقَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: " أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ، وَلاَ تَجْعَلُونَ لَهَا الرُّخْصَةَ، لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ القُصْرَى بَعْدَ الطُّولَى، وَقَالَ

امام محمد بن سیرین بیان فرماتے ہیں کہ مجھے ایک ایسی مجلس میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی جس میں انصار کے اکابر اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تشریف فرما تھے۔ میں نے وہاں حضرت عبداللہ بن عُتبہ کی وہ روایت بیان کی جو حضرت سبیعہ بنت حارث کے متعلق ہے اس پر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان کے چچا تو اس بات کے قائل نہیں۔ میں نے بلند آواز سے کہا کہ پھر تو میں اس شخص پر جو کوفہ میں رہتا ہے جھوٹ بولنے کی جرأت کررہا ہوں، پھر میں باہر نکل آیا۔ باہر مجھے مالک بن عامر یا مالک بن عوف ملے تو میں نے ان سے پوچھا کہ حضرت ابن مسعود کی اس متوفی کے متعلق کیا رائے ہے جس نے اپنی بیوی کو حاملہ چھوڑا ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا: تم

4531م- انظر الحدیث: 5344، سنن ابو داؤد: 2301، سنن نسائی: 3531

4532- انظر الحدیث: 4910

أَيُّوبَ: عَنْ مُحَمَّدٍ لَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ

حاملہ عورت پر شدت کرتے ہو اور اس کی آسانی کو مدِ نظر نہیں رکھتے حالانکہ یہ حکم چھوٹی سورۂ نساء (سورۃ الطلاق) میں موجود ہے۔ ایوب کا بیان ہے کہ میں امام محمد بن سیرین سے ملا تو انہوں نے بتایا کہ میں ابوعطیہ مالک بن عامر سے ملا تھا۔

42- بَابُ {حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَةِ الوُسْطَى} [البقرة: 238]

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى کی تفسیر

4533 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ح

عبداللہ ابنِ محمد، یزید، ہشام، محمد، عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

4533م- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَوْمَ الخَنْدَقِ «حَبَسُونَا عَنْ صَلاَةِ الوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ، أَوْ أَجْوَافَهُمْ - شَكَّ يَحْيَى - نَارًا»

عبدالرحمٰن، یحییٰ بن سعید، ہشام، محمد، عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جنگِ خندق کے دن فرمایا کہ انہوں نے ہمیں صلوٰۃ الوسطیٰ سے روکے رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا، تو اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے گھروں یا پیٹوں کو آگ سے بھر دے۔ یحییٰ راوی کو اس میں شک ہے کہ آپ نے بُيُوتَهُم فرمایا تھا یا أَجْوَافَهُم (آیت ۲۳۸)

43- بَابُ {وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ} [البقرة: 238] «أَيْ مُطِيعِينَ»

قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ کی تفسیر، قَانِتِين مطیع

4534 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم دورانِ نماز بات کرلیا کرتے تھے یعنی جس کو حاجت ہوتی وہ اپنی حاجت دوسرے بھائی سے بیان

4533م- راجع الحديث: 2931

4534- راجع الحديث: 1200

»كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلاَةِ يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَخَاهُ فِي حَاجَتِهِ« حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَةِ الوُسْطَى وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ} [البقرة: 238] »فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ«

44- بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ} [البقرة: 239] وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: {كُرْسِيُّهُ} [البقرة: 255]: »عِلْمُهُ«، يُقَالُ {بَسْطَةً} [البقرة: 247]: »زِيَادَةً وَفَضْلًا«، {أَفْرِغْ} [البقرة: 250]: »أَنْزِلْ«، {وَلاَ يَئُودُهُ}: »لاَ يُثْقِلُهُ آدَنِي أَثْقَلَنِي، وَالآدُ وَالأَيْدُ القُوَّةُ« السِّنَةُ: »نُعَاسٌ« {يَتَسَنَّهْ} [البقرة: 259]: »يَتَغَيَّرْ«، {فَبُهِتَ} [البقرة: 258]: »ذَهَبَتْ حُجَّتُهُ«، {خَاوِيَةٌ} [البقرة: 259]: »لاَ أَنِيسَ فِيهَا«، {عُرُوشُهَا} [البقرة: 259]: »أَبْنِيَتُهَا« (نُنْشِرُهَا): »نُخْرِجُهَا«، {إِعْصَارٌ} [البقرة: 266]: »رِيحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ، كَعَمُودٍ فِيهِ نَارٌ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {صَلْدًا} [البقرة: 264]: »لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ« وَقَالَ عِكْرِمَةُ: {وَابِلٌ} [البقرة: 264]: "مَطَرٌ شَدِيدٌ، الطَّلُّ: النَّدَى، وَهَذَا مَثَلُ عَمَلِ المُؤْمِنِ" {يَتَسَنَّهْ} [البقرة: 259]: »يَتَغَيَّرْ«

4535- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلاَةِ الخَوْفِ قَالَ: »يَتَقَدَّمُ الإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُصَلِّي

کر دیا کرتا تھا حتیٰ کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے (پ ۲ البقرۃ ۲۳۸) پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم فرما دیا گیا۔

نمازِ خوف کا بیان

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر خوف میں ہو تو پیادہ یا سوار جیسے بن پڑے پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کی یاد کرو جیسا اس نے سکھایا جو تم نہ جانتے تھے (پ ۲ البقرۃ ۲۳۹) ابنِ جُبیر کا قول ہے کہ کُرْسِیُّهٗ سے مراد اللہ کا علم ہے کہا گیا ہے کہ بَسْطَة سے مراد زیادتی اور فضیلت ہے اَفْرِغْ۔ اُتار۔ وَلَا یَؤُوْدُهٗ اس پر بار نہیں ہے اسی سے اٰدَنِی ہے یعنی مجھ پر بوجھ رکھ دیا۔ اَلْاٰدُوَ اور اَلْاَیْدُ سے قوت مراد ہے اَلسِنَةُ نیند یَتَسَنَّهْ بگڑنا۔ فَبُهِتَ اس کی دلیل ختم ہوگئی خَاوِیَةٌ جس میں کوئی ہمدرد نہ ہو عُرُوْشِهَا اس کی عمارتیں۔ السَّنَةُ نیند نُنْشِزُهَا ہم نکالتے ہیں۔ اِعْصَارٌ تند و تیز ہوا جو زمین سے آسمان کی جانب عمود کی طرح اُٹھتی ہے اور اس میں آگ ہوتی ہے ابنِ عباس کا قول ہے کہ صَلْدًا سے مراد جس پر کوئی چیز نہ ہو۔ عکرمہ کا قول ہے کہ وَابِلٌ سے مراد موسلا دھار بارش ہے اَلطَّلُّ سے مراد شبنم ہے اور یہ اہلِ ایمان کے عمل کی طرح ہے یَتَسَنَّهْ بگڑنا، بدلنا، متغیر ہونا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب نمازِ خوف کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ امام آگے کھڑا ہو جائے اور لوگوں میں سے بعض لوگ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں

4535- راجع الحديث: 942

بِهِمُ الإِمَامُ رَكْعَةً، وَتَكُونُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ العَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوا، فَإِذَا صَلَّى الَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً، اسْتَأْخَرُوا مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا، وَلاَ يُسَلِّمُونَ، وَيَتَقَدَّمُ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا فَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ يَنْصَرِفُ الإِمَامُ وَقَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَيَقُومُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ الإِمَامُ، فَيَكُونُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَشَدَّ مِنْ ذَلِكَ، صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ أَوْ رُكْبَانًا، مُسْتَقْبِلِي القِبْلَةِ أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا « قَالَ مَالِكٌ: قَالَ نَافِعٌ: لاَ أُرَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذَلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور دوسرا گروہ جس نے تا حال نماز نہیں پڑھی، وہ ان کے اور دشمن کے درمیان میں رہے پھر یہ حضرات جنہوں نے ایک رکعت پڑھ لی ہے ان لوگوں کی جگہ پر چلے جائیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور سلام نہ پھیریں اب جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی وہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لیں۔ پھر امام سلام پھیر دے اب فریقین سے ہر ایک اپنی اپنی دوسری رکعت خود پوری کرلیں۔ یعنی امام کے سلام پھیر دینے کے بعد، یوں دونوں گروہوں میں سے ہر ایک کی دو دو رکعتیں ہوجائیں گی۔ اگر خوف بہت ہی سخت ہو تو نماز پیدل ہونے کی حالت میں کھڑے ہوکر پڑھیں یا سواری پر اور کعبہ کی جانب رخ کر کے پڑھیں یا جدھر رخ کر کے میسر آئے۔ امام مالک کا بیان ہے کہ نافع نے فرمایا: میرے گمان میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

45- بَابُ {وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا} [البقرة: 234]

4536 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الأَسْوَدِ، وَيَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ: هَذِهِ الآيَةُ الَّتِي فِي البَقَرَةِ {وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا} [البقرة: 234] إِلَى قَوْلِهِ {غَيْرَ إِخْرَاجٍ} [البقرة: 240] قَدْ نَسَخَتْهَا الأُخْرَى، فَلِمَ تَكْتُبُهَا؟ قَالَ: »تَدَعُهَا يَا ابْنَ أَخِي، لاَ أُغَيِّرُ شَيْئًا

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا کی تفسیر

ابن ابی مُلیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ سورہ البقرہ کی آیت وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا (آیت ۲۴۰) اسی سورت کی دوسری آیت (یعنی آیت ۲۳۴) سے منسوخ ہے، تو آپ نے اسے قرآن کریم میں کیوں لکھا ہے۔ فرمایا، اے بھتیجے! اس بات کو جانے دو۔ میں کسی آیت کو اس کی جگہ سے بدل نہیں سکتا۔ حُمید راوی کا بیان ہے کہ آپ

4536- راجع الحدیث:4530

مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ «. قَالَ حُمَيْدٌ: أَوْ نَحْوَ هَذَا

46- بَابُ {وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي المَوْتَى} [البقرة: 260]

4537 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ «، إِذْ قَالَ: {رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي المَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي} [البقرة: 260]

47- بَابُ قَوْلِهِ: {أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ} [البقرة: 266] إِلَى قَوْلِهِ: {لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ} [البقرة: 219]

4538 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: وَسَمِعْتُ أَخَاهُ أَبَا بَكْرِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَوْمًا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيمَ تَرَوْنَ هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ: {أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ} [البقرة: 266] ؟ قَالُوا: اللَّهُ أَعْلَمُ، فَغَضِبَ عُمَرُ فَقَالَ: »قُولُوا نَعْلَمُ أَوْ لاَ نَعْلَمُ «، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فِي نَفْسِي مِنْهَا شَيْءٌ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، قَالَ عُمَرُ: »يَا ابْنَ أَخِي قُلْ وَلاَ تَحْقِرْ نَفْسَكَ «،

نے معناً ایسا ہی فرمایا تھا۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت شک کرنے کے ہم زیادہ حقدار تھے جب کہ انہوں نے کہا: ترجمہ کنز الایمان: اے رب میرے مجھے دکھادے تو کیونکر مردے جلائے گا فرمایا کیا تجھے یقین نہیں عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے (پ ۳ البقرۃ ۲۶۰)

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ کی تفسیر

عبداللہ بن ابی مُلیکہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی ابوبکر بن ابی مُلیکہ سے بھی سنا ہے۔ وہ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے معلوم کیا کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: کیا تم میں کوئی اسی پسند رکھے گا کہ اس کے پاس ایک باغ ہو (پ ۳ البقرۃ ۲۶۶) کے متعلق آپ کیا علم رکھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ناراض ہوئے اور فرمایا

4537- راجع الحديث: 3372

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ضُرِبَتْ مَثَلًا لِعَمَلٍ، قَالَ عُمَرُ: «أَيُّ عَمَلٍ؟» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لِعَمَلٍ، قَالَ عُمَرُ: «لِرَجُلٍ غَنِيٍّ يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ لَهُ الشَّيْطَانَ، فَعَمِلَ بِالْمَعَاصِي حَتَّى أَغْرَقَ أَعْمَالَهُ»

کہ یوں کہیے کہ ہمیں معلوم ہے یا ہمیں معلوم نہیں۔ پس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی کہ اے امیر المومنین! اس کے بارے میں میرے دل میں کچھ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے بھتیجے! بیان کرو اور اپنے آپ کو حقیر نہ جانو۔ ابن عباس نے کہا کہ اس میں عمل کی مثال بیان فرمائی گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کون سے عمل کی؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ صرف عمل کی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ مالدار شخص کی مثال ہے جو نیک اعمال اور احکام الٰہی کی تعمیل کرتا ہو پھر اُس پر شیطان غالب آجائے، اور وہ بُرے عمل کرنے لگے، حتیٰ کہ اُس کے نیک اعمال بھی ضائع ہوجائیں۔

48- بَابُ {لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا} [البقرة: 273]

يُقَالُ: أَلْحَفَ عَلَيَّ، وَأَلَحَّ عَلَيَّ، وَأَحْفَانِي بِالْمَسْأَلَةِ. {فَيُحْفِكُمْ} [محمد: 37]: يُجْهِدْكُمْ

لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ اِلْحَافًا کی تفسیر

کہتے ہیں کہ اَلْحَفَ عَلَیَّ اور اَلَحَّ عَلَیَّ یعنی وہ سوال کرتے ہوئے مجھ سے لپٹ گیا لہٰذا اِلْحَافًا لپٹ کر کوشش سے مانگنے کو کہتے ہیں۔

4539- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ أَبِي نَمِرٍ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ الأَنْصَارِيَّ، قَالاَ: سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ المِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلاَ اللُّقْمَةُ وَلاَ اللُّقْمَتَانِ، إِنَّمَا المِسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ، وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ » يَعْنِي قَوْلَهُ: {لاَ

عطاء بن یسار اور عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری دونوں کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسکین وہ نہیں ہے جو ایک دو کھجوروں یا ایک دو لقموں کے لیے دربدر پھرے بلکہ مسکین تو وہ غریب ہے جو سوال نہیں کرتا اور اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ترجمہ کنزالایمان: لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے (پ ۳ البقرة ۲۷۳)

4539- راجع الحديث: 1476، صحيح مسلم: 2392,2391، سنن نسائی: 2570

يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا} [البقرة: 273]

49- بَابُ {وَأَحَلَّ اللَّهُ البَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا} [البقرة: 275]

الْمَسُّ: الْجُنُونُ"

4540 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «لَمَّا نَزَلَتِ الآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ البَقَرَةِ فِي الرِّبَا، قَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الخَمْرِ»

أَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا کی تفسیر

المس جنون۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب سود کے متعلق سورہ البقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے وہ لوگوں کے سامنے تلاوت فرمائیں (آیت ۲۷۵ تا ۲۸۱) پھر شراب کی خرید و فروخت بھی حرام فرما دی گئی۔

50- بَابُ يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا «يُذْهِبُهُ»

4541 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَعْمَشِ، سَمِعْتُ أَبَا الضُّحَى، يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: «لَمَّا أُنْزِلَتِ الآيَاتُ الأَوَاخِرُ مِنْ سُورَةِ البَقَرَةِ، خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلاَهُنَّ فِي المَسْجِدِ، فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الخَمْرِ»

يَمْحَقُ اللهُ الرِّبَا کی تفسیر، یمحق مٹانا

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سورۂ البقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے، پھر مسجد نبوی میں ان کی تلاوت فرمائی اور پھر شراب کی تجارت بھی حرام فرما دی گئی۔

51- بَابُ {فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ} [البقرة: 279]: فَاعْلَمُوا

4542 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: «لَمَّا أُنْزِلَتِ الآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ البَقَرَةِ، قَرَأَهُنَّ

فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ کی تفسیر، فَأْذَنُوا سے مراد آگاہ ہو جاؤ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سورۂ البقرہ کی آخری آیات نازل فرمائی گئیں تو نبی کریم ﷺ نے مسجد نبوی میں ان کی تلاوت فرمائی اور اس کے بعد شراب کی تجارت بھی حرام

4540- راجع الحديث: 459

4541- راجع الحديث: 459

4542- راجع الحديث: 459

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فِي الْمَسْجِدِ، وَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ«

فرمادی گئی۔

52- بَابُ

{وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ، وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ} [البقرة: 280]

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر قرضدار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لئے اور بھلا ہے اگر جانو (پ ۳ البقرة ۲۸۰)

4543 - وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: »لَمَّا أُنْزِلَتِ الآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ البَقَرَةِ، قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْنَا، ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الخَمْرِ«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سورہ البقرہ کی آخری آیات نازل فرمادی گئیں تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے، پھر ان کی تلاوت فرمائی اور اس کے بعد شراب کی تجارت حرام فرما دی گئی۔

53- بَابُ {وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ} [البقرة: 281]

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ کی تفسیر

4544 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ »آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الرِّبَا«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر سب سے آخر میں جو آیت نازل ہوئی وہ سود کے بارے میں آیت ہے۔ (سورة البقرہ، آیت ۲۸۱)

54- بَابُ

{وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ، فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ، وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ} [البقرة: 284]

وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (پ ۳ البقرة ۲۸۴)

4545 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خَالِدٍ الحَذَّاءِ،

مروان اصفر کا بیان ہے کہ صحابۂ کرام میں سے غالباً حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

4543- راجع الحديث: 459

عَنْ مَرْوَانَ الأَصْفَرِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ: " أَنَّهَا قَدْ نُسِخَتْ: {وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ} [البقرة: 284] " الآيَةَ

کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ (پ ۳ البقرۃ ۲۸۴) یہ دوسری آیت لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا سے منسوخ فرما دی گئی ہے۔

55- بَابُ {آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ} [البقرة: 285]

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ کی تفسیر

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {إِصْرًا} [البقرة: 286]: " عَهْدًا، وَيُقَالُ: {غُفْرَانَكَ} [البقرة: 285]: مَغْفِرَتَكَ ". {فَاغْفِرْ لَنَا} [آل عمران: 16]

ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ اصرًا سے عہد، وعدہ مراد ہے کہتے ہیں کہ غُفْرَانَكَ مَغْفِرَتَكَ۔ یعنی ہمیں بخش دے۔

4546 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ الحَذَّاءِ، عَنْ مَرْوَانَ الأَصْفَرِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَحْسِبُهُ ابْنَ عُمَرَ: {إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ} [البقرة: 284] قَالَ: »نَسَخَتْهَا الآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا«

مردان اصفر کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص۔ انہوں نے کہا کہ میرے گمان میں وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ (پ ۳ البقرۃ ۲۸۴) یہ اپنی بعد والی آیت سے منسوخ ہے یعنی لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا سے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

3- سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ

تُقَاةٌ وَتَقِيَّةٌ وَاحِدَةٌ، {صِرٌّ} [آل عمران: 117]: بَرْدٌ {شَفَا حُفْرَةٍ} [آل عمران: 103]: مِثْلُ شَفَا الرَّكِيَّةِ، وَهُوَ حَرْفُهَا، {تُبَوِّئُ} [آل عمران: 121]: تَتَّخِذُ مُعَسْكَرًا، المُسَوَّمُ: الَّذِي لَهُ سِيمَاءٌ بِعَلاَمَةٍ، أَوْ بِصُوفَةٍ أَوْ بِمَا كَانَ، {رِبِّيُّونَ} [آل عمران: 146]: الجَمِيعُ، وَالوَاحِدُ رِبِّيٌّ {تَحُسُّونَهُمْ} [آل عمران: 152]: تَسْتَأْصِلُونَهُمْ قَتْلًا، {غُزًّا}: وَاحِدُهَا غَازٍ،

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ آل عمران

تُقَاةٌ اور تَقِيَّةٌ دونوں کا معنی ڈرنا اور بچنا ہے۔ صِرٌّ ٹھنڈک شَفَا حُفْرَةٍ گڑھے یا کنوئیں کی منڈیر۔ تُبَوِّئُ لوگوں کو جہاد پر اُبھارنا۔ اَلْمُسَوَّمُ اسے کہتے ہیں جس پر کوئی نشانی لگی ہوئی ہو جیسے صوف وغیرہ۔ رِبِّيُّوْنَ رِبِّيٌّ کی جمع ہے تَحُسُّوْنَهُمْ جڑ سے اکھاڑ پھینکنا، قتل کرنا۔ غُزًّا اس کا واحد غَازٍ ہے سَنَكْتُبُ ہمیں یاد رہے گا۔ نُزُلًا ثواب، بدلہ، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس کا معنی اللہ کی طرف سے اتارا ہوا ہو جیسے کہتے ہیں

4546- راجع الحدیث: 4545

{سَنَكْتُبُ} [آل عمران: 181]: سَنَحْفَظُ، {نُزُلًا} [آل عمران: 198]: ثَوَابًا، وَيَجُوزُ: وَمُنْزَلٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، كَقَوْلِكَ: أَنْزَلْتُهُ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {وَالخَيْلُ المُسَوَّمَةُ} [آل عمران: 14]: «المُطَهَّمَةُ الحِسَانُ» قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى: «الرَّاعِيَةُ المُسَوَّمَةُ» وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: {وَحَصُورًا} [آل عمران: 39]: «لاَ يَأْتِي النِّسَاءَ» وَقَالَ عِكْرِمَةُ: {مِنْ فَوْرِهِمْ} [آل عمران: 125]: «مِنْ غَضَبِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " يُخْرِجُ الحَيَّ مِنَ المَيِّتِ: مِنَ النُّطْفَةِ تَخْرُجُ مَيِّتَةً، وَيُخْرِجُ مِنْهَا الحَيَّ، الإِبْكَارُ: أَوَّلُ الفَجْرِ، {وَالعَشِيُّ} [الأنعام: 52]: مَيْلُ الشَّمْسِ -أُرَاهُ- إِلَى أَنْ تَغْرُبَ"

أَنْزَلْتُهُ میں نے اس کو اتارا۔ مجاہد کا قول ہے کہ اَلْخَيْلُ الْمُسَوَّمَةُ نشان زدہ گھوڑے، موٹے گھوڑے، ابنِ جُبیر کا قول ہے کہ حَصُوْرًا عورتوں سے پرہیز کرنے والا۔ عکرمہ کا قول ہے کہ مِنْ فَوْرِهِمْ بدر کے روز ان کے غصّے سے۔ مجاہد کا قول ہے کہ يُخْرِجُ الْحَيَّ یعنی بے جان نطفہ سے جاندار پیدا کرنا۔ اَلْاِبْكَارُ صبح سویرے اَلْعَشِيُّ دن ڈھلے سے غروب آفتاب تک۔

1- بَابُ {مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ}

[آل عمران: 7]

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " الحَلاَلُ وَالحَرَامُ، {وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ} [آل عمران: 7]: يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الفَاسِقِينَ} [البقرة: 26]، وَكَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لاَ يَعْقِلُونَ} [يونس: 100] وَكَقَوْلِهِ: {وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ} [محمد: 17] {زَيْغٌ} [آل عمران: 7]: شَكٌّ، {ابْتِغَاءَ الفِتْنَةِ} [آل عمران: 7]: المُشْتَبِهَاتِ، {وَالرَّاسِخُونَ فِي العِلْمِ} [آل عمران: 7]: يَعْلَمُونَ {يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ} [آل عمران: 7]: كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا، وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الأَلْبَابِ"

مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ

کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ حلال وحرام کی آیتیں محکمات ہیں اور دوسری متشابہات، جو ایک دوسری کی تصدیق کرتی ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ (۱) ترجمہ کنزالایمان: اوراس سے انہیں گمراہ کرتا ہے جو بے حکم ہیں (پ ۱البقرۃ۲۶) (۲) ترجمہ کنز الایمان: اور عذاب ان پر ڈالتا ہے جنہیں عقل نہیں (پ ۱۱یونس۱۰۰) (۳) ترجمہ کنز الایمان: اور جنہوں نے راہ پائی اللہ نے ان کی ہدایت اور زیادہ فرمائی اوران کی پرہیزگاری انہیں عطا فرمائی (پ ۲۶ محمد ۱۷) زَيْغٌ سے مراد شک ہے اِبْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ متشابہات کے پیچھے پڑنا، ان کی پیروی کرنا۔ ترجمہ کنز الایمان: اور پختہ علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب

4547 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تَلاَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الآيَةَ: {هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الكِتَابَ، مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الكِتَابِ، وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ} ، فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الفِتْنَةِ، وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ، وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ، وَالرَّاسِخُونَ فِي العِلْمِ يَقُولُونَ: آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الأَلْبَابِ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فَإِذَا رَأَيْتِ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكِ الَّذِينَ سَمَّى اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ«

ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے (پ ۳ آل عمران ۷)۔

قاسم بن محمد بن ابوبکر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنیٰ رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اشتباہ ہے وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں گمراہی چاہنے اور اس کا پہلو ڈھونڈھنے کو اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم ہے اور پختہ علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے (پ ۳ آل عمران ۷)۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ اشتباہ والی آیتوں کے پیچھے پڑا ہوا ہے تو یہی وہ لوگ ہیں، جن کی اللہ تعالیٰ نے نشاندہی فرمائی ہے، لہٰذا ان سے دُور بھاگنا۔

2- بَابُ {وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ} [آل عمران: 36]

وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کی تفسیر

4548 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی پیدا ہونے والا بچہ ایسا نہیں مگر اس کی پیدائش کے وقت شیطان اسے چھوتا ہے۔ پس وہ شیطان ہی کے چھونے کے سبب چیختا چلّاتا ہے، سوائے حضرت مریم اور ان کے صاحبزادے

4547- صحیح مسلم: 6717، سنن ابو داؤد: 4598، سنن ترمذی: 2994,2993

4548- راجع الحدیث: 3286، صحیح مسلم: 6086

فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ، إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا». ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ} [آل عمران: 36]

3- بَابٌ

{إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا، أُولَئِكَ لاَ خَلاَقَ لَهُمْ} [آل عمران: 77]: لاَ خَيْرَ {أَلِيمٌ} [البقرة: 10]: «مُؤْلِمٌ مُوجِعٌ مِنَ الأَلَمِ، وَهُوَ فِي مَوْضِعِ مُفْعِلٍ»

4549,4550- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ حَلَفَ يَمِينَ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ» فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ: إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا، أُولَئِكَ لاَ خَلاَقَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ إِلَى آخِرِ الآيَةِ، قَالَ: فَدَخَلَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، وَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قُلْنَا: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فِيَّ أُنْزِلَتْ كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَيِّنَتُكَ أَوْ يَمِينُهُ» فَقُلْتُ: إِذًا يَحْلِفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ، يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ»

کے۔ اس کے بعد حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ اور میں اسے ترجمہ کنز الایمان: اور میں اُسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے (پ ۳ آل عمران ۳۶)

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ ۔۔۔۔۔ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں (پ ۳ آل عمران ۷۷) لَاخَلَاقَ لَھُمْ ان کے لیے بھلائی نہیں اَلِیْمٌ اس کا ہم معنی مُؤْلِمٌ ہے یعنی دکھ درد سے بھرپور مؤلِمٌ کی جگہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جھوٹی قسم کھائے تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اسے اپنے اوپر ناراض پائے گا پس اللہ تعالیٰ نے اسی بارے میں یہ آیت نازل فرمائی ہے: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں (پ ۳ آل عمران ۷۷) ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ ابوعبدالرحمٰن نے تم سے کیا حدیث بیان کی ہے؟ ہم نے کہہ دیا کہ یہ کچھ بیان فرمایا ہے۔ فرمایا، یہ آیت تو میرے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ میرا کنواں میرے چچازاد بھائی کی زمین میں تھا نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ گواہ لے آؤ یا اس کی قسم ہوگی۔ میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! وہ

4550,4549- راجع الحدیث: 2357,2356

تو قسم کھا جائے گا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کسی مسلمان کا مال حاصل کرنے کی غرض سے قسم کھائے اور اس میں وہ جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔

4551 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ هُوَ ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ، سَمِعَ هُشَيْمًا، أَخْبَرَنَا العَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً فِي السُّوقِ، فَحَلَفَ فِيهَا، لَقَدْ أَعْطَى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِهِ، لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ المُسْلِمِينَ»، فَنَزَلَتْ: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا} [آل عمران: 77] إِلَى آخِرِ الآيَةِ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کوئی چیز فروخت کرنے کی غرض سے بازار میں لے کر آیا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ اس کے اتنے دام تو ملتے ہیں، حالانکہ وہ قیمت کسی نے نہیں لگائی تھی یہ صرف اس لیے کہا تھا کہ مسلمانوں میں سے کوئی تو لے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں (پ ۳ آل عمران ۷۷)۔

4552 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ امْرَأَتَيْنِ، كَانَتَا تَخْرِزَانِ فِي بَيْتٍ أَوْ فِي الحُجْرَةِ، فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا وَقَدْ أُنْفِذَ بِإِشْفًى فِي كَفِّهَا، فَادَّعَتْ عَلَى الأُخْرَى، فَرُفِعَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، لَذَهَبَ دِمَاءُ قَوْمٍ وَأَمْوَالُهُمْ»، ذَكِّرُوهَا بِاللَّهِ وَاقْرَءُوا عَلَيْهَا: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ} [آل عمران: 77] فَذَكَّرُوهَا فَاعْتَرَفَتْ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اليَمِينُ عَلَى المُدَّعَى عَلَيْهِ»

ابن جُریج نے ابنِ ابی مُلیکہ سے روایت کی ہے کہ دو عورتیں کسی گھر یا حجرے میں بیٹھ کر موزے سی رہی تھیں ان میں سے ایک باہر نکلی اور اس نے دعویٰ کیا کہ دوسری عورت نے اس کی ہتھیلی میں آر چبھو دی ہے۔ یہ معاملہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک پہنچا۔ حضرت ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر دعوے کے مطابق دلایا جائے تو کتنے ہی لوگوں کی جانیں اور مال جاتے رہیں لہٰذا یہ کرو کہ اسے کو خدا کی خوف سے ڈراؤ اور اس کے سامنے آیت پڑھو۔ ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں (پ ۳ آل عمران ۷۷) چنانچہ جب اسے خوفِ خدا یاد دلایا تو اس نے اپنے جرم کا اقرار کرلیا۔ حضرت ابن عباس رضی

4551- راجع الحديث: 2088

4552- راجع الحديث: 2514

4- بَابُ

قُلْ: يَا {أَهْلَ الكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لاَ نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ} سَوَاءٍ: قَصْدٍ"

4553 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ، مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ، قَالَ: انْطَلَقْتُ فِي المُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّأْمِ، إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ، قَالَ: وَكَانَ دَحْيَةُ الكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ، فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ، قَالَ: فَقَالَ هِرَقْلُ: هَلْ هَا هُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ: أَنَا، فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي، ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ، فَقَالَ: قُلْ لَهُمْ: إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي

اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مدعا علیہ پر قسم ہے۔

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ ---- کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اے کتابیو ں ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں (پ ۳ آل عمران ۶۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوسفیان نے اپنی زبانی بتایا کہ ان دنوں جبکہ ہمارے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان صلح تھی تو میں ملک شام گیا اور اسی اثناء میں نبی کریم ﷺ کا مکتوب مبارک ہرقل کے پاس پہنچا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ حضرت دحیہ کلبی نے حاکم بصرہ تک پہنچایا اور حاکم بصرہ نے ہرقل تک۔ راوی کا بیان ہے کہ ہرقل نے کہا: کیا جس شخص نے دعویٰ نبوت کا کیا ہے اس کی قوم کا یہاں کوئی شخص ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، ہاں۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ مجھے چند قرشی لوگوں لوگوں کے ساتھ بلایا گیا اور ہم ہرقل کی خدمت میں پیش ہوئے اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا اور پوچھا کہ دعویٰ نبوت کرنے والے کا تم میں سب کے لحاظ سے سب سے قریبی کون ہے؟ پس ابوسفیان نے کہا کہ میں ہوں تو اس نے مجھے اپنے بالکل سامنے بٹھا لیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھایا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان کو بلا کر کہا کہ ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں اس مدعی نبوت کے متعلق اس (حضرت ابوسفیان) سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، اگر یہ

4553- راجع الحديث: 51,7

يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ، قَالَ أَبُو
سُفْيَانَ: وَايْمُ اللَّهِ، لَوْلَا أَنْ يُؤْثِرُوا عَلَيَّ الْكَذِبَ
لَكَذَبْتُ، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ
فِيكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ، قَالَ:
فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ:
فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا
قَالَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: أَيَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ
ضُعَفَاؤُهُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ، قَالَ:
يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ؟ قَالَ: قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ،
قَالَ: هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ
يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ
قَاتَلْتُمُوهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ
قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا
وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ، قَالَ:
فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هَذِهِ
الْمُدَّةِ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا، قَالَ: وَاللَّهِ مَا
أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ،
قَالَ: فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لَا،
ثُمَّ قَالَ لِتُرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ
حَسَبِهِ فِيكُمْ، فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ،
وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا،
وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ، فَزَعَمْتَ أَنْ لَا،
فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ، قُلْتُ: رَجُلٌ
يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ، وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ
أَضُعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ، فَقُلْتَ: بَلْ
ضُعَفَاؤُهُمْ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ
كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ،
فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ

غلط بیانی کرے تو تم اس کی تردید کر دینا۔ حضرت
ابوسفیان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، اگر مجھے اپنے اوپر
جھوٹ کا داغ لگنے کا خوف نہ ہوتا تو میں ضرور جھوٹ
بولتا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے اس
نبی کا حسب پوچھو۔ ابوسفیان نے کہا کہ وہ ہم میں عالی
نسب ہے پوچھا، کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ
ہوا ہے؟ ابوسفیان نے جواب دیا نہیں۔ پھر پوچھا کہ
اس دعویٰ سے پہلے کیا تم لوگوں نے اسے جھوٹ
بولتے دیکھا ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا، پوچھا کہ
اس کی اتباع کرنے والے قوم کے امیر لوگ ہیں یا
غریب؟ ابوسفیان نے جواب دیا کہ وہ غریب لوگ ہیں
اس نے پوچھا، ان میں اضافہ ہو رہا ہے یا کم ہو رہے
ہیں؟ میں نے جواب دیا، بلکہ وہ بڑھ رہے ہیں پوچھا
کہ اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اس
کے دین سے پھرا بھی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔
اس نے کہا، کیا تمہاری اس سے کبھی جنگ ہوئی ہے؟
میں نے جواب دیا، ہاں۔ پوچھا کہ اس کے ساتھ جنگ
کرنے کا نتیجہ کیا نکلا؟ میں نے جواب دیا کہ جنگ
ہمارے درمیان ڈول کی طرح رہی ہے کبھی ان کا پلہ
بھاری اور کبھی ہمارا۔ پھر پوچھا، کیا اس نے کبھی وعدہ
خلافی کی ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ بلکہ ان دنوں
تو ہماری اور ان کی صلح ہے، ہمیں علم نہیں کہ وہ اس مرتبہ
کیا کریں۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم یہی
خلاف حقیقت ایک کلمہ تھا جو میں اپنے جوبات میں
شامل کر سکا۔ اس نے پوچھا، کیا اس کے آباؤ اجداد میں
سے کسی نے پہلے بھی ایسا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے جواب
دیا، نہیں۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ
اسے بتا دو کہ میں نے تم سے اس کا نسب پوچھا تو تم

الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى
اللَّهِ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ
أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ، فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ، وَكَذَلِكَ
الإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ، وَسَأَلْتُكَ
هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ، فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ
يُزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ، وَسَأَلْتُكَ:
هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ، فَتَكُونُ
الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ
وَتَنَالُونَ مِنْهُ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ
لَهُمُ الْعَاقِبَةُ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لاَ
يَغْدِرُ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لاَ تَغْدِرُ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ
قَالَ أَحَدٌ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ، فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ،
فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ، قُلْتُ:
رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِمَ
يَأْمُرُكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَأْمُرُنَا بِالصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ
وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ، قَالَ: إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ فِيهِ
حَقًّا، فَإِنَّهُ نَبِيٌّ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ، وَلَمْ
أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ، وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ
لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ
قَدَمَيْهِ، وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ. قَالَ: ثُمَّ
دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَرَأَهُ: "فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ
مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلاَمٌ
عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى، أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّي أَدْعُوكَ
بِدِعَايَةِ الإِسْلاَمِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ
اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ
الأَرِيسِيِّينَ، وَ: {يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ
سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ، أَنْ لاَ نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ} إِلَى

نے بتایا کہ وہ عالی نسب ہے اور یہ سچ ہے کہ سارے
رسول اپنی قوم میں صاحب حسب و نسب ہوتے
ہیں پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس کے آباؤ اجداد
میں کوئی بادشاہ ہوا ہے تو تم نے جواب دیا نہیں۔ پس
میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اس کے اجداد میں کوئی
بادشاہ ہوا ہوتا تو میں سمجھتا کہ ایسا دعویٰ کر کے یہ
اپنے بڑوں کا ملک حاصل کرنا چاہتا ہے پھر میں نے تم
سے پوچھا کہ اس کی اتباع کرنے والے قوم کے غریب
لوگ ہیں یا امیر۔ تو تم نے غریب بتائے جبکہ غریب
لوگ ہی رسولوں کی پیروی کیا کرتے ہیں پھر میں نے تم
سے پوچھا کہ کیا یہ دعویٰ کرنے سے پہلے تم نے کبھی
اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے تو تم نے جواب دیا کہ
نہیں دیکھا۔ تو میں نے سمجھ گیا کہ یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ
لوگوں کے بارے میں تو جھوٹ نہ بولے اور خدا
کے بارے میں جھوٹ بولنے لگے۔ پھر میں نے تم
سے پوچھا کہ اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد
کوئی پھرا بھی ہے اس کی شدت کے سبب یا کسی اور وجہ
سے تو تم نے جواب دیا نہیں۔ واقعی جب ایمان دل
میں بس جاتا ہے تو نکلتا نہیں۔ پھر میں نے تم سے پوچھا
کہ اس کے ساتھی بڑھتے ہیں یا کم ہو رہے ہیں تو تم
نے بتایا کہ وہ بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کی خاصیت بھی
یہی ہے کہ وہ مکمل ہو کر رہتا ہے۔ پھر میں نے تم
سے اس کے ساتھ جنگ کے متعلق پوچھا تو تم نے بتایا
کہ اس کے ساتھ تم تمہاری جنگ ہوتی ہے، اور
تمہارے اور اس کے درمیان لڑائی ڈول کی طرح رہی
ہے، کبھی تم غالب رہے اور کبھی وہ۔ اور رسولوں کی اسی
طرح آزمائش ہوتی رہی ہے لیکن آخر کار رسول ہی
غالب آتے ہیں پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس

قَوْلِهِ: {اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ} [آل عمران: 64] "فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الكِتَابِ، ارْتَفَعَتِ الأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ، وَأُمِرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا، قَالَ: فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا: لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، إِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الأَصْفَرِ، فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الإِسْلاَمَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَدَعَا هِرَقْلُ عُظَمَاءَ الرُّومِ فَجَمَعَهُمْ فِي دَارٍ لَهُ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الرُّومِ، هَلْ لَكُمْ فِي الفَلاَحِ وَالرَّشَدِ آخِرَ الأَبَدِ، وَأَنْ يَثْبُتَ لَكُمْ مُلْكُكُمْ، قَالَ: فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الوَحْشِ إِلَى الأَبْوَابِ، فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ، فَقَالَ: عَلَيَّ بِهِمْ، فَدَعَا بِهِمْ فَقَالَ: إِنِّي إِنَّمَا اخْتَبَرْتُ شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ، فَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكُمُ الَّذِي أَحْبَبْتُ فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ

نے کبھی وعدہ خلافی کی ہے تو تم نے بتایا کہ وہ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ یہ سچ ہے کہ وعدہ خلافی کرنا رسولوں کی شان کے منافی ہے پھر میں نے تم سے پوچھا کہ جو دعویٰ اس نے کیا ہے کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کسی نے کیا تھا تم نے نفی میں جواب دیا۔ پس میں نے اپنے جی میں کہا کہ اگر اس کے بڑوں میں سے کسی نے ایسا دعویٰ کیا ہوتو وہ ایسا دعویٰ کر کے اپنے بڑے کی پیروی کر رہا ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر اس نے پوچھا کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے۔ ابوسفیان نے جواب دیا کہ وہ ہمیں نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے صلہ رحمی کرنے اور پاک دامن رہنے کا حکم دیتا ہے ہرقل نے کہا کہ جو کچھ تم نے بیان کیا ہے اگر وہ سچ ہے تو اس کی نبوت میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ میں یہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ ظاہر ہونے والا ہے لیکن یہ بات میرے گمان میں بھی نہ تھی کہ وہ تم لوگوں میں پیدا ہوں گے اگر مجھے یہ علم ہوتا تو ان کی خدمت میں ضرور حاضر ہوتا کیونکہ میں اُن کی زیارت کا شائق ہوں۔ کاش! میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے مبارک قدموں کو دھو کر غسالہ پیا کرتا۔ جہاں اب میرے قدم ہیں ان کا ملک یہاں تک ضرور پہنچے گا۔ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب نامہ منگوایا اور اسے خود پڑھا۔ اس میں یہ تحریر تھا۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے یہ اللہ کے رسول کی طرف سے ہرقل شاہِ روم کے نام ہے سلام اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے اس کے بعد میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اگر تم نے اسلام قبول کرلیا تو سلامتی میں رہو گے۔ تمہارے مسلمان ہوجانے سے اللہ تعالیٰ تمہارے اجر کو دگنا کردے گا اور اگر تم نے اسلام قبول نہ کیا تو

تمہاری رعایا کا گناہ بھی تمہارے اوپر ہوگا۔ ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ اے کتابیوں ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنالے اللہ کے سوا پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں (پ ۳ آل عمران ۶۴) جب ہرقل اس گرامی نامے کو پڑھ کر فارغ ہوا تو دربار میں اس کے پاس شور مچ گیا اور عجیب کہرام برباد ہوگیا لہٰذا ہمیں حکم دیا گیا تو ہم باہر چلے آئے۔ باہر نکل کر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابو کبشہ (رسولِ خدا) کے مقصد کو تو بڑی تقویت ملتی جارہی ہے کہ بنی اصفر کا بادشاہ بھی اس سے ڈرتا ہے۔ اسی وقت سے مجھے یہ یقین ہونے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دین عنقریب غالب ہوجائیگا حتیٰ کہ میں خود اسلام میں داخل ہوگیا زہری کا بیان ہے کہ اس کے بعد ہرقل نے روم کے سرداروں کو اپنے گھر بلایا اور کہا: اے رومیو! اگر تمہیں کامیابی و ہدایت کی تمنا ہے کہ وہ ہمیشہ کے لیے تمہارا مقدر بن جائے اور تمہارا ملک بھی ہمیشہ باقی رہے تو ہدایت قبول کرلو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس پر وہ لوگ وحشی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف بھاگنے لگے لیکن دروازے بند پائے۔ بادشاہ نے کہا: مجھ سے مت بھاگو بلکہ میرے نزدیک آجاؤ۔ میں تو صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تم اپنے دین میں کتنے مضبوط ہو پس میں دین پر تمہاری مضبوطی دیکھ کر بہت خوش ہوں اس پر سب نے اسے سجدہ کیا اور راضی ہوگئے۔

5- بَابُ

{لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ}

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ ---- کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے

[آل عمران: 92] إِلَى {بِهِ عَلِيمٌ} [البقرة: 215]

4554 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ نَخْلًا، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ المَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، فَلَمَّا أُنْزِلَتْ: {لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ} [آل عمران: 92] قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: {لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ} [آل عمران: 92] وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ، أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَخٍ ذَلِكَ مَالٌ رَايِحٌ، ذَلِكَ مَالٌ رَايِحٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الأَقْرَبِينَ» قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عَمِّهِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: «ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ»،

جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو اور تم جو کچھ خرچ کرو اللہ کو معلوم ہے (پ ۴ آل عمران ۹۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انصارِ مدینہ میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سب سے زیادہ کھجوروں کے باغات تھے اور سارے اپنے باغات میں انہیں بیرحا باغ سب سے پسند تھا جو مسجد نبوی کے سامنے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس میں وقتاً فوقتاً تشریف لے جاتے اور اس کا خوشگوار پانی نوش فرمایا کرتے تھے، جب یہ آیت نازل ہوئی، ترجمہ کنز الایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔ (پ ۴ آل عمران ۹۲) تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔ (پ ۴ آل عمران ۹۲) اور مجھے اپنی ساری جائیداد میں بیرَحا باغ سب سے محبوب ہے یہ میں راہِ خدا میں صدقہ دیتا ہوں اس امید پر کہ بھلائی کو حاصل کرلوں اور یہ اللہ کے پاس میرا ذخیرۂ آخرت بن جائے۔ لہٰذا یا رسول اللہ! آپ رضائے الٰہی کے مطابق جس طرح چاہیں اسے خرچ فرمائیں راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہت خوب یہ سودا تو بڑا نفع بخش ہے یہ سودا تو بڑا نفع بخش ہے جو تم نے کہا وہ میں نے سن لیا مگر میرا خیال یہ ہے کہ تم اسے اپنے قرابت داروں کو دے دو حضرت ابوطلحہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اس حکم کی تعمیل کروں گا۔ پس حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ اپنے اقارب اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا، عبداللہ بن یوسف اور روح بن عبادہ کی

4554م- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ «مَالٌ رَابِحٌ».

روایت میں ہے کہ یہ مال نفع بخش ہے۔
یحییٰ بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے امام مالک کے سامنے یوں پڑھا کہ یہ فائدہ دینے والا مال ہے۔

4555 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ، وَأُبَيٍّ وَأَنَا أَقْرَبُ إِلَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْ لِي مِنْهَا شَيْئًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب کو حصّہ دیا مگر میں ان کی نسبت زیادہ قریب تھا لیکن مجھے اس میں سے کچھ بھی نہ دیا۔

6- بَابُ {قُلْ: فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ} [آل عمران: 93]

قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاتِه ----- کی تفسیر

4556 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ اليَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا، فَقَالَ لَهُمْ: «كَيْفَ تَفْعَلُونَ بِمَنْ زَنَى مِنْكُمْ؟» قَالُوا: نُحَمِّمُهُمَا وَنَضْرِبُهُمَا، فَقَالَ: «لاَ تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمَ؟» فَقَالُوا: لاَ نَجِدُ فِيهَا شَيْئًا، فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ: كَذَبْتُمْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ، فَوَضَعَ مِدْرَاسُهَا الَّذِي يُدَرِّسُهَا مِنْهُمْ كَفَّهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَطَفِقَ يَقْرَأُ مَا دُونَ يَدِهِ، وَمَا وَرَاءَهَا وَلاَ يَقْرَأُ آيَةَ الرَّجْمِ، فَنَزَعَ يَدَهُ عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ، فَقَالَ: مَا هَذِهِ؟ فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ قَالُوا: هِيَ آيَةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ مَوْضِعُ الجَنَائِزِ عِنْدَ المَسْجِدِ،

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ یہودی ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر بارگاہ رسالت میں سزا دلوانے کے لیے آئے جنھوں نے زنا کیا تھا آپ نے فرمایا کہ جو تم میں سے زنا کرے تو اس کے ساتھ تم کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم ان کا منہ کالا کر کے انہیں زدوکوب کرتے ہیں آپ نے فرمایا: کیا توریت میں تمہیں رجم کا حکم نہیں دیا گیا؟ کہنے لگے ہمیں تو اس میں ایسا کوئی حکم نہیں ملا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، ذرا توریت تو لا کر پڑھو اگر تم سچے ہو۔ چنانچہ انہوں نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ لیا اور ادھر ادھر سے پڑھنے لگے اور رجم کی آیت کو نہیں پڑھتے تھے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا ہاتھ آیت رجم کے اوپر سے ہٹا کر فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ جب انہوں نے وہ دیکھی تو کہنے لگے کہ واقعی یہ رجم کی آیت

4554م- راجع الحدیث: 1461
4555- راجع الحدیث: 1461
4556- راجع الحدیث: 1325

فَرَأَيْتُ صَاحِبَهَا يَحْنِي عَلَيْهَا يَقِيهَا الحِجَارَةَ

ہے پس آپ نے ان دونوں کو سنگسار کر دینے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ مسجد کے قریب جو اس کام کے لیے جگہ مقرر فرمائی گئی تھی وہاں ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ زانیہ کو پتھروں سے بچانے کی خاطر زانی اس پر جھک جاتا تھا۔

7- بَابُ {كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ} [آل عمران: 110]

4557 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، {كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ}، قَالَ: «خَيْرَ النَّاسِ لِلنَّاسِ تَأْتُونَ بِهِمْ فِي السَّلاَسِلِ فِي أَعْنَاقِهِمْ، حَتَّى يَدْخُلُوا فِي الإِسْلاَمِ»

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ..... کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں (پ ۴ آل عمران ۱۱۰) کے مطابق لوگوں کے لیے بہترین لوگ وہ ہیں جو کافروں کو ان کی گردنوں میں طوق ڈال کر لاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔

8- بَابُ {إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلاَ} [آل عمران: 122]

4558 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: " فِينَا نَزَلَتْ: {إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلاَ، وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا} [آل عمران: 122] قَالَ: نَحْنُ الطَّائِفَتَانِ بَنُو حَارِثَةَ، وَبَنُو سَلِمَةَ وَمَا نُحِبُّ - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً - وَمَا يَسُرُّنِي أَنَّهَا لَمْ تُنْزَلْ لِقَوْلِ اللَّهِ: {وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا} [آل عمران: 122]"

اِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا کی تفسیر

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: جب تم میں کے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی کر جائیں (پ ۴ آل عمران ۱۲۲) یہ آیت ہمارے متعلق نازل ہوئی اور وہ ہمارے دونوں گروہ بنو حارثہ اور بنو سلمہ ہیں اور اپنی نامردی کا ذکر ہمیں پسند نہیں۔ ایک بار سفیان نے یوں کہا کہ: اس کا نازل نہ ہونا ہمارے لیے خوشی کا سبب نہیں کیونکہ اس میں یہ بھی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے (پ ۴ آل عمران ۱۲۲)۔

4557- راجع الحدیث: 3010

4558- راجع الحدیث: 4051

9- بَابُ {لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ} [آل عمران: 128]

4559 - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِنَ الفَجْرِ، يَقُولُ: «اللَّهُمَّ العَنْ فُلاَنًا وَفُلاَنًا وَفُلاَنًا، بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ» فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ} [آل عمران: 128] إِلَى قَوْلِهِ {فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ} [آل عمران: 128] رَوَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

4560 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ، قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ، فَرُبَّمَا قَالَ: " إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الحَمْدُ اللَّهُمَّ أَنْجِ الوَلِيدَ بْنَ الوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ " يَجْهَرُ بِذَلِكَ، وَكَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلاَتِهِ فِي صَلاَةِ الفَجْرِ: «اللَّهُمَّ العَنْ فُلاَنًا وَفُلاَنًا، لِأَحْيَاءٍ مِنَ العَرَبِ» حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ: {لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ} [آل عمران: 128]

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ کی تفسیر

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ نمازِ فجر کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! فلاں فلاں پر لعنت فرما اور اس سے پہلے آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہہ چکے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں ۔۔۔تا۔۔۔ وہ ظالم ہیں (پ ۴ آل عمران ۱۲۸) اس کی اسحاق بن راشد نے بھی زہری سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی کی بربادی یا کسی کی بہتری کے لیے دعا مانگتے تو آپ رکوع کے بعد قنوت پڑھا کرتے اور کبھی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے بعد کہتے: اے اللہ! ولی بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو بچا اور اے اللہ! قبیلہ مُضر والوں کو سختی سے پکڑ اور ان پر ایسی خشک سالی مسلط فرما جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے دور میں فرمائی تھی اور بعض اوقات فجر کی نماز میں یوں دعا مانگتے: اے اللہ! عرب کے فلاں فلاں قبیلوں پر لعنت فرما، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ترجمہ کنز الایمان: یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا اُن پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں (پ ۴ آل عمران ۱۲۸)

4559- راجع الحديث: 4051

4560- راجع الحديث: 797

الآيَةَ

10- بَابُ قَوْلِهِ: {وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ} [آل عمران: 153]

وَهُوَ تَأْنِيثُ آخِرِكُمْ « وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »إِحْدَى الحُسْنَيَيْنِ فَتْحًا أَوْ شَهَادَةً«

4561 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: »جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جُبَيْرٍ، وَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ، وَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا«

وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْ أُخْرٰكُمْ کی تفسیر

اُخْرٰكُمْ مؤنث ہے اٰخِرُكُمْ سے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اِحْدَی الْحُسْنَيَيْنِ سے مراد فتح یا شہادت ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ نے کچھ پیدل افراد حضرت عبداللہ بن جُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر مقرر فرمایا۔ لیکن وہ شکست کھا کر پیٹھ پھیر گئے اسی لیے فرمایا گیا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: دوسری جماعت میں ہمارے رسول تمہیں پکار رہے تھے (پ ۴ آل عمران ۱۵۳) اور نبی کریم ﷺ کے پاس اس وقت بارہ افراد کے سوا اور کوئی نہ رہا تھا۔

11- بَابُ قَوْلِهِ: {أَمَنَةً نُعَاسًا} [آل عمران: 154]

4562- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ، قَالَ: "غَشِيَنَا النُّعَاسُ وَنَحْنُ فِي مَصَافِّنَا يَوْمَ أُحُدٍ، قَالَ: فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَآخُذُهُ وَيَسْقُطُ وَآخُذُهُ"

اَمَنَةً نُّعَاسًا کی تفسیر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: غزوہ احد کے دن جب کہ ہم میدانِ جنگ میں تھے تو ہم پر نیند طاری ہوگئی، چنانچہ میری تلوار میرے ہاتھ سے گر پڑتی تھی۔ میں اسے پکڑتا تو پھر گر پڑتی اور پھر اٹھاتا۔

12- بَابُ قَوْلِهِ:

{الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ القَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا ...... کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ اُنہیں زخم پہنچ چکا تھا ان کے

4561- راجع الحديث: 3986،3039

4562- راجع الحديث: 4068

أَجْرٌ عَظِيمٌ} [آل عمران: 172] {القَرْحُ} [آل عمران: 172] : «الجِرَاحُ» ، {اسْتَجَابُوا} [آل عمران: 172] : «أَجَابُوا» ، {يَسْتَجِيبُ} [الأنعام: 36]: «يُجِيبُ»

نکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لئے بڑا ثواب ہے (پ ۴ آل عمران ۱۷۲)۔ اَلْقَرْحُ زخم اِسْتَجَابُوْا اسی طرح اَجَابُوْا سے بنا ہے جیسے يُجِيْبُ سے يَسْتَجِيْبُ بنا ہے۔

13- بَابُ {إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ} [آل عمران: 173] الآيَةَ

إِنَّ النَّاسَ ..... کی تفسیر

4563 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، أُرَاهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الوَكِيلُ، «قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» حِينَ قَالُوا: {إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا، وَقَالُوا: حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الوَكِيلُ} [آل عمران: 173]

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے کہا تھا کہ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور اچھا کارساز ہے اور محمد ﷺ نے یہ الفاظ اس وقت کہے جس کا اس آیت میں ذکر ہے: ترجمہ کنز الایمان: لوگوں نے تمہارے لئے جتھا جوڑا تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زائد ہوا اور بولے اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز (پ ۴ آل عمران ۱۷۳)

4564 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "كَانَ آخِرَ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ: حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الوَكِيلُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو ان کا آخری کلام یہ تھا کہ میرے لیے اللہ کافی ہے اور وہ ہی اچھا کارساز ہے۔

14- بَابُ

باب

(وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ، بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ، سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ) {سَيُطَوَّقُونَ} [آل عمران: 180] : «كَقَوْلِكَ طَوَّقْتُهُ بِطَوْقٍ»

ترجمہ کنز الایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہر گز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے (پ ۴ آل

4563- انظر الحديث: 4564

4564- راجع الحديث: 4563، انظر الحديث: 6456

4565 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ، مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ - يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ - يَقُولُ: أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ " ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ: (وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ) إِلَى آخِرِ الآيَةِ

عمران ۱۸۰) سَيُطَوَّقُونَ جیسے تم کہتے ہو کہ میں نے اُسے طوق پہنایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے اور وہ اس میں سے زکوٰۃ نہ دے تو اس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل دی جائے گی جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور بروز قیامت وہ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔ چنانچہ وہ سانپ اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا کہ تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا اور اللہ ہی وراث ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے (پ ۴ آل عمران ۱۸۰)

15- بَابُ

{وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا} [آل عمران: 186]

باب

ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک ضرور تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ برا سنو گے (پ ۴ آل عمران ۱۸۶)

4566 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دراز گوش پر سوار ہوئے جس پر ندک کی بنی ہوئی چادر ڈالی ہوئی تھی اور اپنے پیچھے آپ نے حضرت اسامہ بن زید کو بٹھا لیا تھا۔ آپ بنی حارث بن خزرج کے محلے

4565- راجع الحدیث:1403

4566- راجع الحدیث:2987

وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، قَالَ: حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ، فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَالْمُسْلِمِينَ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ، خَمَّرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ، ثُمَّ قَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ، وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ: أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ، إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا، ارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا، فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ، حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا، ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ؟ - يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ - قَالَ: كَذَا وَكَذَا"، قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ عَنْهُ، فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ، لَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ، فَلَمَّا أَبَى اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ اللَّهُ شَرِقَ بِذَلِكَ، فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا

میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جارہے تھے۔ یہ واقعہ غزوۂ بدر سے قبل ہے راوی کا بیان ہے کہ آپ کا گزر ایک مجلس کے پاس سے ہوا جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول موجود تھا اور اس وقت تک عبداللہ بن ابی اسلام نہیں لایا تھا۔ وہ مجلس مسلمانوں اور مشرکوں، بت پرستوں اور یہودیوں کی مخلوط تھی۔ اس مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے، جب جانور کے چلنے کا غبار مجلس تک پہنچا تو عبداللہ بن اُبی نے چادر کے ساتھ اپنی ناک چھپالی اور پھر کہا کہ ہم پر خاک نہ اڑاؤ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا کھڑے ہوگئے اور سواری سے اتر آئے اس کے بعد انہیں اللہ کی طرف بلایا اور انہیں قرآنِ کریم پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبداللہ بن ابی بن سلول کہنے لگا کہ جنابِ والا! آپ کی باتیں تو ٹھیک ہیں لیکن اگر یہ حق ہے تو ہماری مجلس میں آپ ہمیں کیوں تنگ کرتے ہیں؟ آپ گھر جائیے اور جو آپ کے پاس آئے اسے یہ قصے سنائیے پس حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے، کیوں نہیں، یارسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں اور ہمیں اس سے نفع پہنچایا کریں کیونکہ ہمیں یہ باتیں پسند ہیں، پس مسلمانوں، مشرکوں، اور یہودیوں میں تلخ کلامی شروع ہوگئی، حتیٰ کہ دست و گریبان تک نوبت آنے لگی تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی کوشش سے انہیں خاموش ہونے پر تیار کیا۔ پھر نبی کریم جانور پر سوار ہوکر حضرت سعد بن عبادہ کے پاس پہنچے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سعد! کیا تم نے نہیں سنا جو ابوحُباب نے کہا؟ اس نے یہ باتیں کی ہیں۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رَأَيْتَ، فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ المُشْرِكِينَ، وَأَهْلِ الكِتَابِ، كَمَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ، وَيَصْبِرُونَ عَلَى الأَذَى، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا} [آل عمران: 186] الآيَةَ، وَقَالَ اللَّهُ: {وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ} [البقرة: 109] إِلَى آخِرِ الآيَةِ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ العَفْوَ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ، حَتَّى أَذِنَ اللَّهُ فِيهِمْ، فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا، فَقَتَلَ اللَّهُ بِهِ صَنَادِيدَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، قَالَ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ المُشْرِكِينَ وَعَبَدَةِ الأَوْثَانِ: هَذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ، فَبَايَعُوا الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الإِسْلاَمِ فَأَسْلَمُوا

نے عرض کی کہ یارسول اللہ! اسے معاف فرما دیجئے اور اس سے درگزر فرمائیے۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی ہے، بیشک آپ حق کے ساتھ تشریف لائے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمایا ہے دراصل اہل مدینہ نے اسے اپنا سردار بنانے اور تاج پہنانے کا فیصلہ کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بات نامنظور فرمائی اور حق و صداقت کا علم دے کر آپ کو بھیج دیا تو یہ بات اس پر صحابہ گزری جس کے باعث ایسی ناروا حرکتیں کرتا ہے جیسا کہ آپ نے خود ملاحظہ فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو معاف فرما دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی یہ مبارک عادت تھی کہ وہ مشرکین اور اہل کتاب کو معاف فرما دیا کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا اور ان کی ایذا رسانی پر صبر سے کام لیا کرتے تھے چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک ضرور تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ برا سنو گے (پ ۴ آل عمران ۱۸۶) نیز اللہ عزوجل نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: بہت کتابیوں نے چاہا کاش تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں اپنے دلوں کی جلن سے بعد اس کے کہ حق ان پر خوب ظاہر ہو چکا ہے تو تم چھوڑو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے (پ ۱ البقرۃ ۱۰۹) نبی کریم متواتر درگزر سے کام لیتے رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا، حتیٰ کہ خدا نے آپ کو جہاد کی اجازت عطا فرما دی۔ پس جب غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھوں کفارِ قریش کے بڑے بڑے سرداروں کو قتل کروا دیا تو ابن اُبی بن سلول اور اس کے ساتھیوں میں جو مشرک تھے انہوں نے کہا کہ اب یہ دین غالب ہو گیا ہے لہٰذا

وہ رسول اللہ ﷺ کے دستِ حق پر اسلام کی بیعت کر کے بظاہر مسلمان ہو گئے۔

16- بَابُ (لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا)

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا کی تفسیر

4567- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ، وَفَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلاَفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ، وَحَلَفُوا وَأَحَبُّوا أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا» ، فَنَزَلَتْ: (لَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا) الآيَةَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں منافقین کا طریقہ یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی طرف جہاد پر جاتے تو یہ پیچھے بیٹھے رہتے اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف اپنے بیٹھ رہنے پر خوشیاں مناتے اور جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لاتے تو یہ طرح طرح کے عُذر بیان کرتے اور قسمیں کھاتے۔ اور وہ بغیر کچھ کیے اپنی تعریف چاہتے پس یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: ہر گز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کئے اُن کی تعریف ہو (پ ۴ آل عمران ۱۸۸)

4568- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِبَوَّابِهِ: اذْهَبْ يَا رَافِعُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْ: لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا أُوتِيَ، وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا، لَنُعَذَّبَنَّ أَجْمَعُونَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَمَا لَكُمْ وَلِهَذِهِ «إِنَّمَا دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ فَسَأَلَهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوهُ إِيَّاهُ، وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ فَأَرَوْهُ أَنْ قَدِ اسْتَحْمَدُوا إِلَيْهِ، بِمَا أَخْبَرُوهُ عَنْهُ فِيمَا سَأَلَهُمْ، وَفَرِحُوا بِمَا

حضرت علقمہ بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مروان بن حکم نے اپنے دربان سے کہا، اے رافع! جاؤ اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے معلوم کرو کہ اگر ہر وہ شخص جسے کوئی چیز حاصل ہو اور وہ اس پر خوشی منائے اور چاہے کہ بغیر کچھ کیے اس کی تعریف بھی کی جائے تو اس صورت میں ہم سب کو عذاب دیا جائے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ تمہارا اس سے کیا تعلق؟ وہ دعا تو اس کے متعلق ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ یہودیوں کو بلا کر ان سے کوئی بات دریافت فرمائی۔ وہ

4567- صحیح مسلم: 6964

4568- صحیح مسلم: 6965، سنن ترمذی: 3014

أُوتُوا مِنْ كِتَمَانِهِمْ » . ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الكِتَابَ} [آل عمران: 187] كَذَلِكَ حَتَّى قَوْلِهِ: {يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا} [آل عمران: 188] تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح

اصل بات کو چھپا گئے اور اس کی جگہ کچھ اور بتا دیا۔ اس کارگزاری پر انہوں نے تمنا کی کہ ان کی تعریف ہو اور اصل بات کو چھپا لینے پر خوشیاں بھی منانے لگے۔ پھر حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کر دینا اور نہ چھپانا تو انہوں نے اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے ذلیل دام حاصل کئے تو کتنی بری خریداری ہے (پ ۴ آل عمران ۱۸۷) اسی طرح یہ ارشاد کہ ترجمہ کنز الایمان: ہر گز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کئے اُن کی تعریف ہو ایسوں کو ہر گز عذاب سے دُور نہ جاننا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے (پ ۴ آل عمران ۱۸۸) اسی طرح عبدالرزاق نے ابنِ جریج سے روایت کی ہے۔

4568م - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا الحَجَّاجُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ مَرْوَانَ: بِهَذَا

نیز حجاج، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی کہ مروان نے یہی کہا تھا۔

17- بَابُ قَوْلِهِ: {إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الأَلْبَابِ}

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تفسیر

4569 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک شب گزاری۔ تو رسول

4568م- راجع الحديث: 4568

4569- راجع الحديث: 117، صحيح مسلم: 1795

عَنْهُمَا، قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً، ثُمَّ رَقَدَ، فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ، قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: {إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الأَلْبَابِ} ، ثُمَّ »قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً « ، ثُمَّ أَذَّنَ بِلاَلٌ، »فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ«

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر تو حضرت ام المومنین سے گفتگو فرمائی اور اس کے بعد آپ آرام فرمانے لگے جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہا تو آپ اٹھ بیٹھے اور آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے (پ ۴ آل عمران ۱۹۰) پھر آپ اٹھ کھڑے ہوئے۔ وضو فرمایا، مسواک کی، پھر آپ نے گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد حضرت بلال نے اذان پڑھ دی تو آپ نے دو رکعتیں (فجر کی سنتیں) پڑھیں پھر باہر تشریف لائے اور نماز فجر (فرض) ادا کی۔

18- بَابُ

{الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ، وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ}

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ---- کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں (پ ۴ آل عمران ۱۹۱)

4570- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَقُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلاَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطُرِحَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةٌ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طُولِهَا، فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ »قَرَأَ الآيَاتِ العَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ آلِ عِمْرَانَ، حَتَّى خَتَمَ ثُمَّ أَتَى شَنًّا مُعَلَّقًا، فَأَخَذَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شب اپنی خالہ، ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس گزاری تو میں نے کہا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک گدا بچھا دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر لمبائی کی طرف آرام فرما ہو گئے۔ پھر آپ بیدار ہوئے اور چہرۂ مبارک سے نیند کا اثر زائل کرنے لگے۔ پھر آپ نے سورۂ آلِ عمران کی آخری دس آیتوں کی تلاوت فرمائی۔ پھر آپ لٹکی ہوئی ایک مشک کے پاس تشریف لائے۔ اس سے پانی

4570- راجع الحدیث: 183,117

فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي، ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِي فَجَعَلَ يَفْتِلُهَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ«

لیا، وضوفرمایا اور نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ پس میں نے بھی اُسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا تھا چنانچہ میں بھی آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا پس آپ نے میرے سر پر اپنا دستِ مبارک پھیرا پھر میرے کان پکڑ کر مسلے پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں اور پھر وتر پڑھے

19- بَابٌ

{رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ} [آل عمران: 192]

رَبَّنَا إِنَّكَ ۔۔۔۔ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اے رب ہمارے بے شک جسے تو دوزخ میں لے جائے اُسے ضرور تو نے رسوائی دی اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (پ ۴ آل عمران ۱۹۲)

4571 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهِيَ خَالَتُهُ - قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ - أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ، أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ - ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ »قَرَأَ العَشْرَ الآيَاتِ الخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ

کُریب مولیٰ عبداللہ بن عباس کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ میں نے ایک شب اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گزاری۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کے گدے کی چوڑائی کی طرف لیٹ رہا اور لمبائی کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ جب آدھی رات گزر گئی یعنی اس سے تھوڑی سی کم یا تھوڑی سی زیادہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو اپنے مبارک ہاتھوں سے آپ نے چہرۂ انور کو ملا تاکہ نیند کے اثرات ختم ہو جائیں پھر آپ نے سورۂ آلِ عمران کی آخری دس آیتوں کی تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد آپ لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس تشریف لے گئے اس سے پانی لے کر وضو فرمایا اور بڑی خوبصورتی سے وضو کیا اور آپ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ میں نے

4571- راجع الحديث: 183,117

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ اليُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي بِيَدِهِ اليُمْنَى يَفْتِلُهَا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ المُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ«

بھی اسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا تھا، پھر میں جا کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا داہنا دستِ اقدس میرے سر پر رکھا، پھر داہنے دستِ اقدس سے میرے کان کو پکڑ کر ملا پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں اور پھر وتر پڑھے، اس کے بعد آپ پھر لیٹ گئے حتیٰ مؤذن نے اذان پڑھی۔ پس آپ نے ہلکی سی دو رکعتیں (فجر کی سنتیں) پڑھیں پھر آپ صبح کی نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

20- بَابُ {رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ} [آل عمران: 193] الآيَةَ

ترجمہ کنز الایمان: اے رب ہمارے ہم نے ایک منادی کو سنا کہ ایمان کے لئے ندا فرماتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ (پ ۴ آل عمران ۱۹۳)؛ کی تفسیر

4572 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهِيَ خَالَتُهُ - قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ - أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ، أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ - اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ " قَرَأَ العَشْرَ الآيَاتِ الخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، فَأَحْسَنَ

کریب مولیٰ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں خبر دی کہ ایک شب میں نے اپنی خالہ، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ کے پاس گزاری۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے مبارک بستر پر عرض کی طرف لیٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اہلیہ محترمہ لمبائی کی طرف، چنانچہ رسول اللہ ﷺ سو گئے یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی یعنی آدھی رات سے تھوڑی دیر پہلے یا تھوڑی دیر بعد آپ بیدار ہوئے تو چہرۂ مبارک کو مل کر آپ نے نیند کے اثرات کو زائل کیا۔ پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ اس کے بعد لٹکے ہوئے ایک مشکیزے کے پاس آپ تشریف لے گئے۔ پس آپ نے اس

4572- راجع الحديث: 183

وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ - ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ اليُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي اليُمْنَى يَفْتِلُهَا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ المُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ "

سے وضو فرمایا اور بڑی اچھی طرح وضو فرمایا اور پھر آپ نماز پڑھنے لگے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا تھا اور پھر آپ کے پہلو میں جا کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا داہنا دستِ اقدس میرے سر پر رکھا اور میرے دائیں کان کو پکڑ کر مَسلا۔ پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں اور پھر وتر پڑھے۔ اس کے بعد آپ لیٹ گئے حتیٰ کہ مؤذن نے اذان پڑھی۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور ہلکی سی دو رکعتیں (فجر کی سنتیں) پڑھیں۔ پھر آپ تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

4- سُورَةُ النِّسَاءِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " يَسْتَنْكِفُ: يَسْتَكْبِرُ، قِوَامًا: قِوَامُكُمْ مِنْ مَعَايِشِكُمْ {لَهُنَّ سَبِيلًا} [النساء: 15]: يَعْنِي الرَّجْمَ لِلثَّيِّبِ، وَالجَلْدَ لِلْبِكْرِ " وَقَالَ غَيْرُهُ: {مَثْنَى وَثُلَاثَ} [النساء: 3]: »يَعْنِي اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثًا وَأَرْبَعًا، وَلَا تُجَاوِزُ العَرَبُ رُبَاعَ«

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ النساء

ابن عباس کا قول ہے کہ يَسْتَنْكِفُ سے مراد ہے تکبر کرتے ہیں۔ قِوَامًا معاشی سہارا، لَهُنَّ سَبِيلًا یعنی شادی شدہ کو سنگسار کرنا اور کنوارے کو درّے لگانا۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ مَثْنٰى وَثُلٰثَ دو دو، تین تین اور چار چار اہل عرب چار سے زیادہ کے لیے یوں نہیں بولتے۔

1- بَابُ {وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي اليَتَامَى}

وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى کی تفسیر

4573 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: " أَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهُ يَتِيمَةٌ فَنَكَحَهَا، وَكَانَ لَهَا عَذْقٌ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک شخص کی سرپرستی میں کوئی یتیم لڑکی تھی اس نے اس سے نکاح کر لیا کیونکہ لڑکی کا ایک باغ تھا جسے یہ اپنے قبضہ میں لینا چاہتا تھا ورنہ اصل میں اسے

4573- راجع الحدیث: 2494

وَكَانَ يُمْسِكُهَا عَلَيْهِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مِنْ نَفْسِهِ شَيْءٌ فَنَزَلَتْ فِيهِ: {وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لاَ تُقْسِطُوا فِي اليَتَامَى} أَحْسِبُهُ قَالَ: كَانَتْ شَرِيكَتَهُ فِي ذَلِكَ العَذْقِ وَفِي مَالِهِ"

لڑکی سے کوئی محبت نہ تھی۔ چنانچہ اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے (پ ۴ النسآء ۳) ابراہیم بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں ہشام نے یہ کہا تھا کہ وہ لڑکی اس شخص کے اس باغ اور دوسری جائیداد میں شریک تھی۔

4574 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لاَ تُقْسِطُوا فِي اليَتَامَى} فَقَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي، هَذِهِ اليَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا، تَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ، وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا، فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا، فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ، فَنُهُوا عَنْ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ، وَيَبْلُغُوا لَهُنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ فِي الصَّدَاقِ، فَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ، قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: وَإِنَّ النَّاسَ " اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الآيَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ} [النساء: 127] "، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فِي آيَةٍ أُخْرَى: {وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ} [النساء: 127]: رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ، حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ المَالِ وَالجَمَالِ، قَالَتْ: فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا عَنْ مَنْ رَغِبُوا فِي مَالِهِ وَجَمَالِهِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالقِسْطِ، مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ

حضرت عُروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس ارشادِ باری تعالیٰ کے متعلق پوچھا: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے (پ ۴ النسآء ۳) انہوں نے فرمایا، اے بھتیجے! یہ ایک یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو اپنے ولی کی کفالت میں ہو اور اس شخص کی جائیداد میں شریک ہو۔ ولی کو اس لڑکی کے مال اور جمال کا لالچ ہو۔ تو وہ اس لڑکی سے نکاح کرنے کا ارادہ کرلے اور پورا مہر ادا کرنے کا ارادہ نہ ہو، جتنا کہ اسے دوسرا شخص دے سکتا ہے۔ تو ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے ممانعت کردی گئی جب تک انہیں دوسرے لڑکیوں کی مثل پورا مہر انصاف کے ساتھ نہ دیا جائے اور ایسے لوگوں کو حکم دیا گیا کہ وہ دوسری عورتوں سے نکاح کرلیں، ایسی عورتوں سے جو انہیں پسند بھی ہوں عُروہ کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: لوگ رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے بعد عورتوں کے بارے میں معلوم کیا کرتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں (پ ۴ النسآء ۱۲۷) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ دوسری آیت (بلکہ اسی) میں اللہ تعالیٰ نے ان

4574- راجع الحديث: 2494

قَلِيلاَتِ المَالِ وَالجَمَالِ"

یتیم لڑکیوں کے متعلق فرمایا ہے ترجمہ کنز الایمان: اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو (پ ۴ النسآء ۱۲۷) جن سے مال یا جمال کی کمی کے سبب نکاح کرنے کی رغبت نہ ہو، آپ فرماتی ہیں کہ ایسی یتیم عورتوں کے ساتھ اس وقت نکاح کرنے سے ممانعت فرما دی گئی ہے، جب تک انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر نہ دیا جائے، جن سے مال یا جمال کی کمی کے سبب اعراض کیا گیا۔

2- بَابُ

مَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ کی تفسیر

{وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ، فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَى بِاللَّهِ حَسِيبًا} [النساء: 6] {وَبِدَارًا} [النساء: 6] «مُبَادَرَةً» ، {أَعْتَدْنَا} [النساء: 18] : «أَعْدَدْنَا أَفْعَلْنَا مِنَ العَتَادِ»

ترجمہ کنز الایمان: اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے (پ ۴ النسآء ۶) بِدَارًا جلدی کرنا۔ اَعْتَدْنَا ہم نے تیار کر رکھا ہے۔ یہ اَلْعَتَادَ سے باب افعال ہے۔

4575- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ} [النساء: 6] أَنَّهَا «نَزَلَتْ فِي وَالِي اليَتِيمِ إِذَا كَانَ فَقِيرًا، أَنَّهُ يَأْكُلُ مِنْهُ مَكَانَ قِيَامِهِ عَلَيْهِ بِمَعْرُوفٍ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشادِ باری تعالیٰ: ترجمہ کنز الایمان: اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے (پ ۴ النسآء ۶) فرمایا کہ یہ یتیم کے مال کے متعلق ہے کہ جب تک اس کے پاس رہے تو ضرورت مند مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے۔

3- بَابُ {وَإِذَا حَضَرَ القِسْمَةَ أُولُو القُرْبَى وَاليَتَامَى وَالمَسَاكِينُ} الآيَةَ

ترجمہ کنز الایمان: پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آ جائیں (پ ۴ النسآء ۸) کی تفسیر

4576- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

4575- راجع الحديث:2212

4576- راجع الحديث:2759

اللَّهِ الأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، {وَإِذَا حَضَرَ القِسْمَةَ أُولُو القُرْبَى وَاليَتَامَى وَالمَسَاكِينُ}، قَالَ: «هِيَ مُحْكَمَةٌ وَلَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ» تَابَعَهُ سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں (پ ۴ النسآء ۸) یہ محکم آیت ہے اور (کسی آیت سے) منسوخ نہیں ہوئی ہے۔ اسی طرح سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔

4- بَابُ قَوْلِهِ: {يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلاَدِكُمْ} [النساء: 11]

يُوصِيكُمُ اللَّهُ کی تفسیر

4577- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي بَنِي سَلِمَةَ مَاشِيَيْنِ، فَوَجَدَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ أَعْقِلُ شَيْئًا، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهُ، ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ» . فَقُلْتُ: مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَنَزَلَتْ: {يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلاَدِكُمْ} [النساء: 11]

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی سلمہ سے گزرتے ہوئے میرے عیادت کے لیے تشریف لائے، نبی کریم ﷺ نے مجھے بیہوشی کی حالت میں پایا تو پانی منگوایا، پھر وضو فرمایا اور میرے اوپر چھینٹے مارے تو مجھے ہوش آگیا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں کہ اپنے مال کے متعلق کیا کروں؟ پس یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں (پ ۴ النسآء ۱۱)

5- بَابُ قَوْلِهِ: {وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ} [النساء: 12]

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ کی تفسیر

4578- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " كَانَ المَالُ لِلْوَلَدِ، وَكَانَتِ الوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ، فَنَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ، فَجَعَلَ: لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ، وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ پہلے یہ ہوتا تھا کہ مال کا وارث بیٹا ہوتا اور والدین کے لیے وصیت کی جاتی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جو بات چاہی منسوخ فرمادی اور یہ اصول مقرر فرمایا کہ ترجمہ کنز الایمان: بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے (پ ۴ النسآء ۱۱) میں سے ہر ایک کے لیے چھٹا اور

4577- راجع الحدیث: 194، صحیح مسلم: 4122

4578- راجع الحدیث: 2747

وَالثُّلُثَ، وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ، وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ"

تیسرا حصّہ مقرر فرمایا۔ یعنی عورت کے لیے آٹھواں یا چوتھا حصّہ اور خاوند کے لیے آدھا یا چوتھائی حصّہ۔

6- بَابُ

لَا يَحِلُّ لَكُمْ ..... کی تفسیر

{لاَ يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا، وَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ} [النساء: 19] الآيَةَ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: {لاَ تَعْضُلُوهُنَّ} [النساء: 19] : »لاَ تَقْهَرُوهُنَّ« ، {حُوبًا} [النساء: 2] : »إِثْمًا« ، {تَعُولُوا} [النساء: 3] : »تَمِيلُوا« ، {نِحْلَةً} [النساء: 4] : »النِّحْلَةُ المَهْرُ«

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی اور عورتوں کو روکو نہیں اس نیت سے کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو مگر اس صورت میں کہ صریح بے حیائی کا کام کریں اور ان سے اچھا برتاؤ کرو پھر اگر وہ تمہیں پسند نہ آئیں تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھے (پ ۴ النسآء ۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ سے مراد ہے کہ ان کے ساتھ زبردستی نہ کرو۔ حُوْبًا گناہ۔ تَقُرُبُوْا تم ایک جانب جھک جاؤ۔ نِحْلَتًا سے مراد ہے مہر یعنی النِّحْلَةُ۔

4579 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ الشَّيْبَانِيُّ: وَذَكَرَهُ أَبُو الحَسَنِ السُّوَائِيُّ وَلاَ أَظُنُّهُ ذَكَرَهُ، إِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا، وَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ} [النساء: 19] قَالَ: »كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهِ، إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءُوا زَوَّجُوهَا، وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يُزَوِّجُوهَا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي ذَلِكَ«

عکرمہ اور ابوالحسن سوائی دونوں حضرات نے علیحدہ علیحدہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی اور عورتوں کو روکو نہیں اس نیت سے کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو (پ ۴ النسآء ۱۹) کے متعلق وہ فرماتے ہیں کہ پہلے جب آدمی مر جاتا تو اس کی بیوی کے زیادہ مستحق اس کے وارث ہی شمار کیے جاتے تھے اگر ان میں سے کوئی چاہتا تو اسے اپنی زوجیت میں لے لیتا اور اگر وہ چاہتے تو اسے کسی دوسرے کے نکاح میں دیتے اور اگر وہ چاہتے تو کسی سے اس کا نکاح نہ ہونے دیتے پس اس کے وارثوں سے زیادہ وہ اس کے مستحق شمار کیے جاتے تھے۔ پس مذکورہ آیت

4579- انظر الحدیث: 6948، صحیح مسلم: 2089

7- بَابُ قَوْلِهِ:

(وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالأَقْرَبُونَ، وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا)

وَقَالَ مَعْمَرٌ: "أَوْلِيَاءُ مَوَالِي، وَأَوْلِيَاءُ وَرَثَةٌ، (عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ): هُوَ مَوْلَى اليَمِينِ، وَهْوَ الحَلِيفُ وَالمَوْلَى أَيْضًا ابْنُ العَمِّ، وَالمَوْلَى المُنْعِمُ المُعْتِقُ، وَالمَوْلَى المُعْتَقُ، وَالمَوْلَى المَلِيكُ، وَالمَوْلَى مَوْلًى فِي الدِّينِ"

4580- حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِدْرِيسَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، {وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ} [النساء: 33]، قَالَ: وَرَثَةً. (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ): «كَانَ المُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا المَدِينَةَ يَرِثُ المُهَاجِرِيُّ الأَنْصَارِيَّ، دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ»، فَلَمَّا نَزَلَتْ: {وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ} [النساء: 33] نُسِخَتْ، ثُمَّ قَالَ: (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ) مِنَ النَّصْرِ وَالرِّفَادَةِ وَالنَّصِيحَةِ، وَقَدْ ذَهَبَ المِيرَاثُ وَيُوصِي لَهُ، سَمِعَ أَبُو أُسَامَةَ، إِدْرِيسَ، وَسَمِعَ إِدْرِيسُ، طَلْحَةَ

اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ ---- کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے سب کے لئے مال کے مستحق بنا دیے ہیں جو کچھ چھوڑ جائیں ماں باپ اور قرابت والے (پ ۵ النسآء ۳۳)

مَوَالِيَ سے اولیاء اور وارث مراد ہیں۔ عَاقَدَتْ جس کو قسم کھا کر مولیٰ بنایا ہو، اَلْحَلِيْفُ اور اَلْمَوْلٰی کے اور بھی کئی معنی آئے ہیں جیسے چچا کا بیٹا، غلام یا لونڈی کا مالک جو بطور احسان اس کو آزاد کر دے، وہ غلام جو آزاد کر دیا گیا ہو اور جو دین میں مددگار ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: (اور ہم نے سب کے لیے مال کے مستحق بنا دیئے۔) یہ وارثوں کے متعلق ہے اور جملہ: (اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا۔) وہ یوں ہے کہ جب مہاجرین مدینہ منورہ میں آئے تھے تو مہاجر اپنے انصاری بھائی کا وارث ہوتا اور اس کے اپنے رشتہ دار وارث نہیں ہوتے تھے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ان (مہاجرین و انصار) کے درمیان مواخات (بھائی چارا) قائم فرما دیا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے سب کے لئے مال کے مستحق بنا دیئے ہیں (پ ۵ النسآء ۳۳) تو پہلا دستور منسوخ ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا (پ ۵ النسآء ۳۳) یعنی مدد، خیر خواہی اور دوستی کا۔ چنانچہ اُن کا وارث ہونا تو ختم ہو گیا لیکن وصیّت اُن کے لیے باقی رہ گئی اسے ابو اسامہ نے ادریس سے اور انہوں نے حضرت طلحہ بن مصرف سے سنا ہے۔

8- بَابُ قَوْلِهِ: {إِنَّ اللَّهَ لاَ يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ} [النساء: 40]

يَعْنِي زِنَةَ ذَرَّةٍ

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ کی تفسیر

ذَرَّةٍ سے مراد جس میں ذرّے کے برابر وزن ہو۔

4581 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ، حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أُنَاسًا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ القِيَامَةِ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «نَعَمْ، هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ»، قَالُوا: لاَ، قَالَ «وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ؟»: قَالُوا: لاَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ القِيَامَةِ، إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا، إِذَا كَانَ يَوْمُ القِيَامَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ، فَلاَ يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ مِنَ الأَصْنَامِ وَالأَنْصَابِ، إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ بَرٌّ أَوْ فَاجِرٌ، وَغُبَّرَاتُ أَهْلِ الكِتَابِ فَيُدْعَى اليَهُودُ فَيُقَالُ لَهُمْ: مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللَّهِ فَيُقَالُ لَهُمْ: كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلاَ وَلَدٍ، فَمَاذَا تَبْغُونَ؟ فَقَالُوا: عَطِشْنَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا، فَيُشَارُ أَلاَ تَرِدُونَ فَيُحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کچھ لوگوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! کیا ہم بروز قیامت اپنے رب کو دیکھیں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ جب دوپہر کے وقت دھوپ نکلی ہوئی ہو اور آسمان میں بادل بھی نہ ہوں تو کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، نہیں فرمایا، کیا چاندنی رات میں جبکہ چاندنی چھائی ہوئی ہو اور آسمان پر بادل بھی نہ ہوں تو کیا تمہیں چاند کے دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے لوگوں نے کہا، نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں تمہیں اسی طرح کوئی دقت یا رکاوٹ نہیں ہوگی اور بروز قیامت تم اللہ عزوجل، کو اسی طرح بغیر کسی رکاوٹ کے دیکھو گے جیسے آج ایک دوسرے کو دیکھتے ہو۔ بروز قیامت ایک پکارنے والا پکارے گا کہ تم میں سے جو گروہ خدا کے سوا جس بت یا تھان کو پوجتا تھا آج اس کے پیچھے ہو جائے۔ چنانچہ ایسے تمام لوگ جہنم میں پھینک دیئے جائیں گے۔ حتیٰ کہ وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو ایک خدا کی عبادت کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بد جن میں اہل کتاب کے کچھ لوگ بھی ہوں گے پھر یہودی بلائے جائیں گے اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی پوجا کیا کرتے تھے؟ وہ

4581- راجع الحدیث: 22' صحیح مسلم: 454,453

كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارَى فَيُقَالُ لَهُمْ: مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللَّهِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: كَذَبْتُمْ، مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلاَ وَلَدٍ، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَاذَا تَبْغُونَ؟ فَكَذَلِكَ مِثْلَ الأَوَّلِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ، أَوْ فَاجِرٍ، أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فِي أَدْنَى صُورَةٍ مِنَ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا، فَيُقَالُ: مَاذَا تَنْتَظِرُونَ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ، قَالُوا: فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عَلَى أَفْقَرِ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ، وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ رَبَّنَا الَّذِي كُنَّا نَعْبُدُ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: لاَ نُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا"

کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت عزیز علیہ السلام کی عبادت کیا کرتے تھے ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جھوٹ بولا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نہ بیوی ہے، اور نہ کوئی بیٹا ہے بتاؤ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہمیں پیاس لگی ہوئی ہے تو اے ہمارے رب! ہمیں پانی پلادے۔ پھر ریت کے ایک میدان کے بارے میں کہا جائیگا کہ کیا تم وہ پانی نہیں دیکھتے چنانچہ وہ سب اس آگ میں جمع کر لیے جائیں گے یعنی وہ سراب ہوگی جس کے بعض شعلے دوسروں کو کھا رہے ہونگے، پس وہ اس آگ میں ڈال دیئے جائیں گے پھر نصاریٰ کو بُلایا جائے گا اور ان سے دریافت کیا جائیگا کہ تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے وہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت مسیح علیہ السلام کی پوجا کیا کرتے تھے ان سے کہا جائیگا کہ تم جھوٹے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نہ بیوی ہے اور نہ کوئی بیٹا ہے پھر ان سے کہا جائیگا کہ یہ بتاؤ تم کیا چاہتے ہو؟ چنانچہ ان کے ساتھ بھی وہی کچھ ہوگا جو اِن سے پہلے یہودی گروہ کے ساتھ ہوا۔ حتیٰ کہ صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جو ایک خدا کی عبادت کیا کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بد۔ پھر اللہ تعالیٰ بہت قریب سے ایسی صورت میں جلوہ فرمائے گا جس میں اسے دیکھا جا سکے پھر ان سے پوچھا جائیگا کہ تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ حالانکہ آج ہر ایک اس کے ساتھ ہے جس کی وہ عبادت کرتا تھا وہ عرض کریں گے کہ ہم نے تو ان لوگوں کو دنیا میں چھوڑ دیا تھا جبکہ ان کی بڑی حاجت تھی۔ اور ہم تو اپنے رب کا انتظار کر رہے ہیں ان سے فرمایا جائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں وہ دو یا تین دفعہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔

9- بَابُ

{فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلاَءِ شَهِيدًا} [النساء: 41] المُخْتَالُ وَالخَتَّالُ وَاحِدٌ، {نَطْمِسَ وُجُوهًا} [النساء: 47] : نُسَوِّيَهَا حَتَّى تَعُودَ كَأَقْفَائِهِمْ، طَمَسَ الكِتَابَ: مَحَاهُ جَهَنَّمَ، {سَعِيرًا} [النساء: 10]: وُقُودًا "

4582 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ يَحْيَى: بَعْضُ الحَدِيثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ - قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْرَأْ عَلَيَّ» قُلْتُ: آقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: «فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي» فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ، حَتَّى بَلَغْتُ: {فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلاَءِ شَهِيدًا} [النساء: 41] قَالَ: «أَمْسِكْ» فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا...... کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں (پ ۵ النسآء ۴۱) اَلْمُخْتَالُ اور اَلْخَتَّالُ کا ایک ہی معنی ہے یعنی مغرور۔ نَطْمِسَ ہم ان کے منہ گدھے کی طرح برابر کر دینگے طَمَسَ الْکِتَابَ اسی سے بنا ہے یعنی لکھا ہوا مٹا دینا سَعِيْرًا ایندھن۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جبکہ یحییٰ کا بیان ہے کہ اس حدیث کا ایک حصہ عمرو بن مُرّہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیکہ حضور! میں پڑھ کر سناؤں جبکہ نازل تو آپ پر ہوا ہے؟ فرمایا مجھے دوسروں کی زبانی سننا بہت پسند ہے۔ پس میں نے آپ کے حضور سورۂ النساء پڑھی جب میں اس آیت پر پہنچا کہ ترجمہ کنز الایمان: تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں (پ ۵ النسآء ۴۱) تو آپ نے فرمایا کہ بس کر جاؤ اور اس وقت آپ کی چشمانِ مبارک سے اشک رواں تھے۔

10- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الغَائِطِ} [النساء: 43] {صَعِيدًا} [النساء: 43] : «وَجْهَ الأَرْضِ» وَقَالَ جَابِرٌ:

إِنْ كُنْتُمْ مَّرْضَى..... کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا (پ ۵ النسآء ۴۳) صَعِيْدًا زمین کی سطح۔ اَلطَّوَاغِيْتُ وہ

4582- انظر الحديث: 5056,5055,5050,5049، صحیح مسلم: 4723، سنن ابو داؤد: 2624، سنن ترمذی: 1762، سنن نسائی: 129

»كَانَتِ الطَّوَاغِيتُ الَّتِي يَتَحَاكَمُونَ إِلَيْهَا، فِي جُهَيْنَةَ وَاحِدٌ، وَفِي أَسْلَمَ وَاحِدٌ، وَفِي كُلِّ حَيٍّ وَاحِدٌ، كُهَّانٌ يَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ« وَقَالَ عُمَرُ: "الجِبْتُ: السِّحْرُ، وَالطَّاغُوتُ: الشَّيْطَانُ" وَقَالَ عِكْرِمَةُ: " الجِبْتُ: بِلِسَانِ الحَبَشَةِ شَيْطَانٌ، وَالطَّاغُوتُ: الكَاهِنُ"

ہیں جن کی جانب کافر اپنے مقدمے لے جاتے تھے چنانچہ وہ قبیلہ جُہینہ کا اپنا تھا۔ بنی اسلم کا اپنا اور ہر ایک قبیلے کا اپنا اپنا اور کاہنوں پر شیطان نازل ہوتے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اَلْجِبْتُ سے جادو اور اَلطَّاغُوْتُ سے شیطان مراد ہے عکرمہ کا قول ہے کہ اَلْجِبْتُ حبشہ کی زبان کا لفظ ہے بمعنی شیطان اور اَلطَّاغُوْتُ سے کاہن مراد ہیں۔

4583- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: هَلَكَتْ قِلاَدَةٌ لِأَسْمَاءَ، »فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهَا رِجَالًا، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ، وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ، وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً، فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ« يَعْنِي آيَةَ التَّيَمُّمِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرا ہار گم ہوگیا جب میں نے عاریۃً حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے لیا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اسے تلاش کرنے کے لیے چند افراد روانہ فرمائے۔ لوگوں کے وضو نہ تھے اور وضو کے لیے انہیں پانی مل بھی نہیں رہا تھا۔ چنانچہ لوگوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھی اس وقت اللہ تعالیٰ نے تیمم اِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى اَوْ كی آیت نازل فرمائی۔

11- بَابُ قَوْلِهِ: {أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ} [النساء: 59]

اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ کی تفسیر

ذَوِي الأَمْرِ

جن کا حکم چلتا ہو۔

4584- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: {أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ} [النساء: 59]، قَالَ: »نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ إِذْ بَعَثَهُ

سعید بن جُبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آیت۔ ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں (پ ۵ النسآء ۵۹) یہ حضرت عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی کے متعلق نازل ہوئی۔ جب کہ نبی کریم ﷺ نے

4583- سنن ابو داؤد: 317

4584- صحیح مسلم: 1864,1865,1866، سنن ابو داؤد: 3668، سنن ترمذی: 3024,3025

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ«

انہیں ایک سریہ کا امیر بنا کر روانہ فرمایا تھا۔

12- بَابُ {فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ} [النساء: 65]

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ کی تفسیر

4585 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ فِي شَرِيجٍ مِنَ الحَرَّةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ أَرْسِلِ المَاءَ إِلَى جَارِكَ«، فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: »اسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ احْبِسِ المَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الجَدْرِ، ثُمَّ أَرْسِلِ المَاءَ إِلَى جَارِكَ«، وَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الحُكْمِ حِينَ أَحْفَظَهُ الأَنْصَارِيُّ، كَانَ أَشَارَ عَلَيْهِمَا بِأَمْرٍ لَهُمَا فِيهِ سَعَةٌ، قَالَ الزُّبَيْرُ: فَمَا أَحْسِبُ هَذِهِ الآيَاتِ إِلَّا نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ: {فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ} [النساء: 65]

حضرت عُروہ کا بیان ہے کہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک انصاری کا کھیت کے پانی پر تنازعہ ہوگیا۔ نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اے زبیر! پہلے تم اپنے کھیت کو پانی دے لو اور پھر ہمسائے کے کھیت کی طرف چھوڑ دینا۔ اس پر انصاری نے کہا: یا رسول اللہ! کیا یہ اس لیے ہے کہ یہ آپ کی پھوپھی جان کے صاحبزادے ہیں؟ اس پر آپ کے چہرے مبارک کا رنگ سُرخ ہوگیا اور فرمایا کہ اے زبیر! پہلے تم اپنے کھیت کو پانی دو اور جب پانی کھیت کی منڈیروں سے باہر نکلنے لگے تو اپنے ہمسائے کی طرف چھوڑ دینا اور نبی کریم ﷺ نے اس مرتبہ حضرت زبیر کو ان کا پورا حق دلا دیا جبکہ آپ نے واضح حکم فرمادیا ورنہ پہلے حکم میں انصاری کے لیے رعایت فرمائی گئی تھی اور اس حکم میں دونوں کے حقوق کی طرف اشارہ فرمادیا تھا حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ آیتیں ترجمہ کنز الایمان: تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں (پ ۵ النسآء ۶۵) اسی کے متعلق نازل ہوئی ہیں۔

13- بَابُ {فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ} [النساء: 69]

فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ ۔۔۔۔۔ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء (پ ۵ النسآء ۶۹)

4585- راجع الحديث: 2362,2360

4586 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرَضُ إِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ»، وَكَانَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، أَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيدَةٌ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: {مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ} [النساء: 69] فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی نبی جب بیمار ہو جاتے تو انہیں اختیار دیا جاتا کہ دنیا میں رہنا چاہتے ہیں یا آخرت میں، چنانچہ جب آپ اس مرض میں مبتلا تھے جس میں وصال ہوا اور جب بیماری شدت اختیار کر گئی تو میں نے سنا کہ آپ فرمارہے تھے: ترجمہ کنز الایمان: جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ (پ ۵ النسآء ۶۹) پس میں سمجھ گئی کہ آپ نے آخرت کو اختیار فرمالیا ہے۔

14- بَابُ

{وَمَا لَكُمْ لاَ تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ} [النساء: 75] الآيَةَ

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں اور کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کے واسطے یہ دعا کررہے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال جس کے لوگ ظالم ہیں (پ ۵ النسآء ۷۵)

4587 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: «كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ المُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ»

عبداللہ بن محمد، سفیان، عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرا اور میری والدہ ماجدہ کا شمار ضعفاء میں تھا۔

4588 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، تَلاَ {إِلَّا المُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالوِلْدَانِ} [النساء: 98]، قَالَ: «كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ» وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ {حَصِرَتْ} [النساء: 90]: ضَاقَتْ، {تَلْوُوا}

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت: ترجمہ کنز الایمان: مگر وہ جو دبا لئے گئے مرد اور عورتیں اور بچے (پ ۵ النسآء ۹۸) تلاوت کی اور فرمایا کہ میرا اور میری والدہ محترمہ کا شمار ان لوگوں میں ہے جن کا عذر اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ حضرت

4586- راجع الحديث: 4435

4587- راجع الحديث: 1357

4588- راجع الحديث: 1357

[النساء: 135] : أَلۡسِنَتَكُمۡ بِالشَّهَادَةِ وَقَالَ غَيۡرُهُ: "الۡمُرَاغَمُ: الۡمُهَاجَرُ، رَاغَمۡتُ: هَاجَرۡتُ قَوۡمِي. {مَوۡقُوتًا} [النساء: 103] : مُوَقَّتًا وَقۡتَهُ عَلَيۡهِمۡ"

سے تنگ ہونا مراد ہے۔ تَلۡوٗٓا اَلۡسِنَتَكُمۡ زبان پھیر کر گواہی دینا اُن کے سوا دوسرے نے کہا ہے کہ اَلۡمُرَاغَمُ سے مراد جائے ہجرت ہے۔ رَاغَمۡتُ میں نے اپنی قوم کو چھوڑ دیا۔ مُوۡقُوۡتًا ایک مقررہ وقت پر۔

15- بَابُ {فَمَا لَكُمۡ فِي الۡمُنَافِقِينَ فِئَتَيۡنِ وَاللّٰهُ أَرۡكَسَهُمۡ بِمَا كَسَبُوا} [النساء: 88]

قَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍ: "بَدَّدَهُمۡ. فِئَةٌ: جَمَاعَةٌ"

ترجمہ کنز الایمان: تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے اور اللہ نے انہیں اوندھا کر دیا (پ ۵ النسآء ۸۸) کی تفسیر

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ ان کی طاقت کو توڑ دیا فِئَةٌ سے مراد جماعت ہے۔

4589 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بۡنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنۡدَرٌ، وَعَبۡدُ الرَّحۡمَنِ، قَالاَ: حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ، عَنۡ عَدِيٍّ، عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ يَزِيدَ، عَنۡ زَيۡدِ بۡنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ: {فَمَا لَكُمۡ فِي الۡمُنَافِقِينَ فِئَتَيۡنِ} [النساء: 88] رَجَعَ نَاسٌ مِنۡ أَصۡحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مِنۡ أُحُدٍ، وَكَانَ النَّاسُ فِيهِمۡ فِرۡقَتَيۡنِ: فَرِيقٌ يَقُولُ: اقۡتُلۡهُمۡ، وَفَرِيقٌ يَقُولُ: لاَ، فَنَزَلَتۡ: {فَمَا لَكُمۡ فِي الۡمُنَافِقِينَ فِئَتَيۡنِ} [النساء: 88] وَقَالَ: «إِنَّهَا طَيۡبَةُ تَنۡفِي الۡخَبَثَ كَمَا تَنۡفِي النَّارُ خَبَثَ الۡفِضَّةِ»

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت ترجمہ کنز الایمان: تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے (پ ۵ النسآء ۸۸) یہ اُس وقت نازل ہوئی جبکہ غزوۂ احد کے لیے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے لیکن واپس لوٹ گئے تھے چنانچہ اُن کے متعلق لوگوں کے دو گروہ ہو گئے ایک گروہ کہتا کہ اُن کو قتل کر دیا جائے اور دوسرا گروہ انہیں قتل کر دینے سے انکار کرتا تھا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجمہ کنز الایمان: تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے (پ ۵ النسآء ۸۸) نبی کریم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ تو طیبہ بھی ہے یہ میل کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے چاندی کے میل کو آگ نکال دیتی۔

000- بَابُ {وَإِذَا جَاءَهُمۡ أَمۡرٌ مِنَ الأَمۡنِ أَوِ الۡخَوۡفِ

وَاِذَا جَآءَهُمۡ اَمۡرٌ ---- کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور جب اُن کے پاس کوئی

4589- راجع الحدیث: 1884

أَذَاعُوا بِهِ} [النساء: 83] : أَيْ أَفْشَوْهُ {يَسْتَنْبِطُونَهُ} [النساء: 83]: »يَسْتَخْرِجُونَهُ«، {حَسِيبًا} [النساء: 6] : »كَافِيًا«، {إِلَّا إِنَاثًا} [النساء: 117]: »يَعْنِي المَوَاتَ، حَجَرًا أَوْ مَدَرًا، وَمَا أَشْبَهَهُ«، {مَرِيدًا} [النساء: 117] : »مُتَمَرِّدًا«، {فَلَيُبَتِّكُنَّ} [النساء: 119] : »بَتَّكَهُ قَطَّعَهُ«، {قِيلًا} [النساء: 122]: »وَقَوْلًا وَاحِدٌ«، {طَبَعَ} [النساء: 155]: »خَتَمَ«

بات اطمینان یا ڈر کی آتی ہے اس کا چرچا کر بیٹھتے ہیں (پ ۵ النسآء ۸۳) یعنی اسے خوب ہوا دیتے ہیں یَسْتَنْبِطُوْنَهٗ چاہیے کہ اس کی تحقیق کریں۔ حَسِيْبًا کافی۔ اِلَّآ اِنٰثًا بے جان چیزیں جیسے پتھر مٹی وغیرہ، مَرِيْدًا شرارتی فَلَيُبَتِّكُنَّ یہ بَتَّكَهٗ سے بنا ہے یعنی اسے کاٹ دیا قِيْلًا اور قَوْلًا ہم معنی ہیں طَبَعَ کا معنی ہے مُہر لگا دی۔

16- بَابُ {وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ} [النساء: 93]

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ کی تفسیر

4590 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ: آيَةٌ اخْتَلَفَ فِيهَا أَهْلُ الكُوفَةِ، فَرَحَلْتُ فِيهَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا، فَقَالَ: " نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ} [النساء: 93] هِيَ آخِرُ مَا نَزَلَ، وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ"

مغیرہ بن نعمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہل کوفہ میں اس آیت کے بارے میں اختلاف ہو گیا تو میں سفر کر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے ان سے معلوم کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے (پ ۵ النسآء ۹۳) یہ قتل کے بارے میں سب سے آخر میں نازل ہوئی اور اس کا کوئی حصہ منسوخ نہیں ہوا ہے۔

17- بَابُ {وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا} [النساء: 94]

ترجمہ کنز الایمان: اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں (پ ۵ النسآء ۹۴) کی تفسیر

السِّلْمُ وَالسَّلَمُ وَالسَّلَامُ وَاحِدٌ«

السَّلَمُ اور السَّلَامُ ہم معنی ہیں۔

4591 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عطاء کا بیان ہے کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں

4590- راجع الحدیث: 3855، صحیح مسلم: 7458,7457، سنن ابو داؤد: 4275، سنن نسائی: 4879,4011

4591- صحیح مسلم: 7464، سنن ابو داؤد: 3974

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: {وَلاَ تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلاَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا} [النساء: 94] قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " كَانَ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَلَحِقَهُ المُسْلِمُونَ، فَقَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ، فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا غُنَيْمَتَهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ إِلَى قَوْلِهِ: {تَبْتَغُونَ عَرَضَ الحَيَاةِ الدُّنْيَا} [النساء: 94] تِلْكَ الغُنَيْمَةُ " قَالَ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلاَمَ

(پ ۵ النسآء ۹۴) کے متعلق۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ اسے کچھ مسلمان ملے، اس نے اُن سے السَّلَامُ عَلَیکم کہا لیکن مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کی بکریاں لے لیں۔ پس اس پر اللہ تعالیٰ نے مذکورہ حکم نازل فرمایا۔ عَرَضَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا سے وہ بکریاں مراد ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قرأت میں اس آیت کے اندر لفظ اَلسَّلَامُ ہے۔

18- بَابُ

{لاَ يَسْتَوِي القَاعِدُونَ مِنَ المُؤْمِنِينَ} [النساء: 95] {وَالمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ} [النساء: 95]

لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (پ ۵ النسآء ۹۵)

4592- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ، أَنَّهُ رَأَى مَرْوَانَ بْنَ الحَكَمِ فِي المَسْجِدِ، فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ: {لاَ يَسْتَوِي القَاعِدُونَ مِنَ المُؤْمِنِينَ} [النساء: 95] {وَالمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ} [النساء: 95]، فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الجِهَادَ لَجَاهَدْتُ، وَكَانَ أَعْمَى، »فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي، فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ تَرُضَّ فَخِذِي، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ« ، فَأَنْزَلَ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مروان بن الحکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں جا کر ان کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے آیت: ترجمہ کنز الایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (پ ۵ النسآء ۹۵) لکھوائی جب آپ لکھوا رہے تھے تو میرے پاس حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر میں بینائی سے محروم نہ ہوتا تو ضرور جہاد کرتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل فرمائی اور اس وقت حضور کی ران مبارک میری ران پر تھی۔ میری ران

اللَّهُ: {غَيْرَ أُولِي الضَّرَرِ}

پر اتنا بوجھ پڑا کہ مجھے اپنی ران کے ٹوٹ جانے کا خدشہ ہونے لگا تھا۔ پھر بوجھ کم ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا تھا۔ کہ یہ حکم ان کے بارے میں ہے جنہیں کوئی تکلیف نہ ہو۔

4593 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " لَمَّا نَزَلَتْ: {لاَ يَسْتَوِي} [النساء: 95] القَاعِدُونَ مِنَ المُؤْمِنِينَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَكَتَبَهَا، فَجَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَشَكَا ضَرَارَتَهُ " فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {غَيْرَ أُولِي الضَّرَرِ}

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت: ترجمہ کنز الایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (پ ۵ النسآء ۹۵) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا۔ پس انہوں نے یہ لکھ دی۔ پھر حضرت ابنِ امِ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اپنی تکلیف کا اظہار کیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ جو تکلیف والے نہ ہوں۔

4594 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: {لاَ يَسْتَوِي القَاعِدُونَ مِنَ المُؤْمِنِينَ} [النساء: 95] قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «ادْعُوا فُلاَنًا» فَجَاءَهُ وَمَعَهُ الدَّوَاةُ وَاللَّوْحُ، أَوِ الكَتِفُ، فَقَالَ: " اكْتُبْ: {لاَ يَسْتَوِي القَاعِدُونَ مِنَ المُؤْمِنِينَ} [النساء: 95] {وَالمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ} [النساء: 95] " وَخَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا ضَرِيرٌ، فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا {لاَ يَسْتَوِي القَاعِدُونَ مِنَ المُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ}

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت: ترجمہ کنز الایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (پ ۵ النسآء ۹۵) نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فلاں شخص کو بلاؤ۔ چنانچہ وہ دوات اور تختی یا شانے کی ہڈی لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔ پس آپ نے فرمایا کہ لکھو: ترجمہ کنز الایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (پ ۵ النسآء ۹۵) اس وقت حضرت ابنِ امِ مکتوم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے

4593- راجع الحديث: 2831

4594- راجع الحديث: 2831

عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں تو معذور ہوں۔ تو اسی جگہ یہ وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (پ ۵ النسآء ۹۵)

4595- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الكَرِيمِ، أَنَّ مِقْسَمًا، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الحَارِثِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: {لاَ يَسْتَوِي القَاعِدُونَ مِنَ المُؤْمِنِينَ} [النساء: 95] : «عَنْ بَدْرٍ، وَالخَارِجُونَ إِلَى بَدْرٍ»

مقسم مولیٰ عبداللہ بن حارث کا بیان ہے کہ انہیں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ اس آیت میں بناء عذر جہاد میں شریک نہ ہونے والوں سے وہ مراد ہیں جو غزوۂ بدر میں شامل نہ ہوئے اور مجاہدین سے مراد وہ بزرگ ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

19- بَابُ

{إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ المَلاَئِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ، قَالُوا: فِيمَ كُنْتُمْ؟ قَالُوا: كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الأَرْضِ، قَالُوا: أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا} الآيَةَ

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ --- کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے اُن سے فرشتے کہتے ہیں تم کاہے میں تھے کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے (پ ۵ النسآء ۹۷)

4596- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ المُقْرِئُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، وَغَيْرُهُ، قَالاَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو الأَسْوَدِ، قَالَ: قُطِعَ عَلَى أَهْلِ المَدِينَةِ بَعْثٌ، فَاكْتُتِبْتُ فِيهِ، فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ، فَنَهَانِي عَنْ ذَلِكَ أَشَدَّ النَّهْيِ، ثُمَّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ: «أَنَّ نَاسًا مِنَ المُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ المُشْرِكِينَ يُكَثِّرُونَ سَوَادَ المُشْرِكِينَ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت محمد بن عبدالرحمٰن ابوالاسود فرماتے ہیں کہ اہلِ مدینہ کا ایک لشکر تیار کیا گیا اور اس میں میرا نام بھی لکھ لیا گیا، اس کے بعد میں حضرت ابنِ عباس کے آزاد کردہ غلام حضرت عکرمہ سے ملا تو انہوں نے مجھے سختی کے ساتھ اس میں شامل ہونے سے منع فرمایا۔ پھر بتایا کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تھا کہ مسلمانوں میں کچھ وہ تھے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مشرکوں کے ساتھ تھے

4595- انظر الحدیث: 3954

وَسَلَّمَ، يَأْتِي السَّهْمُ فَيُرْمَى بِهِ فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ، فَيَقْتُلُهُ - أَوْ يُضْرَبُ فَيُقْتَلُ» - فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ المَلاَئِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ} [النساء: 97] الآيَةَ رَوَاهُ اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ

اور مشرکوں کی تعداد کو بڑھاتے تھے جب وہ کوئی تیر آتا ہوا دیکھتے تو ان میں سے کسی کو آ لگتا اور وہ مر جاتا یا تلوار کے ذریعے قتل کر دیا جاتا تھا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ترجمہ کنز الایمان: وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے (پ ۵ النسآء ۹۷) لیث بن سعد نے بھی ابوالاسود سے اس کی روایت کی ہے۔

20- بَابٌ

{إِلَّا المُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالوِلْدَانِ لاَ يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلاَ يَهْتَدُونَ سَبِيلًا} [النساء: 98]

إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ ..... کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: مگر وہ جو دبا لئے گئے مرد اور عورتیں اور بچے جنہیں نہ کوئی تدبیر بن پڑے نہ راستہ جانیں (پ ۵ النسآء ۹۸)

4597 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: {إِلَّا المُسْتَضْعَفِينَ} [النساء: 98] قَالَ: «كَانَتْ أُمِّي مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ»

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ (سورۃ النساء، آیت ۹۸ میں) اللہ تعالیٰ نے جن ضعفاء کا ذکر فرمایا ہے تو میری والدہ ماجدہ کا شمار بھی ایسے ہی لوگوں میں ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے عذر قبول فرمایا۔

21- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَأُولَئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا} [النساء: 99]

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَا عَنْهُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تو قریب ہے اللہ ایسوں کو معاف فرمائے اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے (پ ۵ النسآء ۹۹)

4598 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي العِشَاءَ إِذْ قَالَ: " سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ: اللَّهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نمازِ عشاء پڑھ رہے تھے جب آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ چکے تو سجدہ کرنے سے پہلے آپ نے یوں دعا کی: اے اللہ! عیاش بن ابو ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات

4597- راجع الحدیث: 1357

4598- راجع الحدیث: 797، صحیح مسلم: 1541

رَبِيعَةَ، اللَّهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللَّهُمَّ نَجِّ الوَلِيدَ بْنَ الوَلِيدِ اللَّهُمَّ نَجِّ المُسْتَضْعَفِينَ مِنَ المُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ"

دے۔ اے اللہ ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! ضعیف مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مُضر والوں پر سختی فرما اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسی قحط سالی مسلّط فرمادے۔

22- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ، أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ} [النساء: 102]

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۔۔۔۔ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور تم پر مضا ئقہ نہیں اگر تمہیں مینھ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو (پ ۵ النسآء ۱۰۲)

4599- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: {إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ، أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى} [النساء: 102] قَالَ: «عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ كَانَ جَرِيحًا»

سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور تم پر مضا ئقہ نہیں اگر تمہیں مینھ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو (پ ۵ النسآء ۱۰۲) یہ اس وقت نازل ہوئی جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف زخمی تھے۔

23- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ، قُلْ: اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ، وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ} [النساء: 127]

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَآءِ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے اُن یتیم لڑکیوں کے بارے میں (پ ۵ النسآء ۱۲۷)

4600- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: {يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ، قُلْ: اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ} [النساء: 127] إِلَى قَوْلِهِ {وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ} [النساء: 127] قَالَتْ عَائِشَةُ: «هُوَ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ اليَتِيمَةُ هُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا، فَأَشْرَكَتْهُ فِي مَالِهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ارشادِ ربانی: ترجمہ کنز الایمان: اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے۔۔۔تا۔۔۔انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو (پ ۵ النسآء ۱۲۷) یہ اس شخص کے بارے میں ہے جس کے پاس یتیم لڑکی ہو اور وہ اس کا ولی اور وارث ہو اور وہ لڑکی اس کے مال

4600- راجع الحدیث: 2494، صحیح مسلم: 7448

حَتَّى فِي العَذْقِ، فَيَرْغَبُ أَنْ يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا رَجُلًا، فَيَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ بِمَا شَرِكَتْهُ فَيَعْضُلُهَا، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ«

میں شریک ہو حتیٰ کہ کھجور کے درخت میں بھی حصہ دار ہو۔ پس وہ اس سے نکاح نہ کرنا چاہے اور کسی دوسرے شخص سے بھی نکاح نہ کرنے دے کہ وہ بھی مال میں شریک ہوجائے گا اس لیے اسے دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے سے روکے تو یہ آیت ایسے اشخاص کے متعلق نازل فرمائی گئی ہے۔

24- بَابُ {وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا} [النساء: 128]

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے (پ۵ النسآء ۱۲۸) کی تفسیر

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {شِقَاقٌ} [البقرة: 137]: »تَفَاسُدٌ« ، {وَأُحْضِرَتِ الأَنْفُسُ الشُّحَّ} [النساء: 128]: »هَوَاهُ فِي الشَّيْءِ يَحْرِصُ عَلَيْهِ«، {كَالْمُعَلَّقَةِ} [النساء: 129]: »لاَ هِيَ أَيِّمٌ، وَلاَ ذَاتُ زَوْجٍ«. {نُشُوزًا} [النساء: 128]: »بُغْضًا«

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ شِقَاقٌ سے توڑ پھوڑ اور فساد مراد ہے أُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ میں شُحَّ سے کسی چیز کی جانب خواہش ہونا مراد ہے كَالْمُعَلَّقَةِ جو نہ بیوہ ہو نہ شوہر والی نظر آئے۔ نُشُوزًا۔ عداوت۔

4601 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: {وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا} [النساء: 128] قَالَتْ: " الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ المَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا، يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا، فَتَقُولُ: أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي ذَلِكَ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے (پ۵ النسآء ۱۲۸) یہ ایسے شخص کے متعلق ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ محبت سے نہیں رہتا اور اسے طلاق دے کر الگ کردینا چاہتا ہے۔ عورت کہتی ہے کہ طلاق نہ دو اور میں اپنے حقوق معاف کردیتی ہوں۔ یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

25- بَابُ {إِنَّ المُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ}

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ کی تفسیر

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " أَسْفَلَ النَّارِ، {نَفَقًا} [الأنعام: 35]: سَرَبًا"

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ دوزخ کے سب سے نیچے والے حصے میں۔ نَفَقًا زمین دوز راستہ۔

4601- راجع الحدیث: 2450

4602 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: كُنَّا فِي حَلْقَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَجَاءَ حُذَيْفَةُ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: «لَقَدْ أُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلَى قَوْمٍ خَيْرٍ مِنْكُمْ» ، قَالَ الأَسْوَدُ: سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: {إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ}، فَتَبَسَّمَ عَبْدُ اللَّهِ، وَجَلَسَ حُذَيْفَةُ فِي نَاحِيَةِ المَسْجِدِ، فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَتَفَرَّقَ أَصْحَابُهُ، فَرَمَانِي بِالحَصَا، فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: «عَجِبْتُ مِنْ ضَحِكِهِ، وَقَدْ عَرَفَ مَا قُلْتُ، لَقَدْ أُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلَى قَوْمٍ كَانُوا خَيْرًا مِنْكُمْ ثُمَّ تَابُوا، فَتَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ»

ابراہیم اسود سے روایت راوی ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضرت حذیفہ بن یمان تشریف لے آئے، حتیٰ کہ ہمارے پاس کھڑے ہوئے پھر سلام کر کے فرمایا کہ نفاق ان لوگوں کے قلوب میں بھی داخل ہو گیا جو آپ حضرات سے بہتر تھے۔ اسود نے حیران ہو کر کہا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں (پ ۵ النسآء ۱۴۵) پس حضرت عبداللہ بن مسعود مسکرائے اور حضرت حذیفہ مسجد کے الگ گوشے میں جا بیٹھے پھر حضرت عبداللہ اٹھ کھڑے ہوئے اور اُن کے ساتھی بھی ادھر ادھر چلے گئے حضرت حذیفہ نے میری طرف کنکری پھینکی تو میں اُن کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ میں ان کے ہنسنے سے حیران ہوا تھا کیونکہ انہوں نے میری بات کو سمجھ لیا تھا کہ نفاق ان لوگوں میں بھی داخل ہو گیا تھا جو آپ حضرات کی نسبت بہتر تھے لیکن انہوں نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول فرمائی۔

26- بَابُ قَوْلِهِ:

{إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ} [النساء: 163] إِلَى قَوْلِهِ: {وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ} [النساء: 163]

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اُن کے بیٹوں اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کو وحی کی (پ ۶، النسآء ۱۶۳)

4603 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کو یہ نہیں چاہیے کہ وہ میرے بارے میں یہ کہے کہ میں

4603- راجع الحديث: 3412

قَالَ: «مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى»

حضرت یونس بن متیٰ علیہ السلام سے بہتر ہوں۔

4604 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، حَدَّثَنَا هِلاَلٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میرے بارے میں یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متیٰ علیہ السلام سے بہتر ہوں تو اس نے جھوٹ بولا۔

27- بَابُ

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ کی تفسیر

{يَسْتَفْتُونَكَ قُلْ: اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الكَلاَلَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ، وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ} [النساء: 176] "وَالكَلاَلَةُ: مَنْ لَمْ يَرِثْهُ أَبٌ أَوِ ابْنٌ، وَهُوَ مَصْدَرٌ مِنْ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ"

ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب تم سے فتوی پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتوی دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی اولاد نہ ہو (پ ۶ النسآء ۱۷۶)

4605 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: "آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ، وَآخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ: {يَسْتَفْتُونَكَ قُلْ: اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الكَلاَلَةِ} [النساء: 176]"

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے آخر میں جو سورت نازل ہوئی وہ برأت (سورۂ توبہ) ہے اور آخر میں نازل ہونیوالی آیت ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب تم سے فتوی پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتوی دیتا ہے (پ ۶ النسآء ۱۷۶) یہ آیت ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

5- سُورَةِ المَائِدَةِ

سورۂ المائدہ

1- باب {حُرُمٌ} [البقرة: 173]: وَاحِدُهَا حَرَامٌ

حُرُمٌ کا واحد حَرَامٌ ہے

{فَبِمَا نَقْضِهِمْ} [النساء: 155]:

4604- راجع الحديث: 3415

4605- راجع الحديث: 4364، صحيح مسلم: 4129، سنن ابو داؤد: 2888

»بِنَقْضِهِمْ« . {الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ} [المائدة: 21] : »جَعَلَ اللَّهُ« . {تَبُوءُ} [المائدة: 29] : »تَحْمِلُ« . {دَائِرَةٌ} [المائدة: 52] : »دَوْلَةٌ« وَقَالَ غَيْرُهُ: " الإِغْرَاءُ: التَّسْلِيطُ. {أُجُورَهُنَّ} [النساء: 24] : مُهُورَهُنَّ " قَالَ سُفْيَانُ: " مَا فِي القُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ: {لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ} [المائدة: 68] " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {مَخْمَصَةٍ} [المائدة: 3] : »مَجَاعَةٍ« ، {مَنْ أَحْيَاهَا} [المائدة: 32] : »يَعْنِي مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقٍّ، حَيِيَ النَّاسُ مِنْهُ جَمِيعًا« . {شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا} [المائدة: 48] : »سَبِيلًا وَسُنَّةً« ، المُهَيْمِنُ: »الأَمِينُ، القُرْآنُ أَمِينٌ عَلَى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ«

فِيمَا نَقْضِهِمْ عہد توڑنے کے باعث کَتَبَ اللهُ اور جَعَلَ اللهُ ہم معنی ہیں تَبُوْءُ تو اٹھائے دَائِرَةٌ گردشِ زمانہ۔ دوسرے حضرات کا قول ہے اَلْإِغْرَاءُ لگا دینا۔ أُجُوْرَهُنَّ ان کے مہر اَلْمُهَيْمِنُ مراد قرآنِ کریم ہے جو پہلی تمام کتابوں کے علوم کا امین ہے سفیان ثوری کا قول ہے کہ مجھ پر قرآن کریم کی سب سے سخت آیت یہ ہے: ''تم کسی بات پر نہیں جب تک توریت، انجیل اور جو تمہاری طرف نازل فرمایا گیا، ان سب پر عمل نہ کرو۔'' مَخْمَصَةٌ بھوک۔ مَنْ اَحْيَاهَا جس نے قتل کرنے کو حرام جانا ماسوائے حق کے، گویا سارے افراد اس کی وجہ سے زندہ رہے۔ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا راستہ اور طریقہ۔

2- بَابُ قَوْلِهِ: {اليَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ} [المائدة: 3]

وقال ابن عباس (مخمصة) مجاعة۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کی تفسیر

ابنِ عباس کا قول ہے کہ مَخْمَصَةٌ سے مراد بھوک ہے۔

4606- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَتِ اليَهُودُ لِعُمَرَ: إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ آيَةً لَوْ نَزَلَتْ فِينَا لاَتَّخَذْنَاهَا عِيدًا، فَقَالَ عُمَرُ: " إِنِّي لَأَعْلَمُ حَيْثُ أُنْزِلَتْ، وَأَيْنَ أُنْزِلَتْ، وَأَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَتْ: يَوْمَ عَرَفَةَ وَإِنَّا وَاللَّهِ بِعَرَفَةَ - قَالَ سُفْيَانُ: وَأَشُكُّ - كَانَ يَوْمَ الجُمُعَةِ أَمْ لاَ " {اليَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ} [المائدة: 3]

طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ جو یہ آیت پڑھتے ہیں اگر یہ ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن عید منایا کرتے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے خوب علم ہے کہ یہ آیت کب نازل ہوئی، کہاں نازل ہوئی اور جب یہ آیت نازل ہوئی تو اس وقت رسول اللہ ﷺ کہاں تھے۔ یہ آیت عرفات میں نازل ہوئی اور خدا کی قسم وہ عرفہ کا روز تھا۔ سفیان ثوری کا بیان ہے کہ جب

4606- راجع الحديث:45

آیت: ترجمہ کنز الایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا (پ ۶ المائدہ ۳) نازل ہوئی تو مجھے شبہ ہے کہ وہ جمعہ کا دن تھا یا نہیں۔

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا} [النساء: 43] "تَيَمَّمُوا: تَعَمَّدُوا، {آمِّينَ} [المائدة: 2]: عَامِدِينَ، أَمَّمْتُ وَتَيَمَّمْتُ وَاحِدٌ" وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (لَمَسْتُمْ) وَ {تَمَسُّوهُنَّ} [البقرة: 236] وَ {اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ} [النساء: 23]، "وَالإِفْضَاءُ: النِّكَاحُ"

فَلَمْ تَجِدُوا مَآءً فَتَيَمَّمُوا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو (پ ۶ المائدہ ۶) تَتَيَمَّمُوا تم ارادہ کرو۔ آمِّيْنَ قصد کرنے والے چنانچہ أَمَّمْتُ اور تَيَمَّمْتُ ہم معنی ہیں ابن عباس کا قول ہے کہ لَمَسْتُمْ تَمَسُّوْهُنَّ وَاللَّاتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ الْإِفْضَآءُ۔ ان چاروں سے جماع مراد ہے۔

4607 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ، أَوْ بِذَاتِ الجَيْشِ، انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التِمَاسِهِ، وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، فَقَالُوا: أَلاَ تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ، أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ، فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ: مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، وَلاَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ فرماتی ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے۔ جب ہم بیداء یا ذات الجیش کے مقام پر تھے تو میرا ہار گم ہوگیا۔ پس رسول اللہ ﷺ اُس کی تلاش کے سبب ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ رہے۔ نہ وہ پانی کی جگہ تھی اور نہ لوگوں کے پاس پانی تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر کی خدمت میں آ کر کہنے لگے کہ آپ دیکھتے نہیں یہ حضرت عائشہ نے کیا کیا؟ انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور تمام لوگوں کو ٹھہرا دیا جبکہ نہ یہ پانی کی جگہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے پس حضرت ابوبکر صدیق آئے اور اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنا سر مبارک میری ران پر رکھ کر سو رہے تھے انہوں نے کہا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو کوچ کرنے سے روک دیا۔ جبکہ نہ یہ پانی کی جگہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے مجھے ڈانٹا اور جو کچھ اللہ نے چاہا وہی وہ فرماتے رہے اور انہوں

4607- راجع الحديث: 334

يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ، «فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا» فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: فَبَعَثْنَا البَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا العِقْدُ تَحْتَهُ

نے میری کوکھ میں ضرب بھی لگایا لیکن میں نے ذرا حرکت نہ کی کیونکہ رسول اللہ ﷺ میری ران پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ صبح بیدار ہوئے جبکہ پانی تھا ہی نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرما دی۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر نے کہا کہ آلِ ابوبکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں تھی تو ہار اس کے نیچے موجود تھا۔

4608 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ القَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، سَقَطَتْ قِلاَدَةٌ لِي بِالْبَيْدَاءِ وَنَحْنُ دَاخِلُونَ المَدِينَةَ، فَأَنَاخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَزَلَ فَثَنَى رَأْسَهُ فِي حَجْرِي رَاقِدًا، أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَكَزَنِي لَكْزَةً شَدِيدَةً، وَقَالَ: حَبَسْتِ النَّاسَ فِي قِلاَدَةٍ فِي المَوْتُ، لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَوْجَعَنِي، ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ وَحَضَرَتِ الصُّبْحُ، فَالْتُمِسَ المَاءُ فَلَمْ يُوجَدْ" فَنَزَلَتْ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلاَةِ} [المائدة: 6] الآيَةَ ". فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: لَقَدْ بَارَكَ اللَّهُ لِلنَّاسِ فِيكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ، مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَرَكَةٌ لَهُمْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ کی جانب واپس آ رہے تھے تو بیداء کے مقام پر میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا تو نبی کریم ﷺ نے اپنی اونٹنی بٹھا دی اور اس جگہ ٹھہر گئے پھر آپ میری گود میں سر مبارک رکھ کر آرام فرمانے لگے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے مجھے بڑے زور سے مکا مارتے ہوئے فرمایا کہ تُو نے ہار کی وجہ سے لوگوں کو ٹھہرا دیا ہے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے آرام کی وجہ سے مردے کی طرح بے حس و حرکت رہی حالانکہ مجھے تکلیف بہت پہنچی تھی پھر جب نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے تو صبح ہو چکی تھی۔ آپ نے پانی طلب فرمایا لیکن پانی دستیاب نہ ہوا۔ پس اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو (پ ٦ المائدہ ٦) چنانچہ اس پر حضرت اسید بن حضیر نے کہا: اے دل ابوبکر! یہ تمہاری ہی برکت ہے۔

4- بَابُ قَوْلِهِ: {فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ إِنَّا هَا هُنَا قَاعِدُونَ}

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ کی تفسیر

4609- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ،

4608- راجع الحدیث: 334

عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ مِنَ المِقْدَادِ ح وَحَدَّثَنِي حَمْدَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا الأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ المِقْدَادُ يَوْمَ بَدْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا لاَ نَقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى: {فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ إِنَّا هَا هُنَا قَاعِدُونَ} وَلَكِنِ امْضِ وَنَحْنُ مَعَكَ، «فَكَأَنَّهُ سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اس وقت موجود تھا جب حضرت مقداد نے۔غزوہ بدر کے وقت خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ! ہم آپ سے وہ بات ہرگز نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ: ترجمہ کنز الایمان: آپ جائیے اور آپ کا رب تم دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں (پ ۶ المائدہ ۲۴) آپ تشریف لے چلیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے خوشی ہوئی۔

4609م - وَرَوَاهُ وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقٍ، أَنَّ المِقْدَادَ قَالَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وکیع،سفیان، مخارق نے اس کی طارق بن شہاب سے روایت کی ہے کہ حضرت مقداد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہی عرض کیا تھا۔

5- بَابٌ

باب

{إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الأَرْضِ فَسَادًا، أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا} [المائدة: 33] إِلَى قَوْلِهِ {أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الأَرْضِ} [المائدة: 33] «المُحَارَبَةُ لِلَّهِ الكُفْرُ بِهِ»

ترجمہ کنز الایمان: وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کیے جائیں ---تا--- یا زمین سے دور کردیے جائیں (پ۶ المائدہ ۳۳) اَلْمُحَارَبَةُ لِلّٰهِ اللہ کیساتھ کفر کرنا۔

4610 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَلْمَانُ أَبُو رَجَاءٍ، مَوْلَى أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ العَزِيزِ فَذَكَرُوا وَذَكَرُوا، فَقَالُوا وَقَالُوا، قَدْ أَقَادَتْ بِهَا الخُلَفَاءُ، فَالْتَفَتَ إِلَى أَبِي قِلاَبَةَ وَهُوَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ: مَا تَقُولُ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ؟

سلمان ابو رجا مولیٰ ابو قلابہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے کہ لوگ اپنی اپنی رائے دے رہے تھے اور کہا کہ سابقہ خلفاء نے قسامت کا قصاص لیا ہے پس انہوں نے حضرت ابو قلابہ کی طرف دیکھا جو ان کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے

4609م۔ راجع الحدیث:3952

4610۔ راجع الحدیث:233

۔أَوْ قَالَ: مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ؟۔ قُلْتُ: مَا عَلِمْتُ نَفْسًا حَلَّ قَتْلُهَا فِي الإِسْلَامِ، إِلَّا رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ، أَوْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ، بِكَذَا وَكَذَا، قُلْتُ: إِيَّايَ حَدَّثَ أَنَسٌ، قَالَ: قَدِمَ قَوْمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَلَّمُوهُ فَقَالُوا: قَدِ اسْتَوْخَمْنَا هَذِهِ الأَرْضَ، فَقَالَ: «هَذِهِ نَعَمٌ لَنَا تَخْرُجُ فَاخْرُجُوا فِيهَا فَاشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا»، فَخَرَجُوا فِيهَا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، وَاسْتَصَحُّوا وَمَالُوا عَلَى الرَّاعِي فَقَتَلُوهُ، وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ، فَمَا يُسْتَبْطَأُ مِنْ هَؤُلَاءِ؟ قَتَلُوا النَّفْسَ، وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَخَوَّفُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَقُلْتُ: تَتَّهِمُنِي؟ قَالَ: حَدَّثَنَا بِهَذَا أَنَسٌ، قَالَ: وَقَالَ: «يَا أَهْلَ كَذَا، إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا أُبْقِيَ هَذَا فِيكُمْ أَوْ مِثْلُ هَذَا»

اور کہا کہ اے عبداللہ بن زید! آپ اس کے متعلق کیا کہتے ہیں یا اے ابو قلابہ! آپ کی اس کے متعلق کیا رائے ہے؟ میں نے کہا کہ میں تو کسی جان کے قتل کو اسلام میں حلال نہیں جانتا سوائے تین مواقع کے۔ (۱) اگر کوئی آدمی شادی شدہ ہو کر زنا کرے (۲) کسی جان کو بغیر جان کے قتل کرے (۳) اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرے اس پر حضرت عنبسہ بن سعید کہنے لگے کہ مجھ سے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یوں حدیث بیان کی ہے میں نے کہا کہ یہ حدیث تو حضرت انس نے مجھ سے بھی بیان کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر باتیں کرنے لگے اور کہا کہ ہمیں اس جگہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے کچھ اونٹ جنگل میں چرنے کے لیے جا رہے ہیں تم بھی ان کے ساتھ چلے جانا اور ان کا دودھ، پیشاب پیتے رہنا۔ پس وہ ساتھ چلے گئے اور ان کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے جس کے سبب تندرست ہو گئے ایک دن وہ چرواہے پر ٹوٹ پڑے اور اسے قتل کر دیا اور اونٹوں کو لے کر بھاگ گئے کیا ایسے لوگوں کے قتل کر دینے میں کوئی تردد ہو سکتا ہے جنہوں نے ایک شخص کو قتل کیا اللہ اور اس کے رسول سے لڑے اور رسول اللہ ﷺ کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کی حضرت عنبسہ نے حیران سے سبحان اللہ کہا میں نے کہا کہ کیا آپ مجھے متہم کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ حدیث حضرت انس نے مجھ سے بھی بیان کی تھی لیکن اے اہل شام! تم ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہو گے جب تک یہ تمہارے اندر موجود ہیں یا ایسے لوگ تمہارے اندر موجود رہیں گے۔

6- بَابُ قَوْلِهِ: {وَالجُرُوحَ قِصَاصٌ} [المائدة: 45]

4611 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا الفَزَارِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَطَلَبَ القَوْمُ القِصَاصَ، فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: لاَ وَاللَّهِ، لاَ تُكْسَرُ سِنُّهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ القِصَاصُ» فَرَضِيَ القَوْمُ وَقَبِلُوا الأَرْشَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ»

وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ کی تفسیر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی پھوپھی رُبیع نے ایک انصاری عورت کے سامنے کے دو دانت توڑ ڈالے۔ اس کی قوم نے قصاص کا مطالبہ کیا اور وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوگئے پس نبی کریم نے قصاص کا حکم فرمایا تو حضرت انس بن نضر نے کہا جو حضرت انس بن مالک کے چچا تھے کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم رُبیع کے دانت نہیں توڑے جائیں گے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے انس! اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے اس عرصہ میں اس انصاری عورت کے اقربا دِیَت لینے پر راضی ہوگئے پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ انہیں سچا کر دیتا ہے۔

7- بَابُ {يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ} [المائدة: 67]

4612 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَقَدْ كَذَبَ»، وَاللَّهُ يَقُولُ: {يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ

يَآيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ کہے کہ حضرت محمد ﷺ نے اس میں سے کچھ چھپایا جو ان کی جانب نازل فرمایا گیا تھا تو اس نے جھوٹ بولا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا: ترجمہ کنز الایمان: اے رسول پہنچا دو جو کچھ اُترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ایسا نہ ہو تو تم نے اس کا

4611- انظر الحديث: 2703

4612- راجع الحديث: 3234، صحيح مسلم: 438، سنن ترمذی: 3068

مِنْ رَبِّكَ} [المائدة: 67] الآيَةَ

کوئی پیام نہ پہنچایا اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے بے شک اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا (پ ۶ المائدہ ۶۷)

8- بَابُ قَوْلِهِ: {لاَ يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ} [البقرة: 225]

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ کی تفسیر

4613- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: " أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {لاَ يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ} [البقرة: 225] فِي قَوْلِ الرَّجُلِ: لاَ وَاللَّهِ وَبَلَى وَاللَّهِ "

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر (پ ۷ المائدہ ۸۹) ایسے شخص کے متعلق نازل ہوئی ہے جو قسمیں کھاتا ہو جیسے نہیں خدا کی قسم کیوں نہیں خدا کی قسم۔

4614- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ أَبَاهَا كَانَ لاَ يَحْنَثُ فِي يَمِينٍ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ كَفَّارَةَ اليَمِينِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: «لاَ أَرَى يَمِينًا أُرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا قَبِلْتُ رُخْصَةَ اللَّهِ وَفَعَلْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ میرے والد محترم (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے قسم کھا کر اُس کے خلاف کبھی نہیں کیا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارے کی آیت نازل فرمادی۔ حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ اگر میں دیکھتا کہ جس بات پر میں نے قسم کھائی ہے دوسرے پہلو میں اس کی نسبت بھلائی ہے تو میں نے اللہ کی اجازت کو قبول کیا اور وہی کام کیا جس میں بھلائی ہو۔

9- بَابُ قَوْلِهِ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ} [المائدة: 87]

لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللهُ لَكُمْ کی تفسیر

4615- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جہاد کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

4613- انظر الحديث: 6663

4614- انظر الحديث: 6621

4615- انظر الحديث: 5075,5071، صحیح مسلم: 3396

عَنْهُ قَالَ: "كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ، فَقُلْنَا: أَلاَ نَخْتَصِي؟ فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ، فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ نَتَزَوَّجَ المَرْأَةَ بِالثَّوْبِ" ثُمَّ قَرَأَ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ} [المائدة: 87]

کے ساتھ تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہ تھیں ہم نے کہا کہ کیا ہم اپنے آپ کو خصّی نہ کرلیں۔ آپ نے ہمیں ایسا کرنے سے روکا اور اس کے بعد ہمیں اجازت عطا فرمائی کہ کچھ عرصہ کے لیے کسی عورت سے نکاح کرلیا جائے آپ نے پھر اس آیت کی تلاوت کی: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والوحرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں (پ ۷ المائدہ ۸۷)

10- بَابُ قَوْلِهِ:

{إِنَّمَا الخَمْرُ وَالمَيْسِرُ وَالأَنْصَابُ وَالأَزْلاَمُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ} [المائدة: 90]

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "الأَزْلاَمُ: القِدَاحُ يَقْتَسِمُونَ بِهَا فِي الأُمُورِ، وَالنُّصُبُ: أَنْصَابٌ يَذْبَحُونَ عَلَيْهَا" وَقَالَ غَيْرُهُ: "الزَّلَمُ: القِدْحُ لاَ رِيشَ لَهُ وَهُوَ وَاحِدُ الأَزْلاَمِ وَالِاسْتِقْسَامُ: أَنْ يُجِيلَ القِدَاحَ فَإِنْ نَهَتْهُ انْتَهَى وَإِنْ أَمَرَتْهُ فَعَلَ مَا تَأْمُرُهُ بِهِ، يُجِيلُ: يُدِيرُ، وَقَدْ أَعْلَمُوا القِدَاحَ أَعْلاَمًا، بِضُرُوبٍ يَسْتَقْسِمُونَ بِهَا، وَفَعَلْتُ مِنْهُ قَسَمْتُ، وَالقُسُومُ: المَصْدَرُ"

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام (پ ۷ المائدہ ۹۰)۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اَلْاَزْلَامُ سے مراد فال لینا ہے جس کے ذریعے کاموں میں قسمت معلوم کی جاتی ہے اَلْاَنْصَابُ اور نُصُبُ سے تھان مراد ہیں جن پر کافر قربانی دیتے تھے دوسرے صاحب کا قول کہ لِلزَّلَمُ سے بے پر کا تیر مراد ہے۔ اس کی جمع اَلْاَزْلَامُ ہے اَلْاِسْتِقْسَامُ تیر کا پھینکنا۔ اگر منع کا تیر نکلتا تو اس کام سے باز رہتے اور اگر حکم کا نکلتا تو اسے کرتے اور یوں تیروں کے ذریعے اپنی قسمت کا حال معلوم کرتے۔ قَسَمْتُ اسی سے بنا ہی اور اس کا مصدر اَلْقُسُوْمُ ہے۔

4616- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ العَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «نَزَلَ تَحْرِيمُ الخَمْرِ، وَإِنَّ فِي المَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ لَخَمْسَةَ أَشْرِبَةٍ مَا فِيهَا شَرَابُ العِنَبِ»

اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بشر، عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب شراب کی حرمت (آیت ۹۰) نازل ہوئی تو مدینہ منورہ میں ان دنوں پانچ قسم کی شراب پائی جاتی تھی لیکن انگور کی شراب نہیں ہوتی تھی۔

4617 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،

عبدالعزیز بن صُہَیب حضرت انس بن مالک رضی

4616- انظر الحدیث: 5579

4617- راجع الحدیث: 2464، صحیح مسلم: 5104

حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: "مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ فَضِيخِكُمْ هَذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الفَضِيخَ، فَإِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ، وَفُلاَنًا وَفُلاَنًا، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: وَهَلْ بَلَغَكُمُ الخَبَرُ؟ فَقَالُوا: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: حُرِّمَتِ الخَمْرُ، قَالُوا: أَهْرِقْ هَذِهِ القِلاَلَ يَا أَنَسُ، قَالَ: فَمَا سَأَلُوا عَنْهَا وَلاَ رَاجَعُوهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ"

اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ ہمارے پاس کھجور کی شراب کے سوا اور کوئی شراب نہ تھی جس کو فضیخ کہا جاتا تھا۔ میں کھڑا ہو کر حضرت ابوطلحہ اور فلاں فلاں حضرات کو شراب پلا رہا تھا کہ اسی اثناء میں ہمارے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا آپ لوگوں تک خبر نہیں پہنچی؟ پینے والوں نے نے پوچھا کس چیز کی؟ اس شخص نے کہا کہ شراب حرام فرما دی گئی ہے وہ کہنے لگے کہ اے انس! یہ مٹکا بہادو۔ راوی کا بیان ہے کہ کسی نے اس کے متعلق کوئی سوال نہیں کیا اور نہ یہ خبر ملنے کے بعد کسی نے پھر شراب پی۔

4618- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: «صَبَّحَ أُنَاسٌ غَدَاةَ أُحُدٍ الخَمْرَ، فَقُتِلُوا مِنْ يَوْمِهِمْ جَمِيعًا شُهَدَاءَ، وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِهَا»

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ اُحد کی صبح کو بعض مسلمانوں نے شراب پی تھی اور وہ سب میدانِ جنگ میں قتل ہو کر جامِ شہادت نوش کر گئے۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جبکہ ابھی شراب کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی۔

4619- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الحَنْظَلِيُّ، أَخْبَرَنَا عِيسَى، وَابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "أَمَّا بَعْدُ، أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الخَمْرِ، وَهْيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنْ: العِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالعَسَلِ وَالحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالخَمْرُ مَا خَامَرَ العَقْلَ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر کو نبی کریم ﷺ کے منبر پر دورانِ خطبہ یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! بے شک شراب کی حرمت نازل ہو چکی اور وہ اس وقت پانچ قسم کی ہوتی تھی، یعنی انگور، گندم، کھجور، شہد اور جَو کی۔ شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کرے۔

11- بَابٌ

{لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا} [المائدة: 93] إِلَى قَوْلِهِ: {وَاللَّهُ يُحِبُّ المُحْسِنِينَ}

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا ۔۔۔۔تا۔۔۔۔ اور اللہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے

4618- راجع الحديث: 2815

4619- انظر الحديث: 7337,5589,5588,5581، صحيح مسلم: 7476,7475، سنن نسائی: 5595,5594

4620 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ الخَمْرَ الَّتِي أُهْرِيقَتْ الفَضِيخُ، وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ البِيكَنْدِيُّ، عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ، قَالَ: كُنْتُ سَاقِيَ القَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ، فَنَزَلَ تَحْرِيمُ الخَمْرِ، فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: اخْرُجْ فَانْظُرْ مَا هَذَا الصَّوْتُ، قَالَ: فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ: هَذَا مُنَادٍ يُنَادِي: «أَلاَ إِنَّ الخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ»، فَقَالَ لِي: اذْهَبْ فَأَهْرِقْهَا، قَالَ: فَجَرَتْ فِي سِكَكِ المَدِينَةِ، قَالَ: وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الفَضِيخَ، فَقَالَ بَعْضُ القَوْمِ: قُتِلَ قَوْمٌ وَهْيَ فِي بُطُونِهِمْ، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا} [المائدة: 93]"

(پ ۷ المائدہ ۹۳)

ثابت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ جو شراب پھینکی گئی وہ فضیخ تھی اور محمد نے ابو نعمان سے یہ بھی روایت کی ہے کہ اس دن حضرت ابو طلحہ کے در دولت پر میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا تو شراب کی حرمت نازل ہوگئی پھر ایک ندا کرنے والے کو منادی کرنے کا حکم فرمایا گیا۔ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا کہ باہر نکل کر تو دیکھو کہ یہ کیسی آواز ہے؟ میں باہر گیا اور بتایا کہ منادی یوں ندا کر رہا ہے کہ شراب حرام فرما دی گئی ہے انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے پھینک دو حضرت انس فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں اس دن شراب بہہ رہی تھی اور ان دنوں فضیخ نامی شراب زیادہ استعمال کی جاتی تھی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ مسلمانوں کے جو لوگ قتل کیے گئے ہیں ان کے پیٹوں میں تو شراب تھی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:
ترجمہ کنز الایمان: جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا (پ ۷ المائدہ ۹۳)

12- بَابُ قَوْلِهِ: {لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ} [المائدة: 101]

لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ کی تفسیر

4621 - حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الجَارُودِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا کہ اس طرح کا خطبہ ہم نے پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ فرمایا جو کچھ مجھے معلوم ہے اگر تمہیں معلوم ہوتا تو یقیناً تم بہت کم ہنستے اور

4620- راجع الحديث: 2464

4621- راجع الحديث: 93، صحيح مسلم: 6072

مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ، قَالَ: »لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا« ، قَالَ: فَغَطَّى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوهَهُمْ لَهُمْ خَنِينٌ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: فُلاَنٌ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ} [المائدة: 101] رَوَاهُ النَّضْرُ، وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، عَنْ شُعْبَةَ

بہت زیادہ روتے۔ یہ سُن کر رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے اپنے چہروں کو چھپا لیا اور رونے کی آواز آنے لگی پھر ایک شخص نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ فلاں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں (پ ۷ المائدہ ۱۰۱) نضر اور روح بن عبادہ نے بھی اس کی شعبہ سے روایت کی ہے۔

4622 - حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الجُوَيْرِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِهْزَاءً، فَيَقُولُ الرَّجُلُ: مَنْ أَبِي؟ وَيَقُولُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتُهُ: أَيْنَ نَاقَتِي؟ " فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ هَذِهِ الآيَةَ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ} [المائدة: 101] حَتَّى فَرَغَ مِنَ الآيَةِ كُلِّهَا "

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بعض لوگ رسول اللہ ﷺ سے بطور تمسخر سوال کیا کرتے تھے۔ ایک کہتا کہ میرا باپ کون ہے؟ دوسرا کہتا کہ میری اونٹنی گم ہو گئی ہے، بتایئے میری اونٹنی کہاں ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں (پ ۷ المائدہ ۱۰۱)

13- بَابُ

{مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلاَ سَائِبَةٍ، وَلاَ وَصِيلَةٍ وَلاَ حَامٍ} [المائدة: 103] {وَإِذْ قَالَ اللَّهُ} [المائدة: 116] : " يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ، وَإِذْ هَا هُنَا صِلَةٌ. المَائِدَةُ: أَصْلُهَا مَفْعُولَةٌ، كَعِيشَةٍ رَاضِيَةٍ، وَتَطْلِيقَةٍ بَائِنَةٍ، وَالمَعْنَى: مِيدَ بِهَا صَاحِبُهَا مِنْ خَيْرٍ، يُقَالُ: مَادَنِي يَمِيدُنِي " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {مُتَوَفِّيكَ} [آل عمران: 55]: »مُمِيتُكَ«

مَا جَعَلَ اللهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اللہ نے مقرر نہیں کیا ہے کان چرا ہوا اور نہ بجار اور نہ وصیلہ اور نہ حامی (پ ۷ المائدہ ۱۰۳) وَاِذْ قَالَ اللهُ میں لفظ قَالَ يَقُوْلُ کے معنی میں ہے اور اِذْ بطور صلہ ہے۔ اَلْمَائِدَةُ اصل میں مفعول ہے جیسے، كَعِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ اور تَطْلِيْقَةٍ بَائِنَةٌ اور اس کا مطلب ہے کہ جو نفع یا بھلائی اس کے ذریعے کسی نے حاصل کی، جیسے کہتے ہیں مَادَنِيْ يُمِيْدُنِيْ۔ ابن عباس کا قول ہے کہ مُتَوَفِّيْكَ سے مراد ہے تجھے وفات دوں گا۔

4623- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، قَالَ: " البَحِيرَةُ: الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ، فَلاَ يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ، وَالسَّائِبَةُ: كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ لاَ يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ " قَالَ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ « وَالوَصِيلَةُ: النَّاقَةُ البِكْرُ، تُبَكِّرُ فِي أَوَّلِ نِتَاجِ الإِبِلِ، ثُمَّ تُثَنِّي بَعْدُ بِأُنْثَى، وَكَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِطَوَاغِيتِهِمْ، إِنْ وَصَلَتْ إِحْدَاهُمَا بِالأُخْرَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذَكَرٌ، وَالحَامِ: فَحْلُ الإِبِلِ يَضْرِبُ الضِّرَابَ المَعْدُودَ، فَإِذَا قَضَى ضِرَابَهُ وَدَعُوهُ لِلطَّوَاغِيتِ، وَأَعْفَوْهُ مِنَ الحَمْلِ، فَلَمْ يُحْمَلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَسَمَّوْهُ الحَامِيَ " وقَالَ لِي أَبُو اليَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعْتُ سَعِيدًا، قَالَ: يُخْبِرُهُ بِهَذَا، قَالَ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْوَهُ، وَرَوَاهُ ابْنُ الهَادِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن مسیب نے بیان فرمایا کہ بحیرہ وہ دودھ دینے والی اونٹنی ہے جس کا دودھ بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جائے اور کوئی اس کا دودھ نہ دوہے۔ سائبہ وہ جانور جس کو کافر اپنے (باطل) خداؤں کے نام پر چھوڑ دیتے اور اس پر کوئی سامان نہیں لادتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دوزخ میں دیکھا وہ اپنی آنتوں کو گھسیٹ رہا تھا۔ یہی وہ پہلا آدمی ہے جس نے سائبہ چھوڑنے کی رسم سب سے پہلے شروع کی تھی۔ وصیلہ اُس بن بیاہی اونٹنی کو کہتے ہیں جو پہلی مرتبہ اونٹنی جنتی اور دوسری دفعہ بھی، پس ایسے جانوروں کو کافر اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے جبکہ مسلسل دوبارہ بچے جنتی اور درمیان میں کوئی نر نہ ہوتا۔ حام اس نر اونٹ کو کہتے جس کے بارے میں مالک ایک تعداد مقرر کر لیتا کہ اس سے اتنے بچے مطلوب ہیں، جب مطلوبہ تعداد حاصل ہو جاتی تو اسے اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا اور اس سے سامان ڈھانے کا کام نہ لیتے بلکہ اس پر کوئی بھی چیز نہیں لادتے تھے اور اسے حامی کہتے۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔ ابن الہاد، ابن شہاب، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا۔

4624 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الكَرْمَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،

محمد بن ابی یعقوب ابوعبداللہ کرمانی، حسان بن ابراہیم، یونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی

4623- صحیح مسلم: 7122

4624- راجع الحدیث: 1044

حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ، وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ»

اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو کچل رہا تھا اور میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی انتڑیوں کو گھسیٹ رہا ہے۔ یہی وہ آدمی ہے جس نے سائبہ چھوڑنے کی رسم رائج کی تھی۔

14- بَابُ

{وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ، فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ} [المائدة: 117]

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تُو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے (پ ۷ المائدہ ۱۱۷)

4625 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا المُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا» ، ثُمَّ قَالَ: {كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ، وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ} [الأنبياء: 104] إِلَى آخِرِ الآيَةِ، ثُمَّ قَالَ: " أَلاَ وَإِنَّ أَوَّلَ الخَلاَئِقِ يُكْسَى يَوْمَ القِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، أَلاَ وَإِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ العَبْدُ الصَّالِحُ: {وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ، فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ} [المائدة: 117] فَيُقَالُ: إِنَّ هَؤُلاَءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ "

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! تم روزِ حشر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں حاضر کیے جاؤ گے کہ برہنہ پا، برہنہ جسم اور بغیر ختنہ کے ہوگے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کردیں گے یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ ہم کو اس کا ضرور کرنا (پ ۱۷ الانبیآء ۱۰۴) پھر آپ نے فرمایا کہ ساری مخلوق میں سب سے پہلے جنہیں لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ آگاہ ہوجاؤ کہ پھر میری امت کے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا، پھر فرشتے انہیں دوزخ کی طرف ہانکیں گے۔ میں کہوں گا، اے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے بعد یہ کیسے گل کھلاتے رہے، پس میں بھی وہی کہوں گا جو اللہ کے ایک نیک بندے نے کہا: ترجمہ کنز الایمان: اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا

4625- راجع الحديث: 3349

تو تُو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے (پ ۷ المائدہ ۱۱۷) پس کہا جائے گا کہ جیسے ہی تم ان سے جدا ہوئے یہ اسی وقت مُرتد ہو گئے تھے۔

15- بَابُ قَوْلِهِ:

{إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ، وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ العَزِيزُ الحَكِيمُ} [المائدة: 118]

إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا (پ ۷ المائدہ ۱۱۷)

4626 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا المُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ وَإِنَّ نَاسًا يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ العَبْدُ الصَّالِحُ: {وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ} [المائدة: 117] إِلَى قَوْلِهِ {العَزِيزُ الحَكِيمُ} [البقرة: 129] "

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم روز حشر اللہ کی بارگاہ میں جمع کر لیے جاؤ گے، اس وقت کچھ لوگوں کو دوزخ کی طرف ہانکا جا رہا ہوگا تو میں وہی کہوں گا جو اللہ کے بندے نے کہا کہ: ترجمہ کنز الایمان: اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا۔۔۔تا۔۔۔غالب حکمت والا (پ ۷ المائدہ ۱۱۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

6- سُورَةُ الأَنْعَامِ

سورۃ الانعام

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ} [الأنعام: 23]: «مَعْذِرَتُهُمْ» {مَعْرُوشَاتٍ} [الأنعام: 141]: «مَا يُعْرَشُ مِنَ الكَرْمِ وَغَيْرِ ذَلِكَ». {حَمُولَةً} [الأنعام: 142]: «مَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا» {وَلَلَبَسْنَا} [الأنعام: 9]: «لَشَبَّهْنَا». {لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ} [الأنعام: 19]: «أَهْلَ مَكَّةَ» {يَنْأَوْنَ} [الأنعام: 26]: «يَتَبَاعَدُونَ». {تُبْسَلُ} [الأنعام: 70]: «تُفْضَحُ». {أُبْسِلُوا} [الأنعام: 70]: «أُفْضِحُوا». {بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ}:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ فِتْنَتُهُمْ سے مراد ان کا عذر بیان کرنا ہے۔ مَعْرُوشَاتٍ وہ بیلیں جو دوسری چیزوں کا سہارا لیتی ہیں۔ حَمُولَةً جن پر بوجھ لادا جاتا ہے۔ وَلَلَبَسْنَا اور ہم ضرور شبہ ڈال دیں گے۔ يَنْأَوْنَ دور رہتے ہیں۔ تُبْسَلُ ذلیل وخوار کرنا۔ اُبْسِلُوا ذلیل کیے گئے، ہلاک کیے گئے۔ بَاسِطُوا اَيْدِيهِمْ اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے۔ تُبْسَلُ مراد مارنا ہے اسْتَكْثَرْتُمْ تم نے گمراہ کیا کتنے ہی انسانوں کو۔

4626- راجع الحديث: 3349

«البَسْطُ الضَّرْبُ» ، وَقَوْلُهُ: {اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الإِنْسِ} [الأنعام: 128] : «أَضْلَلْتُمْ كَثِيرًا» ، {مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الحَرْثِ"} [الأنعام: 136] : «جَعَلُوا لِلَّهِ مِنْ ثَمَرَاتِهِمْ وَمَالِهِمْ نَصِيبًا، وَلِلشَّيْطَانِ وَالأَوْثَانِ نَصِيبًا» ، {أَكِنَّةً} [الأنعام: 25] : «وَاحِدُهَا كِنَانٌ» ، {أَمَّا اشْتَمَلَتْ} [الأنعام: 143] : «يَعْنِي هَلْ تَشْتَمِلُ إِلَّا عَلَى ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى، فَلِمَ تُحَرِّمُونَ بَعْضًا وَتُحِلُّونَ بَعْضًا؟» {مَسْفُوحًا} [الأنعام: 145] : مُهْرَاقًا، {صَدَفَ} [الأنعام: 157] : "أَعْرَضَ، أُبْلِسُوا: أُويِسُوا ".وَ {أُبْسِلُوا} [الأنعام: 70] : «أُسْلِمُوا» ، {سَرْمَدًا} [القصص: 71] : «دَائِمًا» ، {اسْتَهْوَتْهُ} [الأنعام: 71] : «أَضَلَّتْهُ» ، {تَمْتَرُونَ} [الأنعام: 2] : «تَشُكُّونَ» ، {وَقْرٌ} [فصلت: 5] : " صَمَمٌ، وَأَمَّا الوِقْرُ: فَإِنَّهُ الحِمْلُ ". {أَسَاطِيرُ} [الأنعام: 25] : «وَاحِدُهَا أُسْطُورَةٌ وَإِسْطَارَةٌ، وَهِيَ التُّرَّهَاتُ» ، {البَأْسَاءُ} [البقرة: 177] : «مِنَ البَأْسِ، وَيَكُونُ مِنَ البُؤْسِ» . {جَهْرَةً} [البقرة: 55] : «مُعَايَنَةً» ، {الصُّوَرُ} [الأنعام: 73] : «جَمَاعَةُ صُورَةٍ، كَقَوْلِهِ سُورَةٌ وَسُوَرٌ» {مَلَكُوتٌ} [الأنعام: 75] : " مُلْكٌ، مِثْلُ: رَهَبُوتٍ خَيْرٌ مِنْ رَحَمُوتٍ، وَيَقُولُ: تُرْهَبُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُرْحَمَ ". {وَإِنْ تَعْدِلْ} [الأنعام: 70] : «تُقْسِطْ، لاَ يُقْبَلْ مِنْهَا فِي ذَلِكَ اليَوْمِ» ، {جَنَّ} [الأنعام: 76] : «أَظْلَمَ» ، {تَعَالَى} [النحل: 3] : " عَلاَ، يُقَالُ: عَلَى اللَّهِ حُسْبَانُهُ أَيْ حِسَابُهُ ". وَيُقَالُ: {حُسْبَانًا} [الأنعام: 96] : «مَرَامِيَ» ، وَ {رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ} [الملك: 5] ، {مُسْتَقِرٌّ} [البقرة: 36]

ذَرَأَمِنَ الْحَرْثِ انہوں نے اپنی کھیتی میں ایک حصہ خدا کا اور ایک حصہ شیطان اور اپنے بتوں کا رکھا۔ اَكِنَّةٌ پردہ اس کا مفرد كِنَانٌ ہے۔ اَمَّا اشْتَمَلَتْ یعنی کیا یہ نر اور مادہ کے سوا کسی اور جنس پر مشتمل ہیں؟ پھر تم بعض چیزوں کو حرام اور بعض کو حلال کیوں ٹھہراتے ہو؟ مَسْفُوْحًا بہتا ہوا۔ صَدَفَ اُس سے منہ پھیرا۔ اُبْسِلُوْا ہلاک کیے گئے۔ ذلیل کیے گئے۔ سَرْمَداً ہمیشہ رہنے والا۔ اسْتَهْوَتْهُ اس کو گمراہ کر دیا، اس کو چھینک دیا۔ تَمْتَرُوْنَ تم شک کرتے ہو۔ وَقْرٌ ڈاٹ، ٹینٹ وِقْرٌ وہ بوجھ جو جانور پر لادا جاتا ہے۔ اَسَاطِيْرُ فضول قصے کہانیاں۔ اس کا واحد اُسْطُوْرَةٌ اور اِسْطَارَةٌ ہے۔ اَلْبَاسَاءُ سے مراد سختی اور محتاجی ہے۔ یہ اَلْبُوْمُسِ سے نکلا ہے۔ جَهْرَةٌ علانیہ، کھلم کھلا۔ اَلصُّوَرُ یہ صُوْرَة کی جمع ہے جیسے صَوْرَةٌ کی جمع سُوَرٌ ہے۔ مَلَكُوْتٌ بادشاہی جیسے رَهْبُوْتٌ رَحْمُوْتٌ سے بہتر ہے اور تُرْهَبُ تُرْحَمُ سے بہتر ہے۔ جَنَّ اندھیرا چھایا۔ کہتے ہیں کہ اللہ کے سپرد اس کا حُسْبَانُ یعنی حساب۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ حُسْبَانُ سے شیطان پر پھینکنے والے تیر اور کنکریاں مراد ہیں۔ مُسْتَقَرٌّ والد کی پیٹھ میں۔ مَسْتَوْدَعٌ والدہ کے رحم میں۔ اَلْقِنْوُ گچھا، خوشہ۔ قِنْوَانٌ اس کی جمع ہے۔ قِنْوَانٌ اسی طرح ہے جیسے صِنْوٌ کی جمع صِنْوَانٌ ہے۔

: »فِي الصُّلْبِ« ، {وَمُسْتَوْدَعٌ} [الأنعام: 98]: »فِي الرَّحِمِ، القِنْوُ العِذْقُ، وَالاِثْنَانِ قِنْوَانِ، وَالجَمَاعَةُ أَيْضًا قِنْوَانٌ مِثْلُ صِنْوٍ« وَ {صِنْوَانٍ} [الرعد: 4]

1- بَابُ {وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الغَيْبِ لاَ يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ} [الأنعام: 59]

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ کی تفسیر

4627 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " {مَفَاتِحُ الغَيْبِ} [الأنعام: 59] خَمْسٌ: {إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ} "

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں پانچ ہیں ترجمہ کنز الایمان: بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینھ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بیشک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے (پ ۲۱ لقمان ۳۴)

2- بَابُ قَوْلِهِ:

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ کی تفسیر

{قُلْ: هُوَ القَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ} [الأنعام: 65] الآيَةَ {يَلْبِسَكُمْ} [الأنعام: 65]: »يَخْلِطَكُمْ مِنَ الاِلْتِبَاسِ« ، {يَلْبِسُوا} [الأنعام: 82]: »يَخْلِطُوا« ، {شِيَعًا} [الأنعام: 65]: »فِرَقًا«

ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے (پ ۷ الانعام ۶۵)
يَلْبِسَكُمْ تمہیں ملا دے، خلط ملط کردے۔ يَلْبِسُوْا ملا دے۔ یہ دونوں اِلْتِبَاس سے نکلے۔ شِيَعًا فرقے۔

4628 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {قُلْ هُوَ القَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ}

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب آیت: ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے (پ ۷ الانعام ۶۵) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

4627- انظر الحدیث:1039

4628- انظر الحدیث:7406,7313' راجع الحدیث:2516

[الأنعام: 65]، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ»، قَالَ: {أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ} [الأنعام: 65]، قَالَ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ» {أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ} [الأنعام: 65] قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَذَا أَهْوَنُ-أَوْ هَذَا أَيْسَرُ-»

اے اللہ! میں تیری ذات کی پناہ پکڑتا ہوں۔ جب فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: یا تمہارے پاؤں کے تلے سے (پ ۷ الانعام ۶۵) تو دعا فرمائی کہ میں تیری ذات کی پناہ پکڑتا ہوں، اور یہ حصہ نازل ہوا: ترجمہ کنز الایمان: یا تمہیں بھڑادے مختلف گروہ کر کے اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھائے (پ ۷ الانعام ۶۵) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عذاب ہلکا ہے، یہ سہل ہے۔

3- بَابُ {وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ} [الأنعام: 82]

4629- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " لَمَّا نَزَلَتْ: {وَلَمْ يَلْبِسُوا} [الأنعام: 82] إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ؟ فَنَزَلَتْ: {إِنَّ الشِّرْكَ} [لقمان: 13] لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب آیت: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی (پ ۷ الانعام ۸۲) نازل ہوئی تو آپ کے صحابہ کہنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جو کوئی ناحق بات یا ظلم کا مرتکب نہیں ہوتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: بیشک شرک بڑا ظلم ہے (پ ۲۱ لقمان ۱۳)

4- بَابُ قَوْلِهِ: {وَيُونُسَ، وَلُوطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى العَالَمِينَ} [الأنعام: 86]

4630- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي العَالِيَةِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ، يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی (پ ۷ الانعام ۸۶) کی تفسیر

ابوالعالیہ، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ کسی کسی کو نہیں پہنچتا کہ میرے بارے میں یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں۔

4629- راجع الحدیث: 32

4630- راجع الحدیث: 3395

مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى"

4631 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى"

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خدا کے کسی بندے کو نہیں چاہیے کہ میرے بارے میں یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متّٰی علیہ السلام سے بہتر یعنی افضل ہوں۔

5- بَابُ قَوْلِهِ:

{أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ} [الأنعام: 90]

فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی توتم انہیں کی راہ چلو (پ ۷ الانعام ۹۰)

4632 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الأَحْوَلُ، أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ: أَفِي ص سَجْدَةٌ؟ فَقَالَ: »نَعَمْ«، ثُمَّ تَلاَ: {وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ} [الأنعام: 84] إِلَى قَوْلِهِ {فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ} [الأنعام: 90]، ثُمَّ قَالَ: »هُوَ مِنْهُمْ«.

سلیمان احول کا بیان ہے کہ مجاہد نے انہیں بتایا کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے معلوم کیا کہ کیا سورۂ ص میں سجدہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ پھر انہوں نے ان آیات کی تلاوت فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے انہیں اسحٰق اور یعقوب عطا کئے ۔۔۔تا۔۔ توتم انہیں کی راہ چلو (پ ۷ الانعام ۸۴۔۹۰) اس کے بعد فرمایا کہ حضور بھی اسی گروہ میں سے ہیں۔

4632م - زَادَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ العَوَّامِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: »نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ«

یزید بن ہارون، محمد بن عبید، سہل بن یوسف، عوام، مجاہد کا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو ان انبیائے کرام کے طریقے کی پیروی کا حکم فرمایا گیا۔

6- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ،

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور یہودیوں پر ہم نے حرام کیا

4631- راجع الحدیث: 3416,3415

4632م- راجع الحدیث: 3421

وَمِنَ البَقَرِ وَالغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا} [الأنعام: 146] الآيَةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " كُلَّ ذِي ظُفُرٍ: البَعِيرُ وَالنَّعَامَةُ. {الحَوَايَا} [الأنعام: 146]: «المَبْعَرُ» وَقَالَ غَيْرُهُ: " هَادُوا: صَارُوا يَهُودًا، وَأَمَّا قَوْلُهُ: {هُدْنَا} [الأعراف: 156]: تُبْنَا. هَائِدٌ: تَائِبٌ"

ہر ناخن والا جانور اور گائے اور بکری کی چربی ان پر حرام کی (پ ۸ الانعام ۱۴۶) ابن عباس کا قول ہے کہ ذِی ظُفُر سے اونٹ اور شتر مرغ مراد ہیں۔ اَلْحَوَایَا سے وہ آنتیں مراد ہیں جن میں فضلہ رہتا ہے۔ اُن سے دوسرے کا قول ہے کہ هَادُوْ سے یہودی ہونا مراد ہے اور وہ جو کہتے تھے کہ هُدْنَا اس سے مراد ہے کہ ہم نے توبہ کی۔ هَائِدٌ توبہ کرنے والے۔

4633 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، قَالَ عَطَاءٌ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «قَاتَلَ اللَّهُ اليَهُودَ لَمَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ، ثُمَّ بَاعُوهُ، فَأَكَلُوهَا»

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک کرے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام فرمائی تو وہ اسے پگھلا کر اس کی تجارت کرتے اور کھاتے رہتے۔

4633م - وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الحَمِيدِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ، سَمِعْتُ جَابِرًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

نیز اس کی ابوعاصم، عبدالحمید، یزید، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

7- بَابُ قَوْلِهِ: {وَلاَ تَقْرَبُوا الفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ} [الأنعام: 151]

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ کی تفسیر

4634 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «لاَ أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ، وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلاَ شَيْءَ أَحَبُّ إِلَيْهِ المَدْحُ مِنَ اللَّهِ، وَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ» قُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ،

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں اسی لیے اس نے ظاہری اور باطنی فواحش کو حرام فرما دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اپنی حمد و ثنا سے زیادہ اور کوئی چیز محبوب نہیں ہے اسی لیے اس نے اپنی مدح خود فرمائی ہے۔ میں نے حضرت ابووائل

4633م- راجع الحديث: 2236، صحیح مسلم: 6925، سنن ترمذی: 3530

4634- انظر الحديث: 4637، 5220، 7403، صحیح مسلم: 6925، سنن ترمذی: 3530

قُلْتُ: وَرَفَعَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

سے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے یہ حدیث خود سنی ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا، میں نے پوچھا، کیا یہ حدیث مرفوع ہے؟ جواب دیا، ہاں!

8- باب {وَكِيلٌ} [الأنعام: 102]: حَفِيظٌ وَمُحِيطٌ بِهِ

{قُبُلًا} [الأنعام: 111]: " جَمْعُ قَبِيلٍ، وَالمَعْنَى: أَنَّهُ ضُرُوبٌ لِلْعَذَابِ، كُلُّ ضَرْبٍ مِنْهَا قَبِيلٌ ". {زُخْرُفَ القَوْلِ} [الأنعام: 112]: «كُلُّ شَيْءٍ حَسَّنْتَهُ وَوَشَّيْتَهُ، وَهُوَ بَاطِلٌ فَهُوَ زُخْرُفٌ»، {وَحَرْثٌ حِجْرٌ} [الأنعام: 138]: " حَرَامٌ، وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ حِجْرٌ مَحْجُورٌ، وَالحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهُ وَيُقَالُ لِلْأُنْثَى مِنَ الخَيْلِ: حِجْرٌ، وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ: حِجْرٌ وَحِجًى، وَأَمَّا الحِجْرُ فَمَوْضِعُ ثَمُودَ وَمَا حَجَّرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الأَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ، وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيمُ البَيْتِ حِجْرًا، كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُومٍ، مِثْلُ: قَتِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ، وَأَمَّا حَجْرُ اليَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ "

وَكِيلٌ یہاں حَفِيظٌ اور مُحِيطٌ کے معنی میں ہے

قُبُلاً سے ہر قسم کا عذاب مراد ہے اس کا واحد قَبِيلٌ ہے۔ زُخْرُفَ ہر وہ چیز جو دیکھنے میں خوبصورت نظر آئے لیکن باطل ہو۔ حَرْثٌ حِجْرٌ ہر وہ چیز جو حرام یا ممنوع ہو۔ ہر تعمیر شدہ عمارت۔ گھوڑی۔ عقل کو بھی حِجْرٌ کہتے ہیں۔ اَلْحِجْرُ قوم ثمود کی بستی کا نام بھی ہے جس زمین میں داخلہ ممنوع ہو وہ بھی حِجْرٌ ہے۔ بیت اللہ کے حطیم کو بھی حِجْرٌ کہا جاتا ہے گویا وہ مَحْطُوْمٌ سے مشتق ہے جیسے قَتِيلٍ مَقْتُوْلٍ سے، اور حَجْرُ اليَمَامَةِ ایک مکان کا نام ہے۔

9- بَابُ قَوْلِهِ: {هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ} [الأنعام: 150]

لُغَةُ أَهْلِ الحِجَازِ: هَلُمَّ لِلْوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ وَالجَمِيعِ "

هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمْ کی تفسیر

هَلُمَّ اہلِ حجاز کی زبان واحد تثنیہ اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

10- بَابُ {لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا} [الأنعام: 158]

لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا کی تفسیر

4635- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

4635- راجع الحدیث: 85' صحیح مسلم: 395' سنن ابو داؤد: 4312' سنن ابن ماجہ: 4068

عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا رَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا، فَذَاكَ حِينَ: {لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ} [الأنعام: 158] "

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت جب تک قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب کی طرف سے طلوع نہ ہو۔ جب لوگ اسے مغرب سے طلوع ہوتا ہوا دیکھ کر تمام ایمان لائیں تو اس وقت کا ایمان لانا کوئی فائدہ مند نہ ہوگا، ترجمہ کنز الایمان: کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لائی تھی (پ ۸ الانعام ۱۵۸)

4636- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ، وَذَلِكَ حِينَ لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا» ثُمَّ قَرَأَ الآيَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت جب تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب کی طرف سے طلوع نہ ہوجائے، جب سورج ادھر سے طلوع ہوگا تو اسے دیکھ کر سارے لوگ ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کا ایمان لانا انہیں کوئی فائدہ نہ دے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (: جس کا ترجمہ کنز الایمان: کاہے کے انتظار میں ہیں مگر یہ کہ آئیں ان کے پاس فرشتے یا تمہارے رب کا عذاب یا تمہارے رب کی ایک نشانی آئے جس دن تمہارے رب کی وہ ایک نشانی آئے گی کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لائی تھی یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی تم فرماؤ رستہ دیکھو ہم بھی دیکھتے ہیں (پ ۸ الانعام ۱۵۸))۔

بسم الله الرحمن الرحيم

7- سُورَةُ الأَعْرَافِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الاعراف

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (وَرِيَاشًا) : «المَالُ» ، {إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ المُعْتَدِينَ} [الأعراف: 55] : «فِي الدُّعَاءِ وَفِي غَيْرِهِ» ، {عَفَوْا} [النساء: 43] : «كَثُرُوا وَكَثُرَتْ أَمْوَالُهُمْ» ، {الفَتَّاحُ} [سبأ: 26] : «القَاضِي» ، {افْتَحْ بَيْنَنَا} [الأعراف: 89]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ رِيَشًا سے مال مراد ہے۔ اَلْمُعْتَدِيْنَ دعا اور دوسرے کاموں میں حد سے بڑھنے والے۔ عَفَوْا ان کے مال کی کثرت ہوجانا۔ اَلْفَتَّاحُ فیصلہ کرنے والا۔ اِفْتَحْ بَيْنَنَا ہمارے درمیان فیصلہ کر۔ نَتَقْنَا ہم

4635- اخرجہ الحدیث:85 'صحیح مسلم:395

: »اقْضِ بَيْنَنَا« ، {نَتَقْنَا} [الأعراف: 171] : »الجَبَلَ رَفَعْنَا« ، {انْبَجَسَتْ} : »انْفَجَرَتْ« ، {مُتَبَّرٌ} [الأعراف: 139] : »خُسْرَانٌ« ، {آسَى} [الأعراف: 93] : »أَحْزَنُ« ، {تَأْسَ} [المائدة: 26] : »تَحْزَنْ« وَقَالَ غَيْرُهُ: {مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ} [الأعراف: 12] : "يَقُولُ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ"، {يَخْصِفَانِ} [الأعراف: 22] : »أَخَذَا الخِصَافَ مِنْ وَرَقِ الجَنَّةِ، يُؤَلِّفَانِ الوَرَقَ، يَخْصِفَانِ الوَرَقَ بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ« ، {سَوْآتِهِمَا} [طه: 121] : »كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا« ، {وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ} [البقرة: 36] : »هُوَ هَا هُنَا إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ، وَالحِينُ عِنْدَ العَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لاَ يُحْصَى عَدَدُهُ، الرِّيَاشُ وَالرِّيشُ وَاحِدٌ، وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ« . {قَبِيلُهُ} [الأعراف: 27] : »جِيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ« . {ادَّارَكُوا} [الأعراف: 38] : "اجْتَمَعُوا. وَمَشَاقُّ الإِنْسَانِ وَالدَّابَّةِ كُلُّهَا يُسَمَّى سُمُومًا، وَاحِدُهَا سَمٌّ، وَهِيَ: عَيْنَاهُ وَمَنْخِرَاهُ وَفَمُهُ وَأُذُنَاهُ وَدُبُرُهُ وَإِحْلِيلُهُ"، {غَوَاشٍ} [الأعراف: 41] : »مَا غُشُّوا بِهِ« {نُشُرًا} : »مُتَفَرِّقَةً« ، {نَكِدًا} [الأعراف: 58] : »قَلِيلًا« ، {يَغْنَوْا} [الأعراف: 92] : »يَعِيشُوا« ، {حَقِيقٌ} [الأعراف: 105] : »حَقٌّ« ، {اسْتَرْهَبُوهُمْ} [الأعراف: 116] : »مِنَ الرَّهْبَةِ« ، {تَلَقَّفُ} : »تَلْقَمُ« ، {طَائِرُهُمْ} [الأعراف: 131] : »حَظُّهُمْ، طُوفَانٌ مِنَ السَّيْلِ، وَيُقَالُ لِلْمَوْتِ الكَثِيرِ الطُّوفَانُ« ، {القُمَّلُ} [الأعراف: 133] : »الحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الحَلَمِ، عُرُوشٌ وَعَرِيشٌ بِنَاءٌ« ، {سُقِطَ} [الأعراف: 149] : »كُلُّ مَنْ نَدِمَ

نے اٹھایا، بلند کیا۔ اِنْبَجَسَتْ آہستہ آہستہ پھوٹ نکلنا۔ مُتَبَّرٌ نقصان، آسیٰ افسوس کروں۔ تَأْسَ تو نے غم کھایا، افسوس کیا۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ تجھے سجدہ کرنے سے کس نے روکا؟ يَخْصِفَانِ پتوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جوڑا۔ سَوْاٰتِهِمَا یہ دونوں بزرگوں کی شرمگاہوں سے کنایہ ہے۔ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ یہاں قیامت تک مراد ہے۔ الرِّيَاشُ ہم معنی ہیں یعنی ظاہری لباس قَبِيْلُهٗ اس کے ساتھی شیطان جن میں سے وہ خود ہے۔ اِدَّارَكُوْا سب جمع ہوجائیں گے۔ انسان اور جانور سب کے مساموں کو سُمُوْمًا کہتے ہیں اور اس کا واحد سَمٌّ ہے یعنی آنکھیں، نتھنے، منہ کانوں اور پیچھے آگے کی شرمگاہوں کا ان میں ہی شمار ہے۔ غَوَاشٍ غلاف۔ نُشُرًا بکھرے ہوئے۔ نَكِدًا تھوڑے۔ يَغْنَوْا زندگی گزاری۔ حَقِيْقٌ حق ہونا۔ اسْتَرْهَبُوْهُمْ ڈر کی وجہ سے۔ تَلْقَفُ لقمہ بنالے گا۔ طَائِرُهُمْ ان کا حصہ، اُن کا نصیب۔ طُوْفَانٌ سیلاب، اموات کی زیادتی کو بھی کہتے ہیں۔ اَلْقُمَّلُ چیچڑیاں، چھوٹے کیڑے۔ عُرُوْشٌ اور عَرِيْشٌ عمارت۔ سُقِطَ جب کوئی نادم ہو تو کہتے ہیں فَقَدْ سَقَطَ فِيْ يَدِهٖ... اَلْاَسْبَاطُ بنی اسرائیل کے قبیلے يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ حد سے تجاوز کرتے تھے۔ شُرَّعًا پانی کے اوپر تیرتے ہوئے۔ بِئِيْسٍ سخت۔ اَخْلَدَ بیٹھا، پیچھے ہٹ گیا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ۔ ہم ان کو ایسی جگہ سے لائیں گے جو جائے امن ہو جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے فَاَتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا جِنَّةٌ جنوں سے ہے۔ فَمَرَّتْ بِهٖ۔ اس نے اپنے حمل کی مدت پوری کی۔ يَنْزَغَنَّكَ تجھے بہکائے۔ طَيْفٌ اور

فَقَدْ سُقِطَ فِي يَدِهِ. الأَسْبَاطُ قَبَائِلُ بَنِي إِسْرَائِيلَ «. {يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ} [الأعراف: 163]: «يَتَعَدَّوْنَ لَهُ، يُجَاوِزُونَ تَجَاوُزٌ بَعْدَ تَجَاوُزٍ «. {تَعْدُ} [الكهف: 28]: «تُجَاوِزْ «، {شُرَّعًا} [الأعراف: 163]: «شَوَارِعَ «، {بَئِيسٍ} [الأعراف: 165]: «شَدِيدٍ «، {أَخْلَدَ} [الأعراف: 176]: «إِلَى الأَرْضِ قَعَدَ وَتَقَاعَسَ «، {سَنَسْتَدْرِجُهُمْ} [الأعراف: 182]: «أَيْ نَأْتِيهِمْ مِنْ مَأْمَنِهِمْ «، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: {فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا} [الحشر: 2]، {مِنْ جِنَّةٍ} [الأعراف: 184]: «مِنْ جُنُونٍ أَيَّانَ مُرْسَاهَا مَتَى خُرُوجُهَا «. {فَمَرَّتْ بِهِ} [الأعراف: 189]: «اسْتَمَرَّ بِهَا الحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ «، {يَنْزَغَنَّكَ} [الأعراف: 200]: «يَسْتَخِفَّنَّكَ «، {طَيْفٌ}: «مُلِمٌّ بِهِ لَمَمٌ «، وَيُقَالُ: {طَائِفٌ} [الأعراف: 201]: «وَهُوَ وَاحِدٌ «، {يَمُدُّونَهُمْ} [الأعراف: 202]: «يُزَيِّنُونَ «، {وَخِيفَةً} [الأعراف: 205]: «خَوْفًا، وَخُفْيَةً مِنَ الإِخْفَاءِ «، {وَالآصَالُ} [الأعراف: 205]: «وَاحِدُهَا أَصِيلٌ، وَهُوَ مَا بَيْنَ العَصْرِ إِلَى المَغْرِبِ «، كَقَوْلِهِ: {بُكْرَةً وَأَصِيلًا} [الفرقان: 5]

طَائِفٌ شیطانی وسوسہ۔ يَمُدُّونَهُمْ ۔ وہ خوبصورت کر کے دکھاتے ہیں۔ خِيفَةً اور خُفْيَةً دونوں الْإِخْفَاءِ سے ہیں بمعنی خوف۔ الْاٰصَالُ کا واحد اَصِيْلٌ ہے جو عصر اور مغرب کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔

1- بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ کی تفسیر

{قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ} [الأعراف: 33]

ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں (پ ۸ الاعراف ۳۳)

4637 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا

عمرو بن مرّہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابووائل سے پوچھا کہ کیا یہ حدیث آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انہوں

4637- راجع الحديث: 4634

مِنْ عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ - وَرَفَعَهُ، قَالَ: «لاَ أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ، فَلِذَلِكَ حَرَّمَ الفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلاَ أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ المِدْحَةُ مِنَ اللَّهِ فَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ»

نے اثبات میں جواب دیا، اور اسے مرفوع بتایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں، اسی لیے تو اس نے ظاہر اور پوشیدہ ہر قسم کی بے حیائی کو حرام فرما دیا اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مدح سے زیادہ اور کوئی چیز محبوب نہیں اسی لیے تو اپنی مدح خود فرمائی ہے۔

2- بَابٌ

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا کی تفسیر

{وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ، قَالَ: رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ، قَالَ: لَنْ تَرَانِي وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي، فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَى صَعِقًا، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ المُؤْمِنِينَ} [الأعراف: 143] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "أَرِنِي: أَعْطِنِي"

ترجمہ کنز الایمان: اور جب موسیٰ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا عرض کی اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ گرا بے ہوش پھر جب ہوش ہوا بولا پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں (پ۹ الاعراف ۱۴۳) ابن عباس کا قول ہے کہ اَرِنِیْ سے مراد ہے مجھے اپنا عنایت عطا فرما۔

4638 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى المَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ اليَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِي، قَالَ: «ادْعُوهُ» فَدَعَوْهُ، قَالَ: «لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي مَرَرْتُ بِاليَهُودِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى البَشَرِ، فَقُلْتُ: وَعَلَى مُحَمَّدٍ، وَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهُ، قَالَ: «لاَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس کے منہ پر تھپڑ مارا گیا تھا وہ کہنے لگا اے محمد! مجھے آپ کے ساتھیوں میں سے ایک انصاری مجھے تھپڑ مارا ہے۔ آپ نے فرمایا، اسے بلا لاؤ۔ پس وہ اسے بلا لایا۔ آپ نے فرمایا تم نے اس کے منہ پر تھپڑ کیوں مارا؟ ان انصاری نے عرض کی یا رسول اللہ! میں یہودی کے پاس سے گزر رہا تھا تو میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں میں سے چن لیا ہے۔"

4638- راجع الحدیث: 2412

تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الأَنْبِيَاءِ، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ العَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ»

میں نے دل میں کہا کہ یہ تو محمد مصطفٰے پر بھی فضیلت دے رہا ہے، لہٰذا مجھے غصّہ آیا اور میں نے اس کو تھپڑ رسید کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے انبیائے کرام میں سے کسی پر فضیلت نہ دو۔ کیونکہ بروز قیامت جب تمام انسان بیہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا لیکن دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش الٰہی کا پایہ پکڑ کر کھڑے ہونگے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا طور کی بیہوشی کے بدلے میں بے ہوش ہی نہیں ہوئے تھے۔

000- بَابُ {الْمَنَّ وَالسَّلْوَى} [البقرة: 57]

اَلْمَنَّ وَالسَّلْوٰی کی تفسیر

4639- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الكَمْأَةُ مِنَ المَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءُ العَيْنِ»

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کھمبی مَنّ کی قسم سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔

3- بَابُ

اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ کی تفسیر

{قُلْ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ، وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ}

ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جلائے اور مارے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور انکی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ (پ ۹ الاعراف ۱۵۸)

4640- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُوسَى بْنُ هَارُونَ، قَالَا: حَدَّثَنَا

ابو ادریس خولانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ

4639- راجع الحديث: 4478

4640- راجع الحديث: 3661

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، يَقُولُ: كَانَتْ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مُحَاوَرَةٌ، فَأَغْضَبَ أَبُو بَكْرٍ عُمَرَ فَانْصَرَفَ عَنْهُ عُمَرُ مُغْضَبًا، فَاتَّبَعَهُ أَبُو بَكْرٍ يَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَهُ، فَلَمْ يَفْعَلْ حَتَّى أَغْلَقَ بَابَهُ فِي وَجْهِهِ، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَنَحْنُ عِنْدَهُ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَمَّا صَاحِبُكُمْ هَذَا فَقَدْ غَامَرَ« قَالَ: وَنَدِمَ عُمَرُ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ، فَأَقْبَلَ حَتَّى سَلَّمَ وَجَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَصَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الخَبَرَ، قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: وَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَقُولُ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي صَاحِبِي، هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي صَاحِبِي، إِنِّي قُلْتُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا، فَقُلْتُمْ: كَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: صَدَقْتَ" قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "غَامَرَ: سَبَقَ بِالخَيْرِ"

حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے درمیان شکر رنجی۔ حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو خفا کر دیا۔ حضرت عمر غصّے میں اُن کے پاس سے چلے گئے، لیکن حضرت ابوبکر بھی اُن کے پیچھے جا پہنچے اور معافی چاہی۔ انہوں نے معاف نہ کیا بلکہ ان کو دیکھتے ہوئے اپنے گھر کا دروازہ بند کرلیا۔ پس حضرت ابوبکر وہاں سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوگئے۔ حضرت ابودرداء فرماتے ہیں کہ ہم بھی خدمت میں حاضر تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے یہ دوست تو کسی سے جھگڑ کر آئے ہیں راوی کا بیان ہے کہ بعد میں حضرت عمر اپنے اس فعل پر نادم ہوئے اور وہ بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے حضور تمام واقعہ عرض کر دیا۔ حضرت ابودرداء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جلال آگیا اور حضرت ابوبکر یہی عرض کررہے تھے کہ یا رسول اللہ! زیادتی مجھ سے ہوئی ہے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میرے ایسے ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ کیا تم میرے ایسے ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ بے شک میں نے کہا تھا کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، تم سب نے کہا تھا کہ تُو جھوٹ بولتا ہے، لیکن ابوبکر نے کہا تھا کہ آپ سچ فرماتے ہیں۔ امام بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ غَامَرَ سے نیکی میں سبقت لے جانا مراد ہے۔

4- بَابُ {وَقُولُوا حِطَّةٌ} [البقرة: 58]

وَقُولُوا حِطَّةٌ کی تفسیر

4641- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

ہمام بن منبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ رسول

4641- راجع الحديث: 3403

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ: {ادْخُلُوا البَابَ سُجَّدًا، وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ} [البقرة: 58]، فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ، وَقَالُوا: حَبَّةٌ فِي شَعَرَةٍ"

اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ: ترجمہ کنز الایمان: اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے (پ۱البقرۃ۵۸) تو انہوں نے حکم بدل دیا اور اپنے سُرین پر گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کہتے ہوئے داخل ہوئے کہ بالی میں دانے۔

5- بَابُ {خُذِ العَفْوَ وَأْمُرْ بِالعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الجَاهِلِينَ} [الأعراف: 199]

ترجمہ کنز الایمان: اور جاہلوں سے منہ پھیر لو (پ۹الاعراف۱۹۹) کی تفسیر

العُرْفُ: المَعْرُوفُ"

اَلْعُرُفُ سے مراد ہے اچھا کام۔

4642 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الحُرِّ بْنِ قَيْسٍ، وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ، وَكَانَ القُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجَالِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ، كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا» ، فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ: يَا ابْنَ أَخِي، هَلْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الأَمِيرِ، فَاسْتَأْذِنْ لِي عَلَيْهِ، قَالَ: سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «فَاسْتَأْذَنَ الحُرُّ لِعُيَيْنَةَ فَأَذِنَ لَهُ عُمَرُ» ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: هِيْ يَا ابْنَ الخَطَّابِ، فَوَاللَّهِ مَا تُعْطِينَا الجَزْلَ وَلاَ تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالعَدْلِ، فَغَضِبَ عُمَرُ حَتَّى هَمَّ أَنْ يُوقِعَ بِهِ، فَقَالَ لَهُ الحُرُّ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {خُذِ العَفْوَ وَأْمُرْ بِالعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الجَاهِلِينَ}

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ جب عیینہ بن حصن بن حذیفہ آئے تو اپنے بھتیجے حُر بن قیس کے پاس آکر قیام کیا اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقربین میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس مشاورت میں قاری حضرات ہی ہوتے ہیں خواہ وہ بوڑھے ہوں یا جوان۔ حضرت عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ تمہاری تو امیر المومنین تک پہنچ ہے چنانچہ میرے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت لے دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ جلد میں آپ کے لیے اجازت حاصل کرلوں گا۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ جب حُر نے حضرت عیینہ کے لیے اجازت مانگی تو حضرت عمر نے اجازت دیدی، جب یہ حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے تو کہنے لگے کہ اے ابن خطاب! خدا کی قسم، نہ تو آپ ہم پر مال لُٹاتے ہیں اور نہ ہمارے درمیان عدل و انصاف فرماتے ہیں اس پر حضرت عمر ناراض ہوئے اور نہیں پیٹنے کا۔قصد تک کیا،

4642- انظر الحدیث:7286

[الأعراف: 199]، وَإِنَّ هَذَا مِنَ الجَاهِلِينَ، »وَاللَّهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلاَهَا عَلَيْهِ، وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ«

لیکن حضرت حُر نے کہا۔ اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو (پ ۹ الاعراف ۱۹۹) راوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس حکم سے نہ بڑھے اور انہوں نے جب اس آیت کی تلاوت کی تو اللہ کی کتاب اللہ کے سامنے کھڑے رہ گئے۔

4643 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، {خُذِ العَفْوَ} [الأعراف: 199] وَأْمُرْ بِالعُرْفِ قَالَ: »مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا فِي أَخْلاَقِ النَّاسِ«.

حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو (پ ۹ الاعراف ۱۹۹) یہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی تہذیب اخلاق کے لیے نازل فرمائی ہے۔

4644 - وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: »أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ العَفْوَ مِنْ أَخْلاَقِ النَّاسِ، أَوْ كَمَا قَالَ«

دوسری سند کے ساتھ حضرت عبداللہ زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو نبی کریم ﷺ کو حکم فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو (پ ۹ الاعراف ۱۹۹) یہ لوگوں کو حسنِ اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے۔ (أَوْ كَمَا قَالَ)۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

8- سُورَةُ الأَنْفَالِ

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ، قُلْ: الأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ} [الأنفال: 1] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " الأَنْفَالُ: المَغَانِمُ " قَالَ قَتَادَةُ: {رِيحُكُمْ} [الأنفال: 46]: »الحَرْبُ يُقَالُ نَافِلَةٌ عَطِيَّةٌ«

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الانفال

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب تم سے غنیمتوں کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں تو اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس میں میل رکھو (پ ۹ الانفال ۱) ابن عباس کا قول ہے کہ الْاَنْفَال سے غنیمتیں مراد ہیں۔ قتادہ کا قول ہے کہ رِيحُكُمْ لڑائی کہا

4643- انظر الحديث: 4644، سنن ابو داؤد: 4787

4644- راجع الحديث: 4643

4645 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: سُورَةُ الأَنْفَالِ، قَالَ: «نَزَلَتْ فِي بَدْرٍ» {الشَّوْكَةُ} [الأنفال: 7]: «الحَدُّ»، (مُرْدَفِينَ): "فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ، رَدِفَنِي وَأَرْدَفَنِي: جَاءَ بَعْدِي". ذُوقُوا: «بَاشِرُوا وَجَرِّبُوا، وَلَيْسَ هَذَا مِنْ ذَوْقِ الفَمِ»، {فَيَرْكُمَهُ} [الأنفال: 37]: "يَجْمَعَهُ شَرِّدْ: فَرِّقْ". {وَإِنْ جَنَحُوا} [الأنفال: 61]: «طَلَبُوا، السِّلْمُ وَالسَّلْمُ وَالسَّلاَمُ وَاحِدٌ»، {يُثْخِنَ} [الأنفال: 67]: «يَغْلِبَ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مُكَاءً} [الأنفال: 35]: «إِدْخَالُ أَصَابِعِهِمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ». {وَتَصْدِيَةً} [الأنفال: 35]: «الصَّفِيرُ»، {لِيُثْبِتُوكَ} [الأنفال: 30]: «لِيَحْبِسُوكَ»

گیا ہے کہ نَافِلَةٌ سے عطیہ اور تحفہ مراد ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سورۃ الانفال کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ سورت بدر کے مقام پر نازل ہوئی تھی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اَلشَّوْكَةُ سے دھار مراد ہے۔ مُرْدِفِيْنَ فوج در فوج۔ رَدِّفَنِيْ میرے بعد آیا۔ ذُوْقُوْا عذاب چکھو، تجربہ کر کے دیکھو۔ یہ منہ سے چکھنے کے بارے میں نہیں ہے۔ فَيَرْكُمَهٗ اس کو جمع کرے۔ شَرِّدْ علیحدہ کر۔ جَنَحُوْا طلب کیا۔ يُثْخِنَ غالب ہوں۔ مجاہد کا قول ہے کہ مُكَآءً کہتے ہیں انگلیاں منہ میں داخل کر کے سیٹی کی آواز نکالنے کو لِيُثْبِتُوْكَ تاکہ مجھے قید کرلیں۔ تاکہ تجھ محبوس کرلیں۔

000- بَابُ

{إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ البُكْمُ الَّذِينَ لاَ يَعْقِلُونَ} [الأنفال: 22]

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں (پ۹ الانفال ۲۲)

4646 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، {إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ البُكْمُ الَّذِينَ لاَ يَعْقِلُونَ} [الأنفال: 22] قَالَ: «هُمْ نَفَرٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: ترجمہ کنزالایمان: بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں (پ۹ الانفال ۲۲) بنی عبدالدار کے کچھ غلط کار لوگوں کے بارے میں ہے۔

4645- راجع الحدیث: 4029، صحیح مسلم: 7474

2- بَابُ

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا، اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ المَرْءِ وَقَلْبِهِ، وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ} [الأنفال: 24] " اسْتَجِيبُوا: أَجِيبُوا لِمَا يُحْيِيكُمْ يُصْلِحُكُمْ

اِسْتَجِيبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اسی کی طرف اٹھنا ہے (پ۹ الانفال ۲۴) اِسْتَجِيبُوْا حاضر ہو جاؤ۔ لِمَا يُحْيِيكُمْ جو تمہاری اصلاح کرے۔

4647- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ المُعَلَّى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي، فَلَمْ آتِهِ حَتَّى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَقَالَ: " مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ؟ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ} [الأنفال: 24] " ثُمَّ قَالَ: «لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي القُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ» . فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ فَذَكَرْتُ لَهُ،

حفص بن عاصم کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن معلّٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میرے پاس سے رسول اللہ ﷺ کا گزر ہوا۔ آپ نے مجھے بلایا مگر میں آپ کی بارگاہ میں حاضر نہ ہوا۔ جب میں نماز پڑھ چکا تو حاضرِ خدمت ہوگیا۔ آپ نے فرمایا: تمہیں میرے پاس آنے سے کیا چیز مانع ہوئی جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں (پ۹ الانفال ۲۴) پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت نہ بتادوں، اس سے پہلے کہ میں باہر نکلوں۔ جب رسول اللہ ﷺ جانے کے لیے باہر تشریف لے جانے لگے تو میں نے مذکورہ ارشاد یاد کروایا۔

4647م- وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، سَمِعَ حَفْصًا، سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا، وَقَالَ: " هِيَ: الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ السَّبْعُ المَثَانِي "

معاذ، شعبہ، خبیب، حفص بن عاصم نے حضرت ابوسعید بن معلّٰی سے یہی سنا، جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص تھے حضور نے اُن سے فرمایا کہ وہ سورۂ الفاتحہ ہے جس کو سبع مثانی بھی کہتے ہیں۔

4647م- راجع الحديث: 4474

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَإِذْ قَالُوا: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ} [الأنفال: 32] قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: «مَا سَمَّى اللَّهُ تَعَالَى مَطَرًا فِي القُرْآنِ إِلَّا عَذَابًا وَتُسَمِّيهِ العَرَبُ الغَيْثَ» ، وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى: (يُنَزِّلُ الغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا)

4648 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الحَمِيدِ هُوَ ابْنُ كُرْدِيدٍ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ أَبُو جَهْلٍ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ، " فَنَزَلَتْ: {وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ، وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ. وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ المَسْجِدِ الحَرَامِ} [الأنفال: 34] " الآيَةَ

4- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ، وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ} [الأنفال: 33]

4649 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا

فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور جب بولے کہ اے اللہ اگر یہی تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی دردناک عذاب ہم پر لا (پ۹ الانفال ۳۲) ابن عیینہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں قرآنِ کریم میں جس کو بارش کا نام دیا وہ عذاب ہے اور اہلِ عرب بارش کو غَیْثُ کہتے ہیں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور وہی ہے کہ مینہ اتارتا ہے ان کے ناامید ہونے پر (پ۲۵ الشوریٰ ۲۸)

عبدالحمید بن کُردید صاحب الزیادی سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: "اے اللہ! اگر یہ قرآن تیری جانب سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا، یا کوئی دوسرا دردناک عذاب ہم پر نازل فرما" اس پر یہ وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے وہ تو مسجد حرام سے روک رہے ہیں (پ۹ الانفال ۳۳۔۳۴)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں (پ۹ الانفال ۳۳)

عبدالحمید صاحب الزیادی نے حضرت انس بن

4648- انظر الحدیث: 4649، صحیح مسلم: 6995

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الحَمِيدِ، صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ، " فَنَزَلَتْ: {وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ، وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ، وَمَا لَهُمْ أَنْ لاَ يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ المَسْجِدِ الحَرَامِ} " الآيَةَ

مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوجہل نے کہا: اے اللہ! اگر یہ تیرے نزدیک حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسا یا ہم پر اور کوئی درد ناک عذاب نازل فرما۔ اس پر یہ وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے وہ تو مسجد حرام سے روک رہے ہیں (پ ۹ الانفال ۳۳۔۳۴)

5- بَابُ {وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ} [الأنفال: 39]

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ کی تفسیر

4650 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا، جَاءَهُ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلاَ تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ: {وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ المُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا} [الحجرات: 9] إِلَى آخِرِ الآيَةِ، فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ لاَ تُقَاتِلَ كَمَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ؟ فَقَالَ: " يَا ابْنَ أَخِي أَغْتَرُّ بِهَذِهِ الآيَةِ وَلاَ أُقَاتِلُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَغْتَرَّ بِهَذِهِ الآيَةِ، الَّتِي يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: {وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا} [النساء: 93] إِلَى آخِرِهَا "، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: {وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ} [الأنفال: 39]، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: «قَدْ فَعَلْنَا عَلَى

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ اُن کے پاس ایک شخص آیا۔ پھر کہنے لگا: اے ابو عبدالرحمٰن! کیا آپ نہیں سنتے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ ان میں اصلاح کردو اور عدل کرو بیشک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں (پ ۲۶ الحجرات ۹) پس آپ کو کون سی چیز ان کے ساتھ لڑنے سے مانع ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔ انہوں نے جواباً فرمایا کہ اے بھتیجے! مجھے اس

4650- راجع الحديث:3130

عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كَانَ الإِسْلاَمُ قَلِيلًا، فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ إِمَّا يَقْتُلُونَهُ وَإِمَّا يُوثِقُونَهُ، حَتَّى كَثُرَ الإِسْلاَمُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ «، فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُ لاَ يُوَافِقُهُ فِيمَا يُرِيدُ، قَالَ: »فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ؟« قَالَ ابْنُ عُمَرَ: "مَا قَوْلِي فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ؟ أَمَّا عُثْمَانُ: فَكَانَ اللَّهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ فَكَرِهْتُمْ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ، وَأَمَّا عَلِيٌّ: فَابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهُ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ - وَهَذِهِ ابْنَتُهُ - أَوْ بِنْتُهُ - حَيْثُ تَرَوْنَ"

آیت میں تاویل کر کے مسلمانوں سے نہ لڑنا زیادہ محبوب ہے بنسبت اس کے کہ میں اللہ تعالیٰ کے اس صاف حکم والی آیت میں تاویل کروں کہ ترجمہ کنز الایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے تیار رکھا بڑا عذاب (پ ۱۹ الانفال ۳۳۔۳۴) وہ آدمی کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے (پ ۲ البقرة ۱۹۳) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ کام تو ہم مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کر چکے ہیں کیونکہ اس وقت مسلمانوں کی تعداد کم تھی لہٰذا کافران کے دین میں فتنہ ڈالتے کہ کسی کو قتل کر دیتے اور کسی کو قید کرتے تھے حتیٰ کہ مسلمان اکثریت میں آگئے لہٰذا فتنہ مٹ گیا۔ جب اس آدمی نے دیکھا کہ یہ اس کی موافقت نہیں فرمارہے جیسا کہ وہ چاہتا ہے تو اس نے کہا: علی اور عثمان کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں؟ حضرت ابنِ عمر نے فرمایا کہ میں حضرت علی اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہما) کے متعلق کیا کہہ سکتا ہوں جب کہ حضرت عثمان کی خطا اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دی لیکن تمہیں وہ معافی ناپسند ہے۔ رہے حضرت علی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسبًا چچازاد بھائی اور داماد ہیں اور ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ ہے ان کا گھر جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔

4651 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا بَيَانٌ، أَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا - أَوْ إِلَيْنَا -

سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک شخص نے ان سے کہا کہ یہ جو قتال اور فتنہ برپا ہے اس کے متعلق آپ

4651- راجع الحدیث:3130

ابْنُ عُمَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ: كَيْفَ تَرَى فِي قِتَالِ الفِتْنَةِ؟ فَقَالَ: وَهَلْ تَدْرِي مَا الفِتْنَةُ؟ «كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ المُشْرِكِينَ، وَكَانَ الدُّخُولُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى المُلْكِ»

کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ فتنہ کس کو کہتے ہیں؟ سنو! محمد ﷺ نے مشرکین سے قتال کیا کیونکہ کفار کے قریب جانا فتنہ کا شکار ہونا تھا۔ لہٰذا وہ قتال تخت وسلطنت کے لیے نہ تھا۔

6- بَابٌ

{يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ المُؤْمِنِينَ عَلَى القِتَالِ، إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ، وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لاَ يَفْقَهُونَ}

حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے دو سو پر غالب ہوں گے اور اگر تم میں کے سو ہوں تو کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے اس لئے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے (پ ۱۰ الانفال ۶۵)

4652 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، " لَمَّا نَزَلَتْ: {إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ}، وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ فَكُتِبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لاَ يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ" - فَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ: أَنْ لاَ يَفِرَّ عِشْرُونَ مِنْ مِائَتَيْنِ- " ثُمَّ نَزَلَتْ: {الآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ} [الأنفال: 66] الآيَةَ، فَكَتَبَ أَنْ لاَ يَفِرَّ مِائَةٌ مِنْ مِائَتَيْنِ " وَزَادَ سُفْيَانُ مَرَّةً: نَزَلَتْ: {حَرِّضِ المُؤْمِنِينَ عَلَى القِتَالِ، إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ} [الأنفال: 65]، قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: «وَأُرَى الأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ المُنْكَرِ مِثْلَ هَذَا»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت ترجمہ کنز الایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے دو سو پر غالب ہوں گے اور اگر تم میں کے سو ہوں تو کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے اس لئے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے (پ ۱۰ الانفال ۶۵) نازل ہوئی تو مسلمانوں پر لازم کر دیا گیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ سفیان بن عیینہ نے کئی مرتبہ یہ بھی کہا بیس مسلمان دو سو کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگیں اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: اب اللہ نے تم پر سے تخفیف فرمائی (پ ۱۰ الانفال ۶۶) پس یہ لازم کر دیا گیا کہ سو مسلمان دو سو کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔ ایک مرتبہ سفیان نے یہ بھی بیان کیا کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے دو سو پر غالب ہوں

4652- انظر الحديث: 4653

7- بَابُ

(الآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضُعْفًا) الآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ {وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ} [البقرة: 249]

4653 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ المُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيتٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " لَمَّا نَزَلَتْ: {إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ} شَقَّ ذَلِكَ عَلَى المُسْلِمِينَ، حِينَ فُرِضَ عَلَيْهِمْ أَنْ لاَ يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ، فَجَاءَ التَّخْفِيفُ "، فَقَالَ: (الآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضُعْفًا، فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ) قَالَ: »فَلَمَّا خَفَّفَ اللَّهُ عَنْهُمْ مِنَ العِدَّةِ نَقَصَ مِنَ الصَّبْرِ بِقَدْرِ مَا خُفِّفَ عَنْهُمْ«

گے (پ ۱۰ الانفال ٦٦) سفیان کہتے ہیں کہ ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں بھی یہی اصول یا حکم کارفرما ہے۔

اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اب اللہ نے تم پر سے تخفیف فرمائی اور اسے علم ہے کہ تم کمزور ہو۔۔۔۔تا۔۔۔۔ اور اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے (پ ۱۰ الانفال ٦٦)

یحییٰ بن عبداللہ سلمی، عبداللہ بن مبارک، جریر بن حازم، زبیر بن خریت، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے دو سو پر غالب ہوں گے (پ ۱۰ الانفال ٦٥) تو مسلمانوں کو اس میں دشواری محسوس ہوئی جبکہ یہ فرض ہوگیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ اس کے بعد کمی کردی آگئی اور فرمایا گیا: ترجمہ کنز الایمان: اب اللہ نے تم پر سے تخفیف فرمائی اور اسے علم ہے کہ تم کمزور ہو تو اگر تم میں سو صبر والے ہوں دوسو پر غالب آئیں گے (پ ۱۰ الانفال ٦٦) راوی کا بیان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کمی فرما دی تو جس قدر کمی فرمائی گئی اسی حساب سے مسلمانوں کے صبر و استقلال میں کمی واقع ہوگئی۔

9- سُورَةُ بَرَاءَةَ

{وَلِيجَةً} [التوبة: 16] : »كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ« ، {الشُّقَّةُ} [التوبة: 42] : " السَّفَرُ، الخَبَالُ: الفَسَادُ، وَالخَبَالُ: المَوْتُ "، {وَلاَ تَفْتِنِّي} [التوبة: 49] : »لاَ تُوَبِّخْنِي« ، {كَرْهًا}

سورۃ التوبہ

ولیجۃً وہ چیز جو دوسرے کے اندر داخل کی جائے۔ الشُّقَّۃُ سفر۔ الْخَبَالُ موت۔ وَلَا تَفْتِنِّي مجھے مت جھڑکو۔ كَرْهًا اور كُرْهًا ہم معنی ہیں۔ مُدْخَلًا داخل ہونے کی جگہ۔ يَجْمَحُونَ دوڑتے

4653- سنن ابو داؤد: 2646

[النساء: 19] وَ {كُرْهًا} [النساء: 19]: «وَاحِدٌ»، {مُدَّخَلًا} [النساء: 31]: «يُدْخَلُونَ فِيهِ»، {يَجْمَحُونَ} [التوبة: 57]: «يُسْرِعُونَ»، {وَالْمُؤْتَفِكَاتِ} [التوبة: 70]: " ائْتَفَكَتْ: انْقَلَبَتْ بِهَا الأَرْضُ " {أَهْوَى} [النجم: 53]: «أَلْقَاهُ فِي هُوَّةٍ»، {عَدْنٍ} [التوبة: 72]: " خُلْدٍ، عَدَنْتُ بِأَرْضٍ: أَيْ أَقَمْتُ، وَمِنْهُ: مَعْدِنٌ، وَيُقَالُ: فِي مَعْدِنِ صِدْقٍ، فِي مَنْبَتِ صِدْقٍ ". {الخَوَالِفُ} [التوبة: 87]: «الخَالِفُ الَّذِي خَلَفَنِي، فَقَعَدَ بَعْدِي، وَمِنْهُ يَخْلُفُهُ فِي الغَابِرِينَ، وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النِّسَاءُ مِنَ الخَالِفَةِ، وَإِنْ كَانَ جَمْعَ الذُّكُورِ، فَإِنَّهُ لَمْ يُوجَدْ عَلَى تَقْدِيرِ جَمْعِهِ إِلَّا حَرْفَانِ فَارِسٌ وَفَوَارِسُ وَهَالِكٌ وَهَوَالِكُ»، {الخَيْرَاتُ} [البقرة: 148]: «وَاحِدُهَا خَيْرَةٌ وَهِيَ الفَوَاضِلُ» (مُرْجَئُونَ): " مُؤَخَّرُونَ. الشَّفَا: شَفِيرٌ، وَهُوَ حَدُّهُ، وَالجُرُفُ مَا تَجَرَّفَ مِنَ السُّيُولِ وَالأَوْدِيَةِ ". {هَارٍ} [التوبة: 109]: " هَائِرٍ، يُقَالُ: تَهَوَّرَتِ البِئْرُ إِذَا انْهَدَمَتْ، وَانْهَارَ مِثْلُهُ ". {لَأَوَّاهٌ} [التوبة: 114]: " شَفَقًا، وَفَرَقًا، وَقَالَ الشَّاعِرُ:

[البحر الوافر]

إِذَا قُمْتُ أَرْحَلُهَا بِلَيْلٍ ... تَأَوَّهُ آهَةَ الرَّجُلِ الحَزِينِ "

جائیں، وَالْمُؤْتَفِكَتِ وہ بستیاں جو الٹ دی گئیں۔ أَهْوٰی اسے گڑھے میں دھکیل دیا گیا۔ عَدْنٍ ہمیشہ رہنے کی جگہ۔ اہل عرب بولتے ہیں عَدَنْتُ بِأَرْضٍ میں اس زمین میں رہ گیا۔ مَعْدِنٌ اسی سے نکلا ہے۔ اور مَعْدِنِ صِدْقٍ سے مراد سچائی کے اگنے یعنی پیدا ہونے کی جگہ ہے۔ اَلْخَوَالِفُ یہ اَلْخَالِفُ کی جمع ہے یعنی وہ جو مجھے چھوڑ کر پیچھے بیٹھ رہے۔ يَخْلُفُهُ فِي الْغَابِرِيْنَ اسی سے ہے۔ یہ بھی جائز ہے کہ یہ مؤنث کے لیے ہو، یوں اس کا واحد اَلْخَالِفَةُ ہوگا اور اگر یہ مذکر کی جمع ہے تو جمع کی صورت میں یہاں دو حرف پائے جانے چاہئیں جیسے فَارِسٌ سے فَوَارِسٌ اور هَالِكٌ سے هَوَالِكٌ۔ اَلْخَيْرَاتُ اس کا واحد خَيْرَةٌ ہے یعنی بھلائی۔ مُرْجَوْنَ مؤخر کیے گئے۔ اَلشَّفَا کنارا۔ اَلْجُرُوْفُ نالیاں جو ندی نالوں کے بہاؤ سے بن جاتی ہیں۔ هَارٍ گرنے والی۔ جیسے کہا جاتا ہے تَهَوَّرَتِ الْبِئْرُ کنواں گر گیا اور اسی طرح نہر بن۔ لَأَوَّاهٌ خدا سے ڈرنے والا، آہ وزاری کرنے والا:

إِذَا قُمْتُ أَرْحَلُهَا بِلَيْلٍ تَأَوَّهُ آهَةَ الرَّجُلِ الْحَزِيْنِ

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ المُشْرِكِينَ} [التوبة: 1] {أَذَانٌ} [التوبة: 3]: «إِعْلاَمٌ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {أُذُنٌ} [التوبة: 61]: يُصَدِّقُ، {تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا} [التوبة:

بَرَاءَةٌ مِنَ اللّٰهِ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: بیزاری کا حکم سناتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کو جن سے تمہارا معاہدہ تھا اور وہ قائم نہ رہے (پ ۱۰ التوبۃ ۱) ابن عباس کا قول ہے کہ أُذُنٌ اس کو کہتے ہیں جو ہر ایک کی

103] : " وَنَحْوُهَا كَثِيرٌ، وَالزَّكَاةُ: الطَّاعَةُ وَالإِخْلاَصُ ". {لاَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ} [فصلت: 7] : «لاَ يَشْهَدُونَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (يُضَاهُونَ) يُشَبِّهُونَ»

بات سن کر یقین کرے۔ تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ دونوں ہم معنیٰ ہیں اور ایسے ہم معنیٰ الفاظ بہت سے ہیں جیسے الزَّكَاةُ اور الطَّاعَةُ اور الْإِخْلَاصُ۔ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ یعنی وہ خدائے واحد کی گواہی نہیں دیتے۔ يُضَاهِؤُنَ اُسی طرح کی بات کہتے ہیں۔

4654 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: "آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ: {يَسْتَفْتُونَكَ قُلْ: اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الكَلاَلَةِ} [النساء: 176] وَآخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ"

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت یہ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی اولاد نہ ہو پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر اللہ تمہارے لئے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے (پ ۶ النسآء ۱۷۶) اور سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورت، سورۃ التوبہ ہے۔

2- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَسِيحُوا فِي الأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ وَأَنَّ اللَّهَ مُخْزِي الكَافِرِينَ} [التوبة: 2] "سِيحُوا: سِيرُوا"

فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تو چار مہینے زمین پر چلو پھرو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے اور یہ کہ اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے (پ ۱۰ التوبۃ ۱) سِيْحُوا سیر کرو، چلو پھرو۔

4655 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَأَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوبکر صدیق نے اعلان کرنے والوں کے ساتھ بھیجا کہ یوم النحر کو منیٰ میں یہ اعلان کیا جائے کہ

4654- راجع الحديث: 4605,4364

4655- راجع الحديث: 369

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِينَ بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُونَ بِمِنًى، أَنْ لاَ يَحُجَّ بَعْدَ العَامِ مُشْرِكٌ وَلاَ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: ثُمَّ «أَرْدَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةَ»، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ يَوْمَ النَّحْرِ فِي أَهْلِ مِنًى بِبَرَاءَةَ. «وَأَنْ لاَ يَحُجَّ بَعْدَ العَامِ مُشْرِكٌ، وَلاَ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ»

اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی آدمی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔ حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابو طالب کو روانہ فرمایا کہ کافروں سے بیزاری کا اعلان کر دینا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے بھی ہمارے ساتھ یوم النحر کو منیٰ میں بیزاری کا اعلان کیا اور یہ بھی کہا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی آدمی برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے۔

3- بَابُ قَوْلِهِ:

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کی تفسیر

{وَأَذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الحَجِّ الأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ المُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ، فَإِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ، وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ} [التوبة: 3] " آذَنَهُمْ: أَعْلَمَهُمْ "

ترجمہ کنزالایمان: اور منادی پکار دینا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے سب لوگوں میں بڑے حج کے دن کہ اللہ بیزار ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول تو اگر تم توبہ کرو تو تمہارا بھلا ہے اور اگر منہ پھیرو تو جان لو کہ تم اللہ کو نہ تھکا سکو گے اور کافروں کو خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی (پ ۱۰ التوبۃ ۳)

4656- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الحَجَّةِ فِي المُؤَذِّنِينَ، بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُونَ بِمِنًى، أَنْ لاَ يَحُجَّ بَعْدَ العَامِ مُشْرِكٌ وَلاَ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، قَالَ حُمَيْدٌ: ثُمَّ «أَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةَ». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ بِبَرَاءَةَ، «وَأَنْ لاَ يَحُجَّ بَعْدَ العَامِ مُشْرِكٌ وَلاَ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے مجھے منادی کرنے والوں کے ساتھ بھیجا کہ یوم النحر کو منیٰ میں یہ اعلان کیا جائے کہ اس سال کے بعد مشرک حج نہ کرے اور کوئی آدمی برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے۔ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ ان کے پیچھے نبی کریم ﷺ نے حضرت علی کو روانہ فرمایا اور انہیں حکم دیا کہ مشرکوں سے بیزاری کا اعلان کر دیں۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے ہمارے ساتھ منیٰ میں یوم النحر کو بیزاری کا اعلان کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی آدمی برہنہ ہو کر

4656- راجع الحديث: 369

خانۂ کعبہ کا طواف نہ کرے۔

4- بَابُ {إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ} [التوبة: 4]

4657- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَعَثَهُ فِي الحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الوَدَاعِ، فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُونَ فِي النَّاسِ: «أَنْ لاَ يَحُجَّنَّ بَعْدَ العَامِ مُشْرِكٌ وَلاَ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ» فَكَانَ حُمَيْدٌ يَقُولُ: يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الحَجِّ الأَكْبَرِ، مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ

إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ کی تفسیر

حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ حضرت ابوبکر صدیق کو جب حجۃ الوداع سے قبل حج کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے امیر بنایا تو انہوں نے مجھے لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ یہ اعلان کرنے کے لیے روانہ فرمایا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی آدمی برہنہ ہوکر خانۂ کعبہ کا طواف نہ کرے۔ حمید بن عبدالرحمٰن کہتے تھے کہ حضرت ابوہریرہ کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یوم النحر سے مراد حج اکبر کا دن ہے۔

5- بَابُ {فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الكُفْرِ إِنَّهُمْ لاَ أَيْمَانَ لَهُمْ} [التوبة: 12]

4658 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ، فَقَالَ: «مَا بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ هَذِهِ الآيَةِ إِلَّا ثَلاَثَةٌ، وَلاَ مِنَ المُنَافِقِينَ إِلَّا أَرْبَعَةٌ» . فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: إِنَّكُمْ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تُخْبِرُونَا فَلاَ نَدْرِي، فَمَا بَالُ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ يَبْقُرُونَ بُيُوتَنَا وَيَسْرِقُونَ أَعْلاَقَنَا؟ قَالَ: «أُولَئِكَ الفُسَّاقُ، أَجَلْ لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةٌ، أَحَدُهُمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ، لَوْ شَرِبَ المَاءَ البَارِدَ لَمَا وَجَدَ بَرْدَهُ»

فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ کی تفسیر

زید بن وہب کا بیان ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ اِس آیت کے مخاطبین سے صرف تین اور منافقوں میں سے چار باقی رہ گئے ہیں۔ اس پر ایک اعرابی کہنے لگا کہ آپ حضرات تو محمد مصطفےٰ ﷺ کے ساتھی ہیں، لہٰذا آپ کو معلوم ہوگا، ذرا ہمیں ان لوگوں کے متعلق بتایئے جو ہمارے گھروں میں نقب لگا کر عمدہ چیزیں چرا کر لے جاتے ہیں۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ وہ نافرمان لوگ ہیں لیکن منافقین میں سے صرف چار ہی زندہ رہ گئے ہیں اور ایک تو ان میں سے اتنا بوڑھا ہوگیا ہے کہ اگر وہ ٹھنڈا پانی پیے تو اس کی ٹھنڈک

4657- راجع الحدیث: 369

6- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالفِضَّةَ وَلاَ يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ} [التوبة:34]

4659 - حَدَّثَنَا الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ»

4660 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَقُلْتُ: مَا أَنْزَلَكَ بِهَذِهِ الأَرْضِ؟ قَالَ: " كُنَّا بِالشَّأْمِ فَقَرَأْتُ: {وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالفِضَّةَ، وَلاَ يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ} [التوبة: 34] " قَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا هَذِهِ فِينَا، مَا هَذِهِ إِلَّا فِي أَهْلِ الكِتَابِ، قَالَ: قُلْتُ: «إِنَّهَا لَفِينَا وَفِيهِمْ»

محسوس نہیں کر سکتا۔

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی (پ۱۰ التوبۃ ۳۴)

عبدالرحمٰن اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ تم میں سے جس کے پاس جمع کیا ہوا مال ہوگا وہ بروز قیامت گنجا سانپ بن جائے گا۔

زید بن وہب کا بیان ہے کہ زبدہ کے مقام پر میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، تو میں نے ان سے پوچھا کہ ایسی کس چیز نے آپ کو اس جگہ لا کر ٹھہرایا؟ فرمایا کہ ہم ملک شام میں تھے تو میں نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنزالایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی (پ۱۰ التوبۃ ۳۴) اس پر حضرت معاویہ کہنے لگے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نہیں بلکہ یہ تو اہل کتاب کے متعلق ہے۔ حضرت ابوذر نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ یہ ہم سب کے بارے میں ہے۔

7- بَابُ قَوْلِهِ:

{يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ، هَذَا مَا كَنَزْتُمْ

يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں

4659- راجع الحدیث:1403

4660- راجع الحدیث:1406

لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ} [التوبة: 35]

4661 - وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ: «هَذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ، فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللَّهُ طُهْرًا لِلْأَمْوَالِ»

اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا (پ ۱۰ التوبۃ ۳۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ بات زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے کی ہے۔ جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا تو باقی مال کو اللہ تعالیٰ نے پاک قرار دے دیا۔

8- بَابُ قَوْلِهِ:

{إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَلِكَ الدِّينُ} {القَيِّمُ} «هُوَ القَائِمُ»

4662 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلاَثٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو القَعْدَةِ، وَذُو الحِجَّةِ، وَالمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ، مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى، وَشَعْبَانَ"

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان و زمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں (پ ۱۰ التوبۃ ۳۶) اَلْقَيِّمُ سے مراد ہے سیدھا۔

حضرت ابن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس دن سے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا گیا، زمانہ پھیرا کرتے ہوئے پھر اپنی اسی حالت پر ہے، یعنی سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے، جن میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں، تین تو لگاتار ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ چوتھا رجب ہے جو مضر قبیلے کا کہلاتا ہے اور یہ جمادی الآخریٰ و شعبان کے درمیان ہے۔

9- بَابُ قَوْلِهِ:

{ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ: لاَ تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا} [التوبة: 40] «أَيْ نَاصِرُنَا، السَّكِينَةُ فَعِيلَةٌ مِنَ السُّكُونِ»

ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: دو میں سے دوسرا جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے ساتھی سے فرماتے تھے: غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ السَّكِيْنَةُ یہ فَعِيْلَةٌ کے وزن پر سکون سے بنا ہے۔

4661- راجع الحديث: 1404

4662- راجع الحديث: 67

4663 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الغَارِ فَرَأَيْتُ آثَارَ المُشْرِكِينَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ رَفَعَ قَدَمَهُ رَآنَا، قَالَ: »مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا«

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ غار میں تھا۔ میں نے مشرکوں کے پاؤں دیکھے تو عرض کی: یا رسول اللہ! اگر ان میں سے کسی نے اپنے پاؤں اٹھائے تو ہمیں دیکھ لے گا۔ حضور نے فرمایا: اُن دو کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے اللہ تعالیٰ جن کا تیسرا ہو۔

4664 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَالَ حِينَ وَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ: قُلْتُ: »أَبُوهُ الزُّبَيْرُ، وَأُمُّهُ أَسْمَاءُ، وَخَالَتُهُ عَائِشَةُ، وَجَدُّهُ أَبُو بَكْرٍ، وَجَدَّتُهُ صَفِيَّةُ« ، فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِسْنَادُهُ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنَا، فَشَغَلَهُ إِنْسَانٌ، وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ جُرَيْجٍ

ابن ابی ملیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ جب ان کے اور عبداللہ بن زبیر کے مابین کلام ہوا تو میں نے کہا کہ ان کے والدِ محترم حضرت زبیر، ان کی والدہ محترمہ حضرت اسماء، ان کی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، ان کے نانا جان حضرت ابوبکر صدیق اور ان کی دادی حضرت صفیہ ہیں، میں نے سفیان سے کہا کہ اس کی سند تو بیان کرو۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی، پھر ایک شخص نے انہیں باتوں میں لگا لیا اور انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ابن جریج نے بیان کی۔

4665 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: وَكَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ، فَغَدَوْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ: أَتُرِيدُ أَنْ تُقَاتِلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَتُحِلَّ حَرَمَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: »مَعَاذَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَبَنِي أُمَيَّةَ مُحِلِّينَ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لاَ أُحِلُّهُ أَبَدًا« ، قَالَ: قَالَ النَّاسُ: بَايِعْ لِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقُلْتُ: " وَأَيْنَ بِهَذَا

ابن جریج ابن ابی ملیکہ سے راوی ہیں کہ جب دونوں حضرات میں اختلاف رائے ہوا تو میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ کیا آپ عبداللہ بن زبیر سے جنگ کر کے حرم کی حرمت کو حلال کرنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ خدا کی پناہ۔ یہ جرأت تو اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن زبیر اور بنی امیہ ہی کو دی ہے کہ وہ اسے حلال ٹھہرالیں اور خدا کی قسم، میں تو اسے کبھی حلال نہیں ٹھہراؤں گا۔ ان کا بیان

4663- انظر الحدیث: 3922,3653

4664- انظر الحدیث: 4666,4665

4665- راجع الحدیث: 4664

الأَمْرِ عَنْهُ، أَمَّا أَبُوهُ: فَحَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُرِيدُ الزُّبَيْرَ - وَأَمَّا جَدُّهُ: فَصَاحِبُ الغَارِ - يُرِيدُ أَبَا بَكْرٍ - وَأُمُّهُ: فَذَاتُ النِّطَاقِ - يُرِيدُ أَسْمَاءَ - وَأَمَّا خَالَتُهُ: فَأُمُّ المُؤْمِنِينَ - يُرِيدُ عَائِشَةَ - وَأَمَّا عَمَّتُهُ: فَزَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُرِيدُ خَدِيجَةَ - وَأَمَّا عَمَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَجَدَّتُهُ - يُرِيدُ صَفِيَّةَ - ثُمَّ عَفِيفٌ فِي الإِسْلاَمِ، قَارِئٌ لِلْقُرْآنِ، وَاللَّهِ إِنْ وَصَلُونِي وَصَلُونِي مِنْ قَرِيبٍ، وَإِنْ رَبُّونِي رَبُّونِي أَكْفَاءٌ كِرَامٌ، فَآثَرَ التُّوَيْتَاتِ وَالأُسَامَاتِ وَالحُمَيْدَاتِ يُرِيدُ أَبْطُنًا مِنْ بَنِي أَسَدٍ بَنِي تُوَيْتٍ وَبَنِي أُسَامَةَ وَبَنِي أَسَدٍ، إِنَّ ابْنَ أَبِي العَاصِ بَرَزَ يَمْشِي القُدَمِيَّةَ - يَعْنِي عَبْدَ المَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ - وَإِنَّهُ لَوَّى ذَنَبَهُ - يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ -"

ہے کہ لوگوں نے محبت سے کہا کہ آپ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بیعت کرلیں، میں نے انہیں جواب دیا کہ یہ امر ان سے دور نہیں کیونکہ ان کے والدِ محترم تو نبی کریم ﷺ کے حواری ہیں، یعنی حضرت زبیر۔ ان کے نانا حضور کے یارِ غار ہیں یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی والدہ کا لقب ذات النطاقین ہے یعنی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا۔ ان کی خالہ ام المومنین ہیں یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ ان کی پھوپھی نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ ہیں یعنی حضرت خدیجہ اور نبی کریم ﷺ کی پھوپھی ان کی دادی ہیں یعنی حضرت صفیہ پھر وہ خود پاک باز مسلمان اور قرآن کریم کے قاری ہیں، خدا کی قسم اگر وہ ہم سے اچھا سلوک کریں اور انہیں کرنا چاہیے کیونکہ وہ ہمارے قرابت دار ہیں۔ لہٰذا اگر یہ ہم پر حکومت کریں تو ہمارے برابر کے ہیں لیکن یہ کیا بات ہے کہ انہوں نے بنی اسد، بنی تویت اور بنی اسامہ کے لوگوں کو ہم پر مقدم کیا۔ کیا یہ سوچنے کی بات نہیں کہ ابن ابی العاص یعنی عبدالملک بن مروان پیش قدمی کر رہا ہے لیکن عبداللہ بن زبیر اس کی چال کا کوئی جواب نہیں دے رہے۔

4666 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: «أَلاَ تَعْجَبُونَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ قَامَ فِي أَمْرِهِ هَذَا» ، فَقُلْتُ: «لَأُحَاسِبَنَّ نَفْسِي لَهُ مَا حَاسَبْتُهَا لِأَبِي بَكْرٍ، وَلاَ لِعُمَرَ، وَلَهُمَا كَانَا أَوْلَى بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْهُ» ، وَقُلْتُ: «ابْنُ عَمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ، وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ،

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر حیران نہیں کہ عبداللہ بن زبیر خلافت کے لیے کھڑے ہیں میں نے اپنے دل میں فیصلہ کیا تھا کہ ان کے لیے ایسی کوشش کروں گا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے لیے بھی نہیں کی تھی، حالانکہ وہ ان سے ہر طرح بہتر تھے۔ میں نے یہ بھی سوچا تھا کہ یہ نبی کریم ﷺ کی پھوپھی کے

4666- راجع الحدیث: 4664

وَابْنُ أَخِي خَدِيجَةَ، وَابْنُ أُخْتِ عَائِشَةَ، فَإِذَا هُوَ يَتَعَلَّى عَنِّي، وَلاَ يُرِيدُ ذَلِكَ «. فَقُلْتُ: »مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنِّي أَعْرِضُ هَذَا مِنْ نَفْسِي، فَيَدَعُهُ وَمَا أُرَاهُ يُرِيدُ خَيْرًا، وَإِنْ كَانَ لاَ بُدَّ لَأَنْ يَرُبَّنِي بَنُو عَمِّي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَرُبَّنِي غَيْرُهُمْ«

صاحبزادے، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لخت جگر، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں۔ لہٰذا وہ خود کو اتنی بلندی پر اٹھالے گئے اور مجھے قریب رکھنا نہیں چاہتے مجھے گمان بھی نہ تھا کہ وہ مجھ سے اس طرح اعراض کریں گے، لیکن میں بھلائی نہیں چھوڑوں گا اور اپنے چچا کی اولاد کا حاکم ہونا تسلیم کرنا ہوگا کیونکہ دوسروں کی بیعت کرنے سے مجھے یہ زیادہ پسند ہے۔

10- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَالمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ} [التوبة: 60] قَالَ مُجَاهِدٌ: »يَتَأَلَّفُهُمْ بِالعَطِيَّةِ«

4667 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَسَمَهُ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ، وَقَالَ: أَتَأَلَّفُهُمْ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: مَا عَدَلْتَ، فَقَالَ: »يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ«

وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ کی تفسیر

تالیفِ قلوب، مجاہد کا قول ہے کہ مال دے کر ان کے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کیا گیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں کچھ مال آیا تو آپ نے دو چار افراد کے مابین تقسیم فرما دیا اور فرمایا کہ میں نے ان کے قلوب کی تالیف کی ہے اس پر ایک شخص نے کہا کہ آپ نے انصاف نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی پشت سے ایسی قوم پیدا ہوگی کہ وہ لوگ دین سے نکلے ہوئے ہوں گے۔

11- بَابُ قَوْلِهِ:

{الَّذِينَ يَلْمِزُونَ المُطَّوِّعِينَ مِنَ المُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ} [التوبة: 79] {يَلْمِزُونَ} [التوبة: 79]: »يَعِيبُونَ«، وَ {جُهْدَهُمْ} [التوبة: 79]: "وَجَهْدَهُمْ: طَاقَتَهُمْ"

4668 - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ،

الَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں (پ ۱۰ التوبۃ ۷۹) يَلْمِزُوْنَ عیب لگانا جُهْدَهُمْ اور جَهْدَهُمْ سے مراد ہے اپنی بساط بھر۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب

4667- راجع الحدیث: 1415

4668- راجع الحدیث: 1415

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: "لَمَّا أُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ كُنَّا نَتَحَامَلُ، فَجَاءَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ، وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِأَكْثَرَ مِنْهُ، فَقَالَ المُنَافِقُونَ: إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هَذَا، وَمَا فَعَلَ هَذَا الآخَرُ إِلَّا رِئَاءً، فَنَزَلَتْ: {الَّذِينَ يَلْمِزُونَ المُطَّوِّعِينَ مِنَ المُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ، وَالَّذِينَ لاَ يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ} [التوبة: 79] "الآيَةَ

ہمیں خیرات کرنے کا حکم ملا تو ہم بوجھ اٹھانے کا کام بھی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ابوعقیل خیرات کرنے کی غرض سے نصف صاع کوئی چیز لے کر ریا کاری ہوئے اور دوسرے ایک شخص (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) بہت سا مال لائے۔ منافقین کہنے لگے کہ اتنے حقیر مال کی اللہ کو کیا پرواہ ہے اور دوسرا شخص جو مال لے کر آیا ہے تو یہ محض دکھاوے کے لیے ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے تو ان سے ہنستے ہیں اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے (پ ۱۰ التوبۃ ۷۹)

4669- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: أَحَدَّثَكُمْ زَائِدَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ، فَيَحْتَالُ أَحَدُنَا حَتَّى يَجِيءَ بِالْمُدِّ، وَإِنَّ لِأَحَدِهِمُ اليَوْمَ مِائَةَ أَلْفٍ. كَأَنَّهُ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهِ»

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خیرات کرنے کے لیے ارشاد فرماتے تو ہم بڑی کوشش سے ایک مد چیز لے کر آسکتے تھے، لیکن آج ہم میں ایسے بھی ہیں جو ایک لاکھ بھی پیش کر سکتے ہیں، گویا ان کا یہ اشارہ خود اپنی طرف تھا۔

12- بَابُ قَوْلِهِ:

{اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ} [التوبة: 80]

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے (پ ۱۰ التوبۃ ۸۰)

4670- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب

4669- راجع الحديث: 1415

4670- راجع الحديث: 1269، صحيح مسلم: 6158،6157

أَسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ، جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ يُكَفِّنُ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تُصَلِّي عَلَيْهِ، وَقَدْ نَهَاكَ رَبُّكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللَّهُ فَقَالَ: {اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ، إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً} [التوبة: 80]، وَسَأَزِيدُهُ عَلَى السَّبْعِينَ " قَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا، وَلاَ تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ} [التوبة: 84]

عبداللہ بن ابی مر گیا عبداللہ بن عبداللہ یعنی اس کا بیٹا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس کے کفن کے لیے آپ سے قمیص مبارک عطا فرمانے کا سوال کیا۔ آپ نے عطا فرما دی پھر اس نے نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے عرض کی، تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوگئے۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کا دامن پکڑ کر عرض کی: یا رسول اللہ! اس کی نماز جنازہ پڑھانے سے تو آپ کے رب نے آپ کو روکا ہے۔ آپ نے فرمایا بلکہ میرے رب نے تو مجھے اختیار دیا ہے کہ تم اس کے لیے معافی چاہو یا اس کے لیے معافی نہ چاہو۔ اگر تم ستر مرتبہ بھی معافی چاہو گے۔ چنانچہ میں اس کے لیے ستر مرتبہ سے بھی زائد معافی طلب کرلوں گا۔ انہوں نے عرض کی کہ وہ تو منافق ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: اور ان میں سے کسی کی میّت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا (پ ۱۰ التوبۃ ۸۵)

4671 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، وقَالَ غَيْرُهُ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ إِلَيْهِ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول مر گیا تو رسول اللہ ﷺ کو اس کی نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے بلایا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ چلنے کے لیے کھڑے ہوگئے تو میں آپ کا دامن تھام کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا آپ ابن ابی کی نماز جنازہ پڑھائیں گے حالانکہ اس نے فلاں دن یہ اور فلاں دن وہ بات کہی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

4671- راجع الحديث:1366

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّي عَلَى ابْنِ أُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: أُعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: »أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ« فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ: »إِنِّي خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ، لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ يُغْفَرْ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا« قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا، حَتَّى نَزَلَتِ الآيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةَ: {وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا} [التوبة: 84] إِلَى قَوْلِهِ {وَهُمْ فَاسِقُونَ} [التوبة: 84] قَالَ: فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

فرماتے ہیں کہ میں نے اس کی خرافات بیان کرنی شروع کردیں تو رسول اللہ ﷺ یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا اے عمر! مجھے نہ روکو! جب میں زیادہ مُصر ہوا تو فرمایا کہ مجھے اس کے متعلق کا اختیار دیا گیا ہے تو میں نے یہ پہلو اختیار کرلیا ہے، لہٰذا اگر مجھے یہ علم ہوجائے کہ ستر مرتبہ سے زائد مغفرت مانگنے پر اس کی بخشش ہوجائیگی تو میں زیادہ دفعہ اس کے لیے مغفرت کی دعا کرونگا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور جب واپس تشریف لائے تو کچھ دُور ہی آئے تھے کہ سورۂ برات کی یہ دونوں آیات نازل ہوگئیں۔ ترجمہ کنز الایمان: اوران میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بیشک اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے(پ ١٠ التوبۃ ٨٥) حضرت عمر فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے تعجب ہوتا تھا کہ میں نے رسول اللہ کو روکنے کی جرأت کی تھی، حالانکہ اللہ تعالیٰ اوراس کا رسول ہی بہتر علم رکھتے ہیں۔

13- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا، وَلاَ تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ} [التوبة: 84]

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اوران میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا (پ ١٠ التوبۃ ٨٥)

4672 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ، جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّنَهُ فِيهِ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي عَلَيْهِ فَأَخَذَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی رئیس منافقین کی موت واقع ہوئی تو عبداللہ بن عبداللہ بن اُبی یعنی اس کا بیٹا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ چنانچہ آپ نے اپنا مبارک کرتہ اسے عطا فرما دیا اور حکم دیا کہ اسے اس کا کفن دیا جائے پھر جب آپ اس کی نماز

عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ بِثَوْبِهِ، فَقَالَ: تُصَلِّي عَلَيْهِ وَهُوَ مُنَافِقٌ، وَقَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ، قَالَ: " إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللَّهُ - أَوْ أَخْبَرَنِي اللَّهُ - فَقَالَ: {اسْتَغْفِرْ لَهُمْ، أَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ، إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ} [التوبة: 80] فَقَالَ سَأَزِيدُهُ عَلَى سَبْعِينَ " قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ: {وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا، وَلاَ تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ} [التوبة: 84]

جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ کا دامن تھام لیا اور عرض کی کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے جو منافق ہے اور اس کے لیے دعائے مغفرت کرنے سے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے اختیار دیا ہے یا مجھے خبر دی ہے یعنی فرمایا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز انھیں نہیں بخشے گا (پ ۱۰ التوبۃ ۸۰) پھر آپ نے فرمایا کہ میں اس کے لیے ستر سے زیادہ مرتبہ معافی طلب کرلوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی (اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اُس کی قبر پر کھڑے ہونا، بیشک انہوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا اور وہ نافرمانی کی حالت ہی میں مرے۔) (آیت ۸۴)

14- بَابُ قَوْلِهِ:

{سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ، فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ} [التوبة: 95]

سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اب تمہارے آگے اللہ کی قسم کھائیں گے جب تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے اس لئے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو تو ہاں تم ان کا خیال چھوڑو وہ تو نرے پلید ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے بدلہ اس کا جو کماتے تھے (پ ۱۱ التوبۃ ۹۵)

4673 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ: " وَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي أَعْظَمَ مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ لاَ

عبداللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ وہ غزوہ تبوک میں شریک ہونے سے رہ گئے تھے کہ خدا کی قسم، جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دینے کے بعد تمام نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت مجھ پر یہ فرمائی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں

4673- راجع الحديث: 2757

أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أُنْزِلَ الوَحْيُ: {سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ} [التوبة: 95] إِلَى قَوْلِهِ {الفَاسِقِينَ} [البقرة: 26] "

سچ عرض کر دیا اور جھوٹ بول کر ہلاک نہ ہوا جیسے جھوٹ بول کر دوسرے لوگ ہلاک ہو گئے تھے جبکہ یہ وحی نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: تم سے بہانے بنائیں گے جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے (پ ۱۱ التوبۃ ۹۵)

15- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [التوبة: 102]

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور کچھ اور ہیں جو اپنے گناہوں کے مقر ہوئے اور ملایا ایک کام اچھا اور دوسرا برا قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۱ التوبۃ ۱۰۲)

4674 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ هُوَ ابْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا: " أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ فَابْتَعَثَانِي، فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ، وَلَبِنِ فِضَّةٍ، فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، قَالاَ لَهُمْ: اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهْرِ، فَوَقَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا، قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ، فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، قَالاَ لِي: هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ، وَهَذَاكَ مَنْزِلُكَ، قَالاَ: أَمَّا القَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ، وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحٌ، فَإِنَّهُمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ "

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک رات میرے پاس دو فرشتے آئے تو مجھے جگا کر ایک ایسے شہر کی جانب لے گئے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا۔ وہاں ہمیں ایسے لوگ بھی ملے جن کا نصف جسم دیکھنے میں بہت ہی خوبصورت تھا اور نصف جسم بہت ہی بدصورت نظر آتا تھا۔ ان دونوں فرشتوں نے ان لوگوں سے کہا کہ اس نہر میں داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ اس میں داخل ہو گئے، جب وہ باہر آئے تو ان کی سابقہ بدصورتی دور ہو چکی تھی۔ اور ان میں سے ہر ایک کا جسم بہت ہی خوبصورت ہو چکا تھا۔ دونوں فرشتے مجھ سے کہنے لگے کہ یہ جنتِ عدن ہے اور یہی آپ کی رہائش گاہ ہے۔ پھر اُن فرشتوں نے کہا کہ یہ لوگ جن کا نصف جسم خوبصورت اور نصف بدصورت تھا، یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے اور برے دونوں قسم کے عمل کیے تھے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے۔

4674- راجع الحدیث: 845

16- بَابُ قَوْلِهِ:

{مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ} [التوبة: 113]

4675- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيْ عَمِّ، قُلْ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ". فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ المُطَّلِبِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ». فَنَزَلَتْ: {مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى، مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الجَحِيمِ} [التوبة: 113]

أَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں (پ ۱۱ التوبۃ ۱۱۳)

سعید بن مسیب نے اپنے والدِ محترم حضرت مسیّب بن حزن رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور اُس وقت ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے چچا! لا الہ الا اللہ کہہ دو تاکہ میں تمہارے بارے میں بارگاہِ الٰہی میں کچھ عرض کرسکوں۔ اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے کہ اے ابوطالب! کیا آپ عبدالمطلب کے راستے سے منہ پھیر لیں گے؟ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں آپ کے لیے بخشش کی دعا کرتا رہوں گا جب تک مجھے ایسا کرنے سے روک نہ دیا جائے۔ پس یہ آیت نازل ہوگئی۔ ترجمہ کنز الایمان: نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں (پ ۱۱ التوبۃ ۱۱۳)

17- بَابُ قَوْلِهِ:

{لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ العُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ تَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ}

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے (پ ۱۱ التوبۃ ۱۱۸)

4675- راجع الحديث: 1360

4676- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ، ح قَالَ أَحْمَدُ: وَحَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، فِي حَدِيثِهِ: {وَعَلَى الثَّلاَثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا} [التوبة: 118] قَالَ: فِي آخِرِ حَدِيثِهِ: إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ«

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، یہ حضرت کعب کے نابینا ہوجانے پر ان کے صاحبزادوں میں سے راستہ بتانے کی خدمت پر مامور تھے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جبکہ انہوں نے تین حضرات کے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کیا تو اس کے آخر میں بتایا کہ میں نے عرض کی کہ اپنی توبہ کے قبول ہونے پر اپنا تمام مال اللہ اور رسول کی راہ میں خیرات کرتا ہوں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ مال اپنے پاس بھی رکھ لو اور ایسا کرنا تمہارے لیے بہتر ہے۔

18- بَابُ

{وَعَلَى الثَّلاَثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لاَ مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ، ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا، إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ} [التوبة: 118]

وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہوکر ان پر تنگ ہوگئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس پھر ان کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (پ ۱۱ التوبۃ ۱۱۳)

4677- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ، أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ - وَهُوَ أَحَدُ الثَّلاَثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ، أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ، غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ غَزْوَةِ العُسْرَةِ، وَغَزْوَةِ بَدْرٍ -

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے (اپنے والدِ ماجد) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا اور یہ اُن تین حضرات میں سے ایک تھے جو غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے سے پیچھے رہ گئے تھے اور یہ غزوۂ تبوک اور غزوۂ بدر کے علاوہ اور کسی غزوہ میں شامل ہونے سے محروم نہیں رہے تھے اُن کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ بات

4676- راجع الحديث: 2757

4677- راجع الحديث: 2757

قَالَ: فَأَجْمَعْتُ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى، وَكَانَ قَلَّمَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ سَافَرَهُ إِلَّا ضُحًى، وَكَانَ يَبْدَأُ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ، وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلاَمِي، وَكَلاَمِ صَاحِبَيَّ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كَلاَمِ أَحَدٍ مِنَ المُتَخَلِّفِينَ غَيْرِنَا، فَاجْتَنَبَ النَّاسُ كَلاَمَنَا، فَلَبِثْتُ كَذَلِكَ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ الأَمْرُ، وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُوتَ فَلاَ يُصَلِّي عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ يَمُوتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونَ مِنَ النَّاسِ بِتِلْكَ المَنْزِلَةِ فَلاَ يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ، وَلاَ يُصَلِّي وَلاَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَوْبَتَنَا عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ بَقِيَ الثُّلُثُ الآخِرُ مِنَ اللَّيْلِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ، وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مُحْسِنَةً فِي شَأْنِي مَعْنِيَّةً فِي أَمْرِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أُمَّ سَلَمَةَ تِيبَ عَلَى كَعْبٍ» قَالَتْ: أَفَلاَ أُرْسِلُ إِلَيْهِ فَأُبَشِّرَهُ؟ قَالَ: «إِذًا يَحْطِمَكُمُ النَّاسُ فَيَمْنَعُونَكُمُ النَّوْمَ سَائِرَ اللَّيْلَةِ» حَتَّى إِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الفَجْرِ آذَنَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا، وَكَانَ إِذَا اسْتَبْشَرَ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةٌ مِنَ القَمَرِ، وَكُنَّا أَيُّهَا الثَّلاَثَةُ الَّذِينَ خُلِّفُوا عَنِ الأَمْرِ الَّذِي قُبِلَ مِنْ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ اعْتَذَرُوا، حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ لَنَا التَّوْبَةَ، فَلَمَّا ذُكِرَ الَّذِينَ كَذَبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ المُتَخَلِّفِينَ وَاعْتَذَرُوا بِالْبَاطِلِ، ذُكِرُوا بِشَرٍّ مَا ذُكِرَ بِهِ أَحَدٌ، قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: {يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ،

عرض کر دینے کا مصمم ارادہ کرلیا تھا جبکہ آپ بوقت چاشت تشریف لے آئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ سفر سے آپ چاشت کے وقت واپس لوٹا کرتے تھے اور اقامت کا آغاز مسجد سے کرتے کہ پہلے اس میں دو رکعت نماز ادا فرمایا کرتے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اور میرے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کلام کرنے سے لوگوں کو ممانعت فرما دی اور ہم تینوں کے علاوہ کسی اور پیچھے رہ جانے والے کے ساتھ کلام کرنے سے ممانعت نہیں فرمائی۔ چنانچہ لوگ ہمارے ساتھ کلام کرنے سے بچنے لگے۔ جب مجھے اس کی حالت میں رہتے ہوئے ایک عرصہ گزر گیا تو مجھے یہ صدمہ ستانے لگا کہ اگر میں اس حالت میں فوت ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے جنازے کی نماز بھی نہیں پڑھائیں گے اور اللہ نہ کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے تو لوگوں کا ہمیشہ میرے ساتھ یہی رویہ رہے گا کہ میرے ساتھ نہ کوئی کلام کرے گا اور نہ میرے جنازے کی نماز پڑھیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری توبہ کی قبولیت نازل فرمائی جبکہ رات کا تہائی حصہ باقی تھا اور آپ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رونق افروز تھے اور حضرت ام سلمہ نے اس دوران میرے ساتھ بھلائی اور تعاون کو معمول بنائے رکھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہ! کعب کی توبہ قبول ہو گئی۔ انہوں نے عرض کی۔ کیا میں انہیں خوشخبری دینے کے لیے کسی کو بھیج دوں؟ فرمایا، جب لوگوں کو یہ بات معلوم ہو جائے گی تو تمہیں باقی رات آرام میسر نہیں آئے گا۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر ادا کر لی تو ہماری توبہ قبول ہو جانے کا اعلان کروایا اور

قُلْ: لاَ تَعْتَذِرُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ، وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ} [التوبة: 94] الآيَةَ

جب آپ کو خوشی پہنچتی تو آپ کا چہرہ مبارک یوں چمکنے لگتا کہ گویا وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہم تینوں ہیں جن کی توبہ سب سے آخر میں قبول ہوئی اور نہ پیچھے رہ جانے والے دوسرے لوگوں نے تو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں جھوٹ بولتے ہوئے اپنے عذر پیش کردیئے تھے لیکن وحی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ان کا اتنی برائی کے ساتھ ذکر فرمایا کہ کسی اور کا ایسا نہ فرمایا ہوگا۔ چنانچہ حق تعالیٰ سبحانہٗ نے فرمایا ترجمہ کنزالایمان: تم سے بہانے بنائیں گے جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تم فرمانا بہانے نہ بناؤ ہم ہرگز تمہارا یقین نہ کریں گے اللہ نے ہمیں تمہاری خبریں دے دی ہیں اور اب اللہ و رسول تمہارے کام دیکھیں گے (پ ۱۱ التوبۃ ۹۴)

19- بَابُ

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا، اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ} [التوبة: 119]

وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کی تفسیر

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہوجاؤ۔ (پ ۱۱، التوبۃ ۱۱۹)

4678 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ " فَوَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَبْلاَهُ اللَّهُ فِي صِدْقِ الحَدِيثِ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلاَنِي، مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا كَذِبًا، وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالمُهَاجِرِينَ

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہما کا بیان ہے جو حضرت کعب کو راستہ بتانے کی خدمت پر مامور تھے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ وہ اپنے غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان فرماتے تھے کہ خدا کی قسم میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو سچ بولنے پر اس قدر نوازا گیا ہو جتنا اللہ تعالیٰ نے مجھے نواز تھا۔ چنانچہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے حضور صحیح بات عرض کی اس وقت سے آج تک جھوٹ بولنے کا خیال کبھی میرے ذہن میں بھی نہیں آیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اس کے متعلق یہ وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: بیشک

4678- اجع الحديث: 2757

وَالأَنْصَارِ} [التوبة: 117] إِلَى قَوْلِهِ {وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ} [التوبة: 119] "

اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہوگئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس پھر ان کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو (پ ۱۱ التوبۃ ۱۱۷-۱۱۹)

20- بَابُ قَوْلِهِ: {لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ، حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ} «مِنَ الرَّأْفَةِ»

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان (پ ۱۱ التوبۃ ۱۲۸)

رَءُوْفٌ یہ الرَّافَةِ سے ہے یعنی مہربان۔

4679 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَكَانَ مِمَّنْ يَكْتُبُ الوَحْيَ - قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ اليَمَامَةِ وَعِنْدَهُ عُمَرُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي، فَقَالَ: إِنَّ القَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ اليَمَامَةِ بِالنَّاسِ، وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ القَتْلُ بِالقُرَّاءِ فِي المَوَاطِنِ، فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ القُرْآنِ إِلَّا أَنْ تَجْمَعُوهُ، وَإِنِّي لَأَرَى أَنْ تَجْمَعَ القُرْآنَ "، قَالَ أَبُو

ابن سباق حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جب یمامہ والوں سے مسلمان معرکہ آرائی کر رہے تھے تو حضرت ابوبکر صدیق نے مجھے طلب فرمایا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت عمر بھی موجود تھے۔ پس حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگِ یمامہ شدت اختیار کر گئی ہے۔ لہٰذا مجھے یہ اندیشہ ہے کہ مختلف مقامات پر کہیں قاری حضرات شہید نہ کر دیے جائیں۔ اگر اللہ نہ کرے ایسا ہوا تو قرآنِ کریم کا اکثر حصہ ضائع

4679- راجع الحدیث: 2807، سنن ترمذی: 3104

بَكْرٍ: قُلْتُ لِعُمَرَ: «كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟» فَقَالَ عُمَرُ:
هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي فِيهِ حَتَّى
شَرَحَ اللَّهُ لِذَلِكَ صَدْرِي، وَرَأَيْتُ الَّذِي رَأَى عُمَرُ،
قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: وَعُمَرُ عِنْدَهُ جَالِسٌ لاَ
يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ،
وَلاَ نَتَّهِمُكَ، «كُنْتَ تَكْتُبُ الوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»، فَتَتَبَّعِ القُرْآنَ فَاجْمَعْهُ،
فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفَنِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الجِبَالِ مَا كَانَ
أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ القُرْآنِ، قُلْتُ:
«كَيْفَ تَفْعَلاَنِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟» فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ، فَلَمْ
أَزَلْ أُرَاجِعُهُ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ
اللَّهُ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَقُمْتُ فَتَتَبَّعْتُ
القُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الرِّقَاعِ وَالأَكْتَافِ، وَالعُسُبِ
وَصُدُورِ الرِّجَالِ، حَتَّى وَجَدْتُ مِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ
آيَتَيْنِ مَعَ خُزَيْمَةَ الأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ
غَيْرِهِ، {لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ
عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ} [التوبة: 128]
إِلَى آخِرِهِمَا، وَكَانَتِ الصُّحُفُ الَّتِي جُمِعَ فِيهَا
القُرْآنُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ
حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ تَابَعَهُ
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، وَاللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَقَالَ: مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ
الأَنْصَارِيِّ، وَقَالَ مُوسَى: عَنْ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا
ابْنُ شِهَابٍ، مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ، وَتَابَعَهُ يَعْقُوبُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَقَالَ أَبُو ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا

ہو جائے گا۔ لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کریم
کو جمع کروالیں۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ اس پر میں
نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جواب دیا کہ میں وہ کام
کس طرح کروں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا تھا؟
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم یہ کام بہتر
ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے اپنے ساتھ متفق
کرنے پر اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس
کام کے لیے میرا سینہ کھول دیا اور میرا بھی حضرت عمر
رضی اللہ عنہ سے اتفاق رائے ہوگیا۔ حضرت زید بن
ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
اس دوران میں ان کے پاس چپ چاپ بیٹھے رہے۔
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نوجوان اور
ذہین شخص ہو نیز ہم تم پر اعتماد بھی بہت کرتے ہیں کیونکہ
رسول اللہ ﷺ پر جو وحی ہوتی تو اُسے بھی تم لکھا
کرتے تھے، لہٰذا قرآن کریم کو جمع کرنے کی خدمت
تم انجام دو۔ خدا کی قسم اگر ایک پہاڑ کو دوسرے کی جگہ
منتقل کرنے کا مجھے حکم دیا جاتا تو قرآنِ کریم کو جمع کرنے
سے وہ کام میرے لیے بھاری نہ ہوتا۔ پھر میں نے
عرض کی کہ آپ دونوں حضرات وہ کام کیوں کرتے
ہیں جو نبی کریم ﷺ نے نہیں کیا۔ اس پر حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ کام بہتر
ہے۔ پس میں انہیں اپنے ساتھ متفق کرنے پر اصرار
کرتا رہا حتیٰ کہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی
اس طرح کھول دیا جس طرح حضرت ابوبکر اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہما کے سینے کھول دیئے تھے۔ پس میں اس
کام کے لیے ہمت پکڑی اور قرآن مجید کی تلاش شروع
کردی، پس اسے ہڈی، کھال، کھجور کی شاخ کے پٹھے
اور لوگوں کے سینوں سے لے کر جمع کیا۔ حتیٰ کہ

إِبْرَاهِيمُ. وَقَالَ: مَعَ خُزَيْمَةَ أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ

بسم الله الرحمٰن الرحيم

10- سُورَةُ يُونُسَ

1- بَابٌ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الأَرْضِ} [يونس: 24]: «فَنَبَتَ بِالْمَاءِ مِنْ كُلِّ لَوْنٍ» وَ {قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ هُوَ الغَنِيُّ} [يونس: 68] وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ: {أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ} [يونس: 2]: «مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: «خَيْرٌ»، يُقَالُ: {تِلْكَ آيَاتُ} [البقرة: 252]: «يَعْنِي هَذِهِ أَعْلاَمُ القُرْآنِ»، وَمِثْلُهُ: {حَتَّى إِذَا كُنْتُمْ فِي الفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ} [يونس: 22]: «المَعْنَى بِكُمْ»، يُقَالُ: {دَعْوَاهُمْ} [الأعراف: 5] «دُعَاؤُهُمْ»، {أُحِيطَ بِهِمْ} [يونس: 22]: «دَنَوْا مِنَ الهَلَكَةِ»،

مجھے سورۃ التوبہ کی دو آیتیں حضرت خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ سے ملیں اور اُن کے علاوہ اور کسی کے پاس نہ تھیں، (یعنی لقد جاءکم رسول من انفسکم سے آخری سورت تک) (آیت ۱۲۸، ۱۲۹) چنانچہ قرآنِ کریم کا جمع کردہ نسخہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا، حتیٰ کہ انہوں نے وصال فرمایا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا، حتیٰ کہ انہوں نے بھی وصال فرمایا۔ پھر حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے پاس رہا۔ (۲) عثمان بن عمرو، لیث، یونس، ابن شہاب (۳) لیث، عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب، حضرت خزیمہ انصاری (۴) موسیٰ، ابراہیم، ابن شہاب، حضرت ابوخزیمہ (۵) یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم بن سعد (۶) ابو ثابت، ابراہیم، حضرت خزیمہ یا حضرت ابوخزیمہ رضی اللہ عنہم۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ یونس

باب

ابن عباس کا قول ہے کہ فَاخْتَلَطَ سے مراد ہے کہ ہر قسم کا سبزہ پانی کی وجہ سے اُگتا ہے۔ سُبْحٰنَهٗ۔ بے نیاز ہے، پاک ہے۔ زید بن اسلم کا قول ہے کہ اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ سے مراد محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ مراد بھلائی ہے کہتے ہیں کہ تِلْكَ اٰيٰتُ سے مراد یہ قرآنی نشانیاں ہیں اور ان کے مانند۔ حَتّٰى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ ...... سے مراد بکم ہے۔ دَعْوٰهُمْ سے ان کی دعائیں مراد ہیں۔ اُحِيْطَ بِهِمْ ہلاکت کے نزدیک پہنچنا جیسے کہا گیا ہے کہ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ ...... گناہوں نے اس کو گھیر لیا

{أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ} [البقرة: 81]، فَاتَّبَعَهُمْ: «وَأَتْبَعَهُمْ وَاحِدٌ»، {عَدْوًا} [البقرة: 97]: «مِنَ العُدْوَانِ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {وَلَوْ يُعَجِّلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالخَيْرِ} [يونس: 11]: "قَوْلُ الإِنْسَانِ لِوَلَدِهِ وَمَالِهِ إِذَا غَضِبَ: اللَّهُمَّ لاَ تُبَارِكْ فِيهِ وَالعَنْهُ". {لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ} [يونس: 11]: «لَأُهْلِكَ مَنْ دُعِيَ عَلَيْهِ وَلَأَمَاتَهُ»، {لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الحُسْنَى} [يونس: 26]: «مِثْلُهَا حُسْنَى». {وَزِيَادَةٌ} [يونس: 26]: «مَغْفِرَةٌ وَرِضْوَانٌ» وَقَالَ غَيْرُهُ: «النَّظَرُ إِلَى وَجْهِهِ الكِبْرِيَاءُ المُلْكُ»

فَاتَّبَعَهُمْ اور أَتْبَعَهُمْ ہم معنی ہیں عَدْوًا یہ عُدْوَان سے بنا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ یُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ ...... اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ ایسے الفاظ انسان اُس وقت منہ سے نکالتا ہے جب اپنی اولاد یا مال سے ناراض ہوکر کوستا ہے کہ اس میں برکت نہ ہو، اس پر لعنت ہو۔ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ اس کی مدت پوری ہوگئی، جس کو کوسا تھا وہ مرگیا۔ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ سے مراد بخشش ہے۔ دوسرے حضرات نے اُس کے چہرے کی طرف دیکھنا مراد لیا ہے۔ الْكِبْرِيَاءُ بادشاہی، حکومت۔

2- بَابٌ

وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ کی تفسیر

{وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ البَحْرَ، فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا، حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الغَرَقُ قَالَ: آمَنْتُ أَنَّهُ لاَ إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ المُسْلِمِينَ} [يونس: 90] {نُنَجِّيكَ} [يونس: 92]: "نُلْقِيكَ عَلَى نَجْوَةٍ مِنَ الأَرْضِ، وَهُوَ النَّشَزُ: المَكَانُ المُرْتَفِعُ"

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم بنی اسرائیل کو دریا پار لے گئے تو فرعون اور اس کے لشکروں نے ان کا پیچھا کیا سرکشی اور ظلم سے یہاں تک کہ جب اسے ڈوبنے نے آ لیا بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں (پ ۱۱ التوبۃ ۹۰) تیری لاش کو اونچی جگہ پر ڈال دیں گے تاکہ تو سامانِ عبرت ہوجائے۔

4680 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ وَاليَهُودُ تَصُومُ عَاشُورَاءَ، فَقَالُوا: هَذَا يَوْمٌ ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: «أَنْتُمْ أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصُومُوا»

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو یہود عاشورے کا روزہ رکھتے تھے۔ وہ کہتے کہ اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون پر غلبہ پایا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خوشی منانے کے ان کی نسبت تم زیادہ مستحق ہو، لہٰذا تم روزہ

4680- راجع الحدیث: 2004، صحیح مسلم: 2652,2651، سنن ابو داؤد: 2444

رکھا کرو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

11- سُورَةُ هُودٍ

سورہ ہُود

وَقَالَ أَبُو مَيْسَرَةَ: " الأَوَّاهُ: الرَّحِيمُ بِالحَبَشِيَّةِ " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {بَادِئَ الرَّأْيِ} : «مَا ظَهَرَ لَنَا» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {الجُودِيِّ} [هود: 44] : «جَبَلٌ بِالْجَزِيرَةِ» وَقَالَ الحَسَنُ: {إِنَّكَ لَأَنْتَ الحَلِيمُ} [هود: 87] : «يَسْتَهْزِئُونَ بِهِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {أَقْلِعِي} [هود: 44] : «أَمْسِكِي» ، {عَصِيبٌ} [هود: 77] «شَدِيدٌ» . {لاَ جَرَمَ} [هود: 22] : «بَلَى» . {وَفَارَ التَّنُّورُ} [هود: 40] : «نَبَعَ المَاءُ» وَقَالَ عِكْرِمَةُ: «وَجْهُ الأَرْضِ»

ابو یسرہ کا قول ہے کہ اَلْاَوَّاہُ حبشہ کی زبان میں رَحِیْمٌ کو کہتے ہیں۔ ابنِ عباس کا قول ہے کہ بَادِیَ الرَّاْیِ جو ہم پر ظاہر ہوا۔ مجاہد کا قول ہے اَلْجُوْدِیِّ یہ جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے۔ حسن کا قول ہے اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ ...... یہ کفار بطور مذاق کہتے تھے۔ ابن عباس کا قول ہے اَقْلِعِیْ ٹھہر جا۔ روک لے۔ عَصِیْبٌ شدید، سخت۔ لَا جَرَمَ کیوں نہیں۔ فَارَ التَّنُّوْرُ پانی جوش مارنے لگا۔ عکرمہ کا قول ہے کہ تنور سے سطح زمین مراد ہے۔

1- باب

باب

{أَلاَ إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ أَلاَ حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ} [هود: 5] وَقَالَ غَيْرُهُ: {وَحَاقَ} [هود: 8] : «نَزَلَ» . {يَحِيقُ} [فاطر: 43] : «يَنْزِلُ» . {يَئُوسٌ} : «فَعُولٌ مِنْ يَئِسْتُ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {تَبْتَئِسْ} [هود: 36] : «تَحْزَنْ» . {يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ} [هود: 5] : «شَكٌّ وَامْتِرَاءٌ فِي الحَقِّ» . {لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ} [هود: 5] : «مِنَ اللَّهِ إِنِ اسْتَطَاعُوا»

ترجمہ کنز الایمان: سنو وہ اپنے سینے دوہرے کرتے ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں سنو جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے سارا بدن ڈھانپ لیتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کا چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے بیشک وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے (پ ۱۱ ھود ۵)۔

دوسرے حضرات کا قول ہے کہ حَاقَ اُترا۔ یَحِیْقُ اترتا ہے۔ یَئُوْسٌ فَعُوْلٌ ...... کے وزن پر ناامید ہوتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ تَبْتَئِسْ غم کھا۔ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ سینوں کو دُوہرا کرنا ستر چھپانے کی غرض سے لِیَسْتَخْفُوْا مِنْهُ یعنی اللہ سے چھپائیں بساط بھر۔

4681- حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ،

محمد بن عباد بن جعفر کا بیان ہے کہ میں نے

4681 انظر الحدیث: 4683,4682

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ: «أَلَا إِنَّهُمْ تَثْنَونِي صُدُورُهُمْ» قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْهَا. فَقَالَ: «أُنَاسٌ كَانُوا يَسْتَحْيُونَ أَنْ يَتَخَلَّوْا فَيُفْضُوا إِلَى السَّمَاءِ، وَأَنْ يُجَامِعُوا نِسَاءَهُمْ فَيُفْضُوا إِلَى السَّمَاءِ فَنَزَلَ ذَلِكَ فِيهِمْ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اَلَآ اِنَّھُمْ یَثْنُوْنِیْ صُدُوْرَھُمْ ...... پڑھتے ہوئے سنا تو اس کے متعلق ان سے پوچھا۔ پس انہوں نے فرمایا کہ کچھ لوگ تنہائی میں بھی کھلے آسمان کے نیچے قضائے حاجت اور اپنی بیویوں سے مجامعت کرتے ہوئے حیا کرتے تھے، جس کے سبب آسمان کی جانب سے جھک کر پردہ کر لیتے تھے یہ آیت اس کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

4682- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَأَ: أَلَا إِنَّهُمْ تَثْنَونِي صُدُورُهُمْ قُلْتُ: يَا أَبَا العَبَّاسِ مَا تَثْنَونِي صُدُورُهُمْ؟ قَالَ: «كَانَ الرَّجُلُ يُجَامِعُ امْرَأَتَهُ فَيَسْتَحِي أَوْ يَتَخَلَّى فَيَسْتَحِي» فَنَزَلَتْ: أَلَا إِنَّهُمْ تَثْنَونِي صُدُورُهُمْ

محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اَلَآ اِنَّھُمْ یَثْنُوْنِیْ صُدُوْرَھُمْ ...... کی تلاوت کی تو میں نے پوچھا کہ اے ابو عباس! یہ سینوں کو دُوہرا کرنے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بعض لوگ اپنی عورتوں سے مجامعت کرتے وقت اور حوائج ضروریہ کے وقت حیا کرتے تھے۔ اس پر یہ آیت اتری: ترجمہ کنز الایمان: سنو وہ اپنے سینے دوہرے کرتے ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں (پ ۱۱ ھود ۵)

4683- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، قَالَ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ، أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ} [هود: 5]- وَقَالَ غَيْرُهُ: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ - {يَسْتَغْشُونَ} [هود: 5]: «يُغَطُّونَ رُءُوسَهُمْ» {سِيءَ بِهِمْ} [هود: 77]: «سَاءَ ظَنُّهُ بِقَوْمِهِ». {وَضَاقَ بِهِمْ} [هود: 77]: «بِأَضْيَافِهِ». {بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ} [هود: 81]: «بِسَوَادٍ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {إِلَيْهِ أُنِيبُ} [هود: 88]: «أَرْجِعُ»

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کو یوں تلاوت فرمایا یَثْنُوْنَ صُدُوْرَھُمْ یَسْتَخْفُوْا مِنْہُ اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَھُمْ۔ حضرت ابن عباس سے دوسرے حضرات نے نقل کیا کہ یَسْتَغْشُوْنَ اپنے سروں کو جھکا لیتے ہیں۔ سِیْٓءَ بِھِمْ ان سے بدگمان ہوا یعنی اپنی قوم سے وَضَاقَ بِھِمْ اپنے مہمانوں سے۔ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ رات کی تاریکی میں۔ مجاہد کا قول ہے کہ اُنِیْبُ سے مراد ہے رجوع کرتا ہوں۔

2- بَابُ قَوْلِهِ: {وَكَانَ عَرْشُهُ

وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی

4682- راجع الحديث: 4681

4683- راجع الحديث: 4681

عَلَى المَاءِ} [هود: 7]

4684 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ، وَقَالَ: يَدُ اللَّهِ مَلْأَى لاَ تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ. وَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالأَرْضَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى المَاءِ، وَبِيَدِهِ المِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ " {اعْتَرَاكَ} [هود: 54]: «افْتَعَلَكَ، مِنْ عَرَوْتُهُ أَيْ أَصَبْتُهُ، وَمِنْهُ يَعْرُوهُ وَاعْتَرَانِي» {آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا} [هود: 56]: «أَيْ فِي مِلْكِهِ وَسُلْطَانِهِ»، {عَنِيدٌ} [هود: 59]: «وَعَنُودٌ وَعَانِدٌ وَاحِدٌ هُوَ تَأْكِيدُ التَّجَبُّرِ»، {اسْتَعْمَرَكُمْ} [هود: 61]: «جَعَلَكُمْ عُمَّارًا، أَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرَى جَعَلْتُهَا لَهُ»، {نَكِرَهُمْ} [هود: 70]: «وَأَنْكَرَهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ»، {حَمِيدٌ مَجِيدٌ} [هود: 73]: «كَأَنَّهُ فَعِيلٌ مِنْ مَاجِدٍ مَحْمُودٌ مِنْ حَمِدَ»، {سِجِّيلٌ} [هود: 82]: " الشَّدِيدُ الكَبِيرُ، سِجِّيلٌ وَسِجِّينٌ، وَاللَّامُ وَالنُّونُ أُخْتَانِ، وَقَالَ تَمِيمُ بْنُ مُقْبِلٍ:

[البحر البسيط]

وَرَجْلَةٍ يَضْرِبُونَ البَيْضَ ضَاحِيَةً ... ضَرْبًا تَوَاصَى بِهِ الأَبْطَالُ سِجِّينَا

الْمَآءِ کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو میری راہ میں مال خرچ کر میں تجھے مال دوں گا اور فرمایا کہ اللہ کے ہاتھ بھرے ہوئے ہیں، رات دن خرچ کرنے سے بھی خالی نہیں ہوتے۔ فرمایا کہ کیا تم نہیں دیکھتے جب سے آسمان اور زمین کی پیدائش ہوئی اس وقت سے کتنا اس نے لوگوں کو دیا لیکن اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی اور اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا اور میزان یعنی قدرت اسی کو حاصل ہے، جس کو چاہے گرائے اور جس کو چاہے اٹھائے۔ اِعْتَرَاكَ تجھ پر مار پڑی۔ عَرَوْتُه میں نے اسے پایا يَعْرُوْهُ اور اِعْتَرَانِيْ اسی سے ماخوذ ہیں۔ اٰخِذٌ بِنَا صِيَتِهَا...... اسی کی بادشاہی اور قبضے میں ہے۔ عَنِيْدٌ اور عَنُوْدٌ اور عَانِدٌ ہم معنی ہیں یعنی زیادہ سرکشی۔ اِسْتَعْمَرَكُمْ تمہیں آباد کیا، جیسے کہتے ہیں۔ اَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرٰى ...... یعنی یہ گھر تازیست اسے رہنے کے لیے دیدیا۔ نَكِرَهُمْ، اَنْكَرَهُمْ اور اسْتَنْكَرَهُمْ ہم معنی ہیں۔ حَمِيْدٌ اور مَجِيْدٌ یہ فَعِيْلٌ کے وزن پر مَاجِدٍ سے ہے اور مَحْمُوْدٌ جس کی حمد کی گئی۔ سِجِّيْلٌ سخت اور بڑی چیز۔ سِجِّيْنٌ کا مطلب بھی یہی ہے کیونکہ لام اور میم دونوں بہنیں ہیں۔ چنانچہ تمیم بن مقبل شاعر نے کہا ہے۔

وَرَجْلَةٍ يَضْرِبُوْنَ الْبَيْضَ ضَاحِيَةً
ضَرْبًا تَوَاصٰى بِهِ الْاَبْطَالُ سِجِّيْنَا

4684- انظر الحديث: 7496,7419,7411,5352

3- بَاب

{وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا} [الأعراف: 85]: «أَيْ إِلَى أَهْلِ مَدْيَنَ، لِأَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ»، وَمِثْلُهُ {وَاسْأَلِ القَرْيَةَ} [يوسف: 82]: «وَاسْأَلِ العِيرَ، يَعْنِي أَهْلَ القَرْيَةِ وَأَصْحَابَ العِيرِ»، {وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا} [هود: 92]: "يَقُولُ لَمْ تَلْتَفِتُوا إِلَيْهِ، وَيُقَالُ: إِذَا لَمْ يَقْضِ الرَّجُلُ حَاجَتَهُ ظَهَرْتَ بِحَاجَتِي، وَجَعَلْتَنِي ظِهْرِيًّا، وَالظِّهْرِيُّ هَا هُنَا: أَنْ تَأْخُذَ مَعَكَ دَابَّةً أَوْ وِعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهِ"، {أَرَاذِلُنَا} [هود: 27]: «سُقَّاطُنَا إِجْرَامِي هُوَ مَصْدَرٌ مِنْ أَجْرَمْتُ، وَبَعْضُهُمْ يَقُولُ جَرَمْتُ»، {الفُلْكُ} [الأعراف: 64]: «وَالفَلَكُ وَاحِدٌ، وَهْيَ السَّفِينَةُ وَالسُّفُنُ» (مُجْرَاهَا) "مَدْفَعُهَا، وَهُوَ مَصْدَرُ أَجْرَيْتُ، وَأَرْسَيْتُ: حَبَسْتُ"، وَيُقْرَأُ: (مَرْسَاهَا): «مِنْ رَسَتْ هِيَ» (وَمَجْرَاهَا): «مِنْ جَرَتْ هِيَ»، وَ (مُجْرِيهَا وَمُرْسِيهَا): «مِنْ فُعِلَ بِهَا»، {رَاسِيَاتٌ} [سبأ: 13]: «ثَابِتَاتٌ»

بَاب

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا یعنی مدین والوں کی طرف کیونکہ مدین تو شہر کا نام ہے۔ ایسا ہی یہ ارشاد ہے وَاسْاَلِ الْقَرْيَةَ وَاسْاَلِ الْعِيْرَ...... یعنی گاؤں والوں اور قافلے والوں سے پوچھو۔ وَرَآءَ كُمْ ظِهْرِيًّا...... ایسے موقع پر بولتے ہیں جب کوئی کسی کی جانب توجہ نہ دے یا کسی کی ضرورت پوری نہ کرے یعنی تو نے میری ضرورت سے پیٹھ پھیر لی یا مجھ سے پیٹھ پھیر لی۔ اَلظِّهْرِيُّ اس جانور یا برتن کو کہتے ہیں جسے کام کرتے وقت ساتھ رکھا جائے اور کام میں اس سے مدد لی جائے۔ اَرَاذِلُنَا ہمارے کمین و ذلیل آدمی۔ اِجْرَامِي یہ اَجْرَمْتُ یا بقول بعض جَرَمْتُ کا مصدر ہے اَلْفُلْكَ اور اَلْفَلَكُ ہم معنی ہیں یعنی کشتیاں سفینے۔ مُجْرَاهَا یہ اَجْرَيْتُ کا مصدر ہے اور اَرْسَيْتُ میں نے روکا یوں بھی پڑھتے ہیں مَرْسَاهَا اس صورت میں یہ رَسَتْ سے ہے اور مَجْرَاهَا جَرَتْ سے ہے اور مُجْرِيْهَا وَمُرْسِيْهَا سے مراد ہے جو لنگر انداز اور ٹھہری ہوئی ہو۔

4- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَيَقُولُ الأَشْهَادُ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ، أَلاَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ} [هود: 18] «وَيَقُولُ الأَشْهَادُ وَاحِدُهُ، شَاهِدٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَأَصْحَابٍ»

4685 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، وَهِشَامٌ، قَالاَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، قَالَ: بَيْنَا ابْنُ عُمَرَ

وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور گواہ کہیں گے یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا ارے ظالموں پر خدا کی لعنت (پ ۱۲ ھود ۱۸) اَلْاَشْهَادُ اسی طرح شَاهِدٌ کی جمع ہے جیسے صَاحِبٌ سے اَصْحَابٌ ہے۔

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما طواف کر رہے تھے تو ایک شخص نے مخاطب ہو کر پوچھا۔ اے ابن عمر! کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

4685- راجع الحديث: 2441

يَطُوفُ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ -أَوْ قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ- سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوَى؟ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " يُدْنَى المُؤْمِنُ مِنْ رَبِّهِ - وَقَالَ هِشَامٌ: يَدْنُو المُؤْمِنُ - حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ، تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ يَقُولُ: أَعْرِفُ، يَقُولُ: رَبِّ أَعْرِفُ مَرَّتَيْنِ، فَيَقُولُ: سَتَرْتُهَا فِي الدُّنْيَا، وَأَغْفِرُهَا لَكَ اليَوْمَ، ثُمَّ تُطْوَى صَحِيفَةُ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الآخَرُونَ - أَوِ الكُفَّارُ - فَيُنَادَى عَلَى رُءُوسِ الأَشْهَادِ: {هَؤُلاَءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلاَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ} [هود: 18] " وَقَالَ شَيْبَانُ: عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ

سرگوشی کے انداز میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اہل ایمان کو ان کے رب سے بہت قریب کر دیا جائے گا۔ ہشام کا بیان ہے کہ مومن اپنے رب سے اتنے قریب ہو جائیں گے کہ وہ ان کے کندھوں پر اپنا دست قدرت رکھے گا تو وہ اپنے گناہوں کا اقرار کرلیں گے وہ پوچھے گا کہ تو فلاں گناہ کا اقرار کرتا ہے؟ آدمی دو دفعہ کہے گا کہ میں اعتراف کرتا ہوں۔ پس فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں اُن کی پردہ پوشی کی اور آج اُنہیں معاف کر دیتا ہوں، پھر اس کی نیکیوں کی کتاب بند کر دی جائے گی اور دوسرے لوگ جو کافر ہیں اُن سے علی الاعلان کہا جائے گا کہ: ترجمہ کنز الایمان: یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا ارے ظالموں پر خدا کی لعنت (پ ۱۲ التوبہ ۱۸) شیبان، قتادہ، صفوان نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

5- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ القُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ} [هود: 102] {الرِّفْدُ المَرْفُودُ} [هود: 99] : " العَوْنُ المُعِينُ، رَفَدْتُهُ: أَعَنْتُهُ ". {تَرْكَنُوا} [هود: 113] : »تَمِيلُوا « ، {فَلَوْلاَ كَانَ} [هود: 116] : »فَهَلَّا كَانَ« ، {أُتْرِفُوا} [هود: 116] »أُهْلِكُوا « وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ شَدِيدٌ وَصَوْتٌ ضَعِيفٌ«

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر بیشک اس کی پکڑ دردناک کرّی ہے (پ ۱۲ التوبہ ۱۰۲) الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ سے مراد ہے مدد جو کی گئی۔ رَفَدْتُّہٗ ...... میں نے اس کی مدد کی۔ تَرْكَنُوْا تم مائل ہو جاؤ۔ فَلَوْ لَا كَانَ تم کیوں نہ ہوئے اُتْرِفُوْا ہلاک کر دیئے گئے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ زَفِيْرٌ کرخت آواز اور شَهِيْقٌ ہلکی آواز کو کہتے ہیں۔

4686 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتا رہتا ہے لیکن جب اسے پکڑتا تو پھر چھوڑتا

4686- صحیح مسلم:6524، سنن ترمذی:3110، سنن ابن ماجہ:4018

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ اللَّهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ« قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ: {وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ القُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ} [هود: 102]

نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ کنز الایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر بیشک اس کی پکڑ دردناک کرّی ہے (پ ۱۲ التوبۃ ۱۰۲)

6- بَابُ قَوْلِهِ

{وَأَقِمِ الصَّلاَةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ، إِنَّ الحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ} [هود: 114] وَزُلَفًا: سَاعَاتٍ بَعْدَ سَاعَاتٍ، وَمِنْهُ سُمِّيَتِ المُزْدَلِفَةُ، الزُّلَفُ مَنْزِلَةٌ بَعْدَ مَنْزِلَةٍ، وَأَمَّا {زُلْفَى} [سبأ: 37]: فَمَصْدَرٌ مِنَ القُرْبَى، ازْدَلَفُوا: اجْتَمَعُوا، {أَزْلَفْنَا} [الشعراء: 64]: جَمَعْنَا"

وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ کی تفسیر

اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے۔ زُلَفًا گھڑیاں، ساعتیں اور مُزْدَلِفَہ بھی اسی سے بنا ہے۔ الزُّلَفُ سے ایک منزل کے بعد دوسری اور زُلْفٰی مصدر ہے جیسے الْقُرْبٰی اور اِزْدَلَفُوْا سے مراد ہے جمع کیے اَزْلَفْنَا ہم نے جمع کیے۔

4687- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنَ امْرَأَةٍ قُبْلَةً، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ: {وَأَقِمِ الصَّلاَةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ، وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ، ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ} [هود: 114] قَالَ الرَّجُلُ: أَلِيَ هَذِهِ؟ قَالَ: »لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي«

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے ایک اجنبی عورت کو بوسہ دیا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور آپ سے اس واقعہ کا ذکر کر دیا۔ پس اس بارے میں یہ آیت نازل ہوگئی۔ ترجمہ کنز الایمان: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو (پ ۱۲ التوبۃ ۱۰۲) وہ شخص عرض گزار ہوا کہ کیا یہ حکم صرف میرے لیے ہے؟ فرمایا میرے ہر ایسے امتی کے لیے ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

12- سُورَةُ يُوسُفَ

سورۂ یوسف

وَقَالَ فُضَيْلٌ: عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: {مُتَّكَأً} [يوسف: 31]: »الأُتْرُجُّ«. قَالَ فُضَيْلٌ:

فضیل نے حصین سے انہوں نے مجاہد سے سنا کہ مَتَّكَاً سے مراد لیموں ہے۔ فضیل کا قول ہے کہ لیموں کو

4687- راجع الحديث: 526

" الأُتْرُجُّ بِالحَبَشِيَّةِ: مُتْكًا " وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: " مُتْكًا، قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ قُطِعَ بِالسِّكِّينِ " وَقَالَ قَتَادَةُ: {لَذُو عِلْمٍ لِمَا عَلَّمْنَاهُ} [يوسف: 68]: »عَامِلٌ بِمَا عَلِمَ« وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: {صُوَاعَ} [يوسف: 72]: »المَلِكِ مَكُّوكُ الفَارِسِيِّ الَّذِي يَلْتَقِي طَرَفَاهُ، كَانَتْ تَشْرَبُ بِهِ الأَعَاجِمُ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {تُفَنِّدُونِ} [يوسف: 94]: »تُجَهِّلُونِ« وَقَالَ غَيْرُهُ: {غَيَابَةٌ} [يوسف: 10]: »كُلُّ شَيْءٍ غَيَّبَ عَنْكَ شَيْئًا فَهُوَ غَيَابَةٌ، وَالجُبُّ الرَّكِيَّةُ الَّتِي لَمْ تُطْوَ«، {بِمُؤْمِنٍ لَنَا} [يوسف: 17]: »بِمُصَدِّقٍ«، {أَشُدَّهُ} [الأنعام: 152]: " قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَ فِي النُّقْصَانِ، يُقَالُ: بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغُوا أَشُدَّهُمْ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَاحِدُهَا شَدٌّ، وَالمُتَّكَأُ: مَا اتَّكَأْتَ عَلَيْهِ لِشَرَابٍ أَوْ لِحَدِيثٍ أَوْ لِطَعَامٍ، وَأَبْطَلَ الَّذِي قَالَ: الأُتْرُجُّ وَلَيْسَ فِي كَلاَمِ العَرَبِ الأُتْرُجُّ، فَلَمَّا احْتُجَّ عَلَيْهِمْ بِأَنَّهُ المُتَّكَأُ مِنْ نَمَارِقَ، فَرُّوا إِلَى شَرٍّ مِنْهُ فَقَالُوا: إِنَّمَا هُوَ المُتْكُ سَاكِنَةَ التَّاءِ، وَإِنَّمَا المُتْكُ طَرَفُ البَظْرِ، وَمِنْ ذَلِكَ قِيلَ لَهَا: مَتْكَاءُ وَابْنُ المَتْكَاءِ، فَإِنْ كَانَ ثَمَّ أُتْرُجٌّ فَإِنَّهُ بَعْدَ المُتَّكَإِ ". {شَغَفَهَا} [يوسف: 30]: " يُقَالُ: بَلَغَ شِغَافَهَا، وَهُوَ غِلاَفُ قَلْبِهَا، وَأَمَّا شَعَفَهَا فَمِنَ المَشْعُوفِ ". {أَصْبُ} [يوسف: 33] »أَمِيلُ، صَبَا مَالَ«. {أَضْغَاثُ أَحْلاَمٍ} [يوسف: 44]: " مَا لاَ تَأْوِيلَ لَهُ، وَالضِّغْثُ: مِلْءُ اليَدِ مِنْ حَشِيشٍ وَمَا أَشْبَهَهُ، وَمِنْهُ " {وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا} »لاَ مِنْ قَوْلِهِ أَضْغَاثُ أَحْلاَمٍ، وَاحِدُهَا ضِغْثٌ«، {نَمِيرُ}

حبشہ کی زبان میں مُتَّكَاعَہ کہتے ہیں۔ ابو عیینہ کا قول ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو معرفت مجاہد کا قول سنا کہ مُتَّكَاعً ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو چھری سے کاٹی جائے۔ قتادہ کا قول ہے کہ لَذُوْ عِلْمٍ عالم باعمل کو کہتے ہیں۔ ابن جبیر کا قول ہے کہ صَوَاعٌ کو فارسی میں مُلوک کہتے ہیں جس سے عجمی لوگ پانی وغیرہ پیتے ہیں، ابن عباس کا قول ہے کہ تُفَنِّدُوْنِ سے جاہل بتانا مراد ہے دوسرے حضرات کا قول ہے کہ غَيَابَةٌ سے وہ چیز مراد ہے جو تم سے کسی چیز کو غائب کردے۔ اَلْجُبُّ کچا کنواں۔ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا ہمارا یقین کرنے والے۔ اَشُدَّهٗ جوانی کی عمر، جیسا کہ کہتے ہیں۔ بَلَغَ اَشُدَّهٗ وہ جوانی کی عمر کو پہنچا۔ بَلَغُوْا اَشُدَّهُمْ ...... وہ جوانی کی عمر کو پہنچے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ اس کا واحد شَدٌّ ہے۔ اَلْمُتَّكَاءَ وہ مسند یا تکیہ جس کا سہارا لے کر کھاتے پیتے یا بات کرتے ہیں اور اس شخص کا رد کیا ہے جس نے اس کا مطلب ترنج بتایا ہے کیونکہ کلامِ عرب میں اس کا معنی ترنج نہیں ہے اور جب اس سے کہا گیا کہ اس کا معنی تکیہ یا مسند تو ہے لیکن ترنج کا ثبوت کیا ہے؟ اس پر اس نے پہلے سے بھی غلط بات کہی کہ یہ لفظ اَلْمُتْكَ ہے یعنی تاء کے سکون سے اور یہ لفظ گالی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، اسی لیے ایسے لوگ عورت کو مُتْكَا اور مرد کو ابنُ مُتْكَا کہتے ہیں۔ اگر یہ مراد ہے کہ زلیخا نے عورتوں کو ترنج دیئے تھے تو وہ بھی مسند کے بعد ہوئے۔ شَغَفَهَا ڈھانپ لینا، دل پر پردہ ڈال دینا اور شَغَفَهَا مَشْعُوْفٍ سے ہے۔ اَصْبُ میں مائل ہوجاؤں گا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ پراگندہ خیالات جن کی کوئی تاویل نہ ہو۔ اَلضِّغْثُ تنکوں وغیرہ کا مٹھا اور اسی سے یہ ہے خُذْ بِيَدِكَ

[يوسف: 65] : «مِنَ الْمِيرَةِ» ، {وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ} [يوسف: 65] : «مَا يَحْمِلُ بَعِيرٌ» ، «أَوَى إِلَيْهِ»: «ضَمَّ إِلَيْهِ» ، {السِّقَايَةُ} [يوسف: 70] : «مِكْيَالٌ» ، {تَفْتَأُ} [يوسف: 85] : «لاَ تَزَالُ» ، {حَرَضًا} [يوسف: 85] : «مُحْرَضًا، يُذِيبُكَ الهَمُّ» ، {تَحَسَّسُوا} : «تَخَبَّرُوا» ، {مُزْجَاةٍ} [يوسف: 88] : «قَلِيلَةٍ» ، {غَاشِيَةٌ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ} [يوسف: 107] : «عَامَّةٌ مُجَلِّلَةٌ» ، {اسْتَيْأَسُوا} [يوسف: 80] : «يَئِسُوا» ، {لاَ تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ} [يوسف: 87] : «مَعْنَاهُ الرَّجَاءُ» ، {خَلَصُوا نَجِيًّا} [يوسف: 80] : «اعْتَزَلُوا نَجِيًّا، وَالجَمِيعُ أَنْجِيَةٌ يَتَنَاجَوْنَ الوَاحِدُ نَجِيٌّ وَالِاثْنَانِ وَالجَمِيعُ نَجِيٌّ وَأَنْجِيَةٌ»

ضِغْثًا... اپنے ہاتھ میں جھاڑو لے۔ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ میں اَضْغَاثُ کا واحد ضِغْثٌ ہے۔ نَمِیْرُ یہ اَلْمِیْرَۃُ... سے ہے۔ نَزْدَادُ کَیْلَ بَعِیْرٍ اتنا وزن جسے ایک اونٹ اٹھا کر لے جا سکے۔ السِّقَایَتُہ اناج ناپنے کا پیمانہ۔ اِسْتَایَئَسُوْا مایوس ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نہیں۔ بلکہ رہائی کی امید نہ رہی۔ خَلَصُوْا نَجِیًّا... انہوں نے علیحدہ ہوکر مشورہ کیا۔ اس کی جمع اَنْجِیَۃٌ ہے۔ یَتَنَاجَوْنَ کا واحد نَجِیٌّ ہے جو تثنیہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اور نَجِیٌّ کی جمع اَنْجِیَۃٌ ہے حَرَضًا رنج و غم سے گھل گیا۔ تَحَسَّسُوْا تلاش کرو، خبردار مُزْجَاۃٌ تھوڑی، قلیل غَاشِیَۃٌ مِّنْ عَذَابِ اللہ، اللہ کے عذاب میں گھیرے ہوئے یا اللہ کے عذاب نے سب کو ڈھانپ رکھا ہے۔

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ}

وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور یعقوب کے گھر والوں پر جس طرح تیرے پہلے دونوں باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر پوری کی (پ ۱۲ یوسف ۶)

4688 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الكَرِيمُ ابْنُ الكَرِيمِ ابْنِ الكَرِيمِ ابْنِ الكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ»

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کریم بن کریم بن کریم بن کریم تو حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن حضرت ابراہیم (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوتُ وَالتَّسْلِیْمَاتِ) ہیں۔

4688- راجع الحدیث:3382

2- بَابُ قَوْلِهِ:

{لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ} [يوسف: 7]

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: بیشک یوسف اور اس کے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں (پ ۱۲ یوسف ۷)

4689 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ؛ قَالَ: «أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُمْ» قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: «فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ»، قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: «فَعَنْ مَعَادِنِ العَرَبِ تَسْأَلُونِي» قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «فَخِيَارُكُمْ فِي الجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الإِسْلاَمِ إِذَا فَقِهُوا» تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی کہ سب سے عزت والا کون شخص ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ ہم اس کے متعلق نہیں پوچھتے۔ فرمایا تو لوگوں میں سب سے معزز حضرت یوسف ہیں۔ جو خود نبی اللہ، نبی اللہ کے بیٹے، نبی اللہ کے پوتے اور خلیل اللہ کے پڑ پوتے ہیں انہوں نے عرض کی کہ ہم اس کے متعلق بھی نہیں پوچھتے، فرمایا کیا تم عرب کے خاندانوں کے متعلق پوچھتے ہو؟ کہنے لگے ہاں، فرمایا تو جو جاہلیت میں بہتر تھے زمانہ اسلام میں بھی وہی بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں۔ ابو اسامہ نے بھی عبید اللہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{قَالَ: بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ} [يوسف: 18] "سَوَّلَتْ: زَيَّنَتْ"

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: کہا بلکہ تمہارے دلوں نے ایک بات تمہارے واسطے بنالی ہے (پ ۱۲ یوسف ۱۸) سَوَّلَتْ بنالی سنوار لی۔

4690 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: ح وَحَدَّثَنَا الحَجَّاجُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ

زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب علقمہ بن وقاص، اور عبید اللہ بن عبداللہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ کی حدیث بیان کرتے سنا جبکہ ان پر

4689- راجع الحديث: 3353

4690- راجع الحديث: 2593

الأَيْلِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللَّهُ، كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الحَدِيثِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللَّهُ، وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ»، قُلْتُ: إِنِّي وَاللَّهِ لاَ أَجِدُ مَثَلًا، إِلَّا أَبَا يُوسُفَ {فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ المُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ} [يوسف: 18]، وَأَنْزَلَ اللَّهُ: {إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ} العَشْرَ الآيَاتِ

بہتان لگانے والوں نے بہتان لگایا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کا پاک دامن ہونا ظاہر فرمایا۔ ان چاروں حضرات نے اس حدیث کا ایک ایک حصہ بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم اِس گناہ سے بری ہو تو جلد اللہ تعالیٰ تمہاری بریت ظاہر فرما دے گا اور اگر تم سے گناہ ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور اس کی طرف رجوع کرو حضرت صدیقہ نے عرض کی کہ خدا کی قسم میں کوئی مثال نہیں پاتی مگر حضرت یوسف علیہ السلام کے والدِ ماجد کی کہ ترجمہ کنز الایمان: تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو (پ ۱۲ یوسف ۱۸) چنانچہ ان کی صفائی میں اللہ تعالیٰ نے یہ دس آیات نازل فرمائیں۔ ترجمہ کنز الایمان: تو تمہارا پردہ کھول دیتا بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے ان میں ہر شخص کے لئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا اور کہتے یہ کُھلا بہتان ہے اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی تو جس چرچے میں تم پڑے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور اسے سہل سمجھتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سنا تھا کہا ہوتا کہ

ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں الٰہی پاکی ہے تجھے یہ بڑا بہتان ہے اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب کبھی ایسا نہ کہنا اگر ایمان رکھتے ہو اور اللہ تمہارے لئے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تم پر نہایت مہربان مہر والا ہے تو تم اس کا مزہ چکھتے اے ایمان والو شیطان کے قدموں پر نہ چلو اور جو شیطان کے قدموں پر چلے تو وہ تو بے حیائی اور بُری ہی بات بتائے گا اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں کوئی بھی کبھی ستھرا نہ ہوسکتا ہاں اللہ ستھرا کر دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ (پ ۱۸ یوسف ۱۱۔۲۱)

4691 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ بْنُ الأَجْدَعِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا وَعَائِشَةُ أَخَذَتْهَا الحُمَّى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَعَلَّ فِي حَدِيثٍ تُحُدِّثَ» قَالَتْ: نَعَمْ، وَقَعَدَتْ عَائِشَةُ، قَالَتْ: مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوبَ وَبَنِيهِ، {بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ، وَاللَّهُ المُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ} [يوسف: 18]

مسروق بن اجدع حضرت ام رومان رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ جو حضرت عائشہ صدیقہ کی والدہ ماجدہ ہیں کہ جب عائشہ صدیقہ ہمارے گھر میں تھیں اور انہیں بخار آتا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو بات کہی جارہی ہے شاید یہ اسی کے سبب سے ہے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں۔ اس پر حضرت عائشہ صدیقہ اٹھ بیٹھیں اور عرض کی کہ میری اور آپ حضرات کی مثال حضرت یعقوب علیہ السلام اور اُن کے بیٹوں جیسی ہے۔ لہٰذا اللہ ہی سے کی طلبگار ہے ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو۔

4- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الأَبْوَابَ، وَقَالَتْ: هَيْتَ لَكَ} [يوسف:

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جس عورت کے گھر میں تھا اس نے اسے لبھایا کہ اپنا آپا نہ روکے اور دروازے

4691- راجع الحديث: 3388

23] وَقَالَ عِكْرِمَةُ: " هَيْتَ لَكَ بِالحَوْرَانِيَّةِ: هَلُمَّ " وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: »تَعَالَهْ« .

سب بند کر دیئے اور بولی آؤ تمہیں سے کہتی ہوں (پ ۱۲ یوسف ۲۳) عکرمہ کا قول ہے کہ هَيْتَ لَكَ حورانی زبان ہے یعنی ادھر آؤ۔ ابن جبیر کا قول ہے کہ آگے آؤ۔

4692- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: {هَيْتَ لَكَ} [يوسف: 23] . قَالَ: »وَإِنَّمَا نَقْرَؤُهَا كَمَا عُلِّمْنَاهَا« {مَثْوَاهُ} [يوسف: 21] : »مُقَامُهُ« . {وَأَلْفَيَا} [يوسف: 25] : »وَجَدَا« ، {أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ} [الصافات: 69] : »أَلْفَيْنَا« وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ: (بَلْ عَجِبْتُ وَيَسْخَرُونَ)

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا هَيْتَ لَكَ اور فرمایا کہ ہم اسی طرح پڑھتے ہیں جیسا ہمیں سکھایا گیا ہے۔ مَثْوَاهُ اس کے ٹھہرنے کی جگہ ٹھکانا أَلْفَيَا پایا، ملا أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ اور أَلْفَيْنَا اسی سے ہیں حضرت ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) کی قرأت میں بَلْ عَجِبْتَ اور يَسْخَرُوْنَ۔ (سورۂ الصافات) ہیں۔

4693- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا أَبْطَئُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالإِسْلاَمِ، قَالَ: »اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ« فَأَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا العِظَامَ، حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا مِثْلَ الدُّخَانِ، قَالَ اللَّهُ: {فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ} [الدخان: 10] ، قَالَ اللَّهُ: {إِنَّا كَاشِفُو العَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ} [الدخان: 15] ، أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمُ العَذَابُ يَوْمَ القِيَامَةِ؟ وَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ، وَمَضَتِ البَطْشَةُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قریش نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ مانی اور اسلام قبول نہ کیا تو آپ نے اُن کے حق میں یوں دعا کی: اے اللہ! انہیں ایسے طویل قحط میں مبتلا فرما جیسا حضرت یوسف کے زمانہ میں سات سال قحط بھیجا تھا۔ چنانچہ قریش کو ایسے قحط کا سامنا کرنا پڑا کہ سب کچھ تباہ و برباد ہو گیا اور بھوک کے سبب ہڈیاں تک کھانے لگے۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ جب ان میں سے کوئی آسمان کی جانب دیکھتا تو اسے فضا میں دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا (پ ۲۵ الدخان ۱۰) اور اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ترجمہ کنز الایمان: ہم کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں تم پھر وہی کرو گے (پ ۲۵ الدخان ۱۵)۔ ورنہ قیامت میں تو اُن سے عذاب

4693- راجع الحديث: 1007

ہٹایا نہیں جائے گا اور دُخان وبطشہ کے واقعات بھی گزرے ہیں۔

5- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ} [يوسف: 51] وَحَاشَ وَحَاشَى: تَنْزِيهٌ وَاسْتِثْنَاءٌ، {حَصْحَصَ} [يوسف: 51]: وَضَحَ "

فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تو جب اس کے پاس ایلچی آیا کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا پھر اس سے پوچھ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے بیشک میرا رب ان کا فریب جانتا ہے بادشاہ نے کہا اے عورتو تمہارا کیا کام تھا جب تم نے یوسف کا دل لبھانا چاہا بولیں اللہ کو پاکی ہے (پ ۱۲ یوسف ۵۰) حَاشَ اور حَاشَى یہ تنزیہ اور استثناء کے لیے آتے ہیں۔ حَصْحَصَ واضح ہو گیا۔ ظاہر ہو گیا۔

4694- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ القَاسِمِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الحَارِثِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا، لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ، وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ، وَنَحْنُ أَحَقُّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لَهُ: {أَوَلَمْ تُؤْمِنْ، قَالَ: بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي} [البقرة: 260]"

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ انہوں نے سخت زبردست پناہ پکڑی تھی اور اگر اتنے دنوں میں قید میں رہتا جتنے دنوں حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو بلانے والے کی دعوت کو قبول کر لیتا...... اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت ہم یہ اطمینان حاصل کرنے کے زیادہ حقدار ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: فرمایا کیا تجھے یقین نہیں عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے (پ ۳ البقرۃ ۲۶۰)

6- بَابُ قَوْلِهِ: {حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ} [يوسف: 110]

حَتّٰٓی اِذَا اسْتَیْئَسَ الرُّسُلُ کی تفسیر

4695 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

ابن شہاب بن زبیر سے راوی ہیں کہ حضرت

4694- راجع الحديث: 3372

4695- راجع الحديث: 3389

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ لَهُ وَهُوَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ} [يوسف: 110] قَالَ: قُلْتُ: أَكُذِبُوا أَمْ كُذِّبُوا؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: «كُذِّبُوا» قُلْتُ: فَقَدِ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوهُمْ فَمَا هُوَ بِالظَّنِّ؟ قَالَتْ: «أَجَلْ لَعَمْرِي لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا بِذَلِكَ» فَقُلْتُ لَهَا: وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا، قَالَتْ: «مَعَاذَ اللَّهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذَلِكَ بِرَبِّهَا» قُلْتُ: فَمَا هَذِهِ الآيَةُ؟ قَالَتْ: «هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ، وَصَدَّقُوهُمْ فَطَالَ عَلَيْهِمُ البَلاَءُ، وَاسْتَأْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ، وَظَنَّتِ الرُّسُلُ أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ قَدْ كَذَّبُوهُمْ، جَاءَهُمْ نَصْرُ اللَّهِ عِنْدَ ذَلِكَ»

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد باری تعالیٰ: (حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ) کے متعلق پوچھا کہ اس میں لفظ آکُذِّبُوا ہے یا آکُذِبُوا؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کُذِّبُوْ (تشدید کے ساتھ) ہے، میں نے عرض کی کہ انبیائے کرام کو تو یقین تھا کہ قوم نے انہیں جھٹلایا ہے پھر یہاں لفظ ظَنَّ کیوں استعمال کیا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے میری عمر کی قسم، پیغمبروں کو واقعی اس بات کا یقین تھا۔ میں نے عرض کی کہ وَظَنُّوْا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا پڑھنے میں کیا حرج ہے؟ فرمایا: معاذ اللہ! پیغمبر اپنے رب پر ایسا گمان نہیں کر سکتے۔ میں نے عرض کی، تو اس آیت کا پھر صحیح مفہوم کیا ہے؟ فرمایا یہ رسولوں کے پیروکاروں کے بارے میں ہے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی تھی، جب وہ طویل عرصہ تک آزمائش میں مبتلا رہے اور مدد آنے میں تاخیر ہوتی تو جہاں اپنی قوم کے جھٹلانے والوں کے ایمان لانے سے رسول مایوس ہوتے تھے وہاں انہیں یہ گمان بھی گزرنے لگتا تھا کہ کہیں یہ پیروکار بھی جھٹلانے نہ لگ جائیں۔ چنانچہ ایسے وقت پر اللہ تعالیٰ کی مدد آتی تھی۔

4696 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، فَقُلْتُ لَعَلَّهَا كُذِبُوا مُخَفَّفَةً، قَالَتْ: «مَعَاذَ اللَّهِ» نَحْوَهُ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ (اس آیت ۱۱۰) میں شاید لفظ کُذِبُوا بغیر تشدید کے ہے؟ انہوں نے فرمایا: معاذ اللہ! ایسا نہیں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

13- سُورَةُ الرَّعْدِ

سورۂ الرعد

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ} [الرعد: 14]: «مَثَلُ المُشْرِكِ الَّذِي عَبَدَ مَعَ اللَّهِ

ابن عباس کا قول ہے کہ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ مشرک کی مثال جو اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت

4696- راجع الحديث: 3389

إِلَهًا آخَرَ غَيْرَهُ. كَمَثَلِ العَطْشَانِ الَّذِي يَنْظُرُ إِلَى ظِلِّ خَيَالِهِ فِي المَاءِ مِنْ بَعِيدٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَتَنَاوَلَهُ وَلاَ يَقْدِرُ » وَقَالَ غَيْرُهُ: {سَخَّرَ} [التوبة: 79] : »ذَلَّلَ « ، {مُتَجَاوِرَاتٌ} [الرعد: 4] : »مُتَدَانِيَاتٌ « ، وَقَالَ غَيْرُهُ: {المَثُلاَتُ} [الرعد: 6] : »وَاحِدُهَا مَثُلَةٌ، وَهِيَ الأَشْبَاهُ وَالأَمْثَالُ « ،وَقَالَ: {إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا} [يونس: 102] {بِمِقْدَارٍ} [الرعد: 8] : »بِقَدَرٍ « ، يُقَالُ: {مُعَقِّبَاتٌ} [الرعد: 11] : »مَلاَئِكَةٌ حَفَظَةٌ، تُعَقِّبُ الأُولَى مِنْهَا الأُخْرَى، وَمِنْهُ قِيلَ العَقِيبُ، أَيْ عَقَّبْتُ فِي إِثْرِهِ « ، {المِحَالِ} [الرعد: 13] : »العُقُوبَةُ « ، {كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى المَاءِ} [الرعد: 14] : »لِيَقْبِضَ عَلَى المَاءِ « ، {رَابِيًا} [الرعد: 17] : »مِنْ رَبَا يَرْبُو « ، {أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِثْلُهُ} [الرعد: 17] : »المَتَاعُ مَا تَمَتَّعْتَ بِهِ « ، {جُفَاءً} [الرعد: 17] : »يُقَالُ أَجْفَأَتِ القِدْرُ، إِذَا غَلَتْ فَعَلاَهَا الزَّبَدُ، ثُمَّ تَسْكُنُ فَيَذْهَبُ الزَّبَدُ بِلاَ مَنْفَعَةٍ، فَكَذَلِكَ يُمَيِّزُ الحَقَّ مِنَ البَاطِلِ « ، {المِهَادُ} [البقرة: 206] : »الفِرَاشُ « ، {يَدْرَءُونَ} : "يَدْفَعُونَ، دَرَأْتُهُ عَنِّي: دَفَعْتُهُ ". {سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ} [الأنعام: 54] : »أَيْ يَقُولُونَ سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ « ، {وَإِلَيْهِ مَتَابِ} [الرعد: 30] : »تَوْبَتِي « ، {أَفَلَمْ يَيْئَسْ} : »أَفَلَمْ يَتَبَيَّنْ « ، {قَارِعَةٌ} [الرعد: 31] : »دَاهِيَةٌ « ، {فَأَمْلَيْتُ} [الرعد: 32] : »أَطَلْتُ مِنَ المَلِيِّ وَالمِلاَوَةِ، وَمِنْهُ « {مَلِيًّا} [مريم: 46] : »وَيُقَالُ لِلْوَاسِعِ الطَّوِيلِ مِنَ الأَرْضِ مَلًى مِنَ الأَرْضِ « ، {أَشَقُّ} [الرعد: 34] : »أَشَدُّ مِنَ المَشَقَّةِ « ،

کرے اس پیاسے جیسی ہے جسے اپنے خیالات کی دنیا میں کافی دور پانی نظر آئے تو وہ اسے حاصل کرنا چاہے لیکن جس کا وجود ہی نہیں اسے حاصل کہاں سے کرے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ سَخَّرَ تابع کیا۔ مُتَجَاوِرَاتٌ ایک دوسرے کے قریب ہونا۔ الْمَثُلَاتُ اس کا واحد مَثُلَةٌ ہے بمعنی مثیل و نظیر۔ بِمِقْدَارٍ اندازے کے مطابق۔ مُعَقِّبَاتٌ نگران فرشتے جو باری باری آتے ہیں، جیسا کہ کہتے ہیں عَقَّبْتُ فِیْ اَثَرِہٖ میں اس کے پیچھے آیا۔ الْمِحَالُ عذاب، سزا۔ جیسے پانی لینے کے لیے ہاتھ بڑھانا۔ رَابِیًا یہ رَبَا یَرْبُوْا سے بنا ہے یعنی بڑھنے والا۔ الْمَتَاعُ جس سے تو فائدہ حاصل کرے۔ جُفَاءً جھاگ جو ہانڈی کے جوش مارنے پر اوپر آجاتے ہیں اور ٹھنڈے ہونے پر بیٹھ جاتے ہیں چونکہ یہ بیکار چیز ہے اسی طرح حق و باطل میں تمیز کردی جاتی ہے۔ الْمِهَادُ بچھونا۔ بستر۔ یَدْرَءُوْنَ وہ ہٹائیں یہ دَرَأْتُهٗ سے بنا ہے یعنی میں نے اسے ہٹایا۔ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ یعنے فرشتے ان کو سلام کرتے ہیں۔ اِلَیْهِ مَتَابِ میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ اَفَلَمْ یَیْأَسْ کیا وہ مایوس نہ ہوئے، کیا ان پر ظاہر نہ ہوا۔ قَارِعَةٌ دل ہلا دینے والی۔ فَاَمْلَیْتُ میں نے مہلت دی۔ یہ الْمَلِیّ اور الْمُلَاوَةِ سے بنا ہے اور مَلِیًّا بھی اسی سے ہے، چنانچہ لمبی چوڑی زمین کو مَلًی مِّنَ الْاَرْضِ کہتے ہیں۔ اَشَقُّ سخت۔ مشقت۔ مُعَقِّبٌ بدلنے والا۔ مجاہد کا قول ہے کہ مُتَجٰوِرَاتٌ قابل کاشت زمین اور بنجر زمین صِنْوَانٌ ملے ہوئے درخت۔ غَیْرُ صِنْوَانٍ وہ درخت جو دور، دور ہوں، چنانچہ ہر قسم کے درخت ایک ہی پانی سے پلتے ہیں، اسی

{مُعَقِّبَ} [الرعد: 41] : «مُغَيِّرٌ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مُتَجَاوِرَاتٌ} [الرعد: 4] : «طَيِّبُهَا وَخَبِيثُهَا السِّبَاخُ»، {صِنْوَانٌ} [الرعد: 4]: «النَّخْلَتَانِ أَوْ أَكْثَرُ فِي أَصْلٍ وَاحِدٍ»، {وَغَيْرُ صِنْوَانٍ} [الرعد: 4] : «وَحْدَهَا»، {بِمَاءٍ وَاحِدٍ} [الرعد: 4]: «كَصَالِحِ بَنِي آدَمَ وَخَبِيثِهِمْ، أَبُوهُمْ وَاحِدٌ»، {السَّحَابُ الثِّقَالُ} [الرعد: 12] : «الَّذِي فِيهِ المَاءُ»، {كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ} [الرعد: 14]: «إِلَى المَاءِ يَدْعُو المَاءَ بِلِسَانِهِ، وَيُشِيرُ إِلَيْهِ بِيَدِهِ، فَلاَ يَأْتِيهِ أَبَدًا» {فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا} [الرعد: 17] : «تَمْلَأُ بَطْنَ كُلِّ وَادٍ» {زَبَدًا رَابِيًا} [الرعد: 17] : «الزَّبَدُ زَبَدُ السَّيْلِ». {زَبَدٌ مِثْلُهُ} [الرعد: 17]: «خَبَثُ الحَدِيدِ وَالحِلْيَةِ»

طرح سارے نیک اور بد انسانوں کا باپ ایک ہے۔ السَّحَابُ الثِّقَالُ ...... پانی سے بھرے ہوئے بادل كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ زبان سے پانی مانگنا اور لینے کے لیے ہاتھ بڑھانا لیکن کبھی کچھ نہ پانا۔ سَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا ...... نالوں میں اندازے سے پانی بہتا ہے زَبَدًا رَّابِيًا ابھرے ہوئے جھاگ۔ زَبَدُ السَّيْلِ لوہے یا زیورات کی میل۔

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَى وَمَا تَغِيضُ الأَرْحَامُ} [الرعد: 8] {غِيضَ} [هود: 44] : «نُقِصَ»

اَللهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اللہ جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے اور پیٹ جو کچھ گھٹتے بڑھتے ہیں (پ ۱۳ الرعد ۸)

4697 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَفَاتِحُ الغَيْبِ خَمْسٌ لاَ يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ: لاَ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللَّهُ، وَلاَ يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الأَرْحَامُ إِلَّا اللَّهُ، وَلاَ يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي المَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ، وَلاَ تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ، وَلاَ يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غیب کی کنجیاں پانچ ہیں جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا یعنی (۱) اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں کل کیا ہوگا (۲) اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں کہ رحموں میں کیا ہے (۳) اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں کہ بارش کب آئے گی (۴) اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں کہ فلاں شخص کس جگہ مرے گا (۵) اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں کہ قیامت کب قائم ہوگی۔

4697- راجع الحديث: 1039

بسم الله الرحمٰن الرحیم

14- سُورَةُ إِبْرَاهِيمَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {هَادٍ} [الرعد: 7] : «دَاعٍ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {صَدِيدٌ} [إبراهيم: 16]: «قَيْحٌ وَدَمٌ» وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: {اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ} [المائدة: 20]: «أَيَادِيَ اللَّهِ عِنْدَكُمْ وَأَيَّامَهُ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ} [إبراهيم: 34] «رَغِبْتُمْ إِلَيْهِ فِيهِ»، {يَبْغُونَهَا عِوَجًا} [الأعراف: 45]: «يَلْتَمِسُونَ لَهَا عِوَجًا»، {وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ} [إبراهيم: 7] : «أَعْلَمَكُمْ، آذَنَكُمْ» {رَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ} : «هَذَا مَثَلٌ كَفُّوا عَمَّا أُمِرُوا بِهِ» {مَقَامِي} [يونس: 71]: «حَيْثُ يُقِيمُهُ اللَّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ»، {مِنْ وَرَائِهِ} [إبراهيم: 16]: «قُدَّامَهُ جَهَنَّمُ»، {لَكُمْ تَبَعًا} [إبراهيم: 21] : «وَاحِدُهَا تَابِعٌ مِثْلُ غَيَبٍ وَغَائِبٍ» ، {بِمُصْرِخِكُمْ} [إبراهيم: 22] : «اسْتَصْرَخَنِي اسْتَغَاثَنِي» ، {يَسْتَصْرِخُهُ} [القصص: 18] : «مِنَ الصُّرَاخِ» {وَلَا خِلَالٌ} : «مَصْدَرُ خَالَلْتُهُ خِلَالًا، وَيَجُوزُ أَيْضًا جَمْعُ خُلَّةٍ وَخِلَالٍ» ، {اجْتُثَّتْ} [إبراهيم: 26] : «اسْتُؤْصِلَتْ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ ابراہیم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ هَادٍ ہدایت کی طرف بلانے والا۔ مجاہد کا قول ہے کہ صَدِيدٌ کا معنی خون اور پیپ ہے۔ ابن عُیینہ کا قول ہے کہ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ جو نعمتیں تمہارے پاس ہیں انہیں اور ان کے دنوں کو یاد کرو۔ مجاہد کا قول ہے کہ مِنْ كُلِّ مَاسَاَلْتُمُوْهُ...... جن چیزوں کی طرف تم میلان رکھتے ہو۔ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا...... اس میں کجی تلاش کرتے ہو۔ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ ......تمہارے رب نے تمہیں پہلے ہی بتا دیا۔ رَدُّوْا اَيْدِيَهُمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ ...... نافرمانی کرنے والوں کو اپنے سامنے کھڑا کرے گا۔ مِنْ وَرَائِهٖ سامنے سے۔ تَبَعًا اس کا واحد تَابِعٌ ہے جیسے غیب سے غَائِبٌ۔ بِمُصْرِخِكُمْ اس سے اِسْتَصْرَخَنِيْ اس نے میری فریاد رسی، يَسْتَصْرِخُهٗ یہ الصُّرَاخ سے ہے وَلَا خِلَالٌ یہ مصدر ہے خَالَلْتُهٗ کا نیز خِلَالًا بھی ہوسکتا ہے اس کی جمع خُلَّته اور خِلَالٍ ہے۔ اِجْتُثَّتْ جڑ سے اکھاڑا ہوا۔

1- بَابُ قَوْلِهِ:

(كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ)

كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے (پ ۱۳ ابراھیم ۲۴۔۲۵)

4698- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم

4698- راجع الحديث: 61، صحيح مسلم: 7033

أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ تُشْبِهُ أَوْ: كَالرَّجُلِ المُسْلِمِ لاَ يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا، وَلاَ وَلاَ وَلاَ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ" قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ لاَ يَتَكَلَّمَانِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَلَمَّا لَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هِيَ النَّخْلَةُ» فَلَمَّا قُمْنَا قُلْتُ لِعُمَرَ: يَا أَبَتَاهُ، وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكَلَّمَ؟ قَالَ: لَمْ أَرَكُمْ تَكَلَّمُونَ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا، قَالَ عُمَرُ: لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے ایسا درخت بتاؤ جس کی مثال مسلمان مرد جیسی ہو اس کے پتے بھی نہ جھڑتے ہوں اور ہمیشہ اپنا پھل دیتا رہتا ہو، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، لیکن جب میں نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی خاموش ہیں تو مجھے اپنا بولنا پسند نہ آیا جب کسی نے کوئی جواب نہ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے جب ہم آپ کے پاس سے اٹھ گئے تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، ابا جان! خدا کی قسم میرے دل میں یہ بات آئی تھی کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہیں بولنے سے پھر کس چیز نے روکا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے جب آپ حضرات کو بولتے ہوئے نہ دیکھا تو (ادب کے باعث) میں نے بولنا پسند نہ کیا، لہٰذا کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ارتم یہ جواب دیتے تو مجھے فلاں فلاں خوشیوں سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔

2- بَابُ

{يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالقَوْلِ الثَّابِتِ} [إبراهيم: 27]

4699 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "المُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي القَبْرِ: يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ". فَذَلِكَ قَوْلُهُ: {يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر (پ ۱۳ ابراھیم ۲۷)

سعد بن عبیدہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ یہی وہ بات ہے جس کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اللہ

4699- راجع الحديث: 1369

آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ} [إبراهيم: 27]

ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں (پ ۱۳ ابراھیم ۲۷)

3- بَابٌ

{أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا} [إبراهيم: 28] أَلَمْ تَرَ: أَلَمْ تَعْلَمْ؟ كَقَوْلِهِ: {أَلَمْ تَرَ كَيْفَ} [إبراهيم: 24]، {أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا} [البقرة: 243]، {البَوَارُ} [إبراهيم: 28]: الهَلاَكُ، بَارَ يَبُورُ، {قَوْمًا بُورًا} [الفرقان: 18]: هَالِكِينَ"

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی (پ ۱۳ ابراھیم ۲۸) اس اَلَمْ تَرَ کا وہی مطلب ہے جو اَلَمْ تَعْلَمْ - اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ - اَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا ...... میں ہے۔ اَلْبَوَارُ کا مطلب ہلاکت ہے، یہ بَارَ يَبُوْرُ بَوْراً سے ہے۔ قَوْمًا بُوْرًا ہلاک ہونے والے لوگ۔

4700 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، {أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا} [إبراهيم: 28] قَالَ: «هُمْ كُفَّارُ أَهْلِ مَكَّةَ»

عطاء سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا: ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی (پ ۱۳ ابراھیم ۲۸) وہ مکہ مکرمہ والے کافر ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

15- سُورَةُ الحِجْرِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ} [الحجر: 41]: «الحَقُّ يَرْجِعُ إِلَى اللَّهِ وَعَلَيْهِ طَرِيقُهُ»، {لَبِإِمَامٍ مُبِينٍ} [الحجر: 79]: «عَلَى الطَّرِيقِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لَعَمْرُكَ} [الحجر: 72]: «لَعَيْشُكَ»، {قَوْمٌ مُنْكَرُونَ} [الحجر: 62]: «أَنْكَرَهُمْ لُوطٌ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {كِتَابٌ مَعْلُومٌ} [الحجر: 4]: «أَجَلٌ»، {لَوْ مَا تَأْتِينَا} [الحجر: 7]: «هَلَّا تَأْتِينَا»، {شِيَعٌ} [الحجر: 10]: «أُمَمٌ، وَلِلْأَوْلِيَاءِ أَيْضًا شِيَعٌ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {يُهْرَعُونَ} [هود: 78]: «مُسْرِعِينَ».

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الحجر

مجاہد کا قول ہے کہ صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ...... سے وہ برحق راستہ مراد ہے جو سیدھا اللہ کی جانب جاتا ہے۔ لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ راستے پر۔ ابن عباس کا قول ہے لَعَمْرُكَ تمہاری عمر کی قسم۔ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ انہیں اجنبی جانا حضرت لوط نے دوسرے حضرات کا قول ہے کہ كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ مقررہ وقت۔ لَوْمَا تَاْتِيْنَا ...... ہمارے پاس کیوں نہیں لاتا۔ شِيَعٌ اُمتیں اور کبھی اس سے دوست مراد لیتے ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ يُهْرَعُوْنَ جلدی کرنے والے۔ لِلْمُتَوَسِّمِيْنَ دیکھنے والوں کے لیے۔ سَكِرَتْ

{لِلْمُتَوَسِّمِينَ} [الحجر: 75] : «لِلنَّاظِرِينَ» ، {سُكِّرَتْ} [الحجر: 15] : «غُشِّيَتْ» ، {بُرُوجًا} [الحجر: 16] : «مَنَازِلَ لِلشَّمْسِ وَالقَمَرِ» ، {لَوَاقِحَ} [الحجر: 22] : «مَلاَقِحَ مُلْقَحَةً» ، {حَمَإٍ} [الحجر: 26] : «جَمَاعَةُ حَمْأَةٍ، وَهُوَ الطِّينُ المُتَغَيِّرُ، وَالمَسْنُونُ المَصْبُوبُ» ، {تَوْجَلْ} [الحجر: 53] : «تَخَفْ» ، {دَابِرَ} [الأنعام: 45] : «آخِرَ» {لَبِإِمَامٍ مُبِينٍ} [الحجر: 79] : «الإِمَامُ كُلُّ مَا ائْتَمَمْتَ وَاهْتَدَيْتَ بِهِ» ، {الصَّيْحَةُ} [هود: 67] : «الهَلَكَةُ»

ڈھانپ دی گئیں۔ بُرُوْجًا سورج اور چاند کی منزلیں۔ لَوَاقِحَ اور مَلَاقِحَ سے مراد ہے ملحقہ کی جگہ۔ حَمَإٍ یہ حَمْأَةٍ کی جمع ہے یعنی کیچڑ مَسْنُوْنَ سیاہ رنگ۔ تَوْجَلْ ڈر۔ دَابِرَ آخری۔ لَبِاِمَامٍ ...... ہر وہ چیز جس کی اقتدا کی جائے اور راہ راست دکھائے۔ الصَّيْحَةُ ہلاکت تباہی۔

1- بَابُ قَوْلِهِ: {إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ} [الحجر: 18]

4701 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا قَضَى اللَّهُ الأَمْرَ فِي السَّمَاءِ، ضَرَبَتِ المَلاَئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ، كَالسِّلْسِلَةِ عَلَى صَفْوَانٍ - قَالَ عَلِيٌّ: وَقَالَ غَيْرُهُ: صَفْوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذَلِكَ - فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ، قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ، قَالُوا لِلَّذِي قَالَ: الحَقَّ، وَهُوَ العَلِيُّ الكَبِيرُ، فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُو السَّمْعِ، وَمُسْتَرِقُو السَّمْعِ هَكَذَا وَاحِدٌ فَوْقَ آخَرَ - وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ، وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدِهِ اليُمْنَى، نَصَبَهَا بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ - فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ المُسْتَمِعَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ بِهَا إِلَى صَاحِبِهِ فَيُحْرِقَهُ، وَرُبَّمَا لَمْ يُدْرِكْهُ حَتَّى يَرْمِيَ بِهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ، إِلَى الَّذِي هُوَ

إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمانی فرشتوں کو کوئی حکم دیتا ہے تو وہ عاجزی کی وجہ سے اپنے پروں کو مارنے لگتے ہیں جیسے زنجیر کو صاف پتھر پہ مارا جائے۔ علی بن مدینی کا بیان ہے کہ سفیان بن عیینہ کے سوا اور راویوں نے صَفْوَانٌ کہا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس حکم کو نافذ فرما دیتا ہے۔ جب ان کی دلوں سے کچھ ڈر کم ہوتا ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ جواب دیتے ہیں کہ جو کچھ اس نے فرمایا وہ حق ہے اور وہی بلند و برتر ہے پھر بات چرانے والے شیطان چوری چھپے سننے کی کوشش کرتے ہیں اور چوری چھپے سننے کے لیے شیطان یوں اوپر تلے رہتے ہیں۔ چنانچہ سفیان نے اپنے سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کو کھول کر اور نیچے اوپر کر کے دکھایا۔ چنانچہ بعض اوقات تو ایسا

4701- سنن ابو داؤد: 3989، سنن ترمذی: 3223، سنن ابن ماجہ: 194

أَسْفَلَ مِنْهُ، حَتَّى يُلْقُوهَا إِلَى الأَرْضِ - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى الأَرْضِ - فَتُلْقَى عَلَى فَمِ السَّاحِرِ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ، فَيُصَدَّقُ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، يَكُونُ كَذَا وَكَذَا، فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا؟ لِلْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ " حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: «إِذَا قَضَى اللَّهُ الأَمْرَ»، وَزَادَ «وَالكَاهِنِ».

ہوتا ہے کہ سننے والے شیطان کو چنگاری جالگتی ہے اور وہ جل جاتا ہے، اس سے پہلے کہ وہ اس بات کو اپنے ساتھ والے کو بتائے اور بعض اوقات چنگاری لگنے سے پہلے وہ اپنے قریب والے شیطان کو جو اس کے نیچے ہوتا ہے، بتا چکا ہوتا ہے اور اس طرح وہ بات زمین تک پہنچا دی جاتی ہے یا سفیان نے کہا کہ زمین تک آ پہنچتی ہے۔ پھر وہ جادوگر کے منہ میں ڈالی جاتی ہے۔ پھر وہ ایک کے ساتھ سو جھوٹ اپنی جانب سے ملاتا ہے۔ اس پر لوگ اس کی تصدیق کر کے کہنے لگتے ہیں کہ کیا اس نے فلاں دن ہمیں نہیں بتایا تھا کہ فلاں بات یوں ہوگی، چنانچہ ہم نے اس کی بات کو صحیح پایا حالانکہ یہ وہی بات تھی جو آسمان سے چوری چھپے سن گئی تھی۔

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، عکرمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم فرماتا ہے اور اس میں کاہن کا لفظ زیادہ کیا۔

4701م- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، فَقَالَ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: «إِذَا قَضَى اللَّهُ الأَمْرَ»، وَقَالَ: «عَلَى فَمِ السَّاحِرِ» قُلْتُ لِسُفْيَانَ: أَأَنْتَ سَمِعْتَ عَمْرًا؟ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِنَّ إِنْسَانًا رَوَى عَنْكَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَيَرْفَعُهُ أَنَّهُ قَرَأَ: «فُرِّغَ»، قَالَ سُفْيَانُ: هَكَذَا قَرَأَ عَمْرٌو، فَلاَ أَدْرِي سَمِعَهُ هَكَذَا أَمْ لاَ، قَالَ سُفْيَانُ: وَهِيَ قِرَاءَتُنَا"

سفیان، عمرو، عکرمہ حضرت ابوہریرہ سے راوی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم فرماتا ہے اور کہا کہ جادوگر کے منہ میں۔ چنانچہ میں (علی بن عبداللہ) نے سفیان سے کہا کہ کیا اسے آپ نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے سنا ہے؟ جواب دیا، ہاں میں نے سفیان سے کہا کہ ایک شخص نے آپ سے بواسطہ عمرو بن دینار، عکرمہ اور حضرت ابوہریرہ کے مرفوعاً روایت کی ہے اور اس میں لفظ فُرِّغَ پڑھا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے اسی طرح پڑھا تھا، لہٰذا مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے اسی طرح سنا تھا یا نہیں۔ سفیان کہتے ہیں کہ ہم تو اسی طرح پڑھتے ہیں۔

2- بَابُ قَوْلِهِ: {وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الحِجْرِ المُرْسَلِينَ} [الحجر: 80]

4702 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِ الحِجْرِ: «لاَ تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلاَءِ القَوْمِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلاَ تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ»

وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ اصحاب حجر کی جگہ ہے۔ تم میں سے کوئی ان کی جگہ میں نہ جائے مگر روتا ہوا۔ اگر تم رو نہیں سکتے تو اس جگہ میں نہ جانا، مبادا جو عذاب ان پر آیا تھا وہ تم پر نازل نہ ہو یا کہیں تم اس عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤ جس میں وہ مبتلا ہو گئے تھے۔

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ المَثَانِي وَالقُرْآنَ العَظِيمَ} [الحجر: 87]

4703 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ المُعَلَّى، قَالَ: مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُصَلِّي، فَدَعَانِي فَلَمْ آتِهِ حَتَّى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ، فَقَالَ: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنِي؟» فَقُلْتُ: كُنْتُ أُصَلِّي، فَقَالَ: " أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ} [الأنفال: 24] ثُمَّ قَالَ: «أَلاَ أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي القُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ المَسْجِدِ» فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ مِنَ المَسْجِدِ فَذَكَّرْتُهُ،

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں (پ ۱۴ الحجر ۸۷)

حضرت ابو سعید معلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس سے نبی کریم ﷺ گزرے جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ پس آپ نے مجھے بلایا لیکن میں آپ کی بارگاہ میں حاضر نہ ہوا۔ جب میں نے نماز پڑھ لی تو حاضرِ خدمت ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس آنے سے تمہیں کس چیز نے روکا تھا؟ میں نے عرض کی کہ حضور میں نماز پڑھ رہا تھا۔ ارشاد ہوا، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو (پ ۹ ابراہیم ۲۴) پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تمہیں قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت نہ بتادوں، اس سے پہلے کہ میں مسجد سے باہر نکلوں۔ پھر نبی

4702- راجع الحديث: 433

4703- راجع الحديث: 4474,1458

فَقَالَ: «الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ. هِيَ السَّبْعُ المَثَانِي، وَالقُرْآنُ العَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ»

کریم ﷺ باہر نکلنے کے لیے جانے لگے تو میں نے یہ بات یاد کروائی، تو آپ نے فرمایا کہ وہ سورت الحمد للہ رب العالمین (یعنی سورۃ الفاتحہ) ہی سبع مثانی اور قرآنِ عظیم ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا۔

4704 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ المَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أُمُّ القُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ المَثَانِي وَالقُرْآنُ العَظِيمُ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ام القرآن (یعنی سورۃ الفاتحہ) ہی سبع مثانی (سات آیتوں والی سورت) اور قرآن عظیم ہے۔

4- بَابُ قَوْلِهِ:

الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ کی تفسیر

{الَّذِينَ جَعَلُوا القُرْآنَ عِضِينَ} [الحجر: 91] {المُقْتَسِمِينَ} [الحجر: 90]: «الَّذِينَ حَلَفُوا، وَمِنْهُ» {لاَ أُقْسِمُ} [القيامة: 1]: «أَيْ أُقْسِمُ، وَتُقْرَأُ» (لَأُقْسِمُ)، {وَقَاسَمَهُمَا} [الأعراف: 21]: «حَلَفَ لَهُمَا وَلَمْ يَحْلِفَا لَهُ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {تَقَاسَمُوا} [النمل: 49]: «تَحَالَفُوا»

ترجمہ کنز الایمان: جنہوں نے کلامِ الٰہی کو تِکّے بوٹی کر لیا (پ ۱۴ الحجر ۹۱) اَلْمُقْتَسِمِيْنَ وہ لوگ جنہوں نے قسمیں کھائی ہیں۔ اسی سے لَآ اُقْسِمُ ہے جس کا مطلب ہے کہ میں قسم کھاتا ہوں یہ لَاُقْسِمُ پڑھا جاتا ہے۔ قَاسَمَهُمَا شیطان نے ان دونوں کے سامنے قسم کھائی۔ ان دونوں نے شیطان سے قسم نہیں کھائی تھی۔ مجاہد کا قول ہے کہ تَقَاسَمُوْا سے مراد ہے انہوں نے حلف اٹھایا۔

4705 - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: {الَّذِينَ جَعَلُوا القُرْآنَ عِضِينَ} [الحجر: 91] قَالَ: «هُمْ أَهْلُ الكِتَابِ جَزَّءُوهُ أَجْزَاءً، فَآمَنُوا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ»

ارشادِ باری تعالیٰ: ترجمہ کنز الایمان: جنہوں نے کلامِ الٰہی کو تِکّے بوٹی کر لیا (پ ۱۴ الحجر ۹۱) کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ اہل کتاب ہیں جنہوں نے اللہ کی کتاب کے ٹکڑے بنا لیے ہیں کہ کچھ حصے کو مانتے ہیں اور دوسرے کچھ کا انکار کرتے ہیں۔

4706 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنِ

ارشادِ ربانی: ترجمہ کنز الایمان: جیسا ہم نے

4704- سنن ابوداؤد: 1457، سنن ترمذی: 3124

4705- راجع الحدیث: 3945

4706- راجع الحدیث: 3945

الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، {كَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ} [الحجر: 90] قَالَ: «آمَنُوا بِبَعْضٍ وَكَفَرُوا بِبَعْضٍ، اليَهُودُ وَالنَّصَارَى»

بانٹنے والوں پر اتارا (پ ۱۴ الحجر ۹۰) کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو کتاب الٰہی کے بعض حصے پر ایمان لاتے اور بعض کا انکار کرتے وہ یہودی ونصاریٰ ہیں۔

5- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ اليَقِينُ} [الحجر: 99] قَالَ سَالِمٌ: "اليَقِينُ: المَوْتُ"

وَاعْبُدْ رَبَّكَ کی تفسیر

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ترجمہ کنز الایمان: اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت میں رہو (پ ۱۴ الحجر ۹۹) سالم کا قول ہے کہ اَلْيَقِيْنُ سے یہاں موت مراد ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

16- سُورَةُ النَّحْلِ

{رُوحُ القُدُسِ} [النحل: 102]: «جِبْرِيلُ» {نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الأَمِينُ} [الشعراء: 193]، {فِي ضَيْقٍ} [النحل: 127]: " يُقَالُ: أَمْرٌ ضَيْقٌ وَضَيِّقٌ، مِثْلُ هَيْنٍ وَهَيِّنٍ، وَلَيْنٍ وَلَيِّنٍ، وَمَيْتٍ وَمَيِّتٍ " قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {تَتَفَيَّأُ ظِلاَلُهُ}: «تَتَهَيَّأُ»، {سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا} [النحل: 69]: «لاَ يَتَوَعَّرُ عَلَيْهَا مَكَانٌ سَلَكَتْهُ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {فِي تَقَلُّبِهِمْ} [النحل: 46]: «اخْتِلاَفِهِمْ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {تَمِيدُ} [النحل: 15]: «تَكَفَّأُ»، {مُفْرَطُونَ} [النحل: 62]: «مَنْسِيُّونَ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {فَإِذَا قَرَأْتَ القُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ} [النحل: 98]: «هَذَا مُقَدَّمٌ وَمُؤَخَّرٌ، وَذَلِكَ أَنَّ الِاسْتِعَاذَةَ قَبْلَ القِرَاءَةِ، وَمَعْنَاهَا الِاعْتِصَامُ بِاللَّهِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {تُسِيمُونَ} [النحل: 10]: «تَرْعَوْنَ شَاكِلَتِهِ» نَاحِيَتِهِ «، {قَصْدُ السَّبِيلِ} [النحل: 9]:

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ النحل

رُوْحُ الْقُدُوس اور نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ دونوں سے جبرئیل علیہ السلام مراد ہیں۔ فِيْ ضَيْقٍ جیسے کہ کہتے ہیں اَمْرٌ ضَيْقٌ چنانچہ ضَيْقٌ اور ضَيِّقٌ اسی طرح ہم معنی ہیں جیسے هَيْنٍ اور هَيِّنٍ یا لَيْنٍ اور لَيِّنٍ یا مَيْتٍ اور مَيِّتٍ ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ اُن کے اختلاف میں۔ مجاہد کا قول ہے کہ تَمِيْدُ جھک جانا۔ مُفْرَطُوْنَ بھلائے گئے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ میں عبارت آگے پیچھے ہوگئی ہے کیونکہ تعوذ تو قرآن کریم پڑھنے سے پہلے ہے اور اس کا مطلب اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑنا ہے ابن عباس کا قول ہے کہ تُسِيْمُوْنَ چراتے ہو۔ شَاكِلَتِهٖ اپنے اپنے طریقے پر قَصْدُ السَّبِيْلِ بیان کرنا۔ الدِّفْءٌ وہ چیز جس سے گرمی حاصل کی جائے۔ تُرِيْحُوْنَ شام کو۔ تَسْرَحُوْنَ صبح کو بِشِقِّ یعنی مشقت کے ساتھ عَلٰى تَخَوُّفٍ نقصان اٹھا کر۔ الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً یہ

»الْبَيَانُ الدِّفْءُ مَا اسْتَدْفَأْتَ« ، {تُرِيحُونَ} [النحل: 6] : »بِالْعَشِيِّ« ،وَ {تَسْرَحُونَ} [النحل: 6] : »بِالْغَدَاةِ« ، {بِشِقِّ} [النحل: 7] : »يَعْنِي الْمَشَقَّةَ« ، {عَلَى تَخَوُّفٍ} [النحل: 47] : »تَنَقُّصٍ« ، {الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً} [النحل: 66] : "وَهِيَ تُؤَنَّثُ وَتُذَكَّرُ، وَكَذَلِكَ: النَّعَمُ الْأَنْعَامُ جَمَاعَةُ النَّعَمِ "، أَكْنَانٌ: »وَاحِدُهَا كِنٌّ مِثْلُ حِمْلٍ وَأَحْمَالٍ« ، {سَرَابِيلَ} [النحل: 81] : »قُمُصٌ« . {تَقِيكُمُ الْحَرَّ} [النحل: 81] »وَأَمَّا« {سَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ} [النحل: 81] : »فَإِنَّهَا الدُّرُوعُ« ، {دَخَلًا بَيْنَكُمْ} [النحل:92]: »كُلُّ شَيْءٍ لَمْ يَصِحَّ فَهُوَ دَخَلٌ« قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {حَفَدَةً} [النحل: 72] : »مَنْ وَلَدَ الرَّجُلُ، السَّكَرُ مَا حُرِّمَ مِنْ ثَمَرَتِهَا، وَالرِّزْقُ الْحَسَنُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ« وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، »عَنْ صَدَقَةَ« ، {أَنْكَاثًا} [النحل: 92] : »هِيَ خَرْقَاءُ، كَانَتْ إِذَا أَبْرَمَتْ غَزْلَهَا نَقَضَتْهُ« وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: »الْأُمَّةُ مُعَلِّمُ الْخَيْرِ، وَالْقَانِتُ الْمُطِيعُ«

مذکورہ مؤنث دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے یعنی النَّعَمُ اور اس کی جمع الْأَنْعَامُ ہے سَرَابِيل قمیص۔ تَقِيكُمُ الْحَرَّ یہ قمیص ہیں اور تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ میں زرہیں ہیں۔ دَخَلًا بَيْنَكُمْ جو چیز درست نہ ہو۔ ابنِ عباس کا قول ہے کہ حَفَدَةً سے آدمی کی اولاد مراد ہے۔ السَّكَرُ جو نشہ لانے کی وجہ سے حرام ہے اور رزقِ حسن کو اللہ تعالیٰ نے حلال فرمایا ہے۔ ابن عیینہ کا قول ہے جو صدقہ سے نقل کیا گیا کہ أَنْكَاثًا ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ یہ خرقاء نامی عورت تھی جو سارا دن سوت کاتتی اور شام کے وقت توڑ کر پھینک دیتی۔ ابن مسعود کا قول ہے کہ الْأُمَّةُ...... سے مراد ہے لوگوں کو نیکی کی باتیں سکھانے والا۔ لَقَانِتٌ سے فرمانبردار مراد ہے۔

1- بَابُ قَوْلِهِ: {وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ} [النحل: 70]

وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ کی تفسیر

4707- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْوَرُ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو: »أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ، وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہ رسول اللہ ﷺ یوں دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں بخل سے، سستی سے انتہائی عمر سے، عذابِ قبر سے، دجّال کے فتنے سے اور زندگی و موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ آمین۔

4707- راجع الحدیث: 2823، صحیح مسلم: 6815

وَالْمَمَاتِ«

بسم الله الرحمن الرحیم

17- سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

1- بَابٌ

4708- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَالكَهْفِ، وَمَرْيَمَ: إِنَّهُنَّ مِنَ العِتَاقِ الأُوَلِ، وَهُنَّ مِنْ تِلاَدِي {فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ} " قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »يَهُزُّونَ« وَقَالَ غَيْرُهُ: "نَغَضَتْ سِنُّكَ: أَيْ تَحَرَّكَتْ"

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ بنی اسرائیل

باب

آدم، شعبہ، ابواسحاق، عبدالرحمٰن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن مسعود کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل الکھف اور مریم تینوں ایسی سورتوں میں سے ہیں جو فصاحت و بلاغت سے بھرپور ہیں اور کہ میں نے انہیں زبانی یاد کرلیا تھا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ فَسَيُنْغِضُونَ جلد اپنے سر ہلائیں گے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ نَغَضَتْ سِنُّكَ یعنی تیرا دانت ہل گیا۔

2- بَابٌ

{وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ} [الإسراء: 4]: »أَخْبَرْنَاهُمْ أَنَّهُمْ سَيُفْسِدُونَ، وَالقَضَاءُ عَلَى وُجُوهٍ« ، {وَقَضَى رَبُّكَ} [الإسراء: 23]: »أَمَرَ رَبُّكَ، وَمِنْهُ الحُكْمُ« . {إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ} [يونس: 93]، "وَمِنْهُ: الخَلْقُ". {فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ}: »خَلَقَهُنَّ« ، {نَفِيرًا} [الإسراء: 6]: »مَنْ يَنْفِرُ مَعَهُ« . {وَلِيُتَبِّرُوا} [الإسراء: 7]: »يُدَمِّرُوا« . {مَا عَلَوْا} [الإسراء: 7]، {حَصِيرًا} [الإسراء: 8]: "مَحْبِسًا: مَحْصَرًا". حَقَّ: »وَجَبَ«، {مَيْسُورًا} [الإسراء: 28]: »لَيِّنًا« ، {خِطْئًا} [النساء: 92]: »إِثْمًا، وَهُوَ اسْمٌ مِنْ خَطِئْتَ، وَالخَطَأُ مَفْتُوحٌ مَصْدَرُهُ مِنَ الإِثْمِ، خَطِئْتُ بِمَعْنَى أَخْطَأْتُ تَخْرِقَ تَقْطَعَ« ، {وَإِذْ هُمْ نَجْوَى}

باب

وَقَضَيْنَا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ہم نے بنی اسرائیل کو خبر دی کہ جلد وہ فساد کریں گے اور الْقَضَآءُ کے کئی معنی آئے ہیں یعنی: وَقَضٰى رَبُّكَ جیسے فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ میں۔ نَفِيْرًا وہ لوگ جنگ کے لیے ساتھ نکلیں۔ وَلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا جن شہروں پر غالب آئیں انہیں برباد کردیں۔ حَصِيْرًا جیل خانہ۔ فَحَقَّ ثابت ہوا۔ واجب ہوا۔ مَيْسُوْرًا نرم۔ خِطَاءً گناہ، یہ خَطِئْتُ اور الْخَطَاءُ سے مفتوح اسم مصدر ہے بمعنی گناہ اور خَطِئْتُ بمعنی اَخْطَاتُ ہے۔ تَخْرِقَ تو کاٹتا ہے۔ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰى یہ نَاجَيْتُ کا مصدر ہے اور اس کے ساتھ ان کی عادت بیان کی یعنی وہ مشورہ کرتے ہیں۔ رُفَاتًا ایندھن بنا دینا۔ وَاسْتَفْزِزْ ہلکا کردیا بِخَيْلِكَ اپنے سواروں

4708- انظر الحدیث: 4994,4739

[الإسراء: 47]: "مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتُ، فَوَصَفَهُمْ بِهَا، وَالمَعْنَى: يَتَنَاجَوْنَ"، {رُفَاتًا} [الإسراء: 49]: »حُطَامًا« . {وَاسْتَفْزِزْ} [الإسراء: 64]: »اسْتَخِفَّ« . {بِخَيْلِكَ} [الإسراء: 64]: "الفُرْسَانِ، وَالرَّجْلُ: وَالرِّجَالُ، الرَّجَّالَةُ، وَاحِدُهَا رَاجِلٌ، مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ، وَتَاجِرٍ وَتَجْرٍ". {حَاصِبًا} [الإسراء: 68]: "الرِّيحُ العَاصِفُ، وَالحَاصِبُ أَيْضًا: مَا تَرْمِي بِهِ الرِّيحُ"، وَمِنْهُ: {حَصَبُ جَهَنَّمَ} [الأنبياء: 98]: "يُرْمَى بِهِ فِي جَهَنَّمَ، وَهُوَ حَصَبُهَا، وَيُقَالُ: حَصَبَ فِي الأَرْضِ ذَهَبَ، وَالحَصَبُ: مُشْتَقٌّ مِنَ الحَصْبَاءِ وَالحِجَارَةِ". {تَارَةً} [الإسراء: 69]: »مَرَّةً، وَجَمَاعَتُهُ تِيَرَةٌ وَتَارَاتٌ« . {لَأَحْتَنِكَنَّ} [الإسراء: 62]: "لَأَسْتَأْصِلَنَّهُمْ، يُقَالُ: احْتَنَكَ فُلاَنٌ مَا عِنْدَ فُلاَنٍ مِنْ عِلْمٍ اسْتَقْصَاهُ". {طَائِرَهُ} [الإسراء: 13]: »حَظَّهُ« قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »كُلُّ سُلْطَانٍ فِي القُرْآنِ فَهُوَ حُجَّةٌ« . {وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ} [الإسراء: 111]: »لَمْ يُحَالِفْ أَحَدًا«

سے۔ اَلرَّجْلِ پیدلوں سے، اس کا واحد رَاجِلٌ ہے، جیسے صَحْبٍ آندھی اور وہ ہوا جو چیزوں کو اڑا کر لاتی ہے اور حَصَبُ جَهَنَّمَ ...... اور اسی سے ہے یعنی وہ جہنم میں پھینکے جائیں گے اور یہی اس کا کوڑا کرکٹ ہوں گے، یہ بھی کہتے ہیں کہ حَصَبَ فِي الْأَرْضِ وہ زمین میں دھنس گیا اور یہ اَلحَصْبَاءِ سے بھی مشتق ہے بمعنی پتھر، سنگریزے، تَارَةً ایک دفعہ، اس کی جمع تِيَرَةٌ اور تَارَاتٌ ہے۔ لَأَحْتَنِكَنَّ ضرور جڑ سے اکھاڑ دو گے، یہ بھی کہتے ہیں کہ اَحْتَنَكَ فُلَانٌ مَا عِنْدَ فُلَانٍ ...... یعنی فلاں نے فلاں کے متعلق تمام معلومات حاصل کرلیں۔ طَائِرَهٗ اس کی قسمت۔ ابن عباس کا قول ہی کہ قرآن کریم میں جتنی جگہ میں سُلْطَانٍ کا لفظ ہے اس سے حجت اور دلیل مراد ہے۔ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ ...... کمزوری کے سبب کسی کو دوست بنانا۔

3- بَابُ قَوْلِهِ: {أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ المَسْجِدِ الحَرَامِ} [الإسراء: 1]

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واقعہ معراج

4709 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ ابْنُ المُسَيِّبِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: "أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ، وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ

سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ شبِ معراج جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیت المقدس میں رونق افروز ہوئے تو آپ کی خدمت میں ایک پیالہ دودھ کا اور ایک شراب کا پیش کیا گیا۔ جب آپ نے اُن دونوں کی طرف توجہ فرمائی تو دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی کہ

4709- صحیح مسلم: 5208، سنن نسائی: 5673

اللَّبَنَ، قَالَ جِبْرِيلُ: الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ، لَوْ أَخَذْتَ الخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ"

سب تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جس نے آپ کی طرف فطرت رہنمائی فرمائی، اگر آپ شراب کا پیالہ اختیار فرماتے تو آپ کی امت گمراہ ہوجاتی۔

4710- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الحِجْرِ فَجَلَّى اللَّهُ لِي بَيْتَ المَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ» زَادَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، «لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ حِينَ أُسْرِيَ بِي إِلَى بَيْتِ المَقْدِسِ» نَحْوَهُ. {قَاصِفًا} [الإسراء: 69]: «رِيحٌ تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ»

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قریش نے مجھے جھٹلایا تو میں مقام حجر میں چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے لیے ظاہر فرما دیا، پس جو علامات وہ معلوم کرتے اس کی طرف دیکھ کر انہیں بتاتا رہا۔ یعقوب بن ابراہیم کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ جب قریش نے مجھے اس سیر کے متعلق جھٹلایا جو مجھے بیت المقدس تک کروائی گئی تھی، پھر باقی حدیث اُسی طرح بیان کی۔ قَاصِفًا وہ آندھی جو ہر چیز کو تباہ کر دیتی ہے۔

4- بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ} [الإسراء: 70]

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ کی تفسیر

« كَرَّمْنَا وَأَكْرَمْنَا وَاحِدٌ »، {ضِعْفَ الحَيَاةِ} [الإسراء: 75]: «عَذَابَ الحَيَاةِ»، {وَضِعْفَ المَمَاتِ} [الإسراء: 75]: «عَذَابَ المَمَاتِ»، {خِلاَفَكَ} [الإسراء: 76]: «وَخَلْفَكَ سَوَاءٌ»، {وَنَأَى} [الإسراء: 83]: «تَبَاعَدَ»، {شَاكِلَتِهِ} [الإسراء: 84]: «نَاحِيَتِهِ، وَهِيَ مِنْ شَكْلِهِ»، {صَرَّفْنَا} [الإسراء: 41]: «وَجَّهْنَا»، {قَبِيلًا} [الإسراء: 92]: " مُعَايَنَةً وَمُقَابَلَةً، وَقِيلَ: القَابِلَةُ لِأَنَّهَا مُقَابِلَتُهَا وَتَقْبَلُ وَلَدَهَا "، {خَشْيَةَ الإِنْفَاقِ} [الإسراء: 100]: " أَنْفَقَ الرَّجُلُ:

كَرَّمْنَا اور اَكْرَمْنَا ہم معنی ہیں۔ ضِعْفَ الْحَيَاةِ زندگی کا عذاب اور ضِعْفَ الْمَمَاةِ سے موت کا عذاب مراد ہے۔ خِلَافَكَ اور خَلْفَكَ ایک ہیں یعنی تیرے پیچھے۔ شَاكِلَتِهٖ اپنے طریقے پر، یہ شَكْلِهٖ سے ہے صَرَّفْنَا واضح کیا۔ قَبِيْلًا سامنے، روبرو، بعض حضرات نے اسے اَلْقَابِلَةُ سے بتایا ہے کیونکہ دائی سامنے ہوتی اور بچہ جناتی ہے۔ اَلْاِنْفَاق تنگ دست ہوجانا۔ نَفَقَ الشَّيْءُ جب کوئی چیز چلی جائے۔ قَتُوْرًا بخیل، کنجوس۔ لِلْاَذْقَانِ ٹھوڑی، جہاں دونوں جبڑے ملتے ہیں، اس کا واحد ذَقَنٌ

4710- راجع الحدیث: 3886

أَمْلَقَ، وَنَفِقَ الشَّيْءُ ذَهَبَ ". {قَتُورًا} [الإسراء: 100] : »مُقَتِّرًا « ، {لِلأَذْقَانِ} [الإسراء: 107] : »مُجْتَمَعُ اللَّحْيَيْنِ وَالوَاحِدُ ذَقَنٌ « وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مَوْفُورًا} [الإسراء: 63] : »وَافِرًا « ، {تَبِيعًا} [الإسراء: 69] : »ثَائِرًا « وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »نَصِيرًا « ، {خَبَتْ} [الإسراء: 97] : »طَفِئَتْ « وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لاَ تُبَذِّرْ} [الإسراء: 26] : »لاَ تُنْفِقْ فِي البَاطِلِ « ، {ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ} [الإسراء: 28] : »رِزْقٍ « ، {مَثْبُورًا} [الإسراء: 102] : »مَلْعُونًا « ، {لاَ تَقْفُ} [الإسراء: 36] : »لاَ تَقُلْ « ، {فَجَاسُوا} [الإسراء: 5] : " تَيَمَّمُوا، يُزْجِي الفُلْكَ يُجْرِي الفُلْكَ، {يَخِرُّونَ لِلأَذْقَانِ} [الإسراء: 107] : »لِلْوُجُوهِ «

ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ مَوْفُوْراً سے وافر مراد ہے۔ تَبِيْعًا بدلہ لینے والا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ لَا تُبَذِّرْ سے مراد ہے کہ برے کاموں میں خرچ نہ کر۔ ابْتِغَاءِ رَحْمَةٍ حلال روزی کی تلاش میں۔ مَثْبُوْراً لعنت کیا گیا۔ لَاتَقْفُ نہ کہہ۔ فَجَاسُوْا ارادہ کیا۔ یُزْجِیْ الْفُلْكَ...... کشتی کو چلاتا ہے۔ يَخِرُّوْنَ لِلْأَذْقَانِ منہ کے بل گرنا۔ (سجدے میں)۔

000- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا} [الإسراء: 16] الآيَةَ

وَإِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ کی تفسیر

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں اس کے خوشحالوں پر احکام بھیجتے ہیں پھر وہ اس میں بے حکمی کرتے ہیں تو اس پر بات پوری ہوجاتی ہے تو ہم اسے تباہ کرکے برباد کردیتے ہیں (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۱۶)

4711 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: " كُنَّا نَقُولُ لِلْحَيِّ إِذَا كَثُرُوا فِي الجَاهِلِيَّةِ: أَمِرَ بَنُو فُلاَنٍ " حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ: »أَمَرَ «

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دور جاہلیت میں جب کسی قبیلے کے لوگ بہت زیادہ ہوجاتے تو ہم کہا کرتے۔ اَمِرَ بَنُو فُلَانٍ... یعنی بنو فلاں بہت زائد ہوگئے۔ حمیدی نے سفیان بن عیینہ سے جو روایت کی اس میں بھی امر ہے۔

5- بَابُ

{ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا} [الإسراء: 3]

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اے ان کی اولاد جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا بیشک وہ بڑا شکر گزار بندہ تھا (پ

4712 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَشَ مِنْهَا نَهْشَةً، ثُمَّ قَالَ: "أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَهَلْ تَدْرُونَ مِمَّ ذَلِكَ؟ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ البَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ، فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الغَمِّ وَالكَرْبِ مَا لاَ يُطِيقُونَ وَلاَ يَحْتَمِلُونَ، فَيَقُولُ النَّاسُ: أَلاَ تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ، أَلاَ تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: عَلَيْكُمْ بِآدَمَ، فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَيَقُولُونَ لَهُ: أَنْتَ أَبُو البَشَرِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ المَلاَئِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ آدَمُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ اليَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ، إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ، وَقَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَضِبَ اليَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ

۱۵ بنی اسرائیل ۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں گوشت لایا گیا، چنانچہ ایک دستی اٹھا کر آپ کی خدمت میں پیش کی گئی کیونکہ دستی کا گوشت آپ کو بہت مرغوب تھا۔ پس آپ نے اس میں سے تناول فرمایا اور اس کے بعد ارشاد ہوا کہ بروز قیامت سب لوگوں کا سردار میں ہوں۔ کیا تم اس کا سبب جانتے ہو؟ سنو! اگلے پچھلے تمام انسانوں کو ایک ہی میدان میں جمع کرلیا جائے گا، جو ایسا ہوگا کہ پکارنے والے کی آواز سن سکیں گے اور سب کو دیکھ سکیں گے اور سورج لوگوں کے اتنا نزدیک آجائے گا کہ گرمی کی شدت سے تڑپنے لگیں گے اور وہ برداشت سے باہر ہوجائے گی تو لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ کیا تم اپنی حالت نہیں دیکھتے؟ پھر تم ایسی ہستی کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے پاس تمہاری شفاعت کرے؟ چنانچہ لوگ دوسروں سے کہیں گے کہ تمہیں حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں جانا چاہیے۔ پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص دستِ قدرت سے بنایا ہے آپ کے اندر اس نے اپنی طرف کی روح پھونکی تھی اور اس نے فرشتوں کو حکم فرمایا تو انہوں نے آپ کے لیے سجدہ کیا تھا، لہٰذا اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ حضرت آدم فرمائیں گے کہ آج میرے رب نے غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ ایسا نہ اس سے پہلے کبھی فرمایا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا

4712- راجع الحديث: 3340

مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ: يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ، فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ اليَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلاَثَ كَذِبَاتٍ - فَذَكَرَهُنَّ أَبُو حَيَّانَ فِي الحَدِيثِ - نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ، مُوسَى فَيَقُولُونَ: يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ، فَضَّلَكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلاَمِهِ عَلَى النَّاسِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ اليَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُونَ: يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي المَهْدِ صَبِيًّا، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ عِيسَى: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ اليَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ قَطُّ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ، فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا فَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتِمُ الأَنْبِيَاءِ، وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ، فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ العَرْشِ، فَأَقَعُ

فرمائے گا۔ بیشک اس نے مجھے ایک درخت سے روکا تھا لیکن مجھ سے لغزش ہوگئی لہٰذا مجھے اپنی فکر ہے ہائے میری جان، ہائے میری جان، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم حضرت نوح کے پاس چلے جاؤ۔ پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے۔ اے حضرت نوح! آپ زمین والوں کی طرف سب سے پہلے آنے والے رسول تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عَبْداً شَكُوْراً کا نام دیا تھا۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ ان سے فرمائیں گے کہ آج میرے رب عزّ وجل نے غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ کبھی اس سی پہلے ایسا اظہار فرمایا اور نہ کبھی اس کے بعد ایسا اظہار فرمائے گا۔ بیشک میرے رب نے مجھے ایک مقبول دعا کی اجازت دی تھی تو میں نے وہ دعا اپنی قوم کے خلاف استعمال کی، لہٰذا مجھے اپنی فکر ہے، ہائے میری جان، ہائے میری جان۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت ابراہیم کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کریں گے۔ اے حضرت ابراہیم! آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور زمین والوں میں سے اس کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ ان لوگوں سے فرمائیں گے کہ بیشک میرے رب نے غضب کا آج ایسا اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا کیا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا کرے گا اور بیشک مجھ سے تین سچی باتیں ایسی واقع ہوئیں جو خلافِ واقعہ تھیں۔ ابوحیان نے اپنی روایت میں ان تینوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ لہٰذا مجھے اپنی فکر ہے،

سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا، لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي، ثُمَّ يُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُولُ: أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لاَ حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ البَابِ الأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الأَبْوَابِ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ مَا بَيْنَ المِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الجَنَّةِ، كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ - أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى -"

ہائے میری جان، ہائے میری جان۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت موسیٰ کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے حضرت موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسالت اور ہمکلامی کے ساتھ دوسرے انبیاء کرام پر فضیلت دی تھی۔ آپ اپنے رب کے حضور شفاعت فرمائیں۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ میرے رب نے آج غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا فرمایا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا فرمائیگا۔ بیشک میں نے ایک شخص کو جان سے مار دیا تھا جبکہ مجھے اس کو قتل کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ لہٰذا مجھے اپنی فکر ہے، ہائے میری جان، ہائے میری جان۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ تم حضرت عیسیٰ کے پاس چلے جاؤ۔ چنانچہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے۔ اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول اور اس کا ایک کلمہ ہیں جو اُس نے حضرت مریم کی طرف القا فرمایا نیز آپ اس کی طرف کی روح ہیں اور آپ نے پنگوڑے کے اندر بچپن میں لوگوں سے کلام فرمایا تھا۔ لہٰذا آپ ہماری شفاعت فرمائیں کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے کہ آج میرے رب نے غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا غضب فرمایا اور نہ اس کے بعد ایسا فرمائے گا۔ وہ اپنی کسی لغزش کا ذکر نہیں فرمائیں گے بلکہ فرمائیں گے کہ مجھے اپنی فکر ہے، ہائے میری جان، ہائے میری جان۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم محمد مصطفےٰ ﷺ کی بارگاہ جاؤ چنانچہ لوگ محمد مصطفےٰ ﷺ کی بارگاہ میں

حاضر ہوکر عرض کریں گے، اے محمد مصطفےٰ ﷺ! آپ اللہ کے رسول اور انبیائے کرام میں سب سے آخری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے تھے۔ لہٰذا اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے۔ کیا آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ پس میں اس کام کے لیے چل پڑوں گا اور عرش عظیم کے نیچے آکر اپنے رب عزوجل کے حضور سجدہ کروں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی ایسی حمد اور ثنا ظاہر فرمائے گا جو مجھ سے پہلے کسی پر ظاہر نہیں فرمائی ہوں گی۔ پھر مجھ سے فرمایا جائے گا۔ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔ پس میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا۔ اے رب! میری امت، اے رب! میری امت۔ پس فرمایا جائے گا کہ اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن کا ہمیں حساب نہیں لینا باب الایمن سے جنت میں داخل کردو، جو اس کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ اور وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ جنت میں دوسرے دروازوں سے بھی جاسکتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بیشک جنت کے ہر دروازے کی چوڑائی اتنی ہے جتنا مکہ مکرمہ اور حُمیر کے درمیان فاصلہ ہے یا مکہ معظمہ سے بصریٰ جتنی دور ہے۔

6- بَابُ قَوْلِهِ: {وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا}

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور داؤد کو زبور عطا فرمائی (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۵۵) کی تفسیر

4713- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

4713- راجع الحديث: 3417,3073

الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ القِرَاءَةُ، فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَابَّتِهِ لِتُسْرَجَ فَكَانَ يَقْرَأُ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ - يَعْنِي - القُرْآنَ«

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام پر قرأت آسان فرما دیا گیا تھا۔ پس وہ اپنے گھوڑے کو کسنے کا حکم دیتے اور اس کے تیار ہونے سے پہلے قرآن یعنی زبور کو پڑھ لیا کرتے تھے۔

7- بَابُ {قُلْ: ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلاَ يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلاَ تَحْوِيلًا} [الإسراء: 56]

ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا گمان کرتے ہو تو وہ اختیار نہیں رکھتے تم سے تکلیف دور کرنے اور نہ پھیر دینے کا (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۵٦) کی تفسیر

4714- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ {إِلَى رَبِّهِمُ الوَسِيلَةَ} [الإسراء: 57] قَالَ: »كَانَ نَاسٌ مِنَ الإِنْسِ يَعْبُدُونَ نَاسًا مِنَ الجِنِّ، فَأَسْلَمَ الجِنُّ وَتَمَسَّكَ هَؤُلاَءِ بِدِينِهِمْ« زَادَ الأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الأَعْمَشِ: {قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ} [الإسراء: 56].

ابو معمر نے آیت: وَإِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انسانوں میں سے بعض افراد بعض جنات کی عبادت کیا کرتے تھے۔ وہ جن تو مسلمان ہو گئے لیکن یہ لوگ اپنے اسی دین پر قائم رہے۔ اشجعی، سفیان، اعمش کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ یہ واقعہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا گمان کرتے ہو (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۵٦) کا شانِ نزول ہے۔

8- بَابُ قَوْلِهِ: {أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الوَسِيلَةَ} [الإسراء: 57] الآيَةَ

أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ کی تفسیر

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ترجمہ کنز الایمان: وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تمہارے رب کا عذاب

4714- انظر الحديث: 4715، صحيح مسلم: 7470

4715 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي هَذِهِ الآيَةِ: {الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الوَسِيلَةَ} [الإسراء: 57] قَالَ: »كَانَ نَاسٌ مِنَ الجِنِّ يُعْبَدُونَ فَأَسْلَمُوا«

ڈر کی چیز ہے (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۵۷)۔

ابومعمر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت: ترجمہ کنز الایمان: وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تمہارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۵۷) کے متعلق فرمایا کہ بعض جنات ایسے تھے جن کی کچھ لوگ عبادت کیا کرتے تھے۔ پھر وہ جن تو مسلمان ہو گئے۔

9- بَابُ

{وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ} [الإسراء: 60]

وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۶۰)۔

4716 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: {وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ} [الإسراء: 60] قَالَ: "هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ، أُرِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ، {وَالشَّجَرَةَ المَلْعُونَةَ} [الإسراء: 60]: شَجَرَةُ الزَّقُّومِ"

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۶۰) کے متعلق انہوں نے فرمایا: یہ سر کی آنکھوں سے دیکھنا ہے، کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج دکھایا گیا اور شجرِ ملعونہ سے تھوہر کا درخت مراد ہے۔

10- بَابُ قَوْلِهِ:

{إِنَّ قُرْآنَ الفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا} [الإسراء: 78] قَالَ مُجَاهِدٌ: »صَلاَةَ الفَجْرِ«

إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ کی تفسیر

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ترجمہ کنز الایمان: بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۷۸) مجاہد کا قول ہے کہ اس سے نماز فجر

4715- راجع الحدیث: 4714

4716- راجع الحدیث: 3888

4717 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَابْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «فَضْلُ صَلاَةِ الجَمِيعِ عَلَى صَلاَةِ الوَاحِدِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً، وَتَجْتَمِعُ مَلاَئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ» يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: "اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {وَقُرْآنَ الفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا} [الإسراء: 78]"

مراد ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جماعت کی نماز کو تنہا آدمی کی نماز پر پچیس گنا فضیلت ہے اور رات کے فرشتوں اور دن کے فرشتوں کا اجتماع نمازِ فجر کے وقت ہوتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ بیان فرماتے ہیں کہ اگر تم اس بات کا ثبوت دیکھنا چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو: ترجمہ کنز الایمان: بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۷۸)

11- بَابُ قَوْلِهِ:

{عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الإسراء: 79]

عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ کی تفسیر

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ترجمہ کنز الایمان: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۷۸)۔

4718 - حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: "إِنَّ النَّاسَ يَصِيرُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ جُثًا، كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُولُونَ: يَا فُلاَنُ اشْفَعْ، يَا فُلاَنُ اشْفَعْ، حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللَّهُ المَقَامَ المَحْمُودَ"

آدم بن علی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ گروہ بنا کر اپنے اپنے نبی کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ حضور! ہماری شفاعت فرمایئے۔ حتیٰ کہ شفاعت کی بات نبی کریم ﷺ تک آپہنچے گی۔ پس اس دن اللہ تعالیٰ آپ کو مقامِ محمود پر کھڑا فرمائے گا۔

4719 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی اذان سن کر یوں دعا مانگے "اے اللہ! اس مکمل اعلان اور قائم

4717- راجع الحدیث: 176، صحیح مسلم: 1471

4718- راجع الحدیث: 1475

4719- راجع الحدیث: 614

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلاَةِ القَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الوَسِيلَةَ وَالفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ القِيَامَةِ " رَوَاهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہونے والی نماز کے رب! محمد مصطفےٰ ﷺ کو مقامِ وسیلہ اور سب پر فضیلت عطا فرما اور انہیں مقامِ محمود پر کھڑا کرنا جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے۔'' ایسا کہنے والے کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہوگئی۔ اس کی حمزہ بن عبداللہ نے بھی اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

12- بَابُ

{وَقُلْ جَاءَ الحَقُّ وَزَهَقَ البَاطِلُ إِنَّ البَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا} [الإسراء: 81] "يَزْهَقُ: يَهْلِكُ"

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۸۱) يَزْهَقُ ہلاک ہوگیا۔

4720- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، وَحَوْلَ البَيْتِ سِتُّونَ وَثَلاَثُ مِائَةِ نُصُبٍ، فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ، وَيَقُولُ: " {جَاءَ الحَقُّ وَزَهَقَ البَاطِلُ، إِنَّ البَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا} [الإسراء: 81]، {جَاءَ الحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ البَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ} [سبأ: 49] "

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کی مکہ مکرمہ میں تشریف آوری ہوئی تو بیت اللہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ پس آپ ﷺ ہر بُت کو وہ چھڑی مارتے جو آپ کے دستِ مبارک میں تھی اور فرماتے: ترجمہ کنز الایمان: اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۸۱) حق آ گیا، اب نہ باطل ظاہر ہوگا اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

13- بَابُ

{وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ} [الإسراء: 85]

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور تم سے روح کو پوچھتے ہیں (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۸۵)

4721- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک

4720- انظر الحديث: 2478

4721- راجع الحديث: 125

إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ، وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَسِيبٍ، إِذْ مَرَّ الْيَهُودُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، فَقَالَ: مَا رَأْيُكُمْ إِلَيْهِ؟ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ، فَقَالُوا: سَلُوهُ، فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، فَأَمْسَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ، فَقُمْتُ مَقَامِي فَلَمَّا نَزَلَ الوَحْيُ، قَالَ: " {وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلْ: الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ العِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا} [الإسراء: 85] "

کھیت میں موجود تھا! اور آپ نے کھجور کی ایک لکڑی سی ٹیک لگا رکھی تھی کہ چند یہودی آپ کے پاس سے گزرے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان سے روح کے متعلق معلوم کرو، بعض کہنے لگے کہ تمہیں ان سے معلوم کرنے کی کیا حاجت ہے؟ بعض نے کہا کہ ان کے پاس مت جاؤ، کہیں ایسا جواب نہ دیں جو تمہیں ناپسند ہو۔ آخر کار یہی طے ہوا کہ معلوم کرنا چاہیے۔ پس انہوں نے روح کے متعلق پوچھا۔ نبی کریم ﷺ خاموش رہے اور انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے، پس میں اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ جب وحی نازل ہو چکی تو آپ نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: اور تم سے روح کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۸۵)

14- بَابُ

{وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا} [الإسراء: 110]

وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۱۱۰)

4722 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا} [الإسراء: 110] قَالَ: " نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ، كَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالقُرْآنِ، فَإِذَا سَمِعَهُ المُشْرِكُونَ سَبُّوا القُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ} [الإسراء: 110] أَيْ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ: ترجمہ کنز الایمان: اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو۔ (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۱۱۰) کے متعلق روایت کی، کہ انہوں نے فرمایا، اس آیت کا نزول اس وقت ہوا جب آپ مکہ مکرمہ میں ہی رونق افروز تھے اور اپنے صحابہ کو نماز پڑھاتے وقت آپ بلند آواز سے قرآن کریم پڑھا کرتے تو اسے سن کر مشرکین کلام الٰہی کے متعلق بدکلامی کیا کرتے اور جس نے اسے نازل کیا اور جو لے کر آیا یا جس پر نازل ہوا، ان

4722- سنن ترمذی: 3146،3145، سنن نسائی: 1011،1010،320

بِقِرَاءَتِكَ، فَيَسْمَعَ المُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا القُرْآنَ {وَلَا تُخَافِتْ بِهَا} [الإسراء: 110] عَنْ أَصْحَابِكَ فَلاَ تُسْمِعُهُمْ، {وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا} [الإسراء:110]"

سب کے متعلق بدکلامی کیا کرتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ اپنی نمازوں میں قرآنِ کریم کی تلاوت بلند آواز سے نہ کرو کہ اسے سن کر مشرکین قرآن کریم کے متعلق بدکلامی کریں اور نہ اتنی دھیمی آواز سے پڑھنا کہ تمہارے ساتھی بھی نہ سن سکیں بلکہ اِن دونوں کا درمیانی راستہ اختیار کرو۔

4723 - حَدَّثَنِي طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «أُنْزِلَ ذَلِكَ فِي الدُّعَاءِ»

عروہ بن زبیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ مذکورہ آیت وَلَا تَجْهَرْ بِصَلوٰتِكَ دعا کے متعلق نازل فرمائی گئی ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

18- سُورَةُ الكَهْفِ

سورۂ الکہف

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {تَقْرِضُهُمْ} [الكهف: 17]: «تَتْرُكُهُمْ» (وَكَانَ لَهُ ثُمُرٌ): «ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ» وَقَالَ غَيْرُهُ: «جَمَاعَةُ الثَّمَرِ» {بَاخِعٌ} [الكهف:6]: «مُهْلِكٌ»، {أَسَفًا} [الأعراف: 150]: «نَدَمًا» {الكَهْفُ} [الكهف: 9]: «الفَتْحُ فِي الجَبَلِ»، وَالرَّقِيمُ: «الكِتَابُ»، {مَرْقُومٌ} [المطففين: 9]: «مَكْتُوبٌ مِنَ الرَّقْمِ» {رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ} [الكهف: 14]: «أَلْهَمْنَاهُمْ صَبْرًا»، {لَوْلاَ أَنْ رَبَطْنَا عَلَى قَلْبِهَا} [القصص: 10]، {شَطَطًا} [الكهف: 14]: «إِفْرَاطًا»، الوَصِيدُ " الفِنَاءُ، جَمْعُهُ: وَصَائِدُ وَوُصُدٌ، وَيُقَالُ الوَصِيدُ البَابُ " {مُؤْصَدَةٌ} [البلد: 20]: «مُطْبَقَةٌ، آصَدَ البَابَ وَأَوْصَدَ»، {بَعَثْنَاهُمْ} [الكهف: 12]: «أَحْيَيْنَاهُمْ»، {أَزْكَى} [البقرة: 232]: "أَكْثَرُ، وَيُقَالُ: أَحَلُّ، وَيُقَالُ: أَكْثَرُ رَيْعًا " قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (أُكُلَهَا)، {وَلَمْ تَظْلِمْ} [الكهف: 33]:

مجاہد کا قول ہے کہ تَقْرِضُهُمْ کا معنی ہے ان سے کترا جانا وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ سونا اور چاندی۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ اس سے پھل مراد ہیں۔ بَاخِعٌ ہلاک کرنے والا۔ أَسَفًا ندامت ہے۔ الْكَهْفُ پہاڑ کی غار۔ الرَّقِيْمُ لکھا ہوا، یہ رقم کرنا ہے۔ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ہم نے ان کے دلوں میں صبر ڈالا، جیسے کہتے ہیں اگر ہم اس کے دل میں صبر نہ ڈالتے شَطَطاً حد سے بڑھنا۔ مِرْفَقاً ہر وہ چیز جس کے ساتھ ٹیک لگاتے ہیں۔ تَزَاوَرُ جھک جانا، یہ الزَّوَرِ سے مشتق ہے اور الْأَزْوَرُ سے مراد ہے بہت جھکنے والا۔ فَجْوَةٌ کشادہ، اس کی جمع فَجَوَاتٌ اور فِجَاءٌ ہے جیسے رَكْوَةٍ اور رِكَاءٍ الْوَصِيْدُ صحن، آنگن، اس کی جمع الْوَصَائِدُ ہے، بعض کہتے ہیں کہ جمع وُصُدٌ ہے اور بتاتے ہیں کہ الْوَصِيْدُ دروازے کو کہتے ہیں، چنانچہ مُؤْصَدَ یعنی دروازہ بند کر دیا گیا۔ بَعَثْنَاهُمْ ہم نے انہیں زندہ کیا۔ أَزْكٰى زیادہ۔ بعض کہتے ہیں کہ

4723- انظر الحديث: 7526،6327

»لَمْ تَنْقُصْ« وَقَالَ سَعِيدٌ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: {الرَّقِيمُ} [الكهف: 9]: »اللَّوْحُ مِنْ رَصَاصٍ، كَتَبَ عَامِلُهُمْ أَسْمَاءَهُمْ، ثُمَّ طَرَحَهُ فِي خِزَانَتِهِ، فَضَرَبَ اللَّهُ عَلَى آذَانِهِمْ فَنَامُوا« وَقَالَ غَيْرُهُ: "وَأَلَتْ تَئِلُ: تَنْجُو" وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مَوْئِلًا} [الكهف: 58]: »مَحْرِزًا«، {لاَ يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا} [الكهف: 101]: »لاَ يَعْقِلُونَ«

بہت حلال روزی، بعض کہتے ہیں وہ رزق جو پکانے پر بڑھ جائے۔ ابنِ عباس کا قول ہے کہ اُن کی خوراک۔ وَلَمْ تَظْلِمْ جو کم نہ ہو۔ سعید بن جبیر نے ابنِ عباس کے حوالے سے کہا کہ الرَّقِيْمُ سیسے کی ایک تختی تھی جس پر حاکم وقت نے اصحابِ کہف کے نام لکھوا کر اپنے خزانے میں رکھ لیے تھے۔ فَضَرَبَ اللهُ عَلٰى اٰذَانِهِمْ ...... پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو سُلا دیا۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ مَوْئِلًا یہ اَلَتْ تَئِلُ سے مشتق ہے یعنی نجات پانے کی جگہ۔ مجاہد کا قول ہے کہ مَوْئِلًا محفوظ مقام، جائے امن۔ لَايَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا سمجھ بوجھ سے عاری۔

1- بَابُ {وَكَانَ الإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا} [الكهف: 54]

4724 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ قَالَ: »أَلاَ تُصَلِّيَانِ« {رَجْمًا بِالْغَيْبِ} [الكهف: 22]: »لَمْ يَسْتَبِنْ«، {فُرُطًا} [الكهف: 28]: »يُقَالُ نَدَمًا«، {سُرَادِقُهَا} [الكهف: 29]: »مِثْلُ السُّرَادِقِ، وَالحُجْرَةِ الَّتِي تُطِيفُ بِالفَسَاطِيطِ«. {يُحَاوِرُهُ} [الكهف: 34]: »مِنَ المُحَاوَرَةِ«، {لَكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي} [الكهف: 38]: »أَيْ لَكِنْ أَنَا هُوَ اللَّهُ رَبِّي، ثُمَّ حَذَفَ الأَلِفَ وَأَدْغَمَ إِحْدَى النُّونَيْنِ فِي الأُخْرَى«، {وَفَجَّرْنَا

ترجمہ کنزالایمان: "اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے" کی تفسیر

امام حسین بن علی کا بیان ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور ایک میرے اور حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم دونوں نے نماز نہیں پڑھی ہے؟ رَجْمًا بِالْغَيْبِ بغیر دیکھے۔ فُرُطًا ندامت، شرمندگی۔ سُرَادِقُهَا ہر سے گھیرنے والی قناتوں کی طرح۔ يُحَاوِرُهٗ محاورہ سے مشتق ہے۔ لٰكِنَّ هُوَ اللهُ رَبِّيْ ...... یعنی وہی اللہ میرا رب ہے۔ اس میں ہمزہ کو حذف کر کے ایک نون کو دوسرے میں ملا دیا گیا ہے۔ زَلَقًا پھسلنے والی جگہ۔ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ اس کا مصدر ولی بمعنی وارث ہے۔ عُقُبًا اور عَاقِبَةً نیز عُقْبٰى اور مُعْتَبَتَه اور قَبَلًا تینوں طرح پڑھا جاتا ہے اور معنی ہے سامنے آنا۔ لِيُدْحِضُوْ تاکہ پھسلا دیں، الدَّحْضُ پھسلانا گمراہ کرنا۔

4724- راجع الحديث: 1127

خِلاَلَهُمَا نَهَرًا} [الكهف: 33]: " يَقُولُ: بَيْنَهُمَا "، {زَلَقًا} [الكهف: 40]: »لاَ يَثْبُتُ فِيهِ قَدَمٌ«، {هُنَالِكَ الوَلاَيَةُ} [الكهف: 44]: »مَصْدَرُ الوَلِيِّ«، {عُقُبًا} [الكهف: 44]: »عَاقِبَةٌ وَعُقْبَى وَعُقْبَةٌ وَاحِدٌ، وَهِيَ الآخِرَةُ«، {قِبَلًا} [الأنعام: 111]: »وَقُبُلًا وَقَبَلًا اسْتِئْنَافًا«، {لِيُدْحِضُوا} [الكهف: 56]: "لِيُزِيلُوا الدَّحْضُ: الزَّلَقُ"

2- بَابُ

{وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ: لاَ أَبْرَحُ حَتَّى أَبْلُغَ مَجْمَعَ البَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا} [الكهف: 60] »زَمَانًا وَجَمْعُهُ أَحْقَابٌ«

وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا میں باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں یا قرنوں چلا جاؤں (پ ۱۵ الکھف ۶۰) مراد طویل مدت ہے، اس کی جمع ہے۔

4725- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَوْفًا البِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الخَضِرِ، لَيْسَ هُوَ مُوسَى صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ، حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِنَّ مُوسَى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَسُئِلَ: أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ، فَقَالَ: أَنَا، فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ العِلْمَ إِلَيْهِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنَّ لِي عَبْدًا بِمَجْمَعِ البَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ، قَالَ مُوسَى: يَا رَبِّ فَكَيْفَ لِي بِهِ، قَالَ: تَأْخُذُ مَعَكَ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ، فَحَيْثُمَا فَقَدْتَ الحُوتَ فَهُوَ، ثَمَّ فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ، ثُمَّ انْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ بِفَتَاهُ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نوف بکالی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ حضرت خضر سے ملاقات کرنے والے حضرت موسیٰ وہ نہیں ہیں جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے۔ اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اس خدا کے دشمن نے جھوٹ بولا ہے۔ مجھے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں ہوں، پس اللہ تعالیٰ نے اُن پر عتاب فرمایا کیونکہ انہوں نے علم کو اس کی جانب نہیں پھیرا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی بھیجی کہ بیشک میرا ایک بندہ ہے جو دو سمندروں کے ملنے کی جگہ پر ہے اور وہ تم

4725- راجع الحدیث: 122

يُوشَعَ بْنِ نُونٍ، حَتَّى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا فَنَامَا، وَاضْطَرَبَ الحُوتُ فِي المِكْتَلِ، فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي البَحْرِ، {فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي البَحْرِ سَرَبًا} [الكهف: 61]، وَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنِ الحُوتِ جِرْيَةَ المَاءِ، فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلَ الطَّاقِ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ صَاحِبُهُ أَنْ يُخْبِرَهُ بِالحُوتِ، فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتَهُمَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الغَدِ، قَالَ مُوسَى {لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا} [الكهف: 62]، قَالَ: وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَا المَكَانَ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ، فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ: (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي البَحْرِ عَجَبًا)، قَالَ: فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا، وَلِمُوسَى وَلِفَتَاهُ عَجَبًا، فَقَالَ مُوسَى: (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا)، قَالَ: رَجَعَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى ثَوْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى، فَقَالَ الخَضِرُ: وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلاَمُ، قَالَ: أَنَا مُوسَى، قَالَ: مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رَشَدًا، قَالَ: (إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا)، يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ لاَ تَعْلَمُهُ أَنْتَ، وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ لاَ أَعْلَمُهُ، فَقَالَ مُوسَى: {سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا، وَلاَ أَعْصِي لَكَ أَمْرًا} [الكهف: 69]، فَقَالَ لَهُ الخَضِرُ: {فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلاَ تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا} [الكهف: 70]، فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ

سے زیادہ علم والا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ اے رب! میں اس تک کیسے پہنچوں؟ فرمایا ایک مچھلی لے کر زنبیل میں رکھ لو۔ پس جہاں وہ مچھلی گم ہوجائے وہ وہیں ہوگا۔ پس انہوں نے مچھلی لے کر زنبیل میں رکھ لی، پھر چل پڑے اور ان کے ساتھ ایک نوجوان حضرت یوشع بن نون بھی گئے تھے، حتیٰکہ جب یہ ایک پتھر کے پاس پہنچے تو اس پر اپنے سر رکھ کر سو گئے، اس دوران مچھلی زنبیل میں تڑپی، باہر نکلی اور پھر سمندر میں جاگری اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی سرنگ بناتی۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی کے پاس سے پانی کا بہاؤ روک دیا تو اس کے لیے طاق کی طرح راستہ بن گیا۔ جب وہ بیدار ہوئے تو ساتھی بھول گیا کہ حضرت موسیٰ کو مچھلی کے متعلق بتایا۔ پس وہ باقی دن کا باقی حصہ اور پوری رات چلتے رہے، حتیٰ کہ جب صبح ہوئی تو حضرت موسیٰ نے خادم کو کہا کہ ہمارا صبح کا کھانا لاؤ ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا ہے (آیت ۶۲) راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کو تھکن اسی وقت محسوس ہوئی جب وہ اس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا تھا۔ پس خادم نے ان کی خدمت میں عرض کی: بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی (کے ذکر) کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں اور نے تو سمندر میں اپنی راہ لی، تعجب ہے (آیت ۶۳) فرمایا۔ مچھلی کا سرنگ بنا کر جانا حضرت موسیٰ اور ان کے خادم کے لیے حیران کن تھا۔ پس حضرت موسیٰ نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے۔ تو وہ اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے پیچھے لوٹے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ اپنے قدموں کے نشانات کو

البَحْرِ فَمَرَّتْ سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ، فَعَرَفُوا الخَضِرَ فَحَمَلُوهُمْ بِغَيْرِ نَوْلٍ، فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ لَمْ يَفْجَأْ إِلَّا وَالخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ بِالقَدُومِ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: قَوْمٌ قَدْ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا {لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لاَ تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلاَ تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا} ". قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَكَانَتِ الأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا، قَالَ: وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي البَحْرِ نَقْرَةً، فَقَالَ لَهُ الخَضِرُ: مَا عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هَذَا العُصْفُورُ مِنْ هَذَا البَحْرِ، ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذْ أَبْصَرَ الخَضِرُ غُلاَمًا يَلْعَبُ مَعَ الغِلْمَانِ، فَأَخَذَ الخَضِرُ رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: {أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَاكِيَةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا} . {قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا} قَالَ: وَهَذِهِ أَشَدُّ مِنَ الأُولَى، قَالَ: {إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلاَ تُصَاحِبْنِي، قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا، فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا، فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ} [الكهف: 77]- قَالَ: مَائِلٌ- فَقَامَ الخَضِرُ فَأَقَامَهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ مُوسَى: قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا، {لَوْ شِئْتَ لاَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا} [الكهف: 77]، قَالَ: {هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ}

دیکھتے ہوئے اسی پتھر کے پاس واپس آپہنچے تو وہاں ایک شخص کو دیکھا جو کپڑے میں لپٹا ہوا ہے۔ حضرت موسیٰ نے اسے سلام کیا۔ حضرت خضر نے کہا کہ آپ کی زمین میں سلام کہاں سے آیا؟ جواب دیا کہ میں موسیٰ ہوں۔ کہا، کیا بنی اسرائیل والے موسیٰ؟ جواب دیا، ہاں وہی۔ میں تمہارے پاس اس لیے آیا ہوں کہ تم مجھے وہ نیک باتیں سکھا دو جن کی تمہیں تعلیم دی گی ہے (آیت ۶۶) حضرت خضر نے کہا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے (آیت ۶۷) اے موسیٰ! خدا کے علوم میں سے میں ایک ایسا علم سکھایا گیا ہوں جس کا آپ کو علم نہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے علوم سے آپ کو ایسا علم دیا ہے جس کا مجھے علم نہیں۔ حضرت موسیٰ نے کہا۔ جلد اللہ چاہے تو تم مجھے صبر کرنے والا پاؤ گے اور تمہارے کسی حکم کے خلاف نہیں کروں گا۔ اس پر حضرت خضر نے ان سے کہا کہ اگر آپ میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کے بارے میں نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں (آیت ۶۸) اس کے بعد دونوں ساحلِ سمندر کے ساتھ ساتھ چل پڑے تو ایک کشتی گزری۔ انہوں نے ان سے بات کی تا کہ کشتی میں ان کو بھی بٹھا لیا جائے۔ انہوں نے حضرت خضر کو پہچان کر بغیر کسی معاوضے کے بٹھا لیا جب دونوں کشتی میں سوار ہو گئے۔ کچھ دیر ہی گزری تھی کہ حضرت خضر نے بسولے سے کشتی کا ایک تختہ توڑ دیا۔ حضرت موسیٰ نے اُن سے کہا کہ جن لوگوں نے ہمیں کرائے کے بغیر بٹھا لیا، تم نے جان بوجھ کر ان کی کشتی کے تختے کو توڑ دیا تا کہ سارے سواروں کو ڈبو دو۔ بیشک یہ تم نے برا کیا ہے (آیت ۷۱) کہا، میں نے تو اس سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہیں

[الكهف: 78] إِلَى قَوْلِهِ: {ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا} [الكهف: 82] فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى كَانَ صَبَرَ حَتَّى يَقُصَّ اللَّهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا " قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ (وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا) وَكَانَ يَقْرَأُ: (وَأَمَّا الغُلاَمُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ)

ٹھہر سکیں گے (آیت ۷۲) حضرت موسیٰ نے کہا کہ مجھ سے بھول پر گرفت نہ کرو اور مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالا (آیت ۷۳) راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ حضرت موسیٰ کی پہلی بھول ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر آکر بیٹھ گئی اور اس نے سمندر سے اپنی چونچ میں پانی بھر لیا تو حضرت خضر کہنے لگے کہ میرے اور آپ کے علم کی مثال اللہ کے علم کے سامنے ایسی ہے جیسے اس چڑیا نے سمندر سے اپنی چونچ بھری لیکن اس ایک بوند سے سمندر کے پانی میں کوئی کمی نہیں آئی۔ پھر وہ دونوں کشتی سے باہر نکل آئے اور ساحل کے ساتھ ساتھ چلتے جارہے تھے کہ حضرت خضر نے ایک لڑکے کو دوسرے لڑکوں میں کھیلتے ہوئے دیکھا۔ حضرت خضر نے اسے سر سے پکڑا، اپنے ہاتھوں گردن مروڑی اور مار دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ تم نے تو ایک ستھری جان کو بغیر جان کے بدلے قتل کر دیا بیشک تم نے یہ بُرا کام کیا ہے، کہا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں گے (آیت ۷۴، ۷۵) راوی کا بیان ہے کہ یہ بات پچھلی سے بھی زیادہ سخت تھی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اس کے بعد میں تم سے کچھ پوچھوں تو پھر مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا، بیشک میری طرف سے تمہارا عذر پورا ہو چکا۔ پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ان لوگوں سے کھانا مانگا تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی کرنا قبول نہ کیا پھر دونوں نے گاؤں میں ایک دیوار پائی جو گرنا چاہتی ہے تو اس بندے نے اسے سیدھا کر دیا (آیت ۷۶، ۷۷)۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ دیوار ایک طرف

جھکی ہوئی تھی جو حضرت خضر نے اپنے ہاتھ سے اسے سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ جب ان لوگوں نے ہمیں کھانا نہ دیا اور ہماری مہمان نوازی کرنے سے انکار کیا تو اگر تم چاہتے تو اس پر ان سے کچھ مزدوری لے لیتے (آیت ۷۷) اس پر حضرت خضر نے کہا کہ یہ میری اور آپ کی جدائی ہے۔ یہ ہے پھیر ان باتوں کا جن پر آپ سے صبر نہ ہوسکا (آیت ۷۸ تا ۸۲) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ صبر کرتے تاکہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کی ہمیں اور خبریں بھی بیان فرماتا۔ سعید بن جبیر کا بیان ہی کہ حضرت ابن عباس یوں پڑھا کرتے تھے: وَمَا كَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَّأْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا۔ اور اسے یوں پڑھتے تھے: وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَّكَانَ اَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ۔

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي البَحْرِ سَرَبًا} [الكهف: 61] »مَذْهَبًا، يَسْرُبُ يَسْلُكُ« ، وَمِنْهُ: {وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ} [الرعد:10]

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: جب وہ دونوں ان دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے اپنی مچھلی بھول گئے اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی سرنگ بناتی (پ۱۵ الکھف ۶۱)

سَرَبًا راستہ۔ يَسْرُبُ چلنا، چلے اور سَارِبٌ بِالنَّهَارِ اسی سے بنا ہے۔

4726 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: إِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي بَيْتِهِ، إِذْ قَالَ: سَلُونِي، قُلْتُ: أَيْ أَبَا عَبَّاسٍ، جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ،

یعلیٰ بن مسلم اور عمرو بن دینار سعید بن جبیر سے راوی ہیں کہ اور دونوں نے ایک دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کیا ہے ابن جریج کا بیان ہے کہ ان دونوں کے علاوہ میں نے اور حضرات سے بھی سنا کہ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس کے پاس ان کے دولت کدے میں بیٹھا ہوا تھا انہوں نے فرمایا: مجھ سے کچھ پوچھو۔ میں

4726- راجع الحديث:122,74

بِالْكُوفَةِ رَجُلٌ قَاصٌّ يُقَالُ لَهُ: نَوْفٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ
لَيْسَ بِمُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ لِي:
قَالَ: قَدْ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ، وَأَمَّا يَعْلَى فَقَالَ لِي:
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مُوسَى
رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، قَالَ: ذَكَّرَ النَّاسَ
يَوْمًا حَتَّى إِذَا فَاضَتِ العُيُونُ، وَرَقَّتِ القُلُوبُ،
وَلَّى فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْ رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ فِي
الأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنْكَ؟ قَالَ: لاَ، فَعَتَبَ عَلَيْهِ
إِذْ لَمْ يَرُدَّ العِلْمَ إِلَى اللَّهِ، قِيلَ: بَلَى، قَالَ: أَيْ رَبِّ،
فَأَيْنَ؟ قَالَ: بِمَجْمَعِ البَحْرَيْنِ، قَالَ: أَيْ رَبِّ،
اجْعَلْ لِي عَلَمًا أَعْلَمُ ذَلِكَ بِهِ - فَقَالَ لِي عَمْرٌو -
قَالَ: حَيْثُ يُفَارِقُكَ الحُوتُ - وَقَالَ لِي يَعْلَى -
قَالَ: خُذْ نُونًا مَيِّتًا، حَيْثُ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ،
فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ، فَقَالَ لِفَتَاهُ: لاَ
أُكَلِّفُكَ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنِي بِحَيْثُ يُفَارِقُكَ الحُوتُ،
قَالَ: مَا كَلَّفْتَ كَثِيرًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ:
{وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ} [الكهف: 60] يُوشَعَ بْنِ
نُونٍ - لَيْسَتْ عَنْ سَعِيدٍ - قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ فِي ظِلِّ
صَخْرَةٍ فِي مَكَانٍ ثَرْيَانَ، إِذْ تَضَرَّبَ الحُوتُ وَمُوسَى
نَائِمٌ، فَقَالَ فَتَاهُ: لاَ أُوقِظُهُ حَتَّى إِذَا اسْتَيْقَظَ
نَسِيَ أَنْ يُخْبِرَهُ، وَتَضَرَّبَ الحُوتُ حَتَّى دَخَلَ البَحْرَ،
فَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنْهُ جِرْيَةَ البَحْرِ، حَتَّى كَأَنَّ أَثَرَهُ فِي
حَجَرٍ - قَالَ لِي عَمْرٌو: هَكَذَا كَأَنَّ أَثَرَهُ فِي حَجَرٍ، وَحَلَّقَ
بَيْنَ إِبْهَامَيْهِ وَاللَّتَيْنِ تَلِيَانِهِمَا - {لَقَدْ لَقِينَا مِنْ
سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا} [الكهف: 62]، قَالَ: قَدْ قَطَعَ
اللَّهُ عَنْكَ النَّصَبَ - لَيْسَتْ هَذِهِ عَنْ سَعِيدٍ -
أَخْبَرَهُ - فَرَجَعَا فَوَجَدَا خَضِرًا - قَالَ لِي عُثْمَانُ بْنُ

نے عرض کیکہ اے حضرت ابن عباس! اللہ تعالیٰ مجھے
آپ پر قربان کرے۔ کوفہ میں ایک قصہ گو ہے جسے
نوف کہا جاتا ہے، وہ دعویٰ کرتا ہے کہ حضرت موسیٰ بنی
اسرائیل والے نہیں ہیں عمرو بن دینار کی روایت میں
ہے کہ: انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اس خدا کے دشمن
نے جھوٹ بولا ہے۔ یعلی بن مسلم کی روایت میں ہے
کہ مجھ سے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مجھے حضرت
اُبی بن کعب نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ایک دن اللہ کے رسول حضرت موسیٰ نے لوگوں
کے سامنے ایسا وعظ فرمایا کہ وہ رونے لگے اور قلوب پر
رقت طاری ہوگئی۔ جب یہ واپس لوٹے تو ایک شخص ان
سے آکر ملا اور کہنے لگا کہ اے نبی اللہ علیہ السلام! کیا
اس وقت روئے زمین پر کوئی آپ سے زیادہ علم والا
ہے؟ انہوں نے جواب دیا کوئی نہیں۔ چنانچہ ان پر
عتاب ہوا کیونکہ انہوں نے علم کو اللہ تعالیٰ کی جانب نہیں
لوٹایا تھا۔ چنانچہ ان سے ارشاد ہوا کہ تم سے زیادہ علم
والا کیوں نہیں عرض گزار ہوئے اے رب! وہ کہاں
ہے؟ فرمایا جہاں دو سمندر ملتے ہیں۔ عرض کی، اے
رب! مجھے ایسی نشانی بتادے کہ میں اس مقام کو پہچان
لوں۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے مجھے
بتایا کہ جس جگہ مچھلی تم سے جدا ہوجائے۔ یعلی بن مسلم
نے مجھ سے فرمایا کہ ایک مردہ مچھلی لے لو، جہاں اُس
میں روح پھونک دی جائے پس انہوں نے مچھلی لے کر
زنبیل میں ڈال لی اور خادم سے فرمایا کہ میں تمہیں یہ کام
دیتا ہوں کہ جہاں یہ مچھلی ہمارا ساتھ چھوڑے تو اسی
وقت مجھے بتا دینا، خادم نے عرض کی کہ یہ کام کون سا
زیادہ ہے؟ چنانچہ اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ
ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو جب موسیٰ نے

أَبِي سُلَيْمَانَ - عَلَى طِنْفِسَةٍ خَضْرَاءَ، عَلَى كَبِدِ الْبَحْرِ - قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ - مُسَجًّى بِثَوْبِهِ قَدْ جَعَلَ طَرَفَهُ تَحْتَ رِجْلَيْهِ، وَطَرَفَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ، وَقَالَ: هَلْ بِأَرْضِي مِنْ سَلاَمٍ مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا مُوسَى، قَالَ: مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رَشَدًا، قَالَ: أَمَا يَكْفِيكَ أَنَّ التَّوْرَاةَ بِيَدَيْكَ، وَأَنَّ الْوَحْيَ يَأْتِيكَ يَا مُوسَى، إِنَّ لِي عِلْمًا لاَ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَعْلَمَهُ، وَإِنَّ لَكَ عِلْمًا لاَ يَنْبَغِي لِي أَنْ أَعْلَمَهُ، فَأَخَذَ طَائِرٌ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ، وَقَالَ: وَاللَّهِ مَا عِلْمِي وَمَا عِلْمُكَ فِي جَنْبِ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا كَمَا أَخَذَ هَذَا الطَّائِرُ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ، حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ وَجَدَا مَعَابِرَ صِغَارًا، تَحْمِلُ أَهْلَ هَذَا السَّاحِلِ إِلَى أَهْلِ هَذَا السَّاحِلِ الآخَرِ، عَرَفُوهُ فَقَالُوا: عَبْدُ اللَّهِ الصَّالِحُ - قَالَ: قُلْنَا لِسَعِيدٍ: خَضِرٌ؟ قَالَ: نَعَمْ - لاَ نَحْمِلُهُ بِأَجْرٍ، فَخَرَقَهَا وَوَتَدَ فِيهَا وَتِدًا، قَالَ مُوسَى: {أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا، لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا} [الكهف: 71]- قَالَ مُجَاهِدٌ: مُنْكَرًا - (قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا) ، كَانَتِ الأُولَى نِسْيَانًا، وَالْوُسْطَى شَرْطًا، وَالثَّالِثَةُ عَمْدًا، {قَالَ: لاَ تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلاَ تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا} [الكهف: 73]، لَقِيَا غُلاَمًا فَقَتَلَهُ - قَالَ يَعْلَى: قَالَ سَعِيدٌ: وَجَدَ غِلْمَانًا يَلْعَبُونَ فَأَخَذَ غُلاَمًا كَافِرًا ظَرِيفًا فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ بِالسِّكِّينِ - {قَالَ: أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ} [الكهف: 74] لَمْ تَعْمَلْ بِالحِنْثِ - وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَأَهَا زَكِيَّةً (زَاكِيَةً)

اپنے خادم سے کہا (پ ۱۵ الکہف ٦٠) سعید بن جبیر نے یوشع بن نون کا نام نہیں لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ دونوں ثریان کے مقام پر ایک پتھر کے سائے میں تھے تو اس وقت مچھلی تڑپنے لگی اور حضرت موسیٰ نیند میں تھے خادم نے سوچا کہ میں انہیں بیدار نہ کروں۔ حتیٰ کہ جب وہ خود بیدار ہوئے تو یہ انہیں بتانا بھول گئے کہ مچھلی تڑپ کر سمندر میں جا پہنچی! اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے پانی کا بہاؤ روک دیا اور اس کے لیے ایسا راستہ بن گیا جیسے پتھر میں۔ عمرو بن دینار نے مجھے بتایا کہ جیسے اس طرح پتھر میں سوراخ ہوجاتا ہے اور اپنے دونوں انگوٹھوں اور ساتھ والی انگلیوں سے حلقے بنا کر دکھائے۔ ہمیں اس سفر میں دشواری پہنچی ہے۔ خادم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دشواری دُور فرما دی۔ یہ الفاظ سعید بن جبیر کی روایت میں نہیں ہیں۔ پھر اس نے انہیں بتایا تو دونوں واپس لوٹے تو حضرت خضر انہیں مل گئے۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ عثمان بن ابوسلیمان کی روایت میں ہے کہ وہ سبز زین پوش بچھا کر سطح سمندر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے جس کا ایک سرا دونوں پیروں کے نیچے دبایا ہوا تھا اور دوسرا اُن کے سر کے نیچے تھا پس موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا کر کہا: کیا میرے علاقے میں بھی سلام ہے؟ آپ کون ہیں؟ جواب دیا، میں موسیٰ ہوں، کہا بنی اسرائیل والے حضرت موسیٰ؟ جواب دیا، ہاں وہی، پوچھا، آپ کس غرض سے تشریف لائے ہیں؟ کہا کہ میں اس لیے آیا ہوں کہ جو نیک بات تمہیں سکھائی گئی ہے اس میں سے مجھے بھی کچھ سکھا دو۔ کہا اے موسیٰ! کیا یہ آپ

: مُسْلِمَةً كَقَوْلِكَ غُلَامًا زَكِيًّا - فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ، فَأَقَامَهُ - قَالَ سَعِيدٌ بِيَدِهِ هَكَذَا، وَرَفَعَ يَدَهُ فَاسْتَقَامَ. قَالَ يَعْلَى: حَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدًا قَالَ: فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ - {لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا} [الكهف: 77]- قَالَ سَعِيدٌ: أَجْرًا نَأْكُلُهُ - {وَكَانَ وَرَاءَهُمْ} [الكهف: 79] وَكَانَ أَمَامَهُمْ - قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَامَهُمْ مَلِكٌ، يَزْعُمُونَ عَنْ غَيْرِ سَعِيدٍ أَنَّهُ هُدَدُ بْنُ بُدَدَ، وَالغُلَامُ المَقْتُولُ اسْمُهُ يَزْعُمُونَ جَيْسُورٌ - {مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا} [الكهف: 79]. فَأَرَدْتُ إِذَا هِيَ مَرَّتْ بِهِ أَنْ يَدَعَهَا لِعَيْبِهَا، فَإِذَا جَاوَزُوا أَصْلَحُوهَا فَانْتَفَعُوا بِهَا - وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: سَدُّوهَا بِقَارُورَةٍ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ بِالقَارِ - {كَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ} وَكَانَ كَافِرًا {فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا} [الكهف: 80] أَنْ يَحْمِلَهُمَا حُبُّهُ عَلَى أَنْ يُتَابِعَاهُ عَلَى دِينِهِ، {فَأَرَدْنَا أَنْ يُبَدِّلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً} لِقَوْلِهِ: {أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً} [الكهف: 74] {وَأَقْرَبَ رُحْمًا} [الكهف: 81] هُمَا بِهِ أَرْحَمُ مِنْهُمَا بِالأَوَّلِ، الَّذِي قَتَلَ خَضِرٌ - وَزَعَمَ غَيْرُ سَعِيدٍ: أَنَّهُمَا أُبْدِلَا جَارِيَةً، وَأَمَّا دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ فَقَالَ: عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ: إِنَّهَا جَارِيَةٌ-"

کے لیے کافی نہیں کہ آپ کے پاس توریت مقدس ہے اور آپ پر وحی نازل ہوتی ہے؟ بیشک میرے پاس ایک ایسا علم ہے جس کا پوری طرح سیکھنا آپ کی استطاعت میں نہیں اور بیشک آپ کے پاس ایک ایسا علم ہے جس کا سیکھ لینا میری استطاعت میں نہیں ہے پھر ایک پرندے نے سمندر سے اپنی چونچ بھری تو حضرت خضر نے کہا کہ خدا کی قسم، میرا اور آپ کا علم اللہ کے علم کے سامنے ایسے ہیں جیسے اس پرندے نے سمندر سے چونچ میں پانی لیا ہے، یہاں تک کہ جب وہ کشتی میں سوار ہو گئے۔ یعنی انہوں نے ایک چھوٹی سی کشتی پائی جو لوگوں کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے کی جانب لے جاتی تھی۔ پس انہوں نے پہچان کر کہا کہ یہ تو اللہ کا نیک بندہ ہے۔ ہم نے سعید بن جبیر سے پوچھا کہ کیا یہ انہوں نے حضرت خضر کے بارے میں کہا تھا؟ جواب دیا۔ ہاں۔ کہنے لگے کہ ہم ان سے کرایہ نہیں لیں گے، پھر حضرت خضر نے کشتی کا ایک تختہ توڑ کر اس میں سوراخ کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا، کیا یہ تم نے اس لیے چیرا ہے کہ سارے سواروں کو ڈبو دو۔ یہ تم نے بُرا کام کیا (آیت ۷۱) حضرت خضر نے کہا، کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں گے (آیت ۷۲) پہلی بات بھول کر ہوئی۔ دوسری بطور شرط اور تیسری دانستہ کر کی تھی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے کہا کہ مجھ پر میری بھول کے سبب گرفت نہ کریں اور مجھ پر میرے کام میں دشواری میں نہ ڈال (آیت ۷۳) ایک لڑکا ملا تو اس بندے نے اسے قتل کر دیا (آیت ۷۴) یعلیٰ بن مسلم نے سعید بن جبیر سے روایت کی کہ لڑکے کھیلتے ہوئے پائے تو ان میں سے ایک کافر اور ہونہار لڑکے کو

پکڑ کر لٹایا اور چھری سے ذبح کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا تم نے ایک ستھری جان کو بغیر کسی جان کے بدلے قتل کر دیا، ابھی تو یہ گنہگار بھی نہ تھا۔ ابن عباس کی قرأت میں زَكِيَّةً اور زَاكِيَةً دونوں طرح ہے جیسے غُلَامًا زَكِيًّا پھر دونوں چل دیئے، حتیٰ کہ ایک دیوار پائی جو گرنے والی تھی تو وہ سیدھی کر دی (آیت ۷۷) سعید بن جبیر نے کہا کہ اپنے ہاتھ سے اور ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ اسے اس طرح سیدھا کیا تھا، یعلی بن مسلم کا بیان ہے کہ میرے خیال میں سعید بن جبیر نے کہا تھا کہ حضرت خضر نے ہاتھ پھیر کر وہ سیدھی کھڑی کر دی۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اگر تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدور لے لیتے۔ سعید بن جبیر نے کہا کہ اتنی مزدوری جس سے کھانا کھا لیتے اور كَانَ وَرَآءَهُمْ مَلِكٌ کی جگہ حضرت ابن عباس کی قرأت میں كَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ ہے۔ سعید بن جبیر کے سوار دوسرے حضرات کے گمان میں بادشاہ کا نام ہُدَد بن بُدَد ہے اور مقتول لڑکے کا نام جیسور۔ بہر حال وہ بادشاہ ہر صحیح سالم کشتی کو جبراً چھین لیا کرتا تھا۔ جب یہ کشتی اس کے پاس سے گزرے گی تو اس کے عیب دار ہونے کے سبب اسے چھوڑ جائے گا۔ چنانچہ جب وہ گزر جائے گا تو یہ لوگ اسے ٹھیک کر لیں گے اور اس کے ساتھ نفع کماتے رہیں گے بعض حضرات کا قول ہے کہ کشتی کے سوراخ کو سیسے سے بند کر دیا اور بعض نے کہا ہے کہ وہ لاکھ سے بند کیا گیا۔ اس لڑکے کے والدین مومن تھے اور وہ خود کافر تھا تو ہمیں ڈر ہوا کہ مبادا وہ اُن کو سرکشی اور کفر پر چڑھا دے (آیت ۸۰) کہ وہ اس کی محبت سے مجبور ہو کر دین میں اس کی پیروی نہ کرنے لگیں۔ پس ہم نے چاہا کہ اُن دونوں کا رب اس سے بہتر ستھرا

4- بَابُ

{فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا. قَالَ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الحُوتَ} [الكهف: 63] إِلَى قَوْلِهِ {عَجَبًا} [يونس: 2]، {صُنْعًا} [الكهف: 104]: «عَمَلًا»، {حِوَلًا} [الكهف: 108]: «تَحَوُّلًا» {قَالَ: ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ، فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا} [الكهف: 64]، {إِمْرًا} [الكهف: 71] وَ {نُكْرًا} [الكهف: 74]: «دَاهِيَةً»، {يَنْقَضَّ} [الكهف: 77]: «يَنْقَاضُ كَمَا تَنْقَاضُ السِّنُّ»، (لَتَخِذْتَ): «وَاتَّخَذْتَ وَاحِدٌ»، {رُحْمًا} [الكهف: 81]: «مِنَ الرُّحْمِ، وَهِيَ أَشَدُّ مُبَالَغَةً مِنَ الرَّحْمَةِ، وَنَظُنُّ أَنَّهُ مِنَ الرَّحِيمِ، وَتُدْعَى مَكَّةُ أُمَّ رُحْمٍ أَيِ الرَّحْمَةُ تَنْزِلُ بِهَا»

4727 - حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَوْفًا البَكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ بِمُوسَى الخَضِرِ، فَقَالَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ،

کیونکہ قرآن کریم میں اس کے لیے أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً...... فرمایا گیا ہے اور مہربانی میں زیادہ قریب عطا کردے۔ (آیت ۸۱) یعنی ان دونوں کے لیے اس پہلے لڑکے سے جس کو حضرت خضر نے قتل کیا آنے والا رحم میں زیادہ نزدیک ہو۔ سعید بن جبیر کے علاوہ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ اس کی جگہ لڑکی پیدا ہوئی لیکن اُن کی اگلی اولاد کے متعلق داؤد بن ابو عاصم نے کئی حضرات سے روایت کی کہ وہ لڑکی تھی۔

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: پھر جب وہاں سے گزر گئے موسیٰ نے خادم سے کہا ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا ۔۔۔تا ۔۔۔ اپنی راہ لی اچنبا ہے۔ (پ ۱۵ الکھف ۶۲) صُنْعًا عمل۔ حِوَلًا پھر جانا۔ ترجمہ کنز الایمان: موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے (پ ۱۵ الکھف ۶۴) اِمراً برا کام۔ يَنْقَضَّ گرنے والی جیسے دانت گرنے والا ہوتا ہے۔ لَتَخِذْتَ اور وَاتَّخَذْتَ ہم معنی ہیں رُحْمًا یہ الرُّحِيم سے ہے یعنی رحمت کا بہت ہی مبالغہ اور ہمارے خیال میں یہ الرَّحِيم سے ہے۔ جیسے مکہ مکرمہ کو اُمّ رُحْمٍ کہتے ہیں کیونکہ اس پر خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں عرض کی کہ نوف بکالی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ بنی اسرائیل کے پیغمبر حضرت موسیٰ سے وہ موسیٰ جدا ہے جس نے حضرت خضر سے ملاقات کی۔ انہوں نے فرمایا کہ اس اللہ کے دشمن نے جھوٹ

-4727 راجع الحديث: 122,74

حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَامَ مُوسَى خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقِيلَ لَهُ: أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ قَالَ: أَنَا، فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ العِلْمَ إِلَيْهِ، وَأَوْحَى إِلَيْهِ: بَلَى عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ البَحْرَيْنِ، هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ، قَالَ: أَيْ رَبِّ، كَيْفَ السَّبِيلُ إِلَيْهِ؟ قَالَ: تَأْخُذُ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ، فَحَيْثُمَا فَقَدْتَ الحُوتَ فَاتَّبِعْهُ، قَالَ: فَخَرَجَ مُوسَى وَمَعَهُ فَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ، وَمَعَهُمَا الحُوتُ حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ، فَنَزَلاَ عِنْدَهَا، قَالَ: فَوَضَعَ مُوسَى رَأْسَهُ فَنَامَ، - قَالَ سُفْيَانُ: وَفِي حَدِيثِ غَيْرِ عَمْرٍو، قَالَ: وَفِي أَصْلِ الصَّخْرَةِ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا: الحَيَاةُ لاَ يُصِيبُ مِنْ مَائِهَا شَيْءٌ إِلَّا حَيِيَ، فَأَصَابَ الحُوتَ مِنْ مَاءِ تِلْكَ العَيْنِ - قَالَ: فَتَحَرَّكَ وَانْسَلَّ مِنَ المِكْتَلِ، فَدَخَلَ البَحْرَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ: {آتِنَا غَدَاءَنَا} [الكهف: 62] الآيَةَ، قَالَ: وَلَمْ يَجِدِ النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ مَا أُمِرَ بِهِ، قَالَ لَهُ فَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ: {أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الحُوتَ} [الكهف: 63] الآيَةَ، قَالَ: فَرَجَعَا يَقُصَّانِ فِي آثَارِهِمَا، فَوَجَدَا فِي البَحْرِ كَالطَّاقِ مَمَرَّ الحُوتِ، فَكَانَ لِفَتَاهُ عَجَبًا، وَلِلْحُوتِ سَرَبًا، قَالَ: فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ، إِذْ هُمَا بِرَجُلٍ مُسَجًّى بِثَوْبٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى، قَالَ: وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلاَمُ، فَقَالَ: أَنَا مُوسَى، قَالَ: مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رَشَدًا؟ قَالَ لَهُ الخَضِرُ: يَا مُوسَى، إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ لاَ أَعْلَمُهُ، وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ اللَّهُ لاَ

بولا ہے۔ ہم سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو اُن سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ انہوں نے کہا، میں ہوں، پس اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا کہ انہوں نے علم کی نسبت اس کی جانب نہ کی تھی اور ان کی طرف وحی فرمائی کہ ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ ایسا ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے۔ عرض کی اے رب! میں اس تک کیسے پہنچوں؟ فرمایا ایک مچھلی لے کر زنبیل میں رکھ لو۔ جب مچھلی تم سے جدا ہو جائے تو اُس کے پیچھے چلے جانا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ چل دیئے اور ان کے ساتھ ان کا خادم حضرت یوشع بن نون تھا۔ مچھلی ان کے پاس تھی حتیٰ کہ وہ ایک پتھر کے پاس پہنچے تو اس کے قریب ٹھہر گئے۔ حضرت موسیٰ اس پر اپنا سر رکھ کر سو گئے۔ سفیان نے عمرو بن دینار کے علاوہ دوسرے کی روایت میں کہا ہے کہ اس پتھر کے نیچے ایک چشمہ تھا جس کو چشمۂ حیات کہتے ہیں۔ جسے اس کا پانی مل جائے وہ زندہ ہو جاتا ہے۔ پس مچھلی کو اس چشمے کا پانی مل گیا تھا راوی کا بیان ہے کہ اس نے حرکت کی پھر اچھل کر زنبیل سے باہر نکل گئی اور سمندر میں داخل ہوگئی جب حضرت موسیٰ جاگے تو خادم سے کہا کہ ہمارا صبح کا کھانا لاؤ (آیت ۶۲) راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کو تھکن اسی وقت محسوس ہوئی جب اس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا حکم فرمایا گیا تھا، ان کے خادم حضرت یوشع بن نون نے عرض کی۔ بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ اس کا ذکر کروں (آیت

تَعْلَمُهُ، قَالَ: بَلْ أَتَّبِعُكَ، قَالَ: فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلاَ تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا، فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ فَمَرَّتْ بِهِمْ سَفِينَةٌ فَعُرِفَ الخَضِرُ فَحَمَلُوهُمْ فِي سَفِينَتِهِمْ بِغَيْرِ نَوْلٍ - يَقُولُ بِغَيْرِ أَجْرٍ - فَرَكِبَا السَّفِينَةَ، قَالَ: وَوَقَعَ عُصْفُورٌ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَغَمَسَ مِنْقَارَهُ فِي البَحْرِ، فَقَالَ الخَضِرُ لِمُوسَى: مَا عِلْمُكَ وَعِلْمِي وَعِلْمُ الخَلاَئِقِ فِي عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِقْدَارُ مَا غَمَسَ هَذَا العُصْفُورُ مِنْقَارَهُ، قَالَ: فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسَى إِذْ عَمَدَ الخَضِرُ إِلَى قَدُومٍ فَخَرَقَ السَّفِينَةَ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ، عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا {لَقَدْ جِئْتَ} [الكهف: 71] الآيَةَ، فَانْطَلَقَا إِذَا هُمَا بِغُلاَمٍ يَلْعَبُ مَعَ الغِلْمَانِ، فَأَخَذَ الخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَطَعَهُ، قَالَ لَهُ مُوسَى: {أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ، لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا} [الكهف: 75] إِلَى قَوْلِهِ {فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ} [الكهف: 77]- فَقَالَ بِيَدِهِ: هَكَذَا - فَأَقَامَهُ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: إِنَّا دَخَلْنَا هَذِهِ القَرْيَةَ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعِمُونَا، {لَوْ شِئْتَ لاَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا، قَالَ: هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ، سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا} [الكهف: 77]، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى صَبَرَ حَتَّى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا " قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ: »وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا، وَأَمَّا الغُلاَمُ فَكَانَ كَافِرًا«

۶۴) ۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ دونوں اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے واپس لوٹے تو انہوں نے طاق کی طرح سمندر میں مچھلی کی گزرگاہ دیکھی تو وہ خادم کے لیے حیران کن تھا اور مچھلی کے لیے سرنگ تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ اسی پتھر کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک شخص کپڑے میں لپٹا ہوا موجود ہے۔ حضرت موسیٰ نے اسے سلام کیا۔ اُس نے کہا، آپ کی زمین میں سلام کہاں سے؟ انہوں نے کہا کہ میں موسیٰ ہوں۔ کہا کیا بنی اسرائیل والے حضرت موسیٰ؟ جواب دیا، ہاں وہی، موسیٰ نے کہا، کیا میں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے نیک بات جو تمہیں سکھائی گئی ہے؟ حضرت خضر نے کہا، اے موسیٰ! بیشک آپ ایک ایسا علم رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے اور مجھے اس کا علم نہیں اور میں ایک ایسا علم رکھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سکھایا ہے اور آپ کو اس کا علم نہیں۔ حضرت موسیٰ نے کہا میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ کہا اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو کسی بات کے متعلق نہ پوچھنا، حتیٰ کہ میں خود اُس کے بارے میں آپ سے ذکر کروں؟ پس وہ دونوں چل دیئے، ساحل کے ساتھ ساتھ جارہے تھے کہ وہاں سے ایک کشتی گزری۔ حضرت خضر کو پہچان کر ان لوگوں نے بلامعاوضہ انہیں بٹھا لیا۔ پس یہ معاوضے کے بغیر کشتی میں بیٹھ گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ کشتی کے کسی کنارے پر ایک چڑیا آ بیٹھی اور اس نے سمندر سے اپنی چونچ میں پانی بھر لیا، حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ میرا، آپ کا اور ساری مخلوق کا علم مل کر اللہ کے علم کے حضور ایسا ہے جیسے سمندر کے مقابلے میں اس چڑیا کی چونچ

میں پانی کی بوند۔ حضرت موسیٰ کو کچھ دیر ہی بیٹھے ہوئی تھی کہ حضرت خضر نے بسولہ لے کر کشتی میں سوراخ کر دیا یا تختہ چیر دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ ان لوگوں نے معاوضے کے بغیر ہمیں کشتی میں بٹھایا ہے لیکن یہ کیا کہ تم نے اس میں سوراخ کر دیا تاکہ سارے سواروں کو ڈبو دو، یہ تو برا کیا ہے (آیت ۷۱) پھر وہ دونوں چل دیے، حتیٰ کہ ایک لڑکے کو دیکھا جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو حضرت خضر نے اسے سر سے پکڑ لیا اور تن سے سر جدا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ کیا تم نے ستھری جان بغیر کسی جان کے بدلے قتل کر دی؟ بیشک تم نے بہت بری بات کی (آیت ۷۴) حضرت خضر نے کہا: کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں گے...... گاؤں والوں نے دعوت دینی قبول نہ کی۔ پھر دونوں نے گاؤں میں ایک دیوار پائی جو گرنا ہی چاہتی تھی راوی کا بیان ہے کہ حضرت خضر نے ہاتھ کے سہارے سے دیوار کو سیدھا کر دیا حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ بیشک جب ہم اس گاؤں میں داخل ہوئے تو انہوں نے ہماری دعوت کرنا قبول نہ کیا اور ہمیں کھانا نہ کھلایا۔ لہٰذا اگر تم چاہتے تو اس دیوار کی ان سے مزدوری لے لیتے (آیت ۷۷) حضرت خضر نے کہا: یہ میری اور آپ کی جدائی ہے۔ اب میں آپ کو اُن باتوں کا راز بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا (آیت ۷۸) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ صبر سے کام لیتے تاکہ دونوں کے اور بھی واقعات ہمارے لیے بیان فرمائے جاتے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان واقعہ میں حضرت ابن عباس وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَّأْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ

5- بَابُ {قُلْ: هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا} [الكهف: 103]

4728- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبِي: {قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا} [الكهف: 103]: هُمُ الحَرُورِيَّةُ؟ قَالَ: "لاَ هُمُ اليَهُودُ وَالنَّصَارَى، أَمَّا اليَهُودُ فَكَذَّبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَّا النَّصَارَى فَكَفَرُوا بِالْجَنَّةِ وَقَالُوا: لاَ طَعَامَ فِيهَا وَلاَ شَرَابَ، وَالحَرُورِيَّةُ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ"، وَكَانَ سَعْدٌ يُسَمِّيهِمُ الفَاسِقِينَ

غَصْبًا وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا پڑھا کرتے تھے۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا کی تفسیر

مصعب بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والدِ ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے آیت: ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ کیا ہم تمہیں بتادیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں (پ ۱۶ الکھف ۱۰۳) کے متعلق دریافت کیا کہ کیا یہ خوارج کے متعلق ہے؟ فرمایا، نہیں بلکہ وہ یہود و نصاریٰ ہیں۔ یہود نے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا اور نصاریٰ جنت کا انکار کرتے اور کہتے کہ اس میں کھانا پینا نہیں ہے، رہے حرور والے خوارج، تو یہ ان لوگوں میں ہیں: وہ جو اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں پکا ہونے کے بعد (سورۂ البقرہ، آیت ۲۷) اور حضرت سعد بن ابی وقاص نے ان کا نام فاسق رکھا تھے۔

6- بَابُ

{أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ} [الكهف: 105] الآيَةَ

أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: یہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی آیتیں اور اس کا ملنا نہ مانا تو ان کا کیا دھرا سب اکارت ہے تو ہم ان کے لئے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کریں گے (پ ۱۶ الکھف ۱۰۵)۔

4729- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا المُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بروز قیامت ایک بہت ہی موٹے شخص کو جب اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا جائے گا، تو اتنا بھاری بھرکم ہونے کے باوجود اللہ کے نزدیک اس کا وزن ایک مچھر کے پَر کے برابر بھی نہیں ہوگا اور

4729- صحیح مسلم:6976

العَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ القِيَامَةِ، لاَ يَزِنُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، وَقَالَ: اقْرَءُوا، {فَلاَ نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ وَزْنًا} [الكهف: 105] " وَعَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ، عَنِ المُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ مِثْلَهُ

فرمایا کہ یہ آیت پڑھ لو: ترجمہ کنز الایمان: تو ہم ان کے لئے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کریں گے (پ ١٥ الکھف ١٠٥) اس کو یحییٰ بن بکیر، مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے بھی ابو الزناد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

19- سُورَةُ مَرْيَم

سورۂ مریم

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ} [مريم: 38] »اللَّهُ يَقُولُهُ، وَهُمُ اليَوْمَ لاَ يَسْمَعُونَ وَلاَ يُبْصِرُونَ«. {فِي ضَلاَلٍ مُبِينٍ} [الأنعام: 74]: "يَعْنِي قَوْلَهُ: {أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ} [مريم: 38]: الكُفَّارُ يَوْمَئِذٍ أَسْمَعُ شَيْءٍ وَأَبْصَرُهُ". {لَأَرْجُمَنَّكَ} [مريم: 46]: »لَأَشْتِمَنَّكَ«، {وَرِئْيًا} [مريم: 74]: »مَنْظَرًا« وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ: »عَلِمَتْ مَرْيَمُ أَنَّ التَّقِيَّ ذُو نُهْيَةٍ«، حَتَّى قَالَتْ: {إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا} [مريم: 18] وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: {تَؤُزُّهُمْ أَزًّا} [مريم: 83]: »تُزْعِجُهُمْ إِلَى المَعَاصِي إِزْعَاجًا« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {إِدًّا} [مريم: 89] »عِوَجًا« قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {وِرْدًا} [مريم: 86]: »عِطَاشًا«، {أَثَاثًا} [النحل: 80]: »مَالًا«، {إِدًّا} [مريم: 89]: »قَوْلًا عَظِيمًا«، {رِكْزًا} [مريم: 98]: »صَوْتًا غَيًّا خُسْرَانًا« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {فَلْيَمْدُدْ} [مريم: 75]: »فَلْيَدَعْهُ« وَقَالَ غَيْرُهُ: {بُكِيًّا} [مريم: 58]: »جَمَاعَةُ بَاكٍ« {صِلِيًّا} [مريم: 70]: »صَلِيَ يَصْلَى«، {نَدِيًّا} [مريم: 73]: »وَالنَّادِي وَاحِدٌ مَجْلِسًا«

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اَبْصِرْ بِهِمْ وَاَسْمِعْ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آج کفار اپنی ظاہری گمراہی کے سبب نہ خدا کی باتوں کو سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں۔ پس ارشاد باری تعالیٰ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ کفار کے بارے میں ہے کہ قیامت میں خدا کی باتوں کو سنیں گے اور دیکھیں گے لَاَرْجُمَنَّكَ میں تجھ پر گالیوں کا پتھراؤ کردوں گا۔ رِئْيًا دیکھنے میں، ابووائل کا قول ہے کہ حضرت مریم کو بخوبی علم تھا کہ متقی غیرت والا ہوتا ہے اسی لیے انہوں نے کہا تھا: اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ابن عیینہ کا قول ہے کہ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا کا مطلب ہے کہ شیطان ان کو گناہ پر ابھارتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ اِدًّا سے مراد ہیں پیاسے۔ اَثَاثًا مالی لحاظ سے۔ اِدًّا بڑی بات۔ رِكْزًا پست آواز۔ غَيًّا نقصان میں۔ بُكِيًّا یہ بَاكٍ کی جمع ہے مراد ہے رونے والے۔ صِلِيًّا جلنا، یہ صَلِيَ يَصْلٰى سے ہے۔ نَدِيًّا اور النَّادِيْ دونوں سے مجلس مراد ہے۔

1- بَابُ قَوْلِهِ: {وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ} [مريم: 39]

4730 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُؤْتَى بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبْشٍ أَمْلَحَ، فَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الجَنَّةِ، فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، هَذَا المَوْتُ، وَكُلُّهُمْ قَدْ رَآهُ، ثُمَّ يُنَادِي: يَا أَهْلَ النَّارِ، فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ، فَيَقُولُ: وهَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، هَذَا المَوْتُ، وَكُلُّهُمْ قَدْ رَآهُ، فَيُذْبَحُ ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَهْلَ الجَنَّةِ خُلُودٌ فَلاَ مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ فَلاَ مَوْتَ، ثُمَّ قَرَأَ: {وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ} [مريم: 39]، وَهَؤُلاَءِ فِي غَفْلَةٍ أَهْلُ الدُّنْيَا {وَهُمْ لاَ يُؤْمِنُونَ} [مريم: 39]"

ترجمہ کنز الایمان: "اور انہیں ڈر سناؤ پچھتاوے کے دن کا" کی تفسیر

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موت کو ایک چتکبرے مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا، پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اے اہل جنت! پس وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے، ہاں جانتے ہیں، یہ تو موت ہے کیونکہ سب نے اسے دیکھا ہوگا پھر پکارا جائے گا، اے اہل جہنم! وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں جانتے ہیں یہ تو موت ہے کیونکہ سب اسے دیکھ چکے ہوں گے۔ پھر اسے ذبح کر کے کہا جائے گا۔ اے اہلِ جنت! تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔ اب کسی کو موت نہیں آئے گی۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: اور انہیں ڈر سناؤ پچھتاوے کے دن کا جب کام ہو چکے گا اور وہ غفلت میں ہیں اور نہیں مانتے (پ ۱۶ مریم ۳۹) یعنی دنیا کے مشتاق اور ایمان نہیں لاتے۔

2- بَابُ

{وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا} [مريم: 64]

4731 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ

وَمَا نَتَنَزَّلُ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: (اور جبریل نے محبوب سے عرض کی) ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے (پ ۱۶ مریم ۶۴)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام

4730- صحیح مسلم:7110,7111 سنن ترمذی:3156

4731- راجع الحدیث:3218

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ: «مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا» . فَنَزَلَتْ: {وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا} [مريم: 64]

سے فرمایا کہ جتنی مرتبہ تم ہماری زیارت کو آتے ہو اس سے زیادہ مرتبہ آنے سے تمہیں کون روکتا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: (اور جبریل نے محبوب سے عرض کی) ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں (پ۱۶ مریم ۶۴)

3- بَابُ قَوْلِهِ:

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ کی تفسیر

{أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ: لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا} [مريم: 77]

ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے (پ۱۶ مریم ۷۷)۔

4732- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ خَبَّابًا، قَالَ: جِئْتُ العَاصَ بْنَ وَائِلٍ السَّهْمِيَّ أَتَقَاضَاهُ حَقًّا لِي عِنْدَهُ، فَقَالَ: لاَ أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: «لاَ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ» ، قَالَ: وَإِنِّي لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّ لِي هُنَاكَ مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَهُ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ: لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا} [مريم: 77] رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، وَشُعْبَةُ، وَحَفْصٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنی اجرت لینے عاص بن وائل سہمی کے پاس گیا تو وہ کہنے لگا کہ میں اس وقت تک تمہیں اجرت نہیں دوں گا جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کردو۔ میں نے کہا، اگر تم مر کر دوبارہ بھی زندہ ہوجاؤ تو یہ کام میں پھر بھی نہیں کروں گا۔ اس نے کہا، کیا میں مر کر زندہ ہوسکتا ہوں؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ اس نے کہا وہاں بھی میرے پاس مال و اولاد ہوگی لہٰذا وہیں تمہارا حساب چُکا دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے پ۱۶ مریم ۷۷) ثوری، شعبہ، حفص، ابومعاویہ اور وکیع نے بھی اعمش سے اس کی روایت کی ہے۔

4732- انظر الحديث: 2091

4- بَابُ قَوْلِهِ:

{أَطَّلَعَ الغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا} قَالَ: »مَوْثِقًا«

4733 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا بِمَكَّةَ، فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ سَيْفًا فَجِئْتُ أَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ: لاَ أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قُلْتُ: »لاَ أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُمِيتَكَ اللَّهُ، ثُمَّ يُحْيِيَكَ«، قَالَ: إِذَا أَمَاتَنِي اللَّهُ ثُمَّ بَعَثَنِي وَلِي مَالٌ وَوَلَدٌ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ: لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا، أَطَّلَعَ الغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا} " قَالَ: " مَوْثِقًا لَمْ يَقُلِ الأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ: سَيْفًا وَلاَ مَوْثِقًا "

أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: کیا غیب کو جھانک آیا ہے یا رحمٰن کے پاس کوئی قرار رکھا ہے (پ ۱۶ مریم ۷۸)۔ عَهْدًا سے پکا وعدہ مراد ہے۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت خباب نے فرمایا کہ میں مکّہ مکرّمہ کے اندر لوہار کا کام کرتا تھا تو میں نے عاص بن وائل سہمی کے لیے ایک تلوار بنا کر دی تھی جب میں مزدوری لینے اس کے پاس گیا تو اس نے کہا۔ میں تمہیں اس وقت تک نہیں دوں گا۔ جب تک تم محمد مصطفٰے ﷺ کا انکار نہ کرو۔ میں نے کہا کہ محمد مصطفٰے ﷺ کا انکار تو میں اس وقت بھی نہیں کروں گا کہ اللہ تعالیٰ موت دے اور دوبارہ زندہ کردے۔ اس نے کہا جب اللہ تعالیٰ مجھے موت دے کر دوبارہ زندہ کرے گا تو اس وقت بھی میرے پاس مال و اولاد ہونگے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے کیا غیب کو جھانک آیا ہے یا رحمٰن کے پاس کوئی قرار رکھا ہے (پ ۱۶ مریم ۷۷۔۷۸) اس روایت میں مَوْثِقًا کا لفظ ہے لیکن اشجعی نے جو سفیان سے روایت کی اُس میں نہ سَيْفًا کا لفظ ہے اور نہ مَوْثِقًا کا۔

5- بَابُ

{كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ العَذَابِ مَدًّا} [مريم: 79]

4734- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: ہرگز نہیں اب ہم لکھ رکھیں گے جو وہ کہتا ہے اور اسے خوب لمبا عذاب دیں گے (پ ۱۶ مریم ۷۹)۔

مسروق حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت

4733- راجع الحديث: 2091

4734- راجع الحديث: 2091

بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ أَبَا الضُّحَى، يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ لِي دَيْنٌ عَلَى العَاصِ بْنِ وَائِلٍ، قَالَ: فَأَتَاهُ يَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ: لاَ أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «وَاللَّهِ لاَ أَكْفُرُ حَتَّى يُمِيتَكَ اللَّهُ ثُمَّ يَبْعَثَكَ»، قَالَ: فَذَرْنِي حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ أُبْعَثَ، فَسَوْفَ أُوتَى مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ: لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا} [مريم: 77]

کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔ دورِ جاہلیت میں، میں لوہار کا کام کیا کرتا تھا۔ میرا عاص بن وائل پر قرض تھا، جب میں تقاضا کرنے اس کے پاس گیا تو اس نے کہا کہ میں تمہیں اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک تم محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کردو۔ پس میں نے کہا کہ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ مار کر دوبارہ زندہ کردے، میں پھر بھی ان کا انکار نہیں کروں گا۔ اس نے کہا، تو میرا پیچھا چھوڑ دو، جب میں مرکر دوبارہ زندہ ہوجاؤں گا، پھر مجھے مال و اولاد دیئے جائیں گے تو اس وقت تمہارا حساب چکا دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے (پ ۱۶ مریم ۷۷)

6- بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا} [مريم: 80]
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {الجِبَالُ هَدًّا} [مريم: 90]: «هَدْمًا»

وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور جو چیزیں کہہ رہا ہے ان کے ہمیں وارث ہوں گے اور ہمارے پاس اکیلا آئے گا (پ ۱۶ مریم ۷۹)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الْجِبَالُ هَدًّا سے پہاڑ کا مسمار ہونا مراد ہے۔

4735 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا، وَكَانَ لِي عَلَى العَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ لِي: لاَ أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ، قَالَ: قُلْتُ: «لَنْ أَكْفُرَ بِهِ حَتَّى تَمُوتَ، ثُمَّ تُبْعَثَ»، قَالَ: وَإِنِّي لَمَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ المَوْتِ، فَسَوْفَ أَقْضِيكَ إِذَا رَجَعْتُ إِلَى مَالٍ وَوَلَدٍ، قَالَ: فَنَزَلَتْ: {أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ: لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں لوہار کا کام کرتا تھا اور عاص بن وائل پر میرا قرضہ تھا۔ میں تقاضا کرنے اس کے پاس گیا تو اس نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کردو۔ میں نے کہا کہ مرکر دوبارہ زندہ ہوجاؤ تب بھی میں اُن کا انکار نہیں کروں گا اس نے کہا کہ مرنے کے بعد میں زندہ تو ضرور ہوجاؤں گا لہٰذا جلد ہی تمہارا قرضہ ادا کردوں گا جبکہ مال و اولاد بھی مجھے واپس لوٹا دیئے جائیں گے۔ اِس پر یہ وحی

4735- راجع الحديث: 2091

أَطَّلَعَ الغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا، كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ العَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا}

نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے کیا غیب کو جھانک آیا ہے یا رحمٰن کے پاس کوئی قرار رکھا ہے ہرگز نہیں اب ہم لکھ رکھیں گے جو وہ کہتا ہے اور اسے خوب لمبا عذاب دیں گے اور جو چیزیں کہہ رہا ہے ان کے ہمیں وارث ہوں گے اور ہمارے پاس اکیلا آئے گا (پ۱۶ مریم ۷۷۔۸۰)

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

20- سُورَةُ طه

سورۂ طٰہٰ

قَالَ عِكْرِمَةُ وَالضَّحَّاكُ: " بِالنَّبَطِيَّةِ أَيْ {طَهْ} [طه: 1] : يَا رَجُلُ، يُقَالُ كُلُّ مَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ أَوْ فِيهِ تَمْتَمَةٌ أَوْ فَأْفَأَةٌ فَهِيَ عُقْدَةٌ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {أَلْقَى} [النساء: 94] : »صَنَعَ أَزْرِي ظَهْرِي« {فَيُسْحِتَكُمْ} : »يُهْلِكَكُمْ« {الْمُثْلَى} [طه: 63] : " تَأْنِيثُ الأَمْثَلِ يَقُولُ بِدِينِكُمْ، يُقَالُ: خُذِ المُثْلَى خُذِ الأَمْثَلَ " {ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا} [طه: 64] : " يُقَالُ: هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ اليَوْمَ، يَعْنِي المُصَلَّى الَّذِي يُصَلَّى فِيهِ "، {فَأَوْجَسَ} [طه: 67] : "فِي نَفْسِهِ خَوْفًا، فَذَهَبَتِ الوَاوُ مِنْ {خِيفَةً} [هود: 70] لِكَسْرَةِ الخَاءِ " {فِي جُذُوعِ} [طه: 71] : »أَيْ عَلَى جُذُوعِ النَّخْلِ«، {خَطْبُكَ} [طه: 95] : »بَالُكَ«، {مِسَاسَ} [طه: 97] : »مَصْدَرُ مَاسَّهُ مِسَاسًا«، {لَنَنْسِفَنَّهُ} [طه: 97] : »لَنَذْرِيَنَّهُ«، {قَاعًا} [طه: 106] : »يَعْلُوهُ المَاءُ وَالصَّفْصَفُ المُسْتَوِي مِنَ الأَرْضِ« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {أَوْزَارًا} [طه: 87] : »أَثْقَالًا« {مِنْ زِينَةِ القَوْمِ} [طه: 87] : »وَهِيَ

ابن جبیر اور ضحاک کا قول ہے کہ حبشہ کی زبان میں طٰہٰ اور مرد اے فلاں کو کہتے ہیں۔ عُقْدَةٌ اس کو کہتے ہیں کہ آدمی سے حروف کی صحیح ادائیگی نہ ہو سکے یا اٹک اٹک کر بات کرے۔ اَزْرِیْ میری پیٹھ۔ فَيُسْحِتَكُمْ تمہیں ہلاک کرے۔ الْمُثْلٰى یہ الْمَثَلَ مونث ہے یعنی تمہارا دین، جیسا کہ کہتے ہیں خُذِ الْمُثْلٰى یا خُذِ الْاَمْثَلَ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا کہتے ہیں کہ آج وہ صف میں شامل ہوا یعنی اس نے نماز کی جگہ پر آکر نماز پڑھی۔ فَاَوْجَسَ دل میں ڈر محسوس کیا، یہاں خاء کے کسرہ کی وجہ سے واؤ حذف ہوگئی۔ جُذُوْعِ شاخیں۔ خَطْبُكَ تیرا حال مَسَاسَ مصدر ہے۔ مَاسَّهٗ مِسَاسًا سے لَنَنْسِفَنَّهٗ ہموار زمین۔ مجاہد کا قول ہے کہ مِنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ قوم کے زیورات جو فرعون کے ساتھیوں سے مستعار لیے تھے۔ فَقَذَفْتُهَا پس میں نے ان کو ڈال دیا۔ اَلْقٰى ڈالا۔ کیا فَنَسِیَ مُوْسٰى وہ یہ کہتے تھے کہ رب نے غلطی کی۔ لَا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا...... یعنی بچھڑا ان کی بات کا جواب نہیں دیتا۔ هَمْسًا پیروں کی چاپ۔

الحُلِيُّ الَّتِي اسْتَعَارُوا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ، وَهِيَ الأَثْقَالُ « {فَقَذَفْنَاهَا} »فَأَلْقَيْنَاهَا« ، {أَلْقَى} [النساء: 94] : »صَنَعَ« ، {فَنَسِيَ} [طه: 88] : »مُوسَى هُمْ يَقُولُونَهُ أَخْطَأَ الرَّبَّ« ، لاَ يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا: »العِجْلُ« ، {هَمْسًا} [طه: 108] : »حِسُّ الأَقْدَامِ« ، {حَشَرْتَنِي أَعْمَى} [طه: 125] : »عَنْ حُجَّتِي« ، {وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا} [طه: 125] : »فِي الدُّنْيَا« قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {بِقَبَسٍ} [طه: 10] : " ضَلُّوا الطَّرِيقَ، وَكَانُوا شَاتِينَ، فَقَالَ: إِنْ لَمْ أَجِدْ عَلَيْهَا مَنْ يَهْدِي الطَّرِيقَ آتِكُمْ بِنَارٍ تُوقِدُونَ " وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: {أَمْثَلُهُمْ} [طه: 104] : »أَعْدَلُهُمْ طَرِيقَةً« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {هَضْمًا} [طه: 112] : »لاَ يُظْلَمُ فَيُهْضَمُ مِنْ حَسَنَاتِهِ« ، {عِوَجًا} [آل عمران: 99] : »وَادِيًا« ، {وَلاَ أَمْتًا} [طه: 107] : »رَابِيَةً« ، {سِيرَتَهَا} [طه: 21] : »حَالَتَهَا« ، وَ {النُّهَى} [طه: 54] : »التُّقَى« ، {ضَنْكًا} [طه: 124] : »الشَّقَاءُ« ، {هَوَى} [طه: 81] : »شَقِيَ« ، {بِالوَادِي المُقَدَّسِ} : »المُبَارَكِ« {طُوًى} [طه: 12] : " اسْمُ الوَادِي {بِمَلْكِنَا} : »بِأَمْرِنَا« {مَكَانًا سِوًى} : »مَنْصَفٌ بَيْنَهُمْ« {يَبَسًا} [طه: 77] : »يَابِسًا« {عَلَى قَدَرٍ} [طه: 40] : »مَوْعِدٍ« ، {يَفْرُطَ} [طه: 45] عُقُوبَةً " {لاَ تَنِيَا} [طه: 42] تَضْعُفَا "

حَشَرْتَنِي أَعْمَى یہ میری حجت تھی کہ قَدْ كُنْتَ بَصِيرًا دنیا میں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ بِقَبَسٍ جب راستہ بھول گئے اور سردی محسوس ہوئی تو کہا کہ میں جاتا ہوں شاید کوئی راستہ بتانے والا مل جائے یا تاپنے کے لیے تھوڑی سی آگ لے آؤں گا۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ أَمْثَلُهُمْ ان کا عقلمند آدمی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ هَضْمًا اس پر ظلم نہ ہوگا کہ اس کی نیکیاں ضائع کردی جائیں۔ عِوَجًا نالہ۔ أَمْتًا ٹیلہ۔ سِيرَتَهَا الْأُولَى ...... پہلی حالت پر۔ النُّهَى پرہیزگاری۔ ضَنْكًا بدبختی۔ هَوَى بدبخت ہوا۔ الْمُقَدَّسِ برکت والی۔ طُوًى ایک وادی کا نام ہے۔ بِمَلْكِنَا ہمارے حکم سے۔ مَكَانًا سُوًى ہمارے اور تمہارے درمیان۔ يَبَسًا خشک۔ عَلَى قَدَرٍ اندازے پر بمطابق وعدہ لَا تَنِيَا کمزوری نہ دکھانا۔

1- بَابُ {وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي} [طه: 41]

ترجمہ کنزالایمان: اور میں نے تجھے خاص اپنے لئے بنایا (پ۱۶ طٰہٰ ۴۱) کی تفسیر

4736 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

4736- راجع الحديث: 3409

مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "التَقَى آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ مُوسَى لِآدَمَ: أَنْتَ الَّذِي أَشْقَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الجَنَّةِ؛ قَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ، وَاصْطَفَاكَ لِنَفْسِهِ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرَاةَ؛ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَوَجَدْتَهَا كُتِبَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي، قَالَ: نَعَمْ، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کی ملاقات ہوئی تو حضرت موسیٰ نے حضرت آدم سے کہا کہ آپ وہی ہیں جنہوں نے تمام انسانوں کو دشواری میں ڈالا اور جنت سے نکلوایا۔ حضرت آدم نے اُن سے کہا کہ آپ وہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے لیے چُنا اور آپ پر توریت نازل فرمائی۔ کہا ہاں وہی ہوں، کہا تو آپ نے اس پر یہ بات میری پیدائش سے پہلے میرے لیے لکھی ہوئی پائی ہوگی۔ جواب دیا۔ ہاں، تو حضرت آدم نے حضرت موسیٰ پر حجت قائم کردی۔ اَلْیَمُّ سے سمندر مراد ہے۔

2- بَابُ

وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى کی تفسیر

{وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي البَحْرِ يَبَسًا لاَ تَخَافُ دَرَكًا وَلاَ تَخْشَى، فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُمْ مِنَ اليَمِّ مَا غَشِيَهُمْ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَى} [طه: 78] «اليَمُّ البَحْرُ»

ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے چل اور ان کے لئے دریا میں سوکھا راستہ نکال دے تجھے ڈر نہ ہوگا کہ فرعون آلے اور نہ خطرہ تو ان کے پیچھے فرعون پڑا اپنے لشکر لے کر تو انہیں دریا نے ڈھانپ لیا جیسا ڈھانپ لیا اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور راہ نہ دکھائی (پ ۱۶ طٰہٰ ۷۷۔۷۹)۔

4737 - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ وَاليَهُودُ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَسَأَلَهُمْ، فَقَالُوا: هَذَا اليَوْمُ الَّذِي ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصُومُوهُ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے، تو یہودی عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب اُن سے اس متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ آج کے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون پر غالب آئے تھے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ان کی نسبت ہم حضرت موسیٰ سے زیادہ نزدیک ہیں، لہٰذا تم بھی اس کا روزہ رکھو۔

4737- راجع الحدیث: 2004، 46[illegible]

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَلاَ يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الجَنَّةِ فَتَشْقَى} [طه: 117]

4738 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " حَاجَّ مُوسَى آدَمَ، فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ الَّذِي أَخْرَجْتَ النَّاسَ مِنَ الجَنَّةِ بِذَنْبِكَ وَأَشْقَيْتَهُمْ، قَالَ: قَالَ آدَمُ: يَا مُوسَى، أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلاَمِهِ، أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي - أَوْ قَدَّرَهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي - " قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى»

فَلاَ يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الجَنَّةِ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تو ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکال دے پھر تو مشقت میں پڑے (پ ۱۶ طٰہٰ ۱۱۷)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰ نے بحث کرتے ہوئے حضرت آدم سے کہا کہ آپ وہی ہیں جنہوں نے اپنی لغزش کے سبب تمام انسانوں کو جنت سے نکلوایا اور دشواری میں ڈال دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت آدم نے کہا کہ اے موسیٰ! آپ وہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لیے چُنا؟ کیا آپ مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے بھی پہلے میرے لیے لکھ دی تھی! یا میری پیدائش سے پہلے میرے لیے مقدر فرمائی تھی؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم نے حضرت موسیٰ کو لاجواب کر دیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

21- سُورَةُ الأَنْبِيَاءِ

1- باب

4739 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: " بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَالكَهْفُ، وَمَرْيَمُ، وَطه، وَالأَنْبِيَاءُ: هُنَّ مِنَ العِتَاقِ الأُوَلِ، وَهُنَّ مِنْ تِلاَدِي، وَقَالَ قَتَادَةُ: {جُذَاذًا} [الأنبياء: 58]:

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الانبیاء

باب

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۂ بنی اسرائیل، الکہف، مریم، طٰہٰ اور الانبیاء مین نازل ہونے والی سورتوں میں سے بہت فصاحت والی ہیں۔ یہ وہ ہیں جو مین نے پرانی یاد کی ہوئی ہیں۔ قتادہ کا قول ہے کہ جُذَاذًا ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ حسن بصری کا قول ہے کہ فِيْ فَلَكٍ تارے اس طرح آسمان

4738- راجع الحديث: 3409، صحيح مسلم: 6688

4739- راجع الحديث: 4708

»قَطَّعَهُنَّ« وَقَالَ الحَسَنُ: {فِي فَلَكٍ} [يس: 40]: »مِثْلِ فَلْكَةِ المِغْزَلِ«، {يَسْبَحُونَ} [يس: 40]: »يَدُورُونَ« قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {نَفَشَتْ} [الأنبياء: 78]: »رَعَتْ لَيْلًا«، {يُصْحَبُونَ} [الأنبياء: 43]: »يُمْنَعُونَ«، {أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً} [الأنبياء: 92]: " قَالَ: دِينُكُمْ دِينٌ وَاحِدٌ" وَقَالَ عِكْرِمَةُ: {حَصَبُ} [الأنبياء: 98] »حَطَبُ بِالحَبَشِيَّةِ« وَقَالَ غَيْرُهُ: {أَحَسُّوا} [الأنبياء: 12]: »تَوَقَّعُوا مِنْ أَحْسَسْتُ«، {خَامِدِينَ} [الأنبياء: 15]: »هَامِدِينَ«، {وَالحَصِيدُ}: »مُسْتَأْصَلٌ، يَقَعُ عَلَى الوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ وَالجَمِيعِ«، {لاَ يَسْتَحْسِرُونَ} [الأنبياء: 19]: " لاَ يُعْيُونَ، وَمِنْهُ {حَسِيرٌ} [الملك: 4]: وَحَسَرْتُ بَعِيرِي"، {عَمِيقٌ} [الحج: 27]: »بَعِيدٌ«، {نُكِسُوا} [الأنبياء: 65]: »رُدُّوا«، {صَنْعَةَ لَبُوسٍ} [الأنبياء: 80]: »الدُّرُوعُ«، {تَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ} [الأنبياء: 93]: »اخْتَلَفُوا، الحَسِيسُ وَالحِسُّ، وَالجَرْسُ وَالهَمْسُ وَاحِدٌ، وَهُوَ مِنَ الصَّوْتِ الخَفِيِّ«، {آذَنَّاكَ} [فصلت: 47]: »أَعْلَمْنَاكَ«، {آذَنْتُكُمْ} [الأنبياء: 109]: »إِذَا أَعْلَمْتَهُ، فَأَنْتَ وَهُوَ عَلَى سَوَاءٍ لَمْ تَغْدِرْ« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ} [الأنبياء: 13]: »تُفْهَمُونَ«، {ارْتَضَى} [الأنبياء: 28]: »رَضِيَ«، {التَّمَاثِيلُ} [الأنبياء: 52]: »الأَصْنَامُ«، {السِّجِلُّ} [الأنبياء: 104]: »الصَّحِيفَةُ«

یں گھومتے ہیں، جیسے چرخہ گھومتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ نَفَشَتْ چر گئیں۔ یُصْحَبُوْنَ روکے جائیں گے۔ اُمَّتُکُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً تمہارا دین ایک ہے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ حَصَبُ حبشہ کی زبان میں حَطَبُ یعنی ایندھن۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ اَحَسُّوْا اس سے توقع رکھی یہ اَحْسَسْتُ سے ہے۔ خَامِدِیْنَ بجھے ہوئے۔ حَصِیْدٌ جڑ سے کاٹا یا اکھاڑا ہوا، یہ واحد تثنیہ اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لَایَسْتَحْسِرُوْنَ وہ اُکتاتے نہیں اور حَسِیْرٌ اسی سے نکلا ہے، جیسے حَسَرْتُ بَعِیْرِیْ میں نے اپنے اونٹ کو تھکا دیا۔ عَمِیْقٌ دور دراز۔ نُکِسُوْا اٹھائے گئے۔ صَنْعَتَه لَبُوْسٍ زرہیں۔ تَقَطَّعُوْا اَمْرَھُمْ اختلاف کیا۔ الحَسِیْسُ حِس۔ الجَرْس اور الھَمْسُ ہم معنی ہیں یعنی ہلکی آواز۔ اٰذَنَّاکَ تجھ کو آگاہ کیا۔ اٰذَنْتُکُمْ میں نے تمہیں خبر دی تو برابر ہوگئے اور کوئی دھوکا نہیں کیا۔ لَعَلَّکُمْ تُسْئَلُوْنَ...... شاید تم سمجھ جاؤ۔ اِرْتَضٰی راضی ہوا۔ التَّمَاثِیْلُ بت، اصنام۔ السِّجِلُّ صحیفہ، کتابچہ۔

2- بَابُ {كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ}

ترجمہ کنزالایمان: جیسے پہلے اسے بنایا

وَعْدًا عَلَيْنَا} [الأنبياء: 104]

4740 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ المُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، شَيْخٌ مِنَ النَّخَعِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: " إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، {كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ، وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ} [الأنبياء: 104]، ثُمَّ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ القِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، أَلاَ إِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي، فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي، فَيُقَالُ: لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ العَبْدُ الصَّالِحُ: {وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا، مَا دُمْتُ فِيهِمْ} [المائدة: 117] إِلَى قَوْلِهِ {شَهِيدٌ} [المائدة: 117] فَيُقَالُ: إِنَّ هَؤُلاَءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ "

تھا (پ ۱۷ الانبیاء ۱۱۷) کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ بروز قیامت جب تمہیں اللہ تعالیٰ کی جانب اکٹھا کیا جائے گا تو تم برہنہ پاؤں، برہنہ بدن اور ختنہ کے بغیر اٹھائے جاؤ گے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کردیں گے یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ ہم کو اس کا ضرور کرنا (پ ۱۷ الانبیاء ۱۱۷) پھر قیامت میں جس کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہوں گے۔ جان لو کہ میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے اور فرشتے ان کو دوزخ کی طرف لے چلیں گے، میں عرض کروں گا اے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ پس کہا جائے گا کہ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا چاند چڑھایا تھا؟ پس میں وہی کہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے حضرت عیسیٰ نے کہا تھا کہ: ترجمہ کنزالایمان: اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے (پ ۷، المائدہ ۱۱۷) پھر کہا جائے گا کہ جیسے ہی تم ان سے جدا ہوئے تو یہ مرتد ہوکر اپنی ایڑیوں پر پھر گئے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

22- سُورَةُ الحَجِّ

سورۃ الحج

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: {المُخْبِتِينَ} [الحج: 34]: «المُطْمَئِنِّينَ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " فِي إِذَا تَمَنَّى

ابن عیینہ کا قول ہے کہ اَلْمُطْمَئِنِّیْنَ اللہ پر بھروسہ کرنے والے ابن عباس کا قول ہے کہ فِیْ

4740- راجع الحدیث: 3349

أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ، إِذَا حَدَّثَ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي حَدِيثِهِ، فَيُبْطِلُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ وَيُحْكِمُ آيَاتِهِ، وَيُقَالُ: أُمْنِيَّتُهُ قِرَاءَتُهُ ". {إِلَّا أَمَانِيَّ} [البقرة: 78] : »يَقْرَءُونَ وَلاَ يَكْتُبُونَ« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مَشِيدٌ} [الحج: 45] : »بِالقَصَّةِ جِصٌّ« وَقَالَ غَيْرُهُ: {يَسْطُونَ} [الحج: 72] : »يَفْرُطُونَ، مِنَ السُّطْوَةِ« ، وَيُقَالُ: {يَسْطُونَ} [الحج: 72] : »يَبْطِشُونَ« ، {وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ} [الحج: 24] : »أُلْهِمُوا« وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ: إِلَى القُرْآنِ {وَهُدُوا إِلَى صِرَاطِ الحَمِيدِ} [الحج: 24] : »الإِسْلاَمِ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {بِسَبَبٍ} [الحج: 15] : »بِحَبْلٍ إِلَى سَقْفِ البَيْتِ« ، {ثَانِيَ عِطْفِهِ} [الحج: 9] : »مُسْتَكْبِرٌ« ، {تَذْهَلُ} [الحج: 2] : »تُشْغَلُ«

أُمْنِيَّتِهِ جب حضور کچھ فرماتے تو شیطان آپ کی بات میں اپنی بھی ملا دیتا۔ تو اللہ تعالیٰ شیطان کی ملاوٹ کو مٹا دیتا اور اپنی آیات کو محکم فرما دیتا، بعض کے نزدیک یہ أُمْنِيَّتُهُ ہے یعنی اس کا پڑھنا۔ اِلَّآ اَمَانِيَّ یعنی پڑھتے ہیں اور لکھتے نہیں، مجاہد کا قول ہے کہ مَشِيْدٌ چونے کے ساتھ۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ يَسْطُوْنَ زیادتی کرتے ہیں بعض نے کہا کہ اس سے یہ مراد ہے کہ پکڑ کرتے ہیں۔ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ دل میں بات ڈالی گئی۔ ابن عباس کا قول ہے بِسَبَبٍ سے مراد ہے کہ رسی کے ساتھ جو گھر کی چھت تک ہو۔ تَذْهَلُ سے مشغول ہونا۔ غافل ہوجانا مراد ہے۔

1- بَابُ

{وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى} [الحج: 2]

وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں (پ ۱۷، الحج ۲)۔

4741 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ القِيَامَةِ: يَا آدَمُ، يَقُولُ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، فَيُنَادَى بِصَوْتٍ: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ، قَالَ: يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ - أُرَاهُ قَالَ - تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، فَحِينَئِذٍ تَضَعُ الحَامِلُ حَمْلَهَا، وَيَشِيبُ الوَلِيدُ، وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى، وَلَكِنَّ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بروز قیامت اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم! وہ عرض کریں گے اے رب! میں تیری بارگاہ میں حاضر اور حکم ماننے کے لیے تیار ہوں۔ پس ایک آواز آئے گی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد میں سے جہنمیوں کو الگ کردو، وہ عرض کریں گے کہ اے رب! جہنم کی جانب کس کو بھیجوں؟ فرمایا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے کو۔ پس اس وقت حاملہ کا حمل گر جائے گا اور بچے بوڑھے ہوجائیں گے ترجمہ کنزالایمان: اور تو

4741- راجع الحديث: 3348

عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ" فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى تَغَيَّرَتْ وُجُوهُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ، ثُمَّ أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الأَبْيَضِ - أَوْ كَالشَّعْرَةِ البَيْضَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الأَسْوَدِ - وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الجَنَّةِ» فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: «ثُلُثَ أَهْلِ الجَنَّةِ» فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: «شَطْرَ أَهْلِ الجَنَّةِ» فَكَبَّرْنَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الأَعْمَشِ، {تَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى} [الحج: 2]، وَقَالَ: «مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ» وَقَالَ جَرِيرٌ، وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ: (سَكْرَى وَمَا هُمْ بِسَكْرَى)

لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے مگر ہے یہ کہ اللہ کی مار کڑی ہے (پ ۱۷، الحج ۲) صحابۂ کرام کو اِس کا بڑا غم ہوا اور ان کے چہروں کا رنگ متغیر ہوگیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نو سو ننانوے یاجوج و ماجوج سے ہوں گے اور ایک تم میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا کہ تم لوگوں میں اس طرح ہوگے جیسے سفید بیل کے پہلو میں کالا بال یا کالے بیل کے پہلو میں سفید بال ہوتا ہے۔ میں پُرامید ہوں کہ تم اہل جنت میں چوتھائی ہوگے۔ پس ہم نے تکبیر کہی، پھر آپ نے فرمایا۔ اہل جنت کا تہائی حصّہ ہم نے پھر تکبیر کہی۔ پھر فرمایا کہ اہل جنت کا نصف۔ ہم نے پھر تکبیر کہی۔ ابواسامہ نے اعمش سے روایت کی ہے کہ: ترجمہ کنزالایمان: اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے (پ ۱۷، الحج ۲) اور کہا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانویں۔ جریر اور عیسےٰ بن یونس اور ابومعاویہ کی روایت میں ہے کہ: نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے۔

2- بَابٌ

{وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ} [الحج: 11]: شَكٍّ، {فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةَ} [الحج: 11] إِلَى قَوْلِهِ: {ذَلِكَ هُوَ الضَّلاَلُ البَعِيدُ} [إبراهيم: 18]، {أَتْرَفْنَاهُمْ} [المؤمنون: 33]: «وَسَّعْنَاهُمْ»

وَمِنَ النَّاسِ مَن يعبد الله کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور کچھ آدمی اللہ کی بندگی ایک کنارہ پر کرتے ہیں پھر اگر انہیں کوئی بھلائی پہنچ گئی جب تو چین سے ہیں اور جب کوئی جانچ آکر پڑی منہ کے بل پلٹ گئے دنیا اور آخرت دونوں کا گھاٹا یہی ہے صریح نقصان اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہیں جو ان کا برا بھلا کچھ نہ کرے یہی ہے دور کی گمراہی (پ ۱۷، الحج ۱۱-۱۲) عَلٰی حَرْفٍ شک کے ساتھ۔ اَتْرَفْنَاهُمْ ...... ہم نے انہیں وسعت دی۔

4742 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الحَارِثِ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وَمِنَ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: {وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ} [الحج: 11] قَالَ: " كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ المَدِينَةَ، فَإِنْ وَلَدَتِ امْرَأَتُهُ غُلاَمًا، وَنُتِجَتْ خَيْلُهُ، قَالَ: هَذَا دِينٌ صَالِحٌ، وَإِنْ لَمْ تَلِدِ امْرَأَتُهُ وَلَمْ تُنْتَجْ خَيْلُهُ، قَالَ: هَذَا دِينُ سُوءٍ "

النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ علی حَرْفٍ کے متعلق فرمایا ہے کہ ایک شخص مدینہ منورہ میں ایسا بھی آکر رہا کہ اس کی بیوی اگر لڑکا جنتی اور جانور بھی بچے دیتے تو کہتا کہ یہ دین بہت اچھا ہے اور اگر اس کی بیوی لڑکا نہ جنتی اور اس کے جانور بچے نہ دیتے تو کہتا یہ دین تو بُرا ہے۔

3- بَابُ {هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ} [الحج: 19]

ترجمہ کنزالایمان: یہ دو فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے (پ ۱۷، الحج ۱۹) کی تفسیر

4743 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يُقْسِمُ قَسَمًا " إِنَّ هَذِهِ الآيَةَ: {هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ} [الحج: 19] نَزَلَتْ فِي حَمْزَةَ وَصَاحِبَيْهِ وَعُتْبَةَ وَصَاحِبَيْهِ، يَوْمَ بَرَزُوا فِي يَوْمِ بَدْرٍ " رَوَاهُ سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، وَقَالَ عُثْمَانُ: عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَوْلَهُ

قیس بن عباد نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے قسم کھا کر فرمایا کہ آیت ترجمہ کنزالایمان: یہ دو فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے (پ ۱۷، الحج ۱۹) یہ حضرت حمزہ اور ان کے دونوں ساتھیوں اور عتبہ اور اس کے دونوں ساتھیوں کے متعلق نازل ہوئی جبکہ غزوہ بدر میں وہ مقابلے پر آئے۔ سفیان نے ابوہاشم سے اس کی روایت کی ہے، عثمان، جریر، منصور، ابوہاشم نے ابومجلز سے ان کا قول روایت کیا ہے۔

4744 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ القِيَامَةِ، قَالَ قَيْسٌ: وَفِيهِمْ نَزَلَتْ: {هَذَانِ خَصْمَانِ

قیس بن عباد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ بروز قیامت رحمٰن کے حضور سب سے پہلے میں اپنا مقدمہ فیصلے کے لیے پیش کروں گا۔ قیس کا بیان ہے کہ یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِي رَبِّهِمْ فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو جنگ

4743- راجع الحديث: 3966

4744- راجع الحديث: 3967

اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ} [الحج: 19] قَالَ: هُمُ الَّذِينَ بَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ عَلِيٌّ، وَحَمْزَةُ، وَعُبَيْدَةُ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَالوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ"

بدر میں ایک دوسرے کے مقابلے پر آئے۔ یعنی ادھر سے علی، حمزہ اور عبیدہ رضی اللہ عنہم اور دوسری طرف سے شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

23- سُورَةُ المُؤْمِنُونَ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: {سَبْعَ طَرَائِقَ} [المؤمنون: 17]: «سَبْعَ سَمَوَاتٍ» {لَهَا سَابِقُونَ} [المؤمنون: 61]: «سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ»، {قُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ} [المؤمنون: 60]: «خَائِفِينَ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ} [المؤمنون: 36]: «بَعِيدٌ بَعِيدٌ»، {فَاسْأَلِ العَادِّينَ} [المؤمنون: 113]: «المَلاَئِكَةَ»، {لَنَاكِبُونَ} [المؤمنون: 74]: «لَعَادِلُونَ»، {كَالِحُونَ} [المؤمنون: 104]: «عَابِسُونَ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {مِنْ سُلاَلَةٍ} [المؤمنون: 12]: «الوَلَدُ، وَالنُّطْفَةُ السُّلاَلَةُ، وَالجِنَّةُ وَالجُنُونُ وَاحِدٌ، وَالغُثَاءُ الزَّبَدُ، وَمَا ارْتَفَعَ عَنِ المَاءِ، وَمَا لاَ يُنْتَفَعُ بِهِ»، {يَجْأَرُونَ} [المؤمنون: 64]: «يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْأَرُ البَقَرَةُ»، {عَلَى أَعْقَابِكُمْ} [آل عمران: 144]: «رَجَعَ عَلَى عَقِبَيْهِ»، {سَامِرًا} [المؤمنون: 67]: «مِنَ السَّمَرِ، وَالجَمِيعُ السُّمَّارُ، وَالسَّامِرُ هَا هُنَا فِي مَوْضِعِ الجَمْعِ»، {تُسْحَرُونَ} [المؤمنون: 89]: «تَعْمَوْنَ مِنَ السِّحْرِ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ المومنون

ابن عیینہ کا قول ہے کہ سَبْعَ طَرَائِقَ سے مراد ہیں سات آسمان۔ لَهَا سَابِقُوْنَ سعادت ان کا مدر ہے۔ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ ڈرے ہوئے۔ ابنِ عباس کا قول ہے هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ دور، دور۔ فَاسْئَلِ الْعَادِّيْنَ فرشتوں سے۔ لَنَاكِبُوْنَ سیدھے راستے سے ہٹ جانے والے۔ كَالِحُوْنَ بدشکل۔ سُلَالَةٍ لڑکا یا نطفہ۔ اَلْجِنَّةُ اور اَلْجُنُوْنُ ہم معنی ہیں، دیوانگی۔ اَلْغُثَآءُ جھاگ جو پانی کی سطح پر آتا ہے اور جس سے نفع نہ ہو۔ يَجْأَرُوْنَ گائے کی طرح آواز نکالنا۔ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ واپس لوٹ جانا۔ سَامِراً یہ السَّمَرِ سے ہے اور اس کی جمع السُّمَّارِ ہے اور یہاں السَّامِرُ جمع کی جگہ ہے۔ تُسْحَرُوْنَ جادو سے اندھے ہو گئے ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

24- سُورَةُ النُّورِ

{مِنْ خِلاَلِهِ} [النور: 43]: «مِنْ بَيْنِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ النور

مِنْ خِلَالِهٖ دلوں کے پردوں سے۔ سَنَا

أَضْعَافِ السَّحَابِ»، {سَنَا بَرْقِهِ} [النور: 43]: «وَهُوَ الضِّيَاءُ»، {مُذْعِنِينَ} [النور: 49]: «يُقَالُ لِلْمُسْتَخْذِي مُذْعِنٌ»، {أَشْتَاتًا} [النور: 61]: «وَشَتَّى وَشَتَاتٌ وَشَتٌّ وَاحِدٌ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا} [النور: 1]: «بَيَّنَّاهَا» وَقَالَ غَيْرُهُ: «سُمِّيَ القُرْآنُ لِجَمَاعَةِ السُّوَرِ، وَسُمِّيَتِ السُّورَةُ لِأَنَّهَا مَقْطُوعَةٌ مِنَ الأُخْرَى، فَلَمَّا قُرِنَ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ سُمِّيَ قُرْآنًا» وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عِيَاضٍ الثُّمَالِيُّ: "المِشْكَاةُ: الكُوَّةُ بِلِسَانِ الحَبَشَةِ" وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ} [القيامة: 17]: «تَأْلِيفَ بَعْضِهِ إِلَى بَعْضٍ»، {فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ} [القيامة: 18]: "فَإِذَا جَمَعْنَاهُ وَأَلَّفْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ، أَيْ مَا جُمِعَ فِيهِ، فَاعْمَلْ بِمَا أَمَرَكَ وَانْتَهِ عَمَّا نَهَاكَ اللَّهُ، وَيُقَالُ: لَيْسَ لِشِعْرِهِ قُرْآنٌ، أَيْ تَأْلِيفٌ، وَسُمِّيَ الفُرْقَانَ، لِأَنَّهُ يُفَرِّقُ بَيْنَ الحَقِّ وَالبَاطِلِ، وَيُقَالُ لِلْمَرْأَةِ: مَا قَرَأَتْ بِسَلًا قَطُّ، أَيْ لَمْ تَجْمَعْ فِي بَطْنِهَا وَلَدًا"، وَيُقَالُ فِي (فَرَّضْنَاهَا): «أَنْزَلْنَا فِيهَا فَرَائِضَ مُخْتَلِفَةً»، وَمَنْ قَرَأَ: {فَرَضْنَاهَا} [النور: 1]: "يَقُولُ: فَرَضْنَا عَلَيْكُمْ وَعَلَى مَنْ بَعْدَكُمْ" وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا} [النور: 31]: «لَمْ يَدْرُوا، لِمَا بِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ» وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: {أُولِي الإِرْبَةِ} [النور: 31]: «مَنْ لَيْسَ لَهُ أَرَبٌ» وَقَالَ طَاوُسٌ: «هُوَ الأَحْمَقُ الَّذِي لاَ حَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: «لاَ يُهِمُّهُ إِلَّا بَطْنُهُ، وَلاَ يَخَافُ عَلَى النِّسَاءِ»

بَرْقِهٖ اس کی بجلی کی روشنی۔ مُذْعِنِيْنَ عاجزی کرنے والے، یہ مُذْعِنٌ کی جمع ہے۔ اَشْتَاتًا، شَتّٰى، شِتَاتٌ اور شَتٌّ چاروں ہم معنی ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے۔ سُوْرَةٌ اَنْزَلْنَاهَا ہم نے اس کو بیان کیا۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ سورتوں کے مجموعے کو قرآن کریم کہتے ہیں اور انہیں سورت اس لیے کہتے ہیں کہ یہ ایک دوسری سے الگ ہیں اور جب ایک دوسری سے مل جاتی ہیں تو قرآن مجید ہوجاتا ہے۔ سعد بن عیاض ثمالی کا قول ہے اَلْمِشْكٰوةُ طاق، یہ حبشہ کی زبان کا لفظ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ: اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ایک حصّے سے دوسرے حصے کو جوڑنا۔ فَاِذَا قُرْاٰنَهٗ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ یعنی جب قرآن کریم کو ایک جگہ جوڑ کر جمع کروادیں تو جیسے حکم دیا گیا ہے اس کے مطابق عمل کرنا اور جن باتوں سے روکا گیا ہے ان سے باز رہنا اور کہتے ہیں کہ قرآن مجید کوئی شاعری نہیں بلکہ حقانیت کا مجموعہ ہے۔ اسے اَلْفُرْقَانُ اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ حق اور باطن میں فرق کردیتا ہے۔ عورت کے لیے کہتے ہیں مَاقَرَاَتْ بِسَلًا قُطّ ...... کہ اس نے پیٹ میں کبھی بچہ نہیں رکھا۔ یہ جو فرمایا فَرَضْنَاهَا تو مراد ہے کہ ہم نے اس میں مختلف فرائض نازل فرمائے اور جس نے اسے فَرَضْنَاهَا پڑھا ہے تو مراد ہے کہ ہم نے تمہارے اوپر اور بعد میں آنے والوں پر فرض کردیا کہ ان احکام پر عمل کریں۔ مجاہد کا قول ہے کہ اَوِالطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا...... جو کم سنی کے سبب مرد و عورت کے معاملے کو نہیں جانتے۔ شعبہ کا قول ہے کہ اُولِي الْاِرْبَةِ سے مراد ہے جو عورت کے قابل نہ ہو اور طاؤس کا قول ہے کہ اس سے مراد ایسا احمق ہے جس کو عورت کی حاجت ہی نہ ہو۔ مجاہد کا قول

1- بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ، فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ} [النور: 6]

4745 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ عُوَيْمِرًا، أَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَكَانَ سَيِّدَ بَنِي عَجْلاَنَ، فَقَالَ: كَيْفَ تَقُولُونَ فِي رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ سَلْ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَأَتَى عَاصِمٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَسَائِلَ، فَسَأَلَهُ عُوَيْمِرٌ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ المَسَائِلَ وَعَابَهَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللَّهِ لاَ أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَجَاءَ عُوَيْمِرٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ القُرْآنَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ»، فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُلاَعَنَةِ بِمَا سَمَّى اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَلاَعَنَهَا، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ حَبَسْتُهَا

ہے کہ اس سے مراد وہ شخص جس کا تعلق صرف کھانے پینے یعنی پیٹ سے ہو اور عورتوں سے ہاتھ لگانے کی تہمت کا انہیں خوف ہی نہ ہو۔

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے (پ ۱۸، النور ٦)۔

زہری حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت عویمر بنی عجلان کے سردار حضرت عاصم بن عدی کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ اس شخص کے متعلق کیا کہتے ہیں جو کسی شخص کو اپنی عورت کے ساتھ بدکاری کرتا ہوا دیکھ لے۔ اگر وہ اسے قتل کردے تو کیا اسے بدلے آپ اسے قتل کردیں گے؟ آخر وہ کیا کرے؟ اس کے متعلق میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کر کے بتایئے۔ پس حضرت عاصم بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح پوچھنے کو ناپسند فرمایا۔ جب حضرت عویمر نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا اور برا جانا۔ حضرت عویمر نے کہا کہ خدا کی قسم، میں تو اس وقت تک نہ بیٹھوں گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم نہ پوچھ لوں۔ چنانچہ حضرت عویمر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ بدکاری کرتے ہوئے دیکھا، اگر وہ اس کو قتل کردے تو کیا آپ اس کو قصاص میں قتل کردیں

4745- راجع الحدیث: 423

فَقَدْ ظَلَمْتُهَا فَطَلَّقَهَا، فَكَانَتْ سُنَّةً لِمَنْ كَانَ بَعْدَهُمَا فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «انْظُرُوا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ، أَدْعَجَ العَيْنَيْنِ، عَظِيمَ الأَلْيَتَيْنِ، خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ، فَلاَ أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلاَ أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا»، فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيقِ عُوَيْمِرٍ، فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ

گے؟ ورنہ وہ کیا کرے؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تمہارے اور تمہاری بیوی کے متعلق حکم نازل فرمایا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے بارے میں حکم ملاعنت دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حکم نازل فرمایا ہے۔ پس انہوں نے عورت سے لعان لیا، پھر عرض کی کہ یارسول اللہ! اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو یہ اس پر ظلم ہوگا، لہٰذا میں نے اس کو طلاق دے دی ہے۔ پس بعد والوں کے لیے لعان میں یہی طریقہ مقرر ہوگیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھنا اگر بچہ سانولا رنگ کا، کالی آنکھوں، بھاری سرین اور موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہوتو یہ سمجھوں گا کہ عویمر نے اپنی عورت کے متعلق سچ کہا ہے اور اگر بچہ ان کی طرح گورے رنگ کا پیدا ہوا تو میں سمجھ لوں گا کہ عویمر نے اپنی عورت کے بارے میں جھوٹ بولا ہے۔ پس بچہ اسی شکل صورت کا پیدا ہوا جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی تھی۔ اور اس سے حضرت عویمر کی تصدیق ہوگئی۔ چنانچہ اس کے بعد وہ بچہ اپنی والدہ کی طرف ہی منسوب ہوتا رہا۔

2- بَابُ

{وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الكَاذِبِينَ}

وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر جھوٹا ہو (پ ۱۸، النور ۷)۔

4746- حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ، فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ

زہری حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا، تو اس نے کہا کہ یارسول اللہ! اگر کوئی شخص دوسرے شخص کو اپنی عورت کے ساتھ بدکاری کرتے ہوئے دیکھ کر اسے قتل کردے تو کیا آپ اس کو قتل کرنے کا حکم

4746- راجع الحدیث: 423

يَفْعَلُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمَا مَا ذُكِرَ فِي القُرْآنِ مِنَ التَّلاَعُنِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ قُضِيَ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ»، قَالَ: فَتَلاَعَنَا وَأَنَا شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَارَقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ المُتَلاَعِنَيْنِ، وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَنْكَرَ حَمْلَهَا، وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا، ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي المِيرَاثِ أَنْ يَرِثَهَا وَتَرِثَ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهَا

دیں گے؟ پھر وہ کیا کرے؟ پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کے بارے میں لعان کا حکم نازل فرمایا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا کہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا فیصلہ فرما دیا گیا ہے، پس دونوں نے لعان کیا اور اس وقت میں بھی وہاں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا۔ پس اس شخص نے عورت کو اپنے سے جدا کر دیا۔ چنانچہ یہ دستور مقرر فرما دیا گیا کہ لعان کرنے والوں کے درمیان جدائی کر دی جائے اس وقت وہ عورت حاملہ تھی لیکن خاوند نے اپنا حمل ہونے سے انکار کیا چنانچہ وہ لڑکا اپنی والدہ کی طرف ہی منسوب ہوا۔ پھر میراث میں یہ دستور مقرر ہوا کہ وہ ماں بیٹے ایک دوسرے کے وارث ہونگے جو اللہ تعالیٰ نے ان کا حصہ مقرر فرمایا ہے وہ انہیں ملے گا۔

3- بَابُ

{وَيَدْرَأُ عَنْهَا العَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الكَاذِبِينَ} [النور: 8]

وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے (پ ۱۸، النور ۸)۔

4747 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ هِلاَلَ بْنَ أُمَيَّةَ، قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «البَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ البَيِّنَةَ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «البَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ» فَقَالَ هِلاَلٌ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ، فَلَيُنْزِلَنَّ اللَّهُ مَا

عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حضرت ہلال بن امیہ نے شریک بن سحماء پر تہمت لگائی کہ ان کی بیوی کے ساتھ اُس نے بدکاری کی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد قائم کی جائے گی۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے آدمی کو بدکاری کرتے ہوئے دیکھے تو اس وقت کے گواہ کہاں سے تلاش کرے؟ لیکن نبی کریم ﷺ متواتر یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حدِ قذف

4747- راجع الحديث: 2671

يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الحَدِّ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ: {وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ} [النور: 6] فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ: {إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ} [النور: 9] فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا، فَجَاءَ هِلاَلٌ فَشَهِدَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ» ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ، فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الخَامِسَةِ وَقَّفُوهَا، وَقَالُوا: إِنَّهَا مُوجِبَةٌ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ، ثُمَّ قَالَتْ: لاَ أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ اليَوْمِ، فَمَضَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَبْصِرُوهَا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ العَيْنَيْنِ، سَابِغَ الأَلْيَتَيْنِ، خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ، فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ»، فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْلاَ مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ»

قائم کی جائے گی۔ چنانچہ حضرت ہلال نے عرض کی کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا کہ میں ضرور سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میرے متعلق کوئی حکم نازل فرما کر مجھ پر حد قائم نہیں ہونے دے گا۔ پس حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور آپ پر یہ حکم نازل ہوا۔ ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر جھوٹا ہو اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے (پ ۱۸، النور ۶۔۹) پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِدھر توجہ فرمائی اور مدعی کو بلانے کے لیے آدمی روانہ کیا تو حضرت ہلال حاضرِ خدمت ہو گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، پس کیا تم میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟ پھر جو عورت کھڑی ہوئی تو اس نے لعان کے چاروں کلمے ادا کر دیئے لیکن جب پانچواں کلمہ ادا کرنے لگی تو لوگوں نے کہا کہ یہ جھوٹے کے لیے موجب عذاب ہے۔ حضرت ابن عباس نے کہا کہ وہ عورت ہچکچائی اور گردن جھکالی، حتیٰ کہ ہم بھی سمجھنے لگے کہ وہ رجوع کر یگی، پھر اس عورت نے کہا کہ کیا میں ہمیشہ کے لیے اپنی قوم کو رسوا کر دوں، پس وہ بھی کہہ گزری۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کو دیکھتے رہنا، اگر یہ سیاہ آنکھوں، بھاری سُرین اور موٹی پنڈلیوں والا بچہ جنے تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا۔ چنانچہ اس عورت کے پیٹ سے ایسا ہی بچہ پیدا ہوا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ کی کتاب

میں لعان کا حکم نہ آیا ہوتا جس پر عمل کیا گیا تو تم دیکھتے کہ میں اس عورت کو کیا سزا دیتا۔

4- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَالخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ} [النور: 9]

4748 - حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَمِّي القَاسِمُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ رَجُلًا رَمَى امْرَأَتَهُ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلاَعَنَا، كَمَا قَالَ اللَّهُ، ثُمَّ قَضَى بِالوَلَدِ لِلْمَرْأَةِ، وَفَرَّقَ بَيْنَ المُتَلاَعِنَيْنِ»

وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور پانچویں یوں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو (پ ۱۸، النور ۹)۔

نافع ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک آدمی نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی اور جو بچہ اس کے پیٹ میں تھا اس کے بارے میں بھی کہا کہ یہ میرا نہیں ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد اور عورت کو حکم فرمایا تو دونوں نے لعان کیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ پھر بچہ عورت کو دلایا گیا اور دونوں کے درمیان جدائی کروا دی گئی۔

5- بَابُ

{إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لاَ تَحْسِبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ} {أَفَّاكٌ} [الشعراء: 222]: «كَذَّابٌ»

4749 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: {وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ} [النور: 11] قَالَتْ: «عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ»

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: تو تمہارا پردہ کھول دیتا بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے ان میں ہر شخص کے لئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے (پ ۱۸، النور ۱۱) أَفَّاكٌ بہت جھوٹا۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے تہمت میں سب سے زیادہ حصہ لینے والے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ عبداللہ بن ابی بن سلول ہے۔

6- بَابُ

{لَوْلاَ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ المُؤْمِنُونَ

لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے

4748- انظر الحديث: 6748,5315,5314,5314,5306

وَالْمُؤْمِنَاتُ، بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا} [النور: 12] إِلَى قَوْلِهِ: {الكَاذِبُونَ} [النحل: 105]

سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا اور کہتے یہ کُھلا بہتان ہے (پ ۱۸، النور ۱۲) ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں الٰہی پاکی ہے تجھے یہ بڑا بہتان ہے (پ ۱۸، النور ۱۶) اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں (پ ۱۸، النور ۱۳)

4750 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الإِفْكِ مَا قَالُوا، فَبَرَّأَهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا، وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الحَدِيثِ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا، وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ الَّذِي حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي، فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا نَزَلَ الحِجَابُ، فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي، وَأُنْزَلُ فِيهِ، فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ، وَدَنَوْنَا مِنَ المَدِينَةِ قَافِلِينَ، آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ، فَقُمْتُ

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ بیان کیا جبکہ الزام لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس الزام سے بَری قرار دیا تھا۔ ان چاروں حضرات نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے اور ان میں سے ایک کا بیان دوسرے کی تصدیق کرتا ہے اگرچہ اِن میں بعض کا حافظہ دوسروں سے زیادہ ہے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لیے نکلتے تو اپنی ازواجِ مطہرات میں قرعہ ڈالتے کہ اپنے ساتھ کس کو لے جانا ہے۔ چنانچہ غزوۂ بنی مصطلق کے وقت قرعہ اِن کے نام نکلا اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئیں اور حضرت عائشہ نے اس کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ پردے کا حکم نازل ہونے سے بعد کی بات ہے پس مجھے میرے ہودج میں بٹھا کر ہودج اونٹ پر رکھ دیا گیا اور ہم سفر کرتے رہے۔ حتیٰ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس غزوہ سے فارغ ہو کر واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے قریب ہی آ پہنچے تھے۔ چنانچہ ایک رات آپ نے کوچ کا حکم فرما دیا اور میں اس وقت قضائے حاجت

حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ
الْجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي،
فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ،
فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي وَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ، وَأَقْبَلَ
الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَ لِي، فَاحْتَمَلُوا
هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ رَكِبْتُ،
وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ، وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ
خِفَافًا، لَمْ يُثْقِلْهُنَّ اللَّحْمُ، إِنَّمَا تَأْكُلُ الْعُلْقَةَ مِنَ
الطَّعَامِ، فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ
حِينَ رَفَعُوهُ، وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ
فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا، فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَمَا
اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ،
وَلاَ مُجِيبٌ فَأَمَمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ،
وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ، فَبَيْنَا
أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ، وَكَانَ
صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ
وَرَاءِ الْجَيْشِ، فَأَدْلَجَ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي، فَرَأَى
سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ، فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي،
وَكَانَ رَآنِي قَبْلَ الْحِجَابِ، فَاسْتَيْقَظْتُ
بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي،
وَوَاللَّهِ مَا كَلَّمَنِي كَلِمَةً وَلاَ سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ
اسْتِرْجَاعِهِ، حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلَى يَدَيْهَا
فَرَكِبْتُهَا، فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ، حَتَّى أَتَيْنَا
الْجَيْشَ بَعْدَمَا نَزَلُوا مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ،
فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الإِفْكَ عَبْدَ
اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ ابْنَ سَلُولَ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ،
فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا، وَالنَّاسُ
يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الإِفْكِ، لاَ أَشْعُرُ بِشَيْءٍ

کے لیے گئی ہوئی تھی جبکہ آپ نے کوچ کا حکم فرمایا تھا۔
جب میں قضائے حاجت سے فارغ ہوکر واپس
آنے لگی تو دیکھا کہ ظفار کے نگینوں والا میرا ہار ٹوٹ کر
گر گیا تھا۔ پس میں اسے ڈھونڈنے لگی اور اس تلاش
نے مجھے دیر کروادی اور جو حضرات مجھے سوار کروانے پر
مقرر تھے انہوں نے میرے ہودج کو جس کے اندر
میں بیٹھا کرتی تھی اٹھا کر میرے اونٹ پر رکھ دیا تھا
جس پر میں سوار ہوا کرتی اور وہ یہی سمجھے کہ میں ہودج
میں بیٹھی ہوئی ہوں اور عورتیں ان دنوں گوشت اور
وزن کی ہلکی پھلکی ہوتی تھیں کیونکہ کھانے کی قلت تھی۔
پس ان حضرات کو میرا ہودج اٹھاتے وقت اس کے کم
وزن ہونے کا احساس نہ ہوا کیونکہ ان دنوں میں تھی بھی
کم عمر لڑکی۔ پس انہوں نے اونٹ کو اٹھایا اور چل
دیئے۔ مجھے لشکر کے چلے جانے کے بعد ہار ملا۔ پس
میں ان کے ٹھہرنے کی جگہ پر آگئی لیکن وہاں کوئی
پکارنے اور جواب دینے والا بھی نہ تھا، لہٰذا میں جا کر
اپنی جگہ پر بیٹھ گئی اور سوچا کہ جب مجھے لشکر میں نہ
پائیں گے تو میری جانب واپس لوٹیں گے۔ اسی اثناء
میں جبکہ میں اس جگہ بیٹھی ہوئی تھی تو مجھ پر نیند غالب
ہوئی میں سوگئی اور حضرت صفوان ابن معطل سلمی ذکوانی
جو لشکر کے پیچھے تھے۔ وہ پھرتے پھراتے صبح کے وقت
میری جگہ کے نزدیک آئے اور سوئے ہوئے انسان کا
جسم دیکھ کر میرے قریب آئے۔ پس انہوں نے مجھے
پہچان لیا کیونکہ حکم حجاب سے پہلے مجھے دیکھا تھا۔ انہوں
نے مجھے پہچان کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہا اور
میں جاگ گئی۔ پس میں نے اپنا چہرہ اپنے دوپٹے سے
چھپا لیا۔ خدا کی قسم، نہ میں نے ان سے ایک لفظ کہا اور
نہ ایک لفظ سنا سوائے اِنَّا لِلّٰہِ کے لفظوں کے۔ حتیٰ کہ

مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي، أَنِّي لاَ أَعْرِفُ مِنْ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّطَفَ الَّذِي
كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي، إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ
يَقُولُ: »كَيْفَ تِيكُمْ؟« ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَذَاكَ
الَّذِي يَرِيبُنِي وَلاَ أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتَّى خَرَجْتُ
بَعْدَمَا نَقَهْتُ، فَخَرَجَتْ مَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ
الْمَنَاصِعِ وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا، وَكُنَّا لاَ نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى
لَيْلٍ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ
بُيُوتِنَا، وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الأُوَلِ فِي التَّبَرُّزِ قِبَلَ
الْغَائِطِ، فَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ
بُيُوتِنَا، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي
رُهْمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ
خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ،
فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي، وَقَدْ فَرَغْنَا
مِنْ شَأْنِنَا، فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا،
فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا
قُلْتِ، أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا؟ قَالَتْ: أَيْ
هَنْتَاهْ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: وَمَا
قَالَ؟ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الإِفْكِ، فَازْدَدْتُ
مَرَضًا عَلَى مَرَضِي، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي، وَدَخَلَ
عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي سَلَّمَ،
ثُمَّ قَالَ: »كَيْفَ تِيكُمْ« فَقُلْتُ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ
أَبَوَيَّ، قَالَتْ: وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ
الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا، قَالَتْ: فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجِئْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّي: يَا
أُمَّتَاهْ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟ قَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي
عَلَيْكِ، فَوَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ

اپنی اونٹنی کو بٹھا دیا اور اس کے اگلے پیر کو اپنے پیر سے دبائے رکھا تو میں سوار ہوگئی۔ وہ اونٹنی کو ہانکتے ہوئے میرے ساتھ پیدل چل دیئے، حتیٰ کہ ہم لشکر میں آپہنچے جبکہ دوپہر کے سبب گرمی شدید تھی۔ پس جس نے ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا اور جس نے اس بہتان کی سرپرستی کی وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ جب ہم مدینہ منورہ میں آگئے تو میں بیمار پڑ گئی۔ چنانچہ ایک ماہ تک بیماری اور لوگ بہتان لگانے والوں کی بات کا چرچا کرتے رہے جبکہ مجھے اس بارے میں کچھ بھی علم نہ تھا لیکن دورانِ علالت یہ شک مجھے گزرتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی جو نگاہ لطف و کرم مجھ پر تھی وہ اب نظر نہ آتی تھی رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لاتے، سلام کرتے، پھر دریافت فرماتے کہ تمہارا کیا حال ہے اور تشریف لے جاتے۔ یہ امر تو مجھے شبہے میں مبتلا کرتا تھا ورنہ مجھے اور کچھ بھی معلوم نہ تھا۔ نقاہت کے بعد جب میں کچھ تندرست ہوئی تو ام مسطح کے ساتھ مناصع کی جانب رفع حاجت کے لیے گئی کیونکہ ہم اس مقصد کے لیے اُدھر ہی جایا کرتی تھیں اور ہم اس کام کے لیے صرف رات میں جاتی تھیں۔ ان دنوں ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں ہوتے تھے اور اہل عرب کا یہی رواج تھا کہ بدبو کے سبب وہ گھروں کے نزدیک بیت الخلاء نہیں بناتے تھے کیونکہ ان سے ہم اذیت محسوس کرتے تھے۔ پس میں گئی اور میرے ساتھ ام مسطح تھیں جو ابورُہم بن عبد مناف کی بیٹی تھیں۔ ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی اور حضرت ابوبکر صدیق کی خالہ تھیں۔ پس میں اور ام مسطح جب حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر کو واپس آرہی تھیں تو ام مسطح کا پاؤں ان کی چادر میں اُلجھ گیا جس کے سبب وہ

عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا، وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا، قَالَتْ: فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ، أَوَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا؛ قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لاَ يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ، وَلاَ أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، حَتَّى أَصْبَحْتُ أَبْكِي، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حِينَ اسْتَلْبَثَ الوَحْيُ، يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، قَالَتْ: فَأَمَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ، وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ مِنَ الوُدِّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَهْلَكَ وَلاَ نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا، وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ، وَإِنْ تَسْأَلِ الجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ، قَالَتْ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ، فَقَالَ: »أَيْ بَرِيرَةُ، هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ؟« قَالَتْ بَرِيرَةُ: لاَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا، أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ، تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَعْذَرَ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى المِنْبَرِ: »يَا مَعْشَرَ المُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي، فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي« فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَعْذِرُكَ مِنْهُ،

گرنے لگیں، تو انہوں نے کہا کہ مسطح کا برا ہو، میں نے ان سے کہا کہ یہ آپ نے بری بات کہی ہے، کیا آپ ایسے شخص کو برا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوۂ بدر میں شامل ہوا تھا؟ وہ کہنے لگیں، تم تو بھولی بھالی ہو، تمہیں علم نہیں وہ کیا کہتا ہے؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے ان سے پوچھا، بتاؤ انہوں نے کیا کہا؟ پس انہوں نے مجھے بہتان باندھنے والوں کی بات بتا دی۔ پس میری بیماری میں روز بروز زیادتی ہونے لگی۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب میں اپنے گھر لوٹ آئی تو رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے، دُور سے سلام کیا اور پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے ہاں جانے کی اجازت عطا فرماتے ہیں؟ اور میں چاہتی تھی کہ اُن سے اس خبر کی تصدیق کروں اُن کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت عطا فرما دی۔ میں اپنے والدین کے پاس آ گئی تو میں نے اپنی والدۂ ماجدہ سے کہا: امی جان! لوگ کیا باتیں بناتے ہیں؟ فرمایا، میری بچی! تُو غم نہ کھا، خدا کی قسم، ایسا ہوتا ہی آیا ہے کہ جب کوئی عورت حسینہ ہو اور اُس کا خاوند بھی اسے چاہے تو اس کی سوکنیں عموماً ایسا کیا ہی کرتی ہیں اُن کا بیان ہے کہ میں نے کہا سبحان اللہ! لوگ اتنی بڑی باتیں کرنے لگے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس رات میں صبح تک روتی رہی، نہ میرے آنسو رکتے تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی حتیٰ کہ روتے روتے صبح ہو گئی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابو طالب اور حضرت اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ ایک عرصہ سے وحی نہیں آ رہی تھی تاکہ اپنی بیوی کو جدا کر دینے کے متعلق مشورہ کیا جائے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اسامہ بن زید نے رائے دیتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کو یہ اشارہ کیا

إِنْ كَانَ مِنَ الأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ، وَإِنْ كَانَ مِنْ
إِخْوَانِنَا مِنَ الخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ،
قَالَتْ: فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الخَزْرَجِ،
وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا، وَلَكِنِ احْتَمَلَتْهُ
الحَمِيَّةُ، فَقَالَ لِسَعْدٍ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لاَ تَقْتُلُهُ،
وَلاَ تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ، فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ
ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ:
كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَنَقْتُلَنَّهُ، فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ
عَنِ المُنَافِقِينَ، فَتَثَاوَرَ الحَيَّانِ الأَوْسُ
وَالخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا، وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى المِنْبَرِ، فَلَمْ
يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ
حَتَّى سَكَتُوا، وَسَكَتَ، قَالَتْ: فَبَكَيْتُ يَوْمِي
ذَلِكَ لاَ يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلاَ أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، قَالَتْ:
فَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا
لاَ أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، وَلاَ يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ، يَظُنَّانِ أَنَّ
البُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي، قَالَتْ: فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ
عِنْدِي، وَأَنَا أَبْكِي فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ
الأَنْصَارِ، فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي، قَالَتْ:
فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ، دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ، قَالَتْ:
وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ قَبْلَهَا، وَقَدْ
»لَبِثَ« شَهْرًا لاَ يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي، قَالَتْ:
فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
جَلَسَ، ثُمَّ قَالَ: »أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ، فَإِنَّهُ قَدْ
بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا، فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً
فَسَيُبَرِّئُكِ اللَّهُ، وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ
فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ العَبْدَ إِذَا

کہ وہ اہل بیت کی برأت کا خوب علم رکھتے ہیں اور محبت
کے سبب وہ انہیں ذاتی طور پر بھی جانتے ہیں، چنانچہ
انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کی زوجۂ مطہرہ
میں ہم بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتے۔ علی بن
ابوطالب نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر
دشواری نہیں فرمائے گا اور عورتیں اِن کے سوا بھی بہت
ہیں۔ رہی حقیقت تو وہ اس لونڈی سے پوچھیے۔ پس
رسول اللہ ﷺ نے بریرہ (لونڈی) کو بلا کر فرمایا:
اے بریرہ! کیا تم نے ان میں کوئی شک والی بات
دیکھی ہے؟ بریرہ نے عرض کی کہ نہیں۔ قسم ہے اس
ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے،
میں نے تو ان میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس کے
سبب ان پر کوئی لفظ کہوں، ہاں یہ بات ہے کہ وہ کم سن
لڑکی ہیں اور کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ آٹا گوندھ کر سو جاتی
ہیں اور بکری آکر اسے کھا لیتی ہے، پس رسول
اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور اس دن آپ نے عبداللہ
بن ابی بن سلول کے خلاف مدد چاہی۔ وہ فرماتی ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے منبر پر رونق افروز ہو کر فرمایا:
اے مسلمانو! اس شخص کے مقابلے پر کون میری مدد کرتا
ہے جس نے میری گھر والی کے متعلق مجھے تکلیف
پہنچائی ہے؟ خدا کی قسم، میں اپنی زوجۂ مطہرہ میں
بھلائی کے علاوہ اور کچھ نہیں دیکھتا اور وہ میرے گھر میں
کبھی داخل نہیں ہوتا مگر میرے ساتھ۔ پس حضرت سعد
بن معاذ انصاری نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول
اللہ! میں اس سے آپ کا بدلہ لوں گا۔ اگر وہ قبیلہ اوس
سے ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا اور اگر وہ
ہمارے بھائی قبیلہ خزرج والوں سے ہے تو جس
طرح آپ حکم فرمائیں اس کی تعمیل کی جائے گی۔

اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ إِلَى اللَّهِ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ» قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً، فَقُلْتُ لِأَبِي: أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِأُمِّي: أَجِيبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لاَ أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ القُرْآنِ: إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُمْ هَذَا الحَدِيثَ، حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ: إِنِّي بَرِيئَةٌ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لاَ تُصَدِّقُونِي بِذَلِكَ، وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي مِنْهُ بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي، وَاللَّهِ مَا أَجِدُ لَكُمْ مَثَلًا إِلَّا قَوْلَ أَبِي يُوسُفَ، قَالَ: {فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ المُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ} [يوسف: 18]، قَالَتْ: ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي، قَالَتْ: وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ، وَأَنَّ اللَّهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي، وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ مُنْزِلٌ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى، وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى، وَلَكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللَّهُ بِهَا، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلاَ خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ البَيْتِ حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ البُرَحَاءِ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الجُمَانِ مِنَ العَرَقِ، وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَاتٍ، مِنْ ثِقَلِ

حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ اس پر قبیلہ خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے اور اس سے پہلے وہ نیک شخص تھے لیکن قبائلی حمیّت نے انہیں اس بات پر جوش دلایا کہ حضرت سعد بن معاذ سے کہا کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں، آپ اُسے قتل نہیں کریں گے اور نہ قتل کر سکتے ہیں۔ اس پر حضرت سعد بن معاذ کے چچازاد بھائی حضرت اسید بن حضیر کھڑے ہو گئے اور سعد بن عبادہ سے کہا۔ آپ جھوٹ بولتے ہیں، خدا کی قسم، ہم اسے ضرور قتل کریں گے، لگتا ہے کہ آپ بھی منافق ہیں اسی لیے تو منافقوں کی طرفداری پر ہیں۔ اس پر اوس اور خزرج دونوں قبیلوں والے کھڑے ہو گئے اور آپس میں لڑنے کے لیے تیار ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف پر بیٹھے ہوئے مسلسل انہیں خاموش ہو جانے کے لیے فرماتے رہے حتیٰ کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ نے بھی خاموشی اختیار فرمائی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ اس دن بھی میری یہی حالت رہی کہ نہ آنسو رکتے تھے اور نہ نیند آتی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ صبح سے میرے والدین میرے پاس ہی تھے اور مجھے روتے ہوئے دو راتیں اور ایک دن گزر چکا تھا کہ نہ نیند آتی تھی اور نہ آنسو رکتے تھے اور ان دونوں کا خیال تھا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب وہ دونوں حضرات میرے پاس بیٹھے تھے اور میں رو رہی تھی تو ایک انصاری عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ پس میں نے اس کو اجازت دیدی۔ پس وہ بھی بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی۔ اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تہمت کے وقت سے

الْقَوْلِ الَّذِي يُنْزَلُ عَلَيْهِ، قَالَتْ: فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرِّيَ عَنْهُ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَكَانَتْ أَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا: »يَا عَائِشَةُ، أَمَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ بَرَّأَكِ« فَقَالَتْ أُمِّي: قُومِي إِلَيْهِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: لاَ وَاللَّهِ لاَ أَقُومُ إِلَيْهِ، وَلاَ أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لاَ تَحْسِبُوهُ} العَشْرَ الآيَاتِ كُلَّهَا، فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ هَذَا فِي بَرَاءَتِي، قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ: وَاللَّهِ لاَ أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَلاَ يَأْتَلِ أُولُو الفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي القُرْبَى وَالمَسَاكِينَ وَالمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا، أَلاَ تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ} قَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: وَاللَّهِ لاَ أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي، فَقَالَ: »يَا زَيْنَبُ مَاذَا عَلِمْتِ أَوْ رَأَيْتِ؟« فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي، مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا، قَالَتْ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِالوَرَعِ وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا، فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ مِنْ أَصْحَابِ الإِفْكِ

لے کر آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے اور ایک مہینے سے آپ پر میرے بارے میں کسی قسم کی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیٹھتے وقت اللہ کے ایک ہونے کی شہادت دی، اس کے بعد فرمایا: اے عائشہ! بیشک تمہارے بارے میں مجھ تک یہ بات پہنچی ہے اگر تم اس سے بری ہو تو جلد اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے بری کر دے گا اور اگر تم اس گناہ میں ملوث ہو تو اللہ تعالیٰ سے معافی چاہو اور توبہ کرو کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کرے، پھر اللہ تعالیٰ کی جانب توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ یہ ارشاد فرما چکے تو میرے آنسو رک گئے حتیٰ کہ ایک قطرہ بھی محسوس نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے والدِ محترم سے عرض کی کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی بات کا جواب دیں۔ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم، میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں۔ پھر میں نے اپنی والدۂ محترمہ سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دینے کے لیے کہا۔ انہوں نے فرمایا کہ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے خود عرض کی، حالانکہ میں کم عمر لڑکی تھی اور قرآنِ کریم بھی میں نے زیادہ نہیں پڑھا ہوا تھا کہ بیشک خدا کی قسم، مجھے معلوم ہے کہ لوگوں سے یہ بات سُن کر آپ کے دلوں میں یہ بات سما گئی ہوگی اور آپ نے اسے سچ سمجھ لیا ہوگا۔ ان حالات میں اگر میں آپ سے کہوں کہ اس سے بری ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں، لیکن آپ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اس بات کا اقرار کرلوں اور خدا جانتا ہے

کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ ضرور میری تصدیق کریں گے، خدا کی قسم، مجھے تو یہی نظر آتا ہے کہ میری اور آپ حضرات کی مثال حضرت یوسف علیہ السلام کے والدِ ماجد جیسی ہے جبکہ انہوں نے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو (پ ۱۲، یوسف ۱۸) پھر میں وہاں سے چلی گئی اور اپنے بستر پر لیٹ گئی وہ فرماتی ہیں کہ میں خوب جانتی ہوں کہ اس سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میری برأت کو ظاہر فرمائے گا لیکن خدا کی قسم، میں یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ میرے متعلق اللہ تعالیٰ وحی نازل فرمائے گا جو میری شان میں تلاوت کی جائے گی، کیونکہ میں اپنے آپ کو اس سے بہت کم سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں ایسا کلام فرمائے جس کی تلاوت کی جائے، ہاں مجھے یہ امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو نیند کی حالت میں میری برأت کا خواب دکھایا جائے گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے خدا کی قسم، ابھی تشریف بھی نہیں لے گئے تھے اور ہمارے گھر والوں میں سے کوئی ایک بھی باہر نہیں نکلا تھا کہ آپ پر وحی نازل ہونی شروع ہوگئی، حسبِ معمول آپ پر وہی حالت طاری ہوگئی۔ چنانچہ آپ کے بدنِ اطہر سے موتیوں کی طرح پسینہ ٹپکنے لگا اور یہ سردیوں کے دن تھے لیکن جو کلام آپ پر نازل ہو رہا تھا یہ اس کی شدت کے باعث تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب وحی کا نزول ہو چکا اور آپ فارغ ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے۔ چنانچہ پہلا کلام آپ نے یہ فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس الزام سے بری کر دیا ہے۔ اس پر میری والدۂ محترمہ نے فرمایا کہ کھڑی ہو کر ان کا شکریہ ادا

کرو۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ، خدا کی قسم میں اِن کا شکریہ ادا نہیں کروں گی بلکہ میں اللہ عزوجل کی حمد و ثنا ہی بیان کروں گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ دس آیات نازل فرمائیں: ترجمہ کنزالایمان: تو تمہارا پردہ کھول دیتا بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے ان میں ہر شخص کے لئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا اور کہتے یہ کھلا بہتان ہے اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی تو جس چرچے میں تم پڑے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور اسے سہل سمجھتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سنا تھا کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں الٰہی پاکی ہے تجھے یہ بڑا بہتان ہے اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب کبھی ایسا نہ کہنا اگر ایمان رکھتے ہو اور اللہ تمہارے لئے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تم پر نہایت مہربان مہر والا ہے (پ

۱۸، النور ۱۱-۲۰) جب اللہ تعالیٰ نے میری برأت کا اعلان نازل فرما دیا تو حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا جو مسطح بن اثاثہ کی قرابت اور ان کی غربت کے سبب مالی امداد کیا کرتے تھے کہ خدا کی قسم! اب میں مسطح کو کبھی ایک روپیہ بھی نہیں دوں گا کیونکہ اس نے عائشہ کے بارے میں ناروا بات کہی تھی۔ اِس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تمہاری فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۸، النور ۲۲) حضرت ابوبکر صدیق نے کہا کہ خدا کی قسم، میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری بخشش فرمائے۔ پس یہ حضرت مسطح کو اتنا مال ہی دینے لگے جتنا دیا کرتے تھے اور کہا کہ خدا کی قسم، اب میں کبھی اِسے نہیں روکوں گا حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اس معاملے میں حضرت زینب بنت جحش سے بھی دریافت فرماتے تھے کہ اے زینب! تم اسے کیسا جانتی ہو یا تم نے اسے کیسا دیکھا ہے، وہ عرض کرتیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کو بدگوئی سے بچاتی ہوں، میری نظر میں تو اُن کے اندر بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ازواجِ مطہرات میں سے یہی تقریباً میری ہم عمر تھیں یا تقریباً برابر تھیں لیکن ان کی پرہیزگاری کے سبب اللہ تعالیٰ نے انہیں میری بدگوئی کے گناہ سے بچا لیا لیکن ان کی بہن حمنہ اس بات پر لڑتی رہتی اور اس موقع پر بہتان لگانے والوں کی طرح وہ بھی ہلاک

7- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَلَوْلاَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ} وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {تَلَقَّوْنَهُ} [النور: 15]: «يَرْوِيهِ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ» {تُفِيضُونَ} [يونس: 61]: «تَقُولُونَ»

4751 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ أُمِّ رُومَانَ أُمِّ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: «لَمَّا رُمِيَتْ عَائِشَةُ خَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا»

ہوئی۔

وَلَوْلاَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی تو جس چرچے میں تم پڑے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا (پ ۱۸، النور ۱۴) مجاہد کا قول ہے تَلَقَّوْنَهُ ایک دوسرے سے کہتے پھرتے۔ تُفِيضُونَ تم کہتے ہو۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدۂ محترمہ حضرت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب عائشہ نے اپنے اوپر بہتان سنا تو بیہوش ہو کر گر پڑی تھیں۔

8- بَابُ

{إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ} [النور: 15]

4752- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، " تَقْرَأُ: إِذْ تَلِقُونَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ "

إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور اسے سہل سمجھتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے (پ ۱۸، النور ۱۵)۔

ابن ملیکہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو (مذکورہ آیت میں) پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

000- بَابُ

{وَلَوْلاَ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ} [النور: 16]

وَلَوْلاَ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سنا تھا، کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں۔ الٰہی! پاکی ہے تجھے۔ یہ بڑا بہتان ہے (آیت ۱۶)۔

4751- راجع الحديث: 3388

4752- انظر الحديث: 4144

4753 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَبْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ، قَالَتْ: أَخْشَى أَنْ يُثْنِيَ عَلَيَّ، فَقِيلَ: ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ وُجُوهِ المُسْلِمِينَ، قَالَتْ: ائْذَنُوا لَهُ، فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِينَكِ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ إِنِ اتَّقَيْتُ، قَالَ: «فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، زَوْجَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيْرَكِ، وَنَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ» وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلاَفَهُ، فَقَالَتْ: دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَثْنَى عَلَيَّ، وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نِسْيًا مَنْسِيًّا

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی جبکہ وفات سے قبل وہ حالتِ نزع میں تھی۔ انہوں نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ یہ میری تعریف کریں گے۔ حاضرین نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ کے چچازاد اور سرکردہ مسلمانوں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اچھا انہیں اجازت دے دو۔ حضرت ابن عباس نے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا، اگر پرہیزگار ہوں تو بہتر ہے۔ یہ کہنے لگے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہتر ہی رہے گا کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کی زوجۂ مطہرہ ہیں اور آپ کے سوا انہوں نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا اور آپ کی طہارت آسمان سے نازل ہوئی تھی۔ ان کے بعد حضرت ابنِ زبیر اندر آئے تو حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس آئے تھے اور وہ میری تعریف کر رہے تھے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ کاش! میں گمنام ہوتی۔

4754 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ المَجِيدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ القَاسِمِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، اسْتَأْذَنَ عَلَى عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ نِسْيًا مَنْسِيًّا

حضرت قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اجازت مانگی اور پھر حدیث مذکورہ بیان کی لیکن انہوں نے نَسِیًّا مَّنْسِیًّا ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

9- بَابُ

{يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا} [النور: 17]

يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب کبھی ایسا نہ کہنا (پ ۱۸، النور ۱۷)۔

4755 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

مسروق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

4753- راجع الحديث: 3771

4754- راجع الحديث: 3771

4755- راجع الحديث: 4146

سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا، قُلْتُ: أَتَأْذَنِينَ لِهَذَا؟ قَالَتْ: «أَوَلَيْسَ قَدْ أَصَابَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ» - قَالَ سُفْيَانُ: تَعْنِي ذَهَابَ بَصَرِهِ - فَقَالَ: حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الغَوَافِلِ قَالَتْ: «لَكِنْ أَنْتَ»

راوی ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت نے ان کے پاس حاضر ہونے کی اجازت مانگی۔ میں نے کہا، کیا آپ ایسے شخص کو اندر آنے کی اجازت دیں گی؟ فرمایا، انہیں بہت بڑا عذاب پہنچا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ بصارت سے محروم ہوجانا مراد ہے۔ حضرت حسان نے کہا جس کا مفہوم: سیّدہ پاک دامن سنجیدہ صالحہ کی زبان کبھی غیبت سے آلودہ نہیں ہوسکتی۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا، لیکن آپ تو ایسے نہیں ہیں۔

10- بَابُ

{وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ} [النور: 18]

وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْآيٰتِ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ تمہارے لئے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے (پ ۱۸، النور ۱۸)۔

4756 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: دَخَلَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى عَائِشَةَ فَشَبَّبَ، وَقَالَ: حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الغَوَافِلِ قَالَتْ: «لَسْتَ كَذَاكَ»، قُلْتُ: تَدَعِينَ مِثْلَ هَذَا يَدْخُلُ عَلَيْكِ، وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ: {وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ} [النور: 11] فَقَالَتْ: «وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ العَمَى» وَقَالَتْ: «وَقَدْ كَانَ يَرُدُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور ان کی تعریف میں یہ شعر پڑھا جس کا مفہوم: پاک دامن سنجیدہ و باوقار سیّدہ اپنی زبان غیبت سے پاک رکھتی ہیں۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا، مگر آپ تو ایسے نہیں ہیں۔ میں نے عرض کیکہ آپ ایسے شخص کو بھی اپنے پاس آنے کی اجازت فرمادیتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا (پ ۱۸، النور ۱۱) انہوں نے فرمایا کہ نابینا ہوجانے سے اور کون سا عذاب بڑا ہے۔ اور فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے دفاع کیا کرتے تھے۔

11- بَابُ

{إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الفَاحِشَةُ فِي

إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ

4756- راجع الحديث: 4146

الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ، وَلَوْلاَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ} {تَشِيعُ} [النور: 19]: »تَظْهَرُ«، وَقَوْلُهُ: {وَلاَ يَأْتَلِ أُولُو الفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي القُرْبَى وَالمَسَاكِينَ وَالمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلاَ تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ}

مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تم پر نہایت مہربان مہر والا ہے تو تم اس کا مزہ چکھتے (پ ۱۸، النور ۱۹۔۲۰)۔ ترجمہ کنزالایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۸، النور ۲۲)

4757 - وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ: عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ، وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيَّ خَطِيبًا، فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: »أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أُنَاسٍ أَبَنُوا أَهْلِي، وَايْمُ اللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ، وَأَبَنُوهُمْ بِمَنْ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ، وَلاَ يَدْخُلُ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ، وَلاَ غِبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِي« . فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: ائْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ نَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ، وَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الخَزْرَجِ، وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذَلِكَ الرَّجُلِ، فَقَالَ: كَذَبْتَ أَمَا وَاللَّهِ أَنْ لَوْ كَانُوا مِنَ الأَوْسِ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ تُضْرَبَ أَعْنَاقُهُمْ، حَتَّى كَادَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الأَوْسِ وَالخَزْرَجِ شَرٌّ فِي المَسْجِدِ، وَمَا عَلِمْتُ

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب مجھ پر تہمت لگائی گئی اور مجھے اس کا علم بھی نہ تھا تو میرے متعلق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے۔ چنانچہ آپ نے اللہ کے ایک ہونے کی شہادت دی اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کی بعد فرمایا۔ مجھے ان لوگوں کے متعلق مشورہ دو جنہوں نے میری بیوی پر بہتان لگایا ہے اور خدا کی قسم، مجھے اس میں ایسی کوئی برائی نظر نہیں آتی اور جس شخص پر وہ الزام لگا رہے ہیں مجھے اس میں بھی کوئی برائی نظر نہیں آتی اور وہ کبھی میرے گھر میں داخل نہیں ہوا مگر میری موجودگی میں اور جب میں سفر پر گیا تو وہ بھی میرے ساتھ جاتا تھا۔ پس حضرت سعد بن معاذ نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اُن سارے آدمیوں کی گردن اڑا دوں۔ اس پر بنی خزرج کا ایک شخص کھڑا ہو گیا اور حسان بن ثابت کی والدہ اسی کے خاندان سے تھیں۔ اس نے

4757- راجع الحدیث: 2593، صحیح مسلم: 6953، سنن ترمذی: 3180

فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي، وَمَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ، وَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ: أَيْ أُمِّ تَسُبِّينَ ابْنَكِ؟ وَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ، فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: أَيْ أُمِّ أَتَسُبِّينَ ابْنَكِ؟ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ، فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا أَسُبُّهُ إِلَّا فِيكِ، فَقُلْتُ فِي أَيِّ شَأْنِي؟ قَالَتْ: فَبَقَرَتْ لِي الْحَدِيثَ، فَقُلْتُ: وَقَدْ كَانَ هٰذَا، قَالَتْ: نَعَمْ، وَاللّٰهِ فَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي كَأَنَّ الَّذِي خَرَجْتُ لَهُ لَا أَجِدُ مِنْهُ قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا، وَوُعِكْتُ، فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْسِلْنِي إِلَى بَيْتِ أَبِي، فَأَرْسَلَ مَعِي الْغُلَامَ، فَدَخَلْتُ الدَّارَ، فَوَجَدْتُ أُمَّ رُومَانَ فِي السُّفْلِ، وَأَبَا بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ، فَقَالَتْ أُمِّي: مَا جَاءَ بِكِ يَا بُنَيَّةُ؟ فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيثَ، وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مِثْلَ مَا بَلَغَ مِنِّي، فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ، خَفِّفِي عَلَيْكِ الشَّأْنَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ حَسْنَاءُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا حَسَدْنَهَا، وَقِيلَ فِيهَا: وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّي، قُلْتُ: وَقَدْ عَلِمَ بِهِ أَبِي؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: نَعَمْ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ، فَسَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتِي، وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ، فَنَزَلَ فَقَالَ لِأُمِّي: مَا شَأْنُهَا؟ قَالَتْ: بَلَغَهَا الَّذِي ذُكِرَ مِنْ شَأْنِهَا، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، قَالَ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكِ أَيْ بُنَيَّةُ إِلَّا رَجَعْتِ إِلَى بَيْتِكِ فَرَجَعْتُ، وَلَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي فَسَأَلَ

کہا آپ غلط کہتے ہیں اگر وہ اس قبیلے کے ہوتے تو آپ ہرگز ان کی گردنیں نہ اڑاتے۔ اس پر بنی اوس اور خزرج کے درمیان مسجد میں جھگڑا ہو جانے کا اندیشہ لاحق ہونے لگا اور مجھے اس وقت تک کچھ معلوم نہ تھا جب اس دن شام کا وقت ہو گیا تو میں قضائے حاجت کے لیے ام مسطح کے ساتھ باہر نکلی۔ ان کا پیر الجھا تو کہنے لگیں۔ مسطح کا برا ہو، میں نے کہا، آپ اپنے بیٹے کو کیوں برا بھلا کہتی ہیں۔ وہ خاموش ہو گئیں۔ پھر دوبارہ پیر الجھا تو کہنے لگیں کہ مسطح کا برا ہو۔ میں نے اُن سے کہا کہ آپ اپنے بیٹے کو بُرا بھلا کہہ رہی ہیں۔ پھر تیسری دفعہ ان کا پاؤں الجھا تو کہا کہ مسطح کا برا ہو۔ پس میں نے ان کو جھڑکا۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم، میں تو آپ کی وجہ سے کوستی ہوں۔ میں نے پوچھا کیا کہ میری وجہ سے کیوں؟ اُن کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے بہتان طرازی کا پورا قصہ سنا دیا۔ میں نے کہا کہ یہ بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں یہی ہے خدا کی قسم پھر میں اپنے گھر کو واپس لوٹی لیکن میں کہاں سے گئی تھی اور کہاں سے آئی مجھے اس کا بھی کچھ ہوش نہ رہا اور میں بیمار ہو گئی۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے میرے والدِ محترم کے گھر بھیج دیجئے۔ چنانچہ آپ نے ایک لڑکا میرے ساتھ بھیج دیا۔ پس میں اُن کے گھر میں داخل ہوئی اور اپنی والدۂ ماجدہ حضرت ام رومان کو گھر میں نیچے پایا جبکہ والدِ محترم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا چھت پر قرآن کریم پڑھ رہے تھے۔ والدۂ محترمہ نے فرمایا۔ بیٹی! کیسے آنا ہوا؟ میں نے سارا ماجرا اُن کے سامنے بیان کر دیا لیکن والدہ صاحبہ کو اس کا اتنا غم نہیں ہوا جتنا مجھے تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ بیٹی! غم نہ کھاؤ خدا کی قسم، ایسا تو ہوتا ہی آیا

عَلَى خَادِمَتِي، فَقَالَتْ: لاَ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ، فَتَأْكُلَ خَمِيرَهَا - أَوْ عَجِينَهَا - وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اصْدُقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَسْقَطُوا لَهَا بِهِ، فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى تِبْرِ الذَّهَبِ الأَحْمَرِ، وَبَلَغَ الأَمْرُ إِلَى ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي قِيلَ لَهُ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَشَفْتُ كَنَفَ أُنْثَى قَطُّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، قَالَتْ: وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي، فَلَمْ يَزَالاَ حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ صَلَّى العَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ وَقَدِ اكْتَنَفَنِي أَبَوَايَ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، يَا عَائِشَةُ إِنْ كُنْتِ قَارَفْتِ سُوءًا أَوْ ظَلَمْتِ فَتُوبِي إِلَى اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ مِنْ عِبَادِهِ» قَالَتْ: وَقَدْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ، فَقُلْتُ: أَلاَ تَسْتَحْيِ مِنْ هَذِهِ المَرْأَةِ، أَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا، فَوَعَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَفَتُّ إِلَى أَبِي، فَقُلْتُ لَهُ: أَجِبْهُ، قَالَ: فَمَاذَا أَقُولُ؟ فَالْتَفَتُّ إِلَى أُمِّي، فَقُلْتُ: أَجِيبِيهِ، فَقَالَتْ: أَقُولُ مَاذَا؟ فَلَمَّا لَمْ يُجِيبَاهُ تَشَهَّدْتُ فَحَمِدْتُ اللَّهَ وَأَثْنَيْتُ عَلَيْهِ، بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قُلْتُ: أَمَّا بَعْدُ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ، وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَشْهَدُ إِنِّي لَصَادِقَةٌ، مَا ذَاكَ بِنَافِعِي عِنْدَكُمْ، لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ بِهِ وَأُشْرِبَتْهُ قُلُوبُكُمْ، وَإِنْ قُلْتُ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي لَمْ أَفْعَلْ لَتَقُولُنَّ قَدْ بَاءَتْ بِهِ عَلَى نَفْسِهَا، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا،

ہے۔ جب کوئی عورت خوبصورت ہو اور خاوند بھی اسے چاہے تو سوکنیں اس سے حسد کیا ہی کرتی ہیں اور جو بات تم تک پہنچی ہے ایسی باتیں پھیلایا ہی کرتی ہیں۔ میں نے کہا۔ کیا ابا جان کو اس بات کا معلوم ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں میں نے کہا اور رسول اللہ ﷺ کو؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ اس پر میں رونے لگی تو حضرت ابوبکر نے میری آواز سن لی وہ چھت پر تلاوت کر رہے تھے۔ پس وہ نیچے اترے اور میری والدہ سے پوچھا کہ اسے کیا ہو گیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ جس بات کا شور ہو رہا ہے وہ اس تک بھی پہنچ گئی۔ اس پر ان کی آنکھوں میں بھی آنسو بھر آئے۔ فرمایا اے بیٹی! میں تجھے قسم دیتا ہوں تو اپنے گھر چلی جا۔ پس میں لوٹ آئی اور رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف لائے تو میری خادمہ سے میرے بارے میں دریافت فرمایا۔ پس اس نے کہا، نہیں خدا کی قسم، میں تو ان میں کوئی عیب نہیں پاتی، ہاں یہ تو ہے کہ یہ آٹا گوندھ کر بھول جاتی اور سو جاتی ہیں، حتیٰ کہ بکری آکر اسے کھا لیتی ہے۔ اس پر آپ کے صحابہ میں سے کسی نے جھڑک کر اس سے کہا کہ تو رسول اللہ ﷺ کو سچ سچ بتا دے بلکہ اس پر اسے سخت سست بھی کہا۔ پس اس نے کہا، سبحان اللہ! خدا کی قسم، میں ان کو اس طرح جانتی ہوں جس طرح سنار خالص سونے کی ڈلی کو جانتا ہے۔ جب یہ خبر اس آدمی تک پہنچی جس کے بارے میں بہتان گھڑا گیا تھا، تو انہوں نے کہا، سبحان اللہ! خدا کی قسم، جب سے میری بیوی فوت ہوئی ہے میں نے تو کسی عورت کے کپڑے کو بھی مطلقاً ہاتھ نہیں لگایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت صفوان جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہوئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ صبح

وَالتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوبَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ: {فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ المُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ} [يوسف: 18]، وَأُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهِ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ، وَإِنِّي لَأَتَبَيَّنُ السُّرُورَ فِي وَجْهِهِ، وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِينَهُ، وَيَقُولُ: «أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ، فَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ بَرَاءَتَكِ»، قَالَتْ: وَكُنْتُ أَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا، فَقَالَ لِي أَبَوَايَ: قُومِي إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: لاَ وَاللَّهِ لاَ أَقُومُ إِلَيْهِ، وَلاَ أَحْمَدُهُ وَلاَ أَحْمَدُكُمَا، وَلَكِنْ أَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي، لَقَدْ سَمِعْتُمُوهُ فَمَا أَنْكَرْتُمُوهُ وَلاَ غَيَّرْتُمُوهُ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: أَمَّا زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِدِينِهَا، فَلَمْ تَقُلْ إِلَّا خَيْرًا، وَأَمَّا أُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ فِيهِ مِسْطَحٌ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَالمُنَافِقُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ وَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ، وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ، هُوَ وَحَمْنَةُ قَالَتْ: فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ لاَ يَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَافِعَةٍ أَبَدًا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَلاَ يَأْتَلِ أُولُو الفَضْلِ مِنْكُمْ} إِلَى آخِرِ الآيَةِ - يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ - {وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي القُرْبَى وَالمَسَاكِينَ} [النور: 22]: يَعْنِي مِسْطَحًا إِلَى قَوْلِهِ: {أَلاَ تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [النور: 22] حَتَّى قَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلَى وَاللَّهِ يَا رَبَّنَا، إِنَّا لَنُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا، وَعَادَ لَهُ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ

کے وقت میرے والدین میرے پاس تھے وہ موجود تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ نماز عصر پڑھ لی تھی جب تشریف لائے اور میرے والدین نے دائیں بائیں سے میرے کندھے پکڑے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے عائشہ! اگر تم سے برائی ہوگئی اور تم اپنی جان پر ظلم کر بیٹھی ہو تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرلو، بیشک وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اُس وقت ایک انصاری عورت آئی ہوئی تھی جو دروازے پر بیٹھی تھی۔ میں نے عرض کی کہ آپ ذکر کرتے وقت اس عورت کا خیال فرمالیتے اس کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے نصیحت فرمائی تو میں اپنے والدِ ماجد کی جانب متوجہ ہوئی اور ان سے کہا کہ حضور کو جواب دیجئے۔ انہوں نے کہا کہ میں کیا عرض کروں؟ پھر میں نے اپنی والدۂ محترمہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ آپ حضور کو جواب دیں، انہوں نے بھی فرمایا کہ میں کیا عرض کروں؟ جب اُن دونوں نے کوئی جواب نہ دیا تو میں نے اللہ اور رسول کی شہادت دی۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد عرض کی کہ خدا کی قسم، اگر آپ کے حضور میں یہ کہوں کہ یہ کام میں نے ہرگز نہیں کیا اور خدا گواہ ہے کہ بیشک میں سچی ہوں لیکن آپ کے نزدیک یہ بات مجھے کوئی نفع نہیں پہنچائے گی کیونکہ لوگوں کی پھیلائی ہوئی افواہ آپ کے دلوں میں گھر کر چکی ہے اور اگر میں یہ کہوں کہ میں نے یہ کام کیا ہے اور خدا جانتا ہے کہ میں نے ایسا ہرگز نہیں کیا تو آپ ضرور کہیں گے اس نے خود اقرار کرلیا۔ پس میں اپنی اور آپ کی مثال تلاش کرتی ہوں تو مجھے حضرت یعقوب کا نام نظر آتا ہے۔ پس میں اس کے سوا کیا

کروں کہ حضرت یوسف کے والدِ محترم کی طرح کہوں
جیسا کہ انہوں نے فرمایا تھا: ترجمہ کنزالایمان: تو صبر
اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم
بتارہے ہو (پ ۱۲، یوسف ۱۸) چنانچہ اسی ساعت
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونی شروع ہوگئی،
تو ہم سب خاموش ہوگئے جب وحی نازل ہوچکی تو چہرۂ
انور خوشی سے دمک رہا تھا اور آپ فرماتے ہیں کہ
اے عائشہ! تجھے خوشخبری ہو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تیری
برأت نازل فرمادی ہے اس وقت چونکہ میں غصے میں
تھی کہ میرا اعتبار نہیں کیا گیا تھا، لہٰذا جب
میرے والدین نے مجھ سے فرمایا کہ حضور کا شکریہ ادا
کرو، تو میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں ان کا شکریہ ادا
نہیں کرتی اور اس بارے میں نہ اِن کا تعریف کرتی
ہوں اور نہ آپ دونوں کی، بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا
بیان کرتی ہوں جس نے میری برأت نازل فرمائی ہے۔
آپ حضرات نے جو بات سن لی تھی نہ تو اُس کا انکار کیا
اور نہ اسے مٹایا۔ اور حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ
حضرت زینب بنت جحش کو اللہ تعالیٰ نے اُن کی
پرہیزگاری کے سبب اس گناہ میں مبتلا ہونے سے بچا
لیا، چنانچہ انہوں نے بھلائی کے علاوہ میرے بارے
میں کوئی کلمہ نہیں کہا لیکن ان کی بہن حُمنہ دوسرے ہلاک
ہونے والوں کی طرح ہلاک ہوئی اور اس کا چرچا
کرنے والے مسطح، حسان بن ثابت اور منافق عبداللہ
بن ابی تھے۔ یہ شخص جھوٹ گھڑتا اور لوگوں کو جمع کر کے
سناتا تھا اور یہ تہمت لگانے والوں کی سربراہی کررہا تھا
جبکہ ابتدا اس نے اور حمنہ نے کی۔ حضرت صدیقہ فرماتی
ہیں کہ حضرت ابوبکر نے قسم کھالی تھی کہ اب مسطح کی کبھی
مالی امداد نہیں کریں گے۔ اس پر سورۂ النور کی آیت ۲۲

12- بَابُ {وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ}

[النور: 31]

4758- وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "يَرْحَمُ اللَّهُ نِسَاءَ المُهَاجِرَاتِ الأُوَلَ، لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ: {وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ} [النور: 31] شَقَّقْنَ مُرُوطَهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا"

4759- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ الحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ} [النور: 31] «أَخَذْنَ أُزْرَهُنَّ فَشَقَّقْنَهَا مِنْ قِبَلِ الحَوَاشِي فَاخْتَمَرْنَ بِهَا»

نازل ہوگئی، اس میں فضیلت اور گنجائش والے سے حضرت ابوبکر مراد ہیں اور اہل قرابت و مساکین سے مسطح، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ترجمہ کنزالایمان: کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۸، النور ۲۲) اِس پر حضرت ابوبکر صدیق نے کہا: کیوں نہیں خدا کی قسم! اے ہمارے رب! ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ تو ہماری بخشش کردے۔ چنانچہ جو مالی امداد یہ کیا کرتے تھے وہ دوبارہ جاری کردی۔

ترجمہ کنزالایمان: "اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں"

ابن شبیب، اُن کے والد، یونس، ابن شہاب، عروہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُن عورتوں پر رحم فرمائے جنہوں نے سب سے پہلے ہجرت کی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ یہ حکم نازل فرمایا کہ ترجمہ کنزالایمان: اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں (پ ۱۸، النور ۳۱) تو انہوں نے اپنی چادروں کو پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں (پ ۱۸، النور ۳۱) تو اس وقت کی مسلمان عورتوں نے اپنے تہبند ایک طرف سے پھاڑ کر، اس پٹے کے ساتھ اپنے سینوں کو چھپایا تھا۔

4758- انظر الحدیث: 4759

بسم الله الرحمٰن الرحيم

25- سُورَةُ الفُرْقَانِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {هَبَاءً مَنْثُورًا} [الفرقان: 23] : «مَا تَسْفِي بِهِ الرِّيحُ» ، {مَدَّ الظِّلَّ} [الفرقان: 45] : «مَا بَيْنَ طُلُوعِ الفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ» ، {سَاكِنًا} [الفرقان: 45] : «دَائِمًا» ، {عَلَيْهِ دَلِيلًا} [الفرقان: 45] : «طُلُوعُ الشَّمْسِ» ، {خِلْفَةً} [الفرقان: 62] : «مَنْ فَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ عَمَلٌ أَدْرَكَهُ بِالنَّهَارِ، أَوْ فَاتَهُ بِالنَّهَارِ أَدْرَكَهُ بِاللَّيْلِ» وَقَالَ الحَسَنُ: {هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ} [الفرقان: 74] : «فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَمَا شَيْءٌ أَقَرَّ لِعَيْنِ المُؤْمِنِ مِنْ أَنْ يَرَى حَبِيبَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {ثُبُورًا} [الفرقان: 13] : وَيْلًا وَقَالَ غَيْرُهُ: السَّعِيرُ مُذَكَّرٌ، وَالتَّسَعُّرُ وَالِاضْطِرَامُ التَّوَقُّدُ الشَّدِيدُ، {تُمْلَى عَلَيْهِ} [الفرقان: 5] : " تُقْرَأُ عَلَيْهِ، مِنْ أَمْلَيْتُ وَأَمْلَلْتُ، {الرَّسِّ} [الفرقان: 38] : المَعْدِنُ، جَمْعُهُ رِسَاسٌ " {مَا يَعْبَأُ} [الفرقان: 77] : " يُقَالُ: مَا عَبَأْتُ بِهِ شَيْئًا لاَ يُعْتَدُّ بِهِ "، {غَرَامًا} [الفرقان: 65] : هَلاَكًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {وَعَتَوْا} [الأعراف: 77] : طَغَوْا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: {عَاتِيَةٍ} [الحاقة: 6] : «عَتَتْ عَنِ الخُزَّانِ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الفرقان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا جو غبار ہوا کے ساتھ اڑ کر آتا ہے۔ مَدَّ الظِّلَّ صبح صادق سے سورج نکلنے تک کا وقت ہے۔ سَاكِنًا ہمیشہ۔ عَلَيْهِ دَلِيْلًا سورج کا طلوع ہونا۔ خِلْفَةً جو کام رات کو رہ جائے اور دن میں کیا جائے اور دن میں رہ جائے تو رات کے وقت کیا جائے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا جو اللہ کی اطاعت اور ایسے کاموں میں مشغول رہیں کہ اپنے پیاروں کو ان میں مبتلا دیکھ کر مومن کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے۔ ابن عباس کا قول ہے ثُبُوْرًا خرابی۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ السَّعِيْرُ مذکر ہے اور تَسَعُّرٌ سے مشتق ہے۔ الْاِضْطِرَامُ آگ کا خوب بھڑکنا۔ تُمْلٰى عَلَيْهِ ان پر پڑھا جاتا ہے یہ اَمْلَيْتُ یا اَمْلَلْتُ سے ہے الرَّاسُّ کان، اس کی جمع۔ رِسَاسٌ ہے۔ مَا يَعْبَاُ کوئی پروا نہ کرنا۔ چنانچہ کہتے ہیں مَا عَبَاْتُ بِهٖ شَيْئًا میں نے اسے کچھ بھی نہ سمجھا۔ غَرَامًا ہلاکت۔ مجاہد کا قول ہے کہ عَتَوْ سرکشی کی۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ عَاتِيَةٍ حد سے گزرنا جیسے لہروں کا کناروں سے باہر نکلنا۔

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ أُولَئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا} [الفرقان: 34]

الَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے اپنے منہ کے بل ان کا ٹھکانا سب سے برا اور وہ سب سے گمراہ (پ ۱۹، الفرقان ۳۴)۔

4760 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ البَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ يُحْشَرُ الكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ؟ قَالَ: «أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ» قَالَ قَتَادَةُ: بَلَى وَعِزَّةِ رَبِّنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی: یا نبی اللہ! کیا کافر کو بروز قیامت میں منہ کے بل چلایا جائے گا؟ فرمایا: جو ذات دنیا میں پیروں سے چلاتی ہے کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ قیامت میں منہ کے بل چلائے؟ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہمارے رب کی عزت کی قسم، کیوں نہیں۔

2- بَابُ قَوْلِهِ

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ کی تفسیر

{وَالَّذِينَ لاَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلاَ يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالحَقِّ، وَلاَ يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا} [الفرقان: 68] «العُقُوبَةَ»

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے (پ ۱۹، الفرقان ٦٨) یعنی عذاب۔

4761 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، وَسُلَيْمَانُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، ح قَالَ: وَحَدَّثَنِي وَاصِلٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ -أَوْ سُئِلَ- رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الذَّنْبِ عِنْدَ اللَّهِ أَكْبَرُ، قَالَ: «أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ» قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ» قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ» قَالَ: وَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ تَصْدِيقًا لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {وَالَّذِينَ لاَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلاَ يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالحَقِّ وَلاَ يَزْنُونَ}

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا یا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا شمار ہوتا ہے؟ فرمایا، یہ گناہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ تجھے پیدا اسی نے کیا ہے، میں نے پوچھا کہ پھر کون سا گناہ ہے؟ فرمایا پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے میں شریک ہوگی۔ پھر میں نے کہا کہ اس کے بعد کون سا گناہ ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِن ارشادات کی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور

-4760 انظر الحديث: 6523، صحیح مسلم: 7018

-4761 انظر الحديث: 4477,4207

[الفرقان: 68]

اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے (پ ۱۹، الفرقان ۶۸)

4762 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي القَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ، أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ: هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ: {وَلاَ يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالحَقِّ} [الفرقان: 68] فَقَالَ سَعِيدٌ: قَرَأْتُهَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا قَرَأْتَهَا عَلَيَّ، فَقَالَ: «هَذِهِ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ الَّتِي فِي سُورَةِ النِّسَاءِ»

قاسم بن ابو بزہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جُبیر (تابعی) سے معلوم کیا کہ جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ پھر میں نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھی۔ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ تو سعید بن جبیر نے فرمایا کہ میں نے یہ آیت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حضور پڑھی تھی جیسے آپ نے میرے سامنے پڑھی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت مکی ہے اور اُس مدنی آیت سے منسوخ ہے جو سورۂ النساء کے میں موجود ہے۔

4763 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ المُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: اخْتَلَفَ أَهْلُ الكُوفَةِ فِي قَتْلِ المُؤْمِنِ، فَرَحَلْتُ فِيهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: «نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا نَزَلَ وَلَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ»

مغیرہ بن نعمان کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا: قتل مومن کے متعلق اہل کوفہ کا اختلاف ہے، اس لیے یہ سفر کر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اس بارے میں یہ آخری آیت ہے اور اسے منسوخ کرنے والی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔

4764 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: {فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ} [النساء: 93] قَالَ: «لاَ تَوْبَةَ لَهُ»، وَعَنْ قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {لاَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ} [الفرقان: 68]، قَالَ: «كَانَتْ هَذِهِ فِي الجَاهِلِيَّةِ»

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ ...... کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا کہ توبہ قبول نہیں ہے۔ اور جب ارشاد باری تعالیٰ: لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اِلٰهًا اٰخَرَ ...... کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ یہ جب ہے جبکہ حالتِ کفر میں ایسا کیا ہو۔

4762- راجع الحدیث: 3855 صحیح مسلم: 7461 سنن نسائی: 4880,4012

4763- راجع الحدیث: 4590

4764- راجع الحدیث: 3855

3- بَابٌ

{يُضَاعَفْ لَهُ العَذَابُ يَوْمَ القِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا} [الفرقان: 69]

4765 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ أَبْزَى: سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا} [النساء: 93]، وَقَوْلِهِ: {وَلاَ يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالحَقِّ} [الفرقان: 68] حَتَّى بَلَغَ {إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ} [مريم: 60] فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: "لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ أَهْلُ مَكَّةَ: فَقَدْ عَدَلْنَا بِاللَّهِ، وَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالحَقِّ، وَأَتَيْنَا الفَوَاحِشَ". فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا} [الفرقان: 70] إِلَى قَوْلِهِ {غَفُورًا رَحِيمًا} [النساء: 23]

يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: بڑھایا جائے گا اس پر عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا۔ (پ۱۹ الفرقان ۶۹)

سعید بن جبیر ابن ابزیٰ سے راوی ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ: "ترجمہ کنزالایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے (پ ۵، النسآء ۹۳) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے (پ ۱۹، الفرقان ۶۸) یہاں تک کہ ترجمہ کنزالایمان: مگر جو توبہ کرے (پ ۱۹، الفرقان ۷۰) پڑھ کر ان کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: جب مذکورہ حکم نازل ہوا تو اہل مکہ نے کہا کہ ہم اللہ کا شریک ٹھہراتے رہے، جس جان کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہم اسے بھی قتل کرتے تھے اور ہم نے بے حیائی کے کام بھی کیے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۹، الفرقان ۷۰)

4- بَابٌ

{إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا، فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا} [الفرقان: 70]

إِلَّا مَنْ تَابَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ۱۹، الفرقان ۷۰)

4766 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى، أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ هَاتَيْنِ الآيَتَيْنِ: {وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا} [النساء: 93] فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: «لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ» . وَعَنْ: {وَالَّذِينَ لاَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ} [الفرقان: 68] قَالَ: «نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ»

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ مجھے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے حکم دیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دو آیتوں کے متعلق معلوم کروں، پہلے ''جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے۔'' کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ یہ کسی آیت سے منسوخ نہیں ہوئی ہے اور دوسری ''کہ ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے (پ ۱۹، الفرقان ۶۸) یہ مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

5- بَابٌ

فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا کی تفسیر

{فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا} [الفرقان: 77] أَيْ هَلَكَةً

ترجمہ کنزالایمان: تو اب ہوگا وہ عذاب کہ لپٹ رہے گا (پ ۱۹، الفرقان ۷۷) یعنی ہلاکت۔

4767 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: " خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ: الدُّخَانُ، وَالقَمَرُ، وَالرُّومُ، وَالبَطْشَةُ، وَاللِّزَامُ ": {فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا} [الفرقان: 77]

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ قیامت کی پانچ علامتیں گزر چکی ہیں (۱) دھواں (۲) شق القمر (۳) رومیوں کا مغلوب ہونا (۴) پکڑ (۵) بربادی میں اِسی کا ذکر ہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

26- سُورَةُ الشُّعَرَاءِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الشعراء

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {تَعْبَثُونَ} [الشعراء: 128]: «تَبْنُونَ» ، {هَضِيمٌ} [الشعراء: 148] : " يَتَفَتَّتُ إِذَا مُسَّ، مُسَحَّرِينَ: المَسْحُورِينَ " «لَيْكَةَ» «وَالأَيْكَةُ جَمْعُ أَيْكَةٍ، وَهِيَ جَمْعُ الشَّجَرِ» {يَوْمِ الظُّلَّةِ} [الشعراء: 189] : «إِظْلاَلُ العَذَابِ إِيَّاهُمْ» ، {مَوْزُونٍ} [الحجر: 19] :

مجاہد کا قول ہے کہ تَعْبَثُونَ تم بناتے ہو۔ هَضِيمٌ جو چھونے سے ریزہ ریزہ ہوجائے مُسَحَّرِيْنَ جن پر جادو کردیا گیا ہو۔ لَيْكَةُ اور الْأَيْكَةُ دونوں اَيْكَةٍ کی جمع ہیں بمعنی جنگل۔ يَوْمَ الظُّلَّةِ جب ان پر عذاب سایہ کرے۔ مَوْزُوْنَ معلوم۔ كَالطَّوْدِ پہاڑ کی طرح۔ الشِّرْذِمَةُ چھوٹی

4766- راجع الحديث:3855

4767- راجع الحديث:1007، صحيح مسلم:7000,6999

»مَغْلُوبٍ «، {كَالطَّوْدِ} [الشعراء: 63]: »كَالْجَبَلِ « وَقَالَ غَيْرُهُ: {لَشِرْذِمَةٌ} [الشعراء: 54]: " الشِّرْذِمَةُ: طَائِفَةٌ قَلِيلَةٌ " {فِي السَّاجِدِينَ} [الشعراء: 219]: »المُصَلِّينَ« قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ} [الشعراء: 129]: " كَأَنَّكُمْ، الرِّيعُ: الأَيْفَاعُ مِنَ الأَرْضِ، وَجَمْعُهُ رِيَعَةٌ وَأَرْيَاعٌ، وَاحِدُهُ رِيعَةٌ "، {مَصَانِعَ} [الشعراء: 129]: »كُلُّ بِنَاءٍ فَهُوَ مَصْنَعَةٌ « {فَرِهِينَ}: »مَرِحِينَ «، {فَارِهِينَ} [الشعراء: 149]: " بِمَعْنَاهُ، وَيُقَالُ {فَارِهِينَ} [الشعراء: 149]: حَاذِقِينَ "، {تَعْثَوْا} [البقرة: 60]: »هُوَ أَشَدُّ الفَسَادِ، عَاثَ يَعِيثُ عَيْثًا « {الجِبِلَّةَ} [الشعراء: 184]: " الخَلْقُ، جُبِلَ: خُلِقَ، وَمِنْهُ جُبُلًا وَجِبِلًا، وَجُبْلًا: يَعْنِي الخَلْقَ، قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ"

جماعت۔ فِي السَّاجِدِينَ نمازیوں میں۔ ابن عباس کا قول ہے لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ جیسے دنیا میں ہمیشہ رہو گے۔ اَرْيَاعٌ ہم معنی ہیں۔ مَصَانِعَ ہر ایک عمارت۔ یہ مَصْنَعَةٌ کی جمع ہے۔ فَرِهِيْنَ اتراتے ہوئے۔ یہ فَارِهِيْنَ کے معنی میں ہے۔ بعض کا قول ہے کہ فَارِهِيْنَ ماہرین کو کہتے ہیں۔ تَعْثَوْا سخت فساد۔ عَاثَ يَعِيثُ عَيْثًا۔ الْجِبِلَّةُ پیدائش۔ جُبِلَ پیدا کیا گیا۔ اسی طرح جُبُلًا اور جُبْلًا تینوں ہم معنی ہیں یعنی پیدائش۔

1- بَابُ

{وَلاَ تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ} [الشعراء: 87]

وَلاَ تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کونہیں پوجتے (پ ۱۹، الشعراء ۸۷)۔

4768- وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ: عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ يَرَى أَبَاهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، عَلَيْهِ الغَبَرَةُ وَالقَتَرَةُ« الغَبَرَةُ هِيَ القَتَرَةُ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام بروز قیامت اپنے والد (چچا) کو ذلت اور رسوائی کی حالت میں دیکھیں گے۔ الْغَبَرَةُ اور الْقَتَرَةُ دونوں ہم معنی ہیں۔

4769- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا أَخِي، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے والد (چچا آزر) کو دیکھ کر عرض کریں گے، اے

قَالَ: "يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لاَ تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ، فَيَقُولُ اللَّهُ: إِنِّي حَرَّمْتُ الجَنَّةَ عَلَى الكَافِرِينَ"

رب! بے شک تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ تجھے قیامت کے دن رُسوا نہیں کروں گا۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے کافروں پر جنت کو حرام کیا ہوا ہے۔

قوله: {وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ} [الشعراء: 215] أَلِنْ جَانِبَكَ

ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (پ ۱۹، الشعراء ۸۷) وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ کا مطلب ہے کہ اپنے بازو نرم کردو۔

4770 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: {وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ} [الشعراء: 214]، صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا، فَجَعَلَ يُنَادِي: «يَا بَنِي فِهْرٍ، يَا بَنِي عَدِيٍّ» - لِبُطُونِ قُرَيْشٍ - حَتَّى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ، فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ، فَقَالَ: «أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ، أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟» قَالُوا: نَعَمْ، مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا، قَالَ: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ» فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ اليَوْمِ، أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا؟ فَنَزَلَتْ: {تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ} [المسد: 2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت: ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (پ ۱۹، الشعراء ۸۷) کی تفسیر نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ کوہِ صفا پر تشریف لے گئے اور آپ نے آواز دی۔ اے بنی فہر، اے بنی عدی، قریش کی شاخو! حتیٰ کہ تمام لوگ اکھٹا ہو گئے اور جو نہ جا سکا اس نے اپنا نمائندہ بھیجا تا کہ آکر بتائے کہ بات کیا ہے۔ ابولہب بھی آیا اور سارے قریش آئے۔ آپ نے فرمایا۔ ذرا یہ تو بتاؤ اگر میں تم سے یہ کہوں کہ وادی کے اس جانب ایک لشکر جرار ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ سب نے کہا، ہاں کیونکہ ہم نے آپ کو ہمیشہ سچ بولتا ہی سنا ہے۔ فرمایا تو میں تم لوگوں کو قیامت کے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو سب کے سامنے ہے۔ پس ابولہب نے کہا: ہلاک ہو، کیا ہمیں اسی لیے جمع کیا ہے؟ پس یہ سورت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: تباہ ہوجائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسّا (پ ۱۹، اللھب)

4770- راجع الحدیث:1394

4771 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ: {وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ} [الشعراء: 214] قَالَ: «يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ - أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لاَ أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لاَ أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ المُطَّلِبِ لاَ أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ لاَ أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي لاَ أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا» تَابَعَهُ أَصْبَغُ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت: ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (پ ۱۹، الشعراء ۸۷) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا: اے گروہِ قریش! یا ایسا ہی کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا: تم اپنی جانوں کو بچاؤ کیونکہ اللہ کے ہاں میں تمہارے کسی کام نہ آؤں گا۔ اے بنی عبد مناف! میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہ آؤں گا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! (اگر تم ایمان نہ لائے تو) میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ اے صفیہ، رسول اللہ کی پھوپھی! میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہ آؤں گا۔ اے فاطمہ! بنت محمد! میرے مال میں سے جتنا چاہو مانگ لو لیکن اللہ کے ہاں میں تمہارے بھی کام نہ گا۔ اصبغ، ابن وہب، یونس نے ابن شہاب سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

27- سُورَةُ النَّمْلِ

وَالخَبْءُ: «مَا خَبَأْتَ»، {لاَ قِبَلَ} [النمل: 37]: «لاَ طَاقَةَ»، {الصَّرْحُ} [النمل: 44]: " كُلُّ مِلاَطٍ اتُّخِذَ مِنَ القَوَارِيرِ، وَالصَّرْحُ: القَصْرُ، وَجَمَاعَتُهُ صُرُوحٌ " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {وَلَهَا عَرْشٌ} [النمل: 23]: «سَرِيرٌ كَرِيمٌ حُسْنُ الصَّنْعَةِ، وَغَلاَءُ الثَّمَنِ»، " يَأْتُونِي {مُسْلِمِينَ} [البقرة: 128]: طَائِعِينَ "، {رَدِفَ} [النمل: 72]: «اقْتَرَبَ»، {جَامِدَةً} [النمل: 88]: «قَائِمَةً»، {أَوْزِعْنِي} [النمل: 19]: «اجْعَلْنِي» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {نَكِّرُوا} [النمل: 41]: «غَيِّرُوا»،

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ النمل

اَلْخَبْءُ چھپی ہوئی چیز لَا قِبَلَ طاقت نہیں۔ الصَّرْحُ محل۔ شیشہ ملایا ہوا گارا یا مسالہ اور اس کی جمع صُرُوحٌ ہے ابن عباس کا قول ہے کہ وَلَهَا عَرْشٌ بادشاہی تخت۔ كَرِيمٌ کاریگری کا بہترین نمونہ اور بیش قیمت مُسْلِمِيْنَ اطاعت گزار ہوکر۔ رَدِفَ قریب آیا۔ جَامِدَةً قائم۔ اَوْزِعْنِيْ مجھے مقرر کردے۔ مجاہد کا قول ہے کہ نَكِّرُوْا اسے مراد ہے شکل بدل دو۔ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا (لیکن کچھ کے نزدیک یہ بلقیس کا مقولہ ہے۔ الصَّرْحُ پانی کا حوض جو حضرت سلیمان نے شیشوں

4771- راجع الحدیث: 2753

{وَأُوتِينَا العِلْمَ} [النمل: 42]: «يَقُولُهُ سُلَيْمَانُ، الصَّرْحُ بِرْكَةُ مَاءٍ، ضَرَبَ عَلَيْهَا سُلَيْمَانُ قَوَارِيرَ، أَلْبَسَهَا إِيَّاهُ»

سے چھپایا ہوا تھا۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

28- سُورَةُ القَصَصِ

{كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ} [القصص: 88]: " إِلَّا مُلْكَهُ، وَيُقَالُ: إِلَّا مَا أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ اللَّهِ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ {الأَنْبَاءُ} [القصص: 66]: الحُجَجُ "

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ القصص

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ یعنی سوائے اس کی بادشاہی کے، بعض حضرات نے کہا ہے کہ سوائے اللہ کی ذات کے، مجاہد کا قول ہے کہ الْأَنْبَاءُ سے دلائل اور حجتیں مراد ہیں۔

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{إِنَّكَ لاَ تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ} [القصص: 56]

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے (پ ۲۰، القصص ۵٦)

4772 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الوَفَاةُ، جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ المُغِيرَةِ، فَقَالَ: " أَيْ عَمِّ قُلْ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ " فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ المُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدَانِهِ بِتِلْكَ المَقَالَةِ، حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ: عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ المُطَّلِبِ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَاللَّهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ

سعید بن مسیّب اپنے والد ماجد حضرت مسیّب رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لے گئے۔ دیکھا تو وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ بھی بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ چچا جان! لا الٰہ الا اللہ کہہ دو تا کہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں تمہارے بارے میں کچھ عرض کرسکوں۔ پس ابوجہل اور عبداللہ بن ابی اُمیہ کہنے لگے کہ کیا آپ عبدالمطلب کے دین سے پھر جائیں گے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل ان پر یہی دعوت پیش کرتے رہے اور کلمہ پڑھنے کی بات کو بار بار دہراتے رہے، حتیٰ کہ ابوطالب نے آخری کلام یہی کیا کہ عبدالمطلب کی ملت پر اور لا الٰہ الا اللہ پڑھنے سے انکار کردیا۔ راوی کا

4772- راجع الحديث: 1360

لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ» فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ} [التوبة: 113] وَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ} [القصص: 56] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {أُولِي القُوَّةِ} [القصص: 76] : «لَا يَرْفَعُهَا العُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ»، {لَتَنُوءُ} [القصص: 76]: «لَتُثْقِلُ»، {فَارِغًا} [القصص: 10]: «إِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوسَى»، {الفَرِحِينَ} [القصص: 76] : «المَرِحِينَ»، {قُصِّيهِ} [القصص: 11] : «اتَّبِعِي أَثَرَهُ، وَقَدْ يَكُونُ أَنْ يَقُصَّ الكَلَامَ»، {نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ} [يوسف: 3]، {عَنْ جُنُبٍ} [القصص: 11]: «عَنْ بُعْدٍ، عَنْ جَنَابَةٍ وَاحِدٌ، وَعَنِ اجْتِنَابٍ أَيْضًا»، {يَبْطِشُ} [القصص: 19] : «وَيَبْطُشُ»، {يَأْتَمِرُونَ} [القصص: 20] : «يَتَشَاوَرُونَ، العُدْوَانُ وَالعَدَاءُ وَالتَّعَدِّي وَاحِدٌ»، {آنَسَ} [القصص: 29] : " أَبْصَرَ. الجِذْوَةُ: قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ مِنَ الخَشَبِ لَيْسَ فِيهَا لَهَبٌ، وَالشِّهَابُ فِيهِ لَهَبٌ، وَالحَيَّاتُ أَجْنَاسٌ، الجَانُّ وَالأَفَاعِي وَالأَسَاوِدُ"، {رِدْءًا} [القصص: 34]: «مُعِينًا»، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «يُصَدِّقُنِي» وَقَالَ غَيْرُهُ: {سَنَشُدُّ} [القصص: 35] : " سَنُعِينُكَ، كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا، فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا مَقْبُوحِينَ: مُهْلَكِينَ "، {وَصَّلْنَا} [القصص: 51]: «بَيَّنَّاهُ وَأَتْمَمْنَاهُ»، {يُجْبَى} [القصص: 57]: «يُجْلَبُ»، {بَطِرَتْ} [القصص: 58]: «أَشِرَتْ»، {فِي أُمِّهَا رَسُولًا} [القصص: 59]: " أُمُّ القُرَى: مَكَّةُ وَمَا

بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں متواتر آپ کے لیے استغفار کرتا رہوں گا جب تک مجھے آپ سے روک نہ دیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں (پ ۱۱، التوبۃ ۱۱۳) اور ابوطالب کے بارے میں حکم نازل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے (پ ۲۰، القصص ۵۶) ابن عباس کا قول ہے کہ أُولِي الْقُوَّةِ مراد یہ ہے کہ اس کی کنجیاں کتنے ہی طاقتور آدمیوں سے نہیں اٹھائی جاتی تھیں۔ لَتَنُوءُ بھاری ہوتی تھیں فَارِغًا صرف حضرت موسیٰ کا خیال تھا۔ الْفَرِحِينَ خوشی سے اتراتے ہوئے۔ قُصِّيهِ اس کے پیچھے جا، یہ کلام کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے نَقُصُّ عَلَيْكَ ہم یہ قصہ تم سے بیان کرتے ہیں۔ عَنْ جُنُبٍ دور سے اور عَنِ اجْتِنَابٍ کا معنی بھی یہی ہے، يَبْطِشُ کو يَبْطُشُ بھی پڑھتے ہیں۔ يَأْتَمِرُونَ مشورہ کر رہے ہیں الْعُدْوَانُ، الْعَدَآءُ اور التَّعَدِّيْ ہم معنی ہیں۔ آنَسَ دیکھا۔ جَذْوَةٌ لکڑی کا وہ موٹا سرا جس میں آگ لگی ہوئی نہ ہو۔ الشِّهَابُ لپٹ والی آگ۔ الْحَيَّاتُ سانپ ان کی کئی قسمیں ہوتی ہیں جیسے الْجَانُّ پتلا سانپ، الْأَفْعِيُّ کالا اور زہریلا سانپ، الْأَسَاوِدُ کالا اور بڑا سانپ، رِدأً ان مددگار سانپ۔ ابن عباس کا قول ہے کہ یہ لفظ يُصَدِّقُنِي ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے سَنَشُدُّ عنقریب ہم تیری مدد کریں گے، اہل عرب جب کسی کی مدد کرتے تو کہتے فَقَدْ جَعَلْتَ کہ

حَوْلَهَا ". {تُكِنُّ} [القصص: 69] : " تُخْفِي، أَكْنَنْتُ الشَّيْءَ أَخْفَيْتُهُ، وَكَنَنْتُهُ: أَخْفَيْتُهُ وَأَظْهَرْتُهُ ". {وَيْكَأَنَّ اللَّهَ} [القصص: 82] : " مِثْلُ: أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ: يُوَسِّعُ عَلَيْهِ، وَيُضَيِّقُ عَلَيْهِ"

عَضُداً واقعی تو نے اس کی مدد کی۔ مَقْبُوْحِيْنَ ہلاک کیے گئے۔ وَصَّلْنَا ہم نے اُسے بیان کیا اور پورا کیا۔ يُجْبٰى کھنچے چلے آتے ہیں۔ بَطِرَتْ سرکشی کی۔ أُمِّ الْقُرٰى مکہ مکرمہ اور اس کے مضافات۔ تُكِنُّ چھپاتی ہے، جیسے کہتے ہیں أَكْنَنْتُ الشَّيْءَ چیز میں نے چھپائی اور كَنَنْتُهٗ میں نے اُسے چھپا لیا۔ وَيْكَأَنَّ اللهَ کا وہی معنی ہے جو أَلَمْ تَرَ کا ہے يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ یعنی جس پر چاہے رزق وسیع کردے اور جس پر چاہے تنگی کرے۔

2- بَابُ {إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ القُرْآنَ} [القصص: 85] الآيَةَ

ترجمہ کنزالایمان: "بیشک جس نے تم پر قرآن فرض کیا" کی تفسیر

4773 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا يَعْلَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ العُصْفُرِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، {لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ} [القصص: 85] قَالَ: »إِلَى مَكَّةَ«

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ارشادِ باری تعالیٰ: ترجمہ کنزالایمان: وہ تمہیں پھیر لے جائے گا جہاں پھرنا چاہتے ہو (پ ۲۰، القصص ۸۵) میں یہ اشارہ مکہ مکرمہ کی طرف ہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

29- سُورَةُ العَنْكَبُوتِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ العنکبوت

قَالَ مُجَاهِدٌ: {وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ} [العنكبوت: 38] : »ضَلَلَةً« وَقَالَ غَيْرُهُ: {الحَيَوَانُ} [العنكبوت: 64] : »وَالحَيُّ وَاحِدٌ« {فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ} [العنكبوت: 3] : »عَلِمَ اللَّهُ ذَلِكَ، إِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ فَلِيَمِيزَ اللَّهُ« ، كَقَوْلِهِ: {لِيَمِيزَ اللَّهُ الخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ} [الأنفال: 37]، {أَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ} [العنكبوت: 13] : »أَوْزَارًا مَعَ أَوْزَارِهِمْ«

مجاہد کا قول ہے کہ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ یعنی گمراہی کو فَلَيَعْلَمَنَّ اللهُ پس اللہ تعالیٰ ضرور بتادیگا، یہاں یہ تمیز کروانے کی جگہ ہے جیسے فرمایا ہے۔ لِيَمِيْزَ اللهُ الْخَبِيْثَ اللہ ناپاک کی تمیز کروا دے گا۔ اَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ یعنی اپنے بوجھ کے ساتھ دوسروں کا بوجھ بھی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

30- بَابُ سُورَةِ الرُّومِ

{فَلاَ يَرْبُو عِنْدَ اللَّهِ} [الروم: 39] : »مَنْ أَعْطَى عَطِيَّةً يَبْتَغِي أَفْضَلَ مِنْهُ فَلاَ أَجْرَ لَهُ فِيهَا« قَالَ مُجَاهِدٌ: {يُحْبَرُونَ} [الروم: 15] : »يُنَعَّمُونَ«، {يَمْهَدُونَ} [الروم: 44]: »يُسَوُّونَ المَضَاجِعَ« {الوَدْقُ} [النور: 43]: »المَطَرُ« قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {هَلْ لَكُمْ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ} : " فِي الآلِهَةِ، وَفِيهِ {تَخَافُونَهُمْ} [الروم: 28] : أَنْ يَرِثُوكُمْ كَمَا يَرِثُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا "، {يَصَّدَّعُونَ} [الروم: 43] : »يَتَفَرَّقُونَ«، {فَاصْدَعْ} [الحجر: 94] وَقَالَ غَيْرُهُ: {ضُعْفٌ} [الأعراف: 38] : »وَضَعْفٌ لُغَتَانِ« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {السُّوأَى} [الروم: 10]: »الإِسَاءَةُ جَزَاءُ المُسِيئِينَ«

4774 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، وَالأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِي كِنْدَةَ فَقَالَ: يَجِيءُ دُخَانٌ يَوْمَ القِيَامَةِ فَيَأْخُذُ بِأَسْمَاعِ المُنَافِقِينَ وَأَبْصَارِهِمْ، يَأْخُذُ المُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ، فَفَزِعْنَا، فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، وَكَانَ مُتَّكِئًا فَغَضِبَ فَجَلَسَ، فَقَالَ: مَنْ عَلِمَ فَلْيَقُلْ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنَ العِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لاَ يَعْلَمُ: لاَ أَعْلَمُ، فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ المُتَكَلِّفِينَ}، وَإِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَئُوا عَنِ الإِسْلاَمِ، فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »اللَّهُمَّ أَعِنِّي

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الروم

فَلَا یَرْبُو جو نفع کمانے کے لیے رقم دے اس کے لیے اجر نہیں ہے۔ مجاہد کا قول ہے یُحْبَرُوْنَ نعمتیں دیئے جائیں گے۔ یَمْهَدُوْنَ اپنے لیے بستر بچھاتے ہیں۔ الْمَضَاجِعَ بارش۔ ابن عباس کا قول ہے هَلْ لَكُمْ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اپنے فرضی خداؤں سے۔ تَخَافُوْنَهُمْ کہ تمہارے وارث ہوجائیں گے جیسے ایک دوسرے کا وارث ہوتا ہے۔ یَصَّدَّعُوْنَ الگ الگ ہوجائیں گے۔ فَاصْدَعْ کھول کر بیان کردو۔ دوسرے کا قول کہ ضَعْفٌ اور ضُعْفٌ دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ السُّوْآی اور الْاِسَآءَةُ برائی کرنے والوں کا بدلہ۔

مسروق کا بیان ہے کہ ایک شخص کندہ میں یہ بیان کررہا تھا کہ بروز قیامت ایک ایسا دھواں آئے گا جو منافقوں کے کانوں اور آنکھوں میں داخل ہوجائیگا اور اہل ایمان کو اس سے صرف اتنی اذیت پہنچے گی جیسے زکام ہوجاتا ہے۔ یہ سن کر ہم خوفزدہ ہوگئے چنانچہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا اور وہ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ تو غضب ناک ہوئے، پھر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: جو کسی بات کا علم رکھتا ہو تو کہے اور جو نہ رکھتا ہو تو اسے کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے کیونکہ یہ بھی علمی بات ہے کہ جس بات کا علم نہ ہو تو کہہ دے کہ مجھے علم نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ میں اس قرآن پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں

4774- راجع الحدیث: 1007

عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ» فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتَّى هَلَكُوا فِيهَا، وَأَكَلُوا المَيْتَةَ وَالعِظَامَ، وَيَرَى الرَّجُلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ، فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَأْمُرُنَا بِصِلَةِ الرَّحِمِ، وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ، فَقَرَأَ: {فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ} [الدخان: 10] إِلَى قَوْلِهِ: {عَائِدُونَ} [الدخان: 15] أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ عَذَابُ الآخِرَةِ إِذَا جَاءَ ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {يَوْمَ نَبْطِشُ البَطْشَةَ الكُبْرَى} [الدخان: 16]: يَوْمَ بَدْرٍ وَلِزَامًا: يَوْمَ بَدْرٍ {الم غُلِبَتِ الرُّومُ} [الروم: 2] إِلَى {سَيَغْلِبُونَ} [الروم: 3]: وَالرُّومُ قَدْ مَضَى

بناوٹ والوں میں نہیں (پ ۲۳،ص ۸۶) چنانچہ جب قریش نے اسلام قبول نہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے خلاف دعا مانگی۔ ''اے اللہ! ان کے مقابلے پر میری مدد فرما اور اِن پر اپنے سات سال بھیج جیسے حضرت یوسف کے زمانے میں بھیجے تھے۔'' پس انہیں قحط نے گھیر لیا حتیٰ کہ کتنے ہی اس میں ہلاک ہو گئے اور اُس دوران وہ مردار اور ہڈیاں تک کھا گئے اور ان میں سے جب کوئی شخص زمین و آسمان کے درمیان نظر دوڑاتا تو دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا، پس ابوسفیان آپ کی بارگاہ میں آیا اور کہنے لگا کہ، اے محمد! آپ تو ہمیں صلہ رحمی کا حکم دینے آئے تھے، دیکھیے تو سہی آپ کی قوم ہلاک ہوگئی، پس اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے پھر یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنزالایمان: تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا (پ ۲۵، الدخان ۱۰) تو کیا اِن سے آخرت کا عذاب ٹل جائے گا جبکہ وہ آئے گا۔ پھر وہ اپنے کفر کی طرف پھر گئے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے (پ ۲۵، الدخان ۱۶) یہ بدر کا دن ہے اور لِزَامًا سے بھی جنگ بدر ہی مراد ہے اور رومیوں کے مغلوب اور غالب ہونے کے واقعات گزر چکے ہیں۔

1- بَابُ {لاَ تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ} [الروم: 30]

لِدِينِ اللَّهِ "خُلُقُ الأَوَّلِينَ: دِينُ الأَوَّلِينَ، وَالفِطْرَةُ الإِسْلاَمُ"

4775 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کی بنائی چیز نہ بدلنا (پ ۲۱، الروم ۳۰) کی تفسیر

خَلْقِ اللهِ یعنی اللہ کا دین۔ خَلْقِ الْاَوَّلِیْنَ پہلوں کے دین اسلام جو فطرت کے عین مطابق ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

4775- راجع الحديث: 1359

أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ البَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ»، ثُمَّ يَقُولُ: {فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لاَ تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ القَيِّمُ} [الروم: 30]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بچہ ایسا نہیں مگر وہ اپنی فطرت (دین اسلام) پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں جیسے جانور کا ہر بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے، کیا تم نے ان میں سے کوئی کان کٹا ہوا پیدا ہوتے دیکھا ہے؟ پھر آپ کہتے ہیں: ترجمہ کنزالایمان: اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا اللہ کی بنائی چیز نہ بدلنا یہی سیدھا دین ہے مگر بہت لوگ نہیں جانتے (پ ۲۱، الروم ۳۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

31- سُورَةُ لُقْمَانَ

سورۂ لقمان

1- بَابٌ

باب

{لاَ تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ} [لقمان: 13]

ترجمہ کنزالایمان: اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے (پ ۲۱، لقمان ۱۳)

4776 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ} [الأنعام: 82] شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالُوا: أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّهُ لَيْسَ بِذَاكَ، أَلاَ تَسْمَعُ إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهِ: {إِنَّ الشِّرْكَ} [لقمان: 13] لَظُلْمٌ عَظِيمٌ"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت: ترجمہ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی (پ ۷، الانعام ۸۲) نازل ہوئی تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر بڑی دشوار گزری اور انہوں نے کہا کہ ہم سے ایسا کون ہے جس نے اپنے ایمان کو ظلم (کسی نہ کسی گناہ) کے ساتھ نہ ملایا ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات نہیں ہے کیا تم نہیں سنتے کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کیا کہا: ترجمہ کنزالایمان: بیشک شرک بڑا ظلم ہے (پ ۲۱، لقمان ۱۳)

2- بَابُ قَوْلِهِ: {إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ

ترجمہ کنزالایمان: "بیشک اللہ کے پاس

4776- راجع الحدیث: 32

السَّاعَةِ} [لقمان: 34]

4777 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ، إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ يَمْشِي، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الإِيمَانُ؟ قَالَ: «الإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلاَئِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَلِقَائِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الآخِرِ» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الإِسْلاَمُ؟ قَالَ: «الإِسْلاَمُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلاَ تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمَ الصَّلاَةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ المَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ» ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الإِحْسَانُ؟ قَالَ: الإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: " مَا المَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَلَكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ المَرْأَةُ رَبَّتَهَا، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا كَانَ الحُفَاةُ العُرَاةُ رُءُوسَ النَّاسِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، فِي خَمْسٍ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ: {إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الأَرْحَامِ} ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: «رُدُّوا عَلَيَّ» فَأَخَذُوا لِيَرُدُّوا فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ: «هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ»

ہے قیامت کا علم" کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان رونق افروز تھے کہ ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی۔ یارسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ اُس کے فرشتوں پر، اس کے رسولوں پر، اس کی حضور حاضر ہونے پر اور دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لاؤ، اس نے کہا۔ یارسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے پوچھا: یارسول اللہ! احسا کیا ہے؟ فرمایا، احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس تصور کے ساتھ کرو کہ اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو یہ ذہن رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا۔ یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ فرمایا جس سے یہ سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے اس کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا، ہاں میں تمہیں اس کی کچھ علامات بتادیتا ہوں، جب لونڈی اپنے آقا کو جننے لگے تو یہ قیامت کی علامت ہے، ان پانچ میں سے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا جن کا ذکر اس آیت میں ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینھ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے (پ ۲۱، لقمان ۳۴) پھر وہ شخص چلا گیا۔ آپ نے فرمایا اس شخص کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ لوگ اُسے بلانے کے لیے گئے لیکن وہ نظر نہ آیا۔ آپ نے فرمایا۔

4777- راجع الحدیث:50

وہ حضرت جبرئیل تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے کے لیے آئے تھے۔

4778 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَفَاتِيحُ الغَيْبِ خَمْسٌ، ثُمَّ قَرَأَ: {إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ} [لقمان: 34]"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں پانچ چیزیں ہیں اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینھ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بیشک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے (پ۲۱، لقمان ۳۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

32- سُورَةُ السَّجْدَةِ

سورۂ حٰم سجدہ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مَهِينٍ} [البقرة: 90] : "ضَعِيفٍ: نُطْفَةُ الرَّجُلِ"، {ضَلَلْنَا} [السجدة: 10] : »هَلَكْنَا« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {الجُرُزُ} [السجدة: 27] : »الَّتِي لاَ تُمْطَرُ إِلَّا مَطَرًا لاَ يُغْنِي عَنْهَا شَيْئًا«، {يَهْدِ} [الأعراف: 100] : »يُبَيِّنْ«

مجاہد کا قول ہے کہ مَّهِينٍ کمزور یعنی مرد کا نطفہ۔ ضَلَلْنَا ہم تباہ ہوگئے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اَلْجُرُزُ سے وہ زمین مراد ہے جہاں بارش بہت کم ہو اور اس کے ساتھ کام نہ چلے۔ نَهْدِ ہم نے ظاہر کیا۔

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ} [السجدة: 17]

فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے (پ ۲۱، السجدہ ۱۷)۔

4779 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے

4778- راجع الحديث: 1039

4779- راجع الحديث: 2244، صحيح مسلم: 7065، سنن ابن ماجه: 3228

أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ، مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ، وَلاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ " قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: " اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ} [السجدة: 17] "

وحَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: «قَالَ اللَّهُ» مِثْلَهُ، قِيلَ لِسُفْيَانَ: رِوَايَةً؟ قَالَ: فَأَيُّ شَيْءٍ

سنیں اور نہ کسی شخص کے دل میں جن کا خیال گزرا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ ترجمہ کنزالایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے (پ۲۱، السجدہ ۱۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے...... آگے گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی۔ سفیان سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ اِسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کررہے ہیں؟ جواب دیا اور کس سے۔

4780 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: " أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ، مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ، وَلاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا أُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَرَأَ: {فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ} [السجدة: 17] قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قُرَّاتِ أَعْيُنٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا۔ جنت کی جن نعمتوں پر تم آگاہ ہو گے انہیں ذخیرہ کی ہوئی نعمتوں کے مقابلے میں چھوڑ دو گے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا (پ۲۱، السجدہ ۱۷) ابومعاویہ، اعمش ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے انہوں نے اس میں قُرَّاتِ پڑھا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

33- سُورَةُ الأَحْزَابِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الاحزاب

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {صَيَاصِيهِمْ} [الأحزاب: 26]: «قُصُورِهِمْ»

مجاہد کا قول ہے کہ صَيَاصِيهِمْ سے ان کے محلات اور قلعے مراد ہیں۔

1- بَابُ {النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ

ترجمہ کنزالایمان: "یہ نبی مسلمانوں کا

4780- راجع الحديث: 3244

أَنْفُسِهِمْ} [الأحزاب: 6]

4781 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ} [الأحزاب: 6] فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ تَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا، فَإِنْ تَرَكَ دَيْنًا، أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي فَأَنَا مَوْلاَهُ "

ان کی جان سے زیادہ مالک ہے" کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مومن ایسا نہیں کہ دنیا اور آخرت میں جس کی جان کا میں اسے بھی زیادہ مالک نہ ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ترجمہ کنزالایمان: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے (پ ۲۱، الاحزاب ۶) پس جو بھی مومن مال چھوڑے تو اس کے رشتہ دار ہی میراث پائیں گے لیکن اگر اس کے سر پر قرض ہے یا کسی کا مال ضائع کیا تھا تو وہ میرے پاس آئے کیونکہ اس کا ذمہ دار میں ہوں۔

2- بَابُ

{ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ} [الأحزاب: 5]

4782 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ المُخْتَارِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ القُرْآنُ»، {ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ} [الأحزاب: 5]

ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو (پ ۲۱، الاحزاب ۵)۔

سالم بن عبداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ کو ہم زید بن محمد کہا کرتے تھے، حتیٰ کہ قرآن کریم میں یہ حکم نازل ہوگیا: ترجمہ کنزالایمان: انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے (پ ۲۱، الاحزاب ۵)

3- بَابُ

{فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا} [الأحزاب: 23] "نَحْبَهُ: عَهْدَهُ، {أَقْطَارِهَا} [الأحزاب: 14]: جَوَانِبُهَا، {الفِتْنَةَ لَآتَوْهَا} [الأحزاب: 14]: لَأَعْطَوْهَا "

فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بدلے (پ ۲۱، الاحزاب ۲۳) نَحْبَهُ اپنا وعدہ۔ اَقْطَارِهَا فتنے کے کناروں سے لَآتَوْهَا اسے قبول کرلیں۔

4781- راجع الحدیث: 2399

4782- صحیح مسلم: 6212، سنن ترمذی: 3813,3209

4783 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " نُرَى هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي أَنَسِ بْنِ النَّضْرِ: {مِنَ المُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ} [الأحزاب: 23] "

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے خیال میں یہ آیت: ترجمہ کنزالایمان: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کردیا جو عہد اللہ سے کیا تھا (پ۲۱، الاحزاب ۲۳) حضرت انس بن نضر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

4784 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، قَالَ: «لَمَّا نَسَخْنَا الصُّحُفَ فِي المَصَاحِفِ فَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الأَحْزَابِ، كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ الأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ»: {مِنَ المُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ} [الأحزاب: 23]

خارجہ بن زید والد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جب ہم قرآن کریم کو ایک جگہ جمع کر رہے تھے تو مجھے سورۂ الاحزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی حالانکہ میں اسے اکثر رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا۔ وہ آیت ہمیں حضرت خزیمہ انصاری کے علاوہ اور کسی مسلمان کے پاس نہ ملی۔ جس میں رسول اللہ ﷺ نے اُن کی شہادت کو دو مسلمان مردوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا۔ یعنی: ترجمہ کنزالایمان: مسلمانوں مین کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کردیا جو عہد اللہ سے کیا تھا (پ۲۱، الاحزاب ۲۳)

4- بَابُ قَوْلِهِ:

{يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا} [الأحزاب: 28] وَقَالَ مَعْمَرٌ: التَّبَرُّجُ: «أَنْ تُخْرِجَ مَحَاسِنَهَا»، {سُنَّةَ اللَّهِ} [الأحزاب: 38]: «اسْتَنَّهَا جَعَلَهَا»

قُلْ لِأَزْوَاجِكَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اوراس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں (پ۲۱، الاحزاب ۲۸) التَّبَرُّجُ بناؤ سنگار دکھانا۔ سُنَّةَ اللهِ اسْتَنَّهَا سے مشتق ہے یعنی اپنا طریقہ ٹھہرایا۔

4785 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے انہیں بتایا

4783- راجع الحديث: 2805

4784- راجع الحديث: 2807

4785- انظر الحديث: 4786 'صحيح مسلم: 3665 'سنن ترمذى: 3204 'سنن نسائى: 3439,3201

الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهَا حِينَ أَمَرَهُ اللَّهُ أَنْ يُخَيِّرَ أَزْوَاجَهُ، فَبَدَأَ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا، فَلاَ عَلَيْكِ أَنْ لاَ تَسْتَعْجِلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ» وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ، قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ: " إِنَّ اللَّهَ قَالَ: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ} [الأحزاب: 28] " إِلَى تَمَامِ الآيَتَيْنِ، فَقُلْتُ لَهُ: فَفِي أَيِّ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ؟ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الآخِرَةَ

کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا کہ اپنی ازواجِ مطہرات کو ساتھ رہنے نہ رہنے کا اختیار دیدو۔ چنانچہ آپ سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ میں تم سے ایک بات کا ذکر کرنے لگا ہوں اس کا جواب دینے میں عجلت نہ کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کرلو اور آپ کو بخوبی علم تھا کہ میرے والدین ہرگز آپ کے ساتھ میری علیحدگی پسند نہیں کرینگے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہوتو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہوتو بیشک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے (پ۲۱، الاحزاب ۲۸۔۲۹) میں نے عرض کی کہ اس کے متعلق اپنے والدین سے میں کیا مشورہ کروں جبکہ میں بذاتِ خود صرف اللہ اور اس کے رسول کی رضا اور آخرت کی بھلائی ہی چاہتی ہوں۔

5- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا} [الأحزاب: 29] وَقَالَ قَتَادَةُ: {وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالحِكْمَةِ} [الأحزاب: 34]: «القُرْآنِ وَالحِكْمَةُ السُّنَّةُ».

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہوتو بیشک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے (پ۲۱، الاحزاب ۲۹) قتادہ کا قول ہے کہ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَالْحِکْمَۃِ سے قرآن وسنت مراد ہیں۔

4786 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ ازواج مطہرات کو ساتھ رہنے یا نہ رہنے کا اختیار دے دیجئے تو آپ

-4786 راجع الحديث: 4785

وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي، فَقَالَ: «إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلاَ عَلَيْكِ أَنْ لاَ تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ» قَالَتْ: وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ، قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ قَالَ: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا} [الأحزاب: 28] إِلَى {أَجْرًا عَظِيمًا} [النساء: 40] " قَالَتْ: فَقُلْتُ: فَفِي أَيِّ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ، فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الآخِرَةَ، قَالَتْ: ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَأَبُو سُفْيَانَ المَعْمَرِيُّ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں تم سے ایک بات کہنے لگا ہوں لیکن اس کا جواب دینے میں عجلت نہ کرنا بلکہ اپنے والدین سے بھی مشورہ کر لینا۔ وہ فرماتی ہیں کہ آپ کو یہ بات خوب معلوم تھی کہ میرے والدین مجھے آپ سے علیحدہ ہونے کا ہرگز حکم نہیں دیں گے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔'' ترجمہ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے (پ ۲۱، الاحزاب ۲۸۔۲۹) وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: اس کے متعلق اپنے والدین سے میں کیا مشورہ کروں جبکہ میں خود اللہ اور اس کے رسول کی رضا اور آخرت کی بھلائی چاہتی ہوں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات سے بھی اسی طرح کیا جس طرح مجھ سے دریافت فرمایا تھا۔ اسی طرح موسیٰ بن اعین، معمر، زہری نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی۔ نیز عبدالرزاق، ابوسفیان معمری، معمر، زہری، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے۔

6- بَابُ

{وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ} [الأحزاب: 37]

وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا اور تمہیں لوگوں کے طعنے کا اندیشہ تھا اور اللہ زیادہ سزاوار ہے کہ اس کا خوف رکھو (پ ۲۲، الاحزاب ۳۷)۔

4787 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: " أَنَّ هَذِهِ الآيَةَ: {وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ} [الأحزاب: 37] نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ "

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت: ترجمہ کنزالایمان: اورتم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا (پ ۲۲، الاحزاب ۳۷) یہ حضرت زینب بنت جحش اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

7- بَابُ قَوْلِهِ:

(تُرْجِئُ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكَ) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (تُرْجِئُ): «تُؤَخِّرُ» أَرْجِئْهُ: «أَخِّرْهُ»

تُرْجِئُ مَنْ تَشَاءُ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں (پ ۲۲، الاحزاب ۵۱) ابن عباس کا قول ہے کہ تُرْجِئُ تم پیچھے ہٹاؤ۔ اسی سے اَرْجِهُ ہے میں پیچھے ہٹاتا ہوں۔

4788 - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ هِشَامٌ: حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَقُولُ أَتَهَبُ المَرْأَةُ نَفْسَهَا؟» فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (تُرْجِئُ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكَ) قُلْتُ: مَا أُرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جن عورتوں نے اپنی ذات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دیا تھا مجھے اُن پر رشک آتا تھا چنانچہ میں نے کہا کہ عورت کس طرح اپنے آپ کو ہبہ کرسکتی ہے جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں (پ ۲۲، الاحزاب ۵۱) اس پر میں نے عرض کی: میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔

4789 - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

معاذ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

4787- انظر الحدیث:7420، سنن ترمذی:3212

4788- انظر الحدیث:5113، صحیح مسلم:3616، سنن نسائی:3199

4789- صحیح مسلم:3667,3666، سنن ابو داؤد:2136

عَبْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ، عَنْ مُعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: " أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَأْذِنُ فِي يَوْمِ المَرْأَةِ مِنَّا، بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {تُرْجِئُ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ، وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ، وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكَ} " فَقُلْتُ لَهَا: مَا كُنْتِ تَقُولِينَ؟ قَالَتْ: كُنْتُ أَقُولُ لَهُ: إِنْ كَانَ ذَاكَ إِلَيَّ فَإِنِّي لاَ أُرِيدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَنْ أُوثِرَ عَلَيْكَ أَحَدًا تَابَعَهُ عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، سَمِعَ عَاصِمًا

روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں سے باری والی اپنی بیوی سے اجازت لے کر دوسری کے پاس جایا کرتے تھے جبکہ یہ آیت نازل ہوگئی: ترجمہ کنزالایمان: پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں (پ ۲۲، الاحزاب ۵۱) میں نے عرض کی کہ آپ نے کیا جواب دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے آپ کی خدمت میں یوں عرض کی تھی: ''آپ مجھ سے دریافت فرما رہے ہیں تو میں ہرگز نہیں چاہتی کہ رسول اللہ پر دنیا کی کسی چیز کو ترجیح دوں۔'' اسی طرح عباد بن عباد نے حضرت عاصم سے سنا ہے۔

8- بَابُ قَوْلِهِ:

{لاَ تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلاَ مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللّٰهِ وَلاَ أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمًا} [الأحزاب: 53] " يُقَالُ: إِنَاهُ: إِدْرَاكُهُ، أَنَى يَأْنِي أَنَاةً فَهُوَ آنٍ ". {لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا} [الأحزاب: 63] : " إِذَا وَصَفْتَ صِفَةَ المُؤَنَّثِ قُلْتَ: قَرِيبَةً وَإِذَا جَعَلْتَهُ ظَرْفًا وَبَدَلًا، وَلَمْ تُرِدِ الصِّفَةَ، نَزَعْتَ الهَاءَ مِنَ المُؤَنَّثِ، وَكَذَلِكَ

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلا کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بیشک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی اور تمہیں نہیں پہنچتا کہ رسول اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو بیشک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے۔ (پ ۲۲، الاحزاب ۵۳) کہا گیا ہے کہ اِنَاہُ پکنے کا انتظار مراد ہے جیسے اَنَا یَاْنِی اَنَاۃٌ میں نے خوب پکا لیا۔ لَعَلَّ السَّاعَةَ

لَفْظُهَا فِي الوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ، وَالجَمِيعِ، لِلذَّكَرِ وَالأُنْثَى "

تَكُونُ قَرِيبًا اگر قَرِيبًا کو السَّاعَةُ کی صفت قرار دیں تو مونث کے باعث قَرِيبَةً پڑھنا ہوگا اور اسے ظرف بدل قرار دیا جائے تو اس کی صفت نہیں بدلے گی بلکہ مونث کی ھَا ہٹا دی جائے گی اور یہ لفظ واحد تثنیہ اور جمع میں اسی طرح رہے گا اور خواہ موصوف مذکر ہو یا مونث۔

4790 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قُلْتُ: «يَا رَسُولَ اللَّهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ البَرُّ وَالفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ بِالحِجَابِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الحِجَابِ»

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کی خدمت میں بھلے بُرے ہر قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں لہٰذا آپ ازواجِ مطہرات کو پردے کا حکم فرما دیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرما دیا۔

4791 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، دَعَا القَوْمَ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ، وَإِذَا هُوَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ، فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ، فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ، وَقَعَدَ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا القَوْمُ جُلُوسٌ، ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا، فَانْطَلَقْتُ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا، فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ، فَأَلْقَى الحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ} [الأحزاب: 53] الآيَةَ "

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش سے نکاح فرمایا تو ولیمہ کے لیے لوگوں کو بلایا۔ چنانچہ جب سارے کھانا کھا چکے تو وہیں بیٹھ کر باتیں کرتے رہے گویا وہ یہیں ٹھہرنے کا تہیہ کر کے آئے ہیں اور کوئی بھی کھڑا نہ ہوتا تھا۔ جب حضور نے یہ ملاحظہ فرمایا تو آپ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ دوسرے حضرات بھی کھڑے ہو گئے لیکن تین افراد پھر بھی بیٹھے رہے۔ جب نبی کریم ﷺ دوبارہ اندر تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ تینوں بیٹھے ہوئے ہیں۔ پھر جب وہ اٹھ کر چلے گئے تو میں نے جا کر نبی کریم ﷺ کو بتایا کہ وہ چلے گئے ہیں۔ پس آپ گھر میں اندر تشریف لے آئے اور آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرما دیا۔ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو نبی کے گھروں

4790- راجع الحديث: 402

4791- صحيح مسلم: 3491

میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلا کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو (پ ۲۲، الاحزاب ۵۳)۔

4792 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِهَذِهِ الآيَةِ: آيَةِ الحِجَابِ " لَمَّا أُهْدِيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَتْ مَعَهُ فِي البَيْتِ صَنَعَ طَعَامًا وَدَعَا القَوْمَ، فَقَعَدُوا يَتَحَدَّثُونَ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ ثُمَّ يَرْجِعُ، وَهُمْ قُعُودٌ يَتَحَدَّثُونَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ} [الأحزاب: 53] إِلَى قَوْلِهِ {مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ} [الأحزاب: 53] فَضُرِبَ الحِجَابُ وَقَامَ القَوْمُ "

ابوقلابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: دوسرے تمام لوگوں کی نسبت پردے کی آیت کے شان نزول کا مجھے زیادہ علم ہے۔ جب حضرت زینب بنت جحش کو رسول اللہ ﷺ کے ہاں بھیج دیا گیا اور وہ گھر میں آپ کے پاس تھیں۔ پس آپ نے دعوتِ ولیمہ کی اور لوگوں کو بلایا گیا تو لوگ آکر بیٹھ گئے اور باتیں کرتے رہے، پس نبی کریم ﷺ باہر چلے جاتے پھر اندر تشریف لے آتے لیکن وہ بیٹھے باتیں ہی کرتے رہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلا کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو (پ ۲۲، الاحزاب ۵۳) پس پردہ ڈال دیا گیا اور لوگ اٹھ کر چلے گئے۔

4793 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بُنِيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ، فَأُرْسِلْتُ عَلَى الطَّعَامِ دَاعِيًا فَيَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ، فَدَعَوْتُ حَتَّى مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُو، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُوهُ، قَالَ: «ارْفَعُوا طَعَامَكُمْ» وَبَقِيَ ثَلاَثَةُ رَهْطٍ يَتَحَدَّثُونَ فِي البَيْتِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا ولیمہ گوشت اور روٹی سے کیا۔ پس آپ نے مجھے بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کے لیے بلا لاؤں۔ پس میرے ساتھ کچھ حضرات آئے اور وہ کھا کر چلے گئے پھر کچھ حضرات آئے اور وہ بھی کھا کر چلے گئے۔ چنانچہ اسی طرح جنہیں میں بلاتا وہ حضرات آتے اور کھا کر چلے جاتے۔ حتیٰ کہ اب مجھے بلانے کے لیے کوئی نہیں مل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کھانا اٹھا کر رکھ دو۔ لیکن تین آدمی اس وقت بھی گھر میں بیٹھے باتیں

4793- انظر الحدیث: 4791

فَانْطَلَقَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَقَالَ: «السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ البَيْتِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ» ، فَقَالَتْ: وَعَلَيْكَ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ، فَتَقَرَّى حُجَرَ نِسَائِهِ كُلِّهِنَّ، يَقُولُ لَهُنَّ كَمَا يَقُولُ لِعَائِشَةَ، وَيَقُلْنَ لَهُ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ، ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا ثَلاَثَةٌ مِنْ رَهْطٍ فِي البَيْتِ يَتَحَدَّثُونَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدَ الحَيَاءِ، فَخَرَجَ مُنْطَلِقًا نَحْوَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَمَا أَدْرِي آخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ أَنَّ القَوْمَ خَرَجُوا فَرَجَعَ، حَتَّى إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أُسْكُفَّةِ البَابِ دَاخِلَةً، وَأُخْرَى خَارِجَةً أَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الحِجَابِ

کر رہے تھے۔ پس نبی کریم ﷺ باہر نکل گئے اور حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے میں تشریف لے گئے۔ آپ نے ان سے فرمایا۔ "اے اہل بیت! تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت۔" انہوں نے جواب دیا۔ اور آپ پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت آپ نے اپنی زوجۂ مطہرہ کو کیسا پایا؟ اللہ تعالیٰ آپ کو ان میں برکت عطا فرمائے پھر آپ باری باری اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے بھی فرماتے رہے جو حضرت عائشہ سے فرمایا تھا اور وہ بھی اسی طرح جواب عرض کرتی رہیں جس طرح حضرت عائشہ صدیقہ نے جواب عرض کیا تھا۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ واپس لوٹ کر آئے تو دیکھا کہ وہ تینوں اب بھی گھر میں موجود باتیں کر رہے ہیں چونکہ نبی کریم بہت ہی حیادار تھے لہٰذا آپ باہر آئے اور آ کر حضرت عائشہ کے حجرے کے پاس ٹہلنے لگے مجھے یاد نہیں رہا کہ پھر میں نے جا کر آپ کو بتایا یا کسی اور شخص نے کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ چنانچہ آپ واپس تشریف لے آئے اور ابھی ایک قدم مبارک ہی اندر رکھا تھا اور دوسرا باہر ہی تھا کہ میرے اور اپنے درمیان آپ نے پردہ لٹکا دیا۔ اور اس وقت پردے کی آیت نازل ہوئی۔

4794 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «أَوْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَنَى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى حُجَرِ أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ صَبِيحَةَ بِنَائِهِ، فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيُسَلِّمْنَ عَلَيْهِ، وَيَدْعُو لَهُنَّ وَيَدْعُونَ لَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ رَأَى رَجُلَيْنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کیا تو دعوتِ ولیمہ کا انتظام فرمایا۔ چنانچہ لوگ روٹی گوشت سے شکم سیر ہو گئے۔ پھر آپ اُمہات المؤمنین کے حجروں کی جانب تشریف لے گئے نکلے جیسا کہ شب زفاف کی صبح کو آپ کا معمول تھا۔ پس آپ انہیں سلام کرتے اور انہیں دعائیں دیتے اور وہ بھی سلام و دعا کا جواب دیتیں۔ اس کے بعد جب آپ

جَرَى بِهِمَا الحَدِيثُ، فَلَمَّا رَآهُمَا رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ، فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلاَنِ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ وَثَبَا مُسْرِعَيْنِ، فَمَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ بِخُرُوجِهِمَا أَمْ أُخْبِرَ، فَرَجَعَ حَتَّى دَخَلَ البَيْتَ وَأَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الحِجَابِ«.

کاشانۂ اقدس کی طرف واپس تشریف لائے تو دو افراد کو وہاں باتیں کرتے ملاحظہ فرمایا۔ انہیں دیکھ کر آپ گھر سے واپس لوٹ گئے جب اُن دونوں آدمیوں نے نبی کریم ﷺ کو دولت اقدس سے واپس لوٹتے دیکھا تو وہ جلدی سے نکل گئے۔ یہ مجھے علم نہیں کہ اُن دونوں کے چلے جانے کی بابت میں نے آپ کو بتایا یا کسی اور شخص نے۔ پس آپ واپس گھر تشریف لائے، حتیٰ کہ اندر داخل ہو گئے پھر میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اور اس کے بعد پردے کی آیت کا نزول ہوا۔

4794م- وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، سَمِعَ أَنَسًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن ابی مریم، یحییٰ، حمید نے حضرت انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے۔

4795- حَدَّثَنِي زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَمَا ضُرِبَ الحِجَابُ لِحَاجَتِهَا، وَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيمَةً لاَ تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا، فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ فَقَالَ: يَا سَوْدَةُ، أَمَا وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا، فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ، قَالَتْ: فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ، فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي، فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا، قَالَتْ: فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ، وَإِنَّ العَرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ، فَقَالَ: »إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد حضرت سودہ کسی حاجت سے باہر نکلیں اور وہ بھاری بدن والی عورت تھیں، جو انہیں جانتا تھا اُس کا انہیں پہچان لینا دشوار نہ تھا۔ حضرت عمر بن خطاب نے انہیں دیکھ کر کہا۔ اے حضرت سودہ! خدا کی قسم! ہم آپ کو پہچان لیتے ہیں حالانکہ آپ پردہ کر کے نکلتی ہیں۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ یہ سُن کر وہ بارگاہِ اقدس کی طرف واپس لوٹ آئیں اور رسول اللہ ﷺ اس وقت میرے پاس رونق افروز ہو کر کھانا تناول فرما رہے تھے اور دستِ مبارک میں ایک ہڈی تھی۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں اپنی کسی حاجت سے باہر نکلی تھی کہ حضرت عمر نے مجھ سے

4794م- انظر الحديث: 4791

4795- راجع الحديث: 147

یہ کچھ کہا ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی فرمانی شروع کردی۔ جب وحی کا نزول ہو چکا تو ہڈی اس وقت بھی آپ کے دست مبارک میں تھی اور آپ نے رکھی نہ تھی۔ پس آپ نے فرمایا کہ بیشک تمہیں اجازت مل گئی ہے لہٰذا اپنی ضرورت کے تحت باہر جاسکتی ہو۔

9- بَابُ قَوْلِهِ:

{إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا لاَ جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلاَ أَبْنَائِهِنَّ وَلاَ إِخْوَانِهِنَّ وَلاَ أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلاَ أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلاَ نِسَائِهِنَّ وَلاَ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِينَ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا} [الأحزاب: 55]

إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے ان پر مضایقہ نہیں ان کے باپ اور بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنے دین کی عورتوں اور اپنی کنیزوں میں اور اللہ سے ڈرتی رہو بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے (پ ۲۲، الاحزاب ۵۴۔۵۵)

4796 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي القُعَيْسِ بَعْدَمَا أُنْزِلَ الحِجَابُ، فَقُلْتُ: لاَ آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ فِيهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ أَخَاهُ أَبَا القُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي القُعَيْسِ، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي القُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَمَا مَنَعَكِ أَنْ تَأْذَنِي عَمُّكِ؟»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي القُعَيْسِ، فَقَالَ: «ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ» قَالَ عُرْوَةُ: فَلِذَلِكَ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ابو القعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی جبکہ پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا میں نے کہا کہ اس وقت تک میں اجازت نہیں دے سکتی جب تک میں نبی کریم ﷺ سے اجازت نہ لے لوں کیونکہ ابو القعیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابو القعیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لے آئے تو میں آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ ﷺ بیشک ابو القعیس کے بھائی افلح میرے پاس آنے کی اجازت مانگتے تھے تو میں نے اجازت دینے سے انکار کردیا کہ جب تک حضور اجازت عطا نہ فرمائیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے چچا کو اجازت دینے

كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: «حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ»

سے تمہیں کس چیز نے روکا ہے؟ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدمی نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا ابو القعیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے، پس اس نے فرمایا۔ انہیں اجازت دے دینا وہ تمہارے چچا ہیں خاک آلودہ ہاتھ والی۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اسی لیے فرماتی ہیں کہ رضاعت کے ذریعے بھی وہ رشتے حرام ہیں جو نسب کے ذریعے حرام ہیں۔

10- بَابُ

{إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا} [الأحزاب: 56] قَالَ أَبُو العَالِيَةِ: " صَلاَةُ اللَّهِ: ثَنَاؤُهُ عَلَيْهِ عِنْدَ المَلاَئِكَةِ، وَصَلاَةُ المَلاَئِكَةِ الدُّعَاءُ " قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " يُصَلُّونَ: يُبَرِّكُونَ {لَنُغْرِيَنَّكَ} [الأحزاب: 60]: لَنُسَلِّطَنَّكَ "

إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو (پ ۲۲، الاحزاب ۵۶) ابو العالیہ کا قول ہے کہ اللہ کی صلوٰۃ یہ ہے کہ وہ فرشتوں کے سامنے حضور کی تعریف کرتا ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ دعا کرتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ يُصَلُّونَ برکت ڈالتے ہیں۔ لَنُغْرِيَنَّكَ ہم ضرور تمہیں غالب کردیں گے۔

4797 - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنِ الحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمَّا السَّلاَمُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ الصَّلاَةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: " قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ "

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بارگاہ نبوت میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم اچھی طرح جان گئے لیکن صلوٰۃ کس طرح بھیجیں؟ فرمایا یوں کہو۔ اے اللہ! درود بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جس طرح تو نے ابراہیم پر درود بھیجی۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ والا ہے۔ اے اللہ! برکت بھیج اوپر محمد کے اور اوپر محمد کی آل کے جیسے تو نے برکت بھیجی ابراہیم کی آل پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

4797- راجع الحدیث: 3370

4798- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا التَّسْلِيمُ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: " قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ " قَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ: »عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ«

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بارگاہ نبوت میں عرض کی: یارسول اللہ! سلام کرنا تو یہ ہے لیکن ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ فرمایا، یوں کہو۔ اے اللہ! درود بھیج محمد پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر درود بھیجی اور برکت بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر۔ ابو صالح نے لیث سے یوں روایت کی ہے کہ محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر۔

4798م- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ، وَقَالَ: »كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَآلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ«

ابن ابوحازم اور دراوردی یزید بن حماد سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: جیسے درود بھیجا تو نے ابراہیم پر اور برکت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسے برکت بھیجا تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر۔

11- بَابُ قَوْلِهِ:

{لاَ تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى} [الأحزاب: 69]

لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا (پ ۲۲، الاحزاب ۶۹)۔

4799- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الحَسَنِ، وَمُحَمَّدٍ، وَخِلاَسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا، وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا، وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا}

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت ہی حیادار شخص تھے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اُن کے متعلق فرمایا ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا تو اللہ نے اسے بری فرما دیا اس بات سے جو انہوں نے کہی اور موسیٰ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے (پ ۲۲،

4798- سنن نسائی: 1292، سنن ابن ماجہ: 903

4798م- انظر الحدیث: 6358

4799- راجع الحدیث: 3404،378

[الأحزاب: 69]"

(الاحزاب ۶۹)

بسم الله الرحمٰن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

34- سُورَةُ سَبَإٍ

سورۂ سبا

يُقَالُ: {مُعَاجِزِينَ} [الحج: 51]: مُسَابِقِينَ، {بِمُعْجِزِينَ} [الأنعام: 134]: بِفَائِتِينَ مُعَاجِزِيَّ: مُسَابِقِيَّ، {سَبَقُوا} [الأنفال: 59]: فَاتُوا، {لاَ يُعْجِزُونَ} [الأنفال: 59]: لاَ يَفُوتُونَ، {يَسْبِقُونَا} [العنكبوت: 4]: يُعْجِزُونَا، وَقَوْلُهُ: {بِمُعْجِزِينَ} [الأنعام: 134]: بِفَائِتِينَ، وَمَعْنَى {مُعَاجِزِينَ} [الحج: 51]: مُغَالِبِينَ، يُرِيدُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنْ يُظْهِرَ عَجْزَ صَاحِبِهِ، {مِعْشَارٌ} [سبأ: 45]: عُشْرٌ، يُقَالُ الأُكُلُ: الثَّمَرُ، {بَاعِدْ} [سبأ: 19]: وَبَعِّدْ وَاحِدٌ" وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {لاَ يَعْزُبُ} [سبأ: 3]: »لاَ يَغِيبُ«، {سَيْلَ العَرِمِ} [سبأ: 16]: " السُّدُّ: مَاءٌ أَحْمَرُ أَرْسَلَهُ اللَّهُ فِي السُّدِّ، فَشَقَّهُ وَهَدَمَهُ، وَحَفَرَ الوَادِيَ، فَارْتَفَعَتَا عَنِ الجَنْبَيْنِ، وَغَابَ عَنْهُمَا المَاءُ فَيَبِسَتَا، وَلَمْ يَكُنِ المَاءُ الأَحْمَرُ مِنَ السُّدِّ، وَلَكِنْ كَانَ عَذَابًا أَرْسَلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَيْثُ شَاءَ" وَقَالَ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ: {العَرِمُ} [سبأ: 16]: »المُسَنَّاةُ بِلَحْنِ أَهْلِ اليَمَنِ« وَقَالَ غَيْرُهُ: " العَرِمُ: الوَادِي، السَّابِغَاتُ: الدُّرُوعُ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (يُجَازَى): »يُعَاقَبُ«، {أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ} [سبأ: 46]: »بِطَاعَةِ اللَّهِ«، {مَثْنَى وَفُرَادَى} [سبأ: 46]: »وَاحِدٌ وَاثْنَيْنِ«، {التَّنَاوُشُ} [سبأ: 52]: »الرَّدُّ مِنَ الآخِرَةِ إِلَى الدُّنْيَا«، {وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ} [سبأ: 54]: »مِنْ مَالٍ أَوْ وَلَدٍ أَوْ

کہا گیا ہے کہ مُعَاجِزِيْنَ سے مراد آگے نکل جانے والے ہیں۔ بِمُعْجِزِيْنَ ہاتھوں سے نکل جانے والے جیسے کہتے ہیں لَا يُعْجِزُوْنَ وہ ہمیں عاجز نہیں کر سکتے۔ بِمُعْجِزِيْنَ دوسری قرأت میں بِمُعَاجِزِيْنَ ہے یعنی ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے والے، ایک دوسرے کا عجز ظاہر کرنے والے۔ مِعْشَارٌ دسواں حصہ۔ الْأُكُلُ پھل۔ بَاعِدْ اور بَعِّدْ دونوں ہم معنی ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ لَا يَعْزُبُ غائب نہیں ہوتے۔ الْعَرِمِ رکاوٹ، یہ ایک سرخ پانی تھا جو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تو بند گر گیا، میدان میں گڑھا پڑ گیا اور باغ کی دو اطراف اونچی ہو گئیں۔ پھر پانی ان کی نگاہوں کے سامنے سے غائب ہو گیا اور دونوں باغ سوکھ گئے، وہ سرخ پانی بند کا نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب تھا اور ان کے لیے اُسے اللہ تعالیٰ نے بھیجا جہاں سے چاہا۔ عمرو بن شرحبیل کا قول ہے کہ الْعَرِمُ یمن والوں کی زبان میں بند کو کہتے ہیں اور کسی دوسرے کا قول ہے کہ الْعَرِمُ سے میدان مراد ہے۔ السَّابِغَاتُ زرہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ يُجَازِى عذاب دیئے جاتے ہیں۔ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اللہ کی اطاعت کرنے کی۔ مَثْنٰى وَ فُرَادٰى دو دو یا ایک ایک۔ التَّنَاوُشُ آخرت سے دنیا کی طرف لوٹنا۔ مَا يَشْتَهُوْنَ مال و اولاد اور سامان کی جو زینت چاہیں۔ ابن عباس کا قول ہے كَالْجَوَابِ زمین کے تالاب یا گڑھے کی طرح۔ الْخَمْطُ پیلو کا درخت۔

زَهْرَةٍ«، {بِأَشْيَاعِهِمْ} [سبأ: 54]: »بِأَمْثَالِهِمْ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {كَالْجَوَابِ} [سبأ: 13]: "كَالْجَوْبَةِ مِنَ الأَرْضِ. الخَمْطُ: الأَرَاكُ، وَالأَثَلُ: الطَّرْفَاءُ". العَرِمُ: »الشَّدِيدُ«

الْأَثْلُ جھاؤ کا درخت الْعَرِمُ سخت چیز۔

1- بَابُ

حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ کی تفسیر

{حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: الحَقَّ وَهُوَ العَلِيُّ الكَبِيرُ}

ترجمہ کنزالایمان: یہاں تک کہ جب اذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرمادی جاتی ہے ایک دوسرے سے کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا ہی بات فرمائی وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا اور وہی ہے بلند بڑائی والا (پ ۲۲، سبا ۲۳)۔

4800 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا قَضَى اللَّهُ الأَمْرَ فِي السَّمَاءِ، ضَرَبَتِ المَلاَئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ، كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ، فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ: الحَقَّ، وَهُوَ العَلِيُّ الكَبِيرُ، فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ، وَمُسْتَرِقُ السَّمْعِ هَكَذَا بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ - وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ فَحَرَفَهَا، وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ - فَيَسْمَعُ الكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، ثُمَّ يُلْقِيهَا الآخَرُ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوِ الكَاهِنِ، فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا، وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ، فَيُقَالُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا: كَذَا وَكَذَا، فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعَ مِنَ السَّمَاءِ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان پر کسی بات کا حکم فرماتا ہے تو فرشتے عاجزی سے یوں پروں کو پھڑ پھڑانے لگتے ہیں جیسے پتھر پر زنجیر مارنے کی جھنکار'' یہاں تک کہ جب اذان دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دُور فرمادی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا بات فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا اور وہی ہے بلند بڑائی والا (پ ۲۲، سبا ۲۳) پس ان کی گفتگو کو چوری کرنے والے شیاطین سننے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ اس طرح اوپر تلے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت سفیان راوی نے اپنی ہتھیلی کو موڑ اور اپنی انگلیوں کو اوپر نیچے جوڑ کر دکھایا۔ اگر وہ ایک بات بھی سُن پائیں تو فوراً اپنے نیچے والے کو بتا دیتے ہیں اور وہ اپنے نیچے والے کو، حتیٰ کہ وہ بات جادوگر اور کاہن کی زبان تک پہنچ جاتی ہے۔ بعض اوقات پہلے شیطان کے دوسرے کے بتانے سے پہلے آگ کی چنگاری آلگتی ہے اور کبھی وہ

4800- راجع الحديث: 4701

چنگاری سے پہلے دوسرے کو بتا چکا ہوتا ہے۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم نے فلاں فلاں دن فلان بات نہیں بتائی تھی۔ چنانچہ آسمان سے سنی ہوئی اس ایک بات کے سبب اپنی تصدیق کرواتے ہیں۔

2- بَابُ قَوْلِهِ:

﴿إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ﴾ [سبأ: 46]

إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: وہ تو نہیں مگر تمہیں ڈر سنانے والے ایک سخت عذاب کے آگے (پ ۲۲، سبا ۴۶)

4801 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: «يَا صَبَاحَاهُ»، فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ، قَالُوا: مَا لَكَ؟ قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ العَدُوَّ يُصَبِّحُكُمْ أَوْ يُمَسِّيكُمْ، أَمَا كُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي؟» قَالُوا: بَلَى، قَالَ: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ» فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ، أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ﴾ [المسد: 1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہِ صفا پر تشریف لے گئے اور آپ نے آواز دی: "اے لوگو! پہنچو۔" یہ سن کر قریش کے تمام افراد آپ کے پاس اکٹھے ہو گئے اور کہا کس لیے بلایا ہے؟ آپ نے فرمایا، اگر میں آپ لوگوں سے یہ کہوں کہ دشمن جمع ہو کر صبح یا شام کو آپ پر حملہ کرنے والے ہیں تو کیا آپ مجھے سچا جانیں گے؟ سب نے کہا، کیوں نہیں۔ پس آپ نے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: وہ تو نہیں مگر تمہیں ڈر سنانے والے ایک سخت عذاب کے آگے (پ ۲۲، سبا ۴۶) اس پر ابولہب نے کہا: ہلاک ہونے، کیا ہمیں اس لیے جمع کیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ لہب نازل فرمادی کہ ترجمہ کنزالایمان: تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسا (پ ۳۰، الھب ۱-۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

35- سُورَةُ المَلاَئِكَةِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ فاطر کی تفسیر

قَالَ مُجَاهِدٌ: " القِطْمِيرُ: لِفَافَةُ النَّوَاةِ،

مجاہد کا قول ہے کہ اَلْقِطْمِیْرُ کھجور کی گٹھلی کا

4801- راجع الحدیث: 1394,1392

{مُثْقَلَةٌ} [فاطر: 18] : مُثَقَّلَةٌ " وَقَالَ غَيْرُهُ: {الحَرُورُ} [فاطر: 21] : »بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {الحَرُورُ} [فاطر: 21] : »بِاللَّيْلِ وَالسَّمُومُ بِالنَّهَارِ« ، {وَغَرَابِيبُ} [فاطر: 27] : " أَشَدُّ سَوَادٍ، الغِرْبِيبُ: الشَّدِيدُ السَّوَادِ"

چھلکا۔ مُثْقَلَةٌ لدی ہوئی۔ دوسرے کا قول کا اَلْحَرُوْرُ دن میں سورج کی گرمی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اَلْحَرُوْرُ رات کی گرمی اور السَّمُوْمُ دن کی گرمی کو کہتے ہیں۔ غَرَابِيْبُ بہت ہی سیاہ الْغِرْبِيْبُ سخت کالی چیز۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

36- سُورَةُ يس

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ یٰس کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {فَعَزَّزْنَا} [يس: 14] : »شَدَّدْنَا« ، {يَا حَسْرَةً عَلَى العِبَادِ} [يس: 30] : »كَانَ حَسْرَةً عَلَيْهِمُ اسْتِهْزَاؤُهُمْ بِالرُّسُلِ« ، {أَنْ تُدْرِكَ القَمَرَ} [يس: 40] »لاَ يَسْتُرُ ضَوْءُ أَحَدِهِمَا ضَوْءَ الآخَرِ، وَلاَ يَنْبَغِي لَهُمَا ذَلِكَ« ، {سَابِقُ النَّهَارِ} [يس: 40] : »يَتَطَالَبَانِ حَثِيثَيْنِ« ، {نَسْلَخُ} [يس: 37] : »نُخْرِجُ أَحَدَهُمَا مِنَ الآخَرِ، وَيَجْرِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا« ، {مِنْ مِثْلِهِ} [البقرة: 23] : »مِنَ الأَنْعَامِ« {فَكِهُونَ} : »مُعْجَبُونَ« {جُنْدٌ مُحْضَرُونَ} [يس: 75] : »عِنْدَ الحِسَابِ« وَيُذْكَرُ عَنْ عِكْرِمَةَ: {المَشْحُونِ} [الشعراء: 119] : »المُوقَرُ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {طَائِرُكُمْ} [النمل: 47] : »مَصَائِبُكُمْ« ، {يَنْسِلُونَ} [الأنبياء: 96] : »يَخْرُجُونَ« {مَرْقَدِنَا} [يس: 52] : »مَخْرَجِنَا« ، {أَحْصَيْنَاهُ} [يس: 12] : »حَفِظْنَاهُ« ، {مَكَانَتُهُمْ} [يس: 67] : »وَمَكَانُهُمْ وَاحِدٌ«

مجاہد کا قول ہے کہ فَعَزَّزْنَا سے مراد ہے ہم نے طاقت دی يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ان لوگوں پر افسوس ہے جو رسولوں سے مذاق کرتے ہیں اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ ایک کی روشنی دوسرے کی روشنی کو سلب نہیں کرے گی اور نہ یہ ان کے لائق ہے۔ سَابِقُ النَّهَارِ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے رہتے ہیں نَسْلَخُ ہم ان میں سے ایک کو دوسرے سے نکالتے ہیں اور دونوں چلتے رہتے ہیں۔ مِنْ مِثْلِهٖ چوپائے۔ فَكِهُوْنَ خوش و خرم جُنْدٌ مُحْضَرُوْنَ حساب کے لیے۔ عکرمہ سے منقول ہے کہ الْمَشْحُوْنَ سے مراد ہے بھری ہوئی۔ ابن عباس کا قول ہے طَآئِرُكُمْ تمہاری مصیبتیں يَنْسِلُوْنَ نکل آئینگے۔ مَرْقَدِنَا اپنے نکلنے کی جگہوں سے اَحْصَيْنَاهُ ہم نے اسے محفوظ کرلیا ہے مَكَانَتُهُمْ اور مَكَانُهُمْ دونوں ہم معنی ہیں۔

1- بَابُ

{وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک

الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ} [يس: 38]

ٹھہراؤ کے لئے یہ حکم ہے زبردست علم والے کا (پ ۲۳، یٰس ۳۸)

4802- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المَسْجِدِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ، فَقَالَ: »يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَدْرِي أَيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ؟« قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: »فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ العَرْشِ« ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ} [يس: 38] لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ العَزِيزِ العَلِيمِ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غروب آفتاب کے وقت مسجد نبوی میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ پس آپ نے فرمایا بے شک یہ جا کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے، اسی لیے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے یہ حکم ہے زبردست علم والے کا (پ ۲۳، یٰس ۳۸)

4803 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا} [يس: 38] قَالَ: »مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ العَرْشِ«

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ارشادِ باری تعالیٰ: ترجمہ کنزالایمان: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے (پ ۲۳، یٰس ۳۸) کے متعلق نبی کریم ﷺ سے معلوم کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا ٹھہرنا عرشِ اعظم کے نیچے ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

37- سُورَةُ الصَّافَّاتِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الصافات

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ} [سبأ: 53] : »مِنْ كُلِّ مَكَانٍ« ، {وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ} [الصافات: 8] : »يُرْمَوْنَ« ، {وَاصِبٌ} [الصافات: 9] : »دَائِمٌ« ، {لاَزِبٌ} [الصافات: 11] : »لاَزِمٌ« ، {تَأْتُونَنَا عَنِ اليَمِينِ} [الصافات: 28] : »يَعْنِي الحَقَّ، الكُفَّارُ تَقُولُهُ لِلشَّيْطَانِ« ، {غَوْلٌ} [الصافات:

مجاہد کا قول ہے کہ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ بَعِيْدٍ اس میں مَكَانٍ بَعِيْدٍ سے مراد ہے ہر جانب سے اور يَقْذِفُوْنَ سے مراد ہے وہ پھینکے جاتے ہیں وَاصِبٌ ہمیشہ لَازِبٌ لازم، ضروری، تَأْتُوْنَ عَنِ الْيَمِيْنِ یعنی کافر جن جنہیں شیاطین کہا جاتا ہے غَوْلٌ پیٹ کا درد۔ لَا يُنْزَفُوْنَ ان کی عقلیں ضائع نہ ہوں گی۔ قَرِيْنٌ شیطان۔ يُهْرَعُوْنَ تیز

4802- راجع الحدیث: 3199

4803- راجع الحدیث: 3199

47]: «وَجَعُ بَطْنٍ»، {يُنْزَفُونَ} [الصافات: 47]: «لاَ تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ»، {قَرِينٌ} [الصافات: 51]: «شَيْطَانٌ»، {يُهْرَعُونَ} [هود: 78]: «كَهَيْئَةِ الهَرْوَلَةِ»، {يَزِفُّونَ} [الصافات: 94]: «النَّسَلاَنُ فِي المَشْيِ»، {وَبَيْنَ الجِنَّةِ نَسَبًا} [الصافات: 158]: " قَالَ: كُفَّارُ قُرَيْشٍ المَلاَئِكَةُ بَنَاتُ اللَّهِ، وَأُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الجِنِّ "، وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {وَلَقَدْ عَلِمَتِ الجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ} [الصافات: 158]: «سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لَنَحْنُ الصَّافُّونَ} [الصافات: 165]: «المَلاَئِكَةُ»، {صِرَاطِ الجَحِيمِ} [الصافات: 23]، {سَوَاءِ الجَحِيمِ} [الصافات: 55]: «وَوَسَطِ الجَحِيمِ»، {لَشَوْبًا} [الصافات: 67]: «يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ، وَيُسَاطُ بِالحَمِيمِ»، {مَدْحُورًا} [الأعراف: 18]: «مَطْرُودًا»، {بَيْضٌ مَكْنُونٌ} [الصافات: 49]: «اللُّؤْلُؤُ المَكْنُونُ»، {وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الآخِرِينَ} [الصافات: 78]: «يُذْكَرُ بِخَيْرٍ»، وَيُقَالُ {يَسْتَسْخِرُونَ} [الصافات: 14]: «يَسْخَرُونَ»، {بَعْلًا} [الصافات: 125]: «رَبًّا»

دوڑتے ہیں يَزِفُّوْنَ تیز چلتے ہوں گے بَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا کفارِ قریش کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور ان کی مائیں جنوں کے سرداروں کی بیٹیاں ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ یعنی عنقریب حساب کے لیے حاضر کیے جائیں گے۔ ابن عباس کا قول ہے لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ فرشتے۔ صِرَاطَ الْجَحِيْمِ جہنم کے اندر۔ لَشَوْبًا جہنمیوں کے کھانے میں سخت گرم پانی ملایا جائے گا۔ مَدْحُوْرًا بھگایا ہوا۔ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ چمکدار موتی وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ انہیں بعد والے بھلائی کے ساتھ یاد کریں گے۔ يَسْتَسْخِرُوْنَ ہنسی کرتے ہیں بَعْلًا یمن والوں کی بولی میں رب کو کہتے ہیں۔

1- بَابٌ

{وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ المُرْسَلِينَ} [الصافات: 139]

وَإِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک یونس پیغمبروں سے ہے (پ ۲۳، الصافات ۱۳۹)۔

4804 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَكُونَ خَيْرًا

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں۔

4804- راجع الحديث: 3412

مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى«

4805 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ، مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ"

عطاء بن یسار حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو میرے بارے میں یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں تو اس نے ضرور جھوٹ بولا ہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

38- سُورَةُ ص

سورہ ص کی تفسیر

1-باب

باب

4806 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ العَوَّامِ، قَالَ: سَأَلْتُ مُجَاهِدًا، عَنِ السَّجْدَةِ فِي ص، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: {أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ} [الأنعام: 90] »وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْجُدُ فِيهَا«

شعبہ کو عوام بن حوشب نے بتایا کہ میں نے مجاہد سے سورہ ص میں سجدے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کے متعلق معلوم کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں کی راہ چلو (پ ۷، الانعام ۹۰) لہٰذا حضرت ابن عباس اس سورت کو پڑھ کر سجدہ کیا کرتے تھے۔

4807 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، عَنِ العَوَّامِ، قَالَ: سَأَلْتُ مُجَاهِدًا، عَنْ سَجْدَةٍ فِي ص، فَقَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: مِنْ أَيْنَ سَجَدْتَ؟ فَقَالَ: أَوَمَا تَقْرَأُ: {وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ} . {أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ} [الأنعام: 90] »فَكَانَ دَاوُدُ مِمَّنْ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

مجاہد سے سورہ ص میں سجدے کے بارے میں معلوم کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے معلوم کیا کہ آپ اس میں سجدہ کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا، کیا تم یہ نہیں پڑھتے "اور ان کی اولاد میں داؤد اور سلیمان۔ ترجمہ کنزالایمان: یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں کی راہ چلو (پ ۷، الانعام ۹۰) پس حضرت داؤد

4805- راجع الحديث: 4604,3415

4806- راجع الحديث: 3421,3412

4807- راجع الحديث: 3421,3412

وَسَلَّمَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِ، فَسَجَدَهَا دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، فَسَجَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « {عُجَابٌ} [ص: 5] : " عَجِيبٌ. القِطُّ: الصَّحِيفَةُ هُوَ هَا هُنَا صَحِيفَةُ الحِسَابِ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {فِي عِزَّةٍ} [ص: 2] : »مُعَازِّينَ« ، {المِلَّةِ الآخِرَةِ} [ص: 7] : " مِلَّةُ قُرَيْشٍ، الإِخْتِلاَقُ: الكَذِبُ "، {الأَسْبَابُ} [البقرة: 166] : »طُرُقُ السَّمَاءِ فِي أَبْوَابِهَا« ، قَوْلُهُ: {جُنْدٌ مَا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ} [ص: 11] : »يَعْنِي قُرَيْشًا« ، {أُولَئِكَ الأَحْزَابُ} [ص: 13] : »القُرُونُ المَاضِيَةُ« ، {فَوَاقٍ} [ص: 15] : »رُجُوعٍ« ، {قِطَّنَا} [ص: 16] : »عَذَابَنَا« (اتَّخَذْنَاهُمْ سُخْرِيًّا) : »أَحَطْنَا بِهِمْ« ، {أَتْرَابٌ} [ص: 52] : »أَمْثَالٌ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {الأَيْدُ} [ص: 17] : »القُوَّةُ فِي العِبَادَةِ« ، {الأَبْصَارُ} [ص: 45] : »البَصَرُ فِي أَمْرِ اللَّهِ« ، {حُبَّ الخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي} [ص: 32] : »مِنْ ذِكْرِ« ، {طَفِقَ مَسْحًا} : »يَمْسَحُ أَعْرَافَ الخَيْلِ وَعَرَاقِيبَهَا« ، {الأَصْفَادِ} [إبراهيم: 49] : »الوَثَاقِ«

علیہ السلام بھی ان حضرات میں سے ہیں جن کے راستے پر چلنے کا نبی کریم ﷺ کو حکم فرمایا گیا، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے اس سورت میں سجدہ کیا۔ عُجَابٌ عجیب۔ الْقِطُّ صحیفہ یہاں نیکیوں کا نامہ اعمال یعنی کتابچہ مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ فِيْ عِزَّةٍ سرکشی کرنے والے۔ اَلْمِلَّة! الْاٰخِرَةِ قوم قریش۔ اَلْاِخْتِلَاقُ جھوٹ۔ اَلْاَسْبَابُ آسمان کے دروازوں والے راستے جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ یعنی قریش۔ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ پچھلے لوگ۔ فَوَاقٍ لوٹ کر آنا۔ قِطَّنَا ہمارا عذاب۔ اتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا ہم نے انہیں گھیر لیا۔ اَتْرَابٌ ان کے مانند۔ ابن عباس کا قول ہے اَیْدُ عبادت کی طاقت اَلْاَبْصَارُ حکم الٰہی پر نظر رکھنا۔ حُبُّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ عَنْ یہاں مِنْ کی جگہ ہے طَفِقَ مَسْحًا گھوڑوں کی گردنوں اور ٹانگوں پر ہاتھ پھیرتے رہے۔ اَلْاَصْفَادُ بیڑیاں۔

2-بَابُ قَوْلِهِ:
{هَبْ لِي مُلْكًا لاَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي، إِنَّكَ أَنْتَ الوَهَّابُ}

هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو بیشک تو ہی ہے بڑی دین والا (پ ۲۳، ص ۳۵)

4808- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پچھلی شب ایک بڑا خبیث جن آکر مجھے چھیڑنے لگا یا ایسا ہی کوئی اور لفظ ارشاد فرمایا تا کہ وہ میری نماز تڑوا دے۔ پس اللہ

4808- راجع الحديث: 461

البَارِحَةَ - أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلاَةَ فَأَمْكَنَنِي اللَّهُ مِنْهُ، وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي المَسْجِدِ، حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ: {رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لاَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي}، قَالَ رَوْحٌ: فَرَدَّهُ خَاسِئًا"

تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو عطا فرمایا۔ چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سب اسے دیکھتے۔ پس مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان کی دعا یاد آگئی کہ: ترجمہ کنزالایمان: اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو (پ ۲۳، ص ۳۵) روح بن عبادہ راوی کا قول ہے کہ پھر وہ ذلیل و خوار ہو کر لوٹ گیا۔

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَمَا أَنَا مِنَ المُتَكَلِّفِينَ} [ص: 86]

وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور میں بناوٹ والوں میں نہیں (پ ۲۳، ص ۸۶)۔

4809 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنَ العِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لاَ يَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ المُتَكَلِّفِينَ} [ص: 86] وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنِ الدُّخَانِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا قُرَيْشًا إِلَى الإِسْلاَمِ، فَأَبْطَئُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ» فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَحَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى أَكَلُوا المَيْتَةَ وَالجُلُودَ، حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ دُخَانًا مِنَ الجُوعِ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ}

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! جو تم میں سے کسی بات کا جانتا ہو تو اسے کہے اور جو نہ جانتا ہو تو اسے کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کیونکہ یہ بھی علم کا حصہ ہے کہ جس بات کو آدمی نہ جانے اس کے بارے میں کہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو اعلان کرنے کا حکم فرمایا کہ: ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ میں اس قرآن پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں نہیں (پ ۲۳، ص ۸۶) اور لیجئے میں تمہیں دھوئیں کے متعلق بتاتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کو اسلام کی طرف دعوت دی تو وہ اس پر تیار نہ ہوئے۔ چنانچہ آپ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی۔ اے اللہ! ان کے مقابلے پر میری مدد فرما اور ان پر ایسے سات سال بھیج دے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے عہد میں بھیجے تھے پس قریش کی تمام چیزیں ختم ہوگئیں، حتیٰ کہ وہ

[الدخان: 11]، قَالَ: فَدَعَوْا: {رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا العَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ، أَنَّى لَهُمُ الذِّكْرَى، وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ، ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ، وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ، إِنَّا كَاشِفُو العَذَابِ قَلِيلًا، إِنَّكُمْ عَائِدُونَ} [الدخان: 12] أَفَيُكْشَفُ العَذَابُ يَوْمَ القِيَامَةِ؟ قَالَ: فَكُشِفَ ثُمَّ عَادُوا فِي كُفْرِهِمْ، فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {يَوْمَ نَبْطِشُ البَطْشَةَ الكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ} [الدخان: 16]

مردار اور کھالیں تک بھی کھا گئے چنانچہ جب اُن میں سے کوئی آدمی فضا میں دیکھتا تو اسے بھوک کے باعث دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا چنانچہ اللہ عزوجل نے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ ہے دردناک عذاب (پ۲۵، الدخان ۱۰۔۱۱) راوی کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے دعا کی۔ ترجمہ کنزالایمان: اس دن کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر سے عذاب کھول دے ہم ایمان لاتے ہیں کہاں سے ہو انہیں نصیحت ماننا حالانکہ ان کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لا چکا پھر اس سے روگرداں ہوئے اور بولے سکھایا ہوا دیوانہ ہے ہم کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں تم پھر وہی کرو گے (پ۲۵، الدخان ۱۵۔۱۱) کیا ان لوگوں سے قیامت کے دن عذاب ہٹایا جائیگا؟ حالانکہ یہ عذاب ہٹایا گیا لیکن پھر وہ اپنے کفر میں اور سخت ہوتے گئے پس اللہ تعالیٰ نے انہیں میدانِ بدر میں پکڑا چنانچہ اللہ رب العزت نے فرمایا ترجمہ کنزالایمان: جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے بیشک ہم بدلہ لینے والے ہیں (پ۲۵، الدخان ۱۶)

بسم الله الرحمٰن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

39-سُورَةُ الزُّمَرِ

سورۂ الزمر کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ} [الزمر: 24]: «يُجَرُّ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ»، وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {أَفَمَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ القِيَامَةِ} [فصلت: 40]، {غَيْرَ ذِي عِوَجٍ} [الزمر: 28]: «لَبْسٍ»، {وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ} [الزمر:

مجاہد کا قول ہے اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ جو منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائینگے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمَّنْ يَّاْتِيْۤ اٰمِنًا چنانچہ امن والا ہی بہتر ہے ذِيْ عِوَجٍ مشکوک رَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ یہ معبود ان باطل اور خدائے برحق کی

29] : »مَثَلٌ لِآلِهَتِهِمُ البَاطِلِ وَالإِلَهِ الحَقِّ« ، {وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ} [الزمر: 36] : " بِالأَوْثَانِ، خَوَّلْنَا: أَعْطَيْنَا ". {وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ} [الزمر: 33] : »القُرْآنُ« ، {وَصَدَّقَ بِهِ} [الزمر: 33] : " المُؤْمِنُ يَجِيءُ يَوْمَ القِيَامَةِ يَقُولُ: هَذَا الَّذِي أَعْطَيْتَنِي، عَمِلْتُ بِمَا فِيهِ " وَقَالَ غَيْرُهُ: {مُتَشَاكِسُونَ} [الزمر: 29] : " الرَّجُلُ الشَّكِسُ: العَسِرُ لاَ يَرْضَى بِالإِنْصَافِ ". {وَرَجُلًا سِلْمًا} [الزمر: 29] : " وَيُقَالُ: (سَالِمًا) صَالِحًا ". {اشْمَأَزَّتْ} [الزمر: 45] : »نَفَرَتْ« ، {بِمَفَازَتِهِمْ} [الزمر: 61] : »مِنَ الفَوْزِ« ، {حَافِّينَ} [الزمر: 75] »أَطَافُوا بِهِ« ، مُطِيفِينَ: »بِحِفَافَيْهِ، بِجَوَانِبِهِ« ، {مُتَشَابِهًا} [البقرة: 25] : »لَيْسَ مِنَ الاشْتِبَاهِ، وَلَكِنْ يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا فِي التَّصْدِيقِ«

مثال ہے وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ بتوں سے خَوَّلْنَا ہم نے عطا کیا وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ قرآن مجید۔ وَصَدَّقَ بِهِ سے مراد مومن ہے جو قیامت کے دن اپنے رب کے حضور حاضر ہوگا تو کہے گا کہ تو نے مجھے یہ عطا فرمایا اور میں نے اس کے مطابق عمل کیا۔ مُتَشَاكِسُونَ یہ الشَّكِسُ سے مشتق ہے یعنی وہ بدمزاج جو انصاف پر راضی نہ ہو۔ رَجُلًا سَلَمًا صحیح سالم آدمی کو کہتے ہیں۔ اِشْمَأَزَّتْ نفرت کرنے لگتے ہیں بِمَفَازَتِهِمْ یہ الْفَوْزُ سے مشتق ہے حَافِّينَ حلقہ باندھ کر طواف کرنا۔ مُتَشَابِهًا یہ الْاِشْتِبَاهِ سے مشتق نہیں بلکہ يُشْبِهُ سے ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کی تصدیق کرے۔

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لاَ تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا، إِنَّهُ هُوَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ} [الزمر: 53]

يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے (پ ۲۴، الزمر ۵۳)۔

4810 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ يَعْلَى: إِنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ نَاسًا، مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوا قَدْ قَتَلُوا وَأَكْثَرُوا، وَزَنَوْا وَأَكْثَرُوا، فَأَتَوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو إِلَيْهِ لَحَسَنٌ، لَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مشرکوں کے کچھ افراد نے بڑے قتل اور بہت ہی زنا کیے تھے پس وہ مصطفےٰ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں وہ باتیں تو بہت بھلی ہیں لیکن ہمیں یہ تو علم ہوجائے کہ ہمارے گناہوں کا کوئی کفارہ ہوسکتا ہے؟ اس پر یہ اس آیت کا نزول ہوا:

4810- صحیح مسلم: 318، سنن ابو داؤد: 4274، سنن نسائی: 4015

فَنَزَلَ: {وَالَّذِينَ لاَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، وَلاَ يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالحَقِّ، وَلاَ يَزْنُونَ} [الفرقان: 68] وَنَزَلَتْ {قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ، لاَ تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ} [الزمر: 53]

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے (پ ۲۴، الزمر ۵۳) اور یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۹، الفرقان ۶۸)

2- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ} [الأنعام: 91]

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا (پ ۲۴، الزمر ۶۷)۔

4811 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الأَحْبَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّا نَجِدُ: أَنَّ اللَّهَ يَجْعَلُ السَّمَوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ، وَسَائِرَ الخَلاَئِقِ عَلَى إِصْبَعٍ، فَيَقُولُ أَنَا المَلِكُ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَصْدِيقًا لِقَوْلِ الحَبْرِ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ، وَالأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ، سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ}

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ علمائے یہود میں سے ایک عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے محمد! ہم پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو اپنے انگلی میں رکھتا ہے زمینوں کو بھی اپنے انگلی میں درختوں کو بھی اپنے انگلی میں، پانی اور مٹی کو بھی اپنے انگلی میں اور ساری مخلوق کو اپنے انگلی میں لے کر فرماتا ہے کہ حقیقی بادشاہ میں ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے، حتیٰ کہ دندانِ مبارک نظر آنے لگے گویا یہ یہودی عالم کی تصدیق فرمائی تھی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ترجمہ کنزالایمان: اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے اور ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے (پ ۲۴، الزمر ۶۷)

4811- صحیح مسلم: 6978,6977، سنن ترمذی: 3239,3238

3-بَابُ قَوْلِهِ:

{وَالأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ}

4812 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ " يَقْبِضُ اللَّهُ الأَرْضَ، وَيَطْوِي السَّمَوَاتِ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا المَلِكُ، أَيْنَ مُلُوكُ الأَرْضِ "

4-بَابُ قَوْلِهِ:

{وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ، إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ}

4813 - حَدَّثَنِي الحَسَنُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنِّي أَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ بَعْدَ النَّفْخَةِ الآخِرَةِ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى مُتَعَلِّقٌ بِالعَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَكَذَلِكَ كَانَ أَمْ بَعْدَ النَّفْخَةِ«

4814 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ،

وَالأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے(پ ۲۴، الزمر ٦٧)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین کو سمیٹ دے گا، اور آسمانوں کو لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: میں حقیقی بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہوجائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہوجائیں گے(پ ۲۴، الزمر ٦٨)

عامر شعبی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوسرا صُور پھونکنے کے بعد سب سے پہلے میں اپنا سر اٹھاؤں گا، تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش اعظم کو پکڑے ہوئے ہوں گے میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ اِسی حالت میں رہے یعنی بیہوش ہی نہ ہوئے یا صُور پھونکنے کے بعد ہوش میں آئے۔

ابو صالح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی

4812- انظر الحدیث:7413,7382,6519

4813- انظر الحدیث:2411

4814- انظر الحدیث:4935

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ» قَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا، قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً، قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: أَرْبَعُونَ شَهْرًا، قَالَ: «أَبَيْتُ وَيَبْلَى كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الإِنْسَانِ، إِلَّا عَجْبَ ذَنَبِهِ، فِيهِ يُرَكَّبُ الخَلْقُ»

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں مرتبہ صُور پھونکنے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا لوگوں نے حضرت ابوہریرہ سے دریافت کیا کہ چالیس روز کا؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے انکار کردیا۔ لوگوں نے پوچھا کیا چالیس سال کا؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے انکار کردیا لوگوں نے پھر پوچھا کیا چالیس مہینے کا؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے انکار کردیا حضور نے یہ بھی فرمایا کہ انسان کی ہڈی کے سوا سب کچھ گل جائے گا اور اسی پر اس کی دوسری پیدائش مرکب فرمادی جائے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

40-سُورَةُ الْمُؤْمِنِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ المؤمن کی تفسیر

قَالَ البُخَارِيُّ: " وَيُقَالُ: {حم} [غافر: 1]: مَجَازُهَا مَجَازُ أَوَائِلِ السُّوَرِ، وَيُقَالُ: بَلْ هُوَ اسْمٌ، لِقَوْلِ شُرَيْحِ بْنِ أَبِي أَوْفَى العَبْسِيِّ

[البحر الطويل]

يُذَكِّرُنِي حاميم وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ ... فَهَلَّا تَلاَ حاميم قَبْلَ التَّقَدُّمِ

مجاہد کا قول ہے کہ لفظ حٰم بطور مجاز ہے جیسے دیگر سورتوں کے آغاز میں بھی ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ شاید اس سورت کا نام ہو جیسے شریح بن ابو اوفیٰ عبسی نے کہا ہے۔ جس کا مفہوم:

نیزے چلے اور حامیم یاد کروائی گئی، کاش اس یلغار سے پہلے ہی حامیم پڑھ لی جاتی

{الطَّوْلِ} [التوبة: 86] التَّفَضُّلُ، {دَاخِرِينَ} [النمل: 87] خَاضِعِينَ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " {إِلَى النَّجَاةِ} [غافر: 41] الإِيمَانُ، {لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ} [غافر: 43] يَعْنِي الوَثَنَ، {يُسْجَرُونَ} [غافر: 72] تُوقَدُ بِهِمُ النَّارُ، {تَمْرَحُونَ} [غافر: 75] تَبْطَرُونَ "، وَكَانَ العَلاَءُ بْنُ زِيَادٍ يُذَكِّرُ النَّارَ، فَقَالَ رَجُلٌ لِمَ تُقَنِّطِ النَّاسَ، قَالَ: وَأَنَا أَقْدِرُ أَنْ أُقَنِّطَ النَّاسَ، وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: {يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لاَ تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ} [الزمر: 53] وَيَقُولُ {وَأَنَّ المُسْرِفِينَ هُمْ

الطَّوْل احسان کرنا۔ دَاخِرِيْنَ ذلیل و خوار ہونے والے۔ مجاہد کا قول ہے کہ النَّجَاةُ سے مراد ایمان ہے لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ بت کسی کی دعا قبول نہیں کرسکتے يُسْجَرُوْنَ جہنم کا ایندھن بنیں گے تَمْرَحُوْنَ اتراتے تھے۔ واقعہ ہے کہ حضرت علاء بن زیاد لوگوں کو دوزخ سے ڈرا رہے تھے ایک شخص نے کہا کہ آپ لوگوں کو مایوس کیوں کررہے ہیں؟ فرمایا کیا میں لوگوں کو مایوس کرسکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے

أَصْحَابُ النَّارِ} [غافر: 43] وَلَكِنَّكُمْ تُحِبُّونَ أَنْ تُبَشَّرُوا بِالْجَنَّةِ عَلَى مَسَاوِءِ أَعْمَالِكُمْ، وَإِنَّمَا بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَشِّرًا بِالْجَنَّةِ لِمَنْ أَطَاعَهُ، وَمُنْذِرًا بِالنَّارِ مَنْ عَصَاهُ"

ناامید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے (پ ۲۴، الزمر ۵۳) اور یہ فرماتا ہے ترجمہ کنزالایمان: اور یہ کہ حد سے گزرنے والے ہی دوزخی ہیں (پ ۲۴، المومن ۴۳) اصل آپ حضرات یہ چاہتے ہیں کہ برائیاں کرتے رہیں اور جنت کی خوشخبری پائیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس لیے مبعوث فرمایا تھا کہ اطاعت کرنے والوں کو جنت کی بشارت دیں اور نافرمانی کرنے والوں کو دوزخ سے ڈرائیں۔

4815 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ العَاصِ: أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ مَا صَنَعَ المُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِفِنَاءِ الكَعْبَةِ، إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوَى ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا شَدِيدًا، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: {أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ} [غافر: 28] "

عُروہ بن زبیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ مجھے یہ بتائیے کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سب سے شدید سلوک کیا کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن صحن کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے، تو عقبہ بن ابی معیط آگے بڑھا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبارک کندھوں سے پکڑ کر اپنا کپڑا آپ کی مبارک گردن میں ڈالا اور پوری قوت کے ساتھ آپ کا گلا گھونٹنے لگا۔ پس حضرت ابوبکر آگے بڑھے اور اسے کندھے سے پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پرے ہٹایا اور فرمایا: کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور وہ تمہارے پاس اپنے رب کی طرف سے صاف نشانیاں لے کر آیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

41-سُورَةُ حم السَّجْدَةِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ حٰمٓ السَّجْدَة کی تفسیر

وَقَالَ طَاوُسٌ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، {ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا} [فصلت: 11] : أَعْطِيَا، {قَالَتَا

طاؤس کا قول ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا اِئۡتِیَا طَوۡعًا تم دونوں خوشی سے دو اَتَیۡنَا طَآئِعِیۡنَ

أَتَيْنَا طَائِعِينَ} [فصلت: 11] : أُعْطِيْنَا وَقَالَ
الْمِنْهَالُ: عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ
لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنِّي أَجِدُ فِي القُرْآنِ أَشْيَاءَ تَخْتَلِفُ
عَلَيَّ، قَالَ: {فَلاَ أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلاَ
يَتَسَاءَلُونَ} [المؤمنون: 101] ، {وَأَقْبَلَ
بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ} [الصافات: 27]
{وَلاَ يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا} [النساء: 42]، {وَاللَّهِ
رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ} [الأنعام: 23] ، فَقَدْ
كَتَمُوا فِي هَذِهِ الآيَةِ؟ وَقَالَ: {أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا}
[النازعات: 27] إِلَى قَوْلِهِ: {دَحَاهَا}
[النازعات: 30] فَذَكَرَ خَلْقَ السَّمَاءِ قَبْلَ خَلْقِ
الأَرْضِ، ثُمَّ قَالَ: {أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي
خَلَقَ الأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ} [فصلت: 9] إِلَى قَوْلِهِ:
{طَائِعِينَ} [فصلت: 11] فَذَكَرَ فِي هَذِهِ خَلْقَ
الأَرْضِ قَبْلَ خَلْقِ السَّمَاءِ؟ وَقَالَ: {وَكَانَ اللَّهُ
غَفُورًا رَحِيمًا} [النساء: 96] ، {عَزِيزًا حَكِيمًا}
[النساء: 56] ، {سَمِيعًا بَصِيرًا} [النساء: 58]
فَكَأَنَّهُ كَانَ ثُمَّ مَضَى؟ فَقَالَ: {فَلاَ أَنْسَابَ
بَيْنَهُمْ} [المؤمنون: 101] : " فِي النَّفْخَةِ الأُولَى،
ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ: {فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ
وَمَنْ فِي الأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ} فَلاَ أَنْسَابَ
بَيْنَهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ وَلاَ يَتَسَاءَلُونَ، ثُمَّ فِي النَّفْخَةِ
الآخِرَةِ، {أَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ}
[الصافات: 27] وَأَمَّا قَوْلُهُ: {مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ}
[الأنعام: 23] ، {وَلاَ يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا}
[النساء: 42] ، فَإِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ لِأَهْلِ الإِخْلاَصِ
ذُنُوبَهُمْ، وَقَالَ المُشْرِكُونَ: تَعَالَوْا نَقُولُ لَمْ
نَكُنْ مُشْرِكِينَ، فَخُتِمَ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ، فَتَنْطِقُ

ہم نے خوشی سے دیا منہال کا قول ہے کہ سعید بن جبیر
نے فرمایا کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس سے کہا
کہ میں قرآن کریم میں بعض ایسی باتیں پاتا ہوں جو
مجھے ایک دوسری سے مختلف نظر آتی ہیں مثلاً: (۱) ترجمہ
کنزالایمان: تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک
دوسرے کی بات پوچھے (پ ۲۴، المومنون ۴۳)
(۲) ترجمہ کنزالایمان: تو ان میں ایک نے دوسرے
کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے (پ ۲۳، الصافات
۵۰) (۳) ترجمہ کنزالایمان: اور کوئی بات اللہ سے نہ
چھپا سکیں گے (پ ۵، النسآء ۴۲) (۴) ترجمہ
کنزالایمان: ہم مشرک نہ تھے (پ ۷، الانعام ۲۳)
اس آیت میں انہوں نے بات چھپائی۔ (۵) اور یہ
فرمایا ترجمہ کنزالایمان: آسمان کا اللہ نے اسے بنایا اس
کی چھت اونچی کی پھر اسے ٹھیک کیا اور اس کی رات
اندھیری کی اور اس کی روشنی چمکائی اور اس کے بعد
زمین پھیلائی (پ ۳۰، النازعات ۲۷۔۳۰) تو بتایا
کہ زمین کو بنانے سے پہلے آسمان بنایا۔ (۶) پھر
فرمایا ترجمہ کنزالایمان: کیا تم لوگ اس کا انکار رکھتے ہو
جس نے دو دن میں زمین بنائی ۔۔۔ تا ۔۔۔ پھر آسمان
کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا تو اس سے اور
زمین سے فرمایا کہ دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے
ناخوشی سے دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کے ساتھ
حاضر ہوئے (پ ۲۴، فصلت ۹۔۱۱) اس میں بتایا کہ
آسمان کو بنانے سے پہلے زمین کو بنایا۔ (۷) اور فرمایا
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔ عَزِيزًا حَكِيمًا سَمِيْعًا
بَصِيْرًا۔ گویا وہ زمانۂ ماضی میں ایسا تھا جو گزری
بات ہوئی۔ پس انہوں نے جواباً فرمایا: فَلَآ اَنْسَابَ
بَيْنَهُمْ یہ پہلی مرتبہ صور پھونکنے کے وقت کی بات

أَيْدِيهِمْ، فَعِنْدَ ذَلِكَ عُرِفَ أَنَّ اللَّهَ لاَ يُكْتَمُ حَدِيثًا، وَعِنْدَهُ: {يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا} [البقرة: 105] الآيَةَ، وَخَلَقَ الأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمَاءَ، ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ فِي يَوْمَيْنِ آخَرَيْنِ، ثُمَّ دَحَا الأَرْضَ، وَدَحْوُهَا: أَنْ أَخْرَجَ مِنْهَا المَاءَ وَالمَرْعَى، وَخَلَقَ الجِبَالَ وَالجِمَالَ وَالآكَامَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي يَوْمَيْنِ آخَرَيْنِ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: {دَحَاهَا} [النازعات: 30]. وَقَوْلُهُ: {خَلَقَ الأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ} [فصلت: 9]. فَجُعِلَتِ الأَرْضُ وَمَا فِيهَا مِنْ شَيْءٍ فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ، وَخُلِقَتِ السَّمَوَاتُ فِي يَوْمَيْنِ، {وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا} [النساء: 96] سَمَّى نَفْسَهُ ذَلِكَ، وَذَلِكَ قَوْلُهُ أَيْ لَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يُرِدْ شَيْئًا إِلَّا أَصَابَ بِهِ الَّذِي أَرَادَ، فَلاَ يَخْتَلِفْ عَلَيْكَ القُرْآنُ، فَإِنَّ كُلًّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ"

ہے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب بیہوش ہوجائیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر جس کو اللہ چاہے لہٰذا فَلَا اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ وَلَا يَتَسَاءَلُوْنَ۔ پھر جب دوسری مرتبہ رفع صُور پھونکا جائے گا اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَاءَلُوْنَ کا سماں ہوگا۔ اور رہا ان کا یہ کہنا کہ وَمَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ اور وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا کا معاملہ، تو یقیناً اللہ تعالیٰ اخلاص والوں کے گناہ بخش دے گا تو مشرکین کہیں گے کہ آؤ ہم بھی کہہ دیتے ہیں کہ ہم شرک نہیں کیا کرتے تھے، پس ان میں سے ہر ایک کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی تو ان کے ہاتھ بولیں گے پھر اس وقت سب جان لیں گے کہ خدا سے کوئی بات پوشیدہ نہیں رہ سکتی، پس اس وقت يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔ آیت کی صورت ہوگی۔ وَخَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ پھر آسمان کو پیدا فرمایا، پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور انہیں دوسرے دو دن میں برابر کیا۔ پھر زمین کو پھیلایا اور اس کا پھیلانا یہ ہے کہ پانی اور چرنے کی جگہیں اس سے نکالیں اور پہاڑ ٹیلے، جانور وغیرہ جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہیں دوسرے دو دن میں پیدا فرمائے، اسی لیے فرمایا ہے دَحَاهَا اور یہ جو فرمایا ہے کہ زمین کو دو دن میں پیدا فرمایا، پس زمین کو اور جو کچھ اس میں ہے انہیں چار روز میں پیدا فرمایا گیا۔ جبکہ آسمان کو دو روز میں پیدا فرمایا گیا۔ اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا یہ اس نے اپنی تعریف فرمائی ہے یہ اللہ کا ارشاد ہے اور وہ ہمیشہ اسی طرح رہے گا اور اللہ تعالیٰ جس چیز کا قصد فرماتا ہے وہ اسی طرح ہوجاتی ہے لہٰذا تمہیں قرآن مجید میں اختلاف نہیں چاہیے کیونکہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہے۔

4815م- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ المِنْهَالِ بِهَذَا، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ} [فصلت: 8]: »مَحْسُوبٍ«، {أَقْوَاتَهَا} [فصلت: 10]: »أَرْزَاقَهَا« {فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا} [فصلت: 12]: »مِمَّا أَمَرَ بِهِ«، {نَحِسَاتٍ} [فصلت: 16]: »مَشَائِيمَ«، {وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ} [فصلت: 25]: »قَرَنَّاهُمْ بِهِمْ«، {تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ المَلاَئِكَةُ} [فصلت: 30]: »عِنْدَ المَوْتِ«، {اهْتَزَّتْ} [الحج: 5]: »بِالنَّبَاتِ«، {وَرَبَتْ} [الحج: 5]: »ارْتَفَعَتْ«، {مِنْ أَكْمَامِهَا} [فصلت: 47]: »حِينَ تَطْلُعُ«، {لَيَقُولَنَّ هَذَا لِي} [فصلت: 50]: »أَيْ بِعَمَلِي أَنَا مَحْقُوقٌ بِهَذَا« وَقَالَ غَيْرُهُ: {سَوَاءً لِلسَّائِلِينَ} [فصلت: 10]: »قَدَّرَهَا سَوَاءً«، {فَهَدَيْنَاهُمْ} [فصلت: 17]: " دَلَلْنَاهُمْ عَلَى الخَيْرِ وَالشَّرِّ، كَقَوْلِهِ: {وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ} [البلد: 10] وَكَقَوْلِهِ: {هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ} [الإنسان: 3]: وَالهُدَى الَّذِي هُوَ الإِرْشَادُ بِمَنْزِلَةِ أَصْعَدْنَاهُ، وَمِنْ ذَلِكَ قَوْلُهُ: {أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ} [الأنعام: 90]، {يُوزَعُونَ} [النمل: 17]: يُكَفُّونَ، {مِنْ أَكْمَامِهَا} [فصلت: 47]: قِشْرُ الكُفُرَّى هِيَ الكُمُّ " وَقَالَ غَيْرُهُ: " وَيُقَالُ لِلْعِنَبِ إِذَا خَرَجَ أَيْضًا كَافُورٌ وَكُفُرَّى، {وَلِيٌّ حَمِيمٌ} [فصلت: 34]: القَرِيبُ، {مِنْ مَحِيصٍ} [إبراهيم: 21]: حَاصَ عَنْهُ أَيْ حَادَ، {مِرْيَةٍ} [هود: 17]: وَمُرْيَةٌ وَاحِدٌ، أَيْ امْتِرَاءٌ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ} [فصلت: 40]:

اور مجاہد کا قول ہے کہ مَمْنُوْنٌ سے شمار کیا ہوا مراد ہے اَقْوَاتَهَا اس کی روزی فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ہر آسمان میں اسی کا حکم کارفرما ہے نَحِسَاتٍ منحوس وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ موت کے وقت ان کے پاس فرشتے آتے ہیں اِهْتَزَّتْ سرسبز ہوئی وَرَبَتْ اونچی ہوئی۔ دوسرے کا قول ہے مِنْ اَكْمَامِهَا اپنے غلاف سے لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ میرے عمل سے سَوَآءً لِّلسَّائِلِيْنَ یعنی پوچھنے والوں کے لیے پورا اندازہ ہے تاکہ بھلائی برائی کو سمجھ سکیں جیسے ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ہم نے اسے دونوں گھاٹیاں بتادیں یعنی بھلائی اور برائی کی یا فرمایا ہم نے اسے راستے کی طرف ہدایت فرمائی اور ہدایت وہی ہے جو منزل پر پہنچائے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ میں ہے يُوْزَعُوْنَ روکے جائیں گے اَكْمَامِهَا گابھے کے پوست کو الكُمُّ کہتے ہیں وَلِيٌّ حَمِيْمٌ قریبی دوست مِنْ مَّحِيْصٍ یہ حاص سے مشتق ہے مِرْيَةٍ اور مُرْيَةٍ ہم معنی ہیں یعنی شک وشبہ۔ مجاہد کا قول ہے کہ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ یہ وعید ہے ابن عباس کا قول ہے کہ الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ سے غصّے کے وقت صبر کرنا مراد ہے اور برائی کے وقت معاف کردینا اور جب وہ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے گا اور دشمن ان کے لیے ایسے نرم ہوجائیں گے جیسے وہ گہرے دوست ہیں۔

»هِيَ وَعِيدٌ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ} [المؤمنون: 96]: »الصَّبْرُ عِنْدَ الغَضَبِ وَالعَفْوُ عِنْدَ الإِسَاءَةِ، فَإِذَا فَعَلُوهُ عَصَمَهُمُ اللَّهُ، وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ« {كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ} [فصلت: 34]

1-بَابُ قَوْلِهِ:

{وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلاَ أَبْصَارُكُمْ وَلاَ جُلُودُكُمْ، وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لاَ يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ} [فصلت: 22]

4816 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ رَوْحِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، {وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلاَ أَبْصَارُكُمْ} [فصلت: 22] الآيَةَ، قَالَ: " كَانَ رَجُلاَنِ مِنْ قُرَيْشٍ وَخَتَنٌ لَهُمَا مِنْ ثَقِيفَ - أَوْ رَجُلاَنِ مِنْ ثَقِيفَ وَخَتَنٌ لَهُمَا مِنْ قُرَيْشٍ - فِي بَيْتٍ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَتُرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ حَدِيثَنَا؟ قَالَ: بَعْضُهُمْ يَسْمَعُ بَعْضَهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَئِنْ كَانَ يَسْمَعُ بَعْضَهُ لَقَدْ يَسْمَعُ كُلَّهُ، فَأُنْزِلَتْ: {وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلاَ أَبْصَارُكُمْ} [فصلت: 22] الآيَةَ

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا (پ ۲۴، فصلت ۲۲)

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت: ترجمہ کنزالایمان: اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں (پ ۲۴، فصلت ۲۲) کے متعلق فرمایا کہ قریش کے دو شخص اور ان کی سسرال بنی ثقیف کا ایک شخص یا بنی ثقیف کے دو آدم اور ان کی سسرال قریش کا ایک شخص یہ تینوں بیت اللہ میں بیٹھے تھے تو ایک نے دوسرے سے کہا: کیا آپ کے خیال میں اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ بعض باتیں سن لیتا ہے تیسرا کہنے لگا کہ اگر وہ بعض باتیں سنتا ہے۔ تو ساری باتیں بھی سن لیتا ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا (پ ۲۴، فصلت ۲۲)

4816- انظر الحدیث: 7521,4817' صحیح مسلم: 6960' سنن ترمذی: 3248

2-بَابٌ

4817 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " اجْتَمَعَ عِنْدَ البَيْتِ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ - أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ - كَثِيرَةٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ، قَلِيلَةٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَتُرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ؟ قَالَ الآخَرُ: يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلاَ يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا، وَقَالَ الآخَرُ: إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلاَ أَبْصَارُكُمْ وَلاَ جُلُودُكُمْ} [فصلت: 22] الآيَةَ وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُنَا بِهَذَا، فَيَقُولُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، أَوْ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، أَوْ حُمَيْدٌ أَحَدُهُمْ أَوِ اثْنَانِ مِنْهُمْ، ثُمَّ ثَبَتَ عَلَى مَنْصُورٍ وَتَرَكَ ذَلِكَ مِرَارًا غَيْرَ مَرَّةٍ وَاحِدَةٍ

باب

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی یہ تینوں بیت اللہ کے پاس جمع ہوئے۔ ان کی توند چربی سے بھری ہوئی تھیں لیکن دل سمجھ بوجھ سے خالی تھے ان میں سے ایک نے کہا: کیا آپ کے خیال میں اللہ تعالیٰ ہماری باتوں کو سُنتا ہے؟ دوسرے نے کہا، جب ہم بلند آواز سے بولتے ہیں تو سن لیتا ہے اور جب دھیما بولتے ہیں تو نہیں سُنتا۔ تیسرے نے کہا جب وہ ہماری بلند آواز کو سنتا ہے تو ہلکی آواز کو بھی سن لیتا ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا (پ ۲۴، فصلت ۲۲) سفیان ہم سے یہ حدیث بیان کرتے وقت منصور یا ابن نجیح یا حُمید میں سے ایک یا دو سے روایت کیا کرتے لیکن پھر منصور پر قائم ہو گئے اور کئی مرتبہ دوسروں کا ذکر نہ کیا۔

000-باب

4817م- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِنَحْوِهِ

باب

عمرو بن علی، یحییٰ، سفیان ثوری، منصور، مجاہد، ابومعمر نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر کردہ حدیث کے مطابق روایت کی ہے۔

☆☆☆☆☆

4817- راجع الحديث: 4816

4817م- انظر الحديث: 4816